شد طبع بار ثانی این نسخهٔ مکمل ز نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

ما ینطق عن الہوى ان ہو الا وحی یوحی

یہ صحیح بخاری شریف کی شرح جو شیخ نور الحق محمد حنفی بن شیخ الہند عبد الحق محدث دہلوی کی تھی اسکا ترجمہ مع فوائد دیگر مسمی بہ

فیض الباری

ترجمہ تیسیر القاری

شرح صحیح بخاری

جو فیاض زمان مغتنم دوران کثیر التصانیف والتوالیف جناب حضرت مولانا مولوی عبد الحی صاحب دام ظلہ العالی کیا ہے سو بار ثانی چھپا

[illegible] ہجری

قد انطبع فی المطبعة المحمدیة الواقعة فی بنگلور معسکر

لوح نویس محمد عبد الرحمن ساکن ترچناپلی

ہو المستعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسلام علی نبیہ وصفیہ سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین **اما بعد** جاننا چاہئے کہ سب کتب حدیث سے اجل واعظم اور سب کتب
مین اول وقدیم کتاب فضایل مآب کثیر البرکات مجمع الخیرات مقبول سوا لاری صحیح بخاری ہی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اول جو کتاب کہ احادیث صحیحہ مین تالیف پائی وہ یہی
کتاب مستطاب ہی جسکی صحت ہر حدیث پر حضرت نے گواہی دی اور اسکی نسبت اپنے طرف کی وہ جامع کامل النصاب جسکی صحت پر سب علمای امت کا اتفاق ہی - اور بعد قرآن کریم کے اسکی
اصحیت وافضلیت شہرۂ آفاق - اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری علما کا قول معتمد علیہ و مشہور ہی وعلیہ الجمہور - اسکا پڑہنا اور سننا دارین کی سعادت ہی - اور اسکا رکھنا اپنے گھر مین جمع
خیر و برکت - اسکے مولف وارث علوم نبوی حافظ حدیث مصطفوی محقق نبیل والشیخ الجلیل مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل امام رفیع المقام محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو
مین المحدثین ملقب امیر المومنین ہی اسکی ولادت جمعہ کے روز شوال کی سولھوین سن ایک سو نود و چہار ہجری مین ہوی - اسکا پدر بزرگوار عبد اللہ بن المبارک قدس سرہ سے صحبت رکھتا تھا اور
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یاروں سے روایت کرتا تھا - اور اسکی والدہ بڑی پارسا اور عابدہ تھی اسکے والد و والدہ ہر دو مستجاب الدعا تھے - کہتے ہین کہ امام بخاری بحالت طفلی مین نابینا ہوا - اسکے
والدین نے بہت کچھ مال خرچ کیا اطبای بخارا بہت سے معالجے کئے پر کچھ فائدہ نہوا - آخر اسکی والدہ نے ایک شب نماز تہجد مین بڑی تضرع و زاری سے دعا کی - اُسی شب اُسکے خواب مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام نے یہہ بشارت دی کہ تیری دعا و زاری درگاہ باری مین مقبول ہوی اللہ تعالی نے تیرے لڑکے کو بینائی عطا فرمائی - جب بیدار ہوا تو فضل الٰہی سے بینا ہو گیا - اور جب گیارہ سال کا ہوا حفظ حدیث
پر ملہم ہوا اور کتاب ابن مبارک اور وکیع کی حفظ کیا اور سولہ برس کی عمر مین اپنے والدین و برادر کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے گیا - بعد حج کے اپنے وطن کے طرف رجوع کئے اور وہ طلب حدیث مین
وہین رہا - اور اٹھارہ سال کی عمر مین کتاب قضایای صحابہ و تابعین کی تصنیف کی - اسکے بعد مدینہ منورہ مین حضرت کی مزار شریف کے پاس تاریخ کبیر لکھی - پھر سماع حدیث کے لئے اکثر بلاد اسلام کا
سفر اختیار کیا چنانچہ خود ہی تحریر کی ہی کہ مین نے استفادۂ حدیث کے لئے دو بار مصر اور شام کے طرف اور چہار بار بصرہ کے طرف گیا - اور چھے سال حجاز مین رہا - اور شمار نہین کر سکتا ہون کہ
کوفہ اور بغداد کے طرف کتنے بار گیا ہون - اور ایک ہزار اسی استادون سے روایت حدیث کی رکھتا ہون - غرض جب اسکے پاس چھے لاکھ صحیح حدیثین جمع ہوئین ایک شب عالم رویا مین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی رویت بابرکت سے مشرف ہوا - اور اس رویای صالحہ سے ایک اشارہ پا کے اس کتاب مستطاب یعنے صحیح بخاری کے جمع کرنے پر مستعد ہوا - اور ان چھے لاکھ صحیح حدیثون سے انتخاب کرکے
حرم محترم مین اسکی تالیف آغاز کی ہر حدیث کی تحریر کے لئے آب زمزم سے غسل کرتا اور رکن و مقام ابراہیم کے درمیان ایک دوگانہ ادا کرتا اور حدیثین حضرت پر عرض کرتا واقعہ مین یا الہام
سے جس حدیث پر اجازت ہوتی اسکو داخل کرتا - اور کہا ہی کہ مین نے کوئی حدیث داخل نہ کی مگر بعد الاستخارہ من اللہ تعالی وجعلتہ حجۃ بینی و بین اللہ - اور اس کتاب کی تالیف کے لئے
سولہ سال منقضی ہوے - اسکے بعد مدینہ طیبہ کے طرف گیا - حضرت کی مرقد شریف و منبر منیف کے درمیان بیٹھ کے اسکا تبیضہ کرنے لگا - وہان بھی تحریر ہر حدیث کے لئے مسجد نبوی مین ایک دوگانہ پڑہا
کرتا - سبحان اللہ حضرت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض بزرگون کے خواب مین اُس کتاب کی نسبت اپنے طرف کی اور اسکو پڑہانیکا حکم فرمایا - چنانچہ ابو زید محمد مروزی علیہ الرحمۃ ایک بار رکن
و مقام کے درمیان خواب کیا تھا سو عالم رویا مین رویت نبوی سے مشرف ہوا - آپنے ارشاد فرمایا کہ ای ابو زید تو کس لئے میری کتاب کا درس نہین دیتا ہی اُسنے حیران ہوا او عرض کی
یا رسول اللہ آپکی کتاب خاص کونسی ہی ارشاد ہوا کہ محمد بن اسمعیل بخاری نے جسکو جمع کیا ہی یعنے صحیح بخاری - اور امام الحرمین کو بھی عالم خواب مین ایسی ہی بشارت ہوی - پھر حرمین شریفین
اور دوسرے بلاد اسلام مین اس کتاب فیض نصاب کا بڑا ہی شہرہ ہوا - اور روز بروز زیادہ ہونے لگا - آج بھی ترقی مین ہی - غرض امام بخاری کی ایک عمر سفر بلاد و طلب علوم و حفظ
حدیث و صحبت شیوخ مین مصروف ہوی اور جب اس سے فراغت حاصل ہوی بخارا کے طرف جو اسکا مولد و وطن مالوف تھا رجوع کیا - اُس کے فضل و کمال کا شہرہ اور صحیح بخاری کی تالیف
کا چرچا تو چوطرف ہوا تھا - جب اہل بخارا نے اسکے قدوم میمنت لزوم کی خبر سنی - نہایت مشتاق ہوے اور ایک فرسنگ تک خیمے اور شامیانے نصب کئے اور جابجا منازل آراستہ
کرکے فرش عمدہ اور کھانے پینے کا اسباب مہیا کر دئے اور غایت عقیدت کے ساتھ استقبال نکلے - اور طبق طبق زر و جواہر اور درہم و دینار اسپر نثار کئے اور کمال عزت و احترام کے ساتھ
شہر مین لیگئے - چندے وہان اقامت کی درس حدیث و افادۂ علوم مین مشغول رہا - چونکہ امام عالی مقام عالم ربانی تھا اور قرب امرا و سلاطین سے احتراز رکھتا تھا - بعض اہل غرض

لوگون نے اسپر حسد لیگیا - اور والی بخارا کو اغوا دیا کہ اسکو اپنی مجلس مین آنے جانیکی تکلیف دین پس وہ حکم کیا کہ تاریخ کبیر اور صحیح بخاری لاکے ہمیشہ اپنی مجلس خاص مین سنایا کرے - امام بخاری نے
فرمایا کہ مین علم رسول کو اسطرح دربدر نہ لیجاونگا اسکو بیقدر نہ کرونگا - اگر امیر کو اسکی حاجت ہی مسجد کو آوے یا میرے گھر - پس امیر غصہ ہوا اور شہر سے اُسکے اخراج کا حکم کیا - پس امام بخاری وہان سے
نکلا ایسے مین سمرقند والون نے اسکی طلب مین خطوط متواترہ بھیجے - قریۂ خرتنگ مین پہنچا معلوم ہوا کہ سمرقند والون مین بھی اسکے بلانے نہ بلانے مین اختلاف ہی اس لیئے وہین اقامت کی - جب خوف
فتنہ کا تھا نہایت دلتنگ ہوا اور نماز تہجد کے بعد یہہ دعا کی اللہم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک الٰہی مجھپر زمین تنگ ہوی باوجود اپنی کشادگی کے جو رکھتی ہی پس مجھکو قبض کیجئے
اور اپنے طرف بلا لیجئے - پھر یہہ دعا درجۂ اجابت کو پہنچی شب شنبہ غرۂ شوال سن دو سو بیستھہ ہجری مین اسکی رحلت ہوی بروز عید الفطر بعد نماز ظہر کے اُسی قریۂ خرتنگ مین مدفون ہوا خطیب بغدادی
نے عبد الواحد سے نقل کی ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت ہمراہ لیئے انتظار مین کھڑے ہین مین نے سلام کیا آپنے جواب سے سرفراز فرمایا مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ کسکا انتظار ہی ارشاد ہوا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کا منتظر ہون - پس چند روز کے بعد خبر آئی تو وہی وقت اور وہی تاریخ اسکے وفات کی تھی - جب وہ مدفون ہوا اسکی قبر سے
خوشبوی مہکنے لگی جو لوگ زیارت کو آتے وہان سے مٹی تبرک کا لیجاتے یہانتک کہ اسکے مرقد کے پاس ایک غار پڑ گیا - لوگون نے ایک گنبذ بنا دی اب وہ زیارت گاہ خلق ہی [illegible]
الینا فتوحا اور اس کتاب فضایل انتساب کے فضیلتین اور برکتین علما مین مشہور اور کتابون مین مذکور ہین چنانچہ شیخ الاسلام حافظ ذہبی نے تاریخ الاسلام مین کہا کہ کتاب مستطاب صحیح بخاری کتب اسلام سے
بزرگتر اور بعد قرآن کے سب سے بہتر ہی اور ہمارے اس زمانے مین جو سات سو تیس ہجری ہی علما اسکی سماع مبارک سے خوش ہوتے ہین - اگر کوئی اسکی سماعت بابرکت کے لیئے تین ہزار کوس کا سفر کرے اسکا
سفر رایگان نہوگا انتہی - اور امام قسطلانی شرح بخاری مین کہا کہ امام بخاری کی تصنیفات پھر رہے ہین جہان کہین آفتاب پھرتا ہی - اور وہ دنیا مین دورہ کر رہے ہین یعنے ساری جہان
مین لوگ اسکو دستور العمل جانکر لیئے پھرتے ہین - پس اسکی فضیلت کا منکر نہوگا مگر جسکو شیطان ہاتھ لگاکے دیوانہ کیا ہو - اسکے سب تصانیف سے بزرگتر اسکی جامع صحیح ہی یعنے صحیح بخاری انتہی اور
شیخ شہیر حافظ ابن کثیر نے تاریخ بدایہ ونہایہ مین کہا کہ کتاب صحیح بخاری برکات سے بھری ہی اسکی برکت سے بارش مانگی جاتی ہی - اور اسکے مقبول ہونے اور صحیح ہونے پر تمام اہل اسلام کا
اجماع ہی انتہی اور مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی بستان المحدثین مین لکھتے ہین کہ اس کتاب کا پڑہنا دفع بلیات وحل مشکلات وبرآمد حاجات وخوف دشمن ودفع قحط وامراض کے لیئے تریاق مجرب ہی
اور شرح مشکوۃ مین شیخ اصیل الدین محدث سے منقول ہی کہ ہمنے دفع بلیات وحل مشکلات وبرآمد حاجات کے لیئے قریب ایکسو بیس بار کے اسکو پڑہا ہر بار مقصود حاصل ہوا ہی - اور جس گھر یا کشتی مین صحیح
بخاری ہی اللہ تعالی اسکو حرق وغرق سے بچا دیگا اور ہمیشہ اپنے حفظ وامان مین رکھیگا انتہی اس کتاب کے تعریف مین علما کے ایسے اقوال کثیر آئے ہین جنکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین - علماے اعلام وسلاطین اسلام
مین معمول قدیم چلا آیا ہی کہ اپنے اشد مہمات مین یہہ کتاب کثیر البرکات پڑہتے - اور بارگاہ الٰہی مین اسکا وسیلہ لاکے دعا کرتے اور حصول مطلب سے کامیاب ہوتے آج بھی بادشاہ روم ومصر کو کوئی مہم پیش آوے تو حرمین شریفین
مین اطلاع دی جاتی ہی - تب ہر دو حرم محترم مین اسکا پڑہنا شروع کرتے ختم ہونیکے آگے حاجت برآتی - اور اس فقیر حقیر کو بھی برکات وثمرات اسکا تجربہ حاصل ہوا ہی - تین سال ہوئے آگے جب اس کتاب کامل النصاب
فیض الباری شرح صحیح بخاری کی جلد اول چھپ گئی اس لشکرگاہ بنگلور مین وبا بکثرت وارد ہوی - تب اس فقیر نے اپنی مسجد حی مین شوال کی تیرہوین سن بارہ سے نو دو ہجری مین اسکا پڑہوانا
شروع کروایا چہار دہ شب بین المغرب والعشا پڑہی گئی اللہ تعالی نے دفع بلا کی اور ایکبار بارش کے لیئے پڑہی گئی دسرے روز گیارہوین روز اللہ تعالی نے بارش دی - اور ایکبار ایک بیمار کے دفع جنون کے لیئے پڑہوایا
تو حق سبحانہ وتعالی نے ایک ہفتہ مین صحت بخشی - اور بعض احباب سعادت نصاب نے بھی سننے مین آیا کہ اپنے مہمات ومشکلات مین وہی جلد اول کا پڑہنا اور اسکے توسل سے دعا کرنا آغاز کیا تو کریم کارساز جل شانہ نے مقصود برلایا
بلکہ ایک عزیز پر ایک سخت مشکل آگئی اُسنے بطہارت کاملہ بعد دوگانہ نافلہ بخضوع ونیاز تمام شب اسکی قرات مین مشغول رہا حق جل وعلا نے ایک ہی دن کے آگے اسکی حل مشکل کی الحمد للہ علی ذلک اور یہہ کتاب کامل النصاب
مولف کے حین حیات نود ہزار شخص اس سے سماعت کی - اور بہرہ کامل حاصل کیا - اور مشاہیر علما اسکے شرحین طویل وقصیر لکھتے آئے کسیکے چہار مجلد ہین کسیکے دس کسیکے بیس کسیکے تیس - الحق یہہ کتاب قابل انتساب ایسی
شرح طلب ہی ایسی ہی شروح طویلہ کے سزاوار آئی - اور علما اس بات پر متفق ہین کہ امام بخاری تقوا اور ذہن کی حدت اور فہم کتاب وسنت اور زہد وورع اور حفظ حدیث مین فقید النظیر یکتا تھا - علماے منصفین سے کوئی اسکا
انکار نکریگا - دیکھیے کہ اسکے شارحین اُس زمانے سے آج تک اسکے تراجم ابواب کی تطبیق مین احادیث ابواب سے کیا کیا کوششین نکرین اور سعی کرتے ہین - ہنوز مراد مولف کی وجوہ وعلل پر پی لیجانا دشوار آئے
بالجملہ چارون مذہب کے علماے اعلام ومحدثین کرام اسکے صدہا شرحین لکھی اور داد اپنے تحقیق وتنقیح کی دی - اور از جملہ شروح منیفہ شرح شیخ الاسلام شیخ نور الحق محدث خلف الصدق کثیر المصنفات شارح مشکوۃ شیخ عبد الحق
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کی المسمی **تیسیر القاری** شرح صحیح بخاری ہی عجب شرح متوسط ومتین ہے کہ گویا کوزہ مین دریا سمایا ہی نہ ایسی طویل کہ قاری کو ملال ہو نہ ایسی قصیر کہ فہم مطلب کو مخل ہر حدیث کا ترجمہ بتا اور
اصطلاح کی تحقیق وتنقیح کے ساتھ لکھا - اور حدیث کی مناسبت تراجم ابواب کے ساتھ بخوبی بیان کی - اور حدیث کی تحت مین شارحین حدیث اور چارون مذہب کا ملخص اختلافات خصوصا حنفیہ کا استدلال حدیث سے
باوجود کمال اختصار کے ایسا بیان کیا ہی - کہ جسکو فن حدیث واصول فقہ مین مزاولت تامہ ہووے شارح کے قوت علم پر پی لیجاینگے - اور اس شرح کو ایک نعمت عظمی سمجھینگے - گو بظاہر ایک شرح ہی ولیکن فی الواقع

کئی شروح معتبرہ کا انتخاب خصوصا شرح عینی و کرمانی و سیوطی و قسطلانی کا لب لباب ہی - تمام ہندوستان مین شیخ عبد الحق محدث اور انکے خلف الرشید شیخ نور الحق محدث اپنے زمانے مین بین العلما ممتاز اور یکتا عدیم النظیر سمجھے جاتے تھے - اور آج تک شرح حدیث مین انکی تحقیقات و تدقیقات علمای عرب و عجم کے پاس مستند و معتبر - اور انکی تصنیفات متداول و مشہور ہین بڑے بڑے علما انکے علم و فہم کو مانتے اور انکی سندین اپنی کتابون مین لاتے ہین جزاہم اللہ تعالی خیر الجزاء احسن بارے نو درود بہجری مین چند بزرگان و احباب نیک آئین کی مزید خواہش پر **فیاض زمان فخر دوران اکثر التصانیف والتوالیف حضرت مولانا مولوی عبد الحی صاحب** واعظ مدظلہ العالی نے تیسیر القاری کا ترجمہ ہندی مین آغاز کیا اور بمقتضا مقام ایسے مضامین شریفہ و فواید لطیفہ و تحقیقات و توجیہات ائمہ ہین توضیح و تیسیر کہین توضیح و تذکیر کیطرف زیادہ کئے کہ جسکی خوبی خوش اسلوبی مطالعہ پر موقوف ہی اور نام اسکا **فیض الباری** شرح صحیح بخاری رکھا جب یہ بابرکت کتاب تکمیل کو پہنچا تو یا نچ جلد ضخیم ہوگیا - اور وہ کتاب مطبع محمدی واقع لشکر گاہ بنگلور مین مطبوع ہو کے مشہور آفاق ہوئی بلاد کرناٹک و ہندوستان و پنجاب بلکہ بلاد حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفا و تعظیما تک پہنچ گئی الحمد للہ علی ذلک لیکن جب اہل زمانہ کے ہمم قاصرہ ایسے دفاتر طویلہ پڑھنے اور چھپوانیکے مقتضی نہین اور اکثر شایقین حدیث کی خواہش پر پھر بار ثانی جب چھپوانیکی ضرورت پیش آئی جناب مترجم مدظلہ العالی نے اسکے اختصار کی راہ لی اور بلا کم و بیش اسی اصل تیسیر القاری کے ترجمہ پر اکتفا کیا - پس یہ دو شرحین ہوئین ایک مطول دوسری مختصر - اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے جناب مترجم کی عمر مین برکت اور صحت و جمعیت عطا فرما

فائدہ علم حدیث کی فضیلت مین اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے نہین کلام کرتا ہی میرا رسول اپنی خواہش نفس سے نہین ہے کلام اسکا مگر وحی کی آئی ہے طرف اسکے - اور فرمایا ما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنے جو کچھ تمکو دیا رسول نے سو اسکو لو اور جو منع کیا اس سے دور ہو - روی فی المشکوۃ عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکوۃ مین بن معدیکرب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ آگاہ ہو کو مقرر دیا گیا ہون قرآن اور مانند اسکے ساتھ اسکے یعنے دیا گیا ہون احادیث جیسا قرآن وحی ہی احادیث بھی وحی ہین قرآن وحی ظاہری ہے اور احادیث وحی باطنی - اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعیہا واداہا رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل یعنے تازہ اور سرسبز کرے اللہ اس بندیکو کہ سنا کہنا میرا اور یاد رکھا اسکو اور پہنچا یا اسکو یعنے لوگونکو پہنچایا جیسا کہ سنا تازہ کرے یعنے اسکو خوش رکھے دار کا مرتبہ دنیا و آخرت مین بڑہاوے - علما نے لکہا ہی کہ حدیث کے طلب کرنے اور یاد رکھنے اور دوسرون کو پہنچانے مین تو بڑے فواید حاصل ہین - فرضا حضرت کی اس دعا کی امید برکت کے سوا اور کچھ فائدہ نہو تو بھی دین و دنیا و عقبی مین کافی ہی پس اس دعا سے زیادہ کونسی دولت ہوگی ع این کار دولت است کنون تا کرا رسد - اور جامع صغیر مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری امت کے طرف ایک حدیث کو پہنچایا تا اس سے کوئی سنت جاری ہو یا کسی بدعت کو ختم ہو سو وہ جنت مین ہوگا - اور حضرت نے فرمایا کہ طلب علم مین دو دادی کرو البتہ ایک حدیث جو سیکھے راوی سے بہتر ہی دنیا اور جو کچھ اسمین ہی اس سے بہتر ہی - اور بھی فرمایا کہ بڑا فائدہ یہہ ہی کہ آدمی ایک حدیث کو سنے اور اپنے بھائی مسلمان کو اسکا ذکر کرے - اور طبرانی کی اوسط مین ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت نے دعا کی الہی میرے خلیفون پر رحم کیجئے - ہم نے کہا یا رسول اللہ آپکے خلیفے کون ہین - فرمایا وہی ہین جو میری احادیث روایت کرین اور لوگونکو سکھلایا کرین - اور بخاری مین ابن عمرو سے مروی ہے حضرت نے فرمایا پہنچاو میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو - آیت سے مراد ایک ٹکڑا ہی یعنے وہ حدیثین جو مختصر اور معنے بہت رکھتے ہون - اور درود جو ذریعہ توسل ہی اس علم شریف کا ایک ٹکڑا ہی - ایک بزرگ سے منقول ہی کہ بڑا قوی ذریعہ اس علم شریف کی خدمت کے لئے جو مجھکو ہوا لفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی انتہی اشتغال علم حدیث مین دین کی فضیلت کے سوا دنیا کی خیر و برکت کا بھی سبب ہے - چنانچہ امام سبکی نے طبقات شافعیہ مین ابن صلاح سے نقل کی کہ ہمنے بزرگون سے سنا ہی کہ آدمی کی درازی عمر کی نشان یہہ ہی کہ وہ احادیث کا شغل رکھے یہی سبب ہے کہ محدثین بڑی بڑی عمرین پائین کذا فی شرح مشکوۃ

فائدہ حدیث کی تعظیم و تکریم اور اسکے آداب قرأت کے بیان مین قال اللہ تعالی لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ یعنے تا ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اسکے رسول پر اور تعزروا اور توقروا کے معنے مین علما نے لکہا ہی کہ میرے رسول کی بزرگی بجالاؤ اور اسکی تعظیم مین مبالغہ کرو اور اسکو نصرت دو اور اسکی اعانت کرو - دوسری آیت مین ارشاد ہوا یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی - یعنے ای ایمان والو مت بلند کرو اپنے آوازین میرے نبی کے آواز پر - اس آیت کے حکم بموجب صحابہ حضرت کی مجلس مین کبھی اپنی آواز بلند نکرتے - بلکہ حضرت جب کلام کرتے تو کمال ادب سے اپنے سر جھکاتے اور ایسے خاموش رہتے کہ سر تو حرکت نکرتے - علما نے لکہا ہے کہ حضرت کے بعد جس مجلس مین آپکی حدیثین پڑہی جاوین وہی آداب و احترام لازم ہی سننے والونکو چاہیے کہ بہت مودب اور خاموش بیٹھین ادہر ادہر دیکھین اور کچھ حرکت نکرین - جو آداب حضرت کی حین حیات واجب تھے وہی آداب و اجلال بعد وفات انکا کلام پڑہے جانیکے وقت بھی واجب ہے - امام مالک کے پاس جب کوئی حدیث سننے کیلئے آتا تو وہ غسل کرتے اور پوشاک عید پہنتے اور عمامہ سر پر رکھتے اور طیلسان اوڑہتے اور کپڑونکو خوشبو سے معطر کرتے اور کرسی پر بیٹھتے اور مجلس مین اگر بتی لگاتے اور حدیث کی روایت کرتے - منقول ہی کہ ایکبار حدیث بیان کرتے تھے ناگاہ ایک بچھو انکے کپڑون مین آگیا اور سولہ جگہہ نیش لگائی با این ہمہ انہون نے کلام نبوی کا احترام پیش نظر رکھ کے اپنے بدنکو جنبش ندی اور قطع حدیث نکی - اور ابن مہدی نے کہا کہ ایک روز امام مالک کے ہمراہ تھا جب عقیق کے پاس جلو دادی معدن کہتے ہین پہنچے مینے ایک حدیث سے سوال کیا - امام مالک نے راہ مین چلتے وقت حدیث پوچھنے سے منع کیا کہ اسمین ترک ادب ہے - اور ایک روز امام مالک کھڑے تھے اسوقت جریر جو قاضی تھے ایک حدیث سے سوال کیا - امام نے اسکو قید کا حکم فرمایا - لوگون نے کہا کہ وہ قاضی ہی جواب دیا کہ قاضی بہت سزاوار ہی کہ ادب کیا جاوے - اور ایکروز امام مالک کھڑے تھے ہشام بن عمار نے ایک حدیث پوچھی سو اسکو بیس تازیانے مارنیکا حکم کیا - پھر اسکے بعد شفقت کی اور بیس حدیثین روایت کین - ہشام کہتا تھا کہ میرے پاس بہت یاد و سر تھی کہ کاش تازیانے اور زیادہ مارنیکا حکم کرتے تا حدیثین اور بھی ع۵ سنتے - اور عبد الرحمن بن مہدی جب حدیث پڑہتا لوگونکو حکم کرتا تا کہ خاموش رہین اور کہتا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی - وصلی اللہ تعالی وسلم علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین -

فہرست کتاب الایمان وکتاب العلم فیض الباری شرح صحیح بخاری

فہرست جلد ثانی

کتاب الوضو

آغاز کتاب الصلوٰۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ یہ باب اس بیان میں ہے کس طرح پر ہوئی ابتداے وحی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف۔ اور بیان میں قول خدا کے جو فرمایا تحقیق وحی کی ہم نے تیرے طرف۔ جیسا کہ وحی کی بھیجی طرف نوح کے اور طرف ان پیغمبروں کے جو انکے بعد ہوے **ف** اس کتاب کا مؤلف امام بخاری علیہ الرحمہ نے پہلا باب ان حدیثوں کا ٹھہرایا جو شروع نزول وحی کے بیان میں آئی ہیں۔ وہ بھی آیات قرآنی و کلام ربانی سے آغاز کیا۔ اور کلام خدا کو کلام رسول پر اپنے کلام کو مقدم کیا تا اس کتاب فیض نصاب کو اس کلام پاک کے یمن و برکات حاصل ہوں۔ اور وحی الٰہی ایک ایسا امر عظیم ہے کہ انبیا کے لئے خاص ہے۔ اور اس آیت کے بعد اس کتاب کی تالیف حدیث إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ آغاز کی۔ اس لئے ہر عمل کی قبولیت کا مدار نیت پر ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ حدیث کی ہم سے جامع اس کتاب کا ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بخاری نے اور اس نے کہا حدیث کی ہم سے حمیدی نے۔ اسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید انصاری نے اسنے کہا خبر دی مجھ کو محمد بن ابراہیم تیمی نے مقرر اسنے سنا علقمہ بن وقاص لیثی سے کہ وہ کہتا تھا کہ سنا میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بالاے منبر مسجد نبوی میں کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل مقبول نہیں ہوتا ہے مگر نیت کے ساتھ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ اور حاصل نہیں کسی مرد کو اسکے عمل سے مگر اسنے جو نیت کی ہے۔ پس جسکی ہجرت اللہ کے اور اسکے رسول کے طرف ہو تو اسکی ہجرت طرف اللہ اور اسکے رسول کے ہے۔ اور جسکی ہجرت دنیا کے طرف ہو پہنچے اسکو یا ہجرت کرے طرف ایک عورت کے کہ نکاح کرے اسکو۔ پس ہجرت اسکی اسی چیز کے طرف ہے جسکے طرف ہجرت کی ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مقرر حارث بن ہشام نے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کس طرح آتی ہے آپ پر وحی پس حضرت نے فرمایا کہ کبھی کبھی آتی ہے مجھ پر وحی آواز جرس کے مانند۔ اور وہ مجھ پر بہت سخت ہے۔ اور کبھی صورت لیتا ہے میرے واسطے فرشتہ ایک مرد کی پس کلام کرتا ہے میرے سے پس یاد کر لیتا ہوں میں اس چیز کو جو وہ کہتا ہے۔ کہا بی بی عائشہ نے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے جس وقت نازل ہوتی وحی اس جناب پر سرد موسم میں پس جب منقطع ہوتی یعنے جب حضرت کو اس حالت سے فراغت ہاتھ دیتی تب آپ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہوتا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ

الرُّؤيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرَى رُؤيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پہلے جو شروع کئے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اسکے قسم وحی سے رویا صالحہ تھا عالم خواب میں یعنے سچا خواب اور تھے حضرت نہیں دیکھتے کوئی خواب مگر ظاہر ہوتی وہی بات جو خواب میں دیکھے ہیں مانند سفیدی
صبح صادق کے ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى
أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ پھر دوست رکھی گئی آپ کی طرف خلوت اور
گوشہ گیری۔ اور تھے خلوت کرتے غار حرا میں۔ پس عبادت کرتے تھے بہیں کئی راتیں پہلے اہل وعیال کی طرف آنیکے آگے۔ یعنے چند روز اس غار میں رہتے پھر دولت سرا کو
تشریف لاتے پھر توشہ لیکے اسی غار کے طرف تشریف لیجاتے۔ یہاں تک کہ آیا آپکے طرف حکم حق۔ درحالیکہ وہ غار حرا میں تھے۔ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ
مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي
الثَّانِيَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي پس آیا آپکے پاس فرشتہ یعنے جبرئیل
پس کہا آپ سے کہ پڑھو۔ آپنے کہا کہ میں نہیں ہوں پڑھنے والا۔ حضرت نے فرمایا کہ پس پکڑا مجھکو جبرئیل نے پس دبایا مجھکو یہاں تک کہ مجھکو طاقت نہ رہی۔ پس چھوڑ دیا
مجھکو۔ اور کہا کہ پڑھ۔ پس کہا میں نے کہ میں نہیں ہوں پڑھنے والا۔ پس پکڑا مجھکو دوسری بار۔ پھر چھوڑا مجھکو۔ پس کہا پڑھ۔ پس کہا میں نے کہ میں نہیں پڑھنے والا
حضرت نے فرمایا پس پکڑا مجھکو۔ پس دبایا مجھکو تیسری بار پھر چھوڑا مجھکو۔ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ پس کہا پڑھ نام سے اپنے پروردگار کے جسنے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور پروردگار تیرا
بڑا کریم ہی وہ پروردگار ایسا ہی جسنے تعلیم فرمایا انسان کو قلم کے واسطے سے سکھایا آدمی کو جو نجانتا تھا۔ **ف** جب جبرئیل نے تیسری بار حضرت کو اپنے سینے سے
لگا کے دبایا ایک تاثیر ایسی ہوئی کہ وہ پانچوں آیتیں بے اختیار آپ کی زبان مبارک جاری ہوئیں۔ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ
فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا
الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ پھر رجعت کی حضرت نے ان آیتوں کے ساتھ جو یاد ہوگئیں تھیں اور اسوقت لرزاں تھا قلب مبارک آپکا۔ پس داخل ہوئے
اوپر بی بی خدیجہ کے جو خویلد کی بیٹی اور حضرت کی بی بی تھیں پس فرمایا کہ لحاف اڑھاؤ مجھے لحاف اڑھاؤ مجھے پس آپکو بالاپوش اڑھائے۔ یہاں تک کہ گیا اور موقوف ہوا آپ
سے وہ لرزہ۔ پس کہا بی بی خدیجہ سے وہ ماجرا اور خبر دی انکو۔ اور فرمایا مقرر میں نے خوف کیا اپنے جان پر۔ پس بی بی خدیجہ نے کہا قسم ہی خدا تعالی کی ہرگز رسوا نکریگا آپ کو اللہ
کیونکہ مقرر آپ خویشوں کے ساتھ صلہ رحمی اور یتیموں اور بیکسوں کی باربرداری اور مہمانوں کی مہمانداری کرتے ہو اور مدد کرتے ہو لوگوں کے حادثات میں حق پر نہ باطل پر فَانْطَلَقَتْ
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ
الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ پھر لیگئیں بی بی خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل بن اسد
بن عبد العزی پاس جو خدیجہ کا چچیرا بھائی تھا۔ اور تھا وہ مرد نصرانی ایام جاہلیت میں یعنے بت پرستوں سے کنارا لیکے دین عیسوی قبول کیا تھا۔ اور تھا وہ لکھا کرتا کتاب عبرانی پس لکھتا تھا
انجیل سے عبرانی میں جو چاہے اللہ کہ لکھے۔ اور تھا لکھا کرتا کتاب عبرانی اور لکھتا انجیل عربی میں یعنے انجیل کا ترجمہ عربی میں کرتا جسقدر کہ چاہے اللہ کہ لکھے۔ اور تھا ورقہ بہت بوڑھا اور ہوگیا تھا نابینا
فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى - يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي
يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ - پس کہا اسکو بی بی خدیجہ نے کہ ای میرے چچازاد سن تیرے
بھتیجے سے کہ کیا کہتے ہیں پس کہا ورقہ نے حضرت سے کہ ای میرے برادرزادے تم نے کیا دیکھا ہی پس خبر دی اسکو حضرت نے جو دیکھا تھا پس کہا آپ سے ورقہ نے کہا کہ یہ ناموس وہی ہی قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

وَاَخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمٰن اَنّ جابر بن عبد الله الانصاری قال وهو یحدّث عن فترة الوحی فقال فی حدیثه بینا
انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء و
الارض فرعبت منه فرجعت فقلت زمّلونی زمّلونی فانزل الله تعالیٰ یا ایها المدثر قم فانذر و ربک فکبّر و
ثیابک فطهّر والرجز فاهجر کہا ابن شہاب نے کہ کہا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی مجھکو جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ حضرت فترت وحی کا بیان کرتے تھے سو فرمایا کہ بینا
اس حال کے کہ مین راہ سے چلا جاتا تھا یکایک سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس مین نے بلند کی نظر اپنی سو دیکھتا کیا ہون کہ وہی فرشتہ ہے جو آیا تھا میرے پاس کوہ حرا پر کہ بیٹھا ہے ایک کرسی پہ
کہ وہ معلق ہے درمیان آسمان و زمین کے پس گھبرایا مین اس سے پس لوٹ آیا مین اپنے مکان کی طرف پس کہا مین نے کہ کپڑا اڑھاؤ اور اڑھاؤ مجھے پس نازل کی اللہ نے سورۂ مدثر کی
یہہ آیتین کہ جسکے معنے یہ ہین اے لحاف مین لپٹے گھر اہو پھر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور گھتری کو چھوڑ دے۔ فحمی الوحی پس بیاپے گرم ہوا اور آنے لگا
یعنے سورۂ اقرأ کے پانچ آیتین اترنے کے بعد تین سال تک بند ہوئی اسکے بعد سورۂ مدثر کی آیتین شرف نزول پائین۔ پھر وحی بیاپے آنے لگی تابعه عبد الله بن
یوسف وابو صالح وتابعه هلال بن ردّاد عن الزهری متابعت کی یحیی کی عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے یعنے جیسا کہ یحیی نے لیث سے عقیل
کی روایت کی۔ یہہ ہر دو راوی بھی اسی سے روایت کی ہین اور متابعت کی ہے عقیل کی جو ابن شہاب سے روایت کی ہے ہلال بن رداد نے زہری سے جو وہی ابن شہاب ہے تابعه
عبد اللہ کی ضمیر یحیی کی طرف راجع ہے۔ اور تابعه ہلال کی ضمیر عقیل کے طرف۔ وقال یونس ومعمر بوادره **حدثنا** موسی بن اسمٰعیل قال اخبرنا
ابو عوانة قال حدثنا موسی بن ابی عائشة قال حدثنا سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله لا تحرک
به لسانک لتعجل به قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعالج من التنزیل شدة وکان مما یحرّک شفتیه فقال ابن
عباس رضی الله عنهما فانا احرّکهما لک کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحرّکهما وقال سعید انا احرّکهما
کما رأیت ابن عباس رضی الله عنهما یحرّکهما فحرّک شفتیه بخاری نے اسناد مسطورہ سے آیت مذکورہ کی تفسیر مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تھے
پیغمبر خدا جو ایک دشواری پاتے نزول آیات قرآنی سے تو تھے ہلاتے اپنے ہر دو لب۔ یعنے جبرئیل جو آیتین پڑھتے ان کے ساتھ آپ بھی ہر دو لب ہلاتے تا فراموش نہ ہو جاوین پس
ابن عباس نے سعید بن جبیر سے کہا کیا مین اپنے ہر دو لب ہلاؤن تجھے بتلانے کے لئے جیسے تھے حضرت ہلاتے اپنے ہر دو لب۔ اور سعید بن جبیر نے موسی سے کہا کہ مین ہلاؤن اپنے ہر دو لب
جیسا کہ دیکھا ہون ابن عباس سے پس ہلائے اپنے ہر دو لب غرض جب حضرت بھول جانیکے اندیشہ سے لب مبارک ہلاتے تھے۔ فانزل الله تعالیٰ پس نازل کی اللہ نے آپ
کی تسلی کے لئے یہہ آیت لا تحرک به لسانک لتعجل به نہ ہلا تو اسکے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب اسکو سیکھ لے ان علینا جمعه وقرآنه وہ تو ہمارے
ذمے پر ہے اسکو سمیٹ رکھنا اور پڑھنا قال جمعه لک فی صدرک وتقرأه کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر مین جمع کرنا اسکا تیرے لئے سینے مین تیرے اور پڑھوانا
اسکا فاذا قرأناه فاتبع قرآنه جب ہم پڑھنے لگین تو ساتھ رہ اسکے پڑھنے کے۔ یعنے جبرئیل کے پس تبعیت کر تو اسکے پڑھنے کی یعنے جبرئیل پڑھے
تک تو سنا کر اور اسکے بعد تو پڑھا کر قال فاستمع له وانصت ابن عباس نے فاتبع کی تفسیر مین کہا پس تو سن اسکو اور خاموش رہ ثم ان علینا بیانه پھر مقرر ہمارے
ذمے پر ہے بیان اسکا ابن عباس نے بیان کی تفسیر قرأت کے ساتھ کی ہے چنانچہ کہا ثم ان علینا ان تقرأه پھر ہمارے ذمے پر ہے یہہ کہ پڑھے تو اسکو لاکن دوسرے مفسرون نے کہا ہے
کہ بیان سے آیتون کی معانی اور مشکلات و مبہمات حل کرنی ہے۔ یعنے اے میرے رسول مقبول قرآن کریم بھول جانیکا اندیشہ نہ کیجئے پڑھنے کے وقت خاموش رہ کے سنا کیجئے اسکو
تیرے سینۂ پاک مین جمع کرنا اور تیرے حافظہ مین اسکو محفوظ و مستقر کر دینا۔ اور جیسا تو نے جبرئیل سے سنا ہو انہین مخارج اور شدّ و مد کی رعایت سے جب چاہے تیری زبان مبارک سے
پڑھوانا اور ان آیتون کی معانی اور حل مشکلات تیرے سے بیان کروانا یہہ سب باتین ہمارے ذمے پر ہین تو اس بات سے خاطر جمع رہ۔ پس جب بارگاہ الٰہی جل شانہ سے آپکو تسکین
و طمانینت حاصل ہو چکی فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ذلک اذا اتاه جبرئیل استمع فاذا انطلق جبرئیل قرأه النبی صلی
الله علیه وسلم کما قرأه ابن عباس کہتے ہین کہ اس آیت شریف کے نزول کے بعد حضرت کا یہہ حال تھا کہ جب جبرئیل آتے آپ کے پاس اور قرآن پڑھتے حضرت اسکو فقط سنا کرتے
پھر جس وقت جاتے جبرئیل حضرت اسکو پڑھتے جیسا پڑھا ہوا اسکو جبرئیل **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا یونس عن الزهری ح
بن المبارک ۱۲

وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بخاری نے کہا علیہ الرحمۃ کہ ہم عبدان نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو یونس نے زہری سے - اور کہا حدیث کی ہم کو بشر بن محمد نے باسناد مذکورہ زہری سے - امام قسطلانی نے شرح بخاری میں لکھا ہی کہ نسخہ فرع میں جو اصل کے مطابق ہی قال کے بدلے حرف ح مسطور ہے - اور اس کتاب کا شارح شیخ نور الحق دہلوی نے کہا کہ یہہ نسخہ جو اب میرے پیش نظر ہی اور اسکی صحت پر پورا اعتماد ہی اسمین حرف ح اور لفظ قال ہر دو جمع کیا ہی **تنبیہ** جاننا چاہئے کہ اہل حدیث کا معمول ہی کہ جب ایک سند سے دوسری سند کی طرف انتقال کرتے ہین تو ہر دو سند کے درمیان حرف حا مہملہ اس صورت پر لکھتے ہین ح جیسا کہ امام بخاری نے اس حدیث کو زہری سے دو طریق پر روایت کی ہی - اول عبدان اور اسنے یونس سے اور اسنے زہری سے - دوسری طریق بشر عبد اللہ سے اور عبد اللہ یونس اور معمر سے اور وے ہر دو زہری - اور جمہور اس پر ہین کہ یہہ حا تحویل سے ماخوذ ہی - اور ایک جماعت کہتی ہی کہ حائل سے ماخوذ ہی جو دو چیز کے درمیان ہو اور بعضون نے کہا کہ اشارہ صحیح کا ہی - بہر تقدیر فائدہ وہی ہی جو مذکور ہوا - أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ابن عباس نے کہا کہ پیغمبر خدا سب لوگون سے سخی تر اور تھے بہت جود و بخشش کرنیوالے رمضان مین جب ملاقات کرتے آپ سے جبرئیل اور تھے جبرئیل ملاقات کرتے آپ سے رمضان کی ہر شب مین - اور مدارسہ کرتے آپ پر قرآن کا - یعنے قرآن پڑھ کر حضرت کو سنواتے - پس البتہ تھے پیغمبر خدا بہت جود و سخاوت کرنیوالے نیکیوں مین باد روان سے بھی زیادہ - یعنے وہ باد جو ہمیشہ بہتا ہی اور ہر شخص اس سے فائدہ اٹھاتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ باد روان وہ ہی کہ اللہ تعالیٰ بارش برسانے کے لئے بھیجتا ہی اور اس سے سب خلق کو فائدہ پہنچتا ہی **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ

الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ فَقُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا - قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا - قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ روایت کی عبد اللہ بن عباس نے کہ خبر دی انکو ابو سفیان بن حرب نے کہ ہرقل جو روم کا بادشاہ تھا کسیکو اسکے پاس بھیجا ابو سفیان قریش کے سوداگرونکی ایک جماعت کے ساتھ جب شام کیطرف گیا تھا اُن دنون جبکہ ابو سفیان اور کفار قریش کے ساتھ حدیبیہ مین صلح کی تھی اور ان دنون ابو سفیان اور وہ تجار قریش ایلیا کے شہر مین اترے تھے سو ہرقل نے انکو بلوایا وے سب اسکے پاس گئے اسوقت اسکی مجلس مین روم کے عمدگان اسکے اطراف بیٹھے ہوئے تھے جب یہہ جماعت اسکی مجلس مین گئی ہرقل انکو اپنے نزدیک بلوایا - اور اپنے مترجم کو بھی بلوایا تا ان سے عربی بات کرے اور آپکو رومی زبان سے سمجھاوے پھر اس قریش کی جماعت کے ساتھ خطاب کرکے کہا کہ تمھارے سے کون قریب تر ہی نسب کی رو سے اس مرد کے ساتھ جو نبوت کا دعوی کرتا ہی ابو سفیان نے کہا کہ نسب کے جہت سے ان سب سے مین قریب تر ہون ہرقل نے کہا کہ ابو سفیان کو میرے نزدیک لاؤ اور اسکی جماعت کو بھی اسکے

نزدیک کرو اسکی پیٹھ سے کھڑا کرو پھر اپنے مترجم سے کہا کہ تو ان لوگون سے بول کہ مین ابوسفیان سے اس مرد کا احوال پوچھتا ہون اگر یہہ کچھہ جھوٹھ کہے تم اسکو جھٹلاؤ۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ قسم ہی اللہ کی اگر مجھے ان سے اسکی حیا نہ ہوتی کہ مجھے جھٹلاوینگے البتہ دشمنی سے جھوٹھ کہتا تو ہرقل نے حضرت کے احوال سے پہلا سوال جو میرے سے کیا یہی تھا کہ اس مرد کا نسب تمہارے درمیان کیسا ہی مین کہا کہ وہ ہمارے درمیان عالی نسب ہی۔ پھر ہرقل میرے سے پوچھا کہ اس مرد کے آگے تمہارے سے کسی نے ایسی بات کہی تھی یعنے ایسا نبوت کا دعوا کیا تھا۔ مین کہا نہین پھر اسنے پوچھا کیا اسکے آبا واجداد مین کوئی بادشاہ ہوے مین کہا نہین پھر وہ پوچھا کہ لوگ جو اسکے تابع ہوے ہین کیا اشراف و عمائد ہین یا ضعیف و ناتوان۔ مین کہا ضعفا و مساکین اور کم عمر لوگ ہین یہان اشراف سے مراد اہل نخوت و تکبر ہین نہ بزرگ قوم کیونکہ خلفاء اربعہ اور کئی صحابہ جو حسب و نسب اور دوسرے فضائل مین قریش کے بڑے شرفا تھے اسکے آگے ہی ایمان مشرف ہوے اور ابوسفیان بھی ان کے شرف نسب کا قائل تھا اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ اشراف سے مراد اکثر اور اغلب ہی پھر سوال کیا کہ جو لوگ اسکے تابع ہوے ہین کیا وہ روز بروز زیادہ ہوا کرتے ہین یا کم مین کہا کم نہین بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہین پھر سوال کیا کہ اسکے تابعون سے دین مین داخل ہوے پر پھر کراہت سے کوئی بدل جاتا ہی مین کہا نہین پھر وہ پوچھا کہ یہہ پیغمبری کا دعوا کرنے کے آگے کبھی تم نے اسپر جھوٹھ کی تہمت کی تھی یعنے کبھی وہ جھوٹھ کہا تھا مین کہا نہین پھر وہ پوچھا کہ کیا وہ کچھہ غدر یعنے مکر کرتا ہی مین کہا نہین اور ہم ایک مدت دراز سے اس سے جدا ہین سو ہم نہین جانتے ہین کہ اس جدائی کے ایام مین وہ کیا کرتا ہی ابوسفیان کہتا ہی کہ مجھے امکان نہین تھا کہ اسباب مین حضرت کی تنقیص مین اسکے سوائے کوئی بات کہون۔ پھر وہ کہا کیا تم اسکے ساتھ جنگ و قتال سے پیش آئے ہو مین کہا ہان پھر وہ پوچھا کہ تمہارا قتال اسکے ساتھ کیسا تھا یعنے غلبہ کسکو تھا مین نے کہا قتال ہمارے اور اسکے درمیان ایسا تھا کہ کبھی فتح و ظفر اسکو اور کبھی ہمکو۔ پھر اسنے پوچھا کہ وہ تمکو کیا حکم کرتا ہی مین کہا کہ وہ یہی حکم کرتا ہی کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اور اسکو ایک جانو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے باپ دادے جو کہتے ہین اسکو چھوڑ دو۔ اور نماز پڑھنے کا اور سچی بات کہنے کا اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرنیکا اور خویشون سے صلہ رحمی کرنیکا حکم کرتا ہی۔

فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ۔ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ۔ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا۔ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ۔ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ

ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا کہ تو ابوسفیان کو بول کہ مین اس مرد کا نسب تیرے سے پوچھا تو نے کہا کہ وہ ہمارے مین عالی نسب ہی۔ اب جان کہ انبیاء کرام اپنے قوم مین شریف تر نسب سے مبعوث ہوتے ہین اور مین پوچھا کہ اس مرد کے آگے کسی تمہارے سے ایسی بات کہی تھی یعنے نبوت کا دعوا کیا تھا تو نے کہا نہین اگر اسکے آگے کوئی یہہ دعوی کیا ہوتا تو مین کہتا یہہ بھی اسکی تبعیت کرتا ہی اور مین تجھہ سے پوچھا کہ آیا اسکے آبا سے کوئی بادشاہ ہوا ہی تو نے کہا نہین اگر اسکے آبا سے کوئی صاحب سلطنت ہوتا تو مین کہتا کہ وہ اپنے باپ کی ریاست طلبی کیلئے یہہ دعوا کرتا ہی اور مین تجھہ سے پوچھا کہ اسکے آگے کبھی تم نے اسپر جھوٹھ کی تہمت کی تھی تو نے کہا نہین جسنے خلق کے ساتھ جھوٹھ نہ کہے وہ حق تعالی پر کیسا جھوٹھ کہیگا۔ اور مین تجھہ سے پوچھا کہ اشراف و اکابر اسکے تابع ہوے ہین یا ضعفا و مساکین تو نے کہا ضعفا و مساکین ہین معلوم کیجیے کہ اوائل مین انبیاء کے تابع ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہین اور مین تیرے سے پوچھا کہ اسکے اتباع روز بروز زیادہ ہوتے ہین یا کم تو نے کہا کہ زیادہ ہوتے ہین ایمان کا کاروبار ایسا ہی ہی یہان تک کہ کام پورا ہو اور مین تیرے سے پوچھا کہ کسی نے اسکے دین مین داخل ہونیکے بعد کراہت سے اسکے دین سے بدلا تو کہا نہین جان کہ ایمان کا حال ایسا ہی ہی جب اسکی بشاشت دل مین سماتی ہی ایمان کی لذت و حلاوت روز بروز ترقی مین رہتی ہی

میں نے تیرے سے پوچھا کہ کیا وہ کچھ غدر کرتا ہے تو نے بولا کہ نہیں پیغمبر کا حال ایسا ہی ہے کہ غدر نہیں کرتے ہیں اور میں نے تیرے سے پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے تو نے کہا کہ وہ یہہ حکم کرتا ہے کہ اللہ ہی
کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ تم کو بتوں کی پرستش سے منع کرتا ہے اور وہ تم کو حکم کرتا ہے نماز کا اور سچ کہنے کا اور حرام سے بچے رہنے کا پس اے ابو سفیان یہہ سب احوال جو تو نے کہا حق اور
واقعی ہے تو یقین جانے کہ یہہ زمین جو میرے ہر دو پاؤں کے نیچے ہے یعنے بیت المقدس اور تمام ملک روم کا وہ پیغمبر تھوڑے عرصہ میں مالک ہو جائیگا میں جانتا تھا کہ وہ پیغمبر مبعوث ہوا ہے لیکن مجھ کو
یہہ گمان نہیں تھا کہ وہ تمہاری قوم سے نکلا ہے اگر میں جانتا کہ پہنچونگا میں اسکے پاس البتہ تکلف کرتا اور رنج کھینچتا اسکی ملاقات حاصل کرنے کو اور اگر میں اسکے نزدیک ہوتا البتہ اسکے قدم مبارک
سے گرد و غبار جھٹکتا ہوتا پس حضرت کا مکتوب شریف جو آپ نے دحیہ کلبی کے ہمراہ بصرے کے رئیس کے پاس بھیجا تھا اور اسنے اسکو ہرقل کے پاس روانہ کیا تھا ابو سفیان سے سوال و جواب کے بعد اسکو
منگوایا اور پڑھا وہ مکتوب شریف یہی ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ـ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى
اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ـ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ
يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ یعنے یہہ مکتوب طرف محمد کے ہے جو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہے طرف ہرقل کے جو روم کا بڑا ہے سلام
ہو اسپر جو راہ ہدایت کا تابع ہوا بعد اسکے تجھکو بلاتا ہوں طرف کلمۂ اسلام کی تو اسلام لا سلامتی پاویگا اور اللہ تعالی تجھکو دو اجر دیویگا اگر تو اسلام سے پھریگا تیرے رعیتوں اور تابعوں کا گناہ
تجھپر ہوگا۔ ای کتاب والو آؤ طرف ایک بات کے یعنے کلمۂ توحید کے طرف جو برابر ہے درمیان ہمارے اور تمہارے وہ یہہ ہے کہ عبادت نکریں ہم مگر اللہ تعالی کی اور شریک نہ کریں ہم ساتھ اسکے کسی
چیز کو اور نہ پکڑیں بعض ہمارے بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنے ہمارے بعض لوگ بعض لوگوں کو خدائی کے درجہ میں نہ پہنچاویں یعنے عیسی یا عزیر کو ابن اللہ نہ کہے اور کسی چیز کے حلال و حرام ٹھہرانے
میں احبار و رہبان کے تابع نہوویں پس اگر پھر جاویں یعنے اہل کتاب ان باتوں کو قبول نکریں تو ای مومنو تم انسے کہدو کہ تم گواہ رہو اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں حکم الہی کے فرمانبردار ہیں قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ
فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ
اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِی الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ
اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقِّفَ عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ قَدِ
اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِی النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ اِنِّیْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِی
النُّجُوْمِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ـ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰى مَدَايِنِ
مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى اَمْرِهِمْ اُتِیَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ اَرْسَلَ بِهٖ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهٗ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ اَمْ لَا فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ اَنَّهٗ مُخْتَتِنٌ ـ وَسَاَلَهٗ
عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ ـ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰى صَاحِبٍ لَهٗ بِرُوْمِيَةَ ـ وَكَانَ
نَظِيْرَهٗ فِی الْعِلْمِ ـ وَسَارَ هِرَقْلُ اِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى اَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهٖ يُوَافِقُ رَاْیَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ نَبِیٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِیْ دَسْكَرَةٍ لَهٗ بِحِمْصَ ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِی الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَاَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِیَّ ـ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ
فَوَجَدُوْهَا غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَاٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَاَيِسَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَیَّ ـ وَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ مَقَالَتِیْ اٰنِفًا اَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ
عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ ـ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرَ شَاْنِ هِرَقْلَ ـ ابو سفیان نے کہا کہ ہرقل نے جو کہنا تھا کہا اور اس مکتوب شریف
کے پڑھنے سے فارغ ہوا اسکی مجلس میں آوازوں کی آمیزش زیادہ ہوئی اور آوازیں بلند ہوئیں اسکی رغبت دین اسلام کی طرف دیکھکے لوگوں نے شور و غل مچایا پھر ابو سفیان کہتا ہے
کہ ہم اسکی مجلس سے نکالے گئے جب باہر آئے میں نے اپنے یاروں سے کہا قسم ہے اللہ تعالی کی امر ابن ابی کبشہ کا کام بلند ہوا [illegible] ابو کبشہ کفار نے بطریق تحقیر و عداوت حضرت کا ذکر اس کنیت سے کرتے
اور بعضوں نے کہا کہ حضرت کی دایہ حلیمہ کے باپ کی کنیت ہے غرض ابو سفیان کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ حضرت کا کام بزرگ اور استوار ہوا مقرر بادشاہ بنی اصفر یعنے روم کا بادشاہ اس سے

خوف کرتا ہی اور ابو سفیان کہا پس مین ہمیشہ یقین کرنیوالا تھا کہ عنقریب حضرت سب پر غالب آینگے یہان تک کہ اللہ نے مجھمین نور اسلام کا چمکایا اور ابن ناطور جو بیت المقدس کا
حاکم اور ہرقل کا مصاحب تھا اور ہرقل اسکو شام کے نصاریٰ کا پیشوا اور قاضی ٹھہرایا تھا سو وہ کہا کرتا تھا کہ جب ہرقل بیت المقدس کو آیا ایک روز ملول و مغموم صبح کیا اسکے بعض بطارقہ
یعنے اسکے ارکان دولت نے کہا کہ آج ہم تیرے چہرے سے ناخوشی اور کشیدگی دیکھتے ہین ابن ناطور کہتا ہی کہ ہرقل کہانت کا فن بھی جانتا تھا غرض ہرقل نے کہا کہ آج کی رات مین نے ستارون
مین نظر کی تو ختنہ کرنیوالونکا بادشاہ غلبہ کیا ہے کہ یہی بادشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسوقت عرب مین ختنہ کا معمول تھا اور نصاریٰ ختنہ نہین کرتے تھے سو ہرقل نے پوچھا
کہ اس زمانے مین کون لوگ ختنہ کرتے ہین حاضرون نے کہا کہ یہود کے سوا انکو کوئی ختنہ نہین کرتے ہین پس انکا حال تجھے غمگین نہ کرے اپنے ملک کے شہرون کے حکام کو لکھ دیجئے کہ قوم یہود سے
جو رہتے ہون انکو قتل کردین ابھی انکی مشورہ مین تھے کہ اسی بیچ مین بادشاہ غسان نے ایک شخص کو ہرقل کے پاس تو بھیجی تھا اسکو لے آئے وہ حضرت کے حال سے خبر دیتا تھا ہرقل نے جب خبر گیری کا حکم
کہ اس مرد غسانی کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ کیا گیا ہی یا نہین پس لوگون نے اسکے طرف نظر کرکے ہرقل سے کہا کہ یہہ شخص ختنہ کیا گیا ہی پس ہرقل عرب کا حال اس شخص سے پوچھا
کیا وہ ختنہ کرتے ہین اسنے کہا ہان ہرقل نے کہا وہ اس زمانیکا بادشاہ ہی جو غالب ہوا جو مین نے ستارون مین دیکھا اور ملک روم مین رومیہ جو ایک شہر تھا وہان کا حاکم جو
وکہانت کے علم مین ہرقل کا نظیر تھا ہرقل نے اسکو یہہ سب احوال لکھا اور آپ شہر حمص کی طرف روانہ ہوا ابھی حمص کو نہین پہنچا تھا کہ حاکم رومیہ کا خط آیا جو ہرقل کی رائے کے موافق تھا یعنی
صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج پر کہ وہ بیشک پیغمبر ہی پس ہرقل سب عمدگان روم کو حکم کیا کہ اسکا قصر جو حمص مین تھا اسمین جمع آوین پھر حکم کیا کہ اسکے دروازون کو بند کردین پھر
آپ پردے سے باہر آیا اور کہنے لگا ای رومیو آیا تم کو اسبات کی رغبت ہی کہ خوبی اور رستگاری پاؤ اور تمہارا ملک تم پر بحال رہے تو اس پیغمبر کے تابع ہوجاؤ جب رومیون نے یہہ بات سنی بھاگنے
لگے جیسے جنگلی گدہے بھاگتے ہین پر دروازون کو بند ہے ہوئے پایے پس جب ہرقل انکا بھاگنا دیکھا اور انکے ایمان سے بے امید ہوا ان سے کہنے لگا کہ میرے پاس پھر آؤ ایسا نہ گھبراؤ مین نے
یہہ بات تمہارا امتحان کیلئے کہی کہ تم اپنے دین پر استوار ہین یا نہ دیکھ لون پس مین دیکھا کہ تم سب استوار ہین تب رومیون نے اسکو سجدہ کیا اور اس سے خوش ہوئے یہہ آخر حال ہی ہرقل کا جو اسکے
ایمان سے علاقہ رکھتا ہی۔ لاکن اسکے بعد ہرقل نے اپنی خباثت نفسی سے موتہ اور تبوک پر لشکر کشی کی اور لشکر اسلام کے ساتھ جنگ کیا ظاہر مین تو اسلام سے مشرف نہوا پر احتمال ہی کہ باطن
مین ایمان لایا ہو اور اپنی قوم کی مخالفت اور اپنے جان کی ہلاکت کے اندیشہ سے جنگ کیا امام احمد رحمۃ اللہ کی مسند مین مذکور ہی کہ حضرت ایک برات اسلام لیکے جب تبوک پر جا اترے اور کفار
روم کے جنگ پر مستعد ہوئے ہرقل نے ایک عریضہ اس مضمون کا روانہ کیا کہ مین مسلمان ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ اسنے جھوٹھ کہا بلکہ اپنے نصرانیت پر ہی۔ اسکا قصہ مفصل یہہ فقیر حدیقۃ الاحباب
مین لایا ہی قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ رَوَاہُ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ وَیُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الْاِیْمَانِ

باب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ وَّہُوَ قَوْلٌ وَّفِعْلٌ وَّیَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یہہ باب اس بیان مین
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنا کیا گیا ہی اسلام پانچ چیز پر اور اسلام و ایمان واحد ہی اور وہ یعنے ایمان اقرار ہی اور فعل یہان فعل عام تر ہی تن کا ہو یا دل کا تصدیق دل کا عمل اور عبادت
تن کا عمل اور ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہی قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِیَزْدَادُوْا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِہِمْ ۔ ۲ وَزِدْنٰہُمْ ہُدًی اور زیادہ کی ہم نے انکو ہدایت
۳ وَیَزِیْدُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اہْتَدَوْا ہُدًی زیادہ کرتا ہی ان لوگونکو جو راہ پایے ہین ۴ وَالَّذِیْنَ اہْتَدَوْا زَادَہُمْ ہُدًی وَّاٰتٰہُمْ تَقْوٰہُمْ اور وہ
لوگ جو راہ پائے ہین زیادہ کرتا ہی انکو ہدایت اور دیتا ہی انکو تقوی ۵ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا اور زیادہ ہووے لوگ جو ایمان لائے ایمان مین ۶ وَاَیُّکُمْ
زَادَتْہُ ہٰذِہٖ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْہُمْ اِیْمَانًا کون تم مین کا ہی جو زیادہ کی ہے چیز اسکو ایمان۔ پس جو لوگ ایمان لائے پس زیادہ کی انکو ایمان ۷ فَاخْشَوْہُمْ
فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا پس ڈرو تم ایسے پس زیادہ کیا انکو ایمان ۸ وَمَا زَادَہُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اور نہ زیادہ کیا انکو مگر ایمان اور اطاعت کرنی۔ حدیث اَلْحُبُّ
فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ مِنَ الْاِیْمَانِ دوستی کرنی اللہ ہی کے لئے اور دشمنی رکھنی اللہ ہی کے لئے ایمان سے ہی۔ جب دوستی اور دشمنی کم و زیادہ ہوتی ہی

ایمان بھی کم و زیادہ ہوگا - وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اِنَّ لِلْاِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُوْدًا وَسُنَنًا فَمَنِ
اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ فَسَاُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنْ اَمُتْ
فَمَا اَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيْصٍ اور عمر بن عبد العزیز نے اپنے عامل عدی بن عدی کو نامہ لکھا کہ ایمان کے لئے کئے اعمال مفروضہ ہین اور عقاید دینیہ اور حدین ہین یعنے
منہیات و ممنوعات ہین کہ ان حدون سے بچاو نکیا جاوے اور سنن ہین یعنے عبادات مستحبہ جسنے ان چیزون کو کامل کیا اپنے ایمان کو کامل کیا اور جسنے انکو کامل نکیا اپنے ایمان
کو کامل نکیا اگر مین زندگانی کرون یعنے اور چند زندہ رہون ان چیزون کا بیان کرونگا ان پر تم عمل کرو اور اگر اس اثنا مین مرجاؤن تو تمہاری ہمراہی پر حریص نہین یہہ قول اسبات
پر دلالت رکھتا ہی کہ تصدیق اور اعمال ایمان کامل مین داخل ہی وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے تاکہ اطمینان
ہو میرے دل کو - اطمینان عبارت ہی اسبات سے کہ یقین زیادہ ہو - باوجود ایمان لانیکے جو اطمینان چاہیے وہ اصل ایمان سے زیادہ ہی وَقَالَ مُعَاذٌ اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً
اور کہا معاذ ابن جبل نے کہ بیٹھ ہمارے ساتھ ایک ساعت تاہم ایمان لاوین یعنے تا امور آخرت اور احکام دین کا ذکر کرکے ایمان کو زیادہ کرین وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْيَقِيْنُ
الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ ابن مسعود نے کہا کہ یقین تمام ایمان ہی یعنے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ مین جو لفظ یقین آیا ہی وہ یقین سب ایمان ہی کل اسکو کہتے
ہین جو کئی اجزا رکھے جس چیز کو اجزا ہین اسمین صلاحیت زیادتی اور کمی کی ہوا کرتی ہی وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَا حَاكَ
فِي الصَّدْرِ اور کہا ابن عمر نے کہ بندہ مومن تقوے کی حقیقت کو نہین پہنچتا ہی جب تک چھوڑ دے اس چیز کو جو اسکے سینے مین کھٹکے - یعنے جو امور کہ اسلام سازوار نہو
دل مین خلجان کرے - تقوے سے مراد ایمان ہی اور ایک روایت مین تقوے کے بدل لفظ ایمان آیا ہی - اور اس قول مین کہ بعضے مومن ایمان کی کنہ و حقیقت کو پہنچے اور بعض
نہین - پس ایمان متجزی ہی اجزا رکھتا ہی قَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا اللہ تعالی نے فرمایا کہ بیان کیا تمہارے واسطے دین سے اس چیز
کو کہ وصیت کی ساتھ اسکے نوح کو - اس آیت کی تفسیر مین مجاہد نے کہا اَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَاِيَّاهُ دِيْنًا وَّاحِدًا یعنے وصیت کی ہم نے یا محمد تجھکو اور نوح کو ایک ہی دین کی
مجاہد نے ضمیر واحد لایا جو نوح کی طرف راجع ہی - حالانکہ آیت کے سیاق مین جمع کی ضمیر آئی ہی اسکا سبب یہہ ہی کہ وصیت مین سب انبیا شریک ہین - پس ایک کا ذکر دوسرے
کی ذکر سے استغنائی دیتا ہی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّسُنَّةً وَدُعَاؤُكُمْ اِيْمَانُكُمْ یعنے یہہ آیت جو آئی ہی وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً
وَّمِنْهَاجًا ابن عباس نے شرعۃ کے معنے راہ - اور منہاج کے معنے سنت کہا - پہلی آیت کا مقتضا یہہ ہی کہ دین سب انبیا کا ایک ہی - اور دوسری آیت کا مقتضا یہہ ہی کہ دین متعدد
ہین - پس چاہیے کہ ایمان جو اصل دین ہی بحسب ذات ایک ہوا - اور بحسب کمال متعدد - شارحون نے کہا ہی کہ پہلی آیت سے اور مجاہد کی تفسیر سے مراد یہہ ہی کہ ایمان کی زیادتی اور
کمی جو آیات و احادیث سے ثابت کی گئی وہ پیغمبرونکی شریعتین ہین - اور دوسری آیت اور اسکی تفسیر جو ابن عباس نے کی ہی شارحون نے اسکی توجیہ بیان نکی - اور ابن
عباس کی تفسیر مین دُعَاؤُكُمْ اِيْمَانُكُمْ جو آیا ہی شارحون نے کہا ہی کہ یہہ بھی ابن عباس کا قول ہی جو قول الہی کی تعبیر کی ہی وہ یہہ آیت ہی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ یعنے کہہ
اے پیغمبر مومنونکو کہ پروا نہین کرتا ہی اعتبار نہین کرتا ہی اللہ تعالی تمہاری اگر نہووے دعا تمہاری یعنے ایمان تمہارا - دعا کی تفسیر جو ایمان سے کی یہہ تفسیر اسبات پر دلالت کرتی ہی
کہ ایمان دعا کے مانند زیادہ اور کم ہوتا ہی اور ایمان اعمال سے ہی **ف** مخفی نرہے کہ دین سب انبیا کا ایک ہی اللہ تعالی کو ایک جاننا اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نٹھہرانا اور
اسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور روز آخرت پر ایمان لانا اور تقدیر خیر و شر کی اللہ ہی سے جاننا اور موت کے بعد جی اٹھنے کو حق جاننا - ان عقیدون کے طرف سب انبیا دعوت
کئے ہین - اور اعمال سے نماز روزہ اور حج و زکوۃ بھی سب انبیا کے وقت جاری تھی اسیکو دین کہتے ہین یہی مطلب ہی پہلی آیت کا - اس پوری آیت کا ترجمہ یہہ ہی کہ ٹھہرایا تمہارے
واسطے وہ دین جسکی وصیت کی تھی نوح کو - اور وہ جو وحی بھیجی ہم نے تیرے طرف اور جسکی وصیت کی تھی ہم نے ابراہیم کو اور موسی و عیسی کو تھی - پس دین سب انبیا کا ایک ہی -
لاکن انکی شریعتین جدی جدی ہین جیسے نماز کی حد وقتون اور رکعتون اور اسکے شرائط کے ساتھ - اور نکاح کی حد ایجاب و قبول اور مہر و گواہون کے ساتھ اور زنا کی حد درہ اور سنگسار
کے ساتھ اور ایسے ہی باتین اسیکو شریعت اور منہاج کہتے ہین اور یہی مطلب ہی دوسری آیت کا وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا - کذا فی ایضاح الحق **ف**
اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ ایمان زیادہ اور کم ہونے نہونے مین - اور عمل حقیقت ایمان مین داخل ہونے نرہنے مین اگرچہ علما کا اختلاف ہی اور بعض ظواہر آیات و احادیث ایمان
زیادہ اور کم ہونے پر دلالت کرتے ہین - لاکن محققون نے اس سے کمال ایمان مراد رکھی ہی اور محدثین بھی اسکی تصریح کی ہی چنانچہ صحیحین کی حدیث مین جو آیا ہی کہ زانی جب زنا کرتا

ہی اور جب چراتا ہی اور شراب جب پیتا ہی اس حال میں مومن نہیں رہتا ہی - سو اس حدیث کے معنے میں امام بخاری نے کہا - یعنے مومن کامل نہیں رہتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ حدیث آئندہ گی پہر اسکے جو آیات و احادیث ذکر کی

ایا کمی زیادتی اور کمی پر استدلال کیا اس سے مراد وہی کمال ایمان ہی نہ اصل ایمان ہی کذا فی شرح مشکوۃ و تفسیر عزیزیہ **حدثنا** عبید اللہ بن موسی قال انا حنظلة

بن ابی سفیان عن عکرمة بن خالد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادة

ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج وصوم رمضان حضرت نے فرمایا کہ بنائی گئی ہی مسلمانی

پانچ چیز پر - گواہی دینی اس بات پر کہ نہیں ہی کوئی معبود مگر اللہ - اور مقرر محمد رسول ہیں اللہ کے - اور قائم کرنا نماز کا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور روزے رمضان کے رکھنا **باب**

امور الایمان یہہ باب امور ایمان کے بیان میں ہی یعنے جو امور کہ ایمان کو لازم ہیں وقول اللہ عز وجل لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب

ولکن البر من امن باللہ الی قولہ المتقون وقد افلح المؤمنون الآیہ نہیں ہی نیکی یہہ کہ پہیرو تم اپنے موہوں کو نماز میں طرف مشرق کے جیسے

نصاریٰ یا طرف مغرب کے جیسے یہود و لیکن نیکی وہ ہی یعنے نیک شخص وہ ہی جو ایمان لایا اللہ تعالی پر آخر آیت المتقون اور قد افلح المومنون تک باقی آیات مع تفسیر شرح مطول

میں مذکور ہی **حدثنا** عبد اللہ بن محمد الجعفی قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا سلیمان بن بلال عن عبد اللہ بن دینار عن

ابی صالح عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وستون شعبة حضرت نے فرمایا ایمان ساٹھ پر کئی شاخ

ہیں - اور ایک روایت میں سبعون شعبة آیا ہی یعنے ستر پر کئی شعبے ہیں - اس اختلاف عدد کا سبب اور ستر پر کئی شعبوں کی تفصیل اس حدیث کی شرح شرح مطول

میں مذکور ہی **باب** المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ یہہ باب تنوین کے ساتھ مروی ہی - اور یہہ باب اس حدیث کے منطوق

کے بیان میں ہی **حدثنا** ادم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة عن عبد اللہ بن ابی السفر واسمٰعیل عن الشعبی عن عبد

اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ یعنے مسلمان کامل وہ ہی کہ جسکے سے مسلمان اسکی

زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور ہجرت کرنیوالا وہ شخص ہی کہ ان چیزوں سے باز آوے جن سے اللہ تعالی نے منع کیا ہو

قال ابو عبد اللہ وقال ابو معاویة ثنا داؤد بن ابی ہند عن عامر قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یحدث عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ابو عبد اللہ یعنے امام بخاری نے حدیث مذکور کو دو طریق سے جو تعلیقات ہیں اشارہ کیا و تعلیق اسکو کہتے ہیں کہ راوی حدیث کی نسبت اسکے طرف کرے جو اسکو

پایا نہو **باب** ای الاسلام افضل یہہ باب بھی تنوین کے ساتھ مروی ہی اسکا عنوان یہہ ہی کہ کونسا اسلام فاضل تر ہی اور زیادہ ثواب رکھتا ہی -

حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی القرشی قال ثنا ابی قال ثنا ابو بردة ابن عبد اللہ عن ابی بردة عن

ابی موسی قال قالوا یا رسول اللہ ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **باب** اطعام الطعام

من الاسلام یہہ باب اس بیان میں ہی کہ کھانا کھلانا لوازم اسلام سے ہی **حدثنا** عمرو بن خالد قال ثنا اللیث عن یزید عن ابی الخیر عن

عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرأ السلام

علی من عرفت ومن لم تعرف ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ کونسی مسلمانی بہتر ہی یعنے مسلمانی کی خصلتوں سے کونسی خصلت بہتر ہی - فرمایا کہ کھانا کھلانا - اور سلام

کرنا اس مسلمان کو جو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یعنے سلام حق اسلام ہی نہ حق آشنائی **باب** من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یہہ باب

بھی تنوین سے مروی ہی اس بیان میں کہ اپنی ذات کے لئے جس چیز کو دوست رکھتا ہی وہی چیز اپنے بھائی کے لئے دوست رکھنا لوازم ایمان سے ہی یعنے ایمان کامل یہی ہی -

حدثنا مسدد قال ثنا یحیی عن شعبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن حسین المعلم ظاہر

یہہ ہی کہ یہہ عطف شعبہ پر ہی اسکا حاصل یہہ کہ یہہ حدیث یحیی کو دو شیخ سے پہنچی ہی شعبہ اور حسین معلم سے - اور یہہ ہر دو قتادہ سے - اور یہہ بھی ہوسکے کہ عطف حدثنا کا

مسدد پر ہو پس یہہ حدیث تعلیق کی قبیل سے ہوگی قال حدثنا قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یحب

لاخیہ ما یحب لنفسہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہیں ایمان لایا تمہارے سے کوئی یعنے مومن کامل نہیں ہوا جب تک دوست نہ رکھے اپنے بھائی کو

کے لئے اس چیز کو جو دوست رکھے اپنے لئے۔ یعنے دوست رکھنے کی چیزیں اگر محبوبات دینی و اخروی مراد ہوں کام آسان ہی کیونکہ مسلمانوں سے ویسا شخص کم نکلیگا جو اموردینیہ سے جو کچھ
اپنے لئے چاہتا ہی اپنے بھائی مومن کے لئے نہ چاہے بلکہ سب اہل اسلام یہی چاہتے ہیں کہ ہر کوئی مسلمان ہو جاوے۔ اگر ان چیزوں سے امور دنیا مراد ہوں معاملہ مسلمان کا دشوار ہوگا پس وہی پہلا معنا
مناسب ہے کیونکہ اسباب دنیا کی محبت جو اللہ تعالیٰ کے نا پسند ہیں جب مومن اپنے لئے دوست رکھے دوسرے مومن کے لئے دوست رکھنا محل ملامت نہیں **باب** حُبُّ الرَّسُوْلِ
مِنَ الْاِیْمَانِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ محبت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی لوازم ایمان سے ہی ایسا ہی محبت انبیا کی علیہم السلام مخصوص حضرت کی محبت سب محبوبات کے بہ نسبت
زیادہ چاہئے چنانچہ حدیث اسی بات پر دلالت کرتی ہی **حدثنا** ابو الیمان قال ثنا شعیب قال ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ حضرت نے
فرمایا قسم ہی اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکے ہاتھ میں ہی۔ نہیں ایمان لایا کوئی تمہارے سے جب تک کہ ہوؤں میں زیادہ دوست اسکے پاس اسکے باپ سے اور اسکے بچے سے
باپ کے ذکر پر بچہ مقدم ہونیکا سبب یہہ ہی کہ سب نعمتیں بھیجنے میں باپ مقدم ہی **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابن علیۃ عن عبد العزیز
بن صہیب عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنا ادم بن ابی ایاس قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین **باب**
حلاوۃ الایمان یہہ باب اس بیان میں ہی کہ ایمان کی شیرینی کن خصلتوں سے ہی **حدثنا** محمد بن المثنی قال اخبرنا عبد الوہاب الثقفی قال
ثنا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ان یکون اللہ ورسولہ
احب الیہ مما سواہما۔ وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یقذف فی النار حضرت نے فرمایا کہ
تین خصلتیں ہیں کہ جس میں وے پائی جاویں وہ ایمان کا ذائقہ پایگا۔ پہلی خصلت یہہ کہ خدا اور رسول اسکے پاس دوست زیادہ ہوں دوسری چیزوں سے جو انکے سوا ہوں دوسری
یہہ کہ جب وہ دوست رکھے کسی مرد مومن کو اللہ ہی کے لئے دوست رکھے۔ تیسری یہہ کہ وہ ناخوش اور مکروہ رکھے اسلام کے بعد پھر کفر میں پڑنے کو جیسے ناخوش رکھتا ہی آگ
میں ڈالے جانیکو۔ **باب** علامۃ الایمان حب الانصار یہہ باب اس بیان میں ہی کہ دوستی انصار کی نشان ہی ایمان کی **حدثنا** ابو الولید قال
ثنا شعبۃ قال اخبرنی عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر قال سمعت انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایۃ الایمان
حب الانصار وایۃ النفاق بغض الانصار حضرت نے فرمایا کہ نشان ایمان کی دوستی ہی انصار کی۔ اور نشان نفاق کی بغض ہی انصار کی ساتھ **باب**
یہہ باب بلا ترجمہ ہی۔ بلکہ بعض روایات میں لفظ باب بھی نہیں پس یہہ باب باب سابق کے ساتھہ متعلق ہی اور اس حدیث کا مطلب اصل ایمان کے ساتھہ علاقہ رکھتا ہی
حدثنا ابو الیمان قال ثنا شعیب عن الزہری قال انا ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ ان عبادۃ بن الصامت وکان
شہد بدرا وہو احد النقباء لیلۃ العقبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی
علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم
ولا تعصوا فی معروف عبد اللہ بن الصامت سے روایت ہی کہ حضرت کے اطراف آپکے صحابہ کی ایک جماعت تھی۔ تب آپ نے انکو فرمایا کہ تم میرے سے بیعت
کرو اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کسیکو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اپنی اولاد کو قتل نکرو اور مت لاؤ تم بہتان جو افترا ہو اور نافرمانی نکرو نیک کام
میں فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب فی الدنیا فہو کفارۃ لہ پس جو کوئی وفا کرے اور عہد پر ثابت
رہے سو اسکے لئے ثواب ہی اللہ تعالیٰ پر۔ اور جو کوئی پہنچا ان چیزوں سے کسی چیز کو یعنے معاصی مذکورہ سے کسیکا مرتکب ہوا۔ پس عذاب کیا گیا دنیا میں۔ یعنے دنیا میں
اسپر حد و تعزیر جاری ہوئی تو وہی حد و تعزیر اسکے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ پھر آخرت میں اسکو عذاب نہوگا ومن اصاب من ذلک شیئا سترہ اللہ فہو
الی اللہ ان شاء عفا عنہ وان شاء عاقبہ اور جو کوئی ان چیزوں سے کسی چیز کو پہنچا یعنے انسے کوئی گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو ڈھانپا۔ یعنے اسکو حد و تعزیر نہ پہنچی تو اسکا
رجوع اللہ ہی کے طرف ہی اگر چاہیگا عفو کریگا۔ اور اگر چاہیگا آخرت میں اسکو عذاب دیویگا۔ یہہ بات شرک کے سوا ہی کیونکہ اگر کوئی شرک سے باز نہ آوے اور مرجاوے تو پھر اسکو

بخشش ہی نہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ پس اوسی کہتا ہی فبایعنا علی ذلک پس ہم نے بیعت کی حضرت سے اس عہد پر

باب مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جس جگہہ دین کے مقدمہ میں فتنہ اور ضرر کا اندیشہ ہو وہاں سے بھاگنا دین ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ حضرت نے فرمایا قریب ہی کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے انکے پہاڑ کی چوٹی پر اور قطرے گرنیکی جگہہ پر۔ اور بھاگے اپنے دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے بچنے کے لئے

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ جاننے والا ہوں اللہ کو۔ اور معرفت الٰہی یعنے ایمان باللہ دل کا کام ہی۔ اور امام بخاری نے اسبات پر دلیل لائی اس قول خدا کو وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ولیکن گرفت کریگا اللہ تعالیٰ تمکو جو کسب کیا یعنے قصد کیا تمہارے دل نے۔ یعنے اللہ تعالیٰ کے پاس اعتبار فعل قلب کو ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقٰكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا حضرت جب حکم کرتے اپنے صحابہ کو اعمال سے تو ایسے عمل کا حکم فرماتے کہ اسکی طاقت رکھیں اور اسپر ہمیشگی کریں۔ تو صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ مقرر ہم آپ کے سے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مغفرت کی بشارت دی ہی جو فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بخشا تیرے لئے اگلا اور پچھلے ذنوب۔ پس حضرت غضب میں آتے یہاں تک کہ اس غضب کا اثر آپکے چہرہ شریف سے پہچانا جاتا پھر فرماتے میں تمہارے سے زیادہ ڈرنیوالا ہوں اللہ سے۔ اور زیادہ جاننے والا ہوں اللہ کو سو جو عمل تمہارے حال اور عبودیت کے لایق ہی اسکا حکم کرتا ہوں **ف** حضرت سے تو گناہ نہیں ہوا۔ پھر مغفرت سے مراد عصمت ہی۔ یعنے تا معصوم رکھے تجھے اللہ ان چیزوں میں جو گذرے تیری عمر سے اور آیندہ جو گذرینگے۔ اس آیت کی توجیہات بہت آئی ہیں شرح مطول میں مذکور ہیں دیکھ لیں۔

باب مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ مِنَ الْاِيْمَانِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ کفر میں رجوع کرنیکو ایسا مکروہ جانے جیسا آتش میں ڈالے جانیکو ایسا مکروہ اور ناخوش رکھنا لوازم ایمان سے ہی سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ حضرت نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ جس شخص میں ہوں پایا اسنے ذائقہ ایمان کا۔ پہلی چیز یہہ کہ خدا اور خدا کا رسول اس شخص کے پاس زیادہ دوست رہیں ان چیزوں سے جو خدا اور رسول کے سوا ہوں۔ دوسری یہہ کہ جب کسی بندے کو دوست رکھے تو دوست نرکھے مگر اللہ ہی کے واسطے۔ تیسری یہہ کہ جب اسکو اللہ کفر سے نکالے پھر اس کفر میں جانیکو ایسا ناخوش اور ناپسند رکھے جیسا آگ میں گرنیکو ناخوش رکھتا ہی

باب تَفَاضُلِ الْاِيْمَانِ فِي الْاَعْمَالِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ اہل ایمان اعمال کی نسبت ایک دوسرے پر فضل اور زیادتی رکھتے ہیں **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيَاءِ اَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ حضرت نے فرمایا داخل ہونگے جنتی لوگ جنت میں۔ اور دوزخی دوزخ میں۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم کریگا کہ دوزخ سے نکالو اس شخص کو کہ اسکے دل میں ایک رائی کے دانے بھر ایمان ہو۔ پس وے دوزخ سے نکالے جاوینگے جس حال میں کہ وے کوئلے کے مانند سیاہ رہینگے۔ پھر نہر الحیا میں ڈالے جاوینگے۔ نہر الحیا ہی یا نہر الحیات اسمیں راوی کو شک ہی فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً پس اگینگے یعنے انکا گوشت جو گل گیا ہی اس نہر میں غسل کرتے ہی پھر انکے بدن پر پیدا ہوگا اور ایسا اگیگا جیسا دانہ انگور پانی کے سیل کی طرف اگتا ہی۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہی کہ جب شگوفہ انگور کا نکلتا ہی تو زرد پیچیدہ اور اسکا رنگ چمکتا ہوتا

یہہ ہردو صفت شگوفے اور ریاحین کا حسن زیادہ کرنیوالے ہین قال وھب حدثنا عمرو الحیوۃ وقال خردل من خیر اور کہا وہب نے کہ حدیث کی ہم سے عمرو نے لفظ حیات
سے - یعنے مالک کو جو شک ہوا - وہب کہتا ہی کہ مین نے عمرو سے یہی سنا ہی کہ لفظ حیات کہا پس شک نرہا - اور آخر حدیث مین خردل من ایمان کی جگہہ خردل من خیر کہا -
بیا شارحون نے کہا کہ خیر سے ایمان ہی مراد ہی **حدثنا** محمد بن عبید اللہ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب عن
ابی امامۃ بن سھل بن حنیف انہ سمع ابا سعید ن الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت
الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ
قمیص یجرہ قال فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین ابو امامہ نے سنا ابو سعید خدری سے کہ وہ کہتا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خواب مین تھا دیکھتا
کیا ہون کہ لوگ مجھہ پر عرض کئے جاتے ہین - اور انکے بدن پر پیرہن ہین - بعض ان پیرہنون سے چھوٹے ہین کہ انکے چھاتیون تک پہنچتے ہین - اور بعضے اس سے بھی کم ہین - اور عرض کیا گیا مجھہ
عمر بن الخطاب سو اسپر ایسا دراز پیرہن تھا کہ اسنے اسکو کھینچ رہا تھا تب حاضرون نے عرض کیے یا رسول اللہ آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی ہی - فرمایا کہ وہ پیرہن دین ہی - یعنے جیسا
پیرہن آدمی کے تن کو ڈھانپتا ہی - ایسا ہی دین آتش دوزخ سے اسکو ڈھانپ لیتا ہی - اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت انھین لوگون پر ثابت ہوتی ہی جو حضرت پر عرض
کئے گئے - اور سب صحابہ تو عرض کئے گئے نہین - اور یہہ حدیث اثبات پر نص نہین تا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر جو نصوص آئے ہین انکی معارض ہو **باب**
الحیاء من الایمان یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آدمی کو اپنے عیب کے ظاہر ہونے سے اور معصیت کے خوف سے جو شرمندگی عارض ہوتی ہی وہ از جملہ ایمان ہی - پس حیا سے مراد ج
از جملہ اخلاق طبعی ہی اسکا اثر ہی اور اس حیا سے مراد وہ حیا ہی کہ آدمی کو منکرات سے دور رکھے عند اللہ وعند الناس **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال
اخبرنا مالک بن انس عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل من الانصار
وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان سالم نے اپنے باپ عبد اللہ سے اور انے
اپنے باپ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت انصار سے ایک مرد پر گذرے - اور وہ اپنے بھائی کو حیا کے باب مین نصیحت کرتا تھا - اور اسباب معاش مین زیادہ حیا
اپنے پر لازم کرنے سے اسکو زجر کر رہا تھا - کیونکہ وہ شخص بسا کثیر الحیا تھا کہ اپنے حقوق لینے سے اسکو حیا پھیر رکھتی تھی کذا فی مجمع البحار - جب حضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا کہ
چھوڑ دے اسکو تحقیق حیا ایمان سے ہی یعنے کمال ایمان جسنے ایمان کامل رکھا اپنے حقوق چھوڑ دینے سے کچھہ پروا نہین - **باب** فان تابوا واقاموا الصلوۃ
واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اگر وے کفار کفر سے توبہ کرین اور نماز کو قائم رکھین اور زکوۃ دیا کرین تو انکو چھوڑ دو اور انسے کچھہ تعرض کرو
حدثنا عبد اللہ بن محمد المسندی قال حدثنا ابو روح الحرمی بن عمارۃ قال حدثنا شعبۃ عن واقد بن محمد قال سمعت
ابی یحدث عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین حکم کیا گیا ہون اسبات پر کہ جنگ کرون لوگون سے یہان
تک کہ گواہی دین کہ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر اللہ - اور مقر محمد رسول ہین اللہ کے - اور قائم کرین نماز اور دیا کرین زکوۃ - شارحون نے لکھا ہی کہ اس حدیث مین روزہ
رمضان اور حج کا ذکر - اور کفار جزیہ قبول کرین تو انسے صلح کرنیکا ذکر جو نہین آیا اسکا سبب یہہ ہوگا کہ شاید یہہ حدیث وے احکام فرض و مشروع ہونیکے آگے فرمائے
ہون فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام پس جب یہہ چیزین ادا کرین یعنے ایمان لاوین اور نماز پڑہین اور
زکوۃ دیوین تو انھون نے بچا لیا میرے سے اپنے خون کو اور اپنے مالون کو یعنے انکے جان و مال کو امن ہوا - مگر حق مسلمانی کے لئے یعنے جیسے کسینے کسی کو مار ڈالا یا زنا کیا یا کسیکا
مال اپنے ذمے [illegible] لیا تو قصاص قتل اور حد زنا جاری کیا جائیگا - اور اسکا مال دلوایا جائیگا غرض جب ایمان لاوین اور احکام اسلام جاری کرین دنیا مین انکے جان و مال کو امان
ہی وحسابھم علی اللہ اور انکا حساب اللہ پر ہے یعنے اگر دل سے ایمان نلاوین اللہ تعالی جانتا ہی آخرت مین انکے باطن پر حکم کریگا **باب** من قال ان الایمان ھو العمل
یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کہا کسی نے کہ تحقیق ایمان وہی عمل ہے - مراد عمل زبانکا اور دلکا اور جوارح کا ہی مولف نے جو آیتین اور حدیثین کہ اسباب مین لائین ان سے ہر ایک سے
انمین سے ایک ایک جزو پر دلالت کرتی ہی اسباب مین تین آیتین جو آتے ہین ان سے پہلی اور دوسری تصدیق دلی پر اطلاق کی ہی - اور تیسری آیت مین قول لسانی پر حمل کیا اور حدیث

مین تصدیق اور عمل جوارح پر پس ایمان نہین مگر وہی عمل لقوله تعالى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے اور یہہ وہ بہشت ہی جو وارث
کئے گئے ہو تم اسکے سبب اس چیز کے جو تھے تم کیا کرتے عمل ظاہر تعملون عام ہی کہ شامل ہی اعمال قلبی و بدنی کو اور بعضے مفسرون نے اسکی تفسیر یومنون سے کیا ہی جب ایمان لانا دل کا عمل
ہی ایمان عمل ہی ہی کہنا درست ہوا وقال عدة من اهل العلم في قوله تعالى فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ عن قول لا اله
الا الله اور یہہ دوسری آیت جو سورہ حجر مین آئی ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا قسم ہی تیرے رب کی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے - امام بخاری نے
کہا کہ اہل علم کی ایک جماعت نے کہا ہی کہ اس آیت مین یعملون سے مراد قول لا اله الا الله ہی تیسری یہہ آیت جو سورہ صافات مین آئی ہی لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ
یعنے واسطے ایسی ہی چیز کے پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنیوالے - خیر جاری شرح صحیح بخاری مین لایا ہی فليعمل العاملون سے مراد فليؤمن المؤمنون ہی یعنے ایمان لاوین ایمان لانیوالے

حدثنا احمد بن يونس وموسى بن اسمعيل قالا حدثنا ابراهيم بن سعد قال حدثنا ابن شهاب عن سعيد بن
المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي العمل افضل فقال ايمان بالله ورسوله قيل ثم ماذا
قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور - ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت سوال کئے گئے کہ کونسا عمل بہتر ہی - تو فرمائے کہ ایمان
لانا اللہ پر اور اسکے رسول پر - لوگون نے پوچھا کہ اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہی فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین - پھر پوچھا کہ اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہی فرمایا حج مبرور

باب اذا لم يكن الاسلام على الحقيقة وكان على الاستسلام او الخوف من القتل لقوله تعالى یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب اسلام حقیقت
شرعی پر نہو - یعنے دل سے ایمان نہین لایا ہی تو ہوگا وہ اسلام فقط انقیاد ظاہری - یا وہ اسلام جو مارا جانیکے خوف سے لایا جاوے چنانچہ دلیل اس قول الٰہی کے جو سورہ حجرات
مین فرمایا قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا یعنے اعراب صحرا نشین نے کہا کہ ہم ایمان لائے - تو بول اے پیغمبر کہ تم ایمان نہین لائے ہو ولیکن
کہو کہ ہم اسلام لائے ہین یعنے فقط انقیاد ظاہری کرتے ہین ایسا اسلام کچھہ فائدہ ندیویگا فاذا كان على الحقيقة فهو على قوله جل ذكره إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ
پس جب ہووے اسلام اپنی حقیقت پر تو اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مقتضا کے موافق ہی جو فرمایا کہ مقرر دین نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہی چنانچہ اور ایک جگہہ فرمایا وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ
الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ یعنے جسنے چاہا سوائے اسلام کے اور دین پس ہرگز نہین قبول کیا جاویگا اس سے **حدثنا** ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن
الزهري قال اخبرني عامر بن سعد بن ابي وقاص عن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى رهطا وسعد جالس
فترك رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا هو اعجبهم الي فقلت يا رسول الله مالك عن فلان فوالله اني لاراه فقال
مؤمنا او مسلما سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک جماعت کو کچھہ عطا فرمایا - اور سعد بھی وہان بیٹھا تھا - یہہ قول سعد کا ہی کہ اپنا نام لیا - پھر کہا
کہ چھوڑ دیا پیغمبر خدا نے ایک مرد کو جو بہتر اور صالح تر تھا میرے پاس اور نہین عطا کیا اسکو کچھہ - مین نے کہا یا رسول اللہ کس لئے آپ نے فلان شخص کو کچھہ عنایت نفرمایا - قسم ہی
اللہ کی سچ مین اسکو مومن پاتا ہون - تو حضرت نے فرمایا کہ مومن ہی یا مسلم یعنے کیا تصدیق دلی رکھتا ہی یا فقط انقیاد ظاہری بجا لاتا ہی فسكت قليلا ثم غلبني ما اعلم منه
فعدت لمقالتي فقلت مالك عن فلان فوالله اني لاراه مؤمنا فقال او مسلما فسكت قليلا ثم غلبني ما اعلم منه فعدت
لمقالتي وعاد رسول الله صلى الله عليه وسلم راوی کہتا ہی کہ مین تھوڑا خاموش رہا پھر غلبہ کی مجھہ پر اس چیز جو مین اس سے جانتا تھا - پس اپنے قول
عود کیا اور کہا یا رسول اللہ کس لئے اسکو کچھہ عنایت نفرمایا - قسم ہی اللہ کی مین اسکو مومن پاتا ہون - پھر حضرت نے فرمایا کہ مومن ہی یا مسلم - یہہ سنکے پھر مین تھوڑا خاموش رہا
پھر غلبہ کی مجھہ کو وہ چیز جو جانتا تھا - پھر اپنے قول پر عود کیا - اور حضرت نے بھی اپنے قول پر اعادہ فرمایا ثم قال يا سعد اني لاعطي الرجل وغيره احب الي منه
خشية ان يكبه الله في النار پھر فرمایا اے سعد تحقیق کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو حالانکہ اسکا غیر کہ جسکو مین نہین دیتا ہون میرے پاس زیادہ دوست ہی باوجود اسکے اس شخص کو اس
اندیشے سے دیتا ہون کہ اسکو خدا دوزخ مین ڈالے - یعنے اگر اسکو نہ دون چونکہ وہ ضعیف الایمان ہی میرے طرف بخل کی نسبت کریگا کافر ہو جاویگا اور دوزخ مین ڈالا جاویگا
اسلئے اسکو دیتا ہون رواه يونس وصالح ومعمر وابن اخ الزهري عن الزهري

باب افشاء السلام من الاسلام یہہ باب اس بیان
مین ہی کہ ظاہر کرنا سلام کا شعبون سے اسلام کے ہی وقال عمار ثلث من جمعهن فقد جمع الايمان الانصاف من نفسك وبذل السلام للعالم و

الانفاق من الاقتار اور عمار نے کہا تین خصلتیں ہیں جسنے جمع کیا انکو تو جمع کیا ایمان کو یعنی کمالات ایمان کو - پہلی خصلت عدل و انصاف طلب کرنا تیرا اپنی ذات سے
یہانتک کہ حقوق اللہ اور حقوق الناس جو تیرے ذمے پر ہیں ادا ہوں دوسری خصلت سلام کرنا تیرا سب مسلمانوں کو خواہ آشنا ہو یا غیر آشنا تیسری خصلت نفقہ کرنا تیرا
حالت فقر میں کہ اپنے حسب مقدور حق داروں کا حق ادا کرے - **حدثنا** قتيبة قال حدثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عبد
الله بن عمرو ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاسلام خير قال تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف ابن عمرو سے روایت ہے کہ ایک مرد
نے حضرت سے پوچھا کہ کونسی مسلمانی بہتر ہے تو فرمایا کہ کھلانا طعام کا اور کرنا سلام کا اس شخص پر جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے **باب** كفران العشير وكفر دون كفر یہہ باب کفران عشیر کے بیان میں
ہے - یہاں عشیر معنی میں شوہر کے ہے اور کفر و کفران ہر دو ایک ہی معنی میں ہیں جو ایمان اور شکر کے ضدین ہیں لاکن اکثر اطلاق کفر کا مقابلے میں ایمان کے ہے اور کفران
مقابلے میں شکر کے اور یہاں ظاہر ہی معنے ہیں - یعنے کفران العشیر سے ناشکری مرادہے نہ بے ایمانی اور کفر کے درجات بھی متفاوت ہیں جیسا کہ خود مولف نے کہا وكفر
دون كفر یعنے ایک کفر ہے جو نزدیک تر ہے کفر کے جیسا کہ غارت کرنا مال کا معصیت اور قتل نفس اس سے بڑا گناہ ہے فيه عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم
اور اس باب میں ابی سعید خدری نے حضرت سے ایک روایت کی ہے چنانچہ مولف نے باب الحیض وغیرہ میں طرق سے عیاض بن عبد اللہ کے لائے ہیں - **حدثنا** عبد الله
بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أريت النار فاذا اكثر
اهلها النساء يكفرن قيل أيكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الاحسان لو احسنت الى احداهن الدهر ثم
رأت منك شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بتلایا گیا میں دوزخ شب معراج میں پس دیکھا میں نے اکثر لوگ دوزخ
کے عورتیں تھیں سبب کفر کرنے انکے - کہا گیا کیا وے کفر کرتے ہیں ساتھ اللہ کے - تو فرمایا نہیں بلکہ کفران کرتے ہیں اپنے مردوں کا اور کفران نعمت کرتے ہیں ان کے احسان کا - اگر ان عورتوں
ایک کے ساتھ تو ایک مدت مدید احسان کیا پھر اگر تیرے سے کسی چیز کا قصور دیکھے تو کہتے ہیں کہ میں ہرگز تیرے سے کچھ خوبی دیکھی نہیں کبھی **باب** المعاصي من امر
الجاهلية ولا يكفر صاحبها بارتكابها الا بالشرك یہہ باب اس بیان میں ہے کہ معاصی جاہلیت سے ہیں اور ان گناہوں کا مرتکب کافر نہیں ہوتا ہے مگر شرک کے
سبب - پھر مولف نے اسبات پر استدلال کیا ہے حدیث و قرآن سے چنانچہ کہا لقول النبي صلى الله عليه وسلم انك امرء فيك جاهلية یعنے حضرت نے ابو ذر کو فرمایا کہ مقرر
تو ایسا مرد ہی کہ تیرے میں جاہلیت کی خصلت ہی وقول الله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء اور فرمایا اللہ تعالی نے
مقرر اللہ نہیں بخشتا ہے یہہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے اسکے سوا دوسرے گناہ جسکے لیے چاہے اور فرمایا وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا
بينهما اور اگر دو گروہ مومنوں کے باہمدیگر قتال کریں پس صلح کرو درمیان ان کے فسماهم المؤمنين پس ان ہر دو گروہ کو مومن فرمایا باوجود لڑنے کے [illegible] وقتال کرنے
سے مرتکب کبیرہ ہو پس معلوم ہوا کہ مومن ارتکاب کبائر کے سبب ایمان سے نہیں نکلتا ہے - اور پہلی آیت اسبات پر دلالت رکھتی ہے کہ شرک کے سوا سب گناہ بخشے جاتے ہیں بخشش نہیں مگر مسلمان کو
حدثنا عبد الرحمن بن المبارك قال ثنا حماد بن زيد قال ثنا ايوب ويونس عن الحسن عن الاحنف بن قيس قال ذهبت
لانصر هذا الرجل فلقيني ابو بكرة فقال اين تريد قلت انصر هذا الرجل قال ارجع فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار قلت يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه كان
حريصا على قتل صاحبه احنف بن قیس سے [illegible] کہا کہ گیا میں واسطے یاری [illegible] اس مرد کے [illegible] امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ جیسا کہ مولف نے باب الفتن میں تصریح کی ہے کہ راوی
نے کہا تا یاری دوں میں ابن عم رسول کو اور مسلم کی روایت میں بھی صاف حضرت علی کا نام آیا ہے کہتے ہیں کہ یہہ بات جنگ جمل میں تھی کہتا ہے کہ میرے سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں اور
مولف نے اس سے جو وہ حدیثیں روایت کی ہیں ملے پس پوچھا ابو بکرہ نے کہ تو کہاں جاتا ہے میں نے کہا یاری دیتا ہوں اس مرد کو - اس نے کہا پھر جا پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب [illegible] دو مسلمان کھینچے ہوئے شمشیریں تو قاتل و مقتول ہر دو دوزخ میں جاتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ یہہ قاتل کے لیے ہے بیجا ہے جب ایک مسلمان کو
قتل کیا [illegible] دوزخ [illegible] تھا اور قصد رکھتا تھا کہ اپنے یار کو مار ڈالے لاکن قابو اور قوت نہ پایا - امام قسطلانی نے کہا
ہی کہ اس قتال سے مراد [illegible] دو مسلمان [illegible] جنگ کریں اور اگر حق پر [illegible] یا اجتہاد سے [illegible] اصلاح دین کے گمان کریں [illegible] مصیب ہے اسکو دو اجر ہیں اور جو مخطی ہے اسکو ایک اجر

اس طرح پر جسنے قتال کیا وہ اسکا اجتہاد تھا کہ مسلمانون سے فتنہ وفساد دفع کرنیکے باہمین اسکو روکدیا۔ اور کرمانی نے بھی ایسا ہی کلام کیا۔ اور کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی اس قتال کے ساتھ
جو بلا اجتہاد اور بلا اصلاح اندیشی مسلمانون کے ہو۔ اور صاحب مشکوٰۃ نے کتاب الفتن مین مسلم سے ایک حدیث روایت کی حاصل معنا اسکا یہہ ہی کہ مسلمانون پر ایکروز ایسا آئیگا کہ قاتل
نجانیگا کہ کس حق کے لئے قتل کیا۔ اور مقتول نجانیگا کہ کس حق کے لئے مارا گیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ انکا حال کیا ہوگا تو فرمایا کہ ہر دو دوزخ مین جائینگے اور اس حدیث کا مطلب
وہ نہین بلکہ مخصوص ہی چنانچہ مذکور ہوا۔ لاکن ابوبکرہ نے اپنی رای سے اسکو عموم پر حمل کیا۔ اسیواسطے احنف نے اسکے رای پر عمل نکیا بلکہ امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رکاب
رہا سب جنگون مین اور آپ سے جدا نہ ہوا۔ **حدثنا** سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن واصل الاحدب عن المعرور قال لقيت
ابا ذر بالربذة معرور کہتا ہی کہ مین ابوذر سے ملاقات کی ربذہ مین۔ ربذہ را اور باء موحدہ اور دال معجمہ سے ایک قریہ ہی مدینہ طیبہ سے تین میل پر واقع ہی وعليه حلة وعلى
غلامه حلة ابوذر پر حلہ تھا یعنے دو کپڑے ایک ہی رنگ کے اور اسکے غلام پر بھی وہی رنگ کے دو کپڑے تھے۔ فسألته عن ذلك پس مین نے اس سے اسکا سبب پوچھا کہ جو
لباس اپنا ہی وہی لباس اپنے غلام کو پہنا ہو۔ حالانکہ عادت یہہ ہی کہ لباس غلام آقا کے لباس سے کمتر ہوا کرتا ہی فقال اني ساببت رجلا فعيرته بامه پس ابوذر
کہا کہ مین نے حضرت کے زمانے مین ایک مرد کو گالی دی تھی ماں کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا تھا اسکو ای حبشیہ کے بیٹے۔ کرمانی نے کہا کہ سوق کلام سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ وہ مرد غلام تھا ابوذر
کا۔ اور سیوطی نے کہا کہ اس مرد سے مراد بلال موذن ہی یہی قول صحیح ہی فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم يا اباذر اعيرته بامه انك امرؤ فيك جاهلية
پس کہا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوذر تو گالی دی اسکو ماں کی تحقیق تو ایسا مرد ہی کہ ابھی تیرے مین جاہلیت کی خصلت باقی ہی اخوانكم خولكم جعلهم الله تحت
ايديكم فمن كان اخوه تحت يده فليطعمه مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم ما يغلبهم فان كلفتموهم فاعينوهم
بھائی تمہارے خدام تمہارے ہین کیا ہی انکو اللہ نے زیر دست تمہارے پس جسکا بھائی زیر دست ہو تو چاہئے کہ کھلاوے اسکو جو آپ کھاتا ہی اور پہناوے اسکو جو آپ پہنتا ہی اور تکلیف نہ دو تم انکو ایسی
چیز کی جو مغلوب اور عاجز کرے انکو اگر تکلیف دو تم ایسی چیز کی تو مدد کرو انکی روایت ہی کہ جب ابوذر نے بلال کو بد کہا اور اسنے حضور نبوی مین اسکا شکوہ کیا اور حضرت نے ابوذر کو ملامت
کی۔ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین گمان نہین رکہتا تھا کہ جاہلیت سے کچھہ تیرے سینے مین باقی ہو حضرت سے یہہ بات سنتے ہی زمین پر گرا اور اپنا رخسار
خاک پر رکھا اور کہا قسم ہی اللہ پاک کی جب تک بلال میرے ہر دو رخسار کو پاؤن سے مال نکرے مین اپنے رخسار خاک سے نہ اٹھاؤنگا پس بلال نے ابوذر قسم سے باہر آنے کے لئے لاعلاج اپنا پیر اسکے رخسار پر رکھے
اس حدیث کی مناسبت عنوان کے ساتھ اسیقدر ہی کہ ابوذر سے کہ عظیم القدر صحابی ہی گناہ صادر ہوا وہ باوجود اس گناہ کے ہنوز مسلمان ہی **باب** ظلم دون ظلم
یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ایک ظلم یعنی ایک گناہ دوسرے گناہ سے سخت تر ہی پس دون ادنی کے معنے مین ہی یا آنکہ انواع گناہ کے مختلف ہین اس تقدیر مین دون غیر کے معنے مین
ف کرمانی نے کہا کہ بعض گناہ بعض سے اشد ہی انتہی۔ اور ابن بطال نے کہا کہ اس باب سے مقصود اتمام کرنا ایمان کا ہی اعمال سے یعنے وے اعمال جو لوازم ایمان تمام ہو اور یہہ بھی مقصود
ہی کہ ارتکاب معاصی سے ایمان جاتا نہین پر ناقص ہوتا ہی اور گناہ کا ارتکاب اسکو کفر تک نہین پہنچاتا ہی اور لوگ کبیرہ اور صغیرہ گناہون مین درجات متفاوت رکھتے ہین اسیطرح
کہا عینی نے **حدثنا** ابو الوليد قال حدثنا شعبة ح قال وحدثني بشر قال حدثنا محمد عن شعبة عن سليمان عن ابراهيم
عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اينا
لم يظلم فانزل الله عز وجل ان الشرك لظلم عظيم روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت یعنے جو لوگ ایمان
لائے اور نہین ملایا اپنے ایمان کو ظلم سے تب صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے سے کون ہی جو ظلم نہ کیا ہو۔ انہون نے ظلم کو گناہون پر حمل کیا جو شرک کے سوا ہین تب اللہ نے دوسری
آیت بھیجی جسکی معنی یہہ ہی کہ مقرر شرک بڑا ظلم ہی تو پہلی آیت مین جو لفظ ظلم آیا اس سے مراد ظلم عظیم یعنے شرک ہی اور اپنے ایمان کو شرک سے آمیز نکیا کنایہ ہی نفاق سے منافق
جب ایمان کا اقرار کرے ظاہر مین ایمان کے احکام اسپر جاری ہوتے ہین۔ اور اسپر ایمان کا اطلاق بھی کیا جاتا ہی گو کہ حقیقت مین وہ بے ایمان ہی **باب** علامة المنافق
یہہ باب منافق کے نشانیون مین ہی **حدثنا** سليمان ابو الربيع قال حدثنا اسمعيل بن جعفر قال حدثنا نافع بن مالك بن ابي عامر
ابو سهيل عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اية المنافق ثلث اذا حدث كذب و
اذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خصلتین منافق کے تین ہین جب [illegible]

علامات منافق

ہی اور جب وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہی اور جب امانت اسکو سونپی جاتی ہی خیانت کرتا ہی اگر وعدہ کرنے کے وقت اسکو وفا کرنیکا عزم رکھتا تھا پر کسی عذر سے وفا نکرسکا تو علامت نفاق میں داخل نہیں اگر کہیں کہ یہہ صفتیں مومنوں میں بھی پائی جاتی ہیں پس کسطرح علاماتِ نفاق کہے جاویں تو شارح نے کہا ہی کہ جسنے انہیں خصلتوں کی عادت کرلے اور اسکے لازم حال ہوجاویں تو وہ مومنین مخلصین سے نہیں گنا جائیگا جیسا کہ دوسری حدیث اسی بات پر ناطق ہی اور یہہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ یہہ خصلتیں علامات النفاق سے ہیں جس شخص میں وے جمع ہوجاویں بحکم ظاہر وہ منافق ہی کی علامتیں ہیں اور تصدیق دل کی اللہ ہی جانے اور بعضوں نے کہا کہ اس نفاق سے مراد نفاق فی العمل ہی کیونکہ اصل لغت میں نفاق اسکو کہتے ہیں کہ ظاہر مخالف باطن ہو اگر یہہ مخالفت اعتقاد و ایمان میں ہو کفر ہی والا وہ نفاق فی العمل ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ اس حدیث کا مورد ایک شخص معین بابت ہی جو منافقوں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ کنایہ سے کلام کرتے جیسا کہ قول آنجناب کا ہی مابال اقوام پھر شارح نے کہا کہ پوشیدہ نرہے جیسا کہ اخلاص کو درجات و مقامات ہیں نفاق جو اسکے مقابل ہی اسکو بھی مراتب و درجات ہیں جب وے درجات والا کمال اخلاص کے مرتبے کو نہیں پہنچا ہی اسکو اس مرتبہ کمال کے بہ نسبت منافق کہیں ہوسکتا ہی کچھ دور نہیں خیال نافق حنظلہ کی روایت اسی پر اشارہ کرتی ہی **حدثنا** قبیصة بن عقبة قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرة عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلة منھن کانت فیہ خصلة من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں کہ جسمیں وے چاروں رہیں وہ خالص منافق ہی کہ ایمان کی آمیزش نہیں رکھتا ہی شارح نے کہا کہ ظاہر اتہدید و تشدید مراد ہی اور جسمیں ان چار خصلتوں سے ایک بھی ہو اسمیں نفاق ہی یہان تک کہ اسکو چھوڑ دے وے چار خصلتیں یہ ہیں جب اسکی پاس امانت رکھی جاوے اسمیں خیانت کرتا ہی۔ اور وہ جب کسی سے عہد کرے وفا نہیں کرتا ہی۔ اور جب بات کرے جھوٹھا ہوتا ہی۔ اور جب کسی سے گفتگو کرے حق سے گذر جاتا ہی حرام کا مرتکب ہوتا ہی دشنام دیتا ہی بدکہتا ہی **قال ابو عبد اللہ تابعه شعبة عن الاعمش** ابو عبد اللہ یعنے امام بخاری نے کہا کہ متابعت کی ہی سفیان کی شعبہ نے اعمش سے یعنے شعبہ بھی اعمش سے اس حدیث کی روایت کی سو مؤلف کو دو طریق سے پہنچی ہی **باب قیام لیلة القدر من الایمان** شب قدر کو زندہ رکھنا اللہ کی عبادت میں قیام کرنا ایمان کے شعبوں سے ہی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یقم لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا جسنے شب قدر میں قیام کیا از روے ایمان و احتساب کے یعنے جس حال میں کہ وہ ایمان رکھتا ہو اور ثواب آخرت چاہتا ہو تو بخشے جاینگے اسکے وے گناہان جو اسکے آگے کیا ہو **باب الجھاد من الایمان** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جہاد کرنا کافروں سے واسطے اعلاء کلمة اللہ کے ایمان کے شعبوں سے ہی **حدثنا** حرمی بن حفص قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمارة قال حدثنا ابو زرعة بن عمرو بن جریر قال سمعت ابا ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انتدب اللہ عز وجل لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا ایمان بی او تصدیق برسلی ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمة او ادخلہ الجنة

ابو زرعہ نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ روایت کی انسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا ضمانت لی اللہ عز وجل نے اس شخص کے لئے جسنے نکلا اسکی راہ میں نہیں نکالا اسکو مگر ایمان لانا مجھپر یا تصدیق کرنے میرے رسولوں کی یہہ کہ پھیر دوں میں اسکو اسکے شہر کے طرف مع اس چیز کے ساتھ جو اسنے پائی اجر و ثواب یا غنیمت سے یا داخل کردوں اسکو جنت میں انتدب کے دوسرے معنے استجابت ہی یعنے قبولیت اس تقدیر پر یہہ معنے ہونگے کہ جہاد کے لئے نکلنے کو یا دعا ہے۔ اور ثواب بنا بر قبولیت کے اس دعا کی اور بھی لکھتے ہیں کہ انتدب کے معنے جلدی کرنی ہی۔ یعنے جسنے جہاد کے لئے نکلا تو حاصل کرنیمیں جلدی کی پر نکلنا ایمان و تصدیق کی آسے ہو یعنے اللہ کی حدیث اور اسکے پیغمبروں کی رسالت پر جو ایمان لایا ہو تو جہاد الٰہی پھیلانے کا وہ جہاد کرنیکا جو اجر و ثواب مقرر ہے اسکو پہنچانا ہو کوئی تعید اسکو جہاد پر نکلنے کا نہ ہوئی ہو اسکے سوا اور کوئی غرض فاسد نرکھتا ہو اسکو اللہ تعالیٰ تین نعمتوں سے ایک نعمت دیگا۔ اجر یا غنیمت یا دخول جنت یعنے اگر غنیمت نہ ملے وہ اجر و ثواب کے ساتھ اپنے وطن کے طرف پھر یگا۔ اگر غنیمت ملی ہو ثواب و غنیمت ہر دو کے ساتھ پھریگا یا اسکو بلا حساب داخل جنت کریگا۔ اور اس حدیث میں ایمان بی او تصدیق برسلی جو آیا ہی ظاہر سوق کلام یہہ تھا کہ ایمان بہ و تصدیق برسلہ ہو۔ پر عدول کیا طرف بی اور برسلی کے۔ اس تغیر کو صنعت اور بلغا التفات کہتے ہیں غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کا اجر و ثواب بیان کرکے پھر اسکی غایت فضیلت ارشاد

فرماتے ہین وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ اگر یہہ بات نہوتی کہ سختی ڈالون اپنی امت پر تو کسی فوج کے پیچھے جو جہاد کے لئے جاتی ہو مین نہ بیٹھا ہوتا۔ یعنے جہاد کے لئے ہر فوج کے ساتھ مین بھی گیا ہوتا۔ یہہ بات میری امت پر بہت گران ہوتی۔ یعنے حضرت جو عمل اکثر کرتے وہ شریعت ہو جاتی۔ یا ہر غزوہ مین حضرت کے ہمراہ رکاب ہونا امت پر دشوار ہوتا۔ پھر فی سبیل اللہ اپنی شہادت کی تمنا بیان فرماتے ہین وَلَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ اور مین البتہ دوست رکھتا ہون کہ قتل کیا جاؤن اللہ کی راہ مین پھر زندہ کیا جاؤن پھر مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن ایسا تین بار فرمایا

باب بِالتَّنْوِیْنِ تَطَوُّعُ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِیْمَانِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ماہ رمضان کی راتون مین نماز نفل یعنے تراویح پڑہنی لوازم ایمان سے ہی **حدثنا** اسمٰعیل قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے قیام کرے رمضان کی راتون مین تراویح وغیرہا نوافل مین ایمان و احتساب کی راہ سے یعنے جس حال مین کہ وہ مومن رہے اور محض اللہ ہی کی رضامندی حاصل کرنے اور آخرت مین ثواب پانیکی نیت سے ادا کرے۔ بخشے جاوینگے اسکے گناہان جو آگے کیا ہو۔ محدثون نے مقرر کیا ہی کہ گناہون سے صغائر مراد ہین۔ کیونکہ دوسرے احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ کبائر بلا توبہ بخشے جاتے نہین۔ لاکن قرآن مجید ناطق اسبات پر ہی کہ شرک کے سوا جو گناہ اللہ چاہیگا بخشدیگا

باب صَوْمُ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا مِنَ الْاِیْمَانِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ روزہ رمضان کا احتساب یعنے ثواب پانیکی راہ سے رکھنا لوازم ایمان سے ہی **حدثنا** ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان و احتساب کی راہ سے بخشے جاتے ہین اسکے واسطے وے گناہان جو آگے کیا ہو

باب اَلدِّیْنُ یُسْرٌ یہہ باب تنوین کے ساتھ ہی اسباب مین ہی کہ دین اسلام دوسرے دینون کے بہ نسبت آسان ہی۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَی اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ السَّمْحَةُ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب دینون سے بہت دوست اللہ تعالی کے پاس ملت حنفی یعنے دین ابراہیم علیہ السلام ہے۔ اور اسکی بنا آسانی اور سہولت پر ہی۔ بخلاف دوسرے ادیان بنی اسرائیل کے کہ نہایت شدت اور صعوبت مین تھے **حدثنا** عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَّلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر دین سب کا سب آسان ہی مبالغہ نہین کرتا ہی یعنے تعمق اور تکلف نہین کرتا ہی دین مین کوئی مگر یہہ کہ غالب آیا اسپر دین اور اسکو عاجز کیا۔ اور منقطع کیا اسکو عمل سے فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا پس اپنے عمل کو درست کرو یا بلا افراط و تفریط یا میانہ روی اختیار کرو۔ اور عمل کرو اسپر جو حق کے نزدیک ہو۔ یعنے اگر طاقت نہین رکھتے ہو کہ بروجہ اکمل ادا کرین تو وہ عمل کرو جو اسکے قریب ہو اور خوشخبری لو ثواب آخرت کی وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ اور مدد چاہو اول روز اور آخر روز اور آخر شب سے غدوہ اول روز کے سیر کو اور روحہ زوال کے بعد آخر روز کے سیر کو کہتے ہین اور دلجہ ضم دال اور جیم سے آخر شب کے سیر کو کہتے ہین اور غدوہ روز کے معنے ہین اور روحہ سیر اول شب کے معنے ہین اور دلجہ شب کے معنے مین بھی آیا ہی اس جگہہ وے اوقات جو نشاط اور فراغ قلب کے ہین طاعت و عبادت کے لئے استعارہ کیے گئے ہین۔ اور جب مسافر رات دن چلیگا رنج و تعب مین پڑیگا۔ اگر یہہ تینون وقت تھوڑی تھوڑی راہ طے کرتا جاتا آسانی اور آسودگی سے منزل مقصود کو پہنچیگا۔ پس اسی قیاس پر عبادت کرنیوالون کے حال کو بھی تصور کیا چاہیئے اور یہہ اوقات کے فرض نمازین شارع نے جو مقرر فرمایا۔ اسمین بھی رعایت ملحوظ ہی۔ غدوہ نماز صبح ہی اور روحہ ظہر و عصر اور دلجہ مغرب و عشا

باب بالتنوین اَلصَّلٰوةُ مِنَ الْاِیْمَانِ یہہ باب بہ تنوین کے ساتھ اس بیان مین ہی کہ نماز ایک شعبہ ہی شعبون سے ایمان کے۔ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ اور دلالت رکھتا ہی اسبات پر قول اللہ تعالی کا جو فرمایا اللہ تعالی ضایع نہین کرتا ہی ایمان کو تمہارے یعنے صَلٰوتَکُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ یعنے نماز کو تمہارے جو بیت الحرام مین بیت المقدس کی طرف پڑہتے تھے۔ اور نسائی اور طیالسی کی روایت مین اسکی تصریح واقع ہی چنانچہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت سے آگے جب بیت اللہ مین نماز پڑہتے اس طرح پر کھڑا رہتے تھے کہ بیت اللہ اور بیت المقدس ہر دو جہت برابر پڑتا

تھا۔ جب مدینہ منورہ کو تشریف ارزانی فرما وہاں یہہ صورت بن نہین سکتی تھی اسلئے ناچار بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرنے لگے لاکن از بس آرزو رکھتے تھے کہ اپنے آبا کرام ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کے کعبے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہو۔ **حدثنا** عمرو بن خالد قال نا زهير قال نا ابو اسحق عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اول ما قدم المدينة نزل على اجداده او قال اخواله من الانصار وانه صلى قبل بيت المقدس ستة عشر شهرا او سبعة عشر شهرا وكان يعجبه ان تكون قبلته قبل البيت وانه صلى اول صلوة صلاها صلوة العصر وصلى معه قوم فخرج رجل ممن صلى معه فمر على اهل مسجد وهم راكعون فقال اشهد بالله لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مكة فداروا كما هم قبل البيت وكانت اليهود قد اعجبهم اذ كان يصلي قبل بيت المقدس واهل الكتب فلما ولى وجهه قبل البيت انكروا ذلك براء سے روایت ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا مدینے مین نزول فرمایا اپنے اجداد مادری یعنی ہمارے ماموون کے یہان انصار سے یہہ شک ابو اسحق کا ہی کہ براء نے لفظ اجداد کہا یا اخوال انصار کرام حضرت کے اجداد مادری ہونیکا سبب یہہ لکھتے ہین کہ حضرت کے جد اعلی ہاشم نے جب مدینہ آیا وہان انصار سے ایک بی بی ساتھ اپنی تزویج کی اس سے عبد المطلب پیدا ہوئے ہاشم انکو وہین چھوڑ کے مکہ معظمہ کے طرف مرجعت کی اسکے بعد ہاشم کی رحلت ہوئی۔ تب ہاشم کے بھائی مطلب نے مدینہ جا اپنے بھتیجے کو بلا لایا غرض جب عبد المطلب کی والدہ انصاریہ تھین اسواسطے راوی نے کہا کہ حضرت جب مدینہ آپنے اجداد مادری کے یہان اترے اور نماز پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف بیت المقدس کے سولا مہینے یا ستراہ مہینے اور انکو خوش آتی تھی یہہ بات کہ آپکا قبلہ جہت کعبۃ اللہ کا ہووے۔ **ف** پس مدت مذکور کے بعد حکم آیا کہ کعبے کی طرف نماز پڑہین اس حکم کے بعد حضرت نے پہلی نماز جو کعبے کی طرف پڑہی نماز عصر تھی اور نماز پڑہی حضرت کے ساتھہ قوم آپ کی پس نکلا ایک مرد جو نماز پڑہا تھا آپکے ساتھہ اور گذرا جماعت پر ایک مسجد کے جس حال مین کہ وے رکوع مین تھے۔ وہ وہی نماز عصر تھی پس اس شخص نے کہا قسم ہی اللہ کی مین نے نماز پڑہی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کعبے کی طرف۔ پس پھر گئی وہ جماعت بھی جس حال مین کہ تھی کعبے کی طرف۔ یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی اسبات پر کہ ایک شخص کے قول پر نماز مین عمل کر سکتے اگرچہ فرایض مین ہو اور حضرت جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے تھے یہود کو یہہ بات خوش آتی تھی اور ایسا ہی اہل کتاب کو۔ پس جب تحویل قبلہ ہوا اور حضرت کعبے کی طرف پھر گئے یہود انکار کرنے لگے۔ قال زهير حدثنا ابو اسحق عن البراء في حديثه هذا انه مات على القبلة قبل ان تحول رجال وقتلوا فلم ندر ما نقول فيهم زہیر نے کہا کہ حدیث کی ہم ابو اسحق نے براء سے اپنی حدیث مین جو یہی حدیث ہی۔ ظاہر یہی ہی کہ یہہ منقولہ اسی حدیث کا اگر اسی سند مذکور سے اور یہہ بھی احتمال ہی کہ مولف نے تعلیق کے طور پر زہیر سے نقل کی ہو۔ غرض لوگ شبہہ کرنے لگے کہ تحویل قبلہ ہونیکے آگے جو لوگ مر گئے اور مارے گئے ہم نہین جانتے ہین کہ انکے حق مین کیا کہین کیا انکی نماز جو بیت المقدس کی طرف پڑہی مقبول ہی یا نہ فانزل الله تعالى جل ذكره وما كان الله ليضيع ايمانكم پس اللہ نے یہہ آیت شریف نازل کی اور خبر دی کہ اللہ ضایع نہین کریگا تمہارے ایمان کو یعنے تمہاری نماز کو جو بیت المقدس کے طرف پڑہتے ہو۔ **تزئیل** کعبہ معظمہ کو قبلہ عبادت اور مرجع خلایق ٹھہرانے کی حکمت اور مکہ معظمہ مین رہنے تک حضرت کعبے کی طرف نماز پڑہتے۔ اور اسکے بعد ابتداے ہجرت سے سترہ مہینے تک بیت المقدس کو قبلہ ٹھہرانیکا سبب اور اسکے بعد تحویل قبلہ کا حکم آنیکی وجہ شرح مطول مین تفسیر عزیزیہ سے منقول ہی دیکھہ لین **باب** حسن اسلام المرء یہہ باب آدمی کی اسلام کی خوبی کے بیان مین ہی وقال مالك اخبرني زيد بن اسلم ان عطاء بن يسار اخبره ان ابا سعيد الخدري اخبره انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول کہا مولف نے کہ کہا امام مالک نے کہ خبر دی مجھہ کو زید ابن اسلم نے خبر دی زید کو عطا ابن یسار نے خبر دی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مقرر سنا اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اسلم العبد فحسن اسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان زلفها۔ وكان بعد ذلك القصاص الحسنة بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها جبکہ اسلام لایا بندہ پس اچھا ہوا اسلام اسکا۔ یعنے ہر کفر و شرک سے اور منافیات اسلام سے بیزار ہوا اور خلوص کامل حاصل کیا۔ تو دور کرتا ہی اللہ تعالی اس سے ہر گنہ کو جو اسنے آگے کیا تھا یعنے اسلام اسکے پچھلے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہی اور ہی بعد اس حسن اسلام کے بدلہ نیکی کا ایک کو دس ملینگے۔ سات سو تک۔ بلکہ اللہ تعالی جسکے لئے چاہیگا اس سے بھی زیادہ دیویگا چنانچہ فرمایا والله يضاعف لمن يشاء بغير حساب اور مولف نے اس مضمون کی ایک حدیث بھی باب رقاق مین روایت کی ہی۔ اور اسلام کے بعد بدلہ بدی کا مانند اسکے ہی یعنے ایک گنہ کو ایک ہی سزا ہی۔ مگر یہہ کہ درگذر کرے اس سے اللہ تعالی اور بخشدے اسکو **حدثنا** اسحق بن منصور قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَّکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ لَہٗ بِمِثْلِہَا ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ تمہارے کسی نے اچھی کرے اپنی مسلمانی تو جو نیکی عمل مین لاوے لکھی جاتی ہی اُسکے لئے دس برابر اُسکے سات سے تک اور جو بدی کہ عمل مین لاوے لکھی جاتی ہی مانند اُسکے یعنے ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہی۔ **باب** اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَدْوَمُہٗ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ دین بہت پسندیدہ اور دوست زیادہ طرف اللہ عزوجل کے وہ ہی جو بہت دایم رہے یعنے اسپر ہمیشگی کرے **ف** کرمانی نے کہا ہی دین سے مراد احب عمل ہی۔ کیونکہ دین عبادت ہی اور احب دین کا علاوہ کتاب الایمان کے ساتھ اس لئے کہ دین و ایمان اور اسلام واحد ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ہِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا وَعِنْدَہَا امْرَاَۃٌ قَالَ مَنْ ہٰذِہٖ قَالَتْ فُلَانَۃُ تَذْکُرُ مِنْ صَلَاتِہَا - قَالَ مَہْ عَلَیْکُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ ہشام نے کہا کہ مراد الدعروہ بن زبیر نے خبر دی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لائے اسوقت بی بی کے پاس ایک عورت حاضر تھی کہتے ہین کہ اُسکا نام حولاء تھا۔ حضرت نے دریافت کی کہ یہہ عورت کون ہی بی بی نے کہا کہ یہہ عورت فلانی ہی پھر اُسکی نماز کا ذکر کیا کہ تمام شب سوتی نہین بلکہ نماز مین ہی رہتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ باز رہ ایسی تعریف سے یا ایسے عمل سے کہ اُسکی مداومت کی طاقت نہو اور لازم کرلو اپنے پر وہ عمل کہ جسکی طاقت رکھے ہو اور اس سے یہہ قول نہ ہو وَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا قسم ہی اللہ کی ملول و ناخوش نہین ہوتا ہی یعنے قطع ثواب نہین کرتا ہی اللہ تعالی جبتک کہ تم ملول ہون - وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ مَا دَامَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ پس احب دین آپ کے پاس یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اعمال سے دوست تر اور پسندیدہ تر وہ عمل تھا جو اسکا عامل اسپر ہمیشگی کرے - پس جو عمل کہ دوست تر پیغمبر خدا کا ہو بلا شک وہ عمل دوست تر خدا کا ہی **باب** زِیَادَۃِ الْاِیْمَانِ وَنُقْصَانِہٖ یہہ باب ایمان کی زیادتی اور کمی کے بیان مین ہی - اور بعضون نے لکھا ہی کہ اسکے آگے ایمان کی زیادتی اور کمی کے بیان مین ایک باب جو منعقد ہوا وہ بحسب اعمال ایمان کامل کا بیان تھا اور یہہ باب اصل تصدیق کی کمی اور زیادتی کے بیان مین ہی شارح نے کہا کہ یہہ فرق جو مذکور ہوا تکلف سے خالی نہین وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَزِدْنَاہُمْ ہُدًی یعنے فرمایا اللہ تعالی نے اور زیادہ کیا ہم نے انکو ہدایت پس زیادتی ہدایت کی مستلزم ہی زیادتی کو ایمان کے - بلکہ مراد ہدایت سے یہی ایمان ہی وَیَزْدَادُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا - اور زیادہ ہوتے ہین وے لوگ جو ایمان لائے ازروے ایمان کے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ - آج پورا کیا ہم نے تمہارے لئے دین تمہارا یعنے فرایض اور واجبات اور احکام شرعی فَاِذَا تَرَکَ شَیْئًا مِّنَ الْکَمَالِ فَہُوَ نَاقِصٌ - پس جب ترک کرے کوئی کسی چیز کو کمال سے پس وہ شخص ناقص اور ناتمام ہی اور یہہ ناتمامی دین کے راہ سے ہوگی **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ خَیْرٍ انس بن مالک سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکالا جایگا دوزخ سے وہ شخص جو کہا ہو کلمہ لا الہ الا اللہ یعنے ساتھ محمد رسول اللہ کے کہا ہو اور اُسکی تصدیق کی ہو - اور اُسکے دل مین ایک دانہ جو کے وزن پر نیکی رہے - یہان نیکی سے مراد ایمان ہی جیساکہ دوسری روایت مین اسکی تصریح آئی ہی - اور کوئی نیکی ایمان کے برابر نہین خیر حقیقی ایمان ہی - اس حدیث مین فقط لا الہ الا اللہ جو آیا وہ اشارہ ہی تمام کلمہ طیبہ کے ساتھ جیسے کوئی حکم کرے کہ بسم اللہ یا قل ہو اللہ احد پڑھ اس سے مراد یہہ ہے کہ پورا بسم اللہ اور کامل سورت پڑھ - وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ بُرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اور نکالا جایگا دوزخ سے وہ شخص جو کہا لا الہ الا اللہ اور دل میں اسکے ایک دانہ گندم کے وزن پر نیکی ہو وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اور نکالا جایگا دوزخ سے وہ شخص جو کہا لا الہ الا اللہ اور ہو دل مین اسکے ایک ذرہ بھر نیکی - ذرہ بفتح ذال معجمہ اور تشدید را سے اس چیونٹی کو کہتے ہین جو نہایت چھوٹی ہو - اور قاموس مین لایا ہی کہ سو ذرے ایک دانہ جو کے وزن پر ہی - اور بعضون نے کہا کہ چہار ذرے ایک رائی کے دانے برابر ہین - اور بعضون نے کہا کہ ذرہ وہ ہی جو آفتاب کی روشنی مین سر سوزن کے مانند ظاہر ہوتے ہین - اور بعضون نے کہا ذرہ وہ ہی کہ ہتھیلی یا کو پر مارے بعد جو ہاتھ کو لگے اور پھونکنے سے اڑجاوے - اس حدیث مین یہہ بیان ترقی کے طور پر آیا ہی کہ ذرہ دانہ گندم سے کمتر ہی اور دانہ گندم دانہ جو سے کمتر اور ذرہ ایمان وہ کہ اسکے بعد کچھ ایمان نہ ہو اور اسپر زیادہ یقین و اطمینان کے اندازہ پر ہوگا اور اس حدیث مین اشارہ ہی اسبات پر کہ ایمان کے لئے تصدیق و اقرار ہر دو چاہیے ہی مذہب ہی بخاری کا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِیْمَانٍ مَکَانَ خَیْرٍ یعنے امام بخاری نے کہا کہ ابان قتادہ سے اور وہ انس سے نقل کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین لفظ خیر کی جگہہ لفظ ایمان ذکر فرمایا۔ **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ

جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا ۔ طارق نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ مقرر گروہ یہود سے ایک مرد نے ان سے کہا ۔ ای امیر المومنین تمہاری کتاب میں ایک آیت ہی جو تم اسکو پڑہا کرتے ہو ۔ اگر تحقیق ہم پر یعنی گروہ یہود پر اترتی البتہ ہم اس روز کو عید ٹھہراتے قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ عمر فاروق نے پوچھا وہ کونسی آیت ہی اسنے کہا یہہ آیت ہی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اس آیت کا ترجمہ اوپر گذرا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عمر فاروق اعظم نے کہا مقرر جانا ہم نے اس روز کو اور اس جگہ کو جہاں وہ نازل ہوئی ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور وہ کھڑے ہوئے تھے عرفے میں جمعے کے دن یعنے وہ روز جو جمعہ ہی ہماری عید ہی اور وہ مکان جو عرفات ہی ہم اسکی بڑی تعظیم کرتے ہیں ۔ شیخ ابن حجر نے کہا کہ اس روایت میں مجمل آیا ہی ۔ اور اسحق بن قبصہ کی روایت میں صریح اس لفظ کے ساتھ آیا ہی کہ الحمد للہ روز جمعہ روز عرفہ ہر دو روز ہماری عید ہی اور یہہ بھی صحت کو پہنچا کہ اس آیت کا نزول عرفے کے دن عصر کے بعد تھا وہ آخر روز ہی اسکے دوسرے روز ہم عید کرتے ہیں

بَابٌ الزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ زکوۃ دینا از جملۂ اسلام ہی وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اور فرمایا حق تعالی نے اور نہیں حکم کئے گئے مگر یہہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرکے اسکے واسطے دین کو اور یہہ کہ حنیف ہو جاویں یعنی اللہ تعالی کے غیر کے طرف توجہ نلاویں اور ہر امر میں اللہ ہی کی طرف متوجہ رہیں اور یہہ کہ قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ اور یہی ہی دین ملت استوار

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ ۔ حدیث کی ہم سے اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے امام مالک نے اپنے چچا ابی سہیل سے اور اسنے اپنے باپ سے کہ مقرر سنا اسنے طلحہ بن عبید اللہ سے کہتا تھا جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ دَوِيَّ الْقَوْلِ ۔ آیا ایک مرد نجد کے لوگوں سے حضرت کے پاس اسکے سر کے بال پراگندہ تھے اور اسکی آواز سنی جاتی تھی پر نہیں سمجھا جاتا تھا کہ وہ کیا کہتا ہی دوی اس آواز کو کہتے ہیں جو بلند اور مکرر ہو اور اسکا معنی مفہوم نہو ۔ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ یہاں تک کہ نزدیک ہوا پس سوال کیا اسلام سے **ف** کرمانی نے کہا یہاں اسلام سے مراد شرایع اسلام اور اسکے فرایض ہیں اسلئے اسمیں شہادتین کا ذکر نہیں آیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اسلام یہہ کہ پانچ نمازیں پڑہیں دن رات میں پھر اسنے کہا آیا اسکے سوا اور کوئی نماز مجھ پر فرض ہی فرمایا نہیں مگر نماز نافلہ پھر حضرت نے فرمایا کہ روزہ ہیں رمضان کے پھر اسنے کہا آیا اسکے سوا اور روزے مجھ پر فرض ہیں فرمایا نہیں مگر صیام نافلہ پھر حضرت نے زکوۃ کا ذکر کیا ۔ پھر اسنے کہا اسکے سوا اور کچھ مال کا دینا مجھ پر فرض ہی فرمایا نہیں مگر صدقات نافلہ ۔ **ف** مجمع البحار میں لایا ہی کہ اس حدیث میں حج کا ذکر جو نہیں آیا اسکا سبب اختصار کا ہی ۔ یا راوی نے فراموش کیا انتہی ۔ راوی نے کہا جب سائل یہہ سب سن چکا رخصت لیکے پھر اور اسوقت کہتا تھا کہ قسم ہی اللہ کی میں اسپر نہ زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کم یعنے یا رسول اللہ میں نے آپکا حکم قبول کیا ایسی قبولیت کہ از روے سوال کے جسپر نہ زیادتی متصور ہی اور نہ قبول کی راہ سے کمی اور آپنے جن چیزوں کا حکم فرمایا میں انسے کچھ ترک نہ کرونگا کہتے ہیں کہ یہہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو آیا تھا تا حضرت سے دین اسلام سیکھے اور جاکے انکو سکھلاوے ۔ پس اسکے کلام کا یہہ معنا ہوا کہ میں آپکا حکم قوم کو پہنچانے میں کچھ زیادتی اور کمی نہ کرونگا ۔ جتنا سنا ہوں برابر اتنا ہی پہنچاونگا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ ۔ حضرت نے فرمایا کہ فلاح پایا مرد کو پہنچا یہہ مرد اگر اپنی بات میں سچا ہو ۔ اگر کہیں کہ اس مرد کی فلاح اسی تین حکم کے بجالانے میں کسطرح ہو حالانکہ ابھی اور احکام شرعی اوامر و نواہی اسکو نہ پہنچے تو ہم کہتے ہیں کہ مولف علیہ الرحمہ دوسری روایت میں لایا ہی کہ حضرت نے اسکو شرایع اسلام سے خبر دی سو وہ شامل ہی جمیع احکام کو اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ جیسے کم کرنے میں فلاح نہیں زیادہ کرنے میں بھی فلاح نہیں یعنے جو عبادات اور جو عمل کہ شارع سے جسطرح پر ماثور ہو اسیطرح ادا کیا چاہئے قدر واجب اور مسنون سے کم و زیادہ نکرے اور نوافل میں اختیار ہی ولنعم ما قال

سو بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ولیکن میفزای بر مصطفیٰ
باب اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ - یہہ باب اس بیان میں ہی کہ مسلمانوں کے جنازے کے ہمراہ جانا از جملہ ایمان ہی

حدثنا احمد بن عبد الله بن علي المنجوفي قال حدثنا روح قال حدثنا عوف عن الحسن ومحمد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حدیث کی عوف نے حسن بصری اور محمد بن سیرین سے اور وے ہر دو ابو ہریرہ سے لیکن کہتے ہیں کہ روایت کرنا ابن سیرین کا ابو ہریرہ سے صحیح ہی اور حسن بصری کی ان سے روایت کرنے میں اختلاف ہی اکثر کا قول یہی ہی کہ حسن بصری کو ابو ہریرہ کی صحبت نہیں تھی غرض ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الاجر بقيراطين كل قيراط مثل احد جسے مسلمان جنازے کے ہمراہ جاوے ایمان و احتساب کی راہ سے یعنے محض اللہ کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لئے۔ اور اسکو دفن کرنے تک اسکے ساتھ رہے جب وہاں سے پھرے تو دو حصے ثواب کے ساتھ پھرتا ہی ہر ایک حصہ کوہ احد مانند ہی۔ قیراط اصل لغت میں نیم دانگ ہی یہاں حصہ مراد ہی ومن صلى عليها ثم رجع قبل ان تدفن فانه يرجع من الاجر بقيراط اور جو سرنماز پڑھے اور دفن کئے آگے پھرے تو وہ ایک حصہ ثواب کے ساتھ پھرتا ہی تابعه عثمان المؤذن قال حدثنا عوف عن محمد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه مولف نے کہا کہ متابعت کی ہی روح کی عثمان مؤذن نے جو تھا جامع بصرہ کا کہا حدیث کی ہم کو عوف نے محمد بن سیرین سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے معنے کے روح کے ساتھ لفظ مذکور کے۔

باب خَوْفِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ مومن خوف رکھے اسبات کا کہ حبط کیا جاوے یعنے ناچیز ہو جاوے عمل اسکا حالانکہ وہ شعور نرکھتا ہو اسکے حبط ہونے پر مؤلف کی مراد حبط عمل سے نقصان ثواب ہی کیونکہ پورا ثواب حاصل ہوتا نہیں مگر پورے اخلاص سے نہ انکہ معصیت مومن کو اصل ایمان سے نکالتی ہی اور کفر میں داخل کرتی ہی جیسا کہ خوارج اور معتزلہ کہتے ہیں۔ اور یہہ رد ہی فرقہ مرجیہ کا کہ وے کہتے ہیں کہ حقتعالیٰ شانہ عذاب نہیں کرتا ہی اس شخص کو جو کہے کلمہ لا الہ الا اللہ اگرچہ عاصی ہو اور ایمان مطیع و عاصی کا یکساں ہی وقال ابراهيم التيمي ما عرضت قولي على عملي الا خشيت ان اكون مكذبا اور ابراہیم تیمی نے کہا جو بڑے عابدوں سے تھا کہ میں نے نہیں عرض کیا میرے قول کو میرے عمل پر مگر یہہ کہ ڈرا میں اسبات سے کہ جو کوئی دیکھے میرے قول کو میرے عمل کے مخالف تو مجھ کو جھوٹا جانیگا کیونکہ میرا قول میرے عمل کے مطابق ہو سکتا نہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہی کہ جنھوں نے امر معروف اور نہی منکر کرتے ہیں آپ عمل میں قاصر ہیں جیسا کہ فرمایا كبر مقتا عند الله يقولون ما لا تفعلون۔ یعنے بڑا گناہ ہی اللہ تعالیٰ کے پاس یہہ کہ کہیں وہ بات جو نہیں کرتے ہیں وقال ابن ابي مليكة ادركت ثلاثين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كلهم يخاف النفاق على نفسه - اور ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں تیس صحابہ کو پایا کہ وے سب کے سب اپنی ذات پر نفاق سے ڈرتے تھے۔ انہیں سے ہیں عائشہ صدیقہ اور انکی بہن اسما اور ام سلمہ اور چاروں عبد اللہ اور عقبہ بن الحارث اور مسور بن مخرمہ جو بزرگوار صحابہ سے تھے یے سب اپنے نفس پر نفاق سے ڈرتے تھے اور یہہ سمجھتے تھے کہ سب اعمال حسنہ ہم سے ادا ہو سکتے نہیں اور اخلاص کے جو بلند مرتبے ہیں ہم ان سب کو طے کر سکتے نہیں اور کہتے ہیں کہ ان اصحاب بزرگ کا یہہ حال اسلئے تھا کہ انکے زمانے میں لوگوں سے احکام دینی میں تغیر آگیا تھا اور وے اسکے منع کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ اور سکوت کیا تھا اور ڈرتے تھے کہ کہیں وہ سکوت داخل نفاق نہو ما منهم احد يقول انه على ايمان جبريل وميكائيل اور نہیں تھا ان صحابہ سے کوئی ایک کہ کہے مقرر وہ جبرئیل و میکائیل کے ایمان پر ہی یعنے اپنے کمال ایمان پر جزم کرے جیسا ان ہر دو فرشتہ مقرب و معصوم کے ایمان پر جزم ہو ويذكر عن الحسن ما خافه الا مؤمن ولا امنه الا منافق - اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ کہتے تھے کہ نہیں ڈرتا نفاق سے مگر مومن اور نفاق سے ایمن اور بیفکر نہیں رہتا مگر منافق - امام نووی نے کہا کہ خافه اور امنه کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہی - یعنے ڈر نہیں رکھتا ہی اللہ تعالیٰ کا کہ اسکے عذاب سے مگر مومن اور بے پروائی نہیں کرتا ہی اس سے مگر منافق - پر شارح نے کہا کہ سوق کلام سے حسن بصری اور امام بخاری کے وہی پہلے معنے ہی واللہ اعلم۔

باب وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ یہہ باب مخاصمت اور معصیت پر بلا توبہ اصرار کرنے سے ڈرائے جانے کے بیان میں ہی۔ اور یہہ تحذیر بسبب ارشاد باری جل شانہ کے ہی جو مومنوں کے باب میں ارشاد ہوا ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون یعنے اصرار اور ہمیشگی نہیں کرتے ہیں اوپر اس چیز کے جو کیا انہوں نے گناہوں سے اور وے جانتے ہیں کہ اسپر نادم ہو دیں اور توبہ کریں تا بخشے جاویں یا جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہی

حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثنا شعبة عن زبيد قال سألت ابا وائل عن المرجئة فقال حدثني عبد الله ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر زبید نے کہا کہ مین نے ابو وائل سے سوال کیا فرقہ مرجیہ کے حال سے کہ وے قایل ہین
اسبات کے کہ معصیت ایمان کے ساتھ ضرر نہین پہنچاتی ہی جیسا طاعت ساتھ کفر کے - پس کہا ابو وائل نے کہ حدیث کی مجھ سے عبد اللہ نے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گالی دینی مسلمان
کو فسق ہی اور قتال کرنا اس سے کفر - اگرچہ مراد اس کفر سے ارتداد نہین لاکن تشدید و تغلیظ کی راہ سے فرمایا کہ یہہ کبیرہ مانند کفر کے ہی اس سے دوسرے اعمال حبط ہو جاینگے خوف ہی حدثنا
قتیبۃ بن سعید حدثنا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس قال اخبرنی عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خرج یخبر بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال انی خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر وانہ
تلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم التمسوھا فی السبع والتسع والخمس انس نے کہا کہ عبادہ بن صامت نے مجھکو
خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے جس حال مین کہ خبر دے رہے تھے شب قدر سے - پس خصومت کی دو مرد مسلمانون نے سو فرمایا تحقیق مین باہر آیا تا خبر دون تمکو شب قدر سے
تو خصومت کی فلان فلان نے پس اٹھائی گئی شب قدر یعنے اسکا تعین اٹھ گئے سے اٹھایا گیا قریب ہی کہ بہتر تمہارے سے وہی شخص ہوگا جو قیام شب سے اسکو ڈھونڈھے ہے اور اسکی جست و
جو سے فارغ نہ بیٹھے پس طلب کرو اسکو پچیسوین ستائیسوین انتیسوین شب مین جانکہ مولف نے اسباب کو دو قول سے بیان کیا - ایک یہہ کہ مومن کا ڈرنا حبط اعمال سے دوسرا حذر کرنا اور
خوف کرنا گناہون پر اصرار کرنے سے اور پہلے قول کو چار اثر سے تایید دی اور دوسرے قول کو ایک اثر سے اور شارحون نے ان ہر دو حدیث کی مناسبت پر پہلے قول کے باب مین کہا ہی کہ
پہلی حدیث سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر جو آئی ہی مناسبت تمام رکھتی ہی اس قول کے ساتھ جو خوف المؤمن ان یحبط عملہ ہی اور لوگون کو عیب کے ساتھ نسبت کرنی
دشنام ہی - دشنام اور خصومت سے جو بچے ہون کمتر ہونگے جب اسکو کفر کے مانند کہا نزدیک ہی کہ ایسے شخص کو اسلام کے دعوے مین جھوٹا کہینگے - اس صورت مین بہت ڈرتا رہے کہ
ایمان کامل حاصل نہین - اور جو معصیت کہ کفر کے قریب ہو اس سے بہت پرہیز کرے - لاکن دوسری حدیث جب صحابہ کی باہمدیگر خصومت حضرت جناب رسالت کی خاطر شریف سے نسیان کا
سبب ہوا اسکی مضرت خصومت کرنیوالون کے حق مین کیسی سخت تر ہوگی کچھ دور نہین کہ عملونکو حبط کریگی - اللہ کی پناہ پس مومن اس سے پرحذر رہا چاہیے - اور بعضے شارحون نے اس حدیث کی مناسبت
مین پہلے قول کے ساتھ ایسی تقریر کی ہی کہ قرآن کریم مین آیا ہی لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی یعنے مت بلند کرو اپنی آوازین نبی کی آواز پر کہ حبط اعمال
کا سبب ہی اور ان صحابہ کی خصومت مین بھی آواز بلند ہوا تھا **باب** سؤال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان والاسلام و
الاحسان وعلم الساعۃ وبیان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باب سوال کرنے مین ہی جبریل علیہ السلام کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جناب مین ایمان اور
اسلام اور احسان سے اور علم قیامت سے اور بیان کرنا اور جواب آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا ثم قال جاء جبریل علیہ السلام یعلمکم دینکم فجعل ذلک کلہ
دینا پھر فرمایا کہ آیا جبریل نے تا سکھلاوے تم کو دین تمہارا - پس ٹھہرایا اس تمام کو دین یعنے اس سوال وجواب کو اور قیامت کے آنے پر [illegible] اور اسکا وقت سوا اعلام الغیوب
کے کوئی نہین جانتا ہی سمجھنا یہہ سب دین ہی حضرت نے اس مجموعہ کو دین فرمایا اور کلام اول سے مقصود ترجمہ باب ہی اور اس کلام سے اور وہ جو اسکے بعد آتا ہی استدلال ہی
اسبات پر کہ ایمان و اسلام اور دین ایک ہی وما بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوفد عبد القیس من الایمان ساتھ اس کے جو بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے عبد القیس کے جماعت کو کہ ایمان وہی اسلام ہی قولہ تعالی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ اور ساتھ اس آیت کے جو فرمایا اللہ تعالی نے کہ جو کوئی چاہیگا
اسلام کے سوا اور دین پس ہرگز نہین قبول کیا جاویگا اس سے پس یہہ آیت دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ اسلام ہی دین ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمعیل بن ابراھیم
اخبرنا ابو حیان التیمی عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارزا یوما للناس فاتاہ رجل فقال ما الایمان ابوہریرہ
نے کہا کہ ظاہر ہوے ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کے لئے یعنے لوگون کے درمیان تشریف رکھے تھے پس آیا ایک شخص آپکے پاس اور کہا کیا ہی ایمان یا رسول اللہ یعنے ایمان جو عبارت
ہی تصدیق سے اسکے متعلقات کیا ہین قال الایمان ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ وبلقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث فرمایا ایمان یہہ ہی کہ تو
تصدیق کرے اللہ تعالی کی کہ وہ ایک ہی اسکا کوئی شریک نہین نہ ذات مین نہ صفات مین نہ عبادت مین اور وہ متصف ہی اوصاف کمال سے اور پاک ہی اوصاف نقص و
زوال سے اور تو تصدیق کرے اسکے فرشتونکی کہ سب اسکے بندگان فرمانبردار ہین وے نہ مرد ہین نہ عورت اور تصدیق کرے اسکی کتابونکی جو پیغمبرون پر نازل ہوئین سب کلام خدا
ہی اور جو کہ اسمین ہی سب حق ہی اور تصدیق کرے اسکے دیدار کی کہ سب مومنون کو جنت مین ہوگا اور تصدیق کرے سب پیغمبرون کی کہ اللہ نے انکو ازل مین برگزیدہ کرکے

خلق کے ہدایت کے لئے بھیجے - انہون نے جو کچھ فرمایا ہی اور اللہ تعالی کے طرف سے پہنچایا ہی احکام ہو یا اخبار سب حق ہی اور تو تصدیق کرے بعث کی یعنے موے بعد جی اٹھنے کی کہ اللہ تعالی
قیامت کے دن سب کو زندہ کریگا نیکونکو جزا اور بدکارونکو سزا دیگا قَالَ مَا الْإِسْلَامُ کہا اس مرد نے کیا ہی اسلام یعنے ارکان مسلمانی کے کیا ہین - قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ
تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا - فرمایا اسلام یہہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ ہی کی اور نہ شریک کرے اسکے ساتھ کسی چیز کو نہ ذات مین نہ صفات مین نہ عبادت
مین شرک کے اقسام کا بیان آگے گذرا وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ - اور تو قایم کرے نماز کو اور اچھی
طرح ادا کرے اور ادا کرے زکوۃ کو جو فرض کیا گیا ہی اور روزے رکھے رمضان کے اس حدیث مین حج بیت اللہ کا ذکر نہین آیا لاکن مسلم نے بھی حدیث تھوڑے الفاظ کے اختلاف سے جو عمر
فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اسمین حج کا بھی ذکر آیا ہی شارح نے کہا کہ یہی سوال جبرئیل کے قصے مین بعض روایات مین اور بھی زیادہ اعمال مذکور ہین اور بعض مین کم سو یہہ
اختلاف سائل کے مقتضاے حال اور وقت سوال پر ہوگا واللہ اعلم قَالَ مَا الْإِحْسَانُ پھر پوچھا اس مرد نے کیا ہی احسان - قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ
فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ - فرمایا تو عبادت کرے اللہ کی اسطرح پر کہ گویا تو دیکھتا ہی اسکو پس اگر نہو تیری یہہ حالت کہ دیکھے اسکو تو بارے اس صفت کے ساتھ عبادت کر کہ وہ
دیکھتا ہی تجھکو **ف** اشعۃ اللمعات مین لایا ہی کہ ایمان و اسلام کے بعد حقیقت احسان سے بھی سوال کیا تا امر دین تمام و کمال ظاہر ہو بہت سے آیتین اور حدیثین احسان کے باب مین آئی ہین اور وہ درجۂ عالی
و مرتبۂ کامل مین داخل ہین اور احسان کے معنے نیکی کرنی ہی وہ دو وجہ پر ہی ایک نیکی خلق کے ساتھ ہی کہ انعام و اکرام اور خیرخواہی سے پیش آوے اور عمل اچھی طرح اخلاص و یقین کے ساتھ ادا کرے
جیسا کہ چاہیے یہہ بھی نیکی کرنی ہی اپنے نفس کے ساتھ اور اسکا خلاف کرنا ظلم کرنا ہی نفس پر اور بدی کرنی اسکے ساتھ - اور حاصل احسان کا اخلاص اور حضور اور خشوع ہی عبادت مین یہہ تو درجۂ کمال
بلکہ نشان صحت اسلام و ایمانکی ہی ہی - اور پہلا مرتبہ احسانکا جو مذکور ہوا کہ عبادت اسطرح پر کر کہ گویا دیکھتا ہی وہ اللہ تعالی کو یہہ مرتبہ نہایت ہیبت اور خضوع و خشوع اور شوق و ذوق اور
محبت و جذب کا ہی - صوفیۂ کرام اسی مقام کو مشاہدہ کہتے ہین دوسرا مرتبہ احسانکا جو آیا ہی کہ عبادت اسطرح پر ادا کرے کہ گویا دیکھتا ہی حق تعالی اسکو اسصورت مین بھی خوف و خشیت و حرکات
و سکنات مین احتیاط اور ادب و طمانینت اور عدم التفات ادہر ادہر حاصل ہی جیسا کوئی شخص بادشاہ کے حضور مین کھڑا ہو اور بادشاہ اسکو دیکھتا ہو تو وہ نہایت مودب رہیگا اور کوئی حرکت خلاف
ادب نکریگا صوفیہ اسی مقام کو مراقبہ کہتے ہین یہہ مرتبہ پہلے مرتبہ سے کم ہی اور پہلا مرتبہ نہایت بلکہ کوئی مقام اس سے بلند تر متصور نہین جب اسمین دریا شہود کا استغراق ہی کوئی حضور و
لذت اس سے زیادہ تر نہین فی الحقیقت یہہ مقام حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی اور حدیث جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ اسی مقام کیطرف اشارہ ہی اور یہہ مرتبہ
دوسرے خواص درگاہ کے بہ نسبت اس جناب کو بوجہ اتم و اکمل حاصل ہی اور اصحاب کے خواص امت بھی آپ کی تبعیت اور صفوت استعداد کے بدولت بحسب تفاوت درجات اس سے ایک
بہرہ رکھتے ہین - الحاصل عبادت کے تین مرتبے ہین پہلا یہہ کہ اسکے ارکان و شرائط و آداب مین قصور نکرے تا ذمے سے ادا ہو اور قضاے واجب لازم نہ ہو - دوسرا یہہ کہ وہی شرائط و ارکان
و آداب کمال خوف و ادب کے ساتھ بجالاوے کہ جسپر رضاے الہی اور ثواب اخروی مترتب ہو اور باطن بھی عبادت سے ایک ذوق و لذت لیوے - تیسرا یہہ کہ حضرت معبود کے بحر شہود مین مستغرق ہو یہ
جو افضل طاعات و اکمل قربات ہی جو لذت اور باطن کی نورانیت اسمین حاصل ہو سو اسکی کیفیت سواے ذوق کے کوئی نہین پا سکتا رزقنا اللہ تعالی ایاہ اس حدیث سے آخرت مین امکان رویت الہی
مستنبط ہوتی ہی دنیا مین بسبب حجب جسمانی کے محروم ہین آخرت مین جب یہہ حجاب اٹھ جایگا كَأَنَّكَ تَرَاهُ إِنَّكَ تَرَاهُ ہو جایگا اسواسطے حدیث رویت مین اول روز و آخر روز
مین نماز کی محافظت پر وصیت آئی ہی کیونکہ بہشت مین رویت حق کے اوقات وہی ہوگے ان وقتون مین محافظت نماز کی تاکید مین حکمت یہی ہی تا شہود ذات کا ملکہ ہم پہنچے اور
مستعد رویت بصری کا ہووے اور اس سے قوت بصیرت بھی زیادہ کرینگے رزقنا اللہ تعالی ذلک جاننا چاہیے کہ دین کی بنا اور اسکا کمال عقاید اور فقہ اور تصوف پر ہی اس حدیث شریف مین
یہہ تینون مقام بھی مذکور ہین - ایمان اشارہ ہی اعتقادات حقہ کے ساتھ جو مسائل ہین اصول کلام کے اور اسلام اشارہ ہی فقہ کے ساتھ جو متضمن ہے اعمال و احکام شرعیہ و فرعیہ کو اور احسان
اشارہ ہی اصل تصوف کے ساتھ جو عبارت ہی تصدیق توجہ الی اللہ سے اور تصوف کے جمیع معانی جو مشایخ طریقت نے اسکے طرف اشارہ کیا ہے اسیکے طرف راجع ہین اور فقہ اور تصوف
اور علم کلام یعنے علم عقاید ایک دوسرے کے لازم ہین کہ ان تینون فنون سے کوئی فن بھی دوسرے کے سوا کامل نہین ہوتا تصوف بغیر فقہ کے کمال کے صورت نہین لیتا کیونکہ کلام الہی بغیر فقہ کے
پہچانے جاتا نہین اور فقہ بغیر تصوف کے تمام ہوتا نہین کسواسطے کہ عمل بغیر صدق توجہ کے کامل ہوتا نہین - اور فقہ و تصوف ہر دو بغیر ایمان کے صحیح ہوتے نہین - مانند روح و جسد کے کہ کوئی ایک بغیر دوسرے
کے وجود ہی نہین لیتا ہی اور کمال نہین قبول کرتا ہی اسیواسطے امام مالک نے فرمایا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ
وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ - یعنے جس نے تصوف پڑہا اور فقہ نہ سیکھا تو زندیق ہوا اور جسنے فقہ پڑہا اور تصوف حاصل نکیا تو فاسق ہوا اور جسنے دونون

ف دوسرے محققون نے امام مالک کا یہہ قول جو اپنے کتب مین نقل کیا ہی اسمین تعشق کی جگہہ پر تعلق آیا ہی یعنے بالکسب معنی یا غرض ہر دو کو جمع کیا سو مقرر وہ محقق ہو کی جامعیت کمال تحقیق کا مرتبہ ہی ع این کار دولت است کنون تا کرا رسد؛ غرض جب حضرت ایمان و اسلام اور احسان کے بیان سے فارغ ہوئے سائل نے کہا مَتَى السَّاعَةُ یعنے کب آئیگی قیامت - مخفی نرہے کہ روز قیامت کی درازی پچاس ہزار سال کی ہوگی - باوجود ایسے طول مدت کے قیامت کو ساعت کہنے کا سبب یہہ ہی کہ وہ یکبارگی ایک ہی ساعت مین ہوگی - یا یہہ سبب ہی کہ قیامت باوجود ایسی درازی کے اللہ تعالی کے پاس حکم ایک ساعت کا رکھتی ہی - اور ساعت لغت مین زمان غیر محدود کے ایک حصے کو کہتے ہین - اور اہل نجوم وحساب کے اصطلاح مین رات کے چوبیس حصون سے ایک حصے کو کہتے ہین - غرض جب اس مرد نے زمان قیامت سے سوال کیا قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ حضرت نے فرمایا سوال کیا گیا - سائل سے زیادہ جاننے والا نہین یعنے قیامت کب آئیگی سو نہین جانتے مین ہر دو برابر ہین اسکا علم اللہ کے لئے خاص ہی - فرشتون اور پیغمبرون سے کوئی اسپر مطلع نہین - حمیدی نے نوادر مین لایا ہی کہ یہی سوال و جواب اسی عبارت سے حضرت عیسی اور جبرئیل علیہما السلام کے درمیان بھی واقع ہوا مگر عیسی سائل تھے اور جبرئیل مسئول عنہا - یہان جبرئیل سائل تھے اور حضرت مسئول سو فرمایا سَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ اس مرد نے کہا فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا یعنے وقت قیامت کا علم جب علام الغیوب کے سوا دوسرے کو نہین تو خبر دو مجھہ کو اسکے آثار و علامات سے - تب حضرت نے فرمایا خبر دیتا ہون مین تجھہ کو اسکے علامات سے - جو اللہ نے مجھہ کو خبر دی ہی انسے وے یے ہین اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا جسوقت کہ جنیگی کنیز اپنے صاحب و مالک کو یہہ کنایہ ہی کثرت جہاد سے جو زمانہ اخیر مین کفار حربی سے ہوگا اور اکثر کنیزین غنیمت مین آئینگی ام ولد اس کنیز کو کہتے ہین جو اپنے صاحب سے بچہ لاوے - جب باندی باپ کی مملوک ہی اسکے بیٹے کو بھی اسکا صاحب و مالک ہی کہہ سکتے ہین کیونکہ وہ اسکے سردار و صاحب کا بیٹا ہی اور حسب مین باپ کے مانند ہی اور یہہ معنی بھی ہوسکتا ہی کہ آخر زمانے مین باندی زادے بادشاہی کرینگے اسصورت مین انکی مائین بھی انکے رعایا ہوگی کیونکہ بادشاہ مالک اور سردار اپنے رعایا کا ہی اور یہہ بھی اشارہ ہوسکتا ہی کہ آخر زمانے مین احکام شریعت کے اسقدر گر جاینگے کہ مالکان اپنی ام ولد کو بیچینگے تو انہین کے بیٹے انکان بلکہ بعضے جانکر بھی انکو خرید کرلینگے اور یہہ اشارہ بھی ہوسکے کہ زمانہ اخیر مین معلم آداب و حقوق کا ایسا درہم برہم ہوجائیگا کہ اکثر لوگ عاق الوالدین ہوجاینگے اپنے ماؤن سے ایسا سلوک کرینگے جیسا کنیزون سے کرتے ہین انسے توہین وتحقیر کے ساتھہ پیش آئینگے اور انسے خدمت لیا کرینگے مخبر صادق نے جیسی خبر دی اسکے بیچ بلا تفاوت ظاہر ہوگئی کہ بعضے ناعاقبت اندیش اپنے ماؤن کو اپنے اور اپنے عورتون کے باندیان بنا لیتے ہین اپنے عورتونکو انپر حکومت دیتے ہین یہہ بھی علامات قیامت سے ہی پھر حضرت نے دوسری علامت یہہ فرمائی - وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ اور جسوقت کہ درازی کرین اور بڑائی کرین کالے اونٹون کو چرانے والے یا سیاہ رنگ والے چرواہے کہ کوئی انکو نہین پہچانے یعنے ایسے گمنام لوگ عمارات بنانے مین یہہ کنایہ ہی اسبات سے کہ شرفا اور امرا کہ جن کے آباو اجداد سے شرافت اور امارت اور عمدگی چلی آئی وے عمر اخیر مین گرجاینگے کمینے اور گمنام لوگ مال و ثروت مین بڑھہ جاینگے اور حقوق کے ادا کرنے مین افراط و تفریط کرینگے مرتبہ دانی اور قدر شناسی باقی نرہیگی یہہ بات بھی اس زمانے مین ظاہر ہوچکی - لاتے ہین کہ سکندر ذوالقرنین نے اپنی عہد ریاست مین اہل حرفہ کو جو اپنے جدو آبا سے جو جو کسب و ہنر کرتے اور جو کام جسکے مناسب حال تھا اسی پر بحال رکھا تھا اس ضابطہ مین تغیر و تبدل ہونے نہ دیتا تھا لکھتے ہین کہ اسکے کارخانہ دولت کے امن اور سلامتی و انتظام کا سبب یہی تھا حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت قائم نہوگی جب تک دنیا مین بہت بہرہ مند و ثروت مند لئیمان ابن لئیمان نہونگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے نشانیون سے ہی کہ نیک لوگ پست اور زبون اور بدکار لوگ بلند و غالب ہونگے پوشیدہ نرہے کہ قیامت کے علامات صغری و کبری بہت سے ہین انشاء اللہ باب اشراط الساعۃ مین آئینگے لیکن اس حدیث مین حضرت نے اس دو علامت پر ہی اقتصار فرمایا شاید کہ اقتضا مقام کا وہی تھا واللہ اعلم یہہ ہر دو علامت کا بیان کرکے فرماتے ہین فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ یعنے قیامت کے تعین وقت کا علم ان پانچ چیزون مین داخل ہی جو انکو سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا ہی ثُمَّ تَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الاٰیہ پھر تلاوت کی نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ یعنے اللہ ہی کے پاس ہی علم قیامت اور جانتا ہی جو کچھہ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور کوئی نہین جانتا کہ کیا کریگا کل اور کوئی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا تحقیق اللہ جاننے والا ہی خبردار یعنے یے چیزین امور غیبیہ سے ہین علام الغیوب کے سوا کوئی نہین جانتا مگر جب اللہ خبر دیوے وحی یا الہام سے ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ پھر پیٹھہ دی اس مرد نے - یعنے جب حضرت علامات قیامت کے بیان سے فارغ ہوے وہ مرد اٹھا اور چل دیا مسلم کی حدیث جو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اسمین آیا ہی کہ وہ مرد جب اپنے ہر سوال کا جواب حضرت سے سنتا تھا کہتا تھا صدقت یعنے سچ کہا آپنے عمر فاروق کہتے ہین کہ ہمکو اس سے تعجب آتا تھا کیونکہ پوچھنا

دلالت کرتا ہی نہیں ہے بلکہ اوسکی تصدیق پر دلالت کرتی ہی جاننا چاہئیے چونکہ سائل جبرئیل تھے اسکا علم کیسے تھے پر صحابہ کی تعلیم کے لئے آئے تھے تا حضرت بیان کریں اور وے
سنیں اور اسکو خوب یاد رکھیں یہہ بات حضرت سید کائنات کی اخیر حیات میں واقع ہوئی۔ غرض جب سائل اُٹھ کے روانہ ہوا فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا
جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ پس حضرت نے صحابہ کو حکم کیا کہ پھیر لاؤ اسکو۔ اسوقت حاضرین نے جا کے دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی۔ ایسا جلد غایب ہوجانا عادت بشریت
سے خارج ہی۔ تب حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھا محض لوگوں کو انکا دین سکھلانے کے لئے آیا تھا۔ پوشیدہ نرہے کہ قیامت کے سوال و جواب میں دین کی تعلیم یہہ ہی کہ قیامت
کے آنے پر ایمان لاویں اور جب اسکے علامتیں ظہور کریں انکو دیکھ کے خوف کریں اور اسکے تعین وقت کا علم خاص اللہ ہی کو ہی جانیں قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ
مِنَ الْاِيْمَانِ کہا امام بخاری نے کہ اس تمام عقاید و اعمال کو جو مذکور ہوئے حضرت نے ایمان ٹھہرایا جب ایمان عبارت ہی تصدیق و اعمال سے پس ایمان کامل وہی ہی کہ ان سب کا جامع ہو
انتہی بَابٌ یہہ باب بلا ترجمہ ہی بلکہ بعض روایتوں میں لفظ باب بھی نہیں حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ
سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ ابن عباس نے کہا کہ ابو سفیان نے مجھکو خبر دی
کہ ہرقل نے اسکو کہا کہ میں نے تیرسے پوچھا کہ کیا وے لوگ جو ایمان لائے ہیں روز بروز زیادہ ہوتے ہیں یا کم۔ تو نے کہا کہ زیادہ ہوتے ہیں۔ تب اسنے کہا کہ ایمان کی تاثیر ایسی ہی ہوا
کرتی ہی کہ اہل ایمان زیادہ ہی ہوتے ہیں یہانتک کہ تمام ہوتا ہی وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ
لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ اور میں نے تیرسے پوچھا کہ کوئی پھر جاتا ہی اسکے دین سے کراہت اور غصے
کی راہ کرتے ہمیں داخل ہونے کے بعد۔ تو نے کہا کہ کوئی نہیں پھر جاتا ہی۔ تب اسنے کہا کہ ایسا ہی ہی امر ایمان کہ جسوقت اسکی خوشی دلوں سے آمیزش کرتی ہی اسکو کبھی کوئی شخص
مبغوض اور مکروہ رکھہ نہیں سکتا ہی بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ یہہ باب فضیلت میں اُس شخص کے ہی کہ گناہ سے اور شرع میں جو بات بری آئی ہو اس
سے برات اور بیزاری چاہتا ہی محض اپنے دین کے لئے اسکو استبرا کہتے ہیں بلاشبہ یہہ استبرا ایمان ہی حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ کہتا
تھا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی **ف** یعنے اللہ تعالی بیان کیا ہو کہ یہہ حلال ہی اور وہ حرام خواہ قرآن
سے یا اپنے رسول کی زبان سے۔ یا شریعت ساکت ہی کسی چیز کی حرمت قرآن حدیث میں نہ آئی ہو وہ بھی حلال ہی امام نووی نے شرح اربعین میں کہا کہ حلال و حرام کے حد میں علما
نے اختلاف کیا ہی۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ الحلال ما دل الدلیل علی حلہ۔ اور امام شافعی نے کہا الحرام ما دل الدلیل علی تحریمہ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ اور ان دونوں
کے درمیان ایسی چیزیں ہیں کہ ایک دوسرے کے مانند مشتبہ ہوتی ہیں اور شبہ پڑتا ہی کہ یہہ حلال ہی یا حرام۔ کیونکہ اسکی دلیلیں متعارض ہوتی ہیں لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ
نہیں جانتے ہیں ان چیزوں کو بہت لوگ۔ کیونکہ وے چیزیں حلال و حرام میں متردد ہیں۔ اکثر لوگ سے مراد عوام ہیں۔ لاکن مجتہد بن نص سے سمجھتے ہیں اگر نص نہو تو اجتہاد
کر کے قیاس سے ملحق نہیں کرتے ہیں اگر اسکی دلیل مخفی ہوجاوے اسکو ترک کرنا ورع ہی فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ پس جسنے پرہیز کیا شبہات سے
اسنے پاک کیا اپنے دین کو اور حفاظت کی اپنی آبرو کی طعنہ کرنے اور عیب پکڑنے والوں سے۔ خطابی نے کہا کہ جسکو کسی چیز میں شک ہو اس سے پرہیز کرنا اولی ہی۔ جو چیز کہ حرام کی مستلزم
ہو اس سے پرہیز واجب ہی۔ اور جسکا مال اکثر حرام ہو اس سے معاملہ کرنے سے پرہیز مستحب ہے اور شرعی رخصتوں سے پرہیز کرنا مکروہ ہی غرض بہت احتیاط کرے تا شبہات میں نہ گرے
وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهٗ جو گرا شبہات میں جیسے چرواہا کہ چراتا ہی اطراف چراگاہ کے قریب ہی کہ جا پڑے
چراگاہ میں یعنے چراگاہ کے نزدیک ہونے سے چراگاہ میں جا پڑنے کا اندیشہ ہی اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کو ایک چراگاہ رہتا ہی اَلَا اِنَّ
حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ آگاہ رہو کہ خدا تعالی جو چراگاہ مقرر فرمایا ہی سو وہ اسکے محارم ہیں یعنے حرام چیزیں ہیں جیسا بادشاہ اپنے چراگاہ کی ایک حد باندھتا ہی
اور ہمیں دوسروں کو آنے سے منع کرتا ہی ایسا ہی اللہ تعالی نے محرمات کی ایک حد ٹھہرائی ہی اور اپنے بندوں کو اس حد کے اندر آنے سے منع فرمائی ہی۔ مومن کو چاہیے
کہ ضرورت پر اکتفا کرے جب ضرورت سے قدم بڑہا یا مباحات میں پڑتا ہی اور مباحات سے مکروہات میں مکروہات سے محرمات میں محرمات سے کفریات میں گرتا ہی نعوذ باللہ منہا۔

اسلام کلمہ صرف محرمات تک ہی اُس نے قدم اٹھایا تو کفر مین گر یگا اندیشہ ہی جاتا ہے کہ مکروہات تک نہ پہنچے بلکہ نیکیون مین ترقی کرے اسطرح پر کہ فرائض ادا کرنے مین بڑا اہتمام کرے جب فرایض بجالاوے باوجود سکے واجبات ادا کرے پھر سنتین پھر مستحبات پھر آداب بجالاتا رہے تب درجہ کمال کو پہنچیگا خواص سے بلکہ اخص خواص سے ہوویگا جب خوف خدا دل سے علاقہ رکھتا ہی اول اصلاح دل کی ضرور ہی اسلئے ارشاد ہوتا ہی اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ خبردار ہوا اور جانو کہ آدمی کے تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی یعنے دل مقید جسو قت کہ وہ درست ہو اور ست ہوتا ہی تمام جسد اسکا وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اور جب وہ گوشت پارہ بگڑ جاوے بے خوفی اور گناہون مین پڑ کر جاتا ہی تمامی تن اسکا اللہ کی پناہ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ آگاہ رہو کہ وہ گوشت پارہ دل ہی **ف** یعنے دل کا مظہر اور متعلق ہی امام غزالی نے کہا کہ دل دو ہین ایک مقید دوسرا مطلق دل مقید وہی گوشت پارہ ہی وہ انسان سے خاص نہین بلکہ سب حیوانات کو بھی ہی دل مطلق ایک لطیفہ ربانی ہی جو اس دل کے ساتھ علاقہ رکھتا ہی وہی لطیفہ حقیقت انسان ہی ادراک اور معرفت اسیکو ہی یعنے سمجھنے والا اور نیک و بد مین تمیز کرنیوالا یہی والا وہی ہی اور یہہ دل مقید اسکا تابع اور متعلق ہی اسو سطے اس حدیث مین اسکی اصلاح کا حکم ہوا اور جاننا چاہئے کہ آدمی کا تن مانند ملک اور شہر کے ہی دل بادشاہ اور عقل وزیر اور حواس خمسہ جاسوس اور اعضا خدام ہین ملک کی درستی دل کے امراض باطن سے بچنے مین ہی وہ امراض جیسے حقد و حسد اور بخل و کبر اور ریا و سمعہ اور مکر و حرص و طمع اور تقدیر پر راضی نہ ہونا ایسے ہی قلب کے بہت امراض چالیس تک ہین ایسے قلب کی پاکی ضرور تر اور لازم تر ہی چونکہ قلب بادشاہ ہی بادشاہ درست ہوا تو سب رعیت بھی درست ہووینگے سو اسطے قلب ہی درستی کی تاکید آئی۔ **بَابٌ** اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِیْمَانِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ غنیمت کا پانچوان حصہ دینا از جملہ ایمان ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَیُجْلِسُنِیْ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِیْ حَتّٰی اَجْعَلَ لَکَ سَھْمًا مِنْ مَّالِیْ فَاَقَمْتُ مَعَہٗ شَھْرَیْنِ ابی جمرہ سے روایت ہی کہ مین نے ابن عباس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ یعنے جب آنحضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے بصرہ کا امیر تھا۔ مین نیچے بیٹھا تھا بلا کے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھلایا۔ پھر کہا کہ تو میرے پاس اقامت کر۔ یہان تک کہ میرے مال سے تیرے واسطے ایک حصہ ٹھہراؤن پس مین اسکے ساتھ دو مہینے رہا۔ کہتے ہین کہ ابو جمرہ زبان فارسی جانتا تھا اسلئے ابن عباس باعث تھے کہ اپنے پاس ٹھہرے۔ تا آپکے اور فارسیون کے درمیان ہی مترجم رہے۔ اور بھی مروی ہی کہ ابو جمرہ نے ابن عباس کے باب مین ایک خواب دیکھا تھا انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمتع کے باب مین آویگا کہ ابن عباس کو ایک مال عطا کرے مسلم کی روایت سے مفہوم ہوتا ہی کہ ایک عورت نے ابن عباس کی خدمت مین آئی اور انسے نبیذ کا حکم پوچھا کہ وہ جایز ہی یا نہ انہون نے اسکو اس سے منع کیا ابو جمرہ نے کہا کہ مین بھی نبیذ شیرین بناتا ہون اور پیتا ہون اور اس سے ہضم اچھا ہوتا ہی ابن عباس نے کہا کہ اسکو مت پیا کر اگرچہ شہد سے بھی زیادہ شیرین رہے پس یہہ حدیث کہی۔

ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَۃُ پھر کہا ابن عباس نے کہ جب عبد القیس کی جماعت حضرت کے حضور مین آئی حضرت نے پوچھا کون ہی یہہ قوم یا کون ہی یہہ جماعت یہہ شک راوی کا ہی کہ حضرت نے لفظ قوم کہا یا لفظ جماعت حاضرون نے کہا یہہ قوم ربیعہ ہی عبد القیس ربیعہ کی اولاد تھا پس عبد القیس کی جو اولاد ہوئی وہ قوم اسکے نام سے شہرت پائی جیسا کہ قریش جو ایک مرد کا نام تھا پھر اسکی سب اولاد کو قریش ہی کہا کرتے ہین غرض جب حاضرون نے ربیعہ کا نام لیا قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی حضرت نے فرمایا مرحبا یعنی خوش آئے تم اور کشادگی سے تم جس حال مین کہ ہو خوار نہوگے اور پشیمان نہوگے فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَّاْتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ پس کہی وہ جماعت یا رسول اللہ ہم آپکے خدمت فیضدرجت مین حاضر ہونیکی طاقت نہین رکھتے ہین۔ مگر حرام مہینون مین یعنے جن مہینون مین جنگ کرنا حرام ہی سو وہ چار مہینے ہین۔ محرم اور رجب اور ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ ان چار مہینون کے سوا نہین آسکنے کا سبب یہہ ہی کہ ہمارے اور آپکے درمیان یہہ قبیلہ کفار مضر کا ہی وہ ستانیوالے دشمن ہین فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرْ بِہٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ پس حکم کیجئے ہم کو جو جدا کرنیوالا ہو حق کو باطل سے یا ایسا امر جو خوب ظاہر اور واضح ہو تا ہم خبر دین اس امر سے ان لوگون کو جو ہمارے سوا ہین ہماری قوم اور اولاد سے۔ اور وہ ایسا امر ہو کہ اسپر عمل کرنے سے داخل جنت ہووین وَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَاَمَرَھُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَھَاھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ سوال کیا انہون نے حضرت سے ان ظروف کے برتنے سے کہ شراب حرام ہونے کے آگے جن مین ڈالا کرتے۔ تھے سو اب ان ظروف کا استعمال درست ہی یا نہ تب حضرت نے انکو چار چیز کا حکم کیا اور چار چیز سے منع فرمایا اَمَرَھُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ حکم کیا انکو ایمان لانے کے لئے اللہ تعالیٰ پر کہ وہ ایک ہی قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ۔ پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ کیا ہی ایمان لانا اللہ پر جو یگانہ ہی قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

اعلم انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہین قَالَ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ - فرمایا کہ ایمان یہی ہی کہ گواہی دین سب اسبات کی
کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہین اللہ کے وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ - اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ
کا اور روزے رکھنا ماہ رمضان کے وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ - اور یہہ کہ دیوین تم کفار کی غنیمت سے پانچوان حصہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم چہار چیز پر زاید ہی قبیلہ مضر کے
کفار بڑے مالدار تھے اور اس جماعت کو انکے ساتھہ ہمیشہ جنگ وجدال جاری تھا اسواسطے حضرت ارکان اسلام سے زیادہ یہہ حکم فرمایا اور بعضے کہتے ہین کہ نماز و زکوۃ اور روزے پر ہی چوتھا
حکم ہی اور ایمان کا ذکر جو اصل اصول ہی تبرکا و اہتماما پہلے مذکور ہوا - پوشیدہ نرہے کہ اس جماعت کا آنا ہجرت سے آٹھوین سال مین تھا پس نماز و روزہ زکوۃ کی فرضیت اسکے آگے سے تھی و
سب مومنون کے بہ نسبت ایک ہی حکم رکھتے ہین پس انکا بیان تاکیدا تھا واللہ اعلم وَنَہٰہُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ اور منع کیا انکو
چہار چیزون سے یعنے مینہر کدو کے ظرف سے اور جو چہار کے جڑ کے درمیان سے مغز نکال کر خالی کرتے ہین اور اسکا ظرف بناتے ہین اور وہ ظرف کہ جسپر قیر سے طلا کرتے ہین - قیر ایک گہانس کا نام
ہی کہ اسکو خشک کرکے جلا کے کشتیون اور دوسرے چیزونکو طلا کرتے ہین تا پانی اسمین سرایت نکرے ایسے ظروف کے استعمال سے منع فرمایا وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَیَّرِ اور اکثر مزفت کی جا مقیر ہی
یہہ ہر دو ایک ہی معنے مین ہین وَقَالَ احْفَظُوْہُنَّ وَاَخْبِرُوْہُنَّ مَنْ وَّرَاءَکُمْ اور فرمایا کہ یاد کرو ان مسئلون اور حکمونکو اور خبر دو انسے ان لوگونکو جو تمہارے
سوا ہین - جاننا چاہیے کہ شراب حرام ہونے کے آگے لوگ ایسے ظروف مین شراب ڈالا کرتے تھے جب اللہ تعالی نے اسکو حرام کیا حضرت نے ویسے ظروف کے استعمال سے منع فرمایا کہ وہ ظروف
بہی شراب سے نجس ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ اس جنس کے ظروف اگرچہ انمین شراب نہ پڑی ہو منع فرمایا تا شرابخوارون کے ساتھہ تشبیہ نہو یا اسواسطے کہ ایسے ظروف مین نبیذ بہت جلد سکر
پیدا کرتی ہی اس لئے منع فرمایا کوئی نادانستگی سے ورطہ سکر مین نہ پڑے اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ اِلَّا فِی الْاَسْقِیَۃِ فَانْتَبِذُوْا
فِیْ کُلِّ وِعَاءٍ وَّلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا یعنے مین نے تمکو منع کیا تھا نبیذ بنانیکو مگر مشکون مین - پس نبیذ بناؤ ہر ظرف مین اور نوش کرو اس چیز کو جو نشہ لاوے یہہ روایت پہلے
معنے کی مؤید ہی **بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّیَّۃِ وَالْحِسْبَۃِ** - یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو وارد ہی کہ مقرر اعمال کا اعتبار نیت کے ساتھہ ہی
یعنے چاہیے کہ عمل اللہ ہی کے لئے اور آخرت کے طلب ثواب کے واسطے کرے اور حسبہ کا معنا اخلاص بہی آیا ہی اخلاص اسکو کہتے ہین کہ عمل کرنے مین اللہ تعالی کے سوا دوسری کوئی چیز
منظور نہو اور یہہ معنا نیت کے قریب ہی وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی اور یہہ باب اس قول کے بیان مین ہی کہ مرد کو حاصل وہی ہی جو اسنے نیت کی ہو یہہ سب ترجمہ باب مین داخل ہے
پس مؤلف یعنے امام بخاری کہتا ہی فَدَخَلَ فِیْہِ الْاِیْمَانُ - پس داخل ہوا ایمان اس کلام مین یعنے ایمان کامل جو اعمال کو شامل ہی اسمین داخل ہی پر ایمان جو تصدیق کے معنے مین
ہو نیت کا محتاج نہین جیسے سب اعمال قلبیہ وَالْوُضُوْءُ اور وضو بہی اسمین داخل ہی کہ بلا نیت معتبر نہین پر حنفیہ کہتے ہین کہ جو اعمال مقصودہ اور اپنی ذات سے عبادات ہون وے بلا نیت
معتبر نہین وضو وسیلہ عبادت ہی نہ اپنی ذات سے عبادت پس اس کلیہ مین داخل نہین بلا نیت بہی جایز ہی پر ثواب کا مدار نیت پر ہی اگر کہین کہ تیمم وسیلہ عبادت ہی پس چاہیے
کہ موقوف نیت پر نہو تو ہم کہتے ہین کہ پانی بالطبع مطہر ہی اور مٹی ایسی نہین اسسے پاکی حاصل کرنی محض تعبدی ہی پس محتاج نیت کا ہی اور تیمم تو قصد و نیت سے مشعر ہی جو اللہ تعالی
نے فرمایا فَتَیَمَّمُوْا اسکے معنے یہہ ہین کہ اُقْصُدُوْا وَالتَّیَمُّمَ - یعنے قصد کرو تیمم کا - یہہ بیان اپنے محل مین مذکور ہی اس جگہ نہین وَالصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ
وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْکَامُ اور داخل ہین اسمین نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ اور احکام وَقَالَ اللہُ تَعَالٰی قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ای علی نیتہ
یعنے فرمایا اللہ تعالی نے کہہ دے اے پیغمبر کہ ہر شخص عمل کرتا ہی اپنی نیت پر اس آیت کی تفسیر اسطرح کی ہی حسن اور چند مفسر پر مجاہد اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ شاکلہ طریقے کے معنے مین ہی یعنے
ہر شخص عمل کرتا ہی اپنے طریقے پر جو ہدایت وضلالت مین اسکے موافق حال ہو اور بیضاوی نے شاکلہ کے معنے جو ہر روح کے ساتھہ اور ان حالات کے ساتھہ جو تابع مزاج ہون تفسیر
کی ہی وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ - اور اس حدیث کا جزو اول یہہ ہی لَا ہِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ نہین ہی ہجرت بعد فتح کے
یعنے ہجرت جو ثواب عظیم رکھتی ہی مکہ معظمہ کی فتح کے بعد نرہی لاکن جہاد اور اسکا اجر و ثواب اور اعمال خیر کی نیت اور اسکا اجر و ثواب باقی ہی وَنَفَقَۃُ الرَّجُلِ عَلٰی
اَہْلِہٖ یَحْتَسِبُہَا صَدَقَۃٌ اور نفقہ دینا مرد کا اپنے اہل و عیال کو اللہ تعالی کے حکم سے انکا حق ادا کرنے کی نیت سے صدقہ ہی یعنے ایسی نیت سے اس نفقے مین بہی صدقے کا
ثواب ملتا اور اگر خواہش نفس اور مقتضائے طبیعت سے دیوے تو صدقہ نہوگا اور اسپر ثواب ملیگا - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ
عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَ

امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اعمال نیت
کے ساتھ وابستہ ہین اور ہر مرد کو حصہ وہی ہی جو اسنے نیت کی ہو - پس جو شخص کہ اسکی ہجرت ہو طرف اللہ تعالی کے اور اسکے رسول کے یعنے اللہ کی طلب خوشنودی اور
اسکے رسول کی متابعت اور دین کی رعایت کے واسطے ہجرت کی ہو پس ہجرت اسکی خدا اور رسول کے طرف ہی یعنے اسکی ہجرت مقبول ہی وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ
يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ اور جو شخص کہ ہو ہجرت اسکی طرف دنیا کے پہنچے اسکو یعنے وہ مطلب دنیا اسکے ہاتھ آوے یا ہو ہجرت اسکی طرف ایک عورت کے کہ نکاح کرے
اسکو پس ہی ہجرت اسکی طرف اس چیز کے کہ ہجرت کی ہو طرف اسکے اس حدیث کی شرح شروع کتاب مین بسط کے ساتھ گذری **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ
الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ ابی مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نفقہ دیوے مرد اپنے اہل و عیال کو اللہ تعالی کا حکم بجا لانے کے لئے تو وہ نفقہ صدقہ
ہی اور موجب ثواب کا ہی **حَدَّثَنَا** الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہی کہ سعد نے عامر کو خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
سعد کو فرمایا إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا مقرر تو خرچ نہین کرتا ہی کوئی نفقہ کہ چاہے اس سے خوشنودی اور رضامندی اللہ کی مگر یہ
کہ ثواب دیا جاتا ہی تو اس نفقے سے حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَأَتِكَ یہان تک کہ وہ چیز جو اپنی عورت کے منہہ مین رکھے اللہ تعالی کا حکم بجا لانے کی نیت سے سو یہہ
بھی داخل صدقہ ہی اور ثواب آخرت کا سبب ہی **بَابُ** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ یہہ باب اس بیان مین ہی جو حضرت نے فرمایا کہ دین نصیحت ہی یعنے خیرخواہی ہی واسطے اللہ تعالی کے اور واسطے اسکے رسول کے اور واسطے ائمہ مسلمین کے اور واسطے
عوام مومنین کے وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ یعنے جب خیرخواہی کی انہون نے اللہ اور اسکے رسول کے لئے اس آیت سے حدیث مذکور کی تائید کی شارح اس حدیث کی شرح مختصر لکھہ
کہا کہ میرے مسعود والد بزرگوار شیخ عبد الحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین ایک رسالہ مستقل لکھا اور جمیع علوم جو اسمین مندرج ہین بطریق الاجمال اسمین بیان کیے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ
وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ حدیث کی ہم سے یحیی نے اسمعیل سے کہا حدیث کی مجھہ سے قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہا بیعت کی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
ہمیشہ نماز قائم رکھنے اور زکوۃ دینے پر اور ہر مسلمان کے لئے نصیحت کرنے پر یعنے اسکی خیرخواہی کرنے پر **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ
قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ حدیث کی ہم سے ابو نعمان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے کہا
مین نے جریر بن عبد اللہ سے جس دن کہ رحلت کی مغیرہ بن شعبہ نے جو والی کوفہ تھا طرف سے معاویہ کے جریر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا پس حمد کی اللہ کی صفات کمال سے اور ثنا کی اسکی یعنے تنزیہہ بیان کی
اور صفات نقص و زوال سے وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اور کہا جریر نے تم لازم کرو اپنے اوپر پرہیزگاری اور خوف اللہ کا جس حال مین کہ وہ ایک ہی کوئی شریک نہین
اسکا وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ اور لازم کرو بردباری اور سکون کو حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمِيْرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الْآنَ یہان تک کہ آوے تمہارے لئے ایک امیر سوا اسکے نہین کہ ابھی آتا ہی
یہہ بالفرض قرب ایام کے لوگون کی تسلی کے لئے کہا - کہتے ہین کہ جب مغیرہ کی موت کی خبر معاویہ کو پہنچی ابی بصرہ کو لکھا کہ جلد کوفہ کی طرف جاو اور وہان کی حکومت پر مسلط ہو ثُمَّ قَالَ
اسْتَعْفُوْا لِأَمِيْرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ پھر جریر نے کہا کہ لوگو عفو اور بخشش مانگو اللہ تعالی سے اپنے امیر کے لئے - پس تحقیق وہ دوست رکھتا تھا عفو کو یعنے اپنی اور خلق کی بخشش
حق تعالی سے طلب کرنا دوست رکھتا تھا ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ پھر کہنے لگا کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس پھر کہا بیعت کرتا ہون مین آپ سے فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ پس شرط کی حضرت نے مجھہ پر مسلمانی کی اور نصیحت یعنی خیرخواہی واسطے ہر مسلمان کے فَبَايَعْتُهُ
عَلَى هٰذَا اس بیعت کی مین پھر یعنے اسلام پر اور سب اہل اسلام کی نصیحت پر وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ إِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَكُمْ قسم ہی اس مسجد کے پروردگار کی - مقرر مین ناصح ہون
تمہارا یعنے خیرخواہ ہون اور خیر اندیش ہون تمہارا ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ پھر مغفرت طلب کی سب مسلمانون کی اور اترا منبر سے - تم كتاب الإيمان بعون الملك المنان

شوال ۱۲۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب العلم

یہ کتاب اس چیز کے بیان میں ہی جو علم سے علاقہ رکھتی ہی اور علم یہان ادراک مطلق کے معنے میں ہی اور وہ موافق تعلق معلومات کے تین قسم پر منقسم ہی پہلا علم شریعت ہی جسکی تکلیف ہر مکلف کو دی گئی۔ واجبات و مندوبات محرمات و مکروہات سے اور ان امور کا علم تفسیر حدیث فقہ و اصول فقہ پر دائر ہی۔ دوسرا علم باطن جو عبارت ہی تہذیب اخلاق و تخلی عن الرذائل اور تجلی قلب بصفات کمال اور عروج بمقامات عالیہ سے کہ علماے باطن کے فتوے سے فرض عین ہی۔ تیسرا علم مکاشفات جو اون دو علم کے بعد ہو فضل الٰہی ہاتھ دیتا ہی وہ ایک نور ہی جو نفس کو رذائل سے پاک کرنے اور دل کو فضائل و خلوص اعمال سے آراستہ کرنے کے بعد دل پر جلوہ گر ہوتا ہی اللہ کی ذات و صفات و اسماء کی معرفت اسی سے حاصل ہوتی ہی اور وے اسرار منکشف ہوتے ہین جو سوا عارفان حقیقت و ارباب قربت کے دوسرے کو اس سے حصہ نہین۔ جن لوگونکو اس علم مکاشفات مین دخل نہین اُنکے لئے یہی لازم ہی کہ اس علم کے اسرار اسکے اہل پر تسلیم کردین اور اسکے انکار پر جسارت نکرین تا ظاہر و باطن کی خرابی اور معرض ہلاکت مین نہ پڑے

باب فضل العلم

یہہ باب علم کی فضیلت اور ثواب کے بیان مین ہی اور بیان مین قول اللہ عز و جل کے یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ یعنے بلند کرتا ہی اللہ اُن لوگون کو جو ایمان لائے اور اُن لوگون کو جو دئے گئے ہین علم۔ درجے یعنے ایمان لائے ہوے اور علم دئے گئے ہوے لوگون کے درجات بلند کرتا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ اس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو خبردار ہی وقولہ تعالیٰ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اور فرمایا حقتعالیٰ نے ای پروردگار زیادہ کر مجھکو علم۔ یہہ آیت بھی علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی۔ کہ اگر دوسرا کمال علم سے بہتر ہوتا درخواست اسکی کیجاتی۔ مولف علیہ الرحمہ نے اس باب مین کوئی حدیث نہ لائی آیات قرآنی کے استدلال پر جو اعظم دلائل ہی اکتفا کیا۔ یا اس سبب سے کہ علم کی فضیلت نص قطعی سے ثابت ہی۔ انتہی

باب مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّائِلَ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ کوئی سوال کیا گیا ایک علم سے اور وہ مشغول تھا اپنے کلام مین۔ تو چاہئے کہ اپنے کلام کو تمام کرے پھر سائل کا جواب دیوے

حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا فلیح ح قال وحدثنی ابراھیم ابن المنذر قال ثنا محمد بن فلیح قال ثنا ابی قال حدثنی ھلال بن علی عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس یحدث القوم جاءہ اعرابی فقال متی الساعۃ فمضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث۔ فقال بعض القوم سمع ما قال فکرہ ما قال وقال بعضھم بل لم یسمع حتی اذا قضی حدیثہ

ابوہریرہ نے کہا درحالیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس مین لوگون سے باتین کر رہے تھے۔ ایسے مین ایک اعرابی آیا اور پوچھا کہ قیامت کب ہی۔ پس گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس حال مین کہ کلام کرتے تھے لوگون سے یعنے اسی بات مین رہے اور اس اعرابی کے جواب کی طرف التفات نہ فرمایا۔ تب بعض لوگون نے کہا کہ حضرت نے سنا اسبات کو جو اعرابی نے کہا پر اسکا پوچھنا آپ کو ناخوش کیا۔ اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے نہین سنا۔ یہان تک کہ اپنی بات تمام کی قال این اراہ السائل عن الساعۃ قال ھا انا یا رسول اللہ قال فاذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ۔ حضرت نے فرمایا کہان ہی سوال کرنیوالا قیامت سے۔ اس اعرابی نے کہا کہ ہان مین ہون یا رسول اللہ۔ آپنے فرمایا جسوقت ضایع کیجاوے امانت تو منتظر رہ قیامت کا۔ قال کیف اضاعتھا قال اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ۔ اعرابی نے پوچھا کس طرح ہی ضائع ہونا امانت کا۔ فرمایا جب امارت اور دین امر سونپے جاوے نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا۔

باب مَنْ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْعِلْمِ

یہہ باب دلیل مین اس بیان کی ہی کہ افادۂ علم مین اپنے آواز کو بلند کرے

حدثنا ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن یوسف بن ماھک عن عبد اللہ بن عمرو قال تخلف عنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفرۃ سافرناھا فادرکنا وقد ارھقتنا الصلوۃ ونحن نتوضأ فجعلنا نمسح علی ارجلنا فنادی باعلی صوتہ ویل

لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ابن عمر نے کہا کہ جدا ہو ہمارے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں جو ہم نے سفر کیا۔ پس پایا ہم حضرت کو یعنے ہمارے پاس آپہنچے مقرر ہمنے تاخیر کی نماز میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ اتنی تاخیر ہوئی کہ دوسری نماز کا وقت آپہنچا یعنے قریب ہوا۔ حالانکہ ہم وضو کرتے تھے پس قریب تھا کہ اپنے پاؤں کو مسح کریں یعنے پاؤں کو بالاستیعاب خوب پانی پہنچے سا دہونے میں اضطراب اور قصور کئے۔ پس حضرت نے بلند آواز سے ندا کی کہ ویل ہی ٹخنوں کے لئے دوزخ سے یعنے دہوتے میں کوتاہی کریں تو یہہ ٹخنے دوزخ میں عذاب پاینگے۔ راوی کو شک ہی کہ ایسا دو بار فرمایا یا تین بار **بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَانَا** یہہ باب بیان میں ان تین قولوں کے ہی جو محدث کہتا ہی کہ تینوں ایک ہی معنے میں ہیں وَقَالَ لَنَا الْحُمَیْدِیُّ کَانَ عِنْدَ ابْنِ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَانَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا کہا حمیدی نے ہمارے لئے ابن عیینہ کے پاس یہہ چہار ایک ہی معنے ہیں اور اس میں کچھ تفاوت نہیں تھا کہ شیخ کی زبان سے سنا ہو یا راوی شیخ کو پڑھکے سنایا ہو۔ اسی پر گیا ہی مولف اور یہی مذہب ہی جمہور محدثین اور ائمہ اربعہ کا۔ اور بعضے اسیر ہیں جو کہ اپنے شیخ کی زبانی سنا ہو اسکو سمعت یا حدثنا کہے۔ اور وہ جو شیخ کو سنایا ہو اسکو اخبرنا کہے۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ ان لوگوں کے پاس انبانا اور نبانا معنے میں اخبرنا کے ہی اور ایک جماعت ہی کہ وہ جو تنہا شیخ کی زبانی سنا ہو حدثنی کہے۔ اور جو ایک جماعت سے سنا ہی حدثنا کہے۔ اور وہ جو شیخ کو تنہا سنایا اخبرنی کہے۔ اور وہ جو ایک جماعت کے ساتھ سنایا اخبرنا کہے وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ اور کہا ابن مسعود نے کہ حدیث کی ہم سے پیغمبر خدا نے۔ اور وہ سچ کہنے والے اور سچ کہے گئے ہیں یعنے اللہ تعالی کی طرف سے سچی خبر دینے والے ہیں۔ اور خدا تعالی آپ سے سچ کہا۔ اللہ کی رحمت اور سلام ہو انپر وَقَالَ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَةً۔ وَقَالَ حُذَیْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّکُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کہا شقیق نے سنا میں نے عبد اللہ سے۔ اسنے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک کلمہ۔ اور حذیفہ نے کہا حدیث کی ہم سے پیغمبر خدا نے دو حدیثیں۔ مولف نے اس کتاب میں یہہ حدیثیں موصول لایا ہی ان اقوال کے لانے سے مقصود یہی ہی کہ حدثنا اور سمعت ہر دو ایک معنے میں ہی۔ اور جو اقوال کہ اسکے بعد لائے ان سے مقصود یہہ ہی کہ حدثنا اور سمعت کی جاے عنعنہ بھی آیا ہی جیسا کہ کہا وَقَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ۔ نقل کی ابو العالیہ نے ابن عباس سے اور اسنے نبی علیہ الصلوة والسلام سے اس حکایت میں جو حضرت نے روایت کی اپنے پروردگار سے وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ۔ اور روایت انس نے نبی کریم علیہ الصلوة والتسلیم جو روایت کرتے ہیں اپنے پروردگار عزوجل سے وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّکُمْ۔ اور نقل کی ہی ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو روایت کرتے ہیں تمہارے پروردگار سے **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِیْ مَا هِیَ۔ ابن عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر جھاڑوں کی جنس سے ایک جھاڑ ہی کہ اسکے پتے نہیں گرتے ہیں تحقیق وہ جھاڑ مسلمان کے مانند ہی۔ پس تم میرے سے کہو کہ وہ کونسا جھاڑ ہی۔ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ۔ پس پڑے لوگ جنگل کے جھاڑوں میں یعنے جنگل میں جو قسم قسم کے درخت ہوتے ہیں انکا ذکر کرنے لگے۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْیَیْتُ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ میرے خیال میں گذرا کہ وہ کھجور کا جھاڑ ہو۔ پس شرم کیا میں نے اسکے کہنے سے کیونکہ میری عمر کم تھی اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور دوسرے بزرگان صحابہ بھی بیٹھے تھے۔ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِیَ النَّخْلَةُ۔ پھر حاضروں نے کہا ہم سے بیان کیجیے یا رسول اللہ کہ وہ کونسا درخت ہی فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی۔ مسلمان کے ساتھ اس درخت کی تشبیہ کی وجہ یہہ ہی کہ اسکے فوائد بہت ہیں اور اسکا سایہ ہمیشہ رہا کرتا ہی اور اسکا میوہ نہایت لذیذ اور شیریں ہوتا ہی۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب کے ساتھ وہی صیغہ حدثونی اور حدثنا ہی **بَابُ طَرْحِ الْاِمَامِ الْمَسْئَلَةَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ لِیَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ**۔ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ ڈالے پیشوا ایک مسئلہ کو اپنے یاروں پر یعنے انسے کوئی مسئلہ پوچھے تا ان سے اس علم کا امتحان لیں جو انکے پاس

ہو۔ یعنے اسبابمین ایسے پوچھنے کے جواز کا ثبوت ہی۔ **حدثنا** خالد بن مخلد قال ثنا سلیمان بن بلال قال ثنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم حدثونی ما هی قال فوقع الناس فی
شجر البوادی قال عبد اللہ فوقع فی نفسی انها النخلة فاستحییت ثم قالوا حدثنا یا رسول اللہ ما هی قال هی النخلة۔ اس حدیث کی
مناسبت ترجمہ باب کے ساتھ تو ظاہر ہو چکی۔ جاننا چاہیے کہ مؤلف ایک ہی حدیث تھوڑی مناسبت پر متعدد ابواب مین لاتا ہی۔ محدثین کی اصطلاح مین اگر ایک
متن متعدد طرق سے آوے۔ اگرچہ تمام سند مین ایک ہی راوی بدلے اسکو دو حدیث کہتے ہین۔ یہہ حدیث بھی اسی قبیل سے ہی کہ مولف نے ایکبار قتیبہ سے اور اسنے اسمعیل سے
لایا۔ دوسری بار خالد سے اور وہ سلیمان سے نقل کیا۔ **باب** القراءة والعرض علی المحدث یہہ باب اس بیان مین ہی کہ پڑھنے اور عرض کرنے شیخ
محدث پر۔ اگرچہ عرض اصطلاح محدثین مین ایک خاص معنی رکھتا ہی لیکن مراد مولف کی اس جگہہ ہی پڑھنے کی معنی ہی۔ اور فقط اس باب کا اسلیے کیا ہی کہ بعضے سلف قرأة
مین اعتبار نہین کرتے تھے مگر یہہ کہ شیخ متعلم پر پڑھے یعنے استاد پڑھے اور شاگرد سنے۔ اور مولف انکے خلاف پر ہی چنانچہ اسکی صحت جواز پر قول معتبر
ورای الحسن والثوری ومالک القراءة جائزة حسن بصری اور سفیان ثوری اور امام مالک نے شیخ پر پڑھنے کو جائز رکھا ہی۔ قال ابو عبد
اللہ سمعت ابا عاصم یذکر عن سفیان الثوری ومالک انهما یریان القراءة والسماع جائزا۔ مولف نے کہا کہ مین نے ابو عاصم سے
سنا کہ سفیان ثوری اور امام مالک سے نقل کرتا تھا کہ وے ہردو شیخ پر پڑھنے اور اس سے سننے ان ہردو بات کو درست اور معتبر جانتے تھے۔ اس قول کی نسبت جو امام
مالک کے طرف آئی۔ اسمین بعضون کو تردد ہی لاکن صحیح یہی ہی کہ انکے پاس یہہ ہردو بات جائز ہین۔ جب یہہ ہردو صورت قرآن عظیم مین جائز ہو۔ حدیث
مین کس لیے جائز نہو۔ امام مالک کے بعض یارون نے کہا کہ مین سترہ سال امام کی ملازمت مین رہا کبھی ہرگز نہین دیکھا کہ موطا خود پڑھا ہو۔ بلکہ لوگ اسکو پڑھتے
تھے۔ **حدثنا** محمد قال حدثنا عبید اللہ بن موسی عن سفیان قال اذا قرأ علی المحدث فلا بأس ان یقول حدثنی
وسمعت سفیان نے کہا جب کسی نے محدث کو پڑھ کے سنایا ہو اور کہا حدیث کی مجھ سے اور سنا مین نے تو کچھ مضایقہ نہین۔ واحتج بعضهم فی
القراءة علی العالم بحدیث ضمام بن ثعلبة۔ اور متعلم عالم کو پڑھکر سنانے کے باب مین ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے حجت لاتے ہین۔ یہہ ہی آللہ
قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم آللہ امرک ان نصلی الصلوة قال نعم قال فهذه قراءة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخبر ضمام قومه بذلک فاجازوه مقر ضمام نے حضرت سے کہا آیا اللہ تعالی نے آپ کو حکم کیا کہ آپ نماز پنجگانہ ادا کرین حضرت نے فرمایا ہان کہا
حمیدی نے جو مولف کا شیخ ہی کہ ضمام نے جو سوال کیا سو یہہ اسکا پڑھنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ اور ضمام نے حضرت کے جانب سے اپنی قوم کو خبر دی تو انہون
نے اس بات کو روا رکھا کہ یہہ فرمودہ پیغمبر کا ہی۔ واحتج مالک بالصک یقرأ علی القوم فیقولون اشهدنا فلان اور حجت لاتا ہی امام
مالک نے خط وقبالے کے ساتھ کہ اسمین اقرار ایک شخص کا لکھا رہتا ہی۔ اور وہ ایک پر پڑھا جاتا ہی تو وہ قوم کہتی ہی کہ فلان ہم کو گواہ کیا ہیں۔ صورت
فلان کے اقرار پر حکم کیا گیا باانکہ مقر سامع ہی اور اسکے ساتھ تلفظ نہین کیا ہی ویقرأ علی المقری فیقول القاری اقرأنی فلان اور قرآن مجید
معلم پر پڑھا جاتا ہی۔ اور پڑھنے والا کہتا ہی کہ مجھے فلانے نے پڑھوایا۔ یہہ ہردو حجت سے ظاہر ہوا کہ سامع حکم قاری کا رکھتا ہی۔ یہان شارح کہتا ہی کہ یہہ
حجت بھی ضعف سے خالی نہین۔ لاکن ضمام کی حدیث مین نعم فرمانا حضرت کا اسکے جواب مین کلام سائل کے قائم مقام ہی۔ پس حقیقت مین حضرت نے بھی
اسکے ساتھ تلفظ کیا ہی۔ نہ تنہا پڑھنا راوی کا شیخ پر۔ اور شیخ کا سکوت حجت نہو سکیگا۔ مگر یہہ کہ نعم کے مانند کوی کلمہ کہے۔ اور احتجاج ثانی مین کہہ سکتے ہین
کہ جب مقر کے حضور مین طلب گواہی کے قصد سے پڑھا جاوے اور وہ انکار نکرے۔ پس اسکی سماعت بلا انکار حکم اقرار کا رکھتی ہی پس اقرار کی نسبت تنہا سماعت
کے ساتھ نہو سکیگی اور ایسی گواہی کی قبولیت مین بھی سخن ہی۔ لاکن امام مالک کے پاس درست ہی۔ اور تیسرے احتجاج مین اس وجہ سے کہ اقرأنی اس معنے مین ہی
کہ باعث ہو مجھکو قرأت پر نہ اینکہ خود پڑھا۔ **حدثنا** محمد بن سلام قال حدثنا محمد بن الحسن الواسطی عن عوف عن الحسن قال
لا بأس بالقراءة علی العالم حسن بصری نے کہا کچھ مضایقہ نہین نقل صحیح ہونے کے باب مین شیخ پر پڑھنے سے یعنے اسکو سنانے سے **حدثنا** عبید اللہ

بن موسی عن سفیان قال اذا قرأت علی المحدث فلا باس ان تقول حدثنی - سفیان ثوری نے کہا جسوقت تو شیخ محدث پر پڑہے پس کچھ مضایقہ نہیں کہ کہے حدیث کی مجھ سے شیخ نے وسمعت ابا عاصم یقول عن مالک وسفیان القراۃ علی العالم وقرأتہ سواء - مولف نے کہا مین نے ابو عاصم سے سنا کہ کہتا تھا کہ امام مالک اور سفیان ثوری سے نقل کرتا تھا کہ پڑہنا عالم کا اور متعلم کا برابر ہی اس سے نقل صحیح ہو مین یہان شیخ نے تعبیر صیغہ عالم جو کی اس جہت سے کہ شیخ آگاہ رہے اس سے جو پڑہتا ہو - **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث عن سعید ہو المقبری عن شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر انہ سمع انس بن مالک یقول بینما نحن جلوس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال لہم ایکم محمد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظہرانیہم فقلنا ہذا الرجل الابیض المتکئ - انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس مسجد نبوی مین بیٹھے تھے ایسے مین یک بیک ایک شخص جو اونٹ پر سوار تھا آیا - اور صحن مسجد مین اسکو بٹھلایا اور اسکے زانو کو باندہا - پھر کہا کون ہی تم سے کہ جسکا نام مبارک محمد ہی - اور اسوقت حضرت نے اس جماعت مین اپنی چادر شریف پر تکیہ کیا تھا ہم نے کہا کہ یہی مرد سفید رنگ ہی جو تکیہ کیا ہی حضرت کے حلیہ شریف سے معلوم ہوا ہی کہ آپکا رنگ مبارک سفید سرخ آمیز تھا - یہان فقط سفید رنگ جو کہا گیا اسکا سبب یہہ ہی کہ آپ اس رنگ سے اس جماعت مین ممتاز تھے - فقال لہ الرجل یا ابن عبد المطلب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اجبتک فقال لہ الرجل انی سائلک مشدد علیک فی المسئلۃ فلا تجد علی فی نفسک پس حضرت کو اس مرد نے ای پسر عبد المطلب کے تو آپنے اسکو فرمایا مقرر سنا مین اور اجابت کیا مین - پھر کہا آپ سے اس مرد نے تحقیق مین سوال کرنیوالا ہون آپ سے اور سختی کرنیوالا ہون سوال مین پس غصہ نکرو اور خفا نہو اپنے دل مین - فقال سل عما بدا لک فقال اسئلک بربک ورب من قبلک اللہ ارسلک الی الناس کلہم پس آپنے فرمایا کہ سوال کر اس چیز سے جو تجھ پر ظاہر ہو - پس کہا اس مرد نے کہ مین سوال کرتا ہون آپ سے قسم ہی آپکو پروردگار کی جو پروردگار ہی انکا اور آپکے اگلونکا آیا اللہ تعالی بھیجا ہی آپکو لوگونکی طرف - فقال اللہم نعم فقال انشدک باللہ اللہ امرک ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلۃ قال اللہم نعم قال انشدک باللہ اللہ امرک ان تصوم ہذا الشہر من السنۃ قال اللہم نعم قال انشدک باللہ اللہ امرک ان تاخذ ہذہ الصدقۃ من اغنیائنا فتقسمہا علی فقرائنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم نعم - پس فرمایا آپنے ہان کلمہ اللہم معنے مین یا اللہ کے ہی برکت اور تاکید کیلئے یہہ کلمہ ارشاد ہوا - پھر کہا اس مرد نے قسم دیتا ہون آپ کو اللہ کی آیا اللہ تعالی حکم کیا آپ کو یہہ کہ نماز پڑہین پانچوقت کی دن اور رات مین فرمایا ہان - پھر کہا قسم ہی آپکو اللہ کی آیا اللہ تعالی حکم کیا آپکو یہہ کہ روزے رکھین اس مہینے کے یعنے رمضان کے - فرمایا ہان - پھر کہا قسم ہی آپکو اللہ کی آیا اللہ تعالی حکم کیا آپکو یہہ کہ لیوین یہہ صدقہ یعنے زکوۃ ہمارے مالدارون سے پھر تقسیم کرین اسکو فقرا پر ہمارے - فرمایا ہان - اس سائل نے حج بیت اللہ سے سوال نکیا - کیونکہ اسکی قوم حج کی فرضیت دین ابراہیم سے معلوم کی تھی یا اسوقت فرض نہوا تھا فقال الرجل آمنت بما جئت بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد بن بکر پھر اس مرد نے کہا کہ مین ایمان لایا اس چیز کے ساتھ جو آپ اسکو لائے ہو یعنے جمیع احکام شریعت پر ایمان لایا - اور بعضون نے کہا کہ یہہ مرد آگے سے مسلمان تھا قوم کی طرف سے آکر تجدید ایمان کیا اور کہا کہ مین ان لوگون کے طرف سے بھیجا گیا ہون جو سوا میرے ہین میری قوم سے - یعنے میری قوم مجھے آپ کی خدمتمین ان باتون کی دریافت کے لئے بھیجی ہی مین ضمام ہون بیٹا ثعلبہ کا بھائی ہون بنی سعد بن بکر کا - رواہ موسی وعلی بن عبد الحمید عن سلیمان عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا - مولف نے کہا روایت کی اس حدیث کی موسی اور علی بن عبد الحمید نے سلیمان سے اسنے ثابت سے اسنے انس سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کے معنے مین - **باب ما یذکر فی المناولۃ** - یہہ باب اس بیان مین ہی جو ذکر کیا جاتا ہی مناولہ مین محدثین کے عرف مین مناولہ اسکو کہتے ہین کہ شیخ احادیث کی کتاب طالب کو عنایت کرے اور کہے کہ یہ حدیثین ہین فلان سے سنی ہی - اگر کہے کہ مین نے اجازت دی تجھکو کہ میرے سے روایت کرے یہہ مناولہ یحی اور مالک اور زہری کے پاس قائم مقام سماع کے ہی - اور اس صورت مین حدثنی - یا اخبرنی - کہنا روا ہی - اور اکثر کے پاس

باب كتاب اهل العلم الى البلدان — سماع صريح اسكا مرتبہ کمتر ہی اور اگر اس مناولہ مین اجازت روایت کی نہ دی ہو تو اسکو نہین پہنچتا ہی کہ روایت کرے
اور یہہ باب اس بیان مین بھی ہی کہ لکھہ بھیجے اہل علم علم کو شہرون اور قریون کے طالبون کے طرف - اسکی صورت یہہ ہی کہ طالب غائب کو محدث اپنے خط سے لکھے یا لکھوا دے
دیوے کہ بسم اللہ کے بعد یہہ مضمون لکھے کہ فلان بن فلان کہتا ہی - اور جو حدیثین کہ جانتا ہی لکھہ بھیجے - اور طالب غائب کو اجازت دے کہ اس سے روایت
کرے - اور شرط یہہ ہی کہ اسپر اپنی مہر کرکے معتمد ثقہ کے ہاتھہ سے بھیجے - تا تغیر و تبدیل اور زیادت و نقصان کے وہم سے امین ہو - اور یہہ کتابت جو حکم مین مناولہ
با اجازت کے ہی بعضے محدثین کہتے ہین کہ طالب کو پہنچتا ہی کہ اس شیخ سے جو صیغہ کہ جانتا ہو روایت کرے - اور جمہور اسپر ہین کہ قید کرے او کتابۃً کہے

حدثنا و اخبرنا و قال انس نسخ عثمان رضی اللہ عنه المصاحف فبعث بها الى الآفاق اور انس نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کئی مصحف لکھے
اور انکو ملکون پر روانہ کیا - اکثر کہتے ہین کہ وہ چہار مصحف لکھے تھے - اور بعض کہتے ہین کہ وے سات مصحف تھے ایک مکہ معظمہ کو دوسرا شام تیسرا یمن چوتھا
بحرین پانچوان بصرہ چھٹا کوفے کے طرف بھیجا اور ساتوان مدینہ طیبہ مین اپنے پاس رکھا - جمع کرنا قرآن مجید کا پہلے بار صدیق اکبر کی خلافت مین - اور دوسری
بار عثمان ذو النورین کے وقت ہوا اس ترتیب کے ساتھہ ہوا اسکا بیان بسط و تفصیل کے ساتھہ اس فقیر نے کتاب حدیقۃ الاحباب مین لایا ہی جسکو مطلوب ہو دیکھہ لین -

ورأى عبد الله بن عمر و يحيى بن سعيد و مالك جائزا - اور اعتقاد کیا ہی عبد اللہ بن عمر اور یحیی بن سعید اور مالک نے کہ جائز ہی - ظاہر یہہ ہی کہ
یہہ اشارہ ہی مناولہ و کتابت ہر دو کے طرف تاویل مذکور کے ساتھہ - اور بعض شارحون نے اشارہ مخصوص مناولہ کے ساتھہ رکھا ہی - واحتج بعض اهل
الحجاز فى المناولة بحديث النبى صلى الله عليه وسلم حيث كتب لأمير السرية كتابا وقال لا تقرأه حتى تبلغ مكان كذا وكذا
اور حجت لائے ہین بعض اہل حجاز نے لفظ بعض کنایہ ہی حمیدی سے چنانچہ بعض روایات مین اسکی تصریح واقع ہوئی ہی یعنے حمیدی نے مناولہ سے تحدیث کے جائز ہونے پر
حضرت کی حدیث سے حجت لائی - جہان کہ حضرت نے ایک فوج کا فوجون کے جہاد پر روانہ کیا تھا اس فوج کے امیر عبد اللہ بن جحش کے نام پر ایک مکتوب رقم فرمایا
اور حکم کیا کہ اس مکتوب کو مت پڑھہ یہان تک کہ پہنچے فلان جگہہ پر - فلما بلغ ذلك المكان قرأه على الناس و اخبرهم بامر النبى صلى الله عليه وسلم
پس جب اس مکان پر پہنچا اسکو لوگون پر پڑہا - اور حضرت کے حکم سے انکو خبر دی - حجت یہی ہی کہ عبد اللہ نے حضرت سے نہ سنا بلکہ وہی لکھے ہوئے کو لوگون سے کہا کہ حضرت نے ایسا فرمایا ہی اور
آپ سے روایت کی

حدثنا اسمعيل بن عبد الله قال حدثنى ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عبيد الله بن
عبد الله بن عتبة ابن مسعود ان عبد الله بن عباس اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه رجلا
وامره ان يدفعه الى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين الى كسرى فلما قرأه مزقه فحسبت ان ابن المسيب قال فدعا
عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمزقوا كل ممزق عبد اللہ سے مروی ہی کہ ابن عباس نے اسکو خبر دی کہ حضرت نے اپنا مکتوب ایک
کے ہاتھہ دیکر بحرین کے حاکم کے پاس بھیجا - اسکا نام منذر تھا بحرین بلفظ تثنیہ ایک شہر کا نام ہی جو بصرہ اور عمان کے درمیان واقع ہی پس منذر نے اس مکتوب کو کسری کے
پاس بھیجا کسری بادشاہ فارس کو کہتے ہین اسوقت حاکم فارس پرویز بن ہرمز تھا یوتا نوشیروان کا اس مکتوب فیض اسلوب مین دعوت اسلام لکھی گئی تھی - جب
کسری اسکو پڑہا مارے غصے کے اسکو پھاڑ ڈالا - راوی کہتا ہی کہ ابن المسیب نے کہا کہ حضرت نے اس قوم پر دعا بد کی کہ اللہ تعالی انکو پارہ پارہ کرے - یعنے وے
تباہ ہو جاوین - حضرت کی دعا بارگاہ الہی مین مقبول ہوئی تھوڑا عرصہ نہین گذرا کہ اسکا بیٹا شیرویہ اسکا پیٹ چاک کیا - اور مار ڈالا - اور آپ اسکا قائم مقام ہوا - اور چھے
مہینے نہین گذرے کہ شیرویہ بھی مر گیا - اسکا قصہ شرح کرمانی مین یہہ لکھا ہی کہ جب پرویز کو اپنی ہلاکت یقین ہوئی - دواخانہ کھلوا کے ایک زہر کا شیشہ منگوایا اور اسپر لکھا کہ یہہ دوا
بھی عجیب التاثیر ہی - شیرویہ جو جماع پر حریص تھا اپنے باپ کے بعد جب دواخانہ کھلوایا - اور وہ شیشہ نظر پڑا جلد نوش کیا اور اسیوقت مر گیا - پس اسکی مملکت پر بری
تباہی آئی - روز بروز کاستگی رہی آخر حضرت عمر فاروق کی عہد خلافت مین سعد بن ابی وقاص کے ہاتھہ پر اسکا ملک تسخیر اسلام مین آچکا انتہی - یہہ قصہ بالتفصیل
حدیقۃ الاحباب مین مذکور ہی - غرض مناسبت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ اس وجہ پر ہی کہ حضرت نے اپنا مکتوب اپنے قاصد پر پڑہا اور اجازت دی کہ کہے
یہہ مکتوب رسول خدا کا ہی اسپر عمل کر دیہی ہی ثمرہ اجازت کا **حدثنا** محمد بن مقاتل ابو الحسن قال ثنا عبد الله قال اخبرنا شعبة

عن قتادة عن انس بن مالك قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم كتابا او اراد ان يكتب فقيل له انهم لا يقرؤن كتابا الا مختوما فاتخذ خاتما من فضة نقشه محمد رسول الله كاني انظر الى بياضه في يده فقلت لقتادة من قال نقشه محمد رسول الله قال انس - روایت ہی انس سے کہ حضرت نے ایک مکتوب لکھانا لکھنے کا قصد کیا یہہ راوی کا شک ہی - پس صحابہ نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ روم اور عجم کے لوگ خطوط نہین پڑہتے مگر جسپر مہر کی گئی ہو تب حضرت نے ایک انگشتری روپے کی بنوائی - اور اسپر محمد رسول اللہ نقش کروایا راوی کہتا ہی گویا اسکی سفیدی اب حضرت کے دست شریف مین مین دیکھتا ہون - شعبہ نے کہا مین نے قتادہ سے پوچھا کسنے تم سے روایت کی کہ اسپر محمد رسول اللہ منقوش تھا تو قتادہ نے کہا کہ انس نے روایت کی محمد رسول اللہ -

باب من قعد حيث ينتهي به المجلس ومن رأى فرجة في الحلقة فجلس فيها یہہ باب اس شخص کے حال کے بیان مین ہی کہ جو مجلس مین ایسی جگہہ پر بیٹھا کہ جہان مجلس تمام ہو - اور بیان مین اس شخص کے کہ حلقہ مجلس مین کشادگی دیکھا اور وہین بیٹھا **حدثنا** اسمعيل قال حدثني مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة ان ابا مرة مولى عقيل بن ابي طالب اخبره عن ابي واقد الليثي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس في المسجد والناس معه اذ اقبل ثلثة نفر فاقبل اثنان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وذهب واحد قال فوقفا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما احدهما فرأى فرجة في الحلقة فجلس فيها - واما الاخر فجلس خلفهم واما الثالث فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم عن النفر الثلثة اما احدهم فاوى الى الله فاواه الله واما الاخر فاستحى فاستحى الله منه واما الاخر فاعرض فاعرض الله عنه - روایت ہی اسحاق سے کہ خبر دی اسکو ابو واقد لیثی نے جس حال مین کہ حضرت نے مسجد مین تشریف رکھے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ حاضر تھے - ناگاہ تین شخص آپکے پاس آئے - ابو واقد نے کہا - انمین دو شخص حضرت کے طرف آئے اور ایک شخص چلا گیا - ابو واقد نے کہا کہ دو شخص حضرت کے پاس ٹھہرے - انمین ایک شخص مجلس مین جہان جگہہ خالی تھی وہان بیٹھا اور دوسرا سب کے پیچھے مجلس کے آخر مین بیٹھا - اور تیسرا پیٹھ پھیر کے چلا - جب حضرت اپنے شغل سے یعنے ذکر یا تعلیم یا خطبہ سے فارغ ہوئے فرمایا کیا تمکو خبر دون حال ان تین مرد کے - پس ایک انمین سے جگہہ لی طرف خدا کے - پس جگہہ دی اسکو اللہ نے - اور دوسرا شخص حیا کیا اور مزاحمت نکی اور نہ گیا درمیان لوگون کے - پس اللہ نے رحمت کی اسپر اور اسکے فعل کی جزا دی - اور تیسرا اعراض کیا اور منہہ پھیر مجلس سے بیغیر عذر کے - پس اللہ تعالی بھی اس سے اعراض کیا اور ناخوش ہوا -

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم رب مبلغ اوعى من سامع - یہہ باب حضرت کے اس قول شریف کے بیان مین ہی جو فرمایا کہ بسا لوگ ہین کہ ایک حدیث انکو پہنچائی گئی ہو سو وے بہت نگہہ رکھنے والے اور بہت سمجھنے والے ہوتے ہین اس شخص سے جو سنا اور پہنچایا - **حدثنا** مسدد قال حدثنا ابن عون عن ابن سيرين عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال ذكر النبي صلى الله عليه وسلم قعد على بعيره وامسك انسان بخطامه او بزمامه فقال اي يوم هذا فسكتنا حتى ظننا انه سيسميه سوى اسمه قال اليس يوم النحر قلنا بلى قال فاي شهر هذا فسكتنا حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه قال اليس بذي الحجة قلنا بلى - عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ حضرت حجۃ الوداع مین نحر کے دن منی مین اپنے شتر خاص پر سوار تھے اور ایک شخص مہار یا خطام اونٹ کی پکڑے ہوا تھا یہہ راوی کا شک ہی کہ زمام کہا یا خطام ہر دو ایک ہی معنے مین ہین اور ایک مرد جو مہار پکڑے تھا اس سے بلال مراد ہی - پس فرمایا کہ آج کونسا روز ہی - ہم خاموش رہے یہان تک گمان ہوا کہ حضرت جو پوچھتے ہین شاید کہ آج کے روز کا نام دوسرا رکھتے ہین پھر فرمایا کیا آج نحر کا روز نہین ہم نے کہا ہان پھر فرمایا یہہ کونسا مہینا ہی ہم خاموش رہے - یہان تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اسکا نام دوسرا رکھتے ہین فرمایا کیا یہہ مہینا ذی الحجہ کا نہین ہم نے کہا ہان قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ليبلغ الشاهد الغائب فان الشاهد عسى ان يبلغ من هو اوعى له منه فرمایا مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان ہمیشہ حرام ہی - یعنے بغیر حق شرعی کے تمہارے اس روز اور اس مہینے کے مانند تمہارے اس شہر مین حرام ہی - چاہئے کہ یہہ حکم حاضر غایب کو پہنچاوے مقرر جو کہ حاضر ہی عنقریب پہنچاویگا اس شخص کو جو اپنے سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہو اس بات کو -

باب العلم یہہ باب بیان مین علم کی فضیلت کے

ہی احادیث اُن آیات و العِلمُ قبلَ القولِ والعملِ علم آگے ہی قول و عمل کے - یعنے علم کسی چیز کا آگے حاصل ہوتا ہی اسکے بعد زبان سے کہا جاتا ہی و عمل مین آتا ہی یا یہہ معنی ہی کہ
شرافت اور بزرگی کی رو سے قول پر علم مقدم ہی اور عمل اسکے شرط اعتبار کی معنی ہی - اسلئے کہ نیت متعلقہ علم سے ہی اور اعمال یعنے عبادات جو مقصود بالذات ہین بغیر نیت کے
معتبر نہین لِقَولِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمْ اَنَّہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ - بسبب اس قول الٰہی کے یعنے اس آیت مین ابتدا علم سے ساتھ کیا وَاَنَّ الْعُلَمَاءَ ہُمْ
وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ - تحقیق علما وارث ہین پیغمبرون کے کہ وراثت علم کی پائی ہین جسنے علم کی میراث انبیا سے لی وہ ایک حصہ
کامل پایا یعنے مال کی میراث سے علم کی میراث کامل تر اور فاضل تر ہی - یہہ میراث باقی ہی اور وہ فانی - یہہ کلام دوسرے احادیث صحیحہ کے اجزا سے ہی - جو دوسرے صحاح مین آئے
ہین - جب اسکے اسناد شرائط مؤلف کے موافق نہین موصول نہین لایا وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ بِہٖ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ جو کہ ایک
رستہ چلا کہ طلب کرتا ہی اس راہ مین ایک علم تو اللہ تعالیٰ آسان کرتا ہی اسکے واسطے ایک راہ بہشت کی طرف وَقَالَ سُبْحَانَہٗ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ
نہین ڈر رکھتے ہین اللہ کا اسکے بندون سے مگر علما - یہہ خوف و خشیت کی صفت جو بلند صفتون سے ہی اسکو علما کے ساتھ خاص کیا - کہ وے بدولت علم کے اس صفت سے بہرہ یاب ہوے جو کہ زیادہ
جاننے والا ہی وہی زیادہ ڈرنیوالا ہی - اسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہی اَنَا اَخْشَاکُمْ وَاَتْقَاکُمْ یعنے مین بہت خشیت رکھنے والا ہون تمہارے
سے اور بہت ڈرنیوالا ہون تمہارے سے یعنے تمہاری بہ نسبت مین اللہ کا بڑا خوف رکھنے والا ہون وَقَالَ وَمَا یَعْقِلُہَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ - اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کہ نہین سمجھتے ہین اسکو یعنے مقاصد و امثال جو قرآن مین آئے ہین انکو نہین سمجھتے ہین مگر علما وَقَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ اور کہا مؤلف
نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہینگے کافر دوزخ مین آنے کے وقت اگر ہم سنتے ہوتے اور سمجھتے ہوتے کلام اللہ کا اور اسکے رسول کا نہوتے ہم دوزخ والون سے وَقَالَ ہَلْ
یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور فرمایا کیا برابر ہین وے لوگ جو جانتے ہین اور وے لوگ جو نہین جانتے ہین وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ جس شخص کا خیر چاہتا ہی اسکو دین مین فہم اور سمجھ دیتا ہی - وَاِنَّمَا الْعِلْمُ
بِالتَّعَلُّمِ - اور علم حاصل نہین ہوتا ہی مگر انبیا سے یا انکے وارثون سے سیکھنے سے - اور بعض نسخون مین بالتعلیم آیا ہی **ف** یہان شرح کرمانی مین
لایا ہی کہ علم معتبر وہی ہی جو پیغمبرون یا انکے وارثون سے لیا جاوے اور اس سے مفہوم ہوتا ہی کہ علم کا اطلاق نہین کیا جاتا ہی مگر علم شریعت پر - اور اسی لئے آیا ہی کہ اگر کسی نے
وصیت کی کہ فلان چیز علما کو پہنچاو - تو وہ وصیت راجع نہین ہوتی مگر اصحاب حدیث و تفسیر و فقہ کی طرف ہی - وَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَۃَ عَلٰی
ہٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّیْ اُنْفِذُ کَلِمَۃً سَمِعْتُہَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِیْزُوْا عَلَیَّ لَاَنْفَذْتُہَا
اور کہا ابوذر غفاری نے اگر دیکھو گے تم شمشیر تیز کو اسپر اور اشارہ کیا اپنی گردن کی طرف - پھر مین گمان کرون کہ روان کرتا ہون مین اس کلمے کو جو حضرت سے سنا ہون
آگے اسکے کہ میری گردن پر جاری کرین یعنے اگرچہ میری گردن پر شمشیر بھی چلاوین میری گردن کٹنے کے آگے مین نے جو کلمہ حضرت سے سنا ہی کہہ دونگا تا اس کلمہ سے امور دین کی تعلیم
ہو اور اسکا ثواب حاصل ہو وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لِیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْنَ حُکَمَاءَ عُلَمَاءَ
فُقَہَاءَ - اور کہا ابن عباس نے کہ ہو وتم ربانیین یعنے علما و حکما و فقہا - یعنے ابن عباس نے ربانیین کی تفسیر علما و حکما و فقہا سے کی - اور ربانیین صیغہ نسبت کا ہی
رب کی طرف منسوب ہی اصل مین ربی تھا تاکید کیلئے الف نون زیادہ کئے وَیُقَالُ الرَّبَّانِیُّ الَّذِیْ یُرَبِّی النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ کِبَارِہٖ ربانی اسکو کہتے
ہین کہ لوگونکو تربیت کرتا ہو علم کے واضحات سے دقایق کے آگے یا جزئیات علم سے کلیات کے آگے - یا مقدمات مقاصد کے آگے - ظاہر کلام یہہ ہی کہ اس معنے سے ربانی منسوب ہی
تربیت کی طرف - اور اگر رب کے معنے لیوین تو بھی دور نہین کہ ربانی یعنے مرد خدا وہ ہی کہ متعلم کے حال کی رعایت کرتے اس ترتیب کے ساتھ تعلیم کرے یہہ سب جو مذکور ہوا
ترجمہ باب کا ہی - اور مؤلف نے اپنے حسب عادت حدیث مرفوع جو نہین لایا - شارحون نے اسکا سبب یہہ بیان کیا ہی کہ جو حدیث کہ اپنے شرائط پر نپایا وہان الحاق نہین کرتا
ہی یا یہہ سبب ہی کہ جب مقصود اسکا علم کی فضیلت کا اظہار ہی وے آیات و احادیث کے بیان پر اکتفا کیا جو فضیلت علم کے ساتھ علاقہ رکھتے ہین -

باب

مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُہُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ وَالْعِلْمِ کَیْ لَا یَنْفِرُوْا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو
نصیحت کرنے اور علم کے بیان کرنے مین یہہ رعایت کرتے تھے کہ وے نفرت نہ لیوین اور ملول نہووین یعنے فرصت اور نشاط کے وقتونمین نصیحت و تعلیم کرتے تھے -

حدثنا محمد بن يوسف قال انا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل عن ابن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يتخولنا بالموعظة في الايام كراهة السامة علينا ابن مسعود نے کہا کہ پیغمبر خدا ہماری خوشی اور نشاط کی حالت ڈھونڈتے تھے ہمکو نصیحت کرنے
مین درمیان ایام کے بسبب ناخوش رکھنے ہمارے ملال کے یعنے ہماری ملال اور ناخوشی کو مکروہ رکھنے ہمارے فراغ و فرصت کا وقت دیکھکے نصیحت فرماتے حدثنا
محمد بن بشار قال ثنا يحيى ابن سعيد قال ثنا شعبة قال حدثني ابو التياح عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال يسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا انس بن مالک نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا آسانی کرو تم کامون مین اور سختی نہ ڈالو لوگون پر اور بشارت دو
نیک چیزون کی ورنہ ڈراؤ عقوبات ذکر کرکے باب من جعل لاهل العلم اياما معلومة یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ اہل علم کی تعلیم کے
لئے چند روز کو معین کرے حدثنا عثمان بن ابي شيبة قال حدثنا جرير عن منصور عن ابي وائل قال كان عبد الله يذكر
الناس في كل خميس ابو وائل نے کہا کہ عبد اللہ ابن مسعود وعظ کیا کرتے تھے لوگون کو پنجشنبہ کے روز فقال له رجل يا ابا عبد الرحمن لوددت
انك ذكرتنا كل يوم قال اما انه يمنعني من ذلك اني اكره ان املكم واني اتخولكم بالموعظة كما كان النبي صلى الله
عليه وسلم يتخولنا بها مخافة السامة پس ایک مرد نے کہا ای عبد الرحمن ہر آینہ مین اسبات کو دوست رکھتا ہون کہ تو ہر روز ہمارے لئے وعظ کرے تب ابن مسعود
نے کہا کہ تم آگاہ رہو کہ ہر روز وعظ کرنے سے مجھے یہہ بات منع کرتی ہی کہ تم کو ملول کرنا مکروہ رکھتا ہون مقرر عہدہ برآئی کرتا ہون تمہاری پند و نصیحت کے لئے - جیسا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عہدہ برآئی کرتے تھے لوگون کے ملال خاطر کے اندیشے سے - یعنے لوگونکو ملال نہو ناکرکے جیسا ہمیشہ نہین فرماتے تھے مین بھی وہی رعایت کرتا ہون -
ہفتے مین ایکبار پنجشنبہ کا دن وعظ کے لئے مقرر کیا ہوا ہے باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين یہہ باب اس بیان مین ہی کہ
جسکی خیر و خوبی چاہے سمجھ دیتا ہی اسکو دین مین حدثنا سعيد بن عفير قال ثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال
قال حميد بن عبد الرحمن سمعت معاوية خطيبا يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يرد الله به
خيرا يفقهه في الدين حمید نے کہا کہ مین نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا جس حال مین کہ وہ خطبہ پڑھتا تھا کہتا تھا کہ مین نے سنا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرماتے تھے کہ اللہ تعالی جسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرے اسکو فہم دیتا ہی دین مین ف اشعۃ اللمعات مین اس حدیث کی شرح مین لایا ہی کہ اللہ جسکی بہتری
اور بھلائی چاہے اسکو دین مین فہم اور زیرکی اور دانائی بخشتا ہی - اور اسکے دیدۂ بصیرت یعنے اسکے دل کی آنکھین کھول دیتا ہی اس سے وہ کتاب و سنت کے معانی کو
پاتا ہی اور حقیقت کو پہنچتا ہی - اصل مین اس فقہ سے مراد فہم و فطانت ہی اور عرف شرع مین یہہ لفظ اکثر علم پر احکام عملیہ کے آیا ہی وانما انا قاسم والله
يعطي مین نہین مگر تقسیم کرنے والا علم کا اور اللہ تعالی عطا کرنیوالا ہی فہم کا تمہارے قابلیت و استعداد کے اندازہ پر دین مین فہم و فقاہت عطا فرماتا ہی - اور کرمانی نے
کہا کہ قسمت و عطا سے مراد یہہ ہی مین القا کرتا ہون ہر شخص پر جو اسکے لائق حال ہو - اور اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی جسکے لئے چاہتا ہی معنے مین فہم و تفکر عطا فرماتا ہی
ولن تزال هذه الامة قائمة على امر الله لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله اور ہمیشہ یہہ امت اللہ کی دین پر قائم رہیگی - جو کوئی
انکا خلاف کریگا - اسکا خلاف کچھ انکو ضرر نہ پہنچا یگا - یہان تک کہ امر اللہ سے مراد قیامت ہی یعنے امت تا روز قیامت دین حق پر قائم رہیگی کفار و مشرکین جو اسکے
مخالف ہین انکے خلاف سے انکو کچھ ضرر نہ ہوگا - باب الفهم في العلم یہہ باب فہم کرنے مین علم کے ہی حدثنا علي بن عبد الله قال
ثنا سفيان قال قال لي ابن ابي نجيح عن مجاهد قال صحبت ابن عمر الى المدينة فلم اسمعه يحدث عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم الا حديثا واحدا قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاتي بجمار فقال ان من الشجر شجرة مثلها كمثل
المسلم فاردت ان اقول هي النخلة فاذا انا اصغر القوم فسكت فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي النخلة مجاہد نے کہا کہ
مین نے ہمراہی کی ابن عمر کی مدینہ منورہ تک پس مین نے نہین سنا اس سے کہ حدیث کی ہو حضرت سے مگر ایک حدیث کہ کہا حاضر تھے ہم حضرت کے پاس ایسے مین لایا گیا جمار
جمار اسکو کہتے ہین جو ایک سفید چیز کھجور کے درمیان ہی اسکو کھاتے ہین - ہندی مین اسکو گابہ کہتے ہین - حضرت نے فرمایا جھاڑون سے ایک جھاڑ ہی کہ عجیب صفتین رکھتا ہی

مثال اسکا مثال مسلمان کا ہی - مین نے چاہا کہ کہون وہ جھار کھجور کا ہی لاکن مین اس وقت کم عمر تھا اسلئے خاموش رہا - پس حضرت نے ہی فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہی **باب** الاغتباط فی العلم والحکمۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ رشک کرنا جایز ہی علم و حکمت مین - اغتباط غبط سے ہی غبطہ اسکو کہتے ہین کہ دوسرا شخص جو چیز رکھتا ہی اسکو دیکھکے آرزو کرے کہ اللہ تعالی وہ چیز آپکو دیوے - پر اس شخص سے اس چیز کا زوال نچاہے - یہہ جایز ہی غیر کی زوال نعمت چاہنے کو حسد کہتے ہین - حسد نہایت بری رزیلت ہی نعوذ باللہ منہا - اور جب حدیث مین لفظ حکمت واقع ہوا ہی مولف نے اسکی تفسیر علم کے ساتھہ کی اور اشارہ کیا کہ علم و حکمت ایک ہی معنے مین ہین - وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوا - عمر رضی اللہ عنہ نے کہا علم سیکھو بزرگ قوم ہونیکے آگے - یعنے کم عمری مین علم حاصل کرو تا عمر زیادہ ہوئی پر علم پڑھنے کے لئے شرم اور ننگ نہ آوے - وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوا - اور مولف نے کہا کہ تم بزرگ قوم ہونیکے بعد وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ فِیْ كِبَرِ سِنِّهِمْ - اور حضرت کے صحابہ نے بڑی عمر مین علم سیکھے ہین - مولف نے اس کلام کو حضرت عمر کے قول کی تاکید کیلئے لایا اور حضرت عمر کا قول ترجمہ باب مین داخل ہی **حدثنا** الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا اسمعیل بن ابی خالد علی غیر ما حدثناہ الزھری قال سمعت قیس بن ابی حازم قال سمعت عبد اللہ بن مسعود قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا سفیان نے کہا حدیث کی ہم اسمعیل نے سوا اسکے جو حدیث کی ہمسے زہری نے یعنے اس حدیث کی روایت سفیان کو اسمعیل و زہری ہر دو سے پہنچی ہی کچھہ اختلاف کے ساتھہ وہ اختلاف الفاظ مین ہی یا اسناد مین - اسمعیل نے کہا کہ مینے ابی حازم سے سنا اسنے کہا مینے عبد اللہ بن مسعود سے سنا اسنے کہا مین نے حضرت سے سنا کہ فرمایا رشک نہین ہی مگر دو شخص کے حال مین ایک مرد ہی کہ اللہ نے اسکو مال دیا ہو اور وہ راہ خدا مین خرچ کرتا ہو دوسرا وہ مرد ہی کہ اللہ نے علم و حکمت عطا فرمایا ہو سو وہ لوگون مین اس سے حکم کرتا ہی اور لوگونکو سکھلاتا ہی - اسبابمین رشک کرنا جایز ہی یعنے مال یا علم اللہ تعالی مجھے بھی دیوے تو مین بھی ایسا ہی خرچ کرونگا کرکے آرزو کرنا جایز ہی یہہ حسد نہین - مولف نے حسد کو غبطہ کے معنے پر حمل کیا اسواسطے اس حدیث کا ترجمہ غبطہ ساتھہ کیا ہی

باب مَا ذُكِرَ فِیْ ذِهَابِ مُوْسٰى فِی الْبَحْرِ اِلَى الْخَضِرِ یہہ باب اس بیان مین ہی جو ذکر کیا گیا ہی جانا موسی علیہ السلام کا طرف خضر کے دریا مین - اور اللہ تعالی نے جو قرآن مجید مین فرمایا هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا یعنے کہا موسی نے خضر سے آیا متابعت کرون مین تیری اسبات پر کہ سکھلاوے تو مجھکو وہ جو سکھایا گیا ہی تو راستی یعنے اللہ نے جو تجھکو سکھلایا ہو سو تو مجھکو سکھلاوے **حدثنا** محمد بن غریر الزھری قال ثنا یعقوب بن ابراھیم قال ثنا ابی عن صالح یعنی ابن کیسان عن ابن شھاب حدثہ ان عبید اللہ بن عبد اللہ اخبرہ عن ابن عباس انہ تماری ھو والحر بن قیس بن حصن الفزاری فی صاحب موسی - قال ابن عباس ھو خضر - فمر بھما ابی بن کعب فدعاہ ابن عباس فقال انی تماریت انا وصاحبی ھذا فی صاحب موسی الذی سال موسی السبیل الی لقیہ ھل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر شانہ قال نعم سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینما موسی فی ملا من بنی اسرائیل اذ جاءہ رجل فقال ھل تعلم احدا اعلم منک قال موسی لا فاوحی اللہ الی موسی بلی عبدنا خضر - فسال موسی ربہ السبیل الیہ فجعل اللہ لہ الحوت ایۃ وقیل لہ اذا فقدت الحوت فارجع فانک ستلقاہ - فکان یتبع اثر الحوت فی البحر فقال لموسی فتاہ ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ قال ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اثارھما قصصا فوجدا خضرا فکان من شانھما ما قص اللہ تعالی فی کتابہ -

اس حدیث مین حضرت موسی و خضر کا قصہ مجمل مذکور ہی - اور اسی مضمون کی حدیث تفصیل کے ساتھہ آیندہ باب ما یستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم مین ابی بن کعب کی روایت سے آتی ہی اسواسطے یہان اسکا ترجمہ نہین کیا گیا انشاء اللہ تعالی باب مذکور مین اسکی شرح کی جاویگی -

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم علمہ الکتاب - یہہ باب اس مین ہی جو حضرت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حق مین دعا کی کہ الہی اسکو سمجھا کتاب یعنے اسکو علم قرآن دے - مولف نے اسبابمین حدیث مذکور کا متن تعلیق کے طور پر لایا - **حدثنا** ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ضمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اللھم علمہ الکتاب - ابن عباس نے کہا کہ حضرت مجھے اپنے بر مین لیا یعنے اپنے سینہ شریف سے لگایا اور فرمایا اللھم علمہ الکتاب

باب متی یصح سماع الصغیر یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نابالغ سے حدیث کی سماعت اور قبول روایت کون سے وقت درست اور صحیح ہی **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابن شہاب

عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ عن عبد اللہ بن عباس قال اقبلت راکبا علی حمار اتان وانا یومئذ قد ناہزت الاحتلام ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک
علی۔ ابن عباس نے کہا کہ میں آیا ایسے حال میں کہ میں نے اپنے مادہ خر پر سوار تھا اور ان دنوں میں قریب بلوغت کے پہنچا تھا۔ اور اس وقت حضرت منا میں نماز پڑھتے تھے طرف غیر دیوار کے
یعنے آپکے روبرو دیوار یا سترہ نہیں تھا۔ پس میں بعض صف کے سامنے گذرا اور اپنی مادہ خر کو چھوڑ دیا وہ چرتی تھی۔ اور صف میں داخل ہوا۔ پس کسی نے اس فعل پر نہ حضرت نے انکار
کیا نہ دوسرے نے۔ **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا ابو مسہر قال حدثنی محمد بن حرب قال حدثنی الزبیدی عن الزہری عن محمود بن
الربیع قال عقلت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجۃ مجہا فی وجہی وانا ابن خمس سنین من دلو۔ محمود بن ربیع نے کہا کہ میں جانتا ہوں اور یاد رکھتا
ہوں پیغمبر خدا سے کہ آپ نے اپنے منہ مبارک کی کلی میرے منہ پر ڈالا۔ اس وقت میں پانچ برس کا تھا۔ وہ پانی ایک ڈول سے لیا تھا جو ہمارے گھر میں دھرا تھا۔ یہہ ڈالنا بطور خوش طبعی کے تھا یا راہ
تبرک کے۔ اب یہہ فعل محمود سے سننے کے سن ٹھہراتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لڑکا فہم کو پہنچا ہو اسکی روایت مقبول ہے جیسا حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں اور مقبول رکھتے ہیں۔ **باب** الخروج فی طلب العلم یہہ باب اس بیان میں ہے کہ طلب علم کے لئے نکلنا اور سفر کرنا جایز اور مستحب ہے ورحل
جابر بن عبد اللہ مسیرۃ شہر الی عبد اللہ بن انیس فی حدیث واحد اور سفر کیا ہے جابر بن عبد اللہ جو صحابہ کبار سے ہیں مسافت ایک مہینے کی راہ
کی طرف عبد اللہ بن انیس کے ایک حدیث کے لئے۔ مولف نے وہ حدیث آخر کتاب میں مظالم کے باب میں نقل کی ہے۔ اور ادب مفرد میں بھی روایت کی ہے کہ جابر نے سنا کہ عبد اللہ
بن انیس نے حضرت سے ایک حدیث سنی ہے وہ حدیث اسکے سوا دوسرے کے پاس نہیں۔ جابر نے یہہ خبر سنتے ہی ایک اونٹ خرید کیا اور سفر کجاوہ باندھ کے محض اسی کام کے لئے
یعنے وہ حدیث نبوی سننے کے لئے مدینہ سے شام کی طرف جو ایک مہینے کی راہ ہے روانہ ہوا اور اس سے حدیث کی سماعت کی وہ حدیث یہہ ہے یحشر العباد فینادیہم
بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب یعنے جب قیامت کے دن لوگ حشر کئے جاوینگے تو ندا کئے جاوینگے آواز سے ایسی آواز کہ اسکو دور سے ایسا سنینگے
جیسا نزدیک سے سنتے ہیں۔ وہ یہہ ندا ہوگی انا الملک الدیان خیر جاری میں بھی یہی کہا ہے **حدثنا** ابو القاسم خالد بن خلی قاضی حمص
قال حدثنا محمد بن حرب قال الاوزاعی اخبرنا الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس انہ تماری ہو و
الحر بن قیس بن حصن الفزاری فی صاحب موسی فمر بہما ابی بن کعب فدعاہ ابن عباس فقال انی تماریت انا وصاحبی ہذا فی صاحب
موسی الذی سال السبیل الی لقیہ ہل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر شانہ فقال ابی نعم سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یذکر شانہ یقول بینما موسی فی ملاء من بنی اسرائیل اذ جاءہ رجل فقال ہل تعلم احدا اعلم منک قال
موسی لا فاوحی اللہ الی موسی بلی عبدنا خضر فسال السبیل الی لقیہ فجعل اللہ لہ الحوت آیۃ وقیل لہ اذا فقدت الحوت
فارجع فانک ستلقاہ فکان موسی یتبع اثر الحوت فی البحر فقال فتی موسی لموسی ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت
الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ قال موسی ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی آثارہما قصصا فوجدا خضرا فکان من
شانہما ما قص اللہ فی کتابہ۔ یہہ حدیث مولف کو دو راویوں سے پہنچی ہے سو واسطے اسکو دو جگہ لایا۔ لیکن یہہ بھی مجمل ہے آیندہ جو آتی ہے مفصل ہے انشاء اللہ تعالی
وہاں ترجمہ لکھا جاویگا **باب** فضل من علم وعلم یہہ اس شخص کی فضیلت اور کثرت ثواب میں ہے جو آپ علم سیکھا اور دوسرے کو سکھلایا **حدثنا** محمد بن
العلاء قال ثنا حماد بن اسامہ عن برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل ما بعثنی
اللہ بہ من الہدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکان منہا نقیۃ قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکان منہا
اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بہ الناس فشربوا وسقوا وزرعوا۔ ابو موسی نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مثال اس چیز کا جو اللہ نے مجھے اسکے ساتھ
بھیجا ہے جو ہدایت اور علم ہے مانند بارش کثیر کے ہے جو پہنچا ایک زمین کو۔ سو کچھ زمین اس سے پاک و صالح تھی پس اس نے پانی کو قبول کیا اور اگائی گھانس اور بہت سی سبزی
اور تھوڑی زمین اس سے سخت تھی جو سبزی نہیں اگاتی ہے سو اس نے پانی کو نگاہ رکھا۔ پس اللہ نے اس میں سے لوگوں کو فائدہ بخشا سو انہوں نے پیا اور اپنی زراعت اور جانور

کو پانی دیا وأصاب منها طائفة أخرى إنما هي قيعان لا تمسك ماءً ولا تنبت كلأً اور وہ بارش بعض ایسی زمین کو پہنچی اور وہ زمین صاف اور ہموار
تھی کہ نہ پانی کو نگاہ رکھتی ہے اور نہ سبزی اگاتی ہے۔ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه بما بعثني الله به فعلم وعلّم پس یہہ مثال اس
شخص کی ہے کہ اللہ کے دین میں عالم اور فقیہ ہوا اور اللہ نے جس چیز کے ساتھ مجھ کو بھیجا اس چیز نے اسکو فائدہ دیا۔ پس علم پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ فقیہ دو قسم
پر ہو سکتا ہے ایک وہ ہے کہ خود علم رکھتا ہے اور اسپر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو پڑھاتا ہے اس زمین پاک کے مانند ہے جو پانی کو نگاہ رکھے اور اپنی ذات سے فائدہ لیوے اور سبزی اگاوے
دوسروں کو نفع بخشے۔ دوسری قسم وہ کہ علم پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا لاکن آپ اسپر عمل نکیا۔ اس زمین کے مانند ہے کہ پانی کو قبول کیا دوسرے لوگ اس پانی سے فائدہ مند ہووے
اور وہ پانی دوسری جگہوں میں لیگئے۔ ومثل من لم يرفع بذلك رأساً ولم يقبل هدى الله الذي أرسلت به اور مثال اس شخص کا جو غایت نخوت
وتکبر سے سر نہ اٹھایا اور قبول نکیا ہدایت اللہ کی جو میں ساتھ اسکے بھیجا گیا ہوں یعنے علم کی باتیں نہ سنی اور اگر سنی پر اسپر عمل نکیا اور دوسروں کو نہ سکھلایا۔ اسکا مثال
اس زمین کے مانند ہے جو شور اور ہموار ہے کہ نہ پانی کو قبول کیا نہ سبزی اگائی نہ پانی کو جمع کر رکھا تا دوسرے کے کام آوے۔ قال أبو عبد الله قال إسحق عن أبي أسامة
وكان منها طائفة قيّلت الماء قاع يعلوه الماء والصفصف المستوي من الأرض امام بخاری نے کہا کہ اسحق نے ابو اسامہ سے نقل کیا
کہ تھوڑی زمین ایسی تھی کہ جسنے پانی کو جذب کرلیا وہ جگہ ہموار ہی زمین کے برابر اور ایک ٹیلہ کہ پانی اسپر چڑھ کے نیچے ڈھلجاتا ہے ٹھہرتا نہیں باب رفع العلم
وظهور الجهل یہہ بیان میں اٹھ جانے علم کے اور ظاہر ہونے جہل کی آخر زمانہ میں قال ربيعة لا ينبغي لأحد عنده شيء من العلم أن يضيع
نفسه ربیعہ نے کہا کہ نہیں سزاوار ہے کسیکو کہ اسکے پاس کچھ علم ہو اور وہ ضایع کرے اپنے نفس کو یعنے اس علم کا شغل نہ چھوڑے اور لوگوں کو پڑھانا اور سنانا ترک
نہ کرے۔ ایسے شغل کا ترک کرنا لوگوں سے علم اٹھ جانیکا سبب ہے حدثنا عمران بن ميسرة قال حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح
عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويثبت الجهل ويشرب الخمر ويظهر
الزنا انس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لوگوں سے علم اٹھ جائیگا۔ اور جہل ثابت رہیگا اور شراب پی جاویگی اور زناکاری فاش ہوگی۔
حدثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن أنس قال لأحدثنكم حديثاً لا يحدثكم أحد بعدي
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن من أشراط الساعة أن يقل العلم ويظهر الجهل ويظهر الزنا وتكثر
النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد انس نے کہا البتہ میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں تمہارے ساتھ ایسی حدیث کہ نہ بیان کرے
کوئی تم پر میرے بعد۔ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا کو فرماتے تھے تحقیق قیامت کی علامات سے ہے کہ علم کم ہو جائیگا اور جہل و زنا فاش ہوویگا اور عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جاینگے۔
یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبرگیری کرنیوالا ایک مرد ہوگا باب فضل العلم یہہ باب فضیلت میں علم کے ہے ف عینی نے کہا کہ کتاب العلم فضیلت
میں علما کے ہے اور یہہ باب فضیلت میں علم کے ہیں مکرر نہو حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد
الله بن عمر أن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينما أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت حتى إني
لأرى الري يخرج في أظفاري ثم أعطيت فضلي عمر ابن الخطاب قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم ابن عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا سے سنا کہ فرما
تے درمیان اس حال کے کہ میں خواب میں تھا میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ اور میں اسکو نوش کیا۔ یہاں تک میں گمان کیا کہ اس دودھ کی تراوت کمال سیری کے سبب میرے
ناخنوں سے نکلتی ہے پس اس دودھ سے جو باقی رہا عمر بن الخطاب کو دیا۔ حاضروں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس دودھ کی کیا تعبیر کی۔ فرمایا میں نے اسکی تعبیر علم کی باب
الفتيا وهو واقف على ظهر الدابة وغيرها یہہ باب اس بیان میں ہے کہ فتوی دینا جایز ہے درحالیکہ مفتی مرکب یا غیر مرکب بیٹھا ہو۔ حدثنا
إسمعيل قال حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عيسى ابن طلحة بن عبيد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقف في حجة الوداع بمنى للناس يسألونه فجاءه رجل فقال لم أشعر فحلقت قبل أن أذبح قال اذبح ولا حرج عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہے کہ تحقیق پیغمبر خدا حجۃ الوداع میں منا کے درمیان اپنے ناقہ پر سوار ہوکے لوگوں کے واسطے کھڑے رہے یعنے لوگوں کو ارکان حج کی تعلیم کے لئے کھڑے تھے جس حال

مین لوگ آپ سے سوال کرتے تھے سو ایک شخص آپکے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ مین نہین جانتا تھا اسلئے ذبح کرنے کے آگے اپنے سر کے بال تراشا۔ تب اسکو فرمایا کہ اب ذبح کر کچھ تنگی اور دشواری نہین فجاء اٰخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج پھر دوسرا آیا اور کہا کہ مین نہین جانتا تھا سو مین نے ذبح کیا رمی جمار کرنے کے آگے یعنے کنکر پھینکنے کے آگے فرمایا کہ کنکر پھینک کچھ تنگی نہین قال فما سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیٔ قدم ولا اُخر الا قال افعل ولا حرج عبداللہ ابن عمر کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے نہ گئے کسی چیز سے کہ تقدیم کی گئی یا تاخیر کی گئی مگر یہہ کہ فرمایا کہ کر اسمین تجھہ پر کچھہ حرج نہین۔ ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ حج مین ان امور کی ترتیب واجب نہین یہی ہی مذہب امام شافعی و امام احمد کا۔ اور امام اعظم و امام مالک کے مذہب مین ترتیب ان کامون کی واجب ہی۔ اگر بلا ترتیب واقع ہون انکا جبر خون بہانے سے کیا چاہئے۔ یعنے اسکے بدلے مین ایک بکرا قربانی دے۔ جیساکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کہا اگر حج مین کسی نے کسی چیز کی تقدیم کی یا تاخیر کی تو چاہئے کہ اسکے بدلے مین ایک جانور کا خون بہاوے۔ اور اس حدیث کی تاویل کی ہین کہ لا حرج لا اثم کے معنے مین ہی یعنے گناہ نہین کسواسطے کہ وہ تقدیم یا تاخیر جہل اور بے شعوری سے واقع ہوئی جیساکہ قول سائل کا ولم اشعر اسپر دلالت کرتا ہی۔ اور یہہ بات نماز مین ترک واجب کے مانند ہی کہ اگر سہو و فراموشی سے ہو تو اسپر گناہ نہین اسکا تدارک سجدۂ سہو ہی اور اگر عمداً ترک واجب کرے گنہ گار ہوتا ہی۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی رمیت و حلقت و نسیت ان انحر۔

باب من اجاب الفتیا باشارۃ الید و الراس یہہ باب جواز مین اس شخص کی حالت کے ہی کہ فتوے طلب کرنیوالیکا جواب ہاتھہ یا سر کے اشارے سے دے۔ **حدثنا** موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا وھیب قال ثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل فی حجتہ فقال ذبحت قبل ان ارمی فاومأ بیدہ قال ولا حرج ابن عباس سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حج مین پوچھے گئے پس پوچھنے والے نے کہا کہ مین نے رمی جمار کے آگے ذبح کیا۔ تب آپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تجھہ پر کچھہ تنگی نہین وقال حلقت قبل ان اذبح فاومأ بیدہ ولا حرج اور دوسرے نے کہا کہ مین نے ذبح کے آگے اپنے سر کے بال تراشا تو آپنے دست شریف سے اشارہ کیا کہ کچھہ تنگی و گناہ نہین۔ ظاہر یہہ ہی کہ قول ولا حرج راوی کی طرف سے ہی۔ اور یہہ بھی احتمال ہی کہ اشارہ اور قول ہر دو حضرت سے ہوے۔ لاکن ترجمۂ باب کے ساتھہ وہی پہلی معنی انسب ہی **حدثنا** المکی بن ابراھیم قال حدثنا حنظلۃ عن سالم قال سمعت ابا ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبض العلم ویظھر الجھل والفتن ویکثر الھرج ابو ہریرہ نے روایت کی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ علم لے لیا جائیگا اور جہل اور فتنے ظاہر ہونگے۔ اور ہرج بہت ہوگا۔ ہرج اصل مین فتنے کے معنے مین ہی یہان مراد جنگ و قتال کا فتنہ ہی قیل یا رسول اللہ وما الھرج فقال ھکذا بیدہ فحرفھا کانہ یرید القتل کہا گیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہی تو آپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ ایسا ہی پس تحریف کیا ہاتھہ کو یعنے داہنے ہاتھہ کو بائین کندھے تک اٹھاکے پھر اپنے طرف لائے۔ راوی کہتا ہی کہ حضرت نے گویا ارادہ قتال کا کیا اور اشارہ سے بتلایا کہ لوگ اسطرح مقتول ہونگے۔ **حدثنا** موسی ابن اسمٰعیل قال ثنا وھیب قال ثنا ھشام عن فاطمۃ عن اسماء قالت اتیت عائشۃ وھی تصلی فقلت ما شان الناس فاشارت الی السماء وہیب نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام نے فاطمہ بنت منذر سے جو زوجہ ہی ہشام کی۔ اور اسنے اسما سے جو بیٹی ہی صدیق اکبر کی۔ اسمانے کہا کہ مین ایک روز بی بی عائشہ کی خدمت مین آئی تب وہ نماز کسوف پڑہتی تھین پس مین نے کہا کیا حال ہی لوگون کا جو جزع و فزع کرتے ہین۔ تب عائشہ صدیقہ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یعنے سورج گہن کی طرف اشارہ کیا جو اسوقت لگا تھا۔ پر معلوم نہو کہ وہ اشارہ سر سے تھا یا ہاتھہ سے۔ فاذا الناس قیام بی بی اسما کہتی ہین پس ناگاہ مین نے دیکھا کہ لوگ نماز کسوف مین کھڑے ہین فقالت سبحان اللہ قلت اٰیۃ۔ پس کہا بی بی عائشہ نے سبحان اللہ۔ پھر مین پوچھی کیا یہہ علامت ہی۔ یعنے یہہ سورج گہن جو لگا ہی کیا نزول عذاب کی نشانی ہی یا قرب قیامت کی۔ فاشارت برأسھا ای نعم۔ پس بی بی عائشہ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان ایسا ہی لفظ نعم جو ہمارے کا بیان ہی راوی کی طرف سے ہی فقمت حتی علانی الغشی فجعلت اصب علی راسی الماء بی بی اسما کہتی ہین کہ مین بھی نماز مین کھڑی رہی یہان تک کہ مجھہ پر بیہوشی غالب ہوئی پس مین اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی تا ہوش مین آؤن۔ فحمد اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واثنی علیہ پس جب گہن چھوٹ گیا حضرت نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی فقال ما من شیٔ لم اکن اریتہ الا رأیتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار پس فرمایا کہ نہین

تہی کوئی چیز کہ نہیں تھا میں کہ دکھایا جاؤں اسکو مگر دیکھا میں اسکو یعنے جس چیز کا دیکھنا عقل کی رو سے ممکن نہیں تھا اللہ تعالی نے اس مقام میں جو کھڑا ہوں مجھے بتلایا۔ یہاں
تک کہ جنت و دوزخ بھی مجھے بتلائے گئے فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ پس وحی کی گئی میری طرف کہ تم آزمائے جاؤگے اپنے قبروں میں مانند یا نزدیک یہہ راوی کا شک ہی کہ کہا مجھے یاد نہیں کہ بی بی اسماء ان کلموں سے کونسا
کلمہ کہا مثلا کہا یا قریبا۔ یعنے تم فتنہ کئے جاؤگے اپنے قبروں میں مسیح دجال کے فتنے کے مانند یا اس فتنے کے قریب يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ کہا جائیگا کیا ہی
تیری سمجھ اور پہچانت اس مرد کے ساتھہ یعنے قبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر مبارک لے آئینگے اور میت کو بتلا کے پوچھینگے کہ تو اس مرد کو کیا جانتا ہی اور
اسکے حق میں کیا کہتا ہی فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ۔ یہاں بھی راوی کا شک ہی کہ کہا مجھے یاد نہیں کہ اسماء نے ان دو کلموں سے
کونسا کلمہ کہا مومن کہا یا موقن فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى پس جو بندہ ایمان لایا ہی یا یقین کیا ہی وہ تصویر
شریف دیکھتے ہی پہچانیگا پس کہیگا وہ محمد ہیں و رسول ہیں اللہ کے جو ہمارے طرف معجزات اور ہدایت لے کے آئے فَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَهُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا پس ہم نے قبول
کیا جو کچھہ کہ وہ فرمایا ہی اور راہ حق میں انکی پیروی کی تین بار کہیگا یعنے یہہ سب کلمات تین بار کہیگا یا آخر میں فقط حضرت کا نام نامی تاکید کے لئے یا محبوب کے اسم معظم کی لذت و
حلاوت کے سبب سے تین بار تکرار کریگا **ف** عمدة القاری میں لکھا ہی کہ دو بار لفظ محمد کہیگا اور ایکبار لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیگا فَيُقَالُ نَمْ
صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ لَمُوْقِنٌ بِهٖ پس اسکو کہا جائیگا کہ تو سو جا جس حال میں کہ اپنے اعمال صالحہ سے نفع لینے والا اور بہشت کے لئے آمادہ ہو معتبر ہم یقین جانتے ہیں کہ تو
تصدیق کرنے والا ہی اس پیغمبر کی وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ
شَيْئًا فَقُلْتُهٗ لیکن نفاق رکھنے والا یا شک رکھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ اعتقاد رکھنے میں یعنے راوی کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا ہوں نہیں یاد رکھتا ہوں
کہ اسماء نے منافق کہا یا مرتاب۔ یعنے جب حضرت کی تصویر مبارک بتلاکے پوچھینگے تو منافق یا شکی کہیگا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہہ کون ہی پر سنا ہوں کہ لوگ کچھہ کہتے تھے
سو میں بھی وہی کہا یعنے لوگ جو آپ کو پیغمبر کہتے تھے میں بھی کہا پر دل سے تصدیق نہ کی اسکو عذاب ہوگیا

باب تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى اَنْ يَّحْفَظُوا الْاِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوْا مَنْ وَّرَاءَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ۔ یہہ باب ترغیب دینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی ایلچیوں کو عبد القیس کے۔ اسبات پر کہ ایمان اور علم کو یاد رکھیں
اور اپنے سوا دوسروں کو بھی اس سے خبر دیں۔ اور مالک بن حویرث نے کہا کہ حضرت نے ہم کو فرمایا اب تم اپنے لوگوں کے طرف پھر جاؤ اور انکو سکھلاؤ یعنے ایمان
اور شرعی احکام کی انکو تعلیم کرو۔ مولف نے یہہ حدیث یہاں تعلیق کے طور پر لائی اور باب صلوٰۃ و ادب میں اسکو بطریق موصول کے لایا ہی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ
اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى
قَالُوْا اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا
بِاَمْرٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا
الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ
الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرِ
وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَاءَكُمْ۔ اس حدیث کی شرح باب اداء الخمس من الایمان میں گذری پھر بیان تکرار کی حاجت نہی۔
جب یہہ حدیث مؤلف کو دو راوی سے پہنچی اسواسطے دو باب میں لایا

باب الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْاَلَةِ النَّازِلَةِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ محض ایک مسئلہ
علم دریافت کرنے کے لئے کسی جگہہ پر جائے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ
قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُ

عقبۃ والتی تزوج بہا فقال لہا عقبۃ ما اعلم انک ارضعتنی ولا اخبرتنی فرکب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف وقد قیل ففارقہا عقبۃ ونکحت زوجا غیرہ عقبہ سے مروی ہے کہ اسنے ابی اہاب کی دختر سے اپنی تزویج کی۔ تب ایک عورت آئی اور کہا کہ
عقبہ کو اور اسکی لڑکی کو جو اسنے اب نکاح کیا ہے مینے دودھ پلایا ہے۔ پس عقبہ نے اس عورت سے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ تو نے دودھ پلایا ہو مجھے اور نہ تو نے خبر دی مجھے۔ پس
عقبہ سوار ہوا اور محض یہہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حضرت کے پاس مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا اور حضور شریف مین پہنچ کے یہہ احوال ظاہر کیا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ تو کس طرح
معاشرت کریگا اس لڑکی سے حالانکہ کہا گیا کہ تو اسکا برادر رضاعی ہے۔ پس عقبہ نے اس لڑکی سے جدائی لی اور اسکو طلاق دیا۔ اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہوا۔ جاننا چاہئے
کہ عقبہ نے جو یہہ جدائی لی تو یہ تقوی کی رو سے تھی ورنہ ایک عورت کے قول پر رضاعت ثابت ہوتی نہین مگر امام احمد کے پاس مرضعہ یعنے دایہ اگر اقرار کرے کہ مینے دودھ پلایا ہے رضاعت ثابت
ہوتی ہے

باب التناوب فی العلم یہہ باب اس بیان مین ہے کہ کسب علم مین نوبت یعنے باری مقرر کرین **حدثنا** ابو الیمان قال انا شعیب عن الزہری
ح قال وقال ابن وہب انا یونس عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور عن عبد اللہ بن عباس عن عمر رضی اللہ قال (وہیب)
کنت انا وجار لی من الانصار فی بنی امیۃ بن زید وہی من عوالی المدینۃ وکنا نتناوب النزول علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینزل یوما وانزل یوما فاذا نزلت جئتہ بخبر ذلک الیوم من الوحی وغیرہ واذا نزل فعل مثل ذلک فنزل صاحبی
الانصاری یوم نوبتہ فضرب بابی ضربا شدیدا فقال اثم ہو ففزعت فخرجت الیہ ابن عباس نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا کہ
مین اور انصار سے میرا ایک ہمسایہ محلہ بنی امیہ بن زید مین تھا۔ اور وہ محلہ مدینہ منورہ کی بلندی کی طرف تھا۔ مین اور میرا وہ ہمسایہ باری مقرر کرکے حضرت کے حضور مقدس مین جایا کرتے
تھے۔ ایک روز وہ انصاری جاتا اور ایک روز مین جایا کرتا تھا۔ پس جس روز مین جاتا۔ اس روز انصاری کے پاس جاکے اس روز کی وحی وغیرہ وحی کی اسکو خبر دیتا۔ یعنے اگر اس روز حضرت
پر وحی آتی او حضرت اسے خبر دیتے۔ یا وحی نہ آئی ہو حضرت جو علم کی باتین فرماتے مین جاکے اس سے بیان کرتا۔ اور جس روز وہ انصاری حضور نبوی مین جاتا ایسا ہی آکے مجھے خبر دیتا
پس میرا وہ یار انصاری اپنی باری کے روز میرے پاس آیا اور میرے دروازہ پر سختی سے مارا اور پوچھا کہ یہان عمر ہے پس مین نے اسکی بیقراری سے گھبرایا اور باہر نکلا اور اسکے طرف آیا
فقال حدث امر عظیم فدخلت علی حفصۃ فاذا ہی تبکی فقلت اطلقکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لا ادری ثم
دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت وانا قائم اطلقت نساءک قال لا فقلت اللہ اکبر۔ پس وہ انصاری نے کہا کہ ایک بڑا حادثہ رو
دیا ہے یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بی بیون کو طلاق دیکے گوشہ اختیار فرمایا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین یہہ بات سنتے ہی اپنی دختر حفصہ کے پاس آیا
دیکھتا کیا ہون کہ وہ روتی ہے تب مین نے پوچھا آیا تم کو حضرت نے طلاق دی حفصہ نے کہا مین نہین جانتی ہون پھر حضرت کے حضور مین آیا اور کھڑا رہا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی
بی بیون کو طلاق دئیے ہو فرمایا نہین۔ پس مین نے کہا اللہ اکبر یعنے حضرت بی بیون سے خفا ہوکے ایک مصلحت کے لئے جو گوشہ اختیار فرمایا اور وہ انصاری اسکو جو طلاق پر
حمل کیا عمر رضی اللہ عنہ نے اسپر تعجب کرکے کہا اللہ اکبر

باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم اذا رای ما یکرہ۔ یہہ باب اس بیان مین ہے کہ وعظ و
تعلیم کے وقت غصہ کرنا جایز ہے اگر واعظ و معلم ایسی چیز کو دیکھے جو اسکو مکروہ رکھے **حدثنا** محمد بن کثیر قال اخبرنی سفیان عن ابن ابی خالد عن
قیس بن ابی حازم عن ابی مسعود الانصاری قال قال رجل یا رسول اللہ لا اکاد ادرک الصلوۃ مما یطول بنا فلان ابو مسعود
نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت فیضدرجت مین آکے عرض کی یا رسول اللہ نزدیک نہین ہے کہ مین نماز کو پاؤن کسواسطے کہ فلان شخص نماز کو دراز کرتا ہے۔ فلان کنایہ ہے
معاذ ابن جبل سے۔ اور ادراک سے مراد جماعت نماز ہے۔ یا مراد یہہ ہے کہ نماز کے ارکان حضور اور راحت کے ساتھ ادا ہو سکتے نہین۔ اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ یہہ
مرد شاکی ایک مزدور تھا کہ تمام روز رنج و مشقت کھینچتا تھا اور شب کو اپنے گھر آتا اور معاذ ابن جبل اس جماعت کے امام تھے اور نماز عشا مین قراءت طویل پڑہتے تھے سو ایسے ہی محنت
کش لوگون پر وہ درازی گران آتی تھی اس لئے اسنے معاذ کا شکوہ کیا۔ فما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ اشد غضبا من یومئذ فقال
ایہا الناس انکم منفرون فمن صلی بالناس فلیخفف فان فیہم المریض والضعیف وذا الحاجۃ ابو مسعود کہتے ہین کہ حضرت کو وعظ مین
سخت غضبناک اس روز سے زیادہ نہین دیکھا سو فرمایا لوگو کیا تم اللہ کی عبادت سے لوگ کو بھگاتے ہو۔ پس جو کوئی نماز پڑہے لوگون کے ساتھ یعنے انکی امامت کرے۔ تو چاہئے کہ

تخفیف کرے اور قراءت کی تطویل حد افراط کو نہ پہنچاوے۔ پس مقتدیان لوگوں میں بیمار اور ناتوان اور حاجتمند رہا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلد نماز سے فارغ ہو ویں **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ابو عامر العقدی قال ثنا سلیمان بن بلال المدنی عن ربیعۃ ابن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجھنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالہ رجل عن اللقطۃ فقال اعرف وکاءھا او وعاءھا وعفاصھا ثم عرفھا سنۃ ثم استمتع بھا فان جاء ربھا فادھا الیہ زید بن خالد روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں آپکے لقطہ سے سوال کیا۔ لقطہ اسکو کہتے ہیں کہ کوئی تھوڑی سی چیز کسی کے ہاتھ سے راہ میں گر جاوے سو فرمایا کہ تو پہچان بند مشک یا کوئی خریطہ یا پیالہ یا پارہ پوست کو پھر بیان کیا کہ اسکا ایک سال یعنے ایک سال تک اسکو حفاظت سے رکھکے اس چیز کی صفت بیان کر تا رہ اور اسکے بعد اس چیز سے فائدہ لے۔ اور اگر اس اثنا میں اسکا مالک آجاوے وہ چیز اسکو پہنچاوے فقال فضالۃ الابل پھر سائل نے کہا اگر وہ لقطہ اونٹ ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہی۔ فغضب حتی احمرت وجنتاہ او قال احمر وجھہ پس حضرت غضب میں آئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہوا۔ اور حضرت غضب میں آنیکا سبب یہہ تھا کہ سائل نے نہیں سمجھا اپنی سوء فہمی سے لقطہ کا قیاس شتر پر کیا۔ او لقطہ کے معنے خوب درک نہ کیا کہ وہ ایسی چیز ہی کہ مالک کے ہاتھ سے گر جاوے اور وہ نجانے کہ وہ کہاں گری فقال ما لک ولھا معھا سقاءھا وحذاءھا ترد الماء وترعی الشجر فذرھا حتی یلقاھا ربھا پھر فرمایا تو کیا کریگا اس شتر کو کہ اسکا مشک اسکے ساتھ ہی یہہ کہا ہی اسکے شکم سے کہ سو اسطیکہ وہ اسمیں بھر تا ہی اور چند روز اسپر اکتفا کرتا ہی۔ اور اسکے پاؤں اسکے ساتھ ہیں کہ انسے پانی پر وارد ہوتا ہی اور اشجار چرتا ہی۔ پس جب شتر ایسا ہو اسکو چھوڑ دے یہاں تک کہ اسکا مالک اس سے ملے قال فضالۃ الغنم قال لک او لاخیک او للذئب پھر سائل نے پوچھا جو بکری گم ہو اہو اسکا حکم کیا ہی تو فرمایا تیرے واسطے ہی یعنے اسکے مالک کی تلاش اور انتظار کئے پر اگر اسکا مالک نہ آوے تب وہ تیرے ہی واسطے ہی۔ یا تیرے بھائی کے جو اسکا مالک ہو یا کوئی دوسرا شخص جو اس لقطہ کو پایا ہو۔ یا لالند کے لئے ہی اگر کسی آدمی کے ہاتھ نہ لگا ہو **حدثنا** محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامۃ عن برید عن ابی بردۃ عن ابی موسی قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء کرھھا فلما اکثر علیہ غضب ثم قال للناس سلونی عما شئتم۔ ابو موسی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے چیزوں سے پوچھے گئے جو آپکو ناخوش رکھتے تھے۔ پس جب زیادہ سوال کئے گئے تو آپ غضب میں آئے اور لوگوں کو فرمایا کہ تم جو کچھ چاہتے ہو میرے سے پوچھو فقال رجل من ابی یا رسول اللہ قال ابوک حذافۃ فقام آخر فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولی شیبۃ پس ایک مرد پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی فرمایا تیرا باپ حذافہ ہی۔ پھر دوسرا اٹھ کھڑا اور پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی فرمایا تیرا باپ سالم ہی شیبہ کا غلام گو یا لوگ کو ان سائلوں کے نسب میں کلام تھا سو اسطے انہوں نے چاہا کہ حضرت سے ایک تصریح واقع ہو فلما رای عمر ما فی وجھہ قال یا رسول اللہ انا نتوب الی اللہ عز وجل پس جب عمر فاروق نے حضرت کے چہرۂ مبارک پر آثار غضب کے دیکھے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہیں طرف اللہ عز وجل کے۔ اور کثرت سوال سے حضرت غضب میں آنیکا یہہ سبب ہی کہ جو چیز کہ دین کے ضروریات سے نہو اسکے سوال کرنے سے منع کئے گئے تھے اور یہہ سبب بھی تھا کہ لوگ جسقدر باتیں زیادہ پوچھتے اسقدر مشقت میں رہتے تھے **باب** من برک علی رکبتیہ عند الامام او المحدث یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ دو زانو بیٹھے امام یا محدث کے پاس **حدثنا** ابو الیمان قال انا شعیب عن الزھری قال اخبرنی انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فقام عبد اللہ بن حذافۃ فقال من ابی قال ابوک حذافۃ ثم اکثر ان یقول سلونی فبرک عمر علی رکبتیہ زہری نے کہا کہ انس نے مجھے خبر دی کہ پیغمبر خدا باہر تشریف لائے۔ تب عبد اللہ بن حذافہ کھڑا رہا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی۔ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہی۔ پھر زیادہ فرمانے لگے کہ سوال کرو مجھ سے جو چاہتے ہو پھر جب عمر فاروق نے دیکھا کہ لوگوں کا زیادہ سوال کرنا حضرت کو ناخوش آیا اور باوجود اسکے فرماتے ہیں کہ سوال کرو میرے سے جو چاہتے ہو تب وہ دو زانو بیٹھا اور حضرت کی ناخوشی دیکھنے سے تجدید کی اور کہا فقال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ثلثا فسکت کہا کہ راضی ہوے ہم اس بات پر کہ رب ہمارا اللہ ہی اور دین ہمارا اسلام ہی اور نبی ہمارے محمد ہیں تین بار کہے۔ پس حضرت خاموش ہوے اور آپ کا غضب ساکن ہوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **باب** من اعاد الحدیث ثلثا لیفھم یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ حدیث کا اعادہ تین بار کرے تا سمجھ میں آوے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا وقول الزور فما زال یکررھا پس فرمایا الا وقول الزور یہہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہی مؤلف نے وہ پوری حدیث موصول شہادت کے باب میں لایا ہی۔ یہہ جھوٹی بات سے پرہیز کرنے کے لئے

تنبیہ فرمائی اس کلمہ جھوٹی گواہی سے مراد ہی ہمیشہ اس قول کی تکرار کرتے تھے وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا اور کہا ابن عمر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا پہنچایا میں تمکو تین بار؟ اور ابن عمر نے کہا کہ حضرت لفظ ہل بلغت تین بار فرمایا یعنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں جب احکام کا بیان کیا اور وعظ ونصیحت سے فارغ ہوئے یہ کلمہ تین بار فرمایا یعنے کیا میں نے تمکو احکام نہیں پہنچائے

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا انس سے روایت ہی کہ حضرت کی عادت شریف تھی کہ جب کلام کرتے فائدہ مندبات کو تین بار دوہراتا خوب سمجھا جاوے اور جب کسی قوم پر آتے اور سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔ کہتے ہیں کہ اس سلام سے مراد ملاقات کا سلام نہیں بلکہ اذن طلبی کا سلام ہی۔ اور بعضوں نے کہا ہی کہ حضرت کی عادت مبارک یہہ تھی کہ جب کسی قوم پر آتے اول اذن طلبی کا سلام کرتے۔ دوسرا تحیت کا۔ تیسرا وداع کا۔ لاکن ثبوت کو نہ پہنچا کہ ہمیشہ آپکا یہی معمول تھا ہان شاید کہ کبھی ایسا واقع ہوا ہو۔ واللہ اعلم

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ابن عمر نے کہا کہ حضرت ہمارے ایک سفر میں جدا ہو گئے جو ہم نے سفر کیا تھا۔ پھر پایا ہمکو اور ہمنے تاخیر کی تھی نماز عصر میں اور اسوقت ہم وضو کر رہے تھے پھر ہم پاؤں دہونے لگے تو جلدی کے سبب بالاستیعاب دہونے میں ہم سے قصور واقع ہوا پس حضرت نے بلند آواز سے ندا کی کہ ویل ہی نہیں دہوئے گئے ٹخنوں کو آتش دوزخ سے ایسا دو بار فرمایا یا تین بار۔

بَاب تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ مرد اپنی کنیز اور اپنے اہلخانہ کو علم دینی اور احکام شرعی سکھلاوے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ ابوبردہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ہیں کہ انکو دونا ثواب ہی پہلا وہ مرد ہی جو اہل کتاب سے ہو یعنے یہودی یا نصرانی ہو۔ پہلے اپنے نبی پر ایمان لایا تھا۔ پھر محمد خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام پر بھی ایمان لایا مسلمان ہوا۔ دوسرا وہ غلام ہی جو کسیکا مملوک تھا اللہ تعالی کا حق اسکی طاعات وعبادات سے ادا کیا۔ اور اپنے مالکوں کا حق بھی ادا کیا یعنے اطاعت فرمانبرداری کی وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ تیسرا وہ مرد ہی کہ اسکے پاس اسکی کنیز تھی اسکو تصرف میں رکھا تھا۔ پھر اسکو ادب سکھلایا اچھا ادب سکھلانا اسکا اور اسکو احکام دین کی تعلیم کی اچھی تعلیم کرنی اسکی پھر اسکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لایا۔ پس اس شخص کو دو اجر ہیں بعض علما نے لکھا ہی کہ ایک اجر تادیب وتعلیم کا ہی دوسرا اجر آزادی اور تزویج کا بلکہ آزادی سے اسکو اجر کی امید ہی خواہ اپنے نکاح میں لاوے یا نلاوے کسلیے کہ کنیز اپنی آزادی کے بعد دوسرے کے نکاح میں بھی آسکتی ہی ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ پھر عامر شعبی نے اپنے راوی صالح سے کہا کہ عطا کیا ہم نے تجھکو یہہ مقالہ بغیر کچھ رنج ومشقت کے حالانکہ اس سے کم چیز کے واسطے لوگ سفر اور سواری اختیار کرکے مدینہ کے طرف جاتے تھے

بَاب عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ امام عورتوں کو وعظ ونصیحت کرے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ عطا نے کہا کہ مینے ابن عباس سے سنا کہ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں پیغمبر خدا پر کہ فرمایا یا عطا نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابن عباس پر کہ کہا مقرر پیغمبر خدا مسجد سے یا مردوں کی صف سے باہر آئے اور عورتوں کی صف کی طرف تشریف لائے اور بلال حضرت کے ہمراہ تھے۔ اور حضرت کو گمان ہوا کہ آپنے جو وعظ فرمایا عورتوں نے نہیں سنا پس انکو وعظ فرمانے لگے اور انکو صدقہ کا حکم فرمایا۔ پس عورتوں نے اسوقت اپنے کانوں سے جھمکے اور انگلیوں سے انگوٹھیاں نکالکے دینے لگے اور بلال اپنے کپڑے میں لیتے تھے وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسمعیل نے کہا کہ ایوب سے سنا اور اسنے عطا سے

اور عطا نے جزم کیا ہی کہ یہہ قول ابن عباس کا ہی جو کہا کہ گواہی دیتا ہوں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ یہہ تعلیقات سے مؤلف کے ہی کسو واسطے کہ اسمعیل کی رحلت مؤلف کی سال ولادت میں ہے

باب الحرص علی الحدیث یہہ باب حرص کرنے میں استماع حدیث کے ہی **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنی سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ قال قیل یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ظننت یا ابا ہریرۃ ان لا یسألنی عن ہذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث۔ اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ ابو ہریرہ روایت ہی کہ اُسنے حضرت سے پوچھا کہ لوگون سے بڑا سعادتمند قیامت کے دن آپکی شفاعت کے لئے کون ہی حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ہریرہ مقرر میں جانتا تھا کہ یہہ حدیث تیرے سے آگے کوئی مجھسے نہ پوچھیگا اسلئے کہ میں نے دیکھا جو تو حرص رکھتا ہی حدیث کے سننے پر۔ آپ جانتے کہ لوگون سے سعادتمند قیامت کے دن میری شفاعت پانے کے لئے وہ شخص ہی جو کلمۂ طیبہ اپنے خلوص دل سے یا نفس سے پڑہا یہہ شک راوی کا ہی کہ لفظ قلب فرمایا یا نفس یہان ہر دو کے ایک ہی معنے ہین **باب کیف یقبض العلم** یہہ باب اس بیان مین ہی جو علم لوگون سے کسطرح قبض کیا جاویگا وکتب عمر بن عبد العزیز الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم وذہاب العلماء عمر بن عبد العزیز نے ابی بکر بن حزم کو لکھا کہ تو دیکھ کہ تیرے پاس حضرت کی احادیث سے جو موجود ہو اسکو لکھہ قید قلم کر۔ کسو واسطے کہ علم محو ہو جانے اور علما اٹھہ جانے سے میں ڈرتا ہون۔ لکھے ہین کہ قرن اول مین حفظ حدیث پر ہی اعتماد تھا نہ لکھنے پر۔ عمر بن عبد العزیز نے اپنے زمانے مین خوف کیا کہ جب علما زمانے سے اٹھہ جائنگے تو علم جاتا رہیگا۔ اسلئے کتابت سے ضبط کرنیکا حکم کیا اور فرمایا ولا تقبل الا حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قبول مت کر مگر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم اور چاہئے کہ علم کو ظاہر اور آشکارا کرین۔ اور بیٹھین یعنے علم پڑہانے اور احکام دین سنانے کے لئے۔ اور فیض پہنچاوین نا جاننے والے لوگ جو نہین جانتے ہین۔ فان العلم لا یہلک حتی یکون سرا پس مقرر علم ہلاک نہین ہوتا ہی جب تک پوشیدہ رہتا ہی۔ اور جب پوشیدہ ہوتا ہی لوگون سے جاتا رہتا ہی **حدثنا** العلاء بن عبد الجبار حدثنا عبد العزیز بن مسلم عن عبد اللہ بن دینار بذلک یعنی حدیث عمر بن عبد العزیز الی قولہ ذہاب العلماء علاء اور عبد العزیز نے عبد اللہ سے روایت کی کہ حدیث عمر بن عبد العزیز کی لفظ ذہاب العلما تک ہی **حدثنا** اسمعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی لوگون سے علم نہین قبض کرتا ہی یعنے نہین لے لیتا بطور کھینچ لینے کے کہ کھینچ لے اسکو اپنے بندون سے یعنے علما کے سینے سے علم محو نہین کرتا ہی بسبب اپنی رحمت وعنایت کے جو علما پر مبذول رکھتا ہی ولکن یقبض العلم بقبض العلماء ولیکن علم کو قبض کرتا ہی علما کو اٹھا دینے سے حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا یہان تک کہ جب باقی نہ رکھے کسی عالم کو۔ تب پکڑینگے لوگ جاہلون کو سردار فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا پھر وے سوال کئے جاتے ہین اور فتوے دیتے ہین بغیر علم کے۔ پس آپ گمراہ ہوتے ہین اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے ہین قال الفربری حدثنا عباس قال ثنا قتیبۃ قال حدثنا جریر عن ہشام نحوہ فربری جو راوی ہین سے امام بخاری کے ہی کہتا ہی کہ بخاری نے کہا کہ حدیث کی ہمسے عباس نے کہا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جریر نے ہشام سے مانند اسکے **باب ہل یجعل للنساء یوم علی حدۃ فی العلم** یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا ٹھہرایا جاوے خاص عورتون کے واسطے ایک روز علیحدہ علم دینی واحکام شرعی سکھلانے کے لئے **حدثنا** ادم قال ثنا شعبۃ قال حدثنی ابن الاصبہانی قال سمعت ابا صالح ذکوان یحدث عن ابی سعید الخدری قال قال النساء للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوما من نفسک فوعدہن یوما لقیہن فیہ فوعظہن وامرہن فکان فیما قال لہن ما منکن امرأۃ تقدم ثلثۃ من ولدہا الا کان لہا حجابا من النار فقالت امرأۃ واثنین فقال واثنین ابو سعید خدری نے کہا کہ عورتون نے حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ مردون نے آپکے حضور مین ہم پر غلبہ کیا یعنے وے ہمیشہ آپکی ملازمت مین رہتے ہین اور علم فیض لیتے ہین اور ہم انکی مزاحمت کر سکتے نہین۔ پس ہمارے واسطے اپنے وقت سے علیحدہ ایک روز ٹھہرائیے۔ پس حضرت نے اُن عورتون سے اس روز کا وعدہ فرمایا کہ جسروز انسے ملے اور انپر

وعظ و نصیحت کی اور انکو جو حکم فرمانا تھا فرمایا اور ایک وعظ میں فرمایا کہ تمہارے سے کوئی عورت نہیں کہ اپنے آگے اپنے تین بچوں کو بھیجے مگر یہہ کہ وہ آتش دوزخ سے پردہ ہو وینگے - تب ایک عورت نے کہا
اگر دو بچے روانہ کرے - فرمایا دو بچے بھی ہوں تو بھی پردہ ہو وینگے **حدثنا** محمد بن بشار قال ثنا غندر قال ثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الاصبهانی عن
ذکوان عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا و عن عبد الرحمن بن الاصبهانی قال سمعت ابا حازم عن ابی هریرة یعنی شعبہ نے
دو سند سے روایت کی ہی ایک ابو سعید سے دوسری ابوہریرہ سے قال ثلثة لم یبلغوا الحنث ابوہریرہ نے کہا تین بچوں سے مراد وہ ہیں جو بلوغ کو نہ پہنچے ہوں کس واسطے کہ کم عمر بچوں کے ساتھ
ماؤوں کو بڑی محبت اور شفقت ہوا کرتی ہی - پس انکی موت کی مصیبت بھی زیادہ ہوگی اور صبر بھی درد و مصیبت کے اندازہ پر ملیگی **باب** من سمع شیئا فلم یفهمه فراجعه
حتی یعرفه یہہ باب اس شخص کے بیان میں ہی کہ معلم سے ایک بات سنی اور فہم کیا پھر سوال کرنے لگا حتی کہ اسکو سمجھے **حدثنا** سعید بن ابی مریم قال انا نافع بن عمر
قال حدثنی ابن ابی ملیکة ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم کانت لا تسمع شیئا لا تعرفه الا راجعت فیه حتی تعرفه
یعنی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نہیں سنتے کسی بات کو جو نہیں سمجھتیں مگر یہہ کہ پھر حضرت سے رجوع کرتیں یہاں تک کہ اسکو سمجھے سو وان النبی صلی الله علیه وسلم قال من حوسب
عذب اور حضرت نے فرمایا جسنے حساب کیا گیا عذاب کیا گیا کس لئے کہ جب حساب کیا جائیگا تو اپنے برے اعمال پر واقف ہو جائیگا - یہہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی قالت
عائشة فقلت اولیس یقول الله عز وجل فسوف یحاسب حسابا یسیرا بی بی عائشہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حق تعالی
نہیں فرمایا ہی کہ قریب ہی کہ حساب کیا جائیگا حساب آسان قالت فقال انما ذلک العرض ولکن من نوقش الحساب یهلک بی بی کہتی
ہیں کہ حضرت نے فرمایا نہیں ہی یہہ حساب آسان مگر ظاہر کرنا اعمال کا - لاکن جسنے مناقشہ کیا گیا حساب میں وہ ہلاک ہوا - **ف** تفسیر عزیزی میں اس آیت کے تحت میں لائے
ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ بی بی عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ حساب یسیر کیا ہی آپ نے فرمایا کہ حساب یسیر وہ ہی کہ بندہ کے نامۂ اعمال اسکو دکھلا دینگے - اور آواز آئیگی کہ ای میرے بندے
مسلمان جو تونے بندگی کی سو میں نے قبول کی - اور جو تونے خطا کی سو میں نے بخشدی پھر اس سے سوال نہوگا کہ جو باتیں کرنی تھیں سو تونے کیوں نکیں اور جو نکرنی تھیں سو کیوں کیں فاما من
نوقش فی الحساب عذب یعنے پھر جس شخص سے تکرار اور پوچھ پاچھ ہوئی تو وہ شخص آفت میں پڑا اسواسطے کہ اسوقت کوئی عذر گناہ کا پیش کیا نجاویگا - اور گناہ سے کوئی خالی
نہیں ہی وینقلب الی اهله مسرورا اور پھریگا اپنے اہل کی طرف خوش ہو کر نہ اسکو خوف عذاب کا رہیگا اور نہ خجالت جھڑکی اور غصے کی لاحق ہوگی بلکہ نجات کی خوشی اہل
عیال کے ملنے کی خوشی کے ساتھ ملکر ایک عجیب راحت اسکو نصیب ہوگی کہ کوئی کیفیت اسکی برابری کر نہیں سکتی - اور مراد اہل سے یہانہ حوریں اور دنیا کی عورتیں ہیں جو اسکے نکاح میں تھیں اور بہشت
میں ملینگے - اور دوسرے ناتے رشتے والے جو حشر میں اسکے حساب و کتاب کی اطلاع کے واسطے منتظر کھڑے ہونگے انتہی **باب** لیبلغ العلم الشاهد الغائب قاله ابن
عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم یہہ باب اس بیان میں ہی کہ علم کی مجلس میں جو شخص حاضر ہے اور سنے چاہیے کہ غائب کو پہنچاوے روایت کی اسکو ابن عباس نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیه وآله وسلم سے **حدثنا** عبد الله بن یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنی سعید هو ابن ابی سعید عن ابی شریح انه قال لعمرو بن
سعید وهو یبعث البعوث الی مکة ائذن لی ایها الامیر احدثک قولا قام به رسول الله صلی الله علیه وسلم الغد من یوم الفتح
سمعته اذنای ووعاه قلبی وابصرته عینای حین تکلم به حمد الله واثنی علیه ثم قال ان مکة حرمها الله ولم یحرمها الناس فلا یحل
لامرئ یؤمن بالله والیوم الاخر ان یسفک بها دما ولا یعضد بها شجرة - عمرو بن سعید جب یزید پلید کی طرف سے والی مدینہ تھا اور اسوقت عبد اللہ
بن زبیر مکہ معظمہ میں تھے - اور یزید پلید کی بیعت و اطاعت سے انکار کی تھی سو عمرو بن سعید ایک فوج کہ معظمہ کی طرف انکی جنگ و قتال پر روانہ کرتا تھا - اسوقت ابو شریح نے عمرو بن سعید سے
کہا کہ ای امیر مجھے اذن دیجئے تا ایک حدیث بیان کروں جو حضرت نے اسکے ساتھ قیام کیا یعنے خطبہ پڑھا فتح مکہ کے اگلے ایک روز - وہ حدیث کہ جو سنی ہی میرے کان اور محفوظ رکھی ہی میرے دل نے اور دیکھے
ہیں میری آنکھیں جسوقت کہ حضرت نے اسکے ساتھ تکلم کیا کہ اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا مقرر کہ وہ شہر ہی کہ اسمیں جنگ و جدال اللہ نے حرام کیا - نہ لوگوں نے اپنی طرف حرام ٹھہرایا ہے
وہی آسمانوں سے حرام کیا گیا - پس جو شخص کہ خدا تعالی پر اور روز قیامت پر ایمان لایا ہو اسکو حلال نہیں کہ مکے میں خونریزی کرے اور وہاں کے درخت کو کاٹے فان احد ترخص
لقتال رسول الله فیها فقولوا ان الله قد اذن لرسوله ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها الیوم کحرمتها
بالامس ولیبلغ الشاهد الغائب اور اگر کوئی رخصت قتال کا قائل ہووے اسباتکی دلیل سے کہ رسول خدا نے اسمیں قتال کیا ہی فتح مکہ کے دن - تو اسکو کہو کہ مقرر اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اس

قتال کا اذن دیا تھا اور تم کو اذن نہین دیا ہی - پھر حضرت نے فرمایا کہ اذن نہین دیا مجھے اللہ تعالی نے مگر ایک ساعت دن اس روز پھر حرمت اسکی اعادہ کی آج کے روز جیسا کہ کل تھی یعنے اسکے آگے تھی پس چاہیے
کہ جو حاضر ہی یہہ بات غائب کو پہنچاوے - فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا تُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ
پھر لوگون نے ابو شریح سے پوچھا کہ جب تو نے یہہ حدیث بیان کی عمرو بن سعید نے سنکر کیا کہا - تب ابو شریح نے خبر دی کہ عمرو بن سعید نے کہا کہ مین تیرے سے زیادہ جانتا ہون ای ابو شریح کہ مکہ نہین پناہ
دیتا ہی کسی گنہ گار کو اور نہ کسیکا خون کرکے بھاگنے والیکو اور نہ چوری کرکے فرار ہونے والیکو - یعنے ایسے گنہ گارون سے کوی التجا لاوے اسپر حد قایم کرنے سے تو مکہ پھیر نہین رکھتا ہی بلکہ اسپر حد
شرعی جاری کیا جاتا ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَرْبَةٌ خِيَانَةٌ - مولف نے کہا خربہ کے معنے خیانت ہی - پوشیدہ نرہے کہ عمرو بن سعید کا ظاہر کلام حق ہی - لاکن اس کلام سے اسنے یہہ
ارادہ کیا کہ عبد اللہ بن زبیر عاصی ہی اور حرم کی پناہ لی ہی اسواسطے اس سے جنگ کیا جاتا ہی اس کا یہہ فہم باطل ہے کس لئے کہ ابن زبیر کسی معصیت کے مرتکب نہین ہوئے تھے اور وہ صحابی تھے اور منصب
خلافت کیلئے یزید پلید سے وہی زیادہ لایق اور اولی تھے - اور مسلمانونکی ایک جماعت کثیر انسے بیعت کی تھی - پس ابن زبیر حق پر تھے اور یزید ناحق پر خذلہ اللہ تعالی حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذکر کیا ابی بکرہ نے پیغمبر خدا کا - یا ذکر کیا پیغمبر خدا نے - مخفی
نرہے کہ اس حدیث مین اختصار کیا ہی - گویا ایک حدیث لایا کہ جسمین ذکر شریف حضرت کا کیا - اور ایک کلام لایا کہ قول آپکا فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ آخر تک اس حدیث کا ٹکڑا ہی قَالَ فَإِنَّ
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا - فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور مال - محمد بن سیرین
نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ ابو بکرہ نے کہا واعراضکم یعنے اور آبرو تمہاری حرام ہی تمہارے اوپر کی حرمت کے مانند جو یہہ روز عرفہ ہی - اور تمہارے مہینے کی حرمت کے مانند جو یہہ ذی الحجہ ہی أَلَا لِيُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ دانا اور آگاہ رہو چاہیئے کہ تمہارے سے جو حاضر رہے یہہ حکم غائب کو پہنچاوے وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ ذَلِكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ اور تھا محمد بن سیرین کہ کہتا تھا سچ فرمایا پیغمبر خدا نے اور تھا وہ فرمانا آپکا الا ہل بلغت دو بار - آگاہ رہو آیا پہنچا مین احکام دین کے
یہہ کلمہ دو بار ارشاد فرمایا لفظ الا ہل بلغت تکملہ ہی حدیث کا - اور قول کان محمد سے کان ذلک تک جملہ معترضہ ہی درمیان کلام کے - ایسا ہی کہا شارحون نے اور اسکی تصویب کی

بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب اس گناہ کے بیان مین ہی کہ کسی نے جھوٹھ باندھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نعوذ باللہ منہا حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ - ربعی نے کہا کہ مین نے علی ابن ابیطالب سے سنا کہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مت جھوٹھ کہو مجھ پر پس جسنے جھوٹھ کی نسبت میری طرف کی تو وہ
داخل ہوگا دوزخ مین - یہہ کبیرہ گناہون سے ہی حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ
وَفُلَانٌ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ - عبد اللہ بن زبیر کہتے ہین کہ مین نے اپنے باپ سے کہا کہ مین
آپ سے نہین سنتا ہون کہ روایت حدیث کی کرین پیغمبر خدا سے جیسا روایت کرتے ہین فلان فلان - تب زبیر کہنے لگے ای لڑکے آگاہ رہ کہ مین حضرت سے جدا نہین رہا ہون یعنے
ہمیشہ حاضر حضور رہا کرتا تھا - لاکن انہی جناب سے سنا ہی کہ فرمایا کرتے جسنے جھوٹھ کی نسبت میری طرف کی تو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین ٹھہرا لے - اسواسطے زبیر رضی
اللہ عنہ روایت حدیث سے بہت خوف رکھتے تھے تا کہین خطا نہو جاوے - اور جو دوسرے بزرگون نے حدیث کی روایت بکثرت کی ہی انکو اپنے کثرت حفظ پر اعتماد کلی تھا با این ہمہ
احتیاط کیا کرتے تھے جزاہم اللہ تعالی - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا
كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ - عبد العزیز نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے مقرر مانع ہوتی ہی
مجھ کو تمہارے ساتھ حدیث بیان کرنے سے یہہ بات جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہین کہ جسنے دیدہ و دانستہ مجھ پر جھوٹھ باندھا - پس چاہیئے کہ ٹھہرالیوے اپنا ٹھکانا دوزخ مین - اس
حدیث مین عمداً جھوٹھ باندھنا واقع ہوا اور زبیر کی حدیث مین بھی ایک ایسی ہی روایت آئی ہی اور جزا بھی کذب عمد پر مترتب ہی - غرض حدیث کی روایت مین بڑا احتیاط
کرے تا سہو و نسیان نہووے - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سلمہ نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے جسنے میری طرف ایسی بات نقل کی جو

مین لکھی پس چاہیے کہ اپنی جگہہ آتش دوزخ مین ٹھہرالے - یہی پہلی حدیث ہی مؤلف کے ثلاثیات سے کہ اس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تین واسطہ ہین - اور یہی امام بخاری کے کبار مشایخ

سے ہی یعنے بزرگ راویون سے ہی - اور معلوم ہوا کہ یہہ بھی سترہ تابعین سے اخذ حدیث کیا ہی ازانجملہ یزید بن عبید ہی کہ جسکا نام اس حدیث کے اسناد مین مذکور ہی **حدثنا**

مُوسىٰ قال ثنا ابو عوانة عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تسموا باسمي ولا تكنوا

بكنيتي ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ میرے اسم سے مسمّی کرو یعنے میرا نام رکھو جو محمد و احمد ہی - اور کنیت نہ ٹھہراؤ کسیکی میری کنیت سے جو ابو القاسم ہی - کہتے ہین

کہ یہہ ممانعت نام اور کنیت ہر دو کو جمع کرنے سے مراد ہی - حضرت نے اپنے حین حیات اسکو منع فرمایا تھا - تا آپکے نام مبارک کے ساتھ دوسرے کے نام کو اشتباہ و التباس نہو - بلکہ آج بھی بعضے

صورتون مین ہی اشتباہ و التباس باقی ہی جیسا کہ جب کہا جاوے قال ابو القاسم محمد - اس صورت مین اب بھی نام اور کنیت مین جمع کرے **ومن رآني في المنام فقد رآني فان**

الشيطان لا يتمثل في صورتي جسنے مجھے یعنے خواب مین دیکھا میری صورت پر تو مقرر مجھی کو دیکھا - پس تحقیق کہ شیطان میری صورت پر متمثل نہین ہو سکتا ہی کسو اسطے کہ وہ سراپا

مظہر ضلالت ہی - اور حضرت مظہر ہدایت ہین - جاننا چاہیے کہ یہہ حدیث نہایت صحت و قوت مین ہی صحابہ کبار کی ایک جماعت کثیر اسکی روایت کی - اور ایک جماعت اسکے

تواتر کی قائل ہوئی ہی - اور اسکی معنی ایک درازی چیتی ہی امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین بسط کے ساتھ لکھا ہی **ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار**

اور جسنے عمداً مجھہ پر جھوٹھ باندھا پس چاہیے کہ اپنی جگہہ دوزخ مین ٹھہرالے **ف** اسبابین متعدد طریقون اور مختلف عبارتون سے بہت حدیثین آئی ہین چنانچہ شارح اس

مقام مین جو مواہب لدنیہ کا حوالہ کیا بیان اسکا ملخص کلام نقل کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ مسلم مین ابو قتادہ سے مروی ہی **من رآني فقد رأى الحق** یعنے جسنے مجھہ کو دیکھا سو مقرر

حق دیکھا - اور جابر سے مروی ہی **من رآني في المنام فقد رأى الحق** یعنے جسنے مجھہ کو خواب مین دیکھا پس تحقیق مجھی کو دیکھا حق - **وله ايضا من رآني في المنام**

فقد رآني فانه لا ينبغي للشيطان ان يتمثل في صورتي یعنے اور بھی مسلم مین جابر کی روایت سے آیا ہی جسنے مجھہ کو خواب مین دیکھا پس مقرر مجھی کو دیکھا کیونکہ

شیطان کو نہین پہنچتا ہی کہ میری صورت سے متمثل ہو - اور ایک روایت مین آیا ہی **لا ينبغي للشيطان ان يتشبه بي** یعنے شیطان کو نہین پہنچتا ہی کہ میری شبیہ بنالے - اور بخاری

مین ابو قتادہ سے مروی ہی کہ **لا يتراءى بي** اسکے معنے یہہ ہین کہ شیطان نہین سکتا ہی کہ میری شکل سے متمثل ہو - یعنے اگرچہ اللہ تعالی نے اسکو یہہ طاقت دی ہی کہ جس شکل پر چاہے

ظاہر ہوسکے - لاکن حضرت کی شکل سے متشکل ہو سکتا نہین انتہی - **باب كتابة العلم** یہہ باب بیان مین ہی کہ لکھنا علم دین کا صحیفون مین جایز اور ماثور ہی **حدثنا**

محمد بن سلام قال ثنا وكيع عن سفيان عن مطرف عن الشعبي عن ابي جحيفة قال قلت لعلي رضي الله عنه هل عندكم كتاب قال

لا الا كتاب الله او فهم اعطيه رجل مسلم او ما في هذه الصحيفة قال قلت وما في هذه الصحيفة قال العقل وفكاك الاسير ولا يقتل مسلم بكافر ابو جحیفہ نے کہا کہ مین نے

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ آیا تمھارے پاس کچھہ لکھا ہوا ہی - کہا نہین مگر کتاب اللہ یا ایک فہم جو عطا کیا گیا ہی اسکو ایک مرد مسلمان یا وہ جو اس صحیفہ مین ہی - اس صحیفہ کا بیان نسائی

کی روایت مین اسطرح پر آیا ہی کہ حضرت علی نے اپنی شمشیر کی نیام سے ایک کاغذ نکالا اور فرمایا امر جو کہ اس صحیفے مین ہی - مین نے کہا کیا ہی اس صحیفے مین فرمایا دیت یعنے خون بہا کا مذکور ہی یعنے

کسی نے کسیکو ناحق جان سے مار ڈالا تو اسکے خون بہا مین کتنے اونٹ دیا جاے - اصل لغت مین عقل رسی سے اونٹ کا باندھنا ہی - اور اس سے مجاز خون بہا مراد رکھا ہی - کس لئے کہ عرب دیت مین

اونٹ دیا کرتے اور ان اونٹون کو مقتول کے دروازے پر باندھا کرتے تھے سو اس صحیفے مین بیان اسی خون بہا کا اور چھوٹنا قیدیون کا اور نہ قتل کیا جانا مسلمان کا قصاص مین کافر کے مرقوم تھا

ظاہر حدیث شامل ہی کافر حربی اور ذمی ہر دو کو - اسی پر گئے ہین امام شافعی اور امام احمد وغیرہما - اور امام اعظم تخصیص کرتے ہین کافر حربی کے ساتھ بسبب مارے جانے مسلمان کے قصاص مین ذمی کے

انشاء اللہ تعالی یہہ بیان اپنے محل مین آئیگا - **حدثنا ابو نعيم الفضل بن دكين قال ثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان**

خزاعة قتلوا رجلا من بني ليث عام فتح مكة بقتيل منهم قتلوه فاخبر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم فركب راحلته فخطب فقال ان

الله حبس عن مكة القتل او الفيل قال محمد واجعلوه على الشك ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ بنی خزاعہ کے قول والون نے بنی لیث کی قوم سے ایک مرد کو قتل کیا

فتح مکہ معظمہ کے سال مین اپنی قوم سے ایک مقتول کے بدلے مین جو بنی لیث نے ایک خزاعی کو قتل کیا تھا - پس خبر دئے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاملہ سے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو

اور خطبہ پڑھا - اور فرمایا بتحقیق اللہ تعالی نے روکا مکہ سے قتل یا فیل کو - محمد یعنے مؤلف کہتا ہی کہ ٹھہرا رکھو اسکو شک پر یعنے مولف کا شیخ ابو نعیم نے کہا کہ یہی شک کرتا ہی ان دو

لفظون مین کہ اسنے راوی سے قتل سنا یا فیل - اور ابو نعیم کے سوا دوسرے لوگ جیسے عبید اللہ بن موسی جو شیبان سے اور حرب بن شداد جو یحیی سے روایت کرتے ہین لفظ فیل حرف فا سے

لائے ہین وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ
أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ مسلط ہوا اپر یعنے مکے والون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان لوگ آگاہ رہو کہ مکہ معظمہ مین جنگ و قتال کسیکو میرے آگے
یا میرے بعد حلال کیا گیا نہین آگاہ رہو کہ مقرر کہ محترم میرے لئے ایک ساعت دن سے حلال کیا گیا جنگ و قتال کے لئے۔ اور آگاہ رہو کہ اس ساعت مین حرام ہی لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا
وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ
الْقَتِيلِ اسکا خار کاٹا نجاوے اور اسکا درخت تبر مارا نجاوے اور وہان کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی نجاوے مگر وہ شخص کہ اسکی تعریف کرے یعنے وہ پڑی چیز کو مشہور کرے کہ اسکا
بیان کیا کرے تا اسکا مالک پیدا ہو تو اسکو دیدے۔ چنانچہ لقطے کا حکم اسکے محل مین گذرا۔ پس جو شخص کہ مارا اسکو ایک قتیل نے پس اسکے لوگ بہتر ین دو حال رکھتے
ہین یا خون بہا لیا جاوے قاتل سے یا قصاص پہنچایا جاوے۔ یہہ قصاص و خون بہا مقتول کے ورثہ لیتے ہین فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ پس آیا ایک مرد یمن والون سے کہ نام اسکا ابو شاہ تھا اور کہا یا رسول اللہ یہہ حکم میرے واسطے لکھ دیجئے تو فرمایا کہ لکھ دو ابی فلان کو کہ نام اسکا معلوم نہین تھا۔
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ
پھر کہا ایک مرد نے جو قریش سے تھا دوسری ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ مرد عباس ہین کہ اس حکم سے اذخر کو مستثنی کیجئے اذخر ایک قسم کا گھانس ہی ہم اسکو اپنے گھر وتین
اور قبرون مین ڈالتے ہین تو فرمایا مگر اذخر یعنے اذخر اس حکم سے مستثنی ہی ایسا تین بار فرمایا **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ
أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا
عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت کے صحابے کوئی نہین تھا کہ آپ سے حدیث کی روایت مجھ سے زیادہ
کرتا ہو۔ مگر عبد اللہ بن عمرو سے کچھ ہی۔ کس لئے کہ وہ لکھتا تھا اور مین نہین لکھتا تھا۔ اور بعضے اس عبارت کے معنے اسطرح لکھے ہین کہ نہین ہی کوئی شخص کہ حدیثین اسکی زیادہ ہون
میرے احادیث سے مگر جو حدیثین کہ عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہین۔ اس سے لازم آتا ہی کہ عبد اللہ بن عمرو کے احادیث ابو ہریرہ کی حدیثون سے زیادہ ہون حالانکہ یہہ خلاف واقع ہی
کہ امام بخاری نے کہا کہ آٹھ سو شخص کے قریب ابو ہریرہ سے روایت کی ہین۔ اور پانچ ہزار تین سو حدیث انسے منقول ہین۔ اور عبد اللہ بن عمرو سے سات سو حدیث آئے ہین اور عبد اللہ بن عمرو سے جو حدیثین
کم آئے ہین اسکا سبب یہہ لکھتے ہین کہ انکی سکونت مصر مین تھی اس سے سمع حدیث کرنے والے کم تھے۔ اور ابو ہریرہ کی اقامت مدینہ طیبہ مین تھی اور مدینہ مسلمانون کا مقصد و ملجا تھا
ہر طرف سے لوگ وہان آتے تھے اور حدیث انسے سنا کرتے تھے تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ متابعت کی ہی وہب بن منبہ کی معمر نے ہمام سے اور وہ ابو ہریرہ سے
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ ابن عباس سے روایت ہی کہ
جب حضرت پر آپ کے مرض الموت مین درد زیادہ ہوا تو فرمایا کہ کاغذ اور دوات اور قلم میرے پاس لے آو کہ تمہارے واسطے ایک صحیفہ لکھ دون۔ تا میرے بعد تم گمراہ نہون۔ تب عمر رضی اللہ عنہ حاضرون
سے کہنے لگے کہ اسوقت حضرت پر درد کا غلبہ ہی انکی تکلیف کے روادار نہوا چاہئے حالانکہ ہمارے پاس کتاب اللہ ہی کہ جمیع احکام کے ساتھ ناطق ہی اور ہمارے دین کی تکمیل کی خبر دی ہی وہی ہمکو بس
ہی پس حاضرون نے کاغذ اور دوات قلم لا دینے مین اختلاف کیا یہان تک کہ شور و غوغا زیادہ ہوا۔ تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک سے اٹھو نہین سزاوار ہی اور
تم کو نہین پہنچتا ہی کہ میرے پاس گفت و گو کرین یہی حدیث مولف نے کتاب الجہاد مین باب ہل یستشفع الی اہل الذمہ کے باب مین دوسرے اسناد سے ابن عباس سے صاف لایا ہی کہ یہہ اعتراض اس جماعت
پر تھا جو تحریر پر باعث تھے۔ قَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ یعنے اس جماعت کو فرمایا جو کتابت پر باعث تھے کہ چھوڑ دو مجھ کو جس حال مین کہ مین ہون
یعنے اللہ تعالی کے مراقبہ اور اسکے لقا کی آمادگی مین جو مین مشغول ہون یہہ حال بہتر ہی اس سے جو تم مجھ کو بلاتے ہو کتابت کی طرف فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ
الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس ابن عباس باہر آئے جس حال مین کہ کہتے تھے مقرر مصیبت پوری مصیبت وہ ہی جو حضرت کے اور آپ کے
لکھنے کے درمیان حایل ہوی۔ جاننا چاہئے کہ یہہ مقام لغزش اقدام افہام کا ہی۔ شیعہ نے یہان راہ راست گم کیا ہی اور جزم و یقین کے ساتھ کہتے ہین کہ حضرت کا مقصود یہہ تھا کہ خلافت

نامزد جناب مرتضی علی رضی اللہ عنہ کے نام سے لکھدیں۔ لاکن عمر بن الخطاب جو آپ سے عداوت رکھتے تھے مانع ہوئے۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر حضرت چاہتے کہ اپنے بعد علی مرتضی کو خلیفہ ٹھہراویں تو امامت نماز کا حکم بھی انھیں کو کئے ہوتے حالانکہ جناب امیر حضرت کے خدمت فیضدرجت مین حاضر تھے باابن ہمہ ابوبکر صدیق کو مبالغہ کے ساتھہ انکے گھر تک سے حکم امامت کا فرمایا۔ پس شیعہ کا توہم باطل ہی جو دین و ملت کے اساطین کے ساتھہ بدگمانی اور تعصب سے پیدا ہوئی ہی۔ بلکہ یہہ بداعتقادی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہی کس لئے کہ اگر حضرت کا مقصود وہی ہوتا جب حاضرون نے کتابت مین اختلاف کیا صاف فرماتے کہ خلیفہ میرے بعد علی ہی۔ محض کلمہ حق بلند کرنے کے لئے آپنے تو سالہا کافرون کے ساتھہ جنگ کیا اور ایک عالم کو راہ حق دکھلائی اور وے جو کتابت مین اختلاف کیا آپکے صحابہ جان نثار تھے جو آپ کی اطاعت مین اپنے جان و مال کو فدا کیا ولیسون سے ایک کلمہ حق کب پوشیدہ رکھتے پیغمبر کے جناب مین ایسا بداعتقاد رکھنا مسلمان سے نہایت بعید ہی پیغمبر کے بہ نسبت کونسی بداعتقادی اس سے بدتر ہوگی نعوذ باللہ منہا۔ حق یہی ہی کہ حقیقت حال مبہم رہا معلوم نہین کہ کیا لکھنا چاہتے تھے لکن بفحوائے حال یہی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت ضروریات اور اوامر و نواہی پر استقامت اور اولی الامر کی اطاعت اور اہلبیت کرام کی حفظ حرمت کی تاکید رقم فرمانا چاہتے تھے کسواسطے کہ انکو معلوم ہوا تھا کہ آپکے بعد ایک جماعت اسکی رعایت مین قصور کریگی اور جادۂ صراط مستقیم سے قدم باہر رکھیگی۔ جب یہہ سب باتین تاکید و تفصیل کے ساتھ کتاب اللہ مین موجود ہین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نور فراست خداداد سے پائے اور اپنی رائے صائب سے حضرت کے مقصود پر پی لیگئے اور اس بیماری کی حالت مین اس جناب کی تصدیع گوارا نکرکے کہا حسبنا کتاب اللہ۔ حضرت جناب رسالتنے اس حال مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو امامت نماز کا حکم فرمایا اور سب صحابہ نے اقتدا کی یہہ قرینہ انکی خلافت کبری پر دال ہی پس اس کتابت سے اگر انہین کی تصریح خلافت کا ارادہ تھا۔ یہہ بھی ہوسکتا ہی کچھہ دور نہین۔ اور امام قسطلانی نے شرح بخاری کے کتاب الجہاد باب ہل یستشفع الی اہل الذمہ مین لکھا ہی کہ یہہ کتابت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تنصیص خلافت کے لئے تھی۔ لاکن جب حاضرون نے شور و غوغا کیا۔ اور حضرت جناب رسالت کو درد زیادہ ہوا۔ اس بات سے عدول فرمایا کس لئے کہ اسکے اصل پر اعتماد تھا جو امامت نماز ہی۔ اور امام بخاری نے کتاب الطب باب المریض انی وجع مین یہہ حدیث لایا ہی لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِهٖ مقرر مین نے قصد کیا یا چاہا کہ کسیکو بھیجون نزدیک ابوبکر کے اور اسکے پسر عبدالرحمن کے جیسا کہ مسلم کی روایت مین اسکی تصریح آئی ہی وَاَعْهَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ وَیَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ وَعَهْدٌ کَرَم اندیشے سے قول قائلون اور خلافت کی آرزو کرنیوالون کے بعد میرے ثُمَّ یَدْفَعُ اللّٰهُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ جیسا کہ یہہ معنا دوسرے احادیث کا منطوق ہی مؤلف نے اس باب مین حدیث مختصر لایا ہی۔ اور امام مسلم ایک حدیث لایا ہی کہ حضرت نے بی بی عایشہ سے فرمایا کہ ابوبکر اور اپنے برادر کو بلوا تا ایک صحیفہ لکھدون کسواسطے کہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہی کہ آرزو کرنیوالے آرزو کرینگے اور کہینگے کہ اس کام کے لئے مین اولی اور بہتر ہون اباکرتا ہی خدا تعالی اور مسلمین سب لوگون سے مگر ابوبکر سے راضی ہین۔ اور بزار نے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث لایا ہی کہ جسوقت حضرت پر درد زیادہ ہوا تو فرمایا میرے پاس دوات و قلم اور شانہ یا قرطاس لے آؤ کہ ابوبکر کے واسطے ایک سند لکھدون تا میرے بعد لوگ اختلاف نکرین۔ پھر فرمایا معاذ اللہ کہ لوگ ابی بکر کے باب مین اختلاف کرین یہہ حدیث نص صریح ہی اس بات پر جو ہم نے کہی۔ اور اس بات پر کہ حضرت ترک کتابت نفرمائی مگر بسبب اعتماد کے تمام ہوا ترجمہ کلام قسطلانی کا۔ اگر تو کہے کہ صحابہ نے حضرت کا عدم امتثال کس لئے کیا۔ تو ہم کہتے ہین کہ حاضرون نے سمجھا کہ یہہ امر ایجابی نہین ہی۔ اسکی دلیل یہہ ہی کہ اگر امر ایجابی ہوتا کتابت کے مانعون پر حضرت انکار کئے ہوتے آپ تو تکلیف و جہات مین کسیکی رعایت نہین کرتے تھے۔ سلمنا امر ایجابی ہی لاکن جب احکام حضرت کی رائے پر مفوض تھے حاضرون کی گفتگو کے بعد جب کتاب اللہ کے ساتھہ انکا تمسک کرنا ملاحظہ فرمایا ترک کتابت مین ہی مصلحت دیکھی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے پر تو وحی نازل ہوتی تھی۔ ظاہر ہی کہ ایک جماعت جو کتابت پر باعث تھی عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اپر اعتراض کیا۔ اور حسبنا کتاب اللہ کہا حضرت انکی رائے کو پسند فرمایا کیا تو نہین دیکھا کہ حضرت نے اپنے صحابہ عظام جیسے معاذ بن جبل اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما پر کرر حکم فرمایا کہ لوگون کو خبر دین کہ جسنے صدق دل سے کلمہ طیبہ کی شہادت دے آتش دوزخ اسپر حرام ہی۔ جب یہہ بات عمر فاروق کو پہنچی انکو منع کیا تا لوگ اسپر تکیہ کرکے عمل مین قاصر نہوجاوین۔ جب حضرت یہہ ممانعت سے انکی رائے پسند فرمائی۔ اور عبداللہ بن ابی منافق کی مغفرت خواہی کو بھی جب منع کیا وحی صریح عمر فاروق کی رائے کے موافق نازل ہوئی۔ اور ایسے ہی قضایا بہت ہین ایسے معاملات مین طعن و تشنیع کرنی خبث ذاتی اور فساد طبعی سے ناشی ہی نعوذ باللہ منہا۔ اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ اسوقت ترک کتابت کے باب مین وحی بھی شرف نزول پائی ہو واللہ اعلم بالصواب۔

باب العلم والعظة باللیل

یہہ باب بیان مین افادۂ علم اور نصیحت کے ہی شب کے وقت حدثنا صدقة قال اخبرنا ابن عیینة عن معمر عن الزهری

عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت ایک شب بیدار ہوے اور کہنے لگے پاک ہی اللہ تعالیٰ کیا کیا چیزیں اُتاری گئیں ہیں آج کی شب فتنوں سے اور کیا کیا خزانے مفتوح ہوے انزال سے مراد اعلام ہی یعنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ نے حضرت پر اعلام کیا کہ ایسے فتنے واقع ہونگے۔ اور ایسے فتوحات مسلمانوں کے ہاتھ آئینگے۔ یعنے آپکے بعد بلاد روم و فارس کی تسخیر ہوگی اَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ بیدار کرو حجروں والوں کو خواب غفلت سے یہ کنایہ ہی ازواج مطہرات سے۔ اور جامہ پوش ہیں دنیا میں اور برہنہ ہیں آخرت میں۔ یعنے دنیا کے بہت مالدار آخرت میں حسنات سے خالی اور خوار و ذلیل ہونگے اللہ کی پناہ

بَابُ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ

یہ باب بیان کرنے میں علم ہی شب کے وقت حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَاَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي اٰخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت ہمکو لیکے ہمراہ لیکے عشا کی نماز پڑھے اپنی آخر حیات میں یعنے ایک جیسا اپنے وفات کے آگے پھر جب سلام پھیر اکھڑے رہے اور فرمایا کہ خبر دو تم حال اپنی رات کے جو یہہ رات ہی مقرر اس رات سے سو سال کے آخر باقی نرہیگا کوئی جو پشت زمین پر ہی یعنے جو شخص کہ آج کی شب زمین پر زندہ ہی آخر صد سال تک جیتا نرہیگا۔ مؤلف اور دوسرے چند علمانے اس حدیث سے خضر علیہ السلام کی موت پر استدلال کیا ہی لاکن اس استدلال میں کلام ہی کیونکہ علی الارض میں جو الف لام آیا ہی وہ استغراق کے واسطے نہیں ہی۔ بلکہ مراد اس سے ارض مخصوص ہی جیسے جزیرۂ عرب اور برتقدیر استغراق احدٌ عام ہی اور عمومات بہت ہیں۔ اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ اس شب خضر زمین پر نہو۔ اور یہہ بھی ہو سکے کہ احدٌ سے مراد وے لوگ ہیں کہ حاضرین جنکو جانتے اور پہچانتے ہوں۔ پس یہہ حدیث خضر علیہ السلام کی موت پر نص ہو سکتی نہیں۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ اِلٰى مَنْزِلِهِ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ اَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک شب میں نے اپنی خالہ حضرت کی زوجہ میمونہ بنت حارث کے گھر خواب کیا اس شب حضرت انہیں کے گھر تھے وہ شب انہیں کے نوبت کی تھی۔ پس حضرت نماز عشا اپنی مسجد میں ادا کی پھر جب اپنے مکان میں تشریف لائے تو چہار رکعت پڑھے پھر خواب کیا پھر کھڑے رہے پھر فرمایا کہ خواب کیا چھوٹا لڑکا یا کوئی کلمہ جو اسکے مشابہ اسکے معنے میں تھا۔ پھر نماز کے لئے کھڑے رہے میں بھی آپکے بائیں جانب کھڑا رہا۔ تو مجھے اپنے سیدھے طرف کیا۔ پس پانچ رکعت تہجد کے پڑھے پھر دو رکعت سنت فجر ادا کی۔ اسکے بعد خواب کیا یہاں تک کہ سنا میں نے غطیط یا خطیط راوی کا شک ہی ہر دو لفظ کے ایک ہی معنے ہیں۔ غطیط و خطیط اُس آواز کو کہتے ہیں جو نیند کی حالت میں سوتے ہوے شخص سے نکلتی ہی۔ پھر حضرت نماز فجر کے لئے نکلے اور وضو نہیں کیا۔ یہہ حضرت کا خصیصہ تھا کہ آپ کا خواب ناقض وضو نہیں تھا۔ پھر شارح نے کہا کہ ترجمۂ باب کے ساتھ اس حدیث کی مناسبت میں کہتے ہیں کہ اسی حدیث کو دوسری طریق سے جو لایا ہی اسمین زیادہ کیا ہی فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ اَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ پھر کلام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بی بی کے ساتھ ایک ساعت پھر خواب فرمایا۔ اور لکھتے ہیں کہ افعال پیغمبر کے سب تعلیم امت کے لئے ہی۔ پس یے افعال بھی قول او رسمر کے حکم میں ہی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک کلمہ بھی جو نام الغليم فرمایا سمر ہی۔ پھر شارح نے کہا یہہ سب اقوال بعد و تکلف سے خالی نہیں

بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

یہہ باب علم دین کے یاد کرنے میں ہی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا اٰيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيْثًا ابو ہریرہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت روایت کرتا ہی۔ اگر قرآن کریم میں دو آیتیں ہوتیں میں کوئی حدیث کی روایت نہ کیا ہوتا یا نہ کر سکتا ثُمَّ يَتْلُوْ پھر یہہ آیتیں تلاوت کی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى - اِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيْمُ یعنے مقرر جو لوگ پوشیدہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے نازل کیا روشن دلیلیں اور ہدایت سے قول الٰہی رحیم تک اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ مقرر ہمارے برادر جو مہاجرین سے تھے انکو بازار کے خرید و فروخت کا شغل حدیث لینے اور یاد کرنے سے پھیر رکھتا تھا وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ

الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ اور تحقیق بھائیاں ہمارے جو انصار سے تھے انکو مال کا عمل یعنے زر و بدل پھیر رکھتا تھا وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ اور مقرر ابو ہریرہ لازم کیا تھا صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی سیری شکم کے ساتھ یعنے دوسرا کام نہیں کرتا تھا نہ تجارت
نہ بازار کی آمد و رفت۔ شبع فتح شین و کسر با سے ضد جوع ہی یعنے شکم کی سیری۔ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ حاضر
رہا کرتا حضرت کی خدمت میں جس حال میں کہ حاضر نرہتے دوسرے لوگ اور یاد کر لیتا اُن چیزوں کو جو یاد نہیں کرتے دوسرے **حَدَّثَنَا** أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهُ فَمَا
نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدُ ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے حدیثیں بہت سنتا ہوں اور فراموش کرتا ہوں تو فرمایا کہ کشادہ کر اپنی چادر
کو پس میں نے چادر کو کشادہ کیا بچھا دیا۔ پس آپ نے فیض الہی کو اپنے ہر دو ہاتھ سے لیا جیسے پانی کو لیتے ہیں اور میری چادر میں ڈالا۔ پھر فرمایا کہ اسکو لپیٹ تو میں نے اسکو
لپیٹا پس اسکے بعد کبھی کوئی چیز بھی میں نے فراموش نکی۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهَذَا أَوْ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدِهِ
فِيهِ وَقَالَ يَحْذِفُ بِيَدِهِ فِيهِ یعنے جس حال میں کہ ڈالتے تھے اپنے ہاتھ سے اس چادر میں **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ
عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَأَمَّا
الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبُلْعُومُ مَجْرَى الطَّعَامِ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے دو ظرف کو یاد کیا۔ اور بعضے
روایات میں دو ظرف علم کے صریح آیا ہی۔ ظرف علم عبارت ہی اُس چیز سے کہ جسمیں علم جمع ہو۔ پس ان ہر دو سے ایک کو میں نے منتشر اور پراگندہ کیا۔ لاکن دوسرا ظرف اگر میں
پھیلاؤں اور ظاہر کردوں تو کاٹا جاویگا یہہ حلق۔ بلعوم ضم با سے حلق سے کھانا گذرنیکی راہ ہی جیساکہ مؤلف نے کہا البلعوم مجری الطعام۔ اس حدیث میں دو علم جو مذکور ہوے
پہلے علم سے مراد وہ علوم ہیں جو شریعت کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں۔ دوسرے علم سے مراد اسرار و معارف ہیں جو خص خواص علما باللہ کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے ہیں۔ اور ایک جماعت
کہتی ہی کہ دوسرے علم سے مراد حکام بنی امیہ کے ظلم و فساد کا علم ہی کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ والہ وسلم جسکی خبر دے چکے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے تھے اگر میں چاہوں نام بنام انکا ذکر کرونگا۔
پر اپنے جان کے خوف سے صراحۃً انکا نام نہیں لیتے بلکہ اشارۃً بیان کرتے اور یہہ دعا کرتے تھے۔ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ السِّتِّينَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ یعنے میں اللہ تعالی سے پناہ مانگتا ہوں
ہجرت سے ساٹھویں سال کی امارت سے اور لڑکوں کی حکومت سے یہہ اشارہ ہی یزید پلید کی امارت سے۔ اللہ تعالی نے انکی دعا قبول کی اس شقی کی حکومت سے آگے ہی انکو دنیا سے اٹھا لیا رضی اللہ
عنہ۔ امام قسطلانی نے اسی معنی کو ترجیح دی اور کہا کہ علم کو پوشیدہ کرنیکی مذمت قرآن میں وارد ہونے کے باوجود کیا گنجایش ہی کہ ابو ہریرہ اس علم شریف کو پوشیدہ کریں انتہی
اس کتاب کا شارح شیخ نور الحق محدث اسکا جواب دیتا ہی کہ ابو ہریرہ اس علم کو پوشیدہ کہاں کیا بلکہ عوام میں اسکو نہ پھیلایا اور نااہل کو نہیں پہنچایا جیساکہ انکی عبارت سے یہی ظاہر
ہی۔ اور دوسری معنی بھی تکلف سے خالی نہیں کس لیے کہ مفاسد کے اخبار دانی کو مقابل تمام علوم شریعت کے اور انکو ایک نوع ٹھہرانا بھی دور ہی انتہی۔ **بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ**
یہہ باب بیان میں خاموش رہنے سامعوں کے ہی علما کے لئے۔ یعنے علما کی مجلس میں استفادہ علوم کے واسطے **حَدَّثَنَا** حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ جریر سے مروی ہی کہ حضرت نے حجۃ الوداع میں وعظ فرمانے کے وقت انکو فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کر میں نے خاموش کروایا پس وعظ میں فرمایا کہ میرے بعد کافر نہو جاؤ
جس حال میں کہ بعض تمہارے بعض کی گردن ماریں حلال جانکر۔ یا کفار کے کام نکرو جیسے وے بے محابا ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں **بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ**
أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ تَعَالَى یہہ باب بیان میں ہی کہ دوست تر اور پسندیدہ تر ہی عالم کے لئے کہ جب پوچھا جاوے کہ کون زیادہ علم رکھتا ہی اور زیادہ جانتا ہی تو
اسبات کے علم کو اللہ تعالی کے ہی طرف سونپ دے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ
قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن
عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہی مقرر موسی جو خضر کے ہمراہ ہوا وہ موسی بنی اسرائیل کا نہیں بلکہ وہ موسی بن بشا رہی۔ یہہ سنکے ابن عباس نے کہا کہ جھوٹھ بولا اس دشمن خدا نے۔ نوف

حدیث دو وعائین کی تحقیق

۲ مؤلف نے اس روایت کو مختصر بیان کیا ... ان الفاظ کے زیادتی سے ... وقال یحذف بیدہ فیہ صح

اہل اسلام سے ہی تہا کیونکہ ابن عباس کو اسکے ایمان میں شک ہی - یا یہہ کلمہ نوف کے قدح وزجر کے راہ سے غضب کی حالت میں انسے صادر ہوا - کیونکہ علما کے دل خلاف حق کے سننے سے ہناست
متنفر اور متغیر ہو جاتے ہیں اور ضبط کر نہیں سکتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ جو کلمات حالت غضب میں زبان سے نکلیں وے حقیقت پر محمول نہیں رہتے ہیں فیہا فیہ **حدثنا** اُبی بن

كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قام موسى النبي خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم فقال انا اعلم فعتب
الله عز وجل عليه اذ لم يرد العلم اليه فاوحى الله اليه ان عبدا من عبادي بمجمع البحرين هو اعلم منك قال يا رب وكيف
لي به فقيل له احمل حوتا في مكتل فاذا فقدته فهو ثم حدیث کی ہم سے اُبی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی
قوم پر خطبہ پڑہتے تھے سو پوچھے گئے کہ اس زمانے میں کون شخص زیادہ علم رکھتا ہی تو فرمایا میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں سو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر عتاب کیا کیونکہ
انہوں نے علم کا حوالہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکیا - پس اللہ تعالیٰ نے انکے طرف وحی کی کہ ہمارے بندوں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہی وہ تیرے سے زیادہ جانتا ہی - مجمع البحرین اس
جگہہ کا نام ہی جہاں فارس و روم کے دو دریا ملتے ہیں مشرق کے پاس موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الٰہی میرا پہنچنا اس بندے کے طرف کس طرح ہوسکیگا - تو حکم ہوا کہ ماہی بریان کا توشہ
لے او اسکو اپنی زنبیل میں رکھہ پس جس جگہہ اس ماہی کو گم کریگا اسی جگہہ اس بندے سے ملیگا - فانطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون قال ابو عبد
الله يقال بالشين وبالسين المهملة وحملا حوتا في مكتل حتى كانا عند الصخرة وضعا رؤسهما فناما فانسل الحوت من
المكتل فاتخذ سبيله في البحر سربا وكان لموسى وفتاه عجبا فانطلقا بقية ليلتهم ويومهما پس موسیٰ علیہ السلام راہی ہوے اور اپنے خادم
کو اپنے ہمراہ لیا کہ جسکا نام یوشع بن نون تھا اور مؤلف نے کہا اور اُٹھایا انہوں نے اس ماہی کو زنبیل سے - تب وے ہر دو ایک پتھر کے پاس پہنچے جو ساحل بحر کے پاس تھا - پس اسپر سر رکھہ
کے سو گئے - پس اس ماہی کو جب چشمہ حیات کا پانی لگا زندہ ہوگئی اور زنبیل سے نکل کر دریا میں چلدی اور اسکے زندہ ہونے سے موسیٰ و یوشع علیہما السلام کو ایک حال عجیب دیا - پھر چلے وے
ہر دو اور راہ طے کیا باقی اس روز و شب میں - کہتے ہیں کہ باقی روز سے مراد تمام شب ہی جیسا کہ قول فلما اصبح سے معلوم ہوتا ہی - یہہ حکم اس تقدیر پر ہی کہ انکا سونا دن میں ثابت ہو
اور اگر شب کے وقت سوے ہوں تب لفظ حدیث جو صریح آیا ہی وہی اسکے موافق ہی - لاکن اس تقدیر میں اصبح سے دوسرے روز کی صبح مراد ہی - اور ایسا ہی قرآن مجید کے بہت سے
قصوں میں بھی آیا ہی واللہ اعلم فلما اصبح قال موسى لفتاه اتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا اور جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے
جوان یوشع سے کہا کہ ناشتہ دن کا لے آ مقرر ہم نے اس سفر میں رنج پایا ہی ولم يجد موسى مسا من النصب حتى جاوز المكان الذي امر به اور موسیٰ علیہ السلام

ن شیئا

نے اس سفر میں کچھہ رنج نپایا یہاں تک کہ اس مکان سے گذرے کہ جہاں گذرنیکا انکو حکم تھا فقال له فتاه ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت
وما انسانيه الا الشيطان پھر موسیٰ علیہ السلام سے انکے رفیق یوشع نے کہا آیا تم نے دیکھا جسوقت کہ ہم پتھر کے طرف جگہہ لی تحقیق میں نے فراموش کیا ذکر ماہی کا جو زندہ
ہوئی اور دریا میں چلی گئی یعنی اسکا قصہ آپ سے ذکر نہ کیا بھول گیا - اور نہیں بھلایا وہ مجھہ کو مگر شیطان - اور ظاہر اس کلام سے یہہ ہی کہ جب ماہی زندہ ہوئی اور دریا کی راہ لی موسیٰ علیہ
السلام کو اس سے اطلاع نہوئی بلکہ اسوقت یوشع کے کہنے سے معلوم ہوا - اور کلام سابق میں جو گذرا کان لموسى وفتاه عجبا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اسیوقت اطلاع ہوئی **ف**
نظر کرے اس بات کے جو اللہ تعالیٰ فرمایا تھا کہ جہاں وہ ماہی گم ہوگی وہاں وہ بندہ ملیگا معلوم ہوتا ہی کہ جب ماہی گم ہوئی اسوقت اطلاع نہوئی اگر اطلاع پاتے موسیٰ علیہ السلام آگے
تشریف نفرماتے - یہہ قصہ جو تفاسیر میں آیا ہی اسمیں بھی ایسا ہی مذکور ہی کہ یوشع علیہ السلام کے خبر دینے سے معلوم ہوا - اور یوشع جو بھولنے کا عذر کیا وہ بھی اسی معنی پر دلالت کرتا ہی
واللہ اعلم قال موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا فلما انتهيا الى الصخرة اذا رجل مسجى بثوب او قال تسجى بثوبه
فسلم موسى فقال الخضر واني بارضك السلام موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہہ حیرت کا مقام ہی کہ ہم جسکو ڈھونڈہتے تھے - پس وہیں سے پھر گئے اسی قدم کے
نشان پر جو آگے گئے تھے - پس جب اس پتھر کے پاس پہنچے ناگاہ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک مرد اپنے کپڑے سے آپکو ڈہانپا ہوا ہی یا ڈہانپتا ہی کہا کہ یہہ راوی کا شک
ہی پس موسیٰ نے سلام کیا خضر کہنے لگے کہاں ہی یہہ زمین کہ تم سلام کرین - گویا وہ زمین بلاد کفر سے تھی - یا وہاں کے لوگوں کی تحیت سلام نہیں تھی حاصل کلام خضر پوچھے کہ
تم کون ہو جو یہاں آئے ہو فقال انا موسى فقال موسى بني اسرائيل قال نعم قال هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشدا پس کہا
میں موسیٰ ہوں خضر نے پوچھا کیا موسیٰ بنی اسرائیل کے ہو کہا ہاں پھر موسیٰ نے کہا کیا میں تمہاری ہمراہی کروں کہ تم سکھلاویں مجھے جو سکھلائے گئے ہو تم ہدایت سے پوشیدہ

نرہے کہ یہ طلب نبوت کی منافی نہین شرط نبوت یہ ہی کہ نبی جس قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہو ان سب سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اور سب انبیا اصل نبوت مین شریک ہین
لاکن انکے مرتبے کمال مین متفاوت ہین وفوق کل ذی علم علیم اور خضر جس تقدیر مین کہ نبی ہون بعض علوم مین جو معاملات انکے ساتھ متعلق ہون پیغمبر سے زیادہ جانتے ہون جیسا کہ حدیث
نبوی مین وارد ہوا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ اس سے معلوم ہوا کہ وہ علم کہ خضر جسپر عمل کیا ہدایت کے ساتھ متعلق نہین تھا۔ بلکہ علم معاملات کے قبیل سے تھا
اور ظاہر ہی کہ علم ہدایت افضل ہی علم معاملات سے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کا وہ قول تواضع کے طریق پر تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام جو انبیاے اولوالعزم سے ہین خضر سے افضل ہین
اگرچہ وہ نبی بھی ہون غرضکہ جب موسیٰ نے خضر کی ہمرہی کا سوال کیا خضر نے کہا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا مقرر اے موسیٰ تم میرے ساتھ صبر نکر سکوگے کس لئے
کہ تم ظاہر پر عمل کرنے کے لئے مامور ہین اور مین حقایق باطن پر عمل کرنے کے لئے ملہم ہوتا ہون يَا مُوْسٰی اِنِّيْ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ اَنْتَ وَاَنْتَ
عَلٰی عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ اے موسیٰ مین علم الٰہی سے اس علم پر ہون کہ اللہ تعالیٰ نے جسکی مجھکو تعلیم کی ہی اور تم اسکو نہین جانتے ہو اور تم اس علم پر ہو کہ خدا تعالیٰ نے
تم کو جسکی تعلیم کی اور مین اسکو نہین جانتا ہون قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا موسیٰ کہنے لگے قریب ہی کہ پاؤگے تم مجھکو اگر
اللہ تعالیٰ چاہے صبر کرنیوالا۔ اور نافرمانی نہین کرونگا کسی امر مین تمھاری انشاء اللہ تعالیٰ جو کہا برکت کے واسطے ہی یا صبر کی صعوبت پر نظر کرتے۔ یا اسلئے کہ اسکے
لگے علم کا حوالہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر نہین کرنے سے انپر عتاب آیا تھا پس افعال آیندہ مین حوالہ علم الٰہی پر کیا۔ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا
سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ پس چلے ہر دو چلتے ہوئے کنارہ دریا پر نہین ان دونون کو کشتی ایسے مین ایک کشتی ان پر گذری
پس کے یعنے موسیٰ و یوشع و خضر علیہم السلام کشتی والون سے کلام کیا کہ ان ہر دو کو کشتی پر سوار کرین۔ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یوشع کشتی تک ہمراہ تھے اور کشتی سوار ہوے۔ یا اسلئے
انکا ذکر صریحا نہ آیا اور نہین ہر دو ذکر پر اکتفا کیا گیا کہ یوشع موسیٰ کے تابع تھے۔ پس خضر پہچانے گئے یعنے اہل کشتی انکو پہچان کے موسیٰ اور خضر کو سوار کیا بغیر اجرت کے فَجَاءَ
عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰی مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ
اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذِهِ الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ پس ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھی اور اپنی چونچ سے ایک بار یا دو بار دریا مین ماری۔ تو خضر
نے کہا اے موسیٰ میرا علم اور تمھارا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے کم کرتا نہین مگر اس چڑیا کے چونچ مارنے کے مانند۔ مراد علم سے معلوم ہی یعنے میرے اور تمھارے معلومات کی نسبت معلومات الٰہی کے
ساتھ ایک قطرے کی بھی نہین فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰی لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰی سَفِيْنَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا پس خضر نے اس کشتی کے تختون سے ایک تختہ کے طرف قصد کیا اور اسکو نکالا تو موسیٰ نے کہا اس قوم نے ہمکو بلا اجرت کشتی پر سوار کیا سو
تم نے انکی کشتی کی طرف قصد کیا اور اسکو سوراخ ڈالا تا اہل کشتی کو غرق کرین قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ
وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا خضر نے کہا کیا مین نہین کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نکرسکوگے موسیٰ کہنے لگے مجھکو مت پکڑو اس چیز کے ساتھ جو مین نے فراموش کی
اور تکلیف دو مجھکو میرے کام سے دشواری کو قَالَ فَكَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُوْسٰی نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ
بِرَاْسِهِ مِنْ اَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَاْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ کہا مؤلف نے یا راوی نے یہ پہلی بات تھی جو موسیٰ علیہ السلام
نے فراموش کی۔ پس کشتی سے اترے اور آگے روانہ ہوے اور ایک مقام پر پہنچے کہ ایک لڑکا چند لڑکون کے ساتھ کھیل رہا ہی۔ پس خضر نے اسکے بالائے سر سے پکڑا اور گردن سے جدا کیا یا گلا گھونٹ
کے مار ڈالا۔ تو موسیٰ نے کہا آیا تو ایک ذات پاک کو جو گناہ سے پاک تھا بلا قصاص مار ڈالا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا خضر نے کہا آیا کیا مین
تم سے نہ کہا تھا کہ تحقیق تم میرے ساتھ صبر نکرسکوگے قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَوْكَدُ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ اس کلام مین زیادتی لک کی جو آئی وہ تاکید کی زیادتی ہی فَانْطَلَقَا
حَتّٰی اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهُ الْخَضِرُ بِيَدِهِ پھر ہر دو آگے
چلے یہان تک کہ بدقت ایک قریہ کے لوگ پر پہنچے۔ اور انسے طعام چاہا تو ان لوگون نے انکی مہمانی کرنے سے ابا کیا۔ اور دو کسی روز اس قریہ کے سرحد مین ایک ایسی دیوار پائی کہ
گرنے کے قریب تھی تو خضر نے اسکو ہاتھ سے محکم کیا۔ فَقَالَ مُوْسٰی لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا پس موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے ہر آئینہ اسپر مزدوری لیتے
قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ خضر نے کہا اب یہ جدائی ہی میرے اور تمھارے درمیان۔ کہ اگلے دو سوال جو کئے بحسب ظاہر شرع مین معذور کہا۔ صاحب عرس و عرایس قطوس

نے نقل کی ہی کہ جب موسی نے اس لڑکے کے قتل کے باب مین اعتراض کیا تو خضر نے اسکے بائین مونڈھے کو نکالا اور اس سے گوشت توڑ کے بتلایا کہ اسکے مونڈھے کے اوپر
لکھا تھا کہ یہہ کافر ہی ہرگز اللہ تعالی پر ایمان نلاویگا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ
عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا حضرت نے فرمایا اللہ تعالی موسی پر رحم کرے ہم دوست رکھتے ہین اگر وہ صبر کئے ہوتے تو ان ہر دو کے قصے ہمارے پر کہے جاتے یعنے انکی حکایتین کلام الہی مین
آئے ہوتین قَالَ الْفَرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فربری نے کہا حدیث
کی ہم سے یہہ حدیث علی بن خشرم اور اسنے کہا حدیث کی مجھ سے سفیان بن عیینہ اپنی سندون سے بحسب معنے اس حدیث کے مانند

بَاب مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ
عَالِمًا جَالِسًا یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی جو سوال کرے درحالیکہ وہ کھڑا ہوا اور عالم بیٹھا ہو

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ
عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ
أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ ابو موسی نے کہا کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ قتال راہ خدا مین کیا
ہی مقرر ہمارے سے تو کوئی کافرون سے قتال کرتا ہی غضب کی حالت مین اور جنگ کرتا ہی بسبب ننگ و نام کے تب حضرت نے اسکے طرف اپنا سر مبارک بلند کیا قَالَ وَمَا
رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا ابو موسی نے کہا حضرت نے اس سائل کے طرف اپنا سر مبارک نہین اٹھایا مگر اس لئے کہ وہ کھڑا ہوا تھا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ
لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس فرمایا جو شخص اس ارادے سے جنگ کرے کہ کلمۂ توحید اور دعوت اسلام بلند ہو نہ اور کچھ غرض پس وہ
جنگ راہ خدا مین ہی

بَاب السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ احکام شرعی کا پوچھنا اور اسکا جواب دینا سنگریزے پھینکنے
کے وقت جو ارکان حج سے ایک رکن ہی روا اور درست ہی کہ تداخل عبادات کے قبیل سے ہی

حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مین نے
حضرت کو دیکھا جمرۂ عقبہ کے پاس کہ سوال کئے جاتے تھے پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مین نے رمی جمار کرنے کے آگے ذبح کیا۔ فرمایا کہ رمی کر یعنے کنکر پھینک۔ اور دوسرے نے کہا
یا رسول اللہ مین نے ذبح کرنے کے آگے سر منڈوایا فرمایا کہ ذبح کر کچھ گناہ نہین۔ پس نہین سوال کئے گئے کسی چیز سے جو تقدیم کی گئی یا تاخیر مگر یہہ کہ فرمایا کر کچھ حرج نہین۔
اس حدیث کی شرح آگے گذری ہی مناسبت ترجمۂ باب کی یہہ ہی کہ ترجمہ مین جو لفظ عند الجمرہ آیا ہی حدیث مین وہی لفظ آیا ہی مطلب ہر دو کلام سے یہہ ہی کہ وہ سوال و جواب
اثناے جمرہ مین واقع ہوا ہوگا۔

بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا یہہ باب اس بیان مین ہی جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ نہین
دئے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا

حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ
الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوْهُ لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ
فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ فَقَالَ عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہی کہ
درمیان اس حال کے کہ مین حضرت کے ساتھ پیادہ چلا تھا مدینہ کی زراعت پر۔ اکثر روایات مین حرث کی جاے پر خرب آیا ہی خاے معجمہ مفتوح اور کسرۂ راے سے اور آخر مین باے موحدہ کے ساتھ تصحیح کی
ہین لفظ خربہ اسکی جمع ہی اسکی معنی ویرانی ہی۔ اور مؤلف نے کتاب التفسیر مین یہی روایت لائی ہی اور راوی کہتا ہی کہ حضرت نے اپنے عصا پر جو خرمے کی شاخ سے تھا آپ کے
ساتھ تھا تکیہ کیا تھا۔ پس یہود کی ایک جماعت گذری۔ اُنسے بعضون نے بعضونکو کہا کہ حضرت سے روح کی حقیقت پوچھو بعضون نے کہا مت پوچھو تا ایسا بیان درمیان نلاوین کہ تم
جسکو مکروہ رکھین۔ بعضون نے کہا البتہ ہم آپ سے پوچھینگے۔ پس ایک شخص کھڑا رہا اور کہا ای ابو القاسم روح کی حقیقت کیا ہی تو حضرت خاموش رہے۔ ابن مسعود کہتے ہین
کہ مین نے اپنے دل مین کہا مقرر حضرت کے طرف وحی کی گئی۔ سو مین بھی اس حال کے انتظار مین کھڑا رہا یا آپ کے اور جماعت یہود کے درمیان کھڑا رہا۔ پھر جب حضرت سے وحی کی حالت
برطرف ہوئی جو وحی آئی تھی فرمایا وہ یہہ آیت ہی وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا یعنے سوال کر

ہین تیرے سے ای پیغمبر روح کے تو کہدے کہ روح حکم پروردگار کے امر سے ہی اور نہین دیئے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا - پس حضرت نے آیت شریف جسمین اسکی حقیقت بیان نہین کی کسواسطے کہ یہود کے پاس یہہ بات مقرر تھی کہ اسکا علم اللہ ہی کے لئے خاص ہی - اور انکے پاس یہہ بات تصدیق نبوت کے علامات سے ایک علامت تھی قَالَ الْأَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِي قِرَاءَتِنَا وَمَا أُوتُوا اعمش کہتا ہی کہ یہہ آیت اسیطرح ہماری قرأت مین صیغۂ غایب سے ہی - اور مشہور صیغۂ خطاب سے ہی جو وما اوتیتم ہی -

باب مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوا فِي اَشَدَّ مِنْهُ یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ ترک کرے بعضے امور مختار کو - اس خوف سے کہ بعض لوگ اپنے قصور فہم سے وجہ مختار کو نپاوین اس سے سخت تر بات مین پڑین - اور بعض روایات اشد کی جگہہ پر اشر آیا ہی یعنی اس سے بد تر بات مین پڑین

حدثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

اسود نے کہا کہ ابن زبیر نے میرے سے بولا کہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تیرے سے خفیہ اسرار کہتی تھین کعبہ کی بنا مین تیرے سے کیا کہین - مین نے کہا کہ بی بی نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عایشہ اگر نہوتا تیری قوم کو نیا عہد ابن زبیر نے کہا نیا زمانہ کفر کے ساتھ یعنے تیری قوم کفر سے باز آکے تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہی - گویا اسود اس کلمے کو فراموش کیا تھا ابن زبیر نے یاد دلایا - اور بعضے لیتے ہین کہ یہہ کلمہ ابن زبیر کے کلام سے ہی - غرض حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر تیری قوم کو کفر سے زمانہ قریب نہ ہوتا البتہ مین کعبہ کو تڑواکے اسکو دو دروازے لگاتا کہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہووین اور دوسرے سے نکلین - پس ابن زبیر نے اپنی حکومت مین ایسا ہی کیا لاکن حجاج ناپاک اپنی حکومت مین پھر اسکو بدل دیا - مناسبت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھہ یہی ہی کہ بناے کعبہ مین حضرت کا جو امر مختار تھا اس وجہ پر ترک کیا تا جو لوگ ضعیف الایمان ہین فتنہ مین نہ پڑین

باب مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ اَنْ لَا يَفْهَمُوا یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ علم کے ساتھہ ایک قوم کو خاص کرے دوسری قوم کے سوائے اس لئے کہ وہ اس بات کو ناخوش رکھتا ہی کہ کہین وے اسکو نہ سمجھین اور اپنی بے سمجھی سے گمراہ ہووین قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ اَتُحِبُّونَ اَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ - مرتضی علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ لوگون سے بیان کرو وہ چیز جو وہ پہچانین اور انکے فہم سے دور نہ ہووے اگر یہہ رعایت نہ رکھین کیا تم دوست رکھتے ہو کہ خدا و رسول کی تکذیب کی جاوے کسواسطے کہ کم عقلون کی عادت ہی کہ جو بات کہ اپنی عقل ناقص و فہم قاصر مین نہ آوے اسکے منکر ہو جاتے ہین اور اسکے قایل کو صادق نہین جانتے ہین - پس اسرار الہی کے غوامض جو انبیا لائے ہین ہر کس و ناکس کے ساتھہ نہ کہا چاہئے تا خدا و رسول خدا کی تکذیب لازم نہ آوے - **ف** حضرت علی کی حدیث بھی صراحۃً اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ جو لوگ حقایق و اسرار سمجھنے کا حوصلہ نہ رکھین انکے روبرو اسکا بیان نہ کرین - اسیواسطے مجدد علوم قدسیہ محقق حق آگاہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث رسالۂ الطاف القدس مین لکھتے ہین کہ ہر چند حضرات صوفیہ کے کتب و رسایل خواص کے بہ نسبت ایک کیمیا عجیب التاثیر ہی لاکن عوام کے بہ نسبت زہر قاتل ہے خدا ان لوگون پر رحم کرے کہ جنکو اسکے سمجھنے کا استعداد نہو ان سے پوشیدہ کرتے ہین انتہی - اور سند العلما و الاولیا مولانا شاہ عبد العزیز محدث بھی عم تیسالون کی تفسیر مین اور بھی کئی جگہہ اپنے مصنفات مین ایسا ہی لکھے ہین جزاہما اللہ تعالی عن جمیع المسلمین ورحمہما اللہ الی یوم الدین -

حدثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ - یعنے عبید اللہ بن موسی نے معروف سے اسنے علی رضی اللہ عنہ کے اثر مذکور کی روایت کی ہی - جاننا چاہئے کہ مولف نے اس حدیث کے متن کو اسناد کے آگے ذکر کیا تا معلوم ہو کہ اسمین ایک ضعف ہے جیسا کہ ابن معین نے خربود کو ضعفا سے شمار کیا ہی مگر بعض احادیث کے تراجم مین ایک بات بھی رکھتا ہی لیکن انکی اسناد اسکی شرط پر نہین یہہ حدیث بھی اسی قبیل کی ہی -

حدثنا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ حدیث کی انس نے کہ حضرت پالان مرکب پر بیٹھے اور معاذ آپ کے پیچھے تھے رحل کا استعمال اکثر پالان شتر پر کرتے ہین اس حدیث مین چونکہ گدھا تھا تو وہ پالان درازگوش ہی - اس حال مین جو سوار تھے حضرت نے فرمایا ای معاذ - اسنے جواب دیا لبیک

وسعدیک یا رسول اللہ ان کلمون کا حاصل معنی یہہ ہی کہ حاضر ہون آپ کی خدمت مین کھڑا ہون حضرت نے تین بار ایسی ندا کی اسنے تین بار یہی جواب دیا۔ پھر فرمایا نہین ہی کوئی ایک شخص کہ گواہی دے اسبات کی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہین اللہ کے اپنے صدق دل سے مگر یہہ کہ حرام کریگا اللہ تعالی اسکو آتش دوزخ پر قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ اِذًا يَتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُّمًا معاذ کہنے لگے آیا مین اس حکم کی سب لوگون کو خبر دون۔ تا اہل اسلام بشارت پاوین فرمایا کہ خبر نہ اس وقت کہ اسپر تکیہ کرینگے اور عمل چھوڑ دینگے۔ پس معاذ نے اپنی موت کے قریب اس سے خبر دی۔ بسبب لحاظ کرنے اس گناہ کے جو علم کو پوشیدہ کرنے مین ہی اگر کوئی کہے کہ پیغمبر کی ترک اطاعت بھی گناہ ہی۔ پھر معاذ کیونکر خبر دی۔ تو ہم کہتے ہین کہ یہہ نہی تنزیہی تھی نہ تحریمی اور علم کو پوشیدہ کرنیکی تحریمی ہی۔ معاذ مجتہدون سے تھے آخر اسکو ترجیح دے کے اسپر عمل کیا۔ اور شارحون نے کہا کہ وہ امر ایجابی تھا بلکہ نہی مقید تھی لوگ اسپر تکیہ کرنے سے۔ اور معاذ بن جبل جب دین مین ایک کو ما سبح تھے حضرت نے انسے فرمایا اور حکم کیا کہ دوسرون سے نکہئے۔ جب لوگون کو دین خوب معلوم ہو چکا اور عمل پر استوار ہو چکے اور لوگ تکیہ کرکے عمل چھوڑ دینے کا اندیشہ نرہا معاذ نے اس سے خبر دی۔ **ف** امام قسطلانی نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی اسبات پر کہ جسنے شہادتین کی گواہی دی داخل دوزخ نہووےگا بسبب تعمیم حدیث کے۔ حالانکہ گناہ گاران موحد داخل ہونا پھر شفاعت کے بدولت دوزخ سے نکلنا قطعی دلیلون سے ثابت ہی۔ جواب اس خدشہ کا یہہ ہی کہ مراد اس شہادت سے یہہ ہی کہ اس شہادت پر مرے یا حرام ہونا آتش دوزخ کا فقط زبان پر ہی جیسا کہ سجدے کے اعضا کو بھی آگ نہ لگیگی۔ یا وہ موحد کہ وہ طاعات پر عمل کرنے اور گناہون سے بچنے کو اپنا پیشہ ٹھہرایا واللہ اعلم **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَّكِلُوْا انس بن مالک کہتے ہین کہ میرے سے کہا گیا کہ پیغمبر خدا معاذ سے فرمایا کہ جو مرا اس حال مین کہ شریک نہ ٹھہرایا ہو خداے تعالی کے ساتھ کسی چیز کو نہ ذات وصفات مین نہ افعال و عبادات مین تو وہ داخل ہوگا جنت مین۔ معاذ نے کہا آیا بشارت نہ دون اسکی لوگون کو۔ فرمایا بشارت نہ دے کس واسطے کہ مین اسبات کا خوف کرتا ہون کہ لوگ اسبات پر تکیہ کرکے عمل چھوڑ نہ بیٹھین

باب الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ یہہ باب اس بیان مین ہی جو حیا کرے علم کے حاصل کرنے مین۔ اور اس شرم کے بسبب بے نصیب رہے وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ اور مجاہد نے کہا کہ علم نہین سیکھتا ہی شرمندہ اور نہ متکبر۔ شرمندہ علم سیکھنے مین شرم کرتا ہی۔ اور متکبر نہین چاہتا ہی کہ اپنا جہل کسی پر ظاہر ہو یا اپنے سے جو کمتر ہی اس سے علم سیکھے یہہ ہر دو بات بد ہین قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ بی بی عایشہ فرماتی ہین کہ اچھے عورتین ہین عورتین انصار کے کہ انکو حیا بھر نہ رکھی دین مین عالم ہونے سے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِيْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا ام سلمہ نے کہا کہ ام سلیم انس کی مان حضرت کی خدمت مین آئی اور کہا یا رسول اللہ مقرر اللہ تعالی حیا نہین کرتا ہی بیان حق سے پس مین بھی شرم نہین کرتی ہون سوال کرنے سے آیا عورت پر غسل ہی جب اسکو احتلام ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ ہان عورت پر غسل آتا ہی جب وہ منی دیکھے یعنے اس سے منی ظاہر ہووے۔ پس بسبب شرم کے ام سلمہ نے اپنے منہہ کو ڈھانپ لیا۔ یہہ قول زینب کا ہی۔ پھر ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا عورت بھی احتلام کرتی ہی کیا خواب مین اس سے منی ظاہر ہوتی ہی۔ فرمایا ہان اس سے منی نکلتی ہی۔ خشک ہووے یا خاک آلودہ ہووے تیرا داہنا ہاتھ۔ یہہ کلمہ دعاے بد کا نہین بلکہ عرب تعجب کے وقت کہا کرتے ہین پر اسکی حقیقت معنی مراد نہین رکھتے ہین۔ بلکہ یہان یہہ مراد ہی کہ ای ام سلمہ تیرے سے عجب ہی کہ اس طرح پوچھتی ہی۔ اور اپنی فراست سے ادراک نہین کرتی ہی کہ عورت کو بھی منی ہوتی ہی جیسا مرد کو اگر عورت کو منی نہو پھر کس سبب سے اسکا بچہ اسکے مشابہ ہوتا ہی **ف** مسلم کی روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ یعنے فرمایا کہ مرد کی منی سخت اور سفید رہتی ہی۔ اور عورت کی پتلی اور زرد۔ پس جو منی کہ اوپر اوے یا غالب ہووے یا رحم مین زیادہ پہچے بچہ اسکے مشابہ ہوتا ہی۔ یہی سبب ہی کہ بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہی کبھی ماں کے۔ حضرت جب مدینہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن سلام تین مسئلے

پیغمبر کے سوائے کوئی جواب نہ دے سکے۔ حضرت کی خدمت مین آگے جو گئے تھے انسے یہہ بھی ایک سوال تھا کہ بچہ کبھی ماں کا کبھی باپ کا مشابہ ہونیکا کیا سبب ہی۔ جب حضرت نے ان
جواب اصواب دئے وہ ایمان سے مشرف ہوئے اسکا بیان مفصل بہ تفسیر جہان الیسیر چوتھے رسالہ مین لایا ہی جسکو مطلوب ہو دیکھ لین **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنا مالک
عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ قال ان من الشجرۃ شجرۃ لا یسقط ورقها وهي مثل المسلم حدثوني
ما هي فوقع الناس في شجر البادية ووقع في نفسي انها النخلة قال عبد اللہ فاستحییت فقالوا یا رسول اللہ اخبرنا بها فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هي النخلة یہہ حدیث یہان تک مع ترجمہ آگے گذری ہی اسلئے مکرر ترجمہ لکھا گیا قال عبد اللہ فحدثت ابي بما وقع
في نفسي فقال لان تكون قلتها احب الي من ان تكون لي كذا وكذا عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے بیان کیا اپنے والد ماجد سے وہ چیز جو میری خاطر مین گذری
تھی تو سنکے فرمایا ہر آینہ تو اسکا بیان کرتا میرے پاس دوست تر تھا اسبات سے کہ ہو میرے واسطے چنان وچنین۔ کہتے ہین کہ یہہ کنایہ ہی شتران سرخ سے جو عرب کے عزیز تر ہین۔ اس حدیث کی مناسبت
ترجمہ باب کے ساتھ یہہ ہی کہ حضرت عمر کا قول اسبات پر اشارہ کرتا ہی کہ علم سیکھنے کے بابمین شرم نہ کیا چاہیئے۔ اپنے فرزند سے حضور نبوی مین بسبب حیا کے وہ فضیلت جو فوت ہوئی تاسف
کیا۔ اگر کم عمری کے بسبب شرم کرین تو اس مجلس مین کسی بزرگ سے کہنا تھا وہ حضرت سے عرض کرتا۔ **باب** من استحیی فامر غیرہ یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ آپ
حیا کیا اور دوسرے کو حکم کیا تا سوال کرے **حدثنا** مسدد قال حدثنا عبد اللہ بن داود عن الاعمش عن منذر الثوري عن محمد
بن الحنفية عن علي رضي اللہ عنه قال كنت رجلا مذاء فامرت المقداد ان يسأل النبي صلی اللہ علیه وسلم
فسأله فقال فيه الوضوء حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا مین بہت مذی والا تھا۔ مذی فتح میم وسکون معجمہ سے اس پانی کو کہتے ہین
جو بوقت ملاعبہ نکلتا ہی۔ پس مین نے مقداد کو حکم کیا کہ حضرت سے سوال کرے سو اسنے سوال کیا تو فرمایا کہ وہ موجب وضو کا ہی نہ غسل کا۔ **باب** ذکر العلم
والفتيا في المسجد **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث بن سعد قال حدثنا نافع مولى عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
عن عبد اللہ بن عمر ان رجلا قام في المسجد فقال يا رسول اللہ من اين تأمرنا ان نهل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
يهل اهل المدينة من ذي الحليفة ويهل اهل الشام من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن وقال ابن عمر ويزعمون ان رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم قال ويهل اهل اليمن من يلملم وكان ابن عمر يقول لم افقه هذه من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نافع نے
ابن عمر سے روایت کی کہ ایک مرد مسجد مین کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ کس جگہہ سے حکم ہوتا ہی کہ ہم اہلال کرین اہلال لبیک کے ساتھ آواز بلند کرنیکو کہتے ہین مراد میقات سے احرام حج
کے ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے احرام باندھین اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے۔ اور ابن عمر نے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ حضرت کا حکم
ہوا کہ اہل یمن موضع یلملم سے احرام باندھین۔ اور ابن عمر کہتے تھے کہ مین یہہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین جانتا ہون **باب** من اجاب السائل باكثر
مما سأله یہہ باب اس شخص کے بیان مین ہی کہ جواب دیا سائل کو اس سے زیادہ جو اسنے پوچھا **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابي ذئب عن نافع عن ابن عمر عن
النبي صلی اللہ علیه وسلم وعن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلی اللہ علیه وسلم ان رجلا سأله ما يلبس المحرم
فقال القميص ولا العمامة ولا السراويل ولا البرنس ولا ثوبا مسه الورس والزعفران فان لم يجد النعلين فليلبس الخفين
وليقطعهما حتى يكونا تحت الكعبين یعنے جیسا کہ ابی ذئب نے نافع سے روایت کی اور اسنے ابن عمر سے۔ اسیطرح روایت کی زہری نے اور وہ سالم سے اور
سالم ابن عمر سے کہ تحقیق ایک مرد حضرت سے سوال کیا اس چیز سے کہ احرام باندھا ہوا شخص اسکو پہنے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے پیرہن اور نہ دستار اور نہ
ازار سلی ہوئی اور نہ دراز ٹوپی کہ صدر اسلام مین متعارف تھی اور نہ وہ کپڑا کہ ورس یا زعفران کا رنگ دیا ہو۔ اگر احرام والا نعلین نپاوے تو چاہیئے کہ ہر دو موزے
پہین لے یہان تک کہ پہنچے وے موزے ٹخنون کے نیچے تک۔ کعب اس ہاڑ کو کہتے ہین جو پاؤن کے اوپر ہو ۵ تم کتاب العلم بعون اللہ تعالی

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الوضوء

جاننا چاہیے کہ اس کتاب کا مولف امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس کتاب کی بنا وحی کی حدیثوں سے کی جو مادہ ہی احکام دینی کا۔ اسکے بعد ایمان کی حدیثیں لائے جو اصل ہیں جمیع احکام کے
اسکے بعد علم کی حدیثیں لائے جو احکام اسکے ساتھ وابستہ ہیں۔ پھر احکام و عبادات کا بیان آغاز کیا۔ اور تقدیم کی نماز کی سب عبادات پر جو افضل ہی سب طاعات و عبادات سے
اور تقدیم کی احادیث طہارت کی نماز پر جو اعظم شروط نماز ہی۔ اور شرط مقدم ہی مشروط پر **باب** ما جاء فی قول اللہ عز وجل یہہ باب بیان میں اس
چیز کے ہی جو قول میں اللہ عز وجل کے وارد ہی وہ یہہ ہی اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
اِلَى الْكَعْبَيْنِ جسوقت کہ قصد کرو تم نماز کی طرف پس دہوؤ تم موہوں کو تمہارے اور ہاتھوں کو تمہارے کہنیوں تک اور مسح کرو تم سروں کو تمہارے اور دہوؤ تم پاؤں کو تمہارے
ٹخنوں تک۔ کہنی کا ہاتھ بھی دہونے میں داخل ہی یہہ بات اجماع سے اور حضرت کے فعل سے ثبوت کو پہنچی۔ اور ظاہر آیت سے مسح تمام سر کا معلوم ہوتا ہی۔ یہی ہی مذہب امام مالک کا اور
پاؤں سر کا مسح فرض ہونا حدیث صحیح اور حضرت کے فعل صریح سے ثابت ہوا۔ اور پاؤں کا دہونا اگرچہ آیت میں متعین نہیں لاکن اجماع صحابہ سے معلوم ہوا۔ **ف** شرح سفر السعادت
میں لائے ہیں کہ تمام سر کا مسح کرنا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے پاس سنت ہی۔ اور پاؤ سر کا مسح امام ابو حنیفہ کے پاس فرض ہی۔ اور ایک روایت سے تین انگل کے مقدار کافی ہی۔
اور امام شافعی کے پاس مسح سر کی ادنی فرضیت ادا ہونے کے لئے چاہیے کہ جسپر مسح کا نام آسکے۔ اگرچہ تین چہار بال بلکہ ایک بال بھی ہو۔ اور امام احمد کا مذہب انکے عامہ اصحاب کی روایت
سے موافق مذہب امام مالک کے ہی۔ اور ایک روایت سے موافق مذہب امام شافعی کے۔ اور ایک روایت سے موافق مذہب امام اعظم کے۔ اور ایک روایت سے اکثر سر اور ایک روایت سے
عورتوں کو تھوڑے سر کا اور مردوں کو سارے سر کا مسح آیا ہی۔ اور اصل مسح کے معنے بھیگا ہاتھ سر پر پھیرنا ہی وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّاَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا اور عبد اللہ یعنے امام بخاری نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا کہ مقرر وضو
میں فرض ایک ایک بار دہونا ہی اور حضرت نے وضو کیا اور اعضا مبارک دو دو اور تین تین بار دہوئے یعنے سنت دو دو تین تین بار کی حضرت کے فعل سے معلوم ہوئی وَلَمْ يَزِدْ
عَلٰى ثَلٰثٍ وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ وَاَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مکروہ رکھا ہی اہل شریعت نے اسراف کو وضو میں اور تجاوز
کرنا حضرت کے فعل سے کہ تین بار سے زیادہ دہوویں **باب** لَا يُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ نماز نہیں قبول کی جاتی ہی بغیر طہارت
کے۔ اور طہور بضم طاء مہملہ مصدر کے معنے میں ہی اور وضو و غسل کو عام ہی اور بفتح طا سے اس پانی کو کہتے ہیں کہ جس سے طہارت کریں **حدثنا** اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ ہمام سے مروی ہی کہ مقرر اسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بتحقیق قبول
نہیں کی جاتی ہی نماز اس شخص کی کہ جسکا وضو ٹوٹا ہو یہاں تک کہ پھر وضو کرے قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ
شہر حضرموت والوں سے ایک مرد نے کہا ای ابا ہریرۃ وہ حدیث کیا ہی تو کہا کہ وہ ایک باد ہی ساتھ آواز کے یا بغیر آواز کے۔ **باب** فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرِّ
الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ یہہ باب اس بیان میں ہی جو وضو کی فضیلت اور اجر و ثواب میں مذکور ہی۔ اور اس بیان میں جو آثار وضو سے چہرے روشن اور نورانی
ہوویںگے **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ
الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ نعیم سے
مروی ہی کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پشت مسجد پر چڑہا تہا پس ابو ہریرہ نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ مقرر میری

امت قیامت کے دن بلائی جاویگی جس حال مین کہ انکے منہہ اور ہاتھ پاؤن روشن اور نورانی رہینگے آثار وضو سے ۔ غر بضم غین معجمہ و تشدید راجمع اغر کا ہی معنے مین اس گھوڑے کے
کہ پیشانی اسکی سفید ہو ۔ اور محجل بضم میم و فتح حاء مہملہ و جیم اس گھوڑے کو کہتے ہین کہ دست و پا اسکے سفید ہین فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ جو
شخص کہ طاقت رکھتا ہی کہ اپنے غرے کو دراز کرے تو چاہیے کہ کرلے ۔ یہان فقط غرے پر اکتفا فرمایا کس لیے کہ وہ اشرف اعضا ہی اور پہلے نظر اسی پر پڑتی ہی ۔ اور کرمانی نے رافعی
سے نقل کیا ہی کہ غرہ کا اطلاق ہاتھ پر بھی کرتے ہین ۔ اور مسلم کی روایت مین غرہ اور تحجیل ہر دو مذکور ہین درازی غرہ اور تحجیل کی یہہ ہی کہ اعضا کے دہونے مین حد مفروض
سے تھوڑا بڑھ جاوے منہہ کے اور ہاتھ پاؤن کے دہونے مین ۔ ایسا ہی ثابت ہوا ہی فعل سے حضرت کے اور فعل سے ابوہریرہ کے ۔ اور ابن ابی شیبہ باسناد حسن ابن عمر سے بھی لایا ہی
اور علما کا عمل اور فتوی حنفیہ اور شافعیہ کے اسی پر ہی ۔ پس رد ہوا قول اس شخص کا جو کہا کہ علمانے اتفاق کیا ہی استحباب پر کہ حد مفروض سے تجاوز کرنا مستحب نہین ۔ اور وہ جو دوسری
حدیث مین آیا ہی کہ فَمَنْ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ یعنے جسنے زیادہ کیا یا کم کیا پس براکیا اور ظلم کیا سو یہہ عدد مسنون سے کم و زیاد کرنے سے مراد ہی جیسا کہ
سوق حدیث سے معلوم ہوتا ہی **باب** لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وضو کا اعادہ نکرے بسبب شک اور تردد
کے جب تک حدث کا یقین نہو **حدثنا** عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ
عَمِّهِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ زہری نے سعید بن مسیب سے اور
عباد بن تمیم بن زید انصاری سے حدیث کی ۔ اور عباد اپنے چچا عبد اللہ بن زید بن عاصم انصاری سے لایا ہی کہ عبداللہ بن زید نے حضرت کے جناب مین اس مرد کا شکوہ
کیا کہ وہ سمجھتا ہی کہ مقرر نماز مین ایک چیز کو پاتا ہی یعنے اسکو اسبات کا شبہہ ہوتا ہی کہ دبر سے باؤ نکلا فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ فرمایا لا ینفتل او لا
ینصرف یہہ راوی کا شک ہی کہ ان ہر دو سے کونسا لفظ فرمایا ہر دو کے ایک ہی معنے ہین یعنے نماز سے نہ پھرے حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا جب تک کہ
سنے آواز کو یا پاوے بو کو ۔ یعنے جب تک باد کا سرنا شخص نہو وضو ٹوٹتا نہین ۔ اور یہہ بات باعتبار غالبیت کے ہی ۔ مدار یقین پر ہی اگرچہ کوئی بو سونگنے اور آواز سننے سے عاجز ہو
جب باؤ سرنیکا اسکو یقین ہو جاوے وضو ٹوٹتا ہی ۔ جبتک یقین نہو شک سے وضو جاتا نہین کیونکہ یقین شک سے زایل ہوتا نہین **باب** التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ یہہ باب
جواز تخفیف مین ہی بیچ وضو کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ صَلَّى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ابن عباس سے روایت ہی کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب فرمایا اپنے پہلو پر یہانتک
تک خراٹے کا آواز آپ سے اٹھا یعنے سونے والے سے جو دم لینے کی آواز آتی ہی وہ آواز آنے لگی پھر اٹھ کے نماز پڑہی ح ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ
عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ پھر علی بن عبداللہ نے کہا حدیث کی یعنے اس حدیث کی روایت کی مجھ سے سفیان نے ایکبار دراز اور ایکبار کوتاہ ۔ اور عمرو سے اور وہ کریب سے
اور وہ ابن عباس سے قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے اپنی خالہ میمونہ کے گھر ایک شب خواب کیا
سو دیکھا کہ حضرت نے شب سے قیام کیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فنام یعنے پھر خواب کیا قاضی عیاض نے اسی روایت کی تصویب کی اس رو سے کہ اسکے بعد واقع ہوا کہ فَلَمَّا كَانَ
بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا اور جبکہ تھوڑی شب ہی حضرت اٹھے پھر وضو فرمایا ایک مشک
سے جو لٹکا ہوا تھا وضو سبک يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ عمرو کبھی صیغہ تخفیف سے ادا کرتے اور کبھی صیغہ تقلیل سے وَقَامَ يُصَلِّي اور کھڑے ہوے نماز پڑہنے فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا
مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهِ پس مین نے وضو کیا جیسا کہ حضرت نے وضو فرمایا ۔ پھر مین آیا اور حضرت کے بائین طرف کھڑا
رہا اور کبھی سفیان دا اپنے طرف کہتا تھا فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ پھر حضرت نے مجھ کو پھیر دیا اور اپنے داہنے
طرف کھڑا کیا ۔ پھر نماز تہجد پڑہے جسقدر کہ چاہا اللہ نے ۔ پھر لیٹے اور خواب کیا یہانتک کہ دم لئے ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ
فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ پھر آپکے پاس موذن آیا اور نماز کے لئے ندا کی پس آپنے اسکے ساتھ نماز کے لئے قیام کیا اور نماز پڑہی حالانکہ وضو نہین کیا بسبب نیند کے قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا
يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ سفیان کہتے ہین کہ مین نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ مقرر حضرت کے چشم مبارک
سوتے ہین اور دل نہین سوتا ہی قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ عمرو نے کہا مین نے عبید اللہ بن عمیر سے سنا ہی کہ کہتا تھا

خواب انبیا کا وحی ہی یعنے جو کہ خواب مین دیکھتے ہین حکم وحی کا رکھتا ہی ثُمَّ قَرَأَ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ پھر یہہ آیت پڑہی جو ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام سے کہی مقرر مین نے خواب مین دیکھا کہ تجھہ کو ذبح کرتا ہون تب عمرو نے قول سفیان کی تصویب کی جو اسنے کہا کہ حضرت کی آنکھہ سوتی ہین نہ دل اور اس حدیث کی تائید کی کہ انبیا کا خواب وحی ہی۔ جیسا کہ مسلم نے اپنی صحیح مین مرفوعًا لایا کہ پیغمبرون کا خواب حکم وحی کا رکھتا ہی۔ اسی واسطے خواب مین جو دیکھتے ہین حکم وحی کا کرتے ہین اور اس حدیث کی تائید کی آیت مذکور سے بھی یعنے اگر خواب انبیا کا حکم وحی کا نرکھے پھر ابراہیم علیہ السلام کسطرح اسکے عامل ہوتے اور اپنے فرزند کے ذبح پر قیام کیا۔ اور خواب کی تعبیر نکلی جیسا کہ اور خوابون کی تعبیر کیا کرتے ہین

باب اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ یہہ باب بیان مین تمام اور کامل کرنے وضو کے ہی۔ ظاہر تمام کرنے سے وضو کے یہی ہی کہ اعضا [illegible] اگرچہ ایکبار دہووے۔ اور اگر اسباغ کو تین بار دہونے پر حمل کرین تو بہی دور نہین جیسا کہ ایک حدیث مین اسکا بھی اشارہ آیا ہی وَقَدْ قَالَ عُمَرُ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْاِنْقَاءُ اور ابن عمر کہتے ہین کہ اسباغ پاکیزہ کرنے کے معنے مین ہی کس لیے کہ تمام کرنیکو پاکیزگی لازم ہی۔ امام قسطلانی نے کہا کہ ابن منذر نے سند صحیح سے لایا کہ ابن عمر اپنے پاؤن کو سات بار دہوتے تو ظاہر یہہ مبالغہ ہی پاکی مین اور یہان اشکال لاتے ہین اس حدیث سے جو گذری ہی کہ تین بار سے زیادہ کرنا ظلم و تعدی ہی اور جواب دیتے ہین کہ ظلم و تعدی اس شخص کے حق مین ہی جو تین بار کو سنت نجانے اگر اسکو سنت سمجھے اور زیادہ دہووے وضو پر وضو اور نور علی نور کے قبیل سے ہوگا

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ اسامہ سے مروی ہی کہ تحقیق ابن عباس نے سنا کہ اسامہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے پھر جب پہاڑ کے درے پر پہنچے اونٹ سے اترے اور پیشاب سے فارغ ہونے پھر وضو کیا پر اسکو تمام نہ کیا یعنے ہر عضو ایکبار دہویا۔ اسامہ کہتے ہین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ارادہ نماز کا رکھتے ہو۔ فرمایا نماز تیرے آگے ہی فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰی وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا پھر حضرت سوار ہوے جب مزدلفہ مین آئے مرکب سے اترے اور وضو کیا پورا وضو۔ پھر اذان اور اقامت کہی گئی پھر نماز شام ادا کی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی منزل مین بٹھلایا۔ پھر نماز عشا کی اذان و اقامت کہی گئی پھر عشا ادا کی۔ اور مغرب و عشا کے درمیان اور کوئی نماز نہ پڑہی اور حضرت ظہر و عصر عرفات مین اور مغرب و عشا مزدلفہ مین جمع کئے اور اس جمع پر سب علما کا اتفاق ہی حنفیہ کے پاس اسکے سوا کسی سفر مین بھی جمع ثبوت کو نہ پہنچا۔ اور یہہ مبحث انشاء اللہ تعالیٰ حج کے باب مین شرح و بسط سے معلوم ہوگا

باب غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ یہہ باب بیان مین منہہ اور ہر دو ہاتھہ ایک کف پانی سے دہونے کے ہی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ مقرر ابن عباس نے وضو کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ دہویا اپنے منہہ کو۔ منہہ کو دہونا تمام منہہ دہونے سے مراد ہی کہ مضمضہ و استنشاق کو شامل ہی اب اسکا بیان کرتے ہین اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰی يَدِهِ الْاُخْرٰی فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰی ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰی ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ پھر ایک کف پانی لیکے منہہ و ناک مین داخل کیا پھر ایک چلو پانی لیا اور اسکو ایسا ہی کیا کہ وہ پانی دوسرے ہاتھہ مین ڈالا یعنے وہ پانی ہر دو ہاتھہ مین لیکر اپنا مبارک منہہ دہویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا داہنا ہاتھہ دہویا پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا بایان ہاتھہ دہویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ ظاہر یہہ ہی کہ مسح کے واسطے تازہ پانی نہین لیا ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰی رِجْلِهِ الْيُمْنٰی حَتّٰی غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً اُخْرٰی فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ الْيُسْرٰی پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے داہنے پاؤن پر چھڑکا یہان تک کہ اسکو دہویا پھر اور ایک چلو پانی لیا اس سے اپنا باوان پاؤن دہویا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ پھر ابن عباس کہنے لگے کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسیطرح وضو کرتے تھے۔ ظاہر مضمون اس حدیث کا یہہ ہی کہ حضرت نے ہر عضو کو ایک بار ہی دہویا اور ادائے فرض پر اکتفا فرمایا جیسا کہ اور حدیثون مین اسکے ساتھہ تنصیص واقع ہوی ہی

باب التَّسْمِيَةِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

الجزء الثانی

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ بسم اللہ کہنا اور خدا تعالی کا نام پاک لینا ہر حال مین بلکہ جماع کے وقت بھی مستحب ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا جریر
عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان احدکم اذا اتی اہلہ قال
بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ابن عباس سے مروی ہی کہ وہ پہنچاتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک۔ سو کہا اگر مقرر
تمہارے سے کوئی جسوقت کہ اپنی عورت کے پاس آوے یعنے قصد جماع تو یہہ دعا پڑہے کہ اسکا مضمون یہہ ہی کہ مین یہہ کام کرتا ہون جس حال مین خدا عزوجل کے نام بزرگ سے تبرک
ڈہونڈہتا ہون۔ یا اللہ دور رکہہ ہمکو شیطان سے اور دور رکہہ شیطان کو اس بچے سے کہ تو روزی کرے فقضی بینہما ولد لم یضرہ اور ٹہہرے درمیان ان دونون کے
فرزند تو ضرر نہ پہنچاوے اسکو شیطان یعنے شیطان کو اس بچے پر قدرت نہوگی۔ اسکے آزار اور اغوائے ظاہر و باطن سے وہ فرزند محفوظ رہیگا **ف** امام قسطلانی نے کہا کہ یا اس بچے
کو کبھی آسیب نہوگا یا اسکے عقل و بدن پر شیطان کا صدمہ نہ پہنچیگا یا اسکی ولادت پر طعن نہوگا یا شیطان اسکو کفر مین نہ ڈالیگا۔ اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین مجاہد سے
نقل کی ہی کہ کہا جسنے عند الجماع بسم اللہ نکہی شیطان اسکے احلیل پر حاوی ہوتا ہی اور اسکے ساتھہ آپ بھی جماع کرتا ہی اسبات پر یہہ آیت اشارہ کرتی ہی لم یطمثہن انس
قبلہم ولا جان انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا نام بزرگ جماع کے وقت لینا جایز ہی تو سب حالات مین بھی روا خصوصا وضو مین بطریق اولی روا ہوگا یہہ تقریر
جو ہمنے کی مناسب اس حدیث کے اور تمام ترجمہ باب کے اور کتاب الوضو کے موضوع ہوئی **باب** ما یقول عند الخلاء یہہ باب بیان مین اس چیز کے ہی کہ مومن
قضاء حاجت کیلئے جانے کے وقت کیا کیا چاہیے۔ خلا خلوت کے معنے مین ہی۔ اسکو خلا اسلئے کہتے ہین کہ آدمی وہان تنہا ہوتا ہی اور لوگ سے خلوت لیتا ہی **حدثنا**
آدم قال حدثنا شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب قال سمعت انسا یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال عبد العزیز نے
کہا کہ مین نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا مین تشریف لاتے یہہ کلمات کہا کرتے اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
یعنے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے شیاطین کے مردون اور عورتون سے خبث خا معجمہ و با موحدہ سے مردی اور مضموم جمع خبیث کا ہی۔ اور خبائث جمع خبیثۃ کا تابعہ
ابن عرعرۃ عن شعبۃ وقال غندر عن شعبۃ اذا اتی الخلاء وقال موسی عن حماد اذا دخل مولف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ متابعت کی ہی آدم کی
عرعرہ نے کہ وہ بھی شعبہ سے نقل کی ہی۔ اور کہا غندر نے جو شعبہ سے سنا ہی کہ اذا دخل الخلاء کے بدل اذا اتی الخلاء کہا یعنے جب آتے بیت الخلا کو تو کلمات کہا کرتے
وقال موسی عن حماد اذا دخل اور موسی نے حماد سے نقل کی اذا دخل پس صیغہ اذا دخل جو حماد کی روایت مین آیا موافق آدم کی روایت کے ہی جو شعبہ سے
سنا ہی یہہ حماد قدس سرہ ابدال کرام سے تھے۔ کہتے ہین کہ اسنے ستر عورتین تک نکاح کین پر کسی سے اولاد نہوئی کسلئے کہ ابدال سے اولاد نہین ہوتی ہی اسکا بدل نہین
مگر ابدال سے وقال سعید بن زید حدثنا عبد العزیز اذا اراد ان یدخل اور سعید بن زید نے کہا کہ جب بیت الخلا مین داخل ہونیکا ارادہ کرتے تب
یہہ کلمات کہتے یعنے بیت الخلا مین داخل ہونے کے آگے ہی کہا کرتے۔ مناسبت اس باب کی اور دوسرے ابواب کی جو خلا کے بیان مین عقد کئے گئے ہین کتاب الوضو کے ساتھہ
اسواسطے ہی کہ خلا اور وہ جو اسکے ساتھہ متعلق ہون وہ سب مقدمہ ہی وضو کا **باب** وضع الماء عند الخلاء یہہ باب پانی رکھنے مین ہی بیت الخلا
کو جانے کے وقت تا استعمال کرے اسکو وضو کرنے والا وہان سے نکلے بعد **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ہاشم بن القاسم قال حدثنا ورقاء
عن عبید اللہ بن ابی یزید عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الخلاء فوضعت لہ وضوءا قال من وضع
ہذا فاخبر فقال اللہم فقہہ فی الدین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلا مین تشریف لائے ہین آپکے واسطے
وہان وضو کا پانی لا رکھا۔ سو پوچھا کہ یہہ پانی کسنے رکھا۔ پس خبر دئے گئے کہ ابن عباس نے رکھا۔ پس فرمایا یا اللہ اسکو عالم کیجیے دین مین۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ
عنہا جو ابن عباس کے خالہ تھین انہین نے حضرت کو خبر دی کہ یہہ پانی وہ رکھا ہی۔ اسوقت ابن عباس کی کم عمری تھی۔ وہ کام اس عمر مین جو انسے ہوا انکی فہم و دانش پر
دلالت کرتا ہی۔ پس انکے حق مین حضرت نے یہہ دعا کی کہ انکی دانش صرف علوم دینی مین ہووے **باب** لا یستقبل القبلۃ بغائط او بول الا
عند البناء جدار او نحوہ یہہ باب تو بین کے ساتھہ آیا ہی کہ قبلہ کیطرف منہہ نکرے قضاے حاجت کے وقت پاخانہ ہو یا پیشاب۔ مگر جسوقت کہ پردہ ہو
عمارت و دیوار کا یا مانند اسکے **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنی الزہری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب

الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولہا ظہرہ
شرقوا او غربوا ابو ایوب کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے سے کوئی بیت الخلا کو آئے تو قبلہ کی طرف منہہ نکرے اور پیٹھہ نکرے
یا قبلہ کو مقابل پیٹھہ کے نکرے خواہ منہہ مشرق کے طرف کرین یا مغرب کے طرف یہہ خطاب اہل مدینہ کے طرف ہی کہ انکا قبلہ جنوب کی طرف ہی۔ مقصود یہی ہی کہ منہہ
او پیٹھہ قبلے کی جانب نہو۔ پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین جو نہی عام ہی تخصیص صحرا کے ساتھہ نہین۔ اسی سے اخذ کیا ہی امام ابو حنیفہ اور مجاہد اور ابراہیم نخعی او سفیان
ثوری اور ایک روایت سے امام احمد نے بھی رحمہم اللہ تعالی۔ اور قیاس بھی اسیکے موافق ہی کسلئے کہ نہی بسبب تعظیم قبلہ کے ہی اور قبلہ قبلہ ہی صحرا مین اور عمارت مین۔
اگر کوئی چیز اپنے اور کعبہ کے درمیان حایل اعتبار کرین صحرا مین بھی کتنے پہاڑ اور عمارات حائل ہوینگے باقی کلام حدیث لاحق مین آویگا۔ مؤلف علیہ الرحمہ نے عنوان مین نہی
کی تخصیص صحرا مین کی۔ اور جو حدیث کہ اسکے ثبوت مین لائی وہ عام ہے **باب** من تبرز علی لبنتین یہہ باب جواز فعل مین اس شخص کے ہی کہ قضا
حاجت دو اینٹ پر بیٹھہ کے کرے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن
حبان عن عمہ واسع بن حبان عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول ان ناسا یقولون اذا قعدت علی حاجتک فلا تستقبل
القبلۃ ولا بیت المقدس ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ کہتے تھے تحقیق کہ لوگ کہتے ہین جبکہ تو بیٹھے اپنی قضا حاجت پر تو منہہ مت کر قبلہ کی طرف اور
نہ بیت المقدس کے طرف۔ مراد قبلہ سے جو کہ مقابلہ مین بیت المقدس کے واقع ہو وہ کعبہ ہی جیسا کہ اسی ابن عمر کی حدیث کو دوسری روایت سے باب التبرز فی البیوت مین
لایا ہی کہ یقضی حاجتہ مستدبر القبلۃ مستقبل الشام یعنے قضا کرین حاجت اپنی بیٹھے ہوئے ہوے قبلہ کی طرف رخ کئے شام کی طرف
مقصود ابن عمر کا وہی رد قول بعض لوگون کا ہی جو کہتے ہین کہ قضا حاجت کے وقت بیت المقدس کے طرف منہہ نکرے۔ اور جو دلیل کہ حضرت کے فعل سے لا ہین صریح
اسی مین ہی پس معارض حدیث سابق کی نہین۔ اور جایز رکھنے مین ابن عمر کے استقبال قبلہ کا لازم آتا نہین۔ فقال عبد اللہ ابن عمر لقد ارتقیت یوما
علی ظہر بیت لنا فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لبنتین مستقبلا بیت المقدس لحاجتہ پس عبد اللہ ابن عمر نے
کہا تحقیق مین نے ایک روز اپنے گھر کی عماری پر چڑھا سو حضرت کو دیکھا دو اینٹ پر بیٹھے ہوے بیت المقدس کے طرف منہہ کئے ہوئے اپنے قضائے حاجت کے لئے وقال لعلک من
الذین یصلون علی اوراکہم ابن عمر نے واسع سے کہا شاید کہ تو ان لوگون سے ہی جو اپنے زانون پر نماز پڑھتے مین سجدے کے وقت یعنے سینہ کو سجدے مین زانون سے
لگاتے ہین۔ ابن عمر کا مقصود اس قول سے واسع کی تجہیل ہی سنت سے یعنے جو کوئی سنت مشہورہ سے آگاہ نہین ہی وہ قضائے حاجت کی سنت بھی نہین جانتا ہی اور استقبال
قبلہ اور بیت المقدس مین فرق نہین کرتا ہی فقلت لا ادری واللہ پس واسع نے کہا کہ مین جواب مین کہا کہ واللہ مین نہین جانتا ہون کہ مین اس فرق سے ہون یا نہ
یا نہین جانتا ہون استقبال بیت المقدس کی سنت کو قال مالک یعنی الذی یصلی ولا یرتفع عن الارض یسجد وہو لاصق بالارض
یعنے ران پر نماز پڑھنے والے کا بیان امام مالک نے اسطرح کیا ہی کہ وہ یون نماز پڑھتا ہی کہ اسکا سینہ و شکم زمین سے اٹھا ہوا نہین رہتا ہی بلکہ وہ سجدہ کرتا ہی تو زمین سے لگا ہوا
رہتا ہی **ف** اس مسئلہ مین ائمہ کا اختلاف ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین بول و براز کے وقت قبلہ کے طرف منہہ یا پیٹھہ کرنا حرام ہی۔ اور امام شافعی کے پاس
صحرا مین حرام ہی نہ گھر و نہین ہر دو طرف علمائے صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی ایک جماعت ہی۔ اور امام احمد کی ایک روایت سے قبلہ کی طرف پیٹھہ کرنے مین رخصت ہی نہ منہہ
کرنے مین۔ اور بعضی نے ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت قبلہ کی طرف پیٹھہ کرنیکی عدم کراہت مین بھی لایا ہی۔ اور کہا کہ غفلت سے قبلہ کے طرف منہہ کیا تھا ناگاہ یاد
آیا یا اطلاع ہوئی تو جلد پھر جاوے۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل وہی حدیث ہی جو نہی مین گذری وہ حدیث مطلق آئی ہی شہر و جنگل کا کچھہ قید اسمین مذکور نہین اور نہی کی حدیث صحابہ کی
ایک جماعت کثیر روایت کی ہی۔ اور نہی کی علت جہت قبلہ کی تعظیم و حرمت ہی اسباب مین گھر اور جنگل ہر دو برابر ہین جیسا کہ اس طرف تھوکنا اور پاؤن دراز کرنا ہر جگہہ منع
ہی اور حدیث ابن عمر کا جواب یہہ ہی کہ شاید انکا دیکھنا آگے نہی کے ہوگا۔ اور اگر معلوم ہو کہ بعد نہی کے ہی شاید کہ حضرت قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جہت سے تھوڑا پھر کے
تشریف رکھے ہوگے۔ پر ابن عمر نے اسکو نہین پایا ہی اور اس مین تعمق سے نظر نہ کی۔ اور وہ مقام بھی تحقیق و تعمق کا نہین تھا۔ اور مشکوۃ کی شرح عربی مین کلام اس سے زیادہ کیا
ہی واللہ اعلم انتہی **مترجم** کہتا ہی کہ اس مسئلہ مین اگرچہ ائمہ کا اختلاف ہی لاکن احتیاط مذہب مین امام اعظم کے ہی حتی المقدور احتیاط ضرور **باب**

ہے۔ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادَةِ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا آیا تمہارے میں نہیں ہیں وہ شخص جو حضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے ان خدمات پر مقرر تھا جو نعلین شریف اور وضو کا پانی اور وسادہ تھا یا کرتا تھا۔ یہہ کنایہ ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ان خدمتوں سے مشرف اور معتمد تھے۔ یعنے کس لئے انسے نہیں پوچھتے ہو جو تمہارے درمیان موجود ہیں یعنے عراق میں۔ اور حضرت کا احوال شریف تحقیق کرنے میں اوروں کی احتیاج رکھتے ہو میرے اور اہل شام کے مانند حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذرا

باب حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الِاسْتِنْجَاءِ یہہ باب بیان اٹھانے چھوٹے نیزے کے ہے ساتھ آب استنجا کے یعنے پاکی کے لئے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ انس سے روایت ہے کہ جب حضرت تھا حاجت کے لئے بیت الخلا میں آتے۔ میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور برچھی لئے ہوئے آپ کے پیچھے رہتے ایک چھاگل لیتا دوسرا برچھی حضرت اس پانی سے طہارت کرتے تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ متابعت کی ہے محمد بن جعفر کی نضر اور شاذان نے شعبہ سے عنزہ وہ عصا ہے جس پر سنان ہو **مترجم** کہتا ہے کہ اشعۃ اللمعات میں اس حدیث کی شرح میں آیا ہے کہ عنزہ عین مہملہ اور نون و زاء مفتوحہ سے اس لکڑی کو کہتے ہیں کہ مقدار میں نیزے یا کچھ اس سے بڑھ کر ہوتی ہے اور اسکو سنان لگی رہتی ہے۔ ہندی میں اسکو برچھی کہتے ہیں۔ حضرت کی عادت شریف یہہ تھی کہ آپ کے خدام ذوی الاحترام برچھی لئے ہوئے آپ کے ہمراہ رہتے۔ تا پیشاب کی حاجت ہو تو اس سے زمین نرم کریں۔ یا استنجے کے لئے ڈھیلا زمین سے نکالیں۔ یا نماز کے لئے سترہ بناویں۔ اور حضرت ڈھیلے سے پاکی حاصل ہوئے پر پانی سے بھی دہوتے تھے۔ اسمیں تعلیم امت بھی مقصود تھی کہ ڈھیلا لینے کے بعد پانی سے دہونا بھی احب و افضل ہے انتہی۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اس چیز کا ہے کہ حساب میں گرفتار ہوگا بندہ بسبب اسکے قبر میں روایت کی یہہ طبرانی نے۔ اور سوائے اسکے عمر رضی اللہ عنہ سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا ہے۔ فعل صحابی کا حجت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی یہاں تک وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں منقول ہے وہ یہہ ہے أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ كَانَ عُمَرُ إِذَا بَالَ مَسَحَ ذَكَرَهُ بِحَائِطٍ أَوْ حَجَرٍ وَلَمْ يَمَسَّهُ مَاءً یعنے تھے حضرت عمر کہ جب پیشاب کرتے پھیرتے سر آلہ کو دیوار پر یا پتھر پر اور نہ لگاتے اسکو پانی۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہوا ہے انتہی **مترجم** کہتا ہے کہ اسمیں ازالۃ الخفا کا جو حوالہ آیا اسکی عبارت یہہ ہے أَخْرَجَ الْبَغَوِيُّ وَغَيْرُهُ وَهُوَ مِنْ مَشَاهِيرِ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا۔ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ كَانَ عُمَرُ إِذَا بَالَ مَسَحَ ذَكَرَهُ بِحَائِطٍ أَوْ حَجَرٍ وَلَمْ يَمَسَّهُ مَاءً۔ قُلْتُ أَجْمَعَ عَلَى ذَلِكَ عُلَمَاءُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَلَيْسَ فِيهَا حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ وَإِنَّمَا هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ قِيَاسًا عَلَى الِاسْتِنْجَاءِ مِنَ الْغَائِطِ أَطْبَقَ عَلَى تَقْلِيدِهِ الْعُلَمَاءُ انتہی اور مشکوۃ کے باب آداب الخلا کے دوسری فصل میں جو ایک حدیث صحیح آئی ہے اسکا ترجمہ یہہ ہے۔ روایت ہے ابو ایوب اور جابر اور انس سے کہ جب مسجد قبا والوں کی شان میں یہہ آیت نازل ہوئی رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ یعنے مرد ان میں جو دوست رکھتے ہیں یہہ کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکی کرنے والوں کو۔ تب حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تحقیق اللہ نے تمہاری تعریف کی ہے پاکی کے باب میں۔ پس تمہاری طہارت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں جیسے سب مسلمان کرتے ہیں۔ اور استنجا کرتے ہیں پانی سے یعنے بعد لینے ڈھیلوں کے حضرت نے فرمایا پس وہ یہی ہے پس لازم پکڑو اسکو

ف یعنے انصار ڈھیلوں اور پانی سے استنجا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہہ آیت اتری۔ حضرت نے اسکا سبب پوچھ کے فرمایا کہ تم ڈھیلے اور پانی کو جمع کرتے ہو اسی لئے اللہ نے تمہاری ثنا کی اسکو لازم کر لو روایت کی ہے اسکو ابن ماجہ نے کذا فی مظاہر حق

باب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ یہہ باب بیان میں منع کرنے استنجے کے ہے داہنے ہاتھ سے حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

[illegible] عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ۔ ابی قتادہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جبکہ کوئی ایک تمہارے سے پانی یا مانند اسکے کوئی چیز پیوے تو اسکے برتن میں نہ پھونکے یعنے اسمین دم لیتے اور چھوڑتے ہوے نہ پیوے اور جب بیت الخلا میں آوے تو اپنے عضو مخصوص کو سیدہے ہاتھ میں نہ لیوے۔ اور اسکو سیدہے ہاتھ سے نہ چھووے۔ یہہ ہر دو نہی تنزیہی ہین اور مبالغہ ہی نظافت میں پانی کے ظرف میں دم لینے اور چھوڑنیکی نہی شاید اسواسطے ہی کہ ایک تو بخار معدے سے دم کے ساتھ نکلے یا تھوک پانی میں پڑے تو طبیعتونکی نفرت کا سبب ہوگا پس دم چھوڑنیکی حاجت ہو تو باسن کو منہہ سے جدا کرے۔ اور عضو مخصوص کو نہ چھونا اسواسطے کہ وہ محل نجاست کا ہی اور سیدہا ہاتھ پاک اور شریف چیزوں کے استعمال کے لئے موضوع ہی۔ پس اسکی حفاظت ضرور ہی **باب** بالتنوین لا یمسک ذکرہ بیمینہ اذا بال یہہ باب تنوین کے ساتھ آیا ہی۔ نہ پکڑے اپنے عضو مخصوص کو سیدہے ہاتھ سے پیشاب کرنیکی حالت مین **حدثنا** محمد بن یوسف قال ثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا بال احدکم فلا یاخذن ذکرہ بیمینہ ولا یستنجی بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء یعنے جب پیشاب کرے کوئی ایک تمہارے سے تو نہ پکڑے اپنے ستر کو اپنے سیدہے ہاتھ سے اور استنجا نکرے اپنے سیدہے ہاتھ سے اور نہ دم لے باسن میں پانی کے **باب** الاستنجاء بالحجارۃ یہہ باب بیان میں استنجا کرنے کے ہی کلوخ و سنگریزون سے **حدثنا** احمد بن محمد المکی قال ثنا عمرو بن یحیی بن سعید بن عمرو المکی عن جدہ عن ابی ھریرۃ رض قال اتبعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخرج لحاجتہ وکان لا یلتفت فدنوت منہ فقال ابغنی احجارا استنفض بھا او نحوہ۔ ولا تاتنی بعظم ولا روث فاتیتہ باحجار بطرف ثیابی فوضعتھا الی جنبہ واعرضت عنہ فلما قضی اتبعہ بھن ابوہریرہ کہتے ہین کہ مین حضرت کے پیچھے چلا تھا اور حضرت اپنی قضاے حاجت کے لئے نکلے تھے اور حضرت آگے پیچھے نہین دیکھتے تھے۔ پس مین آپکے نزدیک ہوا تو فرمایا کہ میرے واسطے سنگریزے لے آ تا انسے طہارت کرون یا اسکے مانند اور کوئی لفظ فرمایا اور نہ لا میرے واسطے ہاڑ یا سرگین۔ پس مین لے آیا آپکے واسطے سنگریزے اپنے کپڑے کے کنارے مین۔ پھر مینے ان سنگریزونکو آپ کے پاز و رکھا اور آپ سے جدا ہوا۔ پھر جب آپنے قضاے حاجت کی ان سنگریزون سے طہارت کی **باب** لا یستنجی بروث یہہ باب سرگین سے استنجا کرنے کے بیان مین ہی **حدثنا** ابونعیم قال حدثنا زھیر عن ابی اسحق قال لیس ابوعبیدۃ ذکرہ ولکن عبدالرحمن بن الاسود عن ابیہ انہ سمع عبداللہ یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الغائط فامرنی ان اٰتیہ بثلاثۃ احجار فوجدت حجرین والتمست الثالث فلم اجدہ فاخذت روثۃ فاتیتہ بھا فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال ھذا رکس۔ ابواسحاق نے کہا کہ ابوعبیدہ نے اس حدیث کو ذکر نہ کیا۔ یعنے مین اس حدیث کی روایت ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے نہین کرتے ہین جیسا کہ اور دونکی ہی لیکن روایت کی میرے سے عبدالرحمن بن الاسود نے اپنے باپ سے۔ مقرر سنا اسود نے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہتے تھے کہ حضرت قضاے حاجت کے لئے تشریف لائے اور مجھکو حکم کیا کہ آپکے واسطے تین سنگریزے لے آؤن۔ سو مین نے دو سنگریزے پائے اور تیسرا بھی ڈھونڈھا تو نپایا۔ پس ایک سرگین کا ٹکڑا اٹھالیا اور حضرت کے پاس لے آیا۔ تو آپ وے ہر دو سنگریزے لے لئے اور سرگین کو ڈالدیا اور فرمایا کہ یہہ نجس ہے وقال ابراھیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحق قال حدثنی عبدالرحمن مؤلف علیہ الرحمہ کا مقصود اس تعلیق سے رد ہی اس شخص کا جو کہتا ہی کہ ابواسحق اس حدیث مین تدلیس کی ہی۔ طحاوی جو علماے حنفیہ سے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ پتھر یا ڈہیلے تین ہی ہونا شرط نہین ہی۔ جیسا کہ امام اعظم اور امام مالک وغیرہما اسیر گئے ہین۔ اور ہوسکے کہ ایک پتھر کے دو جانب پر اکتفا کئے ہون اور مقصود تین بار پاک کرنا ہی نہ تین پتھر۔ **باب** الوضوء مرۃ مرۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وضو مین اعضا کو ایک ایک بار دہونا بھی آیا ہی **حدثنا** محمد بن یوسف قال اخبرنا سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ ابن عباس سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے وضو کیا اور اعضے ایک ایک بار دہوے **باب** الوضوء مرتین مرتین یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وضو مین اعضا دو دو بار دہونا بھی منقول ہی **حدثنا** الحسین بن عیسی بن حمران قال ثنا یونس بن محمد قال انا فلیح بن سلیمان عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو

طحاوی کا استدلال

بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ عبد اللہ بن زید سے روایت ہی حضرت نے وضو کیا اور دہوے اپنے اعضے دو دو بار - جواز اور تعلیم امت کے لئے **بَابُ** الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا یہہ باب وضو میں اعضا تین تین بار دہونے کے بیان میں ہی -

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ ابْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ حمران جو مولا عثمان بن عفان ہی خبر دی کہ اسنے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پانی کا ظرف منگوایا اور اپنے ہر دو کف دست پر پانی ڈالا تین بار - ہر دو کف سے مراد ہر دو ہاتھ ہیں جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہی - پھر اپنا سیدھا ہاتھ ظرف میں ڈالا - پھر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا - اس روایت میں تو منہ اور ناک میں پانی لینا تین بار مذکور نہیں - پر دوسری روایت میں آیا ہی - پھر اپنے منہ کو دہویا تین بار - اور اپنے ہر دو ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار پھر سر کا مسح کیا - اسکو تین بار نہ کہا جیسے اور اعضا کو کہا - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مسح ایک ہی بار کیا - جیسا کہ مذہب امام اعظم و امام مالک و امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہی - پھر دہوے ہر دو پاؤں ٹخنوں تک تین بار ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ راوی کہتا ہی کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہو چکے کہنے لگے کہ پیغمبر خدا نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی وضو کرے اس میرے وضو کے مانند - پھر پڑہے دو رکعت کہ جن میں حدیث نکرے نفس اسکا - حدیث نفس سے مراد دنیاوی خطرے اور شیطانی وسوسے ہیں - نماز میں حتی المقدور دل کو انسے بچانا ضرور ہی اگر قرآن کے معنے میں تفکر اور تدبر کرے اور آخرت کا خوف دل میں غالب ہو وے اس ثواب سے مانع نہوگا - بلکہ جو خطرات کہ نماز کے ساتھ متعلق نہیں اگر نماز میں عارض ہوں اگر مصلی اسپر نہ ٹھہرے اور انپر توجہ نہ لاوے - وہ بھی حدیث نفس میں داخل نہونگے - ہاں اگر جد و جہد کرے کہ کوئی خطرۂ ماسوا خاطر پر خطور نکرے نقش ہی کہ اسکی جزا تام و اکمل پاویگا - غرض جو کوئی وضو کے بعد ویسی دو رکعتیں ادا کریگا اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور ایک روایت میں وَمَا تَاَخَّرَ بھی آیا ہی یعنے اگلے اور پچھلے گناہ مغفور ہو وینگے - گویا مراد یہہ ہی کہ اسکے بعد اس سے گناہ سرزد نہوگا - ایسے صاحب حال سے کیا عجب ہی کہ معاصی سے محفوظ رہے وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ یعنے ابراہیم بن سعد نے کہا کہ صالح بن کیسان بھی ابن شہاب سے ایسی ہی روایت کی وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ عُثْمَانُ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا اٰيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ - لاکن عروہ نے حمران سے حدیث کرتا ہی کہ عثمان ذو النورین نے وضو کیا اور کہا اب میں تمہارے سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں - قرآن کریم میں ایک آیت آئی ہی - اگر وہ آیت نہ آئی ہوتی - وہ حدیث نہ بیان کیا ہوتا تا تم مغرور ہو جاوو اور عمل میں قصور نہ کرو - اس آیت کا اشارہ قریب آویگا - اور وہ حدیث یہہ ہی سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّاُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا سنا میں نے پیغمبر خدا کو فرماتے تھے وضو نہیں کرتا ہی کوئی مرد پھر اچھا کرتا ہی وضو اپنا - یعنے اسکے تمام سنن و آداب اچھی طرح سے بجا لاتا ہی اور نماز فرض ادا کرتا ہی - مگر یہہ کہ بخشے جاتے ہیں اسکے لئے گناہ جو درمیان اسکے اور دوسری نماز کے ہوں - یہاں تک کہ دوسری نماز سے فارغ ہو - یعنے صغیرہ گناہ جو دو نماز کے درمیان اس سے صادر ہوں بخشے جاتے ہیں نہ کبیرہ کبیرہ کو توبہ ضرور ہی - قَالَ عُرْوَةُ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى الْاٰيَةَ عروہ بن زبیر نے کہا وہ آیت یہہ ہی جو علم کو پوشیدہ کرنے والوں کی مذمت میں آئی ہی **بَابُ** الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوْءِ ذَكَرَهٗ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب وضو میں ناک جھاڑنے کے بیان میں ہی ذکر کیا اسکو عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی وضو کرتا ہی تو چاہئے کہ ناک جھاڑے اور جو کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے چاہئے کہ رہیں ایک یا تین یا پانچ یا سات حسب حاجت **بَابُ** الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا یہہ باب استنجے کے ڈھیلے طاق لینے کے بیان میں ہی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ ابوہریرہؓ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جبکہ کوئی تمہارے سے وضو کرے تو چاہئے کہ پانی اپنی ناک میں پھیر کر جھاڑے - اور جو کوئی استنجا کے ڈھیلے لیو تو چاہئے کہ طاق لے تین یا پانچ یا سات - اور جسوقت کہ تمہارے سے کوئی خواب سے بیدار ہووے تو چاہئے کہ اپنے ہاتھ دہووے - یہہ حکم ندب کی راہ سے ہی - چونکہ امر تعبدی ہی شک اور یقین میں فرق نہیں - اور صحت کو پہنچا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت بیداری میں بھی جب تک اپنے مبارک ہاتھ نہ دہوتے پانی کے برتن میں نہ ڈالتے تھے پس خواب کے بعد بطریق اولی ہوگا جیسا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ پس وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے کے آگے ہاتھ دہووے فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ پس مقرر کوئی تمہارے سے نہیں جانتا ہی کہ جب خواب کرے کہاں شب گذاری ہی اسکا ہاتھ کہ کسی جائے پر پہنچا ہی یا نہ

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ یہہ باب بیان میں ہر دو پاؤں دہونے کے اور ہر دو قدم پر مسح نہ کرنے کے ہی جس حال میں کہ پاؤں برہنہ ہیں **حَدَّثَنَا** مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ابن عمرو سے روایت ہی کہ ایک سفر میں حضرت ہمارے سے پیچھے رہے - پھر ہم کو پا لیا یعنے ہمارے پاس آ پہنچے - تب نماز عصر کا وقت نزدیک پہنچا تھا یعنے وقت تنگ تھا - پس ہم وضو کرنے لگے اور جلدی سے ہم اپنے پاؤں پر مسح کرتے تھے یعنے اچھی طرح نہیں دہوتے تھے - پس آپنے بلند آواز سے ندا کی کہ آتش دوزخ خرابی ہونیکو ایڑیوں والوں کو ہی جو اسکے دہونے میں قصور کیا ہی دو بار فرمایا یا تین بار یہہ شک راوی کا ہی - شارح نے کہا کہ اس حدیث میں رد ہی شیعہ کا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ وضو میں فقط پاؤں پر مسح کرنا واجب ہی پاؤں دہونا بدعت ہی ہم کہتے ہیں کہ اگر مسح ہی واجب ہوتا حضرت اُسکے ترک پر وعید نفرماتے - اگر کہیں ظاہر روایت مسلم کی یہہ ہی کہ انکار حضرت کا اس جماعت پر اس لئے تھا کہ انہوں نے پاؤں دہونے میں بخل کیا تھا انکے ایڑیاں سفید رہگئیں تھیں پانی انکو نہیں پہنچا تھا - ہم کہتے ہیں کہ یہہ حدیث شیعہ کے مفید مدعا نہیں - کیونکہ جب پاؤں سے تھوڑا سا خشک رہ جانے پر وعید فرماتے ہوں اصلا پاؤں نہ دہونے پر بطریق اولی وعید آویگی شیعہ تو پاؤں کے اوپر مسح کرتے ہیں - ایڑیوں کو اصلا ہاتھ نہیں لگاتے ہیں - پھر کیونکر اس وعید میں داخل نہوں - اور حق اس مسئلہ میں یہہ ہی کہ آیت مجمل ہی اور پاؤں دہونے کی حدیث جو تواتر کو پہنچی اسکی مبین ہی نہی

بَابُ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب وضو میں کلی کرنے کے بیان میں ہی ذکر کیا اسکو ابن عباس اور عبداللہ بن زید نے جس حال میں کہ حضرت سے ناقل ہیں **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - اس حدیث کی شرح باب الوضوء مرتین مرتین میں گذری

بَابُ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ یہہ باب ... میں پاؤں کے ایڑیاں دہونے کے بیان میں ہی - اور ابن سیرین جو کبار تابعین سے تھے - جسوقت وضو کرتے انگوٹھی کی جگہہ بھی دہو یا کرتے - امام اعظم اور امام شافعی کا مذہب یہہ ہی کہ اگر انگوٹھی تنگ ہو ہلاوے اور اگر ڈھیلی رہے ہلانیکی حاجت نہیں - اور ابن سیرین انگوٹھی کی جگہہ دہونیکا یہی سبب ہوگا - اور ابن سیرین کا قول جو کہ سند صحیح کے ساتھ موصول بھی آیا یہاں لانیکا سبب یہہ ہی کہ اگرچہ پانی انگوٹھی کے مقام پر پہنچے پر احتیاط کرتے تھے - جب انگوٹھی کے مقام کا یہہ احتیاط ہوا ایڑیوں کا دہونا لازم تر ہے - **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ محمد بن زیاد نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا جس حال میں کہ ہم پر گذرتے تھے اور لوگ وضو کرتے تھے اس برتن سے کہ جس حال میں پانی بھرا ہوا تھا - کہنے لگے کہ پورا

وضو کرو۔ تو فرمایا ابو القاسم نے خرابی ویل ہی انہین ہوسے گئے ایڑیون کو آتش دوزخ سے - یہہ وعید بحسب اتفاق پاؤن پورا نہ دھونے مین واقع ہوئی - ایسا ہی جس عضو کا دھونا فرض
ہی اسکے دھونے مین قصور کرنیکی بھی یہی وعید ہی **باب** غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین یہہ باب ہر دو پاؤن کے دھونے مین ہی جسوقت کہ نعلین مین
ہون نہ موزون مین - اور نعلین پر مسح کرنیکا جواز ثابت نہو **حدثنا** عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن سعید المقبری عن
عبید بن جریج انه قال لعبد الله بن عمر یا ابا عبد الرحمن رأیتك تصنع اربعًا لم ار احدًا من اصحابك یصنعها مقرر عبید بن
عمر سے کہا ای ابو عبد الرحمن مین نے تمہین دیکھا کہ چار چیز کرتے ہو - اور تمہارے یارون سے جو اصحاب رسول ہین کسیکو نہین دیکھا کہ وہ کرتا ہو قال وما هی یا ابن جریج
قال رأیتك لا تمس من الارکان الا الیمانیین ابن عمر پوچھا کہ وے کون سے چیزین ہین ای ابن جریج - اسنے کہا تم بوسہ نہین دیتے ہو کعبے کے چار رکن کو
مگر یہی دو رکن یمانی کو - جس رکن مین کہ حجر اسود لگا ہی وہ رکن عراقی ہی بطریق تغلیب اسکو رکن یمانی کہا ورأیتك تلبس النعال السبتیة اور مین نے تمہین دیکھا
کہ نعلین چرمی ایسے پہنتے ہو جسپر بال نہین یا انکو دباغت دی گئین ہین - یہہ طور ارباب تنعم کا ہی - اور اصحاب رسول تو بے دباغت مو دار پہنا کرتے تھے ورأیتك تصبغ
بالصفرة اور مین نے تمہین دیکھا کہ رنگ دیتے ہو کپڑون کو یا ریش کو زعفران سے ورأیتك اذا کنت بمکة اهل الناس اذا رأوا الهلال ولم تهل انت
حتی کان یوم الترویة اور مین نے تمہین دیکھا جسوقت تم مکہ معظمہ مین تھے لوگ جب ذوالحجہ کا چاند دیکھتے حج یا عمرے کے احرام کیلئے لبیک سے آواز بلند کرتے تھے اور تم نہین کرتے
یہان تک کہ دن ترویہ کا یعنے ذوالحجہ کی آٹھوین آوے - یعنے شروع مناسک شروع ماہ سے نہین کرتے ہو قال عبد الله اما الارکان فانی لم ار رسول الله صلی
الله علیه وسلم یمس الا الیمانیین عبد اللہ ابن عمر کہنے لگے لاکن مین دو رکن کو جو بوسہ دیتا ہون - اسکا سبب یہہ ہی کہ مین نے حضرت کو نہین دیکھا کہ ان دو رکن کے
سوا دوسرے رکن مس کیے ہون - اسکا سبب یہہ ہی کہ بنائے ابراہیم علیہ السلام سے جو باقی رہے ہین یہی دو رکن ہین - دوسرے دو رکن مین تردد واقع ہوا ہی اسی سبب سے اس طرف حطیم
کھینچے ہین - اور اگر آج کعبہ کی بنا قواعد ابراہیمی پر کرین مین چارون رکن کو بوسہ دونگا اما النعال السبتیة فانی رأیت رسول الله صلی الله علیه و
سلم یلبس النعال التی لیس فیها شعر ویتوضأ فیها اور مین جو نعلین بلا مو پہنتا ہون اسکا سبب یہہ ہی کہ مقرر مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ ایسے
نعلین پہنتے تھے کہ جنپر بال نہین - اور وضو کرکے پائے مبارک نہین ڈالتے تھے فانا احب ان البسها پس مین دوست رکھتا ہون کہ کبھی انکو پہنون واسطے متابعت حضرت
جناب رسالت کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واما الصفرة فانی رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبغ بها فانا احب ان اصبغ بها لاکن رنگ زرد مقرر
مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ رنگ دیتے تھے اس سے - پس مین دوست رکھتا ہون کہ اس سے رنگ دون - علما نے کہا کہ رنگ دینے سے کپڑون کو رنگ دینا مراد ہی چنانچہ تصریح اسکے
ساتھ واقع ہوئی - اور سنن ابو داؤد مین یہہ حدیث آئی ہی کان یصبغ بالورس والزعفران ثیابه حتی عمامته یعنے حضرت رنگ دیا کرتے تھے ورس،
اور زعفران سے اپنے کپڑون کو یہان تک کہ اپنے عمامے کو - اور بعضے کہتے ہین کہ موے ریش مراد ہی - یہہ بات بھی سنن ابو داؤد مین آئی ہی وکان یصفر بها لحیته اور بہت سے صحابہ
وتابعین بھی اس رنگ سے خضاب کرتے تھے - پر قاضی عیاض نے قول اول کو ترجیح دی ہی - اور قول ثانی کی حدیث کا یہہ جواب دیا ہی کہ اس رنگ سے خوشبوئی دیتے نہ
رنگ - اور مؤلف علیہ الرحمہ نے کتاب لباس مین انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ مقرر حضرت نے اپنے کپڑون کو رنگ زرد نہین دیا - اور طبرانی نے کہا کہ یہہ باعتبار اکثر او غلب اوقات
کے ہی اور رنگ دینے کی حدیث باعتبار نادر احوال کے ہی واما الاهلال فانی لم ار رسول الله صلی الله علیه وسلم یهل حتی تنبعث به راحلته
لاکن تلبیہ نکرنا اسواسطے ہی کہ مین نے حضرت کو نہین دیکھا ہی کہ تلبیہ کرتے ہون یہان تک کہ اٹھا دے انکو آپکا مرکب - یعنے حضرت آغاز تلبیہ اسوقت کرتے کہ احرام باندھکر راہ مین آتے
اور وہ آٹھوین تھی ماہ ذوالحجہ کی انشاء اللہ تعالی اسکی تفصیل کتاب الحج مین آویگی **باب** التیمن فی الوضوء والغسل یہہ باب وضو اور غسل مین اول سیدھی طرف سے
شروع کرنے کے بیان مین ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمعیل قال حدثنا خالد عن حفصة بنت سیرین عن ام عطیة قالت
قال النبی صلی الله علیه وسلم لهن فی غسل ابنته ابدأن بمیامنها ومواضع الوضوء منها ام عطیہ جو بیمارون کا علاج کرتی اور مردے
ہوئے عورتون کو غسل دیتی تھی حضرت نے اسکو اور دوسرے عورتون کو جو اسکے ساتھ تھے اپنی دختر معظمہ بی بی زینب کو غسل دینے کے وقت فرمایا چنانچہ مسلم کی روایت مین اسکی تصریح آئی
ہی کہ ای عورتو تم غسل سیدھی طرف سے شروع کیا کرو **حدثنا** حفص بن عمر قال حدثنا شعبة قال اخبرنی اشعث بن سلیم قال سمعت

اَبِیْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ التَّیَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ وَطُھُوْرِہٖ وَفِیْ شَاْنِہٖ کُلِّہٖ

بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ تھے پیغمبر خدا کہ خوش آتا تھا آپ کو سیدھی طرف سے شروع کرنا۔ آپ کے نعل پہننے میں کہ سیدھے پاؤں سے پہنتے تھے۔ اور آپکی کنگھی کرنے میں کہ سر مبارک کو و ریش مبارک کو سیدھی طرف سے شروع کرتے تھے۔ اور آپکی طہارت میں یعنی وضو و غسل میں پہلے سیدھا ہاتھ اور سیدھا پاؤں دھوتے ایسا ہی خوش آتا تھا آپکو سیدھی جانب سے ابتدا کرنا سب کاموں میں جیسا کہ طعام تناول فرمانے اور کپڑا پہننے میں کہ سیدھے ہاتھ سے ہی نوش فرمانے۔ اور پہلے سیدھی آستین سے پیرہن پہنا کرتے اور پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھتے۔ اور اسیطرح سرمہ لگانا اور ناخن ترشنا اور لب لینا اور موئے سر دور کرنا و موئے بغل نکالنا اور انکے سوا دوسرے کام جو ہاتھ پاؤں سے علاقہ رکھتے ہیں۔ اور دوسرے امور جیسے مسجد سے نکلنا اور بیت الخلا میں قدم رکھنا اور ناک چھنکنا اور استنجا کرنا یعنے پیشاب و پاخانے سے پاکی حاصل کرنی اور سراویل نکالنا ایسے کام بائیں ہاتھ سے کیا کرتے تھے

بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوۃُ یہہ باب بیان میں پانی طلب کرنے کے ہی وضو کے واسطے جبکہ وقت نماز کا نزدیک پہنچے قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ یُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّیَمُّمُ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نماز صبح کا وقت آپہنچا۔ اور پانی طلب کیا گیا تو نہیں ملا پس آیت تیمم کی نازل ہوئی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَانَتْ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْہُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ الْاِنَاءِ یَدَہٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَتَوَضَّؤُا مِنْہُ قَالَ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِہٖ حَتّٰی تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِھِمْ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا کو دیکھا درحالیکہ وقت نماز عصر کا نزدیک پہنچا تھا۔ پس لوگوں نے پانی طلب کیا پر نہیں پایا۔ پس لایا گیا پانی آپکے پاس یعنے ایک مرد نے تھوڑا پانی جو اسکے پاس حاضر تھا ایک کٹورے میں لے آیا۔ حضرت نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھا۔ اور لوگونکو حکم کیا کہ اس پانی سے وضو کیجیو راوی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی جوش مار رہا تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا اول سے انکے آخر شخص تک پہنچا۔ اور ان سے کوئی باقی نرہا۔ انس بھی ان لوگوں میں داخل تھے۔

بَابُ الْمَاءِ الَّذِیْ یُغْسَلُ بِہٖ شَعْرُ الْاِنْسَانِ یہہ باب حکم طہارت میں اس پانی کے ہی کہ جس سے آدمی کے بال دہو جاویں وَکَانَ عَطَاءٌ لَا یَرٰی بِہٖ بَاْسًا اَنْ یُتَّخَذَ مِنْھَا الْخُیُوْطُ وَالْحِبَالُ فِی الْمَسْجِدِ اور تھا عطا کہ ان بالوں سے سینا اور رسن بنانا مکروہ نہیں جانتا تھا وَسُؤْرِ الْکِلَابِ وَمَمَرِّھَا فِی الْمَسْجِدِ اور یہہ باب کتوں کا پس خوردہ نجس ہونے اور مسجد میں انکے گذرنے کے بیان میں بھی واقع ہی وَقَالَ الزُّھْرِیُّ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءٍ لَیْسَ لَہٗ وَضُوْءٌ غَیْرُہٗ یَتَوَضَّاُ بِہٖ وَیَتَیَمَّمُ اور زہری نے کہا جبکہ کتا پانی کے برتن میں منہہ ڈالا اور اپنی جیبھہ سے اسکے پانی کو ہلایا۔ اور اسکے سوا پانی نہیں کہ وضو کرے تو چاہیے کہ اس سے وضو کرے اور اسکے بعد تیمم بھی کرے۔ وَقَالَ سُفْیَانُ ھٰذَا الْفِقْہُ بِعَیْنِہٖ بِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا اور سفیان ثوری نے کہا کہ یہہ حکم اس آب مذکور سے وضو کرنیکا بعینہ اللہ تعالی کے فرمودے کے ساتھ ہی جو فرمایا کہ اگر نپاؤ تم پانی پس تیمم کرو۔ وَھٰذَا مَاءٌ وَفِی النَّفْسِ مِنْہُ شَیْءٌ یَتَوَضَّاُ بِہٖ وَیَتَیَمَّمُ اور یہہ خود پانی ہی اور کتے کا لعاب غیر متیقن ہی کتے کا پس خوردہ نجس ہونے پر اتفاق ہونے کے سبب سے۔ پس سزاوار یہہ ہی کہ اس پانی سے وضو کرے بسبب پانی ہونے اسکے۔ اور احتیاط کے واسطے تیمم بھی کرے۔ اور قسطلانی نے کہا جو پانی کہ علماکے اختلاف سے مشکوک ہی حکم اسکا کالعدم ہی پس چاہئے کہ عبادت میں احتیاط کرے اسواسطے تیمم بھی کرے۔ اور اسکے بعد ایک حدیث آئی ہی کہ اگر کتا برتن سے پانی پیوے سات بار اسکو دہویا جاے یہہ حدیث اسکا آب نجس ہو پر صریح ہی **حَدَّثَنَا** مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِیْدَۃَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاہُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَھْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ عِنْدِیْ شَعْرَۃٌ مِنْہُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ابن سیرین نے کہا کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس کچھہ حضرت کے موئے شریف سے موجود ہیں کہ ہمنے پایا اسکو انس کے جانب سے یا انس کے لوگوں کے جانب سے پس عبیدہ نے کہا سبحان اللہ البتہ حضرت کے موئے مبارک سے ایک تار بھی میرے پاس ہونا دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہی یعنے حیات دنیا سے اور اس متاع اور عیش و عشرت سے جو دنیا میں ہو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ

داہنی طرف سے شروع کرنا وضو اور غسل میں

کتے کا لعاب نجس ہے یا نہیں

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حلق راسه كان ابو طلحة اول من اخذ من شعره انس کہتے ہیں کہ جب پیغمبر خدا حجۃ الوداع میں اپنے سر مبارک کے مو مبارک ترشوائے سب سے پہلے جو مو مبارک لئے ابو طلحہ تھے - ان ہر دو حدیث کی مناسبت باب کے جزو اول ترجمہ کے ساتھ یہہ ہی کہ جس چیز کو بزرگ اور تبرک جانکر حضرت کے صحابہ نگاہ رکھتے ہوں اور دنیا و ما فیہا سے اسکو محبوب تر کہتے ہوں یعنے دنیا امور مباح و مندوب سے بہتر جانتے ہوں یقینا وہ چیز پاک ہوگی اور جو چیز کہ پاک ہو جو پانی کہ اسکو پہنچے وہ بھی پاک ہی - یہہ اس شخص کے مذہب کا رد ہی کہ انسان کے بال بدن سے جدا ہوئے پر نجس ہونیکا قائل ہو - اور کہے کہ اگر پانی میں پڑے وہ پانی ناپاک ہی - اور پوشیدہ نرہے کہ مؤلف علیہ الرحمۃ نے ترجمہ باب میں پانی وہ مطلق مو سے مراد ہی - اور حضرت کے مو مبارک تو پاک تر اور شریف تر ہیں حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله سبعا ابو ہریرہ سے روایت ہی تحقیق پیغمبر خدا نے فرمایا جبکہ پیوے کتا تمہارے سے کسی کے برتن سے کہ اسمیں پانی یا دودھ ہو تو اسکو سات بار دھویا جائے - کیونکہ کتے کا لعاب نجاست غلیظہ ہی سات بار کمال احتیاط کے واسطے ہی - وگرنہ نجاست غلیظہ تین بار دھونے سے زائل ہوتی ہی اور برتن کا ذکر اتفاقی ہی - اور حکم تھوڑے پانی کا جو زمین پر ٹھہرا ہو اسکا بھی یہی حکم ہی - اور اگر وہ چیز سخت ہی پتلی نہیں تو چاہئے کہ جہاں کتے کا منہ لگا ہو اسکو نکال دے برتن کو دھونیکی حاجت نہیں **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات میں لکہا ہی کہ سات بار دھونا اکثر محدثین کا مذہب ہی اور ائمہ ثلثہ کا بھی یہی مذہب ہی - مگر امام اعظم کے مذہب میں سب نجاستوں کا جو حکم ہی اسکا بھی وہی حکم ہی اور حدیث میں سات بار جو آیا وہ احتیاط پر محمول ہی نہ وجوب پر - یا ابتدائے اسلام میں تھا اسکے بعد منسوخ ہوا واللہ اعلم اور مسلم کی ایک روایت میں آیا کہ پہلے بار مٹی سے دھووے اور ابو داؤد کی روایت میں بار اخیر مٹی سے اور ترمذی کی روایت میں بار اول و بار آخر مٹی سے - اور ایک روایت میں امام احمد کے آٹھ بار دھونا بار آخر مٹی سے دھونا آیا ہی حدثنا اسحق قال اخبرنا عبد الصمد قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار قال سمعت ابي عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا راى كلبا ياكل الثرى من العطش فاخذ الرجل خفه فجعل يغرف له به حتى ارواه فشكر الله له فادخله الجنة ابو ہریرہ نے پیغمبر خدا سے نقل کی ہی کہ ایک بنی اسرائیل کا مرد نے ایک کتے کو دیکھا کہ تشنگی کے سبب تری مٹی کھا رہا ہی - پس اس مرد نے اپنا موزہ لیا اور اس سے اس کتے کو پانی ڈالنے لگا - یعنے اسکا ڈول بنا کے کوئیں سے پانی کھینچا اور اسکو پلایا یہان تک کہ اسکو سیراب کیا سو اللہ نے اس مرد کو اسکی جزا دی اسکو داخل جنت کیا - مؤلف علیہ الرحمۃ نے کتے کا پس خوردہ پاک ہونے پر اس حدیث سے استدلال کیا - یہان شارح کہتا ہی کہ یہہ حکایت شریعت سابقہ سے ہی - اور شریعت سابقہ کا کوئی حکم ہمارے لئے مشروع ہی یا نہ اسمیں اختلاف ہی - اور مشروع ہونیکی تقدیر میں وہ اسبات پر موقوف ہی کہ وہ حکم منسوخ نہوا ہو - اور کتے کا پس خوردہ نجس ہونے پر بہت سے حدیثیں آئی ہیں اور باوجود ان سب باتوں کے معلوم نہوا کہ وہ مرد اس موزے کو نہ دھو کے پھر نماز پڑہتا ہو - وقال احمد بن شعيب کہا احمد بن شعیب نے جو مؤلف کے شیوخ سے ہی قال حدثنا ابي عن يونس عن ابن شهاب قال حدثني حمزة بن عبد الله عن ابيه قال كانت الكلاب تقبل وتدبر في المسجد في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك کہا عبد اللہ نے کہ حضرت کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے اور انکے آمد و شد کی نشان پر پانی نہیں ڈالتے - اس گمان پر کہ لعاب ان کے منہ سے اکثر اوقات ٹپکتا رہتا ہی - مخفی نرہے کہ یہہ حدیث بھی کتے کا لعاب نجس نہ ہونے پر دلالت نہیں کرتی ہی اسلئے کہ مسجد کی طہارت یقینی ہی اور کتے کا لعاب گرنا مشکوک - اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا ہی - اور سابق کی حدیث تو اسکے نجاست پر قطعا دلالت کرتی ہی اور یہہ حدیث اسکے معارض نہیں ہوتی ہی چہ جائکہ اسکو رفع کرے حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن ابن ابي السفر عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سالت النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ارسلت كلبك المعلم فقتل فكل واذا اكل فلا تاكل فانما امسكه على نفسه قلت ارسل كلبي فاجد معه كلبا اخر قال فلا تاكل فانما سميت على كلبك ولم تسم على كلب اخر عدی بن حاتم نے کہا کہ میں نے کتے کے شکار کا حکم کیا ہی سو حضرت سے پوچھا تو فرمایا جبکہ تو اپنے کتے کو جو تعلیم کیا ہو کسی حلال جانور پر بسم اللہ بول کے چھوڑے اور وہ کتا اس جانور کو مارے تو تو اس شکار کو کھا - اور اگر وہ کتا اس شکار سے کچھ کھاوے تو مت کھا - پھر میں نے عرض کیا کہ میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں دوسرے کتے کو بھی اسکے ساتھ شریک پاتا ہوں ہر دو ملکے پکڑتے ہیں - پس اس شکار کا کیا حکم ہی - فرمایا تو اس شکار کو مت کھا - کس لئے کہ تو اپنے کتے کو بسم اللہ بولکر چھوڑا ہی - اور دوسرا کتا بسم اللہ بولکر نہیں چھوڑا گیا ہی - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بولکر چھوڑنا لازم ہی اور یہہ موافق آیت قرآنی کے ہی ولا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه یہان شارح لکھتا ہی کہ اس آیت و حدیث کی تاویل و توجیہ میں علمائے شافعیہ تکلفات کئے ہیں - لاکن دلالۃ

اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ کہ کے کا رجوع وہ نجس نہونیکا بیان ہی یہہ ہی کہ کتے کا شکار کھانے کے باب میں حضرت نے رخصت دی ہی - اور یہہ فرمایا کہ اسکا منہہ اور دانت جہان لگے ہون اسکو دہوئین **باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین القبل والدبر** یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ بدن سے کسی چیز کے نکلنے سے وجوب وضو نہین اعتقاد کرتا ہی مگر قبل یا دبر سے **لقوله تعالیٰ او جاء احد منکم من الغائط** اور دلیل لیتا ہی اس آیت کی جو حق تعالیٰ نے فرمایا آیا تمہارے سے کوئی پایخانے سے یعنے احد المخرجین سے کچھ نکلے - اس آیت میں موجبات سے یہی آیا دوسرکو ئی موجب مذکور نہوا - **قال عطاء فیمن یخرج من الدبر الدود او من ذکره نحو القمل یعید الوضوء** عطا نے کہا حق میں اس شخص کے کہ نکلے اسکی دبر سے کیڑا یا ذکر سے اسکے مانند جوں کے تو اعادہ کرے وضو کا **وقال جابر بن عبد الله اذا ضحك في الصلوة يعيد الصلوة ولم يعد الوضوء** اور جابر نے کہا جب کوئی نماز مین ہنسے تو نماز کا اعادہ کرے نہ وضو کا **وقال الحسن ان اخذ من شعره واظفاره او خلع خفيه فلا وضوء عليه** اور حسن بصری نے کہا اگر کسی نے اپنے بال یا ناخن نکالے یا مسح کیا اپنا موزہ نکالا تو اوسپر وضو نہین یعنے واجب اتنا ہی ہی کہ پاؤن کو دہو تمام وضو واجب نہین ہی - اس صورت مین مجاہد اور ابن عیینہ نے خلاف کیا ہی - اور کہتے ہین کہ واجب ہی کہ نئے سرے وضو کرے ظاہر مین اسکا وجہ یہی ہی کہ اگر وضو مین جگہہ باقی رہتے پانی اسکو نہ پہنچے وضو اسکا باطل ہی - پس بال اور ناخن نکالنے پر اگر کوئی چیز باقی رہے کہ پانی اسکو نہ پہنچا ہو وضو باطل ہی - اور ایسے موزے سے ایک جزو نکالنے کی صورت مین طہارت گئی - پس تمام اعضا سے بھی طہارت جاتی رہی کس لیے کہ ایک جزو کا باطل ہونا کل باطل ہونیکا سبب ہے جیسا کہ نماز **وقال ابو هريرة لا وضوء الا من حدث** یعنے وضو واجب نہین مگر حدث کے سبب سے مراد خارج قبل و دبر رکھا - وگرنہ حدث ناقض وضو کے معنے مین بالاتفاق موجب وضو کا ہی **ويذكر عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في غزوة ذات الرقاع** ذکر کیا گیا ہی جابر سے کہ پیغمبر خدا ذات الرقاع مین تھے **فرمي رجل بسهم فنزفه الدم فركع وسجد ومضى في صلاته** پس ایک شخص مارا گیا تیر کے ساتھہ یعنے ایک شخص کو تیر لگا سو اس سے خون نکلا - پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا - اور وہ نماز مین تہا گویا اسکو نماز مین ہی تیر لگی - اس قول سے حنفیہ کے رد کا ارادہ کیا ہی حالانکہ اس سے رد ہو سکتا نہین کیونکہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹنے پر صحیح حدیثین دال ہین - اور حنفیہ اسکے معنے یہ کرتے ہین کہ اس مرد کو جو زخم لگا تہا از بسکہ اُسنے نماز مین بعد رطلاوت پایا تہا کہ استغراق رکھتا تہا زخم پہنچنے اور خون نکلنے سے اصلا اسکو خبر نہوئی جیسا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آپکے پاؤن مین تیر لگی تہی سو فرمایا جب مین نماز مین مشغول ہون تب یہ کان میرے پاؤن سے نکالو کہ اُسوقت مجھے اسکا درد معلوم نہوگا - اگر اس حدیث کے یہہ معنے کرین خون کے نکلنے سے وضو نہین ٹوٹنے کے باب مین ایک اشکال پیش ہوتی ہی وہ یہہ ہی کہ اس مرد کو جو خون نکلا اسکے بدن اور کپڑے کو پہنچا ہوگا - پس تو کہ خون کے نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے بدن اور کپڑا جب خون سے ملوث ہو یہہ تو بالاتفاق مبطل نماز ہی - پھر اس مرد کی نماز کس طرح درست ہوگی اس اشکال کی توجیہہ سطلانی نے کی ہی شاید کہ وہ خون قلیل ہوگا - اور نجاست قلیل تو معفو ہی - یا وہ خون ایسا نکلا ہوگا کہ جامہ و بدن تک نہ پہنچا یہہ توجیہہ دلیل کو سست کرتی ہی **وقال الحسن ما زال المسلمون يصلون في جراحاتهم** حسن بصری نے کہا ہمیشہ مسلمان نماز پڑہتے تھے اپنے زخمون کے ساتھہ یعنے بغیر سیلان خون کے چنانچہ صحیح روایت سے حسن بصری سے ہی منقول ہی کہ وہ وضو کو واجب نہین جانتے مگر جسوقت کہ خون رواں ہو یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور مؤلف نے جابر رضی اللہ عنہ سے جو حدیث لائی وہ اس مذہب کی مناقض نہین جیسا کہ اسکی توجیہہ آگے گذری **وقال طاوس ومحمد بن علي وعطاء واهل الحجاز ليس في الدم وضوء** ان بزرگون نے کہا ہی کہ خون کے نکلنے سے وضو نہین جاتا یہہ قول بھی امام اعظم کے مذہب کا مخالف نہین یعنے خون کا نکلنا بغیر سیلان کے مراد ہی - جیسا کہ دار قطنی سند صحیح سے لایا ہی **الا ان يكون دما سائلا** مگر یہہ کہ خون جاری ہو - اگر کوئی کہے کہ دار قطنی کی حدیث بخاری کی حدیث کے برابر نہوگی - تو ہم کہتے ہین کہ تخصیص حدیث کے ساتھہ جب عمومات کتاب اللہ مین درست ہو حدیث بخاری کے ساتھہ کیا مانع - باوجود یکہ جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث سے استدلال کرے اسوقت نہ روایت بخاری کی معارض ہو سکتی ہی نہ دار قطنی کی **وعصر ابن عمر بثرة فخرج منها الدم ولم يتوضأ** نچوڑا ابن عمر نے اپنی چھوٹے زخم کو اور اس سے خون نکلا پھر وضو نہ کیا - پوشیدہ نرہے کہ یہان بھی ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ خون سیلان نہ کیا ہوگا اور زخم سے تجاوز نکیا ہوگا - **وبزق ابن ابي اوفى دما فمضى في صلاته** اور ابن ابی اوفی نے تہوکا خون پھر ایسا ہی نماز مین رہا - اسکا جواب یہہ ہی کہ شاید کہ خون نکلنے کی خبر نہوئی یا تہوک کے ساتھہ تہوڑا مخلوط تہا **وقال ابن عمر والحسن فيمن احتجم ليس عليه الا غسل محاجمه** ابن عمر اور حسن بصری نے اس شخص کے باب مین کہا کہ جسنے اپنی رگ سے خون کھینچا اس پر لازم نہین مگر دہونا اس جگہہ کا کہ جہان رگ مار اس حدیث کی تضعیف ہوئی ہی - **تنزیل** شارح نے جو کہا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب

کسی حدیث سے استدلال کرے نہ روایت دارقطنی کی اسکی معارض ہوسکتی ہی نہ بخاری کی انتہی - اس کے لکھنے کا سبب یہہ ہی کہ ائمہ مجتہدین کی تحقیق محدثین کی تحقیق سے زیادہ تھی چنانچہ شرح سفر السعادت مین لائے ہین کہ قدمائے ائمہ مجتہدین کو حدیث کا علم وافر تھا اور جرح و تعدیل اور تنکیر و تعلیل و تطبیق و تاویل اور ناسخ و منسوخ کی معرفت زیادہ تھی - یعنے حدیثون کا احاطہ اور تلاش مین بعد ہر حدیث کا حال دریافت کرنے مین انکو بڑا ہی علم و امتیاز حاصل تھا - پھر پچھلے علما محدثین کے اقوال سے اور انکے حکم کرنے سے اون مجتہدون کو انکا دینا پہنچتا نہین انتہی - اور یہی شرح سفر السعادت مین لکھتے ہین کہ حدیث کی صحت اور ضعف اگلے اور پچھلے زمانے مین مختلف ہی بہت حدیثین ہین کہ متقدمین کے نزدیک صحیح مین اور متاخرین کے پاس ضعیف - اور یہہ ہوسکتا ہی کہ جتنے راوی ہیں امام اعظم کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تھے ان سب مین صحت کی شرطین مجتمع تھین اسواسطے وہ حدیث صحیح ہوئی - پھر انکے زمانے کے بعد راویون کے درمیان دوسرے اور واسطہ زیادہ ہوئے تب پچھلے زمانیکے محدثون کے پاس وہی حدیث ضعیف ٹھہری اسلئے کہ ان محدثون سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک واسطہ بہت ہوئے اور صحت کی شرطین ان سب راویون مین پائی نہین گئین اسلئے ان محدثون نے اس حدیث کو ضعیف کہا - پس اگر کبھی محدث جو امام اعظم کے بعد ہوئے کسی حدیث کو ضعیف کہا ہو تو اس سے لازم نہین آتا کہ امام اعظم کے زمانے مین بھی وہ حدیث ضعیف تھی فافہم

حدثنا آدم بن ابی ایاس قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنا سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال العبد فی صلوۃ ما کان فی المسجد ینتظر الصلوۃ ما لم یحدث فقال رجل اعجمی ما الحدث یا ابا ہریرۃ قال الصوت یعنی الضرطۃ

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ بندہ نماز مین ہی ہی یعنے نماز کے اجر و ثواب مین جب تک کہ مسجد مین نماز کا انتظار کرتا رہے - جب تک حدث نکرے یعنے بندہ باوضو جب تک مسجد مین نماز کے انتظار مین ہو گویا وہ نماز مین ہی اسکو نماز کا ثواب ملتا ہی - جب تک کہ وہ حدث نکرے - ایک شخص جو غیر فصیح تھا سو پوچھا کیا ہی حدث ای ابوہریرہ کہا وہ ایک آواز ہی جو دبر سے نکلتی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی مین لکھا ہی کہ یہان حدث کی تخصیص جو باو سے کی ہی قرینہ کی رعایت ہی کہ مسجد مین بیٹھے رہنے کے وقت غالب وہی حدث سرزد ہونیکا احتمال ہی نہ بول و براز

حدثنا ابو الولید قال حدثنا ابن عیینۃ عن الزہری عن عباد بن تمیم عن عمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا عبداللہ بن زید سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نماز سے مت پھر جب تک آواز سنے یا بو پاوے - ان ہر دو حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حدث سوائے آواز اور بو کے ہو تا شارع اسکے ساتھ تعرض کیا ہوتا

حدثنا قتیبۃ قال حدثنا جریر عن الاعمش عن منذر ابی یعلی الثوری عن محمد بن الحنفیۃ قال قال علی رضی اللہ عنہ کنت رجلا مذاء فاستحییت ان اسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت المقداد بن الاسود فسألہ فقال فیہ الوضوء ورواہ شعبۃ عن الاعمش محمد بن حنفیہ سے مروی ہی کہ حضرت علی نے خبر دی کہ تھا مین ایک مرد کثیر المذی یعنی زیادہ مذی رکھنے والا - مذی اس پانی کو کہتے ہین کہ عورت سے ملاعبہ کرنے کے وقت انتشار شہوت سے نکلتا ہی - پس مین شرم رکھتا تھا کہ حضرت سے سوال کرون سو مقداد سے کہا کہ حضرت سے پوچھے - مقداد جو مقرب درگاہ تھا اسنے سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وضو کرے یعنے عضو اور کپڑا دہو ڈالے پھر وضو کرے نہ غسل - روایت کی اس حدیث کی شعبہ بھی اعمش سے جیسا جریر اس سے روایت کی ہی - یہان شارح نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل سے نکلنا حدث ہی - اور یہہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ غیر سبیلین سے کسی چیز کا نکلنا حدث نہین جیساکہ ترجمۂ باب مین کہا نہ صریح لفظ سے نہ فحوائے کلام سے کسلئے کہ فحوائے کلام یہی ہی کہ مذی موجب غسل کا نہین بلکہ موجب وضو کا ہی **مترجم** کہتا ہی جب مذی کا حکم معلوم ہوا اب جاننا چاہیئے کہ ودی کا بھی یہی حکم ہی - ودی اسکو کہتے ہین کہ پیشاب کے بعد ایک آب غلیظ نکلتا ہی - اور منی بھی اگر شہوت سے جہندگی کے ساتھ نہ نکلے موجب غسل کا نہین کذا فی اشعۃ اللمعات -

حدثنا سعد بن حفص قال حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ ان عطاء بن یسار اخبرہ ان زید بن خالد اخبرہ انہ سأل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قلت ارأیت اذا جامع ولم یمن قال عثمان یتوضأ کما یتوضأ للصلوۃ ویغسل ذکرہ قال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - فسألت عن ذلک علیا والزبیر وطلحۃ وابی بن کعب رضی اللہ عنہم اجمعین فامروہ بذلک - زید بن خالد نے کہا کہ پوچھا مین نے عثمان سے پوچھا آیا تم جانتے ہو کہ جسوقت مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور منی نکرے حکم اسکا کیا ہی - تب عثمان نے کہا کہ وہ مرد وضو کرے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کرتا ہی - اور اپنے ذکر کو دہو لے - اس مظنہ سے کہ مذی نکلی ہو - اور عثمان ذو النورین کہنے لگے یہہ جو بولا ہون مین نے حضرت سے سنا ہی - اور علی مرتضی

اور زبیر وطلحہ و ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا ان سبھوں نے بھی یہی کہا ہی کہ بسبب جماع کرنے - اور یہی علی ابن بطال نہیں ہی - تمام سمجھے کہ اس حدیث کا حکم منسوخ ہی - اور علمانے
اسپر اجماع کیا ہی کہ بمجرد دخول کے غسل واجب ہی خواہ انزال ہو یا نہو - اور صحابہ مذکورین جو غسل واجب نہونے پر گئے ہیں ان پر حدیث کا منسوخ ہونا اینظاہر نہوا تھا - اور ام المومنین عائشہ
صدیقہ و صدیق اکبر و عمر فاروق و علی مرتضی و ابن عمر و ابن مسعود و ابن عباس اور دوسرے صحابہ جو مروی ہی کہ جماع بے انزال سے غسل واجب ہی - اور ائمہ اربعہ اور انکے اصحاب اور نخعی
اور ثوری بھی اسی پر گئے ہیں اور متاخرین سلف بھی اسی پر اجماع کیا ہی کذا فی القسطلانی و شرح مسلم **ف** دلیل کی یہ حدیث بھی ہی جو حدیث الماء من الماء کی ناسخ ہی چنانچہ مسلم میں مروی
ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْغُسْلُ یعنے ابوہریرہ
نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیٹھا آدمی درمیان چار شعب عورت کے پھر حرکت کیا پس واجب ہوا اسپر غسل وَفِیْ حَدِیْثِ مَطَرٍ وَاِنْ لَمْ یُنْزِلْ اور مطر کی حدیث
مین واقع ہوا کہ اگرچہ انزال نہ کرے اور بھی مسلم میں بی بی عائشہؓ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ
فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ یعنے جب بیٹھا آدمی درمیان چار شعب عورت کے اور لگا ختان کو ختان تو مقرر غسل واجب ہوا اس حدیث میں انزال کی شرط نہیں بلکہ مطلق واقع ہوا -
امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ مراد شعب سے دو پاؤں اور دو ران یا دو ہاتھ دو پاؤں - اور لکھتے ہیں کہ اوایل اسلام میں جماع بے انزال پر غسل نہیں تھا بعد ازان واجب ہوا

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّؓ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا
اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَعَلَیْكَ الْوُضُوْءُ روایت ہی ابوسعید خدری سے کہ
حضرت نے کسیکو ایک مرد انصاری کے طرف روانہ کرکے بلوایا پھر وہ آیا جس حال میں کہ اسکے سر سے پانی ٹپکتا تھا - حضرت نے فرمایا شاید کہ ہم نے جلدی کی تیرے واسطے - اسنے کہا ہاں
یعنے میں حاجت جماع سے فارغ ہونے نہ پایا - جب اسکے آنے کی جلدی معلوم ہوئی کہ اسکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا - اس حال کو دیکھکے اسکا احتمال بیان کیا اور فرمایا جبکہ تو شتابی
کرے یعنے حاجت جماع سے فارغ ہونے کے آگے اٹھے تو انزال کو بند کیا ہوگا - یا جبکہ تو انزال نکرے پس تجھ پر وضو واجب ہی - مناسبت ان ہر دو حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ ظاہر ہی
بلکہ خلاف اسکے دلالت پائی جاتی ہی کیونکہ اس صورت میں آگے یا پیچھے سے تو کوئی چیز ظاہر نہوئی یا ان حکم وجوب وضو کا فرمایا فقد بر تَابَعَهٗ وَهْبٌ وَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَلَمْ یَقُلْ غُنْدَرٌ وَیَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ الْوُضُوْءُ متابعت کی نضر کی وہب نے اور وہب نے کہا حدیث کی مجھسے شعبہ نے - اور مؤلف علیہ الرحمہ نے کہا غندر و یحیی
نے شعبہ سے نقل کی اسمیں لفظ الوضوء نہیں آیا ہی بلکہ فقط علیک **بَابُ** الرَّجُلِ یُوَضِّئُ صَاحِبَهٗ یہ باب اس بیان میں ہی کہ کیا حکم ہی اس مرد کا جو اپنے صاحب کو
وضو کرواوے **حَدَّثَنَا** ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَی الشِّعْبِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ - قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ
اَصُبُّ عَلَیْهِ وَیَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّیْ قَالَ الْمُصَلّٰی اَمَامَكَ اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ جب حضرت نے وقوف عرفہ سے رجوع کیا
پہاڑ کے درے کی طرف متوجہ ہوکے قضاء حاجت سے فارغ ہوئے - پھر (اسامہ کہتا ہی) کہ میں پانی ڈالنے لگا آپ پر جس حال میں کہ آپ وضو کرتے تھے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ آیا نماز پڑھتے
ہو - فرمایا کہ نماز کا محل آگے ہی **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ
بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ كَانَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَاَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهٗ وَاَنَّ مُغِیْرَةَ جَعَلَ یَصُبُّ الْمَاءَ عَلَیْهِ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ
وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ مغیرہ سے مروی ہی کہ تحقیق وہ حضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھا - اور حضرت اپنی قضاء حاجت کے لئے تشریف لیگئے - اور مغیرہ حضرت پر
پانی ڈالنے لگا اور حضرت وضو کرنے لگے سو اپنا مبارک منہ اور ہر دو ہاتھ دہوئے اور اپنے سر پر مسح کیا اور ہر دو موزوں پر بھی مسح کیا **بَابُ** قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ الْحَدَثِ
وَغَیْرِهٖ باب قرآن مجید پڑھنے کے بیان میں حدث اصغر کے بعد - اور غیر قرآن جیسے ذکر اور سلام پڑھنے کے بیان میں - اور بعضے نے غیرہ کی ضمیر قرات قرآن کی طرف راجع کی جیسے
قسطلانی پس غیر قرات سے مراد کتابت قرآن ہی - اور بعضوں نے ضمیر کو راجع حدث کے طرف رکھتے ہیں - اس تقدیر پر حدث سے مراد وہ ہی کہ جو کچھ قبل اور دبر سے نکلے چنانچہ ابوہریرہ

وجوب بے انزال غسل واجب ہی

کی حدیث میں اس بات پر تخصیص آچکی ہی - اور شیخ ابن حجر نے غیر حدث سے حدث کا گمان ارادہ کیا ہی اور عینی نے اس ارادے کا رد کیا ہی دو وجہ سے پہلی وجہ یہہ کہ مرجع مذکور رہا چاہئے یا اُس تقدیر پر کوئی قرینہ دلالت کرے - یہاں تو ہر دو مفقود ہین - دوسری وجہ یہہ کہ مظنہ یعنے گمان حدث کا دو طور پر ہوا کرتا ہی یا تو وہ گمانی حدث پہلے حدث کا ساہوگا یا اُسکا سا نہوگا - اگر پہلے حدث کا ساہوگا تو وہ پہلے حدث میں داخل ہوگا - اگر پہلے حدث کا سا نہین تو وہ حدث میں داخل نہوا - اور جو کہ جنس حدث مین داخل نہین وہ بحث سے خارج ہی انتہی - لیکن یہہ بھی بعید نہین کہ شیخ ابن حجر نے مظنہ حدث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مراد رکھی ہو - اگرچہ حضرت کی نیند حدث نہین لیکن جب پاؤن شریف دراز کئے ہون تو حرکت ریح کا احتمال ہی پس اس راہ سے اسکو مظنہ حدث کہہ سکتے ہین - اس تقریر سے عینی کے ہر دو رد دفع ہوسکتے ہین فافہم قَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِی الْحَمَّامِ منصور نے ابراہیم سے نقل کی ہی کہ حمام مین قرآن مجید کا پڑہنا مضایقہ نہین جبکہ حمام مین غالباً حدث کے ساتھہ رہا کرتے ہین اسواسطے اسکا ذکر بالتخصیص آیا ہی وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اور لکھنا رسالہ علی کا بلا وضو مضایقہ نہین - رسالہ کی تخصیص اسواسطے ہی کہ اکثر اسمین اللہ تعالی کا نام اور قرآن کریم کے آیتین ہوا کرتے ہین اور لکھنے کے وقت زبان پر بھی گذرتے ہین - پس قول و فعل کا ایک ہی حکم ہی - وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ اِزَارٌ فَسَلِّمْ وَاِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ اور حماد نے ابراہیم سے نقل کی کہ حمام مین جو لوگ رہین اگر با ازار ہین انپر سلام کرو ورنہ سلام مت کر کسلئے کہ برہنہ غسل کرنا بدعت ہی - زجر کی راہ سے اہل بدعت پر سلام کرنے سے منع کیا - اور اکثر شارحون نے کہا ہی کہ سلام کے نہی کا وجہ یہہ ہی کہ سلام جواب کا باعث ہوتا ہی اور جواب مین اللہ تعالی کا نام ہی - وہ آیت قرآنی کا ایک جز ہی - پر یہہ پڑہنا مقصد مؤلف کا منافی ہی - کیونکہ وہ اس باب مین قرأت قرآن اور ذکر کی اباحت ثابت کی ہی مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ غالباً حمام مین جنابت کے ساتھہ رہا کرتے مین اور جب تو برہنے سے منع کیا گیا ہی بہر تقدیر فرق جامہ پہننے اور برہنہ رہنے مین نہین رہتا ہی -

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ ابن عباس نے کریب کو خبر دی کہ مقرر اُسنے شب گذارا ایک رات بی بی میمونہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جو ابن عباس کی خالہ تھین - سو ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے عرض وسادہ پر پہلو رکھا تھا - اور حضرت اور آپکے بی بی یعنے میمونہ نے اُسکی درازی پر پہلو رکھا - پھر حضرت نے خواب فرمایا یہان تک آدھی شب گذری یا نیم شب سے تھوڑا آگے یا تھوڑا پیچھے حضرت بیدار ہوئے پھر اپنے چہرہ مبارک سے اثر خواب کو ملنے لگے اپنے دست مبارک سے - پھر اخیر سورہ آل عمران کے دس آیتین پڑہین - پھر کھڑے ہوئے مشک کے طرف جو لٹکا تھا پھر وضو کیا اسکے پانی سے اچھا وضو یعنے وضو کے سنن و آداب کی رعایت کے ساتھہ پھر کھڑے رہے اور نماز پڑہنے لگے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ابن عباس کہتے ہین کہ پھر مین بھی اٹھا اور حضرت نے جیسا کیا تھا ویسا ہی کیا یعنے وضو کیا پھر حضرت کے نزدیک گیا اور آپکے بائین طرف کھڑا رہا نماز پڑہنے تب حضرت نے اپنا داہنا ہاتھہ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کے اسکو ملتے تھے کمال شفقت سے اور پھرایا مجھے بائین طرف سے داہنے طرف تا معلوم ہو کہ جب مقتدی ایک ہو امام کے داہنے جانب رہے - پھر پڑہے دو دو رکعت پانچ دوگانہ - اور شرح قسطلانی مین ہی کہ جملہ بارہ رکعت پڑہے پھر وتر ادا کی پھر پہلو رکھا یعنے لیٹے - یہانتک کہ آیا مؤذن آپکے پاس پھر اٹھے اور صبح کی دو رکعت سنت سبک گذارے پھر باہر آئے اور نماز فرض صبح کی ادا کی - مناسبت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھہ یہہ ہی کہ حضرت خواب سے بیدار ہوے اور وضو کرنے کے آگے آیات قرآنی تلاوت فرمائین اور اگرچہ خواب اس جناب کا ناقض وضو نہین لیکن جب تازہ وضو کیا معلوم ہوا کہ حدث کا اور کچھ موجب تھا - اور ابن عباس بھی ایسا ہی عمل کیا اور خواب سے اٹھے بعد وہی آیتین پڑہین اور حضرت قرآن پڑہنے سے منع نفرمایا

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّاْ اِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ وضو نکرے کسی غشی سے مگر غشی گرانی کے سبب سے - غشی بفتح عین معجمہ وسکون شین معجمہ بیہوشی ہی - اور ایک نوع ہی اغما سے - اور مثقل بضم میم و سکون مثلثہ و کسر قاف صفت ہی غشی کی

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ

قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَیْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِیَامٌ یُصَلُّوْنَ فَاِذَا هِیَ قَائِمَةٌ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِیَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ فَاَشَارَتْ اَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰی تَجَلَّانِی الْغَشْیُ وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِیْ مَاءً بی بی اسما کہتی ہیں کہ میں میری بہن بی بی عائشہ صدیقہ زوجہ رسول اللہ کے پاس آئی جس وقت کہ آفتاب کو گہن پکڑا تھا۔ پس ناگاہ دیکھتی کیا ہوں کہ لوگوں نے نماز خسوف قیام کیا ہی پھر ناگاہ دیکھی کہ جناب صدیقہ بھی نماز پڑھتی ہیں۔ پھر میں نے کہی کہ لوگوں کا کیا حال ہی در دو اضطرار میں ہیں۔ تو بی بی نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر کہا سبحان اللہ یعنے ام المومنین نے تعجب کی راہ سے کہا۔ میں نے پوچھی کیا یہہ علامت عذاب ہی۔ تو بی بی نے اپنے سر سے اشارہ کیا ہاں یہہ علامت عذاب ہی اسما کہتی ہیں کہ پھر میں بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہی یہاں تک کہ مجھے بیہوشی نے ڈھانپ لیا جب میں نے نماز میں قیام کیا اور میں زحمت کھینچی۔ اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی اس غشی کے دفع کرنے کے لیے۔ مؤلف کا استدلال اس حدیث سے ترجمہ باب کے ساتھ یہی اسما کا حال ہی کہ وہ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں اور اسکو غشی کی حالت تھی اور وہ ویسا ہی نماز میں تھیں۔ اور حضرت نے اپر انکار نہ کیا۔ اور انکی غشی خفیف تھی۔ جیسا کہ انہیں نے کہا کہ میں آپ پر پانی ڈالتی تھی۔ ایسا ہی کہا علما نے۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ پانی کا ڈالنا نماز کے بعد ہوگا واللہ اعلم

فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ کُنْتُ لَمْ اَرَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتَّی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ پس جب پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز سے خطبہ پڑہا اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ نہیں ہی کوئی چیز کہ میں نہیں دیکھا تھا مگر اس جگہہ دیکھا یہاں تک کہ بہشت و دوزخ کو بھی دیکھا مقرر میری طرف وحی کئی گئی کہ البتہ تم آزمائے جاؤگے اپنے قبور میں مانند فتنہ دجال کے یا نزدیک اسکے لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ میں نہیں جانتی ہوں کہ اسماء نے دو عبارتوں سے کون سی عبارت کہی یہہ شک فاطمہ بنت منذر کا ہی جو راوی اس حدیث کی ہی یُؤْتٰی اَحَدُكُمْ فَیُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ تمہارے ایک کے پاس لایا جائیگا اور اسکو کہا جائیگا کیا ہی علم تیرا اس مرد کے ساتھ اور دوسری روایتیں آئی ہیں کہ قبر میں حضرت کی صورت مبارک لائی جائیگی اور میت کو پوچھینگے کہ اس مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہی فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ پس جو مومن ہی یا موقن یہہ بھی شک راوی کا ہی یعنے اسماء نے کونسا لفظ کہا مومن یا موقن میں نہیں جانتی ہوں۔ فَیَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا پس جو شخص کہ ایمان لایا تھا یا یقین کیا تھا سو وہ حضرت کی صورت شریف کو پہچانیگا اور کہیگا وہ محمد ہیں رسول اللہ کے آئے ہمارے پاس صدق کے دلیلوں و ہدایت کے ساتھ پس ہم نے آپکے فرمان کو قبول کیا اور آپ پر ایمان لایا اور انکی پیروی کی فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ کُنْتَ لَمُؤْمِنًا پس اسکو کہا جائیگا تو آرام سے سو جا جس حال میں کہ تو نیک ہی مقرر ہم نے جانا کہ تحقیق تو مومن ہی وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ لیکن منافق یا مرتاب یعنے شک کرنے والا آپ کی رسالت میں۔ یعنے میں نہیں جانتی ہوں کہ اسماء نے کونسا لفظ کہا مومن یا مرتاب یعنی منافق رکھنے والا ہی یا شک کرنے والا فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُهٗ پس کہتا ہی وہ نامسلمان میں نہیں جانتا ہوں لوگوں سے میں سنتا تھا کہ کچھ کہتے تھے پس میں بھی وہی کہا۔

بَابُ

مَسْحِ الرَّاْسِ کُلِّهٖ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ تمام سر کا مسح واجب ہی یہی مذہب ہی مؤلف کا جو امام مالک سے ایک واسطہ اخذ کیا ہی وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَرْاَۃُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰی رَاْسِهَا ابن المسیب نے کہا عورت مرد کی جگہہ میں ہی چاہیئے کہ تمام سر کا مسح کرے وَسُئِلَ مَالِكٌ اَیُجْزِیْ اَنْ یَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّاْسِ فَاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اور امام مالک سوال کئے گئے کہ مسح کرنا تھوڑے سر کا کافی ہی۔ تو انہوں نے عبد اللہ بن زید کی حدیث سے حجت لائی وہ حدیث یہہ ہی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی۔ اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تُرِیَنِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ مقرر ایک مرد نے جو دادا عمرو بن یحیی کا ہی عبد اللہ بن زید سے کہا کیا تم سکتے ہو کہ مجھ کو بتلاویں کہ حضرت کس طرح وضو کرتے تھے فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدِهٖ فَغَسَلَ یَدَهٗ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ حَتّٰی ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ پس عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں دکھا سکتا ہوں پھر پانی منگوایا پھر اپنے ہاتھ پر ڈالے پھر اپنے

ہاتھہ کو دو بار دہویا۔ پھر منہہ مین اور ناک مین تین بار پانی لیا پھر اپنے منہہ کو تین بار دہویا۔ پھر اپنے ہر دو ہاتھہ کہنیون تک دو دو بار دہویا۔ پھر اپنے سر کا مسح اپنے ہر دو ہاتھہ سے
کیا پھر آگے لائے ہر دو ہاتھہ اور پیچھے لیگئے سر کے آگے سے ابتدا کیا یہان تک کہ گئے ہر دو ہاتھہ گردن تک پھر آگے لایا اس جگہہ تک جہان سے ابتدا کیا تھا۔ پھر اپنے ہر دو پاؤن دہوئے
ٹاکن دو بار یا تین بار مذکور نہین۔ حالانکہ وضو مین جایز ہی کہ بعضے اعضا ایک اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار دہوئے۔ شارح نے کہا کہ اس حدیث کی دلالت تمام سر کا مسح واجب
ہونے پر اسوقت ہوتی ہی کہ اسمین فرایض وضو پر ہی اقتصار ہوتا و ایسا تو نہین بلکہ فرایض کے سوا سنن بھی جیسے پہنچون تک ہاتہونکا دہونا اور منہہ اور ناک مین پانی لینا اور اعضاے
مفروضہ کا دہونا وجہ مسنون پر مروی ہی پس ہوسکے کہ تمام سر کا مسح بھی وجہ سنت پر بیان نہین آیا ہو جیسا کہ ظاہر ہی۔ اور حضرت مسح ناصیہ پر اکتفا کرنا بھی صحت کو پہنچا ہی چنانچہ مسلم
اور طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ سے اور ابو داؤد اور حاکم حدیث ابی معقل سے روایت کی ہین۔ پس اس حدیث کا حمل سنت پر کیا جائیگا تا ہر دو حدیث کی جمع و تطبیق حاصل ہو۔ **باب**
غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ یہہ باب ہر دو پاؤن ٹخنون تک دہونے کے بیان مین ہی **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ التبوذكي قَالَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا
بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ
أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا
وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ عمرو کے باپ یحیی بن عمارہ سے مروی ہی کہ مین عمرو بن ابی حسن کے پاس حاضر ہوا جو اسنے عبد اللہ بن زید سے حضرت کے وضو سے
سوال کیا تھا۔ پس عبد اللہ بن زید نے ایک ظرف پانی منگوایا اور حاضرون کو حضرت کا وضو بتلانے کے لئے وضو کیا۔ پس اس ظرف سے اپنے ہاتھہ پر تین بار ڈالا۔ پھر سیدہا ہاتھہ اس ظرف
مین ڈالکر پانی لیا اور مضمضہ کیا اور ناک مین پانی لیا اور ناک چہرکا تین چلو پانی سے پھر سیدہا ہاتھہ داخل کیا اور اپنا منہہ تین بار دہویا۔ پھر اپنا ہاتھہ داخل کیا اور اپنے ہر دو ہاتھہ
کہنیون تک دہوئے۔ پھر ایک ہاتھہ ڈالا اور پانی لیکر دوسرا ہاتھہ پر ڈالا اور ہر دو ہاتھہ سے سر کا مسح کیا ہر دو ہاتھہ سر کے آگے لائے اور پیچھے لیگئے ایکبار۔ پھر ہر دو پاؤن ٹخنون تک دہوئے
باب اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ لوگون کے وضو کا پانی جو ظرف مین باقی رہے اسکے استعمال کا کیا حکم ہی۔ یہان شارح نے کہا کہ ظاہر
فضل آب وضو کے یہی معنے ہین۔ اسکو وضو کے آب مستعمل پر حمل کرنا بعید نظر آتا ہی اور جو حدیث کہ اس باب مین ایراد کرتے ہین اس معنے پر نص ہوسکتی نہین وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ
عَبْدِ اللهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ اور جریر بن عبد اللہ نے اپنے لوگونکو حکم کیا کہ مسواک کرنے سے اسکے جو پانی کہ رہتا ہی اس سے وضو کریں۔ جب مسواک بھی وضو
کے اعمال سے ایک عمل ہی تو یہہ معنے ہوے کہ وضو کا بچا ہوا پانی ہی۔ پس جریر کا یہہ قول ترجمہ باب کو تائید کرتا ہی۔ اور اس حدیث جریر کے بعض طرق مین آیا ہی کہ وہ جب مسواک کرتے مسواک کا
سر پانی مین ڈبوتے اور اپنے لوگون کو حکم کرتے کہ اس پانی سے وضو کرے۔ اور اسکا کچھہ مضائقہ نہین ہے **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ
فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ
وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ
ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا حکم کہتا ہی کہ مین نے ابو جحیفہ سے سنا ہی کہ کہتے تھے کہ حضرت ایک روز ایک سفر مین ہماری طرف تشریف
لائے وہ وقت دوپہر کا تھا اور دہوپ سخت گرم تھی پس پانی وضو کا لایا گیا آپنے وضو کیا تو لوگونکا ہجوم ہوا آپکے وضو کا پانی لیا کرتے اور تبرکاً اس سے مسح کرتے یعنے وضو کا پانی جو
گرتا اسکو اپنے ہاتھون مین لیکے اپنے منہہ اور آنکھون پر ملتے تھے۔ پھر حضرت ظہر کے دو رکعت اور عصر کے دو رکعت ادا کی اور آپ کے روبرو ایک برچھی سے سترہ کیا گیا تھا۔ اور ابو موسی
نے کہا کہ حضرت نے ایک قدح منگوایا کہ اسمین پانی تھا۔ پس آپنے ہر دو دست مبارک اسمین دہوئے اور تھوڑا پانی اس سے اپنے مبارک منہہ مین لیکر تبرک کے لئے اسی قدح مین ڈالا۔ پھر
ابو موسی کو اور بلال کو فرمایا کہ ہر دو اسکو پیو اور اپنے منہہ پر ڈالو یا گلون پر۔ یہہ راوی کا شک ہی کہ وجوہکما فرمایا یا نحورکما **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ

وَاِذَا تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِہٖ ابن شہاب نے کہا کہ محمود بن ربیع نے مجھکو خبر دی اور محمود وہ شخص ہی کہ اسکی حالت صغر مین حضرت نے اسکے منہہ مین اپنا لعاب مبارک ڈالا اس کے گھر کے کوئین سے جو پانی لیا تھا تبرک اور خوش طبعی کی راہ سے اسکے منہہ پر ڈالا۔ اور لایا عروہ نے مسور سے اور اسکا غیر یعنے جو مروان بن حکم تھا جس حال مین کہ ہر ایک ان ہر دو سے اپنے یار کی تصدیق کرتا تھا یعنے عروہ اور مروان بالاتفاق مسور سے نقل کی ہین کہ جسوقت کہ حضرت وضو کرتے تھے صحابہ آپ کے آب وضو پر مرے جاتے تھے کہتے ہین کہ اس سے مراد وضو کا بچا ہوا پانی ہی جو ظرف مین رہتا۔ اور ایک قول یہی کہ وضو کا آب مستعمل تھا۔ اسی سے دلیل لی ہین کہ آب مستعمل پاک ہی پر شارح کہتا ہی کہ جب دو بات کو محتمل ہو دلیل ہو سکتی نہین

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ ذَھَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِیْ وَدَعَا لِیْ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِہٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَۃِ جعد نے کہا کہ مین نے سائب بن یزید سے سنا کہتا تھا کہ میری خالہ مجھکو حضرت کے جناب مین لیگئی اور کہی یا رسول اللہ یہہ میری بہن کا لڑکا ہی اسکے پاؤن مین درد ہی تب حضرت نے میرے سر کو ہاتھ لگایا اور میرے حق مین برکت کی دعا کی۔ پھر حضرت نے وضو کیا اور مین نے آپکے وضو کا پانی نوش کیا۔ کہتے ہین کہ آپ کے اعضا شریف سے جو پانی کے قطرے ٹپکتے تھے وہ پانی مراد ہی۔ پس مین حضرت کے پس پشت کھڑا رہا اور مہر نبوت پر نظر کی جو ہر دو شانہ مبارک کے درمیان تھا مانند بیضہ حجلہ کے حجلہ ایک پرندے کا نام ہی جو کبوتر کے مانند ہوتا ہی زر اسکے بیضے کو کہتے ہین جو سفید براق ہی

بَابُ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَۃٍ وَّاحِدَۃٍ یہہ باب بیان مین ہی کہ ایک ہی چلو پانی سے مضمضہ و استنشاق کرے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ اَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ غَسَلَ اَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفَّۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا فَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ مَا اَقْبَلَ وَمَا اَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ عبد اللہ بن زید سے مروی ہی کہ مقرر انہون نے ظرف وضو سے اپنے ہر دو ہاتھہ پر پانی ڈالا پھر دھویا ان دونون کو پھر دھویا یا مضمضہ و استنشاق کیا ایک چلو پانی سے تین بار جیسے ایک پانی ست ہر دو فعل ایسا تین بار کیا۔ اور دھویا اپنے منہہ کو تین بار اور دھویا اپنے ہاتھونکو کہنیون تک دو دو بار۔ پھر مسح کیا اپنے سر کا ہاتھونکو آگے لایا اور پیچھے لیگیا پھر اپنے ہر دو پاؤن ٹخنون تک دہوئے ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر کہا کہ حضرت کا وضو ایسا ہی تھا

ف مضمضہ اور استنشاق کے احادیث مختلف آئے ہین کہ حضرت نے کبھی ایک چلو پانی سے مضمضہ و استنشاق کیا ہی اور کبھی تین چلو سے تین بار اسکو وصل کہتے ہین یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور کبھی تین پانی سے تین بار مضمضہ اور تین پانی سے تین بار استنشاق کیا ہی اسکو فصل کہتے ہین یہی مذہب ہی امام اعظم کا۔ اور حنفیہ حدیث فصل کو ترجیح دی ہین بسبب موافق ہونے اسکے قیاس کے ساتھہ کس لئے کہ منہہ اور ناک ہر ایک جدا عضو ہی۔ پس وضو مین ہر ایک عضو جیسا جدا جدا دہوتے ہین ویسا ہی منہہ و ناک بھی جدا جدا پانی سے دہویا جائے۔ پس جو حدیث کہ موافق قیاس کے پڑے راجح ہی جیسا کہ یہہ ضابطہ اصول فقہ مین مقرر ہی۔ اور یہہ نہ سمجھین کہ حنفیہ نص کے مقابلہ مین تعلیل لائی ہین اور حدیث کے مقابلہ مین قیاس کو ترجیح دی ہین لیس فلیس بلکہ حدیث وصل پر حدیث فصل کو قیاس سے ترجیح دی ہی حدیث فصل جو حنفیہ کی دلیل ابو داؤد اور طبرانی کی ہی جو شمنی نے لایا ہی کہ طلحہ بن مصرف جو ائمۂ اعلام اور ثقات تابعین کرام سے ہی اپنے باپ و دادا سے روایت کرتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وضو کیا۔ اس مین مضمضہ تین بار کیا اور استنشاق تین بار۔ اور ہر بار پانی جدا جدا ہی لیا۔ بالجملہ معلوم ہوا کہ فعل حضرت اعضاء وضو کے دہونے مین مختلف تھا جیسا کہ سنن و مستحبات مین عادت مستمرہ کی تھی اور عمل آپکا مضمضہ اور استنشاق مین اور اسکی کیفیت مین وصل و فصل کے رو سے بھی مختلف تھا۔ اسیواسطے ائمہ سے کسی نے بھی جدا الوجہین کی وجوب و فرضیت کا قائل نہوا۔ اور امام ابو حنیفہ کے پاس بھی مضمضہ و استنشاق مین ایک ہی پانی سے وصل جائز ہی۔ جیسا کہ شمنی فتاوی ظہیریہ سے نقل کی ہی۔ اور امام شافعی کے پاس ہر بار جدا پانی سے فصل بھی روا ہی۔ اور جامع ترمذی مین لایا ہی کہ امام شافعی نے کہا کہ مضمضہ و استنشاق ایک پانی سے جمع کرنا جائز ہی اور اگر جدا جدا کرین ہمارے پاس محبوب تر ہیں حقیقت مین کچھہ خلاف نرہا واللہ اعلم کذا فی اشعۃ اللمعات والمدارج و شرح سفر السعادت

مضمضہ و استنشاق کی کیفیت کا اختلاف

بَابُ مَسْحِ الرَّاْسِ مَرَّۃً یہہ باب مسح سر ایکبار کرنے مین ہی

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ شَھِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِیْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ لَھُمْ فَاَکْفَاَہٗ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَغَسَلَ

وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ

وَاَدْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اس حدیث کا ترجمہ باب غسل الرجلین الی الکعبین میں گذرا **حدثنا** مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا

وُهَيْبٌ وَقَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً مؤلف کہتا ہی کہ حدیث کی ہم سے موسی نے کہا حدیث کی ہم سے وہیب نے اور کہا مسح کیا اپنے سر پر ایکبار جب سلمان کی روایت میں صریح واقع ہوا تھا موسی

سے حدیث کی اور اسکا بیان کیا **باب** وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ وضو کرنا مرد کا اپنی عورت کے ساتھ ایک

ظرف میں اور وضو کرنا وضو عورت کے باقی پانی سے جائز ہی وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ اور وضو کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گرم پانی اور نصرانیہ عورت

کے گھر سے یعنے اسکے پانی سے کہتے ہیں کہ یہہ اثر ترجمۂ باب کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی ہی تا اسکی مؤید ہو۔ اور جو حدیث کہ مؤلف لاتا ہی اسپر دلالت نہیں رکھتی ہی تا داخل ترجمہ کرے

اور کہہ سکتے ہیں کہ بعضے لوگ جو وضو عورت کے باقی پانی سے وضو مکروہ جانتے ہیں۔ اسکا یہہ سبب ہی کہ ہاتھ عورت کا اسکو پہنچا اور زن نصرانیہ کے پانی سے عمر فاروق نے جو وضو کیا اسپر نظر کی

حالانکہ غالب بات یہہ ہی کہ اس عورت کا ہاتھ اس پانی کو لگا ہوگا۔ پس یہہ بات ترجمۂ باب کے ساتھ ایک نوع کی مناسبت رکھتی ہی۔ اور مؤلف تو محض افادۂ احکام کے لئے اکثر

اقوال و آثار صحابہ و تابعین کے نقل کرتا ہی اور منحصر نہیں ہی کہ ترجمۂ باب کی تائید کرے یا جو حدیث کہ اسکے بعد لاتا ہی اس سے واضح تر ہو۔ پس عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے معلوم ہوا

کہ گرم پانی سے وضو جائز ہی۔ اور خانۂ نصرانی کا پانی ناپاک نہیں اور بعضے اسکے ناپاک ہونے پر گئے۔ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَمِيْعًا ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت کے زمانے میں مرد اور عورت وضو کرتے تھے جس حال میں کہ مجتمع ہوتے ایک ظرف میں مانند تغار کے **باب** صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهُ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ حضرت نے وضو کا پانی اس شخص پر ڈالا ہی جو بیہوش ہوگیا تھا **حدثنا** اَبُو الْوَلِيْدِ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ

لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ

اٰيَةُ الْفَرَائِضِ ابن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا کہ کہتے تھے کہ حضرت میری عیادت کے لئے تشریف لائے جب میں بیمار تھا اور ہوش نہیں رکھتا تھا پس حضرت نے وضو کیا

اور اپنے وضو کے پانی سے کچھ مجھپر ڈالا سو میں ہوش میں آیا پس میں نے کہا یا رسول اللہ کسکو ہی میری میراث وارث ہوگا میرا مگر کلالہ۔ اور کلالہ اس وارث کو کہتے ہیں جو باپ

اور بیٹے کے سوا ہو۔ اور جابر کو اسوقت سات بہن تھیں۔ تب آیت فرائض کی نازل ہوئی کہ جسمیں بیان وارثوں کا اور انکے حقوق کا آیا ہی وہ آیت یہہ ہی یستفتونک

فی الکلالۃ الآیۃ۔ کلالہ کی تحقیق اور اس آیت کی تفسیر شرح مطول میں بخوبی مذکور ہی۔ **باب** الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ

وَالْحِجَارَةِ باب بیان میں غسل کرنے کے اور وضو کرنے کے تغار اور کاسے میں اور ظرف چوبین و سنگین میں۔ اور عطف خشب اور حجارہ کا عطف عام ہی خاص پر کیونکہ تغار

اور کاسہ بھی چوب و سنگ سے ہوا کرتا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ

الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ

الْمِخْضَبُ اَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز عصر کا وقت پہنچا تو گھر کو

وضو کے لئے وہ شخص جسکا گھر نزدیک تھا طرف اہل خانہ کے اور ایک جماعت باقی رہی۔ پس لایا گیا حضرت کے پاس ایک تغارۂ سنگین کہ اسمیں تھوڑا پانی تھا۔ پس تنگ ہوئی

تغار کہ ہاتھوں کی اسمیں کشایش ہو یعنے حضرت کے مبارک ہاتھ اسمیں نہ سمائے۔ پس سب لوگوں نے اسمیں وضو کیا۔ راوی کہتا ہی ہم نے انس سے پوچھا کہ تم کتنے لوگ تھے تو کہا کہ

اسی شخص یا اور زیادہ تھے۔ یہہ حضرت کے معجزات سے ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ابی موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک

قدح منگوایا کہ جسمیں پانی تھا اور اپنے ہر دو مبارک ہاتھ اسمیں دہوئے اور آب دہن اسمیں ڈالا۔ یہہ روایت اسقدر جو نقل کی گئی ترجمہ یعنے بیان باب کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی ہی

کیونکہ وضو کو وضو سے شرعی عام لین **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَہٗ مَاءً فِیْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا وَ

یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ فَاَقْبَلَ بِہٖ وَاَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ عبداللہ بن زید کہتے ہین کہ ہم حضرت کے پاس آئے۔ پس آپ کے واسطے پانی

ایک تانبے کے خالص برتن مین لے آئے۔ پس حضرت نے اپنا مبارک منہہ تین بار دہویا اور ہاتھون کو دو دو بار۔ اور اپنے سر کا مسح کیا آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے اور ہر دو پاؤن

دہوئے **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ

اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِہٖ وَجَعُہٗ اِسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَہٗ فِیْ اَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَّ

لَہٗ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ تَخُطُّ رِجْلَاہُ فِی الْاَرْضِ بَیْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ

اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ ھُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ جب حضرت پر بیماری گران ہوئی

اور درد آپکا سخت ہوا تو حضرت نے اپنے ازواج مطہرات سے اذن چاہا کہ میرے گھر مین تیمار داری کرین پس سب بی بیون نے اذن دیا۔ پس حضرت نماز کے لئے دو مرد کے درمیان یعنے دو مرد پر تکیہ کئے نکلے

ہوئے عبداللہ بن عباس برادر دوسرا ایک مرد پر تب آپکے ہر دو پا مبارک خط کھینچتے تھے یعنے بکمال ضعف سے پاون زمین پر رکھہ نہ سکتے تھے۔ عبیداللہ نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ

کے اس قول سے عبداللہ بن عباس کو خبر دی تو انہون نے کہا کہ آیا تو جانتا ہی کہ وہ دوسرا مرد کون ہی۔ مین نے کہا نہین انہون نے کہا وہ علی بن ابیطالب ہے وَکَانَتْ عَائِشَۃُ

تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَیْتَہٗ وَاشْتَدَّ وَجَعُہٗ ھَرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ

اَوْکِیَتُھُنَّ لَعَلِّیْ اَعْھَدُ اِلَی النَّاسِ وَاُجْلِسَ فِیْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْہِ مِنْ

تِلْکَ الْقِرَبِ حَتّٰی طَفِقَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ اور بی بی عائشہ حدیث کرتی تھین کہ جب حضرت انکے گھر داخل ہوا اور درد

آپکا سخت ہوا تو فرمایا کہ سات مشک سے مجھہ پر پانی ڈالو کہ جنکے بند نہ کھولے ہون یعنے وے سات مشک پُر آب ہین لوگون کو وصیت کرون۔ پس آپ ایک تغار مین بٹھلائے گئے جو وہ تغار ام المومنین

بی بی حفصہ کے گھر مین تھا۔ پس ہم آپ پر ان مشکون سے پانی ڈالنے لگے۔ یہان تک کہ آپنے ہماری طرف اشارہ کیا مقرر تم نے بجا لایا جو مین کہا۔ پھر لوگون کی طرف نکلے اور مسجد مین تشریف

لاکے خطبہ پڑھا **باب** الْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ یہہ باب تانبے وغیرہ کے برتن سے وضو جائز ہونے کے بیان مین ہی **حدثنا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّ

ثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ عَمِّیْ یُکْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَخْبِرْنِیْ کَیْفَ رَاَیْتَ النَّبِیَّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَکَفَأَ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فِی التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَۃٍ وَاحِدَۃٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَیْہِ فَاغْتَرَفَ بِھِمَا فَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ

ثُمَّ اَخَذَ بِیَدَیْہِ مَاءً فَمَسَحَ رَاْسَہٗ فَاَدْبَرَ بِیَدَیْہِ وَاَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ فَقَالَ ھٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہہ حدیث مع ترجمہ آگے گذری اسواسطے یہان ترجمہ مکرر نہین لکھا گیا **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَ اَصَابِعَہٗ فِیْہِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی الْمَاءِ یَنْبُعُ

مِنْ اَصَابِعِہٖ انس کہتے ہین کہ حضرت نے پانی کا ایک ظرف منگوایا پس ایک بڑا قدح لایا گیا کہ اسمین تھوڑا پانی تھا پھر حضرت نے اسمین اپنے انگلیان رکھین کہتے ہین کہ مین اس پانی کی

طرف نظر کرنے لگا تو حضرت کے مبارک انگلیون سے جوش مار رہا تھا قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْہُ مَا بَیْنَ السَّبْعِیْنَ اِلَی الثَّمَانِیْنَ پھر انس کہتے ہین کہ مین نے شمار کیا

ان لوگون کا جنہون نے اس پانی سے وضو کیا تو ستر اور اسی کے درمیان تھے۔ اسباب مین متعدد طریقون سے جو حدیثین آئے ہین آگے گذر رہی ہین **باب** الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ یہہ باب

مد سے وضو کرنے کے بیان مین ہی۔ اہل عراق کے پاس مد کا مقدار یہہ ہی کہ اسمین دو رطل پانی سماوے۔ اہل حجاز کے پاس ایک رطل اور ثلث رطل ہی۔ اور رطل کا مقدار بیس استار

اور ہر استار چہار و نیم مثقال۔ اور ایک سیر ہی چہار و نیم مثقال ہی۔ ایک رطل بیس شاہی سیر ٹھہرا یعنی سیر جہانی کہ ایک شاہی سیر ہی عہد دولت مین دین پرور ابوالمظفر شہاب

الدین محمد شاہ جہان صاحب قران ثانی کے خلداللہ ملکہ فی مراضیہ **حدثنا** اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ اَوْ کَانَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَۃِ اَمْدَادٍ وَیَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ عبداللہ ابن جبر کہتے ہین

کہ ہین نے اوس کی بات سمجھا کہ حدیث ہے کہ حضرت ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ اس سے زیادہ کرتے پانچ مُد تک - صاع کا مقدار چہار مُد ہی یعنی غسل مین ایک مُد زیادہ کرتے تھے اور وضو ایک مُد کیا ہے

باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ یہہ باب موزون پر مسح کرنے کے بیان مین ہی پاؤن دہونے کے عوض مین **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات مین لایا ہی کہ مسح موزہ جائز ہی سنت سے اور اخبار و آثار مشہورہ سے اور جسنے اسکا اعتقاد نکرے مبتدع ہی کذا فی الہدایہ - اور حفاظ حدیث کی ایک جماعت تصریح کی ہی کہ مسح خفین کی حدیث متواتر ہی - اور بعض محدثون نے صحابہ اسکے راویون کو جو جمع کیا تو انکا عدد اَسّی سے زیادہ ہوا اور عشرہ مبشرہ انہین سے ہین - اور ابن عبد البر نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ علماے سلف سے کسینے اسکا انکار کیا ہو کذا فی مواہب اللدنیہ - اور شیخ حسن بصری کہتے ہین کہ ستر صحابہ کو پایا ہون کہ مسح خفین کا اعتقاد رکھتے تھے اور کرخی کہتے ہین کہ جسنے خفین کو قبول نکیا اسپر مین خوف کفر کا رکھتا ہون - کسواسطیکہ جو آثار اس باب مین وارد ہین حد تواتر مین ہین - اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مین نے مسح خفین کا قائل نہوا - جب تک اُسکے آثار مجھے روشنی آفتاب کے مانند نہ پہنچین - اب جانئے کہ مسح خفین رخصت ہی اور پاؤن کا دہونا عزیمت ہی - اور ہدایہ مین کہا کہ جسنے مسح موزہ کا اعتقاد نرکھے بدعتی ہی ہان اگر اعتقاد رکھتا ہی عزیمت حاصل کرنے کے لئے پاؤن دہوتا ہی تو ماجور ہوگا - اور مواہب اللدنیہ مین لایا ہی کہ علمانے اختلاف کیا ہی کہ مسح فاضل تر ہی یا پاؤن کا موزہ سے کھینچنا اور دہونا - بعضون نے کہا کہ مسح کرنا فاضلتر ہی کیونکہ اسمین اہل بدعت روافض و خوارج کا رد ہی جو اسپر طعن کرتے ہین - اور مختار مذہب امام احمد کا یہی ہی - اور امام نووی کہتے ہین کہ مذہب ہمارے اصحاب کا یہہ ہی کہ دہونا افضل ہی کیونکہ وہ اصل ہی بشرطیکہ مسح کو ترک نکرے - اور ایک روایت امام احمد سے ہر دو برابر ہین کسلئے کہ شریعت ہر دو کے ساتھہ وارد ہی - اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ حضرت کو کسی جانب مین تکلف نہین تھا نہ مسح کی طرف نہ پاؤن دہونے کے طرف اگر موزہ پہنے ہوتے تھے مسح کرتے - اگر موزہ ہوتا پاؤن دہوتے غرض مسح کرنے اور پاؤن دہونے مین علما کا اختلاف ہی - احسن اقوال وہی ہی جو موافق سنت کے ہوا ہی

حدثنا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ سعد بن ابی وقاص نے حضرت سے حدیث کی کہ مقرر آپنے مسح کیا ہر دو موزون پر - عبد اللہ بن عمر نے عمر فاروق سے مسح موزہ کے باب مین سوال لیا تو کہا کہ ہان یعنے حضرت نے موزون پر مسح کیا ہی - پھر بطور نصیحت کے کہا کہ جب سعد روایت کرے حضرت سے تو پھر دوسرے سے اسکی صحت دریافت نہ کیجئے - موسی بن عقبہ بھی کہا کہ ابو نضر نے مجھہ کو خبر دی کہ مقرر ابو سلمہ نے خبر دی کہ سعد نے کہا کہ حضرت نے موزون پر مسح کیا ہی پس عمر فاروق نے اپنے فرزند عبد اللہ سے ایسا ہی کہا

حدثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مغیرہ سے مروی ہی کہ حضرت اپنی قضا حاجت کے لئے باہر تشریف لیگئے پس مغیرہ بھی ایک ظرف مین پانی لئے ہوے آپ کے پیچھے چلے پس آپ پر پانی ڈالا جب اپنی حاجت سے فارغ ہوے یعنے جب حضرت طہارت استنجا سے فارغ ہوے تب مغیرہ آپ پر پانی ڈالا - پھر حضرت نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا

حدثنا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ جعفر سے مروی ہی کہ اُنکے باپ عمرو نے اُنکو خبر دی کہ حضرت نے مسح کیا موزون پر - اور مؤلف نے کہا کہ متابعت کی ہین شیبان کی حرب اور ابان نے یحی سے

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ امیہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ مسح کرتے تھے اپنی دستار شریف پر یعنے ناصیہ پر مسح کرنے کے بعد دستار پر تمام کرتے تھے جیسا کہ مسلم نے اسکی تصریح کی ہی اور مسح کرتے تھے اپنے موزون پر - متابعت کی ہی اوزاعی کی معمر نے یحی سے وہ ابی سلمہ سے وہ عمرو سے کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ مسح کرتے تھے اپنی دستار پر اور موزون پر

باب إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ یہہ باب ہی جسوقت داخل کرین اپنے ہر دو پاؤن موزون مین درحالیکہ وے پاک ہین

مسح موزہ

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا زکریاء عن عامر عن عروۃ بن مغیرۃ عن ابیه قال کنت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی سفر فاھویت لانزع خفیه فقال دعھما فانی ادخلتھما طاھرتین فمسح علیھما مغیرہ نے اپنے باپ شعبہ سے روایت کی کہ اسنے کہا کہ میں ایک سفر میں یعنے جنگ تبوک میں حضرت کے ہمراہ تھا پس میں نے چاہا کہ حضرت کے پیر سے موزے نکالوں آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دیجئے کہ میں نے موزے پہنے ہیں درحالیکہ ہر دو پیر پاک تھے پھر مسح کیا ان پر

باب من لم یتوضأ من لحم الشاۃ والسویق یہ باب بیان میں اس شخص کی حالت کے ہے کہ وضو کرے بکرے کا گوشت کھانے سے اور سویق یعنے ستو کے کھانے سے واکل ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنھم لحما ولم یتوضؤا [illegible] انہوں صحابہ نے گوشت کھایا اور وضو نہ کیا یعنے جو وضو تھا اسی پر نماز پڑھی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک [illegible] عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اکل کتف [illegible] صلی ولم یتوضأ ابن عباس کہتے ہیں مقرر حضرت نے بکری کا شانہ تناول فرمایا جسکو زبیر بن عبد المطلب کی بیٹی نے اپنے گھر تیار کیا تھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب قال اخبرنی جعفر بن عمرو بن امیۃ ان اباہ اخبرہ انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم یحتز من کتف شاۃ فدعی الی الصلوۃ فالقی السکین فصلی ولم یتوضأ جعفر سے روایت ہے کہ انکے باپ عمرو نے انکو خبر دی کہ حضرت بکرے کے شانے کا گوشت چاقو سے کاٹتے اور تناول فرماتے تھے۔ ایسے میں حضرت نماز کے لئے بلائے گئے تو چاقو ڈال دیا اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مولف نے بیان باب میں سویق کا بھی ذکر کیا اور اسپر کوئی حدیث نہ لائی۔ اور جو حدیث کہ باب لاحق میں لائی اسکے ساتھ مناسب تر ہی۔ گویا سویق کو اسپر قیاس کیا

باب من مضمض من السویق ولم یتوضأ یہ باب بیان میں جواز فعل اس شخص کے ہے جو سویق کھانے کے بعد مضمضہ کیا اور وضو نہ کیا **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی ابن سعید عن بشیر بن یسار مولی بنی حارثۃ ان سوید بن [illegible] اخبرہ انه خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصھباء وھی ادنی خیبر فصلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر به فثری فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض [illegible] ثم صلی ولم یتوضأ بشیر سے مروی ہی کہ سوید نے اسکو خبر دی کہ مقرر غزوۂ خیبر جو سن سات میں واقع ہوا سوید نکلا حضرت کے ساتھ جب وقت کہ موضع صہبا میں پہنچے اور وہ جگہ قلعہ خیبر کے پائین اور اسکے نزدیک ہی ہے یحیی بن سعید نے درج کی ہی۔ سو حضرت نے نماز عصر ادا کی۔ پھر اطعمہ یعنے کھانے کے چیزیں منگوائی۔ اطعمہ طعام کا جمع ہی طعام کھانے کی چیز کو کہتے ہیں۔ اور قسطلانی اطعمہ کی جگہ ازواد لایا ہی ازواد زاد کا جمع ہی زاد توشہ کو کہتے ہیں یعنے توشے منگوائے۔ پس لائے نہ گئے مگر توشہ سویق پھر حضرت نے اسکو تر کرنیکا حکم کیا پھر تناول فرمایا اور ہم نے بھی تناول کیا پس آپ کھڑے رہے اور نماز مغرب کا قصد کیا اور مضمضہ کیا اور ہمنے بھی مضمضہ کیا پھر نماز پڑھے اور وضو نہ کیا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی [illegible] مضمضہ بعد طعام مستحب ہی **حدثنا** اصبغ بن الفرج قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو عن بکیر عن کریب عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم اکل عندھا کتفا ثم صلی ولم یتوضأ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ مقرر حضرت اس بی بی کے پاس بکرے کا شانہ تناول فرمایا اور نماز پڑھے اور وضو نہ کیا

باب من الکبائر ان لا یستتر من بوله یہ باب تو یہی ہی کبیرہ گناہوں سے ہی کہ پردہ نہ لے اپنے پیشاب سے اور پیشاب کے پہنچنے سے آپ کو نہ بچاوے اور احتیاط نہ کرے **حدثنا** عثمان قال حدثنا جریر عن منصور عن مجاھد عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیه وسلم بحائط من حیطان المدینۃ او مکۃ فسمع صوت انسانین یعذبان فی قبورھما فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم یعذبان وما یعذبان فی کبیر ثم قال بلی کان احدھما لا یستتر من بوله ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت مکے یا مدینے کے باغوں سے ایک باغ پر گذرے۔ یہ شک جریر کا ہی ہو کہ ایسا کہا۔ سو آواز دو آدمی کا سنا جو اپنے قبروں میں عذاب کئے جاتے تھے پس آپنے فرمایا کہ یہ عذاب نہیں کئے جاتے ہیں مگر ایک گناہ کے سبب کہ لوگ اسکو کبیرہ جانتے ہیں یا احتراز اس سے دشوار ہی۔ پھر فرمایا ہاں وہ کبیرہ ہی ایک شخص ان دونوں سے اپنے پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات میں لایا ہی کہ پردہ نہیں لیتا تھا اپنے پیشاب سے یعنے کشف عورت کرتا تھا۔ یا پردہ نہیں لیتا اپنے اور پیشاب کے درمیان۔ یعنے آپ کو نہیں بچاتا اور احتیاط نہیں کرتا تھا کہ چھینٹے پیشاب کے اسکو پہنچتے تھے۔ یہ معنے باب کے ساتھ مناسب تر ہیں

وسلم کی روایت کے ساتھ بھی مناسب تر ہی جو لا یستتر من البول آیا ہی یعنے نزاہت اور پاکی نہیں طلب کرتا تھا اور احتیاط نہیں بجا لاتا تھا پیشاب اور استنجا کے وقت۔ اور دوسری
روایت لا یستبرئ بھی آیا ہی کہ معنی نزاہت کے قریب ہی اور ایک روایت مین لا یستنتر منہ آیا ہی اسکے معنے اپنے عضو مخصوص کو زور سے کھینچنا ہی تا پیشاب کا
قطرہ اسمین نہ نکلجاوے انتہی وکان الاخر یمشی بالنمیمۃ اور دوسرا شخص جو عذاب پاتا ہی وہ لوگون کے درمیان سخن چینی کے لئے پھرا کرتا تھا اب جاننے کہ پیشاب سے پاکی
رکھنی جو بطلان نماز کا موجب ہی اُسکے کبیرہ ہونے مین کچھ کلام نہین اگرچہ بعضون نے اسکو صغائر سے شمار کیا لاکن جب قصد ذات البین کے فساد کا ہو نہایت قبیح تر بلکہ اور قبائح سے بدتر
ہی۔ خصوصا اگر اسپر اصرار کرے جیسا کہ لفظ کان سے مفہوم ہوتا ہی اسلئے اسکی تفسیر کبیرہ کے ساتھ کی۔ اور کبیرہ اسکو کہتے ہین کہ شرع مین اسپر وعید آئی ہو۔ قرآن مجید مین اور
احادیث صحیحہ مین تو اُس گناہ پر وعید شدید آئی ہی پس وہ بلا شک کبیرہ ہی۔ لاکن اُن ہر دو گنہگار ونکو جو عذاب ہو رہا تھا سبب وہی دو گناہ کے تھا قبر جو عالم برزخ ہی
وہ روز آخرت کا نمونہ ہی۔ اور آخرت مین حقوق اللہ اور حقوق العباد سے پرسش ہوگی حق اللہ سے پہلے سوال ہوگا نماز ہی۔ اور حق العباد سے اول جو پوچھا ہوگی خونریزی ہی
جب پیشاب سے ناپاکی بطلان نماز کا سبب اور نمیمہ خونریزی کا مقدمہ ہی اور قبر مین جو آخرت کا مقدمہ ہی اُن ہر دو گناہ کا مواخذہ ہوتا ہی۔ یا وہ جو احادیث مین
آیا ہی کہ سب گناہون کے واسطے بھی قبر مین عذاب ہی۔ اس صورت مین حضرت کا گذر جب اُن ہر دو قبر پر ہوا اسوقت وہی گناہون پر عذاب ہو رہا تھا پس اس حال
مین جن گناہون کے عذاب پر مطلع ہوے اُس سے خبر دی واللہ اعلم۔ اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ وے ہر دو قبر والے دوسرے گناہون سے توبہ کی ہو پر یہے ہر دو گناہ انکی نظر مین حقیر
دکھلائے ہون۔ اور ان کو گناہ نہ سمجھکر انسے توبہ نکی۔ یا توبہ کے بعد کے نمازین انکے ذمے پر باقی رہگئین۔ اور حقوق العباد باقی رہتے ہوے توبہ بھی فائدہ نہین دیتا ہی۔ تم

دعا بجریدۃ فکسرھا کسرتین فوضع علی کل قبر منھما کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم
ییبسا پھر جب حضرت پران ہر دو قبر کا حال منکشف ہوا تو آپ نے ایک خرمہ کی ڈالی منگوائی جسپر پتے نہین تھے پھر اسکو توڑ کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھا لوگون نے کہا یا
رسول اللہ کس لئے آپنے یہہ کام کیا فرمایا۔ شاید کہ تخفیف کیا جاوے ان ہر دو سے عذاب۔ جب تک کہ وے خشک نہون۔ یا فرمایا کہ عذاب کئے نجاینگے مگر یہہ کہ ہر دو شاخین خشک ہون ظاہر
نص سے حضرت کے اور خبر دینے سے انکی تخفیف عذاب کے یہہ ہی کہ دونون قبر والے مسلمان تھے اسی امت مرحومہ سے یا امم ماضیہ سے۔ اور یہہ فعل حضرت کا وحی و اعلام الہی سے انکا کشف
حال ہوا تب تھا اور لفظ لعل تعلیل کے لئے ہی نہ شک کے واسطے فافہم **ف** اشعۃ اللمعات مین لایا ہی کہ اس حدیث کی توجیہ مین علما کو اختلاف ہی وہ شاخ خرما خشک ہونے تک تخفیف عذاب
کی امید کی جو بنا کی ہی سو بعضے کہتے ہین کہ اسکی بنا اسبات پر ہی کہ نباتات جب تک ترو تازہ ہین اللہ تعالی کی تسبیح کرتے ہین قرآن کریم مین وارد ہی وان من شیء الا یسبح
بحمدہ اس آیت مین جو شیء وارد ہی اس سے مراد حی ہی۔ جیسے چوب کی وہ خشک نہ ہوئے تک ہی اور جیسے سنگ کی وہ نہ پھوٹنے تک۔ یا تسبیح خاص مخصوص ہی زندہ کے ساتھ
اور تسبیح عام جو ہر شی کے ساتھ ہی وہ معنے مین دلالت کے ہی جو صانع تعالی کی ہستی اور یگانگی اور صفات کمال پر ہر چیز دلالت کرتی ہی۔ اور یہہ جماعت سبزہ اور گل و ریحان قبور
پر ڈالنے مین یہہ حدیث تمسک کی ہی۔ لاکن خطابی جو اہل علم کے امامون اور شراح حدیث کے پیشوایون سے ہی اس قول کو رد کیا ہی۔ اور قبور پر گل و ریحان ڈالنے کے باب مین اس حدیث
کی جو سند لاتے ہین اسکا انکار کیا اور کہا کہ یہہ بات بے اصل ہی اور صدر اول مین نہین تھی۔ اور بعضون نے کہا کہ وہ شاخ خشک ہونی تک تخفیف عذاب کی بنا یہی کہ حضرت نے اس وقت
تک تخفیف عذاب کے لئے انکی شفاعت کی سو آپ کی شفاعت مقبول ہوئی اور کلمہ لعل تا ظر اسی معنے مین ہی واللہ اعلم۔ اور کرمانی نے کہا کہ شاخ مین تو خاصیت تخفیف عذاب کی نہین
وہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دست مبارک کی برکت تھی۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا جاننا علم نبوت کے ساتھ مخصوص ہی کہ اسمین کیا بھید ہی۔ اور جامع الاصول مین بریدہ
صحابی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ انہون نے وصیت کی کہ دو جریدہ خرما اپنی قبر پر لگادین شاید کہ اسمین کچھ سر ہی۔ اور وہ موجب نجات کا ہو ع دل عشاق حیلہ گر باشد ۱۲ منہ

باب ھل یمضمض من اللبن یہہ باب اُس بیان مین ہی کہ آیا دودھ پینے سے مضمضہ کیا جاوے **حدثنا** یحیی بن بکیر و قتیبۃ قالا اخبرنا اللیث
عن عقیل عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فمضمض وقال
ان لہ دسما ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے دودھ نوش فرمایا پھر مضمضہ کیا اور فرمایا مقرر دودھ مین دہنیت ہی تابعہ یونس و صالح بن کیسان
عن الزھری متابعت کی ہی عقیل کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے جو ابن شہاب ہی **باب** الوضوء من النوم ومن لم یر من النعسۃ
والنعستین او الخفقۃ وضوءا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ خواب کے بعد وضو واجب ہی۔ اور بیان مین جواز قول اُس شخص کے کہ ایک یا دو بار اونگھنے

قبر پر گل و ریحان ڈالنے سے جواز و عدم جواز کا اختلاف

سے ایک بار سر کی حرکت ہو تو وضو نہ جاوے ہاں اگر دو بار زیادہ اونگھے یا سر کی حرکت اونگھنے سے ایک بار سے زیادہ ہو تو وضو واجب ہی اور پہلا وضو فاسد ہوا کیونکہ اس قسم کی اونگھی خواب

عرفی ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال اذا نعس احدکم وہو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم ہشام اپنے باپ عروہ سے اور وہ عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہی

کہ حضرت نے فرمایا جبکہ تمہارے سے کوئی خواب کرے حالانکہ وہ نماز میں ہو۔ پس چاہئے کہ وہ سو جاوے یعنے نماز سے فارغ ہوکے یا نماز کو قطع کرکے جیسا کہ ظاہر کلام ہی تا اس

سے نیند دفع ہووے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات نماز تہجد میں ہی واللہ اعلم فان احدکم اذا صلی وہو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ پس

تحقیق کہ کسیئے تمہارے سے جب نماز پڑہے اور حالیکہ وہ نیند میں ہو نہیں جانتا ہی شاید کہ وہ ارادہ استغفار کا رکھتا ہی اور گالی دیتا ہی آپ کو۔ یعنے استغفار کی جگہ اسکی زبان پر بری

بات گذرتی ہی جب اس حدیث میں سو جانیکا حکم ہو معلوم ہوا کہ نیند سے نماز اگر باطل ہوتی وہ حکم نہوتا پس دلالت ہی اس بات پر کہ نیند وضو کی ناقض ہی **حدثنا**

ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال اخبرنا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم فی

الصلوۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جبکہ کوئی تمہارے سے نماز میں خواب کرے تو چاہئے کہ سو جاوے یعنے قطع نماز کرکے سو جاوے یہاں تک

کہ نماز میں جو پڑہتا ہو سمجھے۔ جب اتنی ہوشیاری آوے تب نماز پڑہے **باب** الوضوء من غیر حدث یہہ باب اس بیان میں ہی کہ بغیر حدث کے بھی وضو کرنا

ہی **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن عمرو بن عامر قال سمعت انسا ح قال وحدثنا مسدد قال حدثنا

یحیی عن سفیان قال حدثنی عمرو بن عامر عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ عند کل صلوۃ عمرو بن عامر نے انس

سے حدیث کی کہ حضرت ہر نماز فرض کے لئے وضو کرتے تھے از روئے استحباب کے۔ یعنے اکثر انکی عادت شریف ایسی تھی ورنہ حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ حضرت ایک وضو سے پانچ نماز بھی پڑہے ہیں۔ اور

احادیث سابقہ میں گذرا کہ گوشت اور ستو تناول فرمانے کے بعد تازہ وضو کیا ہی اور تازہ وضو نہ کرکے اگلے وضو سے بھی نماز پڑہے ہیں قلت کیف کنتم تصنعون قال یجزی

احدنا الوضوء ما لم یحدث عمرو بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا کہ تم کس طرح کرتے تھے تو کہا کہ ہمارے سے ہر ایک کو وہی وضو کافی تھا جب تک حدث ہو یعنے حضرت

ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتے۔ اور ہم ایک وضو سے ہی کئی نماز پڑہتے اور جب حدث ہو تب وضو کیا کرتے تھے **حدثنا** خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان قال

حدثنا یحیی بن سعید قال اخبرنی بشیر بن یسار قال اخبرنی سوید بن النعمان قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم عام خیبر حتی اذا کنا بالصہباء صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر فلما صلی دعا بالاطعمۃ فلم یؤت الا بالسویق

فاکلنا وشربنا ثم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المغرب فمضمض ثم صلی لنا المغرب ولم یتوضأ اس حدیث کا ترجمہ

قریب ہو گذرا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام بخاری نے اوپر کی حدیث کے بعد یہہ حدیث مکرر اسلئے لائی تا معلوم ہو کہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو نا کرنا جو اکثر عادت شریف

حضرت کی تھی افضل ہی اور ایک وضو سے دوسری نماز پڑہنی بھی جائز ہی چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ستو کھانے پر فقط مضمضہ کرکے نماز مغرب پڑہی **باب**

ما جاء فی غسل البول یہہ باب اس بیان میں ہی جو آدمی کا پیشاب دہونیکا حکم آیا ہی مقصود مؤلف کا وہ کہ اسکو جب معلوم ہوا بلکہ ہی آدمی کا پیشاب ہی۔ اور اس بات کی تائید

لایا ہی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصاحب القبر کان لا یستتر من بولہ ولم یذکر سوی بول الناس کہ حضرت نے صاحب قبر کو فرمایا جو اپنے

پیشاب سے پردہ نہیں لیتا تھا۔ اور سوا بول آدمی کے ذکر نہیں کیا **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم قال اخبرنا اسمعیل بن ابراہیم قال حدثنی

روح بن القاسم قال حدثنی عطاء بن ابی میمونۃ عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبرز

لحاجتہ اتیتہ بماء فیغسل بہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب حضرت اپنی قضاے حاجت کے تشریف لیجاتے۔ میں آپ کے واسطے پانی لیجاتا پس اس پانی سے دہوتے تھے

باب یہہ باب تنوین کے ساتھ آیا ہی بغیر ترجمہ کے۔ اور اس کتاب کے بعض روایات میں باب ہی نہیں لکھا ہی۔ اور یہی بات اولی ہی کیونکہ یہہ حدیث جاری دیا ہی اسکا ذکر جس باب

میں کہ ترجمہ بھی نہ رکھے موجہ نظر نہیں آتا ہی ہاں اسکا الحاق پچھلے باب میں گنجایش رکھتا ہی **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا محمد بن خازم قال حدثنا

الاعمش عن مجاہد عن طاؤس عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی

بِکَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا بِنِصْفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا یہ حدیث مع شرح اوپر گذری ہی قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَحَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاھِدًا مِثْلَہٗ یعنے محمد بن مثنی نے جیسا محمد بن حازم سے حدیث کی ایسا ہی وکیع سے بھی وہی اسناد کے ساتھ لایا ہی

باب تَرْکِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْاَعْرَابِیَّ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ بَوْلِہٖ فِی الْمَسْجِدِ یہ باب اس بیان میں ہی جو حضرت اور دوسرے لوگون نے اس اعرابی کو چھوڑ دیا جو مسجد میں پیشاب کیا یہان تک اپنے پیشاب کرنے سے فارغ ہو مسجد میں **حَدَّثَنَا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَعْرَابِیًّا یَّبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْہُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے ایک اعرابی یعنے جنگلی کو دیکھا کہ مسجد میں پیشاب کرتا ہی تو لوگون کو فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو یہان تک کہ وہ فارغ ہو۔ پس پانی منگوایا اور اس جگہہ پر ڈلوایا۔ یہہ سہل گیری اسپر کمال مہربانی کا سبب تھا اسوقت منع کرنے مین فائدہ کم تر اور اندیشہ ضرر کا زیادہ تھا۔ یعنے اگر اسکو اس حال مین زجر کئے ہوتے تو وہ پیشاب کو بند کر لیتا اس سے اسکو ضرر پہنچا ہوتا اور چونکہ وہ صحرا نشین تھا اس جہہ سے تنگدل ہوتا اور اہل اسلام سے نفرت لیتا۔ اور مسجد نجاسات سے پاک رکھنا حاضرون کے پاس ایک امر مقرری تھا جیسا کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ حضار مجلس نے اسکے زجر پر اٹھے

باب صَبِّ الْمَاءِ عَلَی الْبَوْلِ فِی الْمَسْجِدِ باب پانی ڈالنے مین ہی پیشاب پر مسجد مین **حَدَّثَنَا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَہُ النَّاسُ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُوْہُ وَھَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِہٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ ابو ہریرہ کہتے ہین کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور گوشہ مسجد مین پیشاب کیا تو لوگون نے اسکو گھیر لیا یعنے زبان سے زجر و ملامت کرنے لگے تب حضرت نے انکو فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو اور اسکے پیشاب پر پانی سے ایک ڈول ڈالو۔ یا پانی بھرا ڈول سے یا ایک بڑے ڈول کو ڈالو۔ یہہ شک راوی کا ہی۔ پھر فرمایا تم نہیں بھیجے گئے ہو مگر آسانی کرنیوالے اور نہیں بھیجے گئے ہو سختی کرنیوالے **مترجم** کہتا ہی کہ بعث کی نسبت جو صحابہ کی طرف کی یہہ مجازی طریق پر ہی۔ کیونکہ حقیقت مین مبعوث آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین۔ لاکن جب صحابہ حضرت کے حضور و غیبت مین تبلیغ کے مقام پر تھے یعنے احکام دینیہ پہنچاتے تھے اس لئے لفظ بعث کا اطلاق انپر کیا گیا کذا قال القسطلانی **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِیْ طَائِفَۃِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَہُ النَّاسُ انس کہتے ہین کہ ایک اعرابی آیا اور گوشہ مسجد مین پیشاب کیا۔ تب لوگون نے اسکو زجر کیا اور منع فرمایا فَنَھَاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی بَوْلَہٗ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُھْرِیْقَ عَلَیْہِ پس حضرت نے لوگون کو اسکے زجر کرنے سے روکا۔ اور جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو حضرت کا حکم ہوا کہ اسپر ایک ڈول پر آب ڈالین پھر صحابہ نے ویسا ہی اسپر پانی ڈالا۔ شارح کہتا ہی کہ ظاہر ان ہر دو حدیث کا دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ نجاست کے مقام پر زیادہ پانی ڈالنے سے زمین پاک ہوتی ہی۔ اور نجاست کا غسالہ بھی پاک ہی اگرچہ وہ دوسری جگہہ نقل کرے۔ اور یہہ بھی دلالت کرتا ہی کہ بغیر پانی ڈالنے کے فقط خشک ہونے سے پاک نہین ہوتی ہی۔ اور مٹی کھود کے نکالنا واجب نہین ہی۔ اور علما کے اقوال سے اسکے حکم مین اختلاف معلوم ہوتا ہی بعضے کہتے ہین زمین و غسالہ ہر دو پاک ہین اور بعضے کہتے ہین کہ پاک ہونے نہین۔ اور ایک قول یہہ بھی آیا ہی کہ اگر غسالہ جدا ہوا وہ جگہہ پاک ہو تو پاک ہی ورنہ نجس ہی۔ اور مذہب امام اعظم کا یہہ ہی کہ زمین کھودنا اور مٹی کا اٹھانا واجب ہی اور اگر آفتاب سے خشک ہو تو پاک ہی۔ ایسا ہی نقل کیا ہی شارح نے مذہب ہمارے امام کا۔ اور متن ہدایہ مین لایا ہی کہ زمین خشک ہونے سے پاک ہوتی ہی۔ اور کہتا ہی کہ اگر زمین کو نجاست پہنچے اور خشک ہووے اور اسکا رنگ یا بو باقی نرہے تو اسپر نماز جائز ہی۔ اور شرح ہدایہ مین کہا ہی کہ نجاست زمین کو پہنچے اور تر رہے اور اسکو پاک کرنا چاہین تو اسپر بہت پانی ڈالا جاوے کہ اسکا اثر اور رنگ و بو زائل ہو تب پاک ہوتی ہی۔ اس تقدیر پر زمین کی پاکی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو صورت پر ہی ایک جفاف یعنے خشک ہونا دوسرا پانی بہانا۔ پہلی بات کی دلیل یہی حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا کہ اَیُّمَا اَرْضٍ جَفَّتْ فَقَدْ ذَکَتْ یعنے جو زمین کہ خشک ہوئی پس تحقیق کہ وہ پاک ہوئی۔ اور دوسری دلیل یہی حدیث ہی جو مولف نے لایا۔ اور یہہ ہر دو حدیث باہم تناقض نہین رکھتے ہین اور ایک دوسری کو رفع نہین کرتے ہین پس امام کا عمل ہر دو صورت مین پاکی پر ہی۔ اور بعضے نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی اسبات پر کہ پانی بہائے سوا زمین پاک نہین ہوتی ہی۔ اور شیخ ابو المجد عبد الحق علیہ الرحمہ فتح المنان فی تائید مذہب النعمان مین لایا ہی کہ حنفیہ کے کلام

فاھریقوا
فھراق

جواب صحیح حدیث کا نظر نہ آیا - اور یہ توفیق الٰہی میں کہتا ہوں کہ حدیث سے یہہ تو معلوم ہوتا کہ پانی بہانے کے بعد وہ خشک ہونے سے آگے نماز اس پر ادا کی - اور ہو سکے کہ پانی ڈالنا نجاست کی غلاظت اور پیشاب کا رنگ و بو دفع کرنے کے لئے ہوگا - اور پوری پاکی خشک ہونے کے بعد ہوگی انتہی **باب بَوْلِ الصِّبْيَانِ** یہہ باب بچوں کا پیشاب دھونے کے بیان میں ہے -

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ ایک شیرخوار لڑکے کو حضرت کے پاس لے آئے - اُسنے حضرت کے جامہ مبارک پر پیشاب کیا - تب حضرت نے پانی منگوایا اور اس کپڑے پر ڈالا

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

ام قیس سے روایت ہے کہ وہ ایک بچے کو جو شیرخوار اور خردسال تھا اور ہنوز کھانا نہیں کھاتا تھا اور اسکی غذا دودھ ہی تھا حضرت کے پاس لے آئی تو حضرت نے اسکو اپنے مبارک گود میں بٹھلایا پس اس لڑکے نے حضرت کے جامہ مبارک پر پیشاب کیا - پھر حضرت نے پانی منگوایا اور اُس کپڑے پر چھڑک دیا اور اسکو نہ دھویا - جاننا چاہئے کہ شیرخوار پسر اور دختر کے پیشاب میں علمانے فرق کیا ہی کہ پسر کا پیشاب نجاست خفیفہ ہی اور دختر کا نجاست مغلظہ اور حدیث میں ہی واقع ہوا ہی اور لفظ ولد نہیں آیا جو پسر اور دختر ہر دو کو شامل ہی - اور امام اعظم اور امام مالک علیہما الرحمہ نے پسر اور دختر میں کچھ فرق نہیں کیا ہی شیرخوار ہو یا غیر شیرخوار ہر دو کے پیشاب کو نجاست مغلظہ کہا ہی اور پیشاب کی عموم نجاست میں داخل کیا ہی اور کہتے ہیں کہ یہہ حدیث بھی نضح یعنے پانی چھڑکنے پر ہی دلالت نہیں کرتی ہی کیونکہ نضح کے معنے اصل لغت میں اگرچہ غیر غسل پر آئے ہیں - لاکن استعمال میں لفظ نضح غسل کے معنے پر بھی آیا ہی جیساکہ دوسری احادیث میں وارد ہی چنانچہ یہہ حدیث جو ابو داود کی روایت مذی کے باب میں آئی ہی فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ اور بالاتفاق اس نضح سے غسل مراد ہی - اور جیساکہ اسما کی حدیث لہو کو دھونے کے باب میں فرمائی تَنْضَحُهُ نضح کرتی ہی یعنے دھوتی ہی تو اس لہو کو - اور اسیطرح لفظ رش سے بھی غسل کا ہی ارادہ کیا ہی پس ہو سکے کہ یہاں بھی غسل کا ہی معنا ہو - پس یہہ حدیث نضح پر ہی دلیل ہو سکیگی - اور وہ جو وَلَمْ يَغْسِلْهُ وارد ہوا - وہ کلام ابن شہاب کے ہی نہ مرفوع - اور جس تقدیر میں کہ مرفوع ہو تو اسکے یہہ معنے ہیں کہ دھونے میں مبالغہ نکیا

باب الْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا یہہ باب کھڑے رہکر اور بیٹھکر پیشاب کرنے کے جواز میں ہی **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ حذیفہ کہتے ہیں کہ حضرت ایک قوم کے گھور پر تشریف لائے اور پیشاب کیا جس حال میں کہ ایستادہ تھے - پھر پانی منگوائے تو میں پانی لے آیا پس وضو کیا - پوشیدہ نرہے کہ کھڑا رہ کے پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہی اور حضرت اس فعل کا سبب لکھتے ہیں کہ آپ کے زانوے مبارک پر زخم تھا زمین پر بیٹھنا نہیں ہو سکتا تھا - اور یہہ بھی لکھتے ہیں کہ اسکا اصل جواز عذر کے سبب لوگوں کو معلوم کروانا بھی منظور تھا اور گھور پر بیٹھنے کی جگہہ بھی نہیں رہتی ہی - اور اکثر وہاں نجاست رہا کرتی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ رسالہ ناسخ و منسوخ میں یہی حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نقل کرکے لکھا ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی اسکی ناسخ یہہ حدیث ہی نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ قَائِمًا یعنے منع فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پیشاب کرے کوئی کھڑے - پر صحیح یہہ ہی کہ وہ حدیث منسوخ نہیں کیونکہ منع کی حدیث کا حکم ثابت ہی - اور کھڑے پیشاب کرنا بسبب عذر کے جایز ہی اور نہی واسطے کراہت کے ہی انتہی

باب الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ یہہ باب بیان میں جایز ہونے کے ہے پیشاب کرنا اپنے مصاحب کے پاس اور پردہ لینا دیوار کا **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُنِي اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى فَاَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ حذیفہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے اپکو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس حال میں کہ ہم چلتے تھے - سو حضرت ایک قوم کے گھور پر تشریف لائے ایک دیوار کے پیچھے - پس کھڑے رہے جیساکہ کوئی تمہارے کھڑے رہتا ہی پھر پیشاب کیا اور میں حضرت سے کنارہ لیا - تو اپنے ہاتھ سے پاس میرے طرف اشارہ کیے - پھر میں آیا اور اشارے کے موجب حضرت کے روبرو آپ کے عقب میں کھڑا رہا یہاں تک کہ حضرت فارغ ہوئے - حضرت نے حذیفہ کو کھڑا کیا وہ پردے کے لیے اور لوگ گھور پر سے میں گذرنے کے واسطے تھا **باب الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ** یہہ باب بیان میں پیشاب کرنے کے ہی گھور پر کسی قوم کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ

يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُولُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهٗ ابو وائل کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری پیشاب کی نجاست سے سخت احتراز کرتے تھے۔ یہانتک کہ ایک برتن میں پیشاب کرتے تا اسکے رشاش یعنے باریک چھینٹے کپڑے کو نہ پہنچیں۔ اور کہا کرتے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایسا معمول تھا کہ جب انکے کپڑے پر پیشاب کا قطرہ پڑتا تو اسکو قینچی سے کتر دیتا اور دہونے پر کفایت نہیں کرتا تھا۔ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَيْتَهٗ اَمْسَكَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا پس حذیفہ کہنے لگے کاش کہ ابو موسیٰ اس سے باز آتے اور اس تشدد سے اپکو بچاتے کیونکہ میں نے دیکھا ہی کہ حضرت ایک قوم کے گھورے پر تشریف لائے اور پیشاب کیا جس حال میں کہ استادہ تھے۔ باانکہ کھڑے رہنے میں بیٹھنے کے بہ نسبت پیشاب کے ریزے پہنچنے کا احتمال زیادہ ہی۔ سو حضرت نے باوجود اس احتمال کے اسباب میں کچھ تکلف نہ کیا اور برتن منگوایا۔ **بَابُ** غَسْلِ الدَّمِ یہہ باب لہو دہونے کے بیان میں ہی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ۔ بی بی اسما کہتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت کے پاس آئی اور کہا کہ آیا جانتے ہو آپ کہ ہمارے کسی نے حیض کرتی ہی اپنے کپڑے میں یعنے خون حیض سے کپڑا آلودہ ہوتا ہی تو وہ عورت کیا کیا چاہئے قَالَ تَحُتُّهٗ ثُمَّ تَقْرُصُهٗ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهٗ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ فرمایا کہ اسکو حک کرے یعنے خشک ہو تو سر انگشتان سے اسکو چھیل دے پھر اسکے بعد اسکو انگلیوں اور ناخن سے رگڑے اور ملے اور پانی سے کپڑا دہو دے تا خون کا اثر باقی نرہے پھر اس کپڑے سے نماز پڑہے۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ بی بی عایشہ کہتی ہیں کہ فاطمہ دختر ابی حبیش کی حضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ میں ایک عورت ہوں کہ مستحاضہ ہوتی ہوں۔ اور حیض کے ایام جو عادت کے ہیں گذر گئے پر بھی خون ہمیشہ جاری رہتا ہی۔ آیا تب نماز کو چھوڑ دوں۔ تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو مت چھوڑو وہ خون نہیں ہی مگر خون رگ نہ خون حیض جو رحم کے اندر سے آوے۔ پس جب حیض کے ایام تیرے آگے آویں تب نماز چھوڑ دے۔ اور جب وے ایام تمام ہو ویں تو وہ خون دہو ڈال کر اور نماز پڑھا کر قَالَ وَقَالَ اَبِيْ يَعْنِيْ عُرْوَةَ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ ہشام نے کہا کہ میرا باپ عروہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے اس عورت کو فرمایا کہ وضو کیا کر ہر نماز کے لئے یہانتک کہ وہ وقت تجھے آوے یعنے حیض کا وقت۔ مخفی نرہے کہ غسل کا ذکر جو انقطاع حیض کے بعد ہی اس حدیث میں نہیں آیا۔ اسکا سبب یہہ ہے کہ یہان حیض و استحاضہ کا فرق بتلانا مقصود تھا اسواسطے اسی پر اکتفا کیا گیا۔ اور سائل کو غسل حیض کا حکم معلوم تھا۔ **بَابُ** غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهٖ وَغَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْاَةِ یہہ باب بیان میں منی کو دہونے اور ملنے کے ہی کہ اسکا کچھ اثر باقی نرہے اور بیان میں اس چیز کو دہونے کے ہی کہ عورت سے جماع کے وقت بدن اور کپڑے کو جو لگے **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهٖ بی بی عایشہ کہتی ہیں کہ میں اثر جنابت کو یعنے منی کو حضرت کے جامۂ مبارک سے دہوتی تھی۔ پس باہر نکلتے تھے حجرے سے مسجد کے طرف نماز کے لئے اور بقعہ پانی کا رنگ آپ کے کپڑے میں رہا کرتا۔ یعنے کپڑا خشک نہوتا اور اسی میں نماز پڑہا کرتے **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَاءِ سلیمان نے کہا کہ میں نے عایشہ صدیقہ سے حکم منی کا پوچھا جو کپڑے کو لگتی ہی۔ تو بی بی نے کہا کہ میں اسکو حضرت کے کپڑے سے دہوتی تھی حالانکہ دہونے کا اثر رہا کرتا پھر باہر نکلتے نماز کے لئے اور اثر دہونیکا آپ کے کپڑے میں رہتا جو پانی کا رنگ ہی۔ بُقَعُ الْمَاءِ بدل ہی اثر غسل سے یا خبر ہی مبتدا محذوف کی اَیْ هُوَ بُقَعُ الْمَاءِ اگر رفع کے ساتھ پڑہیں۔ اور منصوب بتقدیر اَعْنِیْ بھی روایت کی ہیں۔ جاننا چاہئے کہ ترجمۂ باب تین مطلب کو متضمن ہی دہونا منی کا اور رگڑنا اسکا اور دہو ڈالنا اس چیز کا جو عورت سے پہنچے اور ان ہر دو حدیث میں سوا منی کو دہونے کے دوسرا بیان نہیں آیا اور شارحون نے کہا ہی کہ مراد ترجمہ سے یہہ ہی کہ یہہ باب منی کے دور کرنے

میں ہی خواہ دہونے سے ہو خواہ ملنے سے - اور حدیث میں دہونیکا بیان آچکا - اور جماع کے وقت عورت کی فرج کی تری جو پہنچے منی کے دہونے کے قیاس پر چہوڑ دی گئی - کسلئے کہ فرج عورت
کی رطوبت منی کی آمیزش کے سوا نہیں ہوتی ہی - پس ترجمہ باب کا تمام حکم ان ہر دو حدیث سے واضح ہوا - یہاں شارح رح کہتا ہی کہ پوشیدہ نرہے کہ ان حدیثوں میں بی بی عایشہ کا
جو قول کنت اغسلہ آیا ہی وہ دوام و استمرار کے معنے میں آیا ہی اس سے منی کی نجاست صراحۃ معلوم ہوتی ہی یہیں ہونا اسکا جب ہی حنفیہ کے پاس دلیل اس حدیث کے لیکن شافعیہ کے پاس مستحب
ہی انکی دلیل دوسری حدیث ہی **باب** اذا غسل الجنابة او غيرها فلم يذهب اثره یہ باب اس شخص کے حکم کے بیان میں ہی کہ اُسنے جنابت کو یعنے منی وغیرہ
کو جیسے خون یا پیشاب کو دہو یا پس اسکا اثر جو پانی کی تراوت ہی یا اثر اس چیز کا جو اسکو دہو یا ہی نہیں گیا - اور حدیث وہی پہلے معنے پر دلالت کرتی ہی - اور رنگ و بو ہر دو کا
یا ہر دو سے ایک کا دفع ہونا دشوار ہو تو تین بار دہووے اور ہر بار نچوڑے تو بالعزور پاک ہوتا ہی اور صابون یا اسکے مانند دوسری چیز سے تنقیہ کرنا مستحب ہے **حدثنا**
موسى قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمرو بن ميمون قال سألت سليمان بن يسار في الثوب تصيبه الجنابة قال
قالت عائشة رضي الله عنها كنت اغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يخرج الى الصلوة واثر الغسل فيه
بقع الماء عمرو بن میمون نے کہا کہ میں سلیمان بن یسار سے سوال کیا اس کپڑے کے باب میں کہ اسکو اثر جنابت کا پہنچے - بی بی عایشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت کے کپڑے سے
جنابت کے اثر کو دہو ڈالتی تھی پھر حضرت نماز کے لئے باہر نکلتے - اور اثر دہونیکا یعنے پانی کا رنگ اور اسکی رطوبت اسمیں رہا کرتی **حدثنا** عمرو بن خالد
قال حدثنا زهير قال حدثنا عمرو بن ميمون بن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة رضي الله عنها انها كانت تغسل
المني من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم اراه فيه بقعة او بقعا اسکا ترجمہ مکرر گذرا - اور لفظ بقعۃ سنا یا بقعا یہ شک راوی کا ہی -

باب ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضها یہ باب بیان میں اونٹوں اور چارپایوں کے پیشاب کے حکم میں - اور بکریوں کے بیٹھنے کی جگہہ کے حکم میں
ہی - ہر چند غنم دواب میں داخل ہیں - لاکن جب انکے بیٹھنے کی جگہہ کثیر الوقوع ہی اہتمام اسکے ذکر کے ساتھ کیا گیا - مرابض بکریوں کی بیٹھنے کی جگہہ کو کہتے ہیں اور اونٹوں کی جگہہ
کو مبارک وصلى ابو موسى في دار البريد والسرقين والبرية الى جنبه فقال ههنا وثم سواء اور نماز پڑہی ابو موسی رضی اللہ عنہ نے دار البرید میں
کہ ایک جگہہ ہی کوفے میں سو ایلچیوں کی اترنے کی جگہہ تھی جو خلیفوں کے پاس آیا کرتے تھے - وہاں سرگین پڑا ہوا تھا - اور ابو موسی کے پہلو میں جنگل بھی تھا - سو کہا
کہ یہہ جگہہ جو سرگین پڑا ہی اور یہہ جو صحرا ہی ہر دو برابر میں نماز ادا ہونے میں اور ثواب ملنے میں **حدثنا** سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن
ايوب عن ابي قلابة عن انس قال قدم اناس من عكل او عرينة فاجتووا المدينة فامرهم النبي صلى الله عليه وسلم بلقاح و
ان يشربوا من ابوالها والبانها انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آیا قبیلہ عکل یا عرینہ سے یہہ دو قبیلہ ہیں عکل ضم عین اور سکون کاف سے ہی - اور عرینہ بضم عین مہملہ اور رای
صیغہ تصغیر سے - یہہ ہر دو قبیلوں میں جو تردید آئی کہ لوگ عکل سے آئے یا عرینہ سے - یہہ تردید حماد کی ہی - اور کرمانی کہا کہ انس سے ہی - غرض جب وے لوگ مدینہ آئے آب و ہوا
موافق نہونے سے بیمار ہو وہ بیماری امراض شکم سے تھی تب حضرت نے انکو حکم فرمایا کہ انکو گلہ شتران میں لیجاویں اور اونٹوں کے پیشاب سے انکا علاج کریں - یعنے پیشاب پلاویں
اور اونٹوں کا دودھ بھی نوش کرواویں فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعي النبي صلى الله عليه وسلم واستاقوا النعم پس وے ہنکا اونٹوں کے
چراگاہ میں گئے اور رہے اور جب صحت پائے - حضرت کے اونٹوں کا جو چرواہا تھا اسکو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لیگئے - لاتے ہیں کہ وہ چرواہا انکی تیمارداری اور خدمتگزاری جو کی تھی
سو ان ظالموں نے اسکا بدلہ کیا - اور اونٹوں کو غارت کرکے لیجانے کے واسطے اس قدر بے رحمی پر کمر باندہی - کہ اسکے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے اور اسکی زبان اور آنکھوں میں کانٹے چبادئے
فجاء الخبر في اول النهار فبعث في آثارهم فلما ارتفع النهار جيء بهم فقطع ايديهم وارجلهم وسمرت اعينهم والقوا
في الحرة يستسقون فلا يسقون پس خبر آئی شروع روز میں تو حضرت نے مدینہ طیبہ سے ایک جماعت انکے پیچھے روانہ فرما - جب آفتاب بلند ہوا اس جماعت نے ان
ظالموں کو کر لایا پس حکم ہوا کہ انکے ہاتھ پاؤں کاٹیں - اور انکے آنکھوں میں سلائی کھینچیں پھر انہیں مدینہ کے سنگستان میں ڈالدئے - اور وے پانی طلب کرتے تھے اور نہیں دئے جاتے
یہہ بدلا تھا انکے ظلم و جفا کا قال ابو قلابة فهؤلاء سرقوا وقتلوا وكفروا بعد ايمانهم وحاربوا الله ورسوله ابو قلابہ نے کہا کہ وے ظالموں نے چوری
کی اور قتل کیا اور ایمان کے پیچھے کافر ہوئے اور خدا و رسول کے ساتھ جنگ کیا سو اسلئے انواع عذاب سے انہیں مارا اور یہہ ہاتھ پاؤں کا کاٹنا مثلہ کرنے کی نہی کے آگے تھا **ف** اونٹ کا

پیشاب اُن بیمارون کو پلانے کے لئے جو حضرت کا حکم ہوا وہ محض علاج کے ضرورت کے لئے تھا - والا حقیقت مین وہ نجس ہی - اور شرح کرمانی مین ہی کہ اونٹ کے پیشاب کی پاکی و غیر پاکی مین اختلاف آیا ہی - اور جنھون نے کہا ہی کہ جن جانورون کا گوشت حلال ہی انکا پیشاب بھی پاک ہی سو انہون نے یہہ بات اسی حدیث سے استدلال کی ہی - لاکن جمہور علما اسکے نجس ہونے پر گئے ہین - امام ابو حنیفہ و امام شافعی رحمہما اللہ کہتے ہین کہ سب جانورون کا پیشاب بھی نجس ہی - اور مرض کے واسطے مباح ہی اور وہ جو ام سلمہ کی حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہی کہ اللہ نے حرام مین دوا نہ رکھا سو شارحون نے لکھا ہی کہ یہہ حالت اختیار پر محمول ہی - اور شرح عینی مین ہی کہ حضرت کو وحی سے معلوم ہوا تھا کہ ان مریضون کی شفا اونٹ کے پیشاب مین ہی اسواسطے اسکا حکم فرمایا - اور پھر لکھا ہی کہ حصول شفا کا یقین پائے جانیکی تقدیر مین حرام چیز سے علاج کرنا جائز ہی جیسا کہ مردار کا کھانا مخمصہ کی حالت مین اور خمر کا پینا سخت تشنگی کی حالت مین جائز ہی کہ جب بھوک اور پیاس سے مرنیکا خوف ہوتا ہی - اور کرمانی نے کہا کہ بخاری ترجمہ باب مین جو لائے پیشاب اونٹ کا اور دواب کا نجس نہین سو یہ اہل ظاہر نے قیاس کیا کہ ماکول اللحم جانورونکا پیشاب نجس نہین - اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے جو دار البرید مین نماز پڑہی اور اس جگہہ اونٹون کا سرگین پڑا تھا سو اس سے بھی انہون نے استدلال کیا ہی - لاکن دار البرید مین ابو موسی کا نماز پڑہنا اسکی طہارت پر دلیل ہو سکتی نہین کیونکہ ممکن ہی کہ اس جگہہ پر کپڑا بچھا کے نماز پڑہے ہون اور جس مقام پر نماز پڑہی وہان نجاست نہ پہنچی ہو **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة قال اخبرنا ابو التياح عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل ان يبنى المسجد في مرابض الغنم انس کہتے ہین کہ مسجد نبوی بنائی جانیکے آگے بکرون کی نشست گاہ مین نماز پڑہتے تھے - شارح لکہتا ہی کہ بخاری نے ان دو حدیثون سے جو استدلال کیا ہی کہ اونٹون اور دوسرے حلال جانورون کا پیشاب مباح ہی - اور بکرون کے مینگنیان نجس نہین ہین کسواسطے کہ بکرون کی جگہہ اس سے خالی نہین رہتی ہی - سو پوشیدہ نرہے کہ مولف کا یہہ استدلال کامل ہو سکتا نہین - کیونکہ بیمارون کو پیشاب کا استعمال دوا کی ضرورت کے لئے تھا - اور بکرون کی جگہہ مین جو حضرت نماز پڑہے اس سے یہہ ثابت ہوتا نہین کہ نجاست کو دور کر کے اور اس پر حصیر بچھا کے نماز پڑہے ہون فافہم

باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء

یہہ باب حکم مین اس چیز کے ہی کہ نجاستون سے جو گھی اور پانی مین پڑے وقال الزهري لا بأس بالماء ما لم يغيره طعم او ريح او لون زہری نے کہا کہ اس پانی کے استعمال کا مضایقہ نہین کہ جب تک نجاست اس پانی کی لذت اور رنگ و بو کو متغیر نہ کرے وقال حماد لا بأس بريش الميتة اور حماد نے کہا کہ مرے ہوئے جو جانور خواہ وہ حلال ہون یا نہ انکے بال کے استعمال کا مضایقہ نہین ہی یہی مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا - اور مذہب شافعی مین وہ نجس ہی وقال الزهري في عظام الموتى نحو الفيل وغيره ادركت ناسا من سلف العلماء يمتشطون بها ويدهنون فيها لا يرون به بأسا وقال ابن سيرين وابراهيم لا بأس بتجارة العاج اور زہری نے مردہ جانور جیسے ہاتی وغیرہ کے ہاڑ کے باب مین کہا کہ مین نے سلف کے علما کو پایا ہون کہ اسکی کنگھی کرتے اور اسکے ظرف مین روغن ڈالتے تھے اسکا کچھہ پروا نہین کرتے اور حرج نہین دیکھتے تھے - اور ابن سیرین اور ابراہیم کہتے ہین کہ عاج کی تجارت لا باس ہی یعنے مضایقہ نہین حالانکہ نجس چیز کی تجارت حرام ہی یا مکروہ - اور بعض کتب لغت مین لکھا ہی کہ عاج ہاتی کے اگلے ہر دو دانت کو کہتے ہین - اور جوہری وغیرہ نے کہا ہی کہ عاج استخوان فیل کو کہتے ہین کونسا بھی ہاڑ ہو مردہ ہی ہو یا ہی - پس اگر پانی مین پڑے نجس نہین ہوتا ہی خواہ پانی کم رہے یا زیادہ جب تک کہ اوصاف ثلثہ سے اسکے کوئی صفت نہ بدلے یہی مذہب ہی امام مالک کا اور اس حدیث کے لانے سے یہی مطلب ہی امام بخاری کا **حدثنا** اسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن فأرة سقطت في سمن فقال القوها وما حولها فاطرحوه وكلوا سمنكم ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ حضرت پوچھے گئے حکم سے اس چوہے کے جو روغن مین پڑے تو فرمایا کہ ڈال دو یعنے نکال کے پھینک دو اس چوہے اور اس روغن کو جو [illegible] اور [illegible] روغن کا [illegible] اور جو [illegible] ہو اور اسیطرح جو چیز کہ سختی رکھے اسکا بھی یہی حکم ہی - اور جو روغن کہ بہتا ہی وہ پانی کا حکم رکھتا ہی سب نجس ہی اور اسکا کھانا حرام لاکن اس سے چراغ جلانا یا اور کچھہ فائدہ لینا حرام نہین - پر اسکا بیچنا شافعیہ کے پاس حرام ہی - اور حنفیہ کہتے ہین کہ اسکا کھانا حرام نہ بیچنا کیونکہ حدیث مین جب انتفعوا بہ آیا ہی بیچنا بھی اسمین داخل ہی **مترجم** کہتا ہی کہ احتیاط مذہب شافعی مین ہی **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا معن قال حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس عن ميمونة ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن فأرة سقطت في سمن فقال خذوها وما حولها فاطرحوه قال معن حدثنا مالك

مَا أُحْصِيهِ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ معن نے کہا کہ حدیث کی ہمسے امام مالک نے اسقدر کہ ضبط نہیں کرسکتا ہوں کہ روایت کرتا تھا ابن عباس سے اور وہ بی بی میمونہ سے۔ مقصود بخاری رح کا یہہ ہی کہ وہ جو بعضے کہتے ہین کہ یہہ حدیث مرویات سے ابن عباس کے ہی بلا واسطہ حضرت سے سو یہہ کہنا انکا خطا ہی **حَدَّثَنَا**

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيمَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جو زخم کہ زخمی کیا جاتا ہی مسلمان راہ خدا مین سو وہ قیامت کے دن اپنی صورت پر ہوگا ایسی صورت جو زخم کھانے کے روز تھی جاری ہوگا اس سے خون کہ رنگ اسکا خون کا ہی رنگ کھیگا۔ اور اسکی بو مشک کی بو رکھیگی۔ اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ باب کے ساتھہ لوگ تکلفات کئے ہین۔ اُنسے جو کہا جاوے یہی ہی کہ جب مشک متغیر ہوتا ہی اور نجاست اصلی سے طہارت کے ساتھہ متبدل ہوتا ہی۔ اسیطرح پانی مین نجس پڑنے کے بمجرد متغیر نہین ہوتا ہی۔ ہان پانی کے اوصاف ثلثہ سے جب کوئی صفت بدل جاتی ہی تب پانی طہارت سے نجاست کیطرف بدل جاتا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ عینی جاری شرح صحیح بخاری مین لایا ہی کہ مسک خون ہی آہو کا اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ یہہ ہی کہ مشک پاک ہی اور اصل اسکا نجس ہی۔ پس جب متغیر ہوا تو اپنے حکم سے نکلا **بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ** یہہ باب حکم مین پیشاب کرنے کے ہی آب غیر جاری مین **حَدَّثَنَا**

أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ ابوہریرہ نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے ہم آخر ہین زمانے کے رو سے اور سابق ہین فضیلت اور دخول جنت کے رو سے **وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ** بخاری رح کہتے ہین کہ اسناد سے حدیث سابق کے جو ہمام بن منبہ نے ابوہریرہ سے نقل کی ہی کہ پیشاب کرے کوئی تمہارے سے ٹھہرے پانی مین پھر اس مین غسل کرے۔ یعنے یہہ ہر دو کام نہ کرے پیشاب اور غسل اس پانی مین جو جاری نہین ہی اور حدیث نحن السابقون الخ ترجمہ باب کے ساتھہ کچھہ مناسبت نہین رکھتی ہی پس اسکے لانے مین یہہ احتمال ہی کہ ابوہریرہ ہر دو حدیث حضرت سے ایکبار سنے ہون۔ پس اپنے راوی سے بیان کیا۔ یا ابوہریرہ کا راوی جو ہمام بن منبہ ہی ہر دو حدیث ان سے ایک ہی وقت سنی اور اسیطرح نقل کی اور امام بخاری بھی اسکی متابعت کی اور اسکا مقصود حدیث ثانی سے وابستہ ہی۔ **بَابٌ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلوٰتُهُ** جب پشت مصلی پر نجاست یا مردار ڈالی جاوے نماز فاسد نہین ہوتی ہی **وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّي وَضَعَهُ وَمَضَى فِي صَلوٰتِهِ** اور تھے ابن عمر جب دیکھتے اپنے کپڑے پر خون تو اسکو ڈال دیتے اور نماز مین ہی رہتے نہ نماز کو قطع کرتے نہ اعادہ **مترجم** کہتا ہی کہ امام شافعی اور امام احمد رح کے پاس اس نماز کا اعادہ کرنا ہی لیکن امام مالک نے قید لگایا ہی وقت کا اگر وقت تنگ ہو اور جا تا رہے تو قضا نہین قسط **وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ إِذَا صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيَمَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ لَا يُعِيدُ** اور کہا ابن مسیب اور شعبی نے کہ جسوقت کسی نے نماز پڑھی اور اسکے کپڑے مین خون یا منی تھی اور وہ شخص یہہ بات نہین جانتا تھا۔ یا قبلہ کے غیر جانب نماز پڑھی۔ اور عین نماز مین قبلہ کا جہت معلوم ہونے سے نماز مین ہی قبلہ کے طرف پھر گیا۔ یا کسی نے تیمم کرکے نماز پڑہی اور نماز کے بعد اسکو پانی ملا اور اس نماز کا وقت باقی تھا تو ان سب صورتوں مین نماز کا اعادہ نہ کرے حالانکہ تھوڑی نماز بلا شرط طہارت جامہ جو خون اور منی سے آلودہ تھا واقع ہوئی اور رو بقبلہ ہونا شرط صحت نماز ہی اور پانی کا نہ پانا شرط صحت تیمم ہی۔ جب خون اور منی کو ایک وتیرے پر لایا تو معلوم ہوا کہ منی بھی خون مانند نجس ہے **مترجم** کہتا ہی کہ خون جب تھوڑا تھا اور منی کا خیال نہین تھا یہہ ہر دو معاف ہوے مذہب حنفی کے رو سے اور قبلے کی بات بھی تینو امام اور شافعی کے قول قدیم کے رو سے بھی جایز ہی اعادہ نہین اور تیمم کی صورت مین بھی چار و امام کے مذہب کے رو سے اعادہ نماز کا نہین۔ قسطلانی۔ اور بخاری رح نے ترجمہ کی تائید اسی جز کی ساتھہ کی ہی **حَدَّثَنَا**

عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ

ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَ

يَحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ عبداللہ ابن
مسعود سے روایت ہی کہ ابتدائے اسلام میں حضرت ایک روز بیت اللہ کے پاس نماز پڑھتے تھے۔ ابوجہل لعین اور اسکے یاروں کی ایک جماعت پُرشقاوت وہاں بیٹھی تھی۔ تب انہوں نے بعضوں نے بعض
سے کہا کہ کون ہی تمہارے کہ فلاں قبیلے میں جو اونٹ ذبح ہوئی اسکا سلا یعنے بوجھا لے آوے۔ اور حضرت جب سجدے میں رہیں تب اوسکو آپ کی پشت مبارک پر رکھیں۔ پس بدبخت
ترین قوم کفار ملعون یعنے عقبہ بن ابی معیط اٹھا۔ اور بوجھا لے آیا۔ اور میں نظر کرتا تھا جب حضرت نے سر مبارک سجدے میں رکھا۔ آپ کی پشت مبارک پر ہر دو شانوں کے
درمیان اسکو رکھ دیا۔ عبداللہ بن مسعود جو راوی اس حدیث کے ہیں اسوقت اپنی لاچاری سو کہتے ہیں کہ افسوس میں وہ حال دیکھ رہا تھا۔ کچھہ تغیر نہیں کر سکتا تھا۔ کاش کہ اسوقت
مجھے قدرت ہوتی غرض اس شقی نے جب اسکو پشت مبارک پر رکھا۔ وہ اشقیا جو بیٹھے تھے ہنسنے لگے۔ اور اس فعل شنیع کی نسبت ایک دوسرے کی طرف کرنے اور استہزا سے گرنے
لگے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین۔ آخر اللہ تعالی ان ملعونوں کو جنگ بدر میں مسلمانوں کے تہ تیغ کرکے کندۂ دوزخ بنایا۔ اور اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جو سجدے میں تھے سر مبارک نہیں اٹھایا۔ یہاں تک کہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جو اسوقت کم عمر تھیں تشریف لائیں۔ اور پشت مبارک سے اسکو دور کیا۔ فَرَفَعَ رَأْسَهُ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ
پس حضرت جناب رسالت نے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا اور بددعا کرنے لگے یا اللہ ہلاک کر دے قریش کو یعنے قریش کے ان ملعونوں کو ایسا تین بار کہا۔ یہہ دعا ان کافروں پر
گران آئی۔ کیونکہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ کفار یقین جانتے تھے کہ اس مقام میں جو دعا کی جاوے مستجاب ومقبول ہی ثُمَّ سَمَّى اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَ
شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ یعنے حضرت نے نام بنام ان جانفرین شقاوت انجام پر بددعا کی
اورانہیں قہر الہی کے حوالے کردیئے یہہ چھے نام تھے ساتواں نام بھی ذکر کیا پر مجھے یاد نہ رہا۔ اور ابن مسعود کہتے ہیں قسم ہی اُس پروردگار کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہی میں نے
بچشم خود دیکھا ہی کہ حضرت نے جسکا نام لیا تھا وہ غزوۂ بدر میں ہلاک ہوکے چاہ بدر میں پھینکے گئے تھے یعنے انمیں سے اکثر بدر میں ہلاک ہوئے۔ اور عقبہ بن ابی معیط جو بدر سے بھاگا تھا ایک منزل پر
مارا گیا اور امیہ بن خلف بھی مارا گیا پر اس چاہ میں نہ پڑا۔ اور عمارہ زمین حبش میں ہلاک ہوا اور بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ اگر کسی کو نماز میں کوئی ایسی چیز عارض ہوئی
کہ اس چیز کے ساتھ نماز کا آغاز جائز نہیں۔ تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی ہی۔ اور شارح رح نے کہا کہ بخاری کا یہہ استدلال اس بنا پر موقوف ہی کہ اسوقت اس قسم کی چیزوں کی نجاست
کا حکم آیا ہو واللہ اعلم **باب الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ آب دہن اور آب بینی اور اسکے مانند جیسے پسینہ وغیرہ کا
بدن یا کپڑے میں رہے کراہت رکھتا ہی یا نہ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ حُدَيْبِيَةَ
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ اور
عروہ کہتے ہیں کہ حضرت غزوۂ حدیبیہ کے ایام میں باہر تشریف لے آئے پھر قصہ حدیبیہ کا ذکر کیا۔ جیسا کہ آئندہ قضیۂ حدیبیہ کے بیان میں آئیگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت
نے اسوقت بلغم جو حلق اور سینہ سے نکالا تھا وہ الا سودہ حاضرون سے ایک شخص کے ہاتھ میں پڑا اُسنے اس بلغم مبارک کو اپنے منہ اور بدن پر ملا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ
قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انس نے کہا کہ حضرت نے اپنا آب دہن
اپنے کپڑے میں ڈالا۔ ابوعبداللہ یعنے بخاری نے کہا کہ دراز لایا اس حدیث کو ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیی نے کہ حدیث کی مجھ سے حمید نے کہا سنا میں نے انس سے کہ حدیث
کی اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا الْمُسْكِرِ** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ وضو جائز نہیں نبیذ سے اور نہ کسی نشہ
لانے والی چیز سے۔ مراد نبیذ سے وہ ہی کہ حد سکر کو نہ پہنچے۔ جب محل خلاف کا تھا بتخصیص اسکا ذکر کیا اور بخاری رح نے عقد باب اسکے عدم جواز پر کیا۔ اور وہ جو حسن بصری وغیرہ
سے منقول ہی ناظر کراہت میں ہی جیسا کہ کہا وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ یعنے مکروہ رکھا ہی نبیذ سے وضو کرنا حسن بصری اور ابوالعالیہ نے اور حسن بصری سے
ایک روایت میں لا باس بہ آیا ہی۔ پس انکے پاس کراہت تنزیہی ہوگی۔ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ اور عطا نے کہا تیمم

میرے پاس دہمتر ہی وضو کرنے سے نبیذ اور دودھ سے۔ یعنے جس جگہہ پانی نہو اور وہی نبیذ ہو تو تیمم کرنا بہتر ہی نبیذ سے وضو کرنے سے پس عطا کے پاس نبیذ اور دودھ سے وضو مکروہ ہی۔ اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے پانی نہو تو نبیذ تر سے وضو کرنا جایز رکھا ہی اگر شہر یا قریہ کے باہر ہو۔ بشرطیکہ وہ نبیذ شیرین رہے ترشی کو نہ پہنچے اور اعضا پر پانی کے مانند سیلان کرے۔ اور امام محمد قائل ہین کہ نبیذ سے وضو کرے اور تیمم بھی کر لے۔ اور امام ابو یوسف نے نبیذ سے وضو جایز نہ رکھا جیسے امام شافعی نے جایز نہ رکھا رحمۃ اللہ علیہم انکے دلیلین کتب مبسوطہ مین مذکور ہین اور قسطلانی مین کہا کہ خالص دودھ سے وضو جاجاجائز نہین ہان پانی سے مخلوط ہو تو امام اعظم کے پاس جایز ہی **حدثنا**

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سے روایت کی ہین کہ فرمایا جو چیز کہ پی جاوے اور نشہ لاوے حرام ہی۔ اور جو چیز کہ حرام ہو بالاتفاق وضو اس سے جایز نہین

بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ عورت اپنے باپ کے منہہ سے لہو کا دہونا جایز ہی وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ۔ کہا ابو العالیہ نے کہ میرے پاؤن کو مسح کرو مقرر وہ پاؤن بیمار ہی یعنی ابو العالیہ کے پاؤن مین درد تہا جب انکو وضو کروایا تو ایک پاؤن باقی رہا تب کہنے لگے کہ اس پاؤن پر مسح کرو کہ پانی اسکو ضرر پہنچاتا ہی۔ جانا چاہیے کہ مولف رحمہ ترجمہ کے بعد جو آیات و اقوال لاتا ہی سو واسطے اسکے ہی کہ وہ تائید کرتے ہین ترجمہ کو۔ اور کبھی مجموع کو داخل ترجمہ کرتا ہی۔ اور اس باب مین جو حدیثین لاتا ہی اس مجموع پر دلالت کرتے ہین اور یہہ بیان پہلی قبیل سے ہی کہ دلالت رکھتا ہی اعانت پر تطہیر مین یعنے غیر سے مدد لینی روا ہی۔ اور یہہ باب جو کتاب وضو مین آیا وضو کے معنے لغت کے رو یا شرع کی راہ سے تعمیم کے طور پر لینا۔ یا خاص شرعی معنی پر لیا ہر دو ثابت ہو سکتے ہین معلوم کیجیے کہ وضو لغت مین مشتق ہی وضاءت سے یعنے نظافت سے نظافت پاکی کو کہتے ہین نجاسات کی تطہیر مین بلاشبہ نظافت حاصل ہی اور خاص شرعی معنی پر جو وضو مقرر ہی اسمین بھی نجاسات سے پاکی حاصل کرنے بہ تبعیت وضو داخل ہی **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ ابی حازم سے مروی ہی کہ اسنے سہل بن سعد ساعدی سے سنا جس حال مین کہ لوگون نے سہل سے پوچھا۔ ابو حازم کہتے ہین کہ میرے اور سہل کے درمیان کوئی چیز حائل نہین تھی یعنے مجھے اُنسے اتنی نزدیکی حاصل تھی۔ غرض لوگون نے پوچھا کہ غزوۂ اُحد مین حضرت کے سر مبارک اور چہرۂ مبارک پر جو زخم پہنچا تھا سو کس چیز سے اسکی دوا کی گئی سہل نے کہا کہ میرے سے زیادہ جاننے والا اصحاب کا اب باقی نرہا ہی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اپنی ڈہال مین پانی لاتے اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت کے چہرۂ مبارک سے لہو دہوتے تھے پھر حصیر لے کے جلائی اور اسکی راکھ سے زخم کو بند کیا **بَابُ** السِّوَاكِ یہہ باب مسواک کرنے کے بیان مین ہی جو وضو مین سنت ہی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ اور ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے شب گذاری حضرت کے پاس پس آپ نے مسواک کی **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات مین لایا ہی کہ سوک لغت مین ملنے کو کہتے ہین اور سواک کسر سین سے چوب سے دانتون پر ملنے کو بولتے ہین۔ اور جس چوب سے کہ دانت ملے اسپر بھی مسواک کا اطلاق کرتے ہین اور مسواک کرنا بالاتفاق سنت ہی خصوصاً وضو کے وقت ہمارے یہان اور وضو و نماز ہر دو وقت شافعیہ کے پاس اور فجر و ظہر کے آگے مسواک کرنا موکد تر ہی۔ اور کہتے ہین کہ مسواک کی فضیلت مین چالیس حدیث تک آئے ہین۔ اور مسواک کے فایدے منہہ اور بدن مین بہت ہین اور مسواک کرنی محافل مین خلق اور منہہ سے پانی نکالنا عطا نے مکروہ رکھا ہی خصوصاً علما و کبرا کے پاس۔ اور مسواک کرنا سب احوال مین مستحب اور مستحسن ہے وضو کرنے اور قرآن مجید پڑہنے کے وقت۔ اور خواب یا بیخوابی کے سبب سے یا خموشی اور گرسنگی کے جہت سے یا کہانا کہانے سے اور ایسی ہی باتون سے دانتون کی زردی اور منہہ کی بدبوئی جو پیدا ہوتی ہی اسکو دفع کرنیکے لئے مسواک کرنا مستحب تر ہی۔ اور مسواک پیلو کے جہاڑ سے رکھنا بہتر ہی کہ حدیثین بھی اسکے باب مین آئے ہین۔ اگر پیلو کی ملے درخت تلخ کی لے۔ اور مسواک خنصر کے مقدار پر موٹی اور ایک بلشت کے برابر لنبی رہے۔ اگر مسواک میسر نہ آوے انگشت شہادت سیدھے ہاتھ کی بھی کافی ہی۔ بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے اسباب مین ایک حدیث بھی روایت کی ہی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایک روایت آئی ہی اور موٹے کپڑے سے بھی دانتون پر ملنا درست ہی انتہی۔ **حدثنا**

أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ابی بردہ کے باپ سے مروی ہی کہ مین حضرت کے پاس آیا اور آپکو مسواک کرتے پایا۔ اور مسواک آپکے ہاتہ مین تھی اور آواز کرتے تھے جیسا کہ آپ قی کرتے ہین اور مسواک آپکے دہن مبارک مین تھی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی مین لکھا ہی

کہ ابن عباس نے کہا کہ مسواک کے کرنے مین دس باتون کا فائدہ ہی منہہ سے بد بو جاتی ہی بصارت روشن ہوتی ہی بن دندان مضبوط ہوتے ہین بلغم دفع ہوتا ہی فرشتے خوش ہوتے
ہین خدا راضی ہوتا ہی سنت ادا ہوتی ہی نماز کے حسنات زیادہ ہوتے ہین جسم صحیح و سالم رہتا ہی اور ترمذی مین زیادہ کیا ہی کہ حافظ کا حفظ زیادہ ہوتا ہی اور بال و گنے ہین تنگ
مین صفوت آتی ہی اگر اسکا پیالعاب نگل جاوے جذام و برص دفع ہوتا ہی پھر دوسرے بار نگلین کہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہی **حدثنا** عُثمَانُ بنُ أَبِي
شَيبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَن مَنصُورٍ عَن أَبِي وَائِلٍ عَن حُذَيفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيلِ
يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت جب رات کو اٹھتے نماز کے لئے اپنے منہہ کو مسواک سے ملتے تھے **مترجم** کہتا ہی کیونکہ نیند مین جب
معدے کے بخارات چڑھتے ہین منہہ کی بو مین تغیر آتا ہی سو مسواک اسکو دفع کرتی ہی اور لفظ کان دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہی قسطلانی **باب** دَفعِ السِّوَاكِ
إِلَى الأَكبَرِ یہہ باب مسواک دینے مین ہی بازروے عمر کے بزرگتر کو وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخرُ بنُ جُوَيرِيَةَ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكبَرُ مِنَ الآخَرِ فَنَاوَلتُ السِّوَاكَ الأَصغَرَ مِنهُمَا فَقِيلَ لِي
كَبِّر فَدَفَعتُهُ إِلَى الأَكبَرِ مِنهُمَا ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو خواب مین بتلایا گیا جیسا کہ مسلم مین لفظ فی المنام صاف آیا ہی یعنے حضرت نے خبر
دی کہ خواب مین مین نے ایسا دیکھا کہ مسواک کر رہا ہون اور میرے پاس دو مرد آئے - ایک دوسرے سے عمر مین بڑا تھا - پس مین نے مسواک انمین چھوٹے کو دی پھر مجھے کہا گیا یعنے
کسی نے مجھکو کہا کہ آگے بڑے کو دیجئے پس مین بڑے کو دیا - وہ کہنے والے جبرئیل تھے جو حضرت کہا **ف** یہان سے مستفاد ہوتا ہی کہ مسوک دینے اور کھانا پانی
روبرو رکھنے مین اور چلنے اور سواری اور کلام مین بھی بڑی عمر والے کو مقدم کرین - ہان مجلس ہو تو اپنے طرف والیکو مقدم کرنا سنت ہی قسطلانی وَقَالَ أَبُو عَبدِ اللهِ
اختَصَرَهُ نُعَيمٌ عَنِ ابنِ المُبَارَكِ عَن أُسَامَةَ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ بخاری نے کہا کہ یہہ حدیث شریف طویل ہی نعیم نے ابن المبارک سے بقدر
پر اختصار کیا - **باب** فَضلِ مَن بَاتَ عَلَى الوُضُوءِ یہہ باب بیان مین کثرت ثواب اس شخص کے ہی کہ باوضو سو یا کرے **حدثنا**
مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخبَرَنَا عَبدُ اللهِ قَالَ أَخبَرَنَا سُفيَانُ عَن مَنصُورٍ عَن سَعدِ بنِ عُبَيدَةَ عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ
لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيتَ مَضجَعَكَ فَتَوَضَّأ وُضُوءَكَ لِلصَّلوٰةِ ثُمَّ اضطَجِع عَلَى شِقِّكَ الأَيمَنِ براء بن عازب سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے خوابگاہ مین آویگا تو وضو کر جیسا کہ تو نماز کے لئے وضو کرتا ہو - پھر اپنی سیدہی پہلو پر لیٹ - ایسا لیٹنا بیداری کے لئے قریب تر
ہی نیند مین فرو رفتگی نہین ہوتی ہی - قلب صنوبری جو بائین طرف ہی اس حال مین آویزان رہتا ہی پورا آرام نہین لیتا ہی اسکو ذکر الٰہی کے طرف لاوین تو ذکر ہوتا ہی اور خواب
غرق نہین ہوتی ہی پس تہجد کو اٹھنا آسان ہوتا ہی بخلاف بائین پہلو کے **مترجم** کہتا ہی کہ باوضو سونا جو مستحب ہی اسلئے کہ اگر روح قبض ہو جاوے تو اسکا اخیر عمل
وضو ہوگا اور اسکا خواب بھی سچا ہوا کریگا اور نیند مین شیطانکی بازی نہو گی قسطلانی ثُمَّ قُل پھر کہہ یہہ دعا یعنے سیدہے پہلو پر لیٹ کے یہہ دعا پڑھ اللّٰهُمَّ أَسلَمتُ وَجهِي إِلَيكَ
وَفَوَّضتُ أَمرِي إِلَيكَ الٰہی مین نے تسلیم کی اپنی ذاتکو تیرے طرف اور مین نے سونپ دیا اپنے کاروبار کو تجھ پر - اور نکل گیا مین اپنے حول و قوت سے وَأَلجَأتُ
ظَهرِي إِلَيكَ اور تکیہ کیا مین نے اپنی پیٹھ سے تجھ پر - یعنے اعتماد کیا مین نے تیرے فضل و کرم پر رَغبَةً وَرَهبَةً إِلَيكَ ثواب حاصل کرنے اور تیرے
عذاب سے بچنے کے لئے لَا مَلجَأَ وَلَا مَنجَا مِنكَ إِلَّا إِلَيكَ کوئی نہین ہی پناہ تیرے سے مگر تیرے ہی طرف اللّٰهُمَّ آمَنتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنزَلتَ وَ
نَبِيِّكَ الَّذِي أَرسَلتَ خداوندا مین ایمان لایا تیری کتاب پر جو نازل کی تو نے اور ایمان لایا مین تیرے پیغمبر پر جو بھیجا تو نے فَإِن مُتَّ مِن لَيلَتِكَ فَأَنتَ
عَلَى الفِطرَةِ پھر فرمایا کہ اگر سونے کے وقت یہہ دعا پڑھیگا اور اس شب مین مریگا پس تو فطرت اسلام پر ہوا ہوگا - وَاجعَلهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ
اور ٹھہرا اس دعا کے کلمات کو آخر کلام جو تکلم کرے تو ساتھ اسکے - یعنے دعا پڑہے پھر تو بات نکرے قَالَ فَرَدَّدتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغتُ اللّٰهُمَّ
آمَنتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنزَلتَ قُلتُ وَرَسُولِكَ راوی یعنے براء بن عازب کہتے ہین کہ مین نے ان کلمات کو حضرت سید کائنات پر دوہرایا - اور جب یہان
تک پہنچا تو غلطی کی اور کہا وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرسَلتَ تب حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ بول بلکہ یون کہہ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرسَلتَ
وَاللهُ أَعلَمُ - تم الجزء الاول من الاجزاء الثلثين بتوفيقه - تمام ہوا پہلا جز تیس اجزا سے توفیق و تائید سے اللہ تعالیٰ کے

وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلم

دس فائدے مسواک کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الغسل

مترجم کہتا ہے غسل بالفتح دہونا اور ضمہ میں سکون سے اسم ہے اور کتاب کی جاے پر باب لکھا اور کتاب کی جاے پر باب لکھا ... صاحب نے مطلقاً بسم اللہ نہیں لایا اور کتاب کی جاے پر باب لکھا غیر ابوذر کی روایت میں بسم اللہ پر کتاب مقدم ہے ... اور غسل بالکسر وہ ہو نیکی چیز کو کہتے ہیں جیسے گل او خطمی اور اسکے مانند۔ اغتسال غسل کرنا۔ غسول بالفتح غسل کا پانی ہے۔ مغتسل غسل کی جگہ۔ مغسل بکسر سین مردے کو دہونیکی جگہ غسالہ بالضم جو دہو یا ہوا پانی یعنی استعمل غسیل و مغسول دہو یا ہوا۔ یہ سب اس لفظ کے لغوی معنے ہیں۔ او حقیقت اغتسال کی شرع میں تمام اعضا کا دہونا اور اوپر پانی جاری کرنا ہے کذا فی المدارج واشعۃ اللمعات انتہی۔ شارح نے کہا کرمانی کہتا ہے کہ غسل ضم غین سے اسم ہے۔ قسطلانی نے کہا کہ غسل اس جگہ فتح غین سے گویا تمیم ہے غسل شرعی بھی اس داخل ہے بخاری علیہ الرحمہ نے جنب کے غسل پر اشارے کے لئے یہ دو آیتیں لائے **وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا** یعنے اللہ تعالی نے فرمایا اور اگر تم جنب ہو پس غسل کرو۔ جنب وہ ہے کہ جسکو جنابت کی حالت پہنچی ہو۔ اس حکم میں مذکر مونث واحد تثنیہ جمع سب برابر ہیں **وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا۔ الی قولہ تعالی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** اور اگر تم بیمار ہو کہ پانی کے استعمال سے خوف رکھتے ہو یا بر سر سفر ہو خواہ وہ سفر دراز ہو یا کوتاہ اور نہیں پانی پاؤ۔ یا تمہارے سے کوئی قضاے حاجت کیا ہو یا تم جماع کئے ہوں عورتوں سے۔ پس پانی نپاؤ یعنے پانی پر قادر نہو سکو پس قصد کرو پاک مٹی کا یعنے تیمم کرو وضو اور غسل ہر دو کے درعوض۔ مخفی نرہے کہ **أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ** کی معنی میں اختلاف ہے حضرت علی و ابن عباس و اکثر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نے جماع سے تفسیر کی ہیں اور بعضے باعتبار ظاہر لفظ کے لمس کو مساس یعنے چھونے کے ساتھ تفسیر کی ہیں یہی قول ہے ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسیکو اخذ کیا ہے۔ مرد کے بدن کا مساس یعنے چھونا جب درمیان کپڑا حائل نہو انکے پاس ناقض وضو ہے۔ اور پہلا قول جو جماع کے معنے میں راجح ہے بحسب روایت اہل علم اور انکے یاروں نے اخذ کیا رحمہم اللہ تعالی۔ دوسری آیت یہہ ہے **وقولہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔ الی قولہ تعالی عَفُوًّا غَفُوْرًا۔** اے ایمان والو نزدیکی مت کرو نماز کی جس حال میں تم مست ہو۔ یہاں تک کہ تم جانو جو پڑہو۔ نقل ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت نے شراب حرام ہونے کے آگے ایک ضیافت میں شراب پی تھی۔ اور ان سے ایک نے امامت کی سورت **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ** پہ یہی **لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ** جو پڑہنا تھا لا کو چھوڑ کے پڑہا۔ تب یہ آیت شریف نزول پائی۔ ضحاک کہتا ہے کہ مراد مستی خواب سے ہے نہ مستی شراب یعنے غلبہ خواب میں نماز کی نزدیکی نہ کرو۔ یہاں تک کہ تم کیا پڑہتے ہو جانو تا غلطی نہ کھاؤ **وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا** اور نزدیکی مکرو نماز کی جب جنب ہو۔ مگر جس حال میں تم مسافر ہو پانی نپاؤ یہاں تک کہ تم غسل کرلو۔

باب الوضوء قبل الغسل

یہہ باب اس بیان میں ہے کہ غسل کے آگے وضو کرنا سنت ہے **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ** بی بی عایشہ نے کہا مقرر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے غسل کا جنابت سے ابتدا کرتے ہاتھوں سے پہلے ہر دو ہاتھ دہوتے

پھر وضو کرتے جیسا وضو کرتے تھے نماز کے لئے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ کسی روایت میں بھی وضو سے غسل میں دھونیکی تکرار نہیں آئی۔ اور بعضے شیوخ نے کہا ہی کہ وضو سے غسل میں تکرار کی کچھ فضیلت نہیں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ بیان پر وضو نماز کے حوالہ کرنا ظاہر اً تکرار پر دلالت کرتا ہی۔ بہرحال اس وضو میں بعضوں نے فتوی تکرار پر دیا ہی اور بعضے عدم تکرار پر نقلہ

القسطلانی ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ پھر داخل کرتے انگلیوں کو پانی میں پھر خلال کرتے انگلیوں سے جڑ دن کو اپنے مونٔے سر کے۔ یہ فعل بال کو ترکرنے اور نرم کرنے کے لئے تھا تا اسپر پانی آسانی سے پہنچے اور اسراف نہووے۔ پھر ڈالتے اپنے سر پر تین کف پانی ہر دو ہاتھ سے۔ پھر پہنچاتے پانی اپنے بدن کے پوست پر تمام۔ اس حدیث سے وضو کی تقدیم غسل پر سنت ہونا ظاہر ہوا۔ اور بدن کا ملنا اصلا معلوم نہوا۔ نہ اسکا استحباب جیسا کہ ائمہ ثلثہ امام مالک کے سوا اسپر گئے ہیں۔ نہ اسکا وجوب جو امام مالک اسکے قائل ہیں اور ابن بطال نے غسل میں بدن ملنے کے وجوب پر اجماع سے حجت لایا ہی قیاس کر کے وضو پر اس اجماع میں کلام ہی۔ کتب فقہ میں اسکی تصریح واقع ہوئی واللہ اعلم **مترجم** کہتا ہی کہ اس اجماع میں جو سخن ہی اسکا سبب یہہ ہی کہ جتنے لوگوں نے بدن کو ملنا واجب کہا ہی سوانہوں نے متوضی پانی میں ہاتھ ڈبو لینے کو جایز رکھا ہی بغیر ہاتھ پھیرنے کے پھر اجماع باقی نرہا قسطلانی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ مِنَ الْاَذٰى ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا نے وضو کیا جیسا وضو آپ کا تھا نماز کے لئے۔ سوا اپنے ہر دو پا مبارک دہونے کے۔ یعنے پاؤں دہونے میں تاخیر کی۔ اور دہویا اپنی شرمگاہ کو۔ اور اس چیز کو جو منی وغیرہ سے اسکو پہنچی تھی یہاں شارح نے کہا کہ ظاہر حدیث دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ شرمگاہ کو چھونا ناقض وضو نہیں جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہی۔ اگر شافعیہ کی طرف سے کہیں کہ واو وغسل فرجہ کا مطلق جمع کے واسطے آیا ہی۔ ترتیب پر دلالت نہیں کرتا ہی یعنے وضو میں جو افعال کئے ہوئے ان سب کو جمع کرنے کے لئے ہی ترتیب پر دلالت نہیں کرتا یعنے ہو سکتا ہی کہ وضو کے آگے شرمگاہ دہوئی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ پھر کسلئے تم اعضاء وضو کے دہونے میں وجوب ترتیب کے قائل ہو۔ اعضاء وضو کے دہونے میں بھی تو واو واقع ہوا ہی ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا پھر پانی ڈالا اپنے مبارک بدن پر پھر اپنے ہر دو پا مبارک ایک طرف کئے اور انہیں دہو هٰذِهٖ غُسْلُهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ یہہ ہی غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنابت سے۔ مضمضہ اور استنشاق جو ارکان غسل سے ہی اس حدیث میں مذکور نہیں

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک ظرف سے غسل کرنا جایز ہی **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے غسل کرتے تھے اس ظرف سے کہ اسکو فرق کہتے ہیں۔ فتح فا اور را اور سکون را بھی ہی۔ لاکن فتح را سے افصح اور اشہر ہی قول جمہور سے فرق نام ایسے پیمانہ کا ہی کہ اسمیں دو صاع سماوے۔ اور ابن اثیر نے کہا کہ فرق بفتح را سے سولا رطل کا ہوتا ہی۔ اور سکون را سے ایک سو بیس رطل اور جوہری نے کہا کہ وہ مدینہ طیبہ میں ایک پیمانہ مشہور ہی سولا رطل کا

بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ

یہہ باب غسل کرنے میں ہی ایک صاع پانی سے۔ صاع کی تحقیق تو آگے گذری کہ مقدار چار سیر ہیمانی کا ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ ابو سلمہ نے کہا کہ میں اور بی بی عایشہ کا برادر رضاعی کہ جسکا نام عبداللہ بن یزید ہی بی بی کی خدمت میں آئے اور بی بی کا برادر نے ان سے سوال کیا حضرت کے غسل سے۔ پس بی بی نے ایک برتن کہ ایک صاع کے قریب تھا منگوایا اور غسل کیا اور پانی اپنے سر پر ڈالا ہمارے اور بی بی کے درمیان پردہ تھا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَبَهْزٌ وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ بخاری رح نے کہا کہ ان تین شخص نے لفظ نحو من صاع کی جا پر لفظ قدر صاع شعبہ سے نقل کیا تو بجنے نحو صاع قدر صاع **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَاَبُوْهُ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيْكَ

صاع۔ حدیث کی ابو جعفر نے یہہ کیفیت ہی امام محمد باقر کی مقرر امام محمد باقر اور انکے والد ماجد امام زین العابدین علی جدہ وعلیہما السلام جابر کے نزدیک بیٹھے تھے۔ اور [illegible] پاس اور لوگ بھی
تھے۔ پس لوگوں نے ہمارے غسل کے باب میں سوال کیا یعنے آب غسل کے مقدار سے تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بس کرتا ہی تجھے ایک صاع فقال رجل ما یکفینی فقال
جابر کان یکفی من ھو اوفی منک شعرا وخیر منک ثم امنا فی ثوب تب ایک مرد نے کہا کہ مجھے اسقدر پانی کفایت نہیں کرتا ہی۔
جابر نے فرمایا اسقدر پانی کفایت کرتا تھا انکو جو تیرے سے بال زیادہ رکھتے تھے اور تیرے سے بہتر تھے یعنے حضرت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر جابر نے ہماری امامت کی
ایک کپڑے سے جو دوسرا انکے دوش پر نہیں تھا **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا ابن عیینۃ عن عمرو عن جابر بن زید عن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومیمونۃ کانا یغتسلان من اناء واحد ابن عباس سے روایت ہی کہ مقرر پیغمبر خدا اور بی بی میمونہ جو حضرت کے زوجہ تھیں
ہر دو ایک ظرف سے غسل کرتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ وجہ تعلق اس حدیث کا اس باب سے یہہ ہی کہ مراد اس ظرف سے وہی ظرف ہی جسکو فرق کہتے ہیں جیسا کہ
حدیث عائشہ میں اوپر گذرا یا یہہ مراد ہی کہ یہہ ظرف وہی تھی جسمیں ایک صاع یا زیادہ پانی سمایا جاتا ہی یا یہہ حدیث مختصر ہی تمام اسکا حدیث عائشہ میں ہی قال ابو عبد
اللہ کان ابن عیینۃ یقول اخیرا عن ابن عباس عن میمونۃ والصحیح ما رواہ ابو نعیم بخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابن عیینہ اخیر عمر میں کہتا تھا
کہ ابن عباس بی بی میمونہ سے اسکو نقل کرتے تھے نہ حضرت کا غسل کرنا خود دیکھا تھا اور صحیح وہی ہی جو ابو نعیم نے روایت کی کہ یہہ حدیث مسند ابن عباس کی ہی نہ مسند میمونہ کی
اور دارقطنی نے بھی اسی روایت کی تصحیح کی ہی

باب من افاض علی راسہ ثلثا

یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا زھیر عن ابی اسحاق قال حدثنی سلیمان ابن صرد قال حدثنی جبیر بن
مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فافیض علی راسی ثلاثا واشار بیدیہ کلتیھما جبیر بن مطعم نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا۔ لاکن میں
غسل میں پانی تین چلو اپنے سر پر ڈالتا ہوں۔ اور اپنے ہر دو ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے کیفیت پانی ڈالنے کی بتلائی پانی بھر کے **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا
غندر قال حدثنا شعبۃ عن مخول بن راشد عن محمد بن علی عن جابر بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفرغ علی
راسہ ثلثا جابر کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا معمر ابن یحیی بن سام قال حدثنی ابو جعفر
قال قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیۃ۔ ابو جعفر یعنے حضرت امام محمد باقر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے میرے سے کہا کہ تمہارے چچیرے
برادر میرے پاس آئے۔ یہہ کنایہ ہی محمد بن حنفیہ کے فرزند حسن سے کیونکہ محمد بن حنفیہ جو فرزند حضرت علی کے ہیں امام محمد باقر کے والد ماجد امام زین العابدین کے چچا ہوتے ہیں۔ اسلئے جابر نے تمہارے ابن عم
کہا قال کیف الغسل من الجنابۃ فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ ثلاثۃ اکف فیفیضھا علی راسہ ثم یفیض علی سائر
جسدہ حسن بن محمد نے کہا کس طرح غسل کرنا جنابت سے یہہ سوال ابی جعفر کے غائبانے میں تھا جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین کف پانی لیتے پھر اسکو اپنے سر
مبارک پر ڈالتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی کہا کہ لفظ کف اسم جنس ہی پس اسکا حمل دو کف پر جائز ہی کہ حضرت ہر بار دو چلو بھر پانی سر پر ڈالتے تھے ایسا تین بار اور اس بات
پر اسحق کی روایت دلالت کرتی ہی کہ کہا کہ اشارہ کیا دو ہاتھ سے پھر اپنے تمام بدن شریف پر ڈالتے تھے فقال لی الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منک شعرا پس حسن میرے سے کہنے لگے کہ میں ایک مرد ہوں بال بہت رکھنے والا۔ پس میں نے کہا کہ پیغمبر خدا تمہارے سے زیادہ موئے مبارک
رکھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دفع جنابت کے لئے تین چلو پانی بس ہی اس سے زیادہ زیادتی ہی یا وسوسہ قسطلانی

باب الغسل مرۃ واحدۃ

یہہ باب بیان میں ایکبار غسل کرنے کے ہی **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن
کریب عن ابن عباس قال قالت میمونۃ وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ماء للغسل فغسل یدیہ مرتین او ثلاثا ثم افرغ علی شمالہ
فغسل مذاکیرہ ثم مسح یدہ بالارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجھہ ویدیہ ثم افاض علی جسدہ ثم تحول من
مکانہ فغسل قدمیہ ابن عباس کہتے ہیں کہ بی بی میمونہ نے کہا کہ میں نے پانی حضرت کے غسل کے لئے رکھا۔ پس آپ نے اپنے ہر دو ہاتھ دوبار دہوئے یا تین بار۔ پھر اپنے بائیں
ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے شرمگاہیں دہوئیں۔ پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا تا پورا نقیہ ہو پھر منہہ اور ناک میں پانی لیا اور جھنکا اور اپنا منہہ اور ہر دو ہاتھ دہوئے پھر پانی اپنے بدن پر

ڈالا - ظاہر حدیث یہی ہے کہ حضرت نے پانی بدن مبارک پر ایکبار ڈالا - حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب کے ساتھ یہی جزو ہے کہ پھر جدا آئے اپنی جگہہ سے اور ہر دو پائے مبارک کو دہوئے **مترجم**
کہتا ہے کہ غسل میں ہر دو پاؤں دہونیکی تقدیم و تاخیر میں دو روایت آئی ہیں اگر مکان غسل کا پاک نہ ہوتا حضرت تاخیر کرتے اور اگر پاک ہوتا تقدیم فرماتے کذا فی المدارج **باب من**

بدأ بالحلاب والطيب عند الغسل یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہے کہ ابتدا کرے حلاب سے یا خوشبوئی سے غسل کے وقت
حلاب بکسر حاء مہملہ و تخفیف لام آخر سے اور باء موحدہ ہے اس ظرف کو کہتے ہیں کہ جسمین ایک اونٹنی یا بھیلی کا دودھ دوہا جاوے - ابن بطال نے کہا یہہ محلب بکسر میم سے ہے - اور
محلب بالفتح ہو تو ایک دانہ خوشبوئی کا نام ہے - اور صاحب مشارق نے کہا کہ صحیحین کے سوا دوسری روایات میں جلاب بضمہ جیم و تشدید لام آیا ہے - اور جب معلوم ہوا کہ سب تراجم
ابواب احادیث میں کہہ سکتے ہیں کہ مقصود مؤلف کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کی جگہہ حلاب یا اسکے مانند کوئی ظرف منگواتے اور اس سے غسل کرتے تھے - اور کبھی خوشبوئی
طلب کرتے اور اسی سے شروع فرماتے اگر کوئی کہے کہ متن باب کی حدیث میں حلاب کے سوا دوسری چیز مذکور نہیں پھر ترجمہ دو چیز کے ساتھ کسطرح راست آویگا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ
ہم نے کرات و مرات لکھا ہے کہ امام بخاری کی اکثر عادت ہے کہ ترجمہ میں کئی باتیں لاتا ہے کہ احادیث مذکورہ میں وے سب باتیں پائی جاتی نہیں ان موانعات کے جہت سے کہ ان کے ساتھ اشارتیں کئے گئے ہیں
اور اس باب میں تو یہہ دو معنے تردید کے طور پر آئے - اور احادیث سے ثابت کیا کہ حلاب وہی ہے **حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا ابو عاصم**
عن حنظلة عن القاسم عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا
بشيء نحو الحلاب فاخذ بكفه فبدأ بشق راسه الايمن ثم الايسر فقال بهما على وسط راسه بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ تھے پیغمبر خدا
جب وقت جنابت سے غسل کیا چاہتے ایک ظرف طلب کرتے جو مانند حلاب کے ہو پھر اپنے ہتیلوں میں پانی لیتے سر کے سیدھے طرف سے شروع کرتے پھر سر کے بائیں جانب - پھر درمیان سر کے پانی ڈالتے
ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حلاب ایک چھوٹا برتن تھا اس سے پانی ظرف کلان سے لیا کرتے اور اس سے سر مبارک دہویا کرتے - ابو عوانہ اپنی صحیح میں ابو عاصم سے لایا ہے کہ وہ حلاب عرض و طول میں ایک
بالشت سے کم ہے واللہ اعلم **باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة** یہہ باب منہہ میں اور ناک میں پانی لینے
کے بیان میں ہے غسل جنابت میں - مضمضہ و استنشاق غسل میں شافعیہ کے پاس سنت ہے انکا استدلال اس حدیث سے ہے کہ جس میں آیا ہے کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں یعنے سنت ہیں انمیں
مضمضہ و استنشاق بھی داخل ہے - اور مضمضہ و استنشاق حنفیہ کے پاس غسل میں فرض ہے - اور انکی دلیل آیت فاطهروا ہے کہ کمال مبالغہ غسل میں واقع ہوا - پس تمام
ظاہر بدن کی پاکی واجب ہے منہہ و ناک تو ظاہر بدن سے ہے - اسی لئے منہہ میں پانی لینے سے روزہ توٹتا نہیں - اور دوسری یہہ کہ غسل کی حدیثیں جسنے نقل کیں ہیں انمیں
مضمضہ و استنشاق کا بھی ذکر کیا ہے اور حضرت نے اسپر ہمیشگی فرمائی - اور اسکا ترک تو منقول نہیں جیسا کہ وضو میں اقتصار اعضا کے دہونے پر آیا ہے **حدثنا عمر**
بن حفص بن غياث قال حدثنا ابي قال حدثني الاعمش قال حدثني سالم عن كريب عن ابن عباس قال حدثتنا ميمونة
قالت صببت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فافرغ بيمينه على يساره فغسلهما ثم غسل فرجه ثم قال بيده الارض
فمسحها بالتراب ثم غسلها ابن عباس کہتے ہیں کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے پیغمبر خدا کے لئے پانی ڈالا تو آپ نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنے
بائیں ہاتھ پر ڈالا - پھر ہر دو ہاتھ دہوئے - ظاہر یہہ ہے کہ ہر دو ہاتھ کو ایک جا دہوئے نہ جدا جدا پھر اپنی شرمگاہ دہوئی - پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا اور مٹی ہاتھ پر ملے - پھر دہویا
ہاتھ کو - قال معنے میں فعل کے ہے جیسا کہ فعل معنے میں قول کے بھی از روے مجاز کے برتا جاتا ہے **ثم مضمض واستنشق ثم غسل وجهه وافاض**
على راسه ثم تنحى فغسل قدميه ثم اتي بمنديل فلم ينفض بها پھر منہہ اور ناک میں پانی لیا پھر اپنا منہہ دہویا پھر اپنے سر پر پانی ڈالا پھر غسل کی جگہہ
سے کنارہ لیکے اپنے ہر دو پائے مبارک دہوئے پھر کپڑا لایا گیا پر اس سے مسح نکیا **قال ابو عبد الله لم يمسح به** یعنے بخاری رح نے کہا کہ راوی اس سے ارادہ کیا ہے کہ بدن مبارک
اس کپڑے سے مسح نکیا تراوت ویسا ہی بدن پر چھوڑ دی - ظاہر یہہ ہے کہ وہ کپڑا صفائی نہ رکھتا تھا اس لئے ترک کیا - یا اسلئے کہ حاضرین اسکو بھی لوازم غسل سے بجانیں
وضو اور غسل کے بعد کپڑے سے رطوبت خشک کرنے میں اقوال مختلف آئے ہیں - بعضوں نے کہا کہ خشک کرنا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا کہ ویسا ہی چھوڑ دینا مستحب ہے - اور بعضے
کہتے ہیں کہ ہر دو برابر ہے کسی جانب بھی استحباب ثابت نہیں اور بعض کے پاس مکروہ ہے اور بعض کے پاس وضو میں مکروہ ہے نہ غسل میں اور بعضوں کے پاس تابستان میں مکروہ
ہے نہ جاڑے میں غرض حاجت و ضرورت پر کراہت بھی نہیں - اور بعضوں سے منقول ہے کہ اگر کپڑے سے مسح کریں کپڑے اور دامن کے کنارے سے نکریں **باب مسح**

الیدَ بالترابِ لیکونَ انقیٰ یہہ باب بیان میں ہی کہ غسل کرنے والا ہاتھ کو مٹی سے ملے تا خوب پاک ہو حدثنا عبد اللہ
بنُ الزبیرِ الحمیدیُّ قالَ حدثنا سفیانُ قالَ حدثنا الاعمشُ عن سالمِ بنِ ابی الجعدِ عن کریبٍ عن ابنِ عباسٍ عن میمونۃَ انّ
النبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اغتسلَ من الجنابۃِ فغسلَ فرجَہ بیدِہ ثمّ دلکَ بہا الحائطَ ثمّ غسلہا ثمّ توضّأ وضوءَہ للصلوٰۃ
فلما فرغَ من غسلہِ غسلَ رجلیہِ بی بی میمونہ سے مروی ہی کہ حضرت نے جنابت سے غسل کیا اور اپنے شرمگاہ اپنے مبارک ہاتھ سے ایکبار دہویا پھر ہاتھ کو دیوار سے ملا پھر
وضو کیا جیسا کہ انکا وضو نماز کے لیے تہا۔ جب غسل سے فارغ ہوئے اپنے ہر دو پائے مبارک دہوئے باب ھل یدخلُ الجنبُ یدَہ فی الاناءِ
قبلَ انْ یغسلَہا اذا لم یکنْ علیٰ یدِہ قذرٌ غیرُ الجنابۃِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ آیا جنابت والا اپنے ہاتھ
کو دہونے سے پہلے پانی میں داخل کر سکتا ہی جو غسل کے واسطے رکھا ہو۔ جب اسکے ہاتھ پر جنابت کے سوا کچھ نجاست نہو۔ مقصود مؤلف کا اسکا جواز ہی اور اسکو صحابہ کے فعل سے موید کیا ہی
جیسا کہ کہا وادخلَ ابنُ عمرَ والبراءُ بنُ عازبٍ یدَہ فی الطھورِ ولم یغسلْہا ثمّ توضّأ ولم یرَ ابنُ عمرَ وابنُ عباسٍ بأساً بما ینتضحُ من غسلِ
الجنابۃِ ابن عمر اور براء بن عازب اپنے ہاتھ پانی میں ڈالے میں جو غسل کے واسطے مہیا تہا حالانکہ انہوں نے اپنے ہاتھ کو نہیں دہوئے تہے پھر انہوں نے وضو کیا۔ اور ابن عمر وابن عباس نے
کچھ مضایقہ نہ جانا جو غسل جنابت کا پانی کے ریزے و قطرے ادہر کے پانی کے ظرف میں پڑا کرتے تہے حدثنا عبدُ اللہِ بنُ مسلمۃَ قالَ حدثنا افلحُ
بنُ حمیدٍ عن القاسمِ عن عائشۃَ رضیَ اللہُ عنہا قالتْ کنتُ اغتسلُ انا والنبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم من اناءٍ واحدٍ تختلفُ ایدینا
فیہِ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ تہی میں اور پیغمبر خدا ایک ظرف سے غسل کرتے جس حال میں کہ ہمارے ہاتھ مختلف ہوتے ایک کے بعد دوسرے کا ہاتھ پڑتا تہا۔ قسطلانی اور دوسرے شارحون
نے کہا کہ مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہی جزو ہی کہ اسمین واقع ہوا جملہ تختلف ایدینا فیہ۔ ظاہر ہی کہ اختلاف ہاتون کا نہیں ہوتا۔ مگر داخل ہوئے پر یہ دلالت کرتا
ہی کہ جنب پانی میں ہاتھ ڈالنا پانی کو نجس نہیں کرتا ہی اگر کوئی نجاست ہاتھ کو نہ لگی ہوئی تہی۔ پوشیدہ نہ ہے کہ ترجمہ باب میں یہہ قید بھی ہی کہ ہاتھ کا داخل کرنا دہونے اور
اور پاک کرنے کے آگے موجب فساد کا نہیں۔ اور یہہ حدیث اس معنے سے تو ساکت ہی کہ اسمین اسکا ذکر نہیں اور احادیث گذشتہ سے بی بی عایشہ کی حدیث جو شروع
کتاب وضو میں آئی ہی۔ اور جو حدیث کہ اس حدیث کے بعد آتی ہی اور جناب میمونہ کے مرویات سے اور دوسری حدیثوں سے ظاہر میں آیا کہ حضرت غسل کے آگے ہاتون کو دہوتے
تھے۔ اور اس روایت جب مقصود جناب صدیقہ کا ہی کہ ایک ظرف سے غسل کرتے اسلئے اسکا ذکر نہ آیا حدثنا مسددٌ قالَ حدثنا حمادٌ عن ھشامٍ
عن ابیہِ عن عائشۃَ قالتْ کانَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اذا اغتسلَ من الجنابۃِ غسلَ یدَہ یعنی تہے پیغمبر خدا جسوقت جنابت سے غسل
کرنیکا ارادہ کرتے اپنے ہر دو ہاتھ دہوتے تہے پانی کے ظرف میں ہاتھ ڈالنے کے آگے مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے ان ہر دو حدیث کے دفع تعارض میں کہا کہ ہاتھ ہوئے لگے
برتن میں ڈالنا ہاتھ پاک رہنے کے تیقن پر محمول ہی یا دہونے کے استحباب یا نہ دہونے کے جواز پر محمول کیا گیا ہی حدثنا ابو الولیدِ قالَ حدثنا شعبۃُ عن ابی
بکرِ بنِ حفصٍ عن عروۃَ عن عائشۃَ رض قالتْ کنتُ اغتسلُ انا والنبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم من اناءٍ واحدٍ من جنابۃٍ وعن
عبدِ الرحمنِ بنِ القاسمِ عن ابیہِ عن عائشۃَ مثلَہ یہہ عطف ہی اس قول پر جو شعبۃ عن ابی بکر ہی یعنے ابو الولید نے جیسا کہ شعبہ سے اور وہ بکر سے نقل کی روایت
مذکور ایسے ہی مانند عبد الرحمن سے بھی لایا معلوم ہوا کہ شعبہ کو بی بی عایشہ تک دو اسناد ہیں ایک عروہ ایک قاسم حدثنا ابو الولیدِ قالَ حدثنا
شعبۃُ عن عبدِ اللہِ بنِ عبدِ اللہِ بنِ جبرٍ قالَ سمعتُ انسَ بنَ مالکٍ یقولُ کانَ النبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم والمرأۃُ من
نسائہِ یغتسلانِ من اناءٍ واحدٍ زادَ مسلمٌ ووھبُ بنُ جریرٍ عن شعبۃَ من الجنابۃِ تہے پیغمبر خدا اور آپکی بیویوں سے ایک بی بی ایک ظرف
سے غسل کرتے تہے۔ اور ابو الولید کی حدیث میں مسلم بن ابراہیم نے جو بخاری کے شیوخ ہی اور وہب ان ہر دو نے شعبہ سے لفظ من الجنابۃ زیادہ کیا ہی باب من
افرغَ بیمینہِ علیٰ شمالہِ فی الغسلِ یہہ باب بیان میں اس شخص کے حال کی ہی کہ اپنے سیدہے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی
ڈالا غسل میں حدثنا موسیٰ بنُ اسمٰعیلَ قالَ حدثنا ابو عوانۃَ قالَ حدثنا الاعمشُ عن سالمِ بنِ ابی الجعدِ عن کریبٍ مولیٰ
ابنِ عباسٍ عن ابنِ عباسٍ عن میمونۃَ بنتِ الحارثِ قالتْ وضعتُ لرسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم غسلاً وسترتُہ فصبّ

عَلٰی یَدِہٖ فَغَسَلَهَا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا بی بی میمونہ سے مروی ہی کہ مین نے حضرت کے لئے غسل کا پانی رکھا اور
مین نے پردہ لیا اور حضرت کو لوگون سے ڈھانپا قسطلانی نے یون تفسیر کی کہ حضرت کے سر مبارک کو بی بی نے کپڑے سے ڈھانپا - پھر بی بی نے کہا کہ حضرت نے غسل کا ارادہ کیا اپنے سر مبارک
کو برہنہ کیا جیسا کہ یہہ مضمون باب نفض الیدین کی حدیث سے معلوم ہوگا اور بعضون نے یون شرح کی کہ بی بی نے حضرت کو لوگون سے ڈھانپا موافق تصریح بخاری کے کہ یہی روایت باب
التستر مین لایا ہی - پھر حضرت نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا پھر اسکو ایکبار دھویا یا دو بار سلیمان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ سالم تین بار کا ذکر کیا یا نہ اسکا شک ہی مترجم
کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا اگر کہین کہ اسی اعمش سے فضیل جو یک روایت کی ہی اسمین مذکور ہی کہ حضرت نے اپنے ہر دو ہاتھ پر تین بار پانی ڈالا پھر شک کیونکر ہو جواب یہہ ہی کہ
اعمش کو پہلے شک ہی تھا جب اسکو یاد آگیا تین بار دہونے کی سماعت پر جزم کیا کیونکہ فضیل اس سے بعد ہی سنی ہی ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ
ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوْ بِالْحَائِطِ پھر حضرت نے اپنے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر پانی ڈالا پھر اپنے شرمگاہ دہوئے یعنے ہاتھ کو دھوئے پھر شرمگاہ دہو پھر اپنے
ہاتھ کو زمین یا دیوار سے ملا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَهٗ ثُمَّ صَبَّ عَلٰی جَسَدِهٖ پھر منہہ اور ناک مین
پانی لیا اور اپنے منہہ اور ہاتھ کو دہویا ثُمَّ تَحَوَّلَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا پھر مین نے حضرت کو کپڑا دیا تا پانی
بدن مبارک سے خشک کرین حضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کپڑا ضرور نہین اور اسکا ارادہ نکیا

بَابُ تَفْرِيْقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وضو اور غسل کے اعضاء دہونے مین عدم موالات یعنے پے درپے نہ دہونا جائز ہی یا نہ - مخفی نہ رہے کہ موالات کے دو معنے لکھے ہین ایک یہہ کہ غسل اور وضو کے درمیان
اور کوئی کام نہ کرے دوسرا یہہ کہ اعضاء کے دہونے مین ایسی دیری نہ کرے کہ کوئی عضو خشک ہو جاوے بلکہ تر بتر دہووے - بخاری رح نے اس باب مین ابن عمر کا فعل جو نقل کیا موالات کے واجب ہونے پر
استدلال کیا ہی اور یہہ نص صریح ہی یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا لاکن اسکے استحباب کے قائل ہین اور یہہ حدیث اسکے منافی نہین - اور امام کے مذہب مین موالات واجب ہی اور امام شافعی
سے دو قول ہین وجوب اور سنت مترجم کہتا ہی قول سنت ہی اصح ہی اسکی دلیل یہی حدیث ہی اور یہہ کہ اللہ تعالیٰ ان اعضاء کا دہونا واجب کیا پس جسنے انکو دہویا حکم بجالا
خواہ پیاپے یا بہ تفریق - قسطلانی وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوْءُهٗ اور ذکر کیا گیا ہی ابن عمر سے کہ انہون نے وضو کے بعض اعضا خشک
ہونے کے بعد پاؤن دہوئے اور یہہ فعل ابن عمر کا معنے ثانی مین ناظر ہی جو عدم موالات ہی اور معنی اول کا بھی احتمال رکھتا ہی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهٖ فَاَفْرَغَ عَلٰی يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ فَغَسَلَ
مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰی
جَسَدِهٖ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا اور جس بیان کے ساتھ تعریض ضروری ہی حدیث کی تطبیق ترجمہ باب کے ساتھہ ہی - لکھتے ہین
اس حدیث کا لانا عدم موالات کا جواز بتلاتا ہی کہ غسل کی جگہہ سے جدا ہوکر پا مبارک دہوئے

بَابُ اِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلٰی نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو کوئی اپنی بی بی یا کنیز سے ہمبستر ہو - پھر دوبارہ یعنے پھر جماع کیا اور جسنے اپنے
متعدد عورتون پر دورہ کیا یعنے سب سے مجامعت کی اور ایک ہی غسل کیا تو اسکا کیا حکم ہی - معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ایسا واقع ہوا ہی
پس ہر جماع کے بعد غسل واجب نہین - لیکن یہہ بھی آیا ہی کہ حضرت نے ہر جماع کے بعد غسل بھی فرمایا ہی تب صحابہ نے عرض کی کہ کس لئے ایک غسل پر اکتفا نہ فرمایا - تب ارشاد کیا کہ یہہ بہتر
اور خوب ستہرا ہی اور ہر جماع کے بعد وضو کرنے مین علما نے اختلاف کیا ہی - امام ابو یوسف کے نزدیک جمہور اسکے استحباب پر گئے ہین - طحاوی نے بی بی عائشہ کی حدیث سے لایا ہی کہ حضرت
جماع کے بعد عود کرتے اور وضو نہین کرتے تھے - ایسا بھی کبھی واقع ہوا ہی - ظاہرا یہہ بات بیان جواز کے لئے تھی ورنہ آپ کی عادت شریف اکثر یہہ تھی کہ ہر جماع کے بعد غسل یا
وضو کرتے تھے مترجم کہتا ہی کہ مدارج النبوۃ مین لایا ہی کہ دو جماع کے درمیان غسل واجب نہونے پر اجماع ہوا ہی - لاکن وضو مستحب ہی - اور امام ابو یوسف کے پاس
مستحب بھی نہین اور ظاہریہ واجب رکھتے ہین اس حدیث سے اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا یعنے جب کوئی
تم مین سے اپنی عورت سے ہمبستر ہووے - اور پھر مکرر جماع کرنا چاہے تو چاہیئے کہ ان ہر دو کے جماع کے درمیان وضو کرے - اور بعضون نے اسکو وضو کے لغوی معنے پر

اور کہا ہی کہ اس وضو سے مراد شرمگاہ دہونا ہی اور حضرت کبھی اپنے بی بیون پر دورہ کرتے تہے ایک غسل سے اور کبھی جدا جدا غسل کرتے اور فرماتے هذا ازكى واطيب واطهر- اور جناب عائشہ صدیقہ سے مروی ہی کہ جب حضرت جنب ہوتے اور چاہتے کہ خواب کرے تو وضو کرتے ایسا وضو جو نماز کے لئے کرتے تھے اور استراحت فرماتے اور بعضون نے تیمم کو بھی وضو کی جاگیر رکھا- اور بی بی عائشہ سے ایک حدیث بھی نقل کی ہی واللہ اعلم انتہی حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابن ابی عدی ویحیی بن سعید عن شعبة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه قال ذكرته لعائشة فقالت يرحم الله ابا عبد الرحمن

ابراہیم کے باپ محمد منتشر نے کہا کہ ذکر کیا ابن عمر کا بی بی عائشہ سے ذکر کیا جو وہ کہتا تھا کہ میں دوست نہیں رکھتا ہوں کہ صبح کروں احرام کے حال میں کہ میرے بدن سے بو عطر اوڑے گویا نہیں پسند آتی نشانے ہسیات کا۔ کو تیرا- پس بی بی عائشہ نے کہا کہ اللہ تعالی ابو عبد الرحمن پر رحمت کرے- یہہ کنیت ابن عمر کی ہی- جب بی بی نے ابن عمر سے اس حال کو ناخوش رکھا اور فعل نبوی کے مخالف پایا- اگرچہ نادانستگی سے واقع ہوا اسلئے دعا کی کہ اللہ اسپر رحمت کرے اور بی بی کا یہہ دعا کرنا ترحم ہی ابن عمر کے حال پر اسباب میں جو ان سے سہو ہوا اور حضرت کے فعل سے غافل رہا- پھر بی بی نے کہا كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيطوف على نسائه ثم اصبح محرما ينضخ طيبا یعنی میں خوشبو لگاتی حضرت کو پس دورہ کرتے تھے اپنے بی بیون پر یہہ کنایہ ہی مقاربت سے مراد یہہ ہی کہ ایک ہی غسل کرتے پھر صبح کرتے تھے جس حال میں کہ محرم میں اور ٹپکتی تھی آپ سے خوشبو- نضخ فتح نون اور حاء مہملہ سے پانی چھڑکنا اور مشک یا کسی چیز سے پانی ٹپکنا ہی اور نضوح ایک قسم ہی خوشبوئی کی حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة قال حدثنا انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدور على نسائه في الساعة الواحدة من الليل والنهار وهن احدى عشرة قال قلت لانس اوكان يطيقه قال كنا نتحدث انه اعطي قوة ثلاثين- وقال سعيد عن قتادة ان انسا حدثهم تسع نسوة انس سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا دورہ کرتے تھے اپنی بی بیون پر ایک ساعت میں رات اور دن کے یعنے رات یا دن میں جب چاہتے ایک ہی وقت اپنے سب ازواج مطہرات پر دورہ فرماتے وے گیارہ تھیں- قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا کہ کیا حضرت اسقدر طاقت رکھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم صحابہ کہا کرتے تھے کہ حضرت تیس مرد کا قوت دئے گئے ہیں- دوسری روایت میں آیا ہی کہ تیس مرد بہشتی کا قوت اور بعضے روایات میں چالیس مرد بہشتی کا قوت آیا ہی- احمد اور نسائی نے روایت کی اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہی کہ ایک مرد بہشتی کو کھانے پینے میں اور جماع میں ایک سو مرد کا قوت دینگے- اور سعید جو قتادہ کے راویون سے ہی- انس نے اس حدیث کی گیارہ کی جاگیر نو- اور تطبیق ان ہر دو روایت کی یہہ ہی کہ نو بی بیان تھیں اور دو کنیزیں- حاصل یہہ ہر دو روایت بحسب اختلاف اوقات کے ہیں- ایک وقت گیارہ تھیں دوسرے وقت نو۔

باب غسل المذي والوضوء منه

یہہ باب دہونے میں مذی کے اور اس کے نکلنے سے وضو کرنے کے بیان میں ہی مذی ایک پانی سفید و رقیق ہی کہ عورت سے ملاعبہ کرنے کے یا ذکر یا ارادہ جماع یا انتشار آلت کے وقت نکلتا ہی- خصوص قوی اور صحیح مزاج مردون کو- اور اسکے نکلنے سے کچھ لذت محسوس ہوتی نہیں حدثنا ابو الوليد قال حدثنا زائدة عن ابي حصين عن ابي عبد الرحمن عن علي قال كنت رجلا مذاء فامرت رجلا ان يسأل النبي صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته فسأل فقال توضأ واغسل ذكرك حضرت علی کہتے ہیں کہ تھا میں ایک مرد بہت مذی رکھنے والا سو ایک شخص سے کہا کہ حضرت سے اسکا حکم پوچھے بسبب اس شرم کے کہ آپ کی دختر اطہر میری نکاح میں تھیں- اس لئے میں پوچھ نہ سکا- پس اسنے سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنی شرمگاہ کو دہو لے یعنے اس صورت میں غسل واجب نہیں **مترجم** کہتا ہی کہ شرمگاہ کسقدر دہویا جائے اسمین اختلاف ہی امام شافعی کے پاس فقط حشفہ دہووین جو مذی نکلنے کی جگہہ ہی اس سے تجاوز کرنا واجب نہیں اور ایک روایت میں امام مالک اور امام احمد کے پاس سارا ذکر دہونا ہی نظر کرتے اطلاق حدیث پر اور اسمین یہہ بھی فائدہ ہی کہ آپ سر و سے ساری شرمگاہ دہووین تو سردی کے سبب سے مذی کا نکلنا ہی تھم جائیگا- قسطلانی

باب من تطيب ثم اغتسل وبقي اثر الطيب

یہہ باب بیان میں جاری ہوسکے عبادات کے ہی کہ کسی نے خوشبوئی کیا اپنے بدن پر پھر غسل کیا اور اس خوشبوئی کا اثر رنگ و بو سے باقی رہا حدثنا ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه قال سألت عائشة رضي الله عنها وذكرت لها قول ابن عمر ما احب ان اصبح محرما انضخ طيبا فقالت عائشة انا طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم طاف في نسائه ثم اصبح محرما اس حدیث کا ترجمہ گذرا-

حدثنا آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة قال حدثنا الحکم عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی الله عنها قالت كانی انظر الی وبیص الطیب فی مفرق النبی صلی الله علیه وسلم وهو محرم بی بی عایشہ کہتی ہیں ایسا ہی کہ گویا میں دیکھتی ہوں طرف رنگ اور چمکنے خوشبوئی کے جو حضرت کے مفرق سر میں رہتی یعنے درمیان سر کے جو لگاتے تھے حالانکہ وہ محرم تھے

باب تخليل الشعر حتی اذا ظن انه قد اروی بشرته افاض علیه

یہہ باب بیان میں خلال کرنے بال کے ہی یعنے ہاتھ کے انگلیوں کو سر کے بال میں ڈال کے خلال کرے یہاں تک کہ گمان ہو کہ قبول ہوا کہ نیچے کا پوست تر ہوا اور پانی پہنچا تو

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد الله قال حدثنا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اغتسل من الجنابة غسل یدیه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم اغتسل ثم یخلل بیده شعره حتی اذا ظن انه قد اروی بشرته افاض علیه الماء ثلاث مرات ثم غسل سائر جسده وقالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد نغرف منه جمیعا بی بی عایشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت جنابت سے غسل کرنا چاہتے اپنے ہر دو ہاتھ دہوتے اور وضو کرتے جیسا کہ آپکا وضو نماز کے لئے تھا پھر غسل کے اعضا کا دہونا شروع کرتے پھر اپنے ہاتھ سے سر کے بال کا خلال کرتے۔ یہاں تک کہ گمان کرتے کہ تحقیق زیر مو تر ہو پھر اس پر پانی پہنچاتے تین بار۔ پھر اپنے تمام بدن کو دہوتے۔ اور پیغمبر خدا اور میں ایک ظرف سے غسل کرتے تھے جس حال میں کہ ہم ہر دو اس سے پانی لیتے **مترجم** کہتا ہی کہ بالوں کا خلال مالکیہ کے پاس واجب ہی کیونکہ حدیث میں آیا ہی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہی اور سنت ہی وضو میں اور احناف اور شافعیہ کے پاس ہر دو میں سنت ہی قسطلانی

باب من توضأ فی الجنابة ثم غسل سائر جسده ولم یعد غسل مواضع الوضوء منه مرة اخری

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جسنے جنابت کے غسل میں وضو کر لے پھر اپنے باقی بدن کو دہووے۔ پھر وضو کے اعضا کو نہ دہووے۔ مقصود یہہ ہی کہ یہہ بات جائز ہی ―

حدثنا یوسف بن عیسی قال حدثنا الفضل بن موسی قال اخبرنا الاعمش عن سالم عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس عن میمونة قالت وضع رسول الله صلی الله علیه وسلم وضوء الجنابة فاكفأ بیمینه علی یساره مرتین او ثلاثا ثم غسل فرجه ثم ضرب یده بالارض او الحائط مرتین او ثلاثا ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعیه ثم افاض علی رأسه الماء ثم غسل جسده ثم تنحی فغسل رجلیه بی بی میمونہ کی روایت سے اسی مضمون کی حدیث مع ترجمہ آگے گذری باقی لفظ یہہ ہی قالت فاتیته بخرقة فلم یردها فجعل ینفض الماء بیده بی بی نے کہا کہ حضرت جب غسل سے فارغ ہوئے میں کپڑا لے آیا تو حضرت نے اسکے لینے کا ارادہ نہ کیا اور پانی اپنے ہاتھ سے جھٹکنے لگے

باب اذا ذكر فی المسجد انه جنب یخرج كما هو ولا یتیمم

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جسوقت کہ کوئی شخص مسجد میں یاد کرے کہ میں جنب ہوں تو مسجد سے نکل جاوے جس حال میں کہ ہی۔ اور تیمم نہ کرے۔ یہی منقول ہی ثوری اور اسحاق سے اور بعض مالکیہ نے کہا کہ اگر مسجد میں محتلم ہو تو باہر آنے کے آگے تیمم کر لے۔ **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام اعظم کے پاس یہہ ہی کہ اگر جنب مسافر ہو اور اندرون مسجد پانی کا چشمہ ہے تو تیمم کرکے داخل مسجد ہووے اور پانی لیکے مسجد سے نکلے

حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا یونس عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال اقیمت الصلوة وعدلت الصفوف قیاما فخرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قام فی مصلاه ذكر انه جنب فقال لنا مكانكم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الینا ورأسه یقطر فكبر فصلینا معه ابوہریرہ مروی ہی کہ قائم کی گئی نماز یعنے لوگوں نے نماز کے لئے قیام کیا اور صفیں برابر کی گئیں لوگ کھڑے رہنے کے وقت حضرت ہماری طرف نکلے یعنے تشریف لائے۔ پھر جب اپنی نماز کی جگہہ پر کھڑے ہوئے تکبیر تحریمہ کے آگے یاد کیا کہ آپ جنب ہیں۔ اللہ تعالی نے حضرت سے بہول فراموش کروایا اسمیں یہہ حکمت تھی کہ یہہ امر مشروع ہو جاوے۔ اور بندگان خدا پر آسانی کا سبب ہو جیسا کہ حدیث میں آیا ہی انما انسی لاسن پھر حضرت نے ہمکو فرمایا کہ تم اپنی جاپر رہو پس اپنی مکان کی طرف رجوع کیا اور غسل فرمایا اسکے بعد ہماری طرف تشریف لائے جس حال میں کہ آپکے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے۔ پھر تکبیر تحریمہ کہی اور ہم آپ کے ساتھہ نماز پڑھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ آگے کی اقامت پر ہی اکتفا فرمایا یہی صحیح ہی قول

جمہور کی کہ نماز اور اقامت میں مطلق کلام کے ساتھ فصل جائز ہی اور کسی فعل سے فصل درست نہیں مگر اوس فعل سے جو درستی نماز کے لئے ہو اور بعضون کے پاس فصل قول یا فعل ہر دو سے
منع ہی پس انکے پاس اس حدیث میں یہہ تاویل ہی کہ تکبیر تحریمہ اوس عایت سے کہی گئی کہ نماز کے واسطے ضرور ہی یعنے اقامت یا یہہ تاویل ہی کہ پہلے بھی اقامت نہیں کہی گئی تھی
پس منع العذر دوسری بار اقامت کہی گئی ہو **تابعہ عبد الاعلی عن معمر عن الزہری ورواہ الاوزاعی عن الزہری** متابعت کی ہی عثمان بن عمر کی جو اسناد
مین مذکور ہی عبد الاعلی نے یعنے جیسا کہ عثمان نے ایک واسطہ یونس سے اور وہ زہری سے نقل کیا ہی - عبد الاعلی بھی واسطے معمر کے اور وہ زہری سے حدیث کی ہی اور یہہ متابعت ناقص
ہی رواہ الاوزاعی عن الزہری روایت کی اس حدیث کی اوزاعی نے - جب اوزاعی نے اسی لفظ سے روایت کی متابعت نہ کہا حالانکہ روایت متابعت سے عام تر ہی جیسا کہ گذرا

باب نفض الیدین من الغسل عن الجنابۃ

یہہ باب ہر دو ہاتھ جھٹکنے میں ہی غسل جنابت کے پانی سے **حدثنا عبدان قال حدثنا ابو حمزۃ قال سمعت الاعمش عن سالم عن کریب عن ابن عباس قال قالت میمونۃ وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فسترتہ بثوب وصب علی یدیہ فغسلھما ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ فضرب بیدہ الارض فمسحھا ثم غسلھا فمضمض واستنشق وغسل وجہہ وذراعیہ ثم صب علی راسہ وافاض علی جسدہ ثم تنحی فغسل قدمیہ فناولتہ ثوبا فلم یاخذہ فانطلق وھو ینفض یدیہ**

یعنی بی بی میمونہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت کے لئے
غسل کا پانی رکھا - پھر انکو لوگون سے پوشیدہ کیا کپڑے سے پردہ کھینچا - قسطلانی نے کہا کہ حضرت کے سر مبارک کو جامے سے ڈھانپا - پھر حضرت نے غسل کا ارادہ کیا اور سر کو برہنہ
کیا اور پانی لیا پھر اپنے ہر دو ہاتھ پر پانی ڈالا اور انہیں دہوئے - پھر اپنے سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا - پھر اپنی شرمگاہ دہوئے - پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اسکو ملا
پھر ہاتھ کو دہویا اور پانی منہہ اور ناک میں لیا - پھر اپنا منہہ اور ہر دو ہاتھ کہنیون تک دہوئے - پھر پانی اپنے سر پر ڈالا اور اپنے تمام جسد پر پہنچایا - پھر غسل کی جگہہ سے ایک طرف
ہوئے اور اپنے ہر دو پاؤن دہوئے - پس میں نے آپکے پاس جامہ لیگیا تو آپ نے اسکو نہ لیا - اور چلدئے جس حال میں کہ پانی ہر دو ہاتھ سے جھٹکتے تھے **مترجم** کہتا ہی اس سے
استدلال ہی کہ بعد غسل کئے پر ہاتھ جھٹکنا مباح ہی اور امام شافعی کے پاس مکروہ ہی انکی سند وہ ہی - قسطلانی

باب من بدأ بشق راسہ الایمن فی الغسل

یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ غسل میں اپنے سر کے سیدہے جانب سے آغاز کیا **حدثنا خلاد بن یحیی قال حدثنا ابراہیم بن نافع عن الحسن بن مسلم عن صفیۃ بنت شیبۃ عن عایشۃ قالت کنا اذا اصابت احدانا جنابۃ اخذت بیدیھا ثلاثا فوق راسھا ثم تاخذ بیدھا علی شقھا الایمن وبیدھا الاخری علی شقھا الایسر**

بی بی عایشہ کہتی
ہین کہ تھے ہم ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسوقت کہ ہمارے کسیکو جنابت کی حالت ہو تو اپنے ہر دو ہاتھ سے تین بار پانی لیتے اور اپنے سر پر ڈالتے - پھر پانی
لیتے اور اپنے سیدہے طرف ڈالتے - پھر دوسرے ہاتھ سے لیتے اور اپنے سر کے بائیں جانب پر ڈالتے

باب من اغتسل عریانا وحدہ فی الخلوۃ

یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ برہنہ غسل کرے جس حال میں کہ تنہا ہو خلوت میں **ومن تستر والتستر افضل** اور بیان میں اس شخص کے
جو ستر عورت کرے غسل میں اور ستر کرنا افضل ہی - کلام مولف کا ناظر ہی جواز میں برہنہ غسل کرنے کے خلوت میں عند الحاجت اسپر جمہور علما کا اتفاق ہی سوا ابی لیلی کے جو ابو حنیفہ
کے یارون سے ہی اسنے جائز نہ کہا - اس حدیث سے جو ابو داؤد سے مروی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی غسل کرے تم سے تو برہنہ نہو ہو اس شخص کو فرمایا جو برہنہ نہا تا تھا
اکیلا اور قسطلانی میں ہی کہ امام شافعی کے پاس بے حاجت بے لنگ غسل کرنا حرام ہی **وقال بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ احق ان یستحیی منہ من الناس** روایت کی بہز نے اپنے باپ سے کہ جسکا نام حکیم ہی - اور وہ اپنے دادا سے کہ جسکا نام معاویہ ہی بن حیدہ بفتح
حاء مہملہ و سکون یا تحتانیہ و فتح دال مہملہ جو ایک صحابی ہی روایت کی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سزاوار یہہ ہی کہ لوگون کے بہ نسبت اللہ تعالی سے زیادہ شرماوے
مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی میں کہا کہ لفظ روایت ابن ابی شیبہ کا یہہ ہی کہ میں نے حضرت سے عرض کی کہ ہمارے شرمگاہون سے کیا ظاہر کرین اور کیا پوشیدہ تو فرمایا بچا اپنی
شرمگاہ کو مگر اپنی عورت و باندی سے - میں کہا یا رسول اللہ تنہائی میں بھی خدا ہمارے ساتھ ہی یعنے حاضر و ناظر ہی تب فرمایا کہ خدا زیادہ احق ہی کہ اس سے شرماوے بہ نسبت لوگون کے
یعنی پوشیدہ نکرے جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ عورت و مرد ہر دو سے ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھنی جائز ہی مگر حلقۂ دبر جیسا کہ دارمی نے کہا **حدثنا اسحق**

بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَخَرَجَ مُوسٰى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسٰى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے خبر دی کہ بنی اسرائیل کے لوگ برہنہ غسل کرتے تھے جس حال میں کہ انمیں بعض بعضوں کی طرف دیکھتے تھے اور تھے موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرتے۔ سو بنی اسرائیل کے لوگوں نے کہا کہ واللہ موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ غسل کرنے کے لئے کوئی چیز مانع نہیں مگر یہ کہ انکے خصیتین ورم کئے گئے ہیں اگرچہ یہہ بات جھوٹ تھی اسکو قسم کے ساتھ موکد کرنی شیوہ مسلمانی سے دور ہے اگرچہ بنی اسرائیل کے جہال سے سرزد ہوئی ہو۔ پس موسیٰ علیہ السلام ایکبار غسل کرنے کے لئے گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے سو اس پتھر نے اس کپڑے کو لے بھاگا **ف** قسطلانی نے کہا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ یہہ وہی پتھر ہے جسکو موسیٰ علیہ السلام سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اور اس سے پانی نکلتا تھا۔ پس موسیٰ علیہ السلام نکلے اور اسکے پیچھے دوڑنے لگے جس حال میں کہتے تھے کہ میرا کپڑا چھوڑ دے اے پتھر میرا کپڑا چھوڑ دے اے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ موسیٰ علیہ السلام میں کچھ عیب نہیں ہے ہم نے جو سمجھا تھا غلط ہے۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنا کپڑا لے لیا جس حال میں کہ اس پتھر کو مارتے تھے۔ ابوہریرہ نے کہا کہ واللہ اس پتھر کو چھ یا سات بار مار۔ چھ یا سات جو کہا یہہ شک راوی کا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جو پتھر کو مارا اظہار معجزے کا ارادہ تھا تا ظاہر ہو کہ آپکے مار کا اثر پتھر پر ہوتا ہے یا شاید حقتعالیٰ نے مارنے کے لئے وحی کی ہو۔ اور پتھر آپ کے کپڑے لے بھاگنا بھی انکا ایک دوسرا معجزہ ہے۔ شارحوں نے کہا ہے کہ یہہ کلام تمتہ ہے مقولہ ہمام کا۔ پس مسند ہوگا یا مقولہ ہے ابوہریرہ کا پس تعلیق ہوگی۔ صاحب فتح الباری اول پر جزم کیا۔ اور کرمانی ثانی پر۔ اور کہتے ہیں کہ کرمانی نے خطاب کی ہے کسواسطے کہ ہر دو حدیث کی روایت اسناد مذکور سے ہمام نے ہی کی ہے۔ اور پوشیدہ نرہے کہ ظاہر سوق حدیث سے یہہ ہے کہ وے لوگ بنی اسرائیل کے مومنوں سے تھے۔ اور برہنہ غسل کرنا اور دوسرے کی ستر کو دیکھنا انکی شریعت میں منع نہیں تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام جو تنہا غسل کرتے تھے وہ افضلیت اور حیا و مروت کا سبب تھا۔ اور برہنہ جو لوگوں میں سے گذرے اور کشف عورت کا جو پروا نہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فعل حرام نہیں تھا اگر حرام ہوتا پیغمبر خدا سے گنجایش نہیں کہ اسکا ارتکاب کریں۔ اگرچہ یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ حکم الٰہی سے اظہار معجزہ اور ایسے مظنہ عیب کے دفع کے لئے ہو واللہ اعلم۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ وہی فعل حضرت موسیٰ کا ہے۔ لیکن موقوف اسبات پر ہے کہ اگلی شریعتیں ہماری شریعت ہے یا نہ اور اگر کوئی کہے کہ تنہا برہنہ غسل کرنے کے جواز پر حضرت موسیٰ کے فعل کی سند لی جاوے تو ایک دوسرے کے ستر کو دیکھنا بھی روا ہوگا۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر انکا شریعت پر نسخ نہ آیا ہو سند لی جاتی۔ جب ہماری شریعت میں کشف عورت حرام ہوئی انکی سند نہیں لی گئی۔ اور انگلی امتیں برہنہ طواف کعبہ کرتے تھے اور جاہلیت میں ویسی بھی ایک دوسرے کے ستر کو دیکھتے تھے۔ پر ہماری شریعت میں حرام ہوا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ درمیان اس حال کے کہ ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کرتے تھے تو ان پر ملخ زریں گرنے لگے۔ پس ایوب علیہ السلام انکو اپنے ہاتوں سے لینے اور اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے۔ اور اسبات میں اختلاف ہے کہ وے ملخ جاندار تھے یا نہ۔ قسطلانی نے لایا ہے کہ جاندار نہ تھے بلکہ فقط انکا بدن سونیکا تھا۔ نقل ہے کہ انکے گھر سونا شکل ملخ پر برسا یہاں تک کہ انکے گھر کا صحن بھر گیا تو ایوب علیہ السلام انکو اپنے دامن میں لینے لگے۔ تب انکے پروردگار نے ندا کی ایوب کیا میں نے تجھے بے نیاز نہیں کیا ان تدوں سے جو تو دیکھتا ہے یعنے کیا تجھے میں نے اسباب ظاہری سے استغنائی کے مرتبے کو نہیں پہنچایا ہاں اے پروردگار قسم ہے تیری عزت کی تو نے مجھے بے پروائی دی ہے لاکن تیرے برکات سے مجھے بے نیازی نہیں ہے۔ اور یہہ زرین تدوں کا گرنا از جملہ خرق عادات اور تکریمات و برکات سے ہے کسطرح اس سے بے نیازی ہو سکے۔ **مترجم** کہتا ہے قسطلانی میں کہا کہ وہ تدوں کے جمع کرنا محبت مال کا سبب نہیں بلکہ بسبیل خرق عادت جو ایک نعمت جدیدہ پائی سو اسکو قبول کرنے میں شکر اور تعظیم شان ہے اور اس سے روگردانی کفران نعمت ہے وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا یہہ مقولہ بھی تعلیق ہے کیونکہ مولف

الجزء الثانی

ابراہیم کو نہیں پایا ہی - اور اسکی مطابقت ترجمۂ باب کے ساتھ اس وجہ سے ہی کہ ایوب علیہ السلام نے برہنہ غسل کیا اللہ تعالی نے اسپر اعتراض نہ کیا **باب التستر فی الغسل عند الناس** یہہ باب غسل میں لوگوں سے پردہ لینے کے بیان میں ہی **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان ابا مرۃ مولی ام ہانئ اخبرہ انہ سمع ام ہانئ بنت ابی طالب تقول ذہبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدتہ یغتسل و فاطمۃ تسترہ فقال من ہذہ فقلت انا ام ہانئ ابو مرہ سے مروی ہی کہ اسنے ام ہانی بنت ابی طالب سے سنا کہ کہتی تھیں کہ میں فتح مکہ معظمہ کے برس پیغمبر خدا کے پاس گئی اور آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا - اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت کو پردہ کیا تھا تب آپ نے پوچھا کہ یہہ عورت کون ہی میں نے کہا یارسول اللہ میں ام ہانی ہوں **مترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی نے کہا کہ یہہ بات دلالت رکھتی ہی کہ وہ پردہ کثیف تھا اور حضرت نے بیچانا کہ وہ آئی ہوئی عورت ہی اسلئے کہ وہ جگہہ مردوں کے آنے کی نہیں تھی انتہی **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب مولی ابن عباس عن میمونۃ قالت سترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یغتسل من الجنابۃ فغسل یدیہ ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ وما اصابہ ثم مسح بیدہ علی الحائط او الارض ثم توضا وضوءہ للصلوۃ غیر رجلیہ ثم افاض الماء علی جسدہ ثم تنحی فغسل قدمیہ اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا تابعہ ابو عوانۃ وابن فضیل فی الستر متابعت کی ہی سفیان کی ابو عوانہ اور ابن فضیل ہر دو اعمش سے لفظ سترت میں **باب اذا احتلمت المرأۃ** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جب عورت احتلام کرے اور بیداری کے بعد منی کا نشان دیکھے اسکا کیا حکم ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ ام المؤمنین انہا قالت جاءت ام سلیم امرأۃ ابی طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق ہل علی المرأۃ من غسل اذا ہی احتلمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم اذا رأت الماء - ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ ابو طلحہ کی عورت ام سلیم پیغمبر خدا کے خدمت میں آئی - اور کہا یارسول اللہ مقرر اللہ تعالی شرم نہیں کرتا ہی حق بیان کرنے سے یعنے حق کہنے اور پوچھنے سے منع نہیں فرمایا ہی اور مکروہ نہیں رکھا ہی - آیا عورت پر غسل ہی جب وہ احتلام کرے تب آپنے فرمایا ہاں عورت پر غسل واجب ہی اگر بیداری کے بعد آب منی دیکھے - قسطلانی میں کہا کہ اسپر بنا کی جاتی ہی یہہ بات کہ عورت جب انزال سے آگاہ ہو اور منی نہ دیکھے اسپر غسل واجب ہوگا - **باب عرق الجنب وان المسلم لا ینجس** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ عرق جنب کا پاک ہی اور مقرر مسلمان نجس نہیں ہوتا ہی پس جب وہ پاک ہی تو اسکا پسینہ بھی پاک ہی اگرچہ جنب ہو **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا یحیی قال حدثنا بکر عن ابی رافع عن ابی ہریرۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فی بعض طریق المدینۃ وہو جنب فانخنست منہ فذہب فاغتسل ثم جاء فقال این کنت یا ابا ہریرۃ قال کنت جنبا فکرہت ان اجالسک وانا علی غیر طہارۃ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا مدینے کے بعضے راہوں میں انسے ملے درحالیکہ ابو ہریرہ جنب تھے سو حضرت سے کنارا لیا اور گئے اور غسل کرکے پھر آئے - تب حضرت نے فرمایا کہ تو کہاں تھا ای ابو ہریرہ - کہا کہ میں جنب تھا اسلئے میں نے ناخوش کہا کہ آپکی مجلس میں بیٹھوں جس حال میں کہ میں طہارت پر نہوں ابو ہریرہ نے گمان کیا کہ جنابت سے آدمی نجس ہو تا ہی پس خوف کیا کہ نجس ہاتھ حضرت کے کہیں جسم مبارک کو نہ لگے قال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس حضرت نے فرمایا سبحان اللہ یعنے ابو ہریرہ نے باوجود اس علم کے جو ایسا کہا آپنے تعجب کی راہ سے کہا کہ پاک ہی اللہ تعالی یعنے پاک ہی اس بات سے کہ گمان کریں کہ وہ مسلمان کی نجاست پر حکم کرے - مقرر مومن ناپاک نہیں ہوتا ہی - قید مسلمان کا اتفاقی ہی کسلئے کہ آدمی مومن ہو یا کافر نجس عین نہیں اگرچہ جنب ہو مگر یہہ کہ جب کسی نجاست سے آلودہ ہو - اور وہ جو اللہ تعالی نے فرمایا انما المشرکون نجس یعنے مقرر مشرک لوگ نجس ہیں - یہہ ازروے مجاز کے ہی اور انکی پلیدی اعتقاد سے مراد ہی یا انسے تجنب مراد ہی جیسے نجاستوں سے تجنب کرتے ہیں - اور کفار نجاست سے احتراز بھی نہیں کرتے ہیں بیل کے بول و براز کو جو نجس عین ہی تبرک جانتے ہیں - اور اگر ازروے حقیقت کے کافر کی ذات ہی نجس ہستی کتابیہ عورت کے ساتھ مومن کی تزویج روا نہوتی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی میں کہا کہ ابن عباس کفار کے جسم کو بھی کتے کے مانند نجس العین کہتے ہیں **باب الجنب یخرج ویمشی فی السوق وغیرہ** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جنب گھر

نکلنا اور بازار وغیرہ بازارمیں چلنا پھرنا جائز ہی نزدیک جمہور کے **مترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی نے کہا کہ ابن ابی شیبہ نے لکھا ہی کہ علی مرتضی و بی بی عائشہ اور ابن عمر اور
عمر اور شداد بن اوس سعید بن مسیب مجاہد و ابن سیرین زہری و محمد بن علی اور بیہقی کے روایت کے مطابق سعد بن ابی وقاص عبد اللہ بن عمر ابن عباس اور عطا و حسن
یہہ سب جب جنب ہوتے تو باہر نکلتے اور نہ کچھ کھاتے جب تک وضو نہ کرے وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ
اور عطا نے کہا کہ جنب سنگھی لگاوے اور ناخن ترشوا وے اور سر منڈاوے یہہ سب جائز ہی اگرچہ وضو نکیا ہو **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ
فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ مقرر انس بن مالک نے حضرت کے صحابہ سے حکایت کی کہ تھے حضرت بیبیوں پر دورہ فرماتے ایک ہی شب
میں اور ان دنوں آپکے نو بی بیاں تھیں ـ مطابقت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ وہ ہی کہ حضرت جنابت کی حالت میں ایک حجرے سے دوسرے حجرے طرف
تشریف فرماتے اور غسل ایکبار ہی کرتے تھے **حَدَّثَنَا** عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ
فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ
لَا يَنْجُسُ ابو ہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا مجھسے ملاقات کی حالانکہ میں جنب تھا پس آپنے میرا ہاتھ پکڑا پس میں آپکے ساتھ چلا ـ یہان تک کہ ایک جگہہ بیٹھے پھر
میں کنارہ لیا اور پوشیدہ ہوا ـ پھر میں نے حقیقت حال بیان کی فرمایا سبحان اللہ تحقیق مومن ناپاک ہوتا نہیں ـ اس سے معلوم ہوا کہ جنب کا باہر نکلنا اور راہ چلنی
اور اختلاط کرنی جائز ہی اگرچہ ان حدیثوں میں بازار مذکور نہیں لاکن کوچہ و بازار کا ایک ہی حکم ہی **بَابُ** كَيْنُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ إِذَا تَوَضَّأَ
قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ گھر میں رہنا جنب کا جب وضو کرے غسل کے آگے روا ہی **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
وَشَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ
قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے بی بی عائشہ سے پوچھا کہ آیا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جنابت کی حالت میں خواب کرتے بی بی نے کہا ہان خواب
کرتے اور اس حال میں یعنے جب خواب کرنے کا ارادہ کرتے تو وضو کرتے ـ اور دوسری حدیث میں آیا ہی کہ اس حال میں وضو کرنا وہی ہی ستر کا دہونا ہی **حَدَّثَنَا**
قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا
وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ عمر فاروق نے پیغمبر خدا سے پوچھا کہ آیا جائز ہی کہ ہمارے سے کوئی خواب کرے جس حال میں کہ وہ
جنب ہو فرمایا ہان جبکہ تمہارے سے کوئی وضو کرے اور سووے حالانکہ وہ جنب ہو جائز ہی ـ یعنے جنابت کے بعد وضو کرکے خواب کرنا کچھ مضائقہ نہیں ـ یہی ہی مذہب ائمہ
اربعہ کا اور دوسرے علما کا **مترجم** کہتا ہی کہ اسمیں حکمت تخفیف حدث کی ہی کہ وضو کے اعضون سے علی الاختلاف حدث مرتفع ہوتا ہی ـ اور بعضے روایات میں آیا ہی کہ
یہہ وضو نصف غسل جنابت ہی ـ اور بعضون نے کہا کہ اس حالت میں وضو کرنا جو آیا ہی وہی شرمگاہ اور ہر دو ہاتھ کا دہونا ہی ابن حبیب مالکی اسکو واجب کہا ـ
مطابقت حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ ظاہر ہی کہ خواب کرنا گھر میں استقرار پانا ہی **بَابُ** الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ
جنب وضو کرکے خواب کرے ـ مالکیہ کے سوا سب علمانے اتفاق کیا ہی کہ یہہ وضو واجب نہیں ـ اور ظاہر یہہ ہی کہ مستحب ہی اور امام نووی نے کہا کہ ہمارے بعضے علمائے شافعیہ
نے تصریح کی ہی کہ وضو نا کرکے سونا مکروہ ہی **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَ
تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جب چاہتے کہ خواب فرماویں جس حال میں کہ آپ جنب رہتے یعنی شرمگاہ مبارک کو دہوتے اور وضو
کرتے جیسا وضو کہ نماز کے لئے کرتے تھے **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض
قَالَ اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ ـ اس حدیث کا ترجمہ گذر اسے ـ

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔ ابن عمرؓ کہتے ہین کہ اپنے والد عمر بن الخطابؓ نے جناب رسالت مآب سے پوچھا کہ پہنچتی ہی انکو جنابت رات کے وقت تو حضرت نے انکو فرمایا کہ وضو کر اور اپنے شرمگاہ کو دہو پھر خواب کر۔ شارح نے کہا کہ شرمگاہ دہونیکی خبر دلیل ہی اسبات کی کہ ستر کا چھونا ناقض وضو نہین ہی یہہ دلیل الزامی ہی خافہم **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ شافعیہ کے پاس ابن نوح کی روایت مالک سے یون روایت آئی کہ دہو شرمگاہ کو پھر وضو کر یس انکے پاس شرمگاہ کو چھونا ناقض وضو ہوگا اور اس حدیث سے مستنبط ہوا کہ جنب کو وقت سونیکے شرمگاہ دہونی مستحب ہے **باب** اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ یہہ باب اس مسئلہ کے بیان مین ہی کہ مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ مین پیوستہ ہووے یعنے مرد کے ختنہ کا محل عورت کے ختنہ کی جگہہ مین داخل ہو **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ابوہریرہؓ سے مروی ہی پیغمبر خدا نے فرمایا جسوقت کہ مرد عورت کے چہار شعبون مین بیٹھا اور اسکی کوشش کی یعنے کنایہ ہی مرد اپنی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ مین داخل کرے اسسے انزال ہو یا نہ ہو موجب غسل کا ہی جب حشفہ داخل فرج عورت ہوا اجماع قطعی سے غسل واجب ہی چہار شعبون سے مراد دو ہاتھ اور دو پاؤن ہین اور بعضے یہہ دو پاؤن اور ہر دو ران لکھے ہین حقیقت لفظ کے رو سے پہلا معنا اقرب ہی کہ شاخ کی معنی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ التقاء ختانین سے حشفہ غائب ہونا مراد ہی وگرنہ چونکہ موضع ختان مخرج بول سے فوق ہی اگر وہان مس ہوا اور دخول نہو غسل واجب نہین۔ اور حدیث الماء بالماء منسوخ ہی یا احتلام کے باب مین ہی قسطلانی تَابَعَهٗ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَهٗ متابعت کی ہی ابو نعیم یا ہشام کی عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے۔ اگر مراد روایت شعبہ کی حسن سے ہو تو ضمیر ہشام کے طرف راجع ہوگی شعبہ اور قتادہ ایک مرتبہ مین رہتے ہین وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهٗ کہا موسیٰ نے جو شیخ مولف کا ہی حدیث کی ہم سے ابان نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے کہا خبر دی ہم کو حسن نے مانند حدیث مذکور کے یعنے مولف کے معنے کے موافق اس قول مین **باب** غَسْلِ مَا يُصِيْبُ الرَّجُلَ مِنْ رُطُوْبَةِ فَرْجِ الْمَرْأَةِ یہہ باب حکم مین دہونے اس تراوت کے ہی جو مرد کو عورت کی شرمگاہ سے پہنچے **حدثنا** اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهٗ مقرر زید بن خالد نے عثمان بن عفان سے پوچھا کہ مرد جب عورت سے جماع کرے اور منی نہ نکلے تو آپ اسکا حکم کیا دیکھتے ہو تو عثمان ذوالنورین نے فرمایا کہ اس صورت مین مرد وضو کرے ایسا وضو جو نماز کے لئے کرتا ہو۔ اور اپنے شرمگاہ کو دہولے یعنے غسل واجب نہین وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ زید بن خالد مذکور کہتا ہی پس مین نے یہہ بات ان چہار اصحاب کبار سے پوچھی پس بھی وہی فرمایا جو عثمان ذوالنورین نے فرمایا تھا قَالَ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یحییٰ نے کہا اور خبر دی مجھکو سلمہ نے کہ تحقیق عروہ نے خبر دی اسکو کہ مقرر اسنے حضرت سے سنا اور مؤلف بخاری رح نے دوسری طریق سے بھی اس حدیث کو رفع کیا ہی کہ جیسے ابو سلمہ نے عطاء بن یسار کی طریق سے روایت کی ہی ایسا ہی عروہ سے اور وہ ابو ایوب سے اور وہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہی **تنبیہ** مخفی نرہے کہ اوائل اسلام مین حکم شرعی یہی تھا جو اس حدیث مین مذکور ہوا اسکے بعد منسوخ ہوا۔ اور ظاہر بھی یہی ہی کہ زید بن خالد بھی انہین ایام مین استفتا کیا ہی وگرنہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم حکم منسوخ پر کسطرح فتوی دیتے۔ بہرحال جب دخول کے ساتھ خواہ انزال ہو یا نہ حدیث صحیح سے غسل کا وجوب ثبوت کو پہنچا اسی پر اجماع منعقد ہوا۔ اور پہلی بات منسوخ ہوئی پر امام بخاری نے اسکے خلاف پر ہی جیسا حدیث ثانی کے آخر سے ظاہر ہوتا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ طحاوی وجوب غسل کی تعلیل کی ہی کہ جماع بے انزال روزے کو توڑنے والا ہی اور حد اور مہر کو لازم کرنیوالا ہی پس یونہی غسل بھی اگر کہین کہ حدیث زید کی شاذ ہی **جواب** یہہ کہ ان صحابہ کا فتوا اختلاف پر ہونا صحت حدیث کو قادح نہین کیونکہ کئی صحیح حدیثین ہین جو منسوخ ہوئین قسطلانی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ

قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَۃَ فَلَمْ یُنْزِلْ قَالَ یَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَۃَ مِنْہُ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ ابوایوب نے کہا کہ ابی ابن کعب نے مجھکو خبر دی کہ اسنے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد جماع کرے عورت سے اور انزال نہ کرے اسکا کیا حکم ہی - فرمایا کہ دہو اس عضو کو جو مساس کیا ہی عورت کو وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اَلْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذٰلِکَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَیَّنَّاہُ لِاخْتِلَافِہِمْ اور بخاری نے کہا کہ اس صورت مین غسل کرنا احتیاط سے قریب ہی - اور یہہ حدیث آخر کی جو غسل واجب نہونے پر دلالت کرتی ہی ہم نے اسکو بیان کیا مگر بسبب اختلاف صحابہ کے کہ بعضے غسل واجب نہ ہونے پر گئے ہین اور بعضے واجب ہونے پر وَالْمَاءُ اَنْقٰی اور پانی یعنی غسل بہت پاک کرنیوالا ہی -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْحَیْضِ

یہہ کتاب احکام مین حیض کے - اور جو کہ اسکے قریب ہی جیسے استحاضہ اور نفاس ہی - حیض لغت مین سیلان کو کہتے ہین - اور شرع مین حیض اس خون کو کہتے ہین جو عورت کے رحم سے بغیر مرض اور ولادت کے جاری ہو - اور جو خون مرض سے جاری ہو اسکو استحاضہ کہتے ہین اور جو خون کہ ولادت کے بعد جاری ہو اسکو نفاس کہتے ہین کسر نون سے اور محیض بھی حیض کے معنے مین ہی - اور یہہ کتاب بیان مین اس آیت قرآنی کے ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے وَقَوْلُ اللّٰہِ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ہُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ - تفصیل ان احکام کا جو اس آیت مین جنکی طرف اشارہ کیا گیا ہی ابواب سے ظاہر ہوگی - اس آیت مین خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف ہی - اور اس آیت کا سبب نزول یہہ ہی کہ یہود کی عادت تھی کہ جب عورت حائضہ ہوتی اسکو گھر سے باہر کر دیتے اور نصاری اس حال مین عورت سے جماع بھی کرتے تھے - سو صحابہ نے حضرت سے اسکا حکم دریافت کیا - تب یہہ آیت شریف شرف نزول پائی - آیت کے معنے یہ ہین کہ اے پیغمبر پوچھتے ہین تیرے سے احکام حیض کے - تو کہہ دے وہ ایذا ہی بسبب بو اور نجاست کے - پس کنارا لو عورتون سے یعنے جماع نکرو انسے ایام حیض مین وَلَا تَقْرَبُوْہُنَّ حَتّٰی یَطْہُرْنَ اور نزدیکی نکرو عورتون کی یہان تک کہ پاک ہوں - یہہ حکم جو مکرر ہوا تاکید کے لئے ہی فَاِذَا تَطَہَّرْنَ فَاْتُوْہُنَّ پہر جب کہ وے یقینا پاک ہووین تو آؤ انکے پاس یعنے جماع کرو مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ جس جگہہ سے تمکو حکم کیا ہی یعنے آگے سے جماع کرو نہ پیچھے سے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ مقرر اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکھتا ہی پاکو نکو جو گناہون سے پاک ہین اور پلیدی سے **ف** یہود حیض والی عورت کو گھر سے باہر کر دیتے اور اہل جاہلیت بھی ایسا ہی کرتے اور اسکے ساتھ ایک باسن مین نہ کھاتے تھے - او نصاری حائضہ سے وطی کرتے تھے یہہ ہر دو کمال افراط و تفریط مین تھے اس لئے اللہ تعالی نے مسلمانون کو کمال اعتدال و توسط کا حکم فرمایا - یعنے نہ یہود کے مانند انکو گھر سے نکالدین اور نہ انسے وطی کرین اور تطہرن کے معنے مین ائمہ اہل سنت کو خلاف ہی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ تطہرن کی معنی پانی سے غسل کرنا ہی یعنے غسل شرعی یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور جمہور کا - حائضہ غسل کئے بغیر وطی کرنی جائز نہین - مگر امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ حیض کے اکثر ایام جو دس دن ہین وہ گذر گئے پر خون منقطع ہو تو بلا غسل وطی جائز ہی - طاؤس اور مجاہد کہتے ہین کہ تطہرن کے معنی فقط فرج دہونا ہی - اور اوزاعی کہتے ہین کہ تطہرن سے مراد مخصوص فرج دہونا ہی انتہی - اور حیض کے وقت جماع حرام ہونے پر سب امت کا اتفاق ہی - اور اسکو حلال جاننا کفر ہی - اور فراموشی سے حیض مین جماع کیا تو اسپر کچھہ کفارہ نہین فقط توبہ و استغفار کرنا ہی یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا - اور امام شافعی کا قول جدید بھی یہی ہی - انکی دلیل ابن عباس کی حدیث ہی جو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنی عورت سے جماع کیا . اور وہ حائضہ رہے تو ایک دینار یا آدہا دینار صدقہ دیوے - حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی - اور ابو داؤد اور حاکم نے

ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خون کے وقت جماع کیا تو آدھا دینار دوے پہلے مذہب والے کہتے ہیں کہ یہ حکم استحباب کا ہے نہ وجوب کا کذا فی التفاسیر **باب** کَیْفَ کَانَ
بَدْءُ الْحَیْضِ یہ باب بیان میں ہے کہ ابتدا حیض کا کسطرح پر ہے وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ
اور یہ باب حضرت کے اس قول کے بیان میں ہے جو فرمایا کہ یہ حیض وہ چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اللہ تعالی نے آدم کے دختروں پر وَقَالَ بَعْضُھُمْ کَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ
الْحَیْضُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اور کہا بعضوں نے انہیں سے ہیں عبد اللہ بن مسعود اور بی بی عایشہ رض کہ پہلے پہل جو حیض بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتیں تھیں۔ ان ہر دو حدیث
کی تطبیق یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی عورات بھی آدم کے ہی دختران ہیں۔ دوسری حدیث میں جو بنی اسرائیل کا ذکر آیا عورات بنی اسرائیل نہ آیا یہ بطور تغلیب کے مردوں کے
ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے اور یہ بھی دور نہیں کہ بنی اسرائیل سے مراد انبیا نے بنی اسرائیل ہوں۔ اول جو حیض کے باب میں حکم آیا انہیں پر تھا۔ اور وجہ تطبیق یہ بھی ہے کہ
حیض کہ بنی اسرائیل کے آگے سے بھی تھا لاکن اسکا حکم نہ آیا تھا کہ حلال ہے یا حرام پھر بنی اسرائیل پر اسکا حکم آیا پس ارسال حیض سے مراد ارسال حکم حیض ہے واللہ اعلم گویا بخاری
نے اس باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی اور جو حدیثیں کہ لایا ہے سو وے اسکی شرط پر نہیں ہیں اسلئے انکو ترجمۂ باب میں لایا۔ اور اکثر روایات میں یہ باب ترجمے کے ساتھ نہیں آیا ہے
اور مناسبت اس حدیث مسند کی جو اسمیں مذکور ہے باب اول کے ساتھ جز و اخیر کے ساتھ ہے جو کتب اللہ علی بنات آدم ہے **مترجم** کہتا ہے کہ علمانے ہر دو حدیث مذکور کی تطبیق
میں لکھا ہے کہ پہلی حدیث میں بنات آدم جو آیا یہ بات نسا ء بنی اسرائیل کے ساتھ منافات نہیں رکھتی ہے۔ اس سے بلا واسطہ بنات آدم مراد نہیں۔ حاکم اور دوسرے ثقات
ابن عباس سے لائے ہیں کہ ابتدا حیض بی بی حوا پر تھا وہ بہشت سے دنیا میں آئے پر واللہ اعلم۔ اور لکھتے ہیں کہ حکمت حیض کے پیدا کرنے میں تربیت بچے کی ہے۔ پس حیض کے
ایام میں جو خون بند ہوتا ہے حکمت الہی نے اسکو بچے کا غذا ٹھہرایا۔ اسیواسطے حاملہ کو حیض نہیں آتا ہے۔ اور جو خون غذا سے زیادہ ہو کے بچ رہتا ہے وہی نفاس ہے۔ اسکے
بعد اسی خون کو جو مادہ حیض کا تھا بچے کے لئے شیر شیریں بناتے ہیں۔ اسی سبب سے کم ہے کہ مرضعہ حیض کی ہووے۔ اور جو عورت کہ نہ حاملہ ہو نہ مرضعہ جب اسکا خون کوئی مصرف نہیں
رکھتا ہے باہر آتا ہے۔ ہر مہینے میں چھ روز یا سات روز یا کم و زیادہ جیساکہ اسکی طبیعت اور مزاج اقتضا کرے کذا فی اشعۃ اللمعات۔ اور قسطلانی میں لکھا ہے کہ حیوانات
میں ضبع اور خفاش اور ارنب کو بھی حیض آتا ہے اور بعضوں نے ناقہ اور وزغہ کو بھی زیادہ کیا ہے **باب** الْاَمْرِ بِالنُّفَسَاءِ اِذَا نُفِسْنَ یہ باب حکم میں نفاس

والی عورت کے ہے جب وہ نفاس کرے۔ اس جگہہ نفاس حیض کے معنے میں ہے **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمَدِیْنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا کُنْتُ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ
عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ مَا لَکِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا اَمْرٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ
مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے قاسم سے سنا جو کہتا تھا اور اسنے کہا کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ سے سنا جو کہتی تھیں کہ ہم
نکلے گمان نہیں رکھتے تھے مگر حج کا۔ پس جب سرف میں تھے۔ یعنے جب منزل سرف میں آاترے جو مکہ معظمہ سے چھے یا سات یا نوں یا دس میل پر
واقع ہے۔ میں حائضہ ہوئی پس حضرت میرے پاس تشریف لائے در حالیکہ میں روتی تھی فرمایا کیا ہوا ہے تجھکو آیا تو نے حیض کی میں کہی ہاں فرمایا مقرر یہ ایک حال ہے کہ لکھا ہے
اسکو اللہ تعالی نے ازل میں آدم کے دختروں پر پس ادا کر تو وے افعال جو حاجیاں ادا کرتے ہیں۔ مگر یہ کہ بیت اللہ کا طواف مت کر۔ قَالَتْ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَائِہٖ بِالْبَقَرِ کہا بی بی عائشہ نے اور پیغمبر خدا قربانی کی اپنے بی بیوں کی طرف سے ایک گائی۔ اسوقت آپ کے سات بی بیاں تھیں **باب**
غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِھَا وَتَرْجِیْلِہٖ یہ باب حائضہ اپنے مرد کے سر کو دہونے اور کنگھی کرنے کے بیان میں ہے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ
قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا
حَائِضٌ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھی میں کہ کنگھی کرتی پیغمبر خدا کو حالانکہ میں حائضہ تھی **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ
جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّہٗ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِی الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُوْ مِنِّی الْمَرْاَۃُ وَھِیَ جُنُبٌ فَقَالَ
عُرْوَۃُ کُلُّ ذٰلِکَ ھَیِّنٌ وَکُلُّ ذٰلِکَ تَخْدُمُنِیْ وَلَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ فِیْ ذٰلِکَ بَأْسٌ اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّھَا کَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ حَائِضٌ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ حِیْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِی الْمَسْجِدِ یُدْنِیْ لَھَا رَأْسَہٗ وَھِیَ فِیْ حُجْرَتِھَا فَتُرَجِّلُہٗ

وَهِيَ حَائِضٌ ابن جریج نے کہا کہ خبر دی ہشام بن عروہ نے عروہ سے مقرر عروہ پوچھا گیا یعنے عروہ سے سائل نے پوچھا کہ آیا حائضہ میری خدمت کرے اور عورت میرے نزدیک آوے جس حال مین کہ وہ جنب ہو۔ عروہ کہنے لگا جو کچھ تونے کہا وہ سب مجھ پر آسان ہی ہر ایک اُنسے یعنے حیض والی اور جنابت والی عورت میری خدمت کرتی ہیں اسبا بین کسی پر کچھ حرج نہین اور مضایقہ نہین بی بی عایشہ نے مجھے خبر دی ہی کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کنگھی کرتی تھین جس حال مین کہ وہ حائضہ رہتین اور حضرت اسوقت مسجد مین معتکف رہتے۔ نزدیک کرتے اپنا سر مبارک بی بی کے لئے۔ اور بی بی اپنے حجرے مین رہتین پھر حضرت کے سر مبارک کو کنگھی کرتین حالانکہ وہ حائضہ رہتین **مترجم** کہتا ہی کہ مستنبط ہوا اس حدیث سے یہہ کہ معتکف اپنے ایک جز کو باہر نکالنا جیسے ہاتھ یا سر وغیرہ اعتکاف کو باطل نہین کرتا ہی اور حائضہ کے ساتھ اختلاط جو وطی یا دواعی لذت کے سوا ہے ہو جائز ہی۔ قسطلانی

بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مرد کو قرآن پڑھنا جائز ہی اپنی عورت کے گود مین جس حال مین کہ وہ عورت حائضہ ہے وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ لِتَأْتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ اور تھا ابو وائل جو تابعی مشہور ہی بھیجتا اپنی خادمہ کو جس حال مین کہ وہ حائضہ ہتی طرف ابی رزین کے کہ وہ بھی تابعی ہی تا وہ خادمہ اسکے واسطے مصحف لے آوے پس لیتی وہ خادمہ مصحف کو بند غلاف کے ساتھہ یعنے غلاف بند پکڑ کے اٹھا لاتی مقصود اس مقولہ سے یہہ ہی کہ قرآن کو پکڑنا اور اٹھانا حائضہ کے لئے جائز ہی بشرطیکہ غلاف ہے اور وہ قرآن کو نہ چھووے۔ اگر قرآن مجید کو اسکی تفسیر یا اور اسکی دوسری چیزون کے ساتھہ چھووین درست ہی کہ یہان مقصود قرآن نہین ہان اگر قرآن ہی کا قصد ہو یا وہ اسکی تفسیر سے قرآن زیادہ ہو تو چھونا حرام ہی۔ قسطلانی

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ منصور ابن صفیہ سے مروی ہی کہ اسکی والدہ صفیہ نے حدیث کی کہ بی بی عائشہ نے اس سے حدیث کی کہ پیغمبر خدا میرے گود مین تکیہ کرتے اور مین حائضہ رہتی پھر قرآن پڑھتے **مترجم** کہتا ہی قسطلانی نے کہا کہ مناسبت اثر ابی وایل کی اس حدیث سے بعضون نے کہا کہ بی بی کا لباس جا بجا مین غلاف بند قرآن کے ہی اور حضرت کا جسم مطہر بمنزلہ قرآن اور بعضون نے کہا کہ مراد حائضہ قرآن اٹھانا نہین بلکہ موضع نجاست کے قریب قراۃ قرآن کا جواز بتلانا ہی

بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ نام رکھا نفاس کا حیض۔ یعنے نفاس کا اطلاق حیض پر جائز ہی۔

حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ام المومنین ام سلمہ نے کہا درمیان اس حال کے کہ مین حضرت کے ساتھہ لیتی تھی ایک چادر مین ناگاہ مین حائضہ ہوئی پس مین نے اپکو چادر باہر کھینچا تا اس حال مین حضرت کے ساتھہ خواب نکرون پس اپنے حیض کے کپڑے لئی یعنے حیض کے حال مین پہننے کے علیحدہ کپڑے جو رکھی تھی لیکے پہین لی۔ تو حضرت نے فرمایا آیا تو حیض کی مین کہی ہان پھر حضرت نے مجھ کو بلایا اور مین سوئی آپ کے ساتھہ قطیفہ مین۔ پوشیدہ نرہے کہ عنوان مین گذرا کہ نفاس کا اطلاق حیض پر بھی آتا ہی سو حدیث مین انفست سے نام رکھا گیا نفاس کا حیض

چادر صوف کی یا صوف کی ۱۲

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مباشرت یعنے اختلاط بے جماع مرد کا حائضہ کو جائز ہی

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھی مین اور پیغمبر خدا غسل کرتے ایک ظرف سے۔ ہم ہر دو جنب رہتے اور تھے حضرت کہ حکم کرتے مجھکو پس مین ازار بہنتی اور حضرت میرے سے ہم آغوشی فرماتے اور مین حائضہ رہتی۔ اور تھے حضرت کہ اپنا سر مبارک مسجد سے باہر کرتے میرے طرف اور مین میرے حجرہ مین رہتی حالانکہ آپ معتکف رہتے مین پس مین آپکے سر مبارک کو دھوتی حالانکہ مین حائضہ رہتی

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْلِكُ إِرْبَهُ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھی ہمارے سے کوئی ایک بی بی پیغمبر خدا کے بی بیون سے جبکہ حائضہ ہوتی اور حضرت چاہتے کہ اس سے ہم آغوشی کرین تو اسکو
ازار پہننے کا حکم فرماتے اسکی ابتداء حیض کی حالت مین۔ پھر اس سے ہم آغوش ہوتے اور ملامسہ کرتے اور بی بی نے کہا کون ہی تمہارے سے کہ مالک حاجت کا ہو۔ یعنے اپکو ضبط کرے
اور جماع سے نگاہ رکھے جیسا کہ تھے حضرت کہ اپنی حاجت کے مالک ہوتے۔ اور اپکو بچاتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ حائضہ سے ناف کے اوپر استمتاع کرنا بالاتفاق جائز ہی اور ناف کے
نیچے جماع وغیرہ سے استمتاع کرنا جمہور کے پاس حرام ہی اور مالکیہ کے پاس جماع کے سوا گہٹنے کے اوپر سے استمتاع حلال ہی اور امام نووی اور اکثر علماء حنفیہ سے محمد بن
حسن اور طحاوی وغیرہ کہا ہی کہ وطی کے سوا باقی استمتاع سب جائز ہی اگر کوئی شخص حرمت کا حکم یا حالت حیض جان بوجھ کر وطی کریگا تو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا چاہیے کہ اسوقت
توبہ کرے۔ اور ایک دینار صدقہ دیوے ہان اگر خون کا زور کم ہو اسوقت وطی کرے آدھا دینار صدقہ دیوے قسطلانی **تَابَعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ** متابعت
کی ہی اس حدیث مین علی بن مسہر کی خالد نے جو ابن عبد اللہ واسطی ہی۔ اور متابعت کی ہی جریر نے بھی۔ یعنے یہہ ہر دو شیبانی سے روایت کی ہین **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ
اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذرا **بَابٌ** تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ حائضہ روزہ ترک کرے۔ حائضہ نماز روزہ ہر دو کو چھوڑ دیا چاہیے
بخاری رح نے ترک نماز کا جو ذکر نہین کیا حالانکہ حدیث مین ہر دو کا چھوڑنا ایک سر رہی دوسرے واقع ہوا ہی سو اسکا سبب یہہ ہوگا کہ ہر شخص جانتا ہی کہ نماز کے لیے طہارت شرط ہی
بخلاف روزہ کے کہ اسمین طہارت شرط نہین اور اس حال روزہ چھوڑنا محض تعبدی ہی۔ اسواسطے اسکو ثابت کیا اور نماز کا ذکر نہ لایا **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي
مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ
النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ
الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ حضرت باہر آئے گھر سے یا مسجد سے عید الضحی یا عید الفطر مین یہہ شک راوی کا ہی عیدگاہ کے طرف۔ پس عورتون کی
جماعت پر گذرے اور فرمایا ای گروہ عورات تم صدقہ دو راہ خدا مین مقرر دکھلائے گئے ہو مجھ کو کہ اکثر اہل دوزخ تم ہی ہوگے۔ پس عورتون نے کہا کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا تم اکثر
لعنت کرتے ہو یعنے لعنت اکثر عورات کے زبان زد ہی۔ حالانکہ لعنت بالاتفاق حرام ہی اور تم اپنے شوہرون کی کفران نعمت کرتے ہو مین نے عقل و دین کے ناقصون سے کسیکو
نہین دیکھا جو زیادہ لیجانے والے ہو عقل اس مرد کی جو ضابطہ اور ہوشیار ہی اپنے کار وبار مین **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ جسکا خاتمہ یقیناً معلوم نہین اسپر بتخصیص لعن
و تکفیر کرنی حرام ہی ہان جائز ہی مطلقاً ظالمون اور کافرون پر اسی طرح جائز ہی اور اُن پر جنکا خاتمہ کفر پر یقینی سے معلوم ہو جیسے ابو جہل وغیرہ یعنے عقل و دین مین کمی رکھنے والون سے
مرد ہوشیار کی عقل لیجانے مین عورتون سے کوئی زیادہ نہین قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ
شَهَادَةِ الرَّجُلِ عورتون نے کہا وہ ہمارے عقل و دین کی کمی کونسی ہی اور کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا آیا کیا نہین ہی گواہی ایک عورت کی آدہی گواہی مرد کی قُلْنَ بَلَى قَالَ
فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا عورتون نے کہا ہان تب فرمایا یہی ہی عورتون کے عقل کی کمی **مترجم** کہتا ہی حضرت نے گویا اشارہ کیا اس قول الٰہی کے طرف جو
فرمایا فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ قسطلانی۔ پھر فرمایا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ
مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا آیا کیا نہین کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہی تو نماز نہین پڑہتی ہی اور روزہ نہین رکھتی ہی عورتون نے کہا ہان۔ فرمایا یہی ہی انکی دین کی کمی پوشیدہ
نہ رہے کہ عورتون نے عقل و دین کے نقصان کا سبب پوچھا تھا۔ چونکہ کم عقل تہین اسکے نقصان سے انکو غفلت تھی اس لئے حضرت بطور استدلال کے جواب فرمایا۔ پس جسنے مطابقت
مین جواب سوال کے توقف کرے وہ قصور فہم کا سبب ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اگر کہین کہ اس حدیث کا عموم معارض ہوتا ہی اوس حدیث کا جو فرمایا حضرت
نے کہ کامل ہوتے ہین مردون سے بہت اور نہین کامل ہوئین عورات سے اگر مریم بنت عمران اور آسیہ اور ایک روایت مین خدیجہ اور فاطمہ بھی آیا ہی۔ جواب یہہ کہ کل پر
ایک معنی کا جو حکم ہوتا ہی لازم نہین کہ اوس معنی کا حکم ہر ہر فرد پر ہو۔ اور حضرت نے جو نقصان عقل و دین کا فرمایا اوس سے مراد انکو ملامت کرنی نہین کیونکہ وہ انکی

الجزء الثانی

اصل خلقت ہی بلکہ تحذیر مقصود ہی انکے فتنہ سے ایسی اس پر عذاب مترتب ہوا اور اس باب مین کہا گیا ہے کہ حالت حیض مین جبکہ شارع نے نماز چھوڑ دینے کو کہا یا مسافر عورت کو ثواب ملیگا جیسے کوئی شخص حالت صحت مین نوافل پڑھا کرتا تھا اور مرض کے سبب سے چھوڑ دیا تو بھی اُن نوافل کا ثواب پاتا ہی۔ امام نووی نے کہا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ثواب نہین کیونکہ بیمار نیت نوافل کی رکھتا ہی کہ اگر سالم ہوتا پڑھا ہوتا اور وہ اسکی اہلیت رکھتا ہی بخلاف حائضہ کے کہ وہ حالت حیض مین نیت بھی نہین کر سکتی ہی اور وہ اسکی اہل نہین **باب** تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ حائضہ نے جب حج کے لئے احرام باندھا تو سب مناسک ادا کرے مگر طواف کعبہ کہ وہ خاص عبادت ہی وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ ابراہیم نخعی نے کہا کہ حائضہ آیت قرآنی پڑھے کچھ مضائقہ نہین **مترجم** کہتا ہی کہ امام مالک کا بھی یہی مذہب ہی حائضہ کے باب مین نہ جنب کے لئے انکی علت یہہ ہی کہ حیض ایک مدت تک رہتا ہی پس قرآن بھولنے کا اندیشہ ہی لیکن شافعیہ و حنفیہ و حنبلیہ کے پاس ہر دو کو قرأت قرآن حرام ہی اگرچہ بعض آیت ہو کیونکہ ترمذی مین حدیث ثابت ہوئی کہ جنب اور حائض قرآن سے کچھ نہ پڑھین۔ ہان جنب جب فاقد الطہورین ہو اسکو سورۂ فاتحہ کی قرأت نماز مین درست ہی جیسا کہ امام نووی نے کہا لیکن رافعی اسکے بھی حرمت پر گیا ہی کیونکہ قرأت سے اسکا عجز شرعی ہی۔ اور ایسا ہی حلال ہی جنب کے لئے اذکار قرآنی بہ نیت اصل قرآن کی نہو جیسے سواری کے وقت آیۃ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ کا پڑھنا کیونکہ مجرد قرآن کی نیت یا ساتھ ذکر کے حرام ہی جنب کو وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا۔ اور نہین دیکھا کچھ مضائقہ ابن عباس نے قرآن پڑھنے مین جنب کے کہ انہین قرآن کا ورد پڑھتے تھے حالت جنب مین لوگون نے پوچھا تو کہا کہ اس سے زیادہ میرے سینے مین نہین قسطلانی۔

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ اور تھے پیغمبر خدا ذکر کرتے خدا کا ہر وقت ہر حال مین خواہ حال طہارت ہو یا حال جنابت وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ يَخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ ام عطیہ نے کہا کہ ہمین ہم عورتین حکم کی گئین اسبات کا کہ نکلین حیض کی حالت مین عید کے روز پس تکبیر کہین موافق تکبیر مردون کے۔ اور دعا کرین موافق دعا انکے امید پر اس روز کے برکات کے وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الآیۃ اور کہا ابن عباس نے کہ خبر دی مجھکو ابوسفیان نے کہ طلب کیا ہرقل نے مکتوب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو اسکو بھیجا تھا۔ پس پڑھا ہرقل نے اسکو اور اسمین یہہ آیات قرآنی مرقوم تھین اور بھیجنا مکتوب کا پڑھنے کے واسطے ہی۔ پس حضرت نے تجویز فرمائی کہ کفار جو طہارت شرعی نہین رکھتے ہین اسکو پڑھین **مترجم** کہتا ہی اس سے استدلال ہو کہ جنب کو قراءت جائز ہی کیونکہ کفار تو سب جنب ہی ہین اگر بیان کیا جاوے کہ اس سے استلزام جواز قراءت کا نص سے ہوا نہ استنباط سے۔ جواب یہہ کہ حضرت کا مکتوب دو آیت کو شامل نہین تھا پس اسکا پڑھنا اور چھونا درست ہی کیونکہ تفسیر مین بعض قرآن کا ذکر کیا جاوے تو اسکا پڑھنا اور چھونا جنب کو منع نہین جمہور کے پاس کیونکہ وہان مقصود تلاوت نہین۔

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي عطاء نے جابر بن عبد اللہ سے نقل کی کہ بی بی عائشہ حائضہ ہوئین۔ پس حضرت کے حکم سے حج کے مناسک ادا کئے انہین تو اذکار و ادعیہ ادا کئے مگر طواف کعبہ اور نماز ادا نہ کئے وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور حکم نے کہا مین ذبح کرتا ہون جس حال مین کہ جنب ہون۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ اور مت کھاؤ اس چیز کو جس پر ذکر نہین کیا گیا ہی نام اللہ تعالی کا۔ یعنے حکم کہتا ہی کہ مین جنابت کی حالت مین ذبح کرتا ہون اور اللہ تعالی کا نام لیتا ہون اور مفسرین کا اتفاق ہی کہ لَا تَأْكُلُوا سے لا تذبحوا مراد ہی۔ پس لازم ہی کہ ذبح کے وقت نام خدا کا لیو۔ بخاری رح جمہور علما کے برخلاف قرأت قرآن اور ذکر اللہ تعالی کا مطلق بلا تفصیل کثیر و قلیل کے اور بلا فرق عمد و سہو کے حائضہ اور جنب کے لئے جائز رکھا۔ اور اسپر آثار مذکورہ کی دلیل لائے لاکن اسکے سب استدلال مین محل سخن ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اجماع مفسرین سے لا تذبحوا مراد ہی ظاہر یہہ ہی کہ جسپر نام خدا عمدا یا سہوا ترک کیا جاوے وہ حرام ہی اسیکے طرف گئے داؤد رح اور امام احمد اور امام مالک و شافعی کے پاس حرام نہین کیونکہ وے کہتے ہین کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذبیحہ مسلم کا حلال ہی اگرچہ نام خدا نہ لیا جاوے اور امام اعظم نے فرق کیا ہی درمیان عمد اور نسیان کے اور جسپر نام خدا نلیا جاوے اس سے مردار جانور بھی تاویل کئے ہین بعضون نے کہا یا وہ چیز ہی جسپر غیر خدا کا نام لیا گیا اور بخاری کے استدلال مین نزاع ہی **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا

بدعین

بسرف

ان لا تطوفي

يُبْكِيكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اَنِّي لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ سے نقل کی ہی کہ نکلین ہم ازواج رسول ذکر نہین کرتے مگر حج کا - پس جب منزل سرف مین پہنچین مین حائضہ ہوئی پھر پیغمبر خدا تشریف لائے اور مین رو رہی تھی فرمایا کیا چیز تجھکو رولاتی ہی - مین نے کہا واللہ دوست رکھتی ہوں کہ اس سال قصد حج کا نکرتی - تب فرمایا شاید کہ توحیض کی - مین نے کہا ہان - فرمایا تحقیق یہہ ایک چیز ہی کہ اللہ نے اسکو دختران آدم پر لکھا ہی - یہہ بات بی بی کی تسلی کے لئے فرمایا - اور اسمین یہہ بھی اشارہ ہی کہ جب یہہ فعل الٰہی ہی اسکو مکروہ نرکھے - پس فرمایا کہ حج کے مناسک جو حاجیان ادا کرتے ہین تو بھی ادا کر - مگر کعبۃ اللہ کا طواف نکر یہان تک کہ تو پاک ہو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ پاکی سے خون بند ہونا اور غسل ہر دو مراد ہی کیونکہ ایک حدیث آئی ہی کہ طواف بیت اللہ نماز ہی اسمین [illegible] نماز کے [illegible] کے [illegible] متعلق [illegible] کو بعد خون بند ہونے کے اگر غسل نکرے لا کہا انکے پاس بھی اصح غسل کا وجوب ہی اگر ایسے غسل طواف کرے قربانی واجب ہی [illegible] جیسا کہ مروی ہی ابن عباس سے **باب** الاستحاضة یہہ باب استحاضہ کا ہی - استحاضہ روان ہونا ہی خون کا - عورت کی فرج سے حیض کے غیر ایام میں [illegible] خون رحم سے نہین نکلتا ہی - بلکہ ایک رگ سے جو رحم کے نزدیک ہی اسکو ذال معجمہ عاذل کہتے ہین **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن هشام عن ابیه عن عائشة انها قالت قالت فاطمة بنت ابی حبیش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انی لا اطهر افادع الصلوٰة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیس بالحیضة فاذا اقبلت الحیضة فاترکی الصلوٰة فاذا ذهب قدرها فاغسلی عنک الدم وصلی بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے پیغمبر خدا سے کہا یا رسول اللہ مین پاک نہین ہوتی ہوں ہمیشہ خون جاری ہی آیا نماز چھوڑ دون - حضرت نے فرمایا یہہ ایک رگ ہی کہ اوس سے خون روان ہوتا ہی اور وہ حیض نہین کہ نماز چھوڑنیکا سبب ہو - پس جبکہ حیض پیش آوے نماز چھوڑ دو اور جبکہ اسکا مقدار یعنے عادت کے ایام جاوے تو اپنے خون کو دھو اور نماز پڑھ - ظاہر حدیث مطلق ہی جو نماز کہ چاہے پڑھے وقتیہ ہو یا فائتہ یا نفل اور اس حدیث مین غسل کا قید نہین ہی یہی مذہب ہی حنفیہ کا کہ جب وقت نماز کا پہنچے استحاضہ والی عورت وضو کرے اور اوس وضو سے فرائض اور نوافل جو چاہے پڑھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ شافعیہ کے پاس ایک فرض سے زیادہ ادا نکرے ادا یا قضا کیونکہ ایک فریضہ سے فراغ کے بعد پہلا وضو باقی نہین رہتا ہی کیونکہ اسکی طہارت کا اعتبار ضرورۃ ہی اور امام مالک کے پاس ہر نماز کو وضو مستحب ہی جب تک حدث نرسے وضو واجب نہین کیونکے پاس استحاضہ کا خون شکننده وضو نہین **باب** غسل دم المحيض یہہ باب خون حیض دہونے کے بیان مین ہی -

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن هشام عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر انها قالت سألت امرأة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ارأیت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحیضة کیف تصنع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احداکن الدم من الحیضة فلتقرصه ثم لتنضحه بماء ثم لتصلی فیه بی بی اسماء نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ خبر دیجئے کہ ہمارے سے کسی عورت کے کپڑے کو جب خون حیض کا پہنچے کسطرح پاک کیا چاہئے آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے سے کسیکے کپڑے کو خون حیض پہنچے تو چاہئے کہ اسکو رگڑے اور اپنے ناخن سے چھیلے - پھر پانی سے دہوے یعنے تھوڑا تھوڑا پانی ڈالے اور دہونے کے وقت سر انگشت سے ملے کہ اس صورت مین بہت پاک ہوتا ہی - پس اس کپڑے سے نماز پڑھے **حدثنا** اصبغ قال اخبرنی ابن وهب قال حدثنی عمرو بن الحارث عن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن ابیه عن عائشة قالت کانت احدانا تحیض ثم تقترص الدم من ثوبها عند طهرها فتغسله وتنضح علی سائره ثم تصلی فیه بی بی عائشہ خبر دیتی ہین کہ تھی ہمارے سے کوئی عورت جب حیض کرتی تو اسکو یعنے اسکے خون کو جو کپڑے پر خشک ہوا ہے انگلیون سے ملتی اپنے حیض سے پاک ہونیکے وقت - اور بعض روایات مین عند طہرہا آیا ہی تب ضمیر کپڑے کی طرف راجع ہوتی ہی - یعنے کپڑے کو پاک کرنے کے وقت ملتی - پھر اسکو دہوتی تھی پھر باقی کپڑے پر پانی ڈالتی عدم طہارت کا وسوسہ دفع ہونے کے لئے - پھر اس کپڑے سے نماز پڑھتی تھی **باب** الاعتکاف للمستحاضة یہہ باب استحاضے والی عورت معتکف ہونیکے حکم مین ہی -

حدثنا اسحاق بن الواسطی قال حدثنا خالد بن عبد اللہ عن خالد عن عکرمة عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف معہ بعض نسائہ وھی مستحاضة ترى الدم فربما وضعت الطست تحتھا من الدم بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت کے ساتھ آپکے بی بیون سے بعض معتکف ہوئین اپکی مسجد مین - وہ کون بی بی تھین سو اسمین اقوال مختلف آئی ہین - مختار شیخ ابن حجر کا یہہ ہی کہ وہ بی بی ام سلمہ تھین چنانچہ بعض روایات مین تصریح انکے نام کی آئی ہی - اور امام سیوطی بھی اسکی تصحیح کی ہی اور وہ بی بی اعتکاف مین مستحاضہ تھین خون دیکھا کرتین - اور اکثر اوقات اپنے نیچے طشت رکھا کرتین بسبب خون جاری ہونے کے وزعم عکرمة ان عائشة رأت ماء العصفر فقالت کأن ھذا شیئ کانت فلانة تجدہ اور عکرمہ نے کہا کہ بی بی عایشہ نے دیکھا آب عصفر کو - عصفر ایک قسم کا گھانس ہوتا ہی - اور صراح مین لایا ہی کہ عصفر رنگ سرخ ہی - پس بی بی عایشہ نے کہا کہ یہہ ایک چیز ہی کہ فلان عورت پاتی تھی یعنے فلان عورت کے استحاضے کا خون اس رنگ پر تھا **حدثنا** قتیبة قال حدثنا یزید بن زریع عن خالد عن عکرمة عن عائشة قالت اعتکفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأة من ازواجہ فکانت ترى الدم والصفرة والطست تحتھا وھی تصلی بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت کے ساتھ آپکے ازواج سے ایک بی بی معتکف ہوئین جو مستحاضہ تھین پس خون دیکھا کرتی اور وہ زرد رنگ تھا اور طشت انکے نیچے رہا کرتا اور وہ نماز پڑھا کرتی تھی **حدثنا** مسدد قال حدثنا معتمر عن خالد عن عکرمة عن عائشة ان بعض امھات المؤمنین اعتکفت وھی مستحاضة اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا

باب ھل تصلی المرأة فی ثوب حاضت فیہ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ آیا عورت نماز پڑھے اس کپڑے میں جو حیض کی ہو - یعنے کیا یہہ بات جائز ہی **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا ابراھیم بن نافع عن ابن ابی نجیح عن مجاھد قال قالت عایشة ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیہ بی بی عایشہ نے کہا ہمارے کسی عورت کو ایک کپڑے کے سوا نہین تھا کہ اسمین حیض کرتی اور وہ جو ام سلمہ کی حدیث مین مذکور ہوا کہ علیحدہ کپڑے مخصوص ایام حیض کے لئے رکھی تھین - شاید یہہ بات دوسرے وقت پر ہوگی اور تنگی کے دنون مین ایک جفت لباس کے سوا نہوگا - اسکے بعد جب فی الجملہ کچھہ وسعت ہوئی مگر لباس رکھے ہون - یا بی بی عایشہ کا قول باعتبار اکثر عورات کے ہوگا **مترجم** کہتا ہی کہ فتح الباری مین کہا کہ یہہ بھی احتمال ہی کہ ایک کپڑے سے مراد ایام حیض مین پہننے کے مخصوص کپڑے ہون نہ لباس ایام طہر کا پس موافقت ہوتی ہی اس صورت مین حدیث ام سلمہ کے ساتھ فاذا اصابہ شیئ من دم قالت بریقھا فمصعتہ بظفرھا جب اس کپڑے کو کچھہ خون پہنچتا تو اسپر لعاب دہن کا ڈالتی پھر اپنے ناخنون سے اسکو ملتی لکھے ہین کہ خون اپنے لعاب سے تر کرنا اور ناخن سے ملنا اگر لہو تھوڑا ہو تو عفو تھا اسکا دہونا واجب نتھا اور یہہ بھی ہو سکے کہ لعاب سے تر کئے پر اسکو پانی سے بھی دہوتی ہون اور یہہ تو صحت کو پہنچا ہی کہ خون جب زیادہ ہو دہو یا کرتے تھے جیسا کہ احادیث گذشتہ سے معلوم ہوا - لیکن اس حدیث مین مذکور نہین واللہ اعلم - اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ وہی ہی کہ اس وقت عورتونکو ایک کپڑے کے سوا نہین تھا - پس بالضرور پاک ہونے کے بعد اسی کپڑے سے نماز پڑھتی تھین اور سابق کی حدیثون مین صریح آیا ہی کہ خون حیض سے کپڑا دہونے کے بعد اس کپڑے سے نماز ادا کرنے پر عورتین مامور تھین - عجب ہی کہ وہی حدیثین اس باب مین بھی نہین لائین **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ بیہقی نے کہا کہ خون جب لعاب سے مخلوط ہوا اسکے باب مین نظر باقی ہی علما کہا ہی کہ وہ عفو نہین تھا کہ اسی کپڑے سے نماز پڑھنا ثابت ہو - اور اس مین حجت نہین اس شخص کو جو جائز رکھا ہی زائل کرنا نجاست کا غیر آب سے کیونکہ بی بیون نے جو لعاب سے خون کو زائل کیا سو اسکا اثر دور کرنا مقصود تھا نہ پاک کرنا -

باب الطیب للمرأة عند غسلھا من المحیض

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ حیض سے غسل کرنے کے وقت عورت خوشبو کا استعمال کرنا جائز ہی **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الوھاب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن حفصة عن ام عطیة قالت کنا ننھی ان نحد علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعة اشھر وعشرا ولا نکتحل ولا نتطیب ولا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطھر اذا اغتسلت احدانا من محیضھا فی نبذة من قسط اظفار وکنا ننھی عن اتباع الجنائز ام عطیہ نے کہا کہ تھین ہم عورتین منع کی گئین اسبات سے کہ مردے پر تین دن سے زیادہ ترک زینت کرین مگر شوہر کی موت پر چار مہینے اور دس رات دن - یعنے مردے کے سوا اپنے اقربا سے کسی کے

فقصعتہ

کست
قسط

موت پر تین دن ترک زینت کریں اس سے زیادہ منع تھا۔ مگر شوہر کی موت پر چار مہینے دس روز و شب اور یہہ کہ ہم سرمہ نہ لگاوین اور پوشاک رنگین نہ پہنیں مگر جامۂ عصب جو بردیمانی ہی کہ اسکے تاگے کو رنگ دیکے بنتے ہے اور ہم رخصت دی گئی تھیں حیض سے غسل کرنیکے وقت خوشبوئی کے استعمال پر تھوڑی قسط ہندی سے۔ اظفار ایک نوع ہی خوشبوئی کی کہ مرد کے ناخن کے شکل پر رہتی ہی کہ اکثر عورات اسکا استعمال کرتی ہیں اور سر کے بال پر ملتے ہیں اور ہم منع کی گئیں تھیں جنازے کے ہمراہ جانے سے قَالَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت کی ہشام بن حسان نے حفصہ سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے یہہ مقولہ ایک نوع ہی متابعت سے کہ لفظ روایت سے لایا ہی

بَاب دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ عورت جب حیض سے پاک ہو اسکو اپنا ملنا مستحب ہی وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ اور اس بیان میں ہی کہ کسطرح دہووے اور کسطرح روئی یا پارچۂ مشک آلودہ پھر پاک کرے اس سے اثر خون کا **حَدَّثَنَا** يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي بِهَا بی بی صفیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے غسل حیض سے سوال کیا تو اسکو حکم فرمایا کہ کسطرح غسل کرتی ہی ایک مشک آلود کپڑا لے پس اس سے پاک کر۔ اس عورت نے عرض کی کہ میں کسطرح پاک کروں فرمایا اس کپڑے سے پاک کر۔ پھر اسنے کہی کسطرح پاک کروں تب فرمایا سبحان اللہ یعنے اسکی بے سمجھی کے سبب تسبیح کہے اور فرمایا اسکو پاک کر فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ یہہ مقولہ بی بی عائشہ کا ہی کہ کہا کہ میں نے اس عورت کو اپنے طرف کھینچا اور اس سے بولی کہ لہو کے نشان کو اس کپڑے سے نکال جہاں کہ پایا جاوے یا پاک کر کپڑے سے اندرون شرمگاہ **مترجم** کہتا ہی کہ یہاں مستنبط ہوی یہہ بات کہ پوشیدہ امور میں عالم جواب کنایہ سے دے سکتا ہی اور حضرت کے حسن خلق اور نہایت حلم و حیا پر دلالت ہی قسطلانی

بَاب غُسْلِ الْمَحِيضِ یہہ باب بیان میں غسل حیض کے ہی **حَدَّثَنَا** مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَى فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس حدیث کا اور حدیث سابق کا ایک ہی مطلب ہی

بَاب امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ یہہ باب عورت حیض سے غسل کرنے کے وقت اپنے سر کو کنگھی کرنیکے بیان میں ہی **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ بی بی عائشہ نے کہا کہ میں نے احرام باندھا اور لبیک سے اپنی آواز بلند کی حضرت کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور سوق ہدی نہیں کی تھی پھر اشارے سے کہا کہ وہ حیض کی اور پاک نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ عرفہ کی رات آئی **مترجم** کہتا ہی کہ یہاں دلالت ہی اس بات پر کہ بی بی کے ایام عذر تین ہی دن تھے کیونکہ ذی حجہ کی پانچویں کو داخل مکہ ہوی اس روز سرف میں بی بی پر حالت حیض ظاہر ہوئی اور عرفہ کے روز پاک ہوئیں۔ اور دلیل اسپر کہ بی بی اس روز حائضہ ہوی سو حدیث آگے آتی ہی۔ پس بی بی عائشہ نے کہا یا رسول اللہ یہہ شب عرفہ ہی۔ اور میں نے تمتع کیا تھا عمرے کے واسطے تب حضرت نے انکو فرمایا کہ اپنے چوتی کے بال کھولدے اور کنگھی کر اور عمرے کا عمل چھوڑدے بی بی کہتی ہیں کہ میں نے سر کے بال کو نقض کیا اور کنگھی کی اور عمرے سے باز رہی پھر جب میں نے حج ادا کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کو شب حصبہ حضرت کا حکم ہوا سو انہنے عمرہ ادا کروایا موضع تنعیم سے جاکر اس عمرے کے جو میں اس بار رہی تھی یعنے منفرد عمرے کا احرام باندھا تھا سو حیض مانع ہونے سے ناقص ہوا تھا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ عمرے کے افعال چھوڑنے کے لئے جو حضرت نے فرمایا اس سے مراد عمرے سے باہر آنا نہیں کیونکہ حج و عمرے سے باہر نہیں ہوسکتے ہیں جب تک حلال نہوں

باب نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيْضِ یہ باب عورت غسل حیض کرنے کے وقت اپنے مو سر نقض کرنے یعنے چوٹی کے بال کھولنے کے بیان میں ہی کہ وہ واجب ہی یا نہ

حدثنا عُبَيْدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ اَخِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ مَعَهٗ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِيْ

بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ نکلے ہم قریب ہلال ماہ ذو الحجہ کے پس پیغمبر خدا نے فرمایا جو کوئی دوست رکھے اسبات کو کہ احرام باندھے عمرے کا تو باندھ لے۔ پس تحقیق اگر مین ہدی نہ بھیجا ہوتا البتہ احرام عمرے کا باندھا ہوتا **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت نے ہدی کو عمرے کا احرام نہ باندھنے کی علت جو ٹھہرائی اسلئے ہی کہ صاحب ہدی کو حلال ہونا جائز نہین جب تک نحر نکرے اور نحر نحر کے روز ہی کرنا ہی بخلاف متمتع کے کہ وہ عمرے سے حلال ہوسکتا ہی اُسکے آگے قسطلانی۔ پس بعضے صحابہ نے عمرے کا احرام باندھا اور بعضے حج کا بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا پس پایا مجھہ کو عرفے کا دن حالانکہ مین حائضہ تھی۔ سو حضرت سے مین نے شکایت کی تو فرمایا چھوڑ دے عمرہ کے فعال اور بال کھولدے اور کنگھی کر اور احرام باندھ حج کا عمرے کے ساتھ یا پہلے عمرے کی جاپر۔ پس مین نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ جب آئی شب حصبہ تو حضرت نے میرے ہمراہ میرے برادر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کو تنعیم کی طرف بھیجا۔ پھر مین نے عمرے کا احرام باندھا۔ بدلے مین اس عمرے کے کہ جسکا احرام مین نے آگے باندھا تھا اور اسکے اتمام کرنے کے لئے حیض مانع ہوا **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت حج سے فارغ ہوکر پھر عمرے کی تجدید کروائی حالانکہ حج کے ضمن مین عمرہ بھی ادا ہوا تھا سو سبب یہہ ہی کہ بی بی نے آگے منفرد عمرہ کا احرام باندھا تھا اور اب پھر ارادہ کیا کہ منفرد عمرہ بجالاوے تا عبادت کی زیادتی ہو جیسے دوسرے ازواج مطہرہ حضرت کی بعد فراغ حج عمرہ بجالائین قسطلانی قَالَ هِشَامٌ وَّلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ ہشام نے کہا کہ ان امور مین کسی کے لئے بھی نہ ہدی تھی نہ صوم نہ صدقہ اور تطبیق اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ یہہ ہی کہ اس مین نقض موے سر غسل حیض کے وقت آیا ہی۔ اور اس حدیث مین نقض غسل احرام کے واسطے ہی کہتے ہین کہ جب نقض کا حکم غسل احرام کے وقت فرمایا ہو۔ غسل حیض کے وقت بطریق اولی ہوگا **مترجم** کہتا ہی کیونکہ غسل احرام سنت ہی اور غسل حیض فرض۔ اور ابن عمر وجوب نقض کے قائل ہین امام احمد اور حسن و طاؤس نے حائضہ کے باب مین واجب کہا نہ جنب کے لئے لاکن ایک جماعت نے ترجیح رکھا ہی استحباب کو ہر دو مین اور جمہور نے بھی عدم وجوب پر استدلال کیا ہی حدیث ام سلمہ کہ اسنے کہا کہ میری چوٹی انوہی کیا اسکو کھولون غسل جنابت کے لئے حضرت نے فرمایا نہین رواہ مسلم اور علما نے اس حدیث عائشہ کو بھی نقض موے استحباب پر حمل کیا تا جمع حاصل ہو ہر دو روایت مین ہان نقض تکئے سو یعنے بال نہ کھولے سو پانی نہ پہنچا ہو تو بن مو تک کھولنا واجب ہی قسطلانی

باب مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ یہہ باب تفسیر مین لفظ مخلقہ کے ہی جو حقتعالی فرمایا مخلقہ اسکو کہتے ہین کہ جسکی خلقت کامل اور تمام ہوئی ہو۔ صاحب کشاف نے مخلقہ کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ برابر کیا گیا ہی۔ اور بلا عیب و نقصان ہی

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهٗ انس بن مالک سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر اللہ عز و جل عورت کے رحم پر ایک فرشتہ کو سونپا ہی۔ وہ فرشتہ کہا کرتا ہی ای پروردگار تونے آب منی سے رحم مین نطفہ بنایا۔ ای پروردگار تونے علقہ یعنے خون بستہ بنایا۔ ای پروردگار تونے گوشت کا پارہ بنایا ہر ایک چیز بننے کے لئے چالیس چالیس روز کا فاصلہ ہی۔ پس جب اللہ تعالی کسی کی تخلیق چاہتا ہی تو اسکی خلقت کو رحم مین پوری کرتا ہی اور جسکی تخلیق نہ چاہا اسکی خلقت نطفہ سے علقہ علقے سے مضغہ اسیطرح مرتب نہین کرتا ہی۔ مخلق و غیر مخلق باعتبار اسیکے ہی یہہ حدیث ایسکے باعتبار ترجمہ باب کے ساتھہ مطابق ہوئی **مترجم** کہتا ہی کہ بخاری نے اس بیان کو ابواب حیض مین اس لئے لایا کہ معلوم ہو کہ حاملہ کا خون حیض نہین بلکہ وہ غذا ہی بچے کی اگر حمل تمام ہوا اور اگر ناتمام ہو تو بھی وہ حکم مین بلکہ ہی پھر وہ حیض کیونکر ہو یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ و احمد حنبل و اوزاعی اور ثوری کا۔ اور امام شافعی کے پاس اسکو حیض کا حکم ہی اور اسکا جواب دیا گیا ہی کہ حاملہ حائضہ ہو تو اسکی برات ہی نہوگی قال ذکرامہ

الجزء الثانی

أُنْثیٰ شَقِیٌّ أَمْ سَعِیْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَالْأَجَلُ فَیُکْتَبُ فِیْ بَطْنِ أُمِّهٖ وہ فرشتہ پوچھتا ہی کہ یہ مرد ہی یا عورت بدبخت ہی یا نیک بخت اس مخلوق کی تقدیر کیا
ہی - پس کیا ہی اسکی روزی کہ اس سے زندگانی کرے - اور کیا ہی اسکی مدت حیات - تب اسکے ماکے شکم مین لکھا جاتا ہی یا اسکی پیشانی پر کہ وہ سعید ہی یا شقی - اور اسکی روزی
ایسی ہی اور اسکی مدت حیات اتنی ہی **باب** کَیْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ یہ باب اس بیان مین ہی کہ حائضہ کا احرام اور عمرہ صحیح ہی یا نہ **حدثنا**
یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ حدیث کی ہم سے یحیی بن بکیر نے کہا کہ حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے عقیل سے اور وہ ابن شہاب (زہری)
سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بی بی نے کہا کہ نکلے ہم مدینے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع مین اور ہم سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا فَقَدِمْنَا
مَکَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ یُهْدِ فَلْیَحْلِلْ پھر آئے ہم مکہ معظمہ کو پھر حضرت نے فرمایا جسنے عمرے کا احرام
باندھا اور ہدی نہ لایا تو آگے روز نحر کے حلال ہو جاوے یعنے احرام توڑدے حج کا احرام باندھے تک وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰی فَلَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ بِنَحْرِ
هَدْیِهٖ اور جسنے عمرے کا احرام باندھا اور ہدی لایا پس حلال ہووے یہان تک کہ عید کے روز اپنی ہدی کی قربانی سے حلال ہو وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْیُتِمَّ حَجَّهٗ اور جسنے حج کا
احرام باندھا تو چاہیے کہ اپنے حج کو تمام کرلے خواہ اسکے ساتھ ہدی رہا یا نہ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ
إِلَّا بِعُمْرَةٍ بی بی عائشہ نے کہا کہ مجھکو ایام ظاہر ہوے اور مین عرفے کے روز تک عذر مین ہی رہی اور نہین تھا احرام میرا مگر عمرے کا فَأَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِیْ وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُکَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ حَتّٰی قَضَیْتُ حَجِّیْ پھر حکم کیا مجھے آنحضرت نے کہ مو سر نقض کرون اور کنگھی
کرون اور احرام باندھون حج کا اور چھوڑ دون عمرہ - پھر مین نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ادا کیا مین حج اپنا فَبَعَثَ مَعِیْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِیْ بَکْرٍ وَأَمَرَنِیْ أَنْ
أَعْتَمِرَ مَکَانَ عُمْرَتِیْ مِنَ التَّنْعِیْمِ پھر حضرت نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن کو تنعیم تک روانہ کرکے مجھے حکم کیا کہ عمرہ بجالاون مین بدلے مین اس عمرے کے کہ جسکا
احرام مین نے آگے باندھا تھا **باب** إِقْبَالِ الْمَحِیْضِ وَإِدْبَارِهٖ یہ باب حیض کے اقبال و ادبار یعنے آنے اور جانے کے بیان مین ہی وَکُنَّ نِسَاءٌ یَبْعَثْنَ إِلٰی عَائِشَةَ
بِالدُّرْجَةِ فِیْهَا الْکُرْسُفُ فِیْهِ الصُّفْرَةُ اور بعض عورات بھیجا کرتی تھین بی بی عائشہ کے پاس وہ کپڑا جسمین روئی رہتی اور اسپر پیلا داغ رہتا جو نشان ہی خون
حیض کا فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰی تَرَیْنَ الْقَصَّةَ الْبَیْضَاءَ تُرِیْدُ بِذٰلِکَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَیْضَةِ بی بی عائشہ انہین کہلا بھیجتی کہ جلدی نکیجو تا کہ سفیدی
نہ دیکھو مراد بی بی کی اس سے طہر کی علامت ہی کہ حیض بند ہونیکی علامت وہی کہ سفیدی ظاہر ہو وَبَلَغَ ابْنَةَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً یَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِیْحِ
مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَنْظُرْنَ إِلَی الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا کَانَ النِّسَاءُ یَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَیْهِنَّ زید بن ثابت کی دختر ام کلثوم کو یہ بات پہنچی کہ بعض
عورتین طلب کرتی ہین چراغ آدھی رات کو نظر کرتی ہین پاکی کی طرف - پھر اسنے کہا کہ نہین تھین عورتین کرین ایسا اور پوشیدہ ہے وہ اسپر بسبب تاریکی شب کے خالص سپیدی
فرق نہین کیجاتی پس وے طہر کا گمان کرتی ہین حالانکہ وہ طہر نہین اور نماز پڑھتی ہین آگے طہر کے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِیْ حُبَیْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ان دونون نے کہا کہ جناب
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ فاطمہ بنت حبیش مستحاضہ ہوتی سو اسنے حضرت سے اس باب مین سوال کیا فَقَالَ ذٰلِکَ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ فَإِذَا
أَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ حضرت نے فرمایا کہ وہ خون ایک رگ کا ہی اور حیض نہین جب تجھے حیض نمود ہو چھوڑدے
نماز اور جب بند ہو جاوے غسل کر اور نماز پڑھ - قسطلانی نے کہا کہ یہ بات استحاضہ مین ہر نماز کے لئے تکرار غسل کی مقتضی نہین بلکہ ایک ہی غسل اس ہی - یہان یہ ایراد نہین کرسکتے
ہین کہ ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی - کیونکہ اس ایراد کا جواب ہو چکا ہی کہ یا وہ ایسی تھی کہ اسپر تکرار غسل واجب تھا کہ ہر نماز کے وقت خون بند ہونیکا احتمال تھا - یا از راہ
تطوع تازہ تازہ غسل کرتی تھی نہ از راہ وجوب امام شافعی نے اسی سے نقل کیا **باب** لَا تَقْضِی الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ یہ باب تو ہین ہی نہ ادا کرے حائضہ
عورت نماز وَقَالَ جَابِرٌ وَأَبُوْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ جابر اور ابو سعید نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہی کہ چھوڑ اپنا حائضہ
عورت نماز - ترک نماز کا حکم تا زم کرتا ہی اسبات کو کہ نماز قضا بھی ادا نکرے کیونکہ جب شارع ترک کا حکم کرے پھر اسکا فعل اور اسکی قضا واجب نہین **حدثنا**

موسى بن اسمعيل قال حدثنا همام قال حدثنا قتادة قال حدثتني معاذة ان امرأة قالت لعائشة اتجزي احدنا صلاتها
اذا طهرت فقالت احرورية انت كنا نحيض مع النبي صلى الله عليه وسلم فلا يأمرنا به او قالت فلا نفعله موسی ابن اسمعیل نے
ہمام سے اور وہ قتادہ سے اور وہ معاذہ سے نقل کی کہ اسنے کہا کہ ایک عورت بی بی عائشہ سے پوچھی کیا ہمارے سے کوئی پاک ہوئی بعد قضا نماز ادا کرے۔ بی بی نے اسکو فرمایا کہ کیا تو حروریہ
ہی۔ اور ہم حضرت کے وقت حائضہ ہوتے تھے لیکن حضرت نے کبھی قضا نماز ادا کرنے حکم نفرمایا۔ یا ہم قضا ادا نہین کرتے تھے۔ حروریہ نسبت ہی حروراء کیطرف جو ایک قریہ ہی قریب
کوفے کے کہ خوارج پہلے وہین جمع ہوئے تھے اور خارجیون کے پاس حائضہ عورت پر پاک ہوی بعد قضا نماز ادا کرنی واجب ہی حالانکہ وہ اجماع کے خلاف مین ہی بی بی عائشہ نے جو
اسکو کہا کہ کیا تو حروریہ ہی یعنے کیا تو خارجیہ ہی جو ایسا کہتی ہی **باب** النوم مع الحائض وهي في ثيابها یہہ باب حائضہ عورت کے ساتھ سونے کے
بیان مین ہی درحالیکہ وہ اسی کپڑے مین رہے جو حیض کے لئے مقرر ہی **حدثنا** سعد بن حفص قال حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة
عن زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام سلمة قالت حضت وانا مع النبي صلى الله عليه وسلم في الخميلة فانسللت
فخرجت منها فاخذت ثياب حيضتي فلبستها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انفست قلت نعم
فدعاني فادخلني معه في الخميلة اس عبارت کا ترجمہ باب من سمى النفاس حيضا مین گذرا قالت وحدثتني ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان يقبلها وهو صائم بی بی زینب نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ نے مجھ سے حدیث کی کہ مقرر پیغمبر خدا بوسہ دیتے مجھے حالانکہ وہ صائم رہتے وكنت
اغتسل انا والنبي صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من الجنابة اس عبارت کا ترجمہ بھی مکرر گذرا ہی **باب** من اتخذ ثياب
الحيض سوى ثياب الطهر یہہ باب بیان مین اسکے ہی کہ حیض کے لئے کپڑے علحدہ رکھے طہر کے کپڑون کے سوائے **حدثنا** معاذ بن فضالة
قال حدثنا هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن زينب بنت ابي سلمة عن ام سلمة قالت بينا انا مع النبي صلى الله
عليه وسلم مضطجعة في خميلة حضت فانسللت فاخذت ثياب حيضتي فقال انفست فقلت نعم فدعاني
فاضطجعت اس حدیث کا ترجمہ بھی مکرر مذکور ہوا **باب** شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين یہہ باب بیان مین حاضر ہونے حائضہ
کے ہی مصلاے عیدین مین۔ اور دعا مین مسلمانون کے استسقاء وغیرہ کے لئے ويعتزلن المصلى اور گوشہ لیتے مین مصلے سے **حدثنا** محمد بن سلام
قال اخبرنا عبد الوهاب عن ايوب عن حفصة قالت كنا نمنع عواتقنا ان يخرجن في العيدين بی بی حفصہ نے کہا کہ تھے ہم منع کرتے
ہماری چھوکریون کو جو جوانی کے قریب پہنچی ہون یا جوان ہوی ہون اس بات سے کہ عیدین کے لئے نکلین فقدمت امرأة فنزلت قصر بني خلف فحدثت
عن اختها وكان زوج اختها غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة وكانت اختي معه في ست قالت كنا
نداوي الكلمى ونقوم على المرضى فسالت اختي النبي صلى الله عليه وسلم اعلى احدانا بأس اذا لم يكن لها جلباب ان لا
تخرج پس ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف مین جو بصرے مین ہی اتری۔ اور اپنی بہن سے حدیث کی اور اسکی بہن کا شوہر بارہ غزوات مین حضرت کے ہمراہ رکاب تھا اور کفار
سے جنگ کیا تھا۔ اور میری بہن چھ غزوات مین حاضر تھی سو کہتی تھی کہ تھیں ہم عورتین زخمیون کا علاج کرتین اور بیمارون پر قیام کرتین یعنے انکی تیمارداری اور سدوا کرتین۔ سو
میری بہن نے حضرت سے پوچھا آیا ہمارے سے کسی عورت کو اگر چادر نہو اور وہ عیدین کے لئے نہ نکلے تو اسپر کچھ گناہ ہی قال لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد
الخير ودعوة المؤمنين فرمایا کہ پہنادے اسکو اسکی ہمراہ رہنے والی اپنی چادر یا اپنی حاجت سے زیادہ رکھتی ہو تو ایک چادر اسکو عاریت دیوے اور مشاہد خیر مین حاضر ہووے
جیسے سماع حدیث اور وعظ و نصیحت اور بیمارونکی عیادت اور مسلمانون کی دعا مین شریک ہووے فلما قدمت ام عطية سألتها أسمعت النبي صلى الله
عليه وسلم فقالت بابي نعم وكانت لا تذكره الا قالت بابي بی بی حفصہ کہتی ہین کہ مین جب ام عطیہ کے پاس آئی تو اس سے پوچھی کہ آیا تو نے سماعت
کی ہی پیغمبر خدا سے۔ پس وہ کہنے لگی کہ فدا ہووے میرا باپ پیغمبر خدا پر ہان مین نے آپ سے سماعت کی ہی۔ اور تھی ام عطیہ جب حضرت کا ذکر کرتی تو کہتی کہ فدا ہووے میرا باپ حضرت پر
سمعته يقول يخرج العواتق وذوات الخدور او العواتق ذوات الخدور والحيض وليشهدن الخير ودعوة المؤمنين

ن فتلبسها
ن قالت
ن الخدر

وَیَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی مین حضرت سے سماعت کی ہی کہ فرماتے تھے کہ نوجوان پردہ نشین اور حائضہ عورتین مجالس خیر مین حاضر ہووین اور مسلمانون کی
دعا مین شریک ہووین اور حائضہ عورتین مصلّا سے گوشہ لین - خدر گھر کے کونے کو کہتے ہین کہ اسپر پردہ ڈالتے اور باکرہ لڑکیان وہان بیٹھتے ہین قَالَتْ حَفْصَةُ
فَقُلْتُ الْحُیَّضُ فَقَالَتْ اَلَیْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَکَذَا وَکَذَا حفصہ کہتی ہین کہ مین نے بطور انکار کے ام عطیہ سے کہا کیا عورات حائضہ بھی حاضر ہووین -
تب ام عطیہ نے کہا کیا نہین حاضر ہوتی ہین عورات حائضہ عرفے مین اور منا مین اور مزدلفہ مین - اور ایسے ہی دوسری جگہون مین جیسے نماز استسقا وغیرہ مین بَابُ
اِذَا حَاضَتْ فِیْ شَهْرٍ ثَلٰثَ حِیَضٍ وَمَا یُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِی الْحَیْضِ وَالْحَمْلِ وَفِیْمَا یُمْکِنُ مِنَ الْحَیْضِ یہہ باب تو ہین کے ساتھ آیا ہی کہ جب عورات
ایک مہینے مین تین بار حیض دیکھے - اور بیان اس چیز کا کہ تصدیق کی جاتی ہین عورتین حیض کے اور حمل کے بیچ مین اس چیز مین کہ ممکن ہو حیض سے لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ
اَنْ یَکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْ اَرْحَامِهِنَّ دلیل سے اس آیت قرآنی کے کہ حلال نہین عورتونکو کہ چھپا وین اس چیز کو جو پیدا کیا اللہ نے اُنکے رحمون مین فرزند سے اور حمل
واسطے عدت اور رجعت کے - اور یہہ آیت دلیل ہی اسبات پر کہ حیض اور حمل کے اظہار مین عورت کا قول مقبول ہی وَیُذْکَرُ عَنْ عَلِیٍّ وَشُرَیْحٍ اِنِ امْرَأَةٌ جَاءَتْ بِبَیِّنَةٍ
مِنْ بِطَانَةِ اَهْلِهَا مِمَّنْ یُرْضٰی دِیْنُهٗ اَنَّهَا حَاضَتْ فِیْ شَهْرٍ ثَلٰثًا صُدِّقَتْ اور ذکر کیا جاتا ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اور قاضی شریح کہ معتبر ایک
عورت اپنے مخصوص گواہون کے ساتھ آئی ایسے گواہ کہ پسند کیا ہی دین انکا یعنے وے عادل تھے انہون نے گواہی دی کہ اس عورت نے ایک مہینے مین تین بار حیض دیکھا ہی سو اسکی تصدیق
کی گئی - اس تعلیق کو دارمی نے وصل کیا ہی ان سندون کے ساتھ کہ سب اسکے رجال ثقہ ہین شعبی سے - کہا کہ ایک عورت حضرت علی کے پاس اپنے شوہر سے خصومت کرتی ہوئی آئی
کہ مرد نے اسکو طلاق دی تھی اور بولی کہ مین نے ایک مہینے مین تین بار حیض دیکھا ہی - جناب امیر نے قاضی شریح کو فرمایا کہ اس قول پر حکم کر شریح نے عرض کی یا امیرالمومنین
جہان کہ آپ ہون مین کیا حکم کرون - فرمایا کہ درمیان اس مرد و عورت کے حکم کر وَقَالَ عَطَاءٌ اَقْرَاؤُهَا مَا کَانَتْ عطا نے کہا کہ اسکے حیض عدت مین ویسے ہین جیسے آگے تھے - اگر طلاق کے دنون
مین دعوی کرے جیسا کہ اسکی عادت تھی تصدیق کی جاوے - اور اگر اسکے برخلاف عدت مین دعوی کرے مقبول نہین وَبِهٖ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ ایسا ہی کہا ابراہیم نخعی نے یعنے ابراہیم
کا قول عطا کے موافق ہی - وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَیْضُ یَوْمٌ اِلٰی خَمْسَ عَشْرَةَ عطا نے کہا حیض ایک رات دن ہی پندرہ روز تک - یعنے اقل مدت ایک رات دن ہی
اور اکثر دس رات دن - یہہ روایت موافق مذہب امام شافعی کے ہی - اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اقل مدت حیض کے تین رات دن ہین - اور اکثر دس رات دن یہہ مذہب اکثر احادیث
کے موافق ہی اگرچہ انکے بعض اسناد مین ضعف ہی لیکن تعدد طرق انکا جبر کرتے ہین ان کا بیان کتاب فتح المنان فی تائید مذہب النعمان مین جو مؤلفات سے شیخنا شیخ عبدالحق
علیہ الرحمہ کے ہی جرح و تعدیل کے ساتھ مفصّل مذکور ہی **مترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی نے کہا کہ اقل حیض و اقل طہر مین حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف ہی امام شافعی نے کہا
کہ قرء سے مراد طہر ہی اسکی اقل مدت پندرہ دن ہین اور اقل حیض ایک رات دن ہیں پس اسکی عدت بتیس ۳۲ روز اور دو لحظے سے کم مین تمام نہین ہوتی ہی اور طہر سے ایک لحظہ
باقی رہتا ہی پھر حیض دیکھے ایک رات دن اور طہر دیکھے پندرہ روز اور امام اعظم کے پاس اقل طہر اور اقل حیض ہر دو جمع نہین ہوتے ہین ایک وقت پس اقل مدت جس سے
عدت منقضی ہو ساٹھ روز ہین اور امام مالک کے پاس اقل حیض کو حد ہی نہ اقل طہر کو مگر وہ جو عورت اسکو تمام کرے وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ سَاَلْتُ ابْنَ سِیْرِیْنَ
عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَی الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَیَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ معتمر نے اپنے باپ سے لایا ہی کہ مین ابن سیرین سے سوال کیا اس عورت کے باب مین
جو حیض کے بعد پانچ روز خون دیکھے - جواب دیا کہ عورتین اسکو زیادہ جانتی ہین یعنے اگر کہین کہ حیض ہی قبول کیا جاوے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ
قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ (وَلَیْسَ بِالْحَیْضَةِ) وَلٰکِنْ دَعِی الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کُنْتِ
تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ ابی حبیش کی بیٹی فاطمہ نے پیغمبر خدا سے پوچھا کہ مین استحاضہ کرتی ہون اور پاک نہین ہوتی ہون ایا ترک کرون نماز کو تو فرمایا نماز
مت چھوڑ مقرر وہ ایک رگ کا خون ہی - اور حیض نہین - لاکن ان دنون کے مقدار کہ جنمین تجھے حیض ہوا کرتا تھا نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور نماز پڑھ **مترجم** کہتا ہی کہ اس صورت
مین مذہب امام ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ ایک عورت معتادہ تھی - یعنے اسکو عادت تھی مثلاً پانچ روز یا چھے خون جاری رہتا - جب وہ مستحاضہ ہوئی تو اس عادت کے دنون کو ایام
حیض ٹھہراوے اور ان دنون نماز وغیرہ چھوڑ دے - اور جب عادت کے ایام تمام ہووین تو خون کو دھو کے غسل کرلے اور نماز وغیرہ شروع کرے - اور اگر وہ عورت مبتدیہ ہی

یعنے پہلا حیض وہی تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنے ہمیشہ خون جاری ہو گیا تو حیض کے اکثر مدت جو دس دن ہین انکو ایام حیض قرار دے۔ اور باقی دنون کو طہر ٹھہر وے۔ اور دوسرے ائمہ کا مذہب یہہ ہی کہ تمیز پر عمل کرے یعنے اگر خون سیاہ غلیظ ہی تو وہ حیض کا ہی۔ اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ انکی دلیل وہی عروہ کی حدیث ہی جو ابو داؤد و نسائی کی روایت آئی ہی کہ حضرت نے وہی فاطمہ بنت حبیش کے جواب مین فرمایا کہ جب ہو خون حیض کا تو مقرر وہ خون سیاہ ہوتا ہی پہچانا جاتا ہی۔ جب ایسا ہو تو نماز چھوڑ دے۔ اور جب دوسرا رنگ ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ سوا اسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی اسکی ابو داؤد اور نسائی نے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ رنگ خون کا ذکر نہین آیا مگر اسی عروہ کی حدیث مین۔ اور یہہ حدیث دو طریق پر مروی ہی ایک تو مرسل ہی اور دوسری مضطرب۔ اور وہ حدیث کہ جسمین دنون کا اعتبار ہی صحیح ہی اور ہماری مستند ہی۔ پس اسپر عمل کرنا اولی ہی۔ اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ عروہ کی حدیث بر تقدیر صحت اسناد محمول ہی کہ تمیز بھی عادت کے موافق ہو یعنے عادت کے موافق حیض آیا اور اس خون کا رنگ سیاہ تھا اور اسکے بعد [illegible] سرخی ہوا تو وہ خون حیض مین محسوب نہو گا جیض کے دن وہی ہین جو عادت کے موافق آئین اور کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوا کرتا ہی۔ پس حضرت نے [illegible] زیادہ باعتبار اکثر کے ہی۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی۔ اور امام شافعی علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ مستحاضہ نماز فرض کے لئے اپنی شرمگاہ دہو لیا [illegible] اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جب وقت آوے تبھی وضو کرے پھر نہ دہووے۔ اور لنگوٹا باندہے اور جلد جلد وضو کر پھر جو خون جاری رہے اسمین معذور ہی جو چاہے پڑہے آخر وقت تک کذا فی المظاہر

بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ اَيَّامِ الْحَيْضِ یہہ باب بیان مین اس آب زرد و آب تیرہ کے ہی جو ایام حیض کے سوا اور دنون مین دیکھے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا ام عطیہ نے کہا کہ تھے ہم شمار نہین کرتے رنگ زرد و تیرہ کو جو غیر ایام حیض مین نکلے حیض سے **مترجم** کہتا ہی کہ اگر ایام حیض مین وہ رنگ ظاہر ہو سعید بن مسیب اور عطا اور لیث اور ابو حنیفہ و محمد و شافعی و احمد کے پاس حیض ہی اور امام مالک کے پاس ایام و غیر ایام ہر دو مین وہ حیض ہی انکی سند حدیث ام عطیہ کی ہی

بَابُ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ یہہ باب بیان مین رگ استحاضہ کے ہی جو مجرا خون ہی

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن شہاب نے روایت کی ہی عروہ اور عمرہ سے اور یہہ ہر دو بی بی عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اُسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حضرت جحش کی بیٹی ام حبیبہ جو عبد الرحمن بن عوف کی زوجہ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی بہن ہی سات سال تک مستحاضہ رہی۔ پھر پیغمبر خدا سے اسکا حکم دریافت کیا تو فرمایا کہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔ اور ارشاد کیا کہ یہہ خون رگ کا ہی کہ اسکا نام عاذل ہی۔ پس تھی ام حبیبہ کہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی اور حضرت غسل کا حکم مطلق فرمایا وہ تکرار غسل پر دلالت نہین کرتا ہی اور یہہ صحابیہ ہر نماز کے لئے جو غسل کرتی تھی وہ تطوعاً و تبرعاً تھا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ ہر نماز کے لئے تطوعاً غسل کرنے پر امام شافعی نے نص کیا ہی اور جمہور علما بھی اسی پر گئے ہین کہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لئے غسل کرنا واجب نہین بلکہ ہر نماز کے واسطے وضو ہی ہان متحیرہ پر ہر نماز کے لئے غسل واجب ہی۔ اور وہ جو مسلم مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم کیا اسکو غسل کا سو وہ حکم استحبابی ہی۔ منذری نے کہا کہ مستحاضہ عورتین حضرت کے زمانے مین پانچ تھین۔ حمنہ بنت جحش ام حبیبہ بنت فاطمہ بنت ابی حبیش۔ سہلہ بنت سہیل قرشیہ۔ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہن

بَابُ الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ یہہ باب حکم مین اس عورت کے کہ حائضہ ہو بعد طواف افاضہ کے سو اسکو طواف منع ہی یا نہین۔ طواف افاضہ اسکو کہتے ہین کہ تمام ارکان و مناسک حج کے بعد اور منا سے رجوع کرکے پر کرتے ہین

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ بی بی عایشہ نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ مقرر صفیہ حیی کی بیٹی حائضہ ہوئی حضرت نے فرمایا شاید کہ صفیہ چاہتی ہی کہ ٹھہرا رکھے ہمکو مکہ معظمہ مین۔ کیا وہ تمہارے ساتھ طواف افاضہ نکیا تھا عرض کیا ہان۔ تب فرمایا اسکو کہ

حدثنا معلی بن اسد قال حدثنا وهیب کیونکہ معظمہ سے نکلے یعنے طواف وداع جو سنت ہی باقی رہا تھا اسکے حیض نے اسکو اس سے منع کیا
عن عبد اللہ بن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال رخص للحائض ان تنفر اذا حاضت ابن عباس نے کہا کہ رخصت دی گئی حائضہ
کو یہ کہ وہ طواف افاضہ کے بعد مکہ معظمہ سے بغیر طواف وداع اپنے وطن کی طرف رجوع کرے وکان ابن عمر یقول فی اول امرہ انھا لا تنفر
یہ مقولہ طاؤس کا ہی کہ کہا کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے اپنے حال میں کہ حائضہ رجوع نکرے جب تک طواف وداع نکرے ثم سمعته یقول تنفر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رخص لھن پھر میں نے انہیں سے سنا کہ کہا کرتے کہ رجوع کرے۔ مقرر حضرت نے رخصت دی انکو کہ بلا
طواف وداع رجوع کریں **باب** اذا رأت المستحاضة الطهر یہ باب حال میں اس مستحاضہ کے ہی کہ دیکھے طہر کو انقطاع خون سے قال ابن عباس
تغتسل وتصلی ولو ساعة ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت غسل کرے اور نماز پڑھے اگرچہ طہر ایک ساعت کا ہو ویاتیها زوجها اذا صلت الصلوة
اعظم اور آوے اسکے پاس اسکا شوہر یعنے جماع کرے جبکہ وہ عورت نماز پڑھے۔ کیونکہ نماز عظیم تر ہی۔ جب نماز جائز ہو جماع بطریق اولی جائز ہوگا حدثنا
احمد بن یونس عن زهیر قال حدثنا هشام عن عروة عن عائشة قالت قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا اقبلت الحیضة
فدعی الصلوة واذا ادبرت فاغسلی عنك الدم وصلی بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب حیض پیش ہو نماز کو چھوڑ دے
اور جبکہ پیٹھ دے یعنے حیض دور ہو تو اپنے سے خون کو دھو ڈالے اور نماز پڑھ۔ اور ترجمہ باب میں حکم مستحاضہ کا ہی اور حدیث میں حکم حیض کا سو گویا اشارہ ہی اسبات
پر کہ انقطاع استحاضہ کا حکم انقطاع حیض کے حکم سا ہی بلکہ اس جگہ قیاس اولویت کا ہی کسلیے کہ استحاضہ مطلق نماز کو مانع نہیں **باب** الصلوة علی النفساء
وسنتها یہ باب ... ہی کہ نفاس والی عورت جو بعد ولادت کے مر جاوے اسپر نماز جنازہ کس طرح پڑھنا چاہیے امام کہاں کھڑا رہے اسمیں طریقہ سنت کیسا ہی۔
حدثنا احمد بن سریج قال اخبرنا شبابة قال اخبرنا شعبة عن حسین المعلم عن عبد اللہ بن بریدة عن
سمرة بن جندب ان امرأة ماتت فی بطن فصلی علیها النبی صلی اللہ علیه وسلم فقام وسطها سمرہ بن جندب سے مروی ہی کہ ایک
عورت وضع حمل کے بعد مر گئی پس حضرت ... نے اسپر نماز پڑھی ... مقابل اسکے وسط کے **باب** یہ باب بلا ترجمہ تنوین کے ساتھ آیا ہی حدثنا
الحسن بن مدرك قال حدثنا یحیی بن حماد قال حدثنا ابو عوانة من کتابه یعنے حدیث کی ہم سے حسن بن مدرک نے کہا حدیث کی ہم سے
یحیی بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے لکھے ہوئے سے نہ حفظ سے۔ ابو عوانہ نے کہا کہ ... نے کہا کہ جب لکھے ہوئے سے حدیث کریں ... اثبت ہی ... اسکے غیر سے
حدیث کریں ... قال اخبرنا سلیمان الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد قال سمعت خالتی میمونة زوج النبی
صلی اللہ علیه وسلم انها کانت تکون حائضا لا تصلی وهی مفترشة بحذاء مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیه و
سلم وهو یصلی علی خمرته اذا سجد اصابنی بعض ثوبه عبد اللہ بن شداد نے کہا کہ میں اپنی خالہ زوجہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ حائضہ ہوتیں
اور نماز نہ پڑھتیں اور وہ بی بی ... فرش کر کے لیٹتی تھیں ... سجدہ گاہ طرف اور حضرت نماز پڑھتے چھوٹی حصیر پر اور وہ بی بی کہتی ہیں کہ جب حضرت سجدہ کرتے
حضرت کے کپڑے کا ایک طرف مجھے پہنچتا تھا۔ **مترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی نے کہا کہ یہ تواضع اور مسکنت ہی نماز میں بخلاف نماز متکبروں کے جو گراں قیمت اور
رنگین مصلی پر نماز پڑھا کرتے ہیں۔ اور حائضہ کی عدم نجاست بھی مستنبط ہوئی

تم کتاب الحیض

الجزء الثاني

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

یہ کتاب تیمم کے بیان میں ہی و قول اللہ عز وجل و بیان میں اس قول حقتعالی کے فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ پس اگر نپاؤ تم پانی اور اسکے استعمال پر قادر نہو۔ یس قصد کرو ایک چیز کا جنس سے زمین پاک کے۔ پس مسح کرو اپنے منہہ اور ہاتوں پر **مترجم** کہتاہی کہ تیمم کے معنے لغت میں قصد کرناہی۔ اور شرع میں قصد کرنا خاک پاک کا یا اس چیز کا جو قائم مقام خاک کے ہو یعنے جنس میں سے ہو اور اسکو منہہ اور ہاتھہ پر ملنا طہارت کی نیت سے۔ اور صعید کے معنے میں اختلاف ہی قتادہ نے کہا صعید مٹی کو کہتے ہیں۔ لیث نے کہا صعید ہموار زمین کو کہتے ہیں کہ جسمین کچہہ نشیب و فراز نہو۔ فراء نے کہا صعید مٹی کو کہتے ہیں۔ اور بعضے کہتے ہیں زمین کا جانب جو نمود ہو وہ صعید ہی خواہ اس جگہہ مٹی ہو یا نہو۔ زجاج نے اسکو اختیار کیا۔ امام اعظم و امام محمد کا بھی یہی قول ہی کہ جو چیز زمین کی جنس سے ہو اس سے تیمم صحیح ہی۔ اور جو چیز آتش سے جل کے راکھہ ہو وے جیسے جہاڑ یا آگ میں جلانے سے نرم ہو کے گھر سے جاویگی صلاحیت پیدا کرے۔ جیسے لوہا اور تانبا کہ یہہ زمین کی جنس سے نہیں اسکے سوا اور سب تمام چیزیں زمین کی جنس سے ہیں مٹی بالو پتھر چونا گچ ہرتال گندہک فیروزہ عقیق وغیرہ اقسام کے پتھر سب پر تیمم جائز ہی۔ امام شافعی کہتے ہیں صعید ہی کہینگے مگر اسی مٹی کو جسمین غبار ہے سنگریزے خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے انکو صعید نکہینگے اگر انمیں مٹی مخلوط ہے اور غبار بھی ہو تو ان سنگریزوں میں صعید ملحوظ ہو تی۔ اور چونا اور ہرتال پر صحیح نہیں طیب کے معنے پاک ہی۔ اس قید سے نجس مٹی پر تیمم صحیح نہیں کیونکہ وہ ناپاک ہی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ بی بی عائشہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت کے ساتھہ آپکے بعض سفروں میں نکلے وہ غزوہ بنی المصطلق کا تھا۔ جب تھے ہم بیداء یا ذات الجیش میں یہہ دو جگہہ کے نام میں جو مکہ معظمہ و مدینہ محترمہ کے درمیان واقع ہیں۔ ناگاہ میرے گلے کا مالا ٹوٹا تو حضرت اسکے ڈھونڈنے میں ٹھہرے اور لوگ بھی آپ کے ساتھہ ٹھہر گئے۔ اور اس مقام پر پانی پر قادر نہیں تھے۔ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ پس لوگوں نے ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور کہا کیا دیکھا تم نے کہ بی بی عائشہ نے کیا کیا کہ ٹھہرا رکھا پیغمبر خدا کو اور لوگوں کو اور نہ لوگوں کے ساتھہ پانی ہی اور نہ وے پانی پر ہیں فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ پس ابو بکر صدیق آئے جس حال میں کہ حضرت اپنا سر مبارک میری ران پر رکھہ کے خواب فرماتے تھے سو کہنے لگے تو نے بند کر دیا پیغمبر خدا کو اور لوگوں کو جس حال میں کہ نہ وے پانی پر ہیں اور نہ انکے ساتھہ پانی ہی فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ پھر بی بی نے کہا کہ عتاب کیا مجھہ پر ابو بکر صدیق نے اور کہا جو کہ اللہ تعالی نے چاہا وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ اور مارنے لگے ابو بکر اپنے ہاتھہ سے اپنے تہیگاہ یا کمر پر منع نکیا مجھے ہلنا مگر رہنا حضرت کا میری ران پر یعنے حضرت کے خواب میں خلل آنے کے اندیشہ سے میں نہیں ہلی فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا پس اٹھے پیغمبر خدا وقت صبح جس حال پر کہ پانی نہیں تھا پس اللہ نے آیت تیمم کی نازل کی اور لوگوں نے تیمم کیا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ پس اسید بن الحضیر رضی اللہ عنہ نے کہا یہہ نہیں ہی مگر تمہاری پہلی برکت اے آل ابی بکر کے **مترجم** کہتاہی کہ قسطلانی نے کہا اسید بن الحضیر ضم سے ہمزۂ اول کے مصغر اسد کا ہی اور ضم سے حاء مہملہ اور فتح ضاد معجمہ سے ایک صحابی کا نام ہے

جو انصاری اُنہیں ہی عقبۂ ثانیہ کی شب حضرت نے جنکو نقیب ٹھہرایا تھا یہہ اسید بھی ایک انمین سے ہی انکی رحلت مدینہ طیبہ مین سن بیس ہجری مین ہوئی۔ جب آیت تیمم شرف نزول پائی انہون نے کمال خوشی سے کہا مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِيْ بَكْرٍ یعنے نہین ہی یہہ مگر پہلی برکت تمہاری ای آل ابوبکر کی یعنے تمہاری اور برکات سے جو سبقت کی یہہ پہلی برکت ہی جو رخصت تیمم کے باب مین مسلمانون کو حاصل ہوئی اور عمر بن الحرث کی روایت مین آیا ہی لَقَدْ بَارَكَ اللّٰهُ لِلنَّاسِ فِيْكُمْ یعنے مقرر برکت دی اللہ نے لوگونکو تمہارے سے۔ اور اسحق بستی کی تفسیر مین ابن ابی ملیکہ کی طرق سے آیا ہی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا مَا اَعْظَمَ بَرَكَةَ قِلَادَتِكِ یعنے کیا بڑی برکت ہی تیرے مالے کی ای عایشہ انتہی قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ بی بی عایشہ کہتی ہین پھر اٹھایا ہم نے اونٹ کو جسپر مین سوار تھی پس پایا ہم نے وہ مالا اونٹ کے نیچے **مترجم** کہتا ہی کہ ایک روایت ہی کہ حضرت نے مالا ڈھونڈھنے کیسیکو بھیجا تھا سو اسنے پایا اور ایک روایت ہی کہ اسید کو ملا اور نووی کہتے ہین کہ یہہ بھی احتمال ہی کہ حضرت کو ملا اور اس سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ اپنی لڑکی کو اگرچہ غیر کی عورت ہو تادیب کیلئے غصہ ہونا اور نصیحت کرنی درست ہی قسطلانی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً جابر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دئیے گئے مجھے پانچ چیزین کہ نہین دی گئی وے چیزین میرے سے آگے کسی پیغمبر کو فتح ونصرت دیا گیا مین نے دشمنوں پر رعب ودہشت کے ساتھ ایک مہینے کی راہ تک اور ٹھہری میرے لئے سب زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس جس مرد کو میری امت سے زمین پر نماز کا وقت پاوے تو چاہئے کہ وہ وہان نماز پڑھ لے اور پانی پر قادر نہو تو تیمم کر لے۔ اور حلال کی گئین میرے واسطے غنیمتین جو کفار کے ساتھ جنگ مین ہاتھ آوین۔ اور دیا گیا مین نے شفاعت کبری سب امتون کے لئے اور تھا ہر نبی بھیجا گیا اپنی قوم کی طرف اور مین بھیجا گیا ہون سب خلق کی طرف **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کے خصائص تو بہت ہین یہان چھے عدد کا ذکر باقی کے عدم پر دلیل نہین شاید کہ حضرت کو پہلے ان چھ پر اطلاع ہوی ہو بعد بواقی پر وحضرت جناب رسالت کی بعثت نصرت کے باب مین ایک مہینے کا جو ذکر آیا سو اسکی وجہ یہہ ہی کہ حضرت کے شہر مبارک کے اور آپ کے دشمنوں کے شہرون کے درمیان ایک مہینے کی مسافت سے زیادہ نہین تھی۔ اور یہہ خصوصیت آپکو علی الاطلاق حاصل تھی۔ یہان تک کہ اگر بلا لشکر تنہا بھی ہون جیسا کہ ملوک وسلاطین کا رعب جنگ وقتال اور حصول فتح ونصرت کے بعد پڑتا ہی حضرت کو وہ بات بالفعل جنگ کے آگے حاصل تھی۔ چنانچہ قیصر روم ہرقل باوجود اس کثرت ملک ومال اور فوج وحشم کے رعب کھانا اور جنگ تبوک پر نہ آنا ظاہر ہی

باب اِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی جب نہ پانی پاوے نہ مٹی۔ جیسا کہ کشتی مین رہے اور پانی کو ہاتھ نہ پہنچے۔ یا ایسی جگہہ مین مقید ہو کہ اس مکان کے درو دیوار سب لکڑی کی ہو یا نجس ہو تو بلا وضو وبلا تیمم نماز پڑھے یا نہ مؤلف نے حدیث مذکور سے استنباط کیا ہی کہ اسکی نماز جائز ہی

حدثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّيَمُّمِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ انہون نے بی بی اسما سے مالا عاریۃً لیا تھا سو گم ہوا تب حضرت نے اسکے ڈھونڈنے کو ایک شخص کو مقرر فرمایا۔ پس اسنے اسکو اونٹ کے نیچے پایا جیسا کہ اگلا حدیث مین گذرا۔ پس لوگون پر وقت نماز کا آپہنچا جس حال مین کہ انکے پاس پانی نہین تھا۔ سو بے وضو نماز پڑھے اور اصحاب کا شکوہ حضرت کے پاس لیگئے۔ تب اللہ تعالی نے آیت تیمم کی نازل کی۔ مطابقت حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ یہی ہی کہ لوگون نے بلا وضو وبلا تیمم نماز ادا کی۔ لاکن حدیث سے معلوم نہوا کہ حضرت بھی نماز پڑھے اور آیت تیمم نازل ہوئی کے بعد لوگون کو اسی نماز پر مقرر رکھا سو اسبات کے بلا ثبوت استدلال کامل ہو سکتا نہین **مترجم** کہتا ہی کہ اگر کوئی پانی پاوے نہ مٹی یا ان پر قادر نہو اسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز نہ پڑھے جب پانی یا مٹی پاوے قضا پڑھے اور امام

شافعی کے پاس یہہ ہی کہ وقت کی حرمت نگاہ رکھنے کے لئے نماز پڑھ لے - پھر جب پانی یا مٹی ملے تو قضا کرے - ہمارے علما نے لکھا ہی کہ اگر کسی نے قصدًا بے طہارت نماز پڑھی اور اس سے حرمت وقت کا بھی ارادہ کرے تو وہ کافر ہوتا ہی - اور اگر لوگوں سے شرم کرکے بلا طہارت نماز پڑھے تو بھی کافر ہوتا ہی کیونکہ ہر دو صورت میں اسنے شرع کو حقیر جانا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا پس اسید بن حضیر نے بی بی سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے قسم ہی اللہ کی نہیں سرزد ہوا تمہارے سے ایک کام کہ ناخوش رکھا تم نے اسکو - مگر کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو تمہارے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے ایسا کام کہ جس میں خیر ہی

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ تیمم غیر سفر میں جائز ہی جب مصلی پانی نہ پاوے اور وقت گذر جانے اور نماز فوت ہونے کا خوف کرے اور اسی کا قائل ہی عطا ابن رباح - اور امام شافعی بھی اسی پر گئے ہیں لاکن قضا کرنا کہا ہی - اور امام ابو حنیفہ نے حضر میں تیمم جائز نہیں رکھا ہی - مگر تین صورت میں کہ خوف فوت ہونے نماز جنازہ کا ہو یا نماز عید کا یا اندیشہ ہلاکت کا جنب کو سردی کے سبب سے وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ اور حسن بصری نے بیمار کے باب میں کہا ہی کہ اسکے پاس پانی حاضر ہی اور نہیں پاتا ہی کسیکو کہ پانی اسکو دے یا وضو کرا دے تو اس وقت تیمم کرلے وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلَّى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ اور آئے ابن عمر اپنی زمین سے جرف پر جرف بضم جیم اور راء مضمومہ کے اور آخر میں فا ہی ایک جگہہ ہی مدینہ منورہ سے تین میل پر پس پہنچا وقت نماز عصر کا مربد النعم میں کسر میم اور سکون را مربد النعم اونٹ بکروں کو باندھنے کی جگہہ ہی - وہ مدینہ طیبہ سے دو میل پر واقع ہی - پس نماز پڑھی وہاں تیمم کے ساتھ - جیسا کہ امام مالک اور شافعی کی روایت میں لفظ تیمم کا آیا ہی - مراد مؤلف کی یہی ہی - پھر داخل ہوئے مدینہ میں اور آفتاب بلند تھا پھر اعادہ نہ کیا نماز مؤلف امام بخاری نے ترجمہ کو اس حدیث کی دلیل اس لئے لائی کہ جو مسافت کہ ابن عمر نے قصد کیا جب وہ سفر قصیر ہی حد سفر کو نہیں پہنچا بلکہ داخل حضر ہی ظاہر یہہ ہی کہ انہوں نے خروج وقت کی رعایت کی کیونکہ غروب کے آگے مدینہ پہنچ سکنا بھی ممکن ہی کہ اسنے گمان کیا کہ مدینہ پہنچنے تک وقت عصر کا باقی نہ رہیگا - تیمم کیا - اس سے معلوم ہوا کہ تیمم حضر میں ابن عمر کے پاس جائز ہی - اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ ابن عمر کو وضو باقی تھا پھر چاہا کہ تازہ وضو کرے جب پانی نہ ملا تجدید وضو کے عوض تیمم کیا مترجم کہتا ہی کہ جسنے حضر میں تیمم کیا سوا سپر امام مالک کے پاس اسکا اعادہ واجب نہیں اور امام شافعی کے پاس واجب ہی اور امام ابو یوسف اور زفر سے مروی ہی کہ جب تک پانی نہ ملے نماز نہ پڑھے اگرچہ وقت جاوے قسطلانی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ عمیر نے کہا کہ میں اور عبد اللہ بن یسار جو مولی ہی ام المومنین میمونہ کا ابو جہیم کے پاس آئے - ابو جہیم نے کہا کہ پیغمبر آئے بئر جمل کی طرف سے جو ایک کنواں مشہور ہی مدینہ طیبہ کے ... ایک شخص نے ملاقات کی اور آپ پر سلام کیا تو حضرت نے جواب سلام کا نہ دیا - یہاں تک کہ ایک دیوار پر آئے اور مبارک منہ اور ہاتوں پر مسح کیا یعنے تیمم کیا پھر اسکے سلام کا جواب دیا شارح کہتے ہیں کہ ترجمہ باب پر اس حدیث کا استدلال تکلف سے خالی نہیں ترجمہ میں تو تیمم نماز کے لئے اخذ کیا - گویا نماز کو سلام پر قیاس کیا جیسا کہ دوسرے شارحوں نے کہا ہی کہ وہ بھی مستحبات سے ہی اور یہہ قیاس مع الفارق ہی شرع میں جواز تیمم کے لئے جسقدر مسافت پر پانی رہنا ضرور ہی اتنی مسافت تو نہیں تھی - اور ظاہر یہی ہی کہ حضرت نے باوجود پانی پر قادر ہونیکے جو تیمم کیا وہ حسن ادب کا طور ہی - ورنہ حدیث عایشہ صدیقہ کی صریح ہی اسبات پر کہ حضرت کو کوئی حال بھی ذکر خدا سے مانع نہیں تھا اور فقہ کی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ باوجود پانی کے دوام طہارت کے لئے اور مسجد میں داخل ہونے اور دینی کتابوں کو چھونے کے واسطے تیمم فی ہی

بَابُ الْمُتَيَمِّمُ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ آیا تیمم کرنیوالا مٹی پر ضرب کرکے پھونکے بعد اپنے ہاتھوں پر پھونکنا روا ہی یا نہ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ

انی اجنبت فلم اصب الماء ابزی نے کہا کہ ایک شخص عمر بن الخطاب کے پاس آیا اور کہا کہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا۔ اس روایت میں حضرت عمر کا جواب مذکور

نہیں۔ انکا جواب نسائی کی روایت میں آیا ہی کہ لا تصل حتی تجد الماء یعنے نماز نہ پڑھ جب تک پانی کو پاوے فقال عمار بن یاسر لعمر بن الخطاب اما

تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیک ھکذا فضرب النبی بکفیہ الارض ونفخ فیھما ثم مسح بھما وجھہ وکفیہ پس عمار بن

یاسر نے حضرت عمر سے کہا کیا تم یاد نہیں رکھتے ہو کہ ہم ایک سفر میں تھے میں اور تم ہر دو جنب ہوئے جیسا کہ بعض روایات میں مذکور ہی لاکن تم نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں

لوٹا اور نماز پڑھی۔ پھر ہم نے حضرت کی خدمت میں آ کے اور یہ ماجرا آپ کے روبرو ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ بس تھا تجھے اسطرح کرنا۔ پھر اپنے ہر دو ہتھیلیوں کو

زمین پر مارا اور انمیں پھونکا غبار رہنے کے سبب سے پھر ان ہتھیلیوں سے اپنے منہہ پر اور کفین پر مسح کیا **مترجم** کہتا ہی کہ عمر فاروق اس سفر میں تیمم کر کے جو نماز نہ پڑھے انکو یہہ

گمان تھا کہ تیمم جنابت کے لئے کافی نہیں۔ اور عمار جو مٹی میں لوٹے انہوں نے قیاس کیا کہ تیمم جنابت میں بجائے غسل کے ہی تمام بدن کو کیا جائے۔ اور رد وہ جو قرآن مجید میں

آیا ہی کہ مسح کرو تم اپنے منہہ اور ہاتھ کو وہ مخصوص وضو کے واسطے ہی۔ یہاں صاحب اشعۃ اللمعات کہتا ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمانے میں صحابہ سے اجتہاد واقع

ہوا ہی اگرچہ اجتہاد صواب پر ہو مجتہد پر کچھ ملامت نہیں۔ اور جب اپنے اجتہاد پر عمل کیا پھر اسپر اعادہ بھی نہیں۔ اسیواسطے حضرت نے عمار کو اعادہ کرنیکا حکم نفرمایا۔ اور بعض

روایات میں تقدیم مسح کفین کی آئی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تیمم میں ترتیب فرض نہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ تیمم میں ایک ضرب کافی ہی جیسا کہ بعض کا مذہب

ہی برخلاف جمہور کے۔ اور شیخ محی الدین نووی نے یہہ جواب دیا ہی کہ حضرت کا مقصود عمار کو ضرب کا سکھلانا تھا کہ اسطرح کرے اور زمین پر نہ لوٹے۔ نہ بیان تمام کیفیت

تیمم۔ پس عمار حضرت کی تعلیم روایت کی کہ ضرب کرنا اس طرح پر سکھلایا۔ اسیواسطے سنن ابی داود میں عمار سے اسکے سوا جو روایتیں آئی ہیں انمیں صریح دو ضرب مذکور ہیں

اور مراد کفین سے یہاں یدین ہی یعنے ہاتھ کہنیوں تک جیسا کہ کبھی ید سے کف مراد ہی چنانچہ اس آیت میں والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما پس ایسا ہی اگر کف

ذکر کرے اور ید مراد رکھے درست ہی الحاصل دو ضرب کا قول قوی اور ارجح ہی واللہ اعلم انتہی۔ **باب التیمم للوجہ والکفین** یہہ باب اس بیان میں

ہی کہ تیمم منہہ اور ہر دو کف دست کے واسطے ہی **حدثنا** حجاج قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی

عن ابیہ قال عمار بھذا وضرب شعبۃ بیدیہ الارض ثم ادناھما من فیہ ثم مسح بھما وجھہ وکفیہ ابزی بیٹے عبد الرحمن سے مروی

ہی کہ کہا عمار ایک حدیث سے جو باب سابق میں آدم کی روایت سے گذری۔ لاکن حجاج کی روایت میں وہ قصہ عمر رضی اللہ عنہ کا نہیں۔ اور یہہ مقولہ حجاج کا ہی جو کہا کہ شعبہ نے

ہر دو ہاتھ زمین پر مارے اور ہر دو ہاتھ کو منہہ کے نزدیک لائے یعنے پھونکا پھر اپنے ہر دو کف اور اپنے منہہ پر مسح کیا وقال النضر اخبرنا شعبۃ عن الحکم سمعت ذرا یقول

عن ابن عبد الرحمن بن ابزی بخاری کہتے ہیں کہ نضر نے کہا کہ شعبہ نے ہمکو خبر دی حکم سے کہ حکم نے کہا کہ میں نے ذر سے سنا کہ ابن عبد الرحمن سے نقل کرتا تھا کہ

ظاہر یہہ ہی کہ یہہ تعلیق مؤلف سے ہی کس لئے کہ نضر کی رحلت دو سے تیسرے سال میں ہوئی۔ اور بخاری اس سال میں ہفت سالہ تھے قال الحکم وقد سمعتہ

عن ابن عبد الرحمن عن ابیہ قال قال عمار حکم نے کہا تحقیق میں نے یہہ حدیث سعید بن عبد الرحمن سے سنی ہی کہ وہ اپنے والد سے نقل کرتا تھا عبد الرحمن

نے کہا کہ عمار نے خبر دی مقصود مؤلف کا یہہ ہی کہ جیسا حکم نے ذر سے سنا ہی ذر کے شیخ سے جو سعید بن عبد الرحمن اور حکم کے شیخ کا شیخ ہی سنا ہی **حدثنا**

سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ انہ شھد عمر وقال لہ عمار کنا

فی سریۃ فاجنبنا وقال تفل فیھما عبد الرحمن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عمر سے عمار نے کہا کہ ہم ایک چھوٹی فوج میں تھے اور جنب ہوئے پھر عمار نے کہا کہ

حضرت نے اپنے ہر دو ہاتھ میں پھونکا **حدثنا** محمد بن کثیر قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزی عن

عبد الرحمن ابیہ قال قال عمار لعمر تمعکت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یکفیک الوجہ والکفان **حدثنا** مسلم

قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزی عن عبد الرحمن قال شھدت عمر قال لہ عمار وساق

الحدیث **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزی

من من من

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ان سب حدیثوں کا ایک ہی مضمون ہی انکا ترجمہ اوپر گذرا **بَابٌ اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ عَنِ الْمَاءِ** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ پاک مٹی مسلمان کا آب وضو ہی۔ وہ اسکو پانی کے عوض میں بس ہی جسوقت کہ پانی کے استعمال پر قادر نہو **وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ مَالَمْ يُحْدِثْ** اور حسن بصری نے کہا کہ مسلمان کو تیمم کافی ہی جب تک کہ حدث نکرے یعنے ایک تیمم سے فرائض اور نوافل ادا کرے جب تک کہ اسکا تیمم نہ توٹے **مترجم** کہتا ہی کہ یہہ مذہب حنفیہ کا ہی کہ انہوں نے تیمم کو وضو پر مرتب کیا ہی لیکن دوسرے تینوں اماموں نے کہا کہ ایک فرض کے سوا دوسری نماز نہ پڑہے کیونکہ تیمم ایک ضروری طہارت ہی بخلاف وضو کے اور صحت کو پہنچا وہ جو بیہقی نے ابن عمر سے ہر فرض کے لئے تیمم کا ایجاب نقل کیا اور کہا کہ یہہ صحابہ کا مخالف نہیں۔ ہاں ابن منذر نے ابن عباس سے روایت کی کہ ہر نماز کے لئے تیمم واجب نہیں۔ اور اصح یہہ ہی کہ فرض کے ساتھ نماز جنازہ اس تیمم سے پڑہنا صحیح ہی کیونکہ نماز جنازہ نفل سے مشابہت رکھتی ہی۔ اور جمہور کے پاس ایک تیمم سے فرض کے ساتھ کئی نوافل پڑہنا بھی مباح ہی مگر مالک نے نفل کے آگے تقدیم فرض شرط کی ہی **وَاَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ** اور ابن عباس نے امامت کی وضو والوں کی حالانکہ وہ تیمم کیا تھا **وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا** اور یحیی بن سعید نے کہا کچھ مضایقہ نہیں نماز پڑہنی کھاری زمین پر اور اس پر تیمم کرنا **مترجم** کہتا ہی کہ ابن خزیمہ نے اس مطلب پر بی بی عایشہ کی حدیث دلیل لی ہی کہ کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم تمہاری ہجرت گاہ یعنے مدینہ کو کھاری زمین اور درخت والی دیکھتے ہیں اور حضرت نے مدینہ کو طیبہ فرمایا پس اس میں [illegible] کھاری زمین طیب ہی قسطلانی

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا اَسْرَيْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيْهِمْ اَبُوْ رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ يُوْقَظْ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِاَنَّا لَا نَدْرِيْ مَا يَحْدُثُ لَهٗ فِيْ نَوْمِهٖ عمران نے کہا کہ ہم ایک سفر میں حضرت کے ساتھ تھے اور ہم رات میں چلتے تھے یہاں تک کہ ہم آخر شب میں خواب میں گئے۔ اور مسافر کے حق میں کوئی واقعہ اس سے یعنے آخر شب کے سونے سے شیرین تر نہیں۔ پس ہمکو بیدار نہ کیا مگر آفتاب کی گرمی نے اول جو بیدار ہو تین شخص تھے ابو رجاء ان کے نام لیتا تھا۔ اور عوف نے جو ابو رجاء سے راوی ہی انکے نام فراموش کئے تھے۔ پھر عمر بن الخطاب چوتھے ہیں جو بیدار ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خواب کرتے تو ہم نہیں جگاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہی بیدار ہوتے کس واسطے کہ ہمکو نہیں معلوم تھا کہ آپ پر کیا نیا معاملہ رو دیا ہی حالت خواب میں **مترجم** کہتا ہی کہ یہاں قسطلانی نے لکہا کہ ہم نہیں جگاتے تھے کہ کہا کہ [illegible] یعنے خواب میں یعنے وحی سے پس ہم خوف کرتے تھے انقطاع کا یعنے اگر ہم جگاویں کلام وحی منقطع ہو **فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِيْ اَصَابَهُمْ قَالَ لَا ضَيْرَ اَوْ لَا يَضِيْرُ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ** پھر جب عمر فاروق بیدار ہوے اور اس چیز کو دیکھا جو لوگوں کو پہنچی ہی یعنے لوگوں پر خواب غلبہ کرنا اور نماز کا وقت گذر جانا اور پانی نرہنا۔ جب یہہ حال دیکھا بیقرار ہوے اور وہ مرد ذی صلابت تھے پس تکبیر کہے اور اپنی آواز تکبیر کے ساتھ بلند کی یہاں تک کہ انکی آواز سے حضرت جاگے تو پھر جب حضرت بیدار ہوے تو آگے جا بمنزل عال کا شکوہ بیان کیا جو صحابہ کو پہنچا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ ضرر نہیں۔ راوی کا شک ہی کہ یعنے عوف کو اس بات کا شک ہوا کہ حضرت لاضیر مصدر سے فرمایا یا صیغہ مضارع سے۔ پس فرمایا کہ کوچ کرو سو کوچ کیا اور راہ چلے حضرت اور جو لوگ کہ آپ کے ساتھ تھے وہ راہ جو دور نہیں تھی اور وہاں سے جلد کوچ کرنیکا سبب یہہ تھا کہ وہ شیطان کی جگہہ تھی چنانچہ مسلم کی روایت میں آیا ہی۔ پھر آگے چل کے اترے۔ پھر پانی طلب کیا اور وضو کیا اور نماز کی ندا کی گئی یعنے اذان کہی گئی۔ چنانچہ مولف نے باب المواقیت کے اخیر میں اسکی تصریح کی ہی۔ پھر لوگوں کو ساتھ لیکے نماز پڑہے یعنے قضا ادا کی۔ شارح کہتا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ واقعہ لیلۃ التعریس کے واقعہ کے سوا ہی۔ کیونکہ لیلۃ التعریس میں بلال کو حکم کیا تھا کہ بیدار کردیں سو دن کو خواب غلبہ کیا۔ اور اس واقعے میں اول جو بیدار ہوے پیغمبر خدا تھے واللہ اعلم بالصواب۔

الجزو الثانی

مترجم کہتا ہی کہ یہہ واقعہ کون سے سفر میں ہوا سو اسمین اختلاف آیا ہی - صحیح مسلم مین ہی کہ خیبر سے مراجعت کے وقت ہوا - اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ حدیبیہ سے رجوع کے وقت - اور موطا مین آیا ہی کہ مکہ معظمہ کی راہ مین جیسا کہ زید بن اسلم کی حدیث مرسل آئی ہی - اور عبد الرزاق نے مرسلا روایت کی ہی کہ غزوۂ تبوک سے رجوع کے وقت ہوا کذا فی القسطلانی لیلۃ التعریس کا واقعہ خیبر سے پھرنے کے وقت ہوا واللہ اعلم فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيكَ پس حضرت جب نماز سے پھرے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ نماز سے گوشہ لیا ہی اور قوم کے ساتھ نہ پڑھے سو اسکو فرمایا کہ کیا چیز تجکو باز رکھی ای فلان یہہ کہ قوم کے ساتھ پڑھے اسنے کہا کہ مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہین تھا - تو فرمایا لازم تھا تجھپر کہ مٹی سے تیمم کرے مقرر وہ تجھے بس تھا - ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ اَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلٰى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفٌ پھر آپ تشریف لے چلے پیغمبر خدا تو لوگون نے آپ کے پاس پانی کی شکایت لائی - تو آپ اترے اور ایک شخص کو طلب کیا ابو رجا اسکا نام لیتا تھا اور عوف اسکو فراموش کیا تھا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ وہ مرد عمران بن حصین تھا چنانچہ مسلم کی روایت دلالت کرتی ہی انتہی پھر حضرت نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو بلوایا اور ان ہر دو کو یعنے مرتضی علی کو اور عمران کو حکم کیا کہ تم ہر دو جاؤ اور پانی ڈھونڈھو سو دے ہر دو گئے اور ایک عورت کو پایا درمیان دو مشک کے پانی سے بھرے ہوے اونٹ پر یعنے ایک عورت اونٹ پر سوار تھی اور اسکے پاس دو مشک پانی سے بھرے ہوے تھے - مزادہ فتح میم اور زا سے مشک کلان کو کہتے ہین - اور اسکو سطیح بھی کہتے ہین یہہ راوی کا شک ہی یعنے عوف کو شک ہوا کہ اپنے شیخ سے لفظ مزادتین سنا یا سطیحتین پس ان ہر دو نے اس عورت سے پوچھا کہ پانی کہان ہی اس عورت نے کہا کہ ہمنا میرا ساتھ پانی کے کل کے روز اسی ساعت کے مانند ہی یعنے ہمارے مردان غائب ہین زن و اطفال کو چھوڑ کے پانی کی طلب مین گئے ہین قَالَا لَهَا انْطَلِقِي اِذًا قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ قَالَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ ان ہر دو نے اس عورت کو کہا کہ اب تو چل اسنے پوچھا کہان تو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عورت نے کہا پاس اس مرد کے طرف کہ لوگ جسکو صابی کہتے ہین - صابی اسکو کہتے تھے کہ اپنے دین آبائی سے دوسرے دین کی طرف میل کرے - حضرت جب ایک نیا دین لائے تھے اور لوگونکو باطل دین سے حق دین کی طرف بلاتے تھے - کفار اسی سبب آپکو صابی کہا کرتے تھے - تب وے ہر دو صحابی کہے کہ وہ وہی ہی ہم کو طرف چل - پس اس عورت کو حضرت کے پاس لے آئے اور جو کلام انکو اس عورت کے ساتھ ہوا تھا بیان کیا قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِيهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيحَتَيْنِ وَاَوْكَاَ اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقٰى مَنْ سَقٰى وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ وَكَانَ اٰخِرُ ذَاكَ اَنْ اَعْطَى الَّذِي اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اس عورت کو اسکے اونٹ سے اتارو - پھر آپنے ایک ظرف منگوایا اور ان مشکون کے منہہ سے اسمین پانی ڈالا - اور انکے منہہ کو باندھ دیا اور انکے نیچے کے منہہ کو کھول دیا - پس لوگونمین منادی کی گئی کہ اپنے جانورون کو پلواؤ اور آپ بھی پیو - پس پلوایا جسنے چاہا اور پیا جسنے چاہا - اور آخر کا یہی تھا کہ جسکو جنابت پہنچی تھی حضرت اسکو بھی ایک مشک بھر عطا کیا اور فرمایا کہ اسکو آپ پر ڈال وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَاَ فِيهَا اور وہ عورت دیکھتی تھی اس چیز کو جو اسکے پانی سے کیا گیا تحقیق قسم ہی اللہ کی باز رہی اس حالت سے اور مقرر ہمکو خیال گذرا کہ ان مشکون سے جب پانی ڈالنا شروع فرمایا تب سے بھی زیادہ پر آب ہین اور یہہ معجزہ روشن اور آیت قطعی تھی حضرت کی صدق نبوت پر - اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نے تب وضو کیا اور پیئے اور جانورون کو پلوایا اور غسل کیا اور جتنے ظرف تھے بھر لئے اور اس عورت کے ہر دو مشک ویسے ہی بھرے رہ گئے تھے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلٰى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِي اَسْقَانَا پس پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اس عورت کے واسطے

من شاء

طعام یعنے کھانے کے چیزیں جمع کیجئے۔ پس اسکے واسطے خرما اور آٹا اور ستو جو ہمراہ رکھتے تھے جمع کئے۔ اور وہ سب اسکے کپڑے میں باندھے اور اس عورت کو اسکے
اونٹ پر بٹھلا کے ان چیزوں کا بستہ اسکے روبرو رکھا۔ اور پیغمبر خدا نے اسکو فرمایا آیا تو جانتی ہی کہ ہم نے تیرے پانی سے کچھہ کم نہ کیا لاکن اللہ تعالی نے ہمکو پانی دیا

فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ فَقَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِي فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ
فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

پس وہ عورت اپنے لوگوں کے پاس آئی حالانکہ ان سے تنگبہ کمی گئی تہی یعنے ان سے جدا ہوگئی تھی۔ سو ان لوگوں نے اس سے کہا کہ کس چیز نے بند رکھا تھا اور ہمارے سے جدا کیا تھا تجھے
ای فلانی اسنے کہا کہ بند رکھتی تھی مجھکو ایک حالت عجیب کہ دو شخص میرے سے ملے۔ پس مجھے اس مرد کے پاس لیگئے کہ جسکو صابی کہتے ہیں سو انہوں نے ایسا اور ویسا
کیا۔ قسم ہی اللہ کی ہر آیندہ وہ سب لوگ سے بڑا ساحر ہی درمیان اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا اس عورت نے اپنے شہادت کی اور بیچ کی انگلی سے اور اٹھایا انکو طرف
آسمان کے اور ارادہ کیا آسمان و زمین سے یا وہ بتحقیق پیغمبر ہی خدا کا برحق وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ
لَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ پس تھے اہل اسلام جو غارت کرتے ان مشرکوں میں جو اسکے اطراف رہا کرتے تھے اور نہیں پہنچتے تھے اس جماعت
پر جو بیچ ہی اس عورت کی قوم سے فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا پس اس عورت نے ایک روز اپنی قوم
سے کہا کہ میں نہیں جانتی ہوں کہ یہہ قوم تمکو دیدہ و دانستہ چھوڑ دیتی ہی۔ باوجود قدرت کے ہم کو غارت نہیں کرتی ہی۔ پھر اسلام سے ان مسلمانوں کے تمہیں کیا چیز منع
کرتی ہی فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ پس آیا تمکو اسلام میں رغبت ہی۔ تب انہوں نے قبول کیا اور اسکا کہا مانا اور داخل
اسلام ہوئے قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَبَأَ خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ بخاری نے کہا کہ صابی اسکو کہتے ہیں جو ایک دین سے دوسرے دین کے طرف جاتا ہی وَقَالَ
أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ اور ابو العالیہ نے کہا صابئین اہل کتاب سے ایک گروہ ہی جو زبور پڑہا کرتے ہیں
مقصود مؤلف کا یہہ ہی کہ حدیث میں جو صابی کا ذکر آیا اسکے اور اس صابی کے درمیان جو اس طایفہ کے ساتھہ منسوب ہی فرق ہی

باب إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جسوقت جنب اپنی ذات پر بیماری کا خوف کرے یعنے بیماری بڑھ جائیگا
اندیشہ ہو۔ یا موت کا خوف ہو کہ پانی کے استعمال سے مرجائیگا۔ یا تشنگی کا خوف ہو اپنے حق میں یا اپنے رفیق کے حق میں یعنے تھوڑا ہی وضو کریگا تو پینے کے لئے باقی نہ رہیگا
سو ان صورتوں میں تیمم کرلے وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ
رَحِيمًا اور ذکر کیا گیا ہی کہ عمرو بن العاص نے ایک سرد رات میں جنب ہوا اور تیمم کیا۔ اور اپنے فعل کے تائید پر یہہ آیت پڑہی جو حقتعالی نے فرمایا ہی کہ نہ مار دو تم اپنکو مقرر اللہ تم پر
رحمت کرنیوالا ہی فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا پیغمبر خدا کے پاس تو ملامت اور سرزنش نکی آپنے اسکو
پس ملامت نکرنی آپکی تقریر ہی یعنے سکوت فرمانا آپکا اسکے جواز کی دلیل ہی

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَمْ لَوْ
رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هَكَذَا يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلَّى ابو وائل نے کہا کہ ابو موسی نے ابن مسعود سے کہا کہ جسوقت
جنب پانی نپاوے نماز ادا کرے۔ ابو موسی نے یہہ بات عبد اللہ ابن مسعود سے بطور استفہام کے پوچھی گو جانتا تھا کہ ابن مسعود کا مذہب یہہ ہی کہ اس صورت میں نماز نہ پڑہے
تب عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ اگر میں انکو اسباب میں رخصت دوں کہ سردی کے سبب تیمم کرکے نماز پڑہہ لیا کریں۔ جب تمہارے سے کوئی سردی کو پاوے تو ایسا ہی
کہے یعنے تیمم کرے اور نماز پڑہے ابو موسی نے ابن مسعود کے قول کی تفسیر کی ہی وَقَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ ابو موسی نے کہا کہ میں نے ابن مسعود سے کہا پھر
کہاں ہی قول عمار کا جو عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اور حدیث سابق میں گذرا قَالَ إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ کہا ابن مسعود نے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ
نے عمار کے قول پر قناعت کی ہو

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ

عِندَ عَبدِ اللهِ وَاَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسٰى اَرَاَيتَ يَا اَبَا عَبدِ الرَّحمٰنِ اِذَا اَجنَبَ فَلَم يَجِد مَاءً كَيفَ يَصنَعُ فَقَالَ عَبدُ اللهِ لَا يُصَلِّي حَتّٰى يَجِدَ المَاءَ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى فَكَيفَ تَصنَعُ بِقَولِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكفِيكَ قَالَ اَلَم تَرَ عُمَرَ لَم يَقنَع بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى فَدَعنَا مِن قَولِ عَمَّارٍ كَيفَ تَصنَعُ بِهٰذِهِ الاٰيَةِ شقیق نے کہا کہ مین عبد اللہ اور ابو موسی کے پاس تھا ابو موسی نے کہا ای ابو عبد الرحمن آیا تم جانتے ہو کہ جب کسی نے جنب ہوا اور پانی نپاوے کیا کیا چاہیئے عبد اللہ نے کہا کہ وہ نماز نہ پڑھے پانی پانے تک ابو موسی نے ابن مسعود سے کہا پھر تو قول عمار کو کیا کریگا جو پیغمبر خدا نے اسکو فرمایا کہ تجھے تیمم کافی ہی - کہا آیا تو عمر کو نہین دیکھا کہ اسکے قول پر قناعت نکی - پس ابو موسی نے کہا کہ ہم نے قول عمار سے قطع نظر کیا تو اس آیت تیمم کو کیا کریگا جو اس باب مین نص ہی فَمَا دَرٰى عَبدُ اللهِ مَا يَقُولُ فَقَالَ اِنَّا لَو رَخَّصنَا لَهُم فِي هٰذَا لَاَوشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلٰى اَحَدِهِمُ المَاءُ اَن يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلتُ لِشَقِيقٍ فَاِنَّمَا كَرِهَ عَبدُ اللهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَم پس عبد اللہ بن مسعود بجائے کہ ابو موسی کا جواب دیتے آیت کی توجیہ مین کہنے لگے تحقیق اگر ہم اس باب مین لوگون کو رخصت دین - ہر آئینہ قریب ہی کہ جب لوگون کو کچھ سردی پہنچے تو ان سے ہر ایک شخص پانی چھوڑ دیگا اور تیمم ہی کیا کریگا - ابو موسی کہتے ہین کہ مین نے شقیق سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود تیمم کو ناخوش رکھتے تھے اسلئے کہ لوگ سستی اور سہل انگاری نکرین - شقیق نے کہا ہان ایسا ہی ہی - اگر تو کہیگا کہ فتوی عمر اور ابن مسعود کا جو کبار علماء صحابہ سے ہین اس رخصت کے عدم قبول اور ترک نماز پر کس طرح روا ہوگا - حالانکہ یہہ رخصت نص کتاب و سنت سے ثابت ہی - تو ہم اسکا جواب دیتے ہین کہ عمر اور ابن مسعود نے آیۂ او لامستم النساء کی تاویل جو التقاء ختانین بغیر جماع کے ہو مس بشرتین سے کی ہی کیونکہ جماع کے لئے غسل ہی چنانچہ حقتعالی فرمایا وَاِن كُنتُم جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا پس تیمم کو بدل وضو کا جانتے ہین نہ بدل غسل کا - پس جنب کے لئے تیمم روا نہین رکھا - پوشیدہ نرہے کہ یہہ جواب اعتذاری مخالف نص قرآنی ہوتا ہی - اگرچہ یہہ تاویل ابن مسعود کے قول کے ساتھ جو ابو موسی کے اعتذار مین لکھے باتکہ کلام باقی نہین پائیکے باب مین ہی صلاح امر کی ایک صورت مین موجب سکا نہین کہ تمام جگہہ تجویز کرے - لاکن ان حدیثون سے جو جنب کے واسطے جواز تیمم کے لئے ناطق ہین جواب نہین ہوتا ہی - ظاہر یہہ ہی کہ وہ مناظرہ ابو موسی کا ابن مسعود کے ساتھ ثبوت کے بعد ہی اور جواب عمر بن الخطاب کا یعلی کے ساتھ بھی حضرت کی رحلت کے بعد ہی - اور یہہ بات ان بزرگون پر پوشیدہ رہنا نہایت بعید ہی - اور وہ جو ابن مسعود نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قول عمار پر قناعت نکی محل سخن ہی عمار جو عدول صحابہ سے تھے اور ثقہ تھے ایک حدیث پیغمبر خدا سے روایت کرے پھر کیا گنجایش ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ قبول نکرین - اور عمر سے ایک حرف جو قول عمار کے استنکاف مین ناظر ہو وہ بھی منقول نہین

بَابُ التَّيَمُّمُ ضَربَةٌ

باب تیمم کا در حالیکہ وہ ایک ضرب ہو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعمَشِ عَن شَقِيقٍ قَالَ كُنتُ جَالِسًا مَعَ عَبدِ اللهِ وَاَبِي مُوسٰى الاَشعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسٰى لَو اَنَّ رَجُلًا اَجنَبَ فَلَم يَجِدِ المَاءَ شَهرًا اَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي قَالَ فَقَالَ عَبدُ اللهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَاِن كَانَ لَم يَجِد شَهرًا فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسٰى فَكَيفَ تَصنَعُونَ بِهٰذِهِ الاٰيَةِ فِي سُورَةِ المَائِدَةِ فَلَم تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا شقیق نے کہا کہ مین ابن مسعود اور ابو موسی اشعری کے پاس بیٹھا تھا - ابو موسی نے ان سے پوچھا کہ اگر ایک مرد جنب ہوا اور ایک مہینا پانی نپاوے تو کیا وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے - تب عبد اللہ ابن مسعود نے جواب دیا کہ تیمم نکرے اگرچہ ایک مہینا پانی نپاوے قید ایک مہینے کا قید احترازی نہین ہی - پھر انکو ابو موسی نے کہا کہ اگر یون ہی پھر حکم مین اس آیت کے کیا کروگے جو سورۂ مائدہ مین آئی فَلَم تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبدُ اللهِ لَو رُخِّصَ لَهُم فِي هٰذَا لَاَوشَكُوا اِذَا بَرَدَ عَلَيهِمُ المَاءُ اَن يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ پس عبد اللہ نے کہا اگر تیمم کے باب مین رخصت دیجائیگی ہر آئینہ قریب ہی کہ جب پانی سردی کرے لوگ تیمم ہی کیا کرینگے قُلتُ وَاِنَّمَا كَرِهتُم هٰذَا لِذَا قَالَ نَعَم فَقَالَ اَبُو مُوسٰى اَلَم تَسمَع قَولَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَاَجنَبتُ فَلَم اَجِدِ المَاءَ فَتَمَرَّغتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكفِيكَ اَن تَصنَعَ هٰكَذَا ابو موسی کہتے ہین کہ مین نے عبد اللہ ابن مسعود سے کہا کہ تم اس رخصت کو ناپسند نہین رکھتے ہو مگر اس مصلحت کیلئے تو ابن مسعود نے کہا ہان - پھر ابو موسی نے

کہا کیا تم نے عمار کا قول نہ سنا جو عمر بن الخطاب سے کہا کہ پیغمبر خدا نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا سو میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا پس مٹی میں لوٹا جیسا کہ جانور لوٹتا ہے۔ پھر میں نے آکے حضرت سے اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہر آئینہ کفایت کرتا تجھکو اگر ایسا کیا ہوتا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ پھر حضرت نے کف دست سے زمین پر ایک ضرب کیا پھر جھوکا اسمیں اور دور کی غبار پھر مسح کیا اس ضرب سے پیٹھ سیدھے ہاتھ کی بائیں ہاتھ سے۔ یا پیٹھ بائیں ہاتھ کی سیدھے ہاتھ سے۔ پھر مسح کیا ہر دو ہاتھ سے اپنے منہ پر۔ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ پھر عبداللہ نے کہا کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے قول عمار پر قناعت نہ کی وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً اسکا ترجمہ آگے گذرا ہے۔ اس روایت میں جو زیادہ آیا سو لفظ واحدہ ہے کہ اس سے ظاہر ہے کہ ایک ہی ضرب سے مسح منہ اور ہاتھ کا کیا۔ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے چند چیزیں معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تو اکتفا کرنا ایک ضرب پر دوسری مسح کف کی تقدیم مسح منہ پر۔ اور اکتفا کرنا پیٹھ پر ایک ہاتھ کے۔ اور نکرنا مسح ذراعین کا اور مسح کا دوسری مٹی سے۔ یا اسکے بالعکس جیسا کہ یعلی کی روایت میں ہے۔ شارح نے کہا کہ سب استنباطات میں محل سخن ہے اول یہہ کہ کہہ سکتے ہیں کہ تیمم کی طریق سب کو معلوم اور مشہور تھا۔ جب اس مقام میں عمار کے فعل کا رد ضرور تھا اسقدر بتلانا کافی تھا یعنے عمار جو خاک پر لوٹتے تھے۔ انکو ایک ضرب سے کف اور منہ پر مسح کرکے بتلایا اور یہی پہ اتنے قدر فرمایا وہ حقیقت تیمم کا بیان مقصود نہیں تھا۔ بلکہ تیمم کے طرف اشارہ تھا۔ اور حدیث کی عبارت یہہ بھی احتمال رکھتی ہے کہ لفظ واحدۃ جو آیا وہ صفت مسح کی ہے۔ یعنے ضرب دوبار کیا اور مسح ایکبار اس عبارت سے اکثر استنباط مضمحل ہو گئے۔ امام نووی نے کہا کہ صحیح تر منصوص حقیقت تیمم میں دو ضرب ہیں۔ اسی پر ہے اجماع جمہور علما کا۔ اور اسباب صحیح بہت کثرت وارد ہیں وباللہ التوفیق

بَابٌ یہہ باب بلا ترجمہ تنوین کے ساتھ آیا بلکہ بعض روایات میں لفظ باب بھی ساقط ہے اور اس حدیث کو پہلے باب میں داخل رکھے ہیں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث میں اصلا کوئی تعرض ضرب کے ساتھ نہیں پس مناسب ہے کہ باب سابق میں داخل ہے حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ابو رجا نے کہا کہ حدیث کی ہم سے عمران نے کہ پیغمبر خدا نے ایک مرد کو دیکھا جس حال میں کہ گوشہ لیا ہے۔ اور لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑہی۔ سو فرمایا کہ ای فلاں کس چیز نے تجھے باز رکھا اس بات سے کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑہے سو اسنے کہا یا رسول اللہ مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہیں کہ غسل کروں تو فرمایا کہ تجھے لازم تھا کہ مٹی سے تیمم کرے پس تحقیق وہ تجھے کافی ہے

الحمد للہ والمنہ کتاب فیض نصاب فیض الباری شرح صحیح بخاری سے تسوید کتاب التیمم کی جو ابواب الطہارت کی متمم ہے ذیقعدہ کی چھبیسویں کو جو تاریخ بنائے بیت اللہ بدست ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام ہے حسن انصرام پائی۔ اور کتاب الصلوۃ آغاز ہوئی ۵

سیع ... [illegible]

فائدہ مجملاً اقسام حدیث کے بیان مین

حدیث نام رکھتے ہین اُس کام کا جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا یا کہا یا آنحضرت کے سامھنے کسی نے کیا اور آپ نے منع نفرمایا یا **آثار صحابہ**
یا تابعی نام رکھتے ہین اُس کام کا جو اُنھون نے کیا یا کہا یا اُنکے سامھنے کسی نے کیا اور اُنھون نے منع نکیا **مرفوع** نام اُس حدیث کا ہی جسکی سند
سلسلے کے ساتھ آنحضرت تک لگی ہو **موقوف** نام اُس حدیث کا ہی جسکی سند صحابی تک پہنچی ہو اگرچہ وہ قول پیغمبر کا ہی ہو **مقطوع** نام اُسکا ہی جسکی
سند تابعی تک پہنچی ہو **مخرج** نام اُسکا جسنے حدیث یا آثار کو ایک طریق یعنے سلسلے کے ساتھ اپنی کتاب مین مذکور کیا **راوی** حدیث کے ناقل کو کہتے ہین
متصل اُس حدیث کو کہتے ہین کہ جسکا راوی کوئی کم نہو **معلق** اوسے کہتے ہین جسکے ایک راوی یا زیادہ مخرج کی طرف سے مذکور نہون **مرسل** وہ حدیث
جسکے اول راوی یعنے اصحاب کا نام گم ہو **معضل** وہ کہ بیچ سے دو تین راوی کم ہون **منقطع** وہ کہ بیچ سے ایک راوی گم ہو یا دو یا تین لیکن اسطرح کہ ایک مذکور
دوسرا گم دوسرا مذکور تیسرا گم اور ایک قسم اسی منقطع کی **مدلس** ہی جسے راوی نے اپنے استاد کا نام چھوڑ کر اُسکے اُستاد کا نام لیا مگر ایسے ڈھب سے کہ سننے والے
کو یہہ گمان ہو کہ جسکا نام لیتا ہی اُسی سے سُنا ہی **مضطرب** اُسے کہتے ہین کہ اُس حدیث کے راوی کا نام اُلٹ پلٹ بیان ہو یا راوی دوسرا ہی اور بھول کر
دوسرے کا نام کہدیا یا حدیث کے الفاظ مین کچھہ کم و زیادہ کر دیا ہو **مدرج** اُسے کہتے ہین کہ راوی اپنے کلام کو کسی مصلحت کے واسطے حدیث مین لے آیا **معنعن** وہ حدیث ہی
کہ جسکی روایت مین لکھتے ہین عن فلان عن فلان **مسند** اُس حدیث کو کہتے ہین جو مرفوع بھی ہو اور متصل بھی ——— جب دو حدیثین قوی اور ضعیف
مضمون مین مخالفت رکھتی ہون اگر دونو قوی ہون اور مضمون مین مخالف اُسمین جو ترجیح رکھتی ہی اُسے **محفوظ** کہتے ہین اور دوسری کو **شاذ** اگر دونون ضعیف
ہون اُسمین جو ترجیح رکھتی ہی اُسے **معروف** کہتے ہین اور دوسری **منکر** اور دو حدیثین مضمون مین موافق ہون پھر اگر دونون دو صحابی سے مروی ہون تو ایک دوسرے
کی شاہد ہی اور اگر ایک صحابی سے مروی ہون تو ایک کو دوسرے کی تابع کہتے ہین اور اگر لفظ اور معنی دونون مین موافق ہون تو ایک کو دوسری کے **مثلہ** کہتے ہین اور
اگر صرف معنی مین موافقت ہو تو **نحوہ** کہتے ہین **معلل** اُس حدیث کو کہتے ہین کہ اُسکی صحت دلیل سے باطل ہو جاوے اگرچہ شرطین جو صحت کی ہین وے پائی جاوین **صحیح لذاتہ**
اُس حدیث کو کہتے ہین جسکے راوی عدل ہون اور ضبط خوب رکھتے ہون اور سند بھی برابر لگی ہو **صحیح لغیرہ** اُسے کہتے ہین جسمین یہہ سب شرطین ہون لیکن ذرہ نقصان
ہو اور وہ نقصان مٹ گیا ہو کئی طرق سے ثابت ہونے کے سبب اور **حسن لذاتہ** کہتے ہین اگر وہ نقصان نہ مٹا اور **حسن لغیرہ** ہی اگر راوی عدل نہون یا پورا یاد نرکھتے
ہون یا راوی بعضے مذکور اور بعضے نہین لیکن کئی طرق سے ہونے نے نقصان مٹا یا اور **ضعیف** ہی اگر نقصان نہ مٹا **مطعون** اُس حدیث ——— کو کہتے ہین
جسکی عدالت اور ضبط پر طعن ہو طعن عدالت پر پانچ طرح کے ہین اول کذب یعنے راوی نے جھوٹھہ کہا حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اسکی **موضوع** ہی دوسرا
اتہام بکذب یعنے جو لوگون مین جھوٹا مشہور ہوا حدیث اسکی **متروک** ہی اور جو حدیث شرع کے قواعد ضروری کے خلاف ہی اسکو بھی متروک کہتے ہین تیسرا فسق یعنے
راوی سے گناہ کا کام ہوا اگر عقاید مین داخل نہین چوتھی جہالت یعنے حدیث مذکور کرتا ہی لیکن بعضے راوی کے نام سے بے خبر ہی اُس حدیث کو **مبہم** کہتے ہین پانچوان بدعت
یعنے خلاف سنت کام کرنا بات بناکر صرف زور سے تو حدیث جو اُس سے روایت ہی وہ **مردود** ہی اور طعن ضبط پر پانچ طرح کے ہین ایک فرط غفلت یعنے سنے مین غفلت
بہت کی دوسری کثرت غلط یعنے روایت کرنے مین بہت سی غلطی کی تیسری مخالفت ثقات یعنے اسناد حدیث کی یا متن مخالف ثقات کے بیان کیا تو حدیث **شاذ** ہو جاویگی
چوتھی وہم مراد اُس سے بھولنا ہی راوی نے روایت تو وہم کی راہ سے کی اور **معلل** کہینگے اگر کسی محدث نے کوئی دلیل پیدا کرکے توہم کو باطل کر دیا پانچوین سوء حفظ یعنے کچھہ
یاد ہی اور کچھہ بھول گیا ہی لیکن سہو غالب ہے یقین پر یا برابر اور **شاذ** کہینگے اگر ابتداء عمر سے اُسکا یہہ حال ہی اور **مختلط** کہینگے اگر بڑہاپے کے سبب یہہ حالت پیدا ہوئی
حدیث متفق علیہ اُسے کہتے ہین کہ جسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور جن شرطون کی بخاری یا مسلم نے اپنی کتاب مین رعایت رکھی ہی اُن شرطون کے ساتھہ دوسرے
کی حدیث پائی جاوے تو اُسکی حدیث کو لکہتے ہین **علی شرط بخاری یا علی شرط مسلم** - **درجات اہل حدیث کے متفاوت ہین** پہلا طالب
ہے جو اس علم کا راغب در مبتدی ہو دوسرا محدث جو متحمل روایت و درایت کا ہو - اسکو شیخ الحدیث اور امام بھی کہتے ہین - تیسرا حافظ جو لاکہ حدیث متن اور سند کے ساتھہ
یاد رکھتا ہو - چوتھا حجۃ کہ جسکو تین لاکہ حدیث متن اور سند اور راویون کی جرح و تعدیل اور انکی تاریخ وفات کے ساتھہ یاد ہو - پانچوان حاکم کہ جسکا علم تمام احادیث مرویہ
کا محیط ہو ابن حاتم نے ظہری سے نقل کی کہ حاکم پیدا نہین ہوتا مگر ہر چالیس برس مین اس زمانہ اخیر مین جو اواخر تیرہوین صدی ہی محدث کا وجود تو مفقود بلکہ علم حدیث کا راغب
و طالب بھی نادر الوجود ہی ؎

فہرست کتاب الصلوٰۃ فیض الباری شرح صحیح بخاری

صفحہ — بیان

کتاب مواقیت الصلوٰة

کتاب الاذان

تمت

کتاب الجمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ

جاننے کہ ایمان کے بعد نماز افضل عبادات اور اشرف طاعات اور معراج مقربان آگاہ کی ہی۔ اور موجب ہی صرف توجہ ظاہر و باطن کی ماسوی اللہ سے۔ اور حقیقت عبد کا انفراد جناب قدس میں۔ اور جب بندہ خلوص نیت اور صفائے طویت سے جناب حق کی طرف متوجہ ہوا۔ اور دریائے ذات مین غوطہ مارا۔ اور حیطۂ تقدیس تنزیہ اور تحمید و توحید مین قیام کیا۔ اور کلام ازلی کے ساتھ جو ذات مقدس سے صادر ہی۔ جان و دل سے کمال خضوع و خشوع سے متکلم ہوا۔ اور مقام احسان مین جو معراج اعلےٰ ہے اسی ہی پہنچا۔ نسبت اس حال باطن کی حرکات ظاہر کے ساتھ۔ ایسی ہی جیسی نسبت روح کی بدن کے ساتھ۔ اور انسان اسوقت وجود مین آتا ہی کہ روح بدن کے ساتھ متعلق ہو۔ اور روح تن کے استکمال سے دور ہی۔ اور تن بغیر جان کے استہلاک سے نزدیک ہی۔ پس ظاہر و باطن سے عبادت حق مین متوجہ ہوا چاہیئے۔ اس سے زیادہ اُس مقام سے اشارہ کیا جاتا نہین زبان قلم تنگ ہی اور دل اور وقت اس سے بھی تنگتر ہی۔ اور یہہ قصہ دراز ہی تقریر مین سماتا نہین۔ **مترجم** کہتا ہی کہ صلوٰۃ لغت مین دعا اور رحمت اور استغفار کے معنے مین آئی۔ اور نماز کو صلوٰۃ اس لئے کہتے ہین کہ وہ ان معنون پر مشتمل ہی۔ اور صلّی گوشت بریان کرنیکے معنے مین اور تصلیہ اسکو آتش مین جلانے کے معنے مین اور رحم کرنے کے معنے مین۔ اور تیڑہی لکڑی کو آگ مین سیدہی کرنے کے معنے مین بھی آیا ہی۔ یہہ معنے بھی حقیقت نماز کے ساتھ مناسبت رکھتی ہین۔ گویا نماز مصلی کے نفس کو مجاہدے کی آتش مین گلاتی ہی اور اسکے گناہونکو جلاتی ہی۔ اور اسکی طبیعت کی کجی کو سیدہی کرتی ہی۔ اور شک نہین ہی کہ آفرینش عالم کی محض عبادت کے واسطے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ یعنے اور نہین پیدا کیا ہم نے جن و انسان کو مگر اسواسطے کہ وے عبادت کرین۔ اور راہ راست قرب الٰہی کی اور راہ وصول درگاہ باری کی عبادت ہی إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ یعنے مقرر اللہ تعالیٰ پروردگار میرا ہی اور پروردگار تمہارا۔ پس اسیکی عبادت کرو یہہ راہ سیدہی ہی۔ اور فرمایا وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ اور ہر آئنہ ہم جانتے ہین اے میرے پیغمبر تیرا حال کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا بسبب اسکے جو کہتے ہین یعنے جو شرک کے کلمات ہمارے جناب مین اور طعن قرآن مجید پر اور استہزا تیرے ساتھ ایسے باتون سے تیرے دل پر جو تنگی آتی ہی اسکو دفع کرنے کے لئے پس پاکی کے ساتھ یاد کر اپنے پروردگار کو اور ہو ساجدون سے یعنے نماز پڑہنے والون سے ہو۔ تفسیر کشف الاسرار مین لایا ہی کہ ہم تیری تنگدلی سے آگاہ ہین۔ بیگانون سے جو تجھے رنج پہنچتا ہی اس سے خبر رکھتے ہین پس تو حضور دل سے نماز مین آ جو میدان مشاہدے کا ہی دوست کے مشاہدے مین بار بلا کھینچنا آسان ہی۔ پیران طریقت سے ایک بزرگ نے کہا کہ مین نے بغداد کے بازار مین دیکھا کہ ایک شخص کو سو کوڑے مارے اسنے ایک آہ بھی نہ کیا۔ مین نے اس سے پوچھا کہ اے جوانمرد تو نے اتنے زخمین کھائے پر نہ رویا اسنے کہا کہ اے شیخ مجھکو معذور رکھ کیونکہ میرا معشوق مجھے دیکھ رہا تھا کہ اسی کے لئے مجھے مارتے ہین سو اسکے نظارۂ پاک مین مجھے زخمون کا شعور نہین تھا وَاعْبُدْ

رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ اور عبادت کر اپنے پروردگار کی یہان تک کہ آوے تجھکو موت - مراد یقین سے موت ہی - کسواسطے کہ موت ہر مخلوق کو یقین ہی - کذا فی مواہب علیہ - اور صاحب مدارج بھی اس آیت کے تحت مین لایا ہی کہ مراد یقین سے موت ہی بسبب ہونے اسکے امر متیقن - اور تنگدلی دفع ہونی عبادت سے اس آیت مین جو مذکور ہی - اسکا سبب یہہ ہی کہ جب انسان عبادت مین مشغول ہوتا ہی - اسپر انوار عالم ربوبیت کے منکشف ہوتے ہین اور جب یہہ انکشاف حاصل ہوا - دنیا اسکے نظر مین بالکل حقیر ہوتی ہی - جب دنیا حقیر نظر آئی اسکے دل پر دنیا کا آنا اور جانا آسان ہوا پس اسکے جانے سے متوحش اور اسکے آنے سے خوش نہوگا - پس حزن وغم زائل ہوا - اور جب بندے پر آفات و مکروہات نازل ہوئین اور وہ طاعت مولا کے طرف توجہ لایا تو گویا کہتا ہی کہ تیری طاعت مجھہ پر واجب ہی خواہ تو مجھہ کو راحت و آرام دیوے یا مکروہات مین ڈالے - پس وے مکروہات فراموش ہو جاتی ہین اور دل کو طمانینت حاصل ہوتی ہی - وقال اللہ تعالیٰ فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ یعنے پس عبادت کر اسکی اور اسکی عبادت مین صبر کر - اس مین اس فرقہ کا رد ہی جو کہتے ہین کہ جب بندے کو محبت اور قرب حق حاصل ہوا اسکو اعمال ظاہری کی حاجت نرہی اور تکلیف شرعی اس سے ساقط ہوئی - نعوذ باللہ منہا یہہ بیہودہ بات ہی - جاننا چاہیے کہ بندہ جب درگاہ حق کے طرف مسافر ہی اس سے سیر منقطع نہین جب تک وہ قید حیات مین ہی وہ توشۂ راہ کا محتاج ہی جو عبادت ہی اور اس سے مستغنی نہین - جسقدر وہ قریب تر عبادت زیادہ تر - نقل ہی کہ ایک شخص سید الطائفہ جنید بغدادی کی مجلس مین ایک حرف سقوط عمل کا کہا جنید علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہہ بات ہمارے پاس زناکاری اور شراب خواری سے بھی بد تر ہی معاذ اللہ منہا انتہی

بَابُ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْاِسْرَاءِ

یہہ باب بیان مین ہی کہ کسطرح فرض کی گئین یے پانچ نمازین اس شب مین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کروایا آسمانون کا یعنے شب معراج مین **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کو معراج عالم بیداری مین روح وجسد کے ساتھہ ہوا اور اختلاف کیا علمانے تاریخ معراج مین اکثر اسپر ہین کہ معراج ہجرت کے ایک سال آگے ہوا یا پانچ مہینے یا تین سال آگے اور حربی اور امام نووی نے کہا کہ وہ ربیع الآخر کی ستاوسیوین تھی اور بعضون نے کہا کہ رجب کی ستاوسیوین تھی انتہی - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ فِيْ حَدِيْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَاْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ ابن عباس نے کہا کہ حدیث کی مجھہ سے ابو سفیان نے ہرقل کی حدیث مین - یعنے ہرقل نے جب حضرت کے احوال ابو سفیان سے سوال کیا تو اسنے جواب دیا کہ حضرت ہمکو حکم کرتے نماز پڑھنے اور سچ کہنے اور حرام سے بچنے کا - یہہ ایک ٹکڑا ہی اس حدیث کا جو شروع کتاب مین گذری امام بخاری نے تھوڑی مناسبت پر ترجمہ باب مین لایا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ - انس نے کہا کہ تھے ابو ذر حدیث کرتے پیغمبر خدا سے کہ فرمایا کہ کھولا گیا سقف گھر کا جس حال مین کہ مین مکے مین تھا - فُرِجَ لفظ مجہول سے ہی - اور تخفیف وتشدید سے بھی آیا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ شارح مشکوٰۃ شیخ دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین لایا ہی کہ اسرا کے تعیین مکان مین مختلف روایتین آئی ہین - بعض روایات مین حطیم اور بعض مین حجر اور بعض مین عند البیت اور بعض مین شعب ابی طالب وبعض مین بیت ام ہانی آیا ہی اور یہی مشہور ہی - اور ان روایتون کی جمع وتطبیق جیسا کہ فتح الباری مین لایا ہی یہہ ہی کہ حضرت اس شب ام ہانی کے گھر مین تھے اسکو اپنا گھر فرمایا باعتبار سکونت کے یعنے اسمین شب باشی کرنے کے اور وہ گھر شعب ابی طالب مین ہی تھا فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ پھر جبرئیل نازل ہوا اور میرے سینہ کو چاک کیا پھر اسکو آب زمزم سے دہویا جو شریف تر اور معظم تر پانی ہی - یا دل کو قوت بخشنے والا ہی - پھر ایک طست طلائی ایمان وحکمت سے

بھرا ہوا لے آیا۔ پھر اسکو میرے سینہ مین ڈالا۔ طشت ایک محسوس چیز ہی یہان معتدل کے ساتھ تشبیہ ہی۔ جیسا کہ موت کی تشبیہ کبش املح یعنے دنبہ تازہ سے آئی
ہی۔ طشت طلائی حکمت و ایمان سے مملو ہونا یہہ ظرفیت کے طور پر نہین جیسا کوزہ پانی سے پر ہو۔ بلکہ علم فراوان اور کمال یان مراد ہی اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ سینہ کی
ظرفیت اور اسمین ڈالنا جب لوازم محسوسات سے ہی حکمت و ایمان ایک طشت زرین کے ساتھ متعلق ہو کے سینہ مبارک مین منتقل ہوئے۔ ثُمَّ أَطْبَقَهُ پھر سینہ کو برابر
کردیا **مترجم** مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ نووی نے کہا کہ حکمت سے مراد علم ہی جو متصف ہی ان احکام سے جو شامل ہین معرفت الٰہی کو اور بعضون نے کہا کہ
مراد نبوت ہی اور بعض نے کہا کہ ایک فہم ہی جو اللہ کی طرف سے آیا اور سینہ برابر کردیئے اسپر مہر کردی تا محفوظ رہے۔ جاننا چاہئے کہ حضرت کی عمر شریف
مین چہار بار شق صدر ہوا۔ اور ہر بار کا شق صدر حکیم مطلق کی حکمت بالغہ سے مملو تھا۔ اور وہ چہار بار کا شق صدر بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہی یہان اسکی
تفصیل طوالت چاہتی ہی۔ اور ہم نے اسکا بیان جہان السیر و جواہر التفسیر و فوائد عزیزیہ مین بسط کے ساتھ کر چکا ہی۔ اب اس مقام مین بحسب ضرورت ہر بار
کے بیان حکمت پر اکتفا کیا جاتا ہی۔ جاننا چاہئے کہ شق صدر سے مطلب سینہ کی کشایش اور حوصلہ کی فراخی ہی جسکو شرح صدر کہتے ہین۔ وہ دو قسم پر ہی۔
ایک باطنی۔ دوسری ظاہری۔ اللہ تعالٰی نے سورۂ الم نشرح مین حضرت کی وہی شرح صدر معنوی کے طرف اشارہ فرمایا۔ یہان اس بیان کا خلاصہ تفسیر عزیزیہ
سے نقل کیا جاتا ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ کیا نہین کھولدیا ہم نے تیری بہتری کے واسطے سینہ تیرا تاکہ بوجھ
سنبھالے۔ اور حق تعالٰی کے بھیدون کا وہ سینہ گنجینہ ہووے اور دعوت کا یعنے لوگون کو اسلام کی طرف بلانیکا۔ اور احکام الٰہی کے پہنچانے کا غم
اور امت کا اور دین کا غم اور دنیا و آخرت کا غم سب اسمین سما جاوے یعنے تحمل اور بردباری حاصل ہووے۔ اور میل اور کدورت اور بدخوئی اور دشمنی اور سب بری
خصلتین اُس سے نکل جاوین۔ اور روشنی علم و ایمان و حکمت کی اسمین بھر جاوے۔ اور اس جگہہ پر جاننا چاہئے کہ شرح صدر عبارت ہی حوصلہ کی فراخی سے۔ اور حوصلہ
کی فراخی ہر شخص کی اسکے استعداد اور اسکے کمال اور مرتبے کے اندازے پر ہوتی ہی۔ اور ہر مرتبے اور ہر کمال کے حوصلے کی فراخی جب تک اس مرتبے اور اس
کمال کو نہ پہنچے ہرگز دریافت نہین کر سکتا ہی اسیواسطے کہا گیا ہی لَا يَعْرِفُ الْوَلِيَّ إِلَّا الْوَلِيُّ وَلَا يَعْرِفُ النَّبِيَّ إِلَّا النَّبِيُّ یعنے ولی کو ولی پہچانتا ہی
اور نبی کو نبی۔ علی الخصوص شرح صدر مصطفوی کہ کسی بشر کو ممکن نہین کہ اسکو دریافت کرے۔ اسلئے کہ آپکے کمال کا مرتبہ جو نبوت کا خاتمہ ہی کسیکو حاصل نہین
یہہ خلاصہ ہی شرح صدر معنوی کا جو عالم غیب مین ہوا عالم غیب کی نسبت عالم ظاہر کے ساتھ ایسی ہی جیسے اصل کے نسبت فرع سے ہوتی ہی۔ اور جیسے آدمی
کی نسبت اسکے سایے سے۔ پس جو چیز عالم ظاہر مین پائی جاوے اگر عالم غیب مین اسکی کچھہ اصل ہو تو بہتر ہی والا اسکو قیام نہین ایکدم مین محو ہو جاتا ہی۔ اور اسیطرح
جو چیز عالم غیب مین پائی جاوے اگر اسکی کوئی مثال یا کوئی صورت ظاہر مین ہو تو بہتر والا ایک درخت ہی بے ثمر۔ اور مدلول ہی بے دلیل و اثر۔ اسیواسطے کہا گیا ہی کہ جو
کچھہ عالم ارواح اور عالم غیب مین ہی وہ مصدر اور جڑ ہی۔ اور جو کچھہ عالم اجسام اور عالم ظاہر ہی وہ مظہر اور شاخ اسکی ہی۔ پھر جب یہہ مقدمہ جانا گیا تو اب
سمجھا چاہئے کہ جب حضرت کا شرح صدر معنوی عالم غیب مین ثابت ہوا عالم ظاہر مین بھی یہہ معاملہ چہار مرتبے ظہور پایا۔ پہلے آپکی لڑکائی مین جب عمر شریف
چہار برس کی تھی اور لڑکائی مین جو یہہ معاملہ ہوا اسمین یہہ حکمت تھی کہ جب لڑکے اس سن کو پہنچتے ہین تو انکے دل مین کھیل کود کی رغبت پیدا ہوتی ہی اسلئے حکمت
الٰہی یہہ چاہی کہ اپنے رسول مقبول کے دل سے وہ رغبت جو لوازم بشریت سے پیدا ہو نکل جاوے۔ اسیواسطے حضرت اپنی لڑکائی مین بھی کھیل کود سے دور رہتے اور تمکین
و وقار کے ساتھہ موصوف۔ دوسرا گیارہ برس کی عمر شریف مین۔ اور اس عمر مین ہونیکی یہہ حکمت تھی کہ جب انسان اس عمر مین حد بلوغ کے قریب پہنچتے ہین تو شہوت
و غضب جو لوازم جوانی اور اوصاف انسانی سے ہین پیدا ہوتے ہین سو حکمت ربانی یہہ بات چاہی کہ اپنے حبیب سے وہ اوصاف دور ہون۔ تیسرا زمان بعثت کے

قریب اسمین یہہ حکمت تھی کہ آپکو وحی الٰہی سے فیض لینے کا استعداد اور بار نبوت اٹھانیکی قوت حاصل ہو۔ چوتھا شب معراج مین یہہ حکمت تھی کہ دل مبارک مین عالم
ملکوت یعنے عالم ارواح کی سیر کی قوت اور تجلیات و انوار کے مشاہدہ کی طاقت آجاوے اور انکے دیکھنے سے دل کو دہشت نہو حاصل کلام کا یہہ ہی کہ ظاہر مین چاک
کرنا آپکے سینہ مبارک کو شرح صدر معنوی کا نمونہ ہی۔ اور پہلی نعمت جو حضرت کو ملی یہی سینہ مبارک کو کشادہ کرنا تھا کہ بے انتہا کمالون کی اسمین گنجایش
ہوئی بار اخیر شب معراج مین ہوا انتہی پھر راوی خبر دیتا ہی ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا پھر جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا پھر عروج کیا میرے
ساتھ طرف آسمان کے۔ اس حدیث مین سواری براق کا اور مسجد اقصیٰ کے طرف جانیکا ذکر نہین آیا۔ دوسری روایات مین آیا ہی انشاء اللہ تعالیٰ وے حدیثین
باب المعراج مین آوینگے۔ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ پس جب آئے ہم طرف آسمان دنیا کے جو سب کے
نیچے کا آسمان ہی جبرئیل نے داروغہ آسمان سے کہا کہ دروازہ آسمان کا کھول قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ اَسْوِدَةٌ وَعَلَى
يَسَارِهِ اَسْوِدَةٌ داروغہ نے کہا کون ہی یہہ دروازہ مارنیوالا۔ کہا جبرئیل ہی اُسنے کہا آیا تمہارے ساتھ اور بھی کوئی ہی کہا ہان میرے ساتھ محمد ہین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُسنے کہا آیا بھیجا گیا طرف انکے کہ تمہارے ساتھ آوین جبرئیل نے کہا ہان۔ پس جب آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہم آسمان دنیا پر آئے۔ ناگاہ
ہم نے دیکھا کہ ایک مرد بیٹھا ہی اسکے سیدہے جانب لوگ بہت ہین۔ اور اسکے بائین جانب لوگ بہت ہین۔ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَاِذَا
نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى جب وہ نظر کرتا سیدہے طرف ہنستا اور جب دیکھتا بائین طرف روتا تھا۔ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ
قُلْتُ لِجِبْرَئِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ پس اس مرد نے کہا خوش آیا تم نے ای نبی صالح وای پسر صالح۔ جناب رسالتمآب فرماتے ہین کہ مین نے
جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون مرد ہی۔ تو انہون نے کہا کہ یہہ آدم ہین علیہ السلام۔ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ اور یہہ اشخاص جو انکے
سیدہے طرف و بائین طرف ہین انکی اولاد کے ارواح ہین جو متمثل ہوے ہین۔ اور نسم بفتح نون و سین نفس و روح کو کہتے ہین اور انسان کے معنے مین بھی آیا ہی
نبی صادق کے جابر نبی صالح جو کہا سو جاننا چاہئے کہ صلاح ایک صفت ہی جامع جمیع صفات حمیدہ کہ ہر صفت نیک صلاح ہی سے پیدا ہوتی ہی اسلئے انبیاء کے
باب مین فرمایا ہی كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ فَاَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ پس سیدہے جانب
والے انسے جنتی ہین اور وے اشخاص جو بائین جانب ہین دوزخی ہین فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى۔ پھر جب آدم علیہ
السلام اپنے سیدہے طرف نظر کرتے ہین خوش ہوتے ہین اور جب بائین طرف دیکھتے ہین غمگین ہوتے ہین اس سے مراد یہہ نہین کہ ارواح آسمان پر آدم علیہ
السلام کے پہلو پر ہین کیونکہ صحیح حدیثون سے ثابت ہی کہ کافرون کے ارواح تو زمین کے نیچے ہین اور مومنون کے ارواح ساتوین آسمان کے اوپر۔ پس ہوسکے کہ
دوزخ حضرت آدم کے بائین جانب و بہشت سیدہے طرف ہو اور یے سب وہین سے نمودار ہون حَتّٰى عَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا
افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ یہان تک کہ لے چڑہا مجھے جبرئیل دوسرے آسمان کی طرف اور اسکے خازن سے کہا کہ کھول دروازہ خازن
نے جبرئیل سے پوچھا جیسا کہ پہلے آسمان کا خازن پوچھا تھا اور دروازہ کھولا۔ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيسَ
وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَاِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ انس کہتے ہین کہ ابوذر نے کہا کہ حضرت نے آسمانون مین
ان چہار پیغمبرون سے ملے پر ثابت نکیا کہ انکے مقامات و منازل کی ترتیب کس طرح پر تھے غَيْرَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيمَ

فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ سوا اسکے کہ ذکر کیا ابوذر نے کہ حضرت نے پایا یعنے ملے آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر اور ابراہیم علیہ السلام سے چھٹے آسمان پر۔ **مترجم** کہتا ہی کہ ثابت بنانی تابعی نے انس رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری جو روایت کی ہی اسمین آیا ہی کہ پیغمبر خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو ساتوین آسمان پر دیکھا۔ صاحب اشعۃ اللمعات نے لکھا ہی کہ یہی بات ثابت تر اور قوی تر ہی کسلئے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے تکیہ کیے ہوے دیکھا بالجملہ حضرت کو انبیا کی ملاقات جو بالاے سموات ہوئی کس آسمان پر کس نبی کو دیکھا اس باب مین مختلف روایتین آئی ہین۔ یا تو وہ راویون کے اشتباہ کا سبب ہی یا ہو سکے کہ ہر دو آسمان پر دیکھا ہو واللہ اعلم انتہی اور انس کی حدیث مین جو مالک بن صعصعہ کی روایت سے صحیحین مین وارد ہی آیا ہی کہ پہلے آسمان پر آدم دوسرے پر یحیی اور عیسی تیسرے پر یوسف چوتھے پر ادریس پانچوین پر ہارون چھٹے پر موسی ساتوین پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کذا فی القسطلانی۔ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرَئِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ انس کہتے ہین کہ جب جبرئیل حضرت کے ساتھ ادریس علیہ السلام پر گذرے انہون نے کہا مرحبا پیغمبر صالح اور برادر صالح پر۔ ظاہر یہ ہی کہ یہ مقولہ انس نے ابوذر سے ہی سنا معلوم کیجئے کہ ادریس علیہ السلام حضرت کے آباے کرام مین داخل ہین یا نہ اس باب مین اختلاف ہی جو کہتے ہین کہ آباے کرام سے نہین انکی تمسک یہی حدیث ہی کہ اگر ادریس حضرت کے آبا سے ہوتے آدم و ابراہیم علیہما السلام کے مانند ابن الصالح کہے ہوتے ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيمُ۔ اس عبارت کا مطلب گذرا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ ابن شہاب نے کہا کہ ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو حبہ انصاری کہتے تھے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ پھر مجھے اوپر لے گئے یہان تک کہ ایک ہموار ایسی جگہہ پر آیا کہ سنی آواز قلمون کے جو فرشتے لکھتے تھے یعنے لوح محفوظ پر حقتعالی کے قضایا اور احکام جو رقم کرتے تھے یا نسخ کرتے قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ابن حزم اور انس بن مالک کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ پس اللہ تعالی نے میری امت پر پچاس نمازین فرض کین رات دن مین پھر مین رجوع کیا یعنے اس مقام معلی سے پھرا یہان تک کہ موسی علیہ السلام پر گذرا۔ انہون نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا۔ مین نے کہا پچاس نمازین انہون نے کہا کہ پھر جائیے اپنے پروردگار کی طرف سو اگر آپکی امت اسکی طاقت نہین رکھتی ہی کہ رات دن مین پچاس نمازین ادا کرین فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ پھر مین حق تعالی کی طرف رجوع کیا اور تخفیف چاہی النصف یا بعض نمازین کم ہوئین۔ پھر مین موسی علیہ السلام کی طرف لوٹ آیا اور کہا کہ اتنی نمازین کم کی گئین۔ پھر انہون کہا کہ پھر اپنے پروردگار کی طرف جائیے کہ تحقیق آپکی امت اسکی بھی طاقت نہین رکھتی ہی فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هُنَّ خَمْسٌ وَهُنَّ خَمْسُونَ پھر مین رجوع کیا اپنی پروردگار کی طرف پھر بعض نمازین کم ہوئین

فراجعني

نسخہ: وَرَاجِعْ رَبَّكَ

نسخہ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ

پھر آیا موسیٰ کی طرف انہوں نے کہا پھر جائیے اپنے پروردگار کیطرف کہ آپکی امت اسکی بھی طاقت نہین رکھتی ہی۔ غرض ایسا ہی مین کئی بار بارگاہ الٰہی کی طرف گیا آخر حکم ہوا کہ پانچ نمازین فرض ہین۔ اور وے پانچ حکم پچاس نماز کا رکھتے ہین ثواب مین کسلئے ایک نیکی کے بدلے دس ثواب عطا فرماتے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ یہان استدلال ہی پانچ سے زیادہ نماز کی عدم فرضیت پر جیسے وتر۔ اور فعل کے آگے نسخ کا بھی جواز ثابت بخلاف معتزلہ کے لاکن سب متفق ہین کہ نسخ آگے بلاغ کے متصور نہین حدیث معراج بھی اسی پر وارد ہی لیکن ان طرح ون پر اشکال کیا گیا کہ اسکے خلاف پر بھی ماثور ہی تو کہتے ہین کہ ہان وہ نسخ حضرت کے بہ نسبت ہی کہ آپ پچاس نماز سے قطعاً مکلف ہوے پھر تبلیغ کے بعد اور فعل کے آگے نسخ ہوا پس نسخ حضرت کے حق مین صحیح التصویر ہی قسطلانی۔ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تبدیل و تغییر نہین کیا جاتا ہی قول میرا پاس جو پانچ کو پچاس کا ثواب ہی کہ قضاے مبرم مین تبدیل واقع نہین ہوتی ہان قضاے معلق مین محو و اثبات ہر دو ثابت ہین چنانچہ کہا یَمْحُو اللہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ اور وہ جو حضرت نے بار بار مراجعت فرمائی اس وجہ سے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ پہلا حکم قطعی و ابرام کی راہ پر نہین فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَقُلْتُ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَّبِّیْ پھر مین لوٹ آیا طرف موسیٰ علیہ السلام کے انہون نے کہا پھر اپنے پروردگار کی طرف رجوع کیجئے۔ مین کہا کہ مین اپنے پروردگار سے شرم رکھتا ہون ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰی انْتَهٰی بِیْ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَهٰی وَغَشِیَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ مَا هِیَ پھر لیگیا مجھے جبرئیل یہان تک پہنچایا مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک جو ایک درخت ہی سب آسمانون کے اوپر اور طرح طرح کے رنگون نے اسکو ڈھانپ لیا ہی مین نہین جانتا ہون کہ وے کیا رنگ ہین۔ صحیح مسلم مین ہی کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہی۔ ان ہر دو روایت کی جمع و تطبیق یہہ ہو سکتی ہی کہ سدرہ کی اصل چھٹے آسمان پر ہو اور اسکی شاخین ساتوین سے گذری ہون۔ اور اسکو سدرۃ المنتہیٰ کہنے کی وجہ یہہ ہی کہ فرشتون کا علم وہین منتہی ہوتا ہی۔ جبرئیل بھی اس سے پرے نہین گذرتے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت کے سوا اس مقام کے پرے کوئی نہین گذرا۔ اور اسکو منتہی کہنے کی یہہ وجہ بھی لکھتے ہین کہ اوسکے اوپر سے جو نزول کرے وہین منتہی ہوتا ہی۔ اور اسکے نیچے سے جو چڑھے وہین انتہا پاتا ہی۔ یا شہیدون اور مومنون کے ارواح وہین منتہی ہوتے ہین یعنی اس مقام تک پہنچے ہین۔ اور انبیا ملائکہ مقربین درود بھیجتے ہین کذا فی شرح القسطلانی۔ پھر سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا فِیْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ پھر مین داخل کیا گیا جنت مین پس ناگاہ دیکھی مین نے اس مین قبے موتی کے وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْکُ اور مٹی اسکی یعنی جنت کی مٹی مشک سے تھی۔ یعنے اسمین سے بوے مشک مہکتی تھی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ فَرَضَ اللہُ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ فَرَضَهَا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ روایت ہی ام المومنین عائشہ صدیقہ سے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے نماز چہار رکعت والی جسوقت کہ فرض ٹھہرایا اسکو دو دو رکعتین پانچو وقت مین حضر و سفر مین سواے مغرب کے۔ پس مقرر اور بحال رکھی گئی نماز سفر کی پہلے حال پر اور زیادہ کی گئی نماز حضر کی۔ یہی حدیث حنفیہ کی تمسک کی گئی ہی کہ نماز قصر عزیمت ہی نہ رخصت۔ اور شافعیہ کے پاس رخصت ہی **مترجم** کہتا ہی کہ مسافر فرض چہارگانہ مین قصر کرنے کے جواز مین کسیکو خلاف نہین اسبات پر علماے امت کا اجماع ہی۔ لاکن امام ابو حنیفہ کے پاس مسافر پر قصر واجب ہی کہ فرض دو رکعت ہی پڑہے اور یہی عزیمت ہی اور اسکو رخصت بھی کہتے ہین۔ ولیکن اسکو رخصت نام رکھنا انکے پاس از رو مجاز کے ہی جیسا کہ علم اصول فقہ مین مقرر ہی۔ اور اگر مسافر چہار رکعت پڑہے حنفیہ کے پاس جائز نہین مگر یہہ کہ قعدۂ اولیٰ بجا لایا ہو اور اگر قعدۂ اولیٰ نہ کیا نماز جائز نہین بلکہ اعادہ اسکا لازم ہوگا۔ اور مذہب امام مالک کا ایسا ہی ہی جیسا کہ رسالہ ابن ابی زید کے جو مالکیہ سے ہی یہی مفہوم ہوتا ہی کسواسطے کہ کہا ہی ومن سافر اربعۃ برد وھی ثمانیۃ واربعون میلا فعلیہ

ان یقصر والصّلوٰۃ ویصلی رکعتین اور بعض شروح سے معلوم ہوتا ہی کہ مذہب مالک کا موافق مذہب شافعی و احمد کے ہی کہ قصر رخصت ہی مصلی مختار ہی
کہ قصر کرے یا چہارگانہ پڑہے کذا فی شرح سفر السعادۃ - اس مسئلہ کا بحث اور ہر امام کی دلیل انشاء اللہ تعالی آگے قصر کے باب مین آوے گی

بابُ وُجُوْبِ الصَّلوٰۃِ فِی الثِّیَابِ

یہہ باب واجب ہونے مین نماز کے ہی کپڑون کے ساتھ یعنے کپڑے پہنا اور ستر عورت
نماز مین واجب ہی **مترجم** کہتا ہی کہ ستر عورت نماز مین حنفیہ و شافعیہ اور عامہ فقہا اور اہل حدیث کے پاس شرط ہی صحت نماز کی لاکن حنفیہ کے پاس ستر
عین نفسہ شرط نہین ہیں اگر کپڑے مین شگاف ہو اور نمازی کی نظر شرمگاہ پر پڑجاوے نماز فاسد نہوگی قسطلانی وقول اللہ تعالی خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ
عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ اور بیان مین اس قول حق عز و جل کے کہ لو اپنی زینت کے کپڑون کو نزدیک ہر نماز کے وَمَنْ صَلّٰی مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ
اور بیان حکم مین اس شخص کے کہ نماز پڑہے جس حال مین کہ لپیٹا ہو ایک کپڑا ویُذْکَرُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ یَزُرُّہٗ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ اور ذکر کیا جاتا ہی سلمہ بن الاکوع سے کہ پیغمبر خدا باندہتے کپڑا اگرچہ ایک کانٹے سے ہو - امام بخاری اس قول کے
لانے مین یہہ اشارہ ہی کہ آیت مذکور مین لفظ زینت جو آیا اس سے مطلق لباس مراد ہی نہ پوشاک زینت و مفاخرت - اور اشارہ یہہ ہی کہ اگر زینت
مقصود ہوتی کپڑے کو کانٹے سے نہ باندہتے وَفِیْ اِسْنَادِہٖ نَظَرٌ اور اس حدیث کی اسناد مین سخن ہی کہ سلمہ کے راویون مین سے موسی
بن ابراہیم ہی **مترجم** کہتا ہی کہ موسی بن ابراہیم راویون مین رہنے سے محل سخن نہی جو کہا اسکا سبب یہہ ہی کہ وہ موسی بن محمد التیمی ہی اور وہ
مطعون ہی جیسا کہ کہا ابن القطان نے اور متابعت کی اسکی براوی وغیرہ نے - لاکن رد کیا اسکو حافظ ابن حجر نے اور کہا کہ بخاری وغیرہ
کی روایت مین موسی مخزومی کے طرف منسوب ہی اور وہ تیمی نہین قسطلانی نے کہا کہ اس صورت مین ثابت ہوا کہ جسنے نماز پڑہی اس کپڑے
سے کہ جسکا شگاف اتنا ہو کہ اس مین سر داخل کرسکین اور اس سے شرمگاہ نظر آوے رکوع و سجود مین پس اسکو گرہ دے وسط مین وَمَنْ صَلّٰی فِی
الثَّوْبِ الَّذِیْ یُجَامِعُ فِیْہِ مَالَمْ یَرَ فِیْہِ اَذًی اور یہہ باب بیان مین جواز نماز اس شخص کے ہی کہ نماز پڑہے اس کپڑے سے کہ جسکے ساتھ جماع کیا ہو جب
تک کہ نہ دیکھا ہو اسمین کوئی نجاست وَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ اور حکم کیا پیغمبر خدا نے کہ طواف نکرے
بیت اللہ کا برہنہ مناسبت اس قول کی ترجمہ باب کے ساتھہ یہی ہوسکتی ہی کہ طواف کعبہ کا حکم نماز کا رکھتا ہی پس برہنہ نماز نہ پڑہے - اور طواف کے بعد دوگانہ
نماز بھی ہی **حَدَّثَنَا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُیَّضَ
یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَیَشْہَدْنَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَدَعْوَتَہُمْ وَیَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ عَنْ مُصَلَّاہُنَّ قَالَتِ
امْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدَانَا لَیْسَ لَہَا جِلْبَابٌ - ام عطیہ جو کعب کی دختر ہی خبر دی کہ ہم مامور ہوئین کہ حائضہ اور پردہ نشین عورات کو عیدین کے
روز باہر لاوین - اور مسلمانون کی جماعت مین حاضر ہووین اور انکی دعا مین شریک ہین اور حائضہ عورتین پاک عورات کے مصلے سے کنارا لین - تب ایک عورت
نے کہا یا رسول اللہ ہمارے سے کوئی ایسی عورت بھی کہ اسکو چادر نہین تا آپ کو اس سے ڈہانپے - یہہ حکم آیت حجاب کے بعد نزول تھا - قَالَ لِتُلْبِسْہَا
صَاحِبَتُہَا مِنْ جِلْبَابِہَا فرمایا کہ دوسری عورت جو اسکی ہمراہ ہو اسکو اپنی چادر سے ڈہانپے یعنے اسکو چادر عاریت دے - یا ہر دو ایک چادر مین آوین
مترجم کہتا ہی کہ وجہ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ یعنے بیان باب کے ساتھ یہہ کہ حضرت نے جب نماز کو جانے کے لئے چادر کا حکم فرمایا تاکید اگرچہ مستعار
ہو پس کپڑے سے بطریق اولی واجب ہوا مرد و عورت ہر دو کو قسطلانی قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ابن سیرین نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ام عطیہ نے کہ سنا کی میں نے پیغمبر خدا سے
یہ کلام امام بخاری کا مقصود اس اسناد سے تصریح ہی اثبات کی کہ ابن سیرین نے ام عطیہ سے یہ حدیث سنی - اور یہیں رد ہی بعض محدثوں کا جو کہتے ہیں کہ
ابن سیرین اپنی بہن صفیہ سے اور وہ ام عطیہ سے سنی -

بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ

یہ باب اس حکم میں ہی کہ مصلی حالت نماز میں ازار اپنی پس گردن باندھے **مترجم** کہتا ہی کہ ازار سے مراد ہمارے ملک کا متعارف پائجامہ نہیں - بلکہ اس
ازار سے مراد ایک کشادہ چادر ہی کہ گردن سے ساق تک پہنچے - اور مصلی اسکے اوپر کے ہر دو کنارے گردن پر باندھ لے اور کمر پر بھی باندھ لے پس کمر
سے ساق تک وہ چادر جو دامنی ہی وہ حکم پائجامہ کا رکھتی ہی اسلئے ایسے کپڑے کو ازار کہتے ہیں - جیسا میت کو دوہر الفافہ جو سر سے پاؤں تک دیتے
ہیں ایک کو ازار دوسرے کو لفافہ کہتے ہیں - غرض ویسے ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہی سو اس باب میں بیان ہوتا ہی وَقَالَ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ
صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ أُزْرِهِمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ - اور ابو حازم نے سہل بن سعد سے لایا ہی کہ نماز پڑھی صحابہ نے
حضرت کے ساتھ جس حال میں کہ باندھے تھیں اپنی ازاریں اپنی گردنوں پر - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ
عَلَى الْمِشْجَبِ محمد بن منکدر نے کہا کہ نماز پڑھی جابر نے ایک ہی ازار سے جس حال میں کہ اسکو اپنی گردن کے آگے سے باندھا تھا - حالانکہ اسکے کپڑے
سہ پایہ پر دھرے ہوئے تھے - مشجب بکسر میم اور سکون شین معجمہ اور فتح جیم سے اس لکڑی کو بھی کہتے ہیں کہ جسپر کپڑے ڈالتے ہیں - اور پانی ٹھنڈا ہونے کے لئے
مشک جو لٹکاتے ہیں اسکو سہ پایہ کہتے ہیں - غرض جابر کے کپڑے موجود تھے باوجود ایک کپڑے سے نماز پڑھی وہ تو روا نہیں جیسا کہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ
نماز نہ پڑھو ایک کپڑے میں اگرچہ وہ کشادگی رکھے آسمان و زمین کے درمیان کی سو جابر نے رد اس اعتقاد کا کیا اور اکثر علما بھی اسی پر ہیں - لاکن باوجود کپڑوں
کے ایک ہی ازار سے نماز پڑھنی ترک استحباب ہی فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ (ذلك)
اس ایک کہنے والے نے جابر سے بطور انکار کے کہا کہ تم ایک کپڑے سے نماز پڑھتے ہو تو جابر نے کہا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا مگر اس لئے کہ تجھ سا نادان مجھے دیکھے
اور اسکا جواز معلوم کرے وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ہم میں سے حضرت کے زمانے میں کون ایسا تھا کہ اسکو
دو کپڑے ہوں **مترجم** کہتا ہی کہ اجماع علما کا ہی کہ نماز دو کپڑوں سے پڑھنا افضل ہی نہ واجب کیونکہ اسمیں حرج ہی پیغمبر خدا اور آپکے صحابہ جو ایک کپڑے سے
نماز پڑھتے ہیں کبھی سبب تنگی کا تھا اور کبھی بیان جواز کے لئے پس ایسے سببوں سے اگر کوئی ایک کپڑے سے پڑھے جائز ہی - اور اگر تحقیر اور کاہلی کے سبب
سے پڑھا نہیں **حَدَّثَنَا** مُطَرِّفٌ أَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ
رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ
محمد بن منکدر نے کہا کہ میں جابر کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتا دیکھا جابر نے کہا کہ میں نے حضرت کو ایسا ہی دیکھا

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ
وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ نماز ایک کپڑے سے پڑھنے کا کیا حکم ہی جس حال میں کہ وہ مصلی کپڑے کو التحاف
کرے - زہری نے حدیث التحاف میں کہا کہ ملتحف متوشح کے معنے میں ہی اور متوشح اسکو کہتے ہیں کہ مخالفت کرے کپڑے کے دو جانب اپنے

ہر دو کھندوں پر- اور ابن السکیت نے اسکی تفسیر ایسی کی ہی کہ کپڑے کے ایک طرف کو بائین ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنے کھندے پر ڈالے - اور اسکے دوسرے طرف کو داہنے
ہاتھ کے نیچے سے لیکر بائین کھندے پر ڈالے - اور اسکے ہر دو طرف کو اپنے سینہ پر باندھ دے وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ الْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ اور ام ہانی بنت ابی طالب نے کہا کہ التحاف کیا پیغمبر خدا نے کپڑے سے اور مخالفت
کی درمیان دو جانب کے اپنے ہر دو دوش مبارک پر **مترجم** کہتا ہی کہ کپڑے مین مخالفت کرنے کا فائدہ یہہ ہی جو ابن بطال نے کہا کہ مصلی رکوع
کے وقت اپنی شرمگاہ پر نظر نہ کرے اور نہ گرے وہ رکوع و سجود کے وقت کذا فی قسطلانی **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ
ابی سلمہ نے کہا کہ مقرر حضرت نے نماز پڑھی ایک کپڑے مین اور مخالفت کی اسکے ہر دو طرف کے درمیان **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ مقرر دیکھا عمر بن ابی سلمہ نے پیغمبر خدا کو نماز پڑھتے تھے ایک ہی کپڑے سے ام سلمہ کے گھر مین
کہ ڈالے تھے کپڑے کے ہر دو طرف اپنے ہر دو کھندوں پر **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ
أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ اسکا ترجمہ گذرا ہی - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ
أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ
قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ
قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا
قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى
ام ہانی نے کہا کہ مین نے فتح مکہ کے سال پیغمبر خدا کے پاس گئے - اور حضرت کو پایا کہ غسل کرتے تھے جس حال مین کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی دختر نے
پردہ کیا تھا پس مین نے حضرت پر سلام کیا - تو آپنے پوچھا کہ یہہ کون ہی مین نے کہا کہ مین ام ہانی بنت ابی طالب ہون تو فرمایا مرحبا ای ام
ہانی پھر جب غسل سے فارغ ہوے کھڑے رہے اور آٹھہ رکعتین پڑہین جس حال مین کہ ایک کپڑے سے متوشح تھے - پس جب نماز سے پھر بیٹھے
کہا یا رسول اللہ میرے ماکے فرزند یعنے علی بن ابی طالب نے مار ڈالا ہی یعنے عازم ہی کہ ایک شخص کو مارے کہ مین نے اسکو پناہ دی ہی وہ فلان ابن ہبیرہ ہے
پس حضرت نے فرمایا کہ پناہ دی ہم نے اسکو ای ام ہانی جسکو تو نے پناہ دی - ام ہانی نے کہا کہ وہ نماز جو آٹھہ رکعتین پڑہین نماز ضحی تھی جسکو فارسی
مین نماز چاشت کہتے ہین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ - ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ ایک کپڑے سے نماز پڑہنے کا حکم ایک سائل نے حضرت سے سوال کیا - تو آپنے

فرمایا کہ آیا تمہارے سے ہر ایک کو دو کپڑے ہیں یہہ استفہام انکاری ہی - یعنے تم سب لوگ تو دو دو کپڑے نہیں رکھتے ہیں اگر ایک کپڑے سے روا نہو عبادات سے فرض سے بھی باہر اسکو گے اور مین ایک کپڑے سے نماز پڑہنا کسیلئے منع نکرتا - مذہب جمہور صحابہ اور ائمہ اربعہ کا اور انکے سوا دوسرے علما کا یہی ہی کہ کپڑے سے جو ستر عورت حاصل ہو نماز درست اور تمام ہی -

بَابُ اِذَا صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کسی نے نماز پڑہے ایک کپڑے سے تو اس سے تھوڑے کپڑے کو اپنے ہر دو کھندون پر کرے - یہہ صورت التحاف سے عام تر ہی **حَدَّثَنَا** اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ ابو ہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نماز نہ پڑہے کوئی تمہارے سے ایک پر کپڑے سے جس حال مین کہ اسکے کھندون پر اس کپڑے سے کچھ نہو - یہہ نفی معنے مین نہی کے ہی - اور بعض نے کہا کہ نہی تنزیہی ہی اور روایتین لا یصلی کے نہی کے صیغے سے حذف یا سے بھی آئی ہین - بہر حال نہی تحریمی نہین - کسواسطے کہ حدیث صحیح سے ثبوت کو پہنچا کہ حضرت نے ایک کپڑے سے نماز پڑہی - اور اس کپڑے کے دو طرف سے ایک طرف انکی بی بی پر تھا - اور ایک جامہ اگرچہ فراخ نہو لاکن یہہ گنجایش نرکھے کہ ازار کر نیوالا کھندون پر بھی ڈالے اور اسکا دوسرا طرف دوسرے پر رہے تو امام احمد سے مروی ہی کہ اگر کھندون پر ڈالنے کی بھی قدرت ہو اور ترک کرے تو گنہگار ہوگا - اور امام شافعی سے بھی اسکا وجوب منقول ہی - اگرچہ شافعیہ سے اسکا خلاف مشہور ہی **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ اَوْ كُنْتُ سَاَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ یحیی نے کہا کہ مین نے عکرمہ سے سنا - یا تھا مین کہ عکرمہ سے سوال کیا یعنے عکرمہ کا کہنا میرے سوال کے بعد تھا - یا ابتدا بغیر سوال کے یاد نہین رکھتا ہون - بہر حال عکرمہ نے کہا کہ مین نے ابو ہریرہ سے سنا کہ یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ مین نے پیغمبر خدا سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی ایک کپڑے سے نماز پڑہے تو چاہیے کہ درمیان اسکے دو طرف کے مخالفت کرے - مخالفت کی تفسیر شرح حدیث سابق مین گذری - لیکن اس سے عام تر ہی کہ سینہ پر باندہے یا نہ

بَابُ اِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کپڑا تنگ رہے مصلی کیا کیا چاہیے - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَانِبِهِ - سعید بن حارث نے کہا کہ ایک کپڑے سے نماز پڑہنے کا حکم ہم نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو انھون نے خبر دی کہ مین ایک سفر مین حضرت کے ساتھ نکلا یعنے جنگ بواط مین پس ایک رات مین اپنے ایک کام کے لئے انکی خدمت مین آیا تو آپ کو نماز پڑہتے ہوئے پایا - اور اسوقت مجھہ پر ایک ہی کپڑا تھا اسکو اپنے پر لپیٹا اور حضرت کے ایک جانب کھڑا اور نماز پڑہی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَاَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ پس جب حضرت نماز سے پھرے فرمایا کیا سبب ہی تیرے رات کو آنیکا ای جابر - پس مین نے حضرت کو اپنی حاجت سے خبر دی - پھر مین جب اپنی عرض حاجت سے فارغ ہوا تو پوچھا کہ یہہ کیا چیز تو نے لپیٹا تھی یہہ پوچھا بطور انکار کے تھا - تب مین نے عرض کیا کہ یہی ایک کپڑا تھا - تب فرمایا اگر کپڑا فراخ ہو تو التحاف کر اور اگر تنگ ہو اس سے ازار کیجیے ستر عورت مین تجھے کافی ہی - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ

عاتقیہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَ حضرت سے پوچھا اور کہا یا رسول

جلوسًا سہل بن سعد نے کہا کہ بعض مردوں سے حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جس حال میں کہ اپنے ازاریں اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے تھے مثل بچوں کے پھر جسکو عفران لگا

عورتیں جو مردوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھیں انکو فرمایا حضرت نے یا حضرت کے حکم سے بلال نے کہ اپنے سر نہ اٹھاؤ یہاں تک کہ مرداں بیٹھنے میں برابر ہو جاویں

بیٹھ جاویں - اور یہہ منع کرنا اسلئے تھا کہ بعض لوگ جب ازاریں اوپر باندھے ہوئے ہیں مبادا کہیں عورتوں کی نظر مردوں کی شرمگاہ پر نہ پڑے - اس سے ثابت

ہیں کہ مردوں پر ستر عورت پیچھے کا واجب نہیں تھا بخلاف آگے کے - ورنہ ان مردوں کو کشف عورت سے منع فرماتے - اور یہہ بھی ہو سکے کہ یہہ حکم عورتوں پر

دائمی ہی جب مردوں کے پیچھے نماز پڑھیں مردوں کے کشف عورت کے احتمال سے ایسا ہی کیا کریں **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہاں یہہ بات مستنبط

ہوئی کہ حرام میں پڑنے کے اندیشہ سے مستحب ترک کریں کہ متابعت امام کی ہے تاخیر مستحب تھی جب یہہ منجر ہوتا تھا شرمگاہ دیکھنے پر اور وہ حرام ہی پس منع

وارد ہوا

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جبہ شامی کے ساتھ نماز کا کیا حکم ہی یعنے شام کے کفار جو بنتے تھے - جب تک اسکی نجاست متیقن نہو نماز اسمیں جائز ہی - شامیہ کی تعبیر اس لئے ہی کہ اسوقت شام میں سب کفار تھے - اور شام سے

اکثر کپڑے لاکے دار الاسلام میں فروخت کرتے تھے - وَقَالَ الْحَسَنُ فِي ثِيَابٍ يَنْسِجُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا

اور حسن بصری نے کہا کہ نماز ان کپڑوں میں جو مجوس بنتے ہیں کچھہ مضایقہ نہیں یعنے وہ کپڑا دہونے کے آگے اس سے نماز پڑھنے میں حسن بصری نے کراہت نہ دیکھی

امام شافعی نے بھی اسکی اجازت دی لیکن ابن سیرین کے پاس مکروہ ہی یا ثم یہہ حسن بصری کے راوی کا مقولہ ہی وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ

ثِيَابَ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ اور معمر نے کہا کہ میں نے زہری کو دیکھا کہ یمن کے کپڑے پہنا کرتا جو رنگے جاتے اس رنگ سے کہ جسمیں پیشاب حلال

جانوروں کا پڑتا - ظاہر یہہ ہی کہ زہری کے پاس حلال جانور کا پیشاب پاک ہی وَصَلَّى عَلِيٌّ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ اور نماز پڑھے حضرت

علی نے نئے کپڑے سے اسکو دہونے کے آگے **حَدَّثَنَا** يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ

كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى مغیرہ

نے کہا کہ میں تھے حضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھا - یعنے ہجرت کے نویں سال غزوۂ تبوک میں سو آپ نے فرمایا ای مغیرہ آبریز لے تب میں نے اسکو لیا اور حضرت

تشریف لیگئے یہاں تک کہ مجھسے پوشیدہ ہوے - پھر اپنی قضاء حاجت کی - تب آپ پر شامی جبہ تھا پس تشریف لیگئے تا اپنے دست مبارک اسکی آستین سے نکالیں

تو آستین تنگ ہوئی تب اپنے مبارک ہاتھ کو اسکے نیچے سے نکالا - پھر میں آپ پر پانی ڈالا تو حضرت نے وضو کیا ایسا وضو جو نماز کے واسطے کرتے تھے

اور ہر دو موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھے -

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

یہہ باب کراہت میں برہنگی کے ہی نماز اور غیر نماز میں **حَدَّثَنَا** مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ

وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ

عَلٰی مَنْکِبَیْهِ فَسَقَطَ مَغْشِیًّا عَلَیْهِ فَمَا رُئِیَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْیَانًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے جابر سے سنا جو حدیث
کرتا تھا کہ پیغمبر خدا قریش کے ساتھ پتھر لیجاتے تھے کعبۃ اللہ کی بنا کے وقت بعثت سے آگے تب حضرت پر کپڑا ایکی ازار یعنے لنگی تھی پس آپکے چچا عباس رضی اللہ
عنہ کہنے لگے اے میرے بھتیجے اگر اپنی لنگ کھولیں اور اپنے دوش مبارک پر پتھر کے نیچے کرین بہتر ہی - جابر کہتے ہین کہ حضرت اپنی لنگ کھولے اور اپنے دوش
مبارک والے سو ناگاہ گر پڑے اور بیہوش ہوئے پھر اسکے بعد کبھی برہنہ نہ دیکھے گئے یعنے کبھی آپ برہنہ نہوے - یہہ حدیث ترجمہ باب کے ساتھ مناسب
آئی - جاننے کہ زمان جاہلیت مین عرب برہنہ ہوا کرتے تھے جیسا کہ برہنہ طواف بھی کرتے تھے - چونکہ شرم وحیا و اخلاق حسنہ اُس جناب کے جبلی تھے
حضرت اپنی قوم کی موافقت نہ کی آخر جب عباس رضی اللہ عنہ کے کہنے پر برہنہ ہوے بیہوش گر پڑے یہہ حفظ غیبی ہی کہ اللہ تعالی نے آپکو بچایا شرمگاہ
کھلنے سے اور قسطلانی کہا کہ صحیحین کی ایک روایت مین آیا ہی کہ اسوقت ایک فرشتہ نازل ہوکے حضرت کو لنگ باندھی - اس حال مین بھی جو قریش اپنی
لنگیان کھندون پر ڈال کے پتھر اٹھاتے تھے انکے ستر پر نظر نہ پڑتے تھے - مروی ہی کہ حضرت کی ذات مبارک مین بڑی حیا تھی یہان تک کہ ویسی
حیا باکرہ لڑکیون مین نہو - بی بی عائشہ کہتی ہین کہ باوجود زوجیت کے کبھی حضرت کی نظر میرے ستر پر اور میری نظر آپکے ستر پر نہ پڑی -

بَابُ الصَّلٰوۃِ فِی الْقَمِیْصِ وَالسَّرَاوِیْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

یہہ باب اس بیان ہی کہ
نماز پڑھنی پیرہن اور سِلی ہوئی ازار مین جو نیچے کا تمام بدن ڈھانپتی ہی اور چھوٹی ازار مین جو فقط ستر غلیظ کو ڈھانپتی ہی نہ ران کو اور قبا مین - قبا وہ لباس
ہی جو اطراف کو ڈھانپتا ہی پہلے اسکو جو پہنا سلیمان علیہ السلام ہین حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ
اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ
الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَکُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ ابو ہریرہ کہتے ہین کہ ایک مرد حضرت کے طرف کھڑا رہا اور آپ سے سوال کیا کہ ایک کپڑے مین
نماز جایز ہی - تو آپنے فرمایا کہ آیا تم سب دو دو کپڑے پاتے ہو - یہہ استفہام انکاری ہی یعنے تم سب تو دو دو کپڑے نہین رکھتے ہو پس اگر ایک کپڑے
مین نماز روا نہو اگر تو بے نماز رہجاینگے ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا پھر ایک مرد نے ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کا
حکم حضرت عمر سے پوچھا تو انہون نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالی تم کو کشایش دے تم بھی کشایش کرو - پس یہہ حدیث اسبات کی دلیل ہی کہ نماز ایک کپڑے
سے تنگی کے وقت جایز ہی جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْهِ ثِیَابَهٗ صَلّٰی رَجُلٌ فِیْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فِیْ اِزَارٍ وَّقَمِیْصٍ فِیْ اِزَارٍ وَّقَبَاءٍ فِیْ
سَرَاوِیْلَ وَرِدَاءٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَقَمِیْصٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَقَبَاءٍ فِیْ تُبَّانٍ وَّقَبَاءٍ فِیْ تُبَّانٍ وَّقَمِیْصٍ لفظ جمع صد
مین خبر ہی معنے مین امر کے یعنے مرد آپ پر اپنے کپڑے جمع کرے - چاہیے کہ مرد نماز پڑھے لنگ اور چادر سے یعنے دو کپڑون سے لنگ اور پیرہن
سے - یا لنگ اور قبا سے - یا سراویل یعنے پاپجامہ اور چادر سے - یا پاپجامہ اور پیرہن سے یا پاپجامہ اور قبا سے یا تبان اور قبا سے یا تبان
اور پیرہن سے - تبان وہ چھوٹی ازار ہی جو فقط شرمگاہ ڈھانپے نہ ران قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فِیْ تُبَّانٍ وَّرِدَاءٍ ابو ہریرہ کہتے ہین کہ
مین گمان کرتا ہون کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تبان اور چادر سے کہا - یہہ سب نون صورتین ہوین ان سب صورتون مین ستر پورا حاصل ہی حَدَّثَنَا
عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا یَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ

فمن لم يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرد نے حضرت سے پوچھا اور کہا یا رسول
اللہ احرام باندھا ہوا شخص کیا پہنا چاہئے تو فرمایا نہ پیرہن پہنے اور نہ پایجامہ اور نہ کلاہ دراز جیسے سلے ہوئے کپڑے نہ پہنے - اور نہ پہنے وہ کپڑا کہ جسکو زعفران لگا
ہو یا ورس - اور جسنے نعلین نہ پاوے تو موزے پہنے اور چاہئے کہ موزوں کو قطع کرے یہاں تک کہ ٹخنوں کے نیچے ہوں وعن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى
الله عليه وسلم مثله اور مروی ہی نافع سے روایت کی اسنے ابن عمر سے اونھوں نے پیغمبر خدا سے مانند حدیث مذکور کے - اس حدیث کی مطابقت
ترجمۂ باب کے ساتھ ظاہر ہوئی - مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مراد اس جگہ اس حدیث سے یہہ ہی کہ نماز بغیر قمیص اور سراویل وغیرہ کے جو سئے ہوئے ہوں جائز
ہی کیونکہ احرام والا سئے ہوئے کپڑے سے احتراز کرنا مامور ہی اور نماز پر مامور ہی - **باب ما يستر من العورة** یہہ باب بیان
میں اس چیز کے ہی جو ڈھانپے شرمگاہ سے نماز میں **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عبيد
الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي سعيد الخدري انه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اشتمال الصماء
وان يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء ابو سعید خدری نے کہا کہ پیغمبر خدا نے منع فرمایا آپ پر چادر لپیٹنے سے اسطرح
پر کہ ایک ہاتھ اس سے باہر نہ نکال سکے تا دفع کرے کوئی ایذا دہندہ چیز کو یا پہننا ایک کپڑے کا اور اٹھانا اسکے ایک طرف کا ایک جانب سے جیسا کہ کشف عورت
ہو پہلے معنے کے تقدیر پر نہی تنزیہی ہی - اور تقدیر پر دوسرے معنے کے نہی تحریمی ہی اور لایق یہی معنے ہیں تا نہی حدیث میں ایک ہی معنے پر ہو - اور منع
فرمایا احتبا سے کہ بیٹھے مرد ایک کپڑے سے جس حال میں کہ اسکے شرمگاہ پر اس کپڑے سے کچھ نہو یعنے وہ کپڑا ڈھانپا نہو - احتبا اسکو کہتے ہیں
کہ زانو اوٹھا کر ہر دو سرین پر بیٹھے اور کپڑے کو پیٹھ کے اطراف سے پاؤں پر لے - ہاں اگر شرمگاہ ڈھپی رہے تو احتبا حرام نہیں - **حدثنا**
قبيصة بن عقبة قال حدثنا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم
عن بيعتين عن اللماس والنباذ وان يشتمل الصماء وان يحتبي الرجل في ثوب واحد ابو ہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے منع فرمایا
دو طور کے بیع سے لماس سے اور نباذ سے لماس کسر لام سے ہی صورت اسکی یہہ کہ جامہ بچھایا ہوا اسکو ہاتھ لگتے ہی بیع ہو یا شرط کیا ہو کہ جسوقت اسکو لمس کرے
یعنے چھوئے درحالیکہ وہ لیتا ہو یا اندھیری میں تو بیع لازم آوے اور درمیان خیار نرہے - یعنے دیکھے پر واپس کرنے اختیار نرہے - اور نباذ کسر نون سے آخر میں
ذال معجمہ ہی ڈالنے کے معنے میں صورت اسکی یہہ کہ بائع کہے یہہ چیز جب میں تیرے آگے ڈالوں بیع لازم آیا باوجود نہ دیکھنے کے - اور خیار نہیں - اور
منع فرمایا صما سے اور احتبا مرد سے جسکے معنے مذکور ہوے **حدثنا** اسحاق قال حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا
ابن اخي ابن شهاب عن عمه قال اخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هريرة قال بعثني ابو بكر في تلك
الحجة مؤذنين يوم النحر نؤذن بمنى ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان - ابو ہریرہ نے کہا کہ بھیجا مجھے ابو بکر
صدیق نے اس حج میں جو حجۃ الوداع سے ایک سال آگے ہوا کہ حضرت نے امیر حاج صدیق اکبر کو کردیا تھا - موذنوں کی ایک جماعت میں کہ [illegible]
میں اذان کہے - اور بعض روایات میں نؤذن نون اور ہمزہ کے ساتھ ہی صیغہ متکلم مع الغیر سے کہ سب کو سنادیں ہم یہہ کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج
نکرے - اور طواف بیت اللہ نکرے - قال حميد بن عبد الرحمن ثم اردف رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا فامره
ان يؤذن ببراءة - قال ابو هريرة فاذن معنا علي في اهل منى يوم النحر لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت

ان و آن ہر دو

الجزء الثالث

عُریاں۔ پھر پیغمبر خدا نے صدیق اکبر کے پیچھے علی مرتضی کو بھیجا اور حکم فرمایا کہ منا میں سورۂ برات آواز بلند سے پڑھے ابو ہریرہ نے کہا کہ ندا کی مرتضی علی نے ہمارے ساتھ
نحر کے دن کہ حج نہ کرے اس سال کے بعد کوئی کافر اور طواف بیت اللہ نہ کرے برہنہ۔ **مترجم** کہتا کہ جاہلیت میں کفار برہنہ طواف کرتے کہ اسکو
منع فرمایا حنفیہ کے نزدیک برہنہ طواف حرام نہیں لاکن مکروہ ہی قسطلانی۔ یہاں شیعہ کا ایک طعن وارد ہوا ہی۔ وہ طعن اور اوسکا جواب تحفہ
اثنا عشریہ سے لکھا جاتا ہی۔ **طعن یازدہم** پیغمبر خدا نے ابو بکر کو سورت برات پہنچانے کے لئے مکہ معظمہ کے طرف روانہ فرمایا تھا۔ جبرئیل
نازل ہوئے اور کہا کہ برأت کو علی کے حوالے کرو اور ابو بکر سے لیلو تب حضرت نے علی کو ابو بکر کے پیچھے روانہ کیا اور فرمایا کہ برات کو انسے لو۔ اور مکے والوں
پر پڑھو۔ پس جسنے ایک حکم قرآنی کو ادا کرنے کی قابلیت نرکھے اسکو جمیع خلق اللہ کے حقوق اور جمیع احکام شرعی قرآنی ادا کرنے پر کسطرح امین کر سکیں
اور امام بنا سکیں **جواب** اس روایت میں شیعہ کو طرفہ خبط اور خلط واقع ہوا ہی مثل اسکے جو کسی نے کہا ہے **س** یہ خوش گفت است سعدی در زلیخا:
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا: یا مانند استغنا سے مشہور کے کہ خشن وخشنین ہر سہ دختران معاویہ کا کیا حکم ہی تفصیل اس مقدمہ کی یہہ ہی کہ اس
قصہ میں اہل سنت کی روایتیں مختلف آئی ہیں اکثر روایات میں یہہ مضمون آیا ہی کہ حضرت نے ابو بکر صدیق کو امارت حج پر مقرر کرکے روانہ فرمایا تھا نہ
برات پہنچانے کے لئے۔ اور انکو روانہ فرمانے کے بعد جب سورت برات شرف نزول پائی۔ اور اس سورت میں مشرکوں کی عہد شکنی کا حکم آیا تھا حضرت
امیر کو انکے پیچھے روانہ فرمایا تا اس احکام جدیدہ کی تبلیغ کردیں۔ پس اس صورت میں اصلا صدیق اکبر کا عزل واقع نہوا۔ بلکہ ان ہر دو صحابی جلیل القدر دو
امر مختلف پر منصوب ہوئے۔ پس ان روایات میں خود شیعہ کو تمسک کی جگہہ نرہی کہ مدار اسکا صدیق اکبر کے عزل پر ہی۔ جب اس کام پر نصب ہی نہو
عزل کیسا واقع ہوگا۔ تفسیر بیضاوی اور مدارک اور زاہدی اور تفسیر نظام نیشاپوری اور جذب القلوب اور شرح مشکوۃ میں اسی روایت کو اختیار کیا ہی
اور یہی ارجح ہی نزدیک اہل حدیث کے۔ اور معالم وحسینی ومعارج وروضۃ الاحباب وحبیب السیر ومدارج سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ اول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابو بکر صدیق کو سورت برات کے پڑہنے کا حکم فرمایا تھا۔ اسکے بعد علی مرتضی کو اس کام کے لئے نامزد فرمایا۔ اسمیں دو احتمال ہیں ایک یہہ
ابو بکر صدیق کو اس خدمت سے معزول کرکے علی مرتضی کو منصوب فرمایا۔ دوسرا یہہ کہ علی مرتضی کو ابو بکر صدیق کے ساتھ شریک کیا۔ تا یہہ ہر دو بزرگ اس خدمت
پر قیام کریں چنانچہ روضۃ الاحباب اور بخاری اور مسلم اور دوسرے تمام محدثین کی روایتیں اسی دوسرے احتمال کو قوت دیتے ہیں۔ کسلئے کہ وے اجماع
روایت کی ہیں کہ ابو بکر صدیق نے ابو ہریرہ کو نحر کے روز دوسری جماعت متعینہ علی مرتضی کے ساتھ حکم کیا تا ندا کریں لا یحج بعد العام مشرک ولا
یطوف بالبیت عریان۔ ان روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ابو بکر صدیق اس خدمت سے معزول نہوئے تھے۔ والا کسطرح دوسرے کی خدمت میں
دخل دیتے اور منادیوں کو نصب فرماتے۔ پس اس صورت میں بھی جب عزل واقع نہوا شیعہ کو تمسک کی جگہہ نرہی۔ اب ہم آتے پہلے احتمال پر کہ ظاہر
لا یؤدی عنی الا رجل منی اسکو قوت دیتی ہی۔ اور حکم کرنا حضرت کا جناب امیر کو کہ سورت برات ابو بکر صدیق سے لیکر تم پڑہو۔ اس روایت کی
صحت کی تقدیر میں یہہ جملہ بھی مؤید ہوتا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ یہہ عزل ابو بکر صدیق کی عدم لیاقت اور قصور قابلیت کے جہت سے نہیں کیونکہ یہہ تو بالاجماع
ثابت ہی کہ صدیق اکبر امارت حج سے معزول نہوئے جب سرداری حج کی لیاقت کہ مسلمانوں کے کئی لاکھ شخص کی اصلاح عبادت ہی اور بہت سے احکام کی
مستلزم ہی۔ خطبوں کا پڑہنا اور بہت سے مسائل کا سکھلانا۔ اور اس انبوہ کثیر میں نادر واقعے اور تازے حادثے جو رو دیتے ہیں ان امور میں فتوی دینا
یہہ خدمت اجتہاد عظیم اور وفور علم کی محتاج ہی سو ایسی عمدہ خدمت صدیق اکبر کو ثابت ہی پس چند آیت کی قرات آواز بلند سے کہ ہر قاری وحافظ سے

اسکا سرانجام دیا ہو سکتا ہی کس لئے ابوبکر صدیق کو ثابت ہو خطبون کی قرات اور اقامت حج کی صفت جو اسوقت صدیق اکبر سے ظہور مین آئی صحیح نسائی اور دوسری کتب حدیث مین متعدد طریقون سے مذکور ہی اور اہل سنت کے اجماع سے ثابت اور مقرر ہی کہ علی مرتضی اس سفر مین ابوبکر صدیق کا اقتدا کرتے تھے اور انکے پیچھے نماز پڑہتے اور مناسک حج مین انکی متابعت کرتے تھے - اور بھی سیر و احادیث سے صحیح و ثابت ہی کہ جب علی مرتضی مدینہ منورہ سے جلدی کے ساتھ روانہ ہوئے - اور قطع مسافت کرکے جب ابوبکر صدیق کے نزدیک پہنچے - اور انہون نے ناقہ رسول خدا کی آواز سنی تو اضطراب کیا اور گمان لگیا کہ شاید حضرت ہی اداے حج کے لئے تشریف لائے ہون پس تمام لشکر کو کھڑا کیا - اور توقف کیا - اور علی مرتضی کی ملاقات کے بعد استفسار کی کہ آپ امیر ہو یا مامور - مرتضی علی نے فرمایا کہ مین مامور ہون یعنے آپ کا تابع ہون - پس آگے روانہ ہوئے - اور ابوبکر صدیق نے ترویہ سے آگے ایک روز خطبہ پڑہا اور لوگونکو مناسک حج کی تعلیم موافق آئین اسلام کے شروع کی - پس لابد ابوبکر صدیق کی معزولی کے واسطے جو چند آیات قرآنی کے تبلیغ کے باب مین واقع ہوئی ایک وجہ چاہئے - عدم لیاقت اور قصور قابلیت کے سوا - والا نصب ابوبکر صدیق کا ویسے امر مین جو نہایت جلیل القدر ہو - اور انکا عزل ایسے کام سے جو سہل ہو صریح خلاف ہی ہرگز جناب پیغمبر سے جو تمام خلق سے عقل و دانش مین بمراتب زیادہ ہین نہووےگا چہ جای آنکہ حکم الہی بھی خلاف حکمت نازل ہو معاذ اللہ من ذلک - اور وہ وجہ یہی ہی کہ عادت عرب کی عہد باندہنے اور توڑنے مین - اور صلح کرنے اور جنگ کی بنیاد ڈالنے مین یہی تھی کہ ان چیزونکو بلا واسطہ سردار قوم کے یا بلا واسطہ ایسے شخص کے اسکے حکم مین یعنے سردار کی جگہ پر ہو کہ اسکا فرزند یا برادر یا داماد ہو عمل مین لاوے - اور ایسون کے سواے دوسرا ہر چند بلند مرتبہ ہو اسکے کئے اور کہے کو معتمد نہین جانتے تھے - اور بھی یہی قاعدہ رائج اور جاری ہی - کہ جب سلاطین اور امیرون اور زمیندارون کے درمیان ملک یا سرحد کی بابت مین مناقشہ پڑتا ہی اور ہر دو طرف سے وزرا و امرا اور افواج و لشکر جنگ و جدال مین جد و کد کرتے ہین - جب نوبت عہد و پیمان اور قسم کی پہنچتی ہی جب تک شہزادون کو بطریق تورہ کے حاضر نکرین - اور انکی زبان سے یہہ مضمون ادا نکرواوین معتبر نہین ہوتا ہی اور اگر ہم تامل کرین تو پڑہنا سورت برات کا اس انبوہ کثیر مین جو منا مین واقع ہوتا ہی اور چھے لاکھ شخص تک اس وادی وسیع مین فراہم آتے ہین اور ہر شخص کے کان تک آواز پہنچانا بڑی محنت و مشقت کا محتاج ہی اور متصل ہر خیمہ کے اور ہر بازار مین آواز بلند کرنا - پس ناچار یہہ کام امیر حاج سے نہین ہو سکیگا - کیونکہ وہ اعمال حج کی خبرداری اور فتنہ و فساد سے لوگون کی نگہبانی مین اور افساد احرام اور دوسرے جنایات سے انکو نگاہ رکھنے مین مشغول ہی - پس اس کام کے لئے دوسرا شخص چاہئے - اور لابد وہ شخص عظیم القدر اور بزرگ مرتبہ ہو مثل ابوبکر صدیق کے - سو اسواسطے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی مرتضی کو اس کام کے امیر ٹھہرایا اور صدیق اکبر کو حج پر - تا ہر دو مہم کمال خوبی و رونق کے ساتھ سرانجام پاوین - اور یہہ ہر دو امر لوگون کے پاس مقصود بالذات پاے جاوین - اگر ابوبکر صدیق کے منادیون پر ہی اکتفا فرماتے لوگون کو گمان ہوتا کہ عہد و پیمان کا مقدمہ حضرت کے پاس چندان ضرور نہین تھا کہ اسکے واسطے ایک شخص کو مستقل منصوب نفرمایا اس جگہہ اور ایک لطیفہ ہی کہ مدققین اہل سنت اسپر بھی لیگئے ہین کہ صدیق اکبر صفت رحمت الہی کے مظہر تھے - اسی لئے حضرت نے انکے حق مین ارشاد فرمایا اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ - پس امور مسلمانون کے جو مورد رحمت الہی ہین انکے حوالے فرمائے - اور علی مرتضی جو شیر خدا اور جلال و قہر الہی کے مظہر تھے اور کافر کشی انکا شیوہ تھا - اور نقض عہد کافرون کا جو مورد قہر و غضب ہی انکے ذمے پر رکھا - تا جمال و جلال الہی کی صفت اس مجمع عظیم مین جو نمونہ محشر کا اور مورد مسلمانون و کافرون تھا ان ہر دو

نوارسے سے دریائے پایان کے صفات حقانیہ جوش مار رہین - اور طرفہ یہہ ہی کہ ابو بکر صدیق بھی اس کام مین مددگار علی مرتضی کے تھے صحیح بخاری مین روایت ہے ابو ہریرہ کے موجود ہی کہ انکو دوسری جماعت کے تھہ جو علی مرتضی مستعین کی تھی ندا کرنے کے لئے مقرر فرمایا اور گاہ گاہ آپ بھی اس خدمت مین شریک ہوتے تھے - چنانچہ ترمذی اور حاکم روایت سے ابن عباس کے لائے ہین کہ کان علی ینادی فاذا اعیی قام ابو بکر فنادی بہا - وفی روایۃ فاذا بح قام ابو ھریرہ فنادی بہا - بالجملہ وجہ عزل ابو بکر صدیق کا یہی تھا کہ نقض عہد کو موافق عادت عرب کے اظہار کیا جاوے تا آیندہ عربون کو جائے عذر کی باقی نرہے کہ ہمکو ہمارے رسم و آئین کے موافق نقض عہد پر آگہی نہوئی تاہم ہمارا راستہ لینے اور اپنا چارہ کار کرنے کے لئے ہوتے - یہہ وجہ معالم و زاہدی و بیضاوی و شرح تجرید و شرح مواقف و صواعق و شرح مشکوٰۃ اور دوسرے کتب اہل سنت مین مذکور ہی - اور اسی لئے پیغمبر خدا حدیبیہ مین اوس انصاری کو جو صنعت کتابت مین بڑی مہارت رکھتے تھے عہدنامہ لکھنے کے لئے بلوایا تو سہیل بن عمرو جو مشرکون کی طرف سے مصالحہ کے لئے آیا تھا - حضرت سے کہنے لگا کہ یہہ عہدنامہ آپ کے چچازادے علی بن ابیطالب لکھین اور اوسکا لکھنا قبول نہ کیا چنانچہ معارج و مدارج اور دوسرے کتب سیر مین مرقوم ہی - **جواب دوسرا**

سلمنا حضرت نے ابو بکر صدیق کو تبلیغ برات سے معزول کیا - لاکن عزل ایسے شخص کا جو صاحب عدالت ہوا اور ہزارون جگہہ جناب پیغمبر اور آیات قرآنی اسکی عدالت پر گواہی دی ہون ایک جزئی مصلحت کے لئے اسکی دیانت کی عدم لیاقت پر دلیل ہوتی ہین - خصوصًا جس خدمت سے معزول ہو جب اسمین کوئی تقصیر و خیانت صادر نہوئی ہو - کسلئے کہ جناب امیر بھی عمر بن ابی سلمہ کو جو حضرت کا ربیب خاص تھا اور بڑا عابد و زاہد اور عالم و فقیہ و متقی و امین اور جناب امیر کے شیعہ مخلصین سے تھا - ولایت سے بحرین کے عزل فرمایا - اور عذر کے مقام مین اسکو ایکنامہ لکھا چنانچہ وہ نامہ نہج البلاغت مین جو شیعہ کے اصح الکتب سے ہی موجود ہی وہ یہی اما بعد فانی ولیت النعمان بن عجلان الدورقی علی البحرین ونزعت یدک بلا ذم لک ولا تثریب علیک فقد احسنت الولایۃ وادیت الامانۃ فاقبل غیر ظنین ولا ملوم ولا متہم ولا ماثوم - اور بالیقین ثابت ہی کہ عمر بن ابی سلمہ نعمان بن عجلان سے افضل تھا کیا راہ دین سے اور کیا حسب و نسب سے اور ولایت کو بخوبی سرانجام دیا تھا - اور امانت کو جیسا کہ اسکا حق ہی ادا کیا تھا - اگر ابو بکر صدیق ایک حکم قرآنی ادا کرنیکی لیاقت نرکھین انکو امیر حاج کسطرح کئے ہوتے - حالانکہ یہہ خدمت اس ادائے رسالت سے بمراتب اعظم ہی فافہم انتہی

باب الصلوٰۃ بغیر رداء

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑھنی بغیر چادر کے درست ہی - اگرچہ نماز پڑھنے والا اسکو رکھتا ہو

حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابن ابی الموالی عن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وھو یصلی فی ثوب ملتحف بہ ورداؤہ موضوع فلما انصرف قلنا یا ابا عبد اللہ اتصلی ورداؤک موضوع قال نعم احببت ان یرانی الجہال مثلکم رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی کذا -

ملتحفا

محمد بن منکدر نے کہا کہ مین جابر کے پاس [illegible] مین کہ وہ ایک کپڑے سے نماز پڑھتے تھے کہ آپ پر لپیٹے تھے - حالانکہ انکی چادر دھری ہوئی تھی زمین پر - پس جب وقت نماز سے پھرے - [illegible] اے ابا عبد اللہ کیا تم نماز پڑھتے ہو [illegible] اور تمہاری چادر دھری ہوئی تھی [illegible] باوجود [illegible] بلا چادر نماز پڑھتے ہو جابر نے کہا ہان مین اسبات کو دوست رکھتا ہون کہ مجھکو تم سے نادان لوگ دیکھین اور جواز معلوم کرین کہ مین نے حضرت کو ایسا ہی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہی جیسا مجھکو تم دیکھتے ہو -

باب ما یذکر فی الفخذ

یہہ باب اس بیان مین ہی جو کہا جاتا ہی کہ ران حکم مین عورت کے ہی

قال ابو عبد اللہ ویروی عن ابن عباس وجرھد ومحمد بن جحش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفخذ

عَوْرَةٌ وَقَالَ اَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهٖ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ وَحَدِيْثُ جَرْهَدٍ اَحْوَطُ حَتّٰى يُخْرَجَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ امام بخاری نے کہا کہ ابن عباس سے اور جرہد سے اور محمد بن محش سے روایت کی گئی ہی اور انہون نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہی کہ ران عورت ہی اسکو ڈھانپنا چاہئے - اور انس نے کہا کہ کشف کیا حضرت نے اپنی ران مبارک - اور حدیث انس کی صحیح تر اور قوی تر ہی از روے اسناد کے اور حدیث جرہد کی احوط ہی - یعنے امر دین مین اسپر عمل احتیاط سے قریب ہی تا صحابہ کے خلاف سے نکل جاوے کسلیئے کہ انس رضی اللہ عنہ نہین کہتے ہین کہ کشف کیا جاہئے - اور اگر کشف نکرے عاصی ہوگا - پس حدیث جرہد پر عمل کرنا حدیث انس کا خلاف نہین اور اسکے بالعکس یعنے حدیث انس پر عمل کرنا نہ حدیث جرہد پر تو اس صورت مین حدیث جرہد کی مخالفت لازم آتی ہی - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ ان ہر دو حدیث مین تعارض فعل کا قول کے ساتھہ آیا ہی یعنے جرہد کی حدیث قولی ہی اور انس کی حدیث فعلی اور قول تو ارجح ہی - اور انس جو کشف ران کی روایت کرتے ہین اسمین یہہ احتمال بھی ہی کہ انس جب خادم خاص تھے شاید انہون نے کبھی کشف ران دیکھا ہو - لاکن جب حضرت کا قول اسکے منع پر ہی وہی راجح تر ہی وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ ابو موسی نے کہا کہ عثمان ذو النورین جب حضرت کی مجلس شریف مین آئے تب حضرت اپنے زانوے مبارک ڈھانپے جو اس سے کپڑا سرکا ہوا تھا کیونکہ عثمان ذی النورین کی ذات پاک مین حیا کی صفت غالب تھی چنانچہ مسلم اور بیہقی روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ اور کشف زانو بھی حضرت سے جو منقول ہی نادر ہی ایک دو بار سے زیادہ منقول نہین وہ بھی ہوسکے کہ اسکے ستر کی فرضیت کے آگے ہو یا مشروعیت کے واسطے ہو وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ اور زید بن ثابت نے کہا کہ اللہ تعالی نے حضرت پر وحی نازل کی جس حال مین کہ آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی پس مجھہ پر گرانی کی یہان تک کہ مین نے خوف کیا کہ میری ران ٹوٹ جایگی - زید بن ثابت کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہی کہ ران عورت نہین کسلیئے کہ چھونا عورت کا بغیر حائل کے حرام ہی جیسا کہ اسکے طرف نظر کرنی حرام ہی - لاکن اس حدیث سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی ہی کہ بلا حایل حضرت کی ران مبارک انکی ران پر تھی تا ران عورت نہونے پر دلیل ہوسکے فافہم مترجم کہ بروایات صحیحہ ران اور زانو عورت ہی - چنانچہ روایت کی دار قطنی نے عطا بن یسار سے اور انہون نے ایوب رضی اللہ عنہ سے اور انہون نے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ عورت زانو کے اوپر ہی - اور اسناد مین اسکے سواد بن داود ہی عقیلی نے اسکو ضعیف کیا لیکن توثیق کی انکی ابن معین نے - اور روایت ہی مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا کہ زانو عورت سے ہی اور اسناد مین اسکے عقبہ یشکری ہی ضعیف کیا اسکو ابو حاتم اور دار قطنی نے - اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ حضرت نے فرمایا ناف کے نیچے سے زانو تک ستر ہی روایت کی اسکو دار قطنی نے - اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ناف ستر مین داخل نہین - امام شافعی کے پاس داخل ہی اور زانو ستر مین ہی امام شافعی کے پاس نہین - اور ران ستر مین ہی مگر امام مالک کے پاس نہین رحمہم اللہ تعالی - اور دلیل حنفیہ کی یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ یعنے ران عورت اور ستر ہی واللہ اعلم اور قسطلانی مین لکھا ہی کہ جمہور تابعین اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اصح اقوال مین اور امام شافعی اور امام احمد کے اصح روایات مین اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے پاس ران عورت ہی لیکن ابن ابی ذئب اور داود اور امام احمد کے ایک روایت سے اور اصطخری شافعی اور ابن حزم کے پاس عورت نہین

حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا

رَدِیفَ اَبِی طَلْحَۃَ فَاَجْرٰی نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی زُقَاقِ خَیْبَرَ وَاِنَّ رُکْبَتِی لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِہٖ حَتّٰی اِنِّی اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ فَخِذِ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انس سے مروی ہی کہ حضرت پیغمبر خدا نے ارادہ غزوہ خیبر کا کیا پس ہم نے خیبر کے پاس صبح کی نماز پڑہی غلس یعنے شب کی تاریکی میں - اس جلدی کا سبب یہہ تھا کہ تا اہل خیبر لشکر اسلام سے خبردار ہونے کے آگے ابیر جا پہنچیں پس حضرت سوار ہوئے - اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کا ردیف تھا یعنے میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹہا تھا - پس حضرت کوچہ خیبر میں مرکب چلائے - او میرا زانو آپکے ران مبارک سے مساس کرتا تھا تب حضرت نے اپنی مبارک ران کشف کیا یہان تک کہ آپکی ران مبارک کی سفیدی کے طرف دیکھتا تھا - اور بعضون نے حسر صیغہ مجہول سے پڑہا ہی - صحیح مسلم میں بھی حُسِرَ واقع ہوا ہی یعنے حضرت کی ران مبارک بے اختیار منکشف ہوئی نہ باختیار - پس ان اعتراض کی دلیل ہوسکی نہین - فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْیَۃَ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ قَالَہَا ثَلٰثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰی اَعْمَالِہِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ پس جب قریہ خیبر میں داخل ہوئے کہنے لگے اللّٰہ اکبر خراب ہوا قریہ خیبر یہہ فرمانا اعجاز سے بطریق اخبار غیب کے تھا - یا خیبر کے لوگون پر دعائے بد تھی پہر فرمانے لگے جب ہم کسی قوم کی زمین پر نزول کرین تو صبح قوم ڈرائی گئی کی بری ہی ایسا تین بار فرمایا - اور انس نے کہا کہ لوگ قریہ سے باہر آئے اپنے کام جگہ پر یا اپنے کام کے لئے باہر نکلے پس اس زمین والون سے کہنے لگے کہ یہہ محمد ہی صلی اللّٰہ علیہ وسلم - قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِیْسُ یَعْنِی الْجَیْشَ عبد العزیز نے کہا کہ ہمارے بعض یارون نے کہا کہ لشکر آیا - بعض یارون سے مراد محمد بن سیرین ہی - یعنے عبد العزیز کہتا ہی کہ مین نے انس سے یہی سنا کہ اہل خیبر نے کہا یہہ محمد ہی - اور محمد بن سیرین نے اسکے ساتھ لفظ خمیس بھی ضم کیا - اور اسکی تفسیر الجیش راویان کی جانب سے ہی - اور لشکر کو خمیس اسلئے کہتے ہین کہ اسکے پانچ قسمین ہوتے ہین مقدمہ - ساقہ - قلب - میمنہ - میسرہ قَالَ فَاَصَبْنَاہَا عَنْوَۃً انس نے کہا کہ ہم نے خیبر کو فتح کیا قہر و غلبہ سے یا صلح و نرمی سے - عنوہ ان کلمات سے ہی کہ دو معنے متضاد پر آتے ہین - اسیواسطے اسباب مین اختلاف واقع ہوا کہ فتح خیبر قہر و غلبہ سے ہوئی یا صلح سے - اور سبب اس اختلاف کا یہہ لکھتے ہین کہ بعضون پر قہر و غلبہ اور حیلا دلن سے فتح و ظفر پائے - اور بعضون سے صلح کے ساتھ فَجُمِعَ السَّبْیُ فَجَاءَ دِحْیَۃُ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَعْطِنِی جَارِیَۃً مِّنَ السَّبْیِ فَقَالَ اذْہَبْ فَخُذْ جَارِیَۃً فَاَخَذَ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ - پس بندیان جمع کی گئین تو دحیہ کلبی آیا اور کہا یا نبی اللّٰہ مجھے بندیون سے ایک کنیز عطا کیجئے - پس آپ نے فرمایا کہ جا اور ایک کنیز لیجئے - پس اسنے صفیہ بنت حیی کو لیا فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَعْطَیْتَ دِحْیَۃَ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ سَیِّدَۃَ قُرَیْظَۃَ وَالنَّضِیْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَکَ پہر ایک شخص حضرت کے طرف آیا اور کہنے لگا یا رسول اللّٰہ آپ نے عطا فرمایا دحیہ کو صفیہ کہ تین جو یہود خیبر سے قبیلہ قریظہ و قبیلہ نضیر کی سیدہ ہی یعنے سردار زادی ہی اور نبوت کے خاندان سے پس آپ کے سوا دوسر کو لائق نہین کہ وہ اولاد سے ہارون پیغمبر کے ہی قَالَ ادْعُوْہُ بِہَا فَجَاءَ بِہَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِیَۃً مِّنَ السَّبْیِ غَیْرَہَا پس فرمایا کہ بلاؤ دحیہ کو اسکے ساتھ سو دحیہ اور جاریہ ہر دو حاضر ہوئے - پس آپ نے جب اسکی طرف نظر کی فرمایا کہ بندیون سے اسکے سوا اور کوئی جاریہ لیجئے - کہتے ہین کہ صفیہ کے چچیر بہنون سے دو جاریہ دحیہ کو عطا فرمائین قَالَ فَاَعْتَقَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَہَا فَقَالَ لَہٗ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَۃَ مَا اَصْدَقَہَا قَالَ نَفْسَہَا اَعْتَقَہَا وَتَزَوَّجَہَا کہا انس نے

الجزء الثالث

جو راوی اس حدیث کا ہی۔ پس حضرت نے صفیہ کو آزاد کر کے اپنے نکاح مین لایا اس بی بی کی تشریف و تکریم کے لئے۔ ثابت بنانی انس سے پوچھا کہ یا ابا حمزہ حضرت نے اسکا مہر کیا مقرر فرمایا۔ راوی نے کہا کہ اسکی آزادی ہی اسکا مہر ٹھہرایا اور اپنی تزویج سے مشرف فرمایا۔ یا شرط کیا تھا کہ اسکو نکاح مین لاوے سواوسکو وفا کیا۔ کہتے ہین کہ آزادی ہی مہر ٹھہرانی حضرت کے خصایص سے ہی اور امام احمد نے ظاہر پر عمل کر کے اور ونکے حق مین بھی جایز رکھا ہی حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالطَّرِیْقِ جَهَّزَتْهَا لَہٗ اُمُّ سُلَیْمٍ فَاَهْدَتْهَا مِنَ اللَّیْلِ یہان تک حضرت راہ مین تھے اور روحا مین پہنچے جو مدینۂ منورہ سے چالیس میل پر واقع ہی انس کی والدہ ام سلیم نے بی بی صفیہ کو آراستہ کیا اور اسی شب حضرت کے خلوت مبارک مین روانہ فرمایا فَاَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا پس حضرت نے صبح کی جس حال مین کہ عروس تھے۔ عروس بر وزن صبور ہی اسکا اطلاق مرد و زن ہر دو پر یکسان ہی جمع مرد کا عرس اور جمع عورت کا عرایس فَقَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ فَلْیَجِیْٔ بِہٖ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْٔ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْٔ بِالسَّمْنِ قَالَ وَ اَحْسَبُہٗ قَدْ ذَکَرَ السَّوِیْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَیْسًا فَکَانَتْ وَلِیْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس جب صبح ہوئی حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکے پاس کھانے کے چیزون سے کچھ ہو پس لے آوے اور سفرہ بچھایا پس کوئی خرما لے آیا اور کوئی روغن لایا عبد العزیز نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ انس نے کہا کسی نے ستو لے آیا انس کہتے ہین پس ان چیزونکو ملا کے حیس بنایا۔ وہ ایک حلوہ بنتا ہی پس یہہ طعام حضرت کا ولیمہ تھا۔ یہان سے ولیمہ کی مشروعیت مستنبط ہوئی اور ولیمہ دخول کے بعد ہی اور امام نووی قبل دخول بھی جایز رکھا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ ام المؤمنین بی بی صفیہ کا باپ حیی بن اخطب قوم یہود کا پیشوا اور سردار تھا وہ غزوۂ خندق مین مارا گیا صفیہ کنانہ کے نکاح مین تھی کنانہ خیبر مین مارا گیا وہ بی بی نو عروس ہفدہ سالہ تھین اسی بی بی سے منقول ہی کہ مین نے فتح خیبر کے آگے خواب مین دیکھا کہ چودہوین شب کا چاند میرے گود آیا ہی پس یہہ خواب کی حالت کنانہ سے کہی وہ غصے ہوا اور کہا شاید کہ تو یہہ آرزو رکھتی ہی کہ اس بادشاہ عرب کے نکاح مین آوے جو ہمارے سرحد مین آترا ہی اور میرے منہہ پر ایک طمانچہ مارا کہ جس کے ضرب سے اس بی بی کی آنکھ کبود ہوئی تھی جب حضرت کے نکاح مین آئین شب زفاف انکے رخسار پر اس طمانچے کا اثر باقی تھا حضرت نے اسکا سبب پوچھا تو بی بی نے حقیقت حال ظاہر کی غرض غزوۂ خیبر مین جب کنانہ مارا گیا اور مسلمانونکو فتح ہوئی اور وہ بی بی بندیون مین آئی اور دحیہ اسکو لیا۔ سب صحابہ کبار کو یہہ بات ناگوار ہوئی کیونکہ سردار کی بیٹی یا عورت جب اسیر ہو جاوے تو سردار کے ہی زوجیت مین آوے یہہ عادت سلاطین مین جاری تھی پس دحیہ کو پہنچنا تمام اصحاب کے خلاف مرضی ہوا حالانکہ دحیہ سے بلند مرتبہ اور صحابہ بھی حاضر تھے۔ سو کہنے لگے یا رسول اللہ دحیہ کے امثال بہت اصحاب ہین اور غنیمت مین صفیہ کے مثال دوسری عورت نہین جب وہ سردارزادی اور اولاد سے ہارون پیغمبر کے ہی آپکے ہی لئے سزاوار ہی تب حضرت نے صحابہ کی برنج کدورت اور رعایت مصلحت کے لئے انکی عرض قبول کی اور دحیہ کو اسکے درعوض دو جاریہ اور ایک روایت سے سات جاریہ عطا فرمائین ان ہر دو روایت کی تطبیق یہہ ہی کہ اول دو عطا فرمایا ہوں سکے بعد پانچ کذا فی المدارج **بَابُ** فِیْ کَمْ تُصَلِّی الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّیَابِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑھے مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا یہہ ہی کہ دو کپڑے کافی ہین ایک پیرہن دوسرا سربند۔ اور عطا جو تابعین کرام سے ہی کہتا ہی کہ تین کپڑون مین پڑھے یعنی ایک ازار زیادہ کیا۔ اور ابن سیرین کہتا ہی کہ چہار کپڑے چاہئے یعنے ایک چادر زیادہ کیا کہ اسکو اسمین لپیٹے وَقَالَ عِکْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِیْ ثَوْبٍ جَازَ اور عکرمہ نے کہا کہ اگر عورت اپکو ایک کپڑے مین لپیٹے اسکی نماز جایز ہی **حَدَّثَنَا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَیَشْهَدُ مَعَہٗ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِیْ مُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِهِنَّ مَا یَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا نماز صبح کی پڑھتے پس عورات مومنہ آپکے ساتھ حاضر ہوتے جس حال مین کہ اپنے سر اور بدن چادر مین پوشیدہ کرتے پھر اپنے گھرون کے طرف پھرتے جس حال مین کہ انکو کوئی نہین پہچانتا کیونکہ اپنے تمام سر و بدن کو ڈھانک لیتے تھین مناسب سوق کے یہی معنی اول ہی اور اس حدیث سے یہہ مفہوم نہین ہوتا کہ وے متعدد کپڑے رکھتے ہون استدلال بخاری علیہ الرحمہ کا ترجمۂ باب پر تمام ہو کہ انہون نے حرف کم لایا ہی جو عدد پر دلالت کرتا ہی اور مجرد احتمال دلیل کافی نہین مگر یہہ کہا جاوے کہ جناب بخاری ترجمۂ باب مین متعدد کپڑے رکھنے کا قصد نہ کیا اور عکرمہ کے قول کو لانا نظر اسمین ہی **بَابٌ** اِذَا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ لَہٗ اَعْلَامٌ وَ نَظَرَ اِلٰی عَلَمِهَا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب مصلی ایک کپڑے سے نماز پڑھے اور اس کپڑے پر علامت ہو اور وہ شخص ان علامتون کے طرف نظر کرے **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ

صحیح بخاری جزء ۲

قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا نے نماز پڑھی ایک سیاہ مربع چادر کر اوپر اعلام تھے سو ان اعلام کے طرف ایک نظر کی جب نماز سے پھرے تو فرمایا کہ اس چادر کو ابوجہم کے طرف لیجاؤ اور ابوجہم کی موٹی چادر مجھے لادو مقرر اس خمیصہ نے مجھے باز رکھا یعنے مشغول کیا نماز سے۔ مراد یہہ ہی کہ قریب تھا کہ مجھے مشغول کرے جیسا کہ مولف کی تعلیق سے آگے آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے فرمایا مین نے خوف کیا کہ وہ خمیصہ مجھے فتنے مین ڈالے۔ اور امام مالک اپنی موطا مین لاۓ ہین کہ کان یفتنی یعنے قریب تھا کہ مجھے فتنے مین ڈالے۔ واقعی حال پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس سے عالی تر ہی کہ نماز مین کوئی چیز آپکو حضور سے پھیرے۔ ہان حضور حق کے مراتب ودرجات بے نہایت ہین وہ مرتبہ جو حضرت کے ساتھ خاص تھا اگر وہان تنزل بھی کرین تو ایسے مقام پر ہون کہ دوسرے مقرب بزرگونکو بصد جد وجہد اور فناے عمر طویل کے بعد اس مقام تک پہنچ ہو۔ باوجود اسکے حضرت اپنے اس مرتبہ خاص سے تنزل روا نرکھا۔ اگر تو کہیگا کہ حضرت نے کسطرح روا رکھا کہ وہ چادر دوسرا شخص اوڑھے۔ تو ہم کہتے ہین کہ ابوجہم وہ چادر ہدیہ لایا تھا اسلئے واپس دینے کا حکم فرمایا تا وہ بیچ لے۔ اور کہتے ہین کہ ابوجہم نابینا تھا۔ پس وہ چادر اسکو حضور سے مانع نہوگی اور اسکی دوسری چادر جو منگوائی وہ اسواسطے تھا کہ رد ہدیہ نہو اور ابوجہم آزردہ نہو وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَفْتِنَنِيْ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین نظر کرتا تھا اسکے نقش کے طرف جس حال مین کہ نماز مین تھا۔ پس مین نے خوف کیا کہ کہین مجھے فتنے مین ڈالے اور مجھے کمال حضور سے باز رکھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہتے ہین کہ حضرت کی دو حالتین تھین ایک حالت بشریت دوسری ایک خاص حالت جو اس سے خارج ہی پس حالت بشریت سے نظر کرتے فرمایا کہ چادر نے مجھے مشغول کیا اپنے طرف۔ اور دوسری حالت سے نظر کرتے فرمایا کہ مین خوف کیا اس سے لازم نہین کہ شغل مین واقع ہوئی اور چادر نکال دینے کی وجہ یہہ ہی کہ تا امت سمجھے یہہ کام ہر نماز سے پھیرنیوالی چیز اور مین حضور قلب پر ترغیب دینی اس حدیث سے مستنبط ہوئی

بَابٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِيْرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ وَمَا يُنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اگر ایسے کپڑے سے کہ جسپر تصویرین ہون یا نماز فاسد ہوتی ہی یا نہ اور اس بیان مین کہ منع کیا گیا ہی اس سے یعنے تصویر سے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بی بی عائشہ کا ایک وہ تھا منقش اور رنگین کہ بی بی اس سے اپنے گھر کے ایک جانب پردہ کیا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے آگے سے اپنے پردیکو دور کر کیونکہ اسکے نقوش میری نماز مین پیش ہوتے ہین مناسبت ترجمہ باب کی اس حدیث کے ساتھ یہہ ہی کہ جب ایسا کپڑا کہ پہنا ہو نہین تھا اسکے روبرو نماز روا نہو۔ پس ویسا کپڑا پہنکے نماز پڑھنی بطریق اولی روا نہوگا اسکو دور کرنیکا حکم جو ہوا وہ مستلزم ہی اسکی مطلق نہی کا اسکے استعمال سے **مترجم** کہتا ہی قسطلانی نے کہا کہ حضرت نے اس نماز کو نہ توڑا نہ اعادہ فرمایا کیونکہ اس صورت مین نماز مکروہ ہوتی ہی اسلئے کہ نقش ونگار حضور قلب کے مانع ہوتے ہین پس یہہ منع کراہت کا ہی شافعیہ نے اس حدیث سے مطلق تصاویر کی کراہت استنباط کی ہی لیکن حنفیہ نے استثنا کر لیا ان تصاویر کو جو مفروش ہون امام مالک وامام بھی اسکے قائل

بَابٌ مَنْ صَلّٰى فِيْ فَرُّوْجِ حَرِيْرٍ ثُمَّ نَزَعَهٗ یہہ باب حکم مین اس شخص کے ہی کہ نماز پڑھے قباے حریر مین پھر دور کرے اسکو **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ عقبہ نے کہا کہ حضرت کے پاس ایک حریری قبا ہدیہ لایا گیا سو اسکو پہنکے نماز پڑھے پھر نماز سے پھرے اور اسکو اپنے بدن مبارک سے کھینچ سخت کھینچا جیسا کوئی کراہت رکھنے والا اسکو کھینچے اور فرمایا کہ یہہ سزاوار نہین ہی پرہیزگارونکے لئے پرہیزگار دینے والے کفر سے اس سے مراد سب مسلمان ہین یا پرہیز کرنیوالے گناہون سے اس سے مراد سب صلحا مومنین ہین یعنی مومن صالح کو بلکہ ہر مومن کو سزاوار نہین کیونکہ وہ شعار اہل کفر کا ہی اور کہتے ہین کہ حضرت نے اس قبا کو جو ناخوشی کے ساتھ سختی سے کھینچ نکالا وہ نکالنا وحی سے تھا اور اسکی ابتداے حرمت بھی یہی تھی **مترجم** کہتا ہی ارشاد ساری ہین کہا کہ جبرئیل آنکے منع کیا اور عورات اس حکم مین داخل نہین کہ دوسری حدیث انکے باب مین آئی ہی کہ فرمایا کہ سونا اور ریشم عورات امت کو حلال ہی اور مردونکو حرام اور ریشم کی … پاس … کے ساتھ درست … لیکن پہننے کے سبب آدمی حرام کام مرتکب اور گناہگار ہوتا ہی مالکیہ کہتے ہین کہ دوسرا کپڑا ملا اور وقت باقی رہا تو نماز اعادہ کرے۔

باب الصلوة فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ یہہ باب بیان مین ہی کہ نماز سرخ کپڑے سے جایز ہی **حدثنا** محمد بن عرعرة
قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ
مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ
اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ
يَدَيِ الْعَنَزَةِ ابو جحیفہ نے کہا کہ دیکھا مین نے حضرت کو قبہ سرخ مین جو پوست سے تھا مقام ابطح مین اور دیکھا مین نے بلال کو کہ حضرت کے وضو کا پانی لیا ہو
ہی - اور دیکھا مین نے لوگون کو کہ آپس مین منازعت اور ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہین - یعنے وضوے مبارک کا پانی جو گرتا ہی تبرکا اسکو لینے مین پس جسکو اس
آب شریف سے کچہ پہنچا اسکو اپنے منہہ پر ملتا ہی - اور جسکو اس سے کچہ نہ ملا اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تراوت سے کچہ لیتا ہی - پھر مین نے بلال کو دیکھا کہ برچھی لیا اور
اسکو زمین مین چبھویا - اور حضرت اس قبے سے باہر تشریف لائے جس حال مین کہ دو کپڑے پہنے تھے یعنے ایک ازار اور دوسری چادر سرخ تھی - وہ لنگ و چادر ہردو
بانات تھے سرخ سے مراد سرخ خالص نہین بلکہ مخطط یعنے سلائی دار تھی - جس حال مین کہ لنگ ساق مبارک سے چڑہی ہوئی تھی پس نماز پڑہے برچھی کے طرف جو بلال نے
اسکو لوگون سے سترہ کیا تھا دو رکعت کہ وہ ظہر کی نماز قصر تھی - اور دیکھا مین نے لوگونکو اور جانورونکو کہ اس برچھی کے آگے سے گذرتے تھے **باب**
الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز چھتون اور منبر اور لکڑیون پر جایز ہی قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَ
الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِيرِ وَاِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ اَوْ فَوْقَهَا اَوْ اَمَامَهَا اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ امام بخاری نے
کہا کہ امام حسن بصری نے کچہ مضایقہ نہین دیکھا اس بات کا کہ نماز پڑہے آب بستہ پر یعنے اس پانی پر جو نہایت سردی سے یخ بند ہا جاوے - اور پل پر کہ جسکے
نیچے سے پیشاب جاری رہے یا اسکے اوپر سے یا روبرو سے - جسوقت کہ اسکے اور نمازی کے درمیان سترہ حایل رہے وَصَلّٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ
الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْاِمَامِ اور ابو ہریرہ نے بام مسجد کے پشت پر امام کے اقتدا سے نماز پڑہی درحالیکہ امام نیچے تھا - اور امام ابو حنیفہ و امام شافعی نے
مکروہ کہا ہی کہ امام تنہا بلندی پر ہو اور قوم نیچے - یا قوم بلندی پر ہو اور امام نیچے - مگر عند الحاجت جیسے ارکان نماز کی تعلیم کے لئے امام اوپر ہو یا امام کی تکبیر
دوسرون کو پہنچانے کے لئے مقتدی اوپر ہون کہ اسوقت ان ہردو کا بلندی پر ہونا مستحب ہی - یا اصل جواز نماز بتلانے کے لئے جیسا کہ حضرت نے کیا ہی
وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ اور ابن عمر نے نماز پڑہی ثلج یعنے برف پر **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ اَعْلَمُ مِنِّي هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ
عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابو حازم نے کہا کہ لوگون نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ حضرت کا منبر شریف
کس لکڑی سے بنا تھا - تو سہل نے کہا کہ لوگون مین اس بات کو میرے سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہین رہا ہی وہ منبر غابہ کی لکڑی سے تھا - غابہ مدینہ
منورہ کے بلندی کے جانب ایک جنگل ہی - اس منبر کو فلان شخص بنایا تھا اسکے نام مین اختلاف ہی بقول اصح میمون اسکا نام تھا وہ عائشہ انصاریہ کا
غلام تھا وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ
فَقَرَاَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ

ثم رفع رأسه ثم رجع القهقرى حتى سجد بالارض فهذا شانه اور حضرت اسپر کھڑے رہے جبکہ وہ بنایا گیا اور رکھا گیا مسجد مین ۔ پھر رو بقبلہ ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہے ۔ اور لوگ حضرت کے پیچھے کھڑے رہے پھر قرأت کی یعنے قرآن پڑھا اور رکوع مین گئے اور آپکے پیچھے لوگون نے بھی رکوع کیا ۔ پھر سر اٹھاکے رکوع سے سیدھا کھڑے رہے پھر زمین پر سجدہ کیا ۔ پھر منبر کی طرف عود کئے اور اسپر کھڑے رہے پھر قرآن تلاوت کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور رجوع کئے یعنے سیدھا کھڑے رہے یہانتک کہ زمین پر سجدہ کیا ۔ یہہ ہی حال حضرت کا ۔ یا یہہ ہی شان منبر کی جو راوی سے استفسار کیا گیا ۔ اس حدیث سے چند چیزین ظاہر ہوتین یعنے منبر پر اور لکڑی اور بلندی پر نماز پڑہنی ۔ اور کھڑا رہنا امام کا بلندی پر اور مقتدیون کا نیچے ۔ اور نماز مین خطوات کثیرہ یعنے چند قدم چلنا یہہ باتین مفسد نماز نہین اگرچہ وہ تین پایہ کا تھا ۔ اور احتمال ہی کہ پہلے یا دوسرے پایہ پر کھڑے ہون ۔ اور ایک قدم مین نیچے آئے اور ایک ہی قدم مین اوپر گئے ہون ۔ اگرچہ یہہ فعل قلیل ہی لاکن تمام نماز مین خطوات کثیرہ لازم آتے ہین قال ابو عبد الله قال علي بن عبد الله المديني سالني احمد بن حنبل رحمه الله عن هذا الحديث قال فانما اردت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اعلى من الناس فلا باس ان يكون الامام اعلى من الناس بهذا الحديث امام بخاری نے کہا کہ علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ امام احمد حنبل نے میرے سے اس حدیث سے سوال کیا ۔ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ذکر سے اس حدیث کے مین نے نہین چاہا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا لوگون سے بلندی پر کھڑے تھے ۔ پس کچھ مضایقہ نہین اس بات کا کہ امام بلندی پر رہے اور مقتدیان نیچے قال فقلت ان سفيان ابن عيينة كان يسئل عن هذا كثيرا فلم تسمعه منه قال لا علی بن عبد اللہ نے کہا کہ مین نے امام احمد کو خبر دی کہ مقرر سفیان بن عیینہ اس حدیث سے اور اسکے مضمون سے اکثر پوچھا جاتا تھا ۔ ایا تم نے اس سے نہ سنا تو کہا نہین حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا يزيد بن هارون قال حدثنا حميد الطويل عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سقط عن فرس فجحشت ساقه او كتفه وآلى من نسائه شهرا فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه يعودونه فصلى بهم جالسا وهم قيام فلما سلم قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا سجد فاسجدوا وان صلى قائما فصلوا قياما حمید نے انس سے روایت کی کہ یکبار حضرت گھوڑے سے جدا ہوئے پس آپکے ساق یا شانہ کا پوست چھیلا گیا یہہ شک راوی کا ہی اور حضرت نے ایلا کیا یعنے سوگند کھائی کہ ایک مہینے تک اپنے بی بیون پر نہ آوین ۔ پس تشریف رکھے اپنے غرفہ بلند مین جو آپکے لئے تھا جسکا ساق کھجور کی ڈالیون سے تھا پس آپکے صحابہ آئے تا آپ کی عیادت کرین حضرت انکو ساتھ لیکے نماز پڑہے جس حال مین کہ آپ بیٹھے تھے اور صحابہ کھڑے پس نماز کا سلام دیا فرمایا کہ ٹھہرایا نہین گیا ہی امام مگر اسواسطے کہ اسکے ساتھ اقتدا کیا جاوے ۔ جبکہ وہ تکبیر کہے یعنے تکبیر تحریمہ تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور اگر وہ نماز کھڑا رہکر پڑہے تم بھی کھڑے رہکر پڑہو ۔ یعنے اگر عذر نہو مترجم کہتا ہی کہ اس لفظ حدیث کا مفہوم یہہ ہی کہ اگر امام عذر کے سبب بیٹھکے پڑہے اور تمکو بھی عذر ہو بیٹھکے ہی پڑہو ۔ لیکن صحیح یہہ ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہی اس نماز سے جو حضرت نے آخر عمر مین بیٹھکے بڑی ضعف کے سبب پڑہے اور لوگ حضرت کے پیچھے کھڑے رہکر پڑہے خلافاً لاحمد قسطلانی ونزل لتسع وعشرين فقالوا يا رسول الله انك اليت شهرا فقال ان الشهر تسع وعشرون پھر نزول فرمایا اس غرفہ سے انتیس روز مین اور اپنے بی بیون کے پاس تشریف لائے ۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ایک مہینے کی سوگند کی تھی ۔ فرمایا مہینا انتیس روز کا بھی ہوتا ہی سو یہہ مہینا بحسب اتفاق انتیس روز کا ہی ۔ اور مین نے

امی

اسی مہینے کی نیت کی تھی مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث سے مستنبط ہوئی یہہ بات کہ اگر کسی نے ایک ماہ معین کا روزہ یا اعتکاف کی نذر کی اور وہ مہینا انتیس روز کا ہو تو اس سے زیادہ ادا کرنا لازم نہین بخلاف اسکے کہ مہینے سے تیس دن کے عدد کا قصد کیا ہو تو تیس دن ہی لازم ہونگے **باب** اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّى امْرَاَتَهُ اِذَا سَجَدَ یہہ باب حکم مین اس بات کے ہی کہ جب نماز پڑہنے والے کا کپڑا اسکی عورت کو پہنچے جبکہ وہ سجدہ کرے

حدثنا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَاءَهُ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهُ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ ام المومنین میمونہ نے کہا کہ حضرت نماز پڑہتے تھے جس حال مین کہ مین آپ کے بازو تھی اور تب مین حائضہ تھی اور اکثر آپ کا جامہ مبارک مجھکو لگتا تھا جبکہ وہ سجدہ کرتے تھے۔ اور بی بی نے کہا کہ تھے حضرت نماز پڑہتے اوپر چہوٹے بوریے کے جو کھجور کے پتون سے تھا اسکو اسلئے خمرہ کہتے ہین کہ وہ مصلی کے منہ کو زمین سے ڈہانکتا ہی اور خمرہ سجادۂ صغیر کو کہتے ہین یعنے جاے نماز بوریے کی قسطلانی نے کہا کہ یہان یہہ بات بھی مستنبط ہوئی کہ حائضہ کا لباس و بدن تمام نجس نہین اور بازو رہنا عورت کا مفسد نماز نہین **باب** الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ یہہ باب حصیر پر نماز پڑہنے کے بیان مین ہی وَصَلّٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فِى السَّفِيْنَةِ قِيَامًا اور نماز پڑہی جابر اور ابو سعید نے کشتی مین کہڑے رہکر۔ وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّيْ قَائِمًا مَالَمْ تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ تَدُوْرُ مَعَهَا اور حسن بصری سے جب لوگون نے پوچھا کہ نماز کشتی مین کسطرح ادا کرے۔ تو جواب دیا کہ تو نماز کہڑا رہکر پڑہے جب تصدیع نہو تیرے ہمراہیون پر۔ اور تو دور کرے اس کشتی کے ساتھ قبلہ کے جانب ہو یا دوسرے جانب۔ یعنے کشتی اگرچہ پہرتی رہے جب ساتھیون کو تصدیع نہو کھڑا رہکر پڑہے وَاِلَّا فَقَاعِدًا اور اگر کھڑا رہنے مین ساتھیون کو تصدیع پہنچے تب نماز بیٹھکے ادا کرے قسطلانی نے کہا کہ امام اعظم نے کشتی مین نماز باوجود کھڑا رہکر پڑہنے کی طاقت رہنے کے بیٹھ کے پڑہنا بھی جائز رکھا ہی۔ اور مراد اصحاب سے جو اس حدیث مین آیا اہل کشتی ہین یا اہل نماز یعنے دوسرے نماز پڑہنے والے ظاہر ہی معنی اخیر ہی۔ یہہ ہر دو اثر ترجمہ باب کو تائید نہین کرتے ہین۔ اور لکھتے ہین کہ عقد اسباب کا اور لے آنا اس حدیث کا اشارہ ہی خلاف مین اس حدیث کے جو ابن ابی شیبہ وغیرہ لاے ہین کہ عائشہ صدیقہ سے شریح نے پوچھا کہ آیا حضرت حصیر پر نماز پڑہتے تھے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وجعلنا جھنم للكافرين حصيرا بی بی نے فرمایا کہ ہرگز یہہ بات نہین تھی کہ حضرت حصیر پر نماز پڑہے ہون سو یہہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف حدیث صحیح کی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ انس سے مروی ہی کہ انکی نانی جو ام سلیم کی والدہ ہی اور نام اسکا ملیکہ تھا حضرت کی دعوت کی اس کھانے پر جو اسنے خاص حضرت کے لئے تیار کیا تھا۔ پہر حضرت اس سے تناول فرمایا۔ پہر حکم کیا کہ اٹھو تا مین نماز پڑہون تمہارے لئے یعنے اسکی برکت تمہین حاصل ہو قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ انس نے کہا کہ مین کہڑا رہا ہماری حصیر کے طرف جو طول مدت کے سبب سیاہ ہوگئی تھی پس مین اسکو پانی سے دہویا پہر حضرت کہڑے رہے نماز کے لئے اور صف باندہے مین اور یتیم بن ضمیرہ جو حضرت کے موالی سے تھا حضرت کے پیچھے اور وہ ضعیفہ جو والدہ ام سلیم کی تھی ہمارے پیچھے کہڑی رہی

پھر حضرت نے ادا کی دو رکعت نفل پھر نماز سے پھرے اور اپنے گھر طرف مراجعت کی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہان مشروعیت ثابت ہوئی
اس بات کی کہ عورات مردون کے پیچھے رہین اور عورت اکیلی ہو تو بھی علحدہ صف ہو کے کھڑی رہے **باب** الصلوٰۃ علی الخمرۃ یہہ باب
بیان مین حصیر پر نماز پڑھنے کے ہی جو چھوٹا سجادہ ہی - یہہ باب مکرر آیا ہی - اگر ایک باب علحدہ نہوتا بس تھا - لاکن غرض امام بخاری کا عقد ابواب مین
یہہ ہی کہ جو حدیث جس شیخ سے جس عنوان مین کہ سماعت کی اسی عنوان مین نقل کی اور ملاحظہ تکرار کا نہ کیا **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا
شعبۃ قال حدثنا سلیمان الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد عن میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
یصلی علی الخمرۃ بی بی میمونہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت نماز پڑھتے بورئے کی جاے نماز پر **باب** الصلوٰۃ علی الفراش
یہہ باب فرش خواب پر نماز پڑھنے کے بیان مین ہی خواہ اسپر اپنی عورت کے ساتھ سویا ہو یا نہ وصلی انس علی فراشہ وقال انس کنا
نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسجد احدنا علی ثوبہ اور نماز پڑھی انس نے اپنے فرش خواب پر - اور کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے
ساتھ حضرت کے سو ہمارے سے کوئی سجدہ کرتا اپنے کپڑے پر جو متحرک نہین ہوتا مصلی کی حرکت سے - اور جو کہ مصلی سے حرکت کرتا حکم اسکے جزو کا
رکھتا ہی - اور جو حرکت نکرے حکم فرش کا **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ
عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت انام بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا قام بسطتہما قالت
والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح بی بی عائشہ نے کہا کہ مین حضرت کے روبرو سوتی تھی - اور میرے ہر دو پاؤن حضرت کے سجدہ
کی جانب تھے - پس جب سجدہ کرتے اپنی انگلی میرے پاؤن کو چبھاتے تو مین اپنے ہر دو پاؤن کھینچ لیتی - اور حضرت جب قیام کرتے مین اپنے پاؤن
دراز کرتی - پھر سجدہ کے وقت جب انگلی سے اشارہ کرتے مین کھینچ لیتی بی بی کہتی ہین کہ اسوقت گھرون مین چراغ نہین تھا یہہ بی بی کے طرف سے
اعتذار ہی یعنے اگر چراغ ہوتا مین ویسا نکرتی - حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ عورت کو چھونا نقض وضو کا موجب نہین - اور شافعیہ
کہتے ہین کہ شاید کوئی چیز حایل ہوگی - پھر انکا جواب دیا گیا ہی کہ ہاتھ اور پاؤن کے درمیان حایل رہنا لوازم سے نہین ہی - اور دلالت ترجمہ باب کے ساتھ
یہہ ہی کہ حضرت اپنے خوابگاہ پر نماز پڑھتے تھے اور بی بی عائشہ اپنے فرش پر خواب کی ہوئی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا
اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلی وہی بینہ وبین القبلۃ علی فراش اہلہ اعتراض الجنازۃ ابن شہاب نے فرمایا کہ خبر دی مجھ کو عروہ نے مقرر خبر دی
اسکو بی بی عائشہ نے کہ تھے پیغمبر خدا نماز پڑھتے جس حال مین کہ بی بی عائشہ درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے رہتے - اپنے اہل کے
فرش پر اور بی بی عائشہ سامھنے رہتے مانند جنازہ آگے رہنے مصلی کے - اور یہہ نماز بھی فرش خواب پر تھی - جیسا کہ دوسری روایت مین اسکی
تصریح آئی ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث عن یزید عن عراک عن عروۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وعائشۃ معترضۃ بینہ وبین القبلۃ علی الفراش الذی ینامان علیہ عروہ سے
مروی ہی کہ پیغمبر خدا تھے نماز پڑھتے اور بی بی عائشہ آگے رہتے حضرت کے اور قبلے کے درمیان اس فرش پر جو ہر دو خواب کرتے **مترجم** کہتا ہی

کہ قسطلانی نے کہا کہ یہاں سے مستنبط ہوئی یہہ بات کہ سوتے آدمی کے طرف نماز پڑھنی مکروہ نہیں اور عورت کا روبرو رہنا یا روبرو سے گذرنا نماز کو باطل نہیں
کرتا ہی کہ اسیکے طرف گئے ہین چارونمذہب کے ائمہ وغیرہم جمہور سلف وخلف سے ہان اگر نظر عورت پڑھنے سے دل مایل ہونے یا فتنہ کا خوف ہو تو مکروہ ہی

باب السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ یہہ باب ہی کپڑے پر سجدہ کرنیکے بیان مین سخت حرارت مین وَقَالَ الْحَسَنُ وَكَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِىْ كُمِّهٖ اور حسن بصری نے کہا کہ تھے صحابہ سجدہ کرتے اپنے دستار اور کلاہ پر اور انکے ہاتھ انکے آستینون مین رہا کرتے **مترجم** کہتا ہی کہ امام اعظم نے اس سے استنباط کی کہ عمامہ کی کھور پر سجدہ جایز ہی اور امام مالک کے پاس مکروہ ہی اور شافعیہ کے پاس منع ہی کہ وہ کہتے ہین کہ جب مسح تمام نہین ہوتا ہی عمامے کی کھور پر پس سجدہ بھی تمام نہین ہوتا ہی اور سجدہ سے مراد کمال تذلل ہی اور وہ تمام نہین ہوتا جب تک پیشانی سب نہ کھلے **حدثنا** ابُوْ الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِىْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِىْ مَكَانِ السُّجُوْدِ انس بن مالک نے کہا کہ تھے ہم صحابہ نماز پڑھتے حضرت کے ساتھ۔ پس ہمارے سے کوئی کسی نے شدت گرمی کے سبب اپنے کپڑے کے ایک جانب کو سجدے کی جگہہ پر رکھتا۔ یہہ حدیث حنفیہ کی حجت ہی کہ گرمی کے سبب ایسا کپڑا جو بدن مین رکھا ہو سجدہ گاہ پر ڈالے روا ہی۔ اسی پر گئے ہین امام مالک و امام احمد و اسحاق۔ اور عمر بن الخطاب نے بھی ایسا ہی کہا ہی رضی اللہ عنہم۔ اور شافعیہ تاویل کرتے ہین کہ وہ کپڑا مراد ہی جو بدن پر نہو اور اگر بدن پر ہو اسقدر فراخ رہا چاہئے کہ مصلی کی جنبش سے حرکت نکرے اور کہتے ہین کہ مصلی کی حرکت سے وہ متحرک ہو اور دیدہ و دانستہ اسپر سجدہ کرے نماز باطل ہی۔ اگر انجان ہو باطل نہین۔ لاکن اس نماز کا اعادہ واجب ہی۔ اور شارح نے کہا کہ یہہ تاویل بعید ہی۔ کیونکہ صحابہ کو جامے نماز کپڑے کے اور فراخ کپڑے کہ انکی حرکت سے جنبش نکرین نہین تھے

باب الصَّلٰوةِ فِى النِّعَالِ یہہ باب حکم مین پاپوش کے ساتھ نماز پڑھنے کے ہی **حدثنا** اٰدَمُ بْنُ أَبِىْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ سعید نے کہا کہ مین انس سے پوچھا کہ آیا حضرت اپنے نعلین سے نماز پڑھتے تھے انس نے کہا کہ ہان پڑھتے تھے یعنے اگر نجاست نہ لگی ہو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اسمین اختلاف ہی شافعیہ کہتے ہین کہ نہین پاک کرتا ہی اسکو مگر پانی اور امام مالک اور امام اعظم کے پاس اگر وہ نجاست خشک ہو اسکو رگڑ دینا کافی ہی اور تر ہو تو پانی سے پاک کرے

باب الصَّلٰوةِ فِى الْخِفَافِ یہہ باب موزے کے ساتھ نماز پڑھنے کے بیان مین ہی **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا ہمام نے کہا کہ مین نے جریر کو دیکھا کہ پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزے پر مسح کیا اور نماز ادا کی ہمام نے جریر سے اسباب مین پوچھا تو کہا کہ مین نے حضرت کو ایسا ہی دیکھا جیسا مین نے کیا۔ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ أَسْلَمَ ابراہیم نخعی نے کہا جریر کی یہہ حدیث ان لوگون کو عجب مین لاتی تھی۔ لوگون سے مراد ابن مسعود کے یارون سے ہی۔ کیونکہ جریر وہ شخص ہی جو اخیر مین اسلام لایا۔ یعنے جریر نے حضرت کے

سال وفات ایمان سے مشرف ہوا۔ سورہ مائدہ کے بعد نزول پس یہہ حکم باقی ہی منسوخ بھی نہین اس آیت سے جو پاؤن دہونیکا حکم کرتی ہی۔ بلکہ یہہ سنت
مخصص آیت کی ہی۔ یعنے پاؤن دہونیکا حکم موزے نہین پہنے سو صورت مین ہی۔ ابن مسعود کے یارون کے تعجب کے یہی معنے کہتے ہین۔ اور ابن بطال نے
کہا کہ تعجب کا سبب وہ تھا کہ بعض لوگون کو گمان تھا کہ پاؤن دہونیکی آیت سے مسح موزہ منسوخ ہوا ہی اور یہہ آیت پہلا حکم ہی جو فرضیت وضو مین نزول
پایا اسکو ناسخ جاننا مسح خفین کی فرضیت کو سابق رکھنا ہی۔ اور اسباب سے کوئی بات معلوم نہوئی۔ پس وہی بات ثابت ہی کہ یہہ سنت مخصص آیت کی
ہی یعنے پاؤن دہونیکا حکم موزے نہین پہنے سو صورت مین ہی کذا فی القسطلانی **حدثنا** اسحٰق بن نصر قال حدثنا ابو اسامة
عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن المغيرة بن شعبة قال وضأت النبي صلى الله عليه وسلم فمسح على خفيه وصلى
مغیرہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو وضو کروایا اپنے موزون پر مسح کیا اور نماز پڑہی **باب** اذا لم يتم السجود یہہ باب اس بیان مین ہی
کہ جب مصلی سجدہ تمام نکرے اسکا کیا حکم ہی **حدثنا** الصلت بن محمد قال حدثنا مهدي عن واصل عن ابي وائل عن حذيفة
انه رأى رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلوته قال له حذيفة ما صليت واحسبه قال لو مت مت
على غير سنة محمد صلى الله عليه وسلم حذیفہ سے مروی ہی کہ انہون نے ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے رکوع و سجود کو تمام نہین کرتا ہی۔ پھر
جب وہ نماز سے فارغ ہوا حذیفہ نے اسکو کہا کہ تونے نماز ہی نہین پڑہی۔ ابو وائل نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ حذیفہ نے اس مرد کو کہا کہ اگر تو مریگا
تو غیر طریقہ محمدی پر مریگا اللہ کی پناہ۔ ظاہر اس حدیث کا اسبات پر دلیل ہی کہ طمانینت رکوع و سجود مین واجب ہی۔ اور جسنے واجب نجانا وہ اس حدیث مین
کہیگا کہ ماصلیت سے نماز کامل کی نفی ہی۔ اور لفظ طریقہ عام ہی واجب اور مندوب ہر دو کو شامل ہی قسطلانی نے کہا کہ انس کی حدیث مرفوع مین آیا ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے خشوع و رکوع و سجود تمام نکیا تو وہ نماز ظلمت بنتی ہی اور کہتی ہی کہ خدا تجھے ضایع کرے جیسا تونے مجھے ضایع کیا **باب**
يبدي ضبعيه ويجافي جنبيه في السجود یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی سجدے مین اپنے وسط بازو یا زیر بغل کو ظاہر کرے اور ہاتون کو
انکے ساتھ نہ ملاوے اور اپنے پہلو کو بازو سے دور رکھے کہ یہہ سنت ہی **حدثنا** يحيى بن بكير قال حدثنا بكر بن مضر عن جعفر
عن ابن هرمز عن عبد الله بن مالك ابن بحينة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى فرج بين يديه
حتى يبدو بياض ابطيه عبد اللہ بن مالک سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جب نماز پڑہتے اپنے ہر دو ہاتھ اور ہر دو پہلو کے درمیان کشادہ
رکھتے یہان تک کہ بغلون کی سفیدی ظاہر ہوتی **مترجم** کہتا ہی کہ میمونہ کی حدیث مین ہی کہ حضرت کا سجدہ ایسا تھا کہ آپ کے ہر دو ہاتھ کے درمیان
سے کوئی جانور جانا چاہتا تو البتہ گذرا ہوتا کہ اسقدر کشادہ رکھتے تھے کیونکہ یہہ ہیات کمال تواضع و تذلل اور عدم کہالت پر دلالت کرتی ہی کہ پیشانی
زمین پر بخوبی ٹہرتی ہی ہان عورت اور خنثیٰ کے لئے ہاتونکو پہلو سے ملاکے رکھے وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة نحوه یہہ
تعلیق ہی بکر بن مضر پر یعنے لیث نے کہا حدیث کی مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اس حدیث کے مانند معنے مین **باب** فضل استقبال
القبلة یہہ باب رو بقبلہ ہونیکی فضیلت مین ہی يستقبل باطراف رجليه القبلة یہہ جملہ مستانفہ ہی کہ منہہ لاتا ہی مصلی اپنے پاؤنکے
انگلیون کے سرے قبلہ کے طرف قاله ابو حميد عن النبي صلى الله عليه وسلم روایت کی ہی اسکی ابو حمید نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا ابن المهدي قال حدثنا منصور بن سعد عن ميمون بن سياه عن

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ انس بن مالک نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جو کوئی نماز پڑھے ہماری نماز اور منھہ لاوے ہمارے قبلہ کے طرف اور کھاوے ہمارا ذبیحہ سو وہ مسلمان ہی ایسا مسلمان کہ اسکو عہد و امان خدا کا ہی اور عہد و امان پیغمبر خدا کا۔ ذکر نماز کے بعد قبلہ کا ذکر کرنا اسکے اہتمام شان کے لئے ہی کیونکہ یہود قبلہ کی تحویل کعبے کے طرف ہوئی پر مسلمانون کی تشنیع کرتے تھے اور مسلمانون کا ذبیحہ کھانے سے منع کرتے تھے فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ پس خیانت نکرو عہد مین خدا تعالی کے یا عہد مین مسلمان کے **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث سے مستنبط ہوا کہ استقبال عین کعبہ کا اس شخص کے لئے جو اسپر قادر ہو شرط نماز ہی کہ بدون اسکے بالاجماع نماز صحیح نہین بخلاف عاجز کے جیسے مریض جو قبلے کیطرف پھر نہین سکتا یا کوئی پھیرنے والا موجود نہین۔ یا وہ شخص جو لکڑی سے باندہا گیا ہی اور جاننے کہ قبلے کے طرف سینہ کا استقبال معتبر ہی نہ منھہ کا بھی کہ منہ کا پھرانا نماز باطل نہین کرتا ہی ہان شدت خوف مین استقبال شرط نہین۔ اور استقبال عین کعبہ کا ساکن مکہ کے لئے از راہ یقین چاہیے اور غایب کے لئے ظن غالب کے راہ سے بس ہی کیونکہ حدیث صحیحین مین وارد ہی کہ حضرت نے دو رکعتین پڑہین کعبے کی جہت مقابل کی طرف اور فرمایا کہ یہہ قبلہ ہی اور عامہ حنفیہ کے پاس مکے سے غایب ہی سو شخص کے لئے استقبال جہت کعبہ کا فرض ہی نہ عین کعبے کا قسطلانی۔

حدثنا نُعَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا انس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین حکم کیا گیا ہون کہ لوگون سے قتال کرون یہانتک کہ وے کہین کلمہ طیبہ یعنے کلمہ طیبہ پڑہین خدا اور رسول کی توحید و رسالت پر ایمان لاوین پس جب وے کلمہ طیبہ کہے اور نماز پڑہے اور ہمارے قبلہ کے طرف منھہ لاوے۔ اور ہمارے مذبوح کے مانند ذبح کرین۔ یعنے اللہ ہی کے نام سے ذبح کرین تو انکا خون اور مال ہم پر حرام ہوا مگر بسبب حق خون اور مال کے یعنے اگر کسینے ناحق کسیکا خون یا مال لے لیا تو اسکے بدلے مین اسکا خون کرنا اور اسکا مال لینا موافق حکم شریعت کے درست ہی وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اور انکے اعمال کا حساب اللہ تعالی پر ہی وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حمید نے کہا کہ انس نے ہم سے حدیث کی پیغمبر خدا سے مانند حدیث مذکور کے معنے کے رو سے۔ فایدہ ان اسناد کا یہہ ہی کہ حدیث علی بن عبد اللہ کی جو اسکے بعد آتی ہی اگرچہ صحابی پر موقوف ہی پر ان سندون سے مرفوع ہی۔ یہان شارح نے کہا کہ امام بخاری ان سندون کو علی بن عبد اللہ کی حدیث کے بعد لاتا تو بہتر تھا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ ابن ابی مریم نے کہا کہ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے خالد بن حرث نے کہا حدیث کی ہم سے حمید نے کہ پوچھا میمون بن سیاہ نے انس سے اور کہا ای ابا حمزہ کیا چیز حرام کرتی ہی بندے کے خون اور مال کو تب انس نے کہا کہ جسنے گواہی دی کلمہ طیبہ کی اور منھہ لایا ہمارے قبلہ کے طرف اور نماز پڑہے ہماری نماز اور کھاوے ہمارا ذبیحہ پس وہ مسلمان ہی۔ اور اسکے لئے ہی جو مسلمانون کے لئے ہی نفع پہنچانے سے اور اسپر ہی جو مسلمان پر ہی یعنے ضرر سے **مترجم** کہتا ہی کہ مجمع الفواید اور مشکوۃ المصابیح مین

نسائی سے نقل کی ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ یہود نہ ہماری نماز پڑھتے نہ قبلہ طرف متوجہ ہوتے اور نہ ہمارا ذبح کیا ہوا کھاتے۔ اور انصارا ہمارا ذبح کیا کھاتے ہین لیکن ہماری نماز نہین پڑھتے اور ہمارے قبلہ طرف منہہ نہین لاتے۔ اور جو ہندو کہ بکرے کا گوشت کھانیوالے ہون۔ ہمارا ذبح کیا ہوا بکر کھاتے ہین لاکن نہ ہماری نماز پڑھتے نہ ہمارے قبلہ طرف متوجہ ہوتے ہین۔ سو اسیطرح تارک الصلوٰۃ جو اسلام کا دعوا کرتے ہین یعنے مسلمان کہلاتے ہین سو ہمارا ذبیحہ کھاتے اور ہماری نماز نہین پڑھتے ہین سو انکا منہہ لانا ہمارے قبلہ کے طرف نماز کے سوائے دوسرے حال مین کچھ اعتبار نہین رکھتا ہی **باب**

قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ قبلہ اہل مدینہ اور اہل شام اور اہل مشرق کا نہ مشرق مین ہی اور نہ مغرب مین اہل مشرق کے ساتھ اہل مغرب نہ کہا بلکہ تینون مواضع مذکورہ پر اکتفا کیا مراد سب اہل زمین سے ہی یعنے قبلہ اہل مدینہ و اہل شام اور ان ہر دو سمت والونکا ان دو جانب مین نہین بلکہ جنوب کے طرف ہی مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مراد یہان مشرق و مغرب سے مدینہ و شام کی سمت ہی بخلاف مکہ معظمہ کے اور وے شہر جو مکے کی مشرق و مغرب کی خط کے تحت مین ہین۔ کہ انکی مشرق و مغرب مدینہ و شام اور انکی سمت کے شہر ونکی مشرق و مغرب کے مخالف ہی حکم مین اسکے طرف منہہ کرنے یا پیٹھہ کرنیکے کیونکہ مدینہ و شام وغیرہ کے لوگ باعتبار شرق نہ انکا منہہ کعبہ کے طرف ہوتا ہے نہ باعتبار غرب اسکے طرف انکی پیٹھہ ہوتی ہی لیکن اہل مکہ اور اسکی سمت والون کا حال ایسا ہی کہ باعتبار شرق کعبہ کے طرف انکی پیٹھہ ہوتی ہی اور باعتبار غرب کعبہ کے طرف انکا منہہ ہوتا ہی پس اس صورت مین جنوب یا شمال کے طرف انکو تحریف لازم ہوتی ہی یہی معنے ہین قول امام بخاری کی جو کہا کہ مشرق و مغرب مین قبلہ نہین انتہی **لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا** یہہ خطاب مدینہ والون کے طرف ہی۔ یعنے قبلہ انکا مشرق و مغرب کے طرف نہین بسبب فرمان پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ ای اہل مدینہ تم بول و براز کے وقت قبلہ کے طرف منہہ مت کرو۔ لاکن مشرق یا مغرب کے طرف منہہ لاؤ مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث کے ظاہر سے برابری پائی جاتی ہی درمیان صحرا اور آبادی کے یہہ صورت مطابق بھی ہی بیان باب کی اور یہی ہی مذہب امام اعظم کا اور امام احمد کا لیکن امام مالک و شافعی نے کہا کہ باستقبال قبلہ بول و براز صحرا مین حرام ہی نہ آبادی مین بسند سے اسی حدیث کے اور اسلئے کہ حضرت نے قضاء حاجت کیا بی بی حفصہ کے گھر مین شام کیطرف منہہ اور کعبے کی طرف پیٹھہ کرکے۔ کیونکہ صحرا مین استقبال قبلہ سے احتراز ہوسکتا ہی بخلاف آبادی کے کہ اسی لئے حضرت نے بیان جواز کے لئے اوسطرح قضاء حاجت کی انتہی **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا ابی ایوب انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جبکہ تم پیخانہ کے لئے آؤ تو قبلہ کے طرف نہ منہہ کرو نہ پیٹھہ دو۔ لاکن منہہ مشرق کے طرف کرو یا مغرب کے طرف ہان باستقبال قبلہ وطی جائز ہی اور اسمین اختلاف بھی ہی قسط **قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ** ابو ایوب نے کہا کہ ہم شام کو پہنچے طہارت خانون کو ایسے پایا کہ رو بقبلہ بنائے گئے ہین پس ہم منہہ پھیرتے اور استغفار کرتے تھے اللہ عز وجل سے انکے بانیون کے حق مین کہ وے بخبر سے بنائے ہین سو اللہ تعالی انکو بخش دے۔ کہ استغفار مومنون کے حق مین سنت ہی یا رو بقبلہ ہونے سے بخشش مانگتے تھے **وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ** زہری نے عطا سے روایت کی ہی کہ اسنے کہا مین نے

باب قول اللہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی ابو ایوب سے سنا کہ اسنے حضرت سے روایت کی اس حدیث کے ہی مانند یہہ باب اس آیت کے بیان میں ہی جو حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا۔ اور لو تم مقام ابراہیم سے نماز پڑہنے کی جگہہ۔ یعنے اس جگہہ سے منہہ کعبے کے طرف کرو۔ یہہ امر استحباب کا ہی۔ مقام ابراہیم ایک پتھر ہی اسپر حضرت ابراہیم کے ہر دو قدم کا نشان ہی۔ وہ مسجد حرام مین ہی۔ اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ تمام مسجد حرام مرادی

حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا عمرو بن دینار قال سالنا ابن عمر عن رجل طاف بالبیت العمرۃ ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایاتی امراتہ فقال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین وطاف بین الصفا والمروۃ وقد کان لکم فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۃ حسنۃ عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے حال اس شخص کا پوچھا جو طواف بیت اللہ کا کیا عمرے کے لئے۔ اور طواف نہ کیا درمیان صفا و مروہ کے۔ آیا وہ شخص اپنی عورت سے جماع کرے۔ یعنے جسنے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی جو عمرے کے ارکان سے ہی نکی کیا وہ شخص احرام سے باہر آوے یا نہ تب ابن عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا قدوم لا سے۔ پھر طواف کعبے کا سات شوط سے کیا پھر مقام ابراہیم مین دو رکعت نماز ادا کی اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا۔ پھر ابن عمر نے کہا وقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور مقرر ہی تمہارے لئے پیغمبر خدا کے فعل مین نیک پیروی یعنے سعی صفا و مروہ کے درمیان واجب ٹھہرائی اس دلیل سے جو خاص اس حال مین اسپر ظاہر ہوئی۔ پس نماز بھی مقام ابراہیم کے پیچھے واجب ہوگی لاکن اس قول کو لوگون نے گم کیا ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ کہا نع طواف ہی اگر طواف واجب ہی یہہ بھی واجب ہی۔ اور اگر سنت ہی یہہ بھی سنت ہی وسالنا جابر بن عبد اللہ فقال لا یقربنہا حتی یطوف بین الصفا والمروۃ اور عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے جابر انصاری سے پوچھا تو کہا کہ عورت سے نزدیک نہووے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نکرے

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن سیف قال سمعت مجاہدا قال اتی ابن عمر فقیل لہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فقال ابن عمر فاقبلت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج واجد بلالا قائما بین البابین فسالت بلالا فقلت اصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ قال نعم رکعتین بین الساریتین اللتین علی یسارہ اذا دخلت ثم خرج فصلی فی وجہ الکعبۃ رکعتین سیف نے کہا کہ مین نے مجاہد سے سنا کہ کہا کہ ایک آنیوالا ابن عمر کے پاس آیا اسکو کہا گیا کہ یہہ پیغمبر خدا ہین جو کعبہ مین آئے۔ پس ابن عمر نے کہا کہ مین آگے آیا جس حال مین کہ پیغمبر خدا کعبے سے نکلے۔ اور مین نے بلال کو پایا جس حال مین کہ کعبہ کے دو دروازون کے درمیان کھڑا ہی پس مین بلال سے سوال کیا اور کہا آیا حضرت کعبے کے درمیان نماز پڑہے کہا ہان دو رکعتین ادا کین درمیان دو ستون کے جو کعبے کے بائین طرف مین جسوقت کہ تو کعبے مین آوے۔ اور کعبے کے روبرو دو رکعت پڑہے

حدثنا اسحاق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج عن عطاء قال سمعت ابن عباس قال لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت دعا فی نواحیہ کلہا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ وقال ہذہ القبلۃ عطا نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے سنا کہ کہتے تھے جبکہ حضرت کعبے مین آئے اور اسکے ہر گوشہ مین دعا کی اور نماز نہ پڑہے یہان تک کہ کعبے سے باہر آئے۔ اور جب باہر آئے کعبے کے روبرو دو رکعت نماز پڑہے۔ اور فرمایا کہ یہہ قبلہ ہی۔ اور ظاہر وہی کہ یہہ حدیث ابن عباس کے مراسیل سے ہی اسلئے کہ ثبوت کو نہ پہنچا کہ ابن عباس حضرت کے ساتھہ کعبے مین داخل ہوئے تھے اور بچشم خود دیکھا کہ بلال بھی کعبے مین

حضرت کے ہمراہ تھے - پس حدیث بلال کی راجح ہوگی جس تقدیر مین کہ ابن عباس کا کعبے مین رہنا ثبوت کو پہنچے - اور ہوسکتا ہی کہ سب لوگ دعا مین مشغول ہون اور حضرت دو رکعت تک ادا کی ہون - اور ابن عباس اسپر مطلع نہوے ہون - پس بلال کا قول ہی - راجح ہوگا اسلیئے کہ قاعدہ اصول کا ثبوت کو نفی پر ترجیح دیتا ہی

باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز مین قبلہ کے طرف منہہ لاوے جہان سے کہ ہو خواہ حضر مین یا سفر مین **قال ابو ہریرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استقبل القبلۃ فکبر** ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ منہہ کر طرف کعبے کے پھر تکبیر کہہ

حدثنا عبد اللہ بن رجاء قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء ابن عازب کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلی نحو بیت المقدس ستۃ عشر شہرا او سبعۃ عشر شہرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ فانزل اللہ عزوجل قد نری تقلب وجہک فی السماء فتوجہ نحو الکعبۃ وقال السفہاء من الناس وہم الیہود ما ولاہم عن قبلتہم التی کانوا علیہا قل للہ المشرق والمغرب یہدی من یشاء الی صراط مستقیم براء نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا نماز پڑہتے بیت المقدس کے طرف ہجرت کے بعد سولا یا سترہ مہینے مدینہ مین - اور بعض روایات مین آیا ہی کہ حضرت مکہ معظمہ مین تین سال بیت المقدس کے طرف اس طرح پر نماز پڑہتے کہ کعبہ بیچ درمیان ہوتا تا بین القبلتین جمع ہو - اور بعضون کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ فعل حضرت نے اپنے اجتہاد سے کیا تھا - اور جب مدینہ آئے وہ صورت بن نہین سکتی تھی پس بیت المقدس کے طرف نماز پڑہنے لگے - اور تھے حضرت کہ دوست رکھتے اسبات کو کہ کعبہ کے طرف مامور ہوویں پس اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ کہتا ہی مقرر ہم نے دیکھا تیرا منہہ پھیرنا آسمان کے طرف وحی کے انتظار مین کہ کعبہ کے طرف حکم آوے - کس لئے کہ کعبہ بیت المقدس سے افضل ہی اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہی پھر جب حکم آچکا حضرت کعبے کے طرف متوجہ ہوگئے - اور بعض احمق یعنے یہود کہنے لگے کہ کس چیز نے پھیر اانکو قبلہ سے جو تھے اوپر اس قبلہ کے سو انسے بول ای میرے پیغمبر کہ اللہ ہی کو ہی شرق اور مغرب - کوئی ایک جگہہ اسکی ذات پاک سے خصوصیت نہین رکھتی ہی - وہ ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدہی راہ کے طرف **فصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل ثم خرج بعد ما صلی فمر علی قوم من الانصار فی صلوۃ العصر یصلون نحو بیت المقدس فقال ہو یشہد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ توجہ نحو الکعبۃ** پس حضرت کے ساتھ ایک شخص نے نماز پڑہی پھر نماز کے بعد باہر آیا - پس انصار سے ایک قوم پر گذراوے بیت المقدس کے طرف نماز عصر پڑھ رہے تھے سو اس شخص نے کہا کہ مین نے نماز پڑہی حضرت کے ساتھ تحقیق حضرت کعبے کے طرف متوجہ تھے **فتحرف القوم حتی توجہوا نحو الکعبۃ** پس وہ جماعت بھی پھر گئی یہان تک کہ کعبہ کے طرف متوجہ ہوئی - اور بعض روایات مین آیا ہی کہ تحویل نماز صبح مین ہوئی شیخین یعنے بخاری اور مسلم کا اختیار اور انکی روایت نماز عصر ہی - پوشیدہ نرہے کہ بیت المقدس مدینہ منورہ کے شمال کے طرف واقع ہی اور کعبہ جنوب کے طرف - پس اس تحویل مین لازم آتا ہی کہ امام اور قوم کے صفین چند قدم کی مشی کی ہون - اور اگر اپنی جا پر ہی سب پھر جاوین امام مقتدیون کے پیچھے اور عورتون کی صف مردون کی صف کے آگے پڑتی ہی - اور التزام کیا چاہیے کہ مشی اقدام کی اسوقت نماز کو باطل کرنیوالی نہین تھی جیسا کہ حدیث ذوالیدین مین مشی اقدم کی کلام کے ساتھ مبطل نماز نہین تھی **مترجم** کہتا ہی کہ حدیث ذوالیدین کا بیان صاحب مدارج نے سفر السعادت سے نقل کیا کہ حضرت نے ایکبار ظہر یا عصر کی دوسری رکعت مین سلام دیا اور بات کی اور اسکے بعد یاد کر کے نماز کو تمام کیا اور سلام کے بعد دو سجدے کئے اور سجدون کے بعد پھر سلام دیا

اس حدیث مین سجدۂ سہو سلام کے بعد آیا ہی اور اسکو حدیث ذوالیدین کہتے ہین کہ ایک صحابی کا نام ہی اسنے پوچھا یا رسول اللہ کیا نماز کیا آپ نے فراموش کیا فرمایا یہہ کچھ نہین **حدثنا** مسلم قال حدثنا ھشام قال حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن عبد الرحمن عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ حیث توجھت بہ فاذا اراد الفریضۃ نزل فاستقبل القبلۃ جابر نے کہا کہ حضرت اپنے مرکب پر نماز نفل پڑہتے جہان کہ وہ مرکب آپکے ساتھ یعنے آپکو اٹھایا ہوا توجہ لاتا۔ اور جب نماز فرض ادا کرنا چاہتے مرکب سے اترتے اور روبقبلہ ہوتے **مترجم** کہتا ہی کہ یہان سے معلوم ہوا کہ فرض کے لئے استقبال قبلہ کا ترک نہین ہوسکتا ہی اس پر اجماع ہی ہان شدت خوف کے وقت رخصت ہی قسطلانی **حدثنا** عثمان قال حدثنا جریر عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال قال عبد اللہ صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراھیم لا ادری زاد او نقص فلما سلم قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیٔ قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلیہ واستقبل القبلۃ وسجد سجدتین ثم سلم عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ پیغمبر خدا نے نماز پڑہی۔ اور ابراہیم جو علقمہ کا راوی ہی شک کے راہ سے کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس نماز مین کوئی چیز زیادہ کی یا کوئی رکن یا واجب کم کیا پھر جب سلام دیا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ آیا نماز مین کوئی چیز نو پیدا ہوئی۔ فرمایا وہ کیا ہی۔ تب لوگون نے عرض کی کہ آپ نے نماز اسطرح ادا کی۔ یہہ کنایہ اس سے جو کمی یا زیادتی واقع ہوئی۔ پھر اپنے ہر دو پاے مبارک پیچیدہ کئے اور روبقبلہ ہوے اور دو سجدۂ سہو کئے۔ پھر سلام دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سجدہ بدلے مین زیادتی کے تھا یا بسبب ترک واجب کے۔ اور اگر نقصان رکن سے ہوتا نماز کا اعادہ کئے ہوتے۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ منہہ قبلہ سے پھیرنا یا بات کرنا اسوقت مبطل نماز نہیں تھا فلما اقبل علینا بوجھہ قال انہ لو حدث فی الصلوۃ شیٔ لنبأتکم بہ ولکن انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی واذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم یسلم ثم یسجد سجدتین پھر جب ہمارے طرف متوجہ ہوے فرمایا اگر نماز مین کوئی چیز حادث ہوتی یعنے اگر کسی نئے فعل کا حکم آتا مین اس سے تم کو خبر دیتا۔ ولیکن نہین ہون مین مگر بشر تمہارے مانند حکم طبعی مین فراموش کرتا ہون مین جیسا کہ تم فراموش کرتے ہو سو مین جب فراموش کرون تم مجکو یاد دلواؤ۔ اور جب کوئی تمہارے سے اپنی نماز مین شک کرے تو صواب کے پانے مین کوشش کرے۔ تا ظن ایکطرف حاصل ہو۔ پھر نماز کو تمام کرلے۔ اور جسطرف ظن غالب ہو نماز کی بنا اسی پر کرے۔ پھر سلام دیوے اور دو سجدے کرے اس شک و تحری کی صورت مین سجدۂ سہو کا موجب تاخیر رکن یا ترک واجب ہی ظاہرا واجب نہین ہوتا ہی۔ مگر یہہ کہ تحری مین تاخیر ہو اور قسطلانی نے کہا کہ یہہ سجدہ استحباب پر محمول ہی وعلیہ الاجماع۔ پوشیدہ نرہے کہ آخر حدیث دلالت کرتی ہی کہ سجدۂ سہو سلام کے بعد ہی اور اول حدیث اسکے بالعکس پس یہین اشارہ ہی ہر دو صورت کے جواز پر لیکن علما کو اسباب مین اختلاف ہی کہ افضلیت سلام سے آگے سجدہ کرنے مین ہی یا سلام کے بعد **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب مدارج نے حضرت کے سجدۂ سہو کے بیان مین لایا ہی۔ جاننا چاہیے کہ سہو و نسیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اقوال مین جو اخبار و ابلاغ کے ساتھ علاقہ رکھے جایز نہین اسپر علما کا اتفاق ہی۔ اور افعال مین خواہ نماز ہو یا دوسرے افعال انمین سہو جایز ہی یا نہ اسباب مین اختلاف ہی۔ مختار اہل حق کے پاس اسکا جواز ہی۔ اور حضرت سے سہو ہونا حقیقت مین اللہ تعالی کی حکمت بالغہ کے ساتھ متضمن ہی تشریع احکام کی باعث اور پیروی رسول کی حصول سعادت پر اور فقط تشریع حکمت نہین کیونکہ تشریع بغیر اسکے بھی ممکن ہی۔ جیسا کہ فرماتے مین کہ جو کوئی سہو کرے اسپر سجدۂ سہو لازم ہی جیسا کہ صورت شک مین آتا ہی ولیکن یہہ نکتہ حصول اقتدا کی انضمام سے تمام ہوتا ہی کہ تشریع کے ساتھ منضم

پیروی بھی حاصل ہو یعنے سجدہ سہو مین امت کو آپ کی پیروی کا ثواب بھی ملے اور خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین فراموش دیا جاتا ہون تا سنت ٹھہراؤن اس چیز کو جو اسکے جبر و جز مین مشروع ہو۔ اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا کہ حضرت کے تمام شریف مین پانچ بار سہو ہوا اسکے سوا کم مروی نہین انشاء اللہ تعالی اسکا بیان اپنے محل مین آئیگا انتہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَى فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ یہہ باب حکم مین قبلہ لینے اور منہہ اسکے طرف لانیکے۔ اور حکم مین اس شخص کے ہی کہ قبلہ بجانے اور دوسرے طرف نماز پڑہے۔ پھر اسکا اعادہ نکرے۔ یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ کا اور انکے یارون کا۔ اور ابراہیم نخعی اور ثوری کا۔ اور اسیطرح روایت کی ہی ابن ابی شیبہ نے سعید بن المسیب سے اور عطا اور شعبی وغیرہم سے کہ وے کہتے ہین کہ اعادہ نماز کا واجب نہین۔ اور امام شافعی کہتے ہین کہ اگر خطا یقینا معلوم ہو خواہ وقت مین یا بعد وقت کے اعادہ واجب ہی وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ مقرر حضرت نے ظہر کے دو رکعت مین سلام دیا اور لوگ کے طرف متوجہ ہوئے یعنے قبلہ کے طرف پیٹھ کی۔ پھر نماز کو تمام کیا باقی دو رکعتین پڑہلین۔ یہہ ایک ٹکڑا ہی حدیث ذوالیدین کا۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے ترجمہ باب کی تائید کے لئے لایا کہ حضرت قبلہ کے طرف پیٹھ کر چکے تھے پھر اس نماز کا اعادہ نفرمایا۔ اسیقدر مناسبت ہی ترجمہ سے۔ فائدہ۔ کرمانی اور دوسرے شارحون نے کہا ہی کہ حضرت نے قبلہ کے طرف جو پیٹھ کی ہی اسوقت کو بھی داخل نماز کہا یعنے اسوقت کو بھی نماز مین ہی محسوب کیا۔ اور یہہ بھی سہو تھا۔ پس سہوا قبلہ کے طرف جو پیٹھ کی تھی اسکا اعادہ نفرمایا۔ یہی وجہ مناسبت ہی ترجمہ کی **حدثنا** عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَآيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ انس نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے تین چیز مین اپنے پروردگار کی موافقت کی یعنے میری رائے وحی الٰہی کے موافق پڑی۔ وے تین چیزین یے ہین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو مصلی یعنے نماز کی جگہہ ٹھہراوین بہتر ہی تب یہہ آیت شریف نازل ہوئی کہ لو مقام ابراہیم سے مصلا۔ اور دوسرے موافقت کی حکم حجاب مین حضرت کے بی بیون کے باب مین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ اگر اپنے بی بیون کو حکم کرین کہ پردہ مین رہین لایق ہی کیونکہ ان سے بات کرتا ہی نیک و بدآدمی یہہ بات سزاوار نہین تب آیت حجاب نازل ہوئی وہ یہہ ہی یا ایہا النبی قل لازواجک۔ اور حضرت کی بی بیان جمع ہوئین آپکے پاس غیرت و حمیت سے سو مین نے ان بی بیون سے کہا۔ قریب ہی یہہ کہ اگر حضرت تمھین طلاق دین تو بدل دیوینگا اللہ تم سے بہتر عورات۔ پس یہہ آیت شرف نزول پائی۔ مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ پندرہ باب مین حضرت عمر کی رائے وحی الٰہی کی موافق پڑی شاید ان تین کا وقوع ان موافقات کے آگے ہوا ہو چنانچہ اس فقیر نے وے سب تین مع تعریف بسط کے ساتھہ حدیقۃ الاحباب مین لایا ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا بِهَذَا امام بخاری نے کہا کہ ابن ابی مریم نے جو شیخ اسکا ہی کہا کہ یحیی نے ہمکو خبر دی کہ حدیث کی ہم سے حمید نے کہا سنا مین نے انس سے یہہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسنادما سبق کو ان سندون سے جو ان سے قوی تر مین تقویت دی ہی **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ

حضرت عمر کی رائے وحی الٰہی کے موافق

الصُّبحِ اِذ جَاءَهُم اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَد اُنزِلَ عَلَيهِ اللَّيلَةَ قُراٰنٌ وَقَد اُمِرَ اَن يَّستَقبِلَ الكَعبَةَ فَاستَقبِلُوهَا وَكَانَت وُجُوهُهُم اِلَی الشَّامِ فَاستَدَارُوا اِلَی الكَعبَةِ ابن عمر نے کہا درمیان اس حال کے کہ لوگ مسجد قبا مین صبح کی نماز مین تھے سو ان پر ایک آنیوالا آنکے کہنے لگا کہ مقرر پیغمبر خدا پر نازل ہوا آج کی شب قرآن یہہ اشارہ ہی ان آیتون سے قد نرى تقلب وجهك الخ اسکے آگے براء رضی اللہ عنہ کی حدیث سے گذرا کہ نزول ان آیتونکا نماز عصر مین تھا اسکی تطبیق یہہ ہی کہ جب روز سے تھوڑا ہی وقت باقی تھا اور شب سے نزدیک تھا پس مجازا اسکو شب کہا ایسا ہی کہا علمانے۔ اور مقرر حکم کئے گئے کہ کعبہ کے طرف منہہ کرین سو حضرت کعبہ کے طرف متوجہ ہوے۔ پس تم بھی کعبہ کے طرف منہہ کرو اور انکا منہ شام کے طرف تھا پس پھر گئے وے کعبہ کیطرف **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ تحویل اسطرح ہوی کہ امام مقدم مسجد سے مؤخر طرف پھرا اور لوگ بھی پھرے ایسا کہ اسکے پیچھے ہوے اور عورات بھی پھر گین ایسا کہ پیچھے مردون کے ہوین یہان اگر اشکال لاوین کہ یہہ عمل کثیر نماز مین کسطرح درست ہو جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ عمل کثیر شاید اسکے بعد منع کیا گیا ہو۔ اس حدیث سے کئی باتین مستنبط ہوین کہ حضرت کو جس بات کا حکم ہوا امت پر بھی لازم ہی اور حضرت کے افعال بھی اقوال کے مانند لازم الاتباع ہین اور ناسخ کا حکم جب تک نہ پہنچے ثابت نہوگا اور خبر واحد مقبول ہی انتہی کہ یہہ خبر لوگونکو نماز عصر مین پہنچی تھی جیساکہ گذرا۔ اور یہان نماز صبح مین کہا تطبیق ان ہر دو حدیث کسطرح پر ہی۔ ہم کہتے ہین کہ یہہ خبر مدینہ کے لوگونکو نماز عصر مین پہنچی۔ اور مسجد قبا شہر مدینہ کے باہر ایک مسافت پر واقع ہی۔ پس قبا کے لوگونکو دوسرے روز نماز صبح مین پہنچی پس ہر دو مین کچھ منافات نہین **حدثنا** مسدد قال حدثنا يحيى عن شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر خمسا فقالوا ازيد في الصلوة قال وما ذاك قالوا صليت خمسا فثنى رجليه وسجد سجدتين عبد اللہ نے کہا کہ حضرت نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھے صحابہ نے کہا کیا زیادتی ہوئی نماز مین فرمایا اس سوال کا سبب کیا ہی یا وہ زیادتی کیا ہی جو پوچھتے ہو لوگون نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھے۔ پس اپنے ہر دو پاے شریف پیچیدہ کئے اور دو سجدے کئے۔ ظاہر اس حدیث کا اور حدیث سابق کا وہ ہی کہ حضرت نے صحابہ کا قول سنتے ہی سجدہ سہو کیا۔ لاکن مقرر مذاہب مین یہہ ہی کہ اس صورت مین اور ایک رکعت اسکے ساتھ ضم کرکے سجدہ کرے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات علمانے شاید دوسری حدیث سے معلوم کی ہون اور ان حدیثون کو ظاہر سے معروف رکھا ہون

باب حك البزاق باليد من المسجد

یہہ باب اپنے ہاتھ سے تھوک دور کرنے مین ہی مسجد سے جو منہہ سے نکلے۔ اور ناک سے جو نکلے اسکو مخاط کہتے ہین۔ اور منہہ سے جو نکلے اسکو بصاق۔ اور سینہ سے جو نکلے اسکو نخاعہ کہتے ہین بالعین اور جو سر سے نکلے اسکو نخامہ کہتے ہین بالمیم المضمومہ۔ بصاق و بزاق ہر دو ایک معنے مین ہین۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے جب احکام قبلہ سے فارغ ہوا احکام مسجد شروع کئے **حدثنا** قتيبة قال حدثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم راى نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى رئي في وجهه فقام فحكه بيده انس سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے دیکھا آب بینی قبلہ کی دیوار پر سو یہہ دیکھنا آپ پر دشوار آیا۔ یہان تک کہ آپکے چہرہ مبارک پر آثار تغیر کے دیکھے گئے۔ پس کھڑے رہے اور اپنے دست مبارک سے اسکو دور کیا فقال ان احدكم اذا قام في صلوته فانه يناجي ربه وان ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن احدكم قبل قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال او يفعل هكذا پھر فرمایا مقرر جب تمہارے سے کوئی اپنی نماز مین کھڑا رہتا ہی تو مناجات کرتا ہی اپنے پروردگار سے یعنے

قرآن اور تسبیحات کے ساتھ یا انکا اسکا پروردگار مقرر اسکے اور قبلہ کے درمیان ہی یعنی حاضر ہو رہا ہی - پس نہ تھوکے اور نہ بلغم ڈالے قبلہ کے طرف
ادب اور اکرام قبلہ کا ملحوظ رکھے - ولیکن اپنے بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے ڈالے - پھر حضرت نے اپنی چادر مبارک کا کنارا لیکے اسمیں لعاب شریف ڈالا پھر
اسکو دوہرا کرکے رگڑ دیا اور جھٹک دیا پھر فرمایا کہ ایسا ہی کیا کرے جیسا کہ مین نے کیا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا
مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ فَحَکَّہٗ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ اِذَا صَلّٰی عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت
نے قبلہ کی دیوار پر لعاب دیکھا پھر اسکو تراشا پھر قوم کے طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ جب کوئی تمھارے سے نماز پڑہتا ہے تو اپنے روبرو نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ
اسکے روبرو ہی جب وہ نماز پڑہتا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَۃً فَحَکَّہٗ اس حدیث کا
ترجمہ اوپر گذرا **باب** حَکِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ یہہ باب پتھر سے آب بینی مسجد سے تراشنے کے بیان مین ہی - بخاری علیہ الرحمہ نے
مخاط اور نخامہ مین فرق نکیا ہی ترجمہ باب مین مخاط لایا - اور جو حدیث کہ اس باب مین روایت کی ہی اسمین نخامہ واقع ہی جب ہر دو لزوجت مین ایک ہی
ہین اور ہر دو پاک فضلات سے ہین پس ہر دو کو ایک ہی حکم مین رکھا **حدثنا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ
قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاَبَا سَعِیْدٍ حَدَّثَاہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِیْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاۃً فَحَکَّھَا ابو ہریرہ اور ابو سعید نے حمید بن عبد الرحمن کو خبر دی اور حدیث کی کہ حضرت نے
مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا پس ایک سنگریزہ لیا اور اسکو دیوار سے دور کیا فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْھِہٖ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَ
لْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی پھر فرمایا کہ جب کوئی تمھارے سے کھانسے تو اپنے روبرو نہ ڈالے اور نہ سیدھے طرف بلکہ
بائیں طرف ڈالے بشرطیکہ اسکے بازو کوئی نہو یا بائیں پاؤں کے نیچے ڈالے **باب** لَا یَبْصُقْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ یہہ باب اس بیان مین
ہی کہ نماز مین آب دہان اپنے سیدھے جانب نہ ڈالے حدیث سابق سے جو اس باب مین لائی مطلقاً منع مفہوم نہین ہوتا ہی خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین
گویا اسکو بموجب بعضے احادیث کے تقیید کیا ہی جیسا کہ معلوم ہوتا ہی اور امام نووی نے منع مطلق پر جزم کیا ہی نماز مین ہو یا غیر نماز مین مسجد مین ہو
یا غیر مسجد مین جیسا کہ حدیث اخیر سے ظاہر ہی اور وہی حدیث ہی جو دوسرے شیخ سے بعضے الفاظ کے تھوڑے تفاوت سے آئی ہی **حدثنا**
یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاَبَا سَعِیْدٍ اَخْبَرَاہُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِیْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصَاۃً فَحَتَّھَا
ثُمَّ قَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْھِہٖ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی ترجمہ اس
حدیث کا گذرا **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَۃُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتْفِلَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِہٖ انس نے کہا کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ تھوکے تمھارے سے کوئی اپنے سامنے اور نہ اپنے داہنے طرف - لاکن تھوکے اپنے بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے

باب لیبزق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسرٰی یہ باب اس بیان مین ہی کہ ڈالے اپنا لعاب اپنے بائین طرف یا اپنے بائین پاون کے نیچے **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبة قال حدثنا قتادة قال سمعت انس ابن مالك قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا كان فی الصلوٰة فانما یناجی ربه فلا یبزقن بین یدیه ولا عن یمینه ولكن عن یساره او تحت قدمه اس حدیث کا ترجمہ بھی گذرا **حدثنا** علی قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزهری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصر نخامة فی قبلة المسجد فحكها بحصاة ثم نهی ان یبزق الرجل بین یدیه او عن یمینه ولكن عن یساره او تحت قدمه الیسرٰی اس حدیث کا ترجمہ بھی گذرا - شارح نے کہا کہ اپنے آگے اور سیدھے تھوکنے کی جو نہی آئی - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نہی تحریمی ہی کسواسطے کہ حضرت نے اسکے منع مین خطبہ پڑہا ہی وعن الزهری سمع حمیدا عن ابی سعید نحوه زہری سے روایت ہی کہ حمید سے سنا کہ اسنے ابی سعید سے روایت کی مانند حدیث مذکور کے معنے مین **باب** كفارة البزاق فی المسجد یہہ باب کفارے مین ہی مسجد مین تھوکنے کی خطا کے - کہ اسکا دفن مٹی مین کرے اگر مسجد مین مٹی ہو یا مسجد سے باہر ڈالے **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبة قال حدثنا قتادة قال سمعت انس ابن مالك قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئة وكفارتها دفنها انس بن مالک سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا ایک گناہ ہی اسکو مٹی کے نیچے کر دینا اسکا کفارہ ہی **باب** دفن النخامة فی المسجد یہہ باب تھوک یا آب بینی مسجد مین دفن کرنیکے باب مین ہی **حدثنا** اسحٰق بن نصر قال اخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمع ابا هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدكم الی الصلوٰة فلا یبصق امامه فانما یناجی اللہ ما دام فی مصلاه ولا عن یمینه فان عن یمینه ملكا ولیبصق عن یساره او تحت قدمه فیدفنها ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی تمہارے سے نماز کے لئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ اپنے روبرو نہ تھوکے - کیونکہ مناجات کر رہا ہی اللہ تعالی سے جب تک کہ نماز کی جا مین ہی - اور نہ اپنے سیدھے طرف کیونکہ اسکے سیدھے طرف فرشتہ ہی - اور چاہئے کہ تھوکے اپنے بائین جانب یا اپنے قدم کے نیچے اور اسکو دفن کرے - پوشیدہ نرہے کہ جبکہ فرشتہ سیدھے طرف ہی بائین طرف بھی ہی - یہان شارح یعنے شیخ نور الحق نے کہا کہ بخاری کے شارحون نے اس شبہ کے ساتھ تعرض کیا لاکن جواب شافی نہ لایا - اور بعضون نے کہا کہ کرام کاتبین کے سوا دوسرا فرشتہ مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ حالت نماز مین جو امام الحسنات ہی بائین طرف کے فرشتہ کو کچہ دخل نہین ہی - ہم کہتے ہین کہ نماز مین بھی ترک ارکان اور سہو و نسیان تو باقی ہی اور بر تقدیر تسلیم کہ اسوقت بائین طرف کا فرشتہ گناہ کے لکھنے سے معطل ہو پر حاضر تو ہوگا - اگر کہین کہ حق تعالی بھی مناجات کے وقت مین حاضر ہی - پس تعین مقابل کا موہم جہت کا ہی اور اللہ تعالی جہت سے منزہ ہی - تو ہم کہتے ہین کہ یہہ حدیث باب متشابہات سے ہی - اور تعین جہت کا سبب متوجہ ہونے مصلی کے ہی - نہ انکہ خدا اسی جگہ ہی - پس مصلی جب ایک طرف عبادت الٰہی کے لئے منہہ کیا تو چاہئے کہ اس جہت کی تعظیم کرے واللہ اعلم **مترجم** کہتا ہی پوشیدہ نرہے کہ مصلی اپنے روبرو اور سیدھے بازو نہ تھوکنے کی تاکید مین متعدد بابون مین متعدد طریقون سے جو حدیثین آئی ہین - امام قسطلانی نے ہر حدیث کی شرح مین ایک تاویل و توجیہ کی ہی چنانچہ باب حک البزاق فی المسجد کی پہلی حدیث کی شرح مین قبلہ کے آداب مین لکھا ہی کہ مصلی پر واجب ہی کہ قبلہ کا اکرام کرے اور یہہ بڑا ظلم اور بے ادبی ہی کہ رب الارباب کے طرف جب توجہ لایا ہو اسوقت تھوکے اللہ کی پناہ - اور باب لا یبصق عن یمینہ کی شرح مین کہا کہ

امام نووی نے جزم کیا کہ قبلے کے طرف یا اپنے سیدہے جانب تھوکنا منع ہی - حالت نماز مین ہو یا خارج نماز مین مسجد مین ہو یا غیر مسجد مین - اور باب
دفن النخامہ کی پہلی حدیث کی شرح مین کہا حالت نماز مین تھوکنا مطلقا سخت گناہ - اور مسجد کی دیوار پر تھوکنے سے قبلہ کی دیوار پر تھوکنا بڑا گناہ ہی انتہی
امام محمد برگوی رومی نے کتاب طریقہ محمدیہ مین لایا کہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے سنا کہ ایک شیخ عارف آیا ہی سو اسکی ملاقات کا قصد کر کے
چلا - اور دیکھا کہ وہ شیخ ذکر رہا ہی ناگاہ اپنے وضو مین قبلہ کے طرف تھوکا - بایزید بسطامی یہہ دیکھتے ہی پھر گیا اور فرمایا کہ اسکو آداب شریعت سے خبر نہین
آداب طریقت کیا جانتا ہوگا انتہی اور باب اذا بدر البزاق کی پہلی حدیث مین جو آیا کہ مصلی اور قبلہ کے درمیان اسکا پروردگار ہی سو اسکی شرح مین کہا لیس المراد
ظاہر ذلک اذ ہو محال لتنزیہ الرب تعالی عن المکان فیجب تاویلہ یعنے اسکا ظاہر مراد نہین کیونکہ وہ محال ہی اس لئے کہ حق تعالی مکان سے منزہ ہی - پس اسکی تاویل
واجب ہی اور احادیث مین جو وارد ہوا کہ جب بندہ نماز مین مناجات کرتا ہی تو خدا تعالی اسکے اور قبلہ کے درمیان ہی یا اسکے روبرو ہی اسکی تاویلین یون
کی ہی کہ قصد ہی اللہ تعالی کا یا اسکی عظمت یا اسکا اقبال رحمت و رضوان کے ساتھ انتہی اور تاویل واجب ہی جو کہا اسکا سبب یہہ ہی کہ حق تعالی کی تنزیہ تقدیس
جہت و مکان سے قطعی ہی کہ بہت سے آیات و احادیث سے ثابت ہی - پس بعض آیات و احادیث جو متشابہات سے ہین انکی تاویل وجہ مناسب پر کرین
لاکن اسکو مراد اللہ نہ ٹھہراوین یہی مذہب ہی خلف کا اہل سنت سے - یا متشابہات آیتین اور حدیثین جو آئے ہین اُن پر ایمان لاوین نہ انکی تاویل کرین
نہ تفسیر بلکہ انکے معنون کو اللہ ہی پر تفویض کرین یہی مذہب ہی اکابر سلف کا اہل سنت سے اور یہی اسلم و احکم ہی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

باب اذا بدرہ البزاق فلیأخذ بطرف ثوبہ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب بلغم غلبہ کرے جیسا کہ اسکو روکنا نہو سکے تو چاہیے کہ اسکو اپنے
کپڑے کے ایک کنارے مین لے **حدثنا** مالک بن اسمعیل قال حدثنا زہیر قال حدثنا حمید عن انس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رأی نخامۃ فی القبلۃ فحکہا بیدہ ورأی منہ کراہیۃ لذلک وشدتہ علیہ فقال
ان احدکم اذا قام فی صلاتہ فانما یناجی ربہ او ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن فی قبلتہ ولکن عن یسارہ
او تحت قدمہ انس سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے آب بینی مسجد مین قبلہ کی دیوار پر دیکھا - پس اسکو اپنے دست مبارک سے تراش دیا اور
تب حضرت سے ناخوشی دیکھی گئی یا ناخوشی آپکی اس سے یا شدت آپکی اسپر یہہ شک راوی کا ہی اور فرمایا کہ تحقیق جب کوئی تمہارے سے نماز کی جگہہ مین
کھڑا رہا - تو مقرر اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہی - یا فرمایا کہ درمیان اسکے اور قبلہ کے پروردگار اسکا ہی - پس قبلہ کے طرف نہ تھوکے ولیکن بائین
طرف یا پاؤن کے نیچے تھوکے ثم اخذ طرف ردائہ فبزق فیہ ورد بعضہ علی بعض قال او یفعل ہکذا پھر حضرت نے اپنی چادر
مبارک کا کنارا لیکے اسمین اپنا لعاب شریف ڈالا اور بعض کو بعض پر رد کیا یعنے کپڑے کو لپیٹ کے رگڑ دیا - اور فرمایا کہ یا ایسا ہی کیا کرے

باب عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلوۃ وذکر القبلۃ یہہ باب بیان مین پند و نصیحت کرنے امام کے ہی لوگونکو نماز کو تمام کرنے مین اور
قبلہ کے ذکر مین ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل ترون قبلتی ہہنا فواللہ ما یخفی علی رکوعکم ولا خشوعکم انی لاراکم
من وراء ظہری ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کیا تم اس جگہہ میرا قبلہ کو دیکھتے ہو - یعنے تم گمان کرتے ہو کہ میرا قبلہ اس جگہہ ہی اور
یہہ کہ مین نہین دیکھتا ہون مگر وہی چیز جو اس جہت مین ہی ایسا تو نہین قسم ہی اللہ کی کہ تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر پوشیدہ نہین خشوع سے مراد

برکلی

جہت و مکان سے حق تعالی کی تنزیہ

سجود ہی کہ لئے کہ خشوع زیادہ اسی مین ہی یا عام ہر ہی سجے ہے۔ مقرر مین تمکو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون **مترجم** کہتا ہی کہ مدارج نبوہ مین لایا ہی کہ اللہ تعالی ہی جانے کہ حقیقت اس رویت کی کیا ہی اسیطرح حضرت کے سب احوال شریف کی حقیقت اللہ ہی جانے کوئی اسکے بھید کو پہنچ سکتا نہین اسکے بھید کو پانیکا دعوا حکم تاویل متشابہات کا رکھتا ہی۔ اور وہ جو عقل و قیاس اور نظر و علم کی راہ سے کہہ سکے اس تفصیل سے ہی کہ یہہ رویت بصری ہی یا رویت قلبی بہر تقدیر مخصوص ہی حالت نماز کے ساتھہ جو انکشاف تمام کا محل اور ازدیاد نور کا موجب ہی۔ یا عام ہی تمام احوال و اوقات کو۔ اور اگر رویت بصری ہی تو یہی چشم سر یعنی چشم ظاہر سے ہی۔ یا پروردگار تعالی قادر ہی کہ قوت بصریہ ہر جزو بدن مین پیدا کرے۔ یا حضرت کی نظر مین بطریق اعجاز مقابلہ شرط نہو۔ اور بعضون نے کہا کہ آپ کے ہر دو کتف مبارک کے درمیان دو چشم سوراخ کے مانند تھے کہ اس سے دیکھا کرتے اور کپڑا اس دیکھنے کو مانع نہین تھا یا صورت اس جماعت کی قبلہ کی دیوار پر نقش پذیر ہوتی تھی جیسا آئینہ مین پس انکے افعال کو دیکھتے تھے پر یہہ ہر دو بات غریب ہین اگر صحیح روایت سے ثابت ہو آمنا و صدقنا والا محل توقف ہی اور کہتے ہین کہ اسناد صحیح سے ثبوت کو نہ پہنچی ہی۔ اور اگر رویت قلبی مراد ہی پس وہ علم ہی بطریق وحی یا اعلام اور کشف و الہام کے اور کہتے ہین کہ صواب وہ ہی کہ جیسا کہ حضرت کے قلب شریف کو ایک احاطہ اور وسعت معقولات کے درک و علم مین دیا گیا۔ آپ کے حواس لطیف کو بھی حق تعالی نے ایک احاطہ ادراک محسوسات مین بخشا اور شش جہت کو ایک جہت کے حکم مین رکھا تھا واللہ اعلم۔ اور اس جگہہ اشکال لاتے ہین کہ بعضی روایات مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین بندہ ہون نہین جانتا ہون جو دیوار کے پیچھے ہی۔ جواب اسکا ہی کہ یہہ سخن بے اصل ہی اور روایت اسکے ساتھہ صحیح نہین ہوئی ہی۔ اور اگر ہو ہم کہتے ہین کہ وہ انکشاف حالت نماز کے ساتھہ مخصوص ہی۔ اور اگر عام ہو اعلام الٰہی پر موقوف ہی جیسا کہ سب مغیبات مین ہی۔ اور یہ ایک حدیث دلالت کرتی ہی کہ ایکبار ناقہ حضرت کا گم ہوا۔ بعضے منافقون نے کہا کہ حضرت حالات آسمان سے خبر دیتے ہین نہین جانتے ہین کہ آپکا ناقہ کہان ہی۔ جب یہہ بات حضرت کو پہنچی۔ فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون مگر جو اللہ تعالی معلوم کروا دے۔ پھر اسی گفتگو کے قریب فرمایا کہ پروردگار تعالی نے مجھے خبر دی کہ وہ ناقہ فلان جگہہ ہی اسکی مہار ایک جھاڑ سے بند ہو گئی ہی۔ پھر جب صحابہ نے جاکے دیکھا تو ویسا ہی پایا پھر حضرت نے جو فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون مگر جو اللہ تعالی معلوم کروا دے یہہ بات عام ہی خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین پس اشکال نرہا انتہی **حدثنا** يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً ثُمَّ رَقِيَ فِي الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِي الصَّلَوٰةِ وَفِي الرُّكُوعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ انس بن مالک نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑہی ہمارے لئے یعنے ہمکو ساتھہ لیکے پھر منبر پر سوار ہوئے اور فرمایا نماز مین اور رکوع مین مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا کہ تمکو دیکھتا ہون اپنے آگے سے۔ تخصیص رکوع کی اسواسطے ہی کہ وہ اعظم ارکان ہی کیا تو نہین دیکھا کہ اگر کسینے امام کو رکوع مین پایا تو پوری رکعت پائی۔ اور یہہ بھی سبب ہو سکے کہ اکثر لوگون کی عادت ہی کہ رکوع مین اتمام کمتر کرتے ہین۔ یا بحسب اتفاق اس نماز مین مقتدیون سے سستی اور بے اہتمامی ہوئی ہو۔ حدیث سے ظاہر ہی کہ وہ رویت بصری ہی نہ علم کشفی **مترجم** کہتا ہی کہ اپنے سامنے کا حال چشم سر سے دیکھنا سب لوگونکی عادت ہی۔ اور اپنے پیچھے کا حال دیکھنا خلاف عادت معجزہ اور کرامت تو خرق عادت ہی نہ عادت جب اولیا سے خرق عادت ہوا انبیا خصوصا سرور انبیا سے کیا عجب کہ وہ آپکا معجزہ تھا اسواسطے شارح نے رویت بصری کہا واللہ اعلم

باب هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا کہا جاوے کہ یہہ مسجد فلان جماعت کی ہی جب مسجد بیت اللہ ہی۔ اوروں کے طرف اسکی نسبت کرنے مین کلام ہی چنانچہ نخعی سے روایت کی ہین کہ وہ اس نسبت کو مکروہ رکھتا تھا۔ پر مولانا نے اسکے رد کا قصد کیا اور اس کا امر نوا...

مترجم کہتا ہی کہ بخاری کا استدلال آیہ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ سے ہی اور اسکا جواب دیا گیا ہی کہ وہ نسبت اللہ تعالی کے طرف حقیقت پر محمول ہی۔ اور غیر کے طرف مجازکی راہ سے تمیز و تعریف کے لئے ہی نہ ملک کیواسطے کذا قال القسطلانی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے سبقت کی درمیان ان گھوڑون کے جو جنگ کئے گئے تھے حفیا سے جو ایک جگہہ ہی مدینہ کی بلندی کیطرف اور اسکا منتہا ثنیۃ الوداع ہی ان ہر دو مین مسافت پانچ یا چھے یا سات میل کی ہی اور سبقت کی درمیان ان گھوڑون کے جو جنگ نہین کئے گئے تھے ثنیہ سے مسجد زریق تک اور عبد اللہ بن عمر انہین سے تھے جو سبقت کی ان گھوڑون کے ساتھ۔ یہہ مقولہ نافع کا ہی یا مقولہ ابن عمر کا بطور اپنی غیبت کے ذکر کیا **مترجم** کہتا ہی طرف مسجد بنی زریق کے جو کہا یہہ اضافت تمیز کے واسطے ہی۔ بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ مسجد کی نسبت غیر خدا کیطرف بھی کرنی درست ہی

باب الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ یہہ باب بیان مین تقسیم کرنے مال کے ہی مسجد مین اور لٹکانے قنو کے قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ بخاری علیہ الرحمہ نے کہا قنو عذق کے معنے مین ہی یعنے خوشہ خرما۔ اور صیغہ تثنیہ اور جمع کا ایک ہی وزن ہی یعنے قنوان۔ جیسا صنو و صنوان کا جمع ہی وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْطِنِي فَاِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا انس سے روایت ہی کہ شہر بحرین سے مال حضرت کے پاس لایا گیا وہ لاکھہ درہم تھے۔ بحرین عمان کے نزدیک ہی آپ نے فرمایا کہ اسکو مسجد مین ڈال دو۔ پس حضرت نماز کے واسطے نکلے اور اس مال کے طرف التفات نفرمایا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوے اس مال کے پاس بیٹھے۔ اور حضرت کسیکو نہین دیکھتے تھے مگر یہہ کہ اسکو مال عطا فرماتے۔ ایسے مین عباس رضی اللہ عنہ حضرت کے چچا آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجکو بھی عطا کیجئے مقرر مین نے فدیہ دیا ہی اپنا اور عقیل کا بدر کے دن جب ہم اسیر ہوے تھے۔ یعنے اسمین اکثر خرچ ہوا اور مین مقروض ہو گیا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَاَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ پھر حضرت نے عباس کو فرمایا کہ لے جسقدر کہ سکتا ہی۔ پس انہون نے ہاتھون سے بھر لیکے اپنی چادر مین ڈالا۔ پس اسکو اٹھانا چاہا تو اٹھا نہ سکا اور کہنے لگے یا رسول اللہ کسیکو حکم کیجئے کہ مجھپر اٹھادے فرمایا نہین مین حکم نکرونگا۔ پھر عباس بولے کہ آپ مجھپر اٹھا دیجئے یعنے اٹھا کر میرے دوش پر رکھو۔ فرمایا مین بھی تم پر نہ اٹھاؤنگا۔ پھر عباس نے اس سے تھوڑا مال نکال دیکے اسکو اٹھانا چاہا تو اٹھا نہ سکا کہنے لگے یا رسول اللہ کسیکو حکم کیجئے مجھپر اٹھادے۔ فرمایا نہین۔ پھر عباس بولے کہ آپ اسکو مجھپر اٹھاؤ فرمایا نہین۔ پھر اس سے تھوڑا مال نکال دیا اور اپنی پیٹھہ پر دھر دو کندھونکے درمیان اٹھا لئے گئے۔ حضرت انکو دیکھتے تھے۔ یہان تک کہ عباس ہمارے سے پوشیدہ ہوے حضرت ایسا انکو دیکھتے ہی رہنا تعجب کی راہ سے تھا انکی حرص پر

پھر

ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ

پھر حضرت نہین کھڑے رہے کہ اس جگہہ کوئی درہم ہو - یعنے اس مال کثیر سے ایک درہم بھی باقی نرہا سب تقسیم کردی - مخفی نرہے کہ وہ مال جو بحرین سے آیا تھا
زکوۃ کا نہین تھا - اگر زکوۃ کا ہوتا عباس رضی اللہ عنہ کو عطا نفرماتے زکوۃ کا لینا بنی ہاشم پر حرام ہی - بلکہ مال خراج کا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ غنیمت کا
مال تھا بہر تقدیر عباس رضی اللہ عنہ کو فرمانا جسقدر چاہین اٹھالین اور جو آوے اسکو دینا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مال حضرت کا ہی حق تھا یا اسکا
حکم آپ کی رائے شریف پر مفوض تھا - اور حضرت نے جو اسکو اٹھانیکے لئے دوسرے کو حکم نفرمایا یہان تک کہ عباس رضی اللہ عنہ اس سے کم کرکے لیگئے اسکا سبب
یہہ لکھتے ہین کہ تا انکی قطع حرص ہو - اور پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ باب مین دو بات آئین ایک تقسیم کرنی مال کی مسجد مین - دوسرا لٹکانا خوشہ خرمیکا مسجد مین
اور حدیث مین وہی پہلی معنی مذکور ہوئی - ترجمہ باب کی تطبیق مین اس حدیث کے ساتھ یہہ کہتے ہین کہ بخاری علیہ الرحمہ نے قیاس کیا خوشہ لٹکانیکو
مال کی تقسیم پر کیونکہ مسجد مین مال کا رکھنا محتاجونکو دینے کے واسطے ہی - اور یہہ معنے خوشہ لٹکانے مین بھی موجود ہی - بہتر وہ ہی کہ کہا جاوے کہ امام
بخاری علیہ الرحمہ نے اپنے طریق پر اول وضع ابواب تراجم کے ساتھ کیا اور جو حدیث کہ تعلیق مین خوشہ کے آئی ہی اگرچہ قوی ہی - نسائی نے عوف بن
مالک سے اسکی روایت کی ہی - لاکن جب اسمین نظر کی تو اپنی شرط پر نپائی کر لاوے **باب** مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ یہہ باب بیان
اس شخص کے ہی کہ مسجد مین کھانیکی دعوت کیا جاوے وَمَنْ أَجَابَ فِيهِ اور بیان مین اس شخص کے کہ دعوت قبول کرے جس حال مین کہ وہ مسجد مین ہو
اور اکثر روایات مین فیہ کے بدل منہ آیا ہی ضمیر مسجد کے طرف راجع ہی یعنے جو اجابت کرے مسجد سے حاصل ہر دو کا ایک ہی **حدثنا**
عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَ
انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اسحق نے کہا کہ مین نے انس سے سنا کہتے تھے مین نے حضرت کو مسجد مین پایا جس حال مین کہ آپ کے ساتھ لوگ ہین سو مین
کھڑا رہا پھر مجکو فرمایا کیا تجکو ابو طلحہ بھیجا ہی مین کہا ہان - فرمایا کیا کھانیکے لئے مین کہا ہان پھر ان لوگونکو جو آپ کے اطراف بیٹھے تھے کہ اٹھو اور ابو طلحہ کی
دعوت قبول کرو پس حضرت روانہ ہوے ابو طلحہ کے مکان کے طرف اور مین لوگون کے آگے آگے چلتا تھا **باب** الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ
بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ یہہ باب بیان مین حکم کرنیکے ہی مسجد مین اور بیان مین جواز لعان کے مسجد مین درمیان مردون اور عورتون کے **حدثنا**
يَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا
قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ سہل بن سعد سے مروی ہی کہ مقرر ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آیا دیکھتے ہو حکم
اس مرد کا کہ اسنے اپنی عورت کو دوسرے مرد کے ساتھ پایا یعنے دیکھا کہ وہ زنا کرتا ہی - آیا اسکو اسیوقت مار ڈالے یا نہ - اسیوقت آیت لعان شریف نزول
ہوئی فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ پس اس عورت و مرد نے لعن کیا مسجد مین وَأَنَا شَاهِدٌ جس حال مین کہ مین حاضر تھا یہہ مقولہ سہل کا ہی یہہ حدیث طویل ہی
انشاء اللہ تعالی کتاب لعان مین آویگی - جب یہان مقصود مسجد مین جواز قضا کا ہی پس اسیقدر لایا - مسجد مین اجرا قضا حنفیہ کے پاس بہتر ہی اور اکثر ائمہ
دین اسی پر ہین - اور امام شافعی کے پاس اگر اسکا التزام کرین مکروہ ہی اور اگر بحسب اتفاق واقع ہو کراہت نہین - پوشیدہ نرہے کہ تشریف رکھنا حضرت
اور صحابہ کرام کا اور جاری کرنا دینی احکام کا غیر مسجد شریف مین کمتر ایام مین معلوم ہوتا ہی - اور اگر ہو حسب اتفاق واقع ہوا ہوگا واللہ اعلم **باب**
إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کسیکے گھر مین داخل ہو صاحب خانہ کے اذن سے

آیا اس گھر مین جہان چاہے نماز پڑہے اذن عام کے جہت سے - یا اسی جگہہ نماز ادا کرے جہان صاحب خانہ نے اجازت دی ہو - اور گھر مین آنے کے بعد یا صاحب خانہ کے اذن کے بعد تفحص نکرے کہ وہ جگہہ پاک ہی یا ناپاک **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ فی منزلہ فقال این تحب ان اصلی لک من بیتک قال فاشرت لہ الی مکان فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصففنا خلفہ فصلی رکعتین عتبان سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا انکی منزل مین صبح کیوقت تشریف لائے اور فرمایا تو کہان چاہتا ہی کہ تیرے گھر مین نماز پڑہون - عتبان کہتا ہی کہ جب حضرت نے یہہ دریافت فرمائی تو مین نے آپ کو ایک جگہہ کے طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے نماز کی تکبیر کہی اور ہم سب گھر والے آپکے پیچھے صف باندہکے کھڑے رہے پس آپنے دو رکعت نماز ادا کی - یہہ عتبان ایک مرد بصیر تھا اور نماز کے لئے مسجد شریف تک جا نہین سکتا تھا سو التماس کی کہ حضرت اسکے مکان تک تشریف شریف ارزانی فرماوین - اور نماز کے لئے ایک جگہہ معین کرے اور چاہا کہ حضرت کے حضور و نماز کے برکات اس جگہہ کو حاصل ہو اسلئے حضرت نے استفسار فرمایا کہ کس جگہہ پڑہون اور جہان کہ آپ نے چاہا نماز نہ پڑہے

باب المساجد فی البیوت

یہہ باب گھرون مین مساجد ٹھہرانیکے بیان مین ہی وصلی البراء بن عازب فی مسجد فی دارہ جماعۃ اور براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز پڑہی **حدثنا** سعید بن عفیر قال حدثنا اللیث قال حدثنا عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی محمود بن الربیع الانصاری ان عتبان بن مالک وہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا من الانصار انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قد انکرت بصری محمود بن ربیع نے کہا کہ عتبان بن مالک جو وہ یارون سے حضرت کے تھا انصار کی اس جماعت سے جو غزوہ بدر مین حاضر ہوئے کہ مقرر پیغمبر خدا اسکے پاس تشریف لائے تب اسنے عرض کی یا رسول اللہ تحقیق مین نے اپنی بینائی کھو دی ہی وانا اصلی لقومی فاذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی وبینہم لم استطع ان اتی مسجدہم فاصلی بہم ووددت یا رسول اللہ انک تاتینی فتصلی فی بیتی فاتخذہ مصلی اور مین نماز پڑہتا ہون یعنے پڑہواتا ہون یعنے امامت کرتا ہون اپنی قوم کی پس جسوقت کہ بارش برسے ایک نہر جو میرے اور انکے درمیان ہی جاری ہوتی ہی تو مین انکی مسجد کو جا نہین سکتا ہون تا انکی امامت کرون - اور دوست رکھتا ہون یا رسول اللہ کہ آپ تشریف لاوین اور میرے مکان مین نماز پڑہین تو مین اسکو نمازگاہ ٹھہراؤن قال فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافعل ان شاء اللہ قال عتبان فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر حین ارتفع النہار فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یجلس حین دخل البیت ثم قال این تحب ان اصلی من بیتک قال فاشرت لہ الی ناحیۃ من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر فقمنا فصلی رکعتین ثم سلم

۴ فصففنا

راوی نے کہا کہ حضرت نے عتبان کو فرمایا کہ قریب ہی کہ تو نے جو چاہا انشاء اللہ تعالی مین کرونگا - عتبان کہتا ہی پس اسکے دوسرے روز جب دن چڑہا چاشت کے وقت حضرت اور ابوبکر صدیق تشریف لائے - اور حضرت نے گھر مین آنیکا اذن چاہا مین نے آنکو اذن دیا جب گھر مین آئے تو تشریف نرکھے - اور فرمایا کہ تو اپنے مکان مین کونسی جگہہ دوست رکھتا ہی کہ مین نماز پڑہون - عتبان نے کہا پس مین نے حضرت کو گھر کا گوشہ بتلا دیا اس طرف اشارہ کیا - تب حضرت کھڑے رہے اور تکبیر کہی - پھر ہم بھی کھڑے رہے اور صف باندہی پھر دو رکعت

علی ۳ الجز الثالث

اداکی اور سلام دیا مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مشروعیت نفل نماز کی جماعت کے ساتھ دن کے وقت بیان سے مستنبط ہوتی ہی قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰی خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ عتبان نے کہا پھر ہم نے حضرت کو ٹھہرا رکھا خزیرہ پر جو آپ کے لئے تیار کیا تھا یعنے خزیرہ نوش کروانیکے لئے آپکو ٹھہرا رکھا۔ خزیرہ بفتح خاء معجمہ وکسر زاء و یاء مثناۃ تحتیہ اور فتح راء سے اس طعام کو کہتے ہین کہ گوشت خیمہ کرکے پکاتے ہین جب وہ گل جاوے اسمین آٹا ڈالتے ہین۔ غرض عتبان کہتا ہی کہ پس گھر مین گھر کے لوگ اور محلہ کے چند لوگ جمع ہوئے۔ پھر ایک کہنے والے نے کہا اس محلہ کے لوگون سے مالک بن دخیشن کہان ہی یا ابن دخیشن کہان ہی یہہ شک راوی کا ہی پدر مالک کے نام مین وہ اہل محلہ سے ایک شخص تھا جو نہین حاضر ہوا۔ ان حاضرون سے ایک شخص نے کہا کہ وہ منافق ہی خدا اور رسول خدا کو دوست نہین رکھتا ہی۔ تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہہ بات مت بول آیا کیا تو اسکو نہین دیکھتا ہی کہ وہ مقر کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہو رہا ہی یعنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق و اقرار کیا ہی اور اس کلمہ سے محض اللہ ہی کی رضا چاہتا ہی۔ حضرت نے اسکی تصدیق باطن پر اور نفاق سے اسکی پاکی پر یہہ جو گواہی دی وحی سے معلوم ہوا تھا۔ یا اس جہت سے کہ وہ اہل بدر سے تھا حق سبحانہ تعالی نے اہل بدر کی شان مین وحی بھیجی ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰی أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ پس ان سے ہرگز نفاق نہوگا۔ تب اس کہنے والے نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہین حقیقت حال پر اور اپنے قول کے اعتذار مین کہا پس مقرر ہم اسکی توجہ اور خیرخواہی منافقون کے ساتھ دیکھتے ہین فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ پھر حضرت نے فرمایا کہ مقرر حرام کیا ہی اللہ آتش دوزخ پر اس شخص کو کہ کہا کلمہ طیبہ محض اللہ ہی کی طلب خوشنودی کے لئے قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ ابن شہاب نے جو روایت کی اس حدیث کی محمود بن ربیع سے کہا پھر مین نے حصین بن محمد انصاری سے کہ وہ ایک مرد ہی بنی سالم سے اور اس قوم کے سرداران سے ہی محمود بن ربیع کی حدیث سے سوال کیا تو اسنے اس حدیث سے اسکی تصدیق کی محمود بن ربیع اگرچہ ثقہ ہی لاکن چونکہ ابن شہاب نے خردسالی مین اس سے سنا تھا اور ترکے کے تحمل حدیث مین اختلاف آیا ہی۔ اسلئے کلان سالی مین حصین سے بھی اسکی تحقیق کی تا اسکی روایت مین کسیکو سخن نرہے

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مسجد مین داخل ہونیکے وقت سیدھے ہاتھ پاؤن کی رعایت کرے اور دخول مسجد کے سوائے دوسرے نیک کامون مین بھی وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى اور تھے ابن عمر کہ ابتدا کرتے مسجد مین آنیکے وقت سیدھے پاؤن سے پھر جب باہر آتے ابتدا کرتے بائین پاؤن سے حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت جسقدر ہو سکے تیامن یعنے پہلے سیدھے جانب سے آغاز کرنیکو دوست رکھتے تھے اپنے سب کامون مین۔ اپنی طہارت مین اور کنگھی کرنے مین اور نعلین پہننے مین۔ تمام کامون سے اس تین چیز کی تخصیص اسلئے ہی کہ ان چیزون کی

۲ یحب ۴

ہمیشہ حاجت پڑتی ہی **باب** هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا
کھود ڈالے قبور ان کافرونکی جو زمانہ جاہلیت مین تھے۔ یہہ استفہام تقریری ہی خبر کے معنے مین جیسا کہ قرآن کریم مین آیا ہی هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ
مِنَ الدَّهْرِ یعنے مشرکون کے قبور کو کھود کر دور کر دینا اور اس جگہہ پر مسجد کی بنا کرنی جائز ہی۔ اور قید جاہلیت کا اتفاقی ہی نہ احترازی۔ لِقَوْلِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بدلیل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمایا کہ لعنت کرے
اللہ یہود پر کہ پکڑا انہون نے اپنے انبیا کے قبور کو سجدہ گاہ یعنے اس لعنت کا سبب یہہ ہی کہ انہون نے انبیا کی تعظیم مین غلو کیا اور انکی قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرایا
یعنے انکی قبور کو سجدہ کرتے ہین پس لعنت کا سبب وہی تعظیم و عبادت ہی اور مشرکونکی قبور کو کھودنا اور اسپر مسجد کی بنا کرنے مین انکی تعظیم تو نہین بلکہ توہین ہی
اور بدی کو نیکی سے بدل کرنیکی قبیل سے ہی۔ پس روا ہی کہ انکی قبرونکی جگہہ پر مسجد بناوین مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین فقط لفظ
یہود مذکور ہی نہ نصاریٰ کیونکہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتے ہین۔ خدا کے بندے اور نبی نہین سمجھتے ہین تا انکی موت کے اور قبر کے قائل
ہوان لیکن اواخر مغازی حدیث جو بلفظ لعن اللہ الیہود والنصاریٰ آیا ہی اسکا جواب وہین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ
فِي الْقُبُورِ اور یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مکروہ ہی نماز درمیان قبور کے اس صورت پر کہ قبر مصلی کے روبرو ہو۔ پر امام قسطلانی نے عام تر لیا ہی
اور کہتا ہی کہ برابر ہی نماز قبرون پر پڑہین یا انکے درمیان یا انکے طرف یعنے ان سب صورتون مین بھی نماز مکروہ ہی نہ باطل۔ امام بخاری نے عمر رضی اللہ
عنہ کے قول سے اس مطلب اخیر کی تائید کی ہی وہ یہہ ہی وَرَأَى عُمَرُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرَ الْقَبْرَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِعَادَةِ
یعنے حضرت عمر نے انس بن مالک کو دیکھا کہ قبر کے نزدیک نماز پڑہتا ہی سو اسکو تحذیر کی اور کہا کہ ہان قبر ہی قبر ہی۔ اور نفرمایا کہ نماز کا اعادہ کر۔ پس معلوم ہوا
کہ موجب کراہت ہی نہ موجب فساد و بطلان نماز بلکہ جواز پر دلیل ہی مگر بکراہت کیونکہ نجاست پر نماز پڑہی گئی اگرچہ درمیان ایک حائل ہی یہی ہی مذہب شافعی
یا کراہت نہین کیونکہ نجاست پر فرش زمین ہی۔ قاضی حسین نے کہا کہ وجہ کراہت حرمت میت ہی ہان اگر قبور کے درمیان نماز پڑہے کہ اسکے نیچے نہ میت
ہو نہ نجاست تو مکروہ نہین۔ توشیح مین کہا کہ انبیاء کرام کا مقبرہ اس سے مستثنیٰ ہی کہ اسمین نماز مکروہ نہین کیونکہ انبیا اپنے قبور مین زندہ ہین پس نجاست نہین
قسطلانی۔ شارح کہتا ہی پوشیدہ نرہے کہ عبارت مذکور مجمل ہی۔ اور فی الواقع انس رضی اللہ عنہ کی نماز ایک صورت خاص مین ہوگی اور خوف مبتلا نما
حضرت عمر کا بھی اس صورت مین ہوگا اس سے کراہت سب صورتون مین لازم نہین آتی ہی تا دلیل اسپر ہوسکے وہ صورت خاص یا جو کہ واقع ہوا معلوم نہین
واللہ اعلم **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ
ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ
الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عائشہ صدیقہ سے مروی ہی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے معبد نصاریٰ کا ذکر کیا جو ملک حبش مین دیکھا تھا جسمین تصویرین تھین سو حضرت سے اسکا ذکر کیا تو آپ نے
فرمایا کہ ان لوگون مین یعنے نصاریٰ مین جب ایک مرد صالح رہتا اور وہ مرتا تو اسکی قبر پر ایک مسجد بنا کرتے اور اس مین تصویرین بناتے مردگونکی
یہہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس بدترین خلق ہین۔ یعنے انکو اللہ تعالیٰ اس فعل پر عذاب دیگا حضرت نے جو انکو شرار الخلق فرمایا نہ شرار الناس
یہہ انکی بدی کا مبالغہ ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ تطبیق اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اور اسکی تائید اسکے لئے نوع خفا سے خالی نہین ترجمہ مین دو حکم ذکر

۲ مترجم کہتا ہے

ہوے اول یہ کہ گرانا قبور کفار کا اور اسپر بنا کرنا مسجد و نماز کا درست ہی دوسرا یہہ کہ حدیث باب اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ کفار اپنے پیشوایون کے قبور پر جو مسجدین بناکرتے تھے وہ کام عند اللہ نہایت قبیح ہی پھر قبور کفار پر مساجد کی بنا کیونکر جایز ہوگی۔ کرمانی اسکے جواب مین کہتا ہی کہ مذمت و تشنیع جو اس حدیث مین آئی ہی سو وہ تصویرات پر ہی نہ اصل مسجد پر مترجم کہتا ہی کہ نصاری کے سلف اپنے پیشوایونکی تصویرین اپنے معابد مین رکھتے تھے اسکا سبب یہہ تھا کہ انکی صورتون سے انس ہو اور انکا احوال نیک یاد آوے تا وے جیسا مجاہدہ عبادت مین کرتے تھے آپ بھی کرین۔ پھر انکے خلف جاننے بعد آے انکی مراد بجا نلاے اور شیطان انکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ تمہارے سلف انہین تصاویر کی عبادت کرتے تھے۔ پس وے تصویر پرستی مین گرفتار ہوے نعوذ باللہ منہا۔ پس ہمارے پیغمبر علیہ الصلوة والسلام ایسی راہین بند کردی جو شرک کے طرف پہنچاتی ہی۔ پھر قسطلانی نے کہا اما من اتخذ مسجدا فی جوار صالح وقصد التبرك بالقرب منه لا للتعظيم له ولا للتوجه اليه فلا يدخل فی الوعيد المذكور یعنے جسنے صالحین کے جوار مین مسجد بنائی اس قصد کہ انکی نزدیکی سے برکت حاصل ہو نہ انکی قبور کی تعظیم کے لئے نہ عبادت مین انکے طرف توجہ لانیکے لئے تو وعید مذکور مین یعنے حدیث لعن اللہ الیہود والنصاری کے وعید مین داخل نہین ہی

حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الوارث عن ابي التياح عن انس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فنزل على المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فاقام النبي صلى الله عليه وسلم فيهم اربعا وعشرين او اربع عشرة ليلة ثم ارسل الى بني النجار فجاؤا متقلدي السيوف فكاني انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم على راحلته وابو بكر ردفه وملاء بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب وكان يحب ان يصلي حيث ادركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم وانه امر ببناء المسجد فارسل الى ملاء من بني النجار فقال يا بني النجار ثامنوني بحايطكم هذا قالوا لا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله عز وجل انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت جب مدینہ طیبہ مین تشریف لا بلندی مدینہ کے ایک محلہ مین نزول فرمایا جنکو یعنے اس محلہ والونکو بنو عمرو بن عوف کہتے تھے پس ان لوگون مین چوبیس یا چودہ شب اقامت فرمائی پھر کسیکو بنی نجار کے طرف روانہ فرمایا۔ تو وے تلوارین لٹکائے ہوے آئے سو گویا کہ گویا مین حضرت کیطرف دیکھتا ہون کہ اپنے ناقہ پر سوار ہین اور ابوبکر صدیق آپکے ردیف ہین اور گروہ بنی نجار آپکے اطراف مین۔ یہان تک کہ اپنا سامان صحن خانہ مین ابو ایوب انصاری کے ڈالا۔ اور حضرت اسبات کو دوست رکھتے تھے کہ جہان نماز کا وقت ہو وہان نماز ادا کرین۔ اور تھے حضرت کہ بکریونکے بیٹھنے کی جگہہ نماز پڑہتے اور حضرت اللہ تعالی کے طرف سے مسجد بنا کرنے پر مامور ہوے آپ حکم فرمایا پھر کسیکو بنی نجار کیطرف بھیجا اور فرمایا اے بنی نجار تم اپنا یہہ باغ مسجد کیلئے بیچو۔ انہون نے کہا قسم ہی اللہ کی ہم اسکی قیمت نہین طلب کرتے ہین مگر اللہ عز وجل سے قال انس فكان فيه ما اقول لكم قبور المشركين وفيه خرب وفيه نخل فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت ثم بالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه الحجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون والنبي صلى الله عليه وسلم معهم وهو يقول انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اس باغ مین وے چیزین تھین جو بیان کرتا ہون۔ قبور مشرکون کے اور اسمین خرابے اور اسمین خرمے کے درخت تھے۔ سو حضرت نے قبور کے باب مین حکم فرمایا تو وے مشرکون کے قبرین کھودے گئین اور برابر اور ہموار کئے گئے۔ اور درخت خرما کے باب مین حکم کیا تو وے کاٹے گئے پس خرمے کے درخت قبلہ مسجد کے جانب کہڑے کئے۔ اور مسجد کے ہر دو جانب پتھر سے بنائے۔ اور صحابہ

سنگ کشی کرتے اور رجز پڑہتے تھے ۔ یعنے زمزمہ کرتے تھے تا انکے دل خوشی اور نشاط مین آوے اور مشقت آسان ہووے اور حضرت بھی انکے ساتھ
اور رجز فرماتے تھے اور یہہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ یعنے ای پروردگار خیر نہین مگر خیر آخرت کا
پس بخشدے انصار کو اور مہاجر کو مترجم کہتا ہی کہ مسجد شریف کی بنا کا قصہ بتفصیل ہم نے جنان السیر مین لایا ہی یہان بھی بحسب اقتضاے مقام مختصر لکھا
جاتا ہی - اس حدیث مین جو مذکور ہوا کہ حضرت جناب رسالتمآب کا سامان و اسباب ابو ایوب انصاری کے صحن مین اتارے اسکا قصہ یہہ ہی کہ جب
حضرت داخل مدینہ ہوے سب انصار کرام امیر و فقیر صغیر و کبیر خواص و عوام استقبال آئے تھے اور جلو خاص مین حاضر تھے ۔ اور بنو نجار کا قبیلہ جو حضرت کے
والدۂ ماجدہ کے خویشون سے تھا آپکی سواری مبارک کو گھیرا ہوا - اور بنی نجار کے لڑکیان حضرت کے قدوم میمنت لزوم کی خوشی مین دف بجاتے ہوے نکلین
اور یہہ شعر کہتے تھے ؎ نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِیْ نَجَّارٍ ٭ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ اور انصار کرام کے بی بیان بھی اپنے کوچون کے سر پر اور مکانات پر
آئے تھے اور کہتے تھے ؎ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا اور سب خرد و کلان نہایت شادان و فرحان
کہتے تھے جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور بعض جوانمردان انصار گھوڑون پر سوار ہوکے کمال شادمانی سے اپنی عادت کے موافق نیزہ بازی
کرتے اور داد خوشی کی دے رہے تھے ۔ سو انس نے رضی اللہ عنہ یہہ حدیث بیان کرنیکے وقت کہا کہ گویا وہ معاملہ اب مین دیکھہ رہا ہون کہ حضرت
اپنے ناقۂ خاص پر سوار اور ابو بکر صدیق آپکے ردیف مین اور بنو نجار کے لوگ آپکو گھیرے ہوے مین غرض اس ابہت و شوکت خداداد کے ساتھہ جب آپکی سواری
رونق افزا ہوئی - انصار سے ہر شخص چاہتا تھا کہ اپنے مکان مین اُتارے اور اپنے مکان کو رشک جنان کرے اور خیر و برکات حاصل کرے پس کمال
شوق و الحاح سے ناقہ خاص کی مہار پکڑتا اور کہتا کہ میرے گھر کو عزت و شرف دیجئے - تو آپ فرماتے کہ میرا ناقہ خدا تعالی کے طرف سے مامور ہی اسکی مہار چھوڑ دو
جہان حکم ہی وہ وہان بیٹھیگا - اور مین اُترونگا ؎ رشتۂ در گردنم افگندہ دوست ٭ میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ٭ پس ناقۂ خاص اس مقام پر آ بیٹھا
جہان مسجد شریف مین منبر بنا ہی - پھر اٹھا اور چند قدم آگے گیا اور پیچھے آیا یہہ جانا اور آنا مسجد شریف کے مقدار کا اشارہ تھا - جہان آپکا ناقہ بیٹھا
اسکے روبرو ابو ایوب انصاری کا مکان تھا - انہون نے نہایت مسرت سے اپنے جامہ مین نہ سمایا اور حضرت کا سامان اپنے صحن خانہ مین اتارا اور حضرت
کی نظر سے گذار کے اپنے گھر لیگیا - حضرت نے فرمایا المرء مع رحلہ یعنے ہر شخص کی منزل وہی ہی جہان اسکا اسباب ہو - پس ابو ایوب نے سب انصار مین عزت
و سعادت سے سرفراز و ممتاز ہوا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؎ مبارک منزلی کان خانہ را ماہی چنین باشد ٭ ہمایون کشوری
کان عرصہ را شاہی چنین باشد ٭ ابو ایوب سے روایت ہی کہ جب رسول مقبول نے میرے مکان کو اپنے شرف نزول سے مشرف فرمایا سعد بن جلیلین یعنے سعد
بن عبادہ و سعد بن معاذ جو انصار کے سردارون سے تھے آپکے ملازمون کے لئے ضیافتین بھیجا کرتے تھے رضی اللہ عنہما - القصہ جب حضرت کا ناقہ بیٹھا حضرت
ناقہ کی پشت سے اترے اور یہہ آیت پڑہے رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اور اسوقت حضرت پر وحی کی حالت نمود ہوئی
اور جہان آپکا ناقہ بیٹھا وہ ایک میدان تھا قبیلہ بنی نجار کے علاقے مین حضرت انکو بلوا کے پوچھا کہ آیا تم یہہ زمین مسجد کیلئے بیچتے ہو انہون نے کہا کہ لیجیے
ہم اسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر اللہ تعالی سے ایک روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا یہہ میدان کسکا ہی عرض کی کہ دو یتیم کے ملک سے ہی اس میدان مین
خرما خشک کرتے اور تر بناتے تھے - بنو نجار نے کہا کہ ہم اسکی قیمت ان یتیمونکو پہنچاتے ہین یہہ زمین ہمارے طرف سے آپ قبول کیجیے اور ان یتیمون نے بھی کہا
کہ ہم اسکی قیمت نہین لیتے ہین پر حضرت نے قبول نہ فرمایا - صدیق اکبر کے مال سے دس مثقال زر دیکے اسکو خرید فرمایا - اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ مسجد بعد

بنای مسجد نبوی صلعم

کے ہمسایہ مین ایک انصاری کی زمین تھی حضرت نے فرمایا کہ آیا تو اس زمین کو بیچ سکتا ہی عوض مین ایک مکان کے جو تجکو بہشت مین ملیگا تا ہم مسجد کو کشادہ کرین اسنے عرض کی یا رسول اللہ مین عیال دار ہون بے قیمت دینے کی گنجایش نہین۔ تب عثمان ذوالنورین نے دس ہزار درہم سے اسکو خرید کرکے گذرانا۔ اور مستحق اس مکان جنت کا ہوا رضی اللہ تعالی عنہ۔ اور وہ انصاری فقیر اور عیال دار تھا اور ابھی حضرت کی فیض صحبت حاصل کرکے مرتبہ کمال کو نہین پہنچا تھا اور حضرت سے وہ امر ایجابی واقع نہوا تھا اسلئے عذر کیا۔ خیال نکرین کہ اور صحابہ بھی ایسے ہونگے حاشا وکلا بلکہ آپ کا ہر صحابی صحبت شریف مین رہا ترک دنیا اور حصول مرضیات مولا مین بے ہمسر نکلا اور رضوان الہی سے مشرف ہوا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ غرض اس زمین مین کھجور کے اکادن اشجار اور مشرکون کے قبور اور خرابے جو واقع تھے ان سب کو نکال کے صحابہ نے زمین برابر اور ہموار کر دی اور حضرت نے صحابہ کو اینٹ ڈالنے کا حکم فرمایا۔ ابھی وہ جگہہ جو اینٹ ڈالے تھے مدینہ منورہ مین بقیع کے جانب موجود ہی۔ پس مسجد کی بنیاد شروع کی۔ حضرت اپنے مبارک ہاتھ سے ایک اینٹ رکھے اور صدیق اکبر کے ہاتھ سے بھی ایک اینٹ رکھوائے۔ جب مسجد کی بنیاد آغاز ہوئی۔ جبرئیل امین بارگاہ عزت سے آئے اور یہہ حکم پہنچایا کہ موسی کلیم کے عریش کے مانند ایک عریش بناوے۔ اور اسکی بلندی سات گز سے زیادہ نہو اور اسمین تزئین وتکلف کو راہ نہو۔ پس اسیطرح مسجد کی دیوارین خشت خام سے اور سقف شاخ خرما سے اور اسکے ستون اسکے چوب سے بنائے۔ اس زمانے مین مسجد کا سایہ ایسا تھا کہ مینہ پڑا تو پانی ٹپکتا اور اوپر کی مٹی بھی گرتی تھی۔ طول مسجد کا پہلی بنا مین قبلہ سے حد شمال تک چوہن گز۔ اور مشرق سے مغرب تک ساٹھہ گز رکھے۔ اور فتح خیبر کے بعد پھر جب تجدید بنا کی ہوئی ہر دو جانب صد در صد کئے۔ اور تعمیر کے وقت حضرت اور صحابہ اینٹ اور پتھر اٹھاتے تھے اور صحابہ رجز پڑہتے تھے۔ اور حضرت بھی صحابہ کی تشویق وتسلی کے لئے یہہ ندا بشارت دیتے تھے

اللہم لاخیر الاخیر الاخرۃ فارحم الانصار والمہاجرۃ اور یہہ بھی مروی ہی کہ حضرت اپنے کپڑون مین اینٹین اٹھاتے اور فرماتے تھے ؎ ھذا الحمال لاحمال خیبر: ھذا عند ربنا ابر واطہر یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت کو شعر پڑہنا تو منع تھا جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ یاسین مین فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ یعنے اور نہین سکھلایا ہم نے اسکو شعر اور نہین سزاوار ہی اسکو شعر کہنا **جواب** اس اشکال کا یہہ لکھتے ہین کہ اس سے انشا شعر مراد ہی نہ انشاد یعنے شعر بنانا منع تھا نہ شعر پڑہنا۔ اللہ نے حضرت کو شعر بنانا نہین سکھلایا تھا اور شعر پڑہنا منع نہین تھا اسکی ممانعت پر کوئی دلیل نہین۔ بااین بطور تمثیل کبھی حضرت نے شعر پڑہا ہی تو یہہ آپکا معجزہ تھا کہ بلا قصد اسکے الفاظ مقدم وموخر ہوجاتے اور وزن باقی نہین رہتا چنانچہ ایکبار زبان مبارک پر گذرا کفی الاسلام والشیب للمرء ناہیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کہنے والے نے ایسا کہا ہی کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا تب حضرت نے اسکو دہرایا تو دوسری بار بھی آپکی زبان مبارک پر ویسا ہی جاری ہوا جیسا پہلے بار ہوا تھا۔ ابوبکر صدیق نے کہا اشہد انک لرسول اللہ وما علمک الشعر وما ینبغی لک غرض حضرت کی زبان شریف پر کلام موزون جاری نہین ہوتا۔ اور نادر کبھی سرزد ہوا جیسا جنگ حنین مین کفار پر حملہ کرنیکے وقت زبان فیض ترجمان پر جاری ہوا انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب یہہ بلا قصد وبلا تکلف تھا۔ اور حضرت جو گاہ گاہ رجز پڑہتے ہین رجز اشعار سے شمار کیا جاتا نہین چنانچہ خلیل نے کہا کہ رجز داخل شعر نہین کہ وہ بیت کا نصف ہی یا ثلث کذا فی تفسیر مواہب علیہ ومواہب اللدنیہ ومدارج النبوہ وتاریخ وغیرہا انتہی

باب الصلوۃ فی مرابض الغنم یہہ باب اس بیان مین ہی کہ بکریون کے بیٹھنے کی جگہہ مین نماز جایز ہی **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرابض الغنم ثم سمعتہ بعدہ یقول کان یصلی فی مرابض الغنم قبل ان یبنی المسجد انس نے کہا

پیغمبر خدا نماز پڑھتے بکرونکی نشستگاہ مین۔ یعنے جب وہ جگہہ انکے بول و براز سے پاک ہو کیونکہ اسکا نجس ہونا نص سے معلوم ہوچکا ہی پس یہان تقید ضرور ہوا۔ پھر راوی انس کا کہتا ہی کہ اسکے بعد مین نے انس سے سنا کہ کہتے تھے۔ کہ حضرت بکرونکی نشستگاہ مین نماز پڑہتے تھے مسجد شریف بنانیکے آگے۔

باب الصَّلٰوۃِ فِی مَوَاضِعِ الْاِبِلِ یہہ باب اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ نماز پڑہنے کے حکم مین ہی بخاری علیہ الرحمہ نے اس عنوان مین اسکے کراہت و عدم کراہت کی کچہ تصریح نکی۔ پر جو حدیث کہ لاتے ہین وہ عدم کراہت پر دلالت کرتی ہی **حدثنا** صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یُصَلِّیْ اِلٰی بَعِیْرِہٖ فَقَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ نافع نے کہا کہ مین نے ابن عمر کو دیکھا کہ اونٹ کیطرف نماز پڑہتے تھے۔ اور کہا کہ مین نے پیغمبر خدا کو دیکھا کہ یہہ کام کرتے تھے یعنے اونٹ کیطرف نماز پڑہتے تھے۔ اور اسکو سترہ قرار دیتے تھے۔ اور دوسرے احادیث مین نہی آئی ہی کہ شترون کے بیٹھنے کی جگہہ نماز نہ پڑہو۔ اور نہی کی علت یہہ لکھتے ہین کہ شتر کے حرکات رفع حضور و خشوع کا موجب ہی۔ اور کہتے ہین کہ اونٹ کی گردن شیطان کی جایگاہ ہی۔ مولف نے اس علت کی رد مین اس باب مین یہہ حدیث لائی۔ یعنے نہی کی علت اگر یہی ہوتی حضرت اور ابن عمر اونٹ کو اپنے آگے لئے ہوے نماز نہ پڑہتے۔ اور اس حدیث کے سوے بھی ثابت ہوا کہ حضرت اور آپکے صحابہ اونٹ کی پیٹھ پر نوافل پڑہتے تھے

باب مَنْ صَلّٰی وَقُدَّامَہٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَیْءٌ مِمَّا یُعْبَدُ فَاَرَادَ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کسینے نماز پڑہے۔ اور اسکے آگے ایک تنور ہو یا اسمین آگ ہو۔ یا کوئی ایسی چیز ہو کہ کفار اسکی پرستش کرتے ہون۔ پس مصلی اپنے اس فعل سے اللہ ہی کی ذات کا ارادہ کرے یعنے مصلی اپنی نماز مین یہی نیت رکھے کہ مین عبادت اللہ ہی کی کرتا ہون نہ اس چیز کی جو روبرو ہی اس صورت مین نماز مکروہ نہین **وَقَالَ الزُّہْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّیْ** زہری نے کہا کہ انس نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ظاہر کیگئی مجھپر آتش دوزخ جس حال مین کہ مین نماز پڑہتا ہون۔ مخفی نرہے کہ کسی چیز کے روبرو نماز پڑہنی حنفیہ کے پاس مکروہ ہی ہر چند ارادہ عبادت حق کا ہی کرے۔ یہہ کراہت بسبب شباہت کفار کے ہی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت پر آپکی اثناے نماز مین آتش مکشوف ہوئی آپ جہان کہ تھے۔ اس سے لازم نہین آتا کہ آپکے پیشگاہ سجود ظاہر مین آتش تھی اور اس مقام مین شارحون نے جو کلام کیا ہی وہ یہہ ہی کہ یہہ حدیث مدعا پر دلالت نہین رکھتی ہی کس لیے کہ آتش حضرت کے بلا اختیار واقع ہوئی۔ اور کلام اس مین ہی کہ باختیار ہو اور شیخ ابن حجر نے اسکی توجیہ مین کہا کہ اس جگہہ اختیار و عدم اختیار ہر دو برابر ہین کس لیے کہ حضرت کی تقریر باطل اور مکروہ پر نہین ہوا کرتی ہی پس دلالت کی کہ یہہ صورت مکروہ نہو۔ یہان شارح یعنے صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ پوشیدہ نرہے کہ بے اختیاری کی صورت مین تشبہ جو موجب کراہت کا ہو باقی ہی پس اختیار و عدم اختیار اسباب مین برابر ہی اور قیاس حضرت کے حال پر جو اثناے نماز مین ہوا اور بندگون کی تنبیہ کے لئے آتش دوزخ آپ پر کشف کیگئی نہین ہوسکتا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا کَالْیَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ ابن عباس نے کہا کہ آفتاب گہن لیا تھا پس حضرت نے نماز پڑہی پھر فرمایا کہ مین نے دکھایا گیا آتش دوزخ۔ پس نہین دیکھا اپنے آنکھ سے کوئی منظر آجکے مانند ہرگز بدتر اور شنیع تر اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ باب کے ساتھہ وہی سخن ہی جو مذکور ہوا

باب کَرَاہِیَۃِ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَقَابِرِ یہہ باب مکروہ ہونے مین ہی نماز کے مقبرہ مین **حدثنا**

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کرو بیچ گھرونمین اپنی نماز سے کچہ۔ یعنے گھرونمین بہی کوئی نماز پڑہا کرو اور اپنے گھرونکو قبور نہ ٹھہراؤ۔ بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ قبور کے درمیان نماز نہ پڑہا چاہئے **مترجم** کہتا ہی کہ اس نماز سے مراد نفل ہی نفل گھر مین اسلئے مشروع ہوئی کہ ریا سے دور ہو اور گھر مین رحمت اور فرشتون کا نزول ہو لیکن نفل جمعہ مسجد مین ہی افضل ہی اور ایسا ہی طواف اور احرام کی دو رکعتین اور تراویح کذا فی القسطلانی اور جس گھر مین نماز نہ پڑہی جاوے اسکی تشبیہ جو قبر کے ساتھ دی گئی یہہ تشبیہ نہایت بلیغ ہی کیونکہ مردہ قبر مین نماز نہین ادا کرتا ہی کہ وہ مرفوع التکلیف ہی پس ہر مومن کو ضرور ہی کہ اپنے گھر مین نوافل پڑہا کرے

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز اس جگہہ مکروہ ہی جہان کافرون کا خسف ہوا ہو۔ یعنے زمین انکو کھینچ لیا ہو یا ان پر عذاب اترا ہو وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ اور ذکر کیا گیا ہی کہ جناب مرتضی علی رضی اللہ عنہ نماز مکروہ جانتے تھے خسف بابل مین جو نمرود شقی اور اسکی قوم پر وہان خسف واقع ہوا۔ بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی بااس آیت قرآن کیطرف قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ وَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ **مترجم** کہتا ہی کہ اس آیت کے معنے یے ہین کہ مقرر مکر کیا ان لوگونے جو آگے تھے ان سے والون نے انبیا علیہم السلام کی تکذیب مین۔ پس آیا فرمان اللہ کا انکے عمارات کیطرف بنیاد کے جانب سے۔ پس گر پڑا انپر سقف انکے اوپر سے۔ اور آیا انپر عذاب جہان سے خبر نہ رکھتے تھے۔ مفسرون نے کہا ہی کہ مراد اس عمارت سے صرح نمرود ہی جو شہر بابل مین بنایا تھا اسکی بلندی پانچہزار گز کی تھی۔ اور اسکا عرض وطول دو فرسخ کا تھا۔ نمرود شقی نے ایسی بلند عمارت اس خیال خام سے بنائی تھی کہ آسمان کے حالات معلوم کرلے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے خدا پر مطلع ہو کے اس سے جنگ کرے نعوذ باللہ منہا ولعنہ اللہ وخذلہ اللہ تعالی غرض جب وہ عمارت تمام ہوئی۔ اللہ تعالی نے ایک باد بھیجا تو اس باد نے اس عمارت کو اسکی بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا۔ اور امام ثعلبی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ سر اس عمارت کا دریا مین گرا۔ اور باقی نمرودیون کے مکانات پر۔ اور اس سے ایک آواز ہیبت آئی کہ اس کے صدمہ سے لوگون کے زبانین لت پتانے لگین۔ اور انکی باتین مختلف ہوگئین۔ اور اس شہر کا نام جو بابل ہوا اسکا یہی سبب ہی۔ محمد جریر طبری لایا ہی کہ نمرود کے زمانے مین سب لوگونکی زبان سریانی تھی۔ جب وہ عمارت گر پڑی انکی زبانون مین اختلاف آیا ہر قوم ایک زبان کرنے لگی ایک کی بات دوسرے کو معلوم نہوتی تھی ستر پر دو زبانین مختلف عالم مین ظاہر ہوئین پس حق سبحانہ وتعالی خبر دیتا ہی کہ اس قوم نے جو انسے آگے تھے مکر کیا یعنے نمرود اور اسکی قوم۔ پس ہم نے انکی حویلیون کی خرابی کا حکم کر دیا۔ اور آیا ان پر عذاب جہان سے خبر نہین رکھتے تھے۔ و میاطی لایا ہی کہ اس عذاب سے مراد وہ مچھر ہی جو لشکر نمرود پر مسلط ہوا۔ اور لباب مین لایا ہی کہ اللہ تعالی نے نمرود کو ایک مچھر سے مبتلا کیا وہ اسکی ناک مین داخل ہوا اور اسکی دماغ مین قرار پکڑا اور وہین پڑا ہوا اور چہار سے سال وہین رہا۔ اور اس مدت مین ہمیشہ اسکے سر پر مطرقہ مارتے تھے تب وہ کچہ آرام پاتا تھا۔ واقف اسرار شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے توحید منطق الطیر مین لایا ہی **ف** نیم پشہ بر سر دشمن گماشت ؛ در سرش چار صد سالش بداشت ؛ چون دہد کمکش ضعیفی را مدد ؛ سلب خصم قوی را بر کند ؛ کذا فی تفسیر مواہب علیہ انتہی

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ اِلَّا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ

مست داخل ہو تم ان لوگون پر جو عذاب کئے گئے ہین - اس سے صالح علیہ السلام کی قوم مراد ہی - یعنے تم انکے شہرونمین نہ آؤ جہان اللہ تعالی کا عذاب آیا تھا
مگر یہہ کہ تم عبرت لیں اور خوف الٰہی سے ڈرتے اور روتے ہوئے وہان سے گذرین - اگر رونا نہ آوے تو تم اُن پر داخل مت ہوؤ - تا نہ پہنچے تم کو جو
انکو پہنچا کیونکہ ویسی جگہہ پر پہنچے بعد بھی اگر کسیکو خوف وگریہ نہ آوے معلوم ہوا کہ اسکے دل مین قساوت بھری ہی پس جسکا دل قساوت رکھے تو اس سے ایسے برے
اعمال سرزد ہونگے کہ اسپر ویسا ہی عذاب نازل ہونیکا لایق ٹھہرے **مترجم** کہتا ہی کہ صالح علیہ السلام کی قوم پر جو عذاب آیا اسکا قصہ جو تفسیرونمین مذکور ہی اسکا
ملخص یہہ ہی کہ اس قوم کو قوم ثمود کہتے ہین ثمود ایک شخص کا نام ہی جو بیٹا عامر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کا تھا - اور اسکی اولاد عاد کی اولاد کی بنی عم
تھی یہہ ہر دو قوم اپنے انبیا سے سرکشی کرنیکے سبب ان پر عذاب نازل ہوا ہی کفار عرب کی عبرت کے لئے انکا قصہ قرآن مین کئی جگہہ آیا ہی یہان بھی لوگون کی
عبرت کے واسطے مختصر لکھا جاتا ہی کہ قوم عاد کی ہلاکت کے بعد قوم ثمود نے حجاز اور شام کے درمیان سکونت اختیار کی انکے دو بڑے شہر تھے ایک وادی
القرا جو مکہ معظمہ کے طرف تھا - دوسرا حجر جو شام کے جانب تھا - اُن ہر دو کے مابین ایک ہزار سات سے بستیان انکے تصرف مین تھے - اور ہر ہر بستی مین بڑے
بڑے عمارتین اور دروازے اور طاق پتھرون کے تراشے تھے - اور طرح طرح کے گل بوٹے اور شکلین اسمین بنائے تھے اور نہایت عیش وعشرت مین سرشار
اور بت پرستی مین گرفتار تھے - اسلئے اللہ تعالی نے صالح علیہ السلام کو رسالت دیکے انکے طرف بھیجا - اُنہون نے انکو توحید کیطرف دعوت کی - انکی قوم
انکار وعداوت سے پیش آئی اور سب ملکے اتفاق کیا ایک معجزہ محال طلب کرین - پس معجزہ یہہ چاہا کہ پتھر سے اونٹنی نکالین اور وہ بارہ مہینے کی گابھن ہو
اور اسیوقت وہ جنے اور بچا بھی اسکے برابر رہے - اور ہر دو کا جثہ اور رنگ وغیرہ چنان وچنین رہے - پس صالح علیہ السلام تھوڑے لوگونکو جو ایمان لائے تھے
ہمراہ لیکے ایک پہاڑ کے پاس تشریف لائے - اور دو رکعت نماز پڑہی اور بارگاہ الٰہی مین دعا والتجا آغاز کی اور ان مسلمانونکو فرمایا کہ تم آمین کہو - اور قوم
ثمود کے سردار مع فوج ولشکر انکو گھیرے ہوے دیکھہ رہے تھے - یکایک اس قادر توانا کی قدرت سے اس پہاڑ کے پشتہ سے آواز جانور جلانے کی آنے لگی
جسطرح جانور جننے کے وقت آواز کرتا ہی یہان تک کہ وہ پشتہ پھٹا اور ایک اونٹنی جیسی انہون نے چاہے تھے ویسی ہی نکلی اور جنگل مین چگنے لگی - اور ایک ساعت
کے بعد اسکو دردزہ شروع ہوا اور وہ بھی ایک بچہ جنی قد وقامت اور شکل وصورت مین اپنے برابر - اس ماجرے کو دیکھکر لوگون مین ایک بڑا ہی غل ہوا
کہ حضرت صالح کا معبود بڑی قدرت والا ہی اسی پر ایمان لایا چاہئے - اور جندع بن عمرو جو اس قوم کا سردار تھا چھے ہزار شخص کے ساتھ اسیوقت ایمان سے مشرف ہوا
اور دوسرے سردار اپنے نفس کی شامت سے اسی انکار پر قایم رہے - اور اسکو سحر کہنے لگے حضرت صالح نے فرمایا جب تم معجزہ دیکھکر بھی ایمان نہ لائے اور اپنے
عہد کا خلاف کیا تو سزاوار عذاب کے ہوے اب تمہارے بچاؤ کی صورت یہی ہی کہ اس اونٹنی کو اور اسکے بچے کو نہایت تعظیم سے اپنی ملک مین رکھو اور
اسکو آزار نہ دو - اگر اسکو آزار دوگے تو عذاب الٰہی مین گرفتار ہو جاؤگے - ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی ہین فرماتے ہین کہ مین
ثمود کے شہر مین جسکا نام حجر ہی گیا تھا - اس اونٹنی کی بیٹھنے کی جگہہ جو مشہور ہی اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اپنے ہاتھہ سے ناپا تو اسکا دور ساٹھہ گز
ہوا - غرض وہ اونٹنی جنگل مین چرا کرتی اور شام کے وقت جو شہر مین آتی - سب شہر والے اپنے برتن لاکے اسکے دودھہ سے بھر لیتے تمام شہر والونکو وہ
کفایت کرتا تھا - ایک مدت اسیطرح گذری ایسے مین اسی قوم کا ایک بدبخت زانی بدکار ناہنجار جسکا نام قذار بن سالف تھا اس اونٹنی کے مار ڈالنے کا عزم کیا اور سات اشقیا کو
اپنے ساتھ لیا - جب وہ اونٹنی شام کے وقت چراگاہ سے پھری ایک تنگ کوچے مین اسکو روک دیا اور ایک تیر اسکی پیشانی پر چلائی اور اسکے سا
رفیق بے توفیق نے چوطرف سے اسکو گھیر لیا وہ اونٹنی باوجود زخمی ہونیکے کسیکو اپنے پاس آنے نہ دیتی جسطرف حملہ کرتی سب کو بھگاتی تھی - آخر وہی

قدار نابکار اسکے پیچھے سے آگرا سکے کونچون پر تروار چلائی۔ جب کونچے کٹ گئے وہ زمین پر گر پڑی پھر اسکے پرزے پرزے کر دئے۔ اور اسکا گوشت تقسیم کرکے اپنے گھر لیگئے۔ اور اسکا بچہ جو پیچھے سے آیا اپنی مان کا یہہ حال دیکھ کے بھاگ کر اسی پہاڑ کے پشتہ پر جا کھڑا۔ صالح علیہ السلام یہہ خبر سنتے ہی افسوس کرتے ہوے نکلے اور فرمایا کہ تم نے بڑا ہی برا کام کیا خدا کے عذاب کو قصد کرکے منگوایا اب چلو تا اسکے بچے کو لے آئین۔ کافرون نے اسبات کو نمانی آخر صالح علیہ السلام مسلمانون کو ہمراہ لیگئے اس بچے نے جو حضرت صالح کو دیکھا تین بار آواز کی۔ اور وہ پشتہ پھٹا اور وہ بچہ اسکے اندر گھس گیا۔ صالح علیہ السلام افسوس کرتے پھرے اور فرمایا کہ اسکے تین آواز کی تعبیر یہہ ہی کہ تم پر عذاب آلہی سے تین دن کی مہلت ہی پہلے دن تمھارے منہہ زرد ہو جاوینگے دوسرے دن سرخ تیسرے دن سیاہ۔ یہہ ماجرا چہارشنبہ کے آخر روز ہوا پنجشنبہ کی صبح کو سب کے منہہ زرد ہوگئے جمعہ کے روز سرخ ہوگئے شنبہ کے دن سیاہ ہوگئے۔ سبکو تشویش تھی کہ کیا ہوتا ہی۔ جب صالح علیہ السلام یہہ قہر کی نشان دیکھے سب مسلمانون کو اپنے ہمراہ لیکے شہر سے نکل گئے۔ اور ان بدبختون نے تدبیر ٹھانی کہ عذاب آلہی یا آسمان سے آویگا جیسے پانی یا پتھر کا برسنا۔ یا زمین سے آویگا جیسے زلزلہ۔ سو اس سے بچاؤ کے لئے ہم اپنے سنگین مکانات مین جو پہاڑ کو تراش کے بنائے ہین گھس جاوین اور دروازنکو بند کرلین یہہ نہین سوجھے کہ خدا کے غضب سے کوئی چیز بھی بچا نہین سکتی۔ پس جبرئیل علیہ السلام بموجب حکم آلہی کے آسمان و زمین کے درمیان ایک بڑی دہشت ناک صورت سے ظاہر ہوے۔ اور ایک ایسی سخت آواز کی کہ پہاڑ جنبش مین آئے اور تند ہوا چلنے لگی۔ سب گھبرا کے سنگین مکانون مین گھس گئے اور دروازے بند کر لئے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے دوسری آواز پہلے سے بھی زیادہ سخت کی۔ اس آواز کے صدمہ سے سب اوندھے منہہ اپنے زانو پر گر پڑے اور انکے پتے پھٹ گئے۔ اور سب واصل جہنم ہوے ان سے ایک بھی نہ بچا۔ صالح علیہ السلام نے مسلمانون کو فرمایا کہ یہہ شہر غضب آلہی کا مورد ہی یہان رہنا مناسب نہین اسکو چھوڑ و مکہ معظمہ کی حرم کا احرام باندہو اور وہین اقامت کرو چنانچہ وے سب مکہ معظمہ مین چلے گئے اور نجات دارین حاصل کی اعاذنا اللہ من غضبہ وعقابہ بحرمت حبیبہ وآلہ واصحابہ۔ اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ثمود کی قوم سے کوئی نہ بچا مگر ایک شخص جسکا نام ابو رغال تھا کسی کام کے واسطے مکہ معظمہ مین آیا تھا سو جب تک حرم شریف کے اندر رہا تب تک عذاب آلہی سے محفوظ رہا۔ جب حرم سے باہر نکلا اور طایف کی طرف چلا اسکی قوم پر جو عذاب آیا تھا یہہ بھی اسی عذاب مین ہلاک ہوا۔ چنانچہ حضرت طایف کی مہم پر جانیکے وقت جب اسکی قبر پر پہنچے۔ اور عادت وہان کے لوگون کی تھی کہ جب اس قبر کے نزدیک پہنچتے تو اسکو سنگسار کرتے تھے۔ تب آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قبر کسکی ہی صحابہ نے عرض کی کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی۔ آپ نے سب قصہ اسکا مفصل فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ اس میری بات کی صداقت کی نشان یہہ ہی کہ اس شخص کی سونیکی چھری اسکے ساتھ دفن ہوئی ہی صحابہ نے جو یہہ کلام سنا تو دوڑے اور اسکی قبر کو تلوارون سے کھودا اور وہ سونیکی چھری اسکی قبر سے نکال لائی اور اسکی قبر کو برابر کردیا۔ اور حضرت غزوہ تبوک کے سفر مین جب شہر حجر کے دروازے پر پہنچے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ تم سے کوئی شخص اس شہر مین نہ اترے مگر یہہ کہ روتا ہوا اور ڈرتا ہوا وہان سے گذرے۔ کیونکہ ان کافرون کے روحین ابھی اس شہر مین عذاب آلہی مین گرفتار ہین جہان خدا کا عذاب اترا ہو اس جگہہ سے دور رہنا ضرور ہی۔ یہہ وہی حدیث ہی جو امام بخاری نے ذکر کی کذا فی تفسیر فتح العزیز

باب الصَّلٰوۃِ فِی الْبِیْعَۃِ

یہہ باب بیان مین جانے ہو نماز کے ہی معبد نصارا مین کہ اسکو کنیسہ بھی کہتے ہین وَقَالَ عُمَرُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ کَنَائِسَکُمْ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِیْلِ الَّتِیْ فِیْهَا الصُّوَرُ اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نہین آتے ہین تمھارے کنیسون مین جو انمین تصویرین ہون بسبب ان صورتون کے مترجم کہتا ہی کہ شرح قسطلانی مین مذکور ہی کہ عبد الرزاق نے طریق سے اسلم کے جو موالی سے عمر رضی اللہ عنہ کے ہی لایا ہی کہ جب عمر فاروق شام کے طرف قدوم لائے تو وہان کے نصارا کے

عمدگون سے ایک شخص نے آپکی ضیافت کا سامان کیا اور تشریف لانے پر باعث ہوا تو اسوقت آپ نے فرمایا کہ ہم تمہارے کنیسون مین نہین آتے ہین بسبب تصویرون کے
انتہی وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ إِلَّا بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ اور تھے ابن عباس کہ نماز پڑھتے نصارا کے معبد مین۔ مگر ان معابد مین کہ جہان
تصویرین ہون مگر حسن بصری نے مکروہ رکھا ہی کیونکہ کنشت شیاطین کی جگہ ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ
يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ
فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ
ام سلمہ نے حضرت سے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو ملک حبش مین دیکھا تھا کہ اسکو کنیسۂ ماریہ کہتے تھے۔ پس بی بی ام سلمہ نے ذکر کیا حضرت سے جو وہان
تصویرین دیکھی تھین حضرت نے فرمایا کہ وہ ایک قوم ہی کہ جب ان مین ایک نیک بندہ یا نیک مرد مرتا یہہ شک راوی کا ہی تو اسکی قبر پر ایک مسجد بناکرتے
اور اسمین تصویر بنایا کرتے ہین اس مرے ہوئے کی شکل پر۔ سو یہہ لوگ بدترین خلق ہین اللہ تعالی کے پاس حضرت عیسی و مریم علیہما السلام کی صورت اس
زمانے مین نصارا مین متعارف ہی ظاہر یہہ ہی کہ اسوقت نہین تھی ورنہ اسکا ذکر کیا جاتا **باب** یہہ باب ترجمہ نہین رکھتا ہی بلکہ بعض روایات
مین لفظ باب ہی ساقط ہی **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ
عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا بی بی عائشہ اور ابن عباس نے کہا ہی کہ جب حضرت پر نازل ہوئی یعنی موت قریب ہوئی۔ تو اپنی چادر شریف چہرہ
مبارک پر ڈالتے۔ پھر جب حرارت ہوتی چادر اٹھاتے۔ اور اس حالت مین فرمایا لعنت ہو اللہ کی یہود و نصارا پر کہ ٹھہرایا انہون نے اپنے انبیا کی قبور کو
مسجدین۔ لوگون نے راوی سے پوچھا کہ حضرت اس حالت مین یون کس لئے فرمایا تو کہا کہ حضرت نے اپنی امت کو تحذیر کی تا اپنی قبر شریف کے ساتھ ایسا نکرین
جیسا یہود و نصارا نے اپنے انبیا و صلحا کے قبور کے ساتھ کرتے ہین نعوذ باللہ منہا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین یہود کے ساتھ
نصارا کا بھی ذکر کیا حالانکہ یہود حضرت موسی کے سوا اور پیغمبرونکو بھی مانتے ہین لیکن نصارا کو نبی ایک ہی اور انکی قبر بھی نہین **جواب** یہہ کہ نصارا کے انبیا
مراد حضرت عیسی کے بزرگ توابع مین چنانچہ مسلم کی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ
یعنے یہود و نصارا اپنے انبیا اور صالحون کی قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرایا ہی۔ یا یہہ وجہ ہی کہ بعض کے پاس عیسی کے حوارین اور مریم بھی نبیون مین داخل
ہین لیکن یہہ مسلم ہیکہ ضمیر فقط یہود کیطرف راجع ہی یا مراد وے انبیا ہین جن پر ایمان لانیکا حکم ہوا ہی جیسے حضرت نوح و ابراہیم وغیرہا **حدثنا**
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ابی ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کرے اللہ تعالی یہود کو
کہ انہون نے اپنے انبیا کے قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرایا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین تخصیص یہود کی اسلئے آئی کہ قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرانا
پہلے ان ہی سے ہوا اور نصارا انکی اتباع کی **باب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

یہہ باب اس بیان مین ہی جو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ٹھہرائی گئی میرے لئے سب زمین سجدہ کہ میرا امتی جہان چاہے نماز پڑھ لے اگلے امتون مین ایسا نہین تھا بلکہ اپنے کنایس اور معابد کے سوائے نماز جایز نہین تھی - اور میرے واسطے زمین پاک کرنیوالی کی گئی یہہ کنایہ ہی تیمم سے - یعنے میرے امتی کو جب پانی پہ قدرت نہو تو وہ وضو اور غسل کی جاے پر تیمم کرلے اس سے پاکی حاصل ہوتی ہی **حدثنا** محمد بن سنان قال حدثنا هشيم قال حدثنا سيار هو ابو الحكم قال حدثنا يزيد الفقير قال حدثنا جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا فايما رجل من امتي ادركته الصلوة فليصل واحلت لي الغنائم وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس كافة واعطيت الشفاعة جابر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزین دی گئین ہین کہ کسی پیغمبر کو میرے آگے نہین دی گئین - مین نے فتح وظفر پایا ہون دشمنون پر رعب سے ایک مہینے کی راہ تک اور کی گئی زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی - جو شخص کہ میری امت سے پاوے اسکو نماز یعنے جہان کہ نماز کا وقت اسکو پاوے تو چاہیئے کہ نماز پڑھ لے - اور حلال کیا گیا میرے واسطے مال غنیمت - اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث تھا اور مین ساری خلق کے طرف مبعوث ہوا ہون - اور مین شفاعت دیا گیا ہون - یہہ پانچ چیزین حضرت کے خصایص شریف سے ہین اس حدیث کی شرح بسط کے ساتھ کتاب التیمم مین گذری ہی **باب** نوم المراة في المسجد یہہ باب عورت کا سونا مسجد مین جایز ہونیکے بیان مین ہی اگر دوسری جگہہ نہ ملے **حدثنا** عبيد بن اسمعيل قال حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة ان وليدة كانت سوداء لحي من العرب فاعتقوها فكانت معهم قالت فخرجت صبية لهم عليها وشاح احمر من سيور قالت فوضعته او وقع منها فمرت به حدياة وهو ملقى فحسبته لحما فخطفته قالت فالتمسوه فلم يجدوه قالت فاتهموني به قالت فطفقوا يفتشون حتى فتشوا قبلها قالت والله اني لقائمة معهم اذ مرت الحدياة فالقته قالت فوقع بينهم قالت فقلت هذا الذي اتهمتموني به زعمتم وانا منه بريئة وهو ذا هو بی بی عایشہ سے روایت ہی کہ عرب سے ایک قوم کی ایک کنیز سیاہ تھی سو اسکو اسکے مالکون نے آزاد کیا تھا وہ انہین کے پاس رہتی تھی - اس کنیز نے کہا کہ اس قوم کی ایک لڑکی باہر آئی جس حال مین کہ اس لڑکی پر ایک حمایل یا مالا سرخ مروارید سے تھا وہ کنیز کہتی ہی کہ اس لڑکی نے وہ زیور ایک جگہہ رکھ دیا یا اس سے گر پڑا پس اسپر ایک چیل گذری اور اسکو گوشت کا ٹکڑا سمجھکے لیگئی پھر وہ کہتی ہی کہ لوگ نے اسکی جستجو کی اور نہ پایا اسکو پھر اسکی دزدی کی تہمت مجھہ پر باندہی بی بی عایشہ کہتے ہین کہ لوگ اسکو ڈہونڈنے لگے یہان تک کہ اسکو برہنہ کرکے بھی دیکھا - وہ بولی قسم ہی اللہ کی مین انکے ساتھ کھڑی تھی ایسے مین یکایک چیل گذری اور وہ حمایل ڈالدی سو انکے درمیان وہ گرا - اور مین نے کہا یہہ وہی چیز ہی کہ جسکی تہمت تم نے مجھ پر باندہی حالانکہ مین اس سے بری ہون قالت فجاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت قالت عائشة رضي الله عنها فكان لها خباء في المسجد او حفش قالت فكانت تاتيني فتحدث عندي قالت فلا تجلس عندي مجلسا الا قالت ويوم الوشاح من تعاجيب ربنا الا انه من بلدة الكفر انجاني قالت عائشة فقلت لها ما شانك لا تقعدين معي مقعدا الا قلت هذا قالت فحدثتني بهذا الحديث بی بی عایشہ کہتی ہین کہ وہ کنیز حضرت کے پاس آئی پھر اسلام لائی پھر بی بی کہتی ہین کہ اس

کنیز کو ایک خیمہ نشین تھا مسجد مین یا چھوٹا خیمہ یہہ شک راوی کا ہی لفظ خباء اور حفش مین بی بی نے کہا یہہ وہ کنیز میرے پاس آتی تھی اور حکایت کرتی تھی
نہین بیٹھتی میرے پاس کسی مجلس مین مگر یہہ کہ کہتی کہ اس حمایل کے روز سے یعنے اس دن جو حمایل مل گیا وہ میرے پروردگار کے عجایب امور سے ہاں مقرر اس
روز اللہ تعالی نے مجھے کافرون کے شر سے نجات دی - بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے کہا کیا حال ہی تیرا اور کیسا تھا وہ حمایل کا روز کہ تو کسی بیٹھنے کی جگہہ
نہین بیٹھتی ہی مگر یہہ بات کہتی ہی - بی بی کہتی ہین کہ جب مین اسطرح پوچھی تب اسنے میرے سے یہہ حدیث کی یعنے یہہ قصہ بیان کیا **باب**
نوم الرجال فی المسجد یہہ باب مسجد مین مردون کے سونیکے جواز کے بیان مین ہی بانگہ خانہ دار ہو قال ابو قلابة عن انس قدم رهط
من عكل على النبي صلى الله عليه وسلم فكانوا في الصفة انس نے کہا کہ ایک جماعت قبیلہ عکل سے حضرت کے جناب فیضمآب مین قدوم
لائی - پس وے مسجد نبوی کے صفہ مین تھے - فقرا و مساکین وہین رہا کرتے تھے وقال عبد الرحمن بن ابی بکر کان اصحاب الصفة فقراء
اور عبد الرحمن بن ابی بکر نے کہا کہ اصحاب صفہ فقرا تھے - صفہ و اصحاب صفہ کا بیان انشاء اللہ تعالی اگلی حدیث کی شرح مین آیگا **حدثنا**
مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع قال اخبرني عبد الله بن عمر انه كان ينام وهو شاب عزب
لا اهل له في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم نافع نے کہا کہ مقرر مجھ کو ابن عمر نے خبر دی کہ وہ خواب کرتا تھا مسجد مین رسول خدا
کے حالانکہ وہ جوان ناکدخدا تھا کہ عورت نہین رکھتا تھا **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال حدثنا عبد العزيز بن ابي حازم
عن ابيه عن سهل بن سعد قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يجد عليا في البيت فقال اين
ابن عمك قالت كان بيني وبينه شيء فغاضبني فخرج فلم يقل عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لانسان انظر اين هو فجاء فقال يا رسول الله هو في المسجد راقد فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع
قد سقط رداؤه عن شقه واصابه تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسحه عنه ويقول قم ابا
تراب قم ابا تراب سہل بن سعد نے کہا کہ حضرت نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف ارزانی فرمائے - پس جناب
مرتضی علی رضی اللہ عنہ کو گھر مین نپایا پس فاطمہ زہرا کو فرمایا کہ تیرا ابن عم کہان ہی تو بی بی نے کہا کہ میرے اور انکے درمیان کچھ کدورت آئی سو مجھ پر غصہ ہو
اور باہر گئے اور میرے پاس قیلولہ نہ کئے تب حضرت نے ایک شخص کو حکم کیا کہ دیکھ کہ وہ کہان ہی پس اس مردنے آکے کہا کہ یا رسول اللہ وہ مسجد مین
سوتے ہین - پھر حضرت تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت علی اپنی پہلو پر لیٹے ہین اور چادر انکے دوش مبارک سے سرکی ہی اور دوش مبارک کو مٹی لگی ہی
حضرت وہ خاک انکے دوش پاک سے جھٹکنے لگے - اور فرمانے لگے کہ اٹھ اے باپ مٹی کے اٹھ اے باپ مٹی کے - جب یہہ کنیت کمال شفقت پر مشعر ہی حضرت
علی اسکو بہت دوست رکھتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب تحفة الاحباب جناب فضیلت مآب مولانا مولوی محمد باقر آگاہ علیہ الرحمہ نے اس کنیت کی
ایک وجہ وجیہہ یہہ لکھا ہی کہ سب اولیا کے سلاسل جب حضرت مرتضی علی کو پہنچتے ہین اور ہمیشہ فیوض اسرار نہانی اسی جناب سے انکو ملتے ہین اور فنا
مین مٹی ضرب المثل ہی یعنے اولیائے کرام مٹی کی صفت اختیار کرتے ہین اور آپ فانی ہوکے ذات حق کے ساتھ باقی ہوتے ہین - پس تراب عبارت ہی
اولیا سے اور انکے باپ حضرت علی ہین اور والد مطلق حقیقت مین ہری - پس قم یا ابا تراب کے یہہ معنے ہوئے کہ اٹھ اے باپ اولیا کے انتہی **حدثنا**
يوسف بن عيسى قال حدثنا ابن فضيل عن ابيه عن ابي حازم عن ابي هريرة قال لقد رايت سبعين من اصحاب

الصفہ

الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا
مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ ابوہریرہ نے کہا کہ مین نے اصحاب صفہ سے ستر شخص کو دیکھا ان سے کوئی
ایسا نہین تھا کہ اسکے بدن پر چادر اور ازار ہو مگر ایک ازار تھی یا ایک کنبل کہ اسکو اپنی گردن پر باندھتا وہ کنبل کسیکو آدھی پنڈری تک پہنچتی اور کسیکو ٹخنون
تک اور اسکے ہر دو طرف کو سجدے مین جانیکے وقت جمع کرتا تا ستر کھل نجاوے۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب کے ساتھ اسطرح ہی کہ اسمین
اصحاب صفہ کا ذکر ہی اور یہ اس صفہ مین رہتے تھے جو داخل مسجد تھا اسمین وے بالضرور سوتے ہونگے **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب تاریخ مدینہ
شیخ دہلوی نے قاضی عیاض علیہ الرحمہ سے نقل کی ہی کہ صفہ بضم صاد و تشدید فا اس جگہہ کو کہتے مین جو پایان مسجد نبوی کے تھی۔ اس مین ایسے فقرا
اور مساکین صحابہ رہا کرتے جو مال و منال اور اہل و عیال نہین رکھتے تھے۔ پس بہ نسبت اس مکان کے انکو اصحاب صفہ کہتے ہین۔ اور زملعی نے لایا ہی کہ
قبلہ تحویل ہونے کے آگے مسجد کے شمال جانب مین تھا اور جب قبلہ کی تحویل ہوئی قبلہ اول کی حایط ویسی رکھہ چھوڑے تا فقرا و مساکین کے رہنے کی جگہہ ہو
اور اصحاب صفہ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی زیادہ۔ یعنے ان سے کسیکی مناکحت یا موت یا مسافرت ہوتی انمین کمی آتی اور جب نئے آتے زیادہ ہوتے۔ اور حافظ
ابونعیم نے حلیہ مین ایک سو سے زیادہ انکے نام رقم کئے ہین۔ اور شب مین انکے سونیکی جگہہ بھی وہی مسجد تھی اسکے سوائے دوسری جگہہ نہین رکھتے تھے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحکم الٰہی کریمہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ انکے ساتھ مجالست خاص اور موانست باختصاص رکھتے تھے
؎ ہلا خوش باش کان سلطان این راہ ٭ بدرویشان و مسکینان سر ہست ٭ اور اکثر اوقات وے اصحاب عالی درجات شدت گرسنگی اور نہایت درماندگی
سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر پڑے رہتے۔ اور آنیوالے ایسا خیال کرتے شاید کہ یہہ دیوانے لوگ ہین۔ اور حضرت انکے
تشریف لاتے اور انکو تسلی دیتے اور فرماتے کہ تم میرے ساتھ ہو۔ اگر تم جانوگے کہ تمہارا مرتبہ خدایتعالی کے پاس کیسا ہی ہر آینہ تم دوست رکھوگے کہ یہہ تمہارا
فقر و فاقہ اور زیادہ ہو اور حضرت کبھی ان سے ایک ایک کو اغنیاے صحابہ کے حوالہ کرتے تا انکے مہمان ہون اور جو باقی رہتے انکو اپنے ساتھ شریک رکھتے۔ اور
صدقات سے جو کہ آتا کل وہ انہین کو دیتے۔ اور جو خاص ہدیہ آتا اس سے بھی انکا حصہ نکالتے اور انکو اضیاف المسلمین کہتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو بھی
اصحاب صفہ سے ہین کہتے ہین کہ بعض اوقات بھوک کی شدت سے مین پتھر اپنے شکم سے باندھتا اور جگر زمین پر مارتا۔ یہان تک کہ ایک روز لوگ گذرنیکی
راہ پر بیٹھا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس راہ سے گذرے مین نے ایک آیت قرآنی تلاوت کی تا میرے حال پر تفقد کرین انھون نے التفات نکی اور گذرا
اسکے بعد ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرا حال دیکھہ کے تبسم کیا اور فرمایا ای ابوہریرہ مین نے کہ لبیک یا رسول اللہ
فرمایا کہ اید ہر آ۔ مین اٹھا اور آپ کے پیچھے چلا اور حجرۂ شریف پر جا پہنچا۔ ایک پیالہ دودھ کا حضرت کی خدمت شریف مین ہدیہ آیا تھا۔ مجکو فرمایا کہ جا
اصحاب صفہ کو بلالے آ۔ مین اپنے دلمین کہا یہہ دودھ کتنا ہی تا اصحاب صفہ کو اسپر دعوت کرین اگر یہہ پیالہ مجھی کو عطا فرماتے مین اسکو نوش کرتا اور ایک
لحظہ آرام پاتا لاکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت کے سوائے جب چارہ نہین ہی۔ اصحاب صفہ کے پاس گیا اور انکو بلالایا وے سب حضرت
کے حجرۂ شریف مین بیٹھے۔ فرمایا ای ابوہریرہ مین کہا لبیک یا رسول اللہ تب حکم ہوا کہ قدح شیر کا لے اور اصحاب صفہ کو دے۔ مین لیا اور دینے
لگا تو ہر ایک صحابی سیری سے نوش کیا۔ اور دودھ بے کم و کاست ویسا ہی باقی رہا۔ پھر وہ پیالہ حضرت کے روبرو رکھا حضرت نے خطبۂ شکر الٰہی پڑھا اور
باقی دودھ جو تھا آپ نوش فرمایا۔ اور اصحاب صفہ کے تکثیر طعام مین بھی دوسرے اوقات حضرت سید کائنات کے معجزات جو ظہور مین آئے ابوہریرہ سے ہی

منقول ہین۔ اور متعدد روایتون مین آیا ہی کہ انصار سے ہر ایک شخص اپنے نخلستان سے ایک خوشہ کہجور کا لے آتا اور وہ خوشے ایک رسی سے باندہکے دو اُسطوانہ مسجد کے درمیان لٹکاتے اور اسکے نیچے اصحاب صفہ کو بٹہلاتے اور لکڑی سے کہجوران خوشون سے گراتے تا وے بے تکلف نوش کرین۔ ایک روز ایک شخص نے ردی کہجور کا خوشہ لا کے لٹکایا۔ حضرت نے اسکو دیکھ کے فرمایا کہ صاحب اس صدقہ کا اگر بہتر خرما لاتا بہتر تہا لاکن اسنے بچایا کہ قیامت کے دن اس خرمے سے کہاوے انتہی اور بعض بزرگون نے لکہا ہی کہ ارباب طریقت جو صوفیہ سے ملقب ہوے انکو صوفیہ کہنے کا یہہ سبب ہی کہ وے اوصاف سے اصحاب صفہ کے متصف ہوے چنانچہ کتاب تعرف مین لاۓ ہین قَالَ قَوْمٌ بِقُرْبِ اَوْصَافِهِمْ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الَّذِيْنَ كَانُوْا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلُبْسِهِمُ الصُّوْفَ وَالصُّوْفُ مِنْ لِبَاسِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَزِيُّ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَقَدْ اَدْرَكْتُ سَبْعِيْنَ بَدْرِيًّا مَا كَانَ لِبَاسُهُمْ اِلَّا الصُّوْفَ فَاَمَّا مَنْ نَسَبَهُمْ اِلَى الصُّفَّةِ وَالصُّوْفِ فَاِنَّهٗ عَبَّرَ عَنْ ظَاهِرِ اَحْوَالِهِمْ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَوْمٌ بِصِفَةِ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا غُرَبَاءَ فُقَرَاءَ مُهَاجِرِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَهَجَرُوا الْاِخْوَانَ وَرَاحُوا الْبِلَادَ وَاَجَاعُوا الْاَكْبَادَ وَاَعْرَوُا الْاَجْسَادَ لَمْ يَاْخُذُوْا مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا لَا يَجُوْزُ تَرْكُهٗ مِنْ سَتْرِ جَوْعَةٍ وَسَتْرِ عَوْرَةٍ وَلَمْ يَلْبَسُوْا لِحُظُوْظِ النَّفْسِ مَا لَانَ مَسُّهٗ وَحَسُنَ مَنْظَرُهٗ وَاِنَّمَا لَبِسُوْا لِسَتْرِ الْعَوْرَةِ فَتَجَزَّوْا بِالْخَشِنِ مِنَ الشَّعْرِ الْغَلِيْظِ مِنَ الصُّوْفِ یعنے ایک قوم کہتی ہی کہ صوفیہ کو صوفیہ جو کہتے ہین سو وہ قرب اوصاف کا سبب ہی اصحاب صفہ کے ساتھ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تہے اور بعضون نے کہا کہ صوفیہ صوف پہننے کا سبب ہی اور صوف انبیاے کرام علیہم السلام کا لباس ہی اور اصحاب صفہ کا شعار۔ اور حسن بصری نے کہا کہ مین نے ستر بدریون کو پایا انکا لباس صوف ہی تہا پس جنہون نے صوفیہ کو صفہ اور صوف کے طرف منسوب کیا ہی مگر انہون نے انکے ظاہر حال سے تعبیر کی۔ حالانکہ صوفیہ اہل صفہ کی صفت پر تہے کہ اصحاب صفہ غربا اور فقرا تہے وطن اور اپنا گہر اور مال اور برادرونکو چہوڑے ہو سفر اختیار کئے ہوے بہوکے اور برہنہ تہے دنیا سے اتنا ہی لیا کرتے کہ جسکا چہوڑنا جایز نہین بہوک دفع کرنے کے لئے سد رمق اور ستر عورت کے لئے کپڑا۔ حظ نفس کے لئے خوشنما اور ملایم کپڑا نہین پہنتے تہے بلکہ ستر ڈہانپنے کے لئے پشمی سخت اور موٹے لباس پر جسکو صوف و کمل کہتے ہین قناعت کرتے تہے

باب الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کوی سفر سے قدوم لاوے تو مسجد مین نماز پڑہنی مستحب ہی وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ اور کہا کعب بن مالک نے کہ تہے پیغمبر خدا جب سفر سے قدوم لاتے پہلے مسجد مین تشریف لاتے اور نماز پڑہتے **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ جابر نے کہا کہ مین حضرت کے پاس آیا جس حال مین کہ آپ مسجد مین تہے مین گمان کرتا ہون کہ وہ وقت چاشت کا تہا یہہ قول راوی کا ہی۔ پہر حضرت نے مجہے حکم کیا کہ دو رکعت نماز پڑہے یہہ نماز سفر سے آنیکی ہی نہ تحیۃ المسجد الیسا ہی کہا امام نووی نے وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ جابر کہتے ہین کہ حضرت پر میرا قرض تہا سو آپ نے اسکو ادا کیا اور اسپر زیادہ کیا - کہتے ہین کہ سفر مین حضرت نے ایک شتر خرید کیا اور اسکی قیمت نہین دی تہی سو ادا کے اور قیمت مقرری سے زیادہ بہی عطا فرمایا دین مین شرط نکرکے ادا کرنیکے وقت کچہ زیادہ دینا درست ہی وہ ربا نہین **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث مین

لفظ

لفظ دین آیا نہ قرض - دین و قرض کا فرق اکثر عوام کو معلوم نہین اسواسطے یہان تفسیر احمدی سے لکھا جاتا ہی والفرق بین القرض والدین ان
القرض یکون بجنسه مثل ان یقرض درهما الا ان لیعطیه درهما عوضه غدا او یقرض شعیر البعطیه مثله ولا یقبل
التاجیل ومعناه اذا وعد الی مسمی معین فله المطالبة قبله - وقد امر الله بالقرض الحسنة ندبا فی اکثر المواضع ومعنی
القرض الحسنة ان لا یطالبه من عند نفسه وان اعطاه المستقرض لا یاخذ علیه زیادة ولا یجر به نفعا وهو
فی معنی التصدق ولهذا قیل القرض سوال والدین ما یکون خلاف الجنس ویکون واجبا فی الذمة ویکون
المطالبة حین الاجل مثل ثمن المبیع ونحوه قرض اور دین مین فرق یہہ ہی کہ قرض بجنسہ ہوتا ہی جیسے اب ایک درہم قرض لیوا اور اسکے
عوض درہم ہی دیوے - یا مثلاً گندم لیوے گندم ہی دیوے اور ایسا لینا اور دینا مدت کو قبول نکرے یعنے ایک مدت کا وعدہ ہو تو وعدے کے آگے
طلب کرنا پہنچتا ہی - اور مقرر اللہ تعالی قرض حسنہ دینے کا اکثر جگہہ حکم فرمایا یہہ حکم استحبابی ہی - اور قرض حسنہ کے یے معنے ہین کہ آپ اسکو طلب نکرے
اور قرض لیا ہوا شخص دیوے تو اسپر زیادہ نہ لیوے اور ایسا قرض جر منفعت نکرے یعنے نفع نہ کھینچے - اور ایسا قرض حسنہ صدقہ کے معنے مین ہی
اسیواسطے کہا گیا ہی کہ قرض سوال ہی اور دین وہ ہی جو خلاف جنس مین ہو اور ذمہ پر واجب ہوتا ہی اور اسکو طلب کرنا وعدے کی مدت پر ہی نہ اسکے آگے
جیسے بیچی ہوئی چیز کی قیمت اور اسکے مانند انتہی پس حضرت نے جو جابر سے شتر خرید فرمایا تھا وہ دین تھا نہ قرض **باب** اذا دخل المسجد
فلیرکع رکعتین یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کوئی تمہارے سے مسجد مین آوے تو چاہیے کہ دو رکعت نماز ادا کرے **حدثنا**
عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عامر بن عبد الله بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادة السلمی
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ابی قتادہ سے مروی
ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی تمہارے سے مسجد مین آوے پس چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑہے بیٹھنے کے آگے - اس نماز کو تحیة المسجد کہتے ہین
اس مکان معظم کی تعظیم کے لئے جو خانہ خدا کے ساتھ موسوم ہی یہہ نماز مشروع ہوئی جیسا کہ طواف کعبہ جو بیت اللہ ہی - ظاہر اس حدیث کا وہ
ہی کہ وقت اس نماز کا مسجد مین بیٹھنے سے آگے ہی جیسا کہ ایک جماعت کثیر اسپر گئی ہی - اور اگر کوئی بیٹھنے کے بعد اسکا تدارک کرے روا نہین ہی
لاکن یہہ قول حدیث صحیح کا مخالف ہی کہ ثبوت کو پہنچا ہی کہ حضرت ایکبار بالاے منبر تھے ایک شخص آیا اور نماز ادا نکر کے بیٹھا تو آپنے اثناے خطبہ جمعہ مین
فرمایا کہ اٹھ دو رکعت نماز پڑھ لے - اور یہہ بھی کہتے ہین کہ مسجد مین داخل ہوے کے بعد فرض و سنت ادا کرنے سے بھی اس نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہی -
مترجم کہتا ہی بخلاف اسکے ایک رکعت سے یا جنازے کی نماز سے یا سجدہ تلاوت و شکر سے نماز تحیة المسجد ادا نہین ہوگی کہ یہی صحیح ہی ہان مسجد الحرام
مین داخل ہونیوالے کو وہ نماز سنت نہین کیونکہ اسکو طواف مین مشغول ہونا چاہیے - اور بھی جب امام فرض مین کھڑا ہو یا موذن اقامت کہہ رہا ہو - یا
کہنے کے قریب ہو یا خطیب منبر پر چڑہنے کے قریب ہو ان سب صورتون مین تحیة المسجد مین مشغول نہووین اور مکروہ وقت مین تحیة المسجد ادا کرنا امام اعظم
اور انکے صاحبین اور امام مالک کے پاس مکروہ ہی لیکن امام شافعی کے پاس مکروہ نہین کذا فی القسطلانی **باب** الحدث فی المسجد یہہ
باب حکم مین حدث کے ہی مسجد مین کہ درپے باؤ رہے وہ ناقض وضو ہی **حدثنا** عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک
عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة تصلی علی احدکم

مَا دَامَ فِی مُصَلَّاہُ الَّذِی صَلّٰی فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ فرشتے دعا کرتے ہین تمہارے اس شخص کے حق مین کہ وہ جب تک اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹھا ہوا ور حدث نکیا ہو یعنے اسکا وضو نہ ٹوٹا ہو - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حال مسجد ہی کے ساتھ مخصوص نہین جس جگہہ مین نماز پڑہے اس دعا کی امید ہی گو کہ امام بخاری نے عنوان مین مسجد کے ساتھ تخصیص کی ہی تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ فرشتے جو دعا کرتے ہین یہہ ہی کہ خدا بخش دے اسکو خدایا رحم کر اسپر **باب** بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ یہہ باب مسجد کی بنا کرنے مین ہی بخاری علیہ الرحمہ نے اس باب مین جو ذکر کرتا ہی مسجد نبوی کی بنا ہی اسیواسطے شارحون نے ترجمہ مین مسجد نبوی کی تخصیص کی ہی - اور اگر ہم اسکو عام تر لیوین اور مسجد نبوی کی سند لاوین گنجایش رکھتی ہی امام بخاری نے اسیطرح بہت جگہہ استدلال کیا ہی جیسا کہ اس کتاب مستطاب کے ماہر پر پوشیدہ نہین وَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ کَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ اور ابو سعید خدری نے کہا کہ سقف مسجد نبوی کا شاخ خرما سے تھا - اگر شاخون مین پتے نرہین اسکو جرید کہتے مین اور اگر بابرگ ہون اسکو سعف کہتے ہین وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَکِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ اور حکم کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی بنا مین اور معمار کو فرمایا کہ عمارت ایسی بنا کہ لوگونکو بارش اور دہوپ سے پناہ ہو وَاِیَّاکَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ اور دور رکھہ اس بات سے کہ رنگین کرے سرخی اور زردی سے - پس فتنہ مین ڈالیگا لوگونکو - کہ اسکے طرف نظر کرین اور اسمین مشغول ہووین اور انکے حضور دل مین خلل آوے - اور لوگ مسجد نبوی کی سند لیکے اور مساجد مین بھی ایسا ہی کرنے لگینگے وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ یَتَبَاھَوْنَ بِھَا ثُمَّ لَا یَعْمُرُوْنَھَا اِلَّا قَلِیْلًا اور انس بن مالک نے کہا کہ فخر و مباہات کرینگے مسجد کی بنا مین اور آباد نکرینگے اسکی عبادت اور ذکر سے مگر تھوڑے لوگ - یہہ ٹکڑا ایک حدیث کا ہی جو ابن خزیمہ نے انس رضی اللہ عنہ سے اپنی صحیح مین لایا ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا قریب ہی کہ میری امت پر ایک زمانہ آویگا کہ لوگ مسجدون پر فخر کرینگے اور عبادت بجا نہ لاینگے مگر تھوڑے لوگ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّھَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منقش و مطلا کرینگے مسجدونکو جیسا کہ یہود و نصارا اپنے معابد کو مزخرف کرتے ہین اور تماشہ گاہ بناتے ہین نعوذ باللہ منہا مترجم کہتا ہی کہ یہہ بھی ایک حدیث کا ٹکڑا ہی کہ ابو داؤد نے جسکی روایت کی ہی وہ یہہ ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ یعنے ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا مین حکم کیا گیا نہین ہون بلند کرنے اور سنوارنے اور نقش و نگار کرنے پر مسجدون کے ابن عباس نے حضرت کے بعد لوگون کی عادت پر نظر کرتے انکے فعل سے خبر دینے کے لئے فرمایا لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری یعنے ہرآینہ منقش اور مطلا کرتے ہو مسجدونکو جیسا کہ مزخرف کیا یہود و نصارا نے - زخرف بضم زا اصل مین طلا اور کسی چیز کے کمال حسن کو کہتے ہین - یعنے مسجدون کو نقش و نگار اور زراندود کرینگے کذا فی اشعۃ اللمعات یہان امام قسطلانی نے لکھا ہی کہ جیسا یہود و نصارا نے اپنے کنیسے اور دکان سنوارے اور کتابونکی تحریف کی اور بدل دیا اور دین کو ضایع کیا اور زخرفات و تزئین مین پڑے نعوذ باللہ من ذلک اور اسکے بعد لکھتا ہی کہ اس حدیث سے مستنبط ہوتا ہی کہ مسجدونکو نقش و نگار کرنا مکروہ ہی - اور کراہت کی علت یہہ ہی کہ مصلی کا دل اسمین مشغول ہوتا ہی یا یہہ ہی کہ مال غیر وجہ مین صرف ہوتا ہی - ہان اگر مساجد کی تعظیم کے لئے اور کفار کی نظر مین مسجد مین محقر ہونیکے واسطے ہو - اور بیت المال جو حق محتاج و مساکین کا ہی اسمین مصروف ہو کچہ مضایقہ نہین پس اسیطرح ذوی الحقوق کی حق تلفی ہو یا موصی نے اپنے مال سے وصیت کی ہو کہ مسجد کی تعمیر و تزئین مین خرچ کرین اسکی وصیت جاری کی جایگی **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ

قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ اَبُوبَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ بَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَاَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا

عبداللہ بن عمر نے نافع کو خبر دی کہ مقرر مسجد نبوی حضرت کے زمانۂ مبارک مین کچی اینٹ سے بنا کی گئی تھی۔ اور اسکا سقف کہجور شاخون سے اور اسکے ستون بھی کہجور کے درخت سے تھے۔ اور ابوبکر صدیق اپنی خلافت مین کچہ اسمین زیادتی نکی۔ اور عمر فاروق اپنی خلافت مین اسکے عرض و طول مین کچہ زیادہ کیا اسی بنیاد پر جو حضرت کے زمانے مین تھی۔ بنا کیا اسکو اینٹ سے اور شاخ کہجور سے۔ اور تازے کئے ستون اسکے جو چوبین تھے۔ اگر تو کہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ اسی بنیاد قدیم پر وہی خرمیکے سقف و ستون پر بنا کی پھر زیادتی کیا ہوئی۔ تو معلوم کیا چاہئے کہ وہ زیادتی بلندی مین ہوگی۔ یا مراد بنیاد سے وہی بنیاد قدیم سے اکثر باقی رہی ہوگی ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ پھر عثمان ذوالنورین اپنی عہد خلافت مین اسکو تغیر دی اور عرض و طول مین بہت بڑہایا اور اسکے دیوارین نقشی پتھر اور گچ سے بنا کین اور اسکو ستون منقش پتھر اور اسکا سقف سال کی لکڑی کا جسکو شمشاد بھی کہتے ہین لگائے امام قسطلانی نے کہا کہ ساج اس لکڑی کو کہتے ہین جو ہند سے لاتے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت کے بعد مسجد نبوی مین جو تغیرات واقع ہوئین اسکا بیان بر سبیل اختصار جو تاریخ مدینہ مین لائے ہین یہہ ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسکے بڑہانے کی فرصت ہوئی یا اسمین انہون نے مصلحت وقت نہ دیکھی ہان بعضے ستون جو گر گئے تھے اسکی جاے پر اسی قسم کے ستون چوبین خرمیکے لگائے۔ اور عمر فاروق نے جب اسباب مین ایک اشارہ پایا تھا سن سترا ہجری مین قبلۂ شام اور مغرب کے جہت مین زیادہ کیا نہ مشرق کے جانب کیونکہ اس جانب مین حجرات ازواج مطہرات کے تھے مسجد کا طول قبلۂ شام سے ایک سے چالیس گز۔ اور عرض مشرق سے مغرب تک ایک سے بیس گز رکھے۔ اور فرمایا کہ اس مسجد شریف کو بڑہانیکے باب مین اگر مجھے حضرت کا حکم نہوا ہوتا مین زیادہ نہ کیا ہوتا۔ اور عمر فاروق کی بنا حضرت کی بنا کی سی ہی تھی کچی اینٹ اور خرمیکے شاخون اور ستون سے نقل ہی کہ حضرت کے عم بزرگوار عباس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے نزدیک تھا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مسجد مسلمانون پر تنگ ہوئی ہی مین چاہتا ہون کہ اسکو کشادہ کردن۔ مسجد کے ایک جانب مین امہات المومنین کے حجرات تھے اور دوسرے طرف آپکا گھر۔ امہات المومنین کے حجرات پر تو مجھے مجال نہین آپکا گھر جس قیمت سے چاہتے ہو فروخت کیجو تا بیت المال سے پہنچا دون۔ یا مدینہ مین تم جہان چاہین ایک گھر خرید کرکے دلوا دون۔ یا مسلمانون پر تصدق کیجئے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان تین کامون مین کوئی کام بھی کر سکتا نہین یہہ مکان حضرت نے میرے لئے جدا کر دیا۔ جب عباس یون بولے۔ تب حضرت عمر نے ابی بن کعب کو اسباب مین حکم ٹھہرایا۔ انہون نے حضرت سے ایک حدیث جو سنی تھی عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچائی وہ حدیث یہہ ہی کہ مین نے حضرت سے سنی ہی کہ فرمائی کہ حق سبحانہ تعالی نے داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے واسطے ایک مکان کی بنا کیجئے تا مجکو وہان یاد کرین۔ تب داؤد علیہ السلام نے حکم الہی سے بیت المقدس کی بنا آغاز کی۔ اسکے ایک جانب مین بنی اسرائیل سے ایک شخص کا گھر تھا۔ داؤد علیہ السلام کے دل مین گذرا کہ وہ گھر اس سے لیوے وحی آئی کہ اے داؤد مین نے تجکو حکم کیا کہ میرے واسطے ایک گھر بنا کر تا اسمین میری عبادت کرین سو تو لوگون کا گھر غصب کرتا ہی اب اسکی عقوبت یہی ہی کہ مین نے اسکی بنا تجہ سے منع کی ہی۔ تب انہون نے التماس کی کہ خداوندا میرے اولاد سے کسیکو مقرر کر تا اسکو تمام کرے۔ پس

سلیمان علیہ السلام نے انکے بعد اسکو تمام کیا - جب ابی ابن کعب نے یہہ حدیث بیان کی عمر فاروق نے پہر عباس سے تعرض نکی - اسکے بعد خود عباس نے کہا
کہ اب مین نے میرے مکان کو مسلمانون پر تصدق کیا - پس عمر فاروق نے اسکو داخل مسجد کیا - اور دوسرا مکان جعفر بن ابی طالب کا عباس کے مکان
کے ہی جانب مین تہا اس سے آدہا گھر لاکھ درہم سے خرید کرکے مسجد شریف مین داخل کیا - اور آدہا گھر جو باقی رہا عثمان ذوالنورین کے وقت
وہ بہی داخل مسجد ہوا - اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بناے مسجد کا ارادہ کیا لوگونکو انکار پیدا ہوا غالبا وہ انکار
پہلی بنا کے توڑنے اور سنگ منقوشہ وغیرہ سے تعمیر کرنیکے سبب سے تہا نہ اصل زیادت پر جیساکہ عمر فاروق نے کی اور اس زیادہ کرنے پر حضرت سے
ایک اشارہ بہی پایا تہا - غرض لاے ہین کہ سن چوبیس ہجری مین جب عثمان رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر بیٹہے جمعہ کے دن لوگون پر جو مسجد تنگ
ہوتی تہی لوگون نے اسکی شکایت لائی تب عثمان ذوالنورین نے اُن صحابہ سے جو اہل فتوی اور اصحاب رائے تہے مشورت کی اور اجماع منعقد
ہوے پر منبر پر سوار ہوے اور اسباب مین ایک خطبہ پڑہا اور حدیث نبوی اور عمر بن الخطاب کے فعل اور صحابہ کے اجماع کو سند کیا - تب لوگون کا رفع
شبہ ہوا - پس معمارون کو بلواکے بناے مسجد آغاز کی اور اپنی ذات سے بہی کام کرتا - بناے اول جو حضرت کے زمانۂ شریف مین ہوئی تہی اور فاروق
اعظم نے جو بڑہایا تہا اسکو منہدم کرکے سنگ منقوش کے ستون اور دیوارین گچ سے محکم کرکے اسکا سقف چوب ساج کا بنوایا - اسکی زیادتی
شمال مسجد سے جو شام کیطرف ہی بیشتر - اور قبلہ و مغرب کے جہت مین کمتر ہوئی - اور جب مشرق کیطرف حجرات شریف تہے ویسا ہی چہوڑ دئے اور اس
تعمیر کی ابتدا شہر ربیع الاول سن انتیس مین اور اسکا اتمام ماہ محرم سن تیس ہجری مین ہوا اور بعضون نے کہا انکی آخر سن خلافت سن پینتیس[۳۵] ہجری مین تمام ہوئی
اور مشہور پہلا ہی قول ہی واللہ اعلم ابن ابی شیبہ سے مروی ہی کہ جب حضرت عثمان مسجد کی تعمیر مین مشغول ہوے کعب احبار کہتے تہے کاش کہ یہہ بنا
تمام نہووے - اور ایک طرف سے اسکو برپا کرین دوسرا طرف گرجاوے - لوگون نے کہا ای ابا اسحق کس لئے یون کہتے ہو آخر تم ہی حدیث کرتے تہے کہ اس
مسجد شریف مین ایک نماز دوسری مسجد مین ہزار نماز سے افضل ہی سواے مسجد حرام کے - کہا ہان اب بہی اسی پر ہون لاکن اس عمارت کے بنا فتنہ آسمان
سے نازل ہونے پر مستعد ہی اسکے اور زمین کے درمیان ایک بلشت سے زیادہ فاصلہ نہین اسکا نزول اسکے تمام ہونے پر موقوف ہی لوگون نے پوچہا وہ
فتنہ کیا ہی کہا قتل اس شیخ کا عثمان بن عفان کے طرف اشارہ کیا بولے کیا آخر انکا قتل عمر بن الخطاب کے قتل کے مانند ہو - کہا بلکہ انکے قتل سے صد ہزار
مرتبہ زیادہ ہی - انکے قتل کے بعد عدن سے روم تک بہی تمام قتل و ہلاک ہوگا - یہہ کعب احبار کا کہنا اس فتنۂ عظیم کے طرف اشارہ ہی کہ جو فتنہ حضرت
عثمان کے قتل کے ساتھ شروع ہوا سو اخیر ریاست بنی امیہ تک باقی رہا - اور اس فتنہ کی بنا بناے مسجد تمام ہونے پر موقوف ہی جو کہا اسکا سبب یہہ ہی
کہ ایک قوم شوم جو حضرت عثمان سے بدی کرنا چاہتے تہے مسجد تمام ہونے پر موقوف رکہے تہے جب مسجد کا کام حسن انصرام کو پہنچا اُنہون نے فتنہ شروع
کیا - یہہ قصہ دراز ہی جاہتا ہی یہہ فقیر حدیقۃ الاحباب مین لایا ہی مطلوب ہو تو اس مین دیکھ لین تیسری زیادتی ولید بن عبد الملک بن مروان کی تہی
اسکے عہد ریاست مین اسکے طرف سے عمر بن عبد العزیز عامل مدینہ تہا سو ولید نے اسکو لکہا کہ مسجد شریف کے حوالی مین جن کے مکانات
ہون اور دے بیچتے ہون تو خرید کرلے اور اگر کوئی بیچنے پر راضی نہو اسکے مکان کو گرادے اور اسکی قیمت اسکو پہنچا دے - اور اگر قیمت نہ لیوے
اسکو فقرا پر صرف کردے اور ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرات بہی داخل مسجد کیجئے - عمر بن العزیز اسکے لکہے موافق عمل کیا - لاتے ہین
کہ جس روز ولید کا یہہ حکم مدینہ مین پہنچا اور حجرات حضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کے گرادئے لوگون مین ایک مصیبت عظیم برپا ہوئی

مدینہ

مدینہ مین کوئی شخص نہین تھا جو گریہ وزاری نکیا ہو۔ سعید بن المسیب کہتا ہی کہ کاشکے حضرت کے حجرات انکے حال پر چھوڑے ہوتے۔ تا لوگ دیکھے ہوتے کہ
حضرت سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کسطرح اس دار فانی مین حیات بسر لیگئے اور گذر کیا۔ ابن زبالہ نے بعض اہل علم سے روایت کی ہی کہ جب ولید
بن عبد الملک حج کے لئے آیا حج کے مناسک ادا کرکے مدینہ مطہرہ آپہنچا اسوقت حسن بن حسن کہ جسکو حسن المثنیٰ کہتے ہین۔ اور آپ کی بی بی فاطمہ
بنت حسین کہ جسکو فاطمہ صغریٰ کہتے ہین اور انکی اولاد امجاد اپنے گھر مین رہتے تھے وہ گھر حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا تھا مسجد کے
ہمسایہ مین باقی رہگیا تھا سو ولید ظالم کو ناگوار ہوا۔ اسیوقت عمر بن عبد العزیز کو بلوا کے زجر کیا کہ کس لئے انکو ابھی وہین چھوڑا اور گھر سے نہین نکالا۔
وہ گھر انسے خرید لیکے داخل مسجد کردے۔ پس حسن المثنیٰ اور انکی بی بی اس گھر سے نکلنے پر راضی نہوے تو اس ظالم نے حکم کیا کہ اگر وے نہ نکلین وہ گھر
ان پر گرادے۔ پھر انکا اسباب انکے بلا رضا گھر سے باہر لانے اور مکان ہدم کرنے لگے۔ آخر ناچار وے اکابر اہلبیت اطہار روز روشن مین مظلوم و مجبور
گھر سے نکلے اور مدینہ طیبہ کے باہر ایک جگہہ اپنی سکونت کے لئے اختیار کی سلام اللہ علیہم وعلیٰ آبائہم اجمعین عمر بن عبد العزیز نے اس گھر کا عوض سات
ہزار دینار دینا چاہا پر حسن المثنیٰ رضی اللہ عنہ نے قبول نکیا اور قسم کھائی کہ وہ پیسے نہ لیوے۔ تب عمر بن عبد العزیز نے یہہ حال ولید کو لکھا تو اسنے حکم
کیا کہ اگر نہ لیوین تو وہ پیسا بیت المال مین داخل کر۔ اور ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کا گھر اسوقت جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اولاد کے ہاتھ
تھا اسمین بھی ایسا ہی نزاع ہوا وے نکلنے پر راضی نہوے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے درعوض ہم پیسا نہ لینگے۔ اسوقت
حجاج بن یوسف ظالم بھی وہین تھا سو کہا کہ گھر ان پر گرادے۔ لاکن جب یہہ خبر ولید کو پہنچی اسنے عمر بن عبد العزیز کو لکھا کہ اولاد عمر بن الخطاب کے
استرضا مین کچھ قصور نکر گھر کی قیمت [illegible] ین پہنچا اگر وے نہ لین انکا اکرام کر اور باقی گھر انکے لئے چھوڑ دے اور مسجد کے طرف انکے لئے ایک دروازہ
بھی رکھ۔ مخفی نرہے۔ بنی امیہ حضرت کے اہلبیت کے سخت دشمن تھے مروان شقی جو بنی امیہ سے تھا حضرت مرتضیٰ علی سے بڑی دشمنی کی ہی یزید پلید
بھی اسی قوم سے تھا یہہ ولید نارشید جو مروان کا پوتا تھا وہی اپنی عداوت آبائی آل رسول واولاد بتول سے جاری رکھی بلکہ بنی امیہ کی ریاست جو
اسی سال تک بہم چلی آئی انکے حکام بد انجام اہلبیت کو ستاتے اور رنج وآزار پہنچاتے ہی آئے۔ ہان ایک عمر بن عبد العزیز جو انسے پانچوان خلیفہ
اور گروہ تابعین سے تھا اپنی عہد حکومت مین عدل وانصاف سے متصف اور اہلبیت رسول کا معتقد اور خدمت گزار ہوا جزاہ اللہ تعالیٰ اسکے بعد
جو خلفا ہوئے اکثر ظالم اور دشمن اہلبیت تھے مگر انسے بعضے اہلبیت کے دوست اور نیک اطوار بھی تھے۔ یہہ فقیر اُن سب کا احوال اور ہر ہر کے
زمانے مین جو علما وفضلا وصوفیہ ہوے انکے اسامی ترجمہ تاریخ الخلفا مین امام سیوطی کے لایا ہی جسکو مطلوب ہو دیکھ لین۔ غرض ولید کے زمانے
مین جو مسجد شریف کی تعمیر ہوئی اسکا طول دوسے گز اور عرض ایک سے سین سٹھ گز کا تھا اسکی تعمیر مین بڑا ہی تکلف کیا سقف اور دیوارین اور
ستون سب کے سب مطلا اور منقش اور مزخرف بنواے۔ اور قیصر روم کو لکھا کہ اس فن کے چالیس استاد رومی اور چالیس قبطی کو بھیجے۔
اسنے اسی ہزار دینار اور زنجیرین اور قندیلین اور چالیس ہزار مثقال طلا اور الوان واسباب انکے ساتھ پیشکش کئے۔ اور محراب جو آج بھی مساجد
مین متعارف ہی اسی سے اسکی بنا ہوئی اسکے آگے نہین تھا لائے ہین کہ جسنے ایک صورت درخت یا نقش بہتر کھینچتا اسکے مزدوری سے زیادہ
تیس درہم انعام دیتا اسکی تعمیر سن اٹھے اسی مین ہوئی اور نود پر ایک مین تمام ہوئی تین سال کام جاری رہا۔ چوتھی زیادتی سن ایک سے ایکسٹھ
مین خلفاے عباسیہ سے وہی عمارت ولید کے تکلف کو بحال رکھ کے مسجد شام کے جہت مین دس استوانہ زیادہ کیا اسکے بعد اور کوئی زیادہ نکیا

مگر بعضوں نے لایا ہی کہ دوسرے دور میں مامون خلیفہ بھی کچہ زیادہ کیا واللہ اعلم **باب** التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ یہہ باب بنا ے مسجد میں یاری اور مدد دینے کے بیان میں ہی وقول اللہ عزوجل مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ اَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللّٰهِ الآیہ اور یہہ باب بیان میں اس قول الٰہی عزوجل کے ہی جو فرمایا درست اور روا نہیں ہی مشرکوں کو یہہ کہ تعمیر کریں مسجدیں اللہ تعالی کے شَاهِدِينَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ اُولٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ وے کافر جو گواہی دیتے ہیں اپنے جانوں پر کفر کی یعنے شرک کی اور تکذیب رسول کی سوانکی عمل حبط ہو چکے بسبب کفر کے اور ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ سوا اسکے نہیں کہ تعمیر کریں مسجدیں خدا تعالی کے مگر وہ شخص جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور قایم رکھے نماز کو اور دیوے زکوۃ کو۔ اور نہ ڈرے مگر اللہ کو فَعَسٰى اُولٰئِكَ اَنْ يَكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ پس قریب ہی یہہ کہ ہوویں یہہ لوگ ہدایت پاے گئے۔ یہاں شارح رح کہتا ہی کہ امام بخاری نے مسجدونکی تعمیر کو مسجد کی بنانے در و دیوار پر حمل کیا ہی۔ اور علمانے کہا ہی کہ از جملہ تعمیر مسجد اسکا آباد رکھنا ہی فرش اور پانی مہیا رکھنا اور ہمیشہ ذکر و عبادت بجالانی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہنی اور مسجد میں علوم دینی کا پڑہنا اور پڑہانا۔ اور مکروہ و ممنوع چیزوں سے اسکو بچانا یہہ سب باتیں تعمیر مسجد میں داخل ہیں۔ مروی ہی کہ حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا کہ میرے گھر زمین پر مسجدیں ہیں اور ان گھروں کی زیارت کرنیوالے وے لوگ ہیں جو انکو آباد رکھیں۔ خوشی اور خنکی ہو اس بندے کو کہ اپنے گھر میں طہارت کرے۔ پھر میری زیارت کرے میرے گھر میں اور حق ہی اسپر کہ جسنے اسکی زیارت کرے تو وہ اپنے زایر کو بزرگی دے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ يُصْلِحُهُ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَيَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ کہا عکرمہ نے کہ کہا ابن عباس نے مجکو اور اپنے پسر علی کو کہ تم ہر دو جاؤ ابی سعید خدری کے پاس جو قدماے صحابہ سے ہی اور حدیث اس سے سنو۔ پس ہم ہر دو گئے اور ناگاہ ابو سعید کو انکے باغ میں پایا کہ اسکو وہ درست کرتے تھے۔ پس اُنہوں نے اپنی چادر لی اور بیٹھا اس طرح پر کہ اپنی پیٹھ اور ہر دو ساق کو جمع کیا چادر سے یا ہر دو ہاتھ سے۔ یعنے کپڑا اپنی پیٹھ پر سے لیکے زانو پر باندہکر یا ہر دو ہاتھ کو زانو پر باندھ کے جو بیٹھتے ہیں اسکو عربی میں احتبا اور ہندی میں پچنگ مارنا کہتے ہیں۔ پس ہمارے سے حدیث کرنی شروع کی یہاں تک کہ مسجد نبوی کے ذکر پر پہنچا۔ سو کہنے لگا کہ تھے ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے۔ اور عمار بن یاسر دو دو اینٹ اٹھاتے تھے سو حضرت نے اسکو دیکھا اور اسکے بدن سے متی جھاڑی۔ اور اس حال میں فرماتے تھے کہ واے عمار کہ ماریگی اسکو ایک گروہ باغیہ۔ بلاویگا اسکو عمار جنت کیطرف یعنے ان چیزوں کیطرف جو دخول جنت کے سبب ہوں۔ اور وے بلاوینگے اسکو دوزخ کیطرف قَالَ يَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ کہا ابو سعید نے کہ تب عمار کہنے لگے میں پناہ چاہتا ہوں اللہ فتنوں سے اور ابتلا سے **مترجم** کہتا ہی کہ عمار اور انکے والد یاسر اور انکی ماں سمیہ قدیم الاسلام اور صحابہ کرام سے ہیں۔ اور اہل اسلام میں عمار کے والدین ابو جہل لعین کے ہاتھ سے کعبۃ اللہ کی دیوار کے پاس شہید ہوے اس امت مرحومہ میں پہلے جنہوں نے شہادت پائی وہی ہیں رضی اللہ تعالی عنہما۔ اور عمار جنگ صفین میں حضرت

علی کے ہمراہ رکاب تھے معاویہ کے لشکروالون نے انکو شہید کیا اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ وہ لشکر باغیہ تھا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے ہی ان لوگونکی بغاوت سے خبر دی تھی۔ عمار کی شہادت کے بعد جب یہہ بات سب پر ظاہر ہوچکی۔ خود معاویہ کے لشکر سے جو لوگ اس حدیث سے آگاہ تھے عمار کی شہادت کے بعد معاویہ کی اتباع سے سرد دل ہوئے بلکہ بعضے پھر گئے اور سمجھ گئے کہ امام بحق اور خلافت کے مستحق حضرت علی ہین معاویہ کا دعوا محض خطا ہی۔ لاکن انکی خطا اجتہادی ہی یا غیر اجتہادی۔ اسباب مین اہل سنت وجماعت نے اختلاف کیا ہی۔ باقی حال جب معاویہ اور انکے وزیر ومشیر عمرو بن عاص حضرت کے صحابہ مین داخل ہین۔ اس جناب کی شرف صحبت پر نظر کرتے انکے ادب کی رعایت امت پر لازم ہی کہ اپنی زبان انکی طعن وتشنیع مین نکھولین اور انکو بدی سے یاد کرین کس لئے کہ بالعموم صحابہ کی خیریت اور عدالت اور امت پر انکے ادب کی رعایت کتاب وسنت سے ثابت ہی۔ چنانچہ کریمۂ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور آیہ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا اور حدیث۔ خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ اور اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ اور حدیث لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ اور اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ اور حدیث وَلَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ ایسے ہی اور بھی آیات واحادیث آئی ہین۔ انسے گیارہ آیتین اور اٹھہ حدیثین مع شرح وتفسیر ہم نے حدیقۃ الاحباب مین لائے ہین۔ وے آیات واحادیث عموماً صحابہ کی خیریت وعدالت اور انکے دخول جنت اور رضوان آلہی کی بشارت پر دال ہین۔ پس صحابہ سے ہر فرد اسمین داخل۔ اور یہہ فضیلت اسکو حاصل ہی لاکن جب وے انبیا وملائکہ کے مانند معصوم نہین بشریت کی راہ کرتے بعضون سے کچھ لغزشین بھی صادر ہوئی ہین۔ لاکن ان لغزشون سے انکے رتبۂ صحبت اور خیریت وعدالت مین خلل نہین آیگا۔ اور روایت حدیث مین سب کے سب سچے اور عدول ہین۔ اور بعضے جو لغزش وخطا کے مصدر ہوئے انکا عدد دس سے کم ہی اور یے عوام صحابہ ہین نہ خواص۔ انکے سوائے سب اصحاب کرام علم وعبادت اور ولایت وکرامت سے ممتاز تھے۔

ہر چند صحابہ معصوم نہین پر اللہ تعالی انکو معاصی سے محفوظ رکھا۔ معاویہ کی خطائے اجتہادی وغیر اجتہادی مین جو علما کا اختلاف آیا ہی۔ انکی طعن وتشنیع سے زبان کو روکنے او باادب رہنے کے لئے خطائے اجتہادی کا سبب درمیان لانے سے صحابیت کا سبب پیش کرنا بہتر ہی۔ کیونکہ اجتہاد کا مرتبہ کچھ صحابیت کے مرتبہ سے زیادہ نہین گو کہ کوئی صحابی درجہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو اسکا بھی حفظ ادب امت پر لازم ہی۔ غیر صحابہ سے جو درجۂ ولایت کو بھی پہنچا ہو۔ شرف صحبت کے لحاظ کرتے ایک ادنی صحابی کے مرتبہ کو پہنچتا نہین۔ صحابی جو حضرت کے جمال مبارک پر ایک نظر کیا اور آپ کی صحبت مین رہا۔ وہ ایک نظر برسون کے ریاضات ومجاہدات سے بہتر ہی کذا فی العوارف۔ پس معاویہ کے باب مین وہی صحابیت کا عذر اتم واعظم ہوگا۔ اور انکے صحابی ہونے مین اختلاف نہین اور مجتہد ہونے مین اختلاف ہی۔ اور اسباب مین انکے اجتہاد کا بحث مفید ہی نہین۔ چنانچہ عارف محقق علامہ مدقق سند العلما والاولیا مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے ایک سایل کے جواب مین لکھا ہی۔ کہ معاویہ کے اجتہاد وغیر اجتہاد مین بحث کرنا کچھ فایدہ نہین دیتا ہی۔ کیونکہ وہ مجتہد ہو تو بھی اس مسئلے مین بالیقین خطا کی ہین۔ کیونکہ نص کے مقابلہ مین اجتہاد کچھ اعتبار نہین رکھتا ہی اب ہم حالت واقعی کی تحقیق کرتے ہین کہ روایتون کے تفحص اور تفتیش کے بعد معلوم ہوتا ہی کہ معاویہ نے آخر عمر مین اجتہاد کا مرتبہ بہم پہنچایا تھا لاکن انہون نے جو علم کا پایہ رکھتے تھے اس سے سب احادیث کا عبور حاصل نہین تھا بخلاف دوسرون کے کہ حضرت کے حضور فیض گنجور مین اجتہاد کامل کا پایہ رکھتے تھے۔ اور حضرت نے انکے اجتہاد کی صحت پر حکم فرماکے انکو فتوے اور تعلیم کی اجازت دی تھی چنانچہ حضرت عمر اور حضرت علی اور جیسے

معاویہ کی خطای اجتہادی و غیر اجتہادی کا فیصلہ

عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور انکے امثال رضی اللہ عنہم پس جسنے معاویہ کے اجتہاد کی نفی کی درست ہی - کیونکہ انکو حضرت کے حضور مین اجتہاد کامل کا مرتبہ حاصل نہین تھا اور حضرت نے کسی مسئلہ مین بھی انکی صحت اجتہاد پر حکم نفرمایا - تا انکا اجتہاد معتبر اور مفتی بہ ہوسکے اور جسنے انکو مجتہد کہا وہ بھی درست ہی کیونکہ معاویہ دوسرے صحابہ سے احادیث کثیر سننے کے سبب سے اپنی آخر عمر مین انکو بعضے فقہ کے مسئلون مین دخل تھا - ابن عباس رضی اللہ عنہ جو فرمایا کہ انہ فقیہ انکے قول کے یہی معنے ہین - اور وہ جماعت جو حضرت علی کی خلافت پر منعقد ہوئی اس سے معاویہ کا خروج بھی کچھ پروا نہین رکھتا ہی کیونکہ اسوقت انکا اجتہاد وہ مرتبہ نہین رکھتا تھا کہ انکو اہل حل وعقد مین شمار کرسکین - اور علاوہ یہہ کہ حضرت علی کی خلافت محققین کے پاس نص سے ثابت ہی اور نص کے مقابلہ مین اجتہاد کو اصلا اعتبار نہین جیسا متعہ کا حلال ہونا جو ابن عباس کیطرف - اور غسل کا واجب نہونا جماع کے بعد انزال نہونیکی صورت مین جو ابن کعب کے طرف منسوب ہی فافہم انتہی

باب الاستعانۃ بالنجار والصناع فی اعواد المنبر والمسجد یہہ باب مدد طلب کرنے مین ہی نجار اور صناع سے منبر کے چوب اور مسجد مین مترجم کہتا ہی کہ یہان حافظ ابن حجر نے ترجمہ مین کہا کہ یہہ لف ونشر مرتب ہی امام بخاری نے جو منبر کے چوب کہا اسکا کام نجار سے متعلق ہی - اور مسجد جو کہا اسکی بنا کا کام صناع سے علاقہ رکھتا ہی کذا فی القسطلانی **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا عبد العزیز قال حدثنی ابو حازم عن سہل قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی امرأۃ مری غلامک النجار یعمل اعوادا اجلس علیہن سہل بن سعد نے کہا کہ حضرت نے ایک عورت انصاریہ کو یہہ پیام کہلا بھیجا کہ اپنے غلام کو جو نجار ہی بول کہ میرے لئے اعواد یعنے منبر بنا وے - جو اعواد سے مرکب ہی تا مین اسپر بیٹھون **حدثنا** خلاد قال حدثنا عبد الواحد بن ایمن عن ابیہ عن جابر ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ الا اجعل لک شیئا تقعد علیہ فان لی غلاما نجارا قال ان شئت فعملت المنبر جابر نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ آیا نہ بنادون آپ کے لئے لکڑی سے ایک ایسی چیز یعنے ایک منبر کہ آپ اسپر بیٹھین مقرر میرا ایک غلام نجار ہی - حضرت نے فرمایا اگر تو چاہتی ہی تو بنوا پس اس عورت نے منبر بنوایا - ان ہر دو حدیثون سے بظاہر ایک خلاف نظر آتا ہی سہل کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خود حضرت اس عورت کو کہلا بھیجا کہ تو اپنے غلام کو بول کہ منبر بنا وے - اور جابر کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس عورت نے حضرت سے اجازت چاہی کہ منبر بنواؤن - ان ہر دو مین وجہ تطبیق یہی ہی کہ یہہ وہی عورت ہی جو پہلے اجازت چاہی - پھر جب اسکے غلام سے سستی ہوئی حضرت نے اسکو یاد دلوایا تا تمام کرے - پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ باب مین ذکر صناع مسجد کا بھی آیا ہی - اور ان ہر دو حدیثون مین فقط نجار اور منبر کا ذکر ہی - کرمانی نے کہا کہ باقی کو قیاس پر چھوڑا - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ صناع اعم ہی نجار سے اور مسجد منبر کو بھی شامل ہی پس منبر کا عمل مسجد کا بھی عمل ہی

باب من بنی مسجدا یہہ باب تفضیلت مین اس شخص کے ہی جو مسجد بنا کی **حدثنا** یحیی بن سلیمان قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی عمرو ان بکیرا حدثہ ان عاصم بن عمر بن قتادۃ حدثہ انہ سمع عبید اللہ الخولانی انہ سمع عثمان بن عفان یقول عند قول الناس فیہ حین بنی مسجد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم اکثرتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بنی مسجدا قال بکیر حسبت انہ قال یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ مقرر عبد اللہ خولانی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا جو کہتے تھے یعنے جناب ذو النورین نے اپنی خلافت مین جب مسجد نبوی کی

بنائی اور اسکے عرض و طول اور بلندی مین زیادتی کی اور اسکے ستون اور دیوارین سب سنگ و چونے سے بنائے - تب بعض لوگون نے اسپر انکار کیا تو وہ کہنے لگے کہ مقرر تم نے مجھپر انکار مین زیادتی کی - تحقیق مین نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ جسنے بنا کرے ایک مسجد - یہان بکیر جو عمرو کا شیخ ہی کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ اسکا شیخ عاصم بن عمر یا عثمان ذو النورین نے کہا - کہ بنا کرنے مین اسکے خدا کی خوشنودی چاہے - یہہ جملہ معترضہ ہی جو درمیان آیا - یعنے جسنے اللہ کی طلب خوشنودی مین ایک مسجد بنا کرے تو اللہ تعالی اسکے واسطے اس مسجد کے مانند ایک مکان بہشت مین بنا کریگا پس مسجد جسقدر کشادہ تر اور محکم تر اور بلند تر ہوگی بہتر ہی - مراد یہہ ہی کہ جزا اُس عمل کی اسکے مانند ہی - پر وہ مکان جنت کیفیت اور کمیت مین اُس عالم کے لایق ہوگا - جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہ بہشت کی ہر چیز ایسی ہوگی کہ نہ کسیکی آنکھین دیکھی اور نہ کسیکے کان سنے اور نہ کسی بشر نے اسکا تصور کیا - اس حدیث کو وہ حدیث منافی نہین جو فرمائے کہ ہر عمل کو اجر اسکے دس مانند ہی

باب یاخذ بنصول النبل اذا مر فی المسجد یہہ باب اس بیان مین ہی کہ لیوے پیکان تیر کی جبکہ گذرے مسجد مین **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا سفیان قال قلت لعمرو اسمعت جابر بن عبد اللہ یقول مر رجل فی المسجد ومعہ سہام فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک بنصالہا قال نعم سفیان نے کہا کہ مین نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ آیا تم نے جابر سے سنا ہی جو کہتے ہین کہ ایک مرد مسجد نبوی مین گذرا اور اسکے پاس تیر تھے سو حضرت نے فرمایا کہ پیکان پکڑ لے تا کسیکو آزار نہ پہنچے - عمرو نے کہا ہان مین نے سنا ہی اور بعض روایات مین قال نعم واقع ہوا - اور سکوت کو اسکے قایم مقام ٹھہرایا جیسا کہ مذہب بخاری کا ہی کہ شیخ کا قول نعم شرط نہین ہی بلکہ ہوشیار ہی سکوت اسکا کافی ہی

باب المرور فی المسجد یہہ باب مسجد مین گذرنیکے بیان مین ہی اگر پیکان ہاتھ مین لیا ہو **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا ابو بردۃ بن عبد اللہ قال سمعت ابا بردۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مر فی شیء من مساجدنا او اسواقنا بنبل فلیاخذ علی نصالہا لا یعقر بکفہ مسلما ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی گذرا ایک مسجد مین ہماری مسجدون یا ہمارے بازارون سے تیر کے ساتھ تو چاہئے کہ اسکے پیکان اپنے ہاتھ مین لے تا کسی مسلمان کو زخمی نکرے

باب انشاد الشعر فی المسجد یہہ باب مسجد مین شعر پڑہنا جایز ہونیکے بیان مین ہی **حدثنا** ابو الیمان الحکم بن نافع قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف انہ سمع حسان بن ثابت الانصاری یستشہد ابا ہریرۃ انشدک اللہ ہل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول اللہ اللہم ایدہ بروح القدس قال ابو ہریرۃ نعم مقرر عبد الرحمن بن عوف نے سنا کہ حسان بن ثابت انصاری نے ابوہریرہ کو گواہ لیا کہ سوگند دیتا ہون مین تجکو خدائے عز وجل کی آیا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی جو فرماتے تھے کہ ای حسان جواب دے رسول خدا کیطرف سے کافرونکو جو آپ کی اور صحابہ کی ہجو کرتے تھے - اور حسان کے حق مین حضرت یہہ دعا کرتے تھے ای پروردگار تو مدد کر حسان کو روح القدس یعنے جبرئیل علیہ السلام سے - پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین شعر کا پڑہنا حسان سے مسجد مین مروی نہین - پس ترجمہ باب کے ساتھ کیا تطبیق ہی جواب یہہ کہ حضرت کا یہہ قول اور یہہ دعا حسان کے حق مین اسبات پر مشعر ہی کہ شعر ایک صفت جمیل ہی حقانیت سے خالی نہین پس پڑہنا اسکا مسجد مین مطلقا ممنوع نہین ہان اگر شعر باطل ہو اور منافی ہو اس کام کا جسکے لئے مسجدون کی بنا ہوا کرتی ہی

پس اسکا پڑہنا حرام ہوگا - اور امام بخاری نے بدء الخلق مین ۲ ہی جواب دیا ہوگا - اور سعید بن المسیب سے مروی ہی کہ حضرت عمر ایک روز مسجد مین گذرے
اسوقت حسان شعر پڑہتے تھے - حضرت عمر انکو سرزنش کی حسان نے کہا کہ اسی مسجد مین مین شعر پڑہتا تہا اور اسوقت تمہارے سے بہتر یعنی جناب
پیغمبر تشریف رکھتے تھے - تب حسان نے ابوہریرہ کیطرف التفات کی اور سوگند دیکے پوچھا کہ مین نے جو بیان کیا سچ یا نہین ابوہریرہ نے کہا ہان
سچ ہی پس اسقدر ترجمہ باب کے ساتھہ موافق ہی مترجم کہتا ہی کہ حضرت سید انام اور آپکے صحابہ کرام کے مبارک زمانے مین حمد و نعت اور اعانت
دین متین اور مذمت کفار و مشرکین مین اکثر صحابہ اشعار بناتے اور پڑہا کرتے تھے - روضۃ الاحباب مین مذکور ہی کہ حضرت کے شاعرون اور خادمون سے
مردون سے ایک سے ساٹھہ پر ہون - اور عورتون سے بارہ تھین اور مدارج النبوہ مین مسطور ہی کہ حضرت کے شعرا جو ملت اسلام سے کفار بدانجام کے
شر کو دفع کرنے اور کافرون کی ہجو مین شعر کہتے تھے انہین سے یہہ تین صحابہ مین حسان بن ثابت و کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ - روایت ہی
کہ حسان کے لئے حضرت مسجد مین ایک منبر رکھواتے حسان اسپر کہڑا ہ کے حضرت کی مدح و نعت اور دشمنونکی ہجو اور مذمت کیا کرتے تھے - اور انکی شان
مین یہہ حدیث فرماے اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَادَامَ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور ایک روایت مین یفاخر آیا ہی
یعنی اللہ تعالی مدد کرتا ہی حسان کی روح قدس سے جب تک وہ تفاخر کرتا ہی رسول خدا سے - اور فرماے کہ حسان کا کلام کافرون کے دل مین تیر سے بھی
زیادہ سخت ہی - اور مروی ہی کہ صلح حدیبیہ کے بعد حضرت مع فوج صحابہ عمرۃ القضا کے لئے جب مکہ معظمہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن رواحہ آپ کے
ناقہ کی مہار پکڑا ہوا یہہ شعر پڑہتا تھا ؎ خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ ٭ اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ عمر فاروق نے کہا ای عبد اللہ
کیا تو حضرت کے حضور مین شعر پڑہتا ہی - حضرت نے فرمایا کہ چہوڑ دے ای عمر کہ اسکی شعر کفار کے دل مین تیر سے بھی جلد اثر کرتی ہی - کہتے ہین کہ حضرت
اگرچہ شعر کہنے سے مبرا تھے اور شعر نہ کہنا آپکا خصیصہ تہا لاکن اچھی شعر کو پسند فرماتے اور اپنی ذات مقدس کی نعت کو کہ بلاشک صدق و حق ہی دوست
رکھتے تھے - روایت ہی کہ کعب بن مالک جب یہہ قصیدہ آپکی حضور اشرف مین پڑہا ؎ بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی الْیَوْمَ مَتْبُوْلُ ٭ حضرت بہت
خوش ہوے اور اپنی چادر شریف اسکو صلہ دی - نقل ہی کہ معاویہ دس ہزار درہم دیکے وہ چادر شریف مانگی پر کعب نے قبول نکیا اور کہا کہ اسباب مین
ایثار نکرونگا رسول خدا کا جامہ اقدس کسیکو نہ دونگا - آخر کعب نے جب رحلت کی معاویہ نے بیس ہزار درہم اسکے وارثون کو دیکے وہ چادر شریف لی
کہتے ہین کہ وہ چادر مبارک سلاطین کے پاس بطن در بطن چلے آئی انتہی اور مسجد مین شعر خوانی جو جایز آئی اس سے اشعار مشروعہ مراد ہی نہ ممنوعہ شیخ
نجیب ضیاء الملۃ والدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آداب المریدین مین لاے ہین وَاَمَّا الْقَصَائِدُ وَالْاَشْعَارُ فَقَدْ سُئِلَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّعْرِ فَقَالَ ھُوَ الْکَلَامُ حَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ فَالْحَسَنُ مَاکَانَ مِنَ الْمَوَاعِظِ وَالْحِکَمِ وَذِکْرِ
آلَاءِ اللّٰہِ وَنَعْمَائِہٖ وَنَعْتِ الصَّالِحِیْنَ وَصِفَۃِ الْمُتَّقِیْنَ فَسَمَاعُہٗ حَلَالٌ وَمَاکَانَ مِنْ ذِکْرِ الْاَطْلَالِ وَالْمَنَازِلِ وَ
الْاَزْمَانِ وَالْاُمَمِ فَسَمَاعُہٗ مُبَاحٌ وَمَاکَانَ مِنْ ھَجْوٍ وَسُخْفٍ فَسَمَاعُہٗ حَرَامٌ یعنی پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعر سے تو فرمایا
کہ وہ ایک کلام ہی اس سے جو نیک ہی سو نیک ہی اور جو بد ہی سو بد ہی - نیک وہی ہی کہ جسمین وعظ اور حکمت کی باتین اور اللہ تعالی کی نعمتین اور صالحین
کی نعت اور متقیونکی صفت مذکور ہو پس اسکا سننا حلال ہی - اور جس مین ذکر ٹیلون اور عمارتون اور زمانون اور اگلے لوگونکے قصونکا ہو اسکا
سننا مباح ہی اور جسمین ہجو اور بد باتین ہون اسکا سننا حرام ہی انتہی اور عینی شرح کنز مین ہی وَاِنْ نَشَدَ شِعْرًا فِیْہِ وَعْظٌ وَحِکْمَۃٌ

۲ جو روایت کی کہ وہ دلالت کرتا ہی کلام حضرت کا [illegible] مسجد مین ہوگا اور حسان مسجد مین [illegible]

فہو

جایز باالاتفاق یعنے جس شعر مین وعظ وحکمت ہو وہ بالاتفاق جایز ہی انتہی اور مولانا خرم علی نے ترجمہ مشارق الانوار کے سات سے بیالیسوین صفحہ مین لکھا ہی کہ معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت ومصلحت پر مشتمل ہو اسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان و بوستان مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا انتہی **باب** اصحاب الحراب فی المسجد یہہ باب حرب کے لوگ مسجد مین آنے اور انکی بازی کرنیکے جواز مین ہی **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابن شہاب قال [2] عن صالح

قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عایشۃ قالت لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی باب حجرتی و الحبشۃ یلعبون فی المسجد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ انظر الی لعبھم بی بی عایشہ نے کہا قسم مین نے ایک روز حضرت کو میرے حجرے کے دروازے پر دیکھا جس حال مین کہ حبشیون نے اپنے ہتھیار واسلحہ کے ساتھ مسجد نبوی مین بازی کرتے تھے۔ اور حضرت نے مجھے اپنی چادر شریف سے پوشیدہ کیا تھا جس حال مین کہ مین انکی بازی کیطرف نظر کرتی تھی وزاد ابراھیم بن المنذر حدثنا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عروۃ عن عایشۃ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحبشۃ یلعبون بحرابھم اور ابراہیم بن منذر نے اپنی روایت مین ہی ایک حراب کا لفظ زیادہ کیا ہی۔ اگر تو کہیگا کہ مسجد مین بازی کرنی کسطرح جایز ہوا تو جواب اسکا یہہ لکھتے ہین کہ حقیقت مین یہہ بازی نہین بلکہ طاعت ہی کیونکہ وہ ہتھیار ونسے ورزش جہاد کفار کے لئے جیساکہ تیراندازی اگرچہ صورت لعب رکھتی ہی اگر کافرون کے ساتھ جنگ کرنیکا ملکہ حاصل ہونیکی نیت ہو تو وہ بھی عبادت ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عورت اجنبی مرد کے طرف نظر کرنی جایز ہی بشرطیکہ اپنی منہہ کو پوشیدہ کیا ہو۔ اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کے حسن خلق اور بی بیون کے ساتھ حسن معاشرت کا اور امت کو تعلیم ہی اس حسن خلق کی کذا قالوا **مترجم** کہتا ہی کہ جب حضرت مدینہ طیبہ کو تشریف لاے تب بی بی عایشہ کی کم عمری تھی حالت لڑکائی مین جب میلان بازی کیطرف ہوتا ہی۔ یہہ بازی جو صورت مین لہو ولعب اور حقیقت مین عبادت ہی اپنی چادر شریف سے پردہ کر کے بتلائے۔ حالانکہ اسوقت گوشہ فرض نہوا تھا۔ اسکے بعد جب گوشہ فرض ہوا بڑا ہی احتیاط مرعی تھا۔ چنانچہ مروی ہی کہ ایک روز عبد اللہ ابن ام مکتوم جو ایک صحابی جلیل القدر اور نابینا تھے حضرت کی خدمت فیضدرجت مین چلے آئے۔ اسوقت حضرت کی زوجہ محترمہ بی بی ام سلمہ حاضر تھین سو پردے مین نہ گئین حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو کس لئے پوشیدہ نہوئی۔ بی بی نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ مجھے دیکھتا ہی۔ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ نہین دیکھتا ہی پر تو اسکو دیکھتی ہی۔ تب بی بی پردے مین گئین احیاء العلوم مین لائے ہین کہ حضرت جناب رسالتمآب نے خاتون جنت بی بی فاطمہ زہرا سے پوچھا کہ عورت کے حق مین کیا شی بہتر ہی۔ بی بی نے کہا بہتر یہہ ہی کہ وہ نہ اجنبی مرد کی صورت دیکھے۔ اور نہ بیگانہ مرد اسکا منہہ دیکھے۔ حضرت نے یہہ بات سنکر بہت خوش ہوے اور بی بی کو اپنے گلے لگایا۔ اور فرمایا ذریۃ بعضھا من بعض حضرت کے صحابہ دیوار کے سوراخون کو بند کر دیتے تھے تا عورت کی نظر باہر نہ پڑے۔ حضرت کے زمانے مین عورات جمعہ اور جماعت مین حاضر ہوتی تھین صحابہ کے زمانے مین یہہ دستور موقوف ہوا۔ پر بوڑھی عورتین جاتی تھین اور اس زمانے مین انکا جانا بھی درست نہین انتہی **باب** ذکر البیع والشراء علی المنبر فی المسجد یہہ باب ذکر مین خرید و فروخت کرنیکے ہی منبر پر مسجد مین۔ یعنے خرید و فروخت کا ذکر یا لفظ جنس حاضر کرنیکے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن یحیی عن عمرۃ عن عایشۃ قالت اتتھا بریرۃ

تَسْئَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ وَقَالَ اَهْلُهَا اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتِهَا
مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَكَّرَتْهُ
ذٰلِكَ فَقَالَ اِبْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ
سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ
كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ بی بی عایشہ سے روایت
ہی کہ بریرہ جو ایک جماعت کی کنیز تھی اور انہنے اسکو مکاتبہ کیا تھا۔ مکاتب اسکو کہتے ہین کہ اسکے مالک نے لکھہ دیا ہو کہ اسقدر پیسے تو لادیوے
تو آزاد ہی بریرہ کو جب اسکے مالکون نے مکاتبہ کیا کتابت کے پیسون سے کچہ اسپر باقی تھے سو اسنے بی بی عایشہ کی خدمت مین آئی اور سوال کیا تو
بی بی نے فرمایا کہ اگر باقی پیسے تو چاہتی ہی تو مین دیتی ہون پر ولا مجکو ہو نہ تیرے موالی کو۔ اور اسکے موالی نے بی بی عایشہ سے کہا اگر آپ چاہین
بریرہ کو پیسے دین اور اگر نچاہین ندین۔ اور سفیان نے ایکبار اس حدیث کو اس لفظ سے کہا یعنے جاے پر اعطیتہا کے اعتقہا کہا یعنے اگر آپ
چاہین اسکو آزاد کرین پر ولا ہمکو ہو۔ پس جب رسول خدا تشریف لاے تو مین نے اسکا ذکر کیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسکو خرید کر اور آزاد کر دے
مقرر ولا اسکو ہی جسنے اسکو آزاد کیا۔ پھر حضرت کھڑے رہے منبر پر۔ اور سفیان نے ایکبار اس حدیث کی روایت مین قام کی جاے فصعد کہا
یعنے سوار ہوے منبر پر۔ پس فرمایا کہ کیا ہوا لوگونکو کہ خرید و فروخت مین ایسی شرطین کرتے ہین کہ وے شرطین کتاب اللہ مین نہین اور جسنے ایسی
شرط کرے جو کتاب اللہ مین نہین تو اسکو اسکا استحقاق نہین پہنچتا ہی اگرچہ شرط کرے سو بار **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کے
حدیث کا بھی یہی حکم ہی بحکم قولہ تعالی وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنے جو کچہ حکم کرے تمکو رسول پس لو اسکو قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَعَبْدُ
الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ نَحْوَهٗ امام بخاری نے کہا کہ علی بن مدینی نے میرے سے کہا کہ یحیی اور عبد الوہاب ہر دو نے یحیی بن سعید
انصاری سے اور وہ عمرہ سے روایت کی اس حدیث کے مانند از روے معنے کے وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ يَحْيٰى سَمِعْتُ
عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ اور جعفر نے لفظ سماع سے روایت کی وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ
صَعِدَ الْمِنْبَرَ اور روایت کیا امام مالک نے یحیی سے اور وہ عمرہ سے قصہ بریرہ کو اور اس مین ذکر نکیا کہ حضرت سوار ہوے منبر پر اور
سند کی حدیث کی بی بی عایشہ سے ساتھ

بَاب التَّقَاضِيْ وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

یہہ باب بیان مین تقاضا کرنے دین
در حکم میں مطالبہ اور تقاضا لازم کرنے مین ہی قرض خواہی کے لئے بیچ مسجد کے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ
حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ
هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ روایت ہی کعب بن مالک سے جو مشاہیر
شعرا سے تھا مقرر اسنے اپنا دین ابن ابی حدرد سے طلب کیا مسجد نبوی مین پس ہر دو کے آوازین بلند ہوئین یہان تک کہ حضرت نے سنے

جس حال مین کہ آپ اپنے گھر مین تھے - پھر انکے طرف تشریف لاے یہان تک کہ پردہ حجرے کا اٹھایا - پس ندا کی یا کعب سنے کہا لبیک یا رسول اللہ
تب فرمایا اس دین کو چھوڑ دے یا اسکے طرف اشارہ کیا یعنے آدھا چھوڑ دے - کعب نے کہا کہ ایسا ہی کیا یعنے آدھا چھوڑ دیا یا رسول اللہ اور ابن
ابی حدرد کو فرمایا کہ وہ آدھا دین ادا کردے **باب** كنس المسجد والتقاط الخرق والقذى والعيدان منه یہہ باب مسجد کو
جاروب دینے اور چیندیان اور چرک اور خس وخاشاک اس سے دور کرنیکے بیان مین ہی **حدثنا** سليمان بن حرب قال حدثنا
حماد بن زيد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة ان رجلا اسود او امرأة سوداء كان يقم المسجد (كانت تقم)
فمات فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عنه فقالوا مات فقال افلا كنتم اذنتموني به دلوني على قبره او قال على (فماتت)
قبرها فاتى قبره فصلى عليها ابوہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر ایک مرد سیاہ یا زن سیاہ مسجد کو جاروب دیا کرتی سو موا یا موئی وہ عورت -
پس حضرت نے اسکا حال دریافت کیا تو لوگون نے کہا کہ وہ مرد موا یا وہ عورت موئی - آپ نے فرمایا پھر کس لئے تم اسکی موت سے مجھے آگاہ نکیا تا مین
اسپر نماز پڑہا ہوتا - امام بخاری نے باب الجنائز مین لایا ہی کہ صحابہ کم آئے اسبات پر اور راضی ہوے حضرت کی تصدیع پر کہ وہ رات کو موا تھا -
آپ نے فرمایا کہ اس مرد یا اس عورت کی قبر بتلاؤ صحابہ نے بتلایا آپ نے اسکی قبر پر نماز پڑہی **باب** تحريم تجارة الخمر في
المسجد یہہ باب شراب کی تجارت مسجد مین حرام ہونیکے بیان مین **حدثنا** عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن مسلم
عن مسروق عن عائشة قالت لما انزل الايات من سورة البقرة في الربوا خرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم الى المسجد فقرأهن على الناس ثم حرم تجارة الخمر بی بی عائشہ نے کہا کہ سورہ بقر کی آیتین جو سود حرام ہونیکے بیان مین
مین جب شرف نزول پائین - حضرت مسجد کیطرف تشریف لاے اور وے آیتین لوگون پر پڑہین - پھر شراب کی تجارت حرام کی - ظاہر سوق
اس کلام کا یہہ ہی کہ تحریم خمر کی سود کی تحریم کے بعد ہی حالانکہ خمر کی تحریم سود کی تحریم سے ایک مدت آگے ہی - گویا ایک مصلحت کے لئے جو سوقت
رودلی تھی حضرت نے تحریم خمر کا اعادہ کیا - اور اگر کہین کہ نفس خمر کی تحریم اس سے آگے تھی اور اسکی تجارت کی تحریم اسوقت ہوئی یہہ بھی دور نہین
باب الخدم للمسجد یہہ باب مسجد کے لئے خدام لینے کے بیان مین ہی - وقال ابن عباس نذرت لك ما في بطني
محررا للمسجد يخدمه ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا کہ عمران کی بی بی حنہ نے کہا مین نے نذر کی تیرے واسطے یا اللہ اس بچے کو جو میرے
شکم مین ہی جس حال مین کہ آزاد ہی - عمران کی بی بی نے اس آزادی سے مسجد کی خدمت کا ارادہ کیا کہ وہ مسجد کی ہی خدمت کرے اور اسکو دوسرے
کام مین مشغول نکرون یہہ آزادی مجاز کے معنے مین ہی - اور ہوسکے کہ اس شریعت مین اسکو سوائے خدمت مسجد کے دوسرا کام روا نہو گا **حدثنا**
احمد بن واقد قال حدثنا حماد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة ان امرأة او رجلا تقم المسجد ولا اراه الا
امرأة فذكر حديث النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى على قبره ابوہریرہ سے روایت ہی کہ مقرر ایک عورت یا ایک مرد مسجد
جاروب دیتے تھے مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہہ کہ وہ عورت تھی - پس ابوہریرہ نے حضرت کی حدیث کا ذکر کیا جو اسکی قبر پر نماز پڑہی **باب**
الاسير او الغريم يربط في المسجد یہہ باب حکم اسیر اور قرضدار کے ہی جس حال مین کہ وے باندہے جاوین مسجد مین **حدثنا**
اسحق بن ابراهيم قال حدثنا روح و محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة عن النبي صلى

الله علیه وسلم قال ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحة او قال کلمة نحوها لیقطع علی الصلوة فامکننی الله منه
واردت ان اربطه الی ساریة من سواری المسجد حتی تصبحوا وتنظروا الیه کلکم فذکرت قول اخی سلیمان
ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا ناگاہ آج کی شب ایک جن متعرض ہوا یعنے میرے پاس آیا تا مجھ پر نماز قطع کرے اور وسوسہ ڈالے نماز مین
پس اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی یعنے اسکو دفع کرنے پر قادر کیا اور مین چاہا کہ اس جن کو مسجد کے ایک ستون سے باندھون یہان تک کہ تم
صبح کرو اور اسکی طرف نظر کرو تم سب - پھر مین میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کا قول یاد کیا جو خدا تعالی سے چاہا ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا
ہی رب اغفر لی وهب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے ای رب میرے بخش مجھے اور دے مجھے ایک حکومت اور سلطنت کہ میرے
بعد کسیکو نہ دیوے قال روح فرده خاسئا روح نے کہا پس مردود کیا حضرت نے اس جن کو جس حال مین کہ وہ راندہ گیا - امام بخاری کا مقصود
یہہ ہی کہ روح اس زیادتی مین متفرد ہی محمد بن جعفر نے اسکی روایت نکی ہی **باب** الاغتسال اذا اسلم وربط الاسیر ایضا فی
المسجد یہہ باب بیان مین غسل کرنے کافر کے ہی جب اسلام لاوے - اور بیان مین باندھنے اسیر کے ہی مسجد مین وکان شریح یامر الغریم
ان یحبس الی ساریة المسجد اور تھے شریح کہ حکم کرتے مقروض کو کہ وہ باندھا جاوے ستون مسجد سے **حدثنا** عبد الله بن
یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنی سعید بن ابی سعید انه سمع ابا هریرة قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم
خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال فربطوه بساریة من سواری المسجد فخرج
الیه النبی صلی الله علیه وسلم فقال اطلقوا ثمامة فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد
فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے ایک لشکر نجد کیطرف بھیجا جو عراق کیطرف ہی پس
قبیلہ بنی حنیفہ سے ایک مرد کو لے آئے اسکا نام ثمامہ بن اثال تھا حضرت کے حکم سے لوگون نے اسکو مسجد کے ایک ستون سے باندھا - پھر حضرت اس مرد کیطرف
تشریف لائے - اور فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو - پھر ثمامہ ایک باغ کیطرف گیا جو مسجد کے نزدیک تھا اور غسل کیا پھر مسجد مین آیا - اور کہا گواہی دیتا ہون مین
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ - اور محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ بیان کافر مسلمان ہونیکے وقت غسل کرنیکی مشروعیت معلوم ہوئی اور
امام احمد نے اسکو واجب کہا ہی قسطلانی **باب** الخیمة فی المسجد للمرضی وغیرهم یہہ باب مسجد مین بیمارون اور غیر بیمارون کیلئے
خیمہ کھڑے کرنیکے بیان مین ہی **حدثنا** زکریا بن یحیی قال حدثنا عبد الله بن نمیر قال حدثنا هشام عن ابیه
عن عائشة قالت اصیب سعد یوم الخندق فی الاکحل فضرب النبی صلی الله علیه وسلم خیمة فی المسجد لیعوده
من قریب فلم یرعهم وفی المسجد خیمة من بنی غفار الا الدم یسیل الیهم فقالوا یا اهل الخیمة ما هذا الذی یاتینا
من قبلکم فاذا سعد یغذو جرحه دما فمات فیها بی بی عائشہ نے کہا کہ غزوہ خندق کے روز سعد رضی اللہ عنہ کو ایک تیر کا زخم
لگا اکحل مین جو ایک رگ ہی وسط ذراع مین کہ اسکو رگ حیات کہتے ہین - پس حضرت نے انکے لئے مسجد مین یک خیمہ نصب کروایا تا انکی عیادت
کرین نزدیک سے - اور سعد لوگونکو ہول اور درد مین نہ ڈالے حالانکہ مسجد مین قبیلہ بنی غفار کا ایک خیمہ کھڑا تھا - پس لوگونکو فزع مین نہ ڈالا مگر خون
انکے زخم کا جو اس قبیلہ کیطرف سیلان کرتا تھا - پس انہون نے کہا کہ ای سعد کے خیمہ والو کیا ہی یہہ خون جو تمہارے خیمہ سے ہمارے طرف آتا ہی

نخل

سوناگاہ انہون نے دیکھا کہ سعد زخمی ہی - اور انکے زخم سے خون سیلان کرتا ہی - پس سعد نے اسی جراحت سے رحلت کی - اور بعض روایات مین یہان کی
جاے پر فیہا آیا ہی یعنے اسی خیمہ مین رحلت کی **باب** ادخال البعیر فی المسجد للعلة یہہ باب اونٹ کو مسجد مین لانیکے
جواز مین ہی کسی علت سے یعنے بیماری وغیرہ کے سبب سے وقال ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعیر و ابن عباس نے
کہا کہ حضرت نے اپنے اونٹ پر سوار رہ کے کعبۃ اللہ کا طواف کیا - یہہ طواف حجۃ الوداع مین تھا لوگونکی تعلیم کے لئے **حدثنا**
عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل بن عروة عن زینب بنت ابی سلمة
عن ام سلمة قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی قال طوفی من وراء الناس وانت
راکبة فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت یقرأ بالطور وکتاب مسطور ام سلمہ
نے کہا کہ مین نے اپنا درد وافسوس حضرت کیطرف ظاہر کیا اور کہا کہ مین بیمار ہون طاقت نہین رکھتی ہون کہ پیادہ طواف کرون تو فرمایا کہ تو لوگونکے
پیچھے سے طواف کر جس حال مین کہ تو سوار ہے - پھر مین نے طواف کیا اور حضرت بیت اللہ کے پہلو مین یعنے بیت اللہ کے نزدیک نماز پڑہتے تھے
جس حال مین کہ سورۂ طور پڑہتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کا وہ ناقہ تعلیم یافتہ تھا کہ سواری کے وقت بول وبراز نہین کرتا تھا
باب یہہ باب ترجمہ نہین رکھتا ہی **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا معاذ بن ہشام قال حدثنی
ابی عن قتادة قال حدثنا انس ان رجلین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرجا من عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم احدہما عباد بن بشر واحسب الثانی اسید بن حضیر فی لیلة مظلمة ومعہما مثل المصباحین
یضیئان بین ایدیہما فلما افترقا صار مع کل واحد منہما واحد حتی اتی اہلہ انس بن مالک نے حدیث کی کہ مقرر
دو مرد حضرت کے یارون سے آپکے پاس سے نکلے اندہیری شب مین - بعض روایات مین آیا ہی کہ انسے ایک عباد بن بشر ہی - راوی کہتا ہی
کہ مین گمان کرتا ہون کہ دوسرا اسید بن حضیر ہی - سو ان ہر دو کے ساتھ دو چراغ کے مانند تھے کہ انکے آگے روشن تھے - پس جب وے ہر دو جدا ہوے
ان سے ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ ہوا - یہان تک کہ وہ اپنے گھر آیا - جاننا چاہیے کہ امام بخاری نے اس باب کو اس حدیث کے ساتھ احکام
مسجد کے ابواب مین لایا - گویا اشارہ کیا کہ مسجد جو مورد برکات اور مصدر انوار فیوض الہی ہی سو ان دونون نے مسجد مین حضرت کی صحبت شریف
سے ہوے انوار حاصل کئے تھے یہہ صحابہ کی کرامت حضرت جناب رسالت کے معجزات سے ہی - اور وہ جو حدیث شریف مین ہی کہ بشر المشائین
فی ظلم اللیل الی المساجد بالنور التام یوم القیمة یعنے بشارت دے جانیوالون کو اندہیری رات مین مسجدونکی طرف - نور کامل کے
ساتھ قیامت کے دن - سو اللہ تعالی نے دنیا مین بھی ان پر ظاہر کیا جل شانہ وعم احسانہ **باب** الخوخة والممر فی المسجد
یہہ باب مسجد مین دریچہ چھوڑنے اور مسجد مین گذرنیکے بیان مین ہی - حضرت کے صحابہ کہ جن کے گھر مسجد کے ہمسایہ مین تھے دریچے رکھے تھے
تا جماعت کے احوال پر اور نماز کی آمادگی پر مطلع ہون - اور بعض اصحاب دروازے رکھے تھے کہ آنے اور جانیکے وقت مسجد مین سے گذرتے تھے
پس وحی آئی کہ سب دریچے اور دروازے بند کردین - مگر ان سے بعض مستثنی ہوے **حدثنا** محمد بن سنان قال حدثنا
فلیح قال حدثنا ابو النضر عن عبید بن حنین عن بسر بن سعید عن ابی سعید الخدری قال خطب النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكَى اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت نے خطبہ پڑہا پس فرمایا کہ مقرر اللہ نے ایک بندے کو اختیار دیا درمیان دنیا کے اور اس چیز کے جو نزدیک اللہ تعالی کے ہی نعمتون سے آخرت کے اور قرب خاص سے رب العزت کے پس ابوبکر صدیق رونے لگے تو مین نے اپنے دلمین کہا کہ کیا چیز رولاتی ہی اس شیخ کو اسبات سے اگر اللہ تعالی کسی ایک بندے کو مختار کیا درمیان دنیا کے اور اس چیز کے جو نزدیک اللہ تعالی کے ہی - پس اختیار کیا اس بندے نے اس چیز کو جو اللہ تعالی کے نزدیک ہی - ابوسعید نے نہین پایا کہ اسبات پر رو دینگا کیا سبب ہی پس وہ بندہ مختار حضرت سید الابرار تھے - اور ابوبکر صدیق ہم سب سے دانا تر تھے - یعنے انہون نے سمجھا کہ حضرت نے اپنی رحلت سے خبر دی - پس حضرت نے صدیق اکبر کی تسلی کے لئے کمال خصوصیت ظاہر کرکے فرمایا ای ابوبکر گریہ نہ کیجئے - مقرر سب لوگون سے زیادہ نفس و مال جو مجھہ پر بذل کیا ابوبکر ہی وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ اگر مین اپنی امت سے کسیکو خلیل یعنے دوست پکڑا ہوتا تو البتہ ابوبکر کو خلیل لیا ہوتا - خلت معنے مین صفاے مودت کے ہی جو اسرار پذیر ہو - اور وہ مرتبہ محبت سے برتر ہی - اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ خلیل اسکو کہتے ہین کہ خلیل کے سوا غیر کو دلمین گنجایش نہو - جب حضرت کے مبارک دل مین محبت اور خلت حق تعالی کی بھری ہوئی تھی اللہ تعالی کے سوا دوسرے کو خلیل لینے کی گنجایش نہین تھی - اگر تو کہیگا کہ اس تعریف سے لازم آتا ہی کہ حضرت کو محبت قلبی بھی دوسرے کے ساتھ نہو - تو ہم کہتے ہین کہ محبت تعلق قلب کا محبوب کے ساتھ ہی - پس تعلق اور ہی - اور ایک چیز دل مین بہر ہوجانا اور ہی - اور انکے حضرت کی محبت ماسوا کے ساتھ بھی محض اللہ ہی کے واسطے تھی - پس یہہ محبت بھی محبت حق کی فرع ہی فافہم وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ ولیکن مجھے ابوبکر کے ساتھ اسلامی برادری اور دوستی ہی دوسرون سے زیادہ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ باقی نرہے مسجد مین کسیکا دروازہ مگر یہہ کہ وہ بند کیا جاوے مگر دروازہ ابوبکر کا **مترجم** کہتا ہی کہ مدارج النبوہ کے آٹھوین باب مین لایا ہی کہ حضرت ابراہیم اور ہمارے پیغمبر کریم علیہما الصلوۃ والتسلیم کا تسمیہ خلیل کے ساتھ بسبب اللہ ہی کے طرف بکلی متوجہ ہونے اور اپنے حوایج اللہ ہی کے طرف سونپ دینے - اور ماسوی سے بالکل انقطاع کرنے اور اسباب و وسایط نظر سے گرا دینے - اور اللہ ہی کے ساتھ زیادہ خصوصیت رکھنے اور حق تعالی کے الطاف خفی ان پر مبذول ہونے اور اسرار الہی اور مکنون غیب اور معرفت بواطن مین آنے اور حق تعالی انکے قلوب کو مصفا کرنے ہیچ ماسوی سے تا غیر کی محبت انکے دل مین راہ نپاوے - اور بعضون نے کہا کہ خلیل وہ ہی کہ ماسوی اللہ اسکے دل مین نسماوے - انکے پاس یہی معنے ہین حدیث لوکنت متخذا خلیلا الخ کے ان سب کو ذکر کیا ہی قاضی عیاض نے اور مشترک کیا ہی خلت کو درمیان سید المرسلین اور ابراہیم علیہما الصلوۃ والسلام کے - اور بالضرور یہہ صفتین جو خلت کے معنے مین مذکور ہوئین باوجود اشتراک جناب سید الانبیا کی ذات مبارک مین عظیم تر اور قوی تر اور کامل تر ہونگے بسبب آپکی فضیلت کے جیسا کہ نبوت و رسالت مین ہی - اور اسکے خواص و لوازم سب انبیا و مرسلین مین مشترک مین وَلٰكِنْ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ پھر قاضی عیاض نے کہا اختلاف کیا ہی علما نے ارباب قلوب سے کہ درجہ خلت کا ارفع ہی

یا درجہ محبت کا - سو بعضون نے ہر دو کو برابر کہا - پس نہوگا حبیب مگر خلیل اور نہوگا خلیل مگر حبیب - لاکن ابراہیم علیہ السلام خلت کے ساتھ مخصوص ہوے
اور حضرت محبت کے ساتھ - یعنے تخصیص ذکر مین اور تسمیہ ہی نہ در حقیقت اور اتفاقی ہی - حالانکہ اطلاق خلیل کا حضرت پر بھی آیا ہی پس تخصیص نہ ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ درجہ خلت کا ارفع واتم ہی اور احتجاج کیا ہی حضرت کے قول سے جو فرمایا ہی لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ پس حضرت
نے خلیل نہین پکڑا غیر کو - اور حالانکہ اطلاق محبت کا جناب فاطمہ زہرا اور انکی اولاد اور اسامہ وغیرہم پر بھی آیا ہی - اور اکثر علما نے درجہ محبت کو
خلت سے ارفع ٹھہرایا ہی - کس لیئے کہ درجہ حبیب کا جو ہمارے پیغمبر جلیل القدر ہین درجہ خلیل علیہ السلام سے ارفع ہی - اور اصل محبت میل ہی طرف اس چیز
کے جو محب کی موافق ہو - لاکن یہہ بات اسکے حق مین صحیح ہی کہ میل اس سے اور انتفاع بوفق ہو - اور یہہ درجہ مخلوق کا ہی لاکن خالق تعالی جلشانہ
اغراض سے منزہ ہی - پس محبت اسکی بندے کے ساتھ کہ اسکو سعادت اور عصمت نصیب کرے اور اپنے قرب اور افاضہ رحمت کی توفیق اور اسکے
اسباب مہیا کردے - اسکا نہایت کشف حجب ہی اسکے قلب سے تا اپنے قلب سے اسکو دیکھے اور اپنی بصیرت سے اسکے طرف نظر کرے جیساکہ حدیث
قدسی مین آیا ہی فَإِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ الخ انتہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَاْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ
النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا
وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ ابن عباس نے کہا کہ حضرت باہر تشریف
لاے اس بیماری مین جو دنیا سے سدہارے جس حال مین کہ سر مبارک پر کپڑے سے عصابہ باندہے تھے - پس منبر پر تشریف رکھے اور اللہ تعالی
کی حمد وثنا کی - پہر فرمایا کہ بتحقیق نہین ہی لوگون سے کوئی مجہپر زیادہ اپنا جان ومال بیچنے مین ابو بکر بن ابی قحافہ سے - یعنے ابو بکر اسباب مین سب سے
زیادہ ہی اور اگر مین ہوتا کہ لوگون سے کسیکو خلیل پکڑتا - البتہ ابو بکر کو خلیل لیا ہوتا کہ وہ لایق خلت کے ہی - لاکن خلت اسلام کی ہر ایک خلت سے
افضل ہی - ہر دریچہ میرے جانب سے بند کردو اس مسجد مین سواے دریچہ ابو بکر کے کہ وہ میرا صاحب اسرار ہی **باب** الْاَبْوَابِ وَالْغَلَقِ
لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ یہہ باب بیان مین کعبے اور مساجد کو دروازے لگانے اور بند کرنیکے ہی حفاظت کے لئے امام بخاری نے کہا کہ عبد اللہ
بن محمد میرے سے بولا - کہتے ہین کہ لفظ قال لی لفظ حدثنی واخبرنی سے کم ہی کیونکہ قال کبہی بطور محاورہ اور مذاکرے بہی آتا ہی بغیر نقل کے **حدثنا**
سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ یہہ مقولہ عبد اللہ بن محمد کا ہی قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَاَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَاَبْوَابَهَا عبد الملک نام ابن جریج کا ہی یعنے ای عبد الملک اگر تو دیکھے مسجد ین ابن عباس کے اور دروازے انکے تو ایک بہر عجیب وغریب باوگا
حدثنا اَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَ
اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ اَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ
بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰى فِيْهِ فَقُلْتُ فِيْ اَيٍّ قَالَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى ابن عمر سے روی ہی

۳ قال ابو عبد اللہ قال لی علی بن عبد اللہ بن محمد

کہ قدوم لاوے پیغمبر خدا مکہ معظمہ کو سال فتح مین پس طلب فرمایا عثمان بن طلحہ کو جو کعبے کی کیلی انکے تحویل تھی پھر اسنے کھولا دروازہ کعبہ کا پھر داخل ہوے حضرت اور بلال اور اسامہ جو حضرت کے خدام تھے۔ اور عثمان بن طلحہ پھر دروازے کو بند کیا۔ پھر حضرت اسمین ایک ساعت ٹھہرے۔ پھر باہر تشریف لاے۔ ابن عمر کہتے ہین کہ مین نے بلال کو جلد پایا اور پوچھا حضرت کے فعل سے کعبہ مین تو بلال نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑھی کعبہ مین درمیان دو ستون کے۔ اس روایت مین مجمل واقع ہوا ہی۔ دوسری حدیث مین اسکا بیان آیا ہی کہ اگلے ستونون کے درمیان دو ستون داہنے طرف چھوڑے۔ اور ایک ستون بائین طرف ابن عمر نے کہا کہ مجھ پر گذرا یعنے مین نے فراموش کیا کہ بلال سے پوچھون کہ حضرت کتنے رکعتین پڑھین

باب دخول المشرک فی المسجد یہہ باب حکم مین داخل ہونے کافر کے ہی مسجد مین حدثنا قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن سعید بن ابی سعید انہ سمع ابا ہریرۃ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد سعید نے کہا کہ مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ کہتے تھے حضرت نے ایک لشکر نجد کیطرف بھیجا سو قبیلۂ بنی حنیفہ سے ایک شخص کو لے آئے کہ اسکو ثمامہ بن اثال کہتے تھے پس اسکو حضرت کے حکم سے لوگون نے مسجد کے ستونون سے ایک ستون کو باندھا۔ یہہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہی کہ مسجد مین کافر کا آنا مطلقاً روا رکھے ہین۔ اور امام شافعی مسجد حرام سے منع کرتے ہین اور غیر مسجد حرام مین روا رکھتے ہین۔ اور امام مالک نے مطلقاً منع رکھا ہی مسجد حرام ہو یا دوسری مسجد

باب رفع الصوت فی المساجد یہہ باب مساجد مین آواز بلند کرنیکے حکم مین ہی کہ منع ہی یا نہ حدثنا علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح المدینی قال حدثنا یحیی بن سعید قال حدثنا الجعید بن عبد الرحمن قال حدثنی یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال کنت قائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا عمر بن الخطاب فقال اذہب فاتنی بہذین فجئتہ بہما فقال من انتما او من این انتما قالا من اہل الطائف قال لو کنتما من اہل البلد لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سائب نے کہا کہ مین مسجد مین کھڑا تھا ایک مرد نے مجھے سنگریزے سے مارا پس مین نے نظر کی تو عمر بن الخطاب تھے رضی اللہ عنہ۔ پس عمر نے کہا جا ان دو مردکو لے آ ان ہر دو کیطرف اشارہ کیا جو مسجد مین آوازین بلند کی تھین پھر مین ہر دو کو لے آیا۔ پس عمر فاروق نے کہا کہ کون لوگ ہو تم یا کہان سے ہو تم یہہ شک راوی کا ہی۔ انہون نے کہا ہم طائف والون سے ہین جو مکہ معظمہ کے قریب ایک قریہ ہی۔ جناب فاروق نے فرمایا کہ اگر تم مدینۂ مطہرہ والون سے ہوتے تو مین تمکو قمچی سے دردناک کیا ہوتا۔ جبکہ وے نووارد تھے جہل کے عذر سے انکو معذور رکھا پھر فرمایا کیا تم آواز بلند کرتے ہو مسجد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ادب مسجد کا بجا نہین لاتے ہو۔ یا آنکہ نہین جانتے ہو کہ حضرت سنتے ہین مبادا آپکا وقت تشریف مشوش ہو کہتے ہین کہ یہہ کلام سایل کے جواب مین مقدر ہی۔ گویا انہون نے کہا کہ ہمین کس لئے مارتے ہو۔ تو فرمایا کہ تم نے بلند کیا آواز مسجد نبوی مین۔ اور ہو سکے کہ ہمزۂ استفہام مقدر ہو اور استفہام انکاری ہو حدثنا احمد قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شہاب قال حدثنی عبد اللہ بن کعب بن مالک ان کعب بن مالک اخبرہ انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان لہ علیہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتہما حتی سمعہا

رسول

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ کعب بن مالک نے خبر دی کہ اسنے ابن ابی حدرد سے تقاضا کیا اس دین کے باب میں جو ابی حدرد پر تھا حضرت کے وقت میں مسجد میں۔ یعنے مسجد نبوی میں کعب نے ابی حدرد سے اپنا دین طلب کیا سو ہر دو کے آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ حضرت نے جس حال میں کہ حضرت اپنے گھر میں تھے باہر آئے ان ہر دو کے طرف یہاں تک کہ اٹھایا پردہ حجرے کا اور ندا کی کہ ای کعب بن مالک اسنے کہا لبیک یا رسول اللہ۔ پس اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ اپنا آدھا قرض چھوڑ دے۔ کعب نے کہا کہ چھوڑ دیا میں نے یا رسول اللہ پھر آپ نے ابی حدرد کو فرمایا کہ اٹھ اور آدھا قرض ادا کرے

بَابُ الْحَلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ حلقے کرنا اور بیٹھنا مسجد میں ذکر اور درس علم کے واسطے جایز ہی **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلوٰةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ ابن عمر نے کہا کہ ایک مرد نے حضرت سے سوال کیا جس حال میں کہ آپ منبر پر تھے اور بیان احکام دین کا کرتے تھے کہ کیا فرماتے ہو یا رسول اللہ نماز شب کے باب میں فرمایا دو دو رکعت ہیں دو دو رکعت ہیں۔ اس لفظ کی تکرار تاکید کے لئے ہی۔ پس اگر تمہارے سے کوئی طلوع صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت پڑھے سو طاق کرتی ہی یہہ رکعت اسکو وہ نماز جو پڑھی ہی نافع کہتا ہی کہ مقرر ابن عمر کہتے تھے کہ ٹھہراؤ تم رات کی آخر نماز تمہاری وتر کو۔ شافعیہ اس حدیث کے ظاہر کو تمسک کر کے کہتے ہیں کہ وتر ایک رکعت ہی حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ مراد وہ ہی کہ ادا کرے ایک رکعت دو رکعت کے انضمام کے ساتھ۔ اور وتر عبارت ہی اس مجموع سے اور تفصیل اس خلاف کی انشاء اللہ تعالی وتر کے باب میں آئیگی **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلوٰةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ اسکا ترجمہ اوپر گذرا قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ولید بن کثیر نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے عبید اللہ نے کہ حدیث کی اسنے ابن عمر نے کہ ندا کی ایک مرد نے حضرت کو جس حال میں کہ حضرت مسجد میں تھے۔ اس قول کو وصل کیا ہی مسلم نے ان سندوں کے ساتھ جو رکھتا ہی۔ اور تطبیق میں ان حدیثوں کے ترجمہ باب کے ساتھ کہتے ہیں کہ جب حضرت منبر پر تھے اور خطبہ پڑھتے تھے یقین ہی کہ صحابہ آپ کے اطراف بیٹھے ہوں گے اور یہہ مرد سایل بھی اسی مجمع میں ہوگا گویا وہ مجمع حضرت کے اطراف حلقہ کیا ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ

فادبر ذاھبا فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم عن الثلاثۃ اما احدھم فاوی الی اللہ فاواہ اللہ واما الاٰخر فاستحیی فاستحیی اللہ منہ واما الاٰخر فاعرض فاعرض اللہ عنہ ابی واقد لیثی نے کہا درمیان اسکے کہ حضرت تشریف رکھے تھے مسجد مین تین شخص آئے ان سے دو شخص حضرت کے آگے آئے - اور ایک شخص چلا گیا - لاکن وے دو شخص جو رو برو آئے ان سے ایک نے حلقۂ مجلس مین جگہہ پائی سو بیٹھا - اور وہ دوسرا لوگون کے پیچھے بیٹھا لاکن اس تیسرے نے پیٹھ دی اور چلا گیا - پس جب حضرت اپنے شغل سے جو خطبہ اور تعلیم و وعظ تھا فارغ ہوے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو احوال سے ان تین شخص کے کہ ان تین سے ایک نے رجوع لایا اللہ تعالی کیطرف سو جا دی اسکو اللہ نے - اور دوسرے نے حیا کی اور لوگون کا مزاحم نہوا سو حق تعالی نے اسکے شرم کی جزا دی - لاکن وہ تیسرا شخص جو منہہ پھیر ا مجلس سے بیغمبر خدا کے اور تکبر کیا پس حق تعالی بھی اس سے اعراض کیا اور اسپر غضب کیا اور اعراض کی جزا دی

باب الاستلقاء فی المسجد ومد الرجل یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مسجد مین پیٹھ پر لیٹنا اور پیر دراز کرنا درست ہی **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابن شہاب عن عباد بن تمیم عن عمہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری عبد اللہ بن زید سے مروی ہی کہ مقرر اسنے حضرت کو دیکھا جس حال مین کہ اپنی پشت مبارک پر مسجد مین لیٹے مین اور اپنے ہر دو پاے مبارک سے ایک دوسرے پر رکھا ہی عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب قال کان عمر وعثمان یفعلان ذلک اور سعید بن المسیب سے مروی ہی کہ تھے عمر فاروق اور عثمان ذو النورین ایسا کیا کرتے - یعنے ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھکے دراز کھینچتے تھے - امام بخاری نے اس حدیث کو خلاف مین اس حدیث کے لایا جو مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ نہی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظھرہ یعنے منع فرمایا حضرت نے یہہ کہ رکھے مرد اپنا ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر جس حال مین کہ وہ اپنی پیٹھ پر لیٹا ہو - اس حدیث مین جو نہی آئی ہی اسکو موجب کشف عورت پر حمل کیا بغیر نسخ کے اور جب حدیث مذکور کے نسخ کا احتمال تھا اسکو دو خلیفۂ رسول کے فعل سے رفع کیا - کس لیئے کہ اسکا نسخ ان ہر دو صحابی جلیل القدر سے پوشیدہ رہنے کی گنجایش نہین پس ظاہر ہوا کہ حدیث جابر کی منسوخ ہی

باب المسجد یکون فی الطریق من غیر ضرر بالناس یہہ باب اس بیان مین ہی کہ بنا کرنی مسجد کی سر راہ پر روا ہی اگر اسمین لوگون کو ضرر نہو وبہ قال الحسن وایوب ومالک اور اسکے جواز پر گئے ہین حسن بصری اور ایوب سجستانی اور امام مالک اور جمہور علما علیہم الرحمہ بھی اسی پر ہین اور وہ جو عبد الرزاق نے علی بن ابیطالب اور ابن عمر سے اسکا منع روایت کی ہی اسکی سند ضعیف ہی قابل حجت نہین **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لم اعقل ابوی الا وھما یدینان الدین ولم یمر علینا یوم الا یاتینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفی النھار بکرۃ وعشیۃ ثم بدا لابی بکر فابتنی مسجدا بفناء دارہ فکان یصلی فیہ ویقرا القرآن فیقف علیہ نساء المشرکین وابناءھم یعجبون منہ وینظرون الیہ وکان ابوبکر رجلا بکاء لا یملک عینیہ اذا قرا القرآن فافزع ذلک اشراف قریش من المشرکین بی بی عایشہ نے کہا مین نہین جانتی ہون اپنے ماں باپ کو مگر یہہ کہ وے

دین اسلام رکھتے تھے کوئی روز ہم پر نہین گذرتا تھا مگر یہہ کہ حضرت اول روز و آخر روز یعنے صبح اور شام تشریف لاتے۔ پس ابوبکر صدیق کو ایک رای ظاہر ہوئی سو اپنے مکان کے صحن مین ایک مسجد بنائی بیان سبقت ہوا کہ انہون نے مکہ معظمہ کے مشرکون کی ایذا سے ملول ہو کے مکے سے نکلنا چاہا تب ان مشرکون کے سردار لوگ آپس مین ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کوئی اس شہر پر کہ اس سے ابوبکر کا سامان نکلنے دے۔ انکے دست و پاؤن کے پھیر لائے اور شرط کیا کہ وہ اپنے طور پر رہے کوئی انکا متعرض نہووے۔ پس انہون نے اپنے گھر کے فضا مین ایک مسجد کی بنا کرکے اس مین عبادت اور قرآن کی تلاوت مین مشغول رہتے۔ پس انکے عیال پر مشرکون کے عورات اور لڑکے واقف ہوتے اور خوش ہوتے اور انکے طرف نظر کرتے اور تھے ابوبکر جب قرآن پڑھتے بہت روتے انکے آنکھین انکی اختیار مین نہ رہتین۔ پس یہہ بات مشرکون کے سردارون کو خوف مین ڈالتی تھی کیونکہ اپنے عورتون اور لڑکونکو دین اسلام کیطرف مائل دیکھتے تھے۔ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ بظاہر فعل ابوبکر کا حجت ہی خصوصاً حضرت کی اطلاع اور تقریر کے ساتھ پیوستہ ہوا۔

باب الصلوة في مسجد السوق باب بازارونکی مسجد مین نماز پڑھنے کے حکم مین ہی **وصلى ابن عون في مسجد في دار يغلق عليهم الباب** اور نماز پڑھی ابن عون گھر کی مسجد مین جو باندھے جاتے تھے دروازے اسکے ابن عون پر اور اسکے تابعون پر۔ اس مسجد مین جو کیسکے گھر مین تھی۔ یہہ ذکر بھی داخل ترجمہ ہی نہ دلیل ترجمہ جیسا کہ قسطلانی سمجھا۔ یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ قسطلانی نے اس ذکر کو ترجمہ کی دلیل سمجھ کے ترجمہ باب کے ساتھ اسکی تطبیق مین آپ پر مشکل لی۔ مخفی نرہے کہ ذکر گھر کی مسجد کا اور اس مین نماز پڑھنی حدیث مذکور سے صراحۃ ظاہر ہی۔ علامہ کرمانی نے کہا کہ غرض امام بخاری کا اس ذکر سے رد ہی حنفیہ پر کیونکہ وے کہتے ہین کہ جو مسجد کہ اسکا دروازہ لوگون پر باندھے ہون اس مین نماز روا نہین پوشیدہ نرہے کہ جو مسجد کہ گھر کے صحن مین ہو اسمین نماز درست ہونیکے باب مین کچھ کلام نہین بر کہتے ہین کہ اس مسجد مین نماز پڑھنی گھر مین نماز پڑھنے سے البتہ ثواب زیادہ ہی۔ لاکن احکام مسجد کے کہ وہ جگہہ وقف ہونا اور جنب اسمین نجانا اور ایسے ہی احکام اس مسجد پر نہین۔ اور ابن عون شاید اس گھر مین مہمان ہوگا اور ایک نماز اس گھر کی مسجد مین پڑھی ہو اس سے رد حنفیہ پر لازم نہین آتی فافہم

حدثنا مسدد قال حدثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة الجميع تزيد على صلوته في بيته و صلوته في سوقه خمسا وعشرين درجة ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز جو اجتماع مردم کے ساتھ پڑھی جاتی ہی وہ زیادتی رکھتی ہی اس نماز سے جو مرد اپنے گھر مین پڑھے اور اس نماز سے جو بازار کی مسجد مین پڑھے پچیس درجہ گھر کی مسجد اور بازار کی مسجد کا مقابلہ سب لوگ کی نماز کے ساتھ جو زیادہ باعتبار لوگون کی کثرت کے ہی کس واسطیکہ گھر مین نماز تنہا پڑھتا ہی۔ اور اہل بازار جو سودے کے لئے آتے ہین کم لوگ جماعت کے ساتھ مقید ہوتے ہین یا انکی نماز سب لوگون کی جو اجتماع کے ساتھ پڑھی جاتی ہی وہ مساجد عامہ مین ہوا کرتی ہی جو کثرت جماعت اور اداے جمعہ کے لئے آمادہ کئے ہون اس تقدیر پر مقابلہ درست ہوا۔ اب اس زیادتی کی وجہ فرماتے ہین **فان احدكم اذا توضأ فاحسن واتى المسجد لا يريد الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة او حط عنه خطيئة حتى يدخل المسجد** مقرر جب تمہارے سے کسینے وضو کیا اچھا وضو۔ یعنے اداے فرائض اور سنن و مستحبات اور بغیر اسراف کے ساتھ۔ اور مسجد مین آیا جس حال مین کہ نہین چاہتا ہی مسجد مین آنے سے مگر نماز یعنے اللہ تعالی کی عبادت کا ہی ارادہ کیا اور اعتکاف کی نیت کی ایسے قصد عبادت سے جب گھر سے نکلتا ہی نہین مارتا ہی کوئی قدم۔ مگر یہہ کہ اس ایک قدم کے بدلے اسکا ایک درجہ اللہ تعالی اپنے قرب مین بلند کرتا ہی۔ یا اسکی ایک خطا اسکے نامۂ اعمال سے دور کرتا ہی۔ ظاہر ہی کہ چند قدم کا چلنا

گھر کی مسجد مین نہین ہوتاہی اور مسجد بازار کیطرف جاناہی اکثر محض نماز کے ہی لئے نہین ہوتاہی بلکہ خرید وفروخت کی نیت بھی رہتی ہی مگر مساجد عامہ مین۔ وَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ جب داخل ہوا مسجد مین تو وہ نماز مین ہی ہی یعنے نماز کا اجر پاتا ہی جب تک کہ رہے۔ اور مسجد اسکو بند رکھے وَتُصَلِّی الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اور دعا کرتے ہین اسپر فرشتے جب تک کہ وہ اسی جگہہ مین رہے جہان نماز پڑہی۔ فرشتے یہہ دعا کرتے ہین کہ الٰہی بخش اسکو الٰہی رحمت کر اسکو مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ جب تک ایذا نہ دی فرشتونکو حدث نہ کیا یعنے بے وضو ہوا۔ مالم یوذ یحدث ہر دو صیغہ مضارع مجزوم ہین باب افعال سے۔ ثانی بدل ہی اول کا۔ اور اکثر روایات مین یحدث واقع ہوا۔ ساتھہ جار ومجرور کے جو متعلق ہی ساتھہ لم کے اور بعض نسخون مین مالم یحدث آیاہی لفظ یوذ نہ آیا۔ اگر تو کہیگا کہ یہہ حدیث مطابق ترجمہ کے نہین ہی کیونکہ منطوق حدیث کا نماز گھر اور بازار مین ہی۔ اور ترجمہ مین نماز گھر کی مسجد اور بازار مین واقع ہوئی۔ شارح تراجم نے جواب دیا ہی کہ اس جگہہ مراد مسجد سے معنی لغوی ہی یعنے سجدہ کی جگہہ یہہ معنی کہ اسپر بنا کے ہون اور اس مین نماز پڑہتے ہون اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک حدیث مین جو آیا ہی شر البقاع السوق یعنے سب جگہون سے بدتر بازار ہی۔ سو بعضون نے اس حدیث سے وہم کیا ہی کہ بازار مین نماز ناروا ہی سو امام بخاری کا مقصود اس باب کے عقد کرنے سے رد ان لوگوں کا ہی۔ اور اس حدیث سے نماز کی تجویز بازار مین معلوم ہوئی اگرچہ مساجد جامعہ کے ثواب سے کم ہی اور یہین سے بعض نے استنباط کیا ہی کہ بازار مین مسجد ٹھہرانا بھی جایز ہی۔ اس تقدیر پر بازار کی مسجد مین نماز بھی جایز ہی

باب تَشْبِيْكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ہر دو ہاتھہ کے انگلیون کو ایک دوسرے مین ملانا مسجد اور غیر مسجد مین درست ہی **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ ابی موسی سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے مانند عمارت دیوار کے ہی کہ بعض اسکا بعض کو استوار کرتا ہی اور مشبک کیا اپنے انگلیونکو یعنے حضرت نے اپنے ہر دو دست مبارک کے انگلیونکو ملا کر بتلایا **حَدَّثَنَا** حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ بِهٰذَا قسطلانی نے کہا کہ یہہ حدیث اکثر روایات مین ساقط ہی **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ ابوہریرہ نے کہا کہ نماز پڑہی حضرت نے دو عشا سے ایک اس دو نماز سے مراد ظہر وعصر ہی۔ ازہری نے کہا کہ عشی بفتح مہملہ وکسر معجمہ وشدہ یاے تحتیہ زوال وغروب کے درمیان کا وقت ہی قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا ابن سیرین نے کہا کہ ابوہریرہ نے اس نماز کا نام لیا۔ لاکن مین فراموش کیا کہ ظہر کہا یا عصر قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى راوی کہتا ہی کہ حضرت نے پھر ہمین نماز پڑہوائی یعنے ہمکو ساتھہ لیکے نماز پڑہی دو رکعت پھر سلام دیا اور ایک چوب کیطرف

کھڑے رہے جو عرض مسجد پر رکھے گئی یا پڑی ہوئی تھی پھر اس لکڑی پر تکیہ کیا جس حال مین کہ غضبناک تھے اور اپنا سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا۔ اور اپنے انگلیوں کے درمیان تشبیک کی اور سیدھے رخسار کو بائین ہاتھ کی پیٹھ پر رکھا وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا اُقْصِرَتِ الصَّلٰوةُ اور باہر آئے جلدی سے مسجد کے دروازون سے یعنے ذکر اور دعا کے لئے دنگ نکی۔ پس صحابہ نے کہا کہ قصر کی گئی نماز وَفِي الْقَوْمِ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ اور اس جماعت مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق حاضر تھے حضرت کے مصاحب اور قوم کے سردار سو گھبرائے کہ آپ سے کلام کرین آپکی ہیبت حال سے جو دیکھے وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدِهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اور اس جماعت مین ایک مرد تھا اسکے ہاتھ مین درازی تھی اسکو ذو الیدین کہتے تھے قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ اُسنے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے فراموش کی یا حکم الٰہی سے نماز قصر کی گئی۔ فرمایا نہ مین فراموش کیا نہ نماز قصر کی گئی فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ پس حضرت نے حاضرون کی طرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ آیا ایسا ہی ہے جیسا ذو الیدین کہتا ہے۔ انہون نے کہا ہان ایسا ہی ہے پھر حضرت آگے بڑہے اور نماز سے جو چیز کہ ترک کی تھی اسکو ادا کیا پھر سلام دیا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کیا اپنی عادت کے سجدے کے مانند یا اس سے درازتر۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا اور تکبیر کہے اور دوسرا سجدہ کیا اپنے سجدے کے مانند یا اس سے درازتر پھر سجدے سے سر اٹھایا اور تکبیر کہے یہہ دو سجدے سہو کے تھے کہ سلام کے بعد کئے فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ اور اکثر یہہ بات تھی کہ ابن سیرین سے پوچھتے تھے کہ حضرت نے ان دو سجدون کے بعد سلام دیا یا نہ۔ پس وہ کہتا تھا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین کہ ایک صحابی ہی کہا کہ پھر سلام دیا یعنے ابن سیرین نے جو ابوہریرہ سے اس حدیث کی روایت کی اس سے نہ سنا اسلئے عمران کا نام لیا

باب الْمَسَاجِدِ الَّتِيْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب حکم مین ان مسجدون کے ہی جو مدینہ مطہرہ کی راہ پر واقع ہین مکہ معظمہ کے جانب سے۔ اور وے مقامات کہ جہان حضرت نے نماز پڑہی اور ان جگہونکو سجدہ گاہ ٹھہرایا

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَاَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ موسی بن عقبہ نے کہا کہ مین نے سالم بن عبد اللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ تحری کرتا ان جگہون مین جو مدینہ طیبہ کی راہ مین ہین پس وہان نماز پڑہتا۔ اور حدیث کرتا کہ اپنا پدر بزرگوار عبد اللہ بن عمر ان جگہون مین نماز ادا کرتا وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ اور موسی بن عقبہ نے کہا کہ حدیث کی مجھہ سے نافع نے ابن عمر سے کہ وہ ان جگہون مین نماز پڑہتے تھے۔ اور لفظ حدثنی عطف ہی اسکے قول پر جو رایت ہی اسیطرح سالت اس قول ہین وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْمَسْجِدِ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ اور موسی نے کہا کہ مین نے سالم سے سوال کیا۔ پس نہین جانتا ہون مین اسکو مگر یہہ کہ موافقت کی نافع کی سب جگہون مین۔ مگر یہہ کہ اختلاف کیا ان ہر دو نے اس مسجد مین جو شرف روحا کی منزل مین ہی۔ شرف فتح شین معجمہ سے ہی اسکے بعد را ہی اور اسکے بعد فا ہی۔ اور روحا فتح و سکون واو مہملہ ممدود سے نام ایک جگہہ کا ہی کہ مدینہ منورہ سے چھتیس میل پر واقع ہی چنانچہ مسلم نے کہا۔ اور اس جگہہ کے باب مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ ایک وادی ہی بہشت کے وادیون سے۔ اور تحقیق اسمین میرے آگے ستر پیغمبر نماز پڑہے ہین۔ اور موسی علیہ السلام حج یا عمرے کے حال مین اسپر گذرے ہین **حدثنا**

ابراهيم بن المنذر الحزامي قال حدثنا انس بن عياض قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع ان عبد الله بن عمر اخبره ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينزل بذي الحليفة حين يعتمر وفي حجته حين حج تحت سمرة في موضع
المسجد الذي بذي الحليفة وكان اذا رجع من غزو وكان في تلك الطريق او حج او عمرة هبط من بطن واد فاذا
ظهر من بطن واد اناخ بالبطحاء التي على شفير الوادي الشرقية فعرس ثم حتى يصبح ليس عند المسجد الذي
بحجارة ولا على الاكمة التي عليها المسجد كان ثم خليج يصلي عبد الله عنده في بطنه كثب كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم يصلي فدحا فيه السيل بالبطحاء حتى دفن ذلك المكان الذي كان عبد الله يصلي فيه عبد الله
بن عمر نے نافع کو خبر دی کہ تھے پیغمبر خدا نزول کرتے منزل ذی الحلیفہ مین جو میقات مشہور ہی اہل مدینہ کا اور وہان سے احرام باندھتے ہین جسوقت کہ عمرہ
لاتے اور حج کرتے سمرہ کے نیچے جو ایک درخت خاردار ہی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس اور تھے پیغمبر خدا جب غزوے سے پھر آتے اور اس راہ مین ہوتے یا حج اور
عمرہ کیوقت تو بطن وادی مین نزول فرماتے کہ اسکو وادی عقیق کہتے ہین - پھر جب بطن وادی سے پھرتے تو اونٹ کو بٹھاتے اور بطحا مین منزل کرتے جو کنارے پر
وادی شرقی کے ہی پس آخر شب صبح تک وہان نزول فرماتے - نہ اوس مسجد کے پاس جو سنگین ہی نہ اسکے اطراف کی بلند ٹیک پر جس پر مسجد ہی اور وہان یک خلیج ہی
سو عبد اللہ نے نماز پڑہی وہان کہ اسکے بطن مین سنگریزے جمع ہوئے تھے اور حضرت نے وہان نماز پڑہی - پھر پانی کی سیل نے اس وادی مین سنگریزے ڈالی -
یہان تک کہ اس جگہہ کو پوشیدہ کر دیا جہان عبد اللہ نماز پڑہتے تھے وان عبد الله بن عمر حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم حيث
المسجد الصغير الذي دون المسجد الذي بشرف الروحاء وقد كان عبد الله يعلم المكان الذي كان صلى فيه
النبي صلى الله عليه وسلم اور تحقیق عبد اللہ بن عمر نے حدیث کی نافع سے کہ پیغمبر خدا نماز پڑہتے تھے اس جگہہ جہان چھوٹی مسجد ہی جو کمتر ہی اس مسجد سے
جو شرف روحا مین ہی - اور تھے عبد اللہ بن عمر جانتے اس جگہہ کو جہان حضرت نے نماز پڑہی ہی يقول ثم عن يمينك حين تقوم في المسجد تصلي
وذلك المسجد على حافة الطريق اليمنى وانت ذاهب الى مكة بينه وبين المسجد الاكبر رمية بحجر او نحو ذلك ابن عمر
کہتے تھے کہ وہ جگہہ تیری دست راست پر ہی جب تو کھڑا رہے مسجد مین نماز کے لئے یعنے رو بقبلہ کھڑا رہے تو اور وہ مسجد راہ راست کے سیدھے طرف ہوتی ہی
جس حال مین کہ تو مکہ معظمہ کے طرف بجاوے - اور درمیان مسجد کے اور مسجد کلان کے فاصلہ ایک سنگ انداز کا ہی مانند اسکے یا اس سے کم وان ابن عمر كان يصلي
الى العرق الذي عند منصرف الروحاء اور مقرر ابن عمر نماز پڑہتے تھے طرف کوہ پارہ کے روحا سے پھر نکلے وقت جو روحا اسکا منتہی ہی وذلك
العرق انتهاء طرفه على حافة الطريق دون المسجد الذي بينه وبين المنصرف وانت ذاهب الى مكة اور وہ کوہ پارہ
اس مسجد کے جانب کا انتہا ہی راہ کیطرف - نزدیک اس مسجد کے جو درمیان اسکے اور درمیان پھرنیکی جگہہ کے ہی - جس حال مین کہ تو جانیوالا ہو طرف مکہ محترمہ کے
وقد ابتني ثم مسجد فلم يكن عبد الله يصلي في ذلك المسجد كان يتركه عن يساره ووراءه ويصلي امامه الى العرق نفسه
اور مقرر بنائی گئی ہی اس جگہہ ایک مسجد پس نہین تھے عبد اللہ نماز پڑہتے اس مسجد مین - اور تھے کہ ترک کرتے اسکو اپنے بائین طرف اور اپنے پیچھے - اور
نماز پڑہتے اسکے سامھنے عرق کے طرف فقط وكان عبد الله يروح من الروحاء فلا يصلي الظهر حتى ياتي ذلك المكان فيصلي
فيه الظهر اور تھے عبد اللہ بن عمر کہ سیر کرتے روحا سے پس نماز نہ پڑہتے - یہان تک کہ آتے اس جگہہ اور نماز ظہر اسمین ادا کرتے واذا اقبل من مكة

فان مر به قبل الصبح بساعة او من آخر السحر عرس حتى يصلي بها الصبح اور جبکہ آتے مکہ معظمہ سے پس گذرتے اس جگہہ ایک ساعت آگے
صبح سے یا آخر شب سے تو اترتے یہان تک کہ نماز صبح وہان ادا کرتے وان عبد الله حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينزل
تحت سرحة ضخمة دون الرويثة عن يمين الطريق ووجاه الطريق في مكان بطح سهل اور مقرر عبد اللہ نے حدیث کی
نافع سے کہ تھے پیغمبر خدا نزول فرماتے ایک بڑے جھاڑ کے نیچے سیدہے طرف راہ کے۔ اور مقابل اسکے اس جگہہ مین جو فراخ اور نرم اور ہموار ہی حتى يفضي من
اكمة دوين بريد الرويثة بميلين یہان تک باہر آتے اس بلندی سے جو راہ رویثہ کے قریب ہی دو میل پر۔ اور برید راہ کے معنے مین بھی آیا ہی
اور معنے ظاہر تر ہی وقد انكسر اعلاها فانثنى في جوفها وهي قائمة على ساق وفي ساقها كثب كثيرة اور مقرر اس جھاڑ کا اوپر ٹوٹا
ہی اور اسکے درمیان تیر رہا ہوا ہی۔ اور وہ درخت اپنی ایک ساق پر کھڑا ہی۔ اور اسکے جڑ مین بالو زیادہ ہی وان عبد الله بن عمر حدثه ان
النبي صلى الله عليه وسلم صلى في طرف تلعة من وراء العرج وانت ذاهب الى هضبة اور تحقیق عبد اللہ بن عمر نے حدیث کی
نافع سے کہ پیغمبر خدا نے نماز پڑہی طرف مین سیل آب کے جو اوپر سے ریزان تھا پیچھے سے منزل عرج کے جس حال مین کہ تو جانیوالا ہی ہضبہ کے طرف عرج فتح عین مہملہ و سکون
اور جیم سے ایک قریہ جامعہ ہی کہ اسکے اور رویثہ کے درمیان تیرہ یا چودہ میل کی مسافت ہی۔ اور ہضبہ بفتح ہا و سکون صاد معجمہ ایک سنگ عظیم ہی۔ اور بعضے
کہتے ہین کہ ایک چھوٹا پہاڑ جو ایک ہی پتھر سے ہو اسکو ہضبہ کہتے ہین عند ذلك المسجد قبران او ثلاثة على القبور رضم من حجارة
اس مسجد کے پاس دو قبرین یا تین قبرین قبور پر پتھر ہین عن يمين الطريق عند سلمات الطريق راہ کے سیدہے طرف سلمات کی راہ کے سلم فتح
سین مہملہ و کسر لام سے پتھرون کو کہتے ہین اور فتح لام سے ایک درخت ہی کہ اسکے پتون سے پوست کو دباغت دیتے ہین بين اولئك السلمات كان
عبد الله يروح من العرج بعد ان تميل الشمس بالهاجرة درمیان ان سلمات کے عبد اللہ سیر کرتے تھے منزل عرج سے بعد میل کرنے
آفتاب کے درمیان روز کے فيصلي الظهر في ذلك المسجد پس نماز ظہر کی اس مسجد مین ادا کرتے وان عبد الله بن عمر حدثه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم نزل عند سرحات عن يسار الطريق في مسيل دون هرشى ذلك المسيل لاصق بكراع هرشى بينه
وبين الطريق قريب من غلوة اور مقرر عبد اللہ بن عمر نے حدیث کی نافع سے کہ پیغمبر خدا نے نزول فرمایا ان درختون کے پاس جو راستے کے بائین جانب سیل
آنیکی جگہہ پر ہین۔ اس پہاڑ کے نزدیک جو مدینہ اور شام کی راہ سے ملتقی ہی۔ اور وہ سیل آنیکی جگہہ ہرشا کے طرف متصل ہی درمیان اسکے اور درمیان راستے کے
نزدیک ہی ایک تیر انداز سے یا ایک تاخت اسپ سے وكان عبد الله بن عمر يصلي الى سرحة هي اقرب السرحات الى الطريق وهي اطولهن
اور تھے عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے طرف اس جھاڑ کے جو سب جھاڑون سے نزدیک ہی راہ سے اور سب جھاڑون سے دراز تر وان عبد الله بن عمر حدثه
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينزل في المسيل الذي في ادنى مر الظهران قبل المدينة حين يهبط من الصفراوات
ينزل في بطن ذلك المسيل عن يسار الطريق وانت ذاهب الى مكة اور تحقیق عبد اللہ بن عمر حدیث کی کہ حضرت منزل کرتے
اس مسیل مین جو نیچے مر الظہران کے ہی۔ مر الظہران فتح میم و تشدید رای مفتوحہ و فتح ظاء معجمہ سے ایک جگہہ کا نام ہی کہ اب تک اسکو بطن مرو کہتے ہین وہ مدینہ طیبہ کے
طرف ہی جس وقت کہ اترا وے کوئی وادی صفراوات سے یا اسکے کوہستان سے منزل کرتے تھے حضرت درمیان اس مسیل کے بائین طرف سے راہ کے جس حال
مین کہ تو چلنے والا ہو طرف مکہ معظمہ کے ليس بين منزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين الطريق الا رمية بحجر نہین ہی درمیان

منزل مبارک آنحضرت کے اور درمیان راستے کے مگر فاصلا ایک سنگ انداز کا وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ اور تحقیق عبداللہ بن عمر نے حدیث کی کہ حضرت منزل کرتے تھے ذی طوی مین ذی طوی بضم طا، پہلا ایک جگہہ ہی مکہ معظمہ کے طرف - اور بالکسر ایک جگہہ ہی شام کے طرف - اور حضرت وہان شب گذارتے اور نماز صبح کی ادا کرتے جب مکہ محترمہ کیطرف تشریف لاتے - اور حضرت وہان نماز پڑہنے کی جگہہ کوہ پارۂ غلیظ سخت ہی - نہ اس مسجد مین جو وہان بنا کی گئی ہی - لاکن اسکے نیچے کوہ سخت پر وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ

الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ وَمُصَلَّى

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ السَّوْدَاءِ اور مقرر عبداللہ نے حدیث کی اس سے کہ حضرت نے منہہ کیا پہاڑ کے راہ گذر کے طرف کہ درمیان اسکے اور درمیان بڑے پہاڑ کے مانند کعبے کے ہی پس عبداللہ نے ٹھہرائے ایک مسجد جو وہان بنا کی گئی ہی مسجد کے باین طرف بلندی کے جہت پر اور حضرت کے نماز کی جگہہ اس سے نیچے ہی سیاہ پہاڑ پر تَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشَرَةَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ

مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ چھوڑے تو بلندی سے دس گز یا مانند اسکے پھر نماز پڑہے روبرو ہر دو راہ گذر کوہ کے جو واقع ہی درمیان تیرے اور درمیان کعبے کے

باب سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ سترہ امام کا - اس شخص کے لئے سترہ ہی جو پیچھے اسکے ہی مقتدیون سے - جو شخص کہ نماز پڑہتا ہو اور اسکے آگے دیوار یا مانند اسکے کوئی چیز نہو - اور اسکے آگے سے کوئی شخص گذرے تو یہہ گذرنیوالا گنہگار ہوتا ہی - اور اگر وہ راہ گذرنیکی ہی مصلی بھی گنہ گار ہوتا ہی اور مقدار مین اس جگہہ کے جو گذرنیوالا - اور نماز پڑہنے والا ہر دو گنہ گار ہوتے ہین - مختلف روایتین آئی ہین - اصح وہ ہی کہ جب مصلی سجدہ گاہ پر نظر جماوے جیساکہ مستحب ہی گذرنیوالا اسکی نظر مین نہ آوے - اور سترہ لکڑی سے ہو یا دوسری چیز سے تو چاہیئے کہ بلندی مین ایک ہاتھہ اور ایک انگل کا موٹا رہے - اور اسکو ابروی راست کے مقابل استادہ کرے - اور ہدایہ مین لایا ہی کہ ڈالنا اسکا زمین پر لنبا یا زمین پر ایک خط کھینچنا جیسا شافعیہ اسپر گئے ہین حنفیہ کے یہان معتبر نہین - اور ظواہر احادیث بھی موافق قیاس کے دلالت کرتے ہین کہ سترہ لکڑی سا رہے اور آگے استادہ ہووے تا گذرنیوالا اس سے آگاہ ہو - کرمانی کہتا ہی کہ مراد سترہ سے اس جگہہ سجادہ اور عصا وغیرہ ہی کہ اس سے سجدہ گاہ متمیز ہو - اور حکمت اسمین یہہ ہی کہ نظر سجدہ گاہ سے تجاوز نکرے - اور مصلی کی خاطر پریشان نہووے یہان شارح یعنے صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ اس جگہہ سترہ کو عام رکھنا کہ سجادہ کو بھی شامل ہو فہم سے دور ہی - اگرچہ قایل ہو کہ سترہ شامل ہی اس خط کو بھی جو زمین پر کھینچے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا

عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ

فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ

ابن عباس نے کہا کہ مین آگے آیا جس حال مین کہ مین اپنے مادہ خر پر سوار تھا ان دنون مین بلوغ کے نزدیک پہنچا تھا - اور حضرت منا مین نماز پڑہتے تھے غیر دیوار کے طرف پس مین درمیان صف کے گذرا - پھر سواری سے اترا اور اسکو چھوڑ دیا سو وہ چرنے لگی - پھر مین صف نماز مین آیا - اور اسپر صحابہ سے کسی نے انکار

نکیا

سترہ کا اختلاف حنفیہ و شافعیہ میں
مصلی اور اسکے آگے سے گذرنے والے کے درمیان کتنا فاصلہ ہو

گیا۔ اگر گذرنا مصلی کے آگے محل انکار ہوتا البتہ تعرض کئے ہوتے۔ پوشیدہ نرہے کہ عدم انکار کا سبب یہہ تھا کہ حضرت نے اپنے آگے سترہ لگایا تھا۔ جیسا کہ دوسری
حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے غیر دیوار کیطرف دیوار کے سوائے کسی چیز کے جانب اور دوسری روایت مین تصریح پائی کہ حضرت نے اپنے
آگے ایک برچھی سے سترہ لگایا تھا۔ اور اس معنے سے یہہ حدیث ترجمہ باب کے ساتھ مطابق ہوتی ہی **حدثنا** اسحٰق یعنی ابن منصور قال
حدثنا عبد اللہ بن نمیر قال حدثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس وراءہ وکان علیہ الصلوٰۃ والسلام یفعل ذلک
فی السفر ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت جب عید کے روز باہر آتے تو خادم کو فرماتے کہ نکالے اور برچھی اٹھالے۔ پس وہ حضرت کے روبرو گاڑی جاتی تو اسکے طرف
نماز پڑھتے اور لوگ آپکے پیچھے رہتے۔ اور سے حضرت کہ کرتے یہہ کام سفر مین خاص روز عید فمن ثم اتخذھا الامراء پس اس جہت سے لازم ہوا یہی امرا
یہہ کلام نافع کا ہی جیسا کہ بیان کیا ہی ابن ماجہ نے **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن عون بن ابی جحیفۃ قال سمعت
ابی یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین تمر بین
یدیہ المرأۃ والحمار عون بن جحیفہ سے مروی ہی کہ مین نے اپنے باپ جحیفہ سے سنا کہ کہتا تھا مقرر پیغمبر خدا نے صحابہ کو ہمراہ لیکے بطحا مین نماز پڑھے جو مکہ معظمہ
کے باہر ہی اور آپ کے روبرو برچھی تھی نماز ظہر دو رکعت اور نماز عصر دو رکعت۔ اور گذرتے تھے حضرت کے آگے عورت اور خر۔ یعنے درمیان برچھی اور
قبلے کے۔ چنانچہ دوسری حدیثون مین اسکی تصریح واقع ہوئی ہی جانئے کہ مسلم نے ابو ذر سے روایت کی ہی کہ کتے اور گدھے کا گذرنا مصلی کے سامنے سے نماز کو
قطع کرتا ہی ایک جماعت اس حدیث کے ظاہر پر گئی ہی۔ امام احمد کہتے ہین کہ کالے کتے کے باب مین مین شک نہین رکھتا ہون۔ اور روایت کی راہ سے عورت
اور گدھے کے باب مین میرے دل مین شبہہ ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ روایت ابن عباس کی حضرت کی رحلت سے آگے اسی روز کے تھی پس حدیث ابو ذر کی ناسخ ہو گی **مترجم**
کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام شافعی کے پاس نماز کو قطع نہین کرتا ہی گذرنا گدھے کا نہ کتے کا نہ عورت وغیرہ کا اور حدیث کی مشدد پر کو قلب مصلی کے مشغول
ہونے پر حمل کیا ہی انتہی **باب** قدر کم ینبغی ان یکون بین المصلی والسترۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی اور سترہ کے درمیان
کتنے ہاتھ کا مقدار چاہیے **حدثنا** عمرو بن زرارۃ قال حدثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیہ عن سہل قال کان
بین مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین الجدار ممر الشاۃ سہل نے کہا کہ تھی حضرت کی جاے نماز یعنے آپ کے قدم مبارک اور
قبلہ کی دیوار کے درمیان جگہہ ایک بکری گذرنیکی **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال کان
جدار المسجد عند المنبر ما کادت الشاۃ تجوزھا ابن اکوع نے کہا کہ تھی دیوار مسجد نبوی کی قبلہ کیطرف جو منبر کے نزدیک ہی اسقدر نزدیک
کہ اتنی مسافت مین ایک بکری گذرے۔ دلالت ان ہر دو حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ غیر ظاہر ہی۔ مگر یہہ کہ ہم قیاس کرین برچھی کی جگہہ دیوار قبلہ کی مسافت پر
یہہ حدیث ثلاثیات سے ہی **مترجم** کہتا ہی کہ امام شافعی اور احمد اور بعضون کے پاس اقل مقدار تین ہاتھ کا ہی **باب** الصلوٰۃ الی الحربۃ
یہہ باب بیان مین نماز پڑھنے کے ہی نیزہ کے طرف جو سترہ کیا گیا ہو **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی بن سعید عن عبید اللہ
قال اخبرنی نافع عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکز لہ الحربۃ فیصلی الیہا ابن عمر سے مروی ہی
کہ مقرر تھے پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نیزہ زمین مین چبویا جاتا آپ کیواسطے پس نماز پڑھتے اسکے طرف **باب** الصلوٰۃ الی العنزۃ یہہ باب

یعنی خلفا

یہہ حدیث ثلاثیات سے ہی

برچھی کے طرف نماز پڑہنے کے بیان مین ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عون بن ابی جحیفة قال سمعت ابی
قال خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالہاجرة فاتی بوضوء فتوضأ فصلی بنا الظہر والعصر وبین یدیہ عنزة و
المرأة والحمار یمران من ورائہا عون نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا کہ کہتا تھا حضرت باہر تشریف لائے دوپہر دن کے وقت سخت گرمی مین پس لایا گیا
آپکے واسطے پانی وضو کا سو آپ نے وضو کیا اور نماز پڑہے ظہر اور عصر کی اور آپکے مقابل برچھی تھی اور عورت اور خر وغیرہ نیزے کے اس طرف سے گذرتے

حدثنا محمد بن حاتم بن بزیع قال حدثنا شاذان عن شعبة عن عطاء بن ابی میمونة قال سمعت انس بن مالک
یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج لحاجتہ تبعتہ انا وغلام ومعنا عکازة او عصا او عنزة ومعنا اداوة
فاذا فرغ من حاجتہ ناولناہ الاداوة عطاء نے کہا کہ مین نے انس بن مالک سے سنا کہ کہا کہ تھے پیغمبر خدا جب باہر آتے اپنی قضاے حاجت کے لئے مین
اور ایک لڑکا آپکے پیچھے رہتے - اور رہتی ہمارے ساتھ عصا سنان دار یا عصا یا عنزہ یہہ شک راوی کا ہی - اور ہوتا ہمارے ساتھ پانی کا ظرف - پس جب حضرت
اپنی حاجت سے فارغ ہوتے - ہم وہ ظرف پانی کا آپکو دیتے **باب** السترة بمکة وغیرہا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ سترہ لگانا خواہ مکہ معظمہ
مین ہو یا دوسری جگہہ مستحب ہی - مقصود امام بخاری کا اس عنوان سے گویا دفع توہم اس شخص کا ہی کہ اسنے وہم کیا کہ مکہ معظمہ مین جو مقابل کعبہ ہو سترہ روا نہین

حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحکم عن ابی جحیفة قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالہاجرة فصلی بالبطحاء الظہر والعصر رکعتین ونصب بین یدیہ عنزة وتوضأ فجعل الناس یتمسحون بوضوئہ
ابی جحیفہ سے مروی ہی کہ حضرت باہر تشریف لاے بوقت نیم روز - پس نماز پڑہے سنگستان مین مکہ معظمہ کے نماز ظہر وعصر دو رکعت - یعنے یہہ ہر دو نماز جمع کین
اور قصر کیا گیا آپکے روبرو عنزہ سترے کے لئے - اور آپنے وضو کیا - اور آپکے وضو کا پانی مبارک لوگ برکات کے لئے منہہ پر ملنے لگے - مراد اس سے وضو کا بچا ہوا
پانی ہی جو ظرف مین تھا - اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ آب مستعمل ہو جو اعضاے شریف سے ٹپکتا تھا - حصول برکات اسی مین منتشر ہی - اور اسی ظاہر حدیث کو سند
کرکے بعضون نے آب مستعمل کی طہارت کے قایل ہوے - لاکن یہہ حجت قاصر ہی خصوصا جب احتمال تخصیص کا حضرت جناب رسالت کے ساتھہ رکھے - کیونکہ آپ کے فضلات
پاک تھے - پس اس جناب کا آب مستعمل بھی پاک ہی - یہہ حدیث اورون کے واسطے کس طرح دلیل ہوسکیگی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہان سے مستنبط ہوتی
ہی کہ صالحون کے اجساد کو لگی ہوئی چیز تبرکا لینا درست ہی **باب** الصلوة الی الاسطوانة یہہ باب ستون مسجد کے طرف نماز پڑہنے کے استحباب
مین ہی - اسطوانہ بضم ہمزہ قطعی ہی وقال عمر المصلون احق بالسواری من المتحدثین الیہا یعنے عمر فاروق نے کہا کہ نماز پڑہنے والے
سزاوارتر مین ساتھہ ستونون کے - یعنے پردہ لینا ساتھہ انکے - بات کرنیوالون سے انکے طرف - یعنے تکیہ کرنیوالے ان ستونون پر ورای ابن عمر رجلا
یصلی بین اسطوانتین فادناہ الی ساریة فقال صل الیہا اور ابن عمر نے ایک مرد کو دیکھا کہ درمیان دو ستون کے نماز پڑہتا ہی - سو اسکو
ستوان کے طرف پھیرا - اسلئے کہ ستون بجاے سترہ ہی - اور مسجد مین لوگون کے گذرنیکا احتمال زیادہ ہی صحرا سے - جب صحرا مین سترہ لگانا مستحب ہو مسجد مین بطریق
اولی ہوگا **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید قال کنت اتی مع سلمة بن الاکوع فیصلی عند
الاسطوانة التی عند المصحف یزید بن ابی عبید نے کہا کہ تھا مین آتا ساتھہ سلمہ بن الاکوع کے جو مولی اسکا تھا - پس نماز پڑہتا نزدیک اس ستون کے
جو مصحف کے قریب تھا یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ایک ستون تھا کہ اسکے قریب مصحف صندوق مین رکھتے تھے اسکو اسطوانہ مصحف کہا کرتے تھے فقلت

يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ یزید کہتا ہی کہ مین نے ابن اکوع سے کہا کہ یا ابا مسلم مین دیکھتا ہون کہ تو قصد کرتا ہی
اور جہد کرتا ہی کہ نماز اس اسطوانہ کے پاس پڑہے قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا ابن اکوع نے کہا
پس تحقیق مین نے دیکھا ہی کہ حضرت قصد کرتے تھے نماز ادا کرنے مین اس اسطوانہ کے پاس **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ
انس نے کہا کہ مین نے حضرت کے اکابر صحابہ کو دیکھا ہی کہ جلدی کرتے تھے ستونون کے طرف نماز مغرب کے وقت - ظاہر وہ ہی کہ مراد سنت مغرب ہی اور
کرمانی نے کہا کہ مراد اذان مغرب ہی - قرینہ سے شعبہ کی زیادتی سے وہ یہہ ہی وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور زیادہ کیا ہی شعبہ نے عمرو اور انس کی روایت سے اس حدیث مین کہ یہان تک کہ حضرت باہر تشریف لاتے اپنے حجرۂ شریف سے نماز کیلئے
پس وہ وقت اذان کا ہی **بَابٌ** الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑہنی مستحب ہی درمیان
ستونون کے - جیسا کہ ستون پہلو کے طرف ہو غیر جماعت مین پر جماعت مین مکروہ رکھے ہین کیونکہ صفوف سے اتصال نہین ہوتا ہی - اس سے نہی کرتے ہین
چنانچہ دوسرے صحاح مین ایک حدیث انس کی روایت سے آئی ہی **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ مُؤَذِّنُهُ فَأَطَالَ
ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى أَثَرِهِ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ابن عمر نے کہا حضرت
بیت اللہ مین تشریف لائے اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ اور بلال آپ کے ہمراہ تھے - پس حضرت دیر فرما کے پھر باہر تشریف لائے - اور مین پہلا شخص تھا جو حضرت
کے پیچھے آیا سو مین نے بلال سے پوچھا کہ حضرت نے کہان نماز پڑہے تو اسنے کہا درمیان اگلے دو ستون کے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ
وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْكَعْبَةِ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ
ثُمَّ صَلّٰى ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت کعبے مین تشریف لائے اور اسامہ اور بلال اور عثمان جو پردہ دار صاحب کلید کعبہ تھا کعبۃ اللہ کا دروازہ باندہا پس حضرت
کعبہ مین درنگی کی پھر جب باہر تشریف لائے مین نے بلال سے پوچھا کہ حضرت نے کعبے مین کیا کام کیا - کہا ایک ستون کو اپنے بائین طرف اور ایک ستون کو اپنے
داہنے طرف لیا اور تین ستون اپنی پیٹھ کے پیچھے کئے - اسوقت کعبۃ اللہ چھے ستون پر تھا پھر وہان نماز پڑہے وَقَالَ لَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
وَقَالَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ امام بخاری کہتا ہی کہ کہا میرے سے اسمعیل نے جو مالک سے ناقل تھا کہ حضرت دو ستون داہنے طرف لئے - واقع ایسا ہی ابن
یوسف کی حدیث مین نص نہین اور اس بات کے منافی بھی نہین فافہم **بَابٌ** **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ
وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلٰثِ أَذْرُعٍ صَلّٰى
يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيهِ نافع سے مروی ہی کہ تھے ابن عمر جب کعبے مین آتے

راہ چلتے یعنے چند قدم آگے بڑہتے مقابل اپنے منہہ کے جب کہ آتے اور دروازے کو اپنی پیٹہ کے طرف لیتے - پھر چلتے یہان تک کہ درمیان انکے اور درمیان اس دیوار کے جو انکے منہہ کے مقابل ہوتی تین ہاتھ کے مسافت سے کم رہتی - نماز پڑہتے جس حال مین کہ قصد کرتے اس جگہہ کا جو بلال نے انکو خبر دی تھی کہ حضرت نے وہان نماز پڑہی تھی

وَقَالَ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ صَلَّى فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ اور ابن عمر کہتے تھے کسی پر کچھ باک نہین یعنے کچھ مضایقہ نہین اگر نماز پڑہے کعبہ کے جس گوشہ مین کہ چاہے

باب الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز جایز ہی طرف ناقہ کے جو صلاحیت پالان کی رکہے اور طرف اونٹ کے اور طرف جہاڑ کے اور طرف پالان شتر کے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر تھے پیغمبر خدا اپنے مرکب کو عرض مین بٹھلاتے پھر اسکے طرف نماز پڑہتے نافع کہتا ہی کہ مین نے ابن عمر سے کہا کہ آیا تم نے دیکھا ہی کہ جب مرکب حرکت کرتا تو کیا کرتے تھے تو انہون نے کہا کہ پالان کو پکڑتے اور اسکو ہموار کرتے اور نماز پڑہتے آخر پالان کی طرف یا موخر پالان کے جانب - یہہ شک نافع کا ہی - اور موخر وہی آخر پالان ہی جو سوار تکیہ کرتا ہی - اور تھے ابن عمر کرتے وہ فعل جو حضرت سے اسباب مین دیکھا تھا ترجمہ باب کے ساتھ اس حدیث کی مناسبت مین کہتے ہین کہ استقرار رکھنے والے جانور کیطرف نماز پڑہنا تو شجر کیطرف بطریق اولی درست ہوگا

باب الصَّلٰوةِ إِلَى السَّرِيرِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑہنی طرف سریر کے جایز ہی -

حدثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي بی بی عایشہ نے جب بعضے صحابہ سے سنا کہ اگر مصلی کے آگے سے عورت اور کتا یا گدہا گذرے نماز ٹوٹ جاتی ہی تو فرمایا کہ آیا تم نے برابر کیا کتے اور گدہے کو ہمارے ساتھ مقرر مین نے دیکھا ہی جس حال مین کہ مین دراز لیٹی رہتی سریر پر پھر حضرت تشریف لاتے تب سریر درمیان ہوتا اور آپ نماز پڑہتے - اور بعض روایات مین فیوسط السریر آیا ہی یعنے اپنے اور قبلہ کے درمیان کرتے سریر کو - سو مین ناخوش رکھتی اس بات کو کہ روبرو کرون اپنے بدن کو - پس مین سریر کے پایہ کے طرف سے باہر آتی یہان تک کہ کھینچتی تھی اپکو اپنے لحاف سے - پس لازم آیا عورت کا گذرنا آگے سے مصلی کے - قسطلانی نے کہا کہ مستنبط ہوا اس سے یہہ کہ عورت کا گذرنا قاطع نماز نہین جیسا کہ اسکا روبرو رہنا - شارحون نے اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھ اشکال کیا ہی کہ ترجمہ مین صلوة الی السریر آیا ہی اور حدیث مین صلوة علی السریر واقع ہوا - اور جواب دیتے ہین کہ حرف الی ترجمہ مین معنے مین علی کے ہی اور حروف جار بہت ہین کہ ایک دوسرے کے معنے مین آتے ہین - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ یتوسط السریر کے یہہ معنے ہین کہ لیتے تھے سریر کو اپنے اور قبلہ کے درمیان - نہ یہہ کہ سریر کے درمیان نماز پڑہتے تھے جیسا کہ بعضون کے فہم مین آیا - اور امام بخاری نے روایت سے مسروق کے بی بی عایشہ سے لایا ہی کان یصلی والسریر بینہ وبین القبلة روایت یتوسط السریر کی صریح تر ہی اس معنے مین جو ہمنے کہا اور بی بی عایشہ کا مقصود بھی اس معنے کے ساتھ خوب درست پڑہتا ہی - کسواسطے کہ نماز پڑہنی حضرت کی سریر پر مستلزم اسکی نہین کہ انسلال بی بی کا حضرت کے روبرو سے ہو - اور جس روایت مین کہ علی السریر واقع ہوا کہہ سکتے ہین کہ علی معنے مین الی کے ہی

باب يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ رد کرے مصلی ازروے استحباب کے اس شخص کو کہ اسکے آگے سے گذرے وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ اور رد کیا ابن عمر نے قعدہ تشہد کے وقت اور کعبہ مین گذرنیوالے کو - اور تقدیر

کلام

کلام کی یہہ ہی کہ رد کیا غیر کعبہ میں اور کعبہ میں - اور کہہ سکتے ہیں کہ و فی الکعبۃ جملہ حالیہ ہی یعنے رد کیا ہی تشہد میں جس حال میں کہ کعبہ میں تھا یعنے آخر نماز میں وہاں لوگونکا
بڑا ہجوم رہتا ہی وَقَالَ اِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ تُقَاتِلَهٗ فَاقْتُلْهُ اور ابن عمر نے کہا ہی کہ اگر گذرنیوالا ابا کرے اور نہ پھرے مگر یہہ کہ تو اسکو قتل کرے تو اسکو مار ڈال
اور بعضے روایات میں فقاتلہ آیا ہی - اور اس جگہہ حرف فا محذوف ہی - پس کہو کہ جب جواب شرطیہ کا واقع ہو فا لازم ہی اور یہہ برخلاف قیاس واقع ہوا حدثنا
اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحٌ السَّمَّانُ قَالَ رَاَيْتُ
اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّيْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِيْ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَنْ يَّجْتَازَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
یہہ حدیث امام بخاری کو حمید بن ہلال سے دو طریق سے پہنچی پہلی طریق تین واسطوں سے اور دوسری طریق دو واسطوں سے ابو صالح نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری کو
جمعہ کے دن دیکھا کہ نماز پڑہتا تھا اس چیز کے طرف کہ اسکو لوگوں سے ڈھانپتی تھی - یعنے اسکے روبرو سترہ تھی پس ایک جوان اولاد سے ابی معیط کے چاہا
کہ انکے روبرو یعنے انکے اور سترے کے درمیان سے گذرے فَدَفَعَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ صَدْرِهٖ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ
فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشَدَّ مِنَ الْاُوْلٰى فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ فَشَكٰى اِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِيْدٍ خَلْفَهٗ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ پس ابو سعید نے اس جوان کے سینہ پر مارا
پھر اس جوان نے نظر کی تو گذرنیکی اور جگہہ نپائی مگر ابو سعید کے آگے سے سو اسنے عود کیا کہ تا گذرے - پھر ابو سعید نے اسکو پہلے سے زیادہ سخت مارا -
پس اسنے ابو سعید سے ایک رنج پایا - پھر وہ مروان بن حکم کے پاس آنکے اس چیز کا گلہ کیا جو ابو سعید سے پایا تھا - پھر ابو سعید بھی اسکے پیچھے مروان کے پاس آئے
مروان کہا کیا ہی تجھہ کو اور تیرے بھتیجے کو اے ابو سعید قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى
شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ وَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ابو سعید نے
کہا کہ میں نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے جب تمہارے سے کوئی نماز پڑہے کسی چیز کے طرف کہ وہ ستر کرے اسکو لوگوں سے پس اگر کوئی چاہے کہ
اسکے آگے سے گذرے تو چاہیے کہ اسکو دفع کرے اگر وہ ابا کرے اور نمانے تو اسکو قتل کر - وہ نہیں ہی مگر شیطان کہ مصلے کو حضور نماز سے پھیر رکھتا ہی
اطلاق شیطان کا آدمی پر مجاز کی راہ سے ہی - اور یہہ حکم وجہ حصر پر تشدید و تغلیظ کے لئے ہی - بعض اہل ظاہر اس دفع کرنیکے وجوب پر گئے ہیں - پر ائمہ
اربعہ کا مختار مندوب ہی - اور دفع کرنا بھی اسطرح پر ہو کہ فعل کثیر اور فساد نماز کا موجب نہو - اور گذرنیوالے کے طرف مشی بھی نہو - اور باوجود ان
باتوں کے اگر قتل کردے قصاص اور خون بہا قاتل پر نہیں آتا ہی باب اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ یہہ باب مصلی کے آگے گذرنیوالے
کے گناہ کے بیان میں ہی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ
مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ اَرْبَعِيْنَ
يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً بسر سے مروی ہی کہ زید نے بھیجا اسکو ابی جہیم کے طرف کہ اسکو پوچھے کہ وہ حضرت سے مصلے کے آگے گذرنیوالیکے گناہ

سے کیا سنا ہی۔ سو بسر نے کہا کہ ابو جہیم نے کہا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مصلی کے آگے اگر گذرنیوالا جانے کہ اسکا کیا گناہ ہی۔ تو البتہ اسکا کھڑا رہ جانا چالیس تک
اسکے لئے بہتر ہی مصلی کے آگے گذرنے سے۔ اور ابو نضر نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ حضرت چالیس روز فرمائے یا چالیس سال یہہ مقولہ امام مالک کا ہی
یا تعلیق ہی امام بخاری سے **باب** اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي یہہ باب حکم مین آگے لینے مرد کے ہی دوسرے مرد کو جس حال مین کہ
نماز پڑہتا ہو وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي اور مکروہ رکھے ہین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یہہ بات کہ مصلی کو آگے لے
جس حال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ
صَلٰوةَ الرَّجُلِ امام بخاری کہتے ہین کہ یہہ حکم جو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکی کراہت پر کیا اسوقت پر ہی کہ اسکے ساتھ مشغول ہو اگر اسکے ساتھ مشغول
نہو۔ پس مقرر زید بن ثابت نے کہا ہی کہ اس استقبال کا مین کچھ مضایقہ نہین رکھتا ہون۔ اسلئے کہ مرد قطع نہین کرتا ہی مرد کی نماز کو مشغول نہونے کے
یے معنے ہین کہ نمازی کے روبرو جو شخص رہیگا اسکے حرکات و سکنات و حالات پر نظر پڑجانے یا سننے سے کہین مصلی کے خشوع و حضور قلب مین خلل
نہ آوے اگر اس بات کا اندیشہ ہو نماز مکروہ ہوگی **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ
عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ روایت کی مسروق نے
عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ مقرر انکے پاس اس چیز کا ذکر آیا کہ قطع کرے اور باطل کرے نماز کو مصلی کے آگے گذرنے سے لوگون نے کہا کہ قطع کرتے ہین
نماز کو کتا اور گدہا اور عورت فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي بَيْنَهٗ وَ
بَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ پس بی بی نے فرمایا مقرر ٹھہرایا تم نے عورتونکو حکم مین کتے کے یعنے بی بی نے صحابہ کے حکم پر زجر کیا
اور کہا کہ تحقیق مین نے حضرت کو دیکھا کہ نماز پڑہتے تھے اور حالانکہ مین قبلہ کے اور آپ کے درمیان سریر پر لیٹی تہی فَيَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ وَاَكْرَهُ
اَنْ اَسْتَقْبِلَهٗ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا اور مجھے ایک حاجت رہتی اور مین ناخوش رکھتی کہ حضرت کے مقابل ہون۔ پس آپکو کھینچ لیتی نرم کھینچنا یعنے
سبک گذر جاتی وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ اور مروی ہی اعمش سے اور وہ ابراہیم سے اور وہ اسود سے
اور وہ بی بی عایشہ سے روایت کی حدیث مذکور کے معنے مقصود کے مطابق **باب** الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ یہہ باب اس بیان مین
کہ سوئے ہوئی کی پیٹھ کے پیچھے نماز پڑہنی جایز ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا نماز
پڑہتے جس حال مین کہ مین لیٹی رہتی اپنے جامۂ خواب پر دراز کھینچی ہوئی فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ پس جب حضرت چاہتے کہ نماز
وتر ادا کرین مجھے بیدار کرتے۔ اور مین بھی آپ کے ساتھ وتر پڑہتی۔ نایم عام ہی۔ اور بحسب معنا شامل ہی مرد و زنان کو بانکہ حکم شرعی غیر خواص مین
مرد و زن کے برابر ہی پس جو حکم کہ عورت کے حق مین ثبوت پایا مرد پر بھی ثابت ہوتا ہی بلکہ یہہ حکم مرد پر بطریق اولی ہوگا۔ پس یہہ حدیث ترجمۂ باب کے
ساتھ مطابق ہوتی ہی۔ باوجود اسکے باب لاحق کو علیٰحدہ اخذ کرنا تحصیل حاصل کے قبیل سے نظر آتا ہی فتدبر **مترجم** کہتا ہی کہ امام مالک و مجاہد و
طاؤس نے مکروہ رکھا ہی نماز سوتے ہوئے کے پیچھے اس بات کے اندیشہ سے کہ سوتے ہوئے سے کچھ ایسی چیز صادر ہو کہ مصلی کی نماز کو توڑ دے۔ اور وہ
جو ابوداؤد اور ابن ماجہ مین جو ابن عباس سے منع کی حدیثین مروی ہین ضعیف ہین قسطلانی **باب** التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ یہہ باب

اس بیان مین ہی کہ نماز نفل عورت کے پیچھے پڑھنی جایز ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی النضر
مولی عمر بن عبید اللہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کنت انام بین
یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے روبرو خواب کرتی تھی جس حال
مین کہ میرے ہر دو پیر حضرت کے قبلہ کے جانب تھے فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا قام بسطتھما پس جب سجدے مین جانیکا ارادہ
کرتے میرے پیر کو انگلی چھوتے مین اپنے ہر دو پیر کھینچ لیتی۔ پھر جب حضرت قیام کرتے مین اپنے ہر دو پاؤنکو دراز کرتی قالت والبیوت یومئذ
لیس فیھا مصابیح اور بی بی نے کہا کہ ان دنون مکانات ایسے تھے کہ انمین چراغ نہین تھا۔ یہہ عذر ہی جناب عائشہ کا کہ اگر گھر مین چراغ رہتا حضرت
کے سجدے کا حال مجھے معلوم ہوجاتا بار بار مین اپنے پاؤن دراز نہ کی ہوتی۔ اور حضرت ہر بار اشارہ کرنیکی حاجت نہ ہوتی۔ لاکن بی بی کا جاننا بھی کافی تھا
کس لئے کہ اس اثنا مین اگر خواب کا غلبہ ہوتا بے اختیار پاؤن دراز کرتے۔ تب چراغ بھی بیفائدہ تھا۔ اور کہتے ہین کہ وہ نماز نافلہ تھی کیونکہ ہمیشہ حضرت کی عادت
شریف یہہ تھی کہ فرایض مسجد مین جماعت کے ساتھ پڑھتے۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ نماز تہجد تھی اور تطوع یعنے نفل اسکو شامل ہی۔ لاکن حضرت کے نسبت
کرتے اشکال سے خالی نہین کس لئے کہ تہجد اس جناب کے لئے واجبات سے تھی اور مراد عورت کے پیچھے نماز پڑھنے سے یہہ ہی کہ عورت مصلی کے سامنے رہے۔
اور لفظ حدیث سے اسیقدر معلوم ہوتا ہی کہ بی بی کے ہر دو پاؤن حضرت کے سجدے کی جگہہ پر تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث سے مستنبط ہوتا ہی
کہ عورت کا آگے رہنا نماز کو قطع نہین کرتا ہی۔ اور امام مالک نے جو مکروہ رکھا ہی خوف فتنہ کا سبب ہی کہ دل کہین عورت کے طرف مایل نہو۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بی بی عائشہ آگے رہتے ہوے جو نماز پڑھی یہان خوف دل مایل ہونیکا نہین ہی اور یہہ حضرت کے خصایص سے ہی جیسا کہ بی بی عائشہ نے روزہ دار عورت کو
بوسہ دینے کے باب مین کہا اگر وہ شہوت رانی سے آپکو روک سکتا ہی اور بعض کے پاس حضرت کی خصوصیت نہین حتی کہ صحیح ہو وہ جو دلالت کرے اسپر قسطلانی

باب من قال لا یقطع الصلوۃ شیء یہہ باب حکم مین اس شخص کے قول کے ہی کہ کہا نماز کو قطع نہین کرتی ہی کوئی چیز ان چیزون سے
جو بعضون نے کہا ہی کہ عورت اور کتا اور گدہا نماز کو توڑتے ہین **حدثنا** عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا
الاعمش قال حدثنا ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قال الاعمش وحدثنی مسلم عن مسروق عن عائشۃ ذکر عندھا
ما یقطع الصلوۃ الکلب والحمار والمرأۃ یعنے یہہ حدیث اعمش کو دو طریق سے پہنچی۔ اور حفص اسی سے دو طریق سے بھی روایت کی ہی۔ بی بی عائشہ
کے پاس ذکر کیا گیا کہ نماز کو کیا چیز قطع کرتی ہی۔ بعضون نے کہا کہ کتا اور گدہا اور عورت قطع کرتے ہین فقالت عائشۃ شبھتمونا بالحمر والکلاب
واللہ لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانی علی السریر بینہ وبین القبلۃ مضطجعۃ پس بی بی نے کہا کہ تم نے ہمکو
کتے اور گدہے کے ساتھ تشبیہ دی۔ قسم ہی اللہ کی مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ نماز پڑھتے تھے جس حال مین کہ مین سریر پر تھی درمیان حضرت کے اور قبلہ کے جس حال
مین کہ مین لیٹی تھی فتبدو لی الحاجۃ فاکرہ ان اجلس فاوذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانسل من عند رجلیہ پس مجکو
ایک حاجت بشریت ظاہر ہوئی۔ سو مین نے ناخوش رکھی کہ حضرت کے مقابل بیٹھون اور آپکو ایذا دون اور آپکو میرے طرف مشغول کرون۔ پس مین آپکو
سریر کے پایہ کے طرف سے کھینچی تھی۔ اس جگہہ معلوم ہوا کہ عورت کا گذرنا قاطع نماز نہین۔ پس گذرنا کتے اور گدہے کا بھی قاطع نہوگا۔ جاننا چاہیے کہ
صدر اول مین بعض لوگ قایل تھے کہ کتے اور گدہے اور عورت کے گذرنے سے نماز ٹوٹتی ہی استدلال سے اس حدیث کے جو مسلم نے ابوذر سے روایت کی

ہی کہ یقطع الصلوۃ المرأۃ والحمار والکلب الاسود یعنے توڑتے ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور اسیطرح وہ حدیث جو ابو داؤد اور ابن ماجہ سے مروی ہی اور اسمین عورت حایضہ کا قید آیا ہی - اس حکم سے اکثر فقہانے اِبا کیا ہی - امام احمد کہتے ہین کہ گذرنا سگ سیاہ کا قطع نماز کرتا ہی - کیونکہ دوسری حدیث اسکے معارض نہ آئی - لاکن گدہے اور عورت کے گذرنے سے قطع نماز کے باب مین جو حدیث مذکور ہوئی اسکے معارض اور حدیثین بھی وارد ہین اسلئے ہم اسکے ساتھ جزم نہین کرتے ہین - اور امام طحاوی اور دوسرے علماے حنفیہ اسپر گئے ہین کہ حدیث ابی ذر کی اور دوسرے احادیث جو اسکے موافق ہون منسوخ ہین انکے ناسخ وے حدیثین ہین کہ جنمین نماز پڑہنی حضرت کی ازواج مطہرہ کے طرف مذکور ہی - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتوی بھی اسی معنے کا موید ہی - کہ انہون نے پہلے قطع نماز کی روایت کی تھی اور اسکے بعد فتوی دیا کہ مصلی کی نماز کو دوسرے کا فعل اور گذرنا کتے یا گدہے یا عورت کو قطع کرتا نہین - اور اگلی حدیثون کا نسخ جب تک انکے پاس صحیح نہو کیونکر فتوے دینے ہوتے - پس معلوم ہوا کہ وے حدیثین منسوخ ہین - اور اکثر علمانے تاویل کی ہین کہ جو حدیثین قطع نماز مین آئی ہی اس سے قطع خشوع وحضور مراد ہی - نہ قطع نماز - اور یہہ توجیہ بھی کامل نہین کسلئے کہ قطع خشوع انہین تین چیز کے ساتھ مخصوص نہین واللہ اعلم **حدثنا**

اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَخِیْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَمَّهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ یَقْطَعُهَا شَیْءٌ فَقَالَ لَا یَقْطَعُهَا شَیْءٌ یعقوب ابن ابراہیم نے کہا کہ حدیث کی مجہ سے ابن شہاب کے بھتیجے نے کہ مقرر اسنے اپنے چچا سے پوچھا جو ابن شہاب ہی کہ قطع کرتی ہی نماز کو کوئی چیز تو کہا کوئی چیز قطع نہین کرتی ہی یہہ عام مخصوص ہی یعنے وہی چیزان تین چیزون سے جس مین نزاع ہی نہ ہر چیز - کیونکہ قول وفعل کثیر البتہ شکنندہ نماز ہی پھر یہہ روایت کی اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یہہ مقولہ ابن شہاب کا ہی جو کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ بی بی عایشہ نے کہا لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاِنِّیْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰی فِرَاشِ اَهْلِهٖ تھے پیغمبر خدا قیام کرتے اور نماز پڑہتے رات سے اور حالانکہ مین لیٹی رہتی درمیان حضرت کے اور قبلہ کے - اور حضرت نماز پڑہتے جامہ خواب پر اپنے اہل کے - پوشیدہ نرہے کہ بی بی عایشہ کے سیاق حدیث سے مفہوم ہوتا ہی کہ بی بی نے انکار اسکا کیا کہ عورتون کو کتے اور گدہے کے حکم مین داخل کرتے ہین - نہ انکہ کتا اور گدہا قطع نماز نہین کرتے ہین - اور امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ ان تینون سے بھی قطع نماز نہین ہوتی ہی سو اسکے صورت استدلال مین حدیث سابق مین ہم نے اشارہ کیا اور خالی ضعف سے نہین ہی **باب**

اِذَا حَمَلَ جَارِیَةً صَغِیْرَةً عَلٰی عُنُقِهٖ فِی الصَّلٰوةِ یہہ باب اس حکم کے بیان مین ہی کہ مصلی جب چھوٹی لڑکی کو نماز مین اپنے کھندے پر اٹھاوے تو جایز ہی یا نہ - اور جو حدیث کہ لایا ہی سو وہ اسکے جواز پر دال ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ بِنْتٌ لِاَبِی الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ ابی قتادہ سے مروی ہی کہ حضرت نماز پڑہتے اور حالانکہ آپ اٹھاے ہوے رہتے امامہ کو جو دختر زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی - اور حضرت نے اپنی اس دختر یعنے زینب کو ابو العاص بن ربیعہ بن عبد الشمس کو دیا تھا - اور لکھتے ہین کہ عبد الشمس ربیعہ کا دادا ہی بسبب شہرت کے اسکو عبد الشمس کا بیٹا کہتے ہین اسکے باپ کا نام عبد العزی ابن عبد الشمس ہی اور ابو العاص کا نام بقول مختار مقسم ہی حضرت نے بی بی زینب کو قبل نبوت اسکے ساتھ نکاح کر دیا تھا - ابو العاص ظہور اسلام کے بعد کفار کے ہی ساتھ تھا جنگ بدر مین اسیر ہوا - پھر اسلام لایا اور مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ آیا اور حضرت کی

ملازمت سے مشرف ہوا حضرت اس سے خوش ہوے اور پھر بی بی زینب کو اسکو دیا اور اسکی دامادی پر ثنا کی - بی بی زینب نے اسکے تحت نکاح حضرت کے حین حیات وفات
کیا اور ابو العاص نے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین رحلت کی - اور بی بی زینب کی ایک دختر جو امامہ تھی حضرت علی نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
کے بعد اسکے ساتھ تزویج کی سو حضرت اسی صاحبزادی امامہ کو اپنے دوش مبارک پر لئے ہوے نماز پڑہتے تھے فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا
پس جب سجدے کا ارادہ کرتے اسکو زمین پر چھوڑتے اور جب قیام کرنا چاہتے اٹھا لیتے - جاننا چاہئے کہ یہہ فعل حضرت کا محض تشریع کے واسطے تھا - اور مالکیہ کے سوائے
اکثر ائمہ اسکے جواز پر گئے ہین - اور مالکیہ کہتے ہین کہ فعل کثیر مبطل نماز ہوا کے بعد وہ حکم منسوخ ہوا - دوسرے ائمہ نے مالکیہ کو جواب دیا ہی کہ حدیث امامہ متاخر ہی یہہ بات
قطعا ثبوت کو پہنچی ہی - اور خطابی کہتا ہی کہ وہ فعل کثیر بھی نہین - اور امامہ کو حضرت کے ساتھ نہایت انس و محبت تھی وہ خود ہی آکے حضرت سے متعلق ہوتی اور
حضرت سجدے کے وقت تھوڑے فعل سے اسکو زمین پر چھوڑتے - اور جب وہ پھر متعلق ہوتی اسکو اٹھا لیتے اور فعل قلیل کے ابطال مین بھی کہتے ہین کہ اگر ایک
رکن مین مکرر ہو حکم کثیر کا رکھتا ہی - اور اس جگہہ تو ایسا نہین اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ اسوقت امامہ کا عہدہ برا کوئی نہین تھا - اگر حضرت اسقدر توجہ نفرماتے
وہ گریہ کرتی اور حضرت کی خاطر مشغول ہوتی - اس لئے ادنی توجہ کے ساتھ اسکو اٹھا لیتے - اور امام نووی نے کہا کہ یہہ عذرین غیر موجہ ہین - اور حدیث شریف
مین کوئی ایسی چیز نہین آئی جو حکم شرع کے مخالف ہو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مالکیہ نے حضرت کی اس نماز کو نماز نفل پر حمل کیا ہی حالانکہ یہہ بات
حدیث مسلم سے دفع کی گئی ہی کہ راوی کہتا ہی کہ مین حضرت کو امامت کرتے ہوے دیکھا اور آپ کے کندھے پر امامہ تھی **باب** إِذَا صَلَّى
إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کوئی فرش خواب کے طرف نماز پڑہے کہ جسپر حائضہ عورت ہو تو صحیح اور روا ہی **حدثنا**
عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ
قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حَائِضٌ عبد اللہ نے کہا کہ میری
خالہ بی بی میمونہ نے کہا کہ میرا فرش خواب حضرت کی جاے نماز کے پہلو پر تھا اور اکثر حضرت کا جامہ مبارک مجھ پر پڑتا اور مین اپنے فرش پر تھی جس حال مین کہ مین
حائضہ تھی اور ترجمہ باب مین نماز فرش کے طرف مذکور ہی - اور حدیث مین مصلی کی پہلو مین واقع ہوئی اور یہہ معنی عام ہین **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ
يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ عبد اللہ بن شداد نے
کہا کہ مین بی بی میمونہ سے سنا کہ کہتی تھین کہ حضرت نماز پڑہتے تھے جس حال مین کہ مین حضرت کے پہلو کے طرف سوتی تھی پس جب سجدہ کرتے آپکا جامہ مبارک
میرے پاؤن پر پہنچتا حالانکہ مین حائضہ تھی وَزَادَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ وَأَنَا حَائِضٌ اور مسدد نے یہہ لفظ
زیادہ کیا **باب** هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ چھونا اپنے ہاتھ سے اپنی عورت کو سجدے
مین جانیکے وقت کیا جائز ہی **حدثنا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا
مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بی بی عائشہ سے حدیث کی
ہی کہ کہا برا کیا تم نے جو ہم کو سگ و حمار کے ساتھ برابر کیا مقرر مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ نماز پڑہتے تھے اور مین لیٹی تھی درمیان آپ کے اور درمیان

قبلے کے ۔ پس جب سجدے کا ارادہ کرتے تو میرے پاؤں کو اشارہ کرتے مین اپنے ہر دو پیر کو کھینچ لیتی **باب** المرأة تطرح عن المصلی شیئاً
من الاذی یہہ باب اس بیان مین ہی کہ عورت دور کرے مصلی سے اس چیز کو جو نجاست سے ہو آگے سے ہو یا پیچھے سے ۔ جس طرح ہو کہ ہو سکے مقصود اس
باب سے یہہ ہی کہ عورت کا ہاتھ مصلے کو پہنچنا درست ہی نماز کی حالت مین **حدثنا** احمد بن اسحٰق السرماری قال حدثنا عبید الله
بن موسیٰ قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن عبد الله قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم
قائم یصلی عند الکعبة وجمع من قریش فی مجالسهم اذ قال قائل منهم الا تنظرون الی هذا المرائی ایکم یقوم الی جزور آل
فلان فیعمد الی فرثها ودمها وسلاها فیجیء به ثم یمهله حتی اذا سجد وضعه بین کتفیه فانبعث اشقاهم فلما سجد
رسول الله صلی الله علیه وسلم وضعه بین کتفیه وثبت النبی صلی الله علیه وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضهم
علی بعض من الضحك فانطلق منطلق الی فاطمة وهی جویریة فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی الله علیه وسلم ساجدا
حتی القته عنه واقبلت علیهم تسبهم فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلاة قال اللهم علیك بقریش
اللهم علیك بقریش اللهم علیك بقریش قالها ثلاثا ثم سمی اللهم علیك بعمرو بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن
ربیعة والولید بن عتبة وامیة بن خلف وعقبة بن ابی معیط وعمارة بن الولید قال عبد الله فوالله لقد رأیتهم صرعی
یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنة عبداللہ
بن مسعود نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا رکعبے کے پاس نماز پڑہتے تھے اور کفار قریش کی ایک جماعت اپنی مجلسون مین تھی ۔ ناگاہ انمین سے ایک شخص
کہنے لگا کہ کیا نہین دیکھتے ہو تم اس ریا کرنیوالے کو ۔ کون ہی تم مین کہ فلان قبیلے کے ذبح کئے گئے اونٹ کیطرف جا کے اسکا خون پوست اور سرگین یعنے
پوٹھا لاوے ۔ اور حضرت سجدے مین جاتے وقت آپ کے ہر دو شانہ مبارک کے درمیان رکھ دے پس ایک بڑا بدبخت یعنے عقبہ بن معیط یہہ کام کر بیٹھا۔
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین ہی رہے ۔ اور وے کفار نابکار یہہ حالت دیکھ ہنستے تھے اور ایک دوسرے پر گرتے تھے یہان تک کسی نے بی بی فاطمة الزہرا
اسبات کی خبر دی درحالیکہ بی بی کم عمر تھین پس بی بی دوڑتے آئین دیکھتے کیا ہین کہ حضرت کا سر سجدے مین ہی اور پشت مبارک پر پوٹھا اونٹ کا دھرا ہی پس
بی بی نے اسکو حضرت سے دور کیا اور ان کافرون کے طرف متوجہ ہو انکو دشنام دینے لگین جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے ان کفار اشقیا کو قہر خدا کے حوالہ
کرنے بددعا کرنے لگے اور تین بار فرمایا الٰہی ان کفار قریش کا بدلہ تجہی پر ہی پہر ان اشقیا مین جو حاضر تھے انمین سے ایک ایک کا نام لیکے فرمایا کہ الٰہی اس کا بدلہ تجہی پر ہی
عبداللہ بن مسعود کہتے ہین کہ قسم ہی اللہ کی کہ حق تعالیٰ ان کفار سے بدلہ لیا چنانچہ مین بچشم خود دیکہا ہی کہ وہ جماعت غزوہ بدر کے روز ہلاک ہوین
کہ ان سے اکثر بدر کے کوین مین ڈالے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت فرماتے تھے کہ اس پیچھے ان پر خدا تعالیٰ لعنت کرے یعنے دنیا مین
جیسا انکو خوار کیا آخرت مین بہی اپنی رحمت سے مردود مسطرود کر دیوے ۔

كتاب مواقيت الصلوة

یہہ کتاب نماز کے وقتون کے بیان مین ہی - مواقیت جمع میقات کا ہی وقت کے معنے مین

باب مواقيت الصلوة وفضلها

یہہ باب بیان مین اوقات نماز کے اور انکی رعایت کرنے مین زیادتی ثواب کے ہی وقوله عز وجل ان الصلوة كانت على المومنين كتابا موقوتا اور یہہ باب بیان مین اس آیہ کریمہ کے ہی جو اللہ تعالی نے فرمایا - مقرر نماز مسلمانون پر فرض موقوت ہی - امام بخاری نے موقوت کی تفسیر مین کہا موقتا وقته عليهم یعنے فرض محدود ہی ان پر کہ اس سے گذر جانا کسی جگہہ روا نہین ہی **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات مین لایا ہی کہ تعیین و تقدیر پانچ وقتون کی نماز وان کے لئے شارع کے حکم سے ہی - اسکی دریافت مین عقل کو راہ نہین ہی - لاکن بعضے معانی اور حکمتین اس مین پاسکتے ہین جو مناسب ہو مثلا انسان شب کو خواب مین رہتا ہی - اور شب جو امن و امان اور آرام و عافیت کے ساتھہ گذری اس نعمت کے شکر سے غافل رہا - اور اسباب معیشت حاصل کرنے سے جو معطل اور بیکار رہا حکم میت کا رکھتا تھا - اور روز روشن ہونے سے ایک نئی حیات اسکے نصیب ہوئی اور اسباب زندگانی حاصل کرنے پر مستعد ہوا - ان نعمتون کی شکر گزاری - اور گذرے ہوئے تقصیرات کی تلافی کے لئے نماز فجر مشروع ہوئی اور جب معیشت کا اسباب حاصل کیا - اور کھانے پینے وغیرہ نعمتون سے مخصوص ہوا اسکے شکر مین نماز ظہر فرض ہوئی - اور جب انسان کی عادت نیم روز مین خواب استراحت اور فراغت کی ہی - اس تقصیر و غفلت کی تلافی مین نماز عصر کی فرض کی گئی - اور جب نماز عصر کے بعد بازار کی طرف خرید و فروخت کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا اکثر لوگ کا معمول ہی نماز شام مشروع ہوئی اور اسکے بعد جب کھانے اور سونے کی عادت ہی دن کی شکر نعمتون کی تکمیل اور خاتمہ کی تحسین کے لئے نماز عشا فرض ٹھری - بالجملہ طاعات و عبادات نعمتون کے شکر کے واسطے ہین جب اللہ تعالی کی نعمتین رات دن کے ساعات مین اتصال کے طور پر ایک کے بعد ایک متواتر اور متوالی ہین تو چاہئے کہ بندہ ایک ساعت بھی مولی کی عبادت سے فارغ نرہے - پس اللہ تعالی کی فضل و رحمت نے اقتضا اسبات کا کیا کہ عبادت کے لئے ان پانچ وقت کو مقسوم و مقصور کرے یہہ اسکا فضل و عنایت ہی واللہ اعلم و علمہ احکم

حدثنا عبد الله بن مسلمة قال قرات على مالك عن ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر الصلوة يوما فدخل عليه عروة بن الزبير فاخبره ان المغيرة بن شعبة اخر الصلوة يوما وهو بالعراق فدخل عليه ابو مسعود الانصاري فقال ما هذا يا مغيرة ابن شہاب سے مروی ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک روز نماز عصر کے لئے تاخیر کی وہ ان دنون امیر مدینہ تھا ولید بن عبد الملک کی طرف سے - اور اس زمانے مین امور شرعیہ مین مداہنت اور سستی راہ پائی تھی پس عروہ بن زبیر نے عبد العزیز کے پاس آیا - اور اسکو خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک روز نماز کی تاخیر کی اسوقت وہ عراق مین تھا یعنے وہانکا حاکم تھا مراد عراق سے عراق عرب ہی کہ اسکا طول عبادان سے موصل تک ہی اور اسکا عرض قادسیہ سے حلوان تک پس مغیرہ کے پاس ابو مسعود انصاری آیا - اور کہا کہ یہہ کیا تاخیر ہی ای مغیرہ اليس قد علمت ان جبريل عليه السلام نزل فصلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال بهذا امرت آیا تو نہین جانا کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہو پس نماز پڑہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھہ نماز پڑہے - ایسا ہی پانچ نمازین بھی حضرت نے انکے ساتھہ ادا کین - پھر جبرئیل نے کہا کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ ان وقتون مین نماز پڑہون فقال عمر لعروة اعلم ما تحدث او علمت ان جبريل هو اقام لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقت الصلوة پس عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ جان اور آگاہ رہ اس چیز سے جو اسکے ساتھہ تو حدیث کرتا ہی - یعنے کیا یہہ حدیث تو جان کے بیان کرتا ہی آیا تو جانتا ہی کہ مقرر جبرئیل نے حضرت کے لئے امامت

جسوقت کہ نماز کے وقتون کا بیان کیا قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عروہ نے کہا ہان ایسا ہی ہی کہ جبرئیل نے امامت کی - اور بشیر بن ابی مسعود نے اپنے باپ ابو مسعود سے حدیث کی قَالَ عُرْوَةُ لَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ عروہ نے کہا مقرر حدیث کی مجھسے بی بی عایشہ نے کہ تھے حضرت نماز پڑہتے عصر کی حالانکہ آفتاب آپکے حجرے مین رہتا دیوار کے نیچے سے اوپر جا نیکے آگے - مراد آفتاب سے اسکا سایہ ہی - اور آفتاب جب بلند رہے اسکا سایہ گھر کے صحن مین رہتا ہی - جب اُفق کے نزدیک آوے - تو سایہ دیوارون کے اوپر رہتا ہی - جب عمر بن عبد العزیز نے نماز عصر مین تاخیر کی تھی اسکے لئے دوسری سند بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے مرویات سے لائی - پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث عایشہ سے ظاہر یہہ ہی کہ وقت غیر مکروہ مراد ہی - اور امام بخاری نے دوسری جگہہ اور ایک حدیث نقل کی ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے دو روز آکے امامت کی - پہلے روز ہر نمازون کے اول وقت مین دوسرے روز آخر وقت مین اور کہا کہ ان وقتون کے درمیان نماز کا ہی وقت ہی - یہہ بھی دلالت رکھتی ہی - کہ وے اعتراض اسلئے تھین کہ مغیرہ اور عمر بن عبد العزیز وقت مکروہ مین نماز پڑہتے تھے - اور امام بخاری سے بھی اس ترجمہ مین ادعا اول وقت کا ظاہر نہین - اور حدیث بھی اسپر دلالت نہین کرتی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ ابن عربی کہتا ہی کہ فرشتہ جب آدمی کے مانند مکلف نہین پس جبرئیل کی نماز نفل ہوگی اور حضرت جب انکے پیچھے نماز پڑہی ہون معلوم ہوا کہ مفترض کی نماز متنفل کے پیچھے درست ہی پھر اسکا جواب دیا گیا ہی کہ محتمل ہی کہ وہ نماز اسوقت حضرت پر بھی غیر واجب ہوگی اور پھر کہتے ہین کہ وہ نماز اس صبح کی تھی کہ جس شب نماز فرض کی گئی پھر اسکا جواب دیتے ہین کہ احتمال ہی کہ وہ وجوب بیان جبرئیل سے متعلق ہی پس وجوب متحقق نہوا مگر بعد اس نماز کے - اور جبرئیل یہہ نماز حضرت کو پہنچانے پر مکلف تھے نہ متنفل پس اس صورت مین وہ نماز مفترض کی ہی نماز ٹھہری مفترض کے پیچھے

باب

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یہہ باب بیان مین اس قول خدا تعالی کے ہی جو مسلمانون کے خطاب مین واقع ہوا - یعنے جس حال مین کہ وے رجوع لانیوالے ہین اللہ تعالی کے طرف - اور انقطاع کرنیوالے ہین ماسوی سے - اور ڈرو اللہ کو اور قایم کرو نماز کو - اور مت ہوجاؤ مشرکون سے - امام بخاری نے اس آیت کو ترجمۂ باب ٹھہرایا - اور جو حدیث کہ اس باب مین لائی اسمین نماز قایم کرنیکے سوا اور کچھہ مذکور نہین - اور یہہ باب اور دوسرے دو باب جو اسکے لاحق ہین وے بھی نماز قایم کرنیکے ہی فضیلت مین ہین - انمین اوقات کا ذکر نہین آیا - مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ نماز قایم کرنی وہی ہی کہ انکے وقتون مین ہو - پس اسکے ضمن مین اوقات بھی مذکور ہوتے ہین -

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيْرِ اس حدیث کا ترجمہ شرح باب اداء الخمس من الایمان مین کتاب الایمان مین گذرا

باب

الْبَيْعَةِ عَلٰى اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ یہہ باب بیان مین اس بیعت کے ہی جو نماز کے قایم کرنے پر ہوئی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ جریر نے کہا کہ مین نے بیعت کی پیغمبر خدا سے نماز کے قایم کرنے اور زکوۃ کے دینے اور ہر مسلمان کے ساتھہ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی

اسلام کے سب احکام وارکان پر ہوگی۔ جبریل نے فقط نماز اور زکوۃ کا ہی ذکر کیا اسکے مزید اہتمام کے سبب جو مخاطبین کے بہ نسبت دیکھا تھا اور حضرت نے ارکان اسلام کے
بعد سب اہل اسلام کی خیرخواہی کی تخصیص کی۔ کیونکہ وہ سردار قوم تھا۔ ایک جماعت کثیر اسکے ساتھ اتفاق رکھتی تھی۔ اور وفد عبدالقیس کو خمس یعنے غنیمت سے
پانچویں حصہ کے ساتھ تخصیص کی۔ کیونکہ وے جنگی لوگ تھے اور بہت سے غنیمتیں پاتے تھے **باب** الصلوٰۃ کفارۃ یہہ باب اس بیان میں ہی
کہ نماز کفارہ ہوتی ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن الاعمش قال حدثنا شقیق قال سمعت حذیفۃ قال کنا
جلوسا عند عمر بن الخطاب فقال ایکم یحفظ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ قلت انا کما قالہ حذیفہ نے
کہا کہ ہم صحابہ جناب فاروق اعظم کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ سو انھون نے کہا کہ تمہارے سے کون یاد رکھتا ہی حضرت کا فرمودہ جو فتنہ کے باب میں فرمایا۔
تب میں نے کہا کہ میں یاد رکھتا ہون اسکو جو حضرت نے فرمایا قال انک علیہ او علیہا لجری عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو حضرت پر یا مقابلہ میں حضرت کے۔ کرمانی نے
کہا شک حذیفہ کا ہی کہ علیہ کہا یا علیہا۔ غرض حضرت عمر نے حذیفہ کو کہا کہ تو دلیری کرتا ہی اور اندیشہ خطا کا نہیں رکھتا ہی حضرت عمر نے یہہ بات حذیفہ پر بطریق رد
وانکار کے کہی قلت فتنۃ الرجل فی اہلہ ومالہ وولدہ وجارہ میں نے کہا مرد کا ابتلا اسکے اہل وعیال میں اور اسکے مال میں اور اسکی اولاد میں اور اسکے ہمسایہ میں
ہی کہ انکے حقوق ادا کرتا ہی۔ یا انکے سبب مرتکب امور نامرضیہ کا ہوتا ہی اور ملک میں ہمسایہ کے ناحق تصرف کرتا ہی۔ اور مال بری وجہ سے پیدا کرتا ہی اور بری جگہہ
خرچتا ہی تکفرہا الصلوۃ والصوم والصدقۃ والامر والنہی امور مذکورہ میں جو قصور واقع ہو سو اسکا کفارہ ہوتے ہیں نماز اور روزہ اور صدقہ
صدقہ زکوۃ کو بھی شامل ہی اور نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں کو منع کرنا مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ ہر نماز دوسری نماز تک کفارہ
ہی اس چیز کا جو درمیان ہر دو کے ہی اجتناب کبایر سے اگر کہیں کہ اجتناب کبایر جب صغایر کا مکفر ہو پھر نماز کس چیز کا کفارہ ہوتی ہی جواب یہہ کہ کبایر سے بچنا
[illegible] پر قیام کرنیکے تمام نہیں ہوتا ہی اگر نمازون پر قیام نکرے پس کبایر سے بچنا نہیں ہوسکتا ہی پس کفارہ ہونا موقوف ٹھہرا ادائے نماز پر قال لیس
ہذا ارید ولکن الفتنۃ التی تموج کما یموج البحر فاروق نے کہا کہ میرا ارادہ اس فتنہ سے نہیں بلکہ وہ فتنہ مراد ہی جو موج مارے جیسے موج مارتا ہی
دریا قال لیس علیک منہا باس یا امیر المؤمنین ان بینک وبینہا بابا مغلقا حذیفہ نے کہا یا امیرالمومنین اس فتنہ کا تجھ کو کچھ خوف نہیں مقرر
تیرے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ ہی بند ہوا قال ایکسر ام یفتح قال یکسر عمر فاروق نے کہا کیا وہ دروازہ ٹوٹ جاویگا یا کھل جاویگا حذیفہ نے
کہا ٹوٹ جاویگا قال اذا لا یغلق ابدا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب وہ فتنہ کا دروازہ ٹوٹ جاویگا پھر بند نہوسکیگا جب تک دنیا ہی قلنا اکان عمر یعلم
الباب شقیق جو حذیفہ کا راوی ہی کہتا ہی کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے قال نعم کما ان دون الغد
اللیلۃ انی حدثتہ بحدیث لیس بالاغالیط حذیفہ نے کہا ہان عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے جیسا کہ جانتے ہیں کہ کل سے
شب قریب ہی مقرر میں نے اس سے حدیث بیان کی ایسی حدیث کہ اغالیط سے نہیں اغالیط جمع ہی اغلوطہ کی ضمہ ہمزہ اور سکون معجمہ سے اس حدیث کو
کہتے ہیں کہ اسکا مفہوم مدعا میں صریح نہو یعنی میں نے صریح کہا ہی فہبنا ان نسال حذیفۃ فامرنا مسروقا فسالہ فقال الباب عمر
شقیق کہتا ہی کہ ہم ڈرا کہ پوچھون حذیفہ سے کہ دروازہ کیا ہی پھر ہم نے مسروق کو حکم کیا کہ پوچھے حذیفہ سے پس وہ پوچھا حذیفہ کہا کہ دروازے سے مراد
حضرت عمر ہیں کہ جب تک آپ زندہ رہیں اہل اسلام میں نزاع وقتال کا دروازہ بند رہیگا۔ جب آپ شہادت پاوینگے وہ دروازہ ٹوٹ جاوے اور فتنے
قایم ہوویں **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا یزید بن زریع عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النہدی عن ابن

مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَۃٍ قُبْلَۃً فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ابن مسعود سے مروی ہی کہ ایک مرد ایک بیگانی عورت کو پہنچا اور اسکو بوسہ دیا نہ جماع کیا - پس حضرت کے پاس آیا اور اپنے حال سے خبر دی - تب اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ قایم کر نماز کو دن کے دو طرف مین کہ صبح اور شام ہی غدوۃ نماز فجر ہی اور عشی جو زوال کے بعد ہی یعنے نماز ظہر اور عصر ہی اور ساعتین جو رات کے قریب ہین وہ مغرب اور عشا ہی - مقرر نیکیان لیجاتے ہین اور دور کرتے ہین گناہونکو فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ ھٰذَا قَالَ لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّھِمْ پس اس مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا یہہ عنایت الہی مخصوص میرے واسطے ہی فرمایا میری سب امت کے لئے ہی **مترجم** کہتا ہی کہ اور ایک ایسی ہی حدیث امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی موطا مین آئی ہی مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مصفّی فارسی شرح موطا سے اسکا ترجمہ یہان لکھا جاتا ہی - امام مالک نے ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حمران مولا عثمان بن عفان سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان مقاعد پر بیٹھا تھا وہ ایک جگہہ کا نام ہی کہ لوگ وہان بیٹھا کرتے تھے - پس موذن انکے پاس آیا اور انکو نماز عصر سے خبر دی - سو حضرت عثمان نے پانی طلب کیا اور وضو کیا - اسکے بعد کہا کہ تمہارے سے ایک بات کہونگا - اگر اسکا مضمون کتاب اللہ مین نہ آیا ہوتا - مین اسکو تمہارے سے نہ کہا ہوتا اسکے بعد کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے نہین ہی کوئی شخص کہ وضو کرے اچھا وضو - اور اسکے بعد نماز پڑہے - مگر یہہ کہ بخشے جاوین جو اسکے اور دوسری نماز کے درمیان ہون اسوقت تک جو اسکو ادا کرے - امام مالک نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ حضرت عثمان نے اس آیت سے ارادہ کیا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ الخ یعنے کھڑا کرو نماز کو ہر دو طرف مین دن کے - اور ساعات مین رات سے ہر آینہ نیکیان دور کرتے ہین برائیون کو - یہہ نصیحت ہی نصیحت قبول کرنیوالونکو - یعنے یہہ آیت دلالت کرتی ہی حدیث کے مضمون پر - پس محل استبعاد کا نرہا - ورنہ مین اس حدیث کی روایت نکرتا تا کوئی حدیث کا انکار نکرے انتہی اور دو نماز کے درمیان جو گناہان بخشے جاوینگے اس سے مراد صغایر ہین نہ کبایر - چنانچہ وہی مولانا شاہ ولی اللہ مسوّی عربی شرح موطا مین لایا ہی - المراد من السیئات الصغایر لقولہ تعالی ان تجتنبوا کبایر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم

باب فَضْلِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا یہہ باب زیادتی ثواب مین اس نماز کے ہی جو وقت مستحب مین پڑہی جاوے - لوقتہا کا لام فی کے معنے مین ہی اور یہہ بھی ہوسکے کہ علی کے معنے مین ہو چنانچہ اس آیت مین وتلہ للجبین ای علیہ پس لفظ حدیث کو موافق تر ہوتا ہی اور اس قول مین احتراز ہی اس نماز سے جو اہل عذر جیسے سویا ہوا اور فراموش کیا ہوا شخص غیر وقت مین پڑہے - اور جو نمازین کہ مکروہ وقتون مین پڑہین ایسے نمازین ثواب مین اس نماز سے کمتر ہین جو وقت مستحب مین ادا کیجاوین **حدثنا** اَبُوالْوَلِیْدِ ھِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ الْعَیْزَارِ اَخْبَرَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّیْبَانِیَّ یَقُوْلُ ثَنَا صَاحِبُ ھٰذِہِ الدَّارِ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ شعبہ نے کہا کہ ولید نے مجکو خبر دی اس عبارت سے کہ کہا سنا مین نے ابا عمرو سے جو کہتا تھا کہ حدیث کی مجہ سے اس گہر کے صاحب نے اور اشارہ کیا عبداللہ بن مسعود کے گہر کی طرف - ابن مسعود نے کہا کہ مین نے حضرت سے پوچہا کہ کونسا عمل محبوب تر ہی اللہ تعالی کے پاس تو فرمایا کہ نماز پڑہنی اسکے وقت پر یعنے وقت مستحب پر - پھر پوچہا کہ اسکے بعد کونسا عمل محبوب تر ہی - فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی - پھر عرض کیا کہ پھر کونسا عمل محبوب تر ہی تو فرمایا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرنا - یہہ تراخی جو کلمہ ثم سے مفہوم ہوتی ہی یہہ تراخی رتبہ کی ہی بطور تنزل کے پس نماز افضل ہی دوسرے چیزون سے جو مذکور ہوئین قَالَ حَدَّثَنِیْ بِھِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّہٗ لَزَادَنِیْ ابن مسعود نے کہا حدیث کی مجہ سے حضرت نے

ان کلمات کے ساتھ۔ اور اگر مین زیادہ طلب کیا ہوتا البتہ زیادہ فرماتے۔ پوشیدہ نرہے کہ صحیح حدیثون مین دوسرے اعمال بھی خیر الاعمال و افضل الاعمال آئے ہین
پس تطبیق و توفیق ان حدیثون مین وہ ہی۔ کہ خیریت اور افضلیت ایک امر اضافی ہی۔ وہ مختلف ہوتا ہی ساتھ ان کے اختلاف حالات واختلاف اوقات سے
جاننے کہ اوایل اسلام مین جہاد افضل اعمال تھا۔ اور لوگون کی عسرت و تنگی کے ایام مین کھانا کھلانا بہترین اعمال ہی۔ اور ہو سکے کہ اسم تفضیل معنے مین اصل فعل کے ہو
پس تمام اعمال خیر عبادتی جاوے۔ پر اور اپنے مرتبہ مین فاضل ہین **باب** الصلوات الخمس کفارۃ للخطایا اذا صلاھن لوقتھا فی
الجماعۃ وغیرھا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پنجگانہ اگر انکے وقتون پر پڑہے جاوین تو وے کفارہ ہوتے ہین صغیرہ گناہون کے لئے۔ خواہ ساتھ جماعت کے
اور اکثر بن باہر جماعت کے **حدثنا** ابراھیم بن حمزۃ قال حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن یزید یعنی ابن عبد اللہ
بن الھاد عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ارأیتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ما تقول ذلک یبقی من درنہ قالوا لا یبقی شیئا قال
فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھا الخطایا ابوہریرہ سے مروی ہی کہ اسنے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے ایا تم نے دیکھا کہ اگر تمہارے
کسیکے دروازے پر ایک نہر پانی کی جاری رہے۔ اور ہر روز اس مین پانچ بار غسل کرے کیا وہ غسل اسکے میل سے کچھ باقی چھوڑیگا یعنے کچھ باقی نچھوڑیگا۔ پھر
فرمایا کہ یہہ مثیل پانچون نماز کی ہی کہ وے نمازین خطیات کو محو کرتے ہین **باب** فی تضیع الصلوۃ عن وقتھا یہہ باب بیان مین ضایع
کرنے یا تاخیر کرنے نماز کے ہی اسکے وقت سے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا مھدی عن غیلان عن انس قال ما اعرف
شیئا مما کان علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انس نے کہا مین نہین جانتا ہون کسی چیز کو ان چیزون مین سے جو حضرت کے زمانے مین اور بعض روایات
مین شہادۃ ان لا الہ الا اللہ آیا ہی قیل الصلوۃ قال الیس قد ضیعتم ما ضیعتم فیھا کہا گیا یعنے انس کو ابو رافع کہا کہ خود نماز باقی ہی۔ پس کس لئے
کہتے ہو کہ کوئی چیز باقی نرہی۔ اور تخصیص نماز کی گویا اسواسطے ہی کہ سب عبادات مین عمدہ ہی وگرنہ دوسرے فرائض جیسے روزہ اور حج بلکہ زکوۃ بھی باقی تھا۔ کہا کیا
تم نے ضایع نہین کیا اسکو جو ضایع کیا یعنے نماز کو۔ ضایع سے مراد اسکے وقت سے تاخیر کرنی ہی۔ پس اس رو سے یہہ حدیث مطابق ہوتی ہی ترجمہ باب کے ساتھ
حدثنا عمرو بن زرارۃ قال حدثنا عبد الواحد بن واصل ابو عبیدۃ الحداد عن عثمان بن ابی رواد اخی عبد
العزیز قال سمعت الزھری یقول دخلت علی انس بن مالک بدمشق وھو یبکی فقلت ما یبکیک فقال
لا اعرف شیئا مما ادرکت الا ھذہ الصلوۃ وھذہ الصلوۃ قد ضیعت زہری نے کہا کہ مین شہر دمشق مین انس بن مالک کے
پاس آیا جس حال مین وہ گریہ کرتا تھا سو پوچھا کہ کیا چیز رلاتی ہی تجھے۔ اسنے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کسی چیز کو جسکو ارکان مسلمانی سے پایا ہون مگر یہہ
نماز یعنے ارکان اسلام سے جو ہمیشہ بجالایا چاہئے انسے یہی نماز باقی سو یہہ نماز بھی ضایع کی گئی۔ اسکے وقت سے نکل جانے سے۔ انس نے ولید کے امیروں سے
شکایت کی جو شام اور بصرہ مین تھے۔ انس کے قول سے جو تضیع ہی اور اسکے رونے سے ظاہر یہہ ہی کہ وے نامقید لوگ نہ وقت مستحب مین ادا کرتے تھے
نہ اول وقت مین پڑہا کرتے تھے قال بکر بن خلف قال حدثنا محمد بن بکر البرسانی قال اخبرنی عثمان بن ابی رواد نحوہ یعنے
اس حدیث کو شعبے کے روسے اس طریق سے بھی عثمان بن رواد سے پہنچی ہی **باب** المصلی یناجی ربہ عز وجل یہہ باب بیان مین
مناجات کرنے مصلی کے ہی اپنے پروردگار جل وعلا سے۔ ظاہرا ترجمہ اس باب کا کتاب مواقیت الصلوۃ کے ساتھ مناسبت نہین رکھتا ہی مگر یہہ کہا جاوے کہ

اس باب مین مذکور ہوا کہ وقت نماز وقت مناجات ہی اپنے پروردگار کے جناب مین - پس نماز وجہ کمال پر اسکے وقت پر ادا کرے تا مناجات وجہ حسن پر حاصل ہو
مترجم کہتا ہی کہ فاضل عصر شیخ حسن العدوی سلمہ اللہ القوی جو اب مصر مین زندہ ہی نور الساری شرح صحیح بخاری مین جو مطبع مصر مین چھپی ہی لکھا ہی کہ مناسبت
اس ترجمہ کی ماقبل کے ساتھ یہہ ہی کہ اگلے حدیثین دلالت کرتے ہین مدح پر اس شخص کے جو نماز وقت پر ادا کرے - اور مذمت پر اس شخص کے جو وقت پر نہ پڑہے
اور مناجات پروردگار سے بندے کے بلند درجات ہی - پس اشارہ کیا کہ مصلی اسکی رعایت کرے اور ترغیب دی کہ فرائض انکے وقتون پر ادا کرے تا یہہ مرتبہ
بلند اسکو حاصل ہو انتہی حدثنا مسلم بن ابراهيم قال حدثنا هشام عن قتادة عن انس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
ان احدكم اذا صلى يناجي ربه عز وجل فلا يتفلن عن يمينه ولكن تحت قدمه اليسرى انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر جب تمہارے سے کوئی نماز پڑہتا ہی تو اپنے پروردگار سے کلام کرتا ہی پس نہ تھوکے اپنے داہنے طرف ولیکن تھوک دیوے بائین پاؤن کے نیچے
وقال سعيد عن قتادة لا يتفل قدامه او بين يديه ولكن عن يساره او تحت قدميه اور سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ
نہ تھوکے اپنے آگے یا اپنے ہر دو ہاتھ کے درمیان - یہہ ہر دو لفظ ایک ہی معنے مین ہین وقال شعبة لا يبزق بين يديه ولا عن يمينه
ولكن عن يساره او تحت قدمه اور کہا شعبہ بن الحجاج نے کہ جسکو امام الحدیث کہتے ہین نہ تھوکے مصلی اپنے روبرو - اور نہ داہنے بازو - ولیکن
تھوکے بائین طرف یا نیچے اپنے پیر کے وقال حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يبزق في القبلة ولا عن يمينه
ولكن عن يساره او تحت قدمه اسکا ترجمہ اوپر گذرا حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا يزيد بن ابراهيم قال حدثنا
قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اعتدلوا في السجود ولا يبسط ذراعيه كالكلب انس سے مروی
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اعتدال کرو سجدے مین جیسا کہ ہر دو ہتھیلیان زمین پر رکھیں اور ہر دو کہنی اٹھاوین اور شکم زانو سے دور رکھیں اور سر زمین پر قرار دے -
اور اپنے ہر دو ہاتھ نہ بچھاوے کتے کے مانند واذا بزق فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه فانه يناجي ربه اسکا ترجمہ بھی گذرا
یہان شارح نے کہا کہ توجیہ وتطبیق بین اس دلیل کے مدعا کے ساتھ کہ داہنے طرف نہ تھوکے بلکہ بائین طرف تھوکے جو کچہ کہ لکھے ہین تکلف ہی - مگر یہہ کہ کہا جاوے
کہ نماز مین روبرو اور سیدہے بازو نہ تھوکنا از جملہ آداب ہی اور مصلی اسوقت جو مناجات اپنے رب سے کرتا ہی چاہئے کہ اس ادب کے ساتھ مؤدب رہے باب
الابراد بالظهر في شدة الحر یہہ باب بیان مین سرد اور ٹھنڈا کرنے وقت کے ہی تاخیر کرنے سے ظہر کے سخت گرمی کے ایام مین حدثنا
ايوب بن سليمان قال حدثني ابو بكر عن سليمان بن بلال قال صالح بن كيسان حدثنا الاعرج عن عبد الرحمن
وغيره عن ابي هريرة ونافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر انهما حدثاه یعنے ابو ہریرہ اور ابن عمر نے حدیث کی
یا انکو اعرج اور نافع حدیث کی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة مقرر حضرت نے
فرمایا جسوقت کہ گرمی سخت ہو تو سرد کرو وقت کو نماز ظہر سے اور تاخیر کرو اسکی فان شدة الحر من فيح جهنم پس تحقیق کہ سختی گرمی کی دم لینے سے
آتش دوزخ کے ہی - یعنے وہ ساعت اللہ تعالی کے غضب کی ہی - پس اس سے ڈرو - اور سخت گرمی سلب خشوع کا موجب اور آزار مردم کا سبب ہی مساجد
مین حاضر ہونا اور جمع آنا انکو رنج ہی - اور ان باتون کے قطع نظر جب ممانعت شارع کے جانب سے ہی بلا تردد قبول کر لیا چاہئے حدثنا محمد بن
بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن المهاجر ابي الحسن سمع زيد بن وهب عن ابي ذر قال اذن مؤذن

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ ابوذر سے مروی ہی کہ مقرر حضرت کے موذن نے اذان کہی یا ارادہ اذان کا
کیا جیساکہ دوسری روایت مین آیا ہی۔ تب حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر۔ یا انتظار کر انتظار کر۔ پوشیدہ نرہے کہ اذان اعلام ہی لوگ حاضر ہونیکے لئے۔
پس اسکے باب مین تاخیر کا حکم تاخیر نماز کا بھی موجب ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ اذان سے مراد اقامت ہی جیساکہ ترمذی کی حدیث مین آیا ہی فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ یعنے
پس ارادہ کیا بلال کہ اقامت کہے۔ بہر تقدیر مقصود نماز کی تاخیر سے ہی وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ
اسکا ترجمہ بھی گذرا۔ اور عن معنے مین باکے ہی۔ یعنے نماز کے لئے تاخیر کرو خنکی مین گذارو حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ابوذر کہتے ہین کہ ہم نے اسوقت بالو کے
ٹیلون کا اور دوسرے چیزون کا سایہ دیکھا یہہ نہایت تاخیر ہی۔ کیواسطے کہ بالو کے ٹیلے جب چوڑے ہون بلندی مین کم رہتے ہین اور زوال کا سایہ انسے ظاہر نہین ہوتا
ہی ورانکا سایہ ظل مثلین کا آخر ہوسکتا ہی **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ
مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ اسکا ترجمہ مذکور ہوا وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا شکایت کی آتش نے اپنے پروردگار کی
طرف سو کہا ای پروردگار میرے بعض اجزا نے بعض کو کھا لیا۔ آتش نے یہہ جو شکایت کی اہل ایمان کا مختار یہہ ہی کہ وہ شکایت حقیقت پر محمول ہی کہ اللہ تعالی نے
آتش کو بھی ایک حیات بخشی ہی سو اسنے اسنے شکایت کی۔ یا اسمین جو لوازم گفت و شنود کے ہون امام نووی نے اسکی تصویب کرکے کہا ہی کہ آتش کا کلام کرنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ ثابت ہی جسوقت کہ پل سے گذرین یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب مومن پل سے گذریگا آتش اس سے
کہیگی کہ جلد گذر ای مومن کہ تیرے نور نے میرے شعلہ کو مارا۔ اور بیضاوی نے اسکو مجاز پر حمل کیا ہی اور کہتا ہی کہ شکایت آتش کی مجاز ہی اسکے جوش و خروش
سے اور کھانا بعض کا بعض کو بھی مجاز ہی ازدحام اجزاے نار کے سے اور تنفس اسکا عبارت ہی نکلنے سے حرارت دوزخ کے۔ غرض جب آتش نے شکایت کی فَاَذِنَ
لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ پس اللہ تعالی نے اس آتش کو دو دم لینے کا اذن دیا۔ ایک دم زمستان مین دوسرا دم تابستان مین
اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ سخت تر اس چیز سے جو پاتے ہو تم نہایت گرمی اور سردی سے۔ مخفی نرہے کہ آتش دوزخ سے
اسکا محل مراد ہی۔ اور دوزخ مین ایک طبقہ زمہریر کا ہی اسکی سردی اور سردیون سے نہایت سخت تر ہی مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث مین جو آیا کہ آتش دوزخ نے
شکایت کی یہان آتش سے محل آتش یعنے دوزخ ہی۔ اور اسکے دم لینے سے مراد اسکا شعلہ مارنا اور دوزخ سے باہر نکلنا ہی جیساکہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر
نکلتی ہی۔ اور ویسے وقت مین باوجود مشقت زیادہ ہونیکے نماز جو منع ہوئی اسکا سبب یہہ ہی کہ اسوقت کہین خشوع مین خلل نہ آوے۔ اگر کہین کہ بمقتضاے اس
حدیث کے سخت سردی کے وقت نماز فجر مین بھی تاخیر کیا چاہئے۔ جواب اسکا یہہ ہی کہ سردی صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک رہتی ہی اگر اسوقت تاخیر کرین
وقت گذر جاتا ہی کذا فی شرح مشکوۃ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ وَيَحْيٰى وَ
اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ متابعت کی ابن حفص کی ان تینون راویون نے اعمش سے **بَابُ** الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ یہہ باب اس
بیان مین ہی کہ ظہر ٹھنڈے وقت مین ادا کرے سفر مین **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ
اَبُو الْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِيْ تَيْمِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِی سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ یُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ابوذر نے کہا کہ ہم ایک سفر مین حضرت کے ہمراہ رکاب تھے
سو موذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان کہے - تب حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈی کر ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ پھر موذن نے
چاہا کہ اذان کہے تو پھر فرمایا کہ ٹھنڈی کر تب اسنے ڈھیل کی یہان تک کہ ہم نے سایہ ٹیلون کا دیکھا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ
الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ پھر حضرت نے فرمایا کہ مقرر شدت گرمی کی دم کھینچنے سے ہی جہنم کے - پس جب سخت ہو
گرمی ٹھنڈی کرو نماز سے - اس سے مراد ظہر کی نماز ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَتَفَیَّأُ تَتَمَیَّلُ یعنے ابن عباس نے کریمہ یتفیؤ ظلالہ کی تفسیر مین کہا کہ اسکی معنی تمیل یعنے
میل کرے اور پھرے - اہل لغت کہتے ہین تفئات الظلال ای تقلبت یعنے پھرا سایہ **بَابُ** وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ یہہ باب اس بیان مین
ہی کہ ابتداء وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے ہی طرف مغرب کے وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی بِالْهَاجِرَةِ جابر نے کہا کہ حضرت نماز پڑھتے تھے
نیم روز مین یعنے نیمہ روز کے بعد **حَدَّثَنَا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ زہری نے کہا کہ انس بن مالک نے مجکو خبر دی کہ حضرت نے اپنے دولت سرا سے باہر تشریف
لائی جسوقت کہ میل کرتا یعنے ڈہلتا آفتاب بلند تر درجہ سے طرف مغرب کے - شیخ ابو طالب مکی نے قوت القلوب مین لایا ہی کہ آفتاب کو تین زوال ہین ایک زوال وہ ہی
کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی نہین جانتا - دوسرا زوال وہ ہی کہ ملک مقرب جانتے ہین تیسرا زوال وہ کہ اسکو لوگ جانتے ہین اور ایک حدیث نقل کی کہ ایک روز حضرت نے
جبرئیل سے پوچھا کہ زوال آفتاب کا ہوا یا نہین - جبرئیل نے کہا لا نعم - تب حضرت نے فرمایا کہ یہہ کلام جو لا و نعم مین جمع کیا کیا ہی - جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مین
لا و نعم کہنے کے درمیان آفتاب نے پانسے سال کی راہ قطع کی فَصَلَّی الظُّهْرَ پس حضرت نے نماز ظہر کی پڑہی **مترجم** کہتا ہی یعنے اول وقت مین اور حضرت سے
یہہ منقول نہین کہ نماز پڑہی آگے زوال کے اور اس پر منعقد ہوا اجماع اور یہہ بات حدیث ابراد کی معارض نہین کیونکہ وہ مجرد قول ہی اور یہہ فعل و قول ہر دو سے ثبوت کو
پہنچا اور یہی راجح ہی اور بیضاوی نے کہا کہ ابراد سے مراد ظہر کی تھوڑی سی تاخیر ہی وسط فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ فَذَكَرَ اَنَّ فِیْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا
پس منبر پر کھڑے رہے اور قیامت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مقرر اسمین امور عظیمہ ہین ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْاَلَ شَیْئًا فَلْیَسْاَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ
شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا پھر فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے سے کسی چیز کا سوال کرے تو چاہے کہ پوچھ لے نہین سوال کروگے تم میرے سے
کسی چیز کا - مگر یہہ کہ خبر دونگا مین تمکو جب تک کہ اسی مقام مین ہون - گویا اسوقت حضرت پر علوم کونی والہی منکشوف ہوئے تھے فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِی الْبُكَاءِ پس بہت سے
لوگ آہ و زاری مین پڑے اور رونے لگے قیامت کا ہول اور دہشت کے اور نزول عذاب الہی کے سننے سے اگلے امتون مین جو انبیا کو ایذا دینے کے سبب اترا تھا
یہی سبب تھا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِیُّ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ
حُذَافَةُ پس عبد اللہ بن حذافہ اٹھا اور کہا کہ میرا باپ کون ہی یا رسول اللہ - فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہی - گویا لوگ اسکی نسبت مین شک رکھتے تھے اسلیے اسنے
یہہ سوال کیا ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا فَسَكَتَ
پھر اکثر تھا یہہ فرمانا کہ سوال کرو تم میرے سے پس عمر رضی اللہ عنہ دو زانو بیٹھے دیکھنے سے اس حالت کے اور شورش سے حضرت کے گھبرایا کہ کہین نزول عذاب
ہنو اسلیے تجدید ایمان کی اور کہا کہ راضی ہوے ہم ساتھ اللہ کے کہ وہ پروردگار ہمارا ہی - اور ساتھ اسلام کے کہ وہ دین ہمارا ہی اور ساتھ محمد علیہ الصلوٰة والسلام
کہ وہ نبی ہمارے ہین - پس خاموش رہے ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ پھر حضرت نے فرمایا کہ بتلاے گئے مجکو بہشت

اور دوزخ اسیوقت اسی دیوار کے جانب بیہ دیکھنا بہشت و دوزخ کا بسبب اٹھ جانے پردون کے تھا درمیان سے یا انکا مثال نمودار ہوا یا بہشتی اور دوزخی لوگ ظاہر ہوے فَلَمْ اَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ پس نہ دیکھا مین ہرگز مانند اس نیکی کے جو سبب ہو دخول جنت کا ۔ اور مانند اس بدی کے جو سبب ہو دخول دوزخ کا ۔ یا مطلقا نیک و بداعمال لوگون کے اسوقت مکشوف ہوے **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَاَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ فِيْهَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ابو برزہ نے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نماز پڑھتے نماز صبح کی ۔ حالانکہ ہمارے سے ہر ایک اپنے ہمنشین کو پہچانتا تھا یعنے اندھیری زیادہ نرہتی ۔ اور حضرت اسمین آیات قرآنی درمیان ساٹھ اور ایک سو کے پڑھتے تھے یعنے ساٹھ سے کم نہین اور اس سے زیادہ کرین تو سو آیتین تک تلاوت فرماتے وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ اور پڑھتے نماز ظہر کی جب آفتاب زوال پاتا وَالْعَصْرَ وَاَحَدُنَا يَذْهَبُ اِلَى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اور ادا کرتے نماز عصر کی حالانکہ ہمارے سے کوئی مدینہ منورہ کی اخیر آبادی تک جاتا ۔ اور پھر وہان سے لوٹ کے اپنے مکان تک آتا جو انتہاے مدینہ مین ہوتا حالانکہ آفتاب زندہ رہتا یعنے قرص آفتاب کا رنگ متغیر نہوتا وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ ابو منہال کہتا ہی کہ مین نے فراموش کیا اس چیز کو جو ابو برزہ نے نماز مغرب کے باب مین کہا وَلَا يُبَالِي بِتَاخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ اور پروا نہین کرتے تاخیر عشا کے لئے رات کی تہائی تک پھر کہا پروا نہین کرتے آدہی رات تک ۔ یعنے وقت مستحب ثلث شب یا نصف شب تک ہی ۔ ورنہ صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہی کہ عشا کا وقت طلوع صبح صادق تک ہی **مترجم** کہتا ہی کہ عشا کے چار اوقات ہین وقت فضیلت جو اول وقت ہی اور وقت اختیار جو شب کی تہائی تک ہی اور وقت جواز جو طلوع صبح صادق تک ہی اور وقت عذر جو وقت مغرب ہی عذر کے سبب سے جمع کرنیوالے کے لئے فقط قسطلانی شافعی وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً فَقَالَ اَوْ ثُلُثُ اللَّيْلِ معاذ نے کہا کہ شعبہ نے خبر دی کہ پھر مین نے ابو منہال سے ملاقات کی سو اسنے کہا کہ یا ثلث شب ہی ۔ یعنے ایکبار جزم کرکے کہا کہ آدہی شب تک ہی ۔ اور دوسرے بار نصف شب یا ثلث شب مین تردد کیا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ انس نے کہا تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے پیغمبر خدا کے نیم روز مین یعنے ظہر کی نماز تو سجدہ کرتے اپنے کپڑون پر حرارت سے بچنے کے لئے ۔ مراد ان کپڑون سے ہی جو مصلی کے لباس کے سوا ہو اور اسکی حرکت سے متحرک نہو

باب تَاخِيْرِ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ یہہ باب بیان مین نماز ظہر کی تاخیر کے ہی وقت عصر تک قسطلانی کہتا ہی ظہر کی تاخیر اس حیثیت سے کرے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی عصر کا وقت پہنچے ۔ حدیث مذکور مین مغرب و عشا کا جمع بھی آیا ہی ۔ پر مولف نے ترجمہ مین اسکے ساتھ تعرض نکیا **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے نماز پڑہی مدینہ مین ایکبار سات رکعت اور ایک بار آٹھہ رکعت ۔ یعنے ظہر عصر کے آٹھہ رکعت اور مغرب عشا کے سات رکعت پڑھے ۔ امام بخاری کے کلام مین لف و نشر غیر مرتب آیا ہی فَقَالَ اَيُّوْبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى پس ایوب سجستانی نے کہا شاید کہ یہہ مغرب و عشا کا جمع کرنا بڑی بارش کی رات مین ہوگا ۔ اور مراد شب در روز ہر دو ہی ظہر و عصر کے قرینے پر جابر نے کہا قریب ہی کہ ایسا ہی ہو ۔ یعنے بار بار مسجد مین حاضر ہونیکی مشقت سے جمع کیا ہو

الجزء الثانی

عشا کے چار اوقات

خصوص اُن لوگون پر جوانکے مکانات مسجد سے دور ہون - اسی پر گئے ہین امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ لیکن ہمارے امام نے بسبب ان نصوص کے جو تعیین اوقات مین واقع ہوے ہین اس حدیث کو جو خبر احادی اسکے ظاہر سے پھیرا ہی - باآنکہ حضرت نے ظہر کی تاخیر کی اسکے آخر وقت تک - اور عصر کو اسکے اول وقت مین ادا کی جو صورت مین جمع واقع ہوا - اور اسیطرح مغرب اور عشا بھی اور اسی معنے سے یہہ حدیث ترجمہ باب کے ساتھ مطابق ہوتی ہی کہ تاخیر ظہر کی وقت عصر تک ہی - وگرنہ بارش کے سبب سے ہو تو صورت جمع تعدیم کی پڑتی ہی - یعنے عصر کو وقت ظہر مین ادا کرین یہہ بات ترجمہ باب کے ساتھ موافق نہین ہوتی ہی - کرمانی کہتاہی اگر کہین کہ تاخیر ظہر کی عصر تک کہان سے معلوم ہوئی - ہوسکے کہ ہر نماز اپنے وقت مین پڑہی گئی ہو - عمرو بن دینار نے کہا کہ مین جابر سے بولا کہ مین گمان کرتا ہون کہ حضرت نے تاخیر کی ظہر کی اور تعجیل کی عصر کی - اور تاخیر کی مغرب کی اور تعجیل کی عشا کی جابر نے کہا مین بھی یہی گمان کرتا ہون جواب اسکا یہہ ہی کہ اگر صورت حال یہہ ہو اس حدیث سے فایدہ نہوگا - اور ابن عباس کی روایت مین لفظ جمیعا آیا ہی وہ وقت مغرب کے باب مین آئیگا انتہی پوشیدہ نرہے کہ باوجود اس صورت کے یہہ حدیث ایک فایدہ جدید رکھتی ہی - امام بخاری کئی روایتین لائین کہ ظہر کی نماز دایم اول وقت پڑہا کرتے - اور اسکی تاخیر اس حدیث کے سوا معلوم نہوئی اسوقت تک جو آخر حقیقی ہی پڑہے ہون بعد عصر اسکے متصل ادا کی ہون - اور اسیطرح مغرب اور عشا مین بھی صحت کو پہنچا کہ مغرب اول وقت مین ادا کرتے تھے - اور تاخیر عشا کی ثلث شب تک مستحب رکھے ہین - اور ابن عباس نے جو جمیعا کہا حقیقت اس صورت پر صادق آتی ہی اور اسکے منافی نہین پس معلوم ہوا کہ قصد مولف بخاری کا بھی وہی معنی ہی اور قسطلانی ابن حجر کی شرح مین سکی تراجم کو اختیار کیا ہی

باب وقت العصر

حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثنا انس بن عياض عن هشام عن ابيه ان عايشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس لم تخرج من حجرتها بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت نماز عصر ادا کرتے حالانکہ سایہ آفتاب کا آپ کے حجرے سے باہر نجاتا - یعنے آپ کے حجرے کی زمین سے - اور یہہ بات دلالت رکھتی ہی - اسپر کہ آفتاب بلند رہتا - اور ظاہر ہوتاہی کہ بی بی عایشہ کے حجرے کا دروازہ مغرب کے طرف تھا - اور حجرہ چھوٹا ہو تو جب آفتاب افق سے نزدیک ہو سایہ آفتاب کا زیادہ رہتاہی پس جس مذہب مین وقت عصر کا بعد مثلین کے ہی یہہ حدیث اس مذہب کے ساتھ اوفق ہوگی حدثنا قتيبة قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عايشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى العصر والشمس في حجرتها لم تظهر الفيء من حجرتها بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے نماز عصر کی پڑہی حالانکہ آفتاب انکے یعنے بی بی کے حجرے مین تھا اور انکے حجرے سے سایہ دراز نہوا تھا وقال ابو اسامة عن هشام من قعر حجرتها اور ابو اسامہ نے ہشام سے لفظ قعر زیادہ نقل کیاہی معنے مین تہ زمین کے ہی حدثنا ابو نعيم قال حدثنا قال اخبرنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن عايشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة العصر والشمس طالعة في حجرتي لم تظهر الفيء بعد بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ کہا کہ تھے حضرت نماز پڑہتے عصر کی حالانکہ آفتاب کا فراخ اور منبسط نہوتا قال ابو عبد الله امام بخاری نے کہا قال مالك ويحيى بن سعيد وشعيب وابن ابي حفصة والشمس قبل ان تظهر یعنے ان راویون نے کہا کہ آفتاب بلند ہونے اور دیوار پر جانیکے آگے حجرے مین رہتا مقصود اس تعلیق سے یہہ ہی کہ اس روایت مین نسبت ظہور کی آفتاب کے ساتھ دی اور پہلی روایت مین سایہ کے ساتھ اور کہتے ہین کہ جب نسبت آفتاب کے ساتھ دین بلندی کے معنے مین ہی اور نسبت سایہ کے ساتھ انبساط کے معنے مین ہی مترجم کہتاہی کہ قسطلانی نے کہا گویا کہ امام بخاری نے جب تعیین اول وقت عصر مین کہ سایہ ہر شی کا اسکے مثل ہی کوئی حدیث نہ پائی مستغنی ہوا اس حدیث سے جو دلالت کرتی ہی

اسباب برزہ راہ استنباط حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا عوف عن سیار بن سلامۃ قال دخلت
انا وابی علی ابی برزۃ الاسلمی فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ سیار نے کہا کہ میں اور میرا باپ
ابو برزہ اسلمی کے پاس آئے - اور میرے باپ نے ان سے کہا کہ حضرت فرض نمازیں کسطرح یعنے کن وقتوں میں پڑھا کرتے تھے فقال کان یصلی الهجیر التی تدعونها
الاولی حین تدحض الشمس ابو برزہ نے کہا کہ ہجیر یعنے نماز ظہر جسکو تم نماز اولی کہتے ہو اسوقت پڑھتے تھے کہ آفتاب مایل ہوتا اور آسمان کے درمیان
سے مغرب کے طرف مایل ہوتا - اور نماز ظہر کو پہلی نماز کہنے کا یہہ سبب ہی کہ حضرت نے معراج سے لوٹ آئے پر جبرئیل کے ساتھہ جو پڑہی اور جبرئیل اوقات شناسی
کے لئے پہلی جو تعلیم کی وہ نماز ظہر تھی ویصلی العصر ثم یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ اور نماز عصر کی پڑہتے
اور نماز کے بعد ہم سے کوئی اپنے مکان کے طرف پہرتا جو مدینہ منورہ کے اخیر میں تھا حالانکہ ابھی آفتاب زندہ رہتا یعنے روشن اور تابان رہتا ونسیت
ما قال فی المغرب سیار کہتا ہی کہ ابو برزہ نے مغرب کے باب میں جو کہا اسکو میں نے فراموش کیا وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونها
العتمۃ اور تھے حضرت دوست رکھتے یہہ کہ تاخیر کیا جاوے وقت عشا جسکو عتمہ کہتے ہو جو تیرگی کے معنے میں ہی وکان یکرہ النوم قبلها والحدیث
بعدها اور تھے حضرت کہ نماز عشا کے آگے خواب کرنیکو اور نماز کے بعد بات کرنیکو ناپسند رکھتے - اس سے اور دنیا کی باتیں ہیں نہ دین کی وکان ینفتل
من صلوٰۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ ویقرأ بالستین الی المائۃ اور تھے حضرت کہ نماز صبح سے پہرتے اسوقت کہ مرد اپنے
ہمنشین کو پہچانتا روشنی میں - اور اس نماز میں آیات قرآنی ساتھہ سے سو تک پڑہتے تھے - اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز صبح غلس یعنے اول وقت طلوع
صبح سے شروع فرماتے تھے شافعیہ نے اسی حدیث کو تمسک کیا ہی اور طلوع صبح کے وقت نماز شروع کرنی مستحب کہے ہیں اور حنفیہ کی تحقیق انشاء اللہ تعالی
باب وقت فجر میں آیگی حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک
قال کنا نصلی العصر ثم یخرج الانسان الی بنی عمرو بن عوف فیجدهم یصلون العصر انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہم نماز عصر کی
پڑہتے - پہر باہر جاتا انسان طرف قبیلہ بنی عمرو کے اور پاتا انکو کہ نماز عصر کی پڑہتے ہیں - اس قبیلہ والوں کے مکانات مدینہ سے دو میل پر تھے - ان قبیلہ والوں نے
اسقدر نماز عصر کی تاخیر کا سبب یہہ تھا کہ وے زراعت کرنیوالے تھے اپنے کاموں سے فارغ ہوکے نماز پڑہا کرتے تھے اور آخر وقت نماز ادا کرتے تھے - امام نووی نے
کہا کہ یہہ حدیث صریح ہی اسباب میں کہ اول وقت عصر کا ایک سایہ کے بعد ہی - صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہہ حدیث اس معنے پر صریح ہونے میں تامل ہی فافہم
حدثنا ابن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابو بکر بن عثمان بن سهل بن حنیف قال سمعت ابا امامۃ
یقول صلینا مع عمر بن عبد العزیز الظهر ثم خرجنا حتی دخلنا علی انس بن مالک فوجدناه یصلی العصر ابو بکر بن
عثمان نے کہا کہ میں نے ابو امامہ سے سنا کہ کہتا تھا کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھہ نماز ظہر پڑہی - پہر ہم یہان تک کہ انس کے پاس آئے تو اسکو پایا کہ نماز عصر کی پڑہتا ہی
فقلت یا عم ما هذہ الصلوٰۃ التی صلیت قال العصر وهذہ صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی کنا نصلی معہ
پس میں انس سے کہا اے چچا یہہ کونسی نماز ہی جو تم نے پڑہی - اسنے کہا نماز عصر کی ہی - اور یہہ نماز اسوقت میں نماز پیغمبر خدا کی ہی کہ ہم نے حضرت کے ساتھہ پڑہی
قسطلانی نے کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے کسی عذر سے ظہر تاخیر کی تھی یا تعجیل کی بات اسکو نہ پہنچی تھی حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا
مالک عن ابن شهاب عن انس بن مالک قال کنا نصلی العصر ثم یذهب الذاهب منا الی اهل قباء فیاتیهم و

الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ انس نے کہا کہ تھے ہم نماز پڑہتے عصر کی پھر جاتا ہمارے سے جانیوالا طرف مسجد قبا کے پھر آتا قبا والون پر حالانکہ آفتاب بلند رہتا۔ اور قبا بھی مدینہ طیبہ سے تین میل پر ہی۔ کرمانی نے کہا کہ قبا کا بدل عوالی مدینہ ہی اسیطرح روایت کی ہین ابن شہاب کے سب یارون نے مالک کے سوائے کہ اسنے اپنی موطا مین ذکر قبا مین متفرد ہی۔ اور کہتے ہین کہ مالک اس روایت مین وہم کیا ہی۔ اور یہہ معنے اشکال سے خالی نہین۔ اور قسطلانی ابن عبد البر سے نقل کیا ہی کہ صواب لفظ عوالی مدینہ ہی۔ اور لفظ قبا وہم ہی مالک کا۔ اور زہری کے یارون سے کسی نے بھی قبا کی روایت نکی۔ اور مواخذہ کیا ہی ان لوگون پر جو روایت کی ہی ابی ذئب زہری سے لفظ قبا **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اسکا ترجمہ اوپر گذرا وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهَا اور بلندی مدینہ کی بعض جانب چار میل یا مانند اسکے مسافت رکھتی تھی۔ پوشیدہ نرہے کہ یہہ حدیث اور ایسی ہی دوسری حدیثین جو امام بخاری نے لائی ہین امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مذہب کے ساتھ منافات نہین رکھتے ہین کسلئے کہ عصر کا وقت دو سایہ کے بعد آتا ہی اسوقت ربع روز باقی رہتا ہی۔ اور تین چار میل تک جانا چہار پانچ ساعت مین متعذر نہین پس ہو سکتا ہی کہ نماز عصر کے بعد کوئی شخص جلدی سے اتنی مسافت طی کرے اور ہنوز آفتاب بلند رہے۔ یا یہہ کہ اس حدیث مین نسبت سب عوالی مدینہ کے طرف تو واقع نہوئی شاید کہ بعض جانب کی بلندی چہار میل سے کمتر ہوگی۔ اور وہ حدیث جو باب من ادرک رکعۃ من العصر مین مولف بخاری لایا ہی اس سے صریح معلوم ہوتا ہی **باب** اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ یہہ باب گناہ مین اس شخص کے ہی کہ اسکی نماز عصر فوت ہوئی۔ قسطلانی نے کہا کہ فوت سے مراد یہہ کہ عمداً نماز چھوڑ بیٹھا کہ آفتاب غروب ہوگیا یا اتنی تاخیر کی کہ آفتاب زرد ہوگیا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکی نماز عصر فوت ہوئی تو ایسا ہی کہ اسکے اہل و مال سلب کیے گئے۔ یا نقصان کیا گیا اسکے اہل و مال مین سو وہ شخص بے اہل و مال باقی رہا۔ یعنے اس نماز کے جانے سے وہ شخص ایسا غمگین ہو کہ اہل و مال کے جانے سے ہوتا ہی۔ یا نماز عصر کے فوت ہونے سے ایسا ڈرے جیسا کہ اہل و مال کے ہلاک ہونے سے ڈرتا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا کہ نماز عصر کے لئے اتنی تہدید اسلئے وارد ہوئی کہ اسکے فوت کرنے کے لئے کچھ عذر نہین سوائے اشتغال دنیا کے قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ اِذَا قَتَلْتَ لَهُ قَتِيْلًا اَوْ اَخَذْتَ مَالَهُ امام بخاری رح نے اس دو قول کیطرف اشارہ کیا ایک تو یترکم اعمالکم قول الٰہی سے دوسرا قول فصحاے عرب سے اس بات پر کہ لام اہلہ و مالہ کا منصوب و مرفوع ہر دو مروی ہین اگر صیغہ مجہول لیوین تو نصب مقدر ہی اور وتر معنے مین نقص کے ہوگا اور دو مفعول کو چاہیگا مفعول اول ضمیر مستتر اور مفعول دوم اہل و مال اسپر عطف ہی اور آیہ کریمہ تائید نصب کی کرتی ہی کہ متعدی بدو مفعول ہی۔ اور تقدیر رفع پر وتر معنے مین سلب کے ہوگا متعدی بیک مفعول کہ مفعول مالم یسم فاعلہ ہی اور اسبات کی تائید قول فصحاے عرب کرتا ہی جو وترت الرجل ہی جو متعدی بیک مفعول ہی لیکن جمہور روایت نصب کی ہی تصویب کی ہی **باب** مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ یہہ باب گناہ مین اس شخص کے ہی کہ ترک کرے نماز عصر کی عمداً **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ غَزْوَةٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ابو الملیح نے کہا کہ تھے ہم ساتھ بریدہ کے غزوے مین۔ ابر اور بارش کے روز پس کہا بریدہ نے جلدی کرو تم نماز عصر کے لئے

معلوم

مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا جسنے ترک کی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوا عمل اسکا یعنے ثواب اسکے عمل کا اور یہہ بات بطور تغلیظ کے فرمایے۔ وگرنہ مقرر ہی کہ شرک کے سوا کوئی چیز عمل کو حبط نہین کرتی ہی کیونکہ حق تعالی نے فرمایا وَمَن یَّکفُر بِالاِیمَانِ فَقَد حَبِطَ عَمَلُہٗ اور بعض کہتے ہین کہ عمل سے مراد دنیا کا کام ہی جو ترک نماز کا موجب ہوا۔ یعنے اس کام سے وہ بہرہ ور اور فایدہ مند نہو گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جو کوئی عمدا سستی کی راہ سے دیدہ و دانستہ نماز ترک کریگا وہ کافر ہو دیگا **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب مظاہر حق نے تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین اس حدیث کے فایدے مین لکھا ہی **ف** بسبب ترک کرنے اس نماز کے بہت ثواب ہاتھ سے گیا اسکو باطل کرنا عملو نکا فرمایا تہدید کے لئے۔ مراد یہہ ہی کہ اسکے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملون مین۔ یہہ مراد نہین ہی کہ حقیقۃ سب عمل باطل ہو دے۔ کیونکہ یہہ بات اسکے لئے ہوتی ہی کہ مرتد مرتا ہی کذا قالہ الطیبی۔ اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہوجاتے ہین حتی کہ حج پھر کرے۔ انکے نزدیک قید مرنے دم کی نہین۔ اور معتزلہ کے نزدیک کبائر سے بھی عمل حبط ہو جاتے ہین انتہی

باب فَضلِ صَلوٰۃِ العَصرِ

باب زیادتی مین ثواب نماز عصر کے

حدثنا الحُمَیدِی قَالَ حَدَّثَنَا مَروَانُ بنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسمٰعِیلُ عَن قَیسٍ عَن جَرِیرِ بنِ عَبدِ اللہِ قَالَ کُنَّا عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی القَمَرِ لَیلَۃَ البَدرِ جریر نے کہا کہ ہم حضرت کے پاس حاضر تھے۔ پس نظر کی آپ نے چودھوین رات کے چاند کے طرف فَقَالَ اِنَّکُم سَتَرَونَ رَبَّکُم کَمَا تَرَونَ ھٰذَا القَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِی رُؤیَتِہٖ پس فرمانے لگے بتحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو اس ماہ بدر کو تکلیف اور مزاحمت ایک دوسرے کی نہین کھینچتے ہو اسکے دیکھنے مین جیسا کہ پہلی شب کے ہلال کو دیکھنے مین مزاحمت کھینچتے ہو اور تمھی سے نظر کرتے ہو۔ اور ایک دوسرے کو کہتا ہی کہ چاند یہہ ہی۔ یہہ تشبیہ رویت کی ہی رویت کے ساتھ کمال وضوح و انکشاف مین۔ نہ تشبیہ مرئی کی مرئی کے ساتھ فَاِنِ استَطَعتُم اَن لَّا تُغلَبُوا عَلٰی صَلوٰۃٍ قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَقَبلَ غُرُوبِھَا فَافعَلُوا پس اگر تم سکتے ہو کہ مغلوب نہو و اس نماز سے جو طلوع آفتاب کے آگے ہی یعنے نماز فجر کی۔ اور اس نماز سے جو غروب آفتاب کے آگے ہی یعنے نماز عصر کی تو کرو یعنے یہہ ہر دو نماز کی حفاظت کرو۔ یعنے ایسا کام نکرو جو منافی استطاعت کے ہی جیسے خواب اور ایسا شغل جو نماز سے فراموشی لاوے نماز فجر اور عصر سے۔ تخصیص ان ہر دو نماز کی انکے وقتون کی فضیلت کے سبب ہی کہ ملایک ان ہر دو وقت مین جمع ہوتے ہین اور اعمال بندگون کے لیکر آسمان پر جاتے ہین اور تقسیم رزق کی کرتے ہین جو کوئی نماز صبح کے بعد طاعت و عبادت مین حاضر ہی اللہ تعالی کا مرزوق و ملطوف ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا ہی کہ وارد ہوا ہی کہ رزق نماز صبح کے بعد تقسیم پاتا ہی اور اعمال آخر روز مین اوپر جاتے ہین پس جو کہ آخر روز مین عبادت الہی مین لگا رہے اسکے رزق و عمل مین برکت ہوگی جزا مین اسکے کہ دو وقت کی محافظت کی ساتھ اس افضل عطایا کے جو دیدار الہی ہی جیسا کہ سیاق حدیث اسپر مشعر ہی ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّح بِحَمدِ رَبِّکَ قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَقَبلَ الغُرُوبِ پھر حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی پس تسبیح کر تیرے پروردگار کی طلوع آفتاب کے آگے اور اسکے غروب کے آگے۔ یہان تسبیح سے نماز مراد ہی۔ فسبح اس کتاب کی اکثر روایات مین فا سے واقع ہوا۔ اور بعضے نسخون مین واو سے قَالَ اِسمٰعِیلُ اِفعَلُوا لَا تَفُوتَنَّکُم کہا اسمعیل نے جو راویون سے ہی اس حدیث کے بیچ تفسیر مین لا تفوتنکم یعنے ایسا کرو کہ تمہارے سے یہہ نمازین فوت نہون

حدثنا عَبدُ اللہِ بنُ یُوسُفَ قَالَ اَخبَرَنَا مَالِکٌ عَن اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُونَ فِیکُم مَلَائِکَۃٌ بِاللَّیلِ وَمَلَائِکَۃٌ بِالنَّھَارِ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ فرشتونکی ایک جماعت آتی ہی بعد ایک جماعت کے درمیان تمہارے فرشتے رات مین اور فرشتے دن مین وَیَجتَمِعُونَ فِی صَلوٰۃِ الفَجرِ وَصَلوٰۃِ العَصرِ اور جمع ہوتے ہین فرشتے رات اور دن کے نماز فجر اور عصر کے وقت مین۔ یہہ حدیث ناطق ہی اسبات پر کہ وقت نماز عصر کا آخر روز ہی۔ تا جمع آثار اون کے فرشتون کا متصور ہو

ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ پھر عروج کرتے ہین وے فرشتے جو تمہارے درمیان شب گذارے تھے۔ پس انسے پوچھتا ہی پروردگار انکا حالانکہ وہ دانا تر ہی یعنے مصلیون کا حال اُن فرشتون سے زیادہ جانتا ہی کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ کسطرح چھوڑا تم نے میرے بندونکو۔ پس فرشتے کہتے ہین کہ ہم نے انکو چھوڑا جس حال ہین کہ وہ نماز پڑھتے ہین۔ اور آئے ہم اُن پاس درحالیکہ وے نماز پڑھتے تھے۔ یے فرشتے دن کے تمام اعمال سے خبر دیتے ہین لاکن جب نماز سب اعمال سے افضل اور سب عبادات سے اکمل ہی اور معاصی کی مکفر ہی۔ اور دو نمازون کے درمیان جو واقع ہی اسپر عفو کا قلم جاری ہی۔ اسلئے وے فرشتے اول نماز کا ذکر کرتے ہین اور جب اعتماد خواتم اعمال کو ہی پس آخر اعمال سے خبر دیتے ہین

باب مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ یہہ باب حکم مین اس شخص کے ہی کہ پائی اسنے ایک رکعت نماز عصر کی غروب آفتاب کے آگے

حدثنا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ تمہارے کوئی غروب آفتاب کے آگے نماز عصر سے ایک رکعت پاوے۔ پس چاہیے کہ نماز کو تمام کرے۔ مراد رکوع و سجود سے ہی جب رکعت سجدے سے تمام ہوتی ہی اسکو سجدے سے تعبیر کی وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ جسوقت کہ تمہارے سے کوئی نماز صبح سے طلوع آفتاب کے آگے سجدہ پاوے تو چاہیے کہ نماز کو تمام کرے اس حدیث کو شافعیہ نے تمسک کیا ہی کہ نماز فجر کو طلوع آفتاب سے باطل نہین جانتے ہین۔ اور حنفیہ جو نماز باطل ہونیکے قایل ہین کہتے ہین کہ اوقات ثلثہ مین نماز پڑھنے کے نہی مین بہت سے حدیثین ثبوت کو پہنچے ہین انشاء اللہ تعالی آگے آوینگے۔ اور وے احادیث علی العموم شامل ہین فرایض و نوافل کو۔ اور متعارض ہین۔ اور حکم تعارض کا وہ ہی کہ قیاس کے طرف رجوع کرین۔ اور قیاس مقتضی اس بات کا ہی کہ عصر مین جایز ہی اور صبح مین جایز نہین۔ اور شافعیہ دفع تعارض مین کہتے ہین کہ جو احادیث کہ نہی مین وارد ہین نوافل کے ساتھ مخصوص ہین۔ اور حنفیہ تخصیص تو خلاف ظاہر ہی اور ظاہر عام ہی۔ جب مخصص صریح وارد و نپاوے تخصیص روا نہین اور اگر نوافل کے ساتھ مخصوص رکھین تو چاہیے کہ قضاے فوایت بھی ان وقتون مین روا ہوون۔ اور اسباب مین تو کوئی اثر وارد نہین۔ اور ہمارے بعضے علما نے کہا کہ ورود اس حدیث کا نہی کے حدیثین وارد ہونیکے آگے ہی۔ نہی کی حدیثین اسکے ناسخ ہین۔ اور تجویز ہماری نماز عصر مین قطع نظر ہی اس حدیث مجوز سے اسیطرح تقریر کی ہی ہمارے علمانے۔ اس بحث سے خاطر بلکیک مین خلجان باقی رہتا ہی پہلا یہہ کہ جواز کی حدیث نص ہی جواز کے معنے مین اور جب نص کا تعارض ظاہر نص کے ساتھ ہو۔ ظاہر پر رجحان رکھتا ہی۔ دوسرا یہہ کہ عصر تمام کرنیکے جواز مین نہی کے حدیث کے برابر قیاس واقع ہوا سو کسطرح اس سے قطع کیا جاوے فتدبر۔

مترجم کہتا ہی کہ شیخ دہلوی نے اشعة اللمعات مین باب تعجیل الصلوة کی پہلی فصل مین حدیث من ادرک رکعة من الصبح کی شرح مین لایا ہی کہ قول اکثر اہل علم کا یہ ہی کہ آفتاب کے طلوع و غروب سے فجر اور عصر کی نماز باطل نہین ہوتی ہی۔ اور امام ابو حنیفہ اور انکے یارون کا مذہب یہہ ہی کہ فجر کی نماز طلوع سے باطل ہوتی ہی لاکن عصر کی نماز غروب سے باطل نہین ہوتی ہی۔ اور ایک روایت سے امام ابو یوسف کہتے ہین کہ طلوع سے فجر کی نماز بھی باطل نہین ہوتی ہی۔ ولیکن صبر کرے تا آفتاب نکلے اور نماز کو تمام کرے۔ کہتے ہین کہ یہہ حدیث حنفیہ پر حجت ہی **جواب** یہہ ہی کہ درمیان اس حدیث کے اور اُن حدیثون کے جو طلوع و غروب کے وقت مطلق نماز سے خواہ فرض ہو یا نفل نہی واقع ہوئی ہی تعارض آیا تو ہم نے قیاس پر عمل کیا۔ جیسا کہ اصول فقہ مین مقرر ہوا ہی کہ جب تعارض دو روایتون مین آوے تو رجوع حدیث کی طرف کرین۔ اور تعارض دو حدیثون مین آوے تو رجوع قیاس کیطرف کرین۔ اور قیاس نے اس حدیث کے حکم کو

نماز عصر مین ترجیح دی - اور نہی کے حدیثونکو نماز فجر مین - کس لئے کہ نماز فجر کا وقت تمام کامل ہی اور اسمین نقصان نہین - پس نماز واجب ہوتی ہی صفت کمال کے ساتھ - اور جب طلوع آفتاب سے اسمین نقصان آگیا تو جیسا کہ واجب تھی ادا نہوئی - اور نماز عصر کا آخر وقت کہ آفتاب زرد ہوتا ہی ناقص ہی پس اسکا وجوب بھی نقصان کی صفت پر ہوگا - پس نقصان طاری ہونیکے سبب فاسد نہو گی اور جیسا کہ واجب ہوئی تھی ادا ہوجاویگی یعنے ناقص اور شافعیہ نہی کے احادیث نوافل کے ساتھ مخصوص کہتے ہین اور فرائض کو تینون مین جائز کہتے ہین - اور ظاہر احادیث کا عموم مین ہی **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ

قال حدثنی ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ انہ اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما بقاؤکم فیما سلف قبلکم من الامم کما بین صلوۃ العصر الی غروب الشمس سالم نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا ہی کہ اسنے خبر دی اسکو مقرر اسنے سنا رسول خدا سے کہ فرماتے تھے مقرر تمہارے رہنے کی مدت حساب مین بنسبت انکے جو تمہارے آگے امتون سے گذرے ہین - اسوقت کے مانند ہی جو نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہی یعنے تمہاری نسبت گذرے ہوئین امتون کے ساتھ - وقت عصر کی نسبت کے مانند ہی تمام روز کے ساتھ - اسلئے کہ اگلی امتین دراز عمرین رکھتی تھین پانسے سال ہزار سال بلکہ اس سے زیادہ - اور اس امت مرحومہ کی عمر اکثر ساٹھ اور ستر کے درمیان ہی اوتی اہل التوریۃ التوراۃ فعملوا بہا حتی اذا انتصف النہار عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا دئے گئے توریت والونے توریت یعنے یہود جو توریت دئے گئے اسپر عمل کئے یہان تک کہ آدہا روز ہوا عمل سے عاجز آئے - پس دیا گیا ہر ایک شخص جزا اپنے عمل کی آدہی آدہی دانگ ظاہرا آدہا روز کنایہ ہی ظہور آفتاب دین محمدی سے - اور عجز انکا عبارت ہی دین اسلام کے قبول نکرنے سے ثم اوتی اہل الانجیل الانجیل فعملوا الی صلوۃ العصر ثم عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا پھر دئے گئے انجیل والے انجیل - پس انہونے عمل کیا وقت نماز عصر تک پھر عاجز آئے اور دئے گئے آدہی آدہی دانگ - جب توریت والون کی عمرین زیادہ تھین اور انجیل والونکی عمرین کم - اہل توریت کو اہل انجیل سے زیادہ عمل کرنیکا حکم ہوا ثم اوتینا القرآن فعملنا الی غروب الشمس فاعطینا قیراطین قیراطین پھر دئے گئے ہم قرآن - پھر عمل کیا ہم نے آخر روز تک پس دئے گئے ہم دو دو قیراط یعنے ہمکو اجر و ثواب موسویون اور عیسویون سے زیادہ دیا گیا فقال اہل الکتابین ای ربنا اعطیت ہؤلاء قیراطین قیراطین واعطیتنا قیراطا قیراطا ونحن کنا اکثر عملا پس کہا توریت اور انجیل والونے ای پروردگار ہمارے اس جماعت کو جو امت محمدی ہی تونے دو دو قیراط دئے - اور ہمکو ایک ایک حالانکہ ہم نے عمل زیادہ کیا تھا قال اللہ تعالی ہل ظلمتکم من اجرکم من شیء قالوا لا قال فہو فضلی اوتیہ من اشاء اللہ تعالی نے فرمایا آیا مین تم پر ظلم کیا یعنے کچھ تمہاری مزدوری ہم نے کم کردی - انہونے کہا نہین پس حقتعالی نے فرمایا وہ جو مین نے زیادہ دیا وہ میرا فضل و کرم ہی جسکو مین چاہتا ہون دیتا ہون - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ ماجرا روز قیامت کا ہی حضرت نے وحی یا کشف سے اسکی خبر دی - جیسا کہ سب حالات قیامت سے خبر دی ہین - اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھ کہتے ہین کہ شارح تراجم کہتا ہی کہ مناسبت ترجمہ کی ماخوذ ہی قول الی الغروب سے - جو دلالت رکھتا ہی اسبات پر کہ وقت عصر غروب تک ہی پس جسنے غروب کے آگے وقت عصر مین ایک رکعت پائی - تو اسنے وقت عصر پا لیا پس چاہیے کہ اسکو تمام کرے **حدثنا** ابو کریب قال حدثنا

ابو اسامۃ عن برید عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل المسلمین والیہود والنصاری کمثل رجل استاجر قوما یعملون لہ عملا الی اللیل فعملوا الی نصف النہار ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مثال مسلمانون کا اور یہود ونصاری کا - اس مرد کے قصے کے مانند ہی کہ اسنے ایک قوم کو مزدور ٹھہرایا کہ رات تک کام کرے - پس انہونے نیم روز تک کام کیا فقالوا لا حاجۃ لنا الی اجرک

فَاسْتَاجَرَ اٰخَرِيْنَ پس وے مزدورون نے کہا کہ ہم کو تیری مزدوری کی حاجت نہین تب اسنے دوسرے مزدورون کو لیا فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُ پس انکو کہا کہ باقی تمہارا روز پورا کرو۔ اور جو تمہاری مزدوری مین ٹھہرائی وہ تمہارے لئے ہی فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَاجَرَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ پس انہون نے عمل کیا نماز عصر تک۔ اور کہا کہ تیرے واسطے ہی جو ہم نے عمل کیا اور ہمنہین چاہتے ہین۔ پس اسنے اور ایک قوم کو مزدور لیا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ پس انہون نے عمل کیا باقی روز یہان تک کہ آفتاب غائب ہوا۔ پس انہون نے اگلے ہر دو فریق کی تمام مزدوری لی۔ جاننے کہ یہہ تشبیہ و تمثیل مسلمانون اور یہود و نصارا کے حال کی اس تین قسم کے مزدورون کے ساتھ وہ ہی کہ وے ہر دو فریق بے پروائی کی راہ دین محمدی مین نہ آئے۔ اور اپنے کتابون کی تحریف کی اور کفر و ضلالت مین رہ گئے۔ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے فضل سے مسلمانونکو کثرت اجر و ثواب سے ممتاز کیا

بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ یہہ باب بیان مین وقت نماز شام کے ہی وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اور عطا نے کہا کہ جمع کرے بیمار درمیان نماز مغرب اور عشا کے۔ اور اسی پر گئے ہین امام احمد اور اسحق مطلقا۔ اور مشہور مذہب شافعی اور انکے یارون سے منع ہی۔ اور نووی نے کہا بیماری مین دو نمازونکو جمع کرنیکے جواز کا قول ظاہر اور مختار ہی اور مقرر صحیح مسلم مین ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے باوجود بارش اور بیماری کا عذر نہونیکے مدینہ منورہ مین دو نمازین جمع کین۔ اور رسالۂ مختصر مزنی مین کہ جسکا نام نہایۃ الاختصار ہی یہہ عبارت آئی ہی۔ قال الشافعي والجمع بين الصلوة في السفر والمطر والمرض جائز نقله القسطلاني۔ اور امام ابوحنیفہ کے مذہب مین ان صورتون سے کسی صورت مین بھی جمع کرنا جائز نہین۔ پوشیدہ نرہے کہ قول عطا جو مذکور ہوا اسباب مین اسکو کوئی خصوصیت اور کوئی ربط ظاہر نہین ہوتا ہی۔ اگر داخل عنوان ہی کوئی ایسی حدیث کہ جس سے معنے ثابت ہو نہین ہی اور اس سے ترجمہ کی تائید بھی نہین ہوتی ہی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ هُوَ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ ابو النجاشی نے کہا کہ مین نے رافع سے سنا کہ کہتا تھا کہ تھے ہم نماز مغرب کی حضرت کے ساتھ پڑھتے۔ پس ہمارے سے کوئی نماز سے پھرتا اور تیراندازی کرتا۔ اور مقرر دیکھتا اپنے تیر کی پیکان گرنیکی جگہہ کو۔ اس حدیث مین نماز مغرب کی جلدی اور اس مین قرات کا اختصار معلوم ہوتا ہی اور وہ احادیث جو دلالت کرتی ہین تاخیر پر شفق ساقط ہونے تک سو وہ بیان جواز کے لئے ہی۔۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ محمد بن عمرو نے کہا کہ حجاج بن یوسف نے قدوم لایا مدینہ منورہ کی طرف جو ظالم مشہور ہی عبدالملک کے جانب سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد جو والی عراق ہوا سنہ میں ۔ نماز دن مین تاخیر کرتا تھا سو راوی کہتا ہی کہ مین نے جابر رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقتون سے سوال کیا تب اسنے کہا تھے پیغمبر خدا نماز پڑھتے ظہر کی نیم روز مین۔ مگر جن دنون حاجت ابراد کی ہو وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ اور نماز پڑھتے عصر کی جس حال مین کہ آفتاب زردی سے صاف اور خالص رہتا۔ اور نماز پڑھتے تھے مغرب کی جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا وَالْعِشَاءَ اَحْيَانًا وَاَحْيَانًا اور نماز پڑھتے عشا کی مختلف وقتون مین۔ اور بیان مین احیانا کے کہتا ہی اِذَا رَاٰهُمُ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَاٰهُمْ اَبْطَؤُا اَخَّرَ جسوقت کہ صحابہ کو دیکھتے کہ سب جمع ہو چکے جلدی کرتے۔ اور جب دیکھتے کہ انہون نے حاضر ہونے مین درنگ کی ہین تاخیر فرماتے وَالصُّبْحَ كَانُوْا اَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یُصَلِّیْھَا بِغَلَسٍ اور تھے صحابہ یا تھے حضرت نماز پڑھتے صبح کی اندھیری مین شب کی - یہہ جابر کے راوی نے شک کیا ہی کہ کانو کہا یا کان - اور مآل
ہر دو کا ایک ہی ہی - کسلئے کہ صحابہ حضرت کے ساتھہ نماز پڑھتے تھے اور حضرت انکے ساتھہ حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید
بن ابی عُبَیدٍ عن سلمة قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب اذا توارت بالحجاب سلمہ بن اکوع نے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے
حضرت کے ساتھہ جسوقت کہ چھپ جاتا آفتاب پردہ افق سے حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن دینار
قال سمعت جابر بن زید عن ابن عباس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعًا جمیعًا وثمانیًا جمیعًا ابن عباس نے کہا
نماز پڑھی حضرت نے ایکبار سات رکعت اور آٹھہ رکعت ایکبار - یعنے جمع کیا ظہر اور عصر مین - اور مغرب و عشا مین - اس حدیث کے بیان مین آگے مذکور ہوا
کہ جمع تاخیری یا جمع تقدیم - شارحون نے کہا ہی کہ حمل جمع تاخیر پر کیا چاہئے - تا ترجمہ باب پر دلیل ہو - پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ مین وقت نماز مغرب مذکور ہی -
اور وہ تو غروب آفتاب کے بعد ہی - جیساکہ احادیث سے موضوح ہوا - پس تاخیر مغرب کی عشا کے وقت کس طرح دلیل وقت مغرب کی ہو - مگر یہہ کہ کہا جاوے
تاخیر مُشعر ہی اسبات پر کہ وقت مغرب کا اسکے آگے ہی

باب من کرہ ان یقال للمغرب العشاء یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی
کہ ناخوش رکھے اسبات کو کہ مغرب کو عشا کہا جاوے حدثنا ابو معمر ہو عبد اللہ بن عمرو قال حدثنا عبد الوارث عن
الحسین قال حدثنا عبد اللہ بن بریدة قال حدثنی عبد اللہ المزنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تغلبنکم
الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب عبد اللہ مزنی سے مروی ہی کہ غالب نہ آوین اور زور سے نہ لیوین بدویان تمہارے نماز کے نام جو
مغرب ہی قال ویقول الاعراب ہی العشاء راوی نے کہا کہ بدویان اسی مغرب کو عشا کہتے ہین - یعنے یہی نام ہی

باب ذکر العشاء والعتمة ومن راہ واسعًا یہہ باب بیان مین ذکر عشا اور عتمہ کے ہی - اور جو کہ اعتقاد رکھے کہ اس نماز کی تعبیر ان ہر دو نام سے
روا ہی قال ابو ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثقل الصلوة علی المنافقین العشاء والفجر ابو ہریرہ نے کہا کہ
حضرت نے فرمایا نماز ونمین بہت سخت تر نماز منافقون پر عشا کی اور فجر کی نماز ہی وقال لو یعلمون ما فی العتمة والفجر حضرت نے فرمایا
یا ابو ہریرہ نے کہا یعنے حضرت سے سنکے خبر دی کہ اگر منافق لوگ جانین جو ثواب کہ نماز عشا اور فجر مین ہی البتہ آوینگے یعنے یہہ جواب اس حدیث مین مقدر
ہی کہ ان ہر دو نماز کے ثواب سے واقف ہون تو البتہ حاضر ہونگے - مقصود یہہ کہ حضرت نے عتمہ کے اسم کا اطلاق عشا پر کیا ہی قال ابو عبد اللہ والاختیار
ان یقول العشاء لقول اللہ تعالی ومن بعد صلوة العشاء اور امام بخاری نے کہا کہ قول مختار یہی ہی کہ عشا کہین بسبب فرمودہ
خدائے عزوجل کے جو فرمایا بعد نماز عشا کے - یعنے قرآن مجید مین اللہ تعالی نے یہی نام فرمایا - پس بہتر یہی ہی کہ عشا ہی کہین ویذکر عن ابی موسی
قال کنا نتناوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند صلوة العشاء فاعتم بہا ابو موسی اشعری سے ذکر کیا جاتا ہی کہ اسنے کہا
تھے ہم صحابہ حضرت کے بہ نوبت آپکے پاس جاتے نماز عشا کے وقت - پس اس نماز کے لئے تاخیر کرتے یہان تک رات سخت اندھیری ہوتی وقال
ابن عباس وعائشة اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعشاء اور کہا ابن عباس اور عائشہ نے کہ حضرت نے تاخیر کی نماز عشا کی
وقال بعضهم عن عائشة اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتمة اور بعض راویون نے بی بی عائشہ سے نقل کی ہی کہ حضرت نے تاخیر
کی نماز کی بسبب عتمہ کے یعنے داخل ہوا اس وقت مین وقال جابر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العشاء قال ابو برزة

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ یعنے جابر اور ابوبرزہ یہہ ہردو صحابی نے اس نماز کا نام عشا ہی کہا۔ اور انس نے جو اسکو عشاء آخرہ کہا اسکا سبب یہہ ہی کہ مغرب کو عشا کہتے ہیں پس اس سے جدا کرنیکے لئے عشاء آخرہ کہا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ اور ان تینون صحابی نے بھی مغرب اور عشا کہا یہے تعلیقات جو مرتبہ صحت کو پہنچے ہیں اگرچہ مولف یعنے امام بخاری کی شرط پر نہین انکے لانے سے مقصود یہی کہ نماز عشا پر عشا اور عتمہ ہر دو نام کا اطلاق کرتے ہیں **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ سالم نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے مجکو خبر دی کہ نماز پڑہی ہمارے ساتھہ یعنے امامت کی ہماری حضرت نے ایک رات نماز عشا کی جسکو لوگ عتمہ کہتے ہین ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ پھر نماز سے پھرے اور ہماری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ آیا دیکھا تم نے اپنی رات کو جو یہہ رات ہی مقرر آخر صد سال کہ جسکا ابتدا اسی شب سے ہی۔ یعنے آج کی شب سے ایک سو سال کے بعد باقی نرہیگا کوئی شخص ان لوگوں سے جو روے زمین پر ہین۔ امام بخاری نے اس حدیث سے خضر علیہ السلام کی موت پر استدلال کیا ہی حالانکہ اخبار متواترہ سے صحت کو پہنچا کہ بہت سے علما و صلحا حضرت خضر سے ملے ہین۔ اس باب مین مزید کلام باب السمر بالعلم مین گذرا

باب وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا یہہ باب بیان مین وقت نماز عشا کے جب لوگ جمع آوین یا دہیل کرین آنے مین **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ إِذَا غَلَسٍ اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا کہ لوگ جمع ہو جاوین تو حضرت جو نماز عشا جلد ادا کرتے تھے سو شفق سرخ غایب ہوتے ہی ادا کرتے جیسا کہ امام شافعی و محمد و ابو یوسف کے پاس ہی اور امام اعظم کے پاس شفق سفید غایب ہونا ہی اور شفق سرخ غایب ہو پر نماز پڑہنی بھی امام اعظم سے ایک روایت آئی ہی اور اس پر فتوی ہی حنفیہ کا۔ اور لوگ کم جمع ہون سو وقت حضرت جو دہیل فرماتے تھے سو ثلث شب تک تھا اکثر شافعیہ اور امام مالک و احمد اور اکثر صحابہ و تابعین اسی پر گئے ہین اور امام شافعی کا قول جدید بھی یہی ہی لیکن قول قدیم مین تعجیل افضل ہی امام نووی اور ایک جماعت نے اسکی تصحیح کی۔ اور اس حدیث مین یہہ اشارہ ہی کہ جماعت کے لئے نماز مین دہیل کرنی افضل ہی منفرد اول وقت پڑہنے سے بلکہ اس سے بھی زیادہ خصر یہہ ہی کہ جماعت زیادہ آنے کی انتظاری مین تاخیر کرنی افضل ہی۔ ہان جب تاخیر لوگونکو تصدیع مین ڈالے تقدیم و تعجیل اولی ہی انتہی

باب فَضْلِ الْعِشَاءِ یہہ باب زیادتی ثواب مین نماز عشا کے ہی **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نے ایک شب تاخیر کی نماز عشا کی برخلاف عادت شریف کے وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ اور یہہ تاخیر اس لئے تھی تا ظاہر ہووے اسلام غیر مدینہ مطہرہ مین۔ اور ظہور اسلام کا ان بلاد مین مکہ معظمہ کی فتح کے بعد ہوا فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ پھر حضرت باہر تشریف نہ لائی یہان تک کہ عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ سو گئیں عورتیں اور بچے فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ پس حضرت باہر آئے اور

مسجد مین انتظار کرنیوالون کو فرمایا کہ انتظار نہین کھینچتا ہی اس نماز کا کوئی اہل زمین سے تمھارے سوا۔ یعنے یہہ ثواب تمھارے لئے مخصوص ہی جیسا کہ حدیث مین
بھی اسکے ساتھہ اشارہ آیا ہی تخصیص اس مسجد والونکی اسلئے ہی کہ اسوقت اسلام مدینہ کے سوا اور جگہہ نہین تھا۔ پوشیدہ نرہے کہ عشا کی نماز مسجد نبوی کے سوائے بعض جگہہ اور
مساجد مین بھی پڑہتے تھے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ لوگون نے نماز پڑہے اور خواب کیا۔ اگر اس حدیث کی توجیہ مین ہم کہین کہ تمھارے سے مراد اہل اسلام ہین
اور نماز عشا اس امت مرحومہ کا خاصہ ہی یہہ توجیہ بہتر ہی۔ یعنے جب یہہ نماز تمہارے ہی لئے مخصوص ہی اسکے واسطے جو انتظار کروگے اسکا ثواب بھی تمہارے ہی لئے
مخصوص ہی ۔۔۔ یا وہ کہ مراد یہی انتظار ہی جو مسجد نبوی کے لوگ رکھتے تھے۔ اور وہی شب جو ضرورت کے سبب پیش آئی تھی یہہ بات بھی اُن تو جیہا ت کو کچھ ضرر
نہین پہنچاتی ہی **حدثنا** محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى قال كنت انا واصحابي
الذين قدموا معي في السفينة نزولا في بقيع بطحان والنبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة ابو موسی اشعری نے کہا کہ تھا مین اور
میرے یاران جو قدوم لائے تھے میرے ساتھہ کشتی مین جس حال مین کہ تھے نزول کرنیوالے بقیع بطحان مین۔ جو نام ایک وادی کا ہی مدینہ مین بطحان بضم با
موحدہ وسکون طا مہملہ ہی محدثین کی روایت ہے۔ اور اہل لغت کے پاس بفتح موحدہ وکسر مہملہ ہی۔ اور اسوقت حضرت مدینہ مین تھے فكان يتناوب النبي
صلى الله عليه وسلم عند صلوة العشاء كل ليلة نفر منهم اور تھے کہ نوبت کرتے تھے پیغمبر خدا کو یعنے یارونکی ایک جماعت نوبت بہ نوبت حضرت
کی خدمت مین ہر شب نماز عشا کے وقت رہا کرتے تھے فوافقنا النبي صلى الله عليه وسلم انا واصحابي وله بعض الشغل في بعض
امره فاعتم بالصلوة حتى ابهار الليل پھر موافقت کی مین اور میرے یارون نے یعنے نوبت حاضر باشی کی ہمکو پہنچی۔ حالانکہ حضرت کو اپنے بعض امور مین
کچھ شغل تھا سو نماز کے لئے نصف شب تک دیر کی ثم خرج النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فلما قضى صلوته قال لمن حضره على
رسلكم ابشروا ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد من الناس يصلي هذه الساعة غيركم پھر حضرت باہر تشریف لائے اور
یارون کے ساتھ نماز پڑہے اور جسوقت نماز کو تمام کیا ان لوگونکو جو حاضر تھے فرمایا اپنے حال پر رہو اور اپنی جگہہ سے نہ ہلو۔ بشارت اور خوشخبری ہو تمکو
یہہ تم پر اللہ تعالی کی نعمتون سے ہی کہ لوگون سے کوئی نہین جو اس ساعت مین نماز پڑہے تمہارے سوا۔ یعنے اللہ تعالی کی فضل و رحمت جو اسوقت مین اس
نماز کے ساتھہ ہی تمہارے ہی ساتھہ مخصوص ہی او قال ما صلى هذه الساعة احد غيركم لا يدري اي الكلمتين قال راوی شک
کہ یا یہہ عبارت فرمائے بدلے مین اس جملہ کے جو انہ لیس سے آخر تک ہی۔ مین نہین جانتا ہون یعنے نہین یاد رکھتا ہون کہ ان دو کلمون سے کونسا کلمہ فرمایا۔ یہہ
شک ابو موسی کا ہی فرجعنا فرحى بما سمعنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو موسی نے کہا پھر لوٹ آئے اپنے مکان کی طرف
جس حال مین کہ خوش تھے اُس بشارت سے جو حضرت سے سنی ہی **باب** ما يكره من النوم قبل العشاء یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مکروہ ہی
خواب سے یعنے نماز عشا کے آگے سونا مکروہ ہی **حدثنا** محمد بن سلام قال اخبرنا عبد الوهاب الثقفي قال حدثنا خالد
الحذاء عن ابي المنهال عن ابي برزة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث
بعدها ابو برزہ سے روایت ہی کہ حضرت مکروہ رکھتے تھے خواب کرنا آگے نماز عشا کے اور بات کرنی بعد نماز کے فتح الباری مین ترمذی سے نقل کی
کہ اکثر اہل علم نے نماز عشا سے آگے خواب کرنا مکروہ رکھا ہی۔ اور بعضون نے مطلقا رخصت دی ہین۔ اور بعض خصوص رمضان مین مکروہ کہا ہی بشرطیکہ
کوئی اسکو بیدار کرنیوالا نہو۔ اگر کوئی بیدار کرنیوالا ہو یا بیدار ہونیکی عادت رکھتا ہو مکروہ نہوگا کس لئے کہ علت کراہت کی خروج وقت کا ہی نہ نفس خواب

اور طحاوی نے کہا وقت آنیکے آگے رخصت ہی - اور وقت عشا آنیکے بعد مکروہ ہی - اور نماز عشا کے بعد کلام کرنیکے باب مین لکھتے ہین کہ اگر اسمین ایک مصلحت ہو کہ دایرۂ دین وشریعت سے باہر نہین جیسے علم کا مباحثہ اور صلحا و اتقیا کے اخبار اور مہمان کی مؤانست اور عروس کی تالیف اور ایسی ہی باتین مکروہ نہین - اور اس باب مین اخبار و آثار بہت سے وارد ہین چنانچہ جاننے والون پر پوشیدہ نہین

باب النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ خواب کرنا مکروہ نہین نماز عشا کے آگے اس شخص کو جو خواب کا مغلوب ہو

حدثنا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰی نَادَاہُ عُمَرُ الصَّلٰوۃَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ بی بی عائشہ نے کہا کہ تاخیر کی حضرت نے ایک شب نماز عشا کی - یہان تک کہ فریاد کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ شتاب کیجئے نماز کے لئے کیسلئے سوگئین عورتین اور بچے فَخَرَجَ فَقَالَ مَا یَنْتَظِرُہَا مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ غَیْرُکُمْ پھر حضرت باہر تشریف لاے اور فرمایا - نہین انتظار کرتا ہی اس نماز کی اہل زمین سے کوئی تمہارے سوا قَالَ وَلَا تُصَلّٰی یَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِیْنَۃِ اس حدیث کے راویون سے ایک نے کہا اور نہین پڑہی جاتی ہی یہہ نماز آج کے دن مگر مدینہ مین قَالَ وَکَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ اور راوی نے کہا کہ تھے صحابہ نماز پڑہتے حضرت کے ساتھ درمیان غایب ہونے اور پہلی ثلث شب کے یعنے شفق غایب ہوا بعد جو نماز عشا کا وقت شروع ہوتا ہی تب سے رات کی پہلی تہائی تک ادا کرتے تے

حدثنا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْہَا لَیْلَۃً فَاَخَّرَہَا حَتّٰی رَقَدْنَا فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا ابن عمر نے کہا کہ حضرت ایک شب نماز عشا سے مشغول ہوے یعنے اسکی تاخیر کی - یہان تک کہ ہم نے خواب کیا صف مین ہی بیٹھے بیٹھے پھر ہم جاگ اٹھے پھر خواب کیا پھر جاگے ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَہْلِ الْاَرْضِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ غَیْرُکُمْ پھر حضرت باہر تشریف لاے ہم پر اور فرمایا کہ اہل زمین سے کوئی نہین جو انتظار لیتا ہو نماز کا تمہارے سوا - ہمارے علمانے کہا کہ وہ خواب قعد کی حالت مین تھا نہ مضطجع یعنے پہلو پر لیٹے ہوے مستغرق بخواب نہین تا ناقض وضو ہو کس لئے کہ کسی نے بھی روایت نکی ہی کہ صحابہ نے اس خواب کے بعد وضو کیا بہر تقدیر یہہ حدیث اثبات کی دلیل نہین کہ ہر خواب ناقض ہو وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یُبَالِیْ اَقَدَّمَہَا اَمْ اَخَّرَہَا اِذَا کَانَ لَا یَخْشٰی اَنْ یَّغْلِبَہُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِہَا اور تھے ابن عمر کہ کچھ پروا نکرتے اس بات کا کہ نماز کی تقدیم کرے یا تاخیر کرے جسوقت کہ غلبۂ خواب کا خوف نرکھتے وقت مختار مین وَقَدْ کَانَ یَرْقُدُ قَبْلَہَا اور تھے ابن عمر نماز کے آگے خواب کرتے - یعنے وقت مختار مین بیدار ہو کے نماز ادا کرنیکا خوف نہو سو صورت مین نماز کے آگے بھی خواب کیا کرتے تھے قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ ابن جریج نے کہا کہ نافع نے ابن عمر سے جو نقل کی تھی مین نے اسکو عطا سے کہا فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً بِالْعِشَاءِ حَتّٰی رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَیْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَیْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوۃَ جب عطا نے سنا آپ بھی ابن عباس سے یہہ روایت کی اس عبارت کا ترجمہ تو اوپر گذرا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ الْاٰنَ یَقْطُرُ رَاْسُہٗ مَاءً وَّاضِعًا یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ ابن عباس نے کہا پھر حضرت نماز کے لئے باہر تشریف لاے - گویا مین اب حضرت کی طرف دیکھتا ہون کہ پانی آپکے سر مبارک سے ٹپکتا ہی جس حال مین کہ اپنے

ہر دو ہاتھ اپنے سر مبارک پر رکھے ہیں فقال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یصلوا ھکذا پھر فرمانے لگے اگر نہوتا کہ مین رنج ڈالون
اپنی امت پر تو البتہ مین حکم کیا ہوتا واجب ٹھہراتا کہ نماز عشا ایسے وقت مین پڑہا کرین فاستثبت عطاء کیف وضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی راسہ یدہ کما انبأہ ابن عباس ثم وضع اطراف اصابعہ علی قرن الراس ثم ضمہا یمرہا کذلک علی الراس حتی
مست ابہامہ طرف الاذن مما یلی الوجہ علی الصدغ وناحیۃ اللحیۃ جریج نے کہا کہ مین نے عطا سے پوچھا اور طلب ثبوت کیا کہ کسطرح
رکھے تھے حضرت اپنے ہر دو ہاتھ اپنے سر مبارک پر جیسا کہ خبر دی ہو اسکو ابن عباس نے فبدد لی عطاء بین اصابعہ شیئا من تبدید یس کھولی
انہون نے مجھے دکھلانیکے لئے درمیان اپنی انگلیون کے تھوڑی کشادگی ثم وضع اطراف اصابعہ علی قرن الراس ثم ضمہا یمرہا کذلک
پھر رکھے کنارے اپنے انگلیون کے اپنے جانب سر پر پھر ملایا اپنے انگلیونکو جس حال مین کہ چھوڑ دیا انکو سر پر اسطرح حتی مست ابہامہ طرف
الاذن مما یلی الوجہ علی الصدغ وناحیۃ اللحیۃ یہان تک کہ مس کیا انکا انگوٹھا جانب گوش کو وہ جو منہہ کے متصل ہی شقیقہ اور گوشہ
ریش سے - اور یہہ صورت ہین مسح تمام سر کے ہی کہ حضرت نے موے سر سے پانی دور کرنے کے لئے کیا لا یقصر ولا یبطش الا کذلک یعنے ضم کیا
انگلیونکو اور جمع نکیا بالونکو اپنے کف دست مین بلکہ جھٹکنا سر پر ہاتھ کے سختی سے تھا - اور بعض روایات مین لا یقصر قاف سے ہی یعنے لا ترک ولا یبطئ یعنے
ترک نہین کرتے تھے اور اہمال نہین فرماتے تھے اور جلدی نہین کرتے تھے اس مین مگر اسطرح جو تو نے دیکھا وقال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم
ان یصلوا ھکذا اور فرمایا کہ اگر امت کو تکلیف ہوسکا اندیشہ نہوتا مین حکم کیا ہوتا کہ اس وقت مین نماز عشا پڑہا کرین **باب** وقت العشاء
الی نصف اللیل یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہی - کہتے ہین کہ ظاہر سوق ترجمہ سے یہہ ہی کہ وقت آدہی رات تک ہی
ولس - اور یہی ہی مذہب امام بخاری علیہ الرحمہ کا - اور اصطخری جو شافعیہ سے ہی کہتا ہی کہ نیم شب کے بعد نماز عشا پڑہین قضا کرنی چاہئے - اور فتح الباری
سے نقل کی ہین کہ کہا کوئی حدیث صحیح ثابت مین نے نہین دیکھی کہ وقت عشا طلوع صبح تک ہو انتہی - پوشیدہ نرہے کہ اگر مقصود ترجمہ سے یہی معنے ہوکہ وقت عشا نیم
شب کے بعد نہین ہی - تو امام بخاری نے جو حدیث کہ لائی ہی وہ اس معنے پر دلالت نہین کرتی ہی - پس اسبات پر حمل کیا جاہئے کہ آدہی رات کے بعد وقت
غیر مکروہ نہین ہی - اور وہ جو فتح الباری سے نقل کی ہین عجب سے خالی نہین کونسی حدیث صحیح تر حدیث امامت جبرئیل سے ہوگی جو مولف علیہ الرحمہ نے اسکو ذکر
لایا ہی وقال ابو برزۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب تاخیرہا یعنے ابو برزہ نے کہا کہ تھے حضرت نماز عشا کی تاخیر کو دوست
رکھتے **حدثنا** عبد الرحیم المحاربی قال ثنا زائدۃ عن حمید الطویل عن انس بن مالک قال اخر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء الی نصف اللیل ثم صلی ثم قال قد صلی الناس وناموا اما انکم فی صلوٰۃ ما انتظرتموہا
انس نے کہا کہ تاخیر کی حضرت نے ایک شب نماز عشا کی آدہی رات تک پس ادا کی اور فرمایا مقرر لوگ نماز پڑہ چکے اور سو گئے - تم آگاہ رہو کہ مقرر تم نماز مین ہی ہو
جب تک اسکے انتظار مین رہو وزاد ابن ابی مریم قال اخبرنا یحیی بن ایوب قال ثنا حمید انہ سمع انسا کانی انظر الی وبیص
خاتمہ لیلتئذ اور زیادہ کیا ہی سعید بن ابی مریم نے اس حدیث مین کہ انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتا تھا گویا ایسا ہی کہ مین دیکھتا ہون حضرت کے
لمعان خاتم کے طرف اس شب مین جو تاخیر کی عشا کی لیلتئذ یعنی یومئذ کے ہی - **باب** فضل صلوٰۃ الفجر یہہ باب ثواب نماز فجر کی زیادتی
مین ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن اسمعیل قال حدثنا قیس قال قال لی جریر بن عبد اللہ کنا عند

قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نظر الی القمر لیلۃ البدر فقال اما انکم سترون ربکم کما ترون ہذا لا تضامون او قال لا تضاہون فی رؤیتہ قیس نے نقل کی کہ جریر نے مجھسے کہا کہ ہم حضرت کے پاس حاضر تھے جسوقت کہ دیکھی آپنے چودھوین رات کے چاند کے طرف اور فرمایا کہ آگاہ رہو مقرر تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس ماہ کو۔ یعنے اسکے دیکھنے مین کچھ زحمت اور کلفت نہین کھینچتے ہو۔ اور اسکے دیکھنے مین کچھ شک شبہ نہین کرتے ہو فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوٰۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا پس اگر سکتے ہو تو خواب کے اور دوسرے کامون کے شغل کے مغلوب نہو وادا کرنے پر ان نمازون کے جو طلوع آفتاب کے آگے اور غروب آفتاب کے آگے ہی پس مغلوبی کو ترک کرو یا دو نمازین ادا کرو۔ یعنے نماز فجر کے وقت جو خواب کا غلبہ اور عصر کے وقت دنیا کے کامون کا شغل رہا کرتا ہی اسکے مغلوب نہو جاؤ۔ یہہ نمازین وقت پر ادا کیا کرو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اسمین دلیل ہی اسبات کی ان دو نماز کی محافظت دیدار الٰہی کی مستحق کرنا تی ہی ثم قال فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا پھر حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی جسکے معنے یہہ ہی پس تسبیح کر یعنے پاکی سے یاد کر حمد کے ساتھ اپنے پروردگار کو آگے طلوع آفتاب کے اور آگے غروب ہونے اسکے۔ یعنے نماز فجر اور عصر ادا کرے **مترجم** کہتا ہی کہ اگرچہ یہان تسبیح سے مراد نماز فجر وعصر ہی۔ لاکن ان ہر دو نماز کے بعد آفتاب کے طلوع وغروب کے آگے تسبیح وتحمید کرنی اس آیت کا امتثال ہی۔ اور ان وقتون مین تسبیح وتحمید کی بڑی فضیلت احادیث سے ثابت ہی اور اسباب مین بہت سے حدیثین وارد ہین انشاء اللہ تعالی دعوات کے باب مین آوینگے۔ یہان بحسب اقتضاے مقام تھوڑے لکھے جاتے ہین سفر السعادت مین لایا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جسنے صبح اور شام سو بار کہے سبحان اللہ وبحمدہ تو قیامت کے دن کوئی حاضر نہووےگا اس سے فاضل تر عمل کے ساتھ۔ مگر جسنے اس سے زیادہ کیا ہو انتہی اور کیمیاے سعادت مین ہی کہ جب صبح کی دعا سے فارغ ہووے تسبیح وتہلیل مین مشغول ہووے ہر ایک سو بار یا ستر بار یا دس بار کہے۔ اور حضرت نے فرمایا کہ جسنے ہر روز سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا اسکے سب گناہون کو عفو کرینگے اگرچہ کف دریا سے زیادہ ہون۔ اور روایت ہی کہ ایک شخص نے آکے حضور نبوی مین عرض کی کہ دنیانے مجکو چھوڑ دیا ہی درویش اور تنگدست ہوا اور ماندہ ہوا ہون تدبیر میری کیا ہی۔ فرمایا تو کہان صلوات ملایکہ اور تسبیح خلق سے جو اس سے روزی پاتے ہین پوچھا وہ کیا ہی یا رسول اللہ۔ فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ کہا کر نماز صبح کے آگے اور بعد صبح کے۔ تا دنیا تیرے طرف رخ لاوے اگرچہ چاہے۔ وگرنہ حق تعالی ہر کلمہ سے ایک فرشتہ کو پیدا کریگا کہ قیامت تک وہ فرشتہ جو تسبیح کرتا ہی اسکا ثواب تجکو ملیگا۔ اور فرمایا ہے کہ باقیات صالحات یے کلمات ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور فرماتا ہے کہ مین یے کلمات اور دوست رکھتا ہون ان چیزون سے جو زیر گردش آفتاب ہون۔ اور فرماتا ہے کہ دوستر ین کلمات حق تعالی کے پاس یے چہار کلمہ ہین۔ اور فرماتا ہے کہ دو کلمہ ہین کہ زبان پر سبک اور میزان مین گران اور محبوب ہین نزدیک رحمان کے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم انتہی **حدثنا** ہدبۃ بن خالد قال حدثنا ہمام قال حدثنی ابو جمرۃ عن ابی بکر بن ابی موسی عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی البردین دخل الجنۃ ابن ابی موسی سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے نماز فجر اور عصر کی ادا کی وہ جنت مین داخل ہوا۔ چونکہ یہہ ہر دو نمازین اول روز اور آخر روز مین ہین اور ان وقتون مین سردی رہا کرتی ہی۔ اسلئے انکا نام بردین رکھا گیا۔ اور جو صیغہ ماضی سے فرمایا کہ جنت مین داخل ہوا۔ کمال وثوق سے اس وعدے کے ہی حاصل یہہ کہ یہہ ہر دو نمازین اپنی کمال فضیلت سے دخول جنت کے

موجبات سے ہیں۔ وقال ابن رجاء حدثنا ہمام قال حدثنا ابو جمرة عن ابی بكر بن عبد الله بن قيس اخبره بهذا وحدثنا
اسحٰق عن حبان قال حدثنا ہمام قال حدثنا ابو جمرة عن ابی بكر بن عبد الله عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم
مثله مقصود ان ہر دو تعلیق سے یہہ ہی کہ ابو رجاء نے اس حدیث کو مرسل روایت کی ہی۔ اور اسحٰق نے مرفوع لایا ہی۔ بہر دو تقدیر اسناد مذکور کی تقویت کی ہی

باب وقت الفجر باب وقت فجر کے بیان میں **حدثنا** عمرو بن عاصم قال حدثنا ہمام عن قتادة عن
انس ان زيد بن ثابت حدثه انهم تسحروا مع رسول الله صلی الله عليه وسلم ثم قاموا الی الصلوة قلت كم كان بينهما
قال قدر خمسين او ستين يعنی اية انس بن مالک سے مروی ہی کہ زید بن ثابت نے انس سے حدیث کی کہ صحابہ نے حضرت کے ساتھ مدینہ
میں سحر کا طعام تناول کیا۔ پھر نماز کے لئے قیام فرمایا سنت اور فرض ادا کی۔ ہمنے پوچھا کہ سحر اور نماز کے درمیان فاصلہ کس مقدار تھا۔ کہا پچاس یا
ساٹھ یعنے آیات قرآنی پڑھے جاوے۔ **حدثنا** الحسن بن الصباح سمع روح ابن عبادة قال حدثنا سعيد
عن قتادة عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم وزيد بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام
نبی الله صلی الله عليه وسلم الی الصلوة فصليا قلنا لانس كم كان بين فراغهما من سحورهما ودخولهما
فی الصلوة قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين اية انس رضی الله عنه سے مروی ہی کہ حضرت اور زید بن ثابت نے ایک شب سحر کا طعام
تناول فرمایا اور جب سحر سے فارغ ہوے حضرت نماز صبح کے لئے کھڑے رہے پس نماز ادا کی۔ میں نے انس سے پوچھا کہ کھانے سے فارغ ہونے اور نماز
میں داخل ہونیکے درمیان کس قدر فرق تھا۔ انھوں نے کہا کہ فرق اس قدر تھا کہ کوئی مرد پچاس آیتیں قرآن کے پڑھے۔ فتح الباری میں لایا ہی کہ قیام سے نماز
پانے سے مراد اذان عبد الله ابن ام مکتوم کی ہی اور سنت صبح کی اسکے بعد ادا کرتے پھر تھوڑا خواب کرکے اسکے بعد نماز فرض کے لئے قیام فرماتے۔ پس
یہہ حدیث اول وقت پر دلالت نہیں کرتی ہی **حدثنا** اسمعيل بن ابی اويس عن اخيه عن سليمان عن ابی حازم انه سمع
سهل بن سعد يقول كنت اتسحر فی اهلی ثم تكون سرعتی ان ادرك صلوة الفجر مع رسول الله صلی الله عليه
وسلم سہل بن سعد نے کہا کہ تھا میں کہ طعام سحور کھاتا اپنے گھر میں پھر مجھے اسبات کی جلدی رہتی کہ نماز فجر حضرت کے ساتھ پڑھوں یہہ حدیث بھی اول
وقت کی جلدی پر نص نہیں۔ شاید کہ سہل کا مکان مدینہ طیبہ کی بلندی کی طرف ہوگا۔ اور اس بلندی سے مسجد نبوی تک جو مسافت واقع ہی مذکور ہو چکی
حدثنا يحيی بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبير ان عائشة
اخبرته قالت كن نساء المؤمنات يشهدن مع رسول الله صلی الله عليه وسلم صلوة الفجر متلفعات بمروطهن
ثم ينقلبن الی بيوتهن حين يقضين الصلوة لا يعرفهن احد من الغلس بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھیں مسلمان عورتیں حاضر
ہوتیں حضرت کے ساتھ نماز فجر کے لئے جس حال میں کہ لپیٹے رہتیں اپنے چادروں سے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوتیں پھرتیں اپنے گھروں کی طرف جس حال میں کہ نہیں
پہچانتا کوئی انکو دور سے سبب اندھیری کے۔ **مترجم** کہتا ہی کہ ابی برزہ کی حدیث آگے گذری کہ نماز صبح سے پھرتے درحالیکہ آدمی اپنے ہمنشین کو پہچانتا تھا
پس یہہ حدیث اسکی معارض معلوم ہوتی ہی۔ **جواب** یہہ کہ یہہ حدیث دور سے دیکھنے کی خبر دیتی ہی اور وہ نزدیک سے پس معارضہ نہیں۔ قسطلانی

باب من ادرك من الفجر ركعة یہہ باب بیان میں ہی اور حکم میں اس شخص کے جو کہ پاوے اپنے فجر سے ایک رکعت اسکے وقت میں **حدثنا**

عَبدُ اللہِ بنُ مَسلَمَۃَ عَن مَالِکٍ عَن زَیدِ بنِ اَسلَمَ عَن عَطَاءِ بنِ یَسَارٍ وَعَن بُسرِ بنِ سَعِیدٍ وَعَنِ الاَعرَجِ یُحَدِّثُونَہٗ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اَدرَکَ مِنَ الصُّبحِ رَکعَۃً قَبلَ اَن تَطلُعَ الشَّمسُ فَقَد اَدرَکَ الصُّبحَ

تینوں راویاں مذکور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز صبح سے ایک رکعت پائی طلوع آفتاب کے آگے پس مقرر پائی نماز صبح کی وَمَن اَدرَکَ رَکعَۃً مِنَ العَصرِ قَبلَ اَن تَغرُبَ الشَّمسُ فَقَد اَدرَکَ العَصرَ اور جسنے پائی نماز عصر سے ایک رکعت غروب آفتاب کے آگے پس تحقیق پائی اسنے عصر اس حدیث میں تصریح اسبات کی نہیں کہ یہہ رکعت مسلم کہہ کے دوسری رکعت طلوع وغروب کے بعد ادا کرے اور ہو سکے کہ یہہ حدیث حائضہ اور نو مسلم کے حق میں ہو - یعنے اگر حیض سے پاک ہوئے اور اسلام لانیکے بعد اس قدر وقت پاوین ان نمازوں کی قضا ان کے ذمے لازم ہی - اور کہہ سکتے ہیں کہ کسینے ایک رکعت امام کے ساتھ پائی پس نماز کامل امام کے ساتھ پائی - اور جب ایک رکعت پائی ثواب کم ہوگا تمام نماز کے ثواب سے

باب مَن اَدرَکَ مِنَ الصَّلٰوۃِ رَکعَۃً یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جسنے نماز سے ایک رکعت پائی پس اسنے تمام نماز پائی **حدثنا** عَبدُ اللہِ بنُ یُوسُفَ قَالَ اَخبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابنِ شِہَابٍ عَن اَبِی سَلَمَۃَ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اَدرَکَ رَکعَۃً مِنَ الصَّلٰوۃِ فَقَد اَدرَکَ الصَّلٰوۃَ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز سے ایک رکعت پائی پس مقرر اسنے نماز پائی - یہہ حدیث بھی معانی مذکور کی محتمل ہی واللہ اعلم باب سابق کے ترجمہ میں دو نماز یعنے فجر اور عصر کے وقت سے ایک رکعت پائی مذکور ہی - اور اس ترجمہ میں مطلق نماز سے ایک رکعت پائی ہی - ان ہر دو باب میں تغایر ظاہری

باب الصَّلٰوۃِ بَعدَ الفَجرِ حَتّٰی تَرتَفِعَ الشَّمسُ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ فجر کے بعد آفتاب بلند ہونے تک نماز پڑہنے کا کیا حکم ہی **حدثنا** حَفصُ بنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَن قَتَادَۃَ عَن اَبِی العَالِیَۃِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَہِدَ عِندِی رِجَالٌ مَرضِیُّونَ وَاَرضَاہُم عِندِی عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعدَ الصُّبحِ حَتّٰی تَشرُقَ الشَّمسُ وَبَعدَ العَصرِ حَتّٰی تَغرُبَ

ابن عباس نے کہا کہ خبر دی مجکو ان مردوں نے کہ جنہوں نے میرے پاس مرضیون سے ہیں یعنے اللہ تعالیٰ جن سے راضی ہی یعنے جن کی راستی اور دینداری میں میرے پاس کچہ شک شبہ نہیں - اور خبر دی مجھکو عمر بن الخطاب نے جو میرے پاس بڑے راست باز اور بڑے متدین میں اور جنسے خدا تعالیٰ بہت راضی ہی مقرر حضرت نے منع کی نماز پڑہنی صبح کے بعد طلوع آفتاب تک - اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک - ظاہر سب نمازوں سے منع ہی نفل ہو یا قضائے فرض ان ہر دو وقت میں ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ قضائے فرض عصر کے بعد غروب آفتاب کے آگے روا ہی - انکی سند وہ حدیث صحیح ہی جو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نماز فوتی کو جس وقت یاد کرے سو اسکا دہی وقت ہی لیکن اس صورت میں فجر اور عصر کے بعد فرق چاہئے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحیٰی عَن شُعبَۃَ عَن قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعتُ اَبَا العَالِیَۃِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِی نَاسٌ بِہٰذَا یعنے حدیث مذکور طریق مسدد سے بھی پہنچی ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحیٰی بنُ سَعِیدٍ عَن ہِشَامٍ قَالَ اَخبَرَنِی اَبِی قَالَ اَخبَرَنِی ابنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوا بِصَلٰوتِکُم طُلُوعَ الشَّمسِ وَلَا غُرُوبَہَا ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد نکرو تم اپنی نماز کے ساتھ طلوع آفتاب کو اور نہ غروب آفتاب کو - یعنے ان ہر دو وقت میں نماز نہ پڑہو بت پرست لوگ ان دو وقتوں میں آفتاب کی پرستش کرتے ہیں اس مشابہت کے سبب سے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ ان وقتوں میں نماز نہ پڑہیں دُ قَالَ حَدَّثَنِی ابنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ اور عروہ نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ابن عمر نے کہا فرمایا پیغمبر خدا نے جسوقت کہ طلوع کرے کنارۂ آفتاب - یہہ کنایہ ہی گوشۂ قرص آفتاب سے پس تاخیر کرو نماز کے لئے یہان تک کہ پورا آفتاب بلند ہووے وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ اور جسوقت کہ غایب ہوا گوشۂ آفتاب پس تاخیر کرو یہان تک کہ سارا آفتاب غایب ہووے تَابَعَهٗ عَبْدَةُ متابعت کی ہی یحیی کی اس حدیث کی روایت مین ہشام سے اسکے غلام ابن سلیمان نے قسطلانی سے مفہوم ہوتا ہی کہ سابق کی حدیثون مین جو آیا ہی کہ فجر اور عصر کے وقت سے ایک رکعت پاوے تو نماز کو تمام کرے - اور ان حدیثون کے ساتھ اس حدیث مین جو تناقض آیا ہی - اسکو دفع کرنے مین شافعیہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین قصداً آیا ہی یعنے اگر بے قصد واقع ہو جیساکہ خواب سے بیدار ہووے اور فراموش کی ہوئی یاد آجاوے تو اس صورت مین قاصد نہین پوشیدہ نہ ہے کہ یہہ جو بیدار ہوا اور سہو کیا - اگرچہ ابتدا مین اسبات کا قاصد نہین لاکن تمام کرنا قصد و اختیار سے ہی - اور منع کا سبب قصد کے ساتھ وابستہ نہین بلکہ کفار کے ساتھ شباہت لازم آنیکا جہت ہی - اور اکثر علمانے کہا ہی کہ قصد اور عدم قصد برابر ہی اس نماز کی کراہت مین حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِىْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَاءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے منع فرمایا دو صورت کی بیع سے - اور دو لباس سے اور دو نماز سے - منع کی نماز فجر کے بعد نماز پڑہنے سے یہان تک کہ آفتاب طلوع کرے - اور نماز عصر کے بعد نماز پڑہنے سے یہان تک آفتاب غروب ہووے - اور چادر آپ پر تنگ لپیٹنے جیساکہ ہاتھ شکم سے جدا نہو - اور ایک کپڑے مین احتبا کرنے سے کہ ہر دو پاؤن شکم سے جدا ہون - اور شرمگاہ اوپر کے جانب ظاہر ہو - اور منع فرمائی بیع منابذہ و ملامسہ سے - بیع منابذہ وہ ہی کہ بایع اپنے کپڑے کو مشتری پر ڈالے آگے اسکے کہ اسکو پھیرے یا اسکے طرف نظر کرے - اور ملامسہ وہ ہی کہ بغیر نظر کرنیکے ہاتھ اسپر پہنچاوے

بَاب لَا يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی نماز کا قصد نکرے غروب آفتاب سے پہلے یعنے نماز عصر پڑہنے کے بعد - عقد اسباب کا باوجودانکہ باب سابق سے اسکا حکم معلوم ہوچکا اور عنوان کا اقتصار قبل الغروب پر کیا گیا حالانکہ جن احادیث مین قبل الغروب آیا ہی قبل الطلوع بھی واقع ہوا ہی - سو وہ اسلئے ہی کہ گویا ایک سایل حکم اون دو رکعت کا جو بعد عصر متعارف نہین استفسار کیا تو جواب مین اسکے یہہ باب عقد کیا اور اقتصار اسکے جواب پر ہی کیا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّىْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد نکرے تمہارے سے کوئی یہہ کہ نماز پڑہے وقت پر طلوع آفتاب کے اور نہ غروب اسکے حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ اسکا ترجمہ گذرا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ

مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلوٰةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ابو التیاح نے کہا کہ مین نے حمران بن ابان سے سنا جو حدیث کرتا تھا معاویہ سے سو کہا مقرر تم اداکرتے ہوایک نماز - تحقیق ہم نے پیغمبر خدا سے صحبت رکھی پس حضرت کو نہین دیکھا کہ وہ نماز پڑہے ہون - اور حالانکہ اس سے منع فرمایا ہی یعنے عصر کے بعد دو رکعت پڑہنے سے - جاننا چاہیے کہ یہہ نفی اثبات کی معارض ہی جو دوسرے نے ثابت کیا ہی کہ حضرت عصر کے بعد دو رکعت نفل پڑہتے تھے - اور مثبت مقدم ہی نافی پر - یعنے جو بات کہ ثبوت کو پہنچی ہو وہ نفی پر مقدم اور معتبر ہی - اور بی بی عائشہ کی روایت مین آیا ہی مارکہا حتی لقی اللّٰہ یعنے حضرت عصر کے بعد وہ دو رکعت پڑہا کرتے تھے اسکو ترک نہین کرتے تھے یہان تک کہ اللّٰہ تعالیٰ سے ملاقی ہوے - یہہ حدیث جو نسخ کی راہ باندھ دی ہی آگے آئیگی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلوٰتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اسکا ترجمہ گذرا **مترجم** کہتا ہی کہ نماز فجر اور عصر کے بعد طلوع و غروب کے آگے نماز پڑہنا جو اس حدیث مین نہی کیا گیا قسطلانی نے لکھا ہی کہ یہی مذہب ہی امام مالک شافعی احمد کا اور حنفیہ کا لیکن حنفیہ ان ہر دو حالتون مین نہی کو خفیف دیکھتے ہین اس نہی سے جو ان کے غیر مین ہی اور دوسرون نے ان ہر دو حالت مین کراہت نہین دیکھی

باب مَنْ لَمْ يَكْرَهِ الصَّلوٰةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ یہہ باب اوس شخص کے بیان حالت مین ہی جو مکروہ نہین رکھتا ہی نماز مگر بعد عصر و فجر رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ روایت کی اسکی عمر و ابن عمر اور ابو سعید و ابو ہریرہ **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ ابن عمر نے کہا مین نماز پڑہتا ہون جیسا کہ اپنے یارون کو دیکھا ہون جو حضرت کے صحابہ لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ مین منع نہین کرتا ہون کسی شخص کو جو نماز پڑہتا ہو رات کو یا دن کو جو کہ چاہے غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا سواے اسکے کہ کہتا ہون قصد نکرو نماز کا طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت - پوشیدہ نرہے کہ یہان دو حکم ہین ایک یہہ کہ نماز فجر اور عصر کے بعد دوسری نماز نہ پڑہے - دوسرا یہہ کہ طلوع و غروب کے وقت نہ پڑہے اور عنوان مین پہلا حکم اقوال صحابہ سے ثابت کیا اور حدیث مین یہہ دوسرا حکم بھی آیا - فعلیک بالتطبیق کہتے ہین کہ یہہ حدیث دلیل ہی امام مالک کی جو انہون نے کہا کہ استواے آفتاب کے وقت نماز پڑہنے مین کچہ باک نہین ابن ابی شیبہ سے مروی ہی کہ استوا کے وقت مسروق نماز پڑہتا تھا سو اس سے لوگون نے کہا کہ اسوقت دوزخ کے دروازے کھلتے ہین - تب اسنے کہا پس اسوقت نماز سے استعاذہ کرنا بہتر ہی - پوشیدہ نرہے کہ اسوقت نماز کی ممانعت دوزخ کے دروازے کھلنے کے سبب سے کلام شارع مین واقع ہوا جیسا کہ حدیث ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم آئی ہی اس صورت مسروق رضی اللّٰہ عنہ کا عذر گنجایش نہین رکھتا ہی اور استوا کے وقت نماز منع کی ہی امام اعظم و امام شافعی و امام احمد رحمۃ اللّٰہ علیہم نے انکی نص وے احادیث ہین جو استوی کے وقت منع نماز مین آئے ہین - لاکن امام شافعی سے جمعہ کے روز استوی کے وقت جواز نماز بھی نقل کی ہین

باب مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑہی جاتی بعد عصر کے قضاے فوایت سے اور مانند اسکے - جیسے رواتب اور نماز جنازہ کا کیا حکم ہی وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ اور کریب بضم کاف جو مولای ابن عباس ہی اسنے ام سلمہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کی ہی کہ حضرت نے عصر کے بعد دو رکعت ادا کین وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ

بَعْدَ الظُّهْرِ اور فرمایا کہ پھیر رکھا مجکو لوگون نے قبیلہ عبد القیس سے جو آئے تھے ظہر کے بعد کے دو رکعت سے - امام شافعی نے اس سے دلیل لی ہی کہ کسی سبب سے عصر کے عصر کے بعد اگر نماز ادا کرین بلا کراہت درست ہی - اور منع کرنیوالے کہتے ہین کہ اس سنت کی قضا حضرت کے خصایص سے ہی - اسپر دوسرونکا قیاس ہو سکتا نہین **حدثنا** ابُو النُّعَیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَیْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّہٗ سَمِعَ عَایِشَۃَ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَھَبَ بِہٖ مَا تَرَکَھُمَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ وَمَا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی حَتّٰی ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ بی بی عایشہ نے کہا سوگند ہی اسکی جو لیگیا حضرت کو ترک نکیا حضرت نے اس دو رکعت کو یہان تک کہ ملاقات کی خدا تعالی سے یہہ کنایہ ہی موت سے - اور ملاقات نکی حق تعالی سے یہان تک کہ گرانی کھینچے نماز سے یہہ قول تاکید کے واسطے لایا - یعنے آخر عمر شریف مین بسبب ضعیف پیری کے حضرت پر نمازین گران ہوتے تھین - باین عصر کے بعد کے دو رکعت ترک نکین وَکَانَ یُصَلِّیْ کَثِیْرًا مِّنَ الصَّلٰوۃِ قَاعِدًا اور تھے حضرت کہ ادا کرتے تھے اپنے اکثر نمازین بیٹھے کے یعنے بسبب ضعف کے اور یہہ مقدمہ بیان مین گرانی نماز کے ہی تَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ارادہ کیا بی بی عایشہ نے اس نماز سے جو کہا کہ حضرت نے ترک نہ کی اپنی مدت حیات مین - سو وہ دو رکعت ہین بعد عصر کے وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْھِمَا وَلَا یُصَلِّیْھِمَا فِی الْمَسْجِدِ مَخَافَۃَ اَنْ یُّثْقِلَ عَلٰی اُمَّتِہٖ وَکَانَ یُحِبُّ مَا یُخَفِّفُ عَنْھُمْ اور تھے حضرت کہ پڑہتے تھے یہہ دو رکعتین اور نہ پڑہتے تھے اسکو مسجد مین خوف سے اسبات کے کہ التزام متابعت کے جہت سے امت پر گران ہو - اور تھے حضرت کہ دوست رکھتے اس چیز کو جو تخفیف ہو امت سے **مترجم** کہتا ہی کہ کہا جنے طریق سے جریر کے وہ عطا بن السایب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے کہا کہ حضرت نے پڑہی دو رکعت بعد عصر کے کیونکہ حضرت کے پاس مال آیا تھا سو وہ مشغول رکھا تھا انکو دو رکعت سے بعد ظہر کے - پس پڑہی حضرت نے بعد عصر کے پھر نہین اعادہ فرمایا پس نفی حمل کی گئی ہی علم راوی پر کہ وہ اسپر مطلع نہوا اور مثبت مقدم ہی نافی پر قسطلانی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ قَالَتْ عَایِشَۃُ یَا ابْنَ اُخْتِیْ مَا تَرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ کہا ہشام کے باپ نے جو عروہ بن زبیر بن اسما بنت ابو بکر صدیق ہی - بی بی عایشہ نے فرمایا ای میرے خواہرزادے کہ ہرگز ترک نہ کین حضرت نے دو رکعتین عصر کے بعد - میرے نزدیک یعنے جسوقت کہ میرے گھر رہتے - یا میرے علم و دانش مین ہی کہ ترک نہ کیا اور مراد دو سجدے سے دو رکعت ہی - یہہ اسم جزو کا اطلاق ہی کل پر **حدثنا** مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَایِشَۃَ قَالَتْ رَکْعَتَانِ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَعُھُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِیَۃً بی بی عایشہ نے کہا کہ دو رکعتین یعنے دو نمازین ہین کہ حضرت انکو ترک نکرتے تھے - خلوت مین ہو یا غیر خلوت مین رَکْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَکْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ دو رکعت آگے نماز صبح کے اور دو رکعت بعد نماز عصر کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَیْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَھِدَا عَلٰی عَایِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ فِیْ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ابو اسحق نے کہا کہ مین نے اسود بن یزید نخعی کو اور مسروق کو دیکھا کہ حاضر ہوئے خدمت مین بی بی عایشہ کے اور بی بی نے کہا کہ نہین تھے حضرت کہ جس روز تشریف لاتے میرے پاس بعد عصر کے مگر یہہ کہ پڑہتے دو رکعت - بی بی عایشہ کے یہ اقوال اور وے حدیثین جو عصر کے بعد کوئی نماز نہین انکی تطبیق مین علما نے لکھا ہی کہ ایکبار ظہر کے دو رکعت سنن بابتہ بعض امور ضروری کے شغل کے سبب حضرت سے جو فوت ہوگئین سو انہین عصر کے بعد قضا کئے ہین اور قضائے سنت حضرت کے خصایص سے ہی - اور اس خصوصیت کے بعد تسلیم وے اقوال بی بی عایشہ کے نص ہین اسبات پر کہ وے دو رکعت عصر کے بعد حضرت کا عمل دایمی تھا - پس اس صورت مین اگر ہم کہین کہ یہان قول متعارض فعل کا ہوا ہی اس صورت مین قول راجح ہوتا ہی

باب التبکیر بالصلوٰۃ [illegible]

فِی یَوْمِ غَیْمٍ یہہ باب ہے مبادرت اور جلدی کرنے مین بیچ نماز کے - فوت ہونیکے اندیشہ سے جس روز کہ ابر ہو - اس ترجمہ سے ظاہر مطلق نماز ہے - اور اسپر جو حدیث کہ لائے ہین وہ نماز عصر مین ہے - اسی واسطے ابر ہو سو وے تو نماز عصر کی تعجیل مستحب کہے ہین **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ابو الملیح نے کہا کہ ہم بریدہ کے ساتھ تھے جس روز کہ ابر تھا - پس کہا کہ نماز کے لئے شتابی کرو - کہ مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جسنے نماز عصر کی ترک کی یعنے عمداً چھوڑ دے - پس تحقیق ضایع ہوا عمل اسکا لیکن تطبیق اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ بر ظاہر ہے - اور تطبیق اس حدیث کی مذہب اہل سنت کے ساتھ جو العیاذ باللہ مرتدی کے سوا حبط عمل کے قایل نہین ہین سابق مین مذکور ہو چکی

باب الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ یہہ باب بیان مین اذان کہنے کے ہے بعد گذر جانے وقت کے ہے - یعنے نماز قضا کے واسطے **حدثنا** عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابو قتادہ نے کہا ایک شب ہم نے سیر کیا یعنے وہ شب جو سیر کے تھے حضرت کے ساتھ سو بعض لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر آخر شب نزول فرما دین تو ہم آرام پاوینگے قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ فرمایا کہ مین خوف کرتا ہون اس بات کا کہ تم سو جاؤگے اور وقت گذر جائیگا اور نماز سے غافل ہو جاؤگے قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا بلال نے کہا کہ مین بیدار کرتا ہون [illegible]

وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ اور تکیہ کیا بلال نے اپنی پیٹھ سے اپنے مرکب کی طرف سو غلبہ ہوا اسکے [illegible] فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ پھر حضرت بیدار ہوے حالانکہ گوشہ آفتاب طلوع کیا تھا فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ پھر فرمایا اے بلال کہان ہے وہ جو تو کہا تھا یعنے وہ جو وعدہ کیا تھا اسکی وفائی کہان ہے قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ بلال نے عرض کی یا رسول اللہ کبھی ایسا خواب میرے آگے لایا گیا نہین تھا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ حضرت نے فرمایا مقرر اللہ نے قبض کیا ارواح کو تمہارے جسوقت کہ چاہا - اور پھر دیا تمکو جسوقت کہ چاہا يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى اے بلال اٹھ پھر اذان بول لوگونکو نماز کی آگہی دے پس جب آفتاب بلند اور روشن ہوا اٹھے اور نماز پڑہی - یہہ حدیث بظاہر تناقض رکھتی ہے اوس حدیث کے ساتھ جو حضرت نے فرمائی کہ تنام عینای ولا ینام قلبی یعنے آنکھ میری سوتی ہے اور دل نہین سوتا ہے - سو علما نے اسکے جواب مین کہا ہے کہ طلوع پر مطلع ہونا حس بصری کا کام ہے سو وہ تو بند تھین دل آگاہ ہوتا تھا لیکن دل اسوقت مشاہدہ الہی یا وحی مین مستغرق تھا واللہ اعلم

باب مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ یہہ باب حکم مین اس شخص کے ہے کہ نماز پڑہے لوگون کے ساتھ باجماعت وقت نماز جانیکے بعد **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ جابر رضی اللہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جنگ خندق کے روز جو سن چار مین تھا غروب آفتاب کے بعد آئے اور کفار قریش کو بد بولنا شروع کیا - اور کہا یا رسول اللہ نزدیک تھا نہین پڑہنے پایا ہم کہ عصر کی نماز پڑہین - یہان تک کہ غروب آفتاب ہو

پہنچی ۔ ... کلام سے ظاہر یہی ہی کہ عمر فاروق بسبب اشتغال جنگ کفار کے اسوقت تک جو حضرت سے عرض کی نماز عصر نہ پڑہی تھی ۔ قسطلانی نے کہا ما کدت اصلی نفی
قرب نماز کی کرتی ہی ۔ پس بطریق اولی نفی نماز کی ہوگی انتہی پوشیدہ نرہے کہ یہہ نفی اس روایت مین قرب غروب تک ہی ۔ پس احتمال ہی کہ قرب غروب کے وقت نماز ادا کی
ہین ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما صلیتہا حضرت نے فرمایا قسم ہی اللہ کی کہ نماز عصر مین بھی نہین پڑہی ہی فقمنا الی بطحان
فتوضأ للصلوٰۃ وتوضأنا لہا پس ہم اٹھے طرف بطحان کے کہ مدینہ طیبہ کے پاس ایک وادی ہی پھر حضرت نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی فصلی
العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدہا المغرب پھر حضرت نے نماز عصر جماعت کے ساتھ پڑہی ۔ غروب آفتاب کے بعد جیسا کہ اسماعیلی کی
روایت موثق سے آئی ہی فصلی بنا العصر اور اسی حدیث کی مناسبت ہی ترجمہ باب کے ساتھ و قولہ فقمنا و توضأنا اسکے طرف اشارہ کرتا ہی ۔ پھر نماز عصر کے بعد
نماز مغرب ادا کی ۔ اور یہہ باب ہے نماز خوف کا حکم اسلئے آگے تھی **باب** من نسی صلوٰۃ فلیصل اذا ذکرہا ولا یعید الا تلک
الصلوٰۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو کوئی فراموش کرے ایک نماز کو تو چاہیے کہ اسکو ادا کرے جسوقت کہ یاد کرے ۔ اگر اس فراموشی کے وقت نماز نہ
پڑہا ہو ۔ اعادہ نکرے مگر وہی نماز جو فراموش کی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام مالک گئے ہین اسطرف کہ جسنے ایک نماز پڑہے پر یاد کیا کہ
اسکے آگے کی نماز نہین پڑہی ہی تو پہلے اس فراموش کی ہوئی نماز پڑھے پھر ادا کی ہوئی نماز اعادہ کرے کہ رعایت ترتیب کی حاصل ہو استحبابًا وقال
ابراہیم النخعی من ترک صلوٰۃ واحدۃ عشرین سنۃ لم یعد الا تلک الصلوٰۃ الواحدۃ اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جسنے فراموشی سے
ایک نماز ... بیس برس ... اعادہ نکرے مگر وہی ایک نماز **حدثنا** ابو نعیم وموسی بن اسمٰعیل قالا حدثنا ہمام عن قتادۃ
عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نسی صلوٰۃ فلیصل اذا ذکرہا انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسنے فراموش کی ایک نماز تو چاہیے کہ ادا کرے جسوقت کہ یاد آوے وہ نماز **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی شافعی نے کہا کہ فراموش کی گئی نماز اگر
فرض ہی تو یاد آتے ہی ادا کرنا واجب ہی اگر نافلہ موقتہ ہو تو مستحب ہی ہان اگر فرض کسی عذر سے فوت ہو جیسے فراموشی یا نیند کے سبب سے تو فورًا ادا کرنا اسکا
بہی مستحب ہی لا کفارۃ لہا الا ذلک نہین ہی کفارہ اس نماز کا مگر وہی اعادہ اقم الصلوٰۃ لذکری اللہ تعالی نے فرمایا قایم کر نماز کو میرے
یاد کرنے کے لئے ۔ یا جسوقت کہ یاد دلاؤن مین تجھکو تیرے لئے اور یہہ معنے مناسب مقام ہین قال موسی قال ہمام سمعتہ یقول بعد
اقم الصلوٰۃ لذکری موسی نے کہا کہ ہمام بولا کہ مین نے قتادہ سے سنا کہ اس حدیث کی روایت کے بعد ایک مدت کے کہتا تھا یہہ آیت یعنے نقل حدیث
اور تلاوت آیت ایکبار کیا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا کہ آیت مین امر حضرت موسی علیہ السلام کے لئے ہی پھر ہمارے حضرت کو اس سے آگاہ کیا تا ہمارے
دین مین بھی اسکی مشروعیت معلوم ہو جب بھول کر چھوڑے ہوئے شخص کو قضا مشروع ہو باوجود گناہ ساقط ہونیکے پس عمدًا چھوڑے ہوئے کو بطریق اولی قضا لازم
ہوئی اور حدیث نوافل موقتہ کو بھی شامل ہی ہان نماز کسوف اور استسقا کی نماز قضاء فوایت مین داخل نہین وقال حبان حدثنا ہمام قال حدثنا قتادۃ قال
حدثنا انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** قضاء الصلوٰۃ الاولی فالاولی یہہ باب بیان مین قضا نماز کے
ترتیب کے ساتھ **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا ہشام قال حدثنی یحیی ہو ابن ابی کثیر عن ابی
سلمۃ عن جابر قال جعل عمر یوم الخندق یسب کفارہم فقال یا رسول اللہ ما کدت اصلی العصر حتی غربت الشمس
قال فنزلنا بطحان فصلی بعد ما غربت الشمس ثم صلی المغرب جابر سے روایت ہی کہ عمر فاروق غزوہ خندق کے روز کفار

قریش کو بد بولنا شروع کیا جو مسلمانون پر جنگ کے لئے آئے تھے - پھر کہا کہ مین نزدیک نہین تھا کہ نماز عصر پڑھون یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا - راوی نے کہا پس ہم نے حضرت کے ساتھ بطحان مین نزول کیا اور غروب آفتاب کے بعد نماز عصر قضا کی پھر بعد نماز مغرب پڑھے **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ یہہ باب بیان مین اس چیز کے ہی جو مکروہ ہی باتین کرنا اور افسانہ کہنا عشا کے بعد - یعنے مکروہ تنزیہی ہی اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ سامر مشتق ہی سمر سے - یعنے حکایت کرنی رات کے وقت اور جمع سامر کا سمار ہی جیسا کہ جمع طالب کا طلاب ہی - اور سامر جو معنے مین جنس کے ہی جمع کی جگہہ مین واقع ہوا - اور یہہ عبارت ابوذر کی روایت سے واقع ہوئی ہی گویا بتقریب لفظ سمر مولف علیہ الرحمہ نے سامر کی تفسیر کرتا ہی جو اس آیۃ کریمہ مین واقع ہوا قولہ تعالیٰ مستکبرین بہ سامرا تہجرون **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِي اِلٰى اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ وَهِيَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ ابو منہال نے کہا کہ مین نے اپنے باپ کے ساتھ ابو برزہ اسلمی کے طرف گیا - پس اسکو میرے باپ نے کہا کہ حدیث کیجیے ہم سے کہ حضرت کس طرح فرض ادا کرتے تھے - اسنے کہا کہ نماز ظہر جسکو تم نماز اولی کہتے ہو - اسوقت ادا کرتے کہ جب آفتاب وسط آسمان سے زایل ہوتا اور مغرب کے جانب میل کرتا وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى اَهْلِهِ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اور نماز عصر اسوقت پڑہا کرتے کہ پھر ہمارے سے کوئی اپنے لوگون کے طرف پھر جاتا جو مدینہ منورہ کے اخیر مین رہتے اور آفتاب روشن رہتا وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ ابو منہال نے کہا کہ مین نے فراموش کیا اس چیز کو جو ابو برزہ نے مغرب کے باب مین کہا قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا کہا ابو برزہ نے کہ تھے حضرت دوست رکھتے اسبات کو کہ ڈھیل کرین عشا پڑھنے مین اور کہا کہ تھے حضرت مکروہ رکھتے خواب کرنا آگے عشا کے اور باتین کرنا بعد عشا کے وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيْسَهُ وَيَقْرَاُ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ اور تھے حضرت کہ پھرتے نماز صبح سے یہان تک کہ ہمارے سے کوئی پہچانتا تھا اپنے ہمنشین کو - اور پڑہا کرتے آیات قرآنی نماز مین ساٹھ سے ایک سو تک یعنے کبھی قرأت ساٹھ آیت کی ہوتی اور کبھی اس سے زیادہ ستر اسی نوے اور سو تک بھی ہوتی - شرح اس حدیث کی گذر چکی **باب** السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ یہہ باب اس بیان مین کہ رات کے بعد حکایت کرنی علم دین مین اور امر خیر مین یعنے نیک باتین کرنیکا کیا حکم ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيْرَانُنَا هٰؤُلَاءِ قرہ نے کہا کہ ہم انتظار کرتے تھے حسن بصری کا سو تاخیر کی ہم پر یہان تک کہ ہم قریب ہوئے انہون کے مسجد سے قیام کرنیکے وقت یعنے مسجد سے اٹھکے سونیکے لئے جانے کے وقت - یا انہون تہجد کے لئے قیام کرنیکے وقت - پس اس انتظار کے بعد حسن بصری آئے اور کہنے لگے کہ بلوایا مجکو ان میرے ہمسائگون نے - یعنے شیخ نے اس کلام سے معذرت کی اس تاخیر کی جو ہمسائگون کو علم دینی پڑہانے اور انکے ساتھ بیٹھنے مین واقع ہوئی ثُمَّ قَالَ قَالَ اَنَسٌ انْتَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ پھر حسن نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے حضرت کا انتظار کیا ایک شب یہان تک کہ پہنچی وہ رات نصف کو یعنے آدہی رات انتظار مین گذری فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا پھر حضرت تشریف لائے اور ہم کو ساتھ لیکے نماز پڑہی - پھر خطبہ پڑہا اور فرمایا آگاہ رہو کہ اور لوگون نے

نماز پڑھی

نماز پڑھی اور خواب کیا وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ اور مقرر تم ہمیشہ نماز مین ہو جب تک کہ نماز کا انتظار کھینچو قَالَ الْحَسَنُ وَاِنَّ الْقَوْمَ لَا یَزَالُوْنَ فِیْ خَیْرٍ مَا انْتَظَرُوْا الْخَیْرَ حسن بصری نے کہا تحقیق لوگ ہمیشہ نیکی مین ہین جب تک کہ نیکی کا انتظاری کرین یشیخ نے اس حکم کی تعمیم کی ہر ایک نیکی مین قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قرہ جو اس حدیث کا راوی ہی کہا کہ یہہ کلام عام ہی حدیث انس سے جو اسنے حضرت سے روایت کی

حدثنا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِیْ اٰخِرِ حَیَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ هٰذِهٖ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نماز پڑھی حضرت نے نماز عشا کی اپنی آخر حیات مین پس جب سلام دیا آپ کھڑا رہا پھر فرمایا کہ آیا تم نے دیکھا اپنی شب کو جو یہہ ہی - یعنے اس شب کو ضبط کرو اور اس سے تاریخ لو فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةٍ لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ مقرر آخر صد سال تک باقی نرہیگا پشت زمین پر کوئی شخص یہہ اعلام ہی حضرت سے اس امت کی کوتاہی عمر پر یعنے تمہاری عمرین دراز نہین جیسے اگلی امتون کے عمرین تہین پس نیک عمل مین کوشش کرو فَوَهِلَ النَّاسُ فِیْ مَقَالَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَا یَتَحَدَّثُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ پس خطا کی لوگون نے حضرت کا مقولہ سمجھنے مین اس چیز کی طرف جو حدیث کرتے ہین ان حدیثون سے یعنے تاویل الیسی کی کہ صد سال جو حضرت کے کلام مین واقع ہوا بعضون نے کہا کہ مراد وہ ہی کہ سو سال کے بعد قیامت قایم ہوگی جیسا کہ ابن مسعود بدری کے حدیث مین واقع ہوا اور طبرانی نے لایا - اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسکا رد کیا وَاِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اور ابن عمر نے بیان کیا اور کہا کہ حضرت نے نہین فرمایا مگر یہہ کہ باقی نہین رہیگا ان لوگون سے جو آج کے روز پشت زمین پر ہین یُرِیْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ ارادہ کیا حضرت نے اس کلام سے کہ مقرر قصہ یہہ ہی کہ گذر جاوینگے اس زمانے کے لوگ اور منقطع ہو جائیگا یہہ قرن جو حضرت مین

مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے شرح کہا ہی کہ آج زمین کے پیٹھ پر ہونے سے مراد وہ لوگ ہین کہ اس فرمان کے وقت موجود تھے اور اسوقت موجود تھے سو لوگون سے ابو الطفیل عامر بن واثلہ صحابی مین جو سب صحابہ کے آخر موت اپنی کی ہوئی غایت اقوال انکے حق مین یہی ہی جو کہا گیا کہ اس صحابی نے سن ایک سو دس مین انتقال کیا اور وہ برابر سال صدم تھا حضرت کے اوس فرمان سے

باب السَّمَرِ مَعَ الضَّیْفِ وَالْاَهْلِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ حکایت کرنی نماز عشا کے بعد مہمان اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ روا ہی

حدثنا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَاِنْ اَرْبَعَةٍ فَخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کھانا دو شخص کا ہو تو چاہیے کہ اصحاب صفہ سے تیسرے کو لیجاوے اور اگر کھانا چہار شخص کا ہو تو پانچوین اور اگر کھانا پانچ کا ہو چھٹوین کو لیجاوے وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ فَلَا اَدْرِیْ قَالَ وَامْرَاَتِیْ وَخَادِمٌ بَیْنَنَا وَبَیْنَ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اور مقرر ابو بکر تین شخص کو لائے - اور حضرت دس شخص کو لیگئے - اور عبد الرحمن نے کہا کہ مین اور میرے والد اور میری والدہ گھر مین تھے ابو عثمان جو راوی عبد الرحمن کا ہی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون کہ عبد الرحمن نے کہا کہ میری زوجہ اور خادم جو میرے گھر اور صدیق اکبر کے گھر مین تھا وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور تحقیق ابو بکر صدیق نے شام کا طعام آنحضرت علیہ الصلوة والسلام کے نزدیک تناول کیا تھا - کہتے ہین کہ یہہ کلام ابو بکر صدیق کے حال د

عادت کے بیان مین ہی - کہ شب کا کھانا حضرت کے پاس کھایا کرتے تھے - اور وہ جو اسکے بعد کہا قصہ مین داخل ہی - پوشیدہ نرہے کہ اگر یہہ معنے ہین تو اس کلام
مین لفظ مستقبل مناسب تھا - یعنے لفظ یتعشی ہونا تھا نہ تعشی - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا مقصود اس کلام سے وہ ہی کہ اہل خانہ سے
اس طعام مین ہم تین شخص شریک تھے - کیونکہ صدیق اکبر نے تو حضرت کے پاس کھانا کھایا تھا - پس ہم دو شخص رہے - اور اکتفا اس کلام پر کیا - کلام ثانی مین جو حتی
تعشی ترک روایت کی کہ ابوبکر حضرت کے ساتھ کھانا کھا چکے واللہ اعلم ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ پھر ابوبکر نے ڈھیل کی یہان تک کہ نماز عشا پڑہی گئی
ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ پھر عشا کے بعد ابوبکر نے حضرت کے طرف رجوع
کیا - پھر تاخیر کی یہان تک کہ حضرت نے طعام تناول فرمایا - اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ابوبکر بھی حضرت کے ساتھ تناول کیا - پھر جتنا وقت کہ اللہ تعالی نے
چاہا شب سے گذرا قَالَتْ لَہُ امْرَأَتُہُ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ اَوْ قَالَتْ ضَیْفِکَ ابوبکر کی بی بی نے انسے کہا - کیا چیز باز رکھی تمہین تمہارے
مہمانون کے مواسات سے - یا تمہارے مہمان کے مواسات سے یہہ شک راوی کا ہی قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِہِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ وَقَدْ عُرِضُوْا فَاَبَوْا ابوبکر نے
اپنی بی بی سے کہا کیا تو نے انکو طعام نہ کھلوایا - تو وہ بولی کہ مہمانون نے کہانے سے ابا کیا - یہان تک کہ تم آوین - اور مقرر طعام عرض کیا گیا ان پر یعنے
ان سے کہا گیا کہ کھانا کھاؤ - وے نہ کھائے قَالَ فَذَہَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَأْتُ عبدالرحمن نے کہا پس مین گیا اور پوشیدہ ہوا بسبب اس غصہ کے جو اسوقت
ابوبکر صدیق مین مین نے دیکھا فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ پس ابوبکر صدیق نے اپنی عورت سے کہا اے جاہل لئیم اور لفظ جدع بددعا ہی جو ناک کٹنے اور
اعضا کٹنے کے معنے مین اور مخاصمت کے معنے مین بھی ہی - اور دشنام دی وَقَالَ کُلُوْا لَا ہَنِیْئًا فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہُ اَبَدًا اور ابوبکر نے اپنی
عورت سے کہا کہ کھاؤ گوارا نہو تمکو - پھر کہا قسم ہی اللہ کی مین ہرگز یہہ کھانا نہ کھاؤنگا وَایْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَۃٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِہَا اَکْثَرُ
مِنْہَا عبدالرحمن کہتے ہین سوگند ہی اللہ کی نہین تھے ہم کہ ایک لقمہ لیوین مگر یہہ کہ زیادہ اسکے نیچے سے اکثر اس لقمے سے قَالَ حَتّٰی شَبِعُوْا وَصَارَتْ
اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ کہا یہان تک کہ سب سیر ہوئے اور وہ طعام اس سے زیادہ ہوا جو آگے تھا فَنَظَرَ اِلَیْہَا اَبُوْبَکْرٍ فَاِذَا ہِیَ کَمَا ہِیَ اَوْ اَکْثَرُ
مِنْہَا پس ابوبکر نے وہ کھانیکے چیزون کے طرف نظر کی تو ناگاہ وے چیزین جیسے کے ویسے ہین یا انسے زیادہ فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ
مَا ہٰذَا پس اپنی بی بی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہہ کیا ہی ابوبکر کے اس بی بی کا نام زینب ام رومان تھا وہ بیٹی دہمان کی ہی جو بنی فراس بن غنم بن
مالک بن کنانہ سے تھا - اور ابوبکر اسطرح اپنی بی بی کو خطاب کرنا حرمت اور شفقت کی راہ سے تھا - بسبب دیکھنے اس خرق عادت اور برکت کے جو طعام
مین ظاہر ہوئی قَالَتْ لَا وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ لَہِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ مِنْہَا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ ام رومان نے کہا کوئی چیز نہین سوا اسکے کہ ہم کہین بحق
قرۃ عینی کہ یہہ مین برکت سے ہی میری خنکی چشم کے - ام رومان اس لفظ سے حضرت کی ذات مبارک مراد رکھی - یعنے یہہ زیادتی کہانیکی حضرت کے طفیل ہی
ہر آئینہ یہہ وہی طعام ہی زیادہ ہی اس سے جو اسکے آگے تھا یہہ بات تین بار کہی فَاَکَلَ مِنْہَا اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ
یَمِیْنَہٗ پس ابوبکر نے اس طعام تبرک سے تناول کیا اور وہ زجر و ملامت جو اپنی عورت پر کیا تھا اس سے پشیمان ہوا - اور کہا نہین تھی وہ سوگند مگر شیطان
سے - راوی نے کہا یقین کہ ابوبکر اس قسم کا کفارہ دیا ہو - اور بعضون نے حمل کیا کہ وہ قسم لغو تھی فَاَکَلَ مِنْہَا لُقْمَۃً ثُمَّ حَمَلَہَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر اس طعام سے ایک لقمہ تناول کیا - اور اس طعام کو اٹھایا اور اسکو حضرت کے جناب فیضمآب مین لیگیا - یہہ لیجانا بسبب اظہار اس خرق
عادت کے تھا جو اس خاندان بابرکت مین ظاہر ہوئی - اور وہ حضرت کے معجزات سے تھا فَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ پس صباح کیا وہ طعام حضرت کے پاس

یعنے صبح تک آنکے پاس ہی وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَقْدٍ فَمَضَى الْأَجَلُ اور تھا درمیان ہم مسلمانون کے اور ایک قوم کے عقد صلح۔ پس وہ مدت گذری تھی سو
وے لوگ مدینہ آئے فَفَرَّقَنَا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ پس ہم نے جدا کیا اور متمیز کیا اس قوم کو
جو بارہ نفر تھے ان میں سے ہر مرد کے ساتھ لوگ تھے اللہ جانے کہ ان سے ہر ایک کے ساتھ کتنے شخص تھے۔ اور بعض نسخون مین فَفَرَّقَنَا کی جاے پر فَقَرَّبْنَا ہی یعنے
ہم نے بارہ مرد کو مہمان لیا فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ پس وہ جماعت اس سے کھائی اَوْ كَمَا قَالَ ابو عثمان نے اس روایت کی عبارت مین شک کیا ہی اور کہا
یا ایسا ہی جو کہا عبد الرحمن نے۔ اگر کہین کہ کیا مطابقت ہی درمیان حدیث اور ترجمہ باب کے جواب دیا گیا کہ مطابقت وہی اشتغال ہی ابو بکر صدیق کا جو اپنے گھر آئے
اور مہمانون کی خبر لینے مین مراجعت کرنیکے درمیان واقع ہوا اور وہ اشتغال جو خطاب و عتاب و ملاطفت کا ہی واللہ تعالی اعلم و علمہ احکم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب الاذان

اذان لغت مین اعلام اور آگاہ کرنیکے معنے مین ہی۔ اور عرف شرع مین اس اعلام کو کہتے ہین جو الفاظ خاص سے مخصوص وقتون مین معین ہی **باب**
بَدْءِ الْأَذَانِ یہہ باب ابتداے اذان مشروع ہونیکے بیان مین ہی وقول اللہ تعالی وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ
یعنے اللہ تعالی نے فرمایا جسوقت کہ ندا کرو تم طرف نماز کے تو ٹھہرا لیتے ہین وے لوگ اسکو ٹھٹھا اور بازی یہہ اس لئے ہی کہ وے لوگ بے عقل ہین وقوله تعالى
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اور فرمایا اللہ تعالی نے جب ندا کی جاوے واسطے نماز کے جمعہ کے دن جب ان ہر دو آیتون سے مشروعیت اذان کی معلوم ہوتی
ہی امام بخاری نے اول اسکو اثبات اذان کے باب مین لایا۔ تا معلوم ہو کہ مشروعیت اذان فقط حدیث سے نہین بلکہ قرآن سے بھی ہی **حدثنا**
عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ
وَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اعلام نماز کے واسطے لوگون نے آتش کا ذکر کیا کہ اسکو روشن کرین۔ اور ناقوس
بجاوین۔ اور ذکر کیا کہ یہہ عرف و عادت یہود و نصارا کی ہی۔ کہ یہود اپنی نماز کے وقت آتش سلگھاتے ہین۔ اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہی
کہ ایک شاخ رکھتے اور نماز کے وقت اس مین پھونکتے شاید یہود مین وے ہر دو فعل ہونگے۔ اور ناقوس نصارا کے لئے مخصوص ہی۔ اور وہ ایک دراز
لکڑی ہوتی ہی کہ چھوٹی لکڑی سے اسکو مارتے ہین۔ پس اس قوم کے ساتھ شباہت کروہ رکھے فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ
الْإِقَامَةَ پس حکم کیا گیا بلال یہہ کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے۔ اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار۔ جاننا چاہئے کہ ابتدا مین اذان مشروع ہونیکے
باب مین امام بخاری یہہ حدیث جو اپنی شرط پر رکھتا ہی مختصر ہی۔ اور یہہ حدیث پوری تخریج مین ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی کے مذکور
ہی۔ اس قصہ خواب کے ساتھ جو عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن زید نے دیکھا ہی۔ جیسا کہ مشکوۃ مین مذکور ہی **مترجم** کہتا ہی کہ وہ حدیث جو مشکوۃ
مین آئی ہی یہہ ہی کہ عبد اللہ بن زید انصاری جو قبیلہ خزرج سے ہی اور مشاہیر صحابہ سے ہی اور اسکو صاحب اذان کہتے ہین روایت کرتا ہی کہ جب حضرت نبی
ناقوس بنانیکا حکم فرمایا تا لوگ جماعت نماز کے لئے حاضر ہونے کے واسطے اس سے آواز کیا کرین تو مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص ناقوس اپنے ہاتھ مین

ہی پس مین نے کہا ای بندے اللہ کے کیا تو ناقوس بیچتا ہی اسنے کہا تو کیا کریگا مین نے کہا کہ ہم اس سے لوگونکو نماز کے طرف بلائینگے - اس شخص نے کہا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو وہ چیز جو اس سے بہتر ہی - مین نے کہا ہان بتلانے پس اس شخص نے کہا اللہ اکبر آخر اذان تک - اور اسیطرح اقامت بھی کہی - راوی کہتا ہی جب صبح ہوئی مین حضرت کے جناب مین حاضر ہوا اور جو مین خواب مین دیکھا تھا اس سے آپکو خبر دی - حضرت نے فرمایا البتہ یہہ خواب حق ہی جو چاہے اللہ پس تو بلال کے ساتھہ کھڑا رہ اور اسکو وہ چیز بتلا جو تو نے دیکھی ہی - پس چاہیے کہ اسکے ساتھہ اذان دے مقرر بلال تجہسے بلند آواز ہی - راوی کہتا ہی کہ پھر مین بلال کے ساتھہ کھڑا ہوا اور اذان انکو بتلانا شروع کیا - مین بتلاتا تھا اور وہ اذان دیتے تھے سو وہ آواز حضرت عمر بن الخطاب نے سنی اور وہ اپنے گھر مین تھے سو اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے بسبب جلدی کے اور کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہی اس ذات کی جسنے بھیجا آپکو ساتھہ حق کے البتہ مینے دیکھا اس چیز کے مانند جو عبد اللہ نے دیکھا - تب حضرت نے فرمایا فللہ الحمد پس تعریف ہی واسطے خدا کے - روایت کی اسکو ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ ابن ماجہ نے اقامت کا ذکر نہین کیا - اور ترمذی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے ناقوس کا قصہ بیان نہین کیا **ف** اس حدیث مین جو وارد ہوا کہ حضرت نے ناقوس بنانیکا حکم کیا - شاید یہان حکم کرنیکے معنے یہہ ہین کہ حکم کرنیکا ارادہ کیا - اور یہہ جو مذکور ہوا کہ اقامت بھی اسیطرح کہے یہہ موید ہی ہمارے مذہب کا کہ اقامت بھی مثل اذان کے ہی - اور یہہ خواب حق ہی جو فرمایا اس سے مراد یہہ ہی کہ مطابق ہی وحی کے یا موافق ہی اجتہاد کے - اور ان شاء اللہ تعالی جو فرمایا وہ تبرک کے لئے ہی نہ شک کے سبب سے - اور حضرت عمر نے جو کہا کہ دیکھا مینے مانند اس چیز کے جو دیکھا عبد اللہ نے شاید کہ یہہ بات انکا خواب سننے کے بعد کہی ہو - یا مکاشفہ سے انکا خواب معلوم کیا ہو - اور امام نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہہ نکلا کہ موذن بلند آواز اور خوش آواز ہونا مستحب ہی اور اذان کی مشروعیت ہجرت کے دوسرے سال مین ہی اور بعضون نے کہا پہلے سال مین کہ اذان مظاہر حق اور نماز کے سوائے اور کوئی جگہہ بھی اذان ماثور ہی - جیسے بچہ نوزاد کے سیدھے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہنی سنت ہی اور اسیطرح دفع غم اور دفع بدخلقی کے لئے بھی سنت ہی - چنانچہ دیلمی نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ حضرت نے مجھے غمگین دیکھا پس فرمایا ای ابن ابی طالب مین تجھے غمگین دیکھتا ہون پس اپنے لوگون سے کسیکو حکم کیجئے کہ تیرے کان مین اذان دے - پس مقرر وہ دفع غم کریگی حضرت علی فرماتے ہین کہ مینے اسکو آزمایا تو ویساہی پایا - اور کہا راوی نے حضرت علی تک کہ تحقیق مین اسکو آزمایا ویساہی پایا - اور دیلمی نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا خلق برا ہو - خواہ انسان ہو یا جانور تو اذان دو اسکے کان مین انتہی اور اذان دینی سنت ہی فرائض کے لئے اور حضرت علی سے روایت ہی کہ جب حضرت معراج کو تشریف لیگئے اور سراپردۂ عزت تک پہنچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا - ایک فرشتہ وہان سے نکلا - حضرت نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ فرشتہ کون ہی - جبرئیل نے کہا سوگند ہی اس خدا کی کہ تم کو ساتھہ حق کے بھیجا - سب خلق سے نزدیکتر درگاہ حق سے مین ہون اور مین جب سے پیدا کیا گیا ہون اس فرشتہ کو نہین دیکھا ہون سوائے اس ساعت کے - پس اس فرشتہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ راست کہا میرے بندے نے انا اکبر انا اکبر یعنے مین بہت بڑا ہون - اسکے بعد ذکر کئے اسنے باقی کلمات اذان کے - اس سے معلوم ہوا کہ کلمات اذان کے حضرت نے شب معراج مین سنے لیکن حکم اذان کا نہ آیا جب حضرت مکہ معظمہ سے طرف مدینہ طیبہ کے ہجرت کے اور اسباب مین صحابہ سے مشورت کی بعضے صحابہ نے خواب مین اذان سنے وحی آئی کہ وہی کلمات جو آسمان پر سنے تھے زمین پر سنت اذان کے ٹھہرین واللہ اعلم

حدثنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ تھے ابن عمر کہتے تھے کہ تھے مسلمین جب قدوم لائے مدینہ کے طرف - جمع ہوتے پھر اندازہ کرتے نماز کے وقت کا یعنے اسوقت کو طلب کرتے تھے کہ لوگ اسوقت جمع ہون لَيْسَ يُنَادَى

فتکلموا یومًا فی ذلک اسوقت یہہ بات نہین تھی کہ نماز کے لئے ندا کی جاوے - پس ایک روز اسباب مین انہون نے کلام کیا فقال بعضھم اتخذوا ناقوسًا مثل ناقوس النصاریٰ پس انمین سے بعضون نے کہا کہ لو تم ایک ناقوس مانند نصاریٰ کے وقال بعضھم بل بوقًا مثل قرن الیھود اور بعضون نے کہا بلکہ ایک بوق لیوین مانند قرن یہود کے - بوق اور قرن ہردو ایک معنے مین ہین کہ وہ ایک شاخ یعنے ایک سنگ ہی کہ اسمین پھونکتے ہین فقال عمر اولا تبعثون رجلاً منکم ینادی بالصلوٰۃ پھر عمر ابن الخطاب نے کہا کہ ایا تم نہین ٹھہراتے ہو یا نہین بھیجتے ہو کسی مرد کو تاکہ وہ ندا کرے نماز کے لئے - یہہ قول عمر رضی اللہ عنہ کا اعلام مخصوص کے آگے تھا جو عالم خواب مین ایک فرشتے سے تعلیم پاکے حضور نبوی مین عرض کی تھی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ پس حضرت نے فرمایا ای بلال اٹھ اور ندا کر نماز کیلئے

باب الاذان مثنٰی مثنٰی یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے - اور بعض نسخون مین لفظ مثنیٰ ایک ہی بار آیا ہی - اور بعضون مین مکرر - جہان مکرر واقع ہوا وہ تاکید کے لئے ہی

حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن سماک بن عطیۃ عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان و ان یوتر الاقامۃ الا الاقامۃ انس نے کہا کہ بلال حکم کیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے اور اقامت کے ایک ایک بار - مگر لفظ قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہے

حدثنا محمد بن سلام قال اخبرنا عبد الوھاب الثقفی قال حدثنا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک قال لما کثر الناس قال ذکروا ان یعلموا وقت الصلوٰۃ بشیءٍ یعرفونہ انس نے کہا کہ جب کہ لوگ زیادہ ہوئے [illegible] کا ذکر کرنے لگے کہ اعلام کرین یعنے وقت نماز کا [illegible] ایک علامت ٹھہرا دین اس چیز سے پہچان لین کہ اب وقت نماز کا ہوا ہی فذکروا ان یوروا نارًا او یضربوا ناقوسًا فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ پس [illegible] لگے [illegible] حکم کیا گیا کہ اذان کے کلمے دو دو بار کہے اور اقامت کے ایک ایک بار

باب الاقامۃ واحدۃ الا قولہ قد قامت الصلوٰۃ [illegible] قد قامت الصلوٰۃ مکرر کہے

حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا اسمٰعیل بن ابراھیم قال حدثنا خالد عن ابی قلابۃ عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ قال اسمٰعیل فذکرتہ لایوب فقال الا الاقامۃ انس کہتا ہی کہ بلال کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے اور اقامت کے اکیبار - اسمعیل [illegible] کہا پھر مین وہ جو ابی قلابہ سے سنا تھا ایوب سجستانی سے ذکر کیا - پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰۃ کہ دو بار کہا چاہئے - جاننا چاہئے کہ ترمذی کہتا ہی کہ یہہ حدیث انس صحیح ہی اور اسی پر گئے ہین بعض اہل علم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تابعین کرام اور ائمہ مجتہدین سے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ایک حدیث دوسری عبد الرحمن بن ابی لیلی سے عبد اللہ بن زید کی روایت سے لایا ہی کہ تھی اذان اور اقامت پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفعًا شفعًا یعنے دو دو بار اور اسکے قایل ہین سفیان ثوری اور ابن المبارک اور اہل کوفہ یعنے حنفیہ وغیرہم

باب فضل التاذین یہہ باب بیان مین زیادتی ثواب اذان کے ہی

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوٰۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لا یسمع التاذین [illegible] سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ اذان کہی جاوے نماز کے لئے پیٹھ دیتا ہی اور بھاگتا ہی شیطان [illegible] گوز کرتا ہی تا نہ سنے وہ آواز پاک اذان کی فاذا قضی النداء اقبل [illegible] [illegible]

الجزء الثالث

یہان تک کہ اقامت کہی جاوے نماز کے لئے پھر پیٹھ دیتا ہی اور جاتا ہی حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ یہان تک کہ تمام کی جاوے اقامت آگے آتا ہی حَتّٰی

یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ تا وسوسہ ڈالے درمیان مرد کے اور اسکی ذات کے یعنے اسکے دل کے - یا آتا ہی درمیان مرد کے اور اسکے دل کے - یعنے حایل

ہوتا ہی درمیان مصلی کے اور اسکے حضور و اخلاص کے یَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی

کہتا ہی یاد کر ایسا یاد کر ایسا - اس چیز کو کہ نہین یاد کرتا تہا اسکو یہان تک کہ ہوتا ہی وہ مرد اسی حال مین کہ نہین جانتا ہی کہ کتنے رکعتین پڑہین **باب**

رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اذان مین آواز بلند کرنی مستحب اور اسکا ثواب زیادہ ہی وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَذِّنْ

اَذَانًا سَمْحًا اور عمر بن عبد العزیز نے کہا اس موذن کو جو اذان نغمہ اور تطریب کے ساتھ کہتا تھا کہ اذان بول صاف بغیر نغمہ اور تطریب کے وَاِلَّا فَاعْتَزِلْنَا ورنہ

معزول ہو اور یہہ منصب چھوڑ دے - امام بخاری کا مقصود اس قول کے لانے سے یہہ ہی کہ اذان مین آواز بلند کرنی اسوقت محمود و مستحب ہی کہ بلا نغمہ

و تطریب کے ہو **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ

وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ

الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ابو سعید خدری نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا کہ مین تجہے دیکھتا ہون کہ بکریون

یا جنگل کو دوست رکہتا ہی یعنے جنگل مین تو بکریے چراتا ہی - پس جسوقت کہ تو اپنے بکرون مین رہے یا بیابان مین یہہ شک راوی کا ہی پس تو نماز کے لئے اذان

کہے تو اپنی آواز کو اذان مین بلند کر - بتحقیق کہ موذن کے نہایت آواز کو نہین سنتا ہی کوئی جن اور نہ انسان اور نہ کوئی دوسری چیز سنگ و درخت اور حیوان سے -

مگر یہہ کہ گواہی دیتی ہی اسکے واسطے قیامت کے دن عبادت پر یا اذان کے مضمون پر جو از انجملہ شہادتین ہی - حق تعالی شانہ ہر چیز پر آگاہ ہی - پھر باوجود

اسکے ان چیزون کی گواہی عامل کی تکریم و عزت اور اسکی اظہار فضیلت اور دوسرون پر اسکی ثبوت منزلت کے لئے ہی - قیامت کے دن حساب و کتاب

اور دعوی و جواب احکام دنیا کے طرز پر ہوویگا - اور جو کہ سعید کہ اس مین ہی اسکو تعدی جانتا ہی وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور ابو سعید نے کہا کہ مین نے اس قول کو حضرت سے سنا ہی یعنے لا یسمع سے آخر تک پس اس تقدیر پر مین کل عبارت جو گذری وہ قول ابو سعید

خدری ہی اور اسپر موقوف ہی - اور بعضون نے کہا کہ لفظ سمعتہ سب اگلی عبارت کے طرف راجع ہی - لاکن امام نووی اسکو پسند نہ کیا اور شیخ ابن حجر بھی اسکی موافقت

کی **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث مین جو وارد ہوا کہ سنگ و درخت وغیرہا چیزین موذن کے حق مین گواہی دینگے - اسباب مین اگر کسیکی خاطر مین یہہ شبہ گذرے کہ سنگ

و درخت جو جماد و نبات ہین کیونکر گواہی دینگے - تو اس شبہ کا جواب با صواب صاحب تفسیر عزیزیہ نے سورۂ زلزال مین یومئذ تحدث اخبارہا کی تفسیر مین کمال

تحقیق کے ساتھ دے چکا ہی وہ یہہ ہی کہ یہان بہت سے لوگونکی خاطر مین یہہ شبہ آتا ہی کہ زمین جو جماد لا یعقل ہی کیونکر گواہی دیگی اور بات کریگی **جواب** تحقیق اس

شبہ کا یہہ ہی کہ مخلوقات سے ہر چیز ایک روح رکھتی ہی - لاکن حیوانات کے روحین اپنے بدنون مین تدبیر و تصرف کا علاقہ رکھتے ہین ہمیشہ تغذیہ اور تنمیہ اور احساس

و حرکت مین مشغول ہین - اور دوسرے مخلوقات کے روحین تدبیر و تصرف کا تعلق نہین رکھتے ہین اور انمین احساس اور حرکت اختیاری دائمی نہین ہی -

اسلئے انکے ارواح کا تعلق عوام کی نظر سے پوشیدہ رہتا ہی - باین انکے ارواح کا تعلق خرق عادت کے طور پر کبھی کبھی ظہور کرتا ہی چنانچہ احادیث صحیحہ مین تواتر کے

ساتھ یہہ بات ثبوت کو پہنچی ہی سخن کہنا سنگ و شجر کا اور نعرہ کرنا ستون حنانہ کا اور ندا کرنا ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو کہ ہَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ یَذْکُرُ اللّٰهَ کیا گذرا کوئی تجہپر

ذکر الٰہی کرتا ہوا اسی عالم سے ہی اور ہونا ارواح کا تمام مخلوقات کو قرآن مجید مین سورہ یاسین کے اخیر مین مذکور ہی فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ۔ اور سورہ اسرا مین مذکور ہی وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم اور رونا زمین کا اور نماز کی جگہہ کا مسلمان کی موت پر بھی حدیث سے ثابت ہی اور گواہی دینی سنگ و درخت کی موذنون کے لئے جہان تک آواز اذان کی پہنچے ثابت ہی۔ اور مولوی روم قدس سرہ کی مثنوی مین مسطور ہی چنانچہ انکے ابیات کا ترجمہ یہہ ہی ✽ کوہ کی مستی ہی مخفی عقل سے ✽ عقل کیون ہستی بچون پا سکے ✽ گر نہوتی چشم بینش بادمین ✽ غرق کیون کرتا وہ قوم عاد مین ✽ یعنے مومن کو ندیتا تھا ضرر ✽ کرتا تھا کفار کو زیر و زبر ✽ آتش نمرود تھی گر بے بصر ✽ کیون کیا رحم اسنے ابراہیم پر ✽ گر نہوتے آنکھہ دریائے نیل کا ✽ جز مسلمان کا فرون کو کیون ڈبا ✽ گر نہووے چشم کوہ و سنگ کو ✽ تابع داؤد وہ کسطرح ہو ✽ دیدہ جان اس زمین کو گر نہو ✽ کھینچ لیتی کسطرح قارون کو ✽ دیدہ دل گر نہ حنانہ کو تھا ✽ ہجر مین حضرت کے کیون رونے لگا ✽ حشر کے دن یہہ زمین بر نیک و بد ✽ ہووین دیکھے گواہ کیون بے سند ✽ انتہی

باب ما یحقن بالاذان من الدماء یہہ باب اس حکم کے بیان مین ہی جو بسبب اذان کے منع کی جاتی ہی خونریزی

حدثنا قتیبۃ ابن سعید قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا غزا بنا قوما لم یکن یغزو بنا حتی یصبح وینظر فان سمع اذانا کف عنہم وان لم یسمع اذانا اغار علیہم انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمکو ساتھہ لئے ہوئے کسی قوم پر جنگ کے لئے جاتے جنگ نہین کرتے جب تک صبح نکرتے اور انتظار نہ کھینچتے۔ پس اگر آواز اذان کی سنتے تو انکے جنگ سے باز رہتے۔ اور اگر آواز اذان کی نہین سنتے اس قوم پر غارت کرتے قال فخرجنا الی خیبر فانتہینا الیہم لیلا فلما اصبح ولم یسمع اذانا رکب ورکبت خلف ابی طلحۃ وان قدمی لتمس قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انس کہتا ہی پھر نکلے ہم قلعہ خیبر کے طرف جو اسمین یہود رہتے تھے۔ اور شب کے وقت ہم ان پر جا پہنچے جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز نہ سنی حضرت سوار ہوے اور مین بھی سوار ہوا ابو طلحہ کے پیچھے۔ یہہ ابو طلحہ انس بن مالک کے پدر سببی تھے یعنے انس کے والدہ مالک کی رحلت کے بعد ابو طلحہ کے نکاح مین آئی تھین سو انس انکے ربیب تھے۔ غرض انس کہتے ہین جب ہم سوار ہوے حضرت کے ہمراہ رکاب ہوکے حالت سواری مین تو میرا پاؤن حضرت کے پائے مبارک سے گھسا جاتا تھا قال فخرجوا الینا بمکاتلہم ومساحیہم انس کہتے ہین کہ اہل خیبر ہمارے طرف نکلے اپنے زنبیلون اور بیلون کے ساتھہ اپنے کام کے لئے فلما راوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا محمد واللہ محمد والخمیس پس جب یہود نے حضرت کو دیکھا کہنے لگے یہہ محمد ہی قسم ہی اللہ کی یہہ محمد ہی لشکر کے ساتھہ قال فلما راہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ اکبر اللہ اکبر خربت خیبر پھر جب حضرت نے انکو دیکھا کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر قلعہ خیبر خراب ہوا۔ پھر یہہ آیت تلاوت کی انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنے جسوقت ہم کسی قوم کے سرحد شہر مین نزول کرین پس برا ہوا روز ڈرائے گئے ہوونکا

باب ما یقول اذا سمع المنادی یہہ باب اس بیان مین جو کہا جاوے موذن سے اذان سننے کے وقت

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول الموذن ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے فرمایا جسوقت سنو تم اذان کو۔ پس کہو مانند اسکے جو موذن کہتا ہی۔ یعنے موذن جو کلمات کہتا ہی تم بھی وہی کہو۔ اور دوسرے احادیث سے معلوم ہوا کہ جب موذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہے تو اسکے جواب مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ اور فجر کی اذان مین الصلوۃ خیر من النوم کے جواب مین صدقت وبررت کہے۔ اور اقامت کے لئے بھی یہی حکم شامل ہی۔ کیونکہ وہ بھی قول موذن کا ہی اور قیاس کا مقتضا بھی یہی ہی۔ اور مخفی نرہے کہ جواب موذن کا

سنت موکدہ ہی - اور بعض اسکے وجوب پر گئے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ کفایہ مین کہا سبب اس حدیث کے جو اسکے باب مین آئی ہی کہ جب قد قامت
الصلوۃ کہے تو اقامہا اللہ وادامہا کہا کرین اور اذان کا جواب پاخانہ کے وقت اور جماع کے وقت نہ کہین اور نماز مین مکروہ ہی بلکہ بعد نماز کہہ سکتے ہین اور دوسرا
موذن بھی اذان کہے تو اسباب مین اختلاف ہی کہ ایک اذان کا ہی جواب دیو یا دوسری اذان کا بھی مجموع مین کہا کہ فضیلت جواب دینے مین ہی سوا ایک اذان کا
جواب دوسرے کو بھی شامل ہی اور پہلی اذان کا جواب تاکید کیا گیا ہی اسکا ترک مکروہ اور ابن عبد السلام نے کہا کہ ہر اذان کا جواب دیو **حدثنا**
مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ
يَوْمًا فَقَالَ مِثْلَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث کی کہ اسنے ایک روز معاویہ سے سنا کہ معاویہ نے موذن کے قول کے مانند
ہی کہا واشہد ان محمدا رسول اللہ تک **حدثنا** اِسْحٰقُ بْنُ رَاهْوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى
نَحْوَهٗ یعنے اسحٰق کی طریق سے اسناد اس حدیث کے جو طرق معاذ سے پہنچی - اور اس طریق مین جو زیادتی آئی ہی یہ ہی قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَانِنَا
یحییٰ نے کہا اور حدیث کی مجھسے بعض ہمارے برادرون نے - مراد اس سے اوزاعی ہی یا علقمہ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ مقرر بعض بھائیون نے سنا کہ موذن جب کہا حی علی الصلوۃ معاویہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ - اور کہتے ہین کہ ظاہر ہی حی علی الفلاح کا نہ کہا اور حی
علی الصلوۃ ہی پر اکتفا کیا - اور علقمہ بن ابی وقاص کی روایت مین ہر دو مذکور مین العلی العظیم کی زیادتی کے ساتھ جیسا کہ صاحب مشکوۃ نے امام احمد سے روایت
کی ہی وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ معاویہ نے کہا کہ ہم نے تمہارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے ایسا ہی سنا ہی کہ
کہ فرماتے تھے بسم ... الخ ... لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرتے تھے **باب** الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ یعنے
دعا کرنے مین ہی نزدیک اذان کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ
وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ
شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اذان سننے کے وقت یہہ دعا پڑھیگا قیامت کے
دن اسکے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی اور معنے دعا کے یہہ ہین کہ ای پروردگار اس کلمات دعا کے جو کامل اور تام ہین کہ جسمین قیامت تک تغیر و تبدل
نہ اویگا - اور ای پروردگار نماز کے جو قایم اور باقی ہی دے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو ایک بلند مرتبہ بہشت مین اور زیادہ ثواب تمام مخلوقات سے - اور اٹھا انکو
مقام محمود مین کہ جسکے دینے کا تونے وعدہ کیا اپنے قول پاک مین جو فرمایا عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کہ وہ مقام مقام شفاعت کبریٰ کا ہی - مقرر تو خلاف
نہین کرتا ہی وعدہ کو **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث مین وسیلہ اور فضیلت اور درجہ رفیعہ اور مقام محمود جو مذکور ہی انسے ہر لفظ شرح طلب ہی علما اعلام
محدثین کرام نے انکی تشریح بڑی تحقیق و تفصیل کے ساتھ کی ہی یہان بحسب اقتضاے مقام اختصار پر اکتفا کیا جاتا ہی - جاننا چاہئے کہ یہی حدیث صحیح مسلم
مین بھی ابن عمر کی روایت سے کچھ زیادتی کے ساتھ آئی ہی کہ حضرت نے فرمایا جب تم موذن سے اذان سنو تو کہو مثل اسکے جو کہتا ہی تم بھی وہی کہو اسکے بعد
درود بھیجو اور جسنے مجھ پر ایکبار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمت بھیجتا ہی پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کہ وہ بہشت مین ایک
منزلت ہی - نہ پہنچیگا اور نہین سزاوار ہی وہ مگر بندگان خدا سے ایک بندے کو - اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ بندہ مین ہون - پس جو کہ میرے واسطے

وسیلہ کا سوال کریگا اسکے واسطے میری شفاعت ہوگی - اور لکھتے ہین کہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے مرتبہ کا نام ہی اور وہ خاص حضرت کے واسطے ہی - اور بہشت مین وہ ایکا ہی سرای اور وہ بہشت مین عرش معلی کے ساتھ سب جگہون سے قریب تر ہی جب حضرت تمام خلق سے اپنے پروردگار کی عبودیت مین اعلم واکرم - اور معرفت الہی مین سب خلق سے عارف تر اور دانا تر اور خوف وخشیت ومحبت مین سب سے کامل تر اور سخت تر ہین - پس آپکی منزل بھی سب منازل سے جناب الٰہی کے ساتھ قریب تر اور عظیم تر ہوگی - اور بہشت مین آپکا درجہ سب کے درجات سے اعلی ہوگا - اور صاحب مدارج نے کہا کہ وسیلہ لغت مین سبب اور دست آویز اور توسل اور کسی چیز کے ساتھ نزدیکی ڈہونڈہنا ہی یقال وَسَلَ اِلَی اللّٰہِ وَتَوَسَّلَ اِذَا تَقَرَّبَ اِلَیْہِ بِعَمَلٍ کذا فی الصراح - پس ظاہر وہ ہی کہ سبب اور دست آویز مراد ہو کہ حضرت اسکے ساتھ درگاہ عزت مین توسل اور تقرب ڈہونڈہین اور سبب فتح باب شفاعت کا ہو جیسا کہ سیاق حدیث اسکی مشعر ہی - اور وسیلہ کا سوال کہ نیکے لئے امت کو جو حکم ہوا وہ اس لئے ہی کہ وے اس دعا اور سوال کے بدولت ثواب جزیل اور قرب رب الجلیل پاوین - اور ایمان کی زیادتی اور حق تعالی کی خوشنودی اور شفاعت محمدی پانیکا سبب ہو - اور بعضون نے کہا ہی کہ حق سبحانہ وتعالی حضرت کے لئے اس منزلت کو اسباب کے ساتھ تقدیر کیا ہی - اور امت کی دعا بھی انہین سببون سے ایک سبب ہی مقابلہ مین ان نعمتون کے جو ایمان و ہدایت اور دوسری نعمتین بلا نہایت اس جناب سے پاے ہین ایسا ہی کہا صاحب مواہب نے پر حق وہی پہلی بات ہی اور جو کہا تھا کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے حبیب کے لئے رکھا ہی انکی عطا کا وعدہ کیا ہی وہ امت کے دعا وسوال پر موقوف ومسبب نہین اور انکی دعا وسوال کا فایدہ بھی راجع انہین کے طرف ہی جیسا کہ درود وسلام بھیجنے مین یہہ کلام وسیلہ مین تھا - لاکن طلب فضیلت وہ مرتبہ زایدہ ہی سب خلایق پر - اور احتمال رکھتا ہی کہ وہ بھی ایک منزلت ہو یا وسیلہ کی تفسیر جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اسکا ہی - اور حضرت نے فرمایا کہ وسیلہ ایک درجہ ہی نزدیک حق تعالی کے کہ اس سے برتر کوئی درجہ نہین پس سوال کرو میرے لئے وسیلہ کا رواہ احمد فی المسند اور ابن مردویہ نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سوال کرین اللہ تعالی سے تو سوال کرو میرے واسطے وسیلہ کا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کون آپکے ساتھ کون سکونت رکھینگے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن حسین - اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی کی حدیث سے لایا ہی کہ انہون نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ ایہا الناس بہشت مین دو قسم کے موتی ہین ایک سفید دوسرے زرد اور مقام محمود لولو سفید سے ہی اور اسکو ستر ہزار غرفہ ہین اور اسکی ہر حویلی تین میل کی ہی اور نام اس مقام کا وسیلہ ہی اور وہ مقام حضرت سید انام اور آپکے اہلبیت کرام کے لئے ہی - اور لولو زرد بھی اسیکے مانند ہی اور وہ ابراہیم اور انکے اہلبیت علیہم السلام کے واسطے ہی اور ابن عباس سے کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضی کی تفسیر مین آیا ہی کہ بہشت مین ہزار قصر ہین ہر قصر مین وے چیزین ہین جو اسکو چاہئے ازواج اور خدام سے رواہ ابن جریر

باب الاِسْتِهَامِ فِی الْاَذَانِ یہہ باب قرعہ ڈالنے کا ہی اذان کہنے کے باب مین تا قرعہ جسکے نام پر پڑے وہ اذان کہنے پر قیام کرے وَیُذْکَرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوْا فِی الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَیْنَہُمْ سَعْدٌ اور ذکر کیا جاتا ہی کہ مقرر ایک قوم نے اختلاف کی اذان کے منصب مین پس قرعہ ڈالا انکے درمیان سعد بن ابی وقاص نے - یہہ قصہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے مین فتح قادسیہ مین واقع ہوا - کہ جب اس لشکر کا موذن شہید ہوا - لوگون نے اس منصب بزرگ کے مقرر کرنے تلاش کی - تب سعد بن ابی وقاص جو امیر اس لشکر کا تھا قرعہ ڈالا وہ ان لوگون سے ایک کے نام پر پڑا پس اسیکو موذن ٹھہرایا **حدثنا**

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَسْتَہِمُوْا لَاسْتَہَمُوْا ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر جانین لوگ اس فضیلت اور ثواب کو جو اذان دینے مین اور جماعت کی پہلی صف پانے مین ہی - پھر اسکو نپاوین - مگر یہہ کہ قرعہ ڈالینگے البتہ قرعہ ڈالینگے تا جسکے نام پر پڑے وہ اسپر قیام کرے - وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ اور اگر جانین اس ثواب کو جو شدت گرمی کے اور دہوپ مین دوپہر کے وقت

مسجد کو جانے مین ہی ہر آینہ سبقت کرینگے اسکے طرف وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا اور اگر جانین اس ثواب کو جو نماز عشا اور نماز صبح مین ہی ہر آینہ آئینگے اُن ہر دو نماز کے طرف اگرچہ اپنے ہر دو ہاتھہ اور ہر دو زانو اور سرین پر ہو یعنے اگر چلنے کی طاقت نرہے ہاتون اور سرین اور گرگون سرکتے آوینگے

باب الْكَلَامِ فِي الْاَذَانِ یہہ باب جواز مین کلام کرنیکے ہی اذان مین کلمات اذان کے سوا وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي اَذَانِهِ اور کلام کیا سلیمان بن صرد نے اپنی اثناے اذان مین بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ مین ابو نعیم سے لایا ہی کہ سلیمان اذان بولتا۔ اور اثناے اذان مین اپنی حاجت کی بات بھی کرتا تھا قَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يَضْحَكَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ يُؤَذِّنُ اَوْ يُقِيْمُ اور حسن بصری قدس سرہ نے کہا کہ کچھ مضایقہ نہین کہ موذن اذان یا اقامت کہنے کی حالت مین ہنسے

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُنَادِيَ الصَّلٰوةَ فِي الرِّحَالِ حماد ایوب سے اور عبد الحمید اور عاصم سے اور یہہ تینون عبد اللہ بن الحارث سے راوی ہین کہ اسنے کہا کہ خطبہ پڑہا ابن عباس نے ہم پر سخت بارش اور کیچڑ کے روز۔ پس جب موذن نے حی علی الصلوۃ پر پہنچا۔ تو ابن عباس نے حکم کیا کہ منزلون مین ندا کرے کہ اپنی اپنی جگہہ پر ہی نماز پڑھ لین یہہ حدیث اسبات پر دلالت رکھتی ہی کہ ابن عباس نے اثناے اذان مین تکلم کیا۔ اور قول سلیمان اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما کا اسبات پر دلیل ہی کہ موذن کلام کرنا روا ہی جیسا کہ فقہ کی کتابون سے بھی عموم سمجھا جاتا ہی فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ پس بعضون نے بعض کے طرف نظر کی ابن عباس نے کہا کہ کیا ہی یہہ فعل وہ جو بہتر ہی ابن عباس سے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ کام کیا ہی اور نماز ایسے وقت عزمیت ہی یعنے واجب و متحتم ہی بعض شارحون نے ضمیر انہا کی راجع طرف جمعہ کے رکھا ہی جیسا کہ سیاق سے مفہوم ہوتا ہی۔ جب یہہ خطبہ جمعہ کا تھا معنے ایسے ہوگے کہ وہ نماز جمعہ عزمیت ہی یعنے واجب اور فرض ہی لیکن مین مکروہ رکھتا ہون کہ تم لوگ کیچڑ و پانی مین حرج و تکلیف اٹھاوین پوشیدہ نرہے کہ امام بخاری نے ترجمہ مین کلام کرنیکا جواز لایا ہی۔ اور یہہ قول الصلوۃ فی الرحال اسی مین داخل ہی۔ اور ترجمہ کے ساتھہ اسکی تطبیق یون کہتے ہین کہ جسوقت یہہ کلام حاجت اور ضرورت کے لیئے کہا جاوے۔ دوسری بات بھی ضرورت کے واسطے روا ہی ولایخفی ما فیہ اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اذان مین کلام کرنا ترک اولی ہی اور شافعیہ کلام دراز روا نہین رکھتے ہین اور تھوڑے کلام کی جسمین نجش نہو رخصت دی ہین اور مالکیہ نے بھی منع مطلق کو ترجیح دی ہی لیکن اشد ضرورت کے لئے روا رکھا ہی

باب اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُّخْبِرُهُ یہہ باب نابینا اذان کہنے کے جواز مین ہی جبکہ کوئی اسکو وقت سے خبر دینے والا ہو

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے نقل کرتا ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر بلال شب مین اذان کہتا ہی پس کھاؤ اور پیو سحور مین یہان تک کہ ندا کرے ابن ام مکتوم قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ ابن شہاب یا ابن عمر نے کہا کہ ابن ام مکتوم ایک مرد نابینا تھا۔ اذان نہین کہتا جب تک کہا نجاوے کہ صبح کی تونے صبح کی تونے ابن ام مکتوم کے اذان کو آخر اکل و شرب کا وقت ٹھہرانے سے لازم ہی کہ اذان متصل دم صبح کی تھی پس مراد صحبت صبح سے قَارَبْتَ الصُّبْحَ ہی یعنے قریب ہوا تو صبح کے لیکن اسی حدیث کو باب لاحق مین جو باب الاذان بعد الفجر ہی لایا ہی فتدبر **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث سے صبح مین وقت کے آگے اذان کہنے کی مشروعیت معلوم ہوتی ہی دوسری اذان بعد فجر کہنے کی حاجت نہین اسکے قایل ہین امام شافعی و امام مالک و امام احمد اور انکے اصحاب اور شافعی کے پاس اسکا وقت رات کے نصف

آخر کے اول سے ہی اور بغوی کے پاس قبل فجر یعنے وقت سحر سے لیکن امام اعظم و امام محمد کہا کہ اگر وقت کے آگے اذان کہیں اعادہ کریں کیونکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ اذان نہ کہیں فجر کو دیکھنے تک اور مالکیہ کے پاس مشہور یہہ ہی کہ شب کے چھٹے حصے کے وقت اذان کہنی جایز ہی **باب الاذان بعد الفجر** یہہ باب بیان میں اذان کے ہی بعد طلوع صبح کے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال اخبرتنی حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اذن المؤذن للصبح وبدا الصبح صلی رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب موذن نماز صبح کے لئے اذان دیتا یا اذان کہنے کے لئے صبح کی انتظاری میں بیٹھتا یا اذان کے لئے کھڑا رہتا۔ یا اذان صبح سے فارغ ہو کے خاموش رہتا اور صبح ظاہر ہوتی حضرت سبک دو رکعتیں ادا کرتے یعنے قرأت میں اقتصار کرتے۔ نماز فجر کے فرض کے لئے قیام کرنیکے آگے **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتین خفیفتین بین النداء والاقامۃ من الصبح بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ تھے حضرت ادا کرتے سبک دو رکعت درمیان اذان و اقامت کے صبح کی نماز فرض سے۔ یعنے وہ دو رکعت راتبہ صبح کی سنت تھی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ بطریق اشارہ ہی کیونکہ حضرت کی یہہ دو رکعت نماز دلالت رکھتی ہی کہ بعد طلوع فجر پڑہی ہیں اور اذان بھی بعد طلوع فجر تھی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذرا **باب الاذان قبل الفجر** یہہ باب بیان میں مشروعیت اذان کے ہی آگے طلوع صبح کے کیا وہی اذان کفایت و مستغنی کرتی ہی پھر طلوع صبح کے بعد کہنے سے **حدثنا** احمد بن یونس قال حدثنا زہیر قال حدثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النہدی عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن احدکم او احدا منکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او ینادی بلیل لیرجع قائمکم ولینبہ نائمکم ابن مسعود سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا باز رکھے کسی ایک کو تمہارے سے اذان بلال کی طعام سحری سے اسکے۔ پس تحقیق وہ اذان بولتا ہی یا ندا کرتا ہی رات سے تا پھیر رکھے اسکو جو کھڑا ہو تہجد کے واسطے تا فرش استراحت پر آوے اور تا کہ آگاہ کر دے اسکو جو سوتا ہو تا نماز فجر کا تہیہ کرے کہ غسل وغیرہ حوایج ضروری سے فارغ ہو جاوے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام اعظم و امام محمد ندائے بلال کے ہی قایل ہیں نہ اذان بلال کے جو وقت اواخر شب کہتے تھے وہ ندا لوگ کو آگاہ و ہوشیار کرنے کے لئے تھی پس نماز کے لئے اذان فجر دوسری ضروری ہی جو ابن ام مکتوم کہا کرتے تھے غرض حنفیہ لفظ ینادی کو لیتے ہیں اور شافعیہ یؤذن کو کہ یہہ ہر دو لفظ بھی روایت میں آئے ہیں ولیس ان یقول الفجر او الصبح وقال باصابعہ ورفعہا الی فوق وطأطا الی اسفل حتی یقول ہکذا اور نہیں ہی فجر یا صبح یہہ شک راوی کا ہی کہ فجر فرمایا یا صبح اور روشن اسطرح پر ہو یہاں حضرت نے صبح کاذب کے طرف اشارہ کیا جو اسکی درازی نیچے سے اوپر جاتی ہی اپنے ہر دو انگشت شہادت سے کہ اپنے مبارک انگلیاں اوپر اٹھائیں پھر نیچے لائے یہاں تک کہ فرمایا کہ اسطرح ہی اسطرح ہی وقال زہیر بسبابتیہ احداہما فوق الاخری ثم مدہما عن یمینہ وشمالہ اور کہا زہیر نے جو راوی ہیں سے اس حدیث کے ہی ہکذا کے بیان میں کہ وہ اشارہ ہر دو انگشت شہادت سے تھا۔ جس حال میں کہ ایک انگلی دوسری انگلی کے اوپر تھی۔ یہاں تک کہ انکو دراز کیا سیدھے اور بائیں طرف سے۔ اور یہہ اشارہ صبح صادق کے طرف تھا کہ اسکی [illegible] پھیلی ہوئی ہی **حدثنا** اسحق قال اخبرنا ابو اسامۃ قال عبید اللہ حدثنا عن القاسم بن محمد عن

عایشة وعن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ح قال وحدثنی یوسف بن عیسی المروزی قال
حدثنا الفضل حدثنا عبید اللہ بن عمر عن القاسم بن محمد عن عایشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بلالا
یوذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یوذن ابن ام مکتوم کہا ابواسامہ نے کہ حدیث کی مجہ سے عبید اللہ نے دو شخص سے قاسم بن محمد بن
ابی بکر سے بی بی عایشہ سے اور نافع سے جو مولا ابن عمر تہے ابن عمر سے اور حدیث کی یوسف بن عیسی نے سند مذکور کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا مقرر بلال اذان بولتا ہی رات سے پس کہاؤ اور پیو یہان تک کہ اذان کہے ابن ام مکتوم - یہان سے معلوم ہوا کہ بلال کی وہ اذان فرض شرعی نہین تہی
نماز صبح کے لئے بلکہ وہ ندا تہی خلافا للشافعیہ **باب** کم بین الاذان والاقامة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ استفہام کرتا ہی کہ اذان اور
اقامت کے درمیان کتنے ساعتین ہین یا کتنے نمازین ہین **حدثنا** اسحق الوسطی قال حدثنا خالد عن الجریری عن ابن
بریدة عن عبد اللہ بن مغفل المزنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوة ثلثا لمن شاء
عبد اللہ بن مغفل سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درمیان ہر دو اذان واقامت کے نماز نفل ہی یا سنن راتبہ جو آگے فرض کے ہین تین بار فرمائے بعد تیسرے بار
فرمایا اس شخص کے واسطے جو چاہا - اذانین باب تغلیب سے ہے اکثر شارحون کے قول سے اگر اذان علام کے معنے مین ہو اس جگہہ حاجت نہین ہی کہ ہم باب تغلیب سے
لین **حدثنا** محمد بن بشار قال اخبرنا غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت عمرو بن عامر الانصاری عن انس بن
مالک قال کان الموذن اذا اذن قام ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبتدرون السواری انس رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ موذن اذان کہتا اس سے مغرب کی اذان مراد ہی تو حضرت کے صحابہ کہڑا رہتے اور ستونون کے آگے جاتے نماز کے لئے حتی یخرج النبی صلی اللہ
علیہ وھم کذلک یصلون الرکعتین قبل المغرب یہان تک کہ حضرت نکلتے اپنے گہر سے اور وے ویسا ہی آگے جاتے - جس حال مین کہ دو رکعت
پڑہتے مغرب سے آگے - مسلم نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ یہان تک کوئی مسافر آتا تو سمجہتا کہ نماز مغرب کی پڑہی گئی - از بسکہ لوگ یہہ دو رکعت پڑہتے تہے ولم
یکن بین الاذان والاقامة شیء اور نرہتا درمیان اذان اور اقامت کے زیادہ وقت - کہ گنجایش نماز کی رکہتا ہو - بعض شارحون نے شی سے
نماز کی تعبیر کی ہی بہر تقدیر انس کا قول قول رسول و فعل صحابہ کا معارض ہی - مگر یہہ کہا جاوے کہ انس رضی اللہ عنہ نسخ حدیث کے قایل ہوئے ہون - اور فعل
صحابہ کو بطور انکار کے لایا ہو جیسا کہ سیاق کلام اسکے طرف اشارہ رکہتا ہی واللہ اعلم قال وقال عثمان بن جبلة وابوداود عن شعبة
لم یکن بینہما الا قلیل عثمان اور ابو داود شعبہ سے لائے ہین کہ درمیان ہر دو اذان کے نرہتا مگر تھوڑا وقت مغرب کے آگے ان دو رکعتون کے پڑہنے مین ایمہ اربعہ
مین اختلاف آیا ہی - امام اعظم کہتے ہین کہ درمیان اذان و اقامت کے فصل کرین سکتہ کے ساتھ اور زمان سکتہ کو تین قدم سے تقدیر کرتے ہین - اور صاحبین کے
پاس ایک جلسہ خفیف ہی جیسے جلسہ خطیب درمیان دو خطبون کے - اور شافعیہ سے امام نووی ان دو رکعتون کے استحباب پر گئے ہین اور امام مالک عدم استحباب پر
اور امام احمد سے اسکے جواز کی روایت کی ہین **باب** من انتظر الاقامة باب بیان مین اس شخص کے کہ انتظار کی اقامت کی اذان سننے کے بعد
حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عروة بن الزبیر ان عایشة قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا سکت الموذن بالاولی من صلوة الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین قبل صلوة الفجر عایشہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہی کہ تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب خاموش ہوتا موذن پہلی اذان سے جو نماز فجر ہی تو کہڑا رہتے سنت فجر ادا کرنیکے ... اور دو رکعتین ہلکی ادا کرتے

نماز فجر کے اٹھے ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ پھر سیدہے پہلو پر تکیہ کرتے لسبب اپنی عادت شریف کے جو تیامن کو سب امور مین دوست رکھتے تھے - یا یہہ بات واسطے تعلیم امت کے تھی کہ یہہ صورت بیداری کیلئے بہت آسان ہی اور کہتے ہین کہ سیدہے پہلو پر خواب کرنا صلحا کا خواب ہی اور بائین پہلو پر خواب حکما کا ہی - اور پشت پر خواب متکبرون کا اور منہہ پر خواب کافرونکا ہی

باب بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ باب اس بیانمین کہ درمیان ہر دو اذان کے یعنے درمیان اذان و اقامت کے ایک نماز ہی واسطے اس شخص کے جو چاہے

حدثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ عبداللہ بن مغفل نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا درمیان ہر دو اذان کے ایک نماز ہی درمیان ہر دو اذان کے ایک نماز ہی پھر تیسرے بار فرمایا اس شخص کے لئے جو چاہے **مترجم** کہتا ہی کہ شرح سفر السعادت مین اس حدیث کی شرح مین لایا ہی کہ یہہ امر ایجابی نہین بلکہ امر تخییری ہی جو فرمایا لمن شاء یہہ فرمانا لسبب ناخوش رکھنے کے تھا اسبات کو کہ کہین لوگ اس نماز کو سنت موکدہ اور طریقہ مستمرہ نٹھہرالین پس ترہنا ان دو رکعتون کا مندوب و مستحب ہی - لاکن درجہ مین رواتب کے نہین کہ جسپر ہمیشگی فرماے ہین اور شرح ابن الہمام مین لایا ہی کہ مغرب سے اگے کے دو رکعت کے استحباب مین اختلاف کیا گیا ہی - ایک طایفہ اسکے استحباب کا قایل ہی اور سلف بہت سے اکابر اور اصحاب ہمارے اور امام مالک اسکے منکر ہین اور وہ طایفہ جو استحباب کا قایل ہی انکا تمسک ان حدیثون کے ساتھ ہی جو صحیحین وغیرہما مین ورود پائے ہین - اور اسکا جواب معارضہ ان حدیثون کا ہی جو ابو داود نے لایا ہی کہ ابن عمر مغرب کے اگے کے دو رکعتون سے پوچھے گئے تو کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کسیکو نہین دیکھا کہ وہ دو رکعت پڑہتا ہو - اور رخصت دی ہو عصر کے بعد دو رکعت کی اور یہہ حدیث ہمارے پاس صحیح ہی اور اکابر صحابہ اور سلف نے جب اسکے موافق عمل کیا - اور اسکے خلاف کی نفی کی یہہ حدیث راجح ہی اگرچہ صحیحین مین اسکا خلاف آیا ہی - کس لیے کہ انکے راے و اجتہاد سے صحت معتبر ہی - اور راویون کا امر انکے قرار داد پر دایر ہی - جب توثیق و عدم توثیق مین لوگون مین اختلاف آوے - شیخ ابن الہمام نے ایسا ہی کہا اور اس سخن کی تحقیق مین تطویل کی ہی

باب مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ یہہ باب جواز قول مین اس شخص کے ہی کہ کہا کہ اذان بولے سفر مین ایک موذن یعنے صبح وغیرہ مین ایک ہی اذان کہے - گویا غرض کرنا اسبات کا واسطے دفع کرنے اسبات کے ہی جو ابن عمر سے روایت کی ہین کہ سفر مین صبح کے وقت دو اذان کہین اور ترجمہ کے معنے مین یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ ایک شخص جو کہ ہو اذان کہے - اور قید سفر کا استدراک سے خالی نہین کس لئے کہ حضر مین بھی یہی حکم ہی اور جو حدیث کہ اس معنے مین لائے ہی بے تکلف مطابق ترجمہ کے ہی

حدثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا مالک بن حویرث نے کہا کہ مین حضرت کے حضور فیض گنجور مین آیا اپنی قوم کے چند اشخاص کے ساتھ اور حضرت کے خدمت مین بیس رات اور دن رہا اور حضرت لوگون پر رحم و شفقت اور نرمی کرنیوالے تھے

فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا پھر جب دیکھا حضرت نے ہمارا اشتیاق ہمارے گھر اور ہمارے متعلقات کے طرف - تو فرمایا کہ اب انکے طرف پھر جاو اور انکو احکام اسلام کی تعلیم کرو اور نماز پڑہو فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ پس جب وقت نماز حاضر ہووے یعنے اسکا وقت آ پہنچے تو تمہارے سے کوئی تمہارے لئے اذان کہے اور تمہارے لئے تمہارے مین جو بڑا ہو امامت کرے - یعنے تمہارے سے جو عمر مین بڑا ہو جب اس جماعت کے لوگ سب کے سب عالم اور علم مین مساوات رکھتے تھے - اس لئے ارشاد ہوا کہ عمر مین جو بڑا ہو امامت کرے - تطبیق اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہہ ہی کہ حضرت نے انکو فرمایا کہ جب نماز حاضر ہو تمہارے سے کوئی اذان کہے - وے لوگ تو مسافر تھے اور سفر انکے درپیش تھا پس یہہ حکم انکے حق مین سفر اور حضر ہر دو کو شامل

باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ والاقامۃ یہہ باب شروع ہوئے مین اذان اور اقامت کے ہی واسطے مسافر کے جبکہ مسافرون
کی جماعت ہو وکذلک بعرفۃ وجمع اور اسیطرح شروعیت اذان اور اقامت کی عرفہ مین عرفہ ایک جگہہ کا نام ہی کہ وہان حاضر ہونا ارکان حج سے ہی اور
مزدلفہ مین جو عید کی شب کا حاجیان وہان جمع ہوتے ہین وقول المؤذن الصلوۃ فی الرحال فی اللیلۃ الباردۃ او المطیرۃ اور یہہ باب اذان کہنے مین
موذن کے ہی اس لفظ سے کہ نماز ادا کرو اپنے منزلون مین سرد یا بارش کی راتون ہی **حدثنا** مسلم بن ابراھیم قال حدثنا شعبۃ عن
المہاجر ابی الحسن عن زید بن وھب عن ابی ذر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن
فقال لہ ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کہا کہ تھے ہم ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین۔ موذن چاہا کہ اذان کہے تو اسکو فرمایا کہ ٹھنڈی کریئے توقف کیجیے تا ہوا سرد ہو۔ پھر ارادہ کیا تو پھر بھی ایسا ہی فرمایا۔
پھر چاہا تب بھی اسیطرح فرمایا حتی ساوی الظل التلول فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جھنم یہان تک کہ برابر
ہوا سایہ ٹیلون کا یعنے جب سایہ مثل کو پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ سخت گرمی دوزخ کے دم لینے اور جوش مارنے سے ہی۔ اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک جزو جو شروع
ہونا اذان کا سفر مین ہی واضح ہوا **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک
بن الحویرث قال اتی رجلان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یریدان السفر مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو مرد حضرت کی
خدمت مین آئے جس حال مین کہ چاہتے تھے کہ سفر کرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتما خرجتما فاذنا ثم اقیما پس حضرت نے فرمایا جس وقت
کہ تم سفر کی نیت سے نکلو تو اذان کہو پھر اقامت کہو حضرت نے تعین نفرمایا بلکہ ہر دو کے طرف نسبت کی ایک فعل کی نسبت تعدد افراد کے طرف کلام عرب مین اکثر
آئی ہی کہ واحد کو بلفظ تثنیہ سے خطاب کرتے ہین۔ یا اس نسبت کہ جب ایک شخص اذان کہے دوسرا جواب دے تو ثواب ہر دو کو پہنچتا ہی اسلئے ہر دو کے طرف نسبت کی
کرمانی نے تیمی سے نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث استحباب پر محمول ہی ورنہ اذان ایک ہی کی بس ہی شرح کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ ایک موذن کے
بعد دوسرا موذن اذان کہے مستحب ہی نہ جماعت کے سب لوگ۔ ہان اگر مسجد بڑی ہو اسکے ہر طرف مین ایک ایک موذن ایک ہی وقت اذان کہے تو مضایقہ نہین
ثم لیؤمکما اکبرکما پھر چاہیے کہ امامت کرے تمہاری جو تمہارے سے بڑا ہو **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوھاب
قال اخبرنا ایوب عن ابی قلابۃ قال حدثنا مالک قال اتیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شببۃ متقاربون فاقمنا
عندہ عشرین یوما ولیلۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحیما رفیقا فلما ظن انا قد اشتھینا اھلنا وقد اشتقنا
سالنا عمن ترکنا بعدنا فاخبرناہ قال ارجعوا الی اھلیکم فاقیموا فیھم وعلموھم ومروھم مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہم
حضرت کی خدمت مین آئے اور ہم سب ہم عمر جوان تھے۔ پس آپکے پاس بیس راتدن اقامت کی اور حضرت نہایت مہربان اور نرم دل تھے۔ پس جب سمجھے کہ ہم اپنے اہل
اولاد کی خواہش رکھتے ہین یا انکے مشتاق ہوئے ہین یہہ شک راوی کا ہی۔ سو حضرت نے ہم سے ان چیزون سے سوال کیا جو ہم چھوڑ آئے تھے پھر ہم نے آپکو اس سے
خبر دی تو فرمایا کہ اب اپنے لوگ کے طرف پھر جاؤ اور ان مین رہو اور انکو احکام دین کی تعلیم کرو اور ان پر نیکیون کا حکم کرو وذکر اشیاء احفظھا اولا
احفظھا اور کئے چیزون کا ذکر فرمایا کہ انکو مین یاد رکھتا ہون یا نہین یاد رکھتا ہون۔ راوی اسبات مین بھی شک کیا ہی وصلوا کما رایتمونی اصلی
اور نماز پڑہو تم جیسا کہ مجھ کو دیکھتے ہو نماز پڑہتا ہوا فاذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن لکم احدکم ولیؤمکم اکبرکم پس جب وقت نماز کا

پہنچے تو کوئی تمہارے سے تمہارے لئے اذان کہے۔ اور تمہارے لئے امامت کرے جو تم سے بڑا ہو سفر اور حضر مین **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى اِثْرِهَا اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نے اذان دی ضجنان مین جو مکہ معظمہ سے ایک منزل پر واقع ہی۔ پھر کہا کہ اپنے منزلون مین ہی نماز پڑہو۔ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے ہمکو خبر دی کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موذن کو حکم کرتے کہ اذان کہے۔ پھر موذن بعد اذان کے کہتا کہ لوگو آگاہ رہو اپنے جگہون مین ہی نماز پڑہو۔ یہہ حکم کرتے سرد رات یا بارش کی رات مین سفر مین۔ اگر تو کہیگا کہ اذان مین کلام کرنیکے باب مین گذرا کہ یہہ کلمہ حی علی الصلوۃ کی جاے مین فرماتے تھے۔ اور یہان اذان کے بعد کی تصریح ہی۔ پس ان ہر دو حدیث مین جمع وتطبیق کس طرح پر ہی۔ تو ہم کہتے ہین کہ ان ہر دو روایت مین منافات نہین ہی۔ کس لئے کہ ہو سکے کہ ہر دو روا ہو۔ جیسا کہ امام شافعی نے اسکی تجویز کی ہی۔ اور جاننا چاہئے کہ یہہ امر ایجابی یا استحبابی نہین ہی جیسا کہ دوسری روایت مین قید من لیشاء کا واقع ہوا ہی حقیقت پر ناظر ہی اگر کوئی چاہے کہ فضیلت حاصل کرے اور سردی اور بارش کا رنج کھینچے بہتر ہوگا۔ اور بھی یہہ رخصت اگرچہ شب سفر کے ساتھ خصوصیت پائی ہی لاکن ایسکے ساتھ مخصوص نہین کس لئے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کبھی مدینہ طیبہ مین بھی ایسے راتون اور دنون مین حکم فرماتے چنانچہ اس حدیث کے بعض طرق مین ابو داود نے ذکر کی ہی **حدثنا** اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ابو جحیفہ نے کہا کہ مین نے دیکھا مقام ابطح مین جو کہ معظمہ کے سرحد مین ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو ابطحی کہتے ہین یہہ نسبت اسی جگہہ کے طرف ہی۔ پس بلال آیا اور حضرت کو نماز سے آگاہ کیا یعنے اذان کہی پھر بلال برچھی کے ساتھ باہر آیا یہان تک کہ اسکو حضرت کے سامنے زمین مین گاڑ دیا اور اقامت نماز کی کہی **باب** هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْاَذَانِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا جائز ہی کہ متوجہ کرے موذن اپنے منہہ کو اس جگہہ اور اس جگہہ اور کیا التفات کرے یعنے داہنے اور بائین طرف۔ یہہ سب تفسیر ترجمہ کی ہی وَيُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهُ جَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ اور بلال رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا ہی کہ مقرر اپنے ہر دو انگشت شہادت کے ہر دو کان مین رکھا تا آواز بلند ہوا اور لوگ اسکو دور سے دیکھین کہ اذان کہتا ہی۔ اور اس بات کا احتیاج لوگ کے اجتماع کے وقت یا واسطے بہرے کے ہوگا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ اور تھے ابن عمر کہ انگلیان اپنے کانون مین نہین کرتے تھے وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ لَا بَاْسَ اَنْ يُؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ ابراہیم نخعی نے کہا کہ کچھ مضایقہ نہین ہی کہ موذن بغیر وضو کی حالت پر اذان کہے۔ اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ ہی اور جنابت کی حالت مین سخت مکروہ ہی جیسا کہ اقامت بے وضو اگرچہ روا ہی وَقَالَ عَطَاءٌ اَلْوُضُوْءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ عطا ابن رباح نے کہا کہ وضو بسبب شرع وسنت ثابت ہی اذان مین جو کہ مقدمہ صلوۃ کا ہی وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تھے حضرت ذکر کرتے اللہ تعالی کا اپنے سب وقتون مین باوضو ہو یا بے وضو اور اذان بھی بے وضو جائز ہی۔ اور ظاہر وہ ہی کہ ذکر سے ذکر لسانی مراد ہی جو ضد اسکا خموشی ہی نہ ذکر قلبی جو ضد اسکا نسیان ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ رَاٰى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ

تحریر الفث

هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ محمد بن یوسف نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان نے عون سے۔ اور وہ اپنے باپ ابی جحیفہ سے اور وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ تحقیق اسنے دیکھا بلال کو اذان کہتا ہوا پھر متوجہ کیا مین آنکو اسکے منہ کے ساتھ۔ اِس جگہ اِس جگہ اذان مین یعنے بلال کی موافقت پر مین یہہ فعل کرتا تھا مسلم نے زیادہ کیا ہی کہ مین التفات کرتا تھا داہنے اور بائین حی علی الصلوۃ مین داہنے طرف اور حی علی الفلاح مین بائین طرف۔ اور مروی ہی کہ یہہ التفات فقط سر سے کرے اور جہت قبلہ سے سینہ نہ پھیرے اور پاؤن اپنی جگہہ سے نہ ہلے **باب** قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جایز ہی کہ کہے مرد فوت ہوئی ہمسے نماز وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ يَّقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ اور مکروہ رکھا ہی ابن سیرین نے کہ کہے فوت ہوئی نماز بلکہ یون کہنا چاہیے کہ نہیں پایا مین نماز کو۔ اور یہہ کراہت اسلئے ہی کہ لفظ فوت دلالت عدم اور سقوط پر رکھتا ہی وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ امام بخاری علیہ الرحمۃ ابن سیرین کے رد مین کہتا ہی کہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح تر ہی جیسا کہ حدیث مذکور مین واقع ہوا بلکہ درست یہی ہی وبس **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ ابو قتادہ نے اپنے باپ سے نقل کی ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑہتے تھے۔ ناگاہ آپ نے لوگون کے پاؤن کی آواز سنی کہ جلدی کرتے ہین۔ پس جب نماز کو تمام کیا فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہی جو تم نے اضطراب کیا۔ انہون نے کہا کہ ہم نے نماز کے طرف جلدی کی قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا یعنی کہ تم نے پایا یعنے جسقدر کہ نماز ملی امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو کہ تم سے فوت ہوئی سو اسکو تمام کرو۔ اور ابن عتبہ کی روایت مین فاتموا کی جا پر فاقضوا واقع ہوا ہی **باب** لَا يَسْعٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلْيَاْتِهَا بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ یہہ باب اس بیان مین کہ نہ دوڑے مصلی طرف نماز کے۔ اور چاہیے کہ آوے نماز کے لئے ساتھ سکون و وقار کے۔ سکینہ اور وقار ہر دو ایک ہی معنے مین ہین بعض کہتے ہین کہ سکینہ کے معنے حرکات مین تانی اور آہستگی ہی اور وقار کے معنے آنکھین نیچی رکھنا اور آواز کو پست کرنا ہی قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ سب مذکور ابو قتادہ نے حضرت سے روایت کی ہی اور بعض روایا مین یہہ باب اسطرح پر آیا ہی باب مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ اس حدیث کا ترجمہ گذرا اب جاننا چاہیے کہ حنفیہ و شافعیہ مین خلاف یہہ ہی کہ مسبوق جو امام کے ساتھ پاتا ہی کیا اسکے حق مین اول نماز ہی یا آخر نماز۔ مثلاً نماز چہار گانہ مین مسبوق امام کے ساتھ اخیر کے دو رکعتین جو پائی حنفیہ کہتے ہین کہ وہ شفعہ اخیر ہی یعنے وے دو رکعتین اخیر کے ہین اور دو رکعتین جو نہ پائی وے شفعہ اولی ہی قیاس پر نماز امام کے۔ پس مستحب ہی کہ رکعتین اخیرتین مین جہر کرے اور فاتحہ کے ساتھ ضم سورہ کرے۔ اور شافعیہ اسکے عکس پر گئے ہین اور کہتے ہین کہ مسبوق جو امام کے ساتھ پایا اسکے حق مین وہی پہلا شفعہ ہی۔ اور شافعیہ نے لفظ اتموا سے استدلال کیا ہی کس لئے کہ تمام نہین ہوتی ہی مگر آخر۔ پس وے کہتے ہین کہ ضم سورہ او رفاتحہ سے جو کہ فوت ہوا ہی ولیکن ادا کرے اور آخری دو رکعت مین جہر کا اعادہ کرنا مستحب نہین کہتے ہین۔ مخفی نرہے کہ لفظ تمام مقابلہ مین ناقص کے ہی اور ناقص ناقص ہی جسطرف سے کہ نقصان رکھے۔ اور حنفیہ نے نماز امام پر قیاس کرنیکے بعد لفظ فاتکم فاقضوا کو جو دوسری روایت مین آیا ہی دستاویز کیا ہی۔ کس لئے کہ ظاہر فوت اور قضا سے یہی ہی اور باوجود ان سب باتون کے مشروعیت ضم سورہ کی ثابت ہی۔ اور ضم سورہ نہین ہی مگر پہلے شفعہ مین اور سب کا اتفاق ہی کہ مسبوق ان دو رکعتون مین

ضم کرے

غنم کرے - اور یہہ مشعر ہی اسبات پر کہ مسبوق یہہ شغعہ جو تنہا ادا کرتا ہی پہلا شفعہ نہین فافہم و ہو الموفق للصواب **باب** متی یقوم الناس اذا رأوا الامام عند الاقامۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کسوقت کھڑے رہین لوگ جو جماعت کے طالب ہین جب دیکھین امام کو اقامت نماز کے وقت - اور یہہ شرطیہ جزا مین بی یقوم کی جاے مین ہی **حدثنا** مسلم بن ابراہیم قال حدثنا ہشام قال کتب الی یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی ابو قتادہ نے اپنے باپ سے نقل کی ہی کہ حضرت نے فرمایا جب اقامت شروع کی جاوے - پس تم نہ کھڑے رہو یہان تک کہ مجکو دیکھو گھر سے نکلا ہون حنفیہ کے پاس کھڑا رہنا حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت پر ہی - چنانچہ قسطلانی نے کہا کہ حنفیہ کے پاس حی علی الصلوۃ کے وقت صف مین کھڑے رہیگا و جب قد قامت الصلوۃ کہے جاوے امام تکبیر شروع کرے کیونکہ امام جب امین ہی شریعت کا اور قیام نماز کی خبر دی گئی پس اسکی تصدیق واجب ہی - اور امام شافعی کے پاس الفاظ اقامت سے فارغ ہونیکے بعد کھڑے رہین اور امام احمد کے پاس بوقت کہنے قد قامت الصلوۃ کے - اور امام مالک کے شروع اقامت مین رحمہم اللہ تعالی **باب** لا یسعی الی الصلوۃ ولا یقوم الیہا مستعجلا و لیقم بالسکینۃ والوقار یہہ باب بیان مین ہی کہ نہ دوڑے کوئی طرف نماز کے - اور نہ کھڑا رہے طرف نماز کے جس حال مین کہ جلدی کرے - بلکہ چاہیے کہ سکون و وقار کے ساتھ کھڑا رہے یہہ ہر دو جملہ بیان لا یسعی کا ہی - پس تناقض نہین کھتا ہی اس آیت کے ساتھ جو فاسعوا الی ذکر اللہ آیا ہی اسکے معنے جلدی کرنی اور دسیل نکرنی اور دوسرے شغلون کا ترک کرنا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مصلی نماز کے لیے آہستگی سے چلے نہ دوڑ تا اگرچہ تکبیر تحریمہ یا جماعت ہی فوت ہونے کا اندیشہ ہو کیونکہ قصد نماز سے آہستہ چلنا بھی نماز کے ہی حکم مین ہی اگرچہ جماعت نہ پاوے کہ مدار اعمال کا نیت پر ہی اور بقدر چلنے قدم کے زیادہ ہوتے ہین وہ بھی کثرت ثواب کا سبب ہی اس دوڑ کے آداب نماز فوت کرین **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی وعلیکم بالسکینۃ تابعہ علی بن المبارک متابعت کی ہی اس حدیث کی روایت مین شیبان کی یحیی علی بن مبارک نے یعنے اسنے بھی یحیی سے کی ہی **باب** ہل یخرج من المسجد لعلۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا اقامت سننے کے بعد مسجد سے باہر آنا کسی سبب جایز ہی یا نہ جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ بعد سننے اقامت کے بلا ضرورت شرعی مسجد سے باہر آنا گناہ ہی - مگر جو شخص کہ دوسری مسجد رکھتا ہو اور وہان کی جماعت کا انعقاد اسکے ساتھ وابستہ ہے **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد بن صالح بن کیسان عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج وقد اقیمت الصلوۃ وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاہ انتظرنا ان یکبر انصرف قال علی مکانکم فمکثنا علی ہیئتنا حتی خرج الینا ینطف راسہ ماء وقد اغتسل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت پیغمبر خدا حجرہ شریف سے نکلے حالانکہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی - حضرت نکلے اور صفین برابر کرنیکے بعد یہان تک کہ حضرت اپنی نماز کی جگہہ مین کھڑے رہے جس حال مین کہ ہم منتظر تھے کہ تکبیر کہین اور نماز شروع کرین - پھر حضرت اپنے دولت سرا طرف لوٹے تکبیر سے پہلے - اور فرمایا کہ تم اپنی جگہہ پر ہی رہو - پس ہم نے دسیل کی اور اپنی وضع و ہیئت پر ہی کھڑے رہے یہان تک کہ حضرت پھر ہماری طرف تشریف لائے جس حال مین کہ آپکے سر مبارک سے پانی ٹپکتا تھا اور حضرت نے غسل فرمایا - دار قطنی نے ایک جز زیادہ کیا ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین جنب تھا اور غسل کو فراموش کیا تھا - اس حدیث سے مہلت کا جواز درمیان اقامت اور نماز کے ضرورت کے وقت معلوم ہوتا ہی - اور معلوم ہوا کہ نبی جو بدن سے نکلے پاک ہی - اور تاخیر غسل کی بھی روا ہی - اور جنب

فراموشی سے داخل مسجد ہو تو مضایقہ بھی نہین اور دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت سے مسجد مین آنا خصیصہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا **باب** اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتّٰى اَرْجِعَ انْتَظِرُوْهُ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب امام مقتدیون کو

کہے کہ اپنی جگہہ کو تم لازم کرو یہان تک کہ مین پھر آؤن تو وے انتظار کھینچین امام کا **حدثنا** اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا

الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰى بِهِمْ اس حدیث کا اور

اوپر گذری ہوئی حدیث کا مطلب ایک ہی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت غسل سے فارغ ہوکے آئے پر نماز شروع کی بغیر اعادۂ اقامت کے اور

امام بخاری نے کہا کہ تکبیر تحریمہ کے بعد امام گیا ہو لوگ ویسا ہی انتظار مین کھڑے رہین اگر آگے تکبیر کے ہو تو لوگ امام آنے تک بیٹھ جانا بھی مضایقہ نہین **باب**

قَوْلِ الرَّجُلِ لِلنَّبِيِّ مَا صَلَّيْنَا یہہ باب اس بیان مین کہ کہنا مرد کا پیغمبر سے جایز ہی کہ کہے ہم نے نماز نہین پڑہی ہے ابن بطال سے منقول ہی کہ قصد امام بخاری کا

عقد کرنے مین اس باب کے رد ہی ابراہیم نخعی پر کہ اسنے مکروہ سمجھا ہی اس بات کو کہ کوئی کہے کہ مین نے نماز نہین پڑہی ہی۔ اور کہتے ہین کہ مراد نخعی کی یہہ ہی کہ نماز کا منتظر

نہ کہے کہ مین نے نماز نہ پڑہی ہی۔ کس لیے کہ ایسا کہنا پیغمبر کے فرمودے کا نفی کرتا ہی جو فرمایا ہی کہ مصلی جب تک نماز کے انتظار مین ہی گویا نماز مین ہی نہ انکہ مطلقاً

مکروہ رکھا جو شخص کہ کفار کے جنگ مین مشغول ہو یا جسنے فراموش کیا ہو اگر وہ کہے کہ مین نماز نہین پڑہا ہون یہہ بھی مکروہ ہی اور حدیث مذکور سے جو معلوم ہوتا ہی

یہی ہی **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ مَا كِدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ

الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے روز حضرت کی خدمت

مین آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ قسم ہی پروردگار کی مین نزدیک نہین تھا یہہ کہ نماز پڑہون یہان تک کہ قریب ہوا آفتاب کہ غروب ہووے۔ اور یہہ آنا عمر فاروق کا

اور عرض کرنا حضرت سے روزہ دار افطار کرنیکے بعد تھا یعنے غروب آفتاب کے بعد فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى يَعْنِي الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ قسم ہی اللہ تعالی کی کہ مین بھی نہین پڑہا ہون وہ نماز۔ پھر حضرت نے نزول فرمایا بطحان مین جو مدینہ منورہ کی ایک وادی ہی۔

عمر فاروق کہتے ہین کہ مین بھی حضرت کے ساتھ تھا پس وضو کیا پھر نماز پڑہے عصر کی بعد اسکے کہ آفتاب غروب ہوا تھا۔ پھر عصر پڑہنے کے بعد نماز مغرب

ادا کی **مترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی رحمہ نے کہا کہ یہہ تاخیر عصر کا سبب بیان تھا نہ عمد۔ یا عمد تھا بہ جنگ کفار کا شغل تھا اور یہہ تاخیر نماز خوف نازل ہونے سے

آگے واقع ہوئی **باب** الْاِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ امام کو اقامت کے بعد جب ایک حاجت

عارض ہو تو وہ اپنی حاجت کو قضا کرنا روا ہی یا نہ ہان مباح ہی **حدثنا** اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْ رَجُلًا فِيْ جَانِبِ

الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اقامت کہی گئی نماز کی اور حضرت گوشہ مسجد مین ایک مرد سے باتین کرتے تھے

اور نماز کے طرف نہین کھڑے رہے یہان تک کہ لوگون نے خواب کیا یعنے اونگنے لگے۔ بعضون نے کہا کہ وہ مرد جس سے حضرت بات کرتے تھے رئیس قوم تھا تالیف

رجع یرجع

نعس

سکے لئے

کے لئے اس سے بات کرتے تھے۔ اور ظاہر ہی کہ بات کرنا حضرت کا عین ہدایت ہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ شخص فرشتہ وحی بگذار تھا جو صورت پر آدمی کے متجلی ہوا تھا

باب الكلام اذا اقيمت الصلوة **مترجم** کہتا ہی کہ مستنبط ہوا کہ بعد اقامت کلام کرنا درست ہی لیکن حنفیہ کے پاس بے ضرورت مکروہ ہی قسط

باب بات کرنے مین کسیکے ساتھ جب اقامت نماز کی کہی جاوے۔ باب سابق مین امام کی مطلق حاجت کا بیان تھا اور اس باب مین غیر امام بات کرنیکا بیان ہی۔ اور حدیث

ہر دو باب کی ایک ہی ہی اور مراد مدعا پر دلالت رکھتی ہی۔ بیان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ عجب ہی شارحون سے کہ اس تغایر مدعا پر نہ لیجا کے اعتراض کرتے

ہین **حدثنا** عياش بن الوليد قال حدثنا عبد الاعلى قال حدثنا حميد قال سالت ثابتا البناني عن الرجل يتكلم بعد

ما يقام الصلوة حمید نے کہا کہ مین نے ثابت بنانی سے پوچھا اس مرد سے کہ اقامت کہی گئی پر بات کرتا ہی فحدثني عن انس بن مالك قال اقيمت

الصلوة فعرض للنبي صلى الله عليه وسلم رجل فحبسه بعد ما اقيمت الصلوة پس حدیث کی مجھ سے ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ

سے کہ اقامت کہی گئی نماز کی تو ایک شخص حضرت کے پیش آیا اور حضرت کو نماز کی طرف آنے سے نگاہ رکھا نماز کے لئے اقامت کہی گئی کے بعد **باب**

وجوب صلوة الجماعة یہہ باب بیان مین ہے کہ نماز پڑھنی جماعت کے ساتھ واجب ہی۔ نماز با جماعت حنفیہ کے پاس سنن موکدہ سے ہی قوت مین مانند

واجب کے لقوله صلى الله عليه وسلم الجماعة من سنن الهدى لا يتخلف عنها الا منافق كذا في الهداية یعنے جماعت سنن ہدا سے ہی اسکا متخلف نہین ہوتا ہمارے سوائے

مگر منافق اسیطرح ہی ہدایہ مین اور کفایہ مین لایا ہی کہ امام احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کہتے ہین کہ جماعت فرض عین ہی۔ اور بعضون نے کہا فرض کفایہ

ہی یہی ہی مذہب امام شافعی کا وقال الحسن ان منعته امه عن العشاء في الجماعة شفقة لم يطعها اور حسن بصری نے کہا کہ مصلی کی مان نماز عشا کی جماعت سے منع کرے شفقت

کی راہ سے تو چاہیئے کہ مصلی اسکی اطاعت نکرے۔ اور یہہ بھی وجوب کے علامات سے ہی کس لئے کہ مان کی طاعت واجبات کے سوائے دوسرے امور کے منع مین لازم ہی **مترجم**

کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ عبادات نافلہ مین مان کی اطاعت کرنی جایز ہی چنانچہ حسن مروزی سے منقول ہی کہ کہا نفل روزہ دار کی مان افطار پر حکم کرے تو افطار کرے اور

اور اسپر قضا نہین اور اسکو روزے کا ثواب ملیگا کیونکہ اطاعت مان کی واجب ہے مان فرض ترک کرنے مین نہین اور برماوی نے شرح عمدۃ الاحکام مین مشروعیت

جماعت کی حکمت لکھی ہی کہ جماعت مصلیون مین الفت پیدا ہونیکا سبب ہی اسی لئے مساجد موضوع ہوین کہ بھائی مسلمان پانچوقت ایک جگہہ ملین محبت زیادہ ہونے کا

سبب ہی اور احکام نماز نہین جاننے والا جاننے والے سے معلوم کرسکتا ہی اور یہہ بھی سبب ہی کہ کامل آدمی کی نماز کامل ہوتی ہی اور ناقص کی ناقص لیکن کامل

کی نماز کی برکت سے ناقصون کی نماز بھی کامل ہوگی **حدثنا** عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن

الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لقد هممت ان امر بحطب ليحطب

ثم امر بالصلوة فيوذن لها ثم امر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف الى رجال فاحرق عليهم بيوتهم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ

حضرت نے فرمایا قسم ہی اس ذات باری جل شانہ کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہی مقرر مین نے قصد کیا یہہ کہ لوگونکو حکم کرون کہ جمع ہووین پھر حکم کرون نماز کا

پھر اذان دی جاوے نماز کے لئے۔ پھر حکم کرون ایک مرد کو کہ امامت کرے۔ پس مخالفت کرون اس جماعت کی جو مشغول ہون نماز سے یعنے ان سے جدا ہوؤن۔

اور قصد کرون ان مردونکا جو اپنے گھرون سے نماز کے لئے نہین آتے ہین۔ پس ان پر جلا دون انکے گھرون کو۔ اور حضرت جناب رسالت کے قول ہممت مین اشارہ ہی

کہ اگر عاصی بجرد تہدید سے اپنے گناہ سے باز آوے عقوبت نکیا جاہئے والذي نفسي بيده لو يعلم احدهم انه يجد عرقا سمينا او مرماتين

حسنتين لشهد العشاء اور قسم ہی اسکی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہی کہ اگر کوئی تمھارے سے جانے کہ مقرر پاویگا ایک استخوان پر گوشت

لم يعلم

یا ایک تیر جس سے تیراندازی سیکھے البتہ حاضر ہوویگا نماز عشا کے لئے - یعنے اگر جانے کہ نماز کے لئے حاضر ہونے مین دنیا کا کچھ فایدہ پاتا ہی اگرچہ وہ فایدہ خسیس اور حقیر ہو
اپنی دون ہمتی سے حاضر ہوتا ہی - اور آخرت کے ثواب اور نعمت کے لئے حاضر نہین ہوتا ہی - امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس تشدید و توبیخ سے جماعت کے واجب
ہونے پر استدلال کیا ہی - جیسا کہ وعید اخروی کو قرینہ وجوب کا ٹھہرایا ہی یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی یہہ استدلال وجوب کا تکلف سے خالی نہین کسیلئے کہ
سنن موکدہ کے ترک پر جو شعایر اسلام سے ہین جیسے اذان وغیرہ کے چھوڑنے پر بھی اس قسم کی تشدید آئی ہی - صحابہ کو ابتدا احوال مین دین مین تکمیل اور اخلاق کی تہذیب
حاصل ہونیکے آگے حضرت جناب رسالت ایسی تہدید و تشدید فرماے باوجود اسکے شرف صحبت کی فضیلت باقی ہی اسکے بعد ان بزرگوارونکو درجہ کمال کا حاصل
ہوا اللہ تعالی نے ان سبکے شان مین فرمایا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ **باب فضل الجماعۃ** یہہ باب نماز جماعت کے ساتھ پڑہنے کی فضیلت مین
ہی تنہا پڑہنے سے وَكَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ اِلٰى مَسْجِدٍ اٰخَرَ اور اسود جو کبار تابعین سے تھے انہون نے حضرت کے زمانہ مبارک کو
پایا لاکن آپکو نہ دیکھا سوانکی یہہ حالت تھی کہ جب ان سے مسجد مین جماعت فوت ہوتی تو دوسری مسجد کے طرف جاتے وَجَاءَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مَسْجِدٍ
قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً اور انس بن مالک ایک مسجد کے طرف آئے کہ اس مین نماز پڑہی گئی تھی پس اذان اور اقامت کہی اور نماز باجماعت
ادا کی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز جماعت کے
ساتھ ثواب کی زیادتی رکھتی ہی تنہا نماز پڑہنے سے ستائیس درجے - جو عدد کہ لسان شرع پر آیا ہوا اسکے وجہ دریافت کرنے مین عقل کو کچھ راہ نہین ہی اسکے بیان
[illegible] تکلف سے خالی نہین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ [illegible] ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ
وَعِشْرِينَ دَرَجَةً اس حدیث مین زیادتی پچیس درجہ کی آئی اور اکثر روایا مین بیس درجہ اور پہلی حدیث مین ستائیس درجہ ہی اور یہہ حدیث اگرچہ بسبب
روایات کی کثرت رکھتی ہی لاکن اسکی سند جو مالک نافع سے اور نافع ابن عمر سے ہی اصح طرق ہی اور زیادتی ستائیس کی عدل حافظ کی بسبب روایت معتبر ہی اور ایک
کی صحت کی ترجیح دوسری پر دی جاتی نہین پس بالضرور تطبیق دیا جاہے - اور وجہ تطبیق مین کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے پچیس درجون کی خبر
دی گئی اسکے بعد ستائیس درجون کی - یا بلحاظ مسجد کی نزدیکی اور دوری کا ہی - یا مصلی کے حال کے نظر کرتے کہ جو کوئی زیادہ جاننے والا اور زیادہ خشوع کرنیوالا
ہی اسکو ثواب بھی زیادہ ہی یا بنظر نماز سری و جہری پر یا بنظر جماعت کی کمی و زیادتی پر ہی - یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہہ وجوہات جو مذکور
ہوئین ان سے معین مذکور کے خلجان کی تشفی حاصل ہوتی نہین اور وہ جو کہتے ہین کہ ذکر عدد قلیل کا منافی عدد کثیر کا نہین کسیلئے کہ عدد مفہوم کا معتبر نہین یہہ
بات منصوصیت مین ان حکمون کے کہ جنکا تعین عدد کے ساتھ واقع ہوا ہی دشوار ہوتی ہی واللہ اعلم **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ ترمذی نے کہا کہ پچیس
درجے کی حدیث پر اتفاق ہی اور درجات کے عدد بیان کرنے مین حکمت یہہ لکھتے ہین کہ نماز جب پنجگانہ ہی عدد درجات سے مبالغہ مقصود ہی کہ پانچ کو پانچ مین
ضرب کرین تو پچیس ہوتے ہین **حدثنا** مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ
اَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى
صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَسُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز مرد کی جماعت مین زیادہ کی جاتی

ہی کہ کوئی نماز پر جو اسکے گھر میں یا ادا کرے یا بازار میں یعنے گھر اور بازار میں جو تنہا پڑہی ہو چنانچہ عادت ہی کہ گھر اور بازار میں اکثر تنہا پڑہا کرتے ہیں یا چھوٹی جماعت کے ساتھ
سو ایسی نماز پر پچیس درجہ زیادہ کی جاتی ہی وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً
إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ اور یہ زیادتی ثواب کی ثابت ہی اسلئے کہ جسوقت کہ وضو کیا اچھا وضو کیا یعنے اسکے فرائض و
سنن کی رعایت بجا لی کہ بغیر اسراف و تقصیر کے بجا لائے پھر طرف مسجد کے نکلا جس حال میں کہ نہیں نکالی اسکو گھر سے مگر نماز نے یعنے محض نماز کے واسطے نکلا۔ نہیں بڑہاتا ہی کوئی
قدم مگر یہہ کہ بلند کیا جاتا ہی اس قدم سے خاص اسکے واسطے ایک مرتبہ قرب الٰہی میں اور کم کیا جاتا ہی اس قدم سے اسکا ایک گناہ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ
مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ پس جسوقت کہ اسنے نماز پڑہی ہمیشہ فرشتے دعا کرتے ہیں اور اسپر رحمت بھیجتے ہیں جبتک کہ وہ اپنی نماز کی جگہہ
میں ہی انکی دعا یہہ ہی کہ الٰہی بخشدے اسکو الٰہی رحمت بھیج اسپر وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ اور ہمیشہ ہی تمہارے سے ایک شخص نماز کے ہی اجر و ثواب میں
جب تک کہ وہ انتظار میں ہی نماز کے

بَاب فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

یہہ باب بیان میں ہی زیادتی ثواب میں نماز فجر کے ہی ساتھ جماعت کے
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيعِ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ
جُزْءًا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے زیادہ کرتی ہی نماز جماعت کی تمہارے سے ایک کی نماز کو جس حال میں کہ
تنہا پڑہتا ہی پچیس درجہ تک وَتَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ اور جمع ہوتے ہیں فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے نماز فجر میں یہہ
اشارہ ہی وجہ فضیلت پر نماز کے۔ پوشیدہ نرہے کہ فرشتے رات اور دن کے نماز مغرب میں بھی جمع ہوتے ہیں اور یہہ جمع ہونا نماز فجر کی فضیلت کا موجب دوسری
نمازوں پر ہوتا نہیں اور اگر کہیں کہ مشقت فجر کی نماز میں زیادہ ہی تو اس معنے میں عشا بھی شریک غالب ہی) یا رب مگر مجموعہ اور ان ہر دو معنوں کی وجہ ابو ہریرہ
ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا پھر ابو ہریرہ نماز فجر کی استشہاد فضیلت میں کہتے تھے اگر تم چاہتے ہو تو پڑہو
یہہ جو نماز فجر کی شان میں ہی مقرر پڑہنا فجر کا ہی مشہود۔ یعنے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں قَالَ شُعَيْبٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً امام بخاری علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ کہا شعیب نے طریق نافع سے ابن عمر سے کہ زیادتی رکھتی ہی نماز جماعت ستائیس درجہ
اور یہہ طریق بخاری کے بواسطہ ابو الیمان ہی حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ
سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا اعمش نے کہا کہ میں نے ام درداء سے سنا کہ کہتی تھی کہ آیا مجھپر ابو درداء غصہ کی حالت میں میں نے
پوچھا کہ تمھیں کیا چیز غضب میں لائی اسنے کہا قسم ہی اللہ کی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امور سے یا شریعت محمدی سے کسی چیز کو میں نہیں جانتا ہوں مگر یہی
نماز با جماعت جو وے پڑہا کرتے ہیں اور یہہ لوگ اب اسمیں بھی سستی کرتے ہیں شارحوں نے کہا ہی کہ جمیع امور شرعیہ میں فتور آگیا مگر جو چیز کہ باقی رہی یہی نماز با جماعت
ہی جو ہمیشہ کیا کرتے ہیں حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى حضرت نے فرمایا کہ بڑا ثواب ازروے نماز کے اس شخص
کو ہی جو مسجد کو دور راہ سے پھر دور سے ہو وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ اور جو کوئی انتظار کرے

الجمیع

نماز کا کہ اسکو امام کے ساتھ پڑہے ثواب کی راہ سے زیادہ ہی - اس شخص سے جو پڑہے اور سو جاوے - ظاہر اس حدیث کا نماز عشا مین ہی - اور پہلی حدیث جو ابو الدرداء سے
مروی ہی وہ تو عام ہی اس مین تعرض نماز فجر کے ساتھ یا جماعت کی فضیلت کے ساتھ بھی نہین صاحب شرح تراجم سے ان ہر دو حدیث کی تطبیق مین نقل کرتے ہین
کہ کثرت ثواب جماعت کا کثرت مشقت سے ہی - اور مشقت دوسری نمازون سے جماعت فجر مین زیادہ ہی پس ثواب زیادہ ہوگا - اور یہہ توجیہ خالی تکلف سے نہین

باب فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ یہہ باب زیادتی ثواب مین نماز ظہر جلد ادا کرنے کے ہی **حدثنا** قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا درمیان اسکے کہ ایک مرد راہ سے چلا تھا اور
ایک شاخ خاردار کو راہ مین پایا سو اسکو راہ سے اٹھا کے ایک طرف ڈالدیا - پس اللہ تعالی نے اس سے اس کام کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ
الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ پھر فرمایا کہ شہدا جو کثرت ثواب مین ممتاز ہین پانچ قسم پر ہین -
ایک وہ ہی جو طاعون مین ہلاک ہووے - دوسرا وہ جو اسہال یا استسقا یا اور کوئی شکم کے بیماریون سے مرے - تیسرا جو پانی مین غرق ہووے - چوتھا وہ جو گھر کی دیوار اوپر
گرکے مرجاوے - پانچوان وہ جو راہ خدا مین محض اعلاے کلمۃ اللہ کے لئے مارا جاوے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ شہید حقیقی یہی شہید فی سبیل اللہ ہی اس شہید کو
نہ غسل ہی نہ نماز بخلاف اور شہید دنکے کہ وے شہداے مجازی ہین کہ معنے شہید کا ثواب پاتے ہین اور موطا مین ذات الجنب سے موے ہوے کو اور آتش مین جلے ہو
وغیرہ کو بھی زیادہ کیا ہی اور ابن عباس کی حدیث مین غریب اور وہ کہ جسکو درندہ پھاڑا ہو شہیدون مین شمار کیا گیا ہی وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ
وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ اور فرمایا اگر جانین لوگ اس اجر و ثواب کو جو اذان کہنے مین اور جماعت
کی صف اول مین ہی پھر اسکو نپاوے مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین ایک دوسرے پر تو ہر آینہ قرعہ ڈالینگے اس اجر و ثواب پر وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا وَلَوْ
يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا اور اگر جانین اس ثواب کو جو نماز کے لئے جلدی کرنے مین ہی تو سبقت کرینگے اور اگر جانین اس ثواب کو جو نماز عشا
وصبح مین ہی البتہ آوینگے اسکے پانیکے لئے - اگرچہ انکا آنا زانو اور سرین پر ہو **باب** احْتِسَابِ الْآثَارِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مسجد کی راہ
مین نماز کے لئے جتنے قدم چلین اعمال حسنہ کے شمار مین ہین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے
فرمایا ای بنی سلمہ آیا شمار نہین کرتے ہو تم اپنے قدمون کو نماز کے لئے مسجد کو جاتے وقت کہ ہر قدم کے لئے ایک درجہ زیادہ ہوتا ہی - بنو سلمہ انصار کا ایک بڑا
قبیلہ تھا مسجد سے دور رہتے تھے سو انہون نے چاہا کہ مسجد سے نزدیک آکے رہین تب حضرت نے انکو یہہ بشارت دی کہ جتنے قدم چلکے آئینگے اتنے حسنات زیادہ لکھے جائینگے

حدثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ
مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ -
مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ بنو سلمہ کے لوگون نے چاہا کہ اپنے مکانون سے نکلین اور مسجد نبوی کے قریب آکے
رہین حضرت نے اسکو ناخوش رکھا کہ مدینہ طیبہ کے ایک طرف کو خالی کردین فَقَالَ أَفَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ پس فرمایا کیا نہین شمار کرتے ہو تم اپنے
قدمون کو قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ آثَارُ الْمَشْيِ فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ مجاہد نے آثار کی تفسیر مین کہا کہ قدم ہین جو آثار راہ چلنے کے ہین زمین پر پانو سے

اور یہی تفسیر کیے آیت ونکتب ما قدموا وآثارہم کی - امام بخاری اس تعلیق سے گویا اشارہ کرتے ہین کہ قصہ بنی سلمہ کا اس آیت کا سبب نزول ہی **باب**

فضل صلوٰۃ العشاء فی الجماعۃ یہہ باب فضیلت مین نماز عشا کے ہی ساتھ جماعت کے **حدثنا** عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال

حدثنا الاعمش قال حدثنی ابو صالح عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوٰۃ اثقل علی المنافقین من

صلوٰۃ الفجر والعشاء ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی نماز گران تر منافقون پر نماز فجر اور عشا سے

ولو یعلمون ما فیہما لاتوہما ولو حبوا اگر جانتے لوگ اُس ثواب کو جو ان ہر دو نماز مین ہی البتہ آئے ہوتے انکے ادا کرنیکے لئے اگرچہ اپنے زانو

اور سرین پر ہو - یعنے سرکتے اور رینگتے آتے لقد ھممت ان آمر المؤذن فیقیم ثم آمر رجلا یؤم الناس ثم اخذ شعلا من نار فاحرق

علی من لا یخرج الی الصلوٰۃ بعد اور مقرر قصد کیا مینے یہہ کہ حکم کرون موذن کو پس اقامت کرے نماز کی - اور حکم کرون ایک مرد کو کہ امامت

کرے پھر آتش کے شعلے لون اور جلا دون ان لوگون کو جو نماز کے لئے نہین آتے ہین بعد سننے اقامت کے جس حال مین کہ انکی طاقت رکھتے ہین مناسبت

حدیث کی ترجمہ کے ساتھ قول حضرت کا ہی کہ لو یعلمون ما فیہما لاتوہما حبوا ہی **باب** اثنان فما فوقہما جماعۃ یہہ باب اس بیان مین

ہی کہ دو نفر سے جو زیادہ ہون وہ جماعت ہی اور اس بیان مین کہ سفر مین دو شخص نماز پڑہتے ہون تو بھی اذان و اقامت و امامت ہے **حدثنا**

مسدد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا خالد عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا حضرت الصلوٰۃ فاذنا واقیما ثم لیؤمکما اکبرکما مالک بن حویرث سے مروی ہی کہ حضرت نے ان دو شخص کو فرمایا جو رخصت سفر کی چاہتے

کہ جب وقت نماز کا آپہنچے اذان بولین اور اقامت کہین تم ہر دو - پھر امامت کرے جو تمہارے مین بزرگ تر ہو از رو علم کے یا عمر کے **باب** من جلس

فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ وفضل المساجد یہہ باب بیان مین زیادتی ثواب اس شخص کے ہی جو مسجد مین نماز کے انتظار مین بیٹھے - اور بیان مین فضیلت مسجد کے

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ ما لم یحدث ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا فرشتے مغفرت چاہتے ہین تمہارے

کسیکی جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹھا ہو یعنے نماز کے انتظار مین جب تک کہ وہ بے وضو ہووے طہارت پر رہے - دعا ان فرشتون کی یہہ ہی اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ

یعنے الٰہی بخشدے اسکو اور رحم کر اسپر لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما دامت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اھلہ الا الصلوٰۃ

ہمیشہ ہی تمہارے سے کوئی شخص نماز مین جب تک کہ نگاہ رکھے اسکو نماز روک رکھے اسکو مسجد مین مانع ہنو اسکو اسکے گھر والون کی طرف جانے سے مگر نماز **حدثنا**

محمد بن بشار قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال حدثنی خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین کہ سایہ ڈالیگا ان پر اللہ تعالیٰ

اپنے کنف رحمت مین لیویگا اس روز جو سایہ نہین مگر اسی پروردگار کا - یعنے قیامت کے دن جو تمام خلق ہول و دہشت اور رنج و زحمت مین ہونگے - آفتاب ایک نیزے

برابر قریب ہو جائیگا کسیکو بھی کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا - مگر سات شخص کو عرش رحمان کے سایہ مین جگہہ ملیگی چنانچہ دوسرے احادیث مین صاف سایہ عرش کا ذکر آیا ہی وہ سات

شخص یہ ہین الامام العادل ایک امام عادل ہی امام بادشاہ یا اسکا خلیفہ مراد ہی جو موافق شریعت محمدی کے حکم کرے وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ

دوسرا وہ جوان ہی جو اسکی ترکی نُسے اسکا نشو نما عبادت الٰہی مین ہوا ورجل قلبہ معلق فی المسجد اور تیسرا وہ مرد کہ اسکا دل مسجد مین ہی لگا ہو اللہ تعالیٰ کے

ربہ

المساجد

ذکر وعبادت کے لذت سے نماز کی انتظار مین ورجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه وتفرقا علیه اور تیسرے وہ دو مرد مین کہ باہم یکدیگر محبت رکھتے ہین

اللہ ہی کے واسطے اور جدا ہوتے ہین اسیکے خوشنودی پر۔ ورجل طلبته امراة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف الله چوتھا وہ مرد ہی کہ

اسکو عورت صاحب شرف اور صاحب حسن وجمال اسسے بدفعلی چاہی تو اسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون ورجل تصدق فاخفی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه

پانچوان مرد ہی کہ صدقہ دیا اور پوشیدہ کیا یہان تک کہ اسکے بائین ہاتھ کو خبر نہین کہ سیدہا ہاتھ کیا دیا ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه اور وہ مرد کہ

حق تعالی کو تنہائی مین یاد کیا۔ پس اسکی آنکھون سے اشک جاری ہو خوف آخرت سے یا اللہ ہی کی خوف جلال یا شوق جمال سے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب کے ساتھ

وہی جزو ہی جو رجل قلبه معلق فی المسجد آیا ہی اگرچہ انتظار کا ذکر نہین **حدثنا** قتیبة وعلی بن حجر قالا قال حدثنا اسمعیل بن جعفر

عن حمید قال سئل انس هل اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما فقال نعم اخر لیلة صلوة العشاء الی شطر اللیل ثم

اقبل علینا بوجهه بعد ما صلی فقال صلی الناس ورقدوا ولم تزالوا فی صلوة منذ انتظرتموها حمید نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ

پوچھا گیا کہ آیا حضرت انگشتری بنائے تھے۔ انس نے کہا ہان انگشتری پہنے تھے۔ ایک رات نماز عشا کے لئے نیم شب تک آپ نے تاخیر کی پھر ہماری طرف متوجہ ہوے

نماز پڑہنے کے بعد۔ پس فرمانے لگے کہ لوگون نے نماز پڑہی اور خواب کیا۔ اور تم نماز مین ہی ہو جب تک کہ نماز کے انتظار مین رہو فقال فکانی انظر الی وبیص خاتمه

انس نے کہا پس گویا مین دیکھتا ہون طرف لمعان انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے اسوقت حضرت کے دست مبارک مین جو انگشتری تھی گویا مین دیکھ رہا ہون

باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح یہہ باب فضیلت مین اسشخص کے ہی کہ روز کرے طرف مسجد کے اور شب کرے طرف مسجد کے **حدثنا**

علی بن عبد الله قال حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا محمد بن مطرف عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة

عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من غدا الی المسجد وراح اعد الله له نزله من الجنة کلما غدا وراح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی روز کرے مسجد مین اور شب کرے تو آمادہ کریگا اللہ تعالی اسکے لئے مہمانی اسکی جس جگہہ کہ وہ نزول کرے جنت مین ہر بار جو صبح اور

شام کیا ہی بواسطہ عبادت کے **باب** اذا اقیمت الصلوة فلا صلوة الا المکتوبة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب شروع کی جاوے

اقامت نماز کی تو روا نہین ہی کوئی نماز مگر نماز فرض **حدثنا** عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنا ابراهیم عن سعد عن ابیه عن

حفص بن عاصم عن عبد الله بن مالک بن بحینة قال مر النبی صلی الله علیه وسلم برجل ح وحدثنی عبد الرحمن

قال حدثنا بهز بن اسد قال حدثنا شعبة قال اخبرنی سعد بن ابراهیم قال سمعت حفص بن عاصم قال سمعت رجلا

من الازد یقال له مالک بن بحینة یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا من الازد وقد اقیمت

الصلوة یصلی رکعتین حفص بن عاصم نے کہا کہ مین نے ایک مرد سے سنا جو اسنے ازد سے سنا تھا۔ اسکو مالک بن بحینہ کہتے تھے۔ وہ حدیث کرتا تھا کہ مقرر پیغمبر خدا نے

دیکھا ایک مرد کو جو ازد سے تھا حالانکہ اقامت کہی گئی تھی نماز کی وہ دو رکعت نماز پڑہ رہا تھا فلما انصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم لاث

به الناس فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبح اربعا الصبح اربعا پھر جب حضرت نماز سے پھرے لوگ آپکے ساتھ جمع آئے حضرت نے

اس مرد کو فرمایا کیا نماز صبح کی چار رکعت ہی یا نماز صبح کی تو چار رکعت پڑہتا ہی۔ یہہ مکرر فرمایا۔ جب وہ مرد اقامت فرض کے بعد دو رکعت مین مشغول ہوا حضرت نے

بطور زجر اور سرزنش کے ہمزہ استفہام انکاری کے ساتھ اسکو تنبیہ فرمائی کہ ایسا نکرے۔ جاننے کہ سنت فجر جو سب سنن مین بہت موکد ہی امام شافعی احمد نے اختلاف کیا ہی

لکھتے ہین

کہتے ہین کہ جب امام نماز فرض کے لئے قیام کرے سنت پڑہنے مین مشغول ہونا مکروہ ہی اور حنفیہ کے پاس اگر پانا ایک رکعت فرض کا امام کے ساتھ متصور ہو سنت فجر کو ترک نکرے تا ہر دو فضیلت یعنے فجر کی سنت اور فرض با جماعت ہاتھ آوے - لاکن سنت مسجد کے دروازے پر پڑہے نہ صف جماعت مین تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكٍ متابعت کی ہی بہز کی اسکی روایت مین شعبہ سے غندر اور معاذ - یعنے یہہ ہر دو بھی شعبہ سے راوی ہین اور وہ مالک سے وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰق عَنْ سَعْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ کہا حماد نے کہ خبر دی ہمکو سعد نے حفص سے اور اسنے مالک سے امام بخاری علیہ الرحمہ نے تائید کی ہی ان ہر دو تعلیق سے اسناد سابق کی **مترجم** کہتا ہی کہ صبح کی جماعت مین مل جانے سے اگر سنت فوت ہو جاوے تو اسکے قضا کرنے مین ائمہ کا اختلاف آیا ہی مولانا شاہ ولی اللہ محدث رحمہ اللہ تعالی شرح موطا مین باب اذا اقيمت الصلوة ترك ركعتي الفجر وغيرها من النوافل مین حدیث ابو سلمہ کی شرح مین لائے ہین کہ اگر اقامت نماز کی ہوئی - اور یہہ شخص سنت فجر نہین پڑہا ہی تو تامل کرے - اگر ظن غالب یہہ ہی کہ ایک رکعت جماعت کے ساتھ پایگا تو ناحیہ مسجد یا باب مسجد مین سنت پڑہلے والا موقوف رکھے مالك انه بلغه ان عبد الله بن عمر فاتته ركعتا الفجر فقضاهما بعد ان طلعت الشمس یعنے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فجر کی سنت دو رکعتین فوت ہوئین پس اسکو طلوع آفتاب کے بعد قضا کیا مسئلہ فجر کی دو رکعت سنت مین قضا کی علت وہ ہی کہ موقت مطلوب ہی - پس یہہ حکم سب سنن موقتہ کو شامل ہی اور قضا کرنا حضرت کا ظہر کی دو رکعت سنت کو عصر کے بعد شاہد اسکا ہی - اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا - اور عالمگیری مین مذکور ہی کہ جب سنتین اپنے وقت سے فوت ہون قضا نہ کیا جاہئے - مگر سنت فجر اگر فرض کے ساتھ قضا ہو وین زوال تک قضا کیا جاے - اور سوائے اسکے قضا نکیا جاہئے - اور تھے عبد اللہ بن عمر جب آتے مسجد مین حالانکہ لوگ نماز پڑھ چکے ہین تو نماز فرض ہی شروع کرتے اور اسکے آگے کچھ نہ پڑہتے مسئلہ عالمگیری مین مذکور ہی قيل لا باس ترك سنة الفجر والظهر اذا صلى وحده وقيل لا يجوز تركها بحال انتهى - اور ہدایہ مین لایا ہی کہ اگر کسی سے فجر کے دو رکعت سنت فوت ہووے تو اسکو فرض ادا کرنیکے بعد طلوع آفتاب کے آگے قضا نکرے کس لئے کہ اسوقت دو رکعت کا پڑہنا نفل محض ہی نہ سنت - اور نفل تو اسوقت مکروہ ہی اور اسیطرح آفتاب بلند ہونیکے بعد اسکو قضا نکرے شیخین کے پاس اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ میرے پاس احب یہہ ہی کہ آفتاب بلند ہونیکے آگے زوال تک اسکو قضا کرے - کسو اسطیکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو لیلۃ التعریس کی صبح مین آفتاب بلند ہونیکے بعد قضا کیا تھا - اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما کہتے ہین کہ اصل سنت مین یہہ بات ہی کہ قضا کئے بجاوین اسلئے کہ قضا اسی عبادت کے لئے مخصوص ہی جو واجب ہو - کس لئے کہ پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے اسکو بہ تبعیت فرض قضا کیا تھا یعنے فرض جو قضا ہوئی تھی سنت بھی اسکے ساتھ پڑھ لی پس صورت تبعیت کے سوائے اس چیز پر باقی رہیگی جو اصل ہی - اور سنت مذکورہ بہ تبعیت فرض زوال تک قضا کئے جائیگی - خواہ فرض جماعت کے ساتھ پڑہین یا بغیر جماعت کے لاکن زوال کے بعد قضا کئے جاوین یا نہ سو اسمین اختلاف ہی - اور یہہ جو مذکور ہوا سنت فجر کا حکم ہی - لاکن دوسرے سنتین وقت گذرنیکے بعد فرض کے سوائے نہین قضا کئے جاتے ہین - پر بہ تبعیت فرض انکو قضا کرنے مین اختلاف مشایخ ہی انتہی اور وہ جو مشکوۃ مین ایک حدیث محمد بن ابراہیم کی روایت سے اور ابو داؤد کی تخریج سے آئی ہی کہ حضرت نے ایک شخص کو فجر کی نماز فرض پڑہنے کے بعد پھر دو رکعت پڑہتا ہوا دیکھا سو اسکو فرمایا کہ فجر کے فرض دو ہی رکعت ہین اسنے کہا یا رسول اللہ مین نے دو رکعت سنت آگے فرض کے نہین پڑہی تھی حضرت یہہ سنکے خاموش رہے - پس فرض کے بعد طلوع آفتاب کے آگے سنت کا پڑہنا جائز ہوا چنانچہ مذہب امام شافعی کا ہی - اور امام اعظم وابو یوسف کے پاس سنت کو قضا نہین چنانچہ انکی دلیل اوپر ہدایہ سے گذری - اور یہہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف قابل سند پکڑنیکے نہین کذا فی مظاہر حق

باب حَدِّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ایک حد مقرر کی جاوے بیمار کے لئے کہ وہ جماعت مین حاضر ہووے - اور جب اس حد سے گذرے ابن بطال وغیرہ کہتے ہین کہ حد معنے مین حدت اور تندی کے ہی - جیساکہ قول

سنت صبح فوت ہوئی تو اسکو قضا کرنیکے وقت کا اختلاف

حد ای اجتہاد

عمر کا ہی حق مین ابو بکر کے رضی اللہ عنہما کُنتُ اُدَاوِی منہ بعض التدای الحدۃ مراد اس جگہہ اتنا بیمار کا ہی نماز کے لئے **حدثنا** عمر بن حفص بن غیاث

قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الاَسْوَدِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَکَرْنَا المُوَاظَبَةَ عَلَی الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِیْمَ لَهَا

اسود نے کہا کہ تھے ہم نزدیک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پس ہم ذکر کرنے لگے نماز پر مواظبت اور ہمیشگی کرنیکا اور اسکی تعظیم و بزرگی کا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاُذِّنَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِیْلَ لَهُ

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ بی بی نے کہا کہ جب حضرت بیمار ہوے وہ بیماری کہ جس مین وفات

فرمایا - پس وقت نماز کا آپہنچا اور اذان کہی گئی - تو فرمایا کہ ابو بکر کو کہو کہ لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے - تب حضرت سے بعضون نے کہا کہ مقرر ابو بکر ایک مرد غمگین

رقیق القلب اور سریع البکا یعنے جلد رونیوالا ہی - جب وہ آپکی جگہہ پر کھڑا رہیگا تو لوگون کے ساتھ نماز ادا نکر سکیگا - پس اور کسیکو حکم کیجیے وَاَعَادَ فَاَعَادُوْا لَهُ

پھر حضرت وہی حکم فرمایا تو پھر آپکو بی بی عائشہ اور دوسرے حضار نے وہی جواب دیا فَاَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ پھر تیسری بار

حضرت نے وہی حکم کیا - اور فرمایا کہ تم عورتین یوسف علیہ السلام کے مصاحبون کے سے ہو - یہان مراد صواحب سے بی بی زلیخا ہین حضرت نے بی بی عائشہ کو انکے

ساتھ اسلئے تشبیہ دی کہ جو دل مین ہی اسکے برخلاف ظاہر کرتے ہین جناب عائشہ صدیقہ کے دل مین تھا کہ جب ابو بکر صدیق امامت کرے اور حضرت کی جگہہ پر کھڑے ہو

لوگ بسبب شک کے عداوت پر آتینگے - اسلئے بی بی نے عذر کیا کہ وہ نرم دل ہین جیسا کہ بی بی زلیخا نے عورتونکی ضیافت کی پر مقصود دل یہہ تھا کہ وہ عورات جو

یوسف علیہ السلام کے باب مین بی بی زلیخا پہ طعن کرتی تھین سو جمال یوسفی دیکھ لین اور آپکو معذور رکھین مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ حضرت نے فرمایا کہ حکم کرو

ابو بکر کو تا لوگ کو ساتھ لیکے نماز پڑہے - مروی ہی کہ بلال ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضرت کا حکم ہوا ہی کہ آپ لوگ کو ساتھ لیکے نماز پڑہین ابو بکر صدیق نے

عمر فاروق سے کہا کہ تم نماز پڑہواو - انہون نے کہا کہ اس منصب کے آپ ہی سزاوار ہو فَخَرَجَ اَبُوْ بَکْرٍ یُّصَلِّیْ پھر نکلے ابو بکر اور لوگ کو ساتھ لیکے نماز پڑہ رہے تھے

فَوَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ یُهَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ پس حضرت اپنی جان مین کچہ ایک سبکی پائے بیماری سے پھر نکلے

راہ چلتے تھے درمیان دو شخص کے یعنے دو شخص پر تکیہ کرکے چلے تھے کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رِجْلَیْهِ تَخُطَّانِ الاَرْضَ مِنَ الوَجَعِ بی بی عائشہ کہتی ہین کہ ایسا ہی

کہ گویا مین دیکھتی ہون حضرت کے پیر مبارک کی طرف جو زمین پر لکیر کھینچتے تھے - یعنے درد اور ناتوانی سے قدم اٹھاکے رکھ نہ سکتے تھے کھینچتے جاتے تھے فَاَرَادَ اَبُوْ بَکْرٍ

اَنْ یَّتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّکَانَكَ جب ابو بکر صدیق کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لائے ہین سوچا کہ پیچھے ہٹے اور

مقتدیون مین داخل ہووے - تو حضرت نے انکے طرف اشارہ فرمایا کہ ثابت رہو اور اپنی جگہہ کو لازم کرو ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِهٖ پس حضرت کو لے آئے

یہان تک کہ صدیق اکبر کے پہلو سے بیٹھے فَقِیْلَ لِلاَعْمَشِ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَبُوْ بَکْرٍ یُّصَلِّیْ بِصَلٰوتِهٖ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ

بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ بِرَاْسِهٖ نَعَمْ اعمش سے لوگون نے کہا کہ حضرت نماز پڑہتے تھے اور ابو بکر نماز پڑہتے تھے آپکی نماز یعنے اقتدا حضرت کا کرتے تھے اور لوگ

ابو بکر صدیق کی نماز کی تبعیت کرتے تھے - یہہ سنکے اعمش نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان ایسا ہی تھا - جاننے کہ ظاہر اس قول کا یہہ ہی کہ اس نماز مین حضرت اور ابو بکر

ہر دو امام تھے - جب دو امام ہونا ایک نماز مین جایز نہین ہی تاویل کرتے ہین کہ ابو بکر کی امامت سے مراد یہہ ہی کہ جب حضرت بیٹھ کے نماز پڑہتے تھے سب لوگ نزدیک

و دور سے آپکے احوال پر اطلاع نہین رکھتے تھے سو مقتدیونکی جماعت صدیق اکبر کے حرکات و آواز پر حضرت کا اقتدا بجا لاتے تھے - اور ایک جماعت کہتی ہی کہ اس نماز

مین ابو بکر ہی امام تھے - اور بیہقی نے کہا کہ حضرت آخر بیماری مین جو دنیا سے عقبیٰ کے طرف رحلت فرمائی ابو بکر کے مقتدی تھے - اور حضرت کا اقتدا بعض صحابے

ساتھ حالت صحت میں بھی صحت کو پہنچاہی رواہ ابوداؤد عن شعبة عن الاعمش بعضه روایت کی ہی اس حدیث کی ابوداؤد اور طیالسی نے شعبہ سے اور اسنے اعمش سے اس حدیث کے بعض کو وزاد ابومعاویة جلس عن یسار ابی بکر وکان ابوبکر یصلی قائما اور زیادہ کیا ہی ابومعاویہ نے اعمش سے کہ حضرت نے تشریف رکھی ابوبکر کے بائین جانب پر۔ اور تھے ابوبکر نماز پڑھتے کھڑے رہکر **حدثنا** ابراھیم بن موسی قال اخبرنا ھشام بن یوسف عن معمر عن الزھری قال اخبرنی عبیداللہ بن عبداللہ قال قالت عائشة لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشتد وجعہ استاذن ازواجہ ان یمرض فی بیتی فاذن لہ عبیداللہ نے کہا کہ بی بی عائشہ نے کہا کہ سخت ہوئی بیماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو آپ نے اپنی بی بیوں سے اذن طلب کیا کہ اپنی بیمارداری میرے گھر مین کی جاوے۔ تب سب بی بیون نے اذن دیا فخرج بین رجلین تخط رجلاہ الارض وکان بین عباس ورجل آخر قال عبیداللہ بن عبداللہ فذکرت ذلک لابن عباس ما قالت عائشة فقال وھل تدری من الرجل لم تسم عائشة قلت لا قال ھو علی بن ابی طالب پس نکلے پیغمبر خدا نماز کے لئے درمیان دو مرد کے جس حال مین کہ خط کھینچتے تھے آپکے پاے مبارک زمین پر اور تھے حضرت درمیان ابن عباس کے اور دوسرے مرد کے۔ عبیداللہ نے کہا کہ مین نے ذکر کیا ابن عباس سے اس چیز کا جو بی بی عائشہ نے کہا تھا۔ پس ابن عباس نے مجھکو کہا کیا تو نے جانا کہ وہ کون مرد ہی کہ بی بی عائشہ نے جسکا نام نہ لیا۔ مین نے کہا نہین جانا۔ کہا وہ علی ابن ابی طالب ہی۔ کرمانی کہتا ہی کہ بی بی عائشہ نے جو حضرت علی کا نام نہ لیا اسکا سبب کچھ تحقیر یا عداوت کا نہین تھا بلکہ اسکی وجہ یہی ہی جو امام نووی نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو جانب مین جو دو مرد تھے ایک تو عباس رضی اللہ عنہ تھے دوسری طرف کون تھے اسمین مختلف روایتین آئی ہین کہ علی مرتضی تھے یا فضل بن عباس یا اسامہ۔ لیکن یہ تینون بھی نوبت بنوبت حضرت کا دست مبارک پکڑتے تھے۔ اور ایک جانب تو عباس ہی پکڑے تھے۔ اور وے تینون صحابی ایک ایک صحابی جو بدلتے جاتے تھے جسنے جسکو دیکھا اسکا نام لیا۔ غرض جب تعیین مین اختلاف آیا بی بی عائشہ نے مبہم لایا اور ایک طرف عباس کے نام کی تصریح کی **باب** الرخصة فی المطر والعلة ان یصلی فی رحلہ یہ باب اس بیان مین ہی کہ بارش برسنے کے وقت رات ہو یا دن۔ اور جو سبب کہ جماعت مین حاضر ہونیکو مانع ہو۔ جیسے بیماری۔ یا دشمن کا خوف اور راہ مین بہت ہی کیچڑ کا رہنا۔ اور ہوا تند شب مین غرض ایسے عذرون مین اپنی جگہ پر تنہا یا باجماعت ادا کرنیکی رخصت ہی **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة فی لیلة ذات برد وریح ثم قال الا صلوا فی الرحال نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کے لئے ایک شب جو بہت سرد تھی پھر کہا آگاہ رہو نماز پڑھو اپنے منزلون مین۔ ظاہر اس کلام کا یہہ ہی کہ اذان کے بعد یہہ بات کہی ہو اور حدیث سابق مین گذرا کہ اثناے اذان مین حکم کیا بجای حی علی الصلوة کی جاے پر فرمایا۔ گویا ہر دو صورت بھی روا ہین اور واقع ہوئی ہین ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة ذات برد ومطر یقول الا صلوا فی الرحال پھر کہا کہ حضرت موذن کو حکم کرتے تھے جاڑہ اور بارش کی شب مین کہ کہے لوگونکو اپنی منزلون مین نماز پڑھو **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابن شھاب عن محمود بن الربیع الانصاری ان عتبان بن مالک کان یؤم قومہ وھو اعمی وانہ قال لرسول اللہ محمود بن ربیع سے مروی ہی کہ تھا عتبان بن مالک امامت کرتا اپنی قوم کی اور وہ نابینا تھا اور اسنے حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ انھا تکون الظلمة والسیل وانا رجل ضریر البصر یا رسول خدا اندھیری رات اور پانی کی بہیا ہوتی ہی اور مین نابینا ہون فصل یا رسول اللہ فی بیتی مکانا اتخذہ مصلی پس نماز پڑھئے یا رسول اللہ میرے

گھر میں تا میں اسکو نماز کی جگہہ ٹھہراؤں فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس حضرت انکے گھر تشریف لائے اسکو فرمایا کہ تو کہاں دوست رکھتا ہی کہ نماز پڑھوں پس عتبان نے اپنے گھر سے ایک جگہہ کے طرف اشارہ کیا۔ سو حضرت نے اس جگہہ نماز پڑہی

بَاب هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ یہہ باب اس بیان میں ہی کیا روا ہی کہ نماز پڑہے امام۔ ایک جماعت کے ساتھہ جو حاضر ہوے ہوں ان لوگوں سے جو وے عذر میں رکھتے ہوں جو مذکور ہوئیں کہ حاضر نہونیکی رخصت پاہیں تو خطیب جمعہ کے روز خطبہ پڑہے بارش میں جب حدیث سے ظاہر مفہوم ہوا کہ عذر والے حاضر نہو دیں اور جماعت انکے ساتھہ منعقد نہو۔ عقد اس باب کا اس وہم کے دفع کرنیکے لئے ہی کہ یہہ رخصت رخصت اباحت کی ہی نہ رخصت وجوب وندب کی۔ اگر اہل عذر حاضر ہو دیں ثواب جماعت کا پاویںگے اور جمعہ انسے ادا ہو ویگی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس نے خطبہ جمعہ کا پڑہا۔ جس روز کہ کیچڑ پانی تھا۔ پس موذن کو فرمایا جب وہ کلمہ حی علی الصلوۃ پر پہنچا کہا کہ کہہ الصلوۃ فی الرحال یعنے نماز پڑہو اپنے منزلوں میں فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا پس دیکھا بعضوں نے بعض کیطرف گویا انکار کیا اس حکم پر ابن عباس کے کہ ترک فرض کی رخصت دی فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس ابن عباس نے کہا کہ گویا تم نے میرے اس کام پر انکار کیا۔ مقرر یہہ ایک امر ہی کہ کہا ہی اس جناب نے جو مجھ سے بہتر ہی یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ مقرر جمعہ واجب ہی باوجود اسکے میں نے ناخوش رکھا کہ تمکو حرج اور مشقت میں ڈالوں اس روز میں باہر نکلنے سے وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ یہہ عطف ہی حدثنا حماد بن زید پر تعلیق نہیں ہی یعنے حماد مذکور نے جو عاصم سے نقل کی اور وہ عبد اللہ بن حارث سے اور وہ ابن عباس سے مانند حدیث مذکور کے مروی ہی اس زیادتی کے ساتھہ جیسا کہ کہا غیر اسکے قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ سوا اسکے جو حماد نے یہہ روایت کی ہی ناخوش رکھا میں نے یہہ گناہ میں ڈالوں تمکو۔ پس آؤ جس حال میں کہ روندو کیچڑ کو زانوں تک مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ یہہ قول ہی نظر بعضہم الی البعض جو دلالت کرتا ہی حاضر ہونے پر ایک جماعت کے باوجود مانع کے۔ اور ابن عباس نے خطبہ پڑہا اور نماز جماعت کے ساتھہ ادا کی

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری سے سوال کیا شب قدر سے جیسا کہ باب الاعتکاف میں اسکی تصریح کی اور یہہ سوال نماز صبح کے وقت تھا۔ پس ابو سعید خدری نے کہا کہ ایک ابر آیا اور برسا یہاں تک کہ سقف مسجد سے پانی رواں ہوا۔ اور اسکا سقف شاخ خرما سے تھا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ پس نماز کی اقامت کہی گئی اور میں حضرت کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہیں پانی اور کیچڑ میں یہاں تک کہ اثر مٹی کا آپکی پیشانی مبارک میں دیکھا۔ اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ وہ ہی کہ حضرت اس روز میں جو پانی کیچڑ تھا جماعت کے ساتھہ نماز پڑہی جیسا کہ لفظ اقیمت الصلوۃ کا اور دیکھنا ابو سعید خدری کا اسپر دلالت کرتا ہی

حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ انس بن سیرین نے کہا کہ

الحمد و المنة

میں نے انس بن مالک سے سنا کہ کہتا تھا کہ انصار سے ایک مرد نے کہا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہوں آپکے ساتھ یا رسول اللہ وکان رجلا ضخما فصنع للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعاہ الی منزلہ فبسط لہ حصیرا ونضح طرف الحصیر فصلی علیہ رکعتین اور وہ مرد فربہ تھا پس
حضرت کے واسطے کھانا پکوایا پس آپکو دعوت کی اپنے مکان کی طرف اور آپکے لئے حصیر بچھائی اور اسپر پانی چھڑکا اسکو نرم کرنیکے لئے یا پاک کرنیکے لئے پس حضرت نے اسپر دو رکعت
نماز پڑھی - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوریئے پر نماز جائز ہی - اور وہ جو عمر بن عبد العزیز سے منقول ہی کہ وہ نماز مٹی پر پڑھتے تھے سو وہ تواضع اور کسر نفسی کے
جہت سے تھا اور حضرت نے معاذ ابن جبل کو فرمایا عفر وجہک بالتراب خاک آلودہ کر اپنے منہ کو یہہ عزیمت ہی فقال رجل من آل الجارود لانس اکان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی فقال ما رایتہ صلاھا الا یومئذ آل جارود سے ایک مرد نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا آیا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز چاشت پڑھتے - انس نے کہا میں نے نہیں دیکھا حضرت کو کہ نماز چاشت پڑھی ہو - مگر اسی روز - اس بات کے ثبوت میں علمانے تردد کیا ہی صحیح یہی ہی
کہ حضرت نماز ضحی چہار رکعت پڑھتے ہیں تطبیق میں اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ لکھتے ہیں کہ حضرت نماز پڑھتے تھے حاضروں کے ساتھ سوائے اس مرد دیندار کے - پس منطبق ہوا
اسکے ساتھ کہ کہا نماز پڑھی امام نے ساتھ ان لوگوں کے جو حاضر تھے - پوشیدہ نرہے کہ مراد حاضران جماعت سے وہ جماعت ہی جو انہیں معذور رکھے تھے نہ مطلق حضار

فتدبر **باب** اذا حضر الطعام واقیمت الصلوۃ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جب طعام حاضر ہو اور نماز کے لئے اقامت کہی جاوے تو ابتدا
طعام سے کرے یا نماز سے وکان ابن عمر یبدا بالعشاء اور تھے ابن عمر ابتدا کرتے طعام شب سے - یہہ بات وقت کی وسعت اور بھوک کی شدت میں ہوگی
وقال ابو الدرداء من فقہ المرء اقبالہ علی حاجتہ حتی یقبل علی صلاتہ وقلبہ فارغ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ بات آدمی
کی علم و دانش سے ہی کہ متوجہ ہووے اپنی حاجت کے طرف جو طعام وغیرہ سے ہو یہاں تک کہ نماز کی طرف توجہ لاوے جس حال میں کہ دل اسکا فارغ رہے اور اپنے حوائج کے
خطرے دل میں خطور نکریں - اور مناجات الٰہی میں ہر حال میں پورا خضوع و خشوع حاصل رہے - پوشیدہ نرہے کہ معدہ خالی رہنے کی حالت میں بھی یہہ بات
ہاتھ دیتی ہی - اور کھانا کھانے کے بعد مناجات میں ذوق کم ہوتا ہی پس طالب کو چاہئے کہ ہر حال میں جناب حق کے طرف توجہ کامل رکھے **حدثنا**
مسدد قال حدثنا یحیی عن ھشام قال حدثنی ابی سمعت عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا وضع العشاء
واقیمت الصلوۃ فابدءوا بالعشاء بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب طعام رکھا جاوے اور اقامت کہی جاوے تو کھانے سے ابتدا کرو -
یہہ حکم وقت کے وسعت اور بھوک کی شدت میں ہی [illegible] **حدثنا** یحیی بن
بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قدم
العشاء فابدءوا بہ قبل ان تصلوا صلوۃ المغرب ولا تعجلوا عن عشائکم انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پیش کیا جاوے کھانا شام کا تو ابتدا کرو کھانے سے نماز مغرب سے آگے - اور جلدی نکرو نماز کے لئے کھانے سے اعراض کرکے **حدثنا** عبید بن
اسمعیل عن ابی اسامۃ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء
احدکم واقیمت الصلوۃ فابدءوا بالعشاء ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو وقت کہ تمھارے کسیکے آگے طعام رکھا جاوے اور نماز کی
اقامت کی جاوے تو کھانے سے ابتدا کرو ولا یعجل حتی یفرغ عنہ اور جلدی نکرو یہاں تک کہ کھانے سے فراغت پاؤ وکان ابن عمر یوضع
لہ الطعام وتقام الصلوۃ فلا یاتیہا حتی یفرغ وانہ لیسمع قراءۃ الامام اور تھے ابن عمر کہ کھانا انکے لئے رکھا جاتا - اور نماز کے لئے

اقامت کہی جاتی تو نماز کے لئے نہ آتے جب تک کہ کھانے سے فارغ نہوتے اور مقرر قرأت امام کی سنتے وَقَالَ زُہَیْرٌ وَوَہْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ اور حضرت نے فرمایا جسوقت کہ تمہارے سے کوئی بر سر طعام ہو تو جلدی نکرے یہان تک کہ کھانے سے اپنی حاجت کو تمام کرے اگرچہ قایم کی جاوے نماز قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ۔ امام بخاری نے کہا روایت کی اسکی ابراہیم بن المنذر نے وہب بن عثمان سے اور وہب مدنی ہے۔ مدنی نسبت ہی طرف مدینۂ مطہرہ کے۔ اور بعض روایات مین مدینی واقع ہی۔ ہر دو ایک معنے مین ہی۔ اور بعضون نے فرق کیا ہی اور کہا کہ مدینی نسبت ہی طرف مدینۂ اصفہان اور نیشاپور کے

بَابٌ

إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کہ بلایا جاوے امام نماز کے طرف اور ہاتھ مین اسکے کوئی چیز کہ وہ کہاتا ہی تو حکم اسکا کیا ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ جعفر بن عمرو کے والد نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ بکرے کا ہاتھ نوش فرماتے تھے جس حال مین کہ اسکو چاقو سے قطع کرتے تھے سو نماز کے طرف بلائے گئے پس کھڑے رہے اور ہاتھ سے چاقو ڈال دی۔ اور نماز پڑہے اور وضو نکیا۔ اگلے حدیثون سے نماز پر تقدیم طعام کا جو حکم ظاہر ہوا وہ حکم اباحت کا ہی اسکا سبب شغل قلب کا ہی اور جب یہہ بات حق مین حضرت جناب رسالت مآب کے متصور نہین پس یہہ حدیث اگلی حدیثون کے منافی نہین

بَابٌ

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو کوئی اپنے گھر کے حوایج مین رہے۔ پس نماز کی اقامت کہی جاوے۔ پس نکلے تو روا ہی **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ اسود نے کہا کہ مین نے بی بی عائشہ سے پوچھا کہ حضرت اپنے دولت سرا مین کیا کرتے تھے۔ بی بی نے کہا کہ حضرت اپنے اہل کے کامون مین ہا کرتے۔ ترمذی نے شمایل مین تفسیر کی ہی کہ بکری کا دودھ دوہتے۔ امام احمد اور حبان نے کہا کہ اپنے کپڑے اور نعلین سیتے۔ اسود نے مہنہ کی تفسیر خدمت کے ساتھ کی اور تکرار لفظ کان یکون کی دوام و استمرار کے لئے ہی فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ پس جب وقت نماز کا آتا نماز کے لئے نکلتے

بَابٌ

مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ یہہ باب حکم مین اس شخص کے ہی کہ نماز پڑہاوے لوگون کو اور امامت کرے۔ حالانکہ وہ نہین چاہتا ہی اس نماز سے سوائے اسبات کے کہ تعلیم کرے نماز پیغمبر خدا کی اور طریقہ سنت اسکے ادا کرنیکا **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مالک بن حویرث ہمارے پاس آیا ہماری مسجد مین جو یہہ ہی یعنے بصرے کی مسجد مین پس کہنے لگا مقرر پڑہتا ہون مین نماز تمہارے لئے۔ اور نہین ارادہ کرتا ہون مین نماز فرض کا کس لئے کہ وقت اسکا نہین تھا بلکہ تعلیم مقصود تھی اور باعث اس فعل پر خصوص کوئی نماز نہین ادا یا قضا أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نماز پڑہتا ہون مین اس کیفیت کے ساتھ جو حضرت کو نماز پڑہتے ہوئے دیکھا ہون فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ

يصلي قال مثل شيخنا هذا ابو ایوب کہتا ہی کہ مینے ابو قلابہ سے پوچھا کہ حضرت کس طرح نماز پڑہتے تھے۔ کہا ہمارے اس شیخ کی نماز کے مانند جو عمرو بن سلمہ ہی امام انکا تھا قال وكان الشيخ يجلس اذا رفع راسه من السجود ان ينهض في الركعة الاولى اور تھا وہ شیخ بیٹھتا جب سجدہ ثانی سے سر اٹھاتا اٹھنے کے آگے پہلی رکعت مین شفعوے۔ شافعیہ نے اس حدیث کو جلسۂ استراحت کے واسطے سند کیا ہی اور دوسرے ائمہ کہتے ہین کہ یہہ جلسہ حضرت سے اسوقت واقع ہوا کہ آخر عمر شریف مین آپکی مزاج مبارک مین ضعف آیا تھا اور اس ایام مین نماز تہجد بیٹھکے پڑہتے تھے چنانچہ بی بی عائشہ نے کہا فلما بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا

باب اهل الفضل والعلم احق بالامامة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اہل علم وفضل یعنے جاننے والے احکام دینیہ کے خصوصا وے احکام جو متعلق ہین ساتھ نماز کے۔ اور وے لوگ جو علم وتقوی زیادہ رکھتے ہین زیادہ سزاوار ہین امامت کے لئے۔ ان لوگون سے جو یہہ علم وفضیلت کم رکھتے ہون

حدثنا اسحق بن نصر قال حدثنا حسين عن زائدة عن عبد الملك بن عمير قال حدثني ابو بردة عن ابي موسى قال مرض النبي صلى الله عليه وسلم فاشتد مرضه فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت عائشة انه رجل رقيق اذا قام مقامك لم يستطع ان يصلي بالناس ابو موسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت بیمار ہوے اور بیماری آپ کی سخت ہوئی تو فرمایا کہ ابو بکر صدیق کو کہو کہ لوگون کے ساتھ نماز پڑہے یعنے امامت کرے۔ تب عائشہ صدیقہ نے کہا کہ مقرر ابو بکر ایک مرد نرم دل ہی جسوقت آپکی جگہہ پر کھڑا رہے تو لوگون کو نماز پڑہا نہ سکیگا قال مري ابا بكر فليصل بالناس فعادت فقال مري ابا بكر فليصل بالناس فرمایا کہ اے عائشہ کہو ابو بکر کو کہ لوگونکی امامت کرے۔ بی بی نے پھر عذر کیا تو تیسرے بار بھی وہی فرمایا جو پہلے دو بار حکم فرمایا تھا اور فرمایا فانكن صواحب يوسف پس مقرر تم اے عورتو مصاحبان ہو یوسف علیہ السلام کے کہ زبان سے ایک چیز کہتے ہو اور دل مین کچہ اور رکھتے ہو فاتاه الرسول فصلى بالناس في حيوة النبي صلى الله عليه وسلم پس حضرت کا بھیجا ہوا۔ یعنے بلال رضی اللہ عنہ ابو بکر کے پاس آیا۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہی حضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیم کی حیات مین

حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام المؤمنين انها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه مروا ابا بكر يصلي بالناس قالت عائشة قلت ان ابا بكر اذا قام في مقامك لم يسمع الناس بالبكاء بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا کہ ابو بکر کو حکم کردو تا لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے مینے کہا مقرر جب ابو بکر آپکی جاے پر کھڑے رہین قرات اور تکبیرات لوگونکو نہ سنا سکینگے بسبب رونیکے فمر عمر فليصل بالناس قالت عائشة فقلت لحفصة قولي له ان ابا بكر اذا قام في مقامك لم يسمع الناس من البكاء فمر عمر فليصل للناس پس حکم کیجیے عمر کو کہ لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین بی بی حفصہ بنت عمر فاروق سے بولی کہ تم حضرت سے عرض کیجیے کہ جسوقت ابو بکر آپکی جاپر کھڑے رہین لوگون کو آواز نہ سنا سکینگے پس عمر فاروق کو حکم کیجیے کہ لوگونکو نماز پڑہا دے ففعلت حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لاصيب منك خيرا پس حضرت نے بی بی حفصہ کو زجر سے وہی فرمایا جو آگے بی بی عائشہ کو فرمایا تھا۔ پس بی بی حفصہ نے جناب عائشہ صدیقہ سے کہا کہ مین نہین ہون کہ تمہارے سے نیکی اور خوبی دیکھون حضرت سے بی بی حفصہ کے بہ نسبت جو ناخوشی واقع ہوئی اور بی بی کے کہنے سے انہون نے حضرت سے جو عرض کی اسلئے جناب حفصہ نے عائشہ صدیقہ کو ملامت کی

حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني انس بن مالك الانصاري وكان تبع النبي صلى الله عليه وسلم

مروا

وخدمه وصحبه انس بن مالک انصاری سے مروی ہی جو انہوں نے حضرت کی متابعت کی تھی عقاید و اخلاق اور اقوال و افعال میں اور خدمت کی تھی اُنکی دس سال اور پائی
شرف صحبت پائی تھی اور ترقی کر کے مدارج کمال کو پہنچا تھا - اور حضرت کی خوشنودی اور رضامندی کی دولت پائی تھی أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ
الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ انس نے روایت کی ہی کہ مقرر ابوبکر صدیق لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہتے تھے حضرت کی بیماری کے
ایام میں کہ جسمیں وفات پائی یہانتک کہ روز دوشنبہ تھا اور حالانکہ لوگ صف بصف نماز میں کھڑے تھے - اور حضرت حجرۂ شریف سے پردہ اٹھایا جس حال میں کہ
کھڑے ہیں اور ہمارے طرف نظر کرتے ہیں - گویا آپکا چہرۂ مبارک ایک ورق مصحف ہی نہایت روشن اور تابان ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ جس حال میں کہ کمال خوشی و خورمی
چندان ہیں لوگ نماز میں جمع آنے اور صدیق اکبر کی متابعت کرنے سے - چہرہ مبارک جو نہایت روشن اور تابان تھا سو یہی خوشی کا سبب تھا - اور حضرت
جسوقت خوش ہوتے چہرہ شریف منور ہوتا فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس ہم نے قصد کیا کہ حضرت کے دیکھنے سے
نہایت فرحت جو ہمیں حاصل ہوئی کہیں نماز کے چھوڑنے سے فتنہ میں پڑینگے فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلٰوةِ پس پیچھے ہٹے ابوبکر صدیق تا مقتدیونکی صف میں پہنچیں اور گمان کیا کہ حضرت نماز کے لیے نکلے ہیں فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس حضرت نے ہمارے طرف اشارہ کیا کہ تمہاری نماز کو تمام
کرلو - پھر حجرہ شریف کے پردے کو چھوڑ دیا اور اسی روز وفات فرمایا ہزاران ہزار درود و سلام ہو آپ پر اور آپکے آل و اصحاب پر **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ
أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت باہر نہ نکلے تین روز پس قایم کی گئی نماز پھر ابوبکر صدیق آگے ہوئے تا امامت کرے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ پس حضرت نے پردہ پکڑا فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا پس جب پردہ اٹھایا اور ظاہر ہوا چہرۂ مبارک حضرت کا - نہ دیکھا ہمنے کوئی چیز خوشتر آپکے چہرۂ انور سے جسوقت
کہ ہم پر ظاہر ہوا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ
حَتَّى مَاتَ پس اشارہ کیا حضرت نے اپنے مبارک ہاتھ سے ابوبکر صدیق کے طرف تا آگے ہو وے اور چھوڑ دیا پردہ کو - پھر ہمنے طاقت نپائی آپکے دیکھنے پر یہانتک
کہ وفات پایا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہاں سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق حضرت کے وفات تک حضرت کے خلیفہ رہے نماز میں اور معزول نہوے جیساکہ شیعہ کا
زعم ہی کہ حضرت باہر تشریف لائے اور مقدم ہونے سے ابوبکر کا عزل ہوتا ہی **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي
الصَّلٰوةِ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ عبد اللہ ابن عمر نے اپنے والد بزرگوار عمر فاروق سے ابن شہاب کو خبر دی کہ جسوقت حضرت کا درد سخت ہوا اور
آپ میں تاب باقی نرہا کہ باہر تشریف لاویں اور لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے تب نماز کے باب میں آپ سے کہا گیا تو فرمایا کہ ابوبکر صدیق کو کہو کہ لوگونکو نماز پڑہاوے قَالَتْ
عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ
بی بی عائشہ نے کہا کہ ابوبکر ایک مرد نرم دل ہی جب قرات کریگا اسپر گریہ غالب ہو جایگا - تو پھر فرمایا کہ ابوبکر کو کہو کہ لوگونکو نماز پڑہاوے مقرر تم عورتیں صاحب یوسف کے ہو

تابعه

تابعه الزبيدي وابن اخي الزهري واسحاق بن يحيى الكلبي عن الزهري متابعت کی ان تین شخصون نے پہلا زبیدی دوسرا زہری کے بھتیجے نے - اور اسحاق نے زہری سے یعنے جیسا کہ یونس نے زہری ابن شہاب سے روایت کی ہی یہ تین شخص بھی اس سے روایت کی ہین وقال عقيل ومعمر عن الزهري عن حمزة عن النبي صلى الله عليه وسلم اور حدیث کی ہی عقیل اور معمر نے زہری سے اسنے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے رضی اللہ عنہم انہے پیغمبر خدا سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب من قام الى جنب الامام لعلة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جائز ہی کھڑا رہنا کسیکا پہلو مین امام کے کسی ایک سبب سے یعنے ترک سنت قیام ایک شرعی باعث سے جیسا کہ حدیث مین امتثال امر حضرت جناب رسالت کا آیا ہی

حدثنا زكريا بن يحيى قال حدثني ابن نمير قال اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر ان يصلي بالناس في مرضه فكان يصلي بهم قال عروة فوجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة فخرج فاذا ابو بكر يؤم الناس فلما راى ابو بكر استاخر فاشار اليه ان كما انت بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نے صدیق اکبر کو حکم کیا کہ لوگونکو نماز پڑہاوے - اپنی بیماری کے ایام مین پس وہ لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہا کرتے تھے عروہ نے کہا کہ حضرت نے اپنی ذات مبارک مین کچھ تخفیف پائی سو باہر نکلے تب ابو بکر لوگونکی امامت کرتے تھے پس جب ابو بکر نے حضرت کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے کا قصد کیا تو حضرت نے انہین اشارہ فرمایا کہ اپنی حالت پر رہے فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم حذاء ابي بكر الى جنبه فكان ابو بكر يصلي بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يصلون بصلوة ابي بكر پس حضرت نے تشریف رکھی مقابل ابو بکر کے انکے بازو پس تھے ابو بکر حضرت کی نماز کے تابع - اور لوگ نماز پڑہتے ابو بکر کی نماز کے تابع

باب من دخل ليؤم الناس فجاء الامام الاول فتاخر الاول اولم يتاخر جازت صلوته فيه یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کوئی شخص آوے تا لوگون کی امامت کرے پہر آجاوے ہی قوم کے امام کا پہر آوے پہلا امام یعنے قوم کا امام پہر تاخیر کرے یا نہ کرے نائب جائز ہی نماز اسکی فيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم اور تاخر اور عدم تاخر کے باب مین بی بی عائشہ سے ایک روایت آئی ہی جو حضرت سے نقل کی ہی

حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابي حازم بن دينار عن سهل بن سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب الى بني عمرو بن عوف ليصلح بينهم فحانت الصلوة فجاء المؤذن الى ابي بكر فقال اتصلي بالناس فاقيم قال نعم فصلى ابو بكر فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس في الصلوة فتخلص حتى وقف في الصف الاول فصفق الناس وكان ابو بكر لا يلتفت في صلوته سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت تشریف لیگئے بنی عمرو کے طرف جو ایک قبیلہ تھا انصار کا اور وے مسجد قبا کے پاس رہتے تھے سو انہون نے باہم لڑائی کی تھی سو حضرت کا تشریف لیجانا اس لئے تھا کہ تا انہین صلح کردے - پس نماز عصر کا وقت آپہنچا تو بلال ابو بکر کے پاس آیا اور پوچھا کہ آیا تم لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہتے ہو کیا مین اقامت کہون - تو ابو بکر صدیق نے کہا ہان مین نماز پڑہاتا ہون جب حضرت مسجد قبا کے طرف تشریف لیگئے تھے صحابہ نے گمان کیا کہ وہین نماز پڑہینگے - اگر انتظار کرین وقت عصر کا تنگ ہوتا ہی اسلئے مسجد شریف مین نماز قایم کی - پس ابو بکر نے نماز شروع کی ایسے مین حضرت تشریف لائے حالانکہ لوگ نماز مین تھے اور صفون مین سے ہو ہوتے پہلی صف مین آکے کھڑا رہے پس لوگون نے دستک دی تا حضرت کے آنے سے ابو بکر کو آگاہ کرین - اور وہ انکے طرف التفات نہین کرتے تھے بسبب حضور اور کمال استغراق کے جو انکو نماز مین حاصل تھا

فلما اكثر الناس التصفيق التفت فراى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليه رسول الله ان امكث مكانك فرفع ابو بكر يديه فحمد الله على ما امره به رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك پس جب لوگون نے دستک زیادہ دی تو ابو بکر نے التفات کیا اور حضرت کو دیکھا پس آپ نے ابو بکر کے طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہ - پہر ابو بکر نے اپنے ہر دو ہاتھ اٹھائے اور شکر الہی بجا لایا اس نعمت اور دین اس وجاہت پر جو حضرت نے اسیر انکو حکم فرمایا

ثم استاخر ابو بكر حتى استوى في الصف وتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما انصرف قال يا ابا بكر ما منعك ان تثبت

اِذْ اَمَرْتُكَ اسکے ابوبکر پیچھے آئے قبلہ کی طرف پیٹھ نکرکے یہانتک کہ برابر ہوئے صف مین اور حضرت آگے بڑہے پس جب نماز سے پھرے تو فرمایا کہ ای ابوبکر تمھین کیا چیز مانع ہوئی اپنی جگہ پر رہنے سے جبکہ مین نے تمھین حکم کیا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابوبکر نے کہا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کو نہین پہنچتا ہی کہ پیغمبر خدا کے آگے نماز پڑہے اور آپکی امامت کرے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِیْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ پس حضرت نے فرمایا لوگون پر انکار کی راہ سے کہ کیا ہوا مجھے کہ مین نے تمھین دیکھا کہ دستک بہت کی مَنْ رَابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ اُلْتُفِتَ اِلَيْهِ جسکو پہنچے نماز مین ایک چیز کہ اس سے اعلام کیا چاہئے امام کو تو کہے سبحان اللہ پس جب سبحان اللہ کہا التفات کیا جاتا ہی اسکے طرف وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ اور دستک دینا تو عورات کے واسطے ہی کہ انکی آواز حکم عورت کا رکھتی ہی اس حدیث سے چند حکم شرعی معلوم ہوئے ایک یہہ کہ جو امام کہ متعین ہی اگر اسکا نایب امام ہووے اور متعین اثناے نماز مین آوے مخیر ہی کہ امام ہووے یا نایب کا اقتدا کرے بغیر نماز توڑنے کے اور اس سے نماز مقتدیون کی باطل نہین ہوتی ہی دوسرا یہہ کہ یہہ بھی جایز ہی کہ تھوڑی نماز مین امام رہے اور تھوڑی مین ماموم تیسرا یہہ کہ جب کسی چیز کا حکم کیا جاوے کہ جسمین اسکا اکرام ہو تو وہ سکتا ہی کہ ادب کی راہ سے امتثال نکرے اسکی فرمانبرداری نکرنی مخالفت نہین ہی **مترجم** کہتا ہی کہ تصفیق سے نماز ٹوٹتی نہین جب زیادتی کو نہ پہنچے یعنے تین سے زیادہ نہو پھر وہ جو حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ تم نے دستک زیادہ دی اور نماز اعادہ کرنے کو نفرمایا شاید کہ ہر ایک کی دستک تین بار سے زیادہ نتھی سبھونکے دستک پر زیادتی کا حکم کیا یا فعل کثیر کا امتناع اسوقت انکو معلوم نہین تھا فقط

باب اِذَا اسْتَوَوْا فِی الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت سب حاضرین قرأت قرآن مین برابر ہون تو امامت کرے وہ شخص جو عمر مین ان سے بڑا ہو **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهٗ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم قدوم لائے حضرت کے جناب مین درحالیکہ ہم جوان تھے اور آپکے پاس بیس راتین ٹھہرے اور حضرت مہربان تھے اور جب ہم اپنے اہل اور وطن کی طرف جانیکے لئے مشتاق ہوئے تو رخصت دی اور فرمایا اگر تم رجوع کرو اپنے شہرون کے طرف تو ان شہرون کے لوگونکو تعلیم کرو مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِيْنِ كَذَا گویا اس جماعت والون نے پوچھا کہ ہم کیا تعلیم کرین تو فرمایا کہ انکو حکم کرو کہ نماز پڑہین فلانی نماز ایسے وقت مین پکر فرمایا اور تعلیم سب اوقات نماز کی کی اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ جبکہ وقت نماز کا پہنچے تو چاہئے کہ تمہارے سے کوئی اذان کہے وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ اور امامت کرے تمہارے سے جو بڑا ہو عمر مین جب یہہ لوگ علم احکام مین سب برابر تھے اسلئے حکم ہوا کہ جو عمر مین بڑا ہو امامت کرے ورنہ جو علم زیادہ رکھے وہ مقدم ہی بڑے قاری سے

باب اِذَا زَارَ الْاِمَامُ قَوْمًا فَاَمَّهُمْ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت ملاقات کرے امام ایک جماعت کی تو امامت کرے انکے انکے اذن سے **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ اسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ عتبان نے کہا کہ حضرت نے مجھسے اذن طلب کیا پس مین نے آپ کے لئے اذن دی فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا پس حضرت نے فرمایا کہ تو کہان دوست رکھتا ہی کہ تیرے مکان مین نماز پڑہون پس مین نے اس جگہہ کے طرف اشارہ کیا جو مین دوست رکھتا تھا پس حضرت نماز کے لئے کھڑے رہے اور ہم نے صف باندہی آپ کے پیچھے پس آپ نے سلام دیا اور ہمنے بھی سلام دیا - -

باب اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نہین ٹھہرایا گیا ہی امام مگر اسواسطے کہ اتباع کیا جاوے ساتھ اسکے - یعنے اس بیان مین
جو وارد ہوا اس باب مین ایراد کیا جاتا ہی وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ اور نماز
پڑہی پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی اس بیماری مین جو وفات کیا - درحالیکہ آپ بیٹھے ہوے تھے اور لوگ کھڑے تھے پس یہہ حکم بیٹھنے مین اتباع کرنے کا
منسوخ ہوگا یا عام مخصوص - اور لکھتے ہین کہ یہہ ایک تعلیق ہی امام بخاری سے پہلے حکم کے ابطال مین کہ ہر حال مین اتباع کرین - اور بعض کہتے ہین کہ یہہ حدیث
داخل ترجمہ ہی - یعنے اس باب مین دو حکم بیان پائے وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْاِمَامِ يَعُوْدُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْاِمَامَ
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ جسوقت مقتدی سر رکوع و سجود سے اٹھاوے امام سر اٹھانے سے آگے تو پھر رکوع و سجود کے طرف عود کرے اور رکوع
و سجود مین دیر کرے اس مقدار پر جو سر اٹھایا اور متابعت امام کی نکی - اسکے بعد پھر امام کی متابعت کرے - یہہ قول اس بات کی تائید کرتا ہی کہ امام کی متابعت
واجب ہی مترجم کہتا ہی کہ مذہب شافعی یہہ ہی کہ رکوع و سجود ہر دو رکن مین مقتدی تقدم کرے اور اس فعل کی حرمت جانتا ہو تو اسکی نماز باطل ہوگی وگرنہ نہین فقط
وَقَالَ الْحَسَنُ فِيْمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص کے حق مین جو امام کے ساتھ
دو رکعت نماز پڑہے اور سجدہ نکر سکے کثرت اژدحام یا اور کوئی ممانعت کے بسبب جو عارض ہو اور یہہ حال نماز جمعہ اور فجر مین متصور ہے يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى بِسُجُوْدِهَا سجدہ کرے وہ شخص رکعت آخر کا - دو سجدے پھر قضا کرے پہلی رکعت کو یا اسکے سجدے کو
جب پہلی رکعت مین سجدہ نپایا جو رکوع کہ امام کے ساتھ کیا تھا وہ بھی محسوب نہوا پوری رکعت کو قضا کرے وَفِيْمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُ
اور حسن بصری نے کہا حق مین اس شخص کے جو ایک سجدے کو فراموش کرے سو وہ سجدہ کرے یعنے چھوڑے اس قیام کو جو بے ترتیب ادا کیا اور اسکو حکم
مین عدم کے رکھے - چاہیئے کہ دوسرا سجدہ کرے اسکے بعد اٹھے - حَدَّثَنَا احمد بن يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ
عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى [illegible] کہا کیا حدیث نہین کرتے ہو مجھسے احوال بیماری کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے بی بی نے کہا ہان حدیث کرتی ہون ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جب
حضرت کی بیماری سخت ہوئی تو دریافت فرمایا کہ آیا لوگون نے نماز پڑہی - ہم نے کہا نہین لوگ آپکا انتظار کرتے ہین یا رسول اللہ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي
الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ فرمایا کہ میرے واسطے طغار مین پانی رکھو - بی بی نے کہا ہمنے یہہ حکم بجالایا پھر آپنے
غسل کیا پھر اٹھنے کا قصد کیا پس آپ پر بیہوشی آئی ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً
فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ
فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ
الْاٰخِرَةِ پھر ہوش مین آئے اور فرمایا آیا لوگون نے نماز پڑہی ہم نے کہا نہین لوگون نے آپکا انتظار کرتے ہین - اور لوگ مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کا انتظار کرتے
تھے عشاے اخیر کے واسطے - جب مغرب کو بھی عشا کہتے ہین عشا کو عشاء اخیر کہا فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ

فاتاه الرسول فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرك ان تصلی بالناس پس حضرت نے کسی کو ابوبکر کے طرف بھیجا تا لوگون کو
نماز پڑہاوے پس قاصد ابوبکر کے پاس آیا اور کہا مقرر حضرت نے تم کو حکم کیا ہی کہ لوگون کو نماز پڑہاوے فقال ابو بکر وکان رجلا رقیقا یا عمر صل بالناس
پس ابوبکر نے کہا جو مرد نرم دل تھا ای عمر تم لوگون کو نماز پڑہاؤ فقال له عمر انت احق بذلك عمر نے کہا کہ تم سزاوار تر ہو امامت کے لئے فصلی
ابو بکر تلك الایام پس ابوبکر نے نماز پڑہی اس بیماری کے ایام مین - کہتے ہین کہ ابوبکر صدیق چھے روز نماز پڑہے ثم ان النبی صلی الله علیه
وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بین رجلین احدهما العباس لصلوة الظهر پھر حضرت اپنی ذات مبارک مین کچھ تخفیف پائے
سو دو مرد کے درمیان نکلے یعنے دو مرد پر تکیہ کرکے باہر تشریف لائے ایک انمین عباس تھے وہ نکلنا نماز ظہر کے لئے تھا مترجم کہتا ہی کہ امام قسطلانی
نے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ یہی ظہر نماز ہی جو حضرت نے مرض موت مین لوگون کو لیکے بیٹھ کے پڑہی اور بعض کہتے ہین کہ وہ نماز صبح ہی اس حدیث پر استدلال
کرکے جو ابن ماجہ مین آئی ہی کہ حضرت نے قرأت وہان سے آغاز فرمائی جہان تک ابوبکر پہنچے تھے حالانکہ اس قول مین دلالت نماز صبح ہی پر نہین ہو سکتی کیونکہ حمل کر سکتے
ہین کہ جب حضرت ابوبکر کے نزدیک ہوی تو سنی وہ آیت جو انہون نے تمام کی پھر وہان سے آپ امام ہو کر قرأت کی کیونکہ حضرت سری نماز کی قرأت سماعت فرماتے
تھے وابو بکر یصلی بالناس فلما راه ابو بکر ذهب لیتاخر فاوما الیه النبی صلی الله علیه وسلم بان لا یتاخر اور وقت
ابوبکر لوگون کو ساتھ لیکے نماز پڑہتے تھے جب حضرت کو دیکھا ابوبکر ہٹے تا پیچھے آوے حضرت نے انکے طرف اشارہ کیا کہ پیچھے نہ آوے قال اجلسانی الی جنبه فاجلساه
الی جنب ابی بکر پھر فرمایا کہ مجھے ابوبکر کے بازو بٹھلاؤ انہون نے بٹھلایا قال فجعل ابو بکر یصلی وهو یاتم بصلوة النبی صلی الله علیه
وسلم والناس بصلوة ابی بکر راوی کہتا ہی پس ابوبکر نماز پڑہنے لگے حالانکہ وہ اقتدا حضرت کا کرتے تھے اور لوگ اقتدا ابوبکر کا کرتے تھے نماز مین
والنبی صلی الله علیه وسلم قاعد اور حضرت بیٹھے ہوے نماز پڑہتے تھے اور ابوبکر لوگ کھڑے ہوے قال عبید الله فدخلت علی عبد الله
بن عباس فقلت له الا اعرض علیك ما حدثتنی عائشة عن مرض النبی صلی الله علیه وسلم عبید الله نے کہا پس مین ابن
عباس کے پاس آیا اور کہا آیا تم پر عرض نکرون اس چیز کو جو بی بی عایشہ نے حضرت کے ایام بیماری کے احوال سے میرے ساتھ حدیث کی ہی قال هات فعرضت
علیه حدیثها فما انکر منه شیأ ابن عباس نے کہا کہ لا اور دیجے پس مین نے بی بی کی حدیث اسپر عرض کیا تو انہون نے اس سے کسی چیز پر بھی انکار
نکیا غیر انه قال اسمت لك الرجل الذی کان مع العباس قلت لا قال هو علی مگر یہہ کہا کہ آیا نام لیا تجپر بی بی عایشہ نے اس مرد کا جو
عباس کے ساتھ تھا - مین نے کہا نہین کہا وہ علی ابن ابی طالب ہی رضی الله عنه **حدثنا** عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك
عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ام المؤمنین انها قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیته و
هو شاك فصلی جالسا وصلی وراءه قوم قیاما بی بی عایشہ سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا نے اپنے گھر مین جس حال مین کہ وہ بیمار
تھے بسبب گھوڑے سے جدا ہونیکے آپکے پاے مبارک کو ایک آسیب پہنچا تھا - پس بیٹھ کے نماز پڑہے - اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑا رہ کے نماز پڑہے
فاشار الیهم ان اجلسوا فصلوا جلوسا پس آپنے لوگون کو اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ پھر انہون نے بیٹھ کے نماز پڑہی **حدثنا** عبد الله
بن یوسف قال اخبرنا مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الایمن فصلی
صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلینا وراءه قعودا مالک ابن انس سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار گھوڑے پر سوار ہوے

قایم

سونا گاہ اس سے جدا ہو گئے سیدھے جبت کچھ صدمہ پہنچا پھر نماز پڑہی آپنے کوی نماز بیٹھ کے اور ہم بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کے ہی نماز پڑہی کہ ہم کھڑے تھے حضرت نے
بیٹھنے کا اشارہ کیا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ پھر جب نماز سے فراغت ہوی فرمایا کہ نہین ٹھہرایا گیا ہی امام مگر اسواسطے کہ متابعت
کیجاوے اسکی نماز مین مترجم کہتا ہی اس حدیث سے استدلال کرتے امام شافعی کہتے ہین کہ اقتدا ظاہر افعال مین ہی پس فرض پڑہنے والے کے پیچھے نفل اور
نفل پڑہنے والے کے پیچھے فرض بلکہ نماز صبح اور مغرب کے پیچھے ظہر اور صبح پیچھے ظہر کے ادا کر سکتے ہین ہان اگر دو نماز کے افعال مختلف ہون جیسے نماز فرض کے
ساتھ نماز کسوف یا جنازہ تو اقتدا نکرین اور دوسرے حنفیہ نے کہا امام کی اقتدا افعال اور نیت سب مین چاہیے مطلقا فقط فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ
فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پس جبکہ وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر رکوع سے اٹھاوے
تم بھی سر اٹھاو - اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس سے استدلال کیے حنفیہ کہتے ہین کہ وظیفہ امام کا
سمع اللہ کہنا ہی اور مقتدی ربنا لک الحمد - اور امام مالک اور یک روایت اسے امام احمد بھی اسی کے قایل ہین لیکن امام شافعی و احمد و ابو یوسف و محمد
کہتے ہین کہ امام ہر دو بھی کہے اور اس سے سکوت اس جگہہ ترک فعل کا مقتضی نہین اور مقتدی بھی ہر دو کو جمع کر سکتا ہی خلافا للحنفیہ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا
قِيَامًا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ اور جبوقت کہ وہ کھڑا رہ کے نماز پڑہے تم بھی کھڑے رہ کے نماز پڑہو - اور جب وہ بیٹھ کے نماز
پڑہے تم بھی بیٹھ کے نماز پڑہو - مخفی نرہے کہ یہہ حکم اخیر مین منسوخ ہوا ہی اس حدیث سے جو حضرت کی اخیر عمر شریف کی نماز مین مذکور ہوا کہ آپنے بیٹھ کے امامت کی
اور لوگون کو حکم نفرمایا کہ بیٹھ کے نماز پڑہین قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ امام
بخاری نے کہا کہ حمیدی نے کہا کہ راوی کا قول اذا صلی جالسا الخ جو آیا ہی وہ بیماری قدیم مین تھا ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ پھر نماز پڑہی مرض موت مین حضرت نے بیٹھ کے اور لوگ آپکے پیچھے کھڑے تھے تو انکو بیٹھنے کا
حکم نفرمایا وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہین لیے جاتے ہین مگر احکام آخر کے فعل سے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے حاصل یہہ کہ پہلا فعل منسوخ ہوا

بَاب مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کب سجدہ کرے وہ شخص
جو ساتھ امام کے ہی وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور اس بیان مین کہ انس نے حضرت سے جو نقل
کی ہی کہ جبوقت کہ سجدہ کرے امام تم بھی سجدہ کرو حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ
اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اور عبد اللہ بن یزید سے روایت ہی اور وہ
دروغ گو نہین ہی نقل کرنے مین برا ابن عازب سے - اور ضمیر راجع قایل کیطرف ہی اور بعضون نے کہا برا ابن عازب کی طرف ہی - پس یہہ کلام عبد اللہ
یزید کا ہی کہ اپنی تاکید حال کے لئے کہا - اور بعض کہتے ہین کہ یہہ قول ابی اسحق کا ہی اور ضمیر راجع عبد اللہ کے طرف ہی - اور بعضون نے ارتکاب ساتھ عبد اللہ
کے کیا ہی اسلیئے کہ وہ کبار صحابہ سے ہی اور صدق اسکا مشہور ہے حاجت نہین ہی کہ اسکے باب مین ایسا کہا جاوے لاکن عبد اللہ تعدیل کرین کچھ محذور نہین
پوشیدہ نرہے کہ عبد اللہ بھی صحابی ہی والصحابۃ کلہم عدول اور یہہ قول بحسب عادت انکے واقع ہوا کہ کبھی تاکید کے لئے کہتے ہین قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ اور کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے سمع اللہ
لمن حمدہ کوی ہم سے اپنی پیٹھ ٹیڑہی نہین کرتا تھا سجدہ کے لئے حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ

یہان تک کہ گرتے سجدے مین پس ہم بھی سجدے مین گرتے تھے حضرت کے بعد حدثنا ابونعیم قال حدثنا سفیان عن ابی اسحٰق نحوہ بہذا **باب**

اِثمِ مَن رَفَعَ رَاسَہُ قَبلَ الاِمَامِ یہہ باب بیان مین اس شخص کے گناہ کے ہی جو رکوع و سجود کے وقت امام سے آگے سر اٹھاوے **حدثنا** حجاج

بن منہال قال حدثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد قال سمعت اباہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی احدکم او

الا یخشی احدکم یہہ شک راوی کا ہی - فرمایا آیا نہین ڈرتا ہی کوی تمہارے سے اِذَا رَفَعَ رَاسَہُ قَبلَ الاِمَامِ اَن یَجعَلَ اللہُ رَاسَہُ

رَاسَ حِمَارٍ جب اٹھاوے سر اپنا آگے امام کے آگے رکوع و سجود کے تو کر دیوے اللہ تعالی سر کو اسکے سر گدہے کا اَو یَجعَلَ صُورَتَہُ صُورَۃَ حِمَارٍ یا

کر دیوے صورت کو اسکے گدہے کی - یہہ بھی شک راوی کا ہی ہر دو معنے ایک دوسرے کے قریب ہین - امام سیوطی نے کہا کہ شک شعبہ سے ہی اور کرمانی کہا کہ

ابوہریرہ سے ہی - اور سبون نے اسبات پر اتفاق کیا ہی کہ یہہ تبدیل صورت محمول بہ حقیقت ہی اور اخبار واقع ہین وقوع مسخ پر اس امت کے جیسا کہ حدیث مین

ابی مالک کے جو کتاب الاشربہ مین آئیگی معلوم ہوگا - اگر تو کہیگا کہ بہت لوگ کو ہم دیکھتے ہین کہ امام سے آگے سر اٹھاتے ہین حالانکہ وے آدمی کی صورت پر باقی

ہین - تو ہم کہتے ہین کہ لازم نہین کہ وعید وقوع مین ہی آوے - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ شاید یہہ شخص اس صورت پر مبعوث ہوگا محض اسکی رسوائی کے لئے

یا آخرت مین اسکے ساتھ معاملہ گدہونکا کرینگے اعاذنا اللہ من ذلک و اللہ اعلم اور لکھتے ہین کہ ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ رکوع یا سجود مین امام سے آگے

سر اٹھانا حرام ہی کسلئے کہ اسپر وعید واقع ہوئی ہی - اور یہہ معنے ترجمہ باب کے ساتھ مطابق ہین - پوشیدہ نرہے کہ وقوع وعد اور وعید کا جو موجب ہی ثواب و عقاب

کا اس امت مرحومہ پر سب آخرت مین ہوگا - صورت کی تبدیل بشکل قبیح عالم دنیا مین ہونے کو داخل وعید رکھنا محل تامل ہی **حکایت** کرتے ہین کہ اگلے

زمانہ مین ایک مرد کبار محدثین سے اپنے چہرے پر برقع ڈالکے حدیث بیان کرتا اور اپنا چہرہ کسی کو نہین بتلاتا تھا جب لوگون نے اس سے پوچھا کہ سبب برقع

کا کیا ہی - تو کہا کہ یہہ حدیث مجھے ثقات سے پہنچی تھی لاکن اسکی تصدیق مین ایک خلجان میرے دل مین کھٹکتا تھا - ایکبار اس حدیث کے صدق امتحان

کے لئے امام سے آگے سر اٹھایا اسی وقت گدہے سا ہوگیا سو اس عیب پوشیدہ رکھتا ہون **باب** اِمَامَۃِ العَبدِ وَالمَولٰی یہہ باب

اس بیان مین ہی کہ امامت غلام اور آزاد کی روا ہی وَکَانَت عَائِشَۃُ یَؤُمُّہَا عَبدُہَا ذَکوَانُ مِنَ المُصحَفِ [illegible]

اللہ عنہا کہ امامت کرتا تھا انکی انکا غلام کہ جسکا نام ذکوان تھا [illegible] اور مصحف سے دیکھ کے پڑھتا تھا - اور یہہ بات ثبوت [illegible] ہی کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

پاس امامت غلام کی جایز ہی کراہت کے ساتھ - اور وجہ کراہت یہہ لکھتے ہین کہ اکثر غلامون مین بے علمی اور جہل رہتا ہی - ہان اگر غلام اعلم اور اقرا ہووے کراہت جایز ہی

اور اسیطرح مصحف سے دیکھ کے پڑھنا بھی مفسد نماز ہی - کسلئے کہ غیر سے سیکھنے کا حکم رکھتا ہی - اور صاحبین اور امام شافعی کے پاس بلا کراہت درست ہی - کیونکہ انکے

پاس اس صورت مین کوی ایسی چیز لاحق نہوی جو نماز کو توڑنے والی ہو - اور کہتے ہین کہ قرآن کریم مین نظر کرنی ایک دوسری عبادت ہی پس اس صورت مین جمع ہین

العبادتین ہوگا وَوَلَدِ البَغِیِّ وَالاَعرَابِیِّ وَالغُلَامِ الَّذِی لَم یَحتَلِم یہہ باب بیان مین روا ہونے امامت ولد الزنا کے اور جنگلی کے اور لڑکے نابالغ

کے ہی لِقَولِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّہُم اَقرَؤُہُم لِکِتَابِ اللہِ حضرت کے قول سے جو فرمایا کہ امامت کرے لوگون کی وہ شخص جو قرأت زیادہ

جانتا ہو - زمانہ سابق مین جو بڑا قاری ہوتا وہ بڑا عالم بھی ہوتا کسلئے کہ اکثر احکام شرعیہ قرآن سے ماخوذ رہتے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا کہ اعرابی کی

جواز امامت پر جمہور گئے ہین لیکن امام مالک رح قایل نہین کیونکہ جنگلیون پر جہل غالب رہتا ہی اور نابالغ لڑکے کی امامت بھی امام شافعی کے پاس درست ہی

لیکن حنفیہ کے پاس اسکی امامت مردون کے لئے نہ فرض مین صحیح ہی نہ نفل مین ہان لڑکے سے لڑکون کے لئے - اور مالکیہ کے پاس فرض مین صحیح نہین - حنابلہ کے پاس

بیعہ ہی مردون کے لئے بھی فرض نفل وغیرہ سب مین وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ اور منع نہ کیا جائیگا غلام جماعت مین حاضر ہونے سے بغیر علت
شرعیہ کے کس لئے کہ ادا کرنا حقوق اللہ کا اہم اور مقدم ہی حقوق سے آقا کے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگلے مہاجر جو مقام عصبہ مین
قدوم لایا جو قبا مین ہی۔ اور یہہ انکا آنحضرت سے آگے تھا۔ تب امامت کرتا تھا انکی سالم جو غلام ابی حذیفہ کا تھا۔ اور وہ اس مین سب سے زیادہ حفظ قرآن کیا تھا
سیوطی نے شیخ ابن حجر سے نقل کی ہی کہ یہہ بات اسکی آزادی سے آگے تھی اور وہ فارس کے موالی کے فضلا اور خیار صحابہ سے تھا اور اسکی شان مین کہا گیا ہی کہ قرآن
چار شخص سے ایک انسے سالم ہی رضی اللہ تعالی عنہم **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو التَّيَّاحِ
عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ انس رضی
اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو جن باتون مین کہ مخالفت احکام شرعیہ کی نہو اگرچہ غلام حبشی تمہارے پر عامل ٹھہرایا جاوے گویا سر اسکا دانہ
انگور خشک سیاہ سا ہو۔ یہہ تشبیہہ سر چھوٹا اور سیاہ اور اسپر بال کم رہنے مین ہی۔ اکثر حبشی ایسے ہی ہوا کرتے ہین مناسبت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اس
رو سے ہوسکتی ہی کہ عادت ایسی تھی کہ امامت خلیفہ یا نائب خلیفہ کرتا تھا اور عامل نائب خلیفہ ہی **بَابٌ** اِذَا لَمْ يُتِمَّ الْاِمَامُ وَاَتَمَّ مَنْ خَلْفَهٗ
یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کہ تمام نکیا امام اور تمام کیا وہ شخص جو اسکے پیچھے ہی مقتدیون سے **حَدَّثَنَا** الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ابو ہریرہ
سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز پڑہتے ہین امام تمہارے لئے اگر راہ صواب سے پڑہین یعنے اسکے احکام و ارکان اچھی طرح سے ادا کرین۔ پس اسکا ثواب تمہارے
لئے ہی اور انکے لئے اگرچہ یہہ شق مذکور نہین کسو سطیکہ یہہ بات تو ظاہر ہی کہ جسنے ایک عبادت درست اور کامل ادا کریگا اسکا ثواب اسکو پہنچتا ہی۔ اور اگر وے
اُمرا اور امام ارکان و شرائط مین نماز کے خطا کرین پس ثواب کا اجر و ثواب تمہارے واسطے ہی۔ اور اسکا ضرر اور عقاب انپر ہی حنفیہ کہتے ہین کہ یہہ حکم اس جگہہ ہوگا کہ
نماز کے موجبات فساد مقتدی کو معلوم نہو وگرنہ امام ضامن ہی نماز مقتدی کا جیسا کہ احادیث صحیحہ مین واقع ہی از انجملہ وہ حدیث ہی جو حاکم تصحیح اسکی کی ہی سہل
بن سعد سے کہ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ یعنے امام ضامن ہی مقتدیون کی صحت و فساد کا **مترجم** کہتا ہی کہ اگر موجب فساد مقتدی کو معلوم ہو نماز کا اعادہ کرے امام و مقتدی ہر دو۔
لیکن شافعیہ کے پاس امام کی خطا بعض صورتون مین مقتدی کی نماز کو نہین توڑتی ہی جیسے معلوم ہو مقتدی کو بعد نماز کہ امام جنب تھا یا بے وضو تھا یا اسکے بدن اور
کپڑے پر نجاست خفیفہ تھی بخلاف نجاست ظاہرہ کے تو اعادہ کرے۔ اور صاحب تتمہ اور صاحب تہذیب نے تو نجاست کو حدث ٹھہرایا ہی اور خفیفہ وغیرہ مین فرق نکیا
کذا فی القسطلانی۔ اور **امام محمد** رح نے اپنی موطا مین لکھا ہی کہ خبر دی ہمکو مالک رح نے کہ اسمعیل بن ابی حکیم نے خبر دی کہ سلیمان بن یسار نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے نماز صبح پڑہی پھر سوار ہو نکلے جرف کی طرف پھر دیکھا بعد طلوع آفتاب کے اپنے کپڑے پر احتلام اور کہا کہ احتلام ہوا اور مجھے خبر نہین تھی پھر دہویا اپنا کپڑا
پھر غسل کیا پھر صبح کا اعادہ کیا طلوع کے بعد۔ یہان امام محمد رح کہتے ہین کہ ہم اسی کو لیتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کہ حضرت عمر کے پیچھے نماز پڑہا اور یہہ واقعہ معلوم
کیا پس اسپر اعادہ نماز کا واجب ہی جیسا حضرت عمر نے اعادہ کیا کیونکہ امام کی نماز جب فاسد ہو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوئی یہی ہی قول امام ابو حنیفہ رح کا موطا

باب إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ امامت اس شخص کی جو فتنہ مین پڑا ہو۔ اور امامت بدعتی کی کیا حکم رکہتی ہی۔ امام سیوطی نے مفتون کی تفسیر ذاہبین کے ساتہہ کی ہی۔ اور مطلق عاصی کے معنے بہی ہو سکتی ہی۔ اور امام قسطلانی نے کہا کہ مفتون وہ ہی جو مال اور عقل کے جانے کے سبب فتنہ مین پڑا ہو۔ پس وہ گمراہ ہوا ہی راہ حق سے وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نماز پڑہہ بدعتی کے پیچہے ہی اسکی بدعت کی عقوبت اسی پر ہی بدعت اسکو کہتے ہین کہ حضرت کے مبارک زمانے مین اسکی کچہ اصل نہو۔ اور وہ دو قسم پر ہی ایک حسنہ دوسری قبیحہ اس جگہہ قبیحہ مراد ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ امام بخاری نے کہا کہ محمد بن یوسف نے ہم کو کہا۔ جاننا چاہیے کہ امام بخاری نے یہان اپنی عادت کو تغیر دیا۔ اور اپنی حسب عادت نکہا حدثنا محمد بن یوسف۔ اس تغیر عادت کا جہت بعضون نے یہہ کہا ہی کہ انہون نے یہہ حدیث محمد بن یوسف سے تحدیث و تحمل اور نقل کے طور پر نہ سنی بلکہ بسبیل مذاکرہ و محاورہ کے سنی ہی۔ شیخ ابن حجر علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ وہ جو مستقرا سے مجہ پر ظاہر ہوا یہہ ہی کہ جہان متن موقوف ہی یا اسکے اسناد مین راوی ہی نہ شرط پر تو اسطرح کہتا ہی **حدثنا** الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ مقرر عبد اللہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس حال مین کہ باغیون نے انکے گہر کو محاصرہ کیا تہا اور نہین چہوڑتے تہے گہر سے باہر آوین فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ پس عبد اللہ نے کہا کہ مقرر آپ سبون کے امام ہو اور آپ پر اتری ہی وہ چیز جو دیکہتے ہو اور نماز پڑہاتا ہی وہ امام جو اہل فتنہ سے ہی اور ہم حرج کہینچتے ہین اور اسکی متابعت سے گناہگار ہوتے ہین فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ پس عثمان ذو النورین نے کہا کہ لوگ جو اعمال بجالاتے ہین نماز ان عملون سے بہترین عمل ہی۔ پس جب لوگ اچہا عمل کرین جیسے نماز پڑہین تو انکے ساتہہ موافقت کر۔ اور جسوقت وے بدی کرین تو انکی بدی سے اجتناب کر اور کنارہ لے اور انکی مخالفت کر جس فتنہ مین کہ وے مبتلا ہین تجہ کو ضرر نہ پہنچیگا فسق و فجور عمل اور اعتقاد کا جو موجب کفر کا نہو **مترجم** کہتا ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جسکی معصیت حد کفر کو نہ پہنچے اسکا اقتدا درست ہی حدیث صحیح مین آیا ہی صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ یعنے نماز پڑہو تم پیچہے ہر نیک و بد کے۔ اور یہہ مسئلہ اعتقادی اہل سنت کا ہی۔ ہان باوجود صالح کے فاسق کی امامت مکروہ ہی کذا فی کتب العقاید والفقہ لاہل السنۃ والجماعۃ انتہی اور قسطلانی نے کہا کہ یہی ہی مذہب شافعیہ کا بہی لیکن مالکیہ کے پاس عمل کے فاسق کے پیچہے بہی نماز صحیح نہین ہی اور ابن بریزہ جو ان مین مشہور ہے کہتا ہی کہ مرتکب کبیرہ کے پیچہے نماز پڑہی ہو تو اعادہ کرلے۔ ہان جو فاسق اعتقادی ہی جیسے حروری اور قدری تو اعادہ کرلے وقت پر وہ نماز جو انکے پیچہے پڑہی گئی۔ اور شافعیہ نے اقتدا جایز نہ کہا ہی ان لوگون کے پیچہے جو منکر ہین علم جزئیات اور معدوم کے اور جو کہ تجسیم کے قایل ہین حق تعالی کے جناب مین جیسے اور کفار کے پیچہے درست نہین وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرٰى أَنْ يُصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا زبیدی کہتا ہی کہ زہری نے کہا کہ مین نہین پسند کرتا ہون اس بات کو کہ نماز پڑہی جاوے پیچہے مخنث کے۔ مگر بضرورت جیسا کہ خود وہ صاحب شوکت ہو یا ایک ذی شوکت کے طرف سے مقرر ہو کہ لوگ اسکی مخالفت کرین تو ضرر پاتے ہین یا بلا اور فتنہ مین پڑتے ہین۔ مخنث فتح نون مشدد سے مفعول کو کہتے ہین۔ اور کسر نون سے اس کو کہتے ہین جو افعال و حرکات مین عورات کے ساتہہ تشبیہ کرتا ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ انس سے مروی ہی کہ حضرت نے ابی ذر کو فرمایا کہ سن اور اطاعت کر حکم امیر کی اگرچہ وہ اطاعت غلام حبشی کے واسطے ہو کہ سر اسکا دانہ انگور خشک سیاہ کے مانند رہے۔ وجہ مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ساتہہ وہ ہی کہ ایسے لوگ کثر ہین جو غایت جہل مین ہون اور ایسا شخص بدعت کے ارتکاب

اور فتنہ کے ابتلاء سے خالی نہوگا لاکن جب میری لوگون کی امامت کریگا - پس ابوذر ایسے امیر کی اطاعت پر مامور ہوے **باب** يَقُومُ عَن يَمِينِ الامام بِحِذَائِهِ سَوَاءً اِذَا كَانَا اثْنَيْنِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کھڑا ہی مقتدی سیدہے بازو امام کے برابر اسکے مقابلہ مین - جس وقت کہ ہو امام اور مقتدی دو شخص **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ابن عباس سے مروی ہی کہ مین نے شب گذاری اپنے خالہ میمونہ کے گھر پھر حضرت نے نماز عشا پڑہی مسجد مین - پھر گھر مین تشریف لائے پھر چار رکعت نفل پڑہے پھر خواب کیا ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ پھر حضرت کھڑے رہے نماز تہجد کے لئے پھر مین بھی آیا اور آپکے بائین طرف کھڑا رہا تو حضرت نے مجھے اپنے داہنے طرف کیا اور پانچ رکعتین پڑہین ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ اَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ پھر پڑہے دو رکعتین سنت فجر کی پھر خواب کیا یہان تک کہ مین نے آپکے خواب کی آواز سنی لفظ غطیط کہا یا خطیط یہہ شک راوی کا ہی ہر دو ایک ہی معنے مین ہین پھر باہر نکلے نماز صبح کے لئے اور تازہ وضو نکیا - یہہ حضرت کا خصیصہ ہی کہ خواب سے نقض وضو ہوتا تھا - کیونکہ آپ کی آنکھین سوتین اور دل بیدار رہتا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا جب تیسرا آوے تو بائین طرف کھڑا رہے اور امام آگے بڑہے یا مقتدی پیچھے ہٹے مکان کے سبب پر چنانچہ مسلم مین جابر سے مروی ہی کہ حضرت نماز پڑہتے تھے اور مین بائین جانب کھڑا تو مجھے حضرت نے داہنے طرف کیا پھر جبار بن صخر آیا بائین طرف کھڑا رہا حضرت نے ہم ہر دو کو اپنے پیچھے کیا **باب** اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْاِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ اِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُمَا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جبکہ کھڑا رہے ایک مرد امام کے بائین طرف پس پھیرا اسکو امام نے نماز کی ہی حالت مین اپنے داہنے طرف فاسد نہین ہوتی ہی نماز ہر دو کی سلہ **حدثنا** اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے خواب کیا میری خالہ میمونہ کے پاس اور حضرت انکے پاس تھے اس شب - پس حضرت نے وضو کیا پھر کھڑے رہے جس حال مین کہ نماز پڑہتے تھے - پس کھڑا رہا مین نے آپکے بائین طرف - پس پکڑا مجھے اور پھیرا مجہ کو اپنے سیدہے طرف - پھر تیرہ رکعتین پڑہین - پہلی حدیث مین پانچ رکعتین مذکور ہین - اور اس حدیث مین تیرہ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دوسری شب ہوگی - آپ کی عادت شریف تو تہجد ادا کرنے مین مختلف تھی ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ پھر خواب کیا یہان تک کہ دم لیا اور تھے حضرت جب خواب کرتے آپکے نفس مبارک سے آواز آتی تھی ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ پھر موذن آپکے پاس آیا پھر آپ باہر آئے اور نماز فجر کی پڑہے اور وضو نکیا قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ کہا عمرو نے جو راوی ہین اس حدیث کے ہی کہ یعنے یہہ حدیث بیان کی مین نے بکیر سے تو اسنے کہا کہ یہی حدیث کریب نے بھی مجھسے بیان کی **باب** اِذَا لَمْ يَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَاَمَّهُمْ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب نیت نکی امام نے امامت کی پھر ایک قوم آئی تو امامت کی انکی **مترجم** کہتا ہی کہ امام شافعی کے پاس امام کو امامت کی نیت شرط نہین اقتدا صحیح ہونے کے لئے - اور امام احمد کے پاس نیت فرض مین شرط ہی نہ نفل مین اور امام ابوحنیفہ رح کہتے ہین کہ اگر مطلق امامت کی نیت کی ہی تو اسکے پیچھے مردان نماز پڑہنی جائز ہی اگرچہ مقتدیون کی نیت نکرے - اور عورتون کو جائز نہین کہ اسکے پیچھے پڑہین مگر

اسوقت کہ انکی نیت کی ہو کہ انکے بازو رہنے سے فساد کا سبب ہو قسطلانی **حدثنا** مسدد قال اخبرنا اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب
عن عبد الله بن سعید بن جبیر عن ابیه عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونة فقام النبی صلی الله علیه وسلم
یصلی من اللیل فقمت اصلی معه فقمت عن یساره فاخذ براسی فاقامنی عن یمینه اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا **باب**
اذا طول الامام وکان للرجل حاجة فخرج فصلی یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب امام قرأت دراز کرے اور مرد مقتدی کو کوئی حاجت
پیش اوے اور وہ جماعت سے نکلے اور نماز تنہا ادا کرے **حدثنا** مسلم قال حدثنا شعبة عن عمرو عن جابر بن عبد الله ان معاذ
بن جبل کان یصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم یرجع فیؤم قومه جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تھے معاذ ابن جبل حضرت کے
ساتھ نماز پڑہتے اور پھر اتے اور اپنی قوم کی امامت کرتے وحدثنی محمد بن بشار قال حدثنی غندر قال حدثنا شعبة عن عمرو سمعت جابر
بن عبد الله قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم یرجع فیؤم قومه فصلی العشاء فقرأ بالبقرة
فانصرف الرجل فکان معاذ ینال منه پس جسوقت کہ اسنے نماز عشا پڑہی اسمین سورۃ بقرہ تلاوت کی پس ایک شخص نماز سے پھرا اور ترک اقتدا کیا اور
گوشہ مسجد مین تنہا نماز پڑہی۔ پس تھے معاذ کہ اسنے اسکو آزار پہنچایا اور ایک روایت مین واقع ہوا کہ کہا یہہ مرد منافق ہی فبلغ النبی صلی الله علیه وسلم پس یہہ خبر حضرت
کو پہنچی۔ اور روایت مین نسائی کے آیا ہی کہ معاذ نے اس مرد کو کہا کہ صبح کو یہہ باتین حضرت کی خدمت مین عرض کرونگا۔ پس ایسا ہی حضرت کے جناب مین ظاہر کیا تو آپ نے
اسکو طلب فرمایا اور دریافت کی کہ کیا چیز تجہ کو اس کام پر باعث ہوئی اسنے عرض کی یا رسول اللہ مین مزدوری کرنیوالا ہون اونٹ پہ پانی کھینچتا ہون جب دروازے
پر مسجد کے پہنچا اقامت نماز کی سنی اپنے اونٹ کو بر سر راہ چہوڑ کے مسجد مین آیا اور معاذ کے ساتھ داخل نماز ہوا۔ اور اسنے قرأت دراز شروع کی اور مجہ کو کھڑا رہنے کی طاقت
نرہی اور اونٹ کو بھی جو تنہا چہوڑ دیا تہا خاطر اسکی طرف متعلق تھی اسلئے گوشہ مسجد مین مینے تنہا نماز پڑہی اور اپنے کام کی طرف گیا فقال فتان فتان فتان ثلٰث
مرار پس حضرت نے معاذ کو فرمایا کہ تو لوگون کو فتنہ مین ڈالنے والا ہی تین بار فرمائے او قال فاتنا فاتنا فاتنا یا کہا کہ تو فاتن ہی فاتن
ہی تین بار یعنے تو مسلمانون کو جماعت سے نفرت دلاتا ہی اور ترک عبادت پر باعث ہوتا ہی۔ اور بیہقی کی روایت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے آیا ہی لا تبغضوا الله
الی عباده ویکون احدکم اماما فیطول علی القوم حتی یبغض الیهم ما هم فیه مبغوض نکرو تم اللہ تعالی کو اسکے بندون کی طرف اسطرح پر کہ تمہارے سے ایک شخص امام ہووے پہر قوم
پر نماز کو دراز کرے۔ یہان تک انکو غصہ مین لاوے وہ چیز جو وے اسمین ہین نماز اور طاعت سے وامره بسورتین من اوسط المفصل قال عمرو لا احفظهما
پہر حضرت نے حکم فرمایا معاذ کو اوساط مفصل سے دو سورتون کا جو سورہ بروج سے لم یکن تک ہی اور عمرو رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہین کہتے ہین کہ مین جابر سے وہ دو سورے
کونسے ہین یاد نہین رکہتا ہون۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ ان دو سورتون کا ذکر کیا وہ سورہ والشمس اور سبح اسم ربک الاعلی ہی اور ایک روایت مین واللیل اور
الضحی ہی۔ جاننے کہ مذہب شافعیہ مین اقتدا کرنا فرض پڑہنے والا نفل پڑہنے والیکے ساتھ جایز ہی اور حنفیہ کے پاس روا نہین اور شافعیہ نے اس حدیث کو تمسک کیا
ہی اور کہتے ہین کہ یہہ قوی ترین حجت ہی اور انکا استدلال یہہ ہی کہ معاذ جو حضرت کے ساتھ نماز پڑہتے تہے وہ فرض تہی۔ اور پہر قوم کے ساتھ انکے جو پڑہا کرتے وہ انکے
حق مین نفل تہی اور قوم کے حق مین فرض اور جب یہہ حال حضرت کے جناب مین ظاہر ہوا حضرت انکی امامت کا انکار نفرمایا۔ بلکہ یہی حکم کیا کہ قرأت مین تطویل نکرے
پس اقتدا فرض پڑہنے والون کی ساتھ نفل پڑہنے والون کے لازم آیا حنفیہ جواب دیتے ہین کہ پہلے تو یہہ حدیث منسوخ ہوی ہی۔ اور یہہ مقدمہ اسوقت مین تہا کہ ایک
روز مین ایک فرض دوبار پڑہنا جایز تہا۔ اسکے بعد منسوخ ہو گیا کہ طحاوی نے ابن عمر کی حدیث روایت کی ہی ان یصلی فریضة فی یوم مرتین اور کہا کہ

ہی نہیں آتی ہی مگر اباحت کے بعد۔ اور جب دو حدیث متعارض ہوں جمع نہیں ہو سکتے ہیں تو ایک کو دوسرے پر ترجیح دیا جاوے۔ اور اسباب ترجیح سے ایک موافقت ہی
قیاس کی۔ اور مآل ترجیح کا نسخ کے طرف ہی۔ دوسرا یہہ کہ کہتے ہیں کہ مبنی استدلال کی اسپر نہیں کہ حضرت نے انکار امامت نفرمایا کسلئے کہ ممکن ہی کہ حضرت کو یہہ بات معلوم نہو
کہ جس نماز میں کلام ہی معاذ حضرت کے ساتھ پڑہی ہی اور ایک حدیث بھی اس معنے پر دلالت کرتی ہی جو روایت کی ہی اسکو احمد نے سلیم سے کہ اسکا جزو آخر یہہ ہی کہ حضرت نے
معاذ کو فرمایا اے معاذ فتان مت رہ یا نماز میرے ساتھ پڑھ یا اپنی قوم کے ساتھ تخفیف کر۔ پس حضرت نے حکم کیا معاذ کو اور تشریع کی دو امر سے۔ ایک یہ کہ نماز آپکے ساتھ پڑہے
یا اپنی قوم کی امامت کرے تخفیف کے ساتھ۔ اور ہو سکے کہ اسکے آگے معاذ کو انکی قوم کی امامت پر مقرر فرمایا۔ اور معاذ کبھی کبھی احکام و آداب کے سیکھنے اور ثواب کثیر
پانے کے لئے بہ نیت نفل حضرت کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے ہوں واللہ اعلم یہہ سب فتح المنان سے نقل کیا گیا **باب** تَخْفِيفِ الْاِمَامِ فِي
الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ یہہ باب تخفیف کرنے میں ہی امام کے قیام میں اور تمام کرنے میں رکوع و سجود کے **حدثنا** محمد بن یونس
قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اِنِّي لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قیس نے کہا کہ ابو مسعود نے مجھ کو خبر دی کہ ایک مرد نے کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ
مقرر میں نماز فجر میں تاخیر کرتا ہوں اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا ہوں فلاں امام کے سبب کہ نماز دراز کرتا ہی فَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ابو مسعود کہتا ہی پس میں نہیں دیکھا حضرت کو کسی وعظ میں سخت تر غضبناک اس روز کے وعظ سے قَالَ
اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ پھر فرمایا مقرر تم نفرت دینے والے
ہو لوگوں کو عبادت سے پس جو شخص کہ تمہارے سے لوگوں کو نماز پڑہاوے تو چاہئے کہ تخفیف کرے مقرر لوگوں میں ناتوان اور بوڑہے اور صاحب حاجت ہوا کرتے ہیں اور انکے
دل ان حاجتوں کے ساتھ متعلق ہوا کرتے ہیں یہہ امر تخفیف کے سبب کا بیان ہی۔ اور مقتضا اس وجہ کا یہہ ہی کہ اگر معلوم ہو کہ اس قسم کے لوگوں سے کوئی نہیں ہی یا
جماعت تطویل قرات پر راضی ہی تو قرات کی درازی جایز ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ تخفیف سے مراد یہہ نہیں کہ واجبات بلکہ سنن موکدات کہیں فوت ہوا اور ظاہر
حدیث یہہ ہی کہ تطویل رکوع و سجود میں کثرت تسبیحات سے نکریں۔ پس جو فرق کہ ترجمہ میں کیا تخفیف قیام اور اتمام رکوع و سجود میں اسکی کوئی وجہ ظاہر نہوئی
باب اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جب تنہا نماز پڑہے دراز کرے قرات جسقدر کہ چاہے **حدثنا**
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے
سے کوئی لوگوں کو نماز پڑہاوے تو چاہئے کہ تخفیف کرے مقرر انکے درمیان ناتوان اور بیمار اور بوڑہے رہا کرتے ہیں وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ
اور جسوقت کہ نماز پڑہے کوئی تمہارے سے اپنی ذات کے لئے یعنے منفرد تو قرات کو دراز کرے جسقدر کہ چاہے **باب** مَنْ شَكٰى اِمَامَهُ اِذَا طَوَّلَ یہہ باب
اس بیان میں ہی کہ کوئی شکایت کرے اپنے امام کی کہ وہ نماز کو دراز کرتا ہی وَقَالَ اَبُو اُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ اور کہا ابو اسید نے اپنے لڑکے کو جسکا نام
منذر تھا اور وہ امامت کرتا تھا جسوقت کہ اسنے نماز کو دراز کیا تو اسکو شکایت کی راہ سے کہا کہ اے میرے چھوٹے لڑکے تونے نماز میں درازی کی **حدثنا**
مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ اِنِّي لَاَتَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُهُ غَضِبَ

فِي مَوضِعٍ كَانَ اَشَدَّ غَضَبًا مِنهُ يَومَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنكُم مُنَفِّرِينَ فَمَن اَمَّ النَّاسَ فَليُخَفِّف فَاِنَّ خَلفَهُ الضَّعِيفَ وَالكَبِيرَ وَ ذَا الحَاجَةِ اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا **حدثنا** آدمُ بنُ اَبِي اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعتُ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللّٰهِ الاَنصَارِيَّ قَالَ اَقبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَينِ وَقَد جَنَحَ اللَّيلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَتَرَكَ نَاضِحَهُ وَاَقبَلَ اِلٰى مُعَاذٍ فَقَرَاَ بِسُورَةِ البَقَرَةِ اَوِ النِّسَاءِ فَانطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ اَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنتَ اَو قَالَ اَفَاتِنٌ اَنتَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَلَولَا صَلَّيتَ بِسَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الاَعلٰى وَالشَّمسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيلِ اِذَا يَغشٰى فَاِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الحَاجَةِ اسی مضمون کی حدیث کا ترجمہ اوپر گذری اَحسَبُ هٰذَا فِي الحَدِيثِ گمان کرتا ہون مین اسکو بھی حدیث مین اشارہ ہی آپکے قول کے ساتھ جو فلولا صلیت الخ ہی۔ امام سیوطی نے کہا کہ شعبہ نے اسکو حدیث مین درج کیا ہی کرمانی کہتا ہی کہ احتمال ہی کہ یہہ کلام محارب کا ہی اور اس شخص کا جو اسکے بعد ہی اور بعض کہتے ہین کہ کلام امام بخاری کا ہی اور مراد یہی قول اسکا ہی ذو الحاجۃ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بنُ مَسرُوقٍ وَمِسعَرٌ وَالشَّيبَانِيُّ قَالَ عَمرٌو وَعُبَيدُ اللّٰهِ بنُ مِقسَمٍ وَاَبُو الزُّبَيرِ عَن جَابِرٍ متابعت کی ہین ان سب راویون نے شعبہ کی جابر سے قَرَاَ مُعَاذٌ فِي العِشَاءِ بِالبَقَرَةِ کہ پڑھی ہی معاذ نے نماز عشا مین سورۂ بقرہ یعنے راویان مذکور تابع ہوے ہین شعبہ کے اصل حدیث مین نہ سب الفاظ مین وَتَابَعَهُ الاَعمَشُ عَن مُحَارِبٍ اور اعمش بھی تابع ہوا ہی شعبہ کا محارب سے

باب الاِيجَازِ فِي الصَّلٰوةِ

یہہ باب تخفیف کرنے مین ہی نماز کے اور تمام کرنے مین اسکے **حدثنا** اَبُو مَعمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ العَزِيزِ عَن اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكمِلُهَا انس سے مروی ہی کہ تھے حضرت تخفیف کرتے نماز کی اور کامل کرتے اسکو کہ ارکان مین کچھ نقصان نہ آوے

باب مَن اَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِندَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ تخفیف کرے نماز جب بچے کے رونے کی آواز آوے **حدثنا** اِبرَاهِيمُ بنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الاَوزَاعِيُّ عَن يَحيَى بنِ اَبِي كَثِيرٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي قَتَادَةَ عَن اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَقُومُ فِي الصَّلٰوةِ فَاُرِيدُ اَن اُطَوِّلَ فِيهَا فَاَسمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي كَرَاهِيَةَ اَن اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهِ ابو قتادہ نے اپنے والد سے نقل کی ہی کہ حضرت نے فرمایا مین نماز مین کھڑا رہتا ہون جس حال مین کہ مین چاہتا ہون کہ نماز مین درازی کرون پس رونا بچے کا سنتا ہون تو اپنی نماز مین تخفیف کرتا ہون اسلئے کہ مین ناخوش رکھتا ہون کہ اسکی ماکو رنج مین ڈالون تَابَعَهُ بِشرُ بنُ بَكرٍ وَابنُ المُبَارَكِ وَبَقِيَّةُ متابعت کی ہی ولید کی بشر بن بکر اور ابن مبارک اور بقیہ تینون راوی نقل حدیث مین اوزاعی سے **حدثنا** خَالِدُ بنُ مَخلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ انس نے کہا نماز نہین پڑھی مین نے پیچھے کسی امام کے ہرگز کہ وہ زیادہ تخفیف کرنیوالا ہوا اور نہ تمام کرنے والا ہو پیغمبر خدا سے یعنے حضرت قرأت مین تخفیف کرتے تھے۔ اور ارکان اور واجبات کو تمام بھی کرتے تھے۔ پس اس باب مین آپ سے زیادہ کسی کو مین نے دیکھا وَاِن كَانَ لَيَسمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَن تُفتَنَ اُمُّهُ اور مقرر جب سنتے رونا بچے کا تو تخفیف کرتے نماز مین اس خوف سے کہ اسکی ماں مبتلا ہووے اسکا دل بسبب مہر مادری کے بچے کیطرف مشغول ہووے ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہی کہ ایکبار حضرت نے پہلی رکعت مین سورت دراز پڑھی اور رونا بچے کا سنا پس دوسری رکعت مین تین آیتین پڑھین **حدثنا** عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ

قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا سعيد قال حدثنا قتادة ان انس بن مالك حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
انی لادخل فی الصلوٰة وانا ارید اطالتها فاسمع بكاء الصبی فاتجوز فی صلوتی انس نے حدیث کی قتادہ سے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا
مقرر مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ اوسکو دراز کرون پس رونا بچے کا سنتا ہون تو اپنی نماز مین تخفیف کرتا ہون مما اعلم من شدة وجد امه
من بكائه اس چیز سے کہ مین جانتا ہون سکے ماکا سخت اندوہ بسبب رونے اسکے بچے کے **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا ابن ابی عدی
عن سعید عن قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلى الله عليه وسلم قال انی لادخل فی الصلوٰة فارید اطالتها فاسمع
بكاء الصبی فاتجوز مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه **باب** اذا صلى ثم ام قوما یہ باب اس بیان مین ہی کہ
کسی نے نماز فرض پڑہی پہر امامت کی ایک قوم کی **حدثنا** سليمان بن حرب وابو النعمان قالا حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن
عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله قال كان معاذ يصلی مع النبی صلى الله عليه وسلم ثم ياتی قومه فيصلی بهم تلك
الصلوٰة اس حدیث کی شرح مذکور ہو چکی **باب** من اسمع الناس تكبير الامام یہ باب اس بیان مین ہی کہ کسی نے سناوے لوگون کو
تکبیر امام کی **حدثنا** مسدد قال حدثنا عبد الله بن داود قال حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة
رضی الله عنها قالت لما مرض النبی صلى الله عليه وسلم مرضه الذی مات فيه اتاه بلال يؤذنه بالصلوٰة فقال
مروا ابا بكر فليصل بالناس قلت ان ابا بكر رجل اسيف ان يقوم مقامك يبكی فلا يقدر على القراءة قال مروا ابا بكر
فليصل فقلت مثله فقال فی الثالثة او الرابعة انكن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس فصلى وخرج
النبی صلى الله عليه وسلم يهادی بين رجلين كانی انظر اليه يخط برجليه الارض فلما رآه ابو بكر ذهب يتاخر
فاشار اليه ان صل فتاخر ابو بكر وقعد النبی صلى الله عليه وسلم الى جنبه وابو بكر يسمع الناس التكبير تابعه
محاضر عن الاعمش اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذرا ہی **باب** الرجل يأتم بالامام ويأتم الناس بالماموم یہ باب اس بیان مین
ہی کہ ایک مرد اقتدا اور متبعیت کرتا ہی امام کی اور لوگ اسکی متبعیت کرتے ہین ويذكر عن النبی صلى الله عليه وسلم ائتموا بی وليأتم بكم من بعدكم
روایت کی گئی ہی حضرت سے کہ فرمایا تم میرے ساتھ اقتدا کرو اور جو لوگ کہ تمہارے پیچھے ہین وے تمہارا اقتدا کرین **حدثنا** قتيبة بن سعيد
قال حدثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاء بلال يؤذنه بالصلوٰة فقال مروا ابا بكر ان يصلی بالناس فقلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل اسيف وانه متى يقوم
مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بكر يصلی فقلت لحفصة قولی له ان ابا بكر رجل اسيف وانه
متى يقوم مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر قال انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر ان يصلی بالناس
فلما دخل فی الصلوٰة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فی نفسه خفة فقام يهادی بين رجلين ورجلاه
يخطان فی الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابو بكر حسه ذهب ابو بكر يتاخر فاومأ اليه رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجاء النبی صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار ابی بكر فكان ابو بكر يصلی قائما وكان رسول الله صلى الله

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَاعِدًا یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ یہ حدیث

بعض الفاظ کی تغیر کے ساتھ مکرر اگلے ابواب مین مع ترجمہ مذکور ہوئی چونکہ سب کا مضمون واحد ہی یہان مکرر ترجمہ نہین لکھا گیا **باب** ھَلْ یَاْخُذُ

الْاِمَامُ اِذَا شَکَّ بِقَوْلِ النَّاسِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا روا ہی کہ امام مقتدیون کے قول کو لے جب اسکو شک پڑے ۔ شافعیہ کے پاس یہ درست

نہین اور حنفیہ کے پاس درست ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُسْلِمَۃَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ السَّخْتِیَانِیِّ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَہٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ

الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت ظہر کی نماز چہارگانی سے دو رکعت پڑھ کے پھرے یعنے دو ہی رکعت پڑھ کے سلام

دیا اور قوم کے طرف متوجہ ہوے تو آپ کے صحابہ سے ایک شخص نے جو ذوالیدین سے ملقب تھا اور نام اسکا خرباق ہی عرض کی یا رسول اللہ آیا کوتاہ کی گئی ہی نماز

یا آپ نے فراموش کی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ آپ نے حاضرون سے فرمایا آیا سچ کہتا ہی

ذوالیدین جو نماز مین کمی آئی ۔ تو صحابہ نے کہا ہان فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ

سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ پس حضرت کھڑے رہے نماز کے لئے اور دو تمام دو رکعتین پڑھین پھر سلام دیا پھر تکبیر کہے اور سجدۂ سہو کیا سجود نماز کے مانند یا اس سے

دراز تر یہان امام شافعی کہتے ہین کہ خود حضرت کو یاد آگیا ۔ اور حنفیہ اور امام مالک اور انکے توابع کہتے ہین کہ حضرت نے دوسرے آدمیون سے گواہی طلب کی پس عمل

مقتدیون کے کہے پر کیا ۔ **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ

صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ فَقِیْلَ قَدْ صَلَّیْتَ رَکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ اس

حدیث کا اور اگلی حدیث کا ایک ہی مطلب ہی یہہ وہی واقعہ ذوالیدین کا ہی جو اس روایت مین اختصار کے ساتھ آیا ۔ اگر یہان اشکال کرین کہ اس حدیث مین حضرت پشت بقبلہ ہونا

اور صحابہ سے کلام کرنا واقع ہوا ۔ پھر باوجود اسکے کس طرح صحیح ہو کہ پہلی دو رکعت پر بنا کرین **جواب** اسکا یہہ ہی کہ اسوقت یہہ کلام کرنا اور پشت بقبلہ ہونا مطلق منع نہیں تھا

اسکے بعد حکم شرع وارد ہوا کہ پشت بقبلہ ہونا نماز کو باطل کرتا ہی **باب** اِذَا بَکَی الْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب امام نماز مین

گریہ کرے تو یہہ گریہ مفسد نماز ہی یا نہ ۔ میل امام بخاری کا یہہ ہی کہ مفسد نماز نہین لیکن تقیید نماز کی اتفاقی ہی چونکہ اسیر لائی نہین تعرض امام کے ساتھ ہی اور علم

فساد غیر امام کا اسکے قیاس پر ہی قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِیْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِیْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ یَقْرَاُ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ

عبد اللہ بن شداد نے کہا مین نے عمر رضی اللہ عنہ کا سخت رونا سنا حالانکہ اخیر صفوف مین تھا یہہ آیت پڑہتے تھے جسکے معنے یہہ ہین کہ مین شکایت نہین کرتا ہون اپنے درد

وغم کی مگر طرف اللہ تعالیٰ کے ۔ اگر بلند رونا بہشت و دوزخ کے یاد سے ہو یہہ زیادتی خشوع کی دلیل ہی اس سے نماز فاسد نہین ہوتی ہی ۔ اگر دنیا کے درد ومصیبت سے ہو

فاسد ہوتی ہی امام ابو یوسف کہتے ہین کہ کسی حال سے آہ کہنا مفسد نہین ہی اور تاوہ کہنا مفسد ہی **حدثنا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ

ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہٖ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَتْ

عَائِشَۃُ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ

عَائِشَۃُ لِحَفْصَۃَ قُوْلِیْ لَہٗ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ

حَفْصَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ

حَفصَۃَ لِعَایِشَۃَ مَا کُنتُ لِاُصِیبَ مِنکِ خَیرًا ترجمہ اس حدیث کا مکرر گذرا ہی مطابقت مین اس حدیث کے ترجمہ باب کے ساتھ شارحون نے کچھ لکھا ہے دیکھ لینا

مین دیا۔ ظاہر یہہ ہی کہ بی بی عایشہ نے سبب یہہ بیان کیا کہ گریہ کے سبب لوگون کو قرات اور تکبیرات نہین سنا سکینگے۔ اور یہہ نکہا کہ فساد نماز کا موجب ہوگا **باب**

تَسوِیَۃِ الصُّفُوفِ عِندَ الاِقَامَۃِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اقامت کے وقت صفون کو برابر کرین۔ اور بعد اقامت کے اور آگے نماز کے **حدثنا**

اَبُو الوَلِیدِ ہِشَامُ بنُ عَبدِ المَلِکِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعبَۃُ قَالَ اَخبَرَنِی عَمرُو بنُ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعتُ سَالِمَ ابنَ اَبِی الجَعدِ قَالَ سَمِعتُ

النُّعمَانَ بنَ بَشِیرٍ یَقُولُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَکُم اَو لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَینَ وُجُوہِکُم نعمان سے روایت ہی کہ کہتا

تھا کہ حضرت نے فرمایا ہر آئینہ تم اپنے صفونکو برابر کرو اسطرح پر کہ برابر کھڑے رہو اور درمیان فرجہ نچھوڑو۔ یا اللہ تعالی تمہارے درمیان مخالفت ڈالیگا۔ یعنے

ایک صورت سے دوسری صورت پر مسخ کر دیگا۔ امام احمد کی روایت اس معنے کو تائید کرتی ہی جو او لیطمس الوجوہ آیا ہی کرمانی نے کہا کہ اسکے معنے یہہ ہین یا تمہارے درمیان

عداوت ڈالیگا اس معنے کو ابو داؤد کی روایت تائید کرتی ہی جو اولیخالفن بین قلوبکم آیا ہی صفوف کو برابر کرنا بعض کے مذہب پر واجب ہی وے اسی حدیث سے

استدلال کرتے ہین اور امام ابوحنیفہ و شافعی و مالک رحمہم اللہ تعالی کے مذہب پر سنت ہی اور کہتے ہین کہ یہہ وعید تغلیظ و تشدید کے لیے ہی **حدثنا**

اَبُو مَعمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الوَارِثِ عَن عَبدِ العَزِیزِ بنِ صُہَیبٍ عَن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیمُوا الصُّفُوفَ

فَاِنِّی اَرَاکُم خَلفَ ظَہرِی انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا تمہارے صفون کو درست کرو مقرر مین دیکھتا ہون تمکو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بعضون نے

کہا کہ وہ رویت اسی چشم سر سے تھی اور بعضون نے کہا کہ آپ کی پشت مبارک پر ہر دو شانون کے درمیان سوراخ سوزن کے مانند تھی اسی سے دیکھتے تھے اور اسکو کوئی

مانع نہین تھا مترجم کہتا ہی کہ آگے اور پیچھے دور و نزدیک روشنی اور اندہیری مین ایکسان دیکھنا حضرت کا خصیصہ تھا۔ **باب** اِقبَالِ الاِمَامِ

عَلَی النَّاسِ عِندَ تَسوِیَۃِ الصُّفُوفِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ امام متوجہ ہووے لوگون کی طرف اور دیکھے انکے صفین برابر کرنیکے وقت **حدثنا** اَحمَدُ بنُ

اَبِی رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بنُ عَمرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ بنُ قُدَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیدٌ الطَّوِیلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ اُقِیمَتِ

الصَّلٰوۃُ فَاَقبَلَ عَلَینَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِوَجہِہِ انس نے کہا کہ اقامت کہی گئی نماز کی پس حضرت متوجہ ہوئے ہمارے طرف اپنے روئے

شریف سے فَقَالَ اَقِیمُوا صُفُوفَکُم وَتَرَاصُّوا فَاِنِّی اَرَاکُم مِن وَرَاءِ ظَہرِی پھر فرمایا کہ قائم کرو اپنے صفون کو اور ایک دوسرے سے پیوستہ ہو جاؤ مقرر

مین دیکھتا ہون تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے **باب** الصَّفِّ الاَوَّلِ یہہ باب فضیلت مین صف اول کے ہی جو متصل امام کے ہی **حدثنا**

اَبُو عَاصِمٍ عَن مَالِکٍ عَن سُمَیٍّ عَن اَبِی صَالِحٍ عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الشُّہَدَاءُ الغَرِقُ وَالمَبطُونُ

وَالمَطعُونُ وَالہَدِمُ ابوہریرۃ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا شہید چہار ہین جو کہ پانی مین غرق ہوا و اسہال کی بیماری سے موا و صدمہ طاعون سے موا و نیچے

دیوار کے ہلاک ہو وَقَالَ لَو یَعلَمُونَ مَا فِی التَّہجِیرِ لَاستَبَقُوا اِلَیہِ اور فرمایا اگر جانین وہ ثواب جو نماز کے لئے جلدی سے جانے مین ہی تو سبقت کیا کرتے

وَلَو یَعلَمُونَ مَا فِی العَتَمَۃِ وَالصُّبحِ لَاَتَوہُمَا وَلَو حَبوًا اور اگر جانین وہ ثواب جو نماز عشا اور فجر مین ہی البتہ آینگے اسکے ادا کرنیکے لئے اگرچہ اپنے

زانو پر چلین وَلَو یَعلَمُونَ مَا فِی الصَّفِّ الاَوَّلِ لَاستَہَمُوا اور اگر جانین وہ ثواب جو پہلی صف مین ہی ہر آئینہ قرعہ ڈالینگے اسکے پانیکے لئے بسبب اس

فضیلت کے جو امام کی نزدیکی مین ہی جو بلا واسطہ اسکے احوال پر الٰہی ہاتھہ دیتی ہی اور قرات سننے پاتی ہی **باب** اِقَامَۃِ الصَّفِّ مِن تَمَامِ

الصَّلٰوۃِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ قائم کرنا صف کا از جملہ تکمیل نماز ہی **حدثنا** عَبدُ اللّٰہِ بنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّزَّاقِ قَالَ

اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ فاذا رکع
فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد واذا سجد فاسجدوا واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا
اجمعون واقیموا الصف فی الصلوٰة فان اقامة الصف من حسن الصلوٰة **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبة
عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سووا صفوفکم فان تسویة الصفوف من اقامة الصلوٰة اس حدیث
کا ترجمہ مذکور ہو چکا **باب** اثم من لم یتم الصفوف یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جو کوی صف کو تمام نکرے اسکا کیا گناہ ہی **حدثنا**
معاذ بن اسد قال اخبرنا الفضل بن موسی قال اخبرنا سعید بن عبید الطائی عن بشیر بن یسار الانصاری عن
انس بن مالک انہ قدم المدینة فقیل لہ ما انکرت منا منذ یوم عہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ما انکرت شیئا الا انکم لا تقیمون الصفوف مقرر انس رض مدینہ طیبہ کے طرف قدم لاے تو انکو کہا گیا یعنے لوگون نے انکو پوچھا کہ کس چیز کو ناخوش
رکھا تم نے ہم سے جس روز سے کہ حضرت کا زمانہ مبارک پایا۔ کہا نہین دیکھا مین نے مگر یہہ کہ تم صفین درست نہین کرتے ہو **مترجم** کہتا ہی کہ جمہور کے پاس تسویہ صفوف کا سنت ہی
نہ واجب اور انکار انس رضی اللہ عنہ کا لزوم شرعی فوت ہونے پر نہین تھا بلکہ تغلیظ و تحریض پر تھا اگر واجب ہوتا تو اعادہ نماز کا حکم کرتے حالانکہ ایسا حکم نہین کیا امام
بخاری کا میلان وجوب پر ہی انس رض اسی لئے لفظ اثم ذکر کیا قال عقبة بن عبید عن بشیر بن یسار قدم علینا انس المدینة بہذا کہا عقبہ
بن عبید نے جو برادر سعید بن عبید کا ہی کہ قدم لایا انس مدینہ کو کہا یہہ مذکور فرق درمیان اس تعلیق کے اور حدیث مذکور کی یہہ ہی کہ پہلی مین انس سے بطور منقول آیا
ہی اور اس تعلیق مین بطریق مشاہدہ **باب** الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف یہہ باب اس بیان مین ہی کہ پیوستہ
کرے کندھے کو کندھا اور پاون سے پاون صف جماعت مین وقال النعمان بن بشیر رأیت الرجل منا یلزق کعبہ بکعب صاحبہ نعمان بن
بشیر نے کہا کہ مین نے ایک مرد کو دیکھا جس حال مین کہ اپنے تخنے کے ہار کو اپنے ساتھی کے تخنے کے ہار سے ملاتا تھا صف مین **حدثنا** عمرو بن خالد قال
حدثنا زہیر عن حمید عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم فانی اراکم من وراء ظہری وکان
احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ اسکا ترجمہ تو گذرا یہہ مبالغہ ہی صفین برابر کرنے اور فرجہ باندہنے مین اور احادیث
مین اسباب مین مبالغہ بہت آیا ہی اور واقع ہوا ہی کہ فرجہ رہا تو اس سے شیطان آتا ہی اور وسوسہ ڈالتا ہی **باب** اذا قام الرجل عن یسار الامام
وحولہ الامام خلفہ الی یمینہ تمت صلوٰتہ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کہ ایک مرد امام کے بائین طرف کھڑا رہے اور امام اسکو اپنے
پیچھے سے داہنے طرف پھیرے کامل ہی نماز اس مرد کی اگرچہ حرکت لو مشی اس سے واقع ہوئی پھر امام کی نماز بھی تمام ہی ظاہر وہی پہلی عبارت ہی پر دوسری روایت
مین آیا ہی تمت صلوتہما یعنے ہر دو کی نماز تمام ہی **حدثنا** قتیبة بن سعید قال حدثنا داؤد عن عمرو بن دینار عن کریب مولی
ابن عباس عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة فقمت عن یسارہ فاخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم برأسی من ورائی فجعلنی عن یمینہ فصلی ورقد فجاء المؤذن فقام فصلی ولم یتوضأ اس حدیث کا
ترجمہ اختلاف الفاظ کے ساتھ گذرا **باب** المرأة وحدہا تکون صفا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ عورت تنہا صف ہوتی ہی یعنے
اگر ایک عورت مردون کیبے اختلاط تنہا پیچھے کھڑی رہے حکم صف کا رکھتی ہی امام قسطلانی نے اس حکم کو آیت قرآنی سے مؤید کیا ہی یوم یقوم الروح والملٰئکة

صَفًّا یعنے جسدن کھڑا رہیگا روح اور فرشتے صف باندھکے روح کی تفسیر جبرئیل کے ساتھ کی ہی۔ اور وہ ایک فرشتہ ہی پس تنہا اسی کی ایک صف ہی۔ اور سب فرشتون کی ایک صف۔ یہان صاحب تیسیر القاری نے کہا کہ یہہ استدلال قوی نہین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا انس نے کہا کہ مین نے نماز پڑہی اور ایک یتیم جو ہمارے گھر مین تھا حضرت کے پیچھے اور ام سلیم میری والدہ تنہا ہمارے پیچھے تھی

باب مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامِ یہہ باب ہی بیان مین ہی کہ کھڑا رہے سیدہے جانب مسجد اور امام کے **حدثنا** مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً اُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ اَوْ بِعَضُدِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ مِنْ وَّرَائِيْ ابن عباس نے کہا کہ مین ایک شب کھڑا رہا جس حال مین کہ نماز پڑہتا ہون حضرت کے بائین طرف پس آپنے میرے ہاتھہ یا بازو کو پکڑا۔ یہہ شک راوی کا ہی جو ابن عباس سے روایت کی ہی یہان تک کہ کھڑا کیا مجھکو اپنے سیدہے جانب اور اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سے کہ میرے پیچھے سے پھر جا۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ ایک جزو کے ساتھہ ہی جو کھڑا رہنا مقتدی کا امام و مسجد کے سیدہے جانب ہی۔ ظاہر یہہ ہی کہ مولف یعنے امام بخاری نے کوئی حدیث اس باب مین اپنی شرط پر نہ پائی۔ امام قسطلانی نے ابو داؤد سے ساتھہ اسناد حسن کے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے اس جزو کے اثبات کے لئے لایا ہی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ مقرر اللہ تعالیٰ اور فرشتے رحمت بھیجتے ہین داہنے جانب پر صفون کے۔ اور کہا کہ اس حدیث کو معارض نہین وہ جو ابن عمر کی حدیث مین واقع ہوا جسکو نسائی نے لایا ہی کہ حضرت نے فرمایا مَنْ عَمَرَ مَيْسَرَةَ الْمَسْجِدِ كُتِبَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ جو کوئی آباد کرے مسجد کے بائین طرف کو لکہا جاتا ہی اسکے واسطے دو حصے۔ کس لئے یہہ ایک وقت خاص مین فرمایا جو لوگ سیدہے جانب کی فضیلت پر نظر کرکے مسجد کے بائین جانب کو معطل چھوڑ دیا تھا باانکہ اسناد مین اس حدیث کے سخن ہی انتہی پوشیدہ نرہے ظاہر یہہ ہی کہ مسجد کا بایان طرف امام کا سیدہا جانب ہوتا ہی۔ اس تقدیر پر اصلا کوئی تعرض ان ہر دو حدیث مین نہین

باب اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کہ درمیان امام اور مقتدیون کے دیوار یا پردہ رہے اقتدا مین کچہ خلل نہین آتا ہی یہہ حکم موافق مذہب امام مالک کے ہی اور دوسرے ائمہ اسپر ہین کہ اسوقت روا ہی کہ مقتدی لوگ امام کی نماز پر مطلع ہوئین اور تکبیرات سنین اور ظاہر ایک حدیث کا جو اس باب مین لایا ہی وہ بھی یہی ہی اور جو قید کہ قول مین ابو مجاز کے واقع ہوا وہ بھی ناظر اسی طرف ہی۔ پس ترجمہ مین بھی یہی معنی ملحوظ رہین وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ نَهْرٌ اور حسن بصری نے کہا کہ اس بات کا کچہ مضایقہ نہین کہ درمیان تیرے اور امام کے ایک نہر ہو وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ يَاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ اَوْ جِدَارٌ اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ ابو مجاز نے کہا کہ امام کا اقتدا کرے اگرچہ درمیان امام اور مقتدی کے ایک راہ یا ایک دیوار ہو جسوقت کہ مقتدی تکبیرات امام کے سنے اور اسکے نماز کے حال پر مطلع ہو **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا نماز پڑہتے رات مین اپنے حجرہ مین اور دیوار حجرے کی کوتہی تھی پس لوگون نے حضرت کی ذات مبارک کو دیکھا سو آپ بھی حضرت کی نماز کے ساتھہ نماز پڑہنے اور آپکا اقتدا کرنے لگے۔ پھر صبح کی اور اس نماز اور اقتدا کا ذکر کیا فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً پھر حضرت نے دوسری شب قیام کیا پھر لوگ بھی آپکے ساتھہ کھڑے رہے جس حال مین کہ نماز پڑہتے تھے آپ کے مقتدی ہوکے۔ یہہ نماز دو شب

یا تین شب پڑھے حَتّٰی اِذَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَخْرُجْ اسکے بعد حضرت تشریف رکھے اور باہر آکے

بیٹھنا ایک ان راتون مین اسی جگہہ تھا جہان نماز پڑہتے تھے اور لوگ اسپر مطلع ہوتے تھے فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّكْتَبَ

عَلَیْكُمْ صَلٰوةُ اللَّیْلِ پس جسوقت صبح کی لوگون نے کہا اور بعض روایات مین آیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ سبب اسکا کیا ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ مین نے خوف کیا کہ

یہہ رات کی نماز تمہارے پر فرض کی جاویگی اور یہہ بسبب عادت اللہ کے تھا کہ جب کسی امر شرعی مین مسلمین رغبت سے جمع آتے اور اسپر مداومت کرتے اللہ تعالی اسکو انپر فرض

کر دیتا۔ اور وہ جو شب معراج مین واقع ہوا کا لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ یہہ نماز پنجگانہ کے باب مین فرمایا سو تبدیل نقصان مراد ہی جیساکہ سوق حدیث شب معراج

کا اسپر دلالت رکھتا ہی کہ پچاس سے پانچ پڑنے اور اس سے کمتر کی راہ باندہے **باب** صَلٰوةِ اللَّیْلِ باب نماز شب کے بیان مین جاننا چاہئے کہ یہہ سلسلہ

ابواب صفوف کا ہی پس ثنا سے ابواب صفوف مین باب صلوٰة اللیل کو عقد کیا اگر اس سے نماز تہجد مراد ہی تو امام بخاری تو نماز تہجد کے لئے ایک کتاب ہی علیحدہ کیا

انشاء اللہ تعالی آئندہ آئیگی اور اگر اس تقریب سے ہی کہ لوگ اس نماز شب مین حضرت کا اقتدا کرتے تھے اور صفین باندہتے تو جناب بخاری کی اکثر عادت ہی کہ ایک حدیث

کو تھوڑی تقریب پر بھی کہ سوق اسکا دوسری جگہہ پر ہو لایا کرتا ہی اور سیاقات کی بھی تصریح آئی ہی کہ مراد اس نماز شب سے نماز تراویح ہی پس امام قسطلانی جو لکھا کہ اس

باب کے عقد کا کچہ وجہ نہین پایا جاتا ہی یہان اسکا وجہ تو ظاہر ہوچکا کہ اس سے نماز تراویح مراد ہی **حدثنا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

فُدَیْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ لَهٗ حَصِیْرٌ یَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَیَحْتَجِرُهٗ بِاللَّیْلِ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت کے لئے ایک حصیر تھی کہ دن کا وقت بچھاتے اور شب کے وقت اسکو حجرے

کے مانند بناتے تھے اور بعض نسخون مین یحتجرہ بزاے معجمہ آیا ہی یعنے شب کے وقت اپنے اور لوگون کے درمیان پردہ بناتے تھے فَثَابَ اِلَیْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا

وَرَاءَهٗ پس لوگ اسکے طرف جمع ہوے اور اسکے پیچھے نماز کے لئے صف باندہے **حدثنا** عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ

حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ

حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِیْرٍ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلّٰی فِیْهَا لَیَالِیَ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ زید بن ثابت سے مروی ہی کہ مقرر

پیغمبر خدا نے ایک حجرہ بنایا بسر نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ زید بن ثابت نے کہا کہ وہ حجرہ حصیر سے تھا ماہ رمضان مین پس حضرت نے اس مین چند راتین نماز پڑہی پھر لوگون

نے بھی آپکے صحابہ سے آپکے ساتھہ نماز پڑہے۔ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ یَقْعُدُ پس جب حضرت انکے حال پر آگاہ ہوے نماز کے لئے نشست کرنے لگے فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ

فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ صَنِیْعِكُمْ پس انکے طرف تشریف لاے اور فرمایا مقرر مین اس چیز کو جانا جو تمہارے کام سے دیکھا فَصَلُّوْا اَیُّهَا النَّاسُ

فِیْ بُیُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ پس نماز پڑہو اے لوگو اپنے گھرون مین پس بہتر اور ثواب مین زیادہ تر شب نماز وہ

سے نماز مرد کی ہی اپنے گھر مین مگر نماز فرض یہہ نماز شب رمضان مین نماز تراویح تھی اور حضرت اجتماع اور جماعت کو اس مین تجویز نفرماے تا لوگون پر فرض ہو جاوے

اسکے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایام خلافت مین جب اندیشہ فرضیت کا برطرف ہوا صحابہ کے اتفاق سے جماعت سے پڑہنا قرار پایا **باب** اِیْجَابِ

التَّكْبِیْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ یہہ باب وجوب تکبیر مین ہی شروع نماز مین یعنے اللہ اکبر کہنا ابتداے نماز مین واجب ہی جب امام بخاری علیہ الرحمہ جماعت

امامت اور صفوف برابر کرنیکے بیان سے فارغ ہوے نماز کا بیان شروع کیا **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ قَالَ اَنَسٌ فَصَلّٰی لَنَا

يومئذٍ صلوٰةً من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودًا ثم قال لما سلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى قائمًا فصلوا قيامًا واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد فاسجدوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن انس بن مالك انه قال خر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فرس فجحش فصلى لنا قاعدًا فصلينا قعودًا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا **حدثنا** ابو اليمان قال اخبرني شعيب قال حدثني ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا واذا صلى جالسًا فصلوا جلوسًا اجمعون ان حدیثون کی شرح اوپر مذکور ہو چکی **باب** رفع اليدين في التكبيرة الاولى مع الافتتاح سواءً باب اٹھانے مین ہر دو ہاتھ کے پہلی تکبیر مین جسکو تکبیر تحریمہ کہتے ہین شروع نماز مین کھندون تک **حدثنا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه حذو منكبيه اذا افتتح الصلوٰة واذا كبر للركوع واذا رفع راسه من الركوع رفعهما كذلك ايضًا سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہی ایسے پیغمبر خدا اٹھاتے اپنے ہر دو ہاتھ کو دوش مبارک تک جب شروع کرتے نماز کو۔ اور جب تکبیر کہتے رکوع کے لئے۔ اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے اسی طرح اپنے ہر دو ہاتھ اٹھاتے اپنے کھندو تک۔ اسی پر گئے ہین شافعیہ اور یہی حدیث متمسک کی ہین حنفیہ کہتے ہین کہ کانون تک اٹھاوین اور انکی مستند ایک حدیث ہی جو وایل بن حجر اور براء بن عازب اور انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی وهو ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه حذو اذنيه یعنے تھے پیغمبر خدا جب تکبیر کہتے اٹھاتے اپنے ہر دو ہاتھ برابر اپنے ہر دو کان کے جب ہر دو حدیث مین تعارض واقع ہوا وایل بن حجر کی حدیث کو ترجیح دیتے ہین قیاس کے موافق ہونے کے سبب کہ اٹھانا ہاتھون کا اعلام اصم کے واسطے ہی پس کھندون سے بلند تر اٹھایا چاہئے کہ مقتدیان اصم تحریمہ پر مطلع ہون وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد اور اٹھاتے ہر دو ہات جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وكان لا يفعل ذلك في السجود اور تھے حضرت کہ سجدے کے وقت رفع یدین نہین کرتے۔ **مترجم** کہتا ہی کہ تکبیر کے وقت ہات اٹھانے کی کیفیت مین ائمہ کا اختلاف ہی شافعیہ اور مالکیہ کے پاس یہہ ہی کہ تکبیر کہتے ہوے اٹھاوے اتمام تکبیر کے ساتھ ہات اٹھانا بھی منتہی ہو جاوے اور بعضون نے کہا کہ بغیر تکبیر کے اٹھاوے پھر تکبیر شروع کرے ہات چھوڑتے وقت حنفیہ کے پاس یہہ ہی کہ پہلے ہات اٹھاوے پھر تکبیر شروع کرے کیونکہ ہات اٹھانے مین غیر خدا سے کبریائی کی نفی ہی اور تکبیر مین اثبات ہی اور نفی مقدم ہی اثبات پر جیسا کلمہ شہادت مین قسطلانی **باب** رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع یہہ باب اٹھانے مین ہر دو ہاتھ کے ہی تکبیر افتتاح کہنے کے وقت اور رکوع کرنیکے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال حدثنا يونس عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام في الصلوٰة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع ويفعل ذلك اذا رفع راسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود ابن عمر سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو دیکھا جسوقت کہ نماز مین کھڑے رہے اپنے ہر دو ہاتھ اٹھاتے یہان تک کہ ہر دو کھندون کے برابر ہوتے

اور تھے حضرت کہ جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر کہتے رفع یدین کرتے۔ اور جب سر مبارک رکوع سے اٹھاتے ایسا ہی کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سجدے کے وقت وہ رفع یدین نہیں کرتے

حدثنا اسحٰق الواسطی قال حدثنا خالد بن عبد اللہ عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ ابو قلابہ نے مالک بن حویرث کو دیکھا جس وقت کہ نماز شروع کرتا اللہ اکبر کہتا اور ہر دو ہاتھ اٹھاتا اور جب ارادہ کرتا رکوع کا رفع یدین کرتا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتا رفع یدین کرتا وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا اور حدیث کی مالک بن حویرث نے کہ مقرر پیغمبر خدا نے ایسا ہی کیا

باب الی این رفع یدیہ یہ باب اس بیان میں ہی کہ کہاں تک اٹھاوے مصلی ہاتوں کو۔ قال ابو حمید فی اصحابہ رفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حذو منکبیہ ابو حمید عبد الرحمن بن سعد الساعدی انصاری نے اپنے یاروں میں کہا کہ حضرت ہر دو ہاتھ اپنے کندوں تک اٹھاتے

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتتح التکبیر فی الصلوۃ فرفع یدیہ حین یکبر حتی یجعلھما حذو منکبیہ ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ شروع کی آپنے تکبیر نماز میں پس ہر دو ہاتھ اٹھاے جس وقت تکبیر کہے یہاں تک کہ ہر دو ہاتھ برابر اپنے ہر دو کندوں کے لائے واذا کبر للرکوع فعل مثلہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثلہ ولا یفعل ذلک حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود اور جبکہ رکوع کے لئے تکبیر کہے ایسا ہی کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا ویسا ہی کیا اور جب سجدہ کا کرتے اور جب سر سجدے سے اٹھاتے ویسا نہیں کرتے

باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین یہ باب بیان میں اٹھانے ہر دو ہاتھ کے ہی جبکہ کھڑے رہے دو رکعت سے یعنے تشہد پڑھ کے تیسری رکعت کے لئے جب کھڑا رہے

حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا عبید اللہ عن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ابن عمر نے تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اور دو رکعت سے اٹھکے کھڑے رہتے وقت رفع یدین کیا۔ اور رفع کیا ہی ابن عمر نے اس حدیث کو پیغمبر خدا تک ورواہ حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہی اس حدیث کو حماد بن سلمہ ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ پیغمبر خدا سے یعنے حماد نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا ورواہ ابن طھمان عن ایوب مختصراً اور روایت کیا ہی اسکو ابن طہمان نے ایوب سے مختصر اسناد میں کم کرکے یعنے موقوف نقل کی ہی بیان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ احادیث صحیحہ رفع یدین میں رکوع کرنیکے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اکثر روایت سے اور فعل سے ابن عمر کے واقع ہوئیں۔ ایسا ہی رفع یدین نکرنیکے میں بھی صحیح حدیثیں وارد ہیں چنانچہ امام ہمام امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے چنانچہ کہا حدثنا حماد عن ابراھیم عن علقمۃ والاسود عن عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود بشیء من ذلک عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نہیں اٹھاتے تھے اپنے ہر دو ہاتھ مگر نماز شروع کرنے کے وقت پھر عود نہیں کرتے تھے کسی حال میں اس اٹھانیکی طرف۔ اور روایت کیا ہی طحاوی نے اسناد صحیح سے کہ علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے تکبیر اولی میں رفع یدین کیا پھر عود نہ کیا۔ اور ترمذی نے اپنی جامع میں دو باب جمع کئے ہیں ایک عبد اللہ بن عمر سے جیسا کہ امام بخاری سند لایا اور کہا ترمذی نے کہ اسی پر کئی ہی ایک جماعت کثیر صحابہ سے اور تابعین سے ہر ایک کا لیا۔ اور دوسرا باب اس بیان میں وضع کیا ہی نماز میں رفع یدین نہیں ہی مگر تکبیر تحریمہ کے پاس۔ اور اس باب میں حدیث ابن مسعود کی لائی کہ انہوں نے علقمہ سے کہا آیا نہ بتلاؤں میں تم کو نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑہی اور نہ اٹھایا انہیں ہاتوں کو مگر افتتاح کے پاس اور ترمذی نے کہا کہ اسی کے

بحث رفع یدین

قایل ہین ایک جماعت کثیر علماے صحابہ و تابعین سے۔ اور یہی ہی قول سفیان ثوری کا اور اہل کوفہ کا جو حنفیہ ہین۔ اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی روایت سے ابو داود کے اور نسائی کے لائی۔ اور حدیث ابن عازب کی روایت سے ابو داود کے بطریق رفع کے لائی۔ اور اسی طرح منقول ہی روایات صحیحہ سے عمر بن الخطاب اور علی ابن ابیطالب کے کہ انکو دیکھے کہ ہاتھ نہین اٹھاتے مگر شروع نماز مین۔ بالجملہ احادیث و آثار صحیحہ ہر دو جانب مین واقع ہوئین ہین اور علماے حنفیہ جو عدم رفع کے قایل ہین کہتے ہین کہ حدیث رفع یدین کی منسوخ ہی اور ابن عمر سے جو راوی حدیث کا ہی عمل اسکے برخلاف دیکھا گیا ہی اور جب راوی کو دیکھین کہ اپنی روایت کے برخلاف عمل کیا تو وہ حدیث احتجاج کے لئے سزاوار نہین ہی جیسا کہ اصول مین مقرر ہی۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہی کہ روایت کی ہی سے ایک جماعت کثیر نے کہ عدد انکا نہین ہو سکتا ہی کہ لوگون نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا کہ رفع یدین نہ کیا مگر ابتدائے نماز مین۔ اور طحاوی نے مشکلات آثار مین مجاہد سے نقل کی ہی کہ مین نے نماز پڑہی ابن عمر کے پیچھے تو وہ ہاتھونکو نہ اٹھایا مگر تکبیر اولی مین۔ اور نہایہ شرح ہدایہ مین لایا کہ عبد اللہ بن زبیر نے ایک مرد کو دیکھا کہ مسجد حرام مین نماز پڑھتا تھا۔ اور رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ہاتھونکو اٹھاتا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو ابن زبیر نے اسکو کہا کہ ایسا مت کر مقرر یہہ ایک عمل ہی کہ حضرت نے کیا تھا اسکے بعد ترک فرمایا۔ اور مجاہد نے کہا کہ مین نے بیس سال ابن عمر کی خدمت کی سو نہین دیکھا کہ وہ نماز مین ہاتھ اٹھاے ہون مگر تکبیر اولی مین انتہی یہان شیخ نور الحق نے کہا پوشیدہ نرہے کہ باوجود اس تمام آثار کے اور باوجود صحابہ کی ایک جماعت کثیر رفع یدین کا عمل کرنیکا اس حدیث کو منسوخ بولنا اشکال سے خالی نہین۔ اسباب مین آسان تر اس سے نہین کہ رفع اور عدم رفع ہر دو سنت ہونیکے ہم قایل رہین واللہ اعلم یہہ سب منقول و منتخب ہی فتح المنان فی تائید مذہب النعمان سے جو تصنیف شیخنا شیخ المحدثین عبد الحق دہلوی رحمۃ اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ مذہب مشہور شافعیہ کا رفع یدین ہی رکوع کے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت۔ اور تشہد سے اٹھنے کے وقت رفع کے قایل نہین ہین اور یہہ حدیث جو امام بخاری نے باب خیر مین لائی احادیث صحیحہ کثیرہ اسکے معاضد ہین ابن عمر وغیرہم سے۔ اور بعضے شافعیہ کہتے ہین کہ یہہ بھی سنت ہی اگرچہ امام شافعی علیہ الرحمہ نے نہ لایا بسبب انہین کی وصیت کے کہ اگر میرے حکم کے برخلاف تم کوئی حدیث صحیح پاؤ تو میرے قول کو ترک کرو اور حدیث پر عمل کرو اور امام نووی نے اسکی تصحیح کی ہی برخلاف اکثر ناقلین کے

مترجم کہتا ہی کہ بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی علیہ الرحمہ ارکان اربعہ مین لکھتے ہین کہ معلوم کیجئے کہ رفع طرق متعددہ سے منقول ہی اور انسے بعض راوی افقہ ہونا کچھ بعید نہین۔ اسی طرح عدم رفع بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت کو پہنچا ہی کہ جسکو گنجایش تردید نہین۔ بالجملہ آنحضرت کا فعل بحسب اوقات مختلف واقع ہوا ہی اسیطرح صحابہ کا فعل بھی مختلف وقوع پایا ہی۔ ابن مسعود سے عدم رفع صحت کو پہنچا ہی جو سنن ترمذی وغیرہ مین ثابت ہی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی عدم رفع ہی منقول ہی مگر وقت افتتاح نماز اور دارقطنی نے کہا ابراہیم سے اور وہ عبد اللہ سے اور کبھی ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ کہا مین نماز پڑہا پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پیچھے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے سو انہون نے نہین اٹھائے ہاتھ مگر افتتاح نماز مین۔ اور دارقطنی نے ابراہیم کے ارسال کو عبد اللہ بن مسعود سے تصویب کی ہی اسمین کچھ ضرر نہین کیونکہ مرسل حجت ہی اور طعن اسکی سند لینے مین ساتھ اسکے تضعیف محمد بن جابر کی ہی لیکن صاحب فتح القدیر نے احسن وجوہ سے اسکا رفع کر چکا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی عدم رفع ہی صحت کو پہنچا۔ مگر افتتاح نماز مین صاحب فتح القدیر نے کہا کہ طحاوی نے پھر بیہقی نے سند صحیح کے ساتھ اسود سے روایت کی ہی کہ مین نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ تکبیر اولی مین ہر دو ہاتھ اٹھاے پھر اسکا اعادہ نکیا۔ یہے سب اکابر صحابہ ہین کہ جن سے عدم رفع ثبوت کو پہنچا تکبیر اولی کے سوا لیکن ابن عمر اور ابو ہریرہ اور مالک بن الحویرث وغیرہم سے رفع یدین ثابت ہوا ہی تکبیر اولی مین اور رکوع کے وقت اور سر اٹھانے کے وقت اور ہر رکعت کے ابتدا مین۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مختلف روایتین آئے ہین۔ طحاوی نے عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ علی مرتضی نے تکبیر اولی مین ہی ہاتھ اٹھاے پھر اعادہ نفرمایا۔ اور عاصم بن کلیب ثقہ ہی اور ترمذی نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ وہ جب نماز فرض پر قیام کرتے اٹھاتے ہات اپنے کندہون تک اور ایسا کیا کرتے جب قرات سے فارغ ہوکے رکوع کا قصد کرتے اور نہ اٹھاتے ہات پھر کسی حالت مین نماز کے درحالیکہ آپ بیٹھے ہون اور جب دو سجدون سے اٹھتے تو ہات اٹھایا کرتے۔ پس ان دو

روایتون سے معلوم ہوا کہ حضرت علی کا فعل بھی مختلف تھا۔ خلاصہ کلام یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام کا فعل رفع و عدم رفع مین مختلف واقع ہوا ہی سوا تکبیر اولی کے شاید کہ رفع اتنا قلیل تھا کیونکہ اکابر صحابہ نے اسکو اختیار نفرمایا۔ پس رفع سوا تکبیر اولی سنت ٹھہرا ان تکبیر اولی کے سوا دوسری حالت مین اگر رفع ترک کرین بہتر ہی اگر کرین مضایقہ بھی نہین لیکن حنفیہ نے عدم رفع کو ہی اختیار کیا ہی افتتاح کے سوا کیونکہ وے کہتے ہین کہ ہاتون کا اٹھانا پہلے ہر ایک حالت نماز مین تھا خواہ وہ حالت اٹھنے کی ہو یا جھکنے کی پھر وہ منسوخ ہوا سجدے مین جانے اور اس سے سر اٹھانے وقت۔ جب اسکو اکابر صحابہ نے اختیار نکیا پس نسخ احتمال ترجیح رکھتا ہی اور ترک رفع مین کچھہ نقصان بھی نہین پس حنفیہ نے احتیاطا ترک کو ہی اختیار کیا۔ اور ہدایہ کے بعض شروح مین وارد ہوا ہی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ہر دو ہات اٹھاتے تھے ہم بھی اٹھاتے تھے اور حضرت نے اسکو ترک فرمایا پس ہم نے بھی ترک کیا اگر یہہ روایت صحت کو پہنچے پس ظاہر ہی کہ رفع منسوخ ہی واللہ تعالی اعلم باحکامہ انتہی

باب وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ باب بیان مین رکھنے داہنے ہاتھہ کے بائین پر نماز مین حالت قیام مین

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سہل نے کہا کہ لوگ حکم کئے جاتے تھے یہہ کہ رکھین سیدھے ہاتھہ کو بائین پر۔ ابو حازم نے کہا مین نہین جانتا ہون سہل کو مگر یہہ کہ وہ نسبت کرتا تھا اس امر کی پیغمبر خدا کے طرف قَالَ اِسْمٰعِيْلُ يُنْمٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِيْ اسمعیل نے لفظ ینمی صیغہ مجہول سے کہا نہ صیغہ معلوم سے

باب الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ یہہ باب بیان مین ہی کہ نماز مین خشوع کرے یعنے نماز مین تقصیرات جو ہوتے ہین اسپر عذاب آخرت سے ڈرے۔ اور علامت خشوع کی حضور اور تذلل ہی اور عدم التفات داہنے اور بائین طرف

حدثنا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا یہہ استفہام انکاری ہی یعنے حضرت نے فرمایا کیا دیکھتے ہو تم نگاہ میری میرے قبلہ کے طرف وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِيْ قسم ہی اللہ تعالی کی پوشیدہ نہین ہی مجھہ پر رکوع تمہارا نہ خشوع تمہارا مقرر مین تم کو دیکھتا ہون اپنی پیٹھہ کے پیچھے سے جب حضرت کو معلوم ہوا کہ وے نماز مین کمال حضور و خشوع نہین رکھتے ہین تب یہہ ارشاد فرمایا۔ جاننے کہ یہہ حضور مستحبات سے ہی اسی سبب اسکے نہونے سے نماز کو دہرانیکا حکم نفرمایا۔ ابن مبارک نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہی کہ ارکان نماز سے جو رکن کہ مصلی بلا حضور ادا کرتا ہی اسکو نہین لکھتے ہین اور بہت علما کے کلام مین آیا ہی کہ حضور واجبات سے ہی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ قایم کرو اور درست کرو رکوع و سجود کو فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ پس قسم ہی خدائے عزوجل کی مقرر مین دیکھتا ہون تم کو اپنے پیچھے سے۔ اور اکثر فرمایا اپنی پیٹھہ کے پیچھے سے جسوقت کہ رکوع کرو تم اور سجدہ کرو تم **مترجم** کہتا ہی کہ نماز کی ایک صورت ہی اور ایک روح صورت یہی ہی جو ارکان ظاہری تن سے ادا کیے۔ اور نماز کی روح خشوع اور حضور قلب ہی۔ کیونکہ مقصود نماز سے یہہ ہی کہ دل خدا سے لگاوے اور تعظیم سے اسکا ذکر کرے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ یعنے نماز پڑہا کر مجھے یاد کرنیکو۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بسا نماز پڑہنے والے ایسے ہین کہ جنکی نماز کا ثواب چھے مین سے ایک یا دس مین سے ایک نہین لکھتے ہین اور اتنا ہی لکھتے ہین جس مین دل حاضر رہا ہو۔ اور فرمایا نماز ایسی پڑھہ گویا کوی وداع کرتا ہی یعنے نماز مین اپنی خواہش کو بلکہ ماسوی اللہ کو رخصت کردے اور آپ کو نماز مین غرق کردے۔ اور فرمایا ہی اس نماز کو جس مین دل حاضر ہنو خدا تعالی نہین دیکھتا ہی۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی جو شخص نماز مین صاحب خشوع نہو اسکی نماز درست نہین۔ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی وہ نماز جسمین دل حاضر ہنو عذاب کا سبب ہوگی۔ اور معاذ ابن جبل

رضی اللہ عنہ نے کہا ہی جب کوی نماز مین عمداً نگاہ کریگا تا معلوم کرے کہ اسکے داہنے اور بائین طرف کون کھڑا ہی تو اسکی نماز درست نہین امام ابو حنیفہ و شافعی اور اکثر علما اگرچہ کہتے ہین کہ نماز درست ہی جب تکبیر اول کے وقت دل حاضر ہو ضرورۃً انہون نے ایسا فتوی دیا ہے کیونکہ خلایق پر غفلت غالب ہی اور درستی کے معنے یہ ہین کہ وہ شمشیر سیاست سے بچا لیکن زاد آخرت کے واسطے اتنا ہی کم تر سزاوار ہوگا جسمین دل حاضر ہو اس گفتگو سے تو یہہ سمجھا ہوگا کہ کامل نماز روح والی وہی ہی جسکے سب ارکان مین آدمی کا دل حاضر رہے اور وہ نماز جسکی تکبیر تحریمہ مین فقط دل حاضر ہوا ہمین ایک رمق روح ہی جیسا ایک زندہ جو ایک دو دم کا مہمان ہو۔ **باب** مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ باب بیان مین ان چیزون کے جو پڑہی جاوے قرآن نہ قرآن سے بعد تکبیر کے

حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز شروع کرتے تھے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے الحمد ضم دال سے بطریق حکایت کے ہی ظاہر حدیث بلکہ بسم اللہ جزو الحمد نہ ہو پر صریح ناطق ہی اور شافعیہ جب قایل ہین کہ بسم اللہ ایک جزو ہی یعنے ایک آیت ہی تاویل کرتے ہین کہ یہان مراد سورہ الحمد سے ہی اور کہتے ہین دوسرے حدیثین ناطق ہین کہ بسم اللہ ایک آیت ہی اور حنفیہ احادیث صحیحہ رکہتے ہین کہ بسم اللہ ایک آیت اس طرح کی ہونیکی اسمین تصریح ہی یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ حق یہی ہی کہ حدیثین ایک دوسرے کے معارض ہین اسی واسطے امام اعظم علیہ الرحمہ شروع فاتحہ مین بسم اللہ پڑہنے کے قایل ہین اور یہہ بحث دوسری جگہہ مین تفصیل آیا ہی **حدثنا** مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً ابو ہریرہ نے کہا تھے حضرت تکبیر اور قرات کے درمیان سکوت فرماتے تھوڑا سکوت۔ اور ابو زرعہ نے کہا کہ مین ابو ہریرہ سے گمان رکہتا ہون کہ ہنیّہ کہا ہنیہ بضم ہا و فتح نون و تشدید یا تھوڑے وقت کے معنے مین ہے فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ فِيهِ مین نے عرض کی آپ عوض میرے ماں باپ کے ہین یا رسول اللہ آپ تکبیر اور قرات کے درمیان جو خموشی لیتے ہو کیا پڑہتے ہو قَالَ أَقُولُ فرمایا کہ مین یہہ کہتا ہون اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اے پروردگار دوری کر درمیان میرے اور میرے خطیات کے جیسا کہ دوری کی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اے پروردگار پاک کر مجھے خطیات سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی سفید کپڑا میل سے اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ اے پروردگار دہو میرے خطیات کو پانی اور برف سے اور برف سے مقصود مبالغہ ہی دہونے میں۔ تتمہ کہتا ہی کہ اہل سنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہی کہ انبیا خطا اور گناہ سے پاک ہین انکو ازل سے عصمت حاصل ہی خصوصاً سید الانبیا علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت اتم و اکمل ہی پھر باوجود خطیات سے پاکی کے بخشش کے لئے دعا کرنی محض تعلیم امت کے لیے ہی یا اللہ تعالی کی عظمت و جلال اور اسکے درگاہ پاک کی لا ابالی پر نظر کرکے باوجود اپنی پاکی کے انکو تقصیر وار سمجھ کے اپنی بندگی اور عجز ظاہر ہی **حدثنا** ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ اسما بنت ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے نماز پڑہی نماز سورج گہن کی پس نماز کے لئے کھڑا رہے اور قیام دراز کیا پھر رکوع کیا اور رکوع دراز کیا پھر قیام کیا رکوع سے قیام دراز کیا رکوع کیا رکوع دراز پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا۔ اور دراز کیا سجدہ کو پھر سجدہ سے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا دراز کیا سجدہ پھر دوسری رکعت ایسی طول سے ادا کی پس جب نماز سے پھرے تو فرمایا کہ مقرر بہشت میرے سے نزدیک ہوئی حَتّٰى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ

بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا یہان تک کہ اگر مین اس شبت پر دلیری کرتا تمہارے واسطے بہشت کے خوشون سے ایک خوشہ انگور کا لاتا۔ پس سبب نے جو نہین لایا اسکا سبب یہی ہی کہ پروردگار سے اسکا اذن نپایا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ اَوَ اَنَا مَعَهُمْ اور نزدیک ہوی میرے سے دوزخ یہان تک کہ مین نے کہا ای پروردگار میرے آیا مین انکے ساتھ ہون کلمہ اَوَ کا ہمزہ استفہام سے مرکب ہی اور واو عطف کا ہی معطوف علیہ اہل دوزخ ہین فَاِذَا امْرَاَةٌ پس ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ دوزخ مین ایک عورت ہی حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ یہہ کلام نافع بن عمر کا ہی مین گمان کرتا ہون کہ ایک بلی اس عورت کا پوست کھینچتی ہی قُلْتُ مَا شَانُ هٰذِهِ مین نے کہا بہشت کے خازنون سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ انہون نے کہا اس عورت نے اس بلی کو بند کر رکھا تھا یہان تک کہ وہ بھوک سے مرگئی نہ تو اسکو کھانا پانی دیا نہ اسکو چھوڑ دیا کہین کھاے وَقَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ خَشِيْشِ الْاَرْضِ اَوْ خُشَاشِ نافع نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ ابن ملیکہ نے خشیش زمین سے کہا یا خشاش سے ہر دو بفتح خاء معجمہ ہی معنے مین حشرات زمین کے یعنے اس عورت نے اس بلی کو چھوڑ دیا تا زمین کے کیڑون سے اپنا غذا کرے۔ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ جو قرأت ہی بعد تکبیر کے کچھ ظاہر نہین ہی اور قیام کی درازی کو اسپر دلیل لانی نہایت بعید ہے۔ اور بعض روایات مین اس حدیث کے سرپر دوسرا باب منعقد کیا ہی ساتھ عنوان عمل کے نماز مین اور اس عنوان کے ساتھ بھی مناسبت کمتر ہی۔

باب رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز مین امام کے طرف نظر کرنی جایز ہی وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز کسوف مین مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اسکے بعض اجزا بعض کو کھاتے ہین یہہ کنایہ ہی آتش کی شدت اور جوش مارنے سے حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ جسوقت کہ تم نے مجھ کو دیکھا مین پھر آیا۔ اس جزو حدیث مین جو فرمایا کہ تم نے مجھ کو دیکھا ترجمہ باب کے ساتھ موافقت ہی

حدثنا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ ابو معمر نے کہا کہ مین نے خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آیا پیغمبر خدا ظہر اور عصر مین قرأت پڑھتے تھے۔ کہا ہان قُلْنَا بِمَ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ مین نے کہا کسطرح پہچانتے تھے تم پڑھنا آپکا کہا حرکت کرنے سے آپکی ریش مبارک کے۔ اس جزو حدیث سے ترجمہ باب کے ساتھ مناسبت معلوم ہوتی ہی۔ اگرچہ سجدگاہ پر نظر رکھنی داخل خشوع ہی اور مستحبات سے رکھے ہین لاکن نظر کرنی اس جناب کے طرف خصوص نماز کے احکام سیکھنے کے لئے تمام عبادتون کا سر ہی آور وہ جو شافعیہ کہتے ہین کہ ہمیشہ نظر سجدگاہ پر رکھنا یہہ بات بہ نسبت علماے اہل مدینہ کے ہی اور مالکیہ کہتے ہین

حدثنا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ عبد اللہ بن یزید نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے برا بن عازب نے اور تھا وہ جھوٹھ نہین کہتا کہ تھے صحابہ حضرت کے جسوقت کہ نماز پڑھتے ساتھ حضرت کے اور حضرت اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو وے صحابہ کھڑے ہی رہتے بغیر اسبات کے کہ دیکھینگے حضرت کو سجدہ مین جاتے ہوے

حدثنا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عباس سے مروی ہی کہ بگڑ گیا آفتاب حضرت کے مبارک زمانے مین جاننا چاہئے کہ خسوف و کسوف ہر دو ایک معنے مین ہی اور ایک قول ہے خسوف چاند گہن کو کہتے ہین اور کسوف سورج گہن کو فَصَلّٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ پس حضرت نے نماز پڑھی حاضرون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ کچھ لیتے تھے جس مقام پر آپ کھڑے ہوے تھے پھر ہم نے آپکو دیکھا کہ باز آئے اور پیچھے ہٹے فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا فرمایا مقرر مین نے جنت کو دیکھا اور اپنے واسطے ایک خوشہ انگور کا لیا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ

لأكلتم منه ما بقيت الدنيا اور اگر میں تمہارے واسطے لیتا تم اس سے دنیا باقی رہی تک کھایا کرتے بعضوں نے کہا ہی کہ اسے مراد ارادہ ہی لینے کا جب اذن نہیں تھا نہیں لیا
اور طعام جنت تو فانی نہیں اور دنیا فانی ہی جو چیز فنا پذیر نہو وہ دنیا فانی میں کسطرح رہیگی اس حدیث کے لانے سے مقصود یہہ ہی کہ مقتدی کی نظر امام کے طرف تھی امام کا احوال
دیکہہ ما تھا وہ یہہ مقولہ ہی جو حدیث میں آیا ہی کہ حضرت نے مراجعت کی اس مقام سے کہ جہان کھڑے تھے یہی مقولہ ترجمہ باب کے ساتھ مطابق ہی اور حدیث پوری ایراد نہانی
اور جواب مراجعت کا بھی مذکور نہوا **حدثنا** محمد بن سنان قال حدثنا فليح قال حدثنا هلال بن علي عن انس بن مالك قال صلى
لنا النبي صلى الله عليه وسلم ثم رقي المنبر فاشار بيديه قبل قبلة المسجد ثم قال لقد رأيت الآن منذ صليت لكم الصلوٰة
الجنة والنار ممثلتين في قبلة هذا الجدار انس سے مروی ہی کہ حضرت جماعت سے نماز پڑہے پھر منبر پہ سوار ہوا اور اپنے ہر دو ہاتھ سے قبلہ مسجد کے طرف اشارہ کیا اور
فرمایا کہ مقرر میں نے اسوقت جو تمہارے لئے نماز پڑہی بہشت و دوزخ کو دیکھا جس حال میں کہ اس دیوار کے طرف ممثل تہو۔ پوشیدہ نرہے کہ بہشت و دوزخ کو دیکھنا اگر محمول بحقیقت ہو تو
قبلے سے مراد جانب نظر ہوگی اور اگر مراد بہشت و دوزخ کی صورت مثالی ہی جیسا کہ قول بعضوں کا ہی پس ممثل اسی دیوار میں ہوسکے فلم ار كاليوم في الخير والشر ثلاثا
پس میں نے نہیں دیکھا جیسا کہ آج کے روز دیکھا نیکی اور بدی کو ایسا تین بار فرمایا۔ وجہ مطابقت میں اس حدیث کے ترجمہ باب کے ساتھ جو مقتدی کا دیکھنا امام کے طرف ہی بعضوں
نے تکلفات کی راہ لی ہی ایک یہہ کہ امام نے رفع بصر کی طرف ایک چیز کے۔ پس مناسب ہوا ساتھ دیکھنے مقتدی کے امام کی طرف دوسرا یہہ کہ یہہ حدیث مختصر ہی حدیث نماز
کسوف کی اور اس حدیث میں امام کے جانب دیکھنا واقع ہوا ہی یہان صاحب تیسیر القاری نے کہا کہ ان ہر دو توجیہا میں جو تکلف مندرج ہی پوشیدہ نہیں ایسے دو دوسری توجیہا
بھی ہوسکتے ہیں کہ خطبہ کو نماز کے حکم میں کہتے ہیں بہت سے احکام میں جب خطبے میں دیکھنا روا ہو نماز میں بھی روا ہی **باب** رفع البصر الى السماء في الصلوٰة
یہہ باب نماز میں آسمان کے طرف نظر کرنیکے حکم میں ہی **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا يحيى بن سعيد قال حدثنا ابن ابي عروبة
ثنا قتادة ان انس بن مالك حدثه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما بال اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء في صلوتهم
انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا بدحالی ہی لوگوں کا جو نماز میں اپنی نظر کو آسمان کے طرف اٹھاتے ہیں خود حضرت کو اثنائے نماز میں معلوم ہوا کہ بعض لوگ نظر آسمان کیطرف کی ہی
نماز کے بعد بطریق ابہام کے فرمایا اس لئے کہ لوگ شکستہ دل نہوں کسلئے کہ نصیحت برملا رسوائی کا سبب ہے فاشتد قوله في ذلك حتى قال لينتهن عن ذلك
او لتخطفن ابصارهم پس حضرت کا فرمانا سخت ہوا اس باب میں یہان تک فرمایا کہ البتہ لوگ اس دیکھنے سے باز آویں یا انکے ابصار تین سلب کیجاوین نماز میں آسمان کے طرف
نظر کرنی جب منافی خشوع کا ہی مکروہ ہی باجماع بدون حرمت کے لاکن خارج نماز و دعا کے وقت مکروہ نہیں اور لکہتے ہیں کہ آسمان قبلہ دعا کا ہی جیسا کہ کعبہ قبلہ نماز کا ہی اور غیر
دعا میں بھی آسمان کیطرف نظر کرنی مکروہ نہیں ہے **باب** الالتفات في الصلوٰة یہہ باب اس بیان میں ہی کہ نماز میں داہنے بائین نظر کرنی اگر قبلہ سے
منہہ پھیرے مکروہ ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا اشعث بن سليم عن ابيه عن مسروق عن عائشة
قالت سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلوٰة فقال هو اختلاس يختلسه الشيطان بی بی عایشہ سے
روایت ہی کہ نماز میں داہنے بائین نظر کرنیکے باب میں میں نے حضرت سے سوال کیا تو فرمایا کہ وہ التفات ایک لیجانا ہی (لیجانا ہے کم کم) اسکو شیطان بندہ کی نماز سے یعنی وہ ذوق حضور و لذت
مناجات اور خشوع ہی کہ اس التفات کے بسبب ہاتھ سے جاتا ہی۔ اس فعل کو فعل شیطان کے ساتھ تشبیہ دی۔ یا یہہ کہ جب شیطان بندے کے قلب اور حضور کے درمیان حایل ہو
تو اس التفات کا باعث ہوتا ہی اسلئے نسبت اس فعل کی شیطان کے ساتھ کی گئی **حدثنا** قتيبة قال حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة
عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في خميصة لها اعلام فقال شغلتني اعلام هذه اذهبوا بها الى ابي جهم واتوني

بِاَنْبِجَانِيَّةِ بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے نماز پڑہی ایک سیاہ چادر مین جو اسمین علم کے نقوش تھے۔ پس فرمایا کہ اس چادر اعلام نے مجھ کو مشغول کیا اور باز رکھا پس اسکو ابو جہیم کے طرف لیجاؤ یعنے اسکو دو اور مجھ کو وہی چادر سادہ لادو اَنْبِجَانِيَّة بفتح ہمزہ وسکون نون اور فتح موحدہ و نون کسور اور تشدید یائے مثناۃ کے اس چادر کو کہتے ہین جسپر نقش و نگار علم کا ہو۔ وجہ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ یہہ ہی کہ وہ چادر اعلام کی جو حضرت کے دوش مبارک پر تھی اسپر نظر پڑی سو یہہ قریب التفات کے ہی اور اسی لئے اسکو دوش مبارک سے گرادیا۔ اور نماز مین محض اسپر نظر کرنی ہی پسند نفرمائے بہ نسبت آپکے مقام عالی کے اسکو بھی داخل التفات رکھا۔ اور باب مین اذا صلی فی ثوب لہ اعلام کے اس سے بھی زیادہ شروح ہی

باب هَلْ يَلْتَفِتُ لِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ اَوْ يَرٰى شَيْئًا اَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا التفات کرے مصلی بسبب یک امر کے جو اسکے نماز مین نازل ہو گرنا دیوار کا یا پہنچنا درندہ کا۔ یا دیکھنا ایک بلغم کا قبلہ کی دیوار مین یہان محذوف ہی یعنے ایسے صورتون مین التفات روا ہی اِلْتَفَتَ اَبُوْبَكْرٍ فرمائے النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التفات کیا صدیق اکبر نے نماز مین پس دیکھا حضرت نے اور نماز اعادہ کرنیکا حکم نفرمایا

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ابن عمر نے کہا کہ دیکھا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیوار قبلہ پر مسجد کے آب بینی جس حال مین کہ نماز پڑہتے تھے لوگون کے سامنے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات حالت امامت مین تہی پس اسکو دیوار سے چھیل کے دور کیا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ پہر حضرت جسوقت کہ نماز سے پہر فرمایا مقرر جب تمہارے سے کوی نماز مین ہو تو اللہ تعالی اسکے سامنے ہے فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ پس کوی نخامہ یعنے آب بینی اپنے منہہ کے روبرو نہ ڈالے رَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ روایت کی موسی بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع سے۔ اور اس حدیث کو امام احمد نے موصول لایا اور اسمین ایراد کیا ہی کہ حضرت نے اس آب بینی کو جو دیوار پر تھی حک کیا وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تھا نہ عین نماز مین

حدثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ انس نے کہا کہ جس حال مین کہ مسلمین نماز فجر مین تھے ابو بکر امامت کرتے تھے حضرت کی مرض الموت مین نہ پایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس حال مین کہ بی بی عائشہ کے حجرہ کا پردہ اٹھایا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ پس حضرت نے انکے طرف نظر فرمائی تو وے صفین باندہ کے نماز پڑہ رہے تھے فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ تبسم کئے جس حال مین کہ ہنستے تھے تبسم کئے نہایت خوشی سے صحابہ جمع ہو کے صدیق کے ساتھ نماز پڑہنے سے اور انکا اقتدا کرنے سے وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ رض عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ پس رجوع کیا ابو بکر نے اپنے ایڑیون پر تا حضرت تشریف لانے سے آپ صف مین پہنچ جاوے فَظَنَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَفْتَتِنُوْا فِي صَلٰوتِهِمْ پس گمان کیا کہ ابو بکر ارادہ خروج کا رکھتے ہین اور مسلمین جماعت کے ساتھ جو نماز مین تھے فتنہ مین پڑینگے فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ پس حضرت نے انکے طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز کو تمام کرو۔ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ فِي اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اور حضرت نے پردہ ڈال دیا اور اسی روز کے اخیر مین رحلت کی صلے اللہ علیہ وسلم

باب وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ یہہ باب واجب ہونے مین ہی قرأت کے امام اور مقتدی پر سب نمازون مین حضر مین اور سفر مین وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ اور جو جہر کرتا ہی اسمین یا سر یعنے سب جہری اور سری نمازون مین

حدثنا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ رض فَعَزَلَهٗ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا جابر کہتے ہین کہ جب سعد بن ابی وقاص کوفے کے امیر تھے اہل کوفہ نے انکی شکایت کی طرف عمر بن الخطاب رضی اللہ

کے

گئے تو انہون نے سعد کو معزول کیا اور انکی جگہہ پر عمار بن یاسر کو بھیجا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ پھر شکایت کی انہون نے یہانتک کہ کہا کہ سعد نماز اچھی طرح نہین
پڑہتا ہی فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ پس عمر فاروق نے کسی کو بھیجا سعد کے طرف اور وہ آیا اور کہا ای ابو اسحق
یہہ کنیت سعد کی ہی لوگ گمان کرتے ہین کہ تم نماز اچھی طرح نہین ادا کرتے ہو فَقَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اَخْرِمُ عَنْهَا پس سعد نے کہا جبکہ ہو سوگند اللہ کی مقرر تھا مین نماز پڑہتا انکے ساتھ مانند نماز رسول خدا کے اور ترک نہین کرتا تھا اس سے کوئی چیز اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ
فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مین نماز عشا پڑہتا ہون تو قیام کو دراز کرتا ہون تا قرأت مسنون بخوبی ہو اگلی دو رکعتون مین اور اخفا کرتا ہون پچھلی دو رکعتون مین
پس گویا اس جماعت نے شکوہ نماز عشا سے کیا تھا سو تخصیص ذکر عشا سے کی قَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہہ تمہارے ساتھ گمان ہی ای ابو اسحق
فَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْئَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ پس عمر فاروق نے سعد کے ساتھ ایک مرد کو بھیجا یا چند مرد کو یہہ شک راوی کا ہی طرف کوفے
کے اس لئے بھیجا کہ سعد کا معاملہ کوفے والون سے دریافت کرے فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ قَالَ اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا
يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ پس نہین گذرا وہ بھیجا ہوا شخص کسی مسجد مین مگر یہہ پوچھا حال سعد کے تو لوگ اسکی ثنا کرتے تھے یہانتک کہ آیا مسجد مین بنی عبس کے جو ایک برا قبیلہ ہی قیس کا
پس اس قبیلہ سے ایک شخص کھڑا رہا کہ جسکو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اور کنیت اسکی ابو سعدہ تھی سو لگنے کہنے لگا جس وقت کہ تو نے طلب کیا اور ہم سے پوچھا تو کہتا ہون کہ مقرر سعد لشکر کے
کے ساتھ جنگ کے لیئے نہین جاتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا جنگ کے لئے جانے سے اسکو شکار مانع ہی۔ اور وہ مال غنیمت کی تقسیم برابر نہین کرتا ہی۔ اور قضیہ مین عدالت
نہین کرتا ہی یہہ باتین جو اسنے سعد رضی اللہ عنہ کے حق مین کہی سب بے اصل اور جھوٹھ تھین قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے
آگاہ رہ قسم ہی اللہ تعالی کی مین دعا کرتا ہون تین چیز کے مقابلہ مین ان تین عیبون کے جو تو نے بیان کیا ہی اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً
فَاَطِلْ عُمْرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ الٰہی اگر یہہ تیرا بندہ جھوٹھ کہنے والا ہی اور ان عیبون سے ارادہ کیا ہی لوگون کو دکھانے اور سنانیکا تا لوگ اسکے طرف
حضور مین خلیفے کے گواہی دین تو اسکی عمر دراز کیجئے اور اسکو فقر زیادہ دیجئے اور آگے لا اسکے فتنے۔ اور حدیث مین حاکم اور ترمذی کے یون آیا ہی کہ حضرت نے سعد کے حق مین دعا
کی تھی اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَا الٰہی اجابت کر سعد سے جب وہ دعا کرے۔ حضرت کی یہہ دعا بدلے مین اس تیر اندازی کے تھی جو سعد نے راہ خدا مین کی تھی۔ دعا بد مظلوم کی
ظالم کے حق مین تو روا ہی۔ اور اسکے مانند انبیای کرام سے اکثر واقع ہوا ہی چنانچہ نوح علیہ السلام سے کہی ہی وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا۔ وَكَانَ بَعْدُ
اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ پس تھا وہ مرد دروغ گو ایک مدت جب پوچھا جاتا کہ کیا حال رکھتا ہی تو کہتا مجھے
بڑا بڈھا پہنچا یہہ دعا ہی سعد کی قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ عبد الملک بن عمیر نے کہا کہ مین نے اسکے بعد
اسکو دیکھا مقرر اسکے ہر دو ابرو اسکی آنکھون پر تھے زیادتی عمر سے وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ اور وے کنیزکون کے آگے آتا انکے ہاتھ پاون کو ملتا
کمال فقر و احتیاج کے بسبب اور معاصی مین مبتلا ہونیکے جہت سے۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے اس قول کے ساتھ ہی جو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قرأت اگلی دو رکعتون مین
دراز کرتا ہون اور پچھلی دو رکعتون مین اخفا کرتا ہون۔ یہان حضرت صاحب تیسیر القاری نے کہا کہ پوشیدہ نرہے کہ یہہ حدیث دلالت نہین کرتی ہی قرأت پر مقتدی کے بلکہ امام کے وجوب قرأت
پر بھی دلالت نہین کرتی ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت پڑہنے کے باب مین محدثین مختلف آئی ہین۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا مین اس
بیان مین دو باب عقد کئے ہین **باب** النهي عن منازعة الامام في القراءة یہہ باب منع منازعت مین ہی امام کے ساتھ قرأت پڑہنے مین

نہ چاہئے مقتدی کو نچاہئے کہ امام کے ساتھ قرات پڑہے۔ پھر یہہ حدیث لائی ہی کہ ابوہریرہ سے مروی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے پھرے جسمین سورہ بقرہ جہر پڑہتے تھے۔ پھر فرمایا آیا تمہارے
بیچ کسی نے میرے ساتھ اب قرات پڑہی تو ایک مرد نے کہا ہان یا رسول اللہ مین پڑہا ہون آپ نے فرمایا کہ مین کہتا ہون کیا ہوا مجھے کہ میرے ساتھ قرات مین نزاع کیا جاتا ہی یعنے مجھے نماز مین تشویش
دیتا ہی آپ قرات پڑہنے کے سبب سے۔ پس لوگ حضرت کے ساتھ قرآن پڑہنے سے باز رہے اس نماز مین جو آپ قرأۃ جہر کرتے تھے۔ جب کہ یہہ ممانعت حضرت سے سنی دوسرا **باب** یہہ ہی کہ صحابہ و تابعین
امام کے پیچھے مقتدی قرات پڑہنے مین اختلاف کرتے ہین اور انکے کئی اقوال لائے ہین تیسرا قول یہہ ہی کہ مقتدی امام کے پیچھے نماز سری مین قرات پڑہے بطریق استحباب کے نہ بطور وجوب کے
بخلاف نماز جہری کے کہ اس مین مقتدی نہ پڑہے۔ پھر امام مالک اس باب مین کئی حدیثین لائی ہین از انجملہ ہشام روایت کرتا ہی کہ میرے باپ عروہ نماز سری مین امام کے پیچھے قرات پڑہتے تھے جہری
مین۔ اور اسی طرح قاسم بن محمد اور نافع بن جبیر سری نمازمین امام کے پیچھے قرات پڑہتے تھے۔ یہان مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ موطا کی عربی فارسی شرح مسوی و مصفا ہر دو مین لکھتے ہین کہ امام
کے پیچھے قرات پڑہنے مین امامون نے اختلاف کیا ہی۔ امام شافعی کہتے ہین کہ مقتدی امام کے پیچھے قرات کرے فاتحہ کی اور دلیلین مذہب حنفی کے قرآن و حدیث اور آثار صحابہ یہہ ہین اللہ تعالی
نے سورہ اعراف مین فرمایا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے جب پڑہا جاوے قرآن پس سنو اسکو اور خاموش رہو شاید کہ تم رحم کئے جاؤ۔ علامہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل
مین لایا ہی کہ مفسرین نے اس آیت کے سبب نزول مین اختلاف کیا ہی۔ ایک جماعت استماع کے طرف گئی ہی کہ امام کے پیچھے مقتدی قرات نہ پڑہنے کے باب مین نازل ہوئی اور بعد بیان اختلاف
کے کہا کہ پہلا قول اولیٰ ہی کہ یہہ آیت قرات کے باب مین نازل ہوئی۔ اور بعد چند سطر کے لکہا ہی کہ ایک جماعت اس طرف گئی کہ مقتدی قرات نہ پڑہے خواہ امام جہر پڑہے یا سر یہہ روایت کی
گئی ہی جابر صحابی سے۔ اور اسکے موافق سفیان ثوری اور اصحاب رائے ہین جنکے پاس امام کے پیچھے قرات ثابت نہین ہے اور اسی آیت کو تمسک کرتے ہین انتہی اور تفسیر مدارک مین لایا ہی کہ جمہور صحابہ کا اتفاق
اس پر ہی کہ یہہ آیت استماع مقتدی کے باب مین شرف نزول پایا ہی انتہی اور بحر العلوم مولانا عبد العلی لکہنوی نے بھی رسائل اربعہ مین اس آیت سے یہی استدلال نقل کیا ہی۔ اور مولانا مولوی خرم علی بلہوری نے
بیچ رسالہ منع قرات خلف امام مین لکہا ہی کہ حدیث انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا تفسیر ہی اس آیت کی واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنے فاستمعوا
اذا جہر وانصتوا اذا خافت والا یلزم التکرار انتہی اور ابن ماجہ جابر رضی اللہ عنہ سے یہہ حدیث لائی ہی مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔ اور طبرانی نے اوسط مین ابو سعید کی روایت
سے یہی حدیث لائی ہی اور دارقطنی نے ابن عباس سے روایت کی ہی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکفیک قراءۃ الامام خافت او جہر چنانچہ عینی نے شرح بخاری مین ذکر کیا اور شیخ محقق
ابن ہمام نے فتح القدیر مین اور علامہ حلبی نے شرح منیۃ المصلی مین حاکم کی روایت سے جو مرفوعا لایا ہی اسکا ملخص یہہ ہی کہ ایک روز حضرت مع صحابہ جماعت سے نماز ادا فرماتے تھے۔ ایک شخص نے آپ کے
پیچھے قرات کی تب ایک صحابی نے اسکو اشارہ سے منع کیا تو وہ باز رہا۔ اور بعد فارغ ہونیکے کہا کہ تو قرات منع کرتا ہی پیچھے حضرت کے۔ پس باہم دونون مین نزاع ہونے لگی یہان تک کہ حضرت کے جناب
فیض مآب مین حاضر ہو تو آپ نے ارشاد فرمایا مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہہ معاملہ ظہر یا عصر مین واقع ہوا انتہی اور امام محمد رح نے اپنی موطا
مین کہا کہ خبر دی ہمکو اسرائیل نے موسیٰ بن ابی عایشہ سے اور وہ عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے کہ حضرت نماز عصر پڑہتے تھے اسوقت یہہ قصہ گذرا انتہی جب یہہ حدیث نماز سری کے باب مین وارد ہوئی
امام اور صاحبین اور انکے اتباع کا مذہب یہہ ہے کہ مقتدی مطلقا قرات نکرے نہ نماز سری مین نہ جہری مین اور اقوال و اعمال صحابہ بھی اسپر دال ہین چنانچہ امام مالک اپنی موطا مین اور ترمذی اپنی
سنن مین ابو نعیم کی روایت سے لائے ہین کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جسنے پڑہی ایک رکعت اور نہ پڑہی اسمین سورہ فاتحہ پس گویا نماز ہی نہین پڑہی مگر پیچھے امام کے یعنے یہہ حکم امام اور منفرد کے حق
مین ہی نہ مقتدی کے۔ اور علامہ زرقانی حالانکہ حنفی نہین اسکی شرح مین لکہا ہی اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ فقد صلی ففیہ انہا لا تجب علی المأموم مگر جسنے پیچھے امام کے اقتدا کی تو اسنے نماز پڑہی یعنے جبکہ
امام نے قرات کی تو عین قرات مقتدی کی ہوئی مقرر۔ وہ قرات مقتدی پر واجب نہین انتہی اور کشف الغمہ عن جمیع الامۃ مین جو مصر مین چھاپے گئی ہی یہہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام الکتاب فلم یصل الا وراء الامام انتہی اور علامہ عینی شرح صحیح بخاری مین لایا ہی کہ کہتا ہون مین کہ
عبد الرزاق نے اپنی مصنف مین کہ خبر دی مجہکو موسیٰ ابن عقبہ کہ مقرر پیغمبر خدا اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم منع کرتے تھے قرات پیچھے امام کے انتہی اور امام مالک نے موطا مین

نافع سے روایت کی ہی کہ مقرر عبداللہ ابن عمر جسوقت سوال کئے جاتے کہ آیا کوئی شخص پیچھے امام کے قرات تو فرماتے جب پیچھے امام کے پڑھے تو کافی ہی اسکو امام کا پڑھنا۔ اور علامہ زرقانی نے اسکی شرح مین لکھا نعلم وجوبہا عندہ علی الامام والمنفرد پس اس سے معلوم کیا گیا واجب ہونا قرات عبداللہ بن عمر کے پاس امام اور منفرد پر ہی اور بھی زرقانی نے اسی شرح مین لایا ہی کہ ابن عبدالبر نے کہا کہ ظاہر اس قول کا یہہ ہی کہ عبداللہ ابن عمر کے پاس قرات کرنا مقتدی کا نماز سری و جہری ہر دو مین ثابت نہین اور ابن عمر صحابہ مین بڑے جلیل القدر اور بڑے متبع سنت تھے اور یہہ روایت محدثین کے پاس نہایت معتبر ہی چنانچہ حافظ و علامہ شیخ ابن حجر نے تحریر مین لایا ہی کہ امام بخاری نے کہا کہ صحیح ترین اسناد وہ ہی جو امام مالک نے نافع سے اور انہون نے ابن عمر سے روایت کی ہو پس یہہ روایت بقول امام بخاری نہایت صحت کو پہنچی اور علامہ عینی شرح بخاری مین لایا ہی کہ امام عبداللہ بن یعقوب حارثی نے کشف الاسرار مین ذکر کیا کہ روایت کی ہی عبداللہ بن زید بن اسلم نے اور وہ اپنے والد زید بن اسلم سے کہ دس صحابہ کبار بشدت منع کرتے تھے قرات کو پیچھے امام کے وے صحابہ خلفائے اربعہ ہین اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ ابن مسعود اور زید بن ثابت اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم پھر عینی اسی شرح بخاری مین کہا کہ مقرر منع قرات خلف امام اسی صحابہ کرام سے منقول ہی ازانجملہ حضرت علی ہین اور عبادلہ ثلاثہ یعنے عبداللہ ابن عمر و عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم پس اسقدر صحابہ کا اتفاق بمنزلہ اجماع ہی انتہی بالجملہ کتاب سنت اور آثار صحابہ سے حنفیہ جب یہہ دلیلین پاتے ہین امام کے پیچھے مقتدی کو قرات پڑھنے کے قایل نہین ہوئے یہہ شرح اس حدیث کی تھی جو مطلق قرات کا حکم مقتدی کے حق مین کیا ہی اور اسمین ائمہ اربعہ کا اختلاف ہی اسکے بعد امام بخاری نے وہ حدیث لائی کہ جسمین سورہ فاتحہ پڑھنے کا مذکور آیا ہی وہ یہہ ہے

حدثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّہْرِیُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ عبادہ بن الصامت سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین نماز اس شخص کو جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اس حدیث کی دلالت ترجمہ باب کے ساتھ تو ظاہر ہی۔ جاننا چاہئے کہ امام شافعی علیہ الرحمہ اس حدیث کے ظاہر کو اور اسکے امثال کو تمسک کرکے فرضیت فاتحہ کے قایل ہوئے ہین اور حنفیہ اس نفی کو کمال و فضیلت کی نفی پر حمل کرتے ہین یعنے جسنے نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز کامل نہین اور اسکو اسکی فضیلت حاصل نہین جیسا کہ حدیث لاصلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد یعنے نہین ہی نماز مسجد کے ہمسایہ کی مگر مسجد مین اسباب مین تو سب کا اتفاق ہی کہ مسجد کے ہمسایہ مین نماز گھر مین پڑھنی جایز ہی پر فضیلت جماعت کی اس سے فوت ہوتی ہی۔ اور ایسی ہی یہہ حدیث بھی ہی لاصلوۃ للعبد الآبق یعنے نہین نماز ہی بھاگے ہوئے غلام کو۔ اور یہہ بھی کہتے ہین کہ حدیث لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ذات نماز کی نفی نہین کرتی ہی بلکہ اسکے صفتون سے ایک صفت کی نفی کرتی ہی جیسے صحت اور کمال کہ۔ اور یہان ان ہر دو صفت سے ایک کی تقدیر جایز ہی پہلی تقدیر موافق مذہب شافعیہ کے ہی اور دوسری تقدیر موافق مذہب حنفیہ کے۔ پس دلالت اس حدیث کی ظنی ہی اور دلالت ظنی موجب فرضیت کے نہین ہوتی ہی اور جیسا کہ صاحب ہدایہ نے تقریر کی ہی کہ آیت فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قطعی ہی اور معنے مین عموم کے اور حدیث ظنی کی دلالت آیت قطعی سے زیادہ ہو سکتی نہین لیکن حدیث ظنی موجب عمل کے ہی۔ اور ہم کہتے ہین کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہی نہ فرض تا ابطال قطعی کا ظنی سے لازم نہ آوے مترجم کہتا ہی کہ تفصیل اس اجمال کی اور توضیح اس بیان کی یہہ ہی کہ حدیث لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کے دو معنے ہو سکتے ہین ایک یہہ کہ نہین جایز ہی نماز اس شخص کی جو نہین پڑھتا ہی سورہ فاتحہ کو۔ اور اسطرح کی عبارت اور معنے دوسری حدیث مین بھی آئی ہین جیسا کہ لاصلوۃ لمن لا وضوء لہ یعنے نہین ہی نماز جایز اس شخص کی جسکا وضو نہین ہی جیسے امام شافعی رح اس حدیث کے معنے یہی کہتے ہین۔ اور دوسرے معنے یہہ ہین کہ نہین ہی فضیلت اور کمال نماز مین اس شخص کے کہ نہین پڑھتا ہی وہ سورہ فاتحہ کو اور اسطرح کی عبارت اور معنے دوسری حدیث مین بھی آئے ہین جیسا کہ لاصلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد یعنے نہین کامل ہی نماز مسجد کے ہمسایہ کی مگر مسجد مین اور اسی طرح پر دوسری حدیث لاصلوۃ بحضرۃ الطعام یعنے نماز کامل نہین ہی جسوقت کہ کھانا سامنے حاضر ہوا۔ اور دل بھی راغب ہو جبکہ اس حدیث سے دو معنے کا احتمال تھا اور کچھ قرینہ حدیث کی عبارت مین کسی معنے کی ترجیح کا نہین تب ضرور پڑا کہ اس حدیث کو قرآن مجید اور دوسری حدیثون سے ملایا جاوے تو بعد ملانے کے ظاہر ہوا کہ مراد اس حدیث سے یہی ہی کہ نہین کمال ہی نماز کا بدون سورہ فاتحہ کے یعنے بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ادا ہوتی ہی لیکن کامل نہین بلکہ ناقص ہی اور یہی ہی مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موافق آیت فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کے یعنے پڑھو جسقدر تم کو آسان ہو قرآن سے

قرآن ہے

تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی سورہ معین فرض نہین ہے اگر حدیث لاصلوٰۃ الخ کے رو سے فاتحہ کو فرض ٹھہراوین اس نص قرآنی پر زیادتی لازم آتی ہے اگر کہین کہ اسی آیت قرآنی مقتدی پر امام کے پیچھے
قرأت لازم ہوتی ہے ہرچند تخصیص فاتحہ نہو جواب ہان لیکن حدیث قرأۃ الامام قرأۃ لہ سے مقتدی سے قرأت ساقط ہوچکی یا اسکا سکوت بجائے قرأت حکمی ہے۔ اگر کہین کہ حدیث قرأۃ الامام الخ سے مراد
فاتحہ کے سوا دوسری قرأت ہے جواب جابر کی حدیث اسکا رد کرتی ہے۔ اور ایسی ہی ایک حدیث مشکوٰۃ مین آئی ہے کہ حضرت نے ایک اعرابی کو نماز کی تعلیم کرنیکے وقت فرمایا فاقرء ما تیسر من القرآن
اور دوسری حدیث تیسیر الوصول کے کتاب التفسیر مین آئی ہے۔ ثلث آیات یقرء بہا احدکم فی صلوٰتہ خیر لہ من ثلث خلفات عظام سمان یعنے تین آیتین ہین کہ جو پڑھے تم مین سے کوئی اسکو اپنی نماز
مین تو بہتر ہے اسکے حق مین تین اونٹنی حاملہ موٹی سے۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین آیت جس سورہ کے ہو نماز مین پڑھے کافی ہے۔ الغرض یہہ حدیث اگر پہلے معنے پر حمل کیا جاوے تو قرآن کریم اور
دوسری احادیث کے خلاف ہوتا ہے۔ اور اگر پچھلے معنے پر حمل کیا جاوے تو قرآن مجید اور دوسری حدیثون سے تطبیق ہوتی ہے اسلئے حنفیہ نے پچھلے معنے پر حمل کیا۔ کیونکہ حنفیہ کہتے ہین سورہ فاتحہ کا
حکم امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کے حق مین ہے نہ مقتدی کے حق مین حدیث لاصلوٰۃ الخ کے یہی معنے ہین چنانچہ ترمذی نے نقل کی ہے کہ امام احمد نے کہا کہ حدیث لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کا
معنا یہہ ہے کہ جب مصلی تنہا نماز پڑھے اور اسکے اثبات دلیل لائے امام احمد نے حدیث کو جابر بن عبداللہ کے جو حضرت سے مرفوعا نقل کی من صلی رکعۃ لم یقرء فیہا بام القرآن فلم تصل الا ان یکون وراء
الامام یعنے جسنے پڑھی ایک رکعت بغیر فاتحہ کے تو گویا نماز نہ پڑھی۔ مگر پیچھے امام کے۔ پس معلوم ہوا کہ یہہ حدیث۔ حدیث لاصلوٰۃ کی بیان و تفسیر ہے بلکہ شافعیہ کے سب دلایل اور مفہومات کا جواب
دیتی ہے۔ شافعیہ کی بڑی دلیل جو حدیث لاصلوٰۃ الخ ہے جابر کی حدیث تو اسکا جواب ہو چکی۔ دوسری دلیل شافعیہ کی وہ حدیث ہے جو ابوداود نے عبادہ بن صامت سے نقل کی ہے کہ کنا
خلف النبی صلعم فی صلوٰۃ الفجر فثقلت علیہ القرأۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بہا حنفیہ جواب
دیتے ہین کہ یہہ حدیث قابل احتجاج نہین چنانچہ زیلعی نے تصریح کی ہے کہ امام احمد اور ایک جماعت نے اس حدیث کی تضعیف کی ہے اور اسکی سند مین محمد بن اسحق جو مجروح ہے داخل ہے اور خود عبادہ کی
روایت سے دوسری ایک حدیث صحیح الاسناد آئی ہے جو معارض ہے اس پہلی حدیث کی وہ یہہ کہ لا یقرأن احدکم شیئا من القرآن اذا جہرت بالقرآن قال الدارقطنی رجالہ کلہم ثقات پہلی حدیث مین
جہری اور سری ہر دو نماز مین مقتدی کو قرأت کرنا ثابت ہوتا تھا اور دوسری حدیث مین فقط جہری نماز مین قرأت نکرنا ثابت ہوا۔ پس ایک حدیث شامی راوی کی دوسری حدیث سے متعارض ہو
اور سند کے رو سے ضعیف بھی ہو قابل احتجاج نہین خصوصا جب نص قرآنی فاقرءوا ما تیسر اور نص اذا قرئ القرآن اور حدیث من کان لہ امام الخ سے تعارض رکھے مقابلے مین آیت و حدیث
کے متروک العمل ہوگی پس ایسی حدیث سے آیت کے عموم کی تخصیص اور حدیث صحیح کی اطلاق کی تقیید ثابت نہوگی فافہم اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقتدی کا نہ پڑھنا ثبوت نہوتا عشرہ مبشرہ
اور جمہور صحابہ خصوصا فقہاے صحابہ مقتدی کو قرأت خلف الامام سے منع نہ کئے ہوتے اور اگر یہہ امر مختلف فیہ رہتا اسپر وعید شدید نہ کئے ہوتے حالانکہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے قرأت کی امام
کے پیچھے فطرت مین خطا کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ اسکے منہہ مین شعلہ آتش ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ اسکے منہہ مین پتھر ہو تو بہتر ہے اور اسکی نماز ہی نہوی اور کسی نے
کہا کہ فاسق ہے یہان ایک **حکایت** مناسب مقام ذکر کی جاتی ہے کہ علما کی ایک جماعت حضرت امام اعظم سے قرأت خلف الامام کے باب مین بحث کرنے کے لئے آئے اور پوچھا
کہ آپ کی کیا دلیل ہے امام نے فرمایا کہ ایک شخص کو لایق نہین کہ ایک جماعت سے بحث کرے۔ جب تم مناظرہ ہی چاہتے ہین تو سب مل کے ایک شخص کو مقرر کرو کہ مجھ سے مناظرہ کرے۔ انہون نے
ویسا ہی ایک شخص کو اختیار کیا امام نے فرمایا آیا یہہ الزام پاوے وہ الزام تم کو ہے بولے ہان امام بولے اگر وہ کوئی حجت ثابت کرے کیا وہ تم کو بس ہے اور وہی حجت تمہاری ہے بولے ہان امام نے فرمایا یہی
ہے تمہارا جواب یعنے جب ایک شخص تمہارا قایم مقام ہوا اور اسکا غالب ہونا یا الزام پانا تمہارے لئے بس کرتا ہے تو پھر قرأت اور مناجات امام کی کیونکر کفایت نکرے مقتدیون کیلئے
کہ وہ سب مقتدیون کی طرف سے نایب ہوکے بارگاہ الہی مین عرض معروض کرتا ہے۔ پس وے سب علما یہہ جواب باصواب سنکے خاموش چلے گئے **انتہی** امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی رسالہ
مبدا و معاد مین لکھتے ہین کہ امام کی اتباع کے برکات سے ہے کہ قرأت خلف الامام نکیجئے کی ایک وجہ وجیہہ حقتعالی نے میرے دل پر کشف کی کہ بادشاہون کے حضور مین لوگ عرض معروض کرنے جمع ہوتے
ہین تو شاہی دربار کا آئین یہی ہوتا ہے کہ سب مل کے ایک شخص کو اپنا وکیل و نایب ٹھہراتے ہین کہ وہ سب کی جانب سے عرض احوال کرے نہ یہہ کہ ہر شخص اپنی طرف سے بولنے لگے اور شور و غل مچاوے پیش بارگاہ

شہنشاہ علی الاطلاق مین بھی یہی ادب مرعی ہی انتہی ملخصہ **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال حدثنا سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی وسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرد فقال ارجع فصل فانک لم تصل ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت مسجد مین تشریف لائے۔ پس ایک مرد داخل مسجد ہوا پس نماز پڑہی اور حضرت پر سلام کیا تو حضرت نے اسکے سلام کا جواب دیا اور تین بار فرمایا کہ پھر جا اور نماز پڑھ مقرر تو نے نماز نہین پڑہی فرجع فصلی کما صلی ثم جاء فسلم علی النبی فقال ارجع فصل فانک لم تصل ثلاثا فقال والذی بعثک بالحق ما احسن غیرہ فعلمنی پس اس مرد نے کہا قسم ہی اس پروردگار کی جسنے آپ نبی برحق کرکے بھیجا۔ اس سے بہتر مین نہین پڑھ سکتا ہون پس اس سے بہتر مجھے تعلیم کیجیے فقال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر من القران فرمایا جبوقت کہ تو نماز کے لئے کھڑا ہے پس تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن سے جسقدر کہ تجھے میسر اور آسان ہو مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اسی جز حدیث سے ہی اور اسمین کوئی دلالت خصوص فرضیت قرأت فاتحہ کی امام اور مقتدی پر نہین ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا پھر تو رکوع کر یہان تک کہ تو آرام لیوے حالت رکوع مین کم درجہ سکا یہہ ہی کہ تمام اعضا ساکن ہووین پھر سر اٹھا یہانتک کہ تو سیدھا ہووے حالت قیام مین پھر سجدہ کر یہانتک کہ تو سجدہ کی حالت مین آرام لیوے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا تا حالت جلوس مین تو آرام لیوے وافعل ذلک فی صلوتک کلھا اور کر یعنے ایسا ہی کیا کر اپنے سب نمازون مین یہہ جز دلالت رکھتا ہی عموم قرأت قرآن پر امام اور مقتدی کے حق مین سفر اور حضر مین لاکن دلالت وجوب کی معنے مین فرضیت قرأت کے ہر رکعت مین محل تردد ہی اسلئے کہ امر جو اس حدیث مین واقع ہوا سب ایک وتیرہ پر ہی اگر حکم قرأت کا فرض کے لئے ہو پس قیام رکوع کے بعد اور جلوس دو سجدون کے درمیان جو اطمنان کے لئے آیا ہی وہ بھی فرض ہونا لازم آتا ہی۔ حالانکہ وہ قیام وجلوس فرض تو اور ہر دو نماز کے رکن ہونیکا کوئی قائل نہین **باب** القرأۃ فی الظھر یہہ باب نماز ظہر کی قرأت کے بیان مین ہی۔ حدیث مین ظہر وغیر ظہر کا مذکور واقع ہوا۔ پس ترجمہ باب مین قرأت ظہر کے اقتصار کا سبب کچھ ظاہر نہین ہوتا ہی مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ امام بخاری نے یہہ حدیث اپنے شیخ سے بتقریب نماز ظہر کی سنی ہو واللہ اعلم **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانۃ عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرۃ قال سعد کنت اصلی بھم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتی العشی لا اخرم عنہا سعد نے کہا کہ تھا مین نماز پڑہتا ان کو بیغمبر خدا کے دو نماز مراد دو سے ظہر اور عصر ہی عشا بعضون کے پاس زوال آفتاب کے بعد ہی طلوع فجر تک مین کم نہین کرتا ہون اس نماز سے جو حضرت سے دیکھا ہون کنت ارکد فی الاولیین واخف فی الاخریین دراز کرتا ہون مین اگلی دو رکعتون مین تخفیف کرتا ہون پچھلی دو رکعتون مین قال عمر ذلک الظن بک عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہی گمان ہی تمہارے ساتھ **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین الاولیین من صلوۃ الظھر بفاتحۃ الکتاب وسورتین ابو قتادہ نے کہا کہ تھے حضرت پڑہا کرتے اگلے دو رکعتون مین ظہر اور عصر کے سورہ فاتحہ اور دو سورے یعنے ہر رکعت مین ایک سورہ یطول فی الاولی ویقصر فی الثانیۃ دراز کرتے قرأت پہلی رکعت مین اور کوتھی کرتے دوسری مین ویسمع الایۃ احیانا اور سنواتے کوئی آیت کبھی کبھی وکان یقرأ فی العصر بفاتحۃ الکتاب وسورتین وکان یطول فی الاولی اور تھے پڑہا کرتے عصر مین سورہ فاتحہ اور دو سورے۔ اور تھے دراز کرتے پہلی رکعت مین وکان یطول فی الاولی من صلوۃ الصبح ویقصر فی الثانیۃ اور تھے حضرت دراز کرتے پہلی رکعت مین نماز صبح سے اور کم کرتے دوسری مین اور اسی قیاس پر نماز مغرب اور عشا کی پہلی رکعت مین درازی کا سبب یہہ ہی کہ تکبیر تحریمہ سے پیچھے رہے ہوئے لوگ اسکے شریک نماز ہو جاوین اور دوسری رکعت مین ظاہر کوتاہی سے مراد یہہ ہی کہ قرأت کو کم کرتے ہون

یہہ مراد نہین کہ مطلقا قرأت نہین کرتے تھے **حدثنا** عمر بن ابی حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی عمارة عن ابی معمر قال سألنا خبابا اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر والعصر قال نعم قلنا بای شیٔ کنتم تعرفون قال باضطراب لحیتہ ابو معمر نے کہا کہ ہم نے خباب کو پوچھا کہ آیا تھے پیغمبر خدا پڑھا کرتے نماز ظہر اور عصر مین کہا ہان ہم نے پوچھا کہ کس چیز سے تم پہچانتے تھے حضرت کی قرات کو حالانکہ جہر نہین کرتے تھے کہا آپ کی ریش مبارک حرکت کرنے سے ہم پہچانتے تھے۔ **باب** القراءة فی العصر یہہ باب نماز عصر مین قرات کرنیکے بیان مین ہی۔ حدیث مین نماز ظہر اور عصر ہر دو واقع ہین بالکہ حدیث خباب کی جو اس باب مین امام بخاری نے لائی۔ باب سابق مین قرات ظہر مین بھی لائی ہی۔ **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن ابی معمر قال قلت لخباب بن الارت اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر والعصر قال نعم قلت بای شیٔ کنتم تعلمون قرأته قال باضطراب لحیتہ اسکا ترجمہ مذکور ہو چکا **حدثنا** المکی بن ابراھیم عن ھشام عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین من الظھر والعصر بفاتحة الکتاب وسورة ویسمعنا الآیة احیانا اسکا ترجمہ بھی گذر ا ہی **باب** القراءة فی المغرب یہہ باب بیان مین اس قرات کے ہی جو واقع ہوئی نماز مغرب مین **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة عن ابن عباس انہ قال ان ام الفضل سمعتہ وھو یقرأ والمرسلات عرفا ابن عباس سے مروی ہی کہ کہا مقرر ام الفضل انکی والدہ نے انسے سنی جس حال مین کہ وہ سورہ مرسلات پڑھتا تھا فقالت یا بنی واللہ لقد ذکرتنی بقراءتک ھذہ السورة انھا لآخر ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بھا فی المغرب سو ام الفضل نے کہا ای میرے چھوٹے لڑکے قسم ہی اللہ کی مقرر تو نے یاد دلائی مجہ کو قرات رسول خدا کی تیرے پڑھنے سے اس سورت کے۔ تحقیق یہہ سورت آخر قرات ہی جو مین نے حضرت سے سنی ہون جو اسکو نماز مغرب مین پڑھتے تھے **حدثنا** ابو عاصم عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن عروة بن الزبیر عن مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت مالک تقرأ فی المغرب بقصار السور وقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بطولی الطولیین مروان بن حکم سے مروی ہی کہ کہا کہ زید بن ثابت نے میرے سے کہا کہ کیا ہوا تجھ کو کہ تو مغرب مین قصار یعنے وہ سورتین جو لم یکن سے آخر قرآن کریم تک ہین پڑھتا ہی مقرر مین نے حضرت سے سنا ہی کہ دراز تر سورتین سے قرات فرماتے تھے۔ لفظ طولی مونث اطول کا ہی۔ اور طولیین تثنیہ ہی طولی کا تفسیر مین ان دو سورتون کے امام بخاری سے کچھ تصریح نہ آئی اور دوسرے مسندون مین تعبیر ہی واقع ہوے ہین بعضون نے کہا کہ اس سے مراد سورہ اعراف ہی جو ہر دو رکعت مین پڑھتے تھے۔ اور بعضون کے پاس سورہ اعراف اور سورۂ انعام ہی۔ اور درازی ان سورتون کی بہ نسبت ان سورتون کے ہی جو نماز مین پڑھے جاتے ہین نہ بہ نسبت تمام سور قرآنی کے۔ یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ مین نے شیخ ذکرہ اللہ بالخیر سے سنا ہی کہ نماز مغرب مین سورہ بقر ہکا پڑھنا مروی ہی **باب** الجھر فی المغرب یہہ باب بیان مین باواز بلند پڑھنے کے ہی مغرب مین **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شھاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی المغرب بالطور جبیر بن مطعم سے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ مغرب مین سورہ طور پڑھے **باب** الجھر فی العشاء یہہ باب بیان مین بلند پڑھنے کے ہی نماز عشا مین **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا معتمر عن ابیہ عن بکر عن ابی رافع قال صلیت مع ابی ھریرة العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد ابو رافع کہتا ہی کہ مین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشا پڑھی تو انہون نے سورہ اذا السماء انشقت کی قرات

کی

کی پس سجدہ تلاوت کیا فَقُلْتُ لَهُ پس میں ابو ہریرہ سے حکم اس سجدہ کا پوچھا قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ ابو ہریرہ نے کہا
میں نے سجدہ کیا پیچھے پیغمبر خدا کے۔ پس میں ہمیشہ سجدہ کرتا ہوں اس آیت پر یا اس سورت میں یہاں تک کہ دنیا سے اٹھوں اور حضرت سے ملاقات کروں **حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ
وَالزَّيْتُوْنِ براء سے روایت ہی کہ حضرت ایک سفر میں تھے پس نماز عشا کے دو رکعتوں سے ایک رکعت میں سورہ والتین پڑھے **باب** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ
یہہ باب بیان میں عشا میں وہ سورتیں پڑھنے کے ہی کہ جس میں آیتیں سجدہ کے آئے میں **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ
بَكْرٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا مَعَ اَبِي الْقَاسِمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ اسکا ترجمہ گذرا **باب** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ یہہ باب بیان میں اس قرأت کے ہی جو نماز
عشا میں آئی ہی **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ اَوْ قِرَاءَةً براء نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا کہ نماز
میں سورہ والتین پڑھتے تھے اور نہیں سنا میں نے کسی شخص سے اس سے بہتر آواز کی راہ کرتے یا پڑھنے کی راہ سے یہہ شک راوی کا ہی **باب** يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ
وَيَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ دراز کرے مصلی عشا کے اگلی دو رکعتوں میں اور ترک کرے پچھلی دو رکعتوں میں **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ
بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةِ
جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ عمر فاروق نے سعد بن ابی وقاص سے کہا مقرر لوگ تیرا شکوہ کرتے میں ہر چیز میں حتی کہ نماز میں بھی قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ
وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ سعد نے کہا جسطرح پر کہ ہو میں دراز کرتا ہوں اگلی دو رکعتوں میں اور ترک کرتا ہوں پچھلی دو رکعتوں میں وَلَا اٰلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ
(ولا آلوام)
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نہیں چھوڑتا ہوں میں کوئی چیز جو تبعیت کی میں نے حضرت کی نماز سے قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْ ظَنِّي بِكَ
عمر فاروق نے کہا کہ تو نے سچ کہا یہی گمان ہی تیرے ساتھ یا گمان میرا تیرے ساتھ یہہ شک راوی کا ہی **باب** الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ یہہ باب بیان میں اس
قرأت کے ہی جو واقع ہوئی نماز فجر میں قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّوْرِ بی بی ام سلمہ سے مروی ہی کہ حضرت نے نماز فجر میں
سورۂ طور پڑھی **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ هُوَ اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِي عَلٰى اَبِي
بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ سلامہ کہ جنکی
کنیت ابو منہال ہی کہتا ہی کہ آیا میں اور میرا باپ ابو برزہ کے پاس پس ہم نے انسے نماز کے وقتوں سے سوال کیا۔ وہ کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اسوقت پڑھتے
کہ آفتاب زوال پاتا وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اور نماز عصر اسوقت پڑھتے کہ آدمی پھر جاتا اپنی منزل کو جو آخر مدینہ منورہ
میں ہستی ہو اور آفتاب روشن رہتا۔ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ اور فراموش کیا میں جو ابو برزہ نے نماز مغرب کے باب میں کہا وَلَا يُبَالِي بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ
اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اور کچھ پروا نکرتے اسکی کہ نماز عشا کی تاخیر کریں رات کی تہائی تک وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا اور دوست رکھتے
خواب کرنا آگے اسکے۔ اور بات کرنی بعد اسکے وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيْسَهُ اور نماز صبح اسوقت پڑھتے کہ مرد نماز پڑھ کے پھرتا
تو اپنے ہمنشین کو پہچانتا۔ یعنے نماز سے فارغ ہوتے آگے شب کی اندھیر کے سبب سے نہیں پہچانتا وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ اِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

اور تھے حضرت کہ پڑھا کرتے تھے سبح کے دو رکعت مین یا نسے ایک رکعت مین ساٹھ آیت سے سو آیت تک **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ ابن جریج نے کہا کہ عطا نے مجھ کو خبر دی یہہ ابو ہریرہ سے سنا کہتا تھا
کہ ہر نماز مین جو قرآن پڑھا جاتا سر و جہر مین متواتر قول کا یہہ ہی فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ پس جو کہ حضرت نے ہم کو نماز مین سنوایا مین تمکو
سناتا ہون وَمَا اَخْفٰى عَنَّا اَخْفَيْنَا عَنْكُمْ اور جو چیز کہ پوشیدہ کیا ہم سے پوشیدہ کرتا ہون تم سے وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰى اُمِّ الْقُرْاٰنِ اَجْزَاَتْ اور اگر تو سورۂ
فاتحہ پر زیادہ نکرے کافی ہی بری الذمہ ہونیکے لئے وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ اور اگر تو زیادہ کرے تو وہ بہتر ہی تیرے لئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضم سورہ واجب نہین

باب الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ یہہ باب بیان مین جہر کرنے قرات کے ہی نماز فجر مین وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَيَقْرَأُ بِالطُّوْرِ بی بی ام سلمہ نے کہا کہ مین نے کعبہ کا طواف کیا لوگون کے پیچھے جس حال مین پیغمبر خدا صبح کی نماز پڑھتے اور سورۂ طور پڑھتے تھے **حدثنا**
مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت تشریف
لیگئے اپنے یارونکی ایک جماعت مین جس حال مین کہ قصد کرنیوالے تھے طرف بازار عکاظ کے جو کہ معظمہ کے ایک جانب مین ہی جس حال مین کہ پردہ ہوا تھا درمیان جنیون اور خبر
آسمان کے یعنے آگے جنات جو آسمان تک جاتے اور وہان جو فرشتے آپس مین باتین کرتے اسکو سنکے آتے اور کاہنونکو پہنچاتے تھے اس بات سے منع کئے گئے تھے وَاُرْسِلَتْ
عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ اور بھیجے گئے جنیون پر شعلۂ آتشین پس شیاطین باز آئے اپنی قوم کے طرف پھر قوم
کہنے لگی کہ کیا حال ہی تمہارا جو تم پھر آئے قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ جنیون نے کہا کہ پردہ ہوا درمیان ہمارے اور اخبار آسمان
کے اور خبر آسمان تک پہنچے اور بھیجے گئے ہم پر شعلۂ آتشین قَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ قوم نے کہا کہ حایل نہوا ہی درمیان تمہارے اور خبر
آسمان کے مگر ایک بڑا حادثہ جو پیدا ہوا ہی فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ پس جاؤ تم زمین کے
مشارق و مغارب مین پس نظر کرو کہ یہہ کیا چیز ہی جو حایل ہوئی ہی تمہارے اور خبر آسمان کے درمیان فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس پھری وہ جماعت جنیون کی جو متوجہ ہوئے تھے شہر تہامہ کے طرف حضرت کے جانب یعنے حضرت کے حضور عالی مین پہنچے وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ
عُكَاظٍ اور اسوقت حضرت موضع نخلہ مین تھے جس حال مین کہ ان جنیون نے بازار عکاظ کے طرف قصد کیا تھا وَهُوَ يُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اور حضرت اپنے
یارون کے ساتھ نماز فجر پڑھتے تھے فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ پس جسوقت انہون نے سنا قرآن کو جو حضرت نماز مین پڑھتے تھے کان لگایا اسکے طرف
قَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ کہا قسم ہی خدا تعالٰی کی یہہ وہی چیز ہی جو حایل ہوئی ہی تمہارے اور خبر آسمان کے درمیان فَهُنَالِكَ حِيْنَ
رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ پس رجوع کئے اس جگہہ جب رجوع کئے اپنی قوم کے طرف فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِیْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ
نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا پس کہا ای قوم ہماری مقرر ہم نے سنا ایک قرآن عجیب و غریب جو نظم و معانی مین اور کتابون سا نہین راہ دکھاتا ہی طرف راستی کے۔ پس ایمان
لایا ہم نے اسپر اور شریک نٹھرایا ہم نے ساتھہ پروردگار اپنے کسی کو فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَيْهِ قَوْلُ
الْجِنِّ پس نازل کی اللہ نے اپنے نبی پر آیت قل اوحی الخ اور وحی نکی آپکی طرف مگر قول جنیون کا۔ یعنے وحی سے مراد جو آیت مذکور مین وارد ہی مقالہ جنیونکا ہی
جو حق سبحانہ و تعالٰی نے حضرت کو حکم کیا کہ اسکو لوگون پر ظاہر کرے۔ اگر کہا جاوے کہ منطوق حدیث کا یہہ ہی کہ پردہ ہونا درمیان جنات اور اخبار آسمانی کے۔ اور اس

ایت کا

الجزء الثالث

جنات کو آسمان تک جانے کی ممانعت کی حکمت

آیت کا نزول بعد بعثت کے ہو۔ اور دوسری روایت سے ظاہر ہوا کہ آسمان سے جنیون کا منع کیا جانا حضرت کی ولادت شریفہ کے میلاد سے ہی۔ اور ایک جماعت کہتی ہی کہ شعلہ آتشین کا نزول ابتدائے دنیا سے ہی پس ان مختلف روایتون کی وجہ تطبیق کیا ہی تو ہم کہتے ہین کہ ہو سکے گرنا شعلہ آتشین کا قدیم الایام سے ہو اور اس سے رجم شیاطین کا بعد ولادت سید انام کے اور اسکی کثرت ایام بعثت سے۔ اور آگے بعثت کے سب محجوب ہو گئے تھے۔ ظہور نبوت کے بعد آسمان تک چڑہنے اور وہان کی خبرین لانے سے بوجہ اتم محجوب و مطرود ہو گئے۔ مترجم کہتا ہی کہ جنات آسمان پر جانے سے ممنوع ہونے کی وجہ صاحب تفسیر فتح العزیز سورہ جن کی تفسیر مین یہہ لکہی ہے کہ حضرت کی بعثت سے آگے جنات آسمان پر جاتے اور وہان سے دزدی اور جاسوسی کے طور پر حوادث آئندہ کے اخبار جو روئے زمین پر ہونے والے ہین اور ملائکہ کے مجامع اور مجالس مین ان کامون کے سرانجام کی تدبیر مذکور ہوا کرتی۔ اسکو سنکر آتے اور آدمیون پر القا کرتے تھے تا آدمیون کی غیب دانی کے معتقد ہووین اور انکی پرستش کرین اور نذر و نیاز کاہنون کو جو جنات کے خدام کی جا پر تھے پہنچایا کرین اور انکی شیخی روز بروز ترقی پاوے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے یہہ کارخانہ جنیون کا درہم و برہم ہو گیا۔ اور جنیون کو آسمان پر آنے سے منع کر دنے۔ اور فرشتون کو آگ کے شعلون کے ساتھ متعین کر دئے کہ جنات کو ان شعلون سے ہانکین اور آسمان پر آنے ندین۔ اور غرض اس احتیاط اور چوکیداری سے وہ تھا کہ جب قرآن آسمان سے شرف نزول پاوے زمین پر اسکا معارضہ طلب کیا جاوے۔ اور اہل زمین اسکے معارضہ سے عاجز ہو کے یقین کرین کہ یہہ کلام الٰہی ہے تو مبادا کوئی جنیون سے آیات قرآنی زبان ملائکہ بیت العزت کے جو آسمان دنیا مین نزول قرآن کا محل ہی سنکر کسی کاہن کو پہنچاوے۔ اور وہ کاہن مقابلہ مین پیغمبر کے ان آیتون کو لاوے تو جاہلون کے ذہن مین اشتباہ پڑ جائیگا کہ معارضہ قرآن کا ممکن ہوا اور کلام الٰہی ہونا اسکا یقینا ثابت نہوا۔ اور بھی بعثت اس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عام ہی جیسا کہ انسانون کی طرف مبعوث ہین جنات کی طرف بھی مبعوث ہین پس جنات سے بھی معارضہ طلب کرنا منظور ہوگا۔ تا عاجز ہو کے وہ کلام الٰہی ہونیکا اقرار کرین جب جنات آسمان پر جاوین اور ملایکہ کی زبان سے بعض آیات قرآنی کی سرقت کرین معارضہ کی صورت مین عاجز نہو وینگے۔ اس لئے تدبیر الٰہی مقتضی ہوی کہ نزول قرآن کی مدت مین جو تیئیس سال ہین یہہ کارخانہ بالکلیہ موقوف کیا جاوے۔ چنانچہ عرب کے کاہن لوگ اس مدت کے ابتدا سے معطل ہو گئے تھے اور شکایت کرتے تھے کہ جنات اب کوئی خبر ہمارے پاس نہین لاتے ہین اور جنات بھی حیرت مین تھے کہ اب کیا انقلاب منظور ہی کہ ہم کو آسمان پر جانے نہین دیتے ہین جب انہون نے اس قرآن مجید کو سنا یقین کیا کہ یہہ سب کچہ اسی کلام پاک کے حفظ کے لئے ہی معارضہ کی صورت سے۔ اور یہہ استدلال قرآن کی حقیقت پر جو ت سے آگلے قراین و امارات کے ہی جو عرف مین رایج ہین اور اگر کی تحریر دانشمندی کے قواعد پر اس وضع پر کر سکتے ہین کہ منع جنیون کا استراق کلام آسمانی سے اگر کلام ملایکہ کے حفظ کے واسطے ہوتا تو نزول قرآن کے آگے ہوتا تھا پس وہ نہین ہے مگر واسطے محافظت قرآن کے امکان صورت معارضہ مین بدلیل الدوران فیکون ہذا الکلام محفوظا عن المعارضۃ وکل محفوظ عن المعارضۃ معجز فیکون معجزا لایکون الا فعلا الیہا لخلق علی ایدی صادق فیکون کلاما الٰہیا القی الصادق وہو المدعی انتہی

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا اُمِرَ وَسَکَتَ فِیْمَا اُمِرَ ابن عباس نے کہا کہ حضرت جہر پڑہے اس نماز مین جو حکم کئے گئے تھے اور خاموش ہوے جس جگہہ مین حکم کئے گئے تھے وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا اور نہین ہی پروردگار تمہارا فراموش کرنیوالا اور ترک کرنیوالا احوال نماز کو یعنے جس جگہہ کہ جہر کیا از رو فراموشی کی نہین بلکہ اپنے رسول مقبول کو فرمایا ہی جو فعل اس جناب کا ہی وَلَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ مقرر ہی تمہارے واسطے حکم الٰہی سے اچھی اتباع اور نیک اقتدا افعال مین رسول خدا کے صلی اللہ علیہ والہ وسلم

باب الْجَمْعِ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ فِی الرَّکْعَۃِ الْوَاحِدَۃِ یہہ باب دو سورے ایک رکعت مین جمع کرنیکے حکم مین ہی وَالْقِرَاءَۃِ بِالْخَوَاتِیْمِ اور نماز مین اخیر سورون کے آیات پڑہنے کے حکم مین وَبِسُوْرَۃٍ قَبْلَ سُوْرَۃٍ وَبِاَوَّلِ سُوْرَۃٍ اور حکم مین پڑہنے ایک سورہ آگے سورے کے یعنے پڑہنا ایک سورے کا جو مقدم ہی ترتیب مین مصحف عثمانی کے آگے اسکے کہ وہ سورہ پڑہا ہو جو متاخر ہی ایک رکعت مین یا دو رکعت مین اور حکم مین پڑہنے اوایل سورون کے وَیُذْکَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ اور ذکر کیا جاتا ہی عبداللہ بن سائب سے جیسا کہ مسلم نے موصول لایا ہی قَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الصُّبْحِ حَتّٰی اِذَا جَاءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَهَارُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی اَخَذَتْہُ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ حضرت نے پڑہی سورت قد افلح المؤمنون

نماز صبح مین بیان تک یا ذکر موسی و ہارون علیہما السلام کا قول مین اللہ تعالیٰ کے ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی وَاَخَاهُ هَارُوْنَ یا ذکر عیسی علیہ السلام کا وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ
وَاُمَّهٗ تب حضرت کو کہانسی شروع ہوئی تو رکوع مین گئے ایک سو آیت کو نہ پہنچے وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ اٰيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي
الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْمَثَانِيْ اور پڑہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پہلی رکعت مین ایک سو بیس آیتین اوایل سورہ بقرہ سے - اور دوسری رکعت مین دوسرا سورہ قرآن
سے - یہہ امر شاہد اسکا ہی کہ اوایل ایک سورہ کا ایک رکعت مین پڑہے - اور قرآن کو مثانی اسلئے کہتے ہین کہ آیتین رحمت اور آیتین عذاب کے باہم نزدیک ہین - اور خصوص سورہ فاتحہ
کو بھی مثانی کہتے ہین اسواسطے کہ دو بار تمام نازل ہوا یا ایک نماز مین دو بار پڑہا جاتا ہی وَقَرَأَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْ
يُوْنُسَ اور پڑہی احنف نے سورت کہف پہلی رکعت مین اور سورت یوسف یا یونس دوسری رکعت مین یہہ شک راوی کا ہی وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا اور احنف
نے ذکر کیا کہ پڑہی عمر بن الخطاب نے نماز صبح کی ان دو سورتون سے ایک رکعت مین سورہ کہف دوسری مین یوسف یا یونس تقدیم و تاخیر کے ساتھ **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے
کہا کہ حنفیہ کے پاس یہہ مکروہ ہی کیونکہ رعایت مصحف عثمانی کی مستحب ہی اور بعضون کے پاس فرایض مین مکروہ ہی نہ نوافل مین وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَرْبَعِيْنَ اٰيَةً مِنَ
الْاَنْفَالِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور پڑہی ابن مسعود نے چالیس آیتین شروع سورہ انفال سے اور پہنچا نعم النصیر تک جو چالیس آیات کا اخیر ہی وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ
مِنَ الْمُفَصَّلِ اور دوسری رکعت مین مفصل سے ایک سورہ جو سورہ ق سے آخر قرآن تک ہی وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْمَنْ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ
يُرَدِّدُ سُوْرَةً وَاحِدَةً فِيْ رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور کہا قتادہ نے حق مین اس شخص کے جو پڑہے ایک سورہ دو رکعت مین یا مکرر کرے ایک
سورہ دو رکعت مین یہہ سب قرأت کتاب اللہ کی ہی کچھہ کراہت نہین کہتی ہے یہہ قول شاہد ہی جمیع مطالب ترجمہ کا وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ كَانَ
رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ عبید اللہ نے یعنی روایت کی ثابت سے اور انہنے انس سے کہ تہا انصار سے ایک مرد جو امامت کرتا تہا قوم انصار کی مسجد قبا
مین نام اس مرد کا کلثوم بن ہدم ہی کسرہا و سکون دال سے فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهٖ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا پس تہا وہ مرد جس وقت شروع کرتا ایک سورہ کو جو پڑہا کرتا اپنی قوم کے ساتھ نماز مین وہ جو پڑہا جاتا اس سے جہر تو
شروع کرتا قل ہو اللہ احد سے یہان تک کہ فارغ ہوتا اس سے یعنی سورہ اخلاص سے پھر پڑہا کرتا دوسری سورت یعنی پہلے سورہ اخلاص پڑھکے اسکے ساتھ دوسرا سورہ پڑہتا تہا وَكَانَ
يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اور تہا وہ مرد کہ ایسا ہی کیا کرتا ہر رکعت مین فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ
حَتّٰى تَقْرَأَ بِاُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِاُخْرٰى پس کلام کیا اسکے یارون نے اور کہا کہ مقرر تو ابتدا کرتا ہی اس سورہ اخلاص سے
پس ہم نہین دیکہتے ہین کہ کفایت کرے تجہ کو یہی سورہ یہان تک کہ تو دوسرا سورہ بھی پڑہتا ہی پس یا تو وہی سورہ پڑہا کر اور اسی پر اکتفا کر یا اسکو چہوڑ کے دوسرا سورہ پڑہا کر
فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ پس اس مرد نے کہا مین نہین ہون چہوڑنیوالا اس سورہ اخلاص
کو اگر تم دوست رکہتے ہو تو اسی سورہ سے امامت کرتا ہون اور اگر ناخوش رکہتے ہو تم کو اور تمہاری امامت کو چہوڑ دیتا ہون وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ مِنْ اَفْضَلِهِمْ
وَكَرِهُوْا اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ اور تہے وے گروہ انصار کہ اعتقاد رکہتے تہے کہ وہ مرد انسے افضل ہی اور ناخوش رکہتے تہے کہ اسکے سوا دوسرا کوئی انکی امامت کرے
فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ پس جب حضرت ان لوگون کے پاس تشریف لائے اور آپ کو اس مرد کے حال سے خبر دی فَقَالَ يَا فُلَانُ
مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ پس حضرت نے فرمایا ای فلان کیا چیز پہیر رکہتی ہے
تجہ کو اس بات سے کہ جو تیری قوم تجہے حکم کرتی ہی اسکو بجا لاوے - اور کیا چیز تجہ کو اٹھاتی ہی اور باعث ہوتی ہی لازم کرنے پر اس سورت کے ہر رکعت مین قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا

فقال

فقال حبك ایاھا ادخلك الجنۃ کہا مین دوست رکھتا ہون اس سورت کو جو مشتمل ہی کمال توحید ذات وصفات الہی پر آپنے فرمایا کہ دوست رکھنا تیرا اس کو تجھے
داخل جنت کریگا۔ یہہ حدیث شاہد ہی کہ ایک سورت مکرر دو رکعت مین پڑہین اور بھی دو سورت بتقدیم وتاخیر ایک رکعت مین پڑہین یہان حسب تیسیر القاری کہا کہ پوشیدہ نرہے
کہ یہہ محبت جواب مین قول اصحاب کے نہین جو انہون نے کہا تھا کہ یا اسی سورت پر اکتفا کریا دوسرا پڑھہ مگر دوسرے مقدمہ کے انضمام سے ہی جو رعایت سنت کی ہی پڑہنے پر
سورۂ غیر مکرر کے **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عمرو بن مرۃ قال سمعت ابا وائل قال جاء رجل الی ابن مسعود فقال
قرأت المفصل اللیلۃ فی رکعۃ ابووایل نے کہا کہ ایک مرد نے ابن مسعود کے طرف آیا اور کہا مین نے مفصل سورتون سے ایک سورت آج کی رات ایک رکعت مین پڑہی
قال ھذا کھذ الشعر ابن مسعود نے کہا کہ وہ پڑہنا جلدی کرنی ہی جیسا کہ عادت شعر پڑہنے کی ہی لقد عرفت النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقرن بینھن مقرر مین نے پہچانی نظیرین اسکی کہتے پیغمبر خدا جمع کرتے درمیان انکے فذکر عشرین سورۃ من المفصل سورتین فی کل رکعۃ
پس ذکر کیا بیس سورتون کا مفصل سورتون سے ہر رکعت مین دو سورت اور سنن ابوداود مین بیان ان سورتون کا بتفصیل آیا ہی وہ یہہ ہی کہ سورۂ الرحمن اور سورہ والنجم ایک رکعت
مین اور واقتربت اور الحاقۃ دوسری رکعت مین اور والطور اور والذاریات ایک رکعت مین واقعہ اور نون دوسری رکعت مین اوراسی طرح سال سائل اور والنازعات
ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس دوسری رکعت مین اور مدثر ومزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لااقسم دوسری مین اور عم اور المرسلات ایک مین اور والدخان اور
کورت دوسری مین نقل کیا اسکو کرمانی وغیرہ نے یہہ بیس سورتین جو اس مرد نے ذکر کئے اور انسے دو سورت حضرت ایک رکعت مین پڑہتے ہین امام قسطلانی نے کہا کہ ترتیب ان
سورتون کی موافق جامع عبداللہ ابن مسعود کے ہی کہ وہ مخالف جامع عثمانی کے ہی اور اگر ہم کہین کہ منظور یہی ترتیب عثمانی ہی اور اس بیان مین ایک شاہد بھی کہ اکہٹے پڑہنا [illegible]
بتقدیم وتاخیر ایک رکعت اور دو رکعت مین پڑہنا روا ہی جیسا کہ ترجمہ مین کہا ہی اور دو رنہین کہ یہی مقدمہ موید ہو ترجمہ کا **باب** یقرأ فی الاخریین بفاتحۃ
الکتاب یہہ باب پڑہنے مین مصلی کے پچھلے دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ کے ہی **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا ھمام عن یحیی عن عبداللہ
بن ابی قتادۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظھر فی الاولیین بام الکتاب وبسورتین وفی الرکعتین الاخریین
بام الکتاب عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ حضرت پڑہتے تھے ظہر کے اگلی دو رکعتون مین فاتحہ اور دو سورت۔ اور پچھلی دو رکعتون مین فقط سورۂ فاتحہ
ویسمعنا الایۃ ویطول فی الرکعۃ الاولی ما لا یطول فی الرکعۃ الثانیۃ اور سناتے تھے ہم کو کوئی ایک آیت اس سے جو پڑہتے تھے اور دراز کرتے
تھے پہلی رکعت مین اسقدر کہ نہین دراز کرتے تھے دوسری رکعت مین وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح اوراسی طرح کرتے عصر اور صبح مین یعنے فاتحہ اور سورت
پڑہنی اور پہلی رکعت دراز کرنی **باب** من خافت القرأۃ فی الظھر والعصر یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آہستہ کرے قرأت کو نماز ظہر اور عصر مین
حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا جریر بن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن ابی معمر قال قلنا لخباب اکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر والعصر قال نعم معمر نے کہا کہ ہم نے خباب سے پوچھا کیا تھے پیغمبر خدا پڑہتے نماز ظہر اور عصر مین کہا ہان پڑہتے تھے قلنا
من این علمت قال باضطراب لحیتہ ہم نے کہا تم نے کہان سے جانا کسطرح پہچانا تو کہا آپ کی ریش مبارک کی حرکت سے **باب** اذا اسمع
الامام الایۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب سنوادے امام ایک آیت مقتدیونکو **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنا
یحیی بن ابی کثیر عن عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ بام الکتاب وسورۃ معھا فی
الرکعتین الاولیین من صلوۃ الظھر وصلوۃ العصر ویسمعنا الایۃ احیانا وکان یطول فی الرکعۃ الاولی اس حدیث کا ترجمہ گذرا

باب يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى یہ باب اس بیان میں ہی کہ مصلی دراز کرے اگلی دو رکعتوں میں **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا هشام عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يطول في الركعة الاولى من صلوة الظهر (والعصر) ويقصر في الثانية ويفعل ذلك في صلوة الصبح اسکا ترجمہ بھی گذرا **باب** جهر الامام (والناس) بالتامين یہ باب بیان میں بلند کرنے امام اور مقتدیوں کی ہی آواز کو آمین کہنے میں وقال عطاء آمين دعاء عطا نے کہا آمین دعا ہی آمین مد اور تخفیف سے ہم فعل ہی یعنی فتح پر ہی اور معنے اسکے اسی طرح اس قول کے مناسبت سے ترجمہ باب کے ساتھ وہ ہی کہ آمین جب دعا ہو تو چاہیئے کہ امام بھی کہے جو دعا کے مقام میں ہی امن ابن الزبير ومن وراءه حتى ان للمسجد للجة ابن زبیر نے آمین کہا اور جو لوگ اسکے پیچھے تھے مقتدیوں سے یہاں تک کہ مسجد میں ایک خروش ہوتا وكان ابو هريرة ينادي الامام لا تفتني بآمين اور تھے ابو ہریرہ کہ امام کو ندا کرتے کہ ہمارے آمین کو فوت نکر وقال نافع كان ابن عمر لا يدعه ويحضهم وسمعت منه في ذلك خيرا اور نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر ترک نکرتے آمین کو اور اٹھاتے اور تحریص کرتے مقتدیوں کو آمین کہنے پر اور نافع کہتا ہی کہ میں نے ابن عمر سے اسباب میں ایک خبر مرفوع سنی ہی یا اسکا بہت ثواب سنا ہی **حدثنا** عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة بن عبد الرحمن انهما اخبراه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا سعید بن المسیب اور ابو سلمہ نے خبر دی ابن شہاب کو ابو ہریرہ سے کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه مقرر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق پڑے بخشے جاوینگے اسکے اگلے گناہ یعنے صغایر موافق پڑنا آمین کا فرشتوں کی آمین کے ساتھ یہہ کہ ہر دو ایک ہی وقت واقع ہوں اور بعضوں نے کہا کہ موافقت سے مراد موافقت حضور و اخلاص میں ہی وقال ابن شهاب وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول آمين اور ابن شہاب نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا آمین کہتے **باب** فضل التامين باب فضیلت و ثواب میں آمین کہنے امام اور ماموم اور منفرد کے ہی۔ اور منطوق حدیث بھی عام ہی جیسا کہ معلوم ہوتا ہی **حدثنا** عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال احدكم آمين قالت الملائكة في السماء آمين فوافقت احدهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے سے کوئی آمین کہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پس دو کلموں سے ایک موافق ہو دوسرے سے تو بخشے جاوینگے اسکے گناہ جو گذرے میں ظاہر یہہ ہی کہ مراد ملائکہ سے حفظہ اور کرام کاتبین کے سوا ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آسمانیوں کی ایک قسم زمینیوں کی دعا پر مقرر فرمایا ہی اور وہ جو کہتے ہیں کہ سب فرشتے مراد ہیں چنانچہ امام سیوطی نے اسکی ترجیح کی ہی۔ صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ اسکی ترجیح پائی جاتی نہیں **باب** جهر الماموم بالتامين یہہ باب مقتدی بلند کہنے میں کلمہ آمین کے ہی **حدثنا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سمي مولى ابي بكر عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام جسوقت کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور اسکو تمام کرے پس کہو آمین فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه مقرر جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق پڑے اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے۔ ترجمہ باب کے ساتھ اس حدیث کی تطبیق میں کہتے ہیں کہ حدیث میں امر واقع ہوا جس جگہہ قول میں ایک امر مطلق واقع ہو تو جہر پر محمول ہی اور اگر امر آہستہ کہنے پر ہو قید کرتے ہیں یہاں صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہہ بات تکلف سے خالی نہیں کیونکہ امر فاقرؤا ما تيسر من القران مطلق ہی اور جہر پر محمول نہیں اب جاننے کہ مذہب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا یہہ ہی کہ امام اور مقتدی ہر دو آمین

الجلبة

خيرا

آہستہ کہیں مذہب اہل کوفہ اسی پر گئے ہیں اور امام مالک سے بھی مروی ہی کہتے ہیں کہ آمین دعا ہی اور وظیفہ دعا آہستہ ہی موافق قول اللہ تعالی کے اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً
اور جس روایت میں حضرت سے آمین جہر واقع ہوئی ہی وہ تعلیم کے لئے تھا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
نُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض متابعت کی ہی سمی کی محمد بن عمرو و نعیم مجمر ابو ہریرہ سے **مترجم** کہتا ہی مخفی نرہے کہ آمین کے اخفا میں بھی حدیث وارد ہی اور جہر میں بھی پر حدیث اخفا کی کئی وجہ سے
راجح ہی اول یہہ کہ حدیث جہر کی بعضے وقت میں وارد تھی یعنے امت کی تعلیم کے لئے تا لوگ جانیں کہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا چاہیے جیسا کہ مروی ہی کہ حضرت ظہر کی نماز میں کبھی آواز بلند کرکے قرات
فرماتے تھے تا لوگ قرات کے مقدار کو معلوم کریں چنانچہ بخاری شریف اور تیسیر الوصول میں وہ حدیث آئی ہی دوسری وجہ یہہ کہ حدیث اخفا کے راوی حضرت عمر و علی و عبد اللہ بن مسعود اور انکے امثال ہیں
اور یہ صحابہ نسبت راوی جہر کے بڑے فاضل ہیں اور قاعدہ ہی کہ جس حدیث کا راوی زیادہ فقیہ اور فاضل ہو تو دوسری حدیث پر جسکا راوی ویسا نہو راجح ہی جیسا کہ اصول کے کتابوں میں مذکور ہی
تیسری وجہ یہہ کہ قرآن مجید کی آیت بھی حدیث اخفا کے موافق ہی چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ یعنے دعا کرو تم تمہارے رب سے عاجزی اور پوشیدگی سے بیشک اللہ دوست
نہیں رکھتا حد سے گذرنے والوں کو - ایضا اذکر ربک فی نفسک تضرعا وخفیة ودون الجهر من القول یعنے یاد کر اپنے ربکو اپنے دل میں عاجزی اور ڈر سے بلند آواز کے بغیر تیسری و اذا سالک عبادی عنی
فانی قریب صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ پروردگار ہمارا نزدیک ہی تو چپکے دعا کریں یا دور ہے تو شور سے پکاریں تب یہہ آیت نازل ہوئی ای میرے رسول جب پوچھیں تجھسے میرے بندے میرے حال کو تو کہہ
بے شبہ میں نزدیک ہوں پس ان تینوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ ہر دعا میں اخفا واجب ہی مگر جس دعا میں جہر کرنا اسکا دلیل یقینی اور اجماع اور بے اختلاف ثابت ہو تو البتہ وہاں جہر جائز ہی جیسا
حج کے تلبیہ وغیرہ میں اور جب لفظ آمین کا بھی جہر دلیل یقینی سے اور اجماع سے ثابت نہوا بلکہ حدیث میں تعارض واقع ہوا تو حدیث اخفا کی جو کلام اللہ کے موافق ہی راجح ہوئی کذا فی النهایة والعنایة
والکافی - اور چوتھی وجہ یہہ کہ حدیث جہر کی جو وائل بن حجر سے مروی ہی ضعیف ہی جیسا کہ یحیی ابن معین نے کہ سردار محدثوں کے اور شیخ اور استاد ہیں امام بخاری کے ضعیف کہا ہی - اور محدث شیخ
ابن ہمام نے اس حدیث کو معلول کہا ہی - اور پانچویں وجہ یہہ کہ جہر آمین کا مقدم اور اخفا اسکا موخر ہی پھر حدیث اخفا کی راجح ہی حدیث جہر پر اسواسطے کہ جہر منسوخ ہی جیسا کہ کفایہ اور عنایہ اور نہایہ
میں ہی قال عبد اللہ بن مسعود ترک الناس الجهر بالتامین وما ترکوا الا لعلمهم بالنسخ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے کہ لوگوں نے آمین شور سے کہنا چھوڑ دیا - اور نہ چھوڑا اسے مگر جب یقین حاصل ہوا انکو
اسکی منسوخیت کا انتہی

بَابٌ اِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جسوقت رکوع کرے مقتدی آگے صف میں پہنچنے کے **حدثنا**
مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْاَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ابی بکرہ سے مروی ہی کہ وہ حضرت کے طرف پہنچا جس حال میں کہ حضرت راکع تھے پس ابی بکرہ نے رکوع کیا آگے صف میں پہنچنے
فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس یہہ حال حضرت کے جناب پاک میں کہا گیا - او طبرانی کی روایت میں آیا ہی کہ جب حضرت نماز سے پھرے تو فرمایا کہ تمہارے
سے کینے حالت رکوع میں صف میں آملا - ابو بکرہ کہا میں تھا یا رسول اللہ کہ میں نے خوف کیا کہ میری رکعت آپ کی اقتدا سے فوت ہوجائیگی فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا
وَلَا تَعُدْ پس آپ نے فرمایا زیادہ کرے اللہ تعالی حرص تیری عبادت او نیکی کے پانے میں پھر یا مت کر - یہہ نہی اقول جمہور تنزیہی ہی نہ تحریمی کسلئے کہ حضرت نے ابی بکرہ کو نہ فرمایا
کہ نماز کو دہراؤ بلکہ بحال رکھا اور فرمایا کہ دوسری بار مت کر

بَابٌ اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوْعِ باب تمام کرنے میں تکبیر کے ہی رکوع میں جیسا کہ بعضے حروف اللہ اکبر کے
رکوع میں واقع ہوویں اور تمام ہوویں قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ کہا ہی اسکو یعنے اس اتمام کو
ابن عباس نے حضرت سے - اور اس باب میں حدیث مالک بن الحویرث کی ہی جیسا کہ آویگی دو سجدوں کے درمیان مکث کرنیکے باب میں **حدثنا** اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ
قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً
كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا عمران بن حصین نے کہ نماز پڑہی اسنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرے میں پس کہا یاد دلوایا

یہہ مرد یعنے علی ابن ابیطالب اس نماز کو کہ تھے ہم پڑہا کرتے اسکو ساتھ پیغمبر خدا کے فذکر انہ کان یکبر کلما رفع وکلما وضع پس ذکر کیا کہ علی بن ابیطالب تکبیر کہتے جسوقت
کہ سر اٹھاتے اور سجدے کے لئے سر جھکاتے تا تازہ کرے عہد کو سب نمازین تکبیر سے جو شعار دین کا ہی - اور سزاوار یہہ ہی کہ تمام نمازین کہین اس عموم سے جو مفہوم کلام کا ہی کہ
سب انتقالات مین تکبیر کہتے تھے لیکن وہ تخصیص پا رکوع سے سر اٹھانیکے وقت جو حدیث سمع اللہ لمن حمدہ مین واقع ہی - پوشیدہ نرہے کہ حدیث مین تمام کرنا تکبیر کا رکوع
مین مذکور نہوا تا ترجمۂ باب کے ساتھہ مطابق ہوے - اور قول مین عمران کے جو کہا کہ یاد دلوایا ہم کو اشارہ ہی کہ یہہ تکبیرات فراموش ہوگئے تھے یا عمداً ترک کئے گئے تھے - اور حدیث مین
ابو موسی اشعری کے جو امام احمد اور طحاوی نے نقل کی واقع ہوا ہی کہ اول جسنے ترک کیا عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ کہ جب انکی آواز بدہاپے سے سست ہوی تھی تکبیر جہر
نہین کہتے تھے اور انکے بعد معاویہ ترک کیا اور اسکے بعد زیاد نے ترک کیا اور اسکے بعد لوگون مین معمول ہوا **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا
مالک عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ انہ کان یصلی بہم فیکبر کلما خفض ورفع تھے ابو ہریرہ کہ جب نماز پڑہتے لوگون کے ساتھہ پس
تکبیر کہتے جسوقت سر جھکاتے اور اٹھاتے فاذا انصرف قال انی لاشبہکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جب نماز سے پہرتے تو کہتے کہ مقرر
تمہارے سے زیادہ شباہت رکہنے والا ہون از روے نماز کے ساتھہ پیغمبر خدا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **باب** اتمام التکبیر فی السجود یہہ باب تمام کرنے
میں تکبیر کے ہی سجدے مین **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد عن غیلان بن جریر عن مطرف بن عبد اللہ قال صلیت خلف علی بن
ابی طالب انا وعمران بن حصین فکان اذا سجد کبر واذا رفع راسہ کبر واذا نھض من الرکعتین کبر مطرف کہا کہ نماز پڑہی پیچھے علی ابن
ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مین اور عمران بن حصین سو تھے علی جب سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تکبیر کہتے - اور جب دو رکعت سے اٹھتے تکبیر کہتے - اور تکبیر رکوع کی
اس روایت مین ذکر نہ کی - اور موجب اسکے ترک کا ظاہر نہوا فلما قضی الصلوۃ اخذ بیدی عمران بن حصین فقال قد ذکرنی ھذا صلوۃ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم او قال لقد صلی بنا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسوقت کہ حضرت علی نماز تمام کی عمران نے میرا ہاتھہ پکڑا - اور کہا یاد
دلوایا اس مرد نے مجہ کو نماز محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم - یا کہا مقرر پڑہی ہمارے ساتھہ اس مرد نے نماز حضرت کی - یہہ شک ہی مطرف کا یا اورون کا جو مطرف سے راوی ہین
تطبیق حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھہ اس رو سے ہوسکتی ہی جو قول اذا سجد کبر آیا ہی اس سے ظاہر ہی کہ تکبیر سجدے مین تمام ہوتی تھی اور تقدیر ارادہ کے خلاف ظاہر ہے
حدثنا عمرو بن عون قال حدثنا ھشیم عن ابی بشر عن عکرمۃ قال رایت رجلا عند المقام یکبر فی کل خفض ورفع واذا
قام واذا وضع عکرمہ نے کہا کہ مین نے ایک مرد کو دیکہا نزدیک مقام ابراہیم کے نماز ظہر مین جس حال مین تکبیر کہتا تھا جسوقت کہ کھڑا ہوتا تشہد سے اور جسوقت کہ سر سجدے مین رکہتا
مراد اس مرد سے ابو ہریرہ ہی جیسا کہ طبرانی نے اوسط مین اسکی تصریح کی ہی قولہ اذا قام واذا وضع جو آیا ظاہرا بیان خفض ورفع ہی فاخبرت ابن عباس فقال اولیس
تلک صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ام لک عکرمہ کہتا ہی پس مین نے خبر دی نماز سے اس مرد کے ابن عباس کو تو اسنے کہا آیا نہین ہی یہہ نماز پیغمبر خدا کی
اور دعا بد کی ابن عباس نے اسکو از روے زجر کے اسکی فراموشی اور نادانستگی سے اس سنت کو **باب** التکبیر اذا قام من السجود یہہ باب تکبیر کہنے مین مصلی کی ہی
جسوقت کہ سجدے سے کھڑا رہے - **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا ھمام عن قتادۃ عن عکرمۃ قال صلیت خلف شیخ
بمکۃ فکبر فیہا ثنتین وعشرین تکبیرۃ عکرمہ نے کہا کہ مین نے نماز پڑہی پیچھے ایک پیر مرد کے مکہ معظمہ مین اسنے کہی نماز مین بائیس تکبیرین وہ پیر مرد ابو ہریرہ ہے
امام احمد کی روایت سے وہ ظہر کی نماز تھی جیسا کہ اسمعیلی کی روایت مین واقع ہوا فقلت لابن عباس انہ احمق پس مین نے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق یہہ مرد ابلہ ہی کہ
بیے تمام تکبیرات نماز مین کہا تھا فقال ثکلتک امک سنۃ ابی القاسم پس ابن عباس نے کہا تیری ماں تجہ پر روے کہ یہہ سب تکبیرات سنت ابو القاسم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ہین عکرمہ سے عجب ہی کہ ابوہریرہ کے حق مین باوجود اس تمام علم وشان اور عدالت کے اس طرح ناسزا کہا وَقَالَ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ اور امام بخاری نے کہا کہ موسی نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ابان نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے عکرمہ سے۔ یعنے یہہ حدیث متصل ہی طریق سے
ہمام کے اور طریق سے ابان کے قتادہ سے ہردو روایت کی ہین۔ اور یہہ جو اصل مین اسناد کو ہمام کے تنہا لایا اس جہت سے ہی کہ شرط پر بخاری رح کے ہی۔ اصل مین بخلاف ابان
کے جو شرط پر اسکے ہی متابعات مین ساتھ زیادتی فواید کے جو قتادہ سے بطریق تحدیث کے واقع ہوا عکرمہ سے **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ابوبکر نے ابوہریرہ سے سنا کہ کہتا تھا تھے پیغمبر خدا جبکہ ارادہ نماز کا کرتے تکبیر کہتے جسوقت کہ کھڑا رہتے ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ
پھر تکبیر کہتے جب رکوع کرتے ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جسوقت کہ رکوع سے پیٹھ کے استخوان کو
اٹھاتے ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پھر کہتے جس حال مین کہ کھڑا رہتے ربنا لک الحمد قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ عبد اللہ بن صالح
نے کہا لیث سے ولک الحمد تھا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سجدہ مین جاتے ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سر سجدے سے اٹھاتے
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سجدہ کرتے ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سر سجدے سے اٹھاتے ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ
كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا پھر ایسا ہی کرتے تمام نماز مین یہان تک کہ نماز کو تمام کرتے وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ اور تکبیر کہتے جسوقت کہ کھڑا
رہتے اگلی دو رکعت سے بعد قعدہ اولی کے **باب** وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ یہہ باب بیان مین ہردو کف دست رکھنے کے ہی ہردو زانو پر رکوع
کے وقت وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ابوحمید انصاری نے اپنے یارون مین کہا کہ حضرت نے
محکم کیا اپنے ہردو مبارک ہاتھ کو اپنے ہردو زانوی شریف سے **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ
بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ مصعب نے کہا مین نے نماز پڑہی اپنے باپ کے پہلو سے اور ملایا
مین نے اپنے ہردو کف کے درمیان اور رکھا مین نے اپنے ہردو ران کے درمیان فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى
الرُّكَبِ پس منع کیا مجہ کو میرے باپ نے اور کہا کہ تھے ہم ایسا ہی کرتے۔ پھر ہم اس فعل سے منع کئے گئے اور ہم حکم کئے گئے یہہ کہ رکھین اپنے ہردو ہاتھ زانو پر۔ ہاتھ سے مراد ہتیلیان ہاتھ
کے ہین طلاق اسم کل کا جزو پر ہی **باب** إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی جسوقت رکوع تمام نکرے نماز کو دہراوے **حَدَّثَنَا**
حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَالَ مَا
صَلَّيْتَ زید بن وہب نے کہا کہ حذیفہ نے ایک مرد کو دیکھا کہ تمام نہین کرتا ہی رکوع وسجود کو پس حذیفہ نے کہا کہ تو نے نماز نہ پڑہی **مترجم** کہتا ہی کہ یہان سے رکوع وسجود مین طمانیت
کی فرضیت پر استدلال کیا گیا ہی چنانچہ یہی مذہب ہی امام مالک شافعی اور ابو یوسف واحمد رح کا کہ انہون نے اس نفی کو نفی حقیقت پر حمل کیا ہی۔ اور امام ابو حنیفہ نے نفی کمال پر حمل
فرمایا جیسے لا وضوء لمن لم یسم اللہ وارد ہوا پس انکے پاس طمانیت فرض نہین بلکہ واجب ہی قسطلانی وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا اور اگر تو مریگا مریگا غیر دین پر جو پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فطرت پر۔ مراد وہ ہی کہ یہہ سستی اور سہل گیری ارکان
دین کی اگر عادت ہوجاوے آخر انکار کے طرف کہینچیگی اور دین سے نکل جایگا نعوذ باللہ منہا یا مراد فطرت سے سنت ہی جیسے ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ پانچ چیزین فطرت سے
ہین قسطلانی **باب** اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ یہہ باب بیان مین برابر کرنیکے ہی پیٹھ کو حالت رکوع مین اسطرح پر کہ سر اوپر یا نیچے مایل نہو کہ یہہ سنت ہے

وَقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ فِي اَصْحَابِهِ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ابو حمید نے اپنے یاروں کے مجمع میں کہا کہ حضرت نے رکوع کیا پھر ضم فرمایا اور پھر کھینچا اپنی پیٹھ کو ہصر بفتح ہا و سکون صاد مہملہ امالہ و انحنا اور کھینچنے کے معنے میں ہی

باب حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَانِيْنَةِ یہہ باب بیان میں حد رکوع کے اور رکوع میں اعتدال کرنے اور طمانیت اور آرام لینے کے ہی اطمانینۃ بکسر ہمزہ و سکون مہملہ اور اسکے بعد الف اور نون پھر مثناۃ تحتیہ پھر نون مفتوحہ پھر ہا معنے میں طمانیت کے ہی جو مشہور ہے تمام راویوں کی روایت میں سوا روایت کشمیہنی کے اس جگہہ باب نہیں ہی اور یہہ ترجمے پہلے باب میں داخل ہی لیکن جب باب کی تعلیق جو ابو حمید سے لائی اور موافق ترجمہ اول کے تھی اسکو درمیان لایا

حدثنا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مَاخَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ براء بن عازب نے کہا کہ حضرت کا رکوع اور سجود اور جلسہ درمیان دونوں سجدوں کے درمیان سر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے سوا قیام و قرأت اور قعود و تشہد کے نزدیک تھے برابری میں یعنے اصل رکوع سے تطویل او حقیقت سجدہ اور قیام بعد رکوع کے یکسان تھے مگر قیام و قرأت اور قعود و تشہد میں تطویل فرماتے تھے اسی معنے پر حدیث ترجمہ باب کے ساتھ مناسب ہوتی ہی فافہم

باب اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ بِالْاِعَادَةِ یہہ باب بیان میں حکم فرمانے حضرت کے ہی کہ جسنے رکوع کو تمام نہیں کیا ہی تو وہ نماز کا اعادہ کرے

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت مسجد میں تشریف لاے۔ پھر ایک مرد مسجد میں آیا اور نماز پڑہی اور حضرت پر سلام کیا اور حضرت نے اسکا جواب دیا۔ اور فرمایا کہ پھر جا اور نماز پڑھ مقرر تو نے نماز نہ پڑہی ہی فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلٰثًا اس مرد نے تین بار نماز پڑہی اور حضرت تین بار بھی ایسا ہی فرمایا۔ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي پس اس مرد نے کہا قسم ہی اس پروردگار کی جسنے مبعوث کیا آپکو ساتھ حق اور سچائی کے اس سے بہتر میں نہیں جانتا ہوں پس تعلیم کیجئے مجھ کو فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا پس فرمایا جو وقت کہ تو نماز کے لئے کھڑا ہے اور تکبیر تحریمہ کہے پڑھ جو چیز کہ آسان ہو تجہ کو قرآن سے پھر رکوع کر تا آرام لیوے تو جس حال میں کہ رکوع کرنیوالا ہی پھر سر اٹھا تا سیدہا ہو وے تو جس حال میں کہ کھڑا ہی۔ ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پھر سجدہ کر تا آرام لیوے تو جس حال میں کہ سجدہ کرنیوالا ہی پھر سجدے سے سر اٹھا تا آرام لیوے تو جس حال میں کہ بیٹھنے والا ہی ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا پھر سجدہ کر تا آرام لیوے تو جس حال میں کہ سجدہ کرنیوالا ہی پس یہہ تمام کیا کر تیری ساری نماز میں پوشیدہ نرہے کہ اس ترجمہ کو رکوع تمام نکرنے کے ساتھ خاص کیا اور اعادہ نماز کو اسپر ترتب کیا۔ اور حدیث سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اس مرد نے اسی رکوع کو ناتمام کیا تھا۔ بلکہ ظاہر یہہ ہی کہ سارے ارکان نماز کو بھی ناتمام کیا اور اعادہ مترتب مجموع ارکان پر ہی واللہ اعلم

باب الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوْعِ یہہ باب ذکر میں اس دعا کے ہی جو حالت رکوع میں ماثور ہی

حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت اپنے رکوع و سجود کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ یا اللہ میں تنزیہ کرتا ہوں تیری نقصان کی صفتوں سے یا اللہ قبول کر ہمارے اور تسبیح کرتا ہوں میں تیری توفیق و ہدایت سے تیرے۔ اپنے حال و قوت سے مراد حمد سے یا محمد علیہ ہی جو توفیق و ہدایت ہی ای خدا بخش دے مجھ کو یہہ حدیث مطابق

بھی ترجمہ کے ساتھ جیساکہ اس حدیث مین دعا رکوع مین آئی ہی تسبیح بھی ہی امام بخاری نے اسکے ساتھ تعرض کیا گویا اہتمام کیا ساتھ تعرض دعا کے۔ اور ایک جماعت انکار رکھتی
ہی دعا رکوع سے جیساکہ منقول ہی امام مالک وغیرہ سے لاکن تسبیح کا جواز متفق علیہ ہی پس اسکے ساتھ تعرض نکیا **باب** ما يقول الامام ومن خلفه اذا
رفع راسه من الركوع یہہ باب بیان مین اس چیز کے ہی جو کہے امام اور مقتدی جسوقت کہ سر رکوع سے اٹھاوے **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابي
ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قال اللهم ربنا ولك الحمد
ابوہریرہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ربنا لک الحمد جیساکہ اوروں کو حمد کی ترغیب دیتے آپ بھی اسپر عمل کرتے وكان النبي صلى الله
عليه وسلم اذا ركع واذا رفع راسه يكبر واذا قام من السجدتين قال الله اكبر اور تھے پیغمبر خدا جسوقت رکوع کرتے اور جب سر مبارک اٹھاتے
تکبیر کہتے۔ اور جب دو سجدون سے کھڑا ہوتے یعنے تشہد کے بعد اللہ اکبر کہتے۔ رکوع کے وقت اور سر اٹھانے کے وقت راوی نے کہا کہ تکبیر کہتے تھے۔ اور آخر مین کہا کہ اللہ
اکبر کہتے تھے یہہ محض تفنن عبارت اور دواب فصحا و بلغا کا ہی **باب** فضل اللهم ربنا لك الحمد یہہ باب ان کلمات کے بیان مین ہی **حدثنا**
عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الامام
سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد ابوہریرہ سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کہا امام سمع اللہ لمن حمدہ تو تم مقتدی لوگ کہو اللہم ربنا لک الحمد
فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه مقرر جس شخص کا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑے بخشے جاینگے اسکے اگلے گناہون سے
حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہین کہ امام ربنا لک الحمد کہے اور مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نکہے سو انکی متمسک یہی حدیث ہی جو اسمین مقاسمت درمیان امام اور مقتدیون کے واقع ہوئی
اور شافعیہ اور حنابلہ اور ابو یوسف و محمد رح کے پاس امام اور منفرد سمع اللہ اور ربنا لک الحمد جمع کرتا ہی اور شافعیہ کے پاس مقتدی بھی انکی دلیل اور ہی **باب**
القنوت یہہ باب بیان مین قنوت یعنے دعا کے ہی جو حضرت نمازون مین کرتے تھے۔ اکثر روایات مین اس کتاب مستطاب کے بلا ترجمہ منقول ہی اور بعض نسخون مین جو لفظ باب
بھی نہین آیا۔ وہ کچھ بات نہین کس لیے کہ جو حدیثین اس باب مین آتے ہین وہ ترجمہ باب سابق کے ساتھ کچھ مناسبت نہین رکھتے ہین مگر بہ تکلف تام **حدثنا**
معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال لاقربن صلوة النبي صلى الله عليه وسلم ابوہریرہ نے کہا کہ قسم
ہی خداوند تعالی کی نزدیک کرون مین تم کو نماز پیغمبر خدا سے۔ یہہ قول ظاہر ہی کہ یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابوہریرہ پر فكان ابو هريرة يقنت في الركعة الاخرى
من صلوة الظهر وصلوة العشاء وصلوة الصبح بعد ما يقول سمع الله لمن حمده فيدعو للمومنين ويلعن الكفار پس تھے پیغمبر خدا
دعا کرتے آخر رکعت مین نماز ظہر کے اور نماز عشا اور نماز فجر کے بعد کہنے سمع اللہ لمن حمدہ کے۔ پس دعا کرتے مسلمانون کے لیے۔ اور لعنت کرتے کافرون پر یہہ دعا ایک وقت مین تھی جو حضرت
نے کافرون پر کی تھی۔ اسکے بعد ترک فرمائے ہین جیساکہ عنقریب باب یہوی بالتکبیر مین معلوم ہوگا اور نماز وتر مین تفصیل مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **حدثنا**
عبد الله بن ابي الاسود قال حدثنا اسمعيل عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن انس قال كان القنوت في المغرب والفجر انس نے کہا کہ
تھا قنوت نماز مغرب اور فجر مین **حدثنا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نعيم بن عبد الله المجمر عن علي بن يحيى بن خلاد الزرقي
عن ابيه عن رفاعة بن رافع الزرقي قال كنا نصلي يوما وراء النبي صلى الله عليه وسلم فلما رفع راسه من الركعة قال سمع الله
لمن حمده علی بن یحیی نے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے پیغمبر خدا کے سو جسوقت حضرت رکوع سے سر اٹھاتے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراءه ایک شخص نے حضرت کے
پیچھے کہا ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه یعنے ای پروردگار ہمارے خاص تجھ کو ہی حمد حمد کثیر پاک زیادہ سے بہت نیکی برکت کی گئی اس حمد مین

فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلٰثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا جب حضرت پھر نماز سے تو کہنے لگے کہاں ہے وہ کہنے والا ان کلمات کا رفاعہ کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ میں نے تیس پر چند فرشتوں کو دیکھا کہ جلدی کرتے ہیں انمیں سے کون پہلے ان کلمات کو لکھے رمز اس عدد میں یہہ ہی کہ حروف ان کلمات کے تیس پر چند ہیں اور مسلم کی حدیث میں بارہ واقع ہیں گویا عدد کلمات کا ہی واللہ اعلم

بَاب الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ یہہ باب بیان میں ارام پانے مصلی کے ہی جب رکوع سے سر اٹھاوے وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَاسْتَوٰى قَائِمًا حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ابو حمید کہا کہ حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور درست ہوئے جس حال میں کہ کھڑے تھے یہاں تک کہ تمام استخوان پیٹھ کے اپنی جلسے پر عود کئے فقار بفتح فا استخوان صلب اور اسکے مفاصل کو کہتے ہیں جمع اسکا فقرہ اور فقرہ قاف کے سکون اور فتح سے ہی اور بعض روایات میں استوی جالسًا واقع ہوا مراد رفع سے سجدہ سے رفع ہی اس تقدیر پر ترجمہ کا مطابق اور اسکا موید نہیں ہوتا ہی مگر ایک جزو اس سے داخل ترجمہ کریں اور بعضے احادیث سے جو مذکور ہیں تائید اس قول کی کرتے ہیں جیسا کہ معلوم ہوگا

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ ثابت نے کہا کہ تھے انس بن مالک صفت کرتے ہمارے سے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تھے حضرت نماز پڑہتے جسوقت کہ سر مبارک رکوع سے اٹھاتے کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ سجدہ فراموش فرمایا

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ براء بن عازب نے کہا کہ تھا حضرت کا اور سجدہ آپکا اور رکوع سے سر اٹھانا یعنے قومہ اور دو سجدون کے درمیان یعنے جلسہ برابری سے نزدیک یعنے ان چہار حالتوں میں تطویل کرتے ایک ہی نمط پر اور نے چارون حالات ایک دوسرے کے قریب تھے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ ابو قلابہ نے کہا کہ مالک بتلاتا تھا ہم کو کہ کیسی تھی نماز پیغمبر خدا کی اور یہہ دکھلانا اور تعلیم کرنی غیر وقت نماز میں تھا فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ پس کھڑا رہا اور درست و محکم کیا قیام کو پھر رکوع کیا اور محکم کیا رکوع کو ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً پھر اپنا سر اٹھایا پھر درست کیا اپنے اعضا کو تھوڑا وقت اور بعض روایات میں نتصب ہی یعنے استادگی کی یہہ معنے میں ظاہر تر ہی۔ اور بعض روایات میں انصت ہی انصات سے خموشی کے معنے میں قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا أَبِي بُرَيْدٍ کہا ابو قلابہ نے پس پڑہی ہمارے ساتھ نماز ہمارے شیخ کی جو ابی برید ہی بضم با موحدہ وفتح را و سکون مثناۃ تحتیہ۔ اور اکثر نسخو میں ابو یزید یای تحتیہ وزای مکسورہ سکون یا تحتیہ سے ہی وَكَانَ أَبُو بُرَيْدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ اور تھا ابو برید جسوقت کہ سجدہ آخر سے سر اٹھاتا برابر رہتا جس حال میں کہ بیٹھتا۔ اور اسکو شافعیہ جلسہ استراحت کہتے ہیں پھر کھڑا رہتا

بَاب يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ باب اس بیان میں کہ مصلی تکبیر کے ساتھ سجدے میں جاوے وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ نافع نے کہا تھے ابن عمر کہ رکھتے اپنے ہر دو کف دست کو زمین پر اپنے زانو سے آگے۔ یہی ہے مذہب امام مالک کا۔ اور ائمہ ثلثہ کہتے ہیں کہ زانو آگے ہاتوں کے زمین پر رکھیں اور متمسک انکی یہہ حدیث ہی۔ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ دیکھا میں نے حضرت کو جسوقت کہ سجدہ کرتے رکھتے اپنے زانوی شریف کو مبارک ہاتہوں سے آگے روایت کی السنن عن وایل بن حجر۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے۔ اور خطابی نے کہا کہ یہہ حدیث اثبت ہی زانون سے آگے ہاتون کو رکھنے کی حدیث سے۔ اور اوفق ہی ساتھ مصلی کے اور احسن ہی صورت اور نظر میں گویا ترجیح قیاس سے بھی کرتا ہی۔ اور اس حدیث میں بعضون نے ضعف کے ساتھ تکلم کیا ہی

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

قال

قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ

كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ادھے ابوہریرہ کہ تکبیر کہتے ہر نماز فرض اور غیر فرض مین رمضان مین اور غیر رمضان مین فَيُكَبِّرُ

حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ یس تکبیر کہتے جسوقت کہ کھڑا ہتے پھر تکبیر کہتے

جسوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے یہ کلمات اگے سجدہ کرنیکے ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا پھر اللہ اکبر کہتے جسوقت کہ سر سجدے سے اٹھاتے ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ

يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُودِ پھر دوسجدہ مین جاتے اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے ثُمَّ يُكَبِّرُ

حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ کھڑا ہتے دو رکعت سے یعنے بعد تشہد کے وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ

الصَّلٰوةِ اور کیا کرتے جو تکبیرات سے مذکور ہوئیے ہر رکعت مین یہان تک کہ نماز سے فارغ ہوتے ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَقْرَبُكُمْ

شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر کہتے ابوہریرہ جسوقت کہ پھرتے نماز سے قسم اسکی ذات پاک کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہی کہ مین دیکھ

تمہارے سے ہون شباہت کی روسے ساتھ نماز پیغمبر خدا کے اِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتَهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا مقرر البتہ یہہ نماز حضرت کی نماز تہی جسوقت کہ چہوڑے

دنیا اور اختیار فرمایا عقبیٰ کو قَالَا وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رض وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ نے کہا کہ ابوہریرہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جسوقت رکوع سے سر اٹھاتے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد يَدْعُو لِرِجَالٍ

جس حال مین کہ دعا کرتے خاص مسلمانون کی ایک جماعت کے حق مین اور بددعا کرتے کافرون پر فَيُسَمِّيهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ

بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ پس نام لیتے مسلمانون کے انکے نامون سے اور کہتے خداوندا نجات دے محنت سے ولید اور سلمہ اور عیاش کو۔ ولید برادر خالد بن

ولید کا ہی اور عیاش اور سلمہ ہر دو برادر ابوجہل کے ہین جو باطن مین مسلمان تھے اور کفار انکو نہین چہوڑتے تھے وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور مجمل کہتے

الٰہی نجات دے خاص ناتوان مسلمانون کو اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ خداوندا سخت کر اپنے عقوبت اور عذاب

کو قوم مضر پر جو کفار قریش اولاد مضر سے ہین اور کر انپر عذاب یا لا انپر کئی سال مانند قحط سالیہا زمان یوسف علیہ السلام کے جو ایام دراز محنت و بلا اور نہایت رنج و ایذا

کے تھے وَاَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُونَ لَهٗ اور اسوقت اہل مشرق قوم مضر سے حضرت کے مخالف تھے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ علی بن عبداللہ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے زیادہ ایکبار سے قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ زہری نے کہا کہ مین نے انس بن مالک سے سنا کہ کہتا تھا

کہ حضرت گہوڑے سے جدا ہو اور اکثر سفیان کہتا تھا من فرس یعنے عن کے بدل حرف من کہتا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ پس خراشا گیا سیدھا جانب حضرت کے بدن

مبارک سے فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهٗ پس آئے ہم حضرت کے جناب مین تا عیادت کرین آپ کی فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا پس پہنچا وقت

نماز کا پس نماز پڑہے ہمارے ساتھ جس حال مین کہ بیٹھے تھے اور ہم بھی بیٹھے وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اور سفیان نے کہا ایکبار یہہ عبارت صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى

الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ اور جب نماز تمام کی فرمایا ٹھہرایا نہین گیا ہی امام مگر اسلئے کہ اتباع کیا جاوے ساتھ اسکے فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا

رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ فَارْفَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا اسکا ترجمہ

سابق مین گذرا ہے قَالَ سُفْيَانُ كَذَا جَاءَ بِهٖ مَعْمَرٌ سفیان نے علی بن عبداللہ مدینی سے جو شیخ امام بخاری کا ہی کہا اور وہ جیسا کہ راوی کا ہی سفیان سے ایسا ہی راوی

ہی معمر سے اور وہ زہری سے ایسا ہی لایا ہی اسکو معمر نے قُلْتُ نَعَمْ مین نے کہا ہان یہہ مقولہ علی بن عبد اللہ مدینی کا ہی قَالَ لَقَدْ حَفِظَ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ سفیان خوب یاد رکھا ہی معمر زہری سے فراموش کیا ہی کَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ یہہ بھی مقولہ سفیان کا ہی یعنے جیسا کہ معمر نے نقل کی ہی زہری بھی اسیطرح زہری سے کہا ہی ساتھ زیادتی کے کہ وہ لک الحمد ہی حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ سفیان کہتا ہی کہ مینے زہری سے سنکے یاد رکھا ہی لفظ شقہ الایمن فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ پس جب ہم زہری کے نزدیک سے نکلے قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ ابن جریج نے کہا کہ مین زہری کے پاس تھا اسنے لفظ شق کے بدل ساق کہا۔ اس تقدیر مین قول انا عندہ مقولہ ابن جریج کا ہی اور ضمیر عندہ کی راجع ہی طرف زہری کے۔ اور کہتے ہین کہ یہہ بھی احتمال ہی کہ مقولہ سفیان کا ہو اور ضمیر راجع طرف ابن جریج کے اور مقولہ ابن جریج کا قال فجحش ساقہ الایمن اور تصویب کی ہی علمانے اس احتمال کی

بَاب فَضْلِ السُّجُودِ

یہہ باب فضیلت مین سجدے کے ہی

حدثنا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابو ہریرہ نے سعید اور عطا کو خبر دی کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آیا ہم دیکھینگے اپنے پروردگار کو قیامت کے دن قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فرمایا آیا تم شک کرتے ہو شب کے چاند کو دیکھنے مین جس حال مین کہ اسپر ابر نہو کہنے لگے ہم اسمین شک نہین کرتے ہین یا رسول اللہ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ فرمانے مقرر تم اس پروردگار کو اسی طرح دیکھوگے يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ حشر کئے جاینگے لوگ قیامت کے دن پس اللہ تعالی فرماویگا جسنے جس چیز کی عبادت کرتا تھا سو اسکے پیچھے جاوے فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ پس انمین بعضے آفتاب کے طرف جاینگے اور بعضے ماہتاب کے طرف اور بعضے بتون اور شیاطین کے طرف وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا اور باقی رہیگی یہہ امت مرحومہ محمدیہ جس حال مین کہ ان مین منافق بھی رہینگے جب منافق عالم دنیا مین مسلمانون مین پوشیدہ تھے۔ آخرت مین بھی مسلمانون کے ساتھ ملے ہوئے ہونگے۔ اس امید پر کہ فائدہ مند ہووین اور رسوائی نہووین تب انکے درمیان ایک قلعہ حایل کیا جایگا تا ان منافقون کو موجب حجاب و عذاب کا ہو فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ پس آویگا یعنے تجلی فرماویگا انکے طرف خدا بزرگ و برتر۔ اور فرمایگا مین تمہارا پروردگار ہون۔ وے انکار کرینگے اور اللہ تعالی سے پناہ چاہینگے۔ اس لئے کہ انبیا علیہم السلام حق سبحانہ تعالی کے جو صفات سنے تھے اور اعتقاد لائے تھے ان صفتون پر نہین پاینگے فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا پس کہینگے کہ یہہ جگہہ ہماری ہی ہم اس جگہہ سے نجاینگے حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا یہانتک آوے ہم پر یعنے تجلی فرماوے ہم پر پروردگار ہمارا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ پس جب آوے ہمارا پروردگار تو ہم اسکو پہچانینگے جسطرح پر کہ ہم عقیدہ رکھتے تھے بعد لکھتے ہین کہ آخرت مین سب کو علوم ضروری نصیب ہوویگے فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا پس اللہ تعالی بلا کیف آویگا اور اپنے صفات معروفہ سے ظاہر ہوویگا۔ اسوقت منافق لوگ کہینگے کہ تو ہمارا رب ہے اور وے مسلمانون سے ممتاز اور جدا ہوینگے۔ اور کہتے ہین کہ ہوسکے کہ پہلا قول منافقون کا ہو اور دوسرا مومنون کا اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلی صورت مین فرشتہ آویگا مراد اللہ سے ملک اللہ ہی۔ مضاف کو حذف کرکے اور مضاف الیہ کو مضاف کے مقام مین لائے۔ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اسی احتمال کو ترجیح دی ہی اور بعضون نے اسکا رد کیا ہی کہ فرشتہ تو معصوم ہی انا ربکم کسطرح کہیگا جو موجب کفر کا ہی یہان صاحب تیسیر القاری نے کہا عجب ہی اس صاحب رد سے کہ تجویز کذب کی خداے پاک پر کی کہ خلاف واقع انا ربکم کہے مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ قایل اس صورت مین بھی خدا ہی ہی لاکن مسلمانون کا جو اعتقاد ہو اسکی غیر صورت پر متجلی ہوا واللہ اعلم فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ پس اللہ تعالی بلایگا اور مارا جایگا پل وسط جہنم پر۔ ظہرانی بفتح معجمہ و سکون ہا و فتح نون تثنیہ ظہر کا ہی جو الف اور نون مبالغہ کے لئے زیادہ کئے۔ اس سے مراد وسط جہنم ہی فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ پیغمبر خدا

فرماتے ہین

فرماتے ہین پس پیغمبرون سے اول مین رہونگا جو اپنی امت کو ساتھ لیکے پل پر سے گذرے وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ اور کلام نکریگا اس روز کوئی شخص مگر انبیا۔ یہان مراد کلام
سے شفاعت ہی گویا فتح باب شفاعت کے آگے فرماتے ہین ورنہ اولیا اور مقربین کی شفاعت بھی عاصیون اور اپنے متوسلون کے حق مین ثابت ہی۔ اور بعض تخصیص کرتے ہین کہ وہ
شفاعت پل پر سے گذرنے کے وقت ہوگی۔ مترجم کہتا ہی کہ انواع شفاعات کا بیان اور کونسی شفاعتین حضرت سید المرسلین کیساتھ خصوصیت رکھتی ہی۔ اور کونسی شفاعتین سب
خاصگو ہین مشترک ہین اسکی تفصیل کتاب التیمم مین گذری ہی۔ وَکَلَامُ الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اور کلام انبیا کا اس روز یہہ ہی کہ الٰہی سلامتی عطا کر ہم کو سلامتی
عطا کر یہہ کہنا خلق اللہ پر شفقت کے سبب ہوگا۔ وَفِیْ جَهَنَّمَ کَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ اور دوزخ مین کلابے ہین درخت سعدان کے خار کے مانند
کلالیب جمع ہی کلوب کا بفتح کاف وضم لام مشددہ ہی وہ ایک آلہ ہوتا ہی کہ جس سے ڈول کو چاہ سے نکالتے ہین اور لغت مین آنکڑے کی معنی بھی لکھی ہی۔ اور سعدان بضم سین مہملہ ایک
درخت ہی کہ چند جانب سے خار رکھتا ہی خار خسک یعنے خار گھوکرو کے مانند هَلْ رَاَیْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ کیا تم نے دیکھا ہی خار سعدان قَالُوْا نَعَمْ کہنے لگے ہان
یا رسول اللہ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ فرمایا وے کلالیب خار سعدان کے مانند ہین غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ مگر یہہ کہ وے کتنے بڑے
ہین کوئی نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالیٰ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ وے کلالیب بیجا نینگے کھینچینگے لوگون کو سبب انکے بد عملون کے یا موافق اعمال کے مراد ہے فَمِنْهُمْ مَنْ یُوْبَقُ
بِعَمَلِهٖ پس بعض انمین سے وہ شخص ہے کہ ہلاک کیا جایگا بسبب اپنے عمل کے وَمِنْهُمْ مَنْ یُّخَرْدَلُ ثُمَّ یَنْجُوْ اور بعض انمین وہ شخص ہی جو دانہ دانہ ریزہ ریزہ کیا جایگا پھر
نجات پایگا حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلٰٓئِکَةَ اَنْ یُّخْرِجُوْا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰهَ یہان تک ارادہ
کریگا اللہ تعالیٰ رحمت سے جسکے واسطے کہ دوزخیون سے چاہیگا جو مومنین عاصی ہون یعنے گنہگار مسلمانون کو اپنی رحمت سے دوزخ سے نکالنا چاہیگا تو فرشتون کو حکم فرما دیگا کہ انکو
آتش سے نکالین جو اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے فَیُخْرِجُوْنَهُمْ وَیَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ پس انکو نکالینگے اور انکو پہچانینگے نور سجدہ کی علامت سے انکے اعضا پر وَحَرَّمَ
اللّٰهُ عَلَی النَّارِ اَنْ تَاْکُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ اور حرام کریگا اللہ تعالیٰ آتش پر یہہ کہ کہاوے انکے سجدے کے جگہونکو سو وے سات اعضا ہین پیشانی اور ہر دو ہاتھ اور ہر دو زانو
اور ہر دو پاؤن فَیُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ پس نکالے جاوینگے آتش سے فَکُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ پس ہر ابن آدم کو آتش کہائیگی مگر آثار سجود کو
اس حدیث کا یہی جزو ترجمہ باب کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی فَیُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا پس نکالے جاوینگے آگ سے جس حال مین کہ جل گئے ہین فَیُصَبُّ
عَلَیْهِمْ مَاءُ الْحَیٰوةِ پس ڈالا جایگا انپر آب حیات جسپر کہ وہ ڈالا جایگا یا جو کہ اسکو پیویگا وہ ہرگز نہ مریگا فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ پس وے
اُگینگے جیسا کہ اُگتے ہین دانے کیچڑ مین سیلاب کے حبہ بکسر مہملہ دانہ صحرائی ہی حمیل بفتح حاء مہملہ اس مٹی کو کہتے ہین جو سیلاب لاتی ہی اور دانہ صحرائی ویسی مٹی مین جلد اگتا ہی
یہہ تشبیہ جلد اگنے مین ہی ثُمَّ یَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَیْنَ الْعِبَادِ پس فارغ ہو دیگا اللہ تعالیٰ حکم کرنے سے اپنے بندگون مین مومنون اور کافرون بہشتیون اور
دوزخیون مین وَیَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ اور باقی رہیگا ایک مرد درمیان
جنت و دوزخ کے۔ اور وہ مرد آخر دوزخیون کا ہی از روے دخول بہشت کے جس حال مین کہ منہہ کیا ہی طرف دوزخ کے فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِیْ عَنِ النَّارِ
قَدْ قَشَبَنِیْ رِیْحُهَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَکَاؤُهَا پس کہیگا ای پروردگار پھیر تو میرے منہہ کو دوزخ کے جانب سے مقرر ہلاک کی مجھے اور زہرناک کی ہی بو اسکی اور جلایا
مجھے شعلے آگ کی فَیَقُوْلُ هَلْ عَسَیْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِکَ بِکَ اَنْ تَسْئَلَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِکَ پس کہیگا پروردگار کیا تو عہد کرتا ہی کہ اگر
یہہ کام تیرے ساتھ کیا جاوے اور تجھے دوزخ کے طرف سے پھیر دیں پھر تو اسکے سوا کسی چیز کا سوال نکرے۔ پس وہ بندہ کہیگا قسم ہی تیرے عزت کی ای پروردگار نہین سوال
کرونگا فَیُعْطِی اللّٰهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِیْثَاقٍ پس کریگا اللہ تعالیٰ عہد و میثاق جو کہ چاہے فَیَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ پس پھیریگا اسکو اللہ تعالیٰ

دوزخ کے طرف سے فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ پس جسوقت کہ منہہ کیا وہ بہشت کے طرف اور دیکھا خوبی اور ناز کی
بہشت کی خموشی لیویگا اسقدر وقت جو چاہا خدایتعالی یہہ کہ خاموش کرے ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ پس کہیگا ای پروردگار میرے لیجا مجھے نزدیک
دروازہ بہشت کے فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ پس کہیگا پروردگار کیا نہین ہے
تو کہ مقرر سوگند سے عہد و پیمان کیا کہ سوال نکرے سوا اس سوال کے جو تو کیا تھا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ پس کہیگا ای پروردگار مین تیرے
بندگون سے بڑا بدبخت نہونگا اگر بہشت کے طرف ایک نظر کہونگا فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا
اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ پس کہیگا پروردگار کیا تو ہی اس بات پر کہ اگر تو یہہ دیا جاوے پھر اسکے سوا سوال کرے تو وہ کہیگا قسم ہی تیرے عزت کی ای پروردگار اسکے سوا سوال نکرونگا
فَيُعْطِى الرَّجُلُ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ پس دیویگا اپنے پروردگار کو جو چاہے عہد و میثاق سے۔ پس آگے لیجاویگا
اسکو اللہ تعالی طرف دروازہ بہشت کے فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ پس جسوقت کہ بہشت کے دروازے پر پہنچیگا اور بہشت
کی خوبی اور ناز کی دیکھیگا اور جو کہ اسمین ہو تازہ روئی اور خوبی سے فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ پس خموشی لیویگا شرم و حیا سے پروردگار کے جس قدر کہ
چاہے اللہ تعالی خموشی اسکی فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ پس کہیگا ای پروردگار داخل کر مجھ کو جنت مین فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ
مَا اَغْدَرَكَ پس کہیگا اللہ تعالی واے ای بیٹے آدم کے کیا بیوفا ہی تو عہد و قرار مین۔ ویح کلمہ رحم کا ہی جیسا کہ ویل کلمہ عذاب کا ہی۔ جوہری نے ہر دو کے
ایک ہی معنے کہا ہی ما اغدر صیغہ تعجب کا ہی اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ کیا عہد و پیمان نہین دیا ہی تو یہہ
سوال نکرے سوا اس چیز کے جو تو دیا گیا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ پس کہیگا
ای پروردگار مت کر تو مجھ کو تیرے خلق سے بدبخت ترین خلایق پس ہنسیگا اللہ تعالی اس سے بلا کیف مراد ہنسنے سے ہنسنے کا لازم ہی یعنے خوشنودی اور رضامندی ہی
اس بندے کے حق مین نفع رسانی۔ پھر اسکو اذن دیویگا بہشت مین آنیکے لئے فَيَقُوْلُ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ زِدْ
مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ پس کہیگا پروردگار درخواست کر اپنی آرزو پس وہ بندہ چاہیگا یہان تک کہ اسکی آرزو تمام ہو ویگی اور خدایتعالی کہیگا زیادہ
کر ایسا اور ویسا کہ مین تجہ کو یاد دلاتا ہون پیش آویگا اللہ تعالی جس حال مین کہ اسکو یاد دلاتا ہی نعمتین اور کرامتین حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ یہان تک کہ جب اسکے آرزوئین تمام ہونگے اللہ تعالی فرماویگا یہہ تیرے واسطے ہی جو تو نے چاہا اور مانند اسکے ہی ساتھ اسکے
وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ
مَعَهٗ اور ابو سعید خدری نے ابو ہریرہ سے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی اسکو فرماویگا کہ یہہ تیرے واسطے ہی اور دس حصے مانند اسکے ساتھہ اسکے قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ابو ہریرہ نے کہا مین یاد نہین رکھتا ہون پیغمبر خدا سے اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مگر یہہ قول آپکا کہ یہہ تیرے واسطے ہی اور
مانند اسکے ساتھہ اسکے وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ اور ابو سعید نے کہا تحقیق مین نے سنا ہی کہ فرماتے تھے
یہہ تیرے واسطے ہی اور دس برابر مانند اسکے

بَابٌ يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

یہہ باب اس بیان مین ہی جو ظاہر کرتا ہی مصلی
درمیان کو اپنے ہر دو بازو کے۔ اور دور رکھتا ہی شکم کو زانون سے ضبع بفتح معجمہ وسکون موحدہ میانہ بازو ہی اور بعضے کہتے ہین کہ گوشت پارہ زیر بغل کو بولتے ہین

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ

بُحَیْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ عبداللہ بن مالک سے مروی ہی کہتے پیغمبر خدا جوقت کہ نماز پڑہتے کشادہ کرتے ہر دو ہاتھ کے درمیان کو یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی آپکے بغلون کی وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ نَحْوَهٗ اور لیث بن سعد نے کہا حدیث کی مجہسے جعفر بن ربیعہ نے حدیث مذکور اسی طرح بحسب معنا **مترجم** کہتا ہی کہ سجدے کے وقت ہر دو ہات کشادہ رکھنے مین تواضع کی شباہت ہی اور پیشانی و بینی زمین پر مضبوط رکہہ سکتے ہین اسی واسطے مسلم مین حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا ثابت ہوی کہ حضرت منع کرتے تھے ہاتون کو سجدے کے وقت بچھانے سے جیسا کہ بچھا رکہتا ہی درندہ ظاہر ان حدیثون کا یہہ ہی کہ کہنیان زمین پر نرکہنا واجب ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابوداؤد مین ابوہریرہ کی حدیث آئی ہی کہ بعض صحابہ نے ظاہر کیا کہ وقت سجدہ ہاتون کو تان کر رکہنے سے ہمین تکلیف ہوتی ہی حضرت نے فرمایا کہ مدد لو زانو سے یعنے کہنیونکو زانو پر رکہو ترک کشادگی کے لئے ابوداؤد نے رخصت دی ہی یہہ بات وقت عذر ہی یعنے تکلیف و مشقت کے وقت **بَابٌ** یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِاَطْرَافِ رِجْلَیْهِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی توجہ لاوے طرف قبلہ کے اپنے ہر دو پیر کے اطراف سے یعنے انگلیونکو بیٹھنے مین طرف قبلہ کے کرے قَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کہا ہی ابوحمید نے اسکو پیغمبر خدا سے **بَابٌ** اِذَا لَمْ یُتِمَّ السُّجُوْدَ باب جسوقت کہ تمام نکرے مصلی سجدے کو **حَدَّثَنَا** الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ رَاٰی رَجُلًا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ مَا صَلَّیْتَ حذیفہ سے مروی ہی کہ دیکہا ایک مرد کو کہ تمام نہین کرتا ہی رکوع کو اور نہ سجود کو پس جسوقت کہ تمام کیا نماز کو حذیفہ نے اسکو کہا کہ تونے نماز نہ پڑہی قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابووایل نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ حذیفہ نے اسکو کہا اگر تو مریگا تو مرا غیر طریقہ محمدی پر **بَابٌ** السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ یہہ باب بیان مین سات اعضا پر سجدہ کرنیکے ہی **حَدَّثَنَا** قَبِیْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ ابن عباس نے کہا کہ امر کئے گئے پیغمبر خدا کہ سجدہ کرین سات اعضا پر وَلَا یَکُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا اور باز رکہے بالون کو اور جمع نکرین انکو اور نہ کپڑون کو یہہ زمین پر پڑے اَلْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ یہہ بیان سات اعضا کا ہی کہ وہ پیشانی ہی اور ہر دو ہاتھ اور ہر دو زانو اور ہر دو پیر یعنے پاؤن کی انگلیان اگر ایک عضو بھی خالی ہو جاوے تو نماز باطل ہوگی ترجمہ مین سات استخوان مذکور ہین حالانکہ حدیث مین سات اعضا واقع ہین اور ہر عضو کئے استخوان رکہتا ہی **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا نَکُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا اسکا ترجمہ گذرا۔ اور اس حدیث مین سات عضا کی جاے پر سات ہاڑ واقع ہین کہ جزو سے ارادہ کل کا کرتے ہین **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ النَّبِیِّ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰی یَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ براء بن عازب جو دروغ گو نہین کہتا ہی کہ تھے ہم نماز پڑہتے پیچھے حضرت کے۔ پس جسوقت کہ کہتے حضرت سمع اللہ لمن حمدہ خم نہین کرتا تھا ہمارے سے کوی شخص اپنی پیٹھ کو یہانتک کہ رکہتے حضرت اپنی پیشانی مبارک کو زمین پر۔ وجہ دلالت مین اس حدیث کے ترجمہ باب کے ساتھ لکہتے ہین کہ عادت یہہ ہی کہ سجدہ پیشانی پر نہین ہوتا مگر استعانت سے دوسرے چھے اعضا کے پس پیشانی کا ذکر سب اعضا کے ذکر کا مستلزم ہوگا۔ امام قسطلانی نے اس حدیث کی تطبیق ترجمہ کے ساتھ اس طرح پر کی ہی کہ پیشانی کا ذکر اسکے اہتمام شان کے لئے ہی۔ اسواسطے پیشانی پر سجدہ کرنیکے وجوب مین کسی نے بھی اختلاف نکیا بخلاف باقی اعضا کے۔ اور کہتا ہی کہ دوسری احادیث مین جو زیادتی ہی یہہ حدیث اسکی نفی پر دلالت نہین کرتی ہے

باب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ يہ باب ملتک بحد کرنیکے جواز میں ہی یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ ان ہر دو توجیہ تطبیق مین جو تکلف اور سستی ہی پوشیدہ نہین

حدثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ سجدہ کرون سات استخوان پر پیشانی پر اشارہ کیا اپنے مبارک ہاتھ سے اپنی بینی شریف پر۔ اور کہتے ہین کہ لفظ اشارہ متضمن ہے معنے امر کو بھی اسی جہت سے تعدیہ اسکا بکلمہ علی کیا اور جبہہ کی تعیین کیے تھے ہاتھ بینی پر گذرانا۔ اس جگہہ سجدہ کا اکتفا فقط بینی پر مفہوم نہین ہوتا ہی جیسا کہ مذہب امام اعظم علیہ الرحمہ کا ہی بیان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہہ تجویز اس جگہہ لازم آتی ہی کس لیے کہ سجدہ تمامی جبہہ پر واجب نہین ہی پس ناچار اسکے ایک جزو پر ہوگا جب بینی جبہہ کا ایک جزو ہی اکتفا اس جزو پر ہو سکتا ہی مترجم کہتا ہی کہ شافعیہ و مالکیہ وغیرہم کے پاس بعض جبہہ پر سجدہ بس کرتا ہی اور حنابلہ اور ابن حبیب کے پاس بینی اور پیشانی ہر دو پر سجدہ واجب

وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ اور ہر دو ہاتھ اور ہر دو زانو اور کنارے ہر قدم کے یعنے انگلیان پیر تک وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ اور جمع نکرین ہم کپڑون کو اور سر کے بال کو گرد آلودہ ہونے کے اندیشہ سے نکفت بفتح نون و سکون کاف و کسر فا و نصب تاء فوقانیہ کف کے معنے مین ہی

باب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ یہہ باب سجدہ کرنے مین ہی بینی پر کیچڑ مین

حدثنا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ابی سلمہ نے کہا کہ مین ابو سعید خدری کے طرف گیا اور کہا آیا نہین چلتے ہو ہمارے ساتھ نخل کے طرف کہ مدینہ منورہ کے سرحد سے ایک جگہہ کا نام ہی پس وہ نکلے ابو سلمہ کہتا ہی کہ مین نے اسکو کہا کہو مجھ سے جو کہ تم نے حضرت سے سنا ہو شب قدر کے باب مین قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ الْأُوَلِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت معتکف ہوے پہلے دہے مین ماہ رمضان کے سو ہم بھی حضرت کے ساتھ معتکف ہوے پس جبرئیل آئے فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ اور کہا مقرر تم جس چیز کو طلب کرتے ہو وہ آگے ہی فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ پھر حضرت اعتکاف بیٹھے عشرۂ اوسط مین اور ہم بھی معتکف ہو ساتھ آپ کے۔ پس حضرت کے پاس جبرئیل آئے اور کہا جو چیز کہ آپ طلب کرتے ہو آگے ہی فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ پس حضرت کھڑے رہے جس حال مین کہ خطبہ پڑہتے تھے صبح کو بیسوین رمضان کے فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي أُنْسِيتُهَا اور فرمایا کہ جسنے اعتکاف کیا تھا ساتھ رسول کے سو پھر اعتکاف سے پس تحقیق مین بتلایا گیا شب قدر کو اور مقرر مین فراموش کروایا گیا اسکو یعنے مین جانا اور حق سبحانہ و تعالی جو حکمت بالغہ رکھتا ہی میرے سے فراموش کروایا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ اور وہ شب قدر عشرۂ اخیر کے طاق راتون مین ہی جو اکیسوین تیئسوین پچیسوین ستائیسوین انتیسوین ہی۔ اور باینہمہ اعتکاف باز رکھنے کی وجہ ظاہر نہین ہوتی ہی اور ہو سکے کہ فلیرجع کے معنے یرجع الی الاعتکاف ہو یعنے اعتکاف کے طرف رجوع کرے واللہ اعلم وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ اور تحقیق مین نے دیکھا کہ گویا مین سجدہ کرتا ہون کیچڑ اور پانی مین اور اسوقت سقف مسجد نبوی کا خرمے کے شاخون سے تھا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا اور ہم نہین دیکھتے تھے آسمان پر ابر کچھ فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس آیا ایک ٹکڑا ابر کا اور بارش دیئے گئے ہم پس نماز پڑہے حضرت ہمارے ساتھ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ یہان تک کہ دیکھا ہم نے اثر کیچڑ اور پانی کا آپ کی پیشانی مبارک پر اور طرف بینی مبارک کے اور تمامیہ اثر کیچڑ اور پانی کا آپکا خواب مبارک سچ کرنیکے لئے

تم جزو الثالث

تم جزو الثالث بتوفیقہ۔ تمام ہوا تیسرا جزو توفیق ایزدی جل شانہ سے بیست و پنجم جمادی الاولی ۱۲۹۵ھ مین۔ یہہ سن تاریخ تیسیر القاری کی ہی۔ اور اسکا ترجمہ
بحولہ و قوتہ غرہ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ ہجری مین یہانتک پہنچا الحمد للہ علی ذلک قادر توانا جلد تمام کروا دے آمین

باب عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ یہہ باب گرہ دینے مین کپڑون کی ہی اور باندہنے مین انکے ہی۔ اور حکم مین اس شخص کے جو پیوستہ کرے اپنے کپڑے کو اپنے ساتھہ جسوقت کہ خوف ہووے اسکا کہ ستر عورت اسکی ظاہر ہو جاوے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ سہل بن سعد نے کہا کہ تھے لوگ نماز پڑہتے ساتھہ پیغمبر خدا کے۔ اور حالانکہ وے باندہتے تھے اپنے ازارین بسبب کوتاہی کے گردنون پر اپنے۔ ازرہم ہمزہ اور زا اور آخر مین را ہی یہہ ازار کا جمع ہی اور کہتے ہین کہ من الصغر علت باندہنے کی نہین بلکہ بیان واقع ہی فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا پس عورتون کو کہا گیا کہ تم اپنے سر نہ اٹھاؤ یہانتک کہ برابر ہون مردان جس حال مین کہ بیٹھے ہین **باب** لَا يَكُفُّ شَعَرًا یہہ باب بیان مین ہی کہ مصلی اپنے بالون کو جمع نکرے **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعَرَهُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت حکم کیے گئے کہ سجدہ کرین سات استخوان پر بدن کے اور فراہم نکرین اپنے کپڑون کو نہ موے شریف کو قسطلانی نے کہا کہ ابو داؤد مین بال فراہم نکرنے کی وجہ یہہ لکھی ہے کہ حالت نماز مین بال فراہم کرین تو شیطان اسپر بیٹھتا ہے **باب** لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ فراہم نکرے مصلی اپنے کپڑے کو نماز مین **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا اگلی حدیثون مین یہہ مطلب بطور ضمن آیا ہی اور ان ہر دو باب مین اصالۃ لایا جیسا کہ عادت ہی امام بخاری علیہ الرحمہ کی **باب** التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ باب بیان مین تسبیح اور دعا کے ہی جو سجدہ مین ماثور ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا کہ بہت پڑہا کرتے یہہ تسبیح اپنے رکوع و سجود مین سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ اسکے معنے یہ ہین تنزیہ کرتا ہون مین تنزیہ کرنی ای خدای پروردگار ہمارے جس حال مین ملبس کرتا ہون مین تیرے حمد کے ساتھہ خداوندا بخش دے ہمکو یہہ عمل بموجب حکم قرآن کے ہی جو فرمایا ہی فسبح بحمد ربک واستغفرہ۔ یہہ حدیث اس بات پر دلیل ہی کہ دعا رکوع مین اور تسبیح سجود مین جایز ہی **باب** الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ باب دیر کرنے مین درمیان دو سجدون کے **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلَاةٍ مالک بن الحویرث نے اپنے یارونکو کہا آیا آگاہ نکرو مین تمکو حضرت کی نماز سے ابو قلابہ نے کہا کہ یہہ خبر دینی غیر وقت مین نماز کے تھی فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَصَلَّى صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هَذَا پس نماز پڑہی مانند نماز عمرو بن سلمہ کے جو شیخ اور امام ہمارا ہی قَالَ أَيُّوبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ کہا ایوب نے جو راوی ہی ابو قلابہ سے کہ ایک چیز جو یہہ شیخ کرتا تھا مین انکو وہ کرتے ہوئے دیکہا وہ یہہ ہی كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ کہ تہا یہہ شیخ کہ بیٹھتا تیسری رکعت مین یا چوتھی مین یہہ اشارہ جلسہ استراحت کا ہی۔ اگر تو کہیگا کہ جلسہ استراحت چوتھی رکعت مین نہین ہی کیونکہ اسکے بعد جلسہ تشہد ہی تو ہم کہتے ہین کہ مراد ان دو شق سے ایک ہی جس تقدیر پر کہ تیسری رکعت ہو وہ جلسہ بعد رکعت کے ہوگا۔ اور اگر

چوتھی رکعت ہو اسکے ابتدا میں ہوگا - بہر تقدیر جلسہ پہلی رکعت کے بعد مذکور نہیں امام شافعی جو بیہودہ جلسہ کے استحباب کے قایل ہیں اپنی مستند دوسری حدیث رکھتے ہیں جیسا کہ معلوم ہوگا
اور اس حدیث سے اس عمل کی نسبت اسی شیخ کے طرف کی ہی اور اسکو رفع نہ کیا - ہوسکے کہ وہ شیخ بسبب ضعف پیری کے کرتا تھا - اسکا مجرد عمل حجت نہوگا - اور اسکا قول وہ جو آیا ہی کہ میں نے
صحابہ کو کرتے ہوے نہ دیکھا - اس سے سمجھا کہ وہ فعل حضرت کا نہیں تھا - اگر کبھی واقع ہو بطور عبادت کے نہیں تھا قَالَ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ
فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى اَهَالِيكُمْ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا مالک بن الحویرث کہا کہ ہم اسلام لاے اور حضرت کے پاس آئے اور آپ کی خدمت میں اقامت کی
سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے لوگ کے طرف پھر و گے تو نماز پڑھو ایسی ایسی وقتوں میں یہہ اشارہ نماز کے تعین اوقات کے طرف ہی فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ
وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ یعنی جبکہ نماز کا وقت آپہنچے تو چاہیکہ تمہارے سے کوی اذان کہے - اور عمر میں جو تمہارے سے بڑا ہو امامت کرے اس حدیث کے معنے سابق میں بیان ہو چکے ہیں
کہ اس جماعت نے حضرت سے اخذ علم کیا سب کے سب علم میں برابر ہوے - پس حق امامت اسکا ٹھہرا جو عمر میں بڑا ہو **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ براء نے کہا کہ تھا مقدار حضرت کے سجدے کا اور رکوع کا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا - نزدیک برابری
کے یعنے تفاوت بحسب زمان کمتر تھا ان افعال میں **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّي لَا اٰلُو اَنْ
اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ يُصَلِّي بِنَا انس کہتے ہیں کہ مقرر میں تقصیر نہیں کرتا ہوں اسبات میں کہ تمہارے ساتھ نماز پڑھوں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ہوں
جو ہمارے ساتھ نماز پڑہتے تھے - قَالَ ثَابِتٌ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ اَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى يَقُولَ
الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ ثابت نے کہا کہ انس ایک چیز کرتے تھے میں تم کو وہ چیز کرتے ہوے نہ دیکھتا ہوں کہ تھے انس جس وقت
رکوع سے سر اٹھاتے کھڑے رہتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ انہوں نے نماز کو فراموش کیا اور درمیان دو سجدے کے بیٹھتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا دوسرے سجدے کو بھول گیا **باب**
لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ نہ بچھاوے اپنے ہر دو بازو سجدے میں وَقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ
يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا اور ابو حمید نے کہا کہ حضرت نے سجدہ کیا رکھے اپنے ہر دو ہات جس حال میں کہ نہ بچھانے اور نہ قبض کیے جس طور پر کہ جدا کرے پہلو سے
خطابی نے کہا مراد قبض سے ضم کرنا ہاتھ کے انگلیوں کا ہی قال **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ
قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ انس سے
مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اعتدال کرو تم سجدے میں یعنے نہ بچھاؤ اور نہ قبض کرو اور فراخ نکرے کوی تمہارے سے اپنے ہر دو بازو کو مانند بچھانے کتے کے حکمت اس صورت
میں یہہ ہی کہ تواضع کے ساتھ بہت مشابہ اور کاہلوں کی ہیئت سے بہت دور اور پیشانی زمین پر رکھنے میں ابلغ ہی **باب** مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ
مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ نَهَضَ یہہ باب حکم میں اس شخص کے ہی جو درست اور متمکن ہو جس حال میں کہ بیٹھا ہی طاق رکعتوں سے نماز کے یعنے پہلی اور تیسری میں پھر اٹھے
دوسری رکعت کے لئے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ
اللَّيْثِيُّ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَاِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا مقرر مالک نے حضرت
کو دیکھا جس حال میں کہ نماز پڑھتے ہیں جس وقت کہ رہتے طاق رکعتوں میں اپنی نماز سے نہیں اٹھتے تھے یہاں تک کہ تمکن کرتے تھے جس حال میں بیٹھے ہیں یہہ حدیث متمسک شافعیہ
کی ہی جلسہ استراحت میں حنفیہ کہتے ہیں کہ یہہ جلسہ اخیر عمر شریف میں تھا کہ حضرت کے تن مبارک میں ایک ضعف آیا تھا اسلئے وہ جلسہ کبھی کبھی بسبب سستی کے واقع ہوا ہی نہ عبادت

کی رو سے

کی روت - اسی لئے اتنے صحابہ جو صحبت دائمی رکھتے تھے اور حضرت کی نماز کو نقل کیا ہی انسے کوی صحابی بجز مالک بن الحویرث کے سواے جو چند روز کی صحبت پائی ہی اس جلسہ کی نقل کی ہی

باب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کسطرح تکیہ کرے زمین پر جسوقت کہ کھڑا رہے رکعت سے جو رکعت کہ ہووے بعضے روایات مین من الرکعتین آیا ہی اس سے مراد پہلی اور تیسری رکعت ہوگی اور فحواے حدیث مذکور سے مطلق معلوم ہوتا ہی **حدثنا** معلى بن اسد قال حدثنا وهيب عن ايوب عن ابي قلابة قال جاءنا مالك بن الحويرث فصلى بنا في مسجدنا هذا فقال اني لاصلي بكم وما اريد الصلوة ولكني اريد ان اريكم كيف رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي ابو قلابہ نے کہا کہ مالک بن الحویرث نے ہمارے پاس آیا اور نماز پڑہی ہمارے ساتھہ ہمارے مسجد مین جو یہہ ہی - اور کہا مقرر مین تمہارے نماز پڑہتا ہون اور نماز وقتی نہین پڑہتا ہون لاکن مین چاہتا ہون کہ تم کو تبلاؤن کہ حضرت کو کسطرح پر نماز پڑہتے ہوئے دیکھا ہون قال ايوب فقلت لابي قلابة وكيف كانت صلوته قال مثل صلوة شيخنا هذا يعني عمرو بن سلمة ایوب جو ابو قلابہ سے راوی ہی ابو قلابہ سے پوچھا کہ کیسی تہی نماز حضرت کی یا مالک بن الحویرث کی کہا مانند نماز ہمارے اس شیخ کے یعنی عمرو بن سلمہ کے قال ايوب وكان ذلك الشيخ يتم التكبير ایوب نے کہا کہ تھا یہ شیخ تمام کرتا تکبیر کو - یعنے تمام تکبیرات انتقالات کے بجا لاتا انسے کم نہین کرتا تھا یا انکو اول انتقال سے آخر تک تکبیر کو تمام کرتا تھا واذا رفع رأسه عن السجدة الثانية جلس واعتمد على الارض ثم قام اور جسوقت کہ دوسرے سجدے سے سر اٹھاتا بیٹھتا اور زمین پر تکیہ کرتا پھر کھڑا رہتا

باب يكبر وهو ينهض من السجدتين یہہ باب اس بیان مین ہی کہ تکبیر کہے مصلی جس حال مین کہ دونون سجدون سے اٹھے وكان ابن الزبير يكبر في نهضته اور تھے ابن زبیر کہ تکبیر کہتے اٹھنے کیوقت **حدثنا** يحيى بن صالح قال حدثنا فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث قال صلى لنا ابو سعيد فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين سجد وحين رفع وحين قام من الركعتين سعید بن حارث نے کہا کہ ابو سعید خدری نے ہمارے لئے نماز پڑہی سو جہر کیا تکبیر جسوقت کہ سجدے سے سر اٹھایا اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور جسوقت کہ سر اٹھایا اور جسوقت کہ دو رکعت سے کھڑا رہا وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم کہا اسیطرح مین نے پیغمبر خدا کو دیکھا **حدثنا** سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد قال حدثنا غيلان بن جرير عن مطرف قال صليت انا وعمران صلوة خلف علي بن ابي طالب فكان اذا سجد كبر واذا رفع كبر واذا نهض من الركعتين كبر مطرف نے کہا کہ مین اور عمران بن حصین حضرت علی کے پیچھے نماز پڑہے سو تھے علی رضی اللہ عنہ جسوقت کہ سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جسوقت کہ سر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جسوقت کہ دو رکعت سے کھڑا ہے تکبیر کہتے فلما سلم اخذ عمران بيدي وقال صلى بنا هذا صلوة محمد صلى الله عليه وسلم پس جب انہون نے نماز سے سلام دیا عمران نے میرا ہاتھہ پکڑا - اور کہا تحقیق نماز پڑہی ہمارے ساتھہ اس مرد نے یعنے علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پیغمبر خدا کی او قال لقد ذكرني هذا صلوة محمد صلى الله عليه وسلم یا کہا یاد دلایا ہم کو یہہ مرد نماز حضرت کی

باب سنة الجلوس في التشهد یہہ باب بیان مین طریق بیٹھنے تشہد کے ہی - تشہد بر وزن تفعل ہی - التحیات کو تشہد کہتے ہین - اسلئے کہ وہ مشتمل ہی شہادتین پر تسمیہ کل کا اسم سے اشرف اجزا کے ہی - یعنے شہادتین اشرف کلمات ہی اسلئے التحیات کے سب کلمات کو تشہد نام رکھتے ہین وكانت ام الدرداء تجلس في صلوتها جلسة الرجل وكانت فقيهة اور تھی بی بی ام درداکہ بیٹھتی اپنی نماز مین بیٹھنا مرد کا اور تھی وہ بی بی فقیہہ یعنے احکام دین کے جاننے والی **حدثنا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن عبد الله ابن عبد الله انه اخبره انه كان يرى عبد الله بن عمر يتربع في الصلوة اذا جلس مقرر عبد اللہ ابن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد الرحمن کو جو وہ دیکھتا تھا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر کو کہ چار زانو بیٹھتا نماز مین جسوقت کہ بیٹھتا ففعلته وانا يومئذ حديث السن پس مین نے کیا اس چار زانو بیٹھنے کو اور مین اسوقت کم عمر تھا فنهاني عبد الله بن عمر فقال انما

سُنَّۃُ الصَّلوٰۃِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَتَثْنِیَ الْیُسْرٰی پس مجھ کو ابن عمر نے منع کیا اور کہا نہین سنت نماز مگر یہہ کہ تو کھڑا کرے سیدھے پاؤن کو اور بچھا دے بائین پاؤن کو فَقُلْتُ اِنَّکَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ پس مین نے کہا مقرر تو اسکو کرتا ہی فَقَالَ اِنَّ رِجْلَیَّ لَا تَحْمِلَانِیْ پس ابن عمر نے کہا میرے پیر نہین اٹھاتے کثرت جسامت اور فربہی سے یا عارضہ سے پاؤن کے درد سے واللہ اعلم

حدثنا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَیَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اسناد مین اس حدیث کے تحویل حاصل ہی کہ یحیی بن بکیر جو شیخ امام بخاری کا ہی کہا حدیث کی مجھ سے لیث نے خالد سے اور اسنے سعید سے اور اسنے محمد سے۔ اور ایسی طرح حدیث کی مجھ سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید بن محمد سے۔ اور یہہ ہر دو محمد بن عمر مذکور سے اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَا صَلوٰۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مقرر محمد بن عطا حضرت کے صحابہ کی ایک جماعت مین بیٹھا تھا پس ہمنے حضرت کی نماز کا ذکر کیا فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظَکُمْ بِصَلوٰۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس ابو حمید ساعدی نے کہا مین تمہارے سے بہت یاد رکھنے والا ہون نماز پیغمبر کی رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ مین نے حضرت کو دیکھا ہی جب تکبیر تحریمہ کہتے اپنے ہر دو مبارک ہاتھ کو کندھون تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے متمکن کرتے اپنے ہر دو ہاتھ کو زانو مبارک سے ثُمَّ ھَصَرَ ظَہْرَہٗ پھر خم کرتے اور توڑتے اپنی مبارک پیٹھ کو ہصر بفتح و سکون ہملہ و راء معنے مین مالہ اور توڑنے کے ہی فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہُ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَہٗ اور جسوقت کہ اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے برابر کھڑا رہتے یہانتک کہ پیٹھ کے استخوان مبارک اپنی جگہہ پاتے فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِہِمَا اور جسوقت کہ سجدہ کرتے اپنے ہر دو مبارک ہاتھ زمین پر رکھتے جس حال مین کہ نہ بچھاتے اور کھینچتے ہاتون کو پہلو سے وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ اور متوجہ کرتے ہر دو پاؤن کے انگلیون کے اطراف کو قبلہ کیطرف فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی اور جب دو رکعت مین تشہد کے لئے بیٹھتے تو بائین پاؤن پر بیٹھتے اور داہنا پاؤن کھڑا کرتے فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ پس جب رکعت اخیر مین تشہد ثانی کے لئے بیٹھتے اپنے بائین پیر کو پیش کرتے دوسرے پیر کو کھڑا کرتے اور اپنی جاے پر زمین پر بیٹھتے۔ تورک جو قعدۂ اخیر مین شافعیہ کے پاس سنت ہی یہی ہی وے اسی حدیث کو اپنی متمسک کرتے ہین۔ اور حنفیہ کے پاس تشہد ثانی مین بھی وہی طور ہی جو تشہد اولی مین مذکور ہوا اختلاف دونو قعدون مین نہین ہی جیسا کہ ابن عمر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر دو قعدون کا ایک ہی طور تھا۔ اور مالکیہ کے پاس ہر دو قعدون مین تورک ہی اور امام احمد کے پاس تورک اس نماز مین مخصوص ہی کہ جسمین دو تشہد ہون وَسَمِعَ اللَّیْثُ یَزِیْدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَیَزِیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ وَابْنُ حَلْحَلَۃَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ اور سنا ہی لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید بن محمد سے اور وہ محمد بن حلحلہ سے۔ اور سنا ہی ابن حلحلہ ابن عطا سے وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّیْثِ کُلُّ فَقَارٍ اور ابو صالح نے لیث سے کل فقار نقل کیا ہی بغیر ضمیر کے قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ حَدَّثَہٗ کُلُّ فَقَارِہٖ یعنے ابن مبارک نے انہین اسناد سے کل فقار مکانہ کی جگہہ پر لفظ کل فقارہ نقل کیا ہی

باب مَنْ لَّمْ یَرَ التَّشَہُّدَ الْاَوَّلَ وَاجِبًا یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی جو پہلے تشہد کو واجب نہ سمجھا لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ وَلَمْ یَرْجِعْ اسلئے کہ حضرت دو رکعت کے بعد کھڑے رہے اور تشہد کے واسطے نہین بیٹھے۔ اور قیام کے بعد عود نہ فرمایا اگر واجب ہوتا بعد جاننے کے اسکا تدارک کئے ہوتے اور سجدہ سہو کرتے مقتضا دلیل کا یہہ ہی کہ مراد واجب سے فرض ہو۔ وگرنہ تدارک واجب کا جو فرض کا عدیل ہی یہی ہی کہ اگر بلا عمد ترک ہو سجدۂ سہو کرے

حدثنا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ہُرْمُزَ مَوْلٰی

بنی عبد المطلب وقال مرۃ مولی ربیعۃ بن الحارث حدیث کی ہرمز نے جو مولی بنی عبد المطلب کا ہی اور مرہ نے کہا کہ مولی بنی ربیعہ بن حارث کا ہی ان
عبد اللہ بن بحینۃ وھو من ازد شنوءۃ وھو حلیف لبنی عبد مناف وکان من اصحاب النبی اور وہ عبد اللہ قبیلہ ازد سے تہا ہی
اور وہ ہم عہد بنی عبد مناف کا ہی عبد المطلب بن عبد مناف سے عہد کیا تہا - اور حضرت کے صحابہ سے تہا اس سے تہا ہی ازد دو کلمہ سے مرکب ہی اول بفتح ہمزہ اور سکون
اور آخر مین دال ہی دوسرا بفتح معجمہ وضم نون وفتح ہمزہ بروزن فعولہ یہہ سب مقولہ تابعی راوی کا ہی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم الظہر فقام فی
الرکعتین الاولیین لم یجلس یہہ مقولہ عبد اللہ بن بحینہ کا ہی کہتا ہی مقرر حضرت نماز پڑہے اپنے یارون کے ساتھ نماز ظہر کی - پہر کہڑے رہے پہلی دو رکعت مین
تیسری رکعت کے لئے اور نہ بیٹھے تشہد کے لئے فقام الناس معہ پس کہڑے رہے لوگ بہی ساتھ آپکے حتی اذا قضی الصلوۃ وانتظر الناس تسلیمہ
کبر وھو جالس فسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم سلم یہان تک کہ جبوقت نماز کو تمام کیا اور لوگ منتظر سلام کے ہوے تکبیر کہی جس حال مین کہ آپ بیٹھے تہے پہر دو
سجدے کئے سلام سے آگے پہر سلام دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو سجدۂ سہو کے بعد دوسرا تشہد پڑہ کے سلام کیا فتدبر

باب التشہد فی الاولی

یہہ باب حکم تشہد مین ہی پہلے جلسہ مین **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا بکر بن جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج عن عبد اللہ بن
مالک ابن بحینۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فقام وعلیہ جلوس مالک نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑہی ہمارے ساتھ
نماز ظہر کی - پس کہڑا رہے بعد دو رکعت کے درحالیکہ آپ پر جلوس تہا یعنے قعدہ اول مین بیٹھنا ضرور تہا فلما کان فی آخر صلوتہ سجد سجدتین وھو
جالس پس جب گذرے آخر نماز مین دو سجدے کئے جس حال مین کہ بیٹھے تہے - ظاہر حدیث یہہ ہی کہ یہہ سجدے بسبب فوت ہونے پہلے جلسہ کے تہے - جو واجب ہی جیسا کہ لفظ
علیہ جلوس اسپر دلالت کرتا ہی - علماء حنفیہ بہی اسی پر گئے ہین - اور ترجمہ باب مین حکم تشہد جلسۂ اول کا اخذ کیا - اور مطابقت مین حدیث کے ترجمہ باب کے ساتھ شارحون
سے کوی وجہ معلوم نہوی - اور بتکلف کہہ سکتے ہین کہ میں امام بخاری کا وہ ہی کہ تشہد بہی واجب ہی اس جلسہ مین سو ترک ہوا تشہد بہی فوت ہوا - اور یہہ سجدۂ سہو
بسبب فوت ہونے تشہد کے ہی

باب التشہد فی الآخرۃ

یہہ باب حکم مین تشہد کے ہی جلسۂ آخر مین **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا الاعمش
عن شقیق بن سلمۃ قال قال عبد اللہ کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی جبریل ومیکائیل السلام
شقیق
علی فلان شقیق نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تہے ہم جبوقت کہ نماز پڑہتے پیچہے حضرت کے تو ہم کہتے سلام جبریل پر اور سلام میکائیل پر اور سلام فلان فلان پر
یہہ کنایہ ہی ملائکہ سے فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو السلام پس حضرت ملتفت ہوے ہمارے طرف بعد نماز کے
اور فرمایا کہ خدا ہی سلام ہی یعنے سالم ہی تمام مکارہ اور نقایص سے یعنے نالایق اور نقصان کے اوصاف سے وہی پاک ہی اور وہی ہی مالک اور بخشنے والا سلامتی کا بندگون
کو پس بندگان حقتعالی کی سلامتی چاہنی بے معنا ہی - پوشیدہ نرہے کہ امام بخاری اس روایت مین ذکر نہین کیا ہی السلام علی اللہ پس حضرت کا انپر انکار و اعتراض دخل نہین
رکہتا ہی ہان دوسری روایت مین جیسا کہ آگے آتی ہی - اور ابو داؤد سے مروی ہی کہ وے لوگ حضرت کے پیچہے کہا کرتے تہے السلام علی اللہ من عبادہ جیسا کہ قسطلانی نے
نقل کی اور اس اعتراض مین حضرت نے سلامتی ملائکہ پر باطل اور لاطایل نفرمایا - بلکہ تلقین فرمائی اور ہدایت کی دوسری عبارت سے جو بہتر اور جامع تر جو عباد اللہ الصالحین ہے -
مترجم کہتا ہی حاصل یہہ کہ لوگ حضرت کے پیچہے یون کہا کرتے تہے کہ السلام علی اللہ من عبادہ یعنے سلام ہووے اللہ پر بندون کے طرف سے پس اسکے معنے یہ ہوے کہ اللہ
کی سلامتی بندگان چاہتے ہین حالانکہ سلامتی بندون کی اللہ سے چاہنا ضرور ہی کیونکہ سلامتی رکہنے والا اور دینے والا وہی ہی اسلئے حضرت نے ان پر انکار فرمایا
کہ السلام علی اللہ مت کہا کرو کیونکہ سلام وہی پروردگار ہی جب امام بخاری نے اس روایت مین لوگ کا السلام علی اللہ کہنا کرنا ذکر نکیا پس شارح توضیح مطلب کیا کہ اس

روایت مین حضرت کا انکار ان لوگ پر عاید نہین ہوتا ہی مگر دوسری روایت سے فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ پہر حضرت نے طریقہ تشہد کا بتلایا کہ جب کوئی تم سے نماز پڑہے تو یون کہا کرے کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ بعضون نے کہا ہی کہ مراد التحیات سے عبادات قولی ہین اور صلوٰت سے عبادات فعلی اور طیبات سے عبادات مالی - اور بعضون نے کہا تحیت بمعنی دعا ہی - اور بہی معنے مین ملک و بقا اور عظمت و حیوۃ کے ہی - اور عادت بادشاہون کی یہہ تہی کہ انکے غلام و ملازمین ملازمت کے وقت دعا کرتے تھے جو متضمن اونکی تعظیم کے ہو - اور وہ بحسب اوقات و عادات مختلف آئی ہی - اور لفظ التحیات مین اشارہ ہی اسبات کا کہ تعظیم کے جمیع کلمات خدا ہی کو سزاوار ہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلامتی ہو تجہ پر ای پیغمبر ہر مکروہات سے اور رحمت اور برکتین خدا یتعالی کے - یا وہ سلام جو لایق انبیا کے ہو یا وہ سلام جو شب معراج حقتعالی نے حضرت پر بہیجا - اور بعض روایات مین آیا ہی کہ یہہ کلمہ حضرت کے عین حیات بطور خطاب کے کہتے تہے - اور آپ کے بعد وفات علی النبی کہنے لگے - حافظ ابن حجر کہتا ہی کہ اس روایت کو قوی شواہد مین جو ابو عوانہ اور ابو نعیم اور بیہقی وغیرہم لائے ہین اور شیخنا و امامنا شیخ عبد الحق نے فرمایا کہ اس وقت مین یہہ خطاب عارفان حقیقت شناس کے پاس حقیقت محمدیہ کے طرف ہی جو ساری ہی جمیع موجودات موجودہ مین خصوصًا حقیقت مین اس دعا کرنیوالے کے ہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اور سلامتی ہم پر جو حاضران نماز ہین اور سب نیک بندون پر جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے پر قایم ہین فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ کُلَّ عَبْدٍ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ پس مقرر جسوقت کہ تم یہہ کلمہ جامعہ کہو گے پہنچیگا وہ خدا یتعالی کے ہر نیک بندے کو جو آسمان و زمین مین ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بندے اوسکے اور رسول اسکے ہین طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام کے مترجم کہتا ہی کہ بعض روایات مین الا اللہ کے بعد لا شریک لہ - اور عبدہ و رسولہ کے جگہ محمد رسول اللہ آیا ہی - اور قسطلانی کہا کہ امام شافعی کے پاس پہلا تشہد سنت ہی اور دوسرا واجب اور امام اعظم و امام مالک کے پاس ہر دو سنت ہین اور امام احمد کے پاس پہلا واجب جسکے ترک سے سجدہ آوے اور دوسرا تشہد رکن ہی جسکے ترک سے نماز باطل ہوگی

باب الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ یہہ باب بیان مین اس دعا کے ہی جو بعد تشہد کے اور آگے سلام کے ماثور ہی **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ فِی الصَّلٰوةِ بی بی عایشہ نے عروہ کو خبر دی کہ مقرر پیغمبر خدا یہہ دعا کرتے تھے نماز مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یا اللہ مین تیری پناہ چہتا ہون عذاب قبر سے اور تیری پناہ چہتا ہون فتنہ سے مسیح دجال کے مسیح بفتح میم و سکون ہملہ اور اسکے آخر حاے ہملہ بروزن فعیل ہی جیسا کہ عیسی علیہ السلام پر اطلاق مسیح کا آیا دجال پر بہی آیا ہی - اور بعضون نے کہا کہ اطلاق اسکا بتخفیف سین عیسی علیہ السلام پر ہی اور بتشدید دجال لعین پر وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اور تیری پناہ مانگتا ہون فتنے یعنے ابتلا سے جینے اور مرنیکے - ابتلا جینے کا ترک طریقہ اہل سنت کا ہی - اور ابتلا مرنیکا حیرت اور وحشت اور جواب منکر و نکیر کا اور عذاب قبر کا ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہون سے اور بلاے قرض سے فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مَا اَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ پس کہنے والے نے آپ سے کہا کہ کیا زیادہ ہی آپکا پناہ مانگنا قرض سے یہہ کلام بی بی عایشہ کا ہی اور قایل بہی وہی ہین رضی اللہ عنہا فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ فرمایا کہ مقرر جب کوئی قرضدار ہوا بات کرتا ہی تو جہوٹہہ کہتا ہی اور وعدہ کرتا ہی تو اسکو وفا نہین کرتا ہی - اور یہہ دعائین محض تعلیم امت کے لئے ہی ورنہ آنحضرت تو معصوم و محفوظ ہین عذاب قبر اور فتنہ دجال اور اسکے سوا اور باتون سے - اور بعض کہتے ہین کہ اس قسم کی دعائین اس جناب سے بطریق تواضع و اظہار عبودیت کے اور خوف لا ابالی کا درگاہ

الٰہی کے ہی ۔ اور یہہ دعوات موجب رفع درجات اور کثرت حسنات آپکے ہین سَمِعْتُ خَلَفَ ابْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ فِي الْمَسِيْحِ وَالْمَسِّيْحِ مشدد امام بخاری کہتا ہی کہ مین نے
ابن عامر سے سنا کہ کہتا تھا مسیح کے باب مین جو بروزن فعیل ہی اور مسیح بکسر میم و سین مشدد ہی وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا فَرْقٌ وَهُمَا وَاحِدٌ اَحَدُهُمَا عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَالْاٰخَرُ الدَّجَّالُ نہین ہی فرق درمیان ان ہردو لفظ کے ہردو لفظ ایک ہی ہین ایک کا اطلاق عیسی علیہ السلام پر ہی دوسرا دجال بدانجام پر وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سے
قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ
زہری سے مروی ہی کہ خبر دی مجھ کو عروہ نے کہ بی بی عایشہ نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا ہی کہ اپنی نماز مین فتنۂ دجال سے استعاذہ کرتے تھے ۔ یہہ وہی پہلی حدیث ہی جو قصار کے
طور پر نقل کی گئی تا معلوم ہو کہ زہری بھی اس حدیث کی روایت کی ہی **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ
حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ
ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کہا کہ مجھ کو ایک دعا تعلیم کیجئے تا اس سے اپنی نماز مین دعا کیا کرون قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فرمایا کہ کہہ یا اللہ مین نے ظلم کیا اپنی جان پر ظلم کثیر اور نہین بخشیگا گناہونکو مگر تو فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ پس بخش مجھ کو بخشش سے اپنے کہ لایق تیرے کمال کے ہو یا محض تیرا فضل ہو بغیر اسکے کہ مین اسکا مستحق ہون **باب** مَا يُتَخَيَّرُ
مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ یہہ باب اس بیان مین ہی جو اختیار کی جاوے دعا بعد تشہد کے اور وہ واجب نہین ہی مطلقا **حدثنا**
مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عبد اللہ
بن مسعود نے کہا کہ تھے ہم جسوقت کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ نماز مین قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ
اَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ یہہ قول جو او بین السماء والارض ہی شک راوی کا ہی بعض کہتے ہین کہ تنویع کے واسطے ہی یا تفہیم کے واسطے تا انسان و جن اسمین آجاوین
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اسکی شرح عنقریب گذری ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ پھر مصلی ایک چیز دعا
سے اختیار کرے جو اسکو خوش آوے ۔ پس اس سے دعا کرے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ وہ جو فرمایا کہ جو دعا پسند آوے کرے سو یہہ قول شامل ہی دعای ماثور
و غیر ماثور ہردو کو جو متعلق ہو آخرت کے سات جیسے الٰہی داخل کر مجھے جنت مین یا دنیا کے کسی حاجت کی دعا ۔ اسی کو اختیار کیا ہی شافعیہ و مالکیہ نے اور کہا کہ دنیا کی حاجتوں کی
دعا سے گنہگار نہوگا ۔ انکی دلیل وہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا کہ اللہ سے مانگو سب تمہاری حاجتین یہان تک کہ نعلین کی دوال اور نمک اور حنفیہ نے کہا کہ ما یتخیر سے وہی
دعا مراد ہی جو ماثور ہی یا اسکی سی ہی فقط انکی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت نے فرمائی کہ نماز مین آدمیون کے کلام کے مانند کوئی کلام درست نہین اور بعض شافعیہ نے کہا کہ دنیا
کی حاجتون سے جو بد اور حرام ہو اسکے لئے دعا نکرے یا وہ دعا جسمین بے ادبی ہو جیسے خوبصورت اور درست اعضے والی عورت مانگنا ۔ اور ابن منیر نے کہا کہ امور دنیا کی دعا
نکیا چاہئے کہ خطرناک ہی نماز مین بات کرنے کی جاسے پر ہی نماز باطل ہونے کا اندیشہ ہی **باب** مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰى صَلّٰى یہہ باب
حکم مین اس شخص کے ہی کہ نہ لگا وے پیشانی اور بینی اپنی زمین سے یانی کو جبتک نماز مین ہو قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا
يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلٰوةِ امام بخاری نے کہا کہ مین نے حمیدی کو دیکھا کہ اس حدیث کی سند لاتا تھا کہ مصلی اپنی پیشانی کو نہ ملے اگر کوئی پاک چیز اسکو نماز مین پہنچی

حدثنا

حدثنا مسلم بن ابراهیم قال حدثنا هشام عن یحیی عن ابی سلمة قال سألت ابا سعید الخدری فقال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یسجد فی الماء والطین حتی رأیت اثر الطین فی جبهته ابو سلمہ نے کہا کہ مین نے ابو سعید خدری سے پوچھا یعنی کوچہونے کی بات پس کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ سجدہ کرتے تھے پانی اور کیچڑ مین یہان تک کہ مین نے دیکھا کہ مقرر اثر مٹی کا آپ کی پیشانی مبارک پر تھا

باب التسلیم باب بیان مین سلام دینے کے ہی نماز مین اور حکم مین اسکے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا ابراهیم بن سعد قال حدثنا الزهری عن هند بنت الحارث ان ام سلمة رض قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سلم قام النساء حین یقضی تسلیمه بی بی ام سلمہ سے مروی ہی کہ جسوقت حضرت سلام دیتے عورتین کھڑی رہتین تا کہ حضرت سلام کو تمام کرتے اور اس سے فارغ ہوتے جب عورات مامور تہین کہ جلد تر جاوین حضرت سلام دیتے ہی اٹھتے اور سلام تمام ہونے تک کھڑے رہتے ومکث یسیرا قبل ان یقوم اور تھوڑا وقت درنگ کرتے حضرت اٹھنے کے آگے قال ابن شهاب فاری والله اعلم ان مکثه لکی ینفذ النساء قبل ان یدرکهن من انصرف من القوم ابن شہاب نے کہا پس مین گمان کرتا ہون خدا دانا تر ہی کہ درنگ کرنا حضرت کا اسلئے تھا کہ عورتین گذر جاوین لگے اسکے تمام دوڑنے جو کوئی لوٹے انکو نہ پاوے۔ امام شافعی نے اس حدیث سے استدلال کی ہی۔ سلام کی فرضیت پر کیونکہ اسمین لفظ کان آیا ہی وہ مواظبت پر مشعر ہی قاله القسطلانی۔ یہان صاحب تیسیر القاری نے کہا کہ پوشیدہ نہ رہے کہ معنی مواظبت کے جو موجب فرضیت کے ہون تمام جگہہ پر استعمال کان رہت نہین آئے ہین یہان تک کہ بعضون نے کہا کہ اکثر جگہہ کان محض ربط کے لئے ہی۔ امام قسطلانی نے بھی جمعہ کے روز نماز فجر کی قرائت مین کہا ہی کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کان تقاضا مداومت کا نہین کرتا ہی۔ اور اس حدیث مین اگر جو معنے مواظبت پر گئے ہین وہ مواظبت عورتون کے قیام کی ہوگی حضرت کے سلام کے وقت۔ یا اگر خبر واحد سے فرضیت ثابت نہین ہوتی ہی۔ اور امام اعظم کے پاس لفظ سلام فرض نہین ہی۔ بلکہ فرض خروج مصلی کا ہی اپنے فعل سے دلیل اس بات پر یہہ ہی جو حضرت نے فرمایا اذا قعد الامام فی اخر صلوته ثم احدث قبل ان یسلم فقد تمت صلوته جسوقت کہ بیٹھا امام اپنی آخر نماز مین پھر اس سے حدث واقع ہوا سلام کے آگے تو مقرر نماز اسکی تمام ہوئی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین ایک ہی سلام کا ذکر ہی نہ دو سلام کا لیکن دو سلام کی روایت مسلم مین آئی ہی ابن مسعود و سعد بن وقاص سے بلکہ طحاوی تیرہ اصحابی سے ذکر کیا اسی کے قایل ہین تینو امام اور صاحبین لیکن امام مالک ایک سلام کے ہی قایل ہین انکی دلیل وہ حدیث عایشہ رض ہی جسمین ایک سلام کا ہی ذکر ہی اسکا جواب یون دیتے ہین کہ یہہ حدیث معلول ہی کہ وہ سلام ایک شب کی نماز مین ہی۔ دوسرے صحابہ فرض و نفل ہر دو مین حضرت کے دو سلام دیکھے ہین اور یہہ بھی کہتے ہین کہ بی بی نے ایک سلام کا ذکر کیا دوسرے سلام کے ذکر سے سکوت کیا

باب یسلم حین یسلم الامام یہہ باب اس بیان مین ہی کہ سلام کہے مقتدی جسوقت کہ سلام دیوے امام۔ یعنے لازم نہین کہ امام سلام دیوے بعد مقتدی سلام کہے بلکہ جایز ہی کہ امام کے ساتھ ہی سلام کہے۔ لاکن جب حقیقت مین رد سلام امام کا ہی تو اولی یہی ہی کہ سلام امام کے بعد سلام کہے وکان ابن عمر یستحب اذا سلم الامام ان یسلم من خلفه اور تھے ابن عمر کہ مستحب جانتے جسوقت کہ سلام دے امام تو سلام کہے جو اسکے پیچھے ہی یعنے ہر دو ایک وقت ہی کہین ۔۔

حدثنا حبان بن موسی قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا معمر عن الزهری عن محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک قال صلینا مع النبی صلی الله علیه وسلم فسلمنا حین سلم عتبان نے کہا کہ مین نے نماز پڑھی حضرت کے ساتھ پس سلام دیا ہم نے جب حضرت نے سلام دیا اور آپ نے اسپر انکار نفرمایا

باب من لم یرد السلام علی الامام واکتفی بتسلیم الصلوة یہہ باب حکم مین اس شخص کے ہی کہ جو کہ مقتدیون سے امام پر سلام نکرے اور بس کرے اس سلام پر جو نماز مین دیا ہی ظاہر اس سلام سے وہی کہ ایک سلام ہی جو بعد تشہد کے کرتا ہی یعنے جب امام مقتدیون پر سلام

کی نیت

کی نیت کرتا ہی تو انکو بھی چاہیئے کہ رد سلام کرے سو کہتا ہی کہ جو سلام کہ مقتدی کرتا ہی اسمین بھی نیت امام رد چاہیے اور یہی سلام کفایت کرتا ہی امام کے رد سلام مین دوسرے
سلام کی حاجت نہین ہی۔ اور وہ جو کہتے ہین کہ وہ سلام جو التحیات مین عموم عباد اللہ پر آیا ہی کافی ہی یہہ بات کچہ چیز نہین ہی۔ کرمانی نے شمنی سے نقل کی ہی کہ مہاجرین
اپنے مساجد مین تشہد کے بعد یہی ایک سلام کیا کرتے تھے۔ اور انصار اپنی مسجد مین دو سلام۔ اور ایک سلام سے امام کا رد سلام کرتے تھے۔ تحقیق حنفیہ کی یہہ ہی کہ اگر مقتدی
امام کے مقابل ہو ہر دو سلام مین بھی نیت امام کی کرے۔ اور اگر داہنے طرف ہو بائین طرف کے سلام مین اور اگر بائین جانب ہو داہنے جانب کے سلام مین نیت امام
کی کرے **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا معمر عن الزھری قال اخبرنی محمود بن الربیع وزعم انہ عقل رسو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعقل مجۃ مجہا من دلو کان فی دارھم زہری نے کہا کہ محمود بن ربیع نے مجہ کو خبر دی کہ اسنے حضرت کو سمجھا اور سمجھا آپ
پانی کو جو وہان مبارک مین لیکے اسکے منہہ پر ڈالے اس پانی سے جو اسکے گھر کے کوئین سے کھینچا ہوا ایک ڈول مین تھا مراد زہری کی یہہ ہی کہ محمود موافق ہی اور جو خبر کہ اسنے کہی
محقق ہی قال سمعت عتبان بن مالک الانصاری ثم احد بنی سالم محمود نے کہا کہ مین نے عتبان بن مالک سے سنا پھر ایک راوی سے بنی سالم کے پس
احد بنی معطوف ہی انصاری پر کرمانی کہتا ہی کہ معطوف ہی عتبان پر۔ اور اسکے معنے یہہ ہین کہ مین نے عتبان سے سنا اور اسکے بعد قبیلہ بنی سالم کے ایک شخص سے سنا
اور مراد اس سے حصین بن محمد الانصاری ہی۔ یعنے محمود ان ہر دو سے سنا ہی قال کنت اصلی لقومی بنی سالم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عتبان نے کہا کہ تھا مین نماز پڑہواتا اپنی قوم کو جو بنی سالم ہی۔ پس مین حضرت کے پاس آیا فقلت انی انکرت بصری وان السیل تحول بینی وبین
مسجد قومی فلوددت انک جئت فصلیت فی بیتی مکانا اتخذہ مسجدا پس مین نے حضرت سے کہا مقر مین نہین رکھتا ہون اپنی بینائی
اور سیل پانی کے حائل ہین میرا اور میری قوم کے مسجد کے درمیان پس دوست رکھتا ہون یہہ کہ آپ تشریف لاوین اور میرے مکان مین ایک جگہہ نماز پڑہین تا مین اس جگہہ کو
مسجد ٹھہراون فقال افعل ان شاء اللہ تعالی فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر معہ بعد ما اشتد النہار پس فرمایا کہ
مین یہہ کام کرونگا اگر خدا تعالی چاہے سو دوسرے روز حضرت نے مجہ پر نزول فرمایا اور ابو بکر صدیق بھی آپکے ساتھ تھے بعد بلند ہونے آفتاب کے فاستاذن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یجلس حتی قال این تحب ان اصلی من بیتک پھر اذن طلب فرمایا گھر مین تشریف لانیکے لئے۔ اور مین نے
اذن دیا پس نہین بیٹھے یہانتک کہ فرمایا کہ تو کہان دوست رکھتا ہی کہ تیرے مکان مین نماز پڑہون فاشار الیہ من المکان الذی احب ان یصلی فیہ
پس عتبان نے اشارہ کیا آپکے طرف اس جگہہ پر جو دوست رکھتا تھا کہ حضرت نماز پڑہین اسمین التفات ہی کہ بجاے اشرت کے جو ظاہر سیاق عبارت ہی اشار
لایا ہی۔ امام سیوطی کہتا ہی کہ یہہ تصرفات سے راوی کے ہی بعینہ عبارت عتبان کی نہ لایا۔ کرمانی کہتا ہی کہ ضمیر اشار کی حضرت کے طرف راجع ہی یعنے از روے کشف
اور نور باطن کے خود حضرت نے ہی اس جگہہ کیطرف اشارہ کیا جو مین دوست رکھتا تھا۔ یہہ آپکا معجزہ ہی۔ بہر تقدیر احب صیغہ متکلم مضارع کا ہوگا۔ اور اس قسم کے معانی
بہت مین جو کرمانی اپنی زور طبع سے کہتا ہی اور پر روایات کا نہین کہتا ہی۔ اور یہی حدیث آگے مذکور ہوی اسمین اشار کی جگہہ مین اشرت آیا ہی اور یہان
بھی ایک روایت مین امام بخاری کے بلفظ اشرت منقول ہی اور تطبیق مین ان ہر دو روایتون کے کہتا ہی کہ ہر دو کچہ منافات نہین رکھتے ہین۔ ہوسکے کہ اشارت ہر دو سے
معا یا پس و پیش واقع ہوے ہون پس عتبان ایک وقت اشارت کی نسبت اپنے طرف کی ہی اور ایک وقت حضرت کے طرف فقام وصففنا خلفہ ثم سلم
وسلمنا حین سلم پس حضرت کھڑے رہے اور ہم بھی آپکے پیچھے صفین باندہے۔ پھر آپنے سلام دیا اور ہم نے بھی سلام دیا جسوقت کہ حضرت نے سلام دیا مقصود
اس حدیث کے لانے سے یہی جز وہی۔ اور یہی مطابق ہی ترجمہ کے ساتھ۔ اور اس جگہہ سوق کلام مفصح ہی اس سے کہ یہہ نماز نماز اشراق تھی اور غیر فرض نماز دن مین

بھی جماعت آئی ہی **باب** الذكر بعد الصلوة یہہ باب بیان مین اس ذکر کے ہی جو نماز کے بعد آیا ہی **حدثنا** اسحق بن نصر قال حدثنا
عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو ان ابا معبد مولى ابن عباس اخبره ابن جریج نے کہا کہ خبر دی مجھکو عمرو نے کہ ابو معبد نے
خبر دی عمرو کو کہ ابن عباس نے خبر دی ہی ابو معبد کو ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي صلى الله عليه
وسلم مقرر بلند کرنا آواز کا ذکر مین جسوقت کہ فرض نماز ون سے لوگ پھرین حضرت کے زمانہ مبارک مین تھا قسطلانی نے کہا کہ امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ
جواب دیتے تھے کہ یہ حکایت کی بات تھی کہ تعلیم کے لئے تھوڑا جہر کرتے تھے۔ اور مختار یہہ ہی کہ امام اور مقتدی ذکر آہستہ کرین مگر تعلیم کے لئے اور ذکر عام تر ہی جیسا کہ احادیث مین واقع
ہوا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور اسکے سوا بھی جو اذکار ہین وقال ابن عباس كنت اعلم اذا انصرفوا بذلك اذا سمعته اور ابن
عباس نے کہا کہ جسوقت کہ لوگ نماز سے پھرتے مین جان لیتا ہی ذکر کی آواز سے جبکہ مین اسکو سنتا تھا۔ یعنے جسوقت کہ نماز تمام ہونے کے وقت مین حاضر نہ رہتا تو اسی آواز
سے سمجھتا کہ نماز تمام ہوئی۔ یہہ کہ بسبب کم عمری کے اخیر صف مین رہتا اور سلام دینے پر مطلع نہو تا مگر اسی آواز سے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا
سفیان قال حدثنا عمرو قال اخبرنی معبد عن ابن عباس قال كنت اعرف انقضاء صلوة النبي صلى الله عليه وسلم بالتكبير
ابن عباس نے کہا کہ تھا مین جانتا تمام ہونا حضرت کی نماز کا تکبیر سے یعنے اللہ اکبر کہنے سے۔ اور مراد مطلق ذکر الہی ہی۔ کس لئے کہ تکبیر معنے مین تعظیم وتجیل کے ہی۔ پس شامل
ہی اس کلمہ کو جو موجب ہو ذات وصفات الہی کی تعظیم وتجیل کا وقال علی حدثنا سفیان عن عمرو قال كان ابو معبد اصدق موالی ابن عباس علی نے
کہا جو شیخ ہی امام بخاری کا کہ حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو سے۔ اور کہا تھا ابو معبد صادق ترین موالی سے ابن عباس کے قال علی واسمه نافذ امام بخاری نے
کہا کہ علی جو شیخ ہی اسکا نام نافذ ہی فا اور ذال معجمہ سے **حدثنا** محمد بن ابی بکر قال حدثنا معتمر عن عبید الله عن سمی عن ابی صالح
عن ابی هريرة قال جاء الفقراء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا ذهب اهل الدثور من الاموال بالدرجات العلى والنعيم
المقيم ابو ہریرہ نے کہا کہ فقرا صحابہ حضرت کے طرف آئے اور کہنے لگے کہ لیگئے مالدار لوگ بلند درجے قرب درگاہ کے اور بہشت کے دائمی نعمتون کے۔ دثور جمع ہی دثر کا بفتح
مہملہ وسکون مثلثہ اور آخر مین را ہی معنے مین ہر چیز کی زیادتی اور مال کی زیادتی کے ہی بر تقدیر اول من الاموال بیان ہی۔ اور ہو سکے کہ من معنے مین سبب کے ہو يصلون
كما نصلي ويصومون كما نصوم نماز پڑھتے ہین وے جیسا کہ ہم نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین وے جیسا کہ ہم روزہ رکھتے ہین ولهم فضل من اموال
يحجون بها ويعتمرون ويجاهدون ويتصدقون اور ان اغنیا کو زیادتی ہی بسبب مال کے کہ حج کرتے ہین اور عمرہ بجالاتے ہین اور جہاد کرتے ہین اور
صدقہ دیتے ہین فقرا کو۔ صدقہ عبادت مالی ہی اور وہ شامل ہی زکوۃ اور عتاق اور سب مصارف خیر کو فقال الا احدثكم بما ان اخذتم ادركتم من سبقكم
پس حضرت نے فرمایا کیا حدیث کرون مین تمہارے ساتھ اس چیز کو کہ اگر تم اسکو لوگے تو پاؤگے انکو جو سبقت کی ہین تمہارے سے مالدار لوگ ولم يدرككم
احد بعدكم اور نپائیگا تم کو کوئی شخص تمہارے بعد مالدارون سے اور انکے غیر سے اور ہوگے تم بہتر ان لوگون سے جو تم انکے درمیان ہو مگر جو کہ اسکے
مانند عمل کرے تسبحون وتحمدون وتكبرون خلف كل صلوة ثلاثا وثلثين پس تم تسبیح کرین اور تحمید کرین اور تکبیر کہین تینتیس بار
یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر ایک تیس پر تین بار فاختلفنا بيننا فقال بعضنا نسبح ثلثا وثلثين ونحمد ثلثا وثلثين و
نكبر اربعا وثلثين پس اختلاف کئے ہم صحابہ آپس مین۔ یہہ قول ابو ہریرہ کا ہی پس بعض ہمارے نے کہا اللہ تیتیس بار اور الحمد للہ تیتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس
بار فرجعت اليه فقال تقول سبحان الله والحمد لله والله اكبر حتى يكون منهن كلهن ثلثا وثلثين ابو ہریرہ کہتے ہین کہ

ہین نے

مین سے حضرت کے طرف رجوع کیا تو فرمایا کہ یہہ تینون کلمے یہان تک کہوے سب تینتیس تینتیس بار ہو وین۔ ظاہر کلام یہہ ہی کہ ان تینون کو باجتماع تینتیس بار کہے
اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ مقصود اس عبارت سے یہہ بھی ہی کہ یہہ کلمات تینتیس تینتیس بار کہے سب گویا ہر ایک کو۔ اور سب روایات مین جدا جدا واقع ہوے ہین اور عمل
بزرگون کا بھی اسی پر ہی یعنے ہر ایک تینتیس بار اور کلمہ توحید ایک بار **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن عبد الملک بن
عمیر عن وراد کاتب المغیرۃ قال املی علی المغیرۃ بن شعبۃ فی کتاب الی معاویۃ وراد نے کہا جو کاتب مغیرہ کا ہی املا کیا مجہ پر مغیرہ بن
شعبہ نے ایک مکتوب مین جو طرف معاویہ کے تھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ مقرر تھے پیغمبر خدا کہتے یہہ
کلمہ پیچھے ہر نماز فرض کے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اسکے معنے یہ ہین نہین ہی کوئی معبود
لایق عبادت کے مگر اللہ جس حال مین کہ وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک نہین نہ عبادت مین نہ وجود مین ازروے عقل اور نقل کے اسی کو ہی بادشاہت اور اسی کو ہی ستایش
نہ اسکے غیر کو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت الٰہی نہین ہی کوئی مانع کسی چیز کو جو تو بخشتا ہو اور نہین بخشنے والا کوئی
کسی چیز کو جو تو منع کیا ہو اسکو ولا ینفع ذا الجد منک الجد اور نفع نہین دیتا ہی کسی صاحب بخت کو تیرے پاس ہی بخت۔ مراد بخت سے دولت اور فراخ دستی
اور حظوظ دنیوی ہی جو حق سبحانہ تعالی عطا کی ہو معنے یہ ہین کہ بخت فائدہ نہین دیتے ہین تیری طاعت کے بدل قال شعبۃ عن عبد الملک بن عمیر
بھذا اور شعبہ نے عبد الملک سے یہہ روایت لائی جو مذکور ہوی یعنے جیسا کہ سفیان نے عبد الملک سے روایت کی ہی شعبہ نے بھی اس سے روایت کی وعن الحکم
عن القاسم بن مخیمرۃ عن وراد بھذا اور مروی ہی حکم سے اور روایت کی اسنے قاسم سے اور اسنے وراد سے ساتھ اس حدیث کے قال الحسن جد
غنی اور حسن نے کہا کہ جد بالفتح غنا کے معنے مین ہی **باب** یستقبل الامام الناس اذا سلم یہہ باب اس بیان مین ہی جو منہہ کرے امام سلام کے
بعد لوگون کے طرف **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا جریر بن حازم قال حدثنا ابو رجاء عن سمرۃ بن جندب قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلوۃ اقبل علینا بوجھہ سمرہ بن جندب سے مروی ہی کہ حضرت جب وقت نماز کو تمام کرتے ہمارے طرف اپنے روے
مبارک سے متوجہ ہوتے **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن صالح ابن کیسان عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن
مسعود عن زید بن خالد الجھنی انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء
کانت من اللیل زید بن خالد نے کہا نماز پڑہی ہمارے لئے پیغمبر خدا نماز صبح کی حدیبیہ مین نشانی بارش پر جو وقت شب سے ہوا تھا فلما انصرف اقبل
علی الناس فقال ھل تدرون ماذا قال ربکم عز وجل قالوا اللہ ورسولہ اعلم پس جس وقت کہ نماز سے فارغ ہوکے پھیرے لوگون کے طرف متوجہ ہوکے
فرمایا آیا جانتے ہو تم کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے جو بزرگ و برتر ہی۔ حاضرون نے کہا خدا اور اسکا رسول داناتر ہین اس پر جو وہ کہا قال اصبح من عبادی
مؤمن بی وکافر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کہا صبح کئے بندگون سے میرے بعض مجہ پر ایمان لاکے ہوے اور کافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ و
رحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر بالکواکب اور جسنے کہا کہ مینہہ دئے گئے ہم ستارون سے ایسا اور ویسا۔ یعنے نسبت بارش کی ستارون کے تاثیر کے طرف
کی سو وہ کافر ہوا ساتھ میرے اور مومن ہوا ساتھ ستارون کے جب اسنے دانی نسبت اس نعمت کے پہنچنے کی غیر خدا کے طرف کی ازروے زجر کے اس اعتقاد کو کفر
فرمایا وہ اور یہہ اعتقاد رفتہ رفتہ کفر حقیقی کے طرف کھینچیگا۔ بہرحال اس نسبت سے قولا و اعتقادا پرحذر رہنا لوازم ایمان سے ہی۔ اور اس قسم کے زواجر شرع شریف
مین بہت آئے ہین **سوال** اگر کوئی کہیگا کہ کہنے یون اعتقاد کیا کہ اوضاع کواکب کو اللہ تعالی سبب عادی ٹھہرایا ہی۔ اور موثر حقیقی وہی ہی جیسے

دوسرے اسباب عادیہ مین چنانچہ آتش مین صفت جلانیکی اور پانی مین تاثیر تشنگی بجھانیکی اور ادویہ مین جذب جاے تاثیرین رکھے ہین۔ ایسا ہی ستارون مین بھی تاثیر رکھی ہی اور حقیقت مین موثر حقیقی اللہ ہی ہی اگر ایسا اعتقاد رکھے کیا مانع ہی **جواب** ہم کہتے ہین کہ نجوم کے دلایل ظنی ہین جتنے بھر ستارے ہین سب کے اوضاع کو باجتماع جمع کرنا آدمی کے حوصلۂ ضبط سے خارج ہی۔ اور جو آثار متعارض ہین وقوع تاثیر مین بعضون کے سواے بعض کے جزم کرنا بھی نجومیون کی عقل کا مقتضا نہین پھر عادات ضروریہ محسوسہ پر جیسے آب و آتش وغیرہ قیاس کرنا کیونکر تمام ہوگا علاوہ یہہ کہ خود شارع علیہ السلام نے بشدت اسکو منع فرمایا ہی اور کہا۔ مَنْ اَتٰی کَاہِنًا اَوْ مُنَجِّمًا فَقَدْ کَفَرَ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ اور نسبت کرنے مین افعال کے اسباب عادیہ کے ساتھ کوی ممانعت اس شدت کے ساتھ واقع نہوی اور افعال کی نسبت ستارون کے طرف کرنے کی کہین رخصت نہ آی۔ پس مومن کو چاہیے کہ زبان کو ایسے قول اور دل کو ایسے اعتقاد سے پاک رکھے۔ اور آثار مین آیا ہی کہ جسوقت امیرالمومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کا ارادہ کیا۔ ایک منجم نے کہا کہ آج کے روز قمر در عقرب ہی سفر نکیا چاہیے۔ امیرالمومنین غضب مین آئے اور فرمایا اگر تلوار حاضر ہوتی تیری گردن مارا ہوتا۔ ہم نے کتنے سفر حضرت کے ساتھ کئے ہین پر ایسا کوی حرف کبھی مذکور نہوا حضرت علی نے یہہ دلیل اسلامی اسکے رو مین بولکے اسکو پوچھا کہ فلان ستارے کے ساتھ فلان ستارے کیا نسبت رکھتا ہی بیان کر۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے نہین معلوم۔ پھر اوسی طرح ستارگان مرصودہ و نامرصودہ کے اوضاع سے سوال کیا جنسے اہل نجوم غافل ہین۔ بعد اسکے ہر ستارہ کے اوضاع کے احکام اور مقابلہ نحس کا سعد کے ساتھ خود ہی بیان فرماے اور اسکی نادانستگی پر اسکو آگاہ کیا اور فرمایا کہ ہرچند اہل رصد تاثیرات کواکب بیان کرین پر اسپر جزم ہو کا نکہاوین اور اسکے اقتضا پر حکم نہ کر بیٹھین اور یہان کوی شخص یون نہین کہہ سکتا ہی کہ ہرچند اہل نجوم نے [illegible] لیکن حضرت علی کے قول سے تو احکام و اوضاع کواکب کا ثبوت ہوا۔ کیونکہ یہہ دلیل ابطال دلیل الزامی ہی کہ بحسب اعتقاد اہل نجوم بطور الزام و ابطال بیان بہادی الی الحق والصواب

حدثنا عَبْدُ اللّٰہِ سَمِعَ یَزِیْدَ بْنَ ھَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ انس بن مالک نے کہا کہ ایک رات حضرت نے نماز کی تاخیر کی نصف شب تک ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَلَمَّا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ پھر ہمارے پاس آئے پھر جب نماز تمام کی ہماری طرف اپنے روے مبارک سے متوجہ ہوے اور فرمایا مقرر لوگ نماز پڑھے اور سوگئے اور تم ہمیشہ نماز مین ہو جبتک انتظار کرتے ہو

باب مُکْثِ الْاِمَامِ فِیْ مُصَلَّاہُ بَعْدَ السَّلَامِ یہہ باب ٹھیرنے مین امام کے ہی اپنی نماز کی جگہہ مین سلام کے بعد

قال لَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رضہ یُصَلِّیْ فِیْ مَکَانِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ الْفَرِیْضَۃَ نافع نے کہا کہ نفل پڑھتے اس جگہہ مین جہان نماز فرض پڑھے ہین اس روایت مین امام بخاری نے حدثنا آدم نکہا اس لئے کہ آدم اس حدیث کو بطریق نقل و تحمیل کے نکہا بلکہ مذاکرہ کے کہا وَفَعَلَہُ الْقَاسِمُ اور کیا ہی اسکو یعنے وہ نفل نماز پڑھی ہی قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق فرض نماز کی جگہہ مین وَیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَفَعَہٗ لَا یَتَطَوَّعُ الْاِمَامُ فِیْ مَکَانِہٖ وَلَمْ یَصِحَّ اور ذکر کیا جاتا ہی ابو ہریرہ سے رفع کرنا اسکا اس حدیث کو کہ نماز نہ پڑھے امام اپنی جگہہ مین۔ اور ابو ہریرہ سے یہہ حدیث صحیح نہ پہنچی اسکے ضعف اسناد کے سبب لیکن ابن ابی شیبہ علی بن ابی طالب سے اسی لفظ سے لایا ہی۔ اور ابو داود نے بھی مغیرہ بن ابی شعبہ سے اسی لفظ سے لایا ہی امام بخاری رح نے اس حدیث مین لفظ حدثنا آدم نلایا۔ کیونکہ آدم سے بطریق مذاکرہ کے سنا ہی نہ بطریق تحمیل و تحدیث کے۔ اور مرتبہ اسکا فروتر ہی حدثنا سے ذکر کیا اسکو اکثر شارحون نے

حدثنا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ ھِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ یَمْکُثُ فِیْ مَکَانِہٖ یَسِیْرًا بی بی ام سلمہ سے مروی ہی کہتے حضرت

جسوقت سلام دیتے وہ تعجیل کرتے تھوڑی اپنی جگہہ مین قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ ابن شہاب نے کہا کہ حضرت درنگ کرنے کا سبب مین گمان کرتا ہون اور خدا بیچ دانا تر ہی کہ اسواسطے ہوگا کہ وے عورتین جو پھرنیوالے ہین بعد نماز باہر نکل جاوین کوئی مرد انکو نہ پاوے وَقَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا نافع بن یزید نے کہا حدیث کی مجھسے جعفر نے کہ ابن شہاب نے اسکو لکھا کہ حدیث کی مجھسے ہند حارث کی بیٹی نے ام المؤمنین ام سلمہ سے وہ ہند جو فراسیہ تھی اور ام سلمہ کی مصاحبہ تھی۔ قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوْتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَنْصَرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ام سلمہ نے کہا کہ حضرت جب نماز سے سلام دیتے تب عورتین نماز سے پھرتین اور اپنے گھرون مین آتیں حضرت پھرنے کے آگے وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ امام بخاری کا مقصود ان اقوال سے یہہ ہی کہ فراسیہ تصحیف قرشیہ کی نہین ہی جیسا کہ بعضون نے توہم کیا ہی بلکہ ہر دو درست ہین کسلئے کہ بنی فراس ایک بطن ہی کنانہ سے اور کنانہ قریش سے ہی پس ہر دو نسبت درست ہین وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِي زُهْرَةَ اور ہند معبد بن مقداد کے زیر نکاح تھی اور وہ ہم عہد بنی زہرہ کا تھا وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہند حضرت کے ازواج مطہرات کے پاس آیا کرتی تھی وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقصود ان قولون سے یہہ ہی کہ ایک جماعت نقل کی ہی اس حدیث کو ہند سے جو بعض کے کلام مین فراسیہ اور بعض کے کلام مین قرشیہ واقع ہوئی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ مجموع الاول سے یہہ بات مستنبط ہوتی ہی کہ امام کے لئے کئی حالتین ہین۔ یا نماز وہ ہوگی کہ جسکے بعد نفل ہی یا وہ ہوگی کہ اسکے بعد نفل نہین پہلی صورت مین ائمہ کا اختلاف ہی کہ سنت کے آگے دعای ماثور مین مشغول ہووے اکثر ون نے اسی کو اختیار کیا ہی لیکن حنفیہ کے پاس فرض کے بعد سنت کے آگے دعا اور درود اور تسبیح وغیرہ مین مشغول ہونا مکروہ ہی کیونکہ بعد فرض سنت کے لئے قیام کرنا افضل ہی دعا وغیرہ سے ہان جس نماز کے بعد نفل نہین جیسے عصر پس اسکے بعد امام و مقتدی ذکر ماثور و دعا مین مشغول ہونا مضایقہ نہین۔ اور وہ جو دعا کے وقت نظر آسمان کی طرف کرتے ہین سو وہ اکثر کے پاس جایز ہی کیونکہ آسمان دعا کا قبلہ ہی جیسے کعبہ نماز کا قبلہ لیکن بعض کے پاس مکروہ ہی قسطلانی

بَابُ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

یہہ باب بیان مین ہی کہ کوئی شخص لوگون کے ساتھ نماز پڑہے پھر اپنی کوئی حاجت یاد کرے پس انکے درمیان گذر سے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ عقبہ نے کہا کہ مین نے حضرت کے پیچھے مدینہ طیبہ مین عصر کی نماز پڑہی پس حضرت نے سلام دیا اور جلدی سے اٹھے اور لوگون کے گردنون پر سے اپنے بی بیون کے بعض حجرون کی طرف گذرے فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ پس لوگ آپ کی جلدی سے گھبرائے کہ خلاف عادت آپکو مضطرب مین دیکھا شاید کوئی چیز مکروہ پیش آئی ہو فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهِ پس باہر آئے حضرت انپر یعنے انکے طرف تشریف لائے اور انکو دیکھا کہ تعجب کرتے ہین آپکے جلد اٹھنے اور تشریف لیجانے

سے فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ پس فرمایا کہ مین نے یاد کیا ایک چیز کو جو زر کا ٹکڑا ہمارے
پاس تھا سو مین نے اسبات کو ناخوش رکھا کہ وہ چیز مجھ کو خدا تعالی کے طرف توجہ لانے سے پھیر رکھے پس اسکو تقسیم کرنیکا حکم کیا **بَاب** الاِنْفِتَالِ وَ
الاِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ پھر مصلی داہنے جانب اور بائین جانب سے وَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ
عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اور تھے انس بن مالک کہ پھرتے اپنے داہنے جانب سے اور بائین جانب سے وَيَعِيْبُ عَلٰى مَنْ يَتَوَخّٰى اَوْ مَنْ يَعْمِدُ الاِنْفِتَالَ
عَنْ يَمِيْنِهٖ اور انس اس شخص پر عیب کرتے تھے جو سیدھے طرف سے ہی پھرنیکا قصد کرتا یا بائین طرف سے ہی پھرنے کا ارادہ کرتا یہہ شک راوی کا ہی یعنے نماز کے بعد سیدھے
طرف سے پھرنیکو واجب جانے اور کبھی بائین طرف سے نہ پھرے۔ اسکو انس رضی اللہ عنہ معیوب جانتے تھے جیساکہ دوسری حدیث آویگی اسمین اس سے بھی صاف آیا ہی
ویسا واجب سمجھنا بدہی والاصحت کو پہنچا ہی کہ حضرت اکثر اپنے داہنے طرف سے پھرتے تھے ذکر کیا ہی اسکا انس وغیرہ نے **حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ
اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ عبد اللہ
ابن مسعود نے کہا نہ ٹھہراوے تمہارے سے کوی شخص شیطان کے لئے ایک حصہ اپنی نماز سے يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ یہہ کہ اعتقاد
کرے لازم جانے آپ پر کہ نہ پھرے مگر سیدھے طرف سے لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ تحقیق مین نے حضرت کو دیکھا
ہی کہ اکثر بائین طرف سے پھرتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود نے سیدھے طرف سے پھرنے کو مکروہ اسلئے ٹھہرایا کہ اسکی مداومت پر نظر کرتے کہین لوگ اسکو
واجب نہ ٹھہرالین وگرنہ تیامن مستحب ہی فقط **بَاب** مَا جَاءَ فِي الثُّوْمِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ یہہ باب بیان مین ان چیزون کے ہی جو آیا ہے
حکم مین کھانے کچے لہسن اور پیاز کے اور کراث کے۔ وہ ایک بھاجی ہی کہ جسکو گندنا کہتے ہین وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ الثُّوْمَ اَوِ الْبَصَلَ
مِنَ الْجُوْعِ اَوْ غَيْرِهٖ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا اور حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھایا لہسن یا پیاز کو بھوک سے یا غیر بھوک سے سو ہماری مسجد نزدیک آوے۔ مراد جنس
مسجد ہی اور اسکی تعمیم دلالت کرتی ہی گندہ دہن اور گندہ بغل اور گندہ زخم والے کو بھی۔ اور امام احمد کی روایت مین لفظ لا يقربن مساجدنا آیا ہی یعنے
ہماری مسجدون کے نزدیک نہ آوے جب حضرت خیبر مین اقامت فرماتے تھے اسوقت ایک جگہہ کو نماز کے لئے امادہ کی تھی سو آپنے یہہ حکم اسوقت فرمایا۔ اور قیاس
کرتے ہین اسپر حدیث جابر کو جو اسکے بعد مذکور ہی۔ اور حدیث انس کی جو اس لفظ سے آئی ہی فلا يقربن ولا يصلي معنا غیر مساجد کو بھی شامل ہی جس شخص سے
کہ بدبو آوے جیسے ماہی فروش اور دباغ وغیرہما **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا جو کہ کھاوے اس جھاڑ سے
یعنے لہسن پس ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے یعنی مسلمانون کے مسجدون سے نزدیک ہووے۔ جتنک کہ بو اس جھاڑ کی جاوے جو درخت کہ جڑ اور شاخ رکھے اسکو شجر کہتے
ہین لہسن کے جھاڑ پر بھی اطلاق شجر کا آیا ہی جیساکہ کلام افصح فصحاء عرب کا اسپر شاہد ہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ بطریق مجاز ہی۔ جانا چاہئے کہ اس نہی سے بعضے
اہل ظواہر حکم تحریم کا لیتے ہین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يَغْشَانَا فِيْ مَسَاجِدِنَا
جابر بن عبد اللہ [illegible] اس جھاڑ سے حضرت نے ارادہ کیا اس جھاڑ سے لہسن کا پس مسلمانون کی مسجدون مین نہ آوے
[illegible] صحیح کا دیتے ہین۔ [illegible] اشتباہ کے لئے ہی یا خبر ہی معنی مین نہی کے قلت

ما یعنی

مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيئَهُ عطاء نے کہا کہ مین نے جابر سے پوچھا کہ حضرت کا ارادہ اس حکم کیا تھا جابر نے کہا مین گمان کرتا ہون مگر کچے لہسن کا وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَتْنَهُ اور مخلد نے ابن جریج سے لایا ہی کہ ارادہ نکیا حضرت نے مگر لہسن کی بدبو کا خواہ کچا ہو یا پکا **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عطاء نے کہا کہ جابر نے خبر دی کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ جو کوی لہسن یا پیاز کھاوے تو چاہیے کہ ہمارے سے گوشہ لے یا فرمایا کہ ہماری مسجدون سے گوشہ لے یا اپنے گھر مین بیٹھے یہہ شک راوی کا ہی وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ اور مقرر حضرت کے پاس ایک دیگ لائی گئی جسمین سبزیان تھین بھاجیونکی قسم سے فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ پھر حضرت نے اس سے ایک بو ناخوش پائی سو استفسار فرمانے لگے لوگون نے خبر دی ان چیزون سے جو اسمین تھین بقول کی قسم سے - قدر مونث سماعی ہی تذکیر و تانیث ہر دو کی ضمیر اسکے طرف روا ہین ایسا ہی کہا ہی شارحون نے مشہور وہ ہی کہ مونث سماعی کے طرف ضمیر تانیث ہی راجع ہوا کرتی ہی فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ پس فرمایا کہ نزدیک کر دو اس دیگ کو یا ان ترکاریون کو طرف بعض آپ کے یارون کے جو ساتھ آپ کے تھے - روایت ہی کہ وہ ابو ایوب انصاری تھے - یہہ کلام یا اس معنے کے ساتھ منقول ہی بقول لفظا شارح راوی کا کلام ہی یعنے اشارہ کیا حضرت نے طرف بعض یارون کے جو ساتھ آپ کے تھے فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا پس جب ملاحظہ فرمایا آپ نے اس کو جو اسکا کھانا ناخوش رکھتا تھا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي فرمایا کہ کہا حلال ہی اور مین جو نہین کھاتا ہون اسلئے ہی کہ مین بات کرتا ہون اس سے جو تو بات نہین کرتا ہی یعنے وہ جبرئیل علیہ السلام ہین اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ مین اس بات سے خوف کرتا ہون کہ اپنے یار کو ایذا دون جو جبرئیل امین ہین وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ احمد بن صالح نے جو شیخ ہی امام بخاری کا ابن وہب سے لفظ قدر کی جا پر لفظ بدر روایت کی ہی کہ بدر لایا گیا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ ابن وہب نے کہا مراد بدر سے ایک طبق ہی جو اسمین سبزیان تھین پیاز اور کراث - طبق کو بدر اسلئے کہا کہ اسکو چودہوین رات کے چاند سے تشبیہ ہی مدور رہنے مین وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ اور نہین ذکر کیا لیث اور ابو صفوان نے قصہ دیگ کا فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ پس مین نہین جانتا ہون کہ ذکر دیگ کا قول زہری کا ہی جو درج کیا ہی یا متن حدیث کا **حدثنا** أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ عبد العزیز نے کہا کہ ایک مرد نے انس بن مالک سے پوچھا کہ تم نے کیا سنا ہی حضرت سے لہسن کے باب مین فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا تو انس بولے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کوی کھاوے اس درخت سے کچھ پس نزدیک ہمارے نہ آوے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے - اس حدیث مین نہی مسجد کے ساتھ مقید نہین ہی اسی لئے سب مسجدون کو عام رکھتے مین جیسا کہ مصلاء عید کا اور جنازہ اور ولیمہ اور اظہر یہہ ہی کہ جہان مظنہ حضور ملایک کا اور اجتماع مسلمین کا ہی اس سے پرہیز کیا جاوے

باب وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ یہہ باب بیان مین وضو کرنے نابالغ لڑکون کے ہی اور اس بیان مین کہ کونسے وقت انپر غسل اور طہارت واجب ہوتی ہی قبیل سے عطف عام کے ہی خاص پر اور بیان مین حاضر ہونے انکے نماز کی جماعت مین اور عیدین مین اور نماز جنازہ مین اور بیان مین ٹہر ا رہنے لڑکون کے صف جماعت مین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ شعبی نے کہا کہ خبر دی مجھکو اس شخص نے جو گذرا حضرت کے ساتھ اس سر قبر پر جو قبرون سے ایک طرف تھی پس امامت کی انکی اور صفین باندہے اس قبر پر منبوذ بفتح میم و سکون نون و ضم موحدہ آخر مین اسکے ذال معجمہ ہی معنے مین منفرد اور بعید کے آیا ہی اور قبر منبوذ کی روایت دو وجہ پر آئی ہی بطریق توصیف کے سو معنے مین بعید کے ہی اور بطریق اضافت کے سو معنے مین لقیط کے ہی یعنے قبر اس بچے کی جو راہ مین ڈالا جاتا ہی فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شیبانی نے کہا کہ مین نے کہا یا ابا عمرو یہہ کنیت شعبی کی ہی کہ کسنے حدیث کی تجھسے تو کہا ابن عباس نے حدیث کی اسوقت ابن عباس لڑکا ہی تھا

یہہ حدیث

یہ حدیث بچند وجوہ ترجمہ باب پر دلالت کرتی ہی نابالغ جماعت نماز میں اور جنازہ کی نماز میں حاضر ہوا کرتے تھے اور وضو کرنے پر کیونکہ ابن عباس کی صف میں تھے اور وضو بھی کئے ہونگے اسی طرح کہا ہی شارحوں نے اور بے حاجت ارتکاب اس تکلف کا کیا کسلئے کہ اور ایک حدیث اس باب میں آئی ہی جو دلالت جزو اول پر کرتی ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل روز جمعہ کا واجب ہی ہر بالغ پر مراد یہ ہی کہ واجب کے مانند ہی یعنی لڑکے پر غسل واجب ہونیکا وقت اسکے بلوغ کا وقت ہی یہ حدیث مطابق جزو ثانی ترجمہ باب کے ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن عمرو قال اخبرنی کریب عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ لیلۃ فنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان بعض اللیل قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ من شن معلق وضوءا خفیفا یخففه عمرو ویقلله جدا ابن عباس نے کہا کہ میں خواب کیا اپنی خالہ بی بی میمونہ کے پاس ایک شب اور خواب کئے پیغمبر خدا بھی پھر جب تھوڑی رات گذری حضرت اٹھے اور وضو کیا اس مشک سے جو لٹکا ہوا تھا وضو سبک جو سبک کرتے تھے اسکو عمرو اور بہت تھوڑا کرتے تھے اور دوسری روایت میں ابن عباس سے آیا ہی فاحسن الوضوء معنے یہ ہیں کہ اچھا وضو کیا آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ بغیر اسراف و نقصان کے ثم قام یصلی فقمت وتوضأت نحوا مما توضأ پس کھڑے رہے نماز پڑھتے ہوے پھر میں بھی اٹھا اور وضو کیا مانند وضو حضرت کے ثم جئت فقمت عن یسارہ فحولنی فجعلنی عن یمینه پھر میں آیا اور کھڑا رہا حضرت کے بائیں طرف آپ نے مجھ کو پھیر دیا اور کھڑا کیا اپنے سیدھے طرف ثم صلی ما شاء اللہ ثم اضطجع فنام حتی نفخ پھر نماز پڑھے جسقدر کہ چاہا اللہ نے پھر پہلو رکھا اور خواب کئے یہانتک کہ دم لینے لگے یعنے آواز آپکے دم مبارک کی بلند ہوئی فاتاہ المؤذن فآذنه بالصلوۃ فقام معه الی الصلوۃ فصلی ولم یتوضأ پھر موذن آپکے پاس آیا اور نماز کے لئے آگاہ کیا پھر اسکے ساتھ نماز کے لئے اٹھے اور نماز پڑھے اور وضو نہ کیا قلنا لعمرو ان ناسا یقولون ان النبی صلی اللہ علیه وسلم تنام عیناه ولا ینام قلبه ہمنے عمرو سے کہا کہ مقرر لوگ کہتے ہیں کہ حضرت کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا ہی یعنے خواب ناقض وضو حضرت کے حق میں نہیں قال عمرو سمعت عبید بن عمیر یقول رؤیا الانبیاء وحی عمرو نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا کہ کہتا تھا خواب انبیا کا وحی ہی اور وحی غفلت کے ساتھ جمع ہوتی نہیں ثم قرأ انی اری فی المنام انی اذبحک پھر یہ آیت پڑھی جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند اسمعیل علیہ السلام کو خبر دی کہ مقرر میں نے دیکھا کہ خواب میں ذبح کرتا ہوں اس آیت سے استدلال کیا کہ خواب انبیا کا وحی ہی کیونکہ اگر خواب وحی نہ ہوتا مجرد خواب سے ایک امر حرام پر اقدام نہ کرتے اور ذبح اپنے فرزند کا نہ چاہتے یہ حدیث اس قول کے ساتھ توضأت نحوا مما توضأ جزو اول کے ساتھ مطابق ہی اسلئے کہ ابن عباس اسوقت صغیر تھے اور حضرت نے انکے وضو کو برقرار رکھا اور تجویز نماز کی کی امام قسطلانی نے [illegible] ذکر کیا ہی کہ امام بخاری نے نابالغ کے وضو کا حکم بیان کیا ہی کہ واجب ہی [illegible] اور اگر [illegible] تو واجب ہے کہ نماز بلا وضو صحیح ہو پھر کہا کہ امام بخاری نے [illegible] انتہی یہاں صاحب خیر الجاری کہتا ہے کہ [illegible] الثانی الوقت میری خاطر میں آتا ہی کہ برتقدیر ندب نابالغ کی صحت نماز لازم آتی ہی اور نماز نابالغ کی بلا وضو درست ہوئیگی ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں کہ [illegible] یا رعایت اس شرط کی اسپر واجب ہی اور اسکے ترک سے گنہگار ہو [illegible] وہاں کہہ سکتے ہیں کہ لڑکے کا وضو مندوب ہی اور شرط نماز اسکا مندوب ہی اور [illegible] شرط کا [illegible] صحت نماز کی لازم نہیں آتی ہی **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان جدته ملیکة دعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لطعام صنعته انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ اسکی دادی کہ جسکا نام ملیکہ تھا حضرت کی دعوت کی اس کھانے پر جو تیار کی تھی [illegible] ضمیر جدتہ کی راجع انس کی [illegible] اسلئے کہ ملیکہ [illegible] کے دادی کا نام ہی اور انس کی والدہ مشہور ام سلیم ہی اگر ملیکہ مادر حقیقی انس کی ہی تو ام سلیم اسکی کنیت ہوگی اور یہی حدیث دوسری سند میں [illegible] سے منقول ہی فاکل منه فقال قوموا فلاصلی لکم [illegible] طعام نوش کیا اور فرمایا کہ اٹھو [illegible] قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبث [illegible] سیاہ ہو گئی تھی فنضحته بماء [illegible] فقام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والیتیم معی [illegible] یتیم کہ جسکا نام ضمیرہ [illegible] اور ایک ضعیفہ جو ام سلیم تھی ہمارے پیچھے [illegible] ساتھ دو رکعت نماز

پر ہے۔ یہ حدیث مطابق جزو اخیر ترجمہ کے ہی جو حضور لڑکون کا جماعت مین ہی اسلئے کہ یتیم ممیز کو کہتے ہین جو باپ نہ رکھتا ہو حدیث کے فوائد سے جواز جماعت کا ہی نماز نفل مین **حدثنا**
عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس انه قال اقبلت راكبا على حمار اتان وانا يومئذ قد ناهزت
الاحتلام ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا متوجہ ہوا مین ایسا حال مین کہ مین یکمادہ خر پر سوار تھا اسوقت مین بلوغ کے نزدیک تھا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بمنى
الی غیر جدار آپ اور حضرت نماز پڑہتے لوگون کے ساتھ منی مین غیر دیوار کیطرف یعنی کوئی پردہ دیوار یا سترہ آگے نہین رکھتے تھے فمررت بين يدي بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان
ترتع ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك علي احد پس مین پارہ صف کے آگے سے گذرا اور اترا اور مادہ خر کو چھوڑا ایسے حال مین کہ وہ چرتی تھی پھر مین صف کے درمیان آیا۔ اور مجھ پر
کسی نے انکار نکیا۔ اس سے یہ نکلا کہ مین غیر بالغ صف مین داخل ہوا اور لوگون کے آگے سے گذرا اور نماز پڑہی انکے ساتھ **حدثنا** ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة
بن الزبير ان عائشة قالت اعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال عياش حدثنا عبد الاعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة
امام بخاری نے یہہ حدیث دو اسناد سے لیعنے معمر اور عروہ سے روایت کی ہی قالت اعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم في العشاء بی بی عائشہ نے کہا کہ دیر کی حضرت نے یہان
تک کہ سخت اندہیری ہوئی شب کی عشا کی نماز مین حتى ناداه عمر قد نام النساء والصبيان یہانتک کہ فریاد کی عمر نے حضرت کو کہ مقرر عورتین اور بچے سو گئے فخرج رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال انه ليس احد من اهل الارض يصلي هذه الصلوة غيركم پس حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ مقرر کوئی شخص اہل زمین سے نہین کہ نماز پڑہتا ہو یہہ نماز یعنے نماز عشا تمہارے سوا
ولم يكن احد يومئذ يصلي غير اهل المدينة یعنی اس روز کوئی شخص جو نماز پڑہتا ہو مدینہ مطہرہ کے لوگون کے سوا مسلمانون سے یہہ کلام اگرچہ مدینہ منورہ کے سب بلید کو شامل ہی لیکن یکجا غلبہ ہی کہ ایک جماعت مسلمانون
کی جو حبش کیطرف ہجرت کی تھی باقی ہی [illegible] **حدثنا** عمرو بن علي قال حدثنا يحيى قال حدثنا سفيان قال حدثني عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قال له رجل شهدت الخروج
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے سنا کہا انکو ایک مرد نے آیا تو حاضر تھا عورتین نکلنے کے وقت حضرت کے ساتھ مصلا عید مین یعنے جسوقت کہ حضرت مصلا عید مین تشریف
لے گئے قال نعم ولولا مكاني منه ما شهدته يعني من الصغر کہا ہان مین حاضر تھا اگر حضرت کے ساتھ مجھے قرب نزدیکی نہوتی حاضر نہوتا یہہ قرب خوردسالی کے سبب سے تھا یعنی اگر مین حضرت کے زمانہ شریف مین کم عمر نہوتا
آپکے ساتھ نہ آیا ہوتا۔ اور بعضون نے کہا کہ ابن عباس نے اس کلام سے یہہ معنے ہین کہ اگر میرا کم عمری اور غلبہ اسپر جو بلوغ کے نزدیک پہنچا تھا نہوتا اس مجلس مین حاضر نہو سکتا تھا یا انکو گرمی قدر و منزلت حضرت کے پاس نہوتی حاضر نہو
بسبب کم عمری کے اتى العلم الذي عند دار كثير بن الصلت حضرت کے پاس ایک منادی آیا جو ابن صلت کے مکان کے قریب تھا ثم خطب ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن ان يتصدقن
پھر خطبہ پڑھا پھر عورات کیطرف آئے جو حاضر تھین پس انکو نصیحت کی اور انکو آخرت کا ثواب و عقاب دلایا اور انکو فرمایا کہ صدقہ دو فجعلت المرأة تهوي بيدها الى حلقها تلقي في ثوب بلال یعنی پس عورتین
کی طرف ہاتھ ڈالنے لگین یعنے اپنی انگوٹھیان اور چھلّے نکالنے لگین ایسے حال مین کہ بلال کے کپڑے مین ڈالتے تھے ثم اتى هو وبلال البيت پس حضرت اور بلال گھر کیطرف آئے [illegible] مشناۃ باب باعی سے اور بالفتح
ثلاثی سے ہر دو ایک معنین ہی حلق [illegible] **باب** خروج النساء الى المساجد بالليل والغلس یہہ باب نکلنے مین عورتون کے ہی جوان [illegible] طرف
مسجد کے آخر شب کی اندہیری مین **حدثنا** ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة بن الزبير عن عائشة قالت اعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعتمة
حتى ناداه عمر نام النساء والصبيان فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما ينتظرها احد غيركم من اهل الارض ولا يصلى يومئذ الا بالمدينة ترجمہ اس حدیث کا گذر چکا کانوا يصلون
العتمة فيما بين ان يغيب الشفق الى ثلث الليل الاول اور تھے لوگ نماز پڑہتے عشا کی درمیان غائب ہونے شفق کے تہائی رات تک **حدثنا** عبيد الله بن موسى عن حنظلة
عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا استاذنكم نساؤكم بالليل الى المسجد فاذنوا لهن ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ تمہاری عورتین تم سے
اذن طلب کرین شب کے وقت نماز پڑہنے مسجد کیطرف جانیکے لئے تو انکو اذن دو [illegible]
[illegible] کیلئے عشا اور فجر مین رخصت ہی تابعه شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم متابعت کی ہی عبید اللہ بن موسی کی شعبہ نے اعمش سے انہون نے مجاہد سے
انہون نے ابن عمر سے **باب** انتظار الناس قيام الامام العالم یہہ باب نماز کے لئے لوگ امام عالم کی انتظار کھینچنے کے بیان مین ہی اکثر روایات مین اس کتاب سے [illegible] کھینچنے مین
امامت کے باب مین گذرا جو حدیث کہ اس باب مین لائے ترجمہ کے ساتھ مناسبت نہین کہتے ہین مگر بتکلف کہ قیام سے انصراف مراد رکہین **حدثنا** عبد الله بن محمد قال حدثنا عثمان
بن عمر قال اخبرنا يونس عن الزهري قال حدثتني هند بنت الحارث ان ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرتها ان النساء في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
كن اذا سلمن من المكتوبة قمن وثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن صلى من الرجال ما شاء الله زہری سے کہا حدیث کی مجھے ہند نے [illegible] خبر دی

الجزء الثالث

کرتیں جو عورتیں حضرت کے زمانہ میں تھیں جب فرض نماز سے سلام پھیرتے کھڑی ہو جاتیں اور حضرت اپنی جگہ پر رہتے اور مرد بھی اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے وہ بھی اپنی جگہ پر رہتے فاذا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الرجال پھر جب حضرت کھڑے ہوتے تب وہ بھی کھڑے ہوتے **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک ح وحدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمن عن عائشۃ قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ مقرر حضرت نماز پڑھتے صبح کی اور پھر عورتیں جس حال میں کہ لپیٹتی تھیں اپنے منہ کو اپنی چادروں سے اور نہ پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیری کے عورتیں یا مرد مروط مع مرط کا ہے کمر سیم یا در کے معنے میں جو صوف یا خز کی ہو مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ باب سے ظاہر ہے کہ عورتیں شب کے وقت نماز کے لئے مسجد کو آتی تھیں **حدثنا** محمد بن مسکین قال حدثنا بشر قال اخبرنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ الانصاری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاقوم الی الصلوۃ وانا ارید ان اطول فیہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی کراہیۃ ان اشق علی امہ ابو قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا میں نماز کے لئے کھڑا رہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس میں درازی کروں پس کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کرتا ہوں بسبب ناخوش کہنے اس بات کے کہ اس بچے کی ماں پر سختی ڈالوں **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعہن المسجد بی بی عائشہ نے کہا اگر حضرت وہ چیز پاتے جو عورتوں نے آپ کے زمانہ شریف کے بعد پیدا کی ہیں مباح ہے۔ حالانکہ اس پر حیا اور عفت واجب ہی البتہ انکو مسجد ونکی طرف جانے سے منع فرماتے اور نکلنا انپر حرام ٹھہرتا ہے۔ اسی واسطے علما نے اس کلام کے فحوے اور اشارے سے عورتوں کو منع کیا خوشبو لگانے اور زینت کپڑے سے مگر اپنے مرد کے واسطے اور اس زمانہ خیر میں جو رفتہ رفتہ طرح طرح کے فساد روئے دیتے ہیں ہرگز روا نہیں کہتے ہیں کہ عورتیں مسجدوں کو جاویں کما منعت نساء بنی اسرائیل جیسا کہ منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کے قلت لعمرۃ او منعن قالت نعم یحیی کہتا ہے کہ میں نے عمرہ سے پوچھا آیا عورتیں بنی اسرائیل کے منع کی گئیں تھیں بولی ہاں منع کی گئیں تھیں عبد الرزاق نے بی بی عائشہ سے روایت کی ہے کہ تھیں عورتیں بنی اسرائیل کی کہ نعل چوبین بنا کر تیں مساجد میں مردوں پر شرف ہوویں پس ان پر مساجد کی طرف جانا حرام ہوا اور ان پر حیض مسلط کیا گیا تا مسجدوں کو نہ جا سکیں **باب** صلوۃ النساء خلف الرجال یہ باب ہے بیچ نماز پڑھنے عورتوں کے پیچھے صف مردوں کے **حدثنا** یحیی بن قزعۃ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن الزہری عن ہند بنت الحارث عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم قام النساء حین یقضی تسلیمہ بی بی ام سلمہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جس وقت سلام دیتے عورتیں جانے کے لئے کھڑی رہتیں یہاں تک کہ سلام کو تمام کرتے و یمکث ھو فی مقامہ یسیرا قبل ان یقوم اور حضرت اپنی جگہ پر تھوڑی دیر ٹھیرتے اٹھنے سے آگے قال نری واللہ اعلم ان ذلک کان لکی تنصرف النساء قبل ان یدرکہن الرجال زہری کہا ہے کہ ہم جانتے ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ مقرر وہ حضرت کا ٹھیرنا اس واسطے تھا کہ تا عورتیں اپنے گھر پھر جاویں آگے اسکے کہ مرد انکی طرف پھریں مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ یہی ہے کہ عورتیں پیچھے مردوں کے ہوتی تھیں اور مردوں سے آگے جانے کی اطلاع ہوتی تھی۔ اور اگر انکی صفیں مردوں کی صفوں کے آگے ہوتیں تو مردوں کی گردنوں سے جاتیں یہ تو سخت منع ہے اور ادراک مردوں کا ہی عورتوں کو **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا سفیان بن عیینۃ عن اسحق عن انس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ام سلیم فقمت ویتیم خلفہ وام سلیم خلفنا انس نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑھی بیچ گھر ام سلیم کے جو انکی والدہ تھیں پس کھڑا رہا میں اور ایک یتیم پیچھے حضرت کے اور کھڑی رہی ام سلیم پیچھے ہمارے۔ اس حدیث میں عطف ضمیر مرفوع متصل پر بغیر تاکید کے واقع ہوئی ہے فاہم **باب** سرعۃ انصراف النساء من الصبح وقلۃ مقامہن فی المسجد یہ باب ہے جلد پھرنے میں عورتوں کے نماز صبح سے اور تھوڑا ٹھیرنے میں انکے مسجد میں نماز صبح کا قید اسلئے ہے کہ نماز صبح کی اسفار میں نہ ہوتی تھی اور مردوں سے آگے جلد چلا جانا بہتر تھا۔ تاکہ راہ میں مردوں سے ملاقات نہ ہووے اور نماز عشاء میں جلدی نہ کرتی تھیں اسلئے کہ دیر کرنے میں اندھیری ہوتی تھی اگرچہ خوف فتنہ کا اس وقت میں زیادہ ہے **حدثنا** یحیی بن موسی قال حدثنا سعید بن منصور قال حدثنا فلیح عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الصبح بغلس فینصرفن نساء المؤمنین لا یعرفن من الغلس ولا یعرف بعضہن بعضا بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت پڑھتے نماز صبح کی شب کی اندھیری میں پس پھرتے تھیں مسلمانوں کی عورتیں جس حال میں کہ نہ پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیری کے یا نہیں پہچانتے تھیں بعض عورتیں بعض کو **باب** استیذان المرأۃ زوجہا بالخروج الی المسجد یہ باب ہے اذن طلب کرنے میں عورتوں کے اپنے خاوندوں سے مسجد کی طرف جانے کے لئے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یزید بن زریع عن معمر عن الزہری عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استاذنت امرأۃ احدکم فلا یمنعہا سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کی عورت نماز کے لئے مسجد کی طرف جانے کا اذن چاہے تو اسکو منع نکرو۔ قید نماز کا مسجد میں اگرچہ اس حدیث میں مذکور نہیں پر دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اسی سے مطلق خروج پر بحمل کرنا چاہئے واللہ اعلم والحمد للہ والمنۃ اتفاقات حسنہ سے ہے کہ کتاب فیض الباری شرح صحیح بخاری کی آغاز تحریر بروز مبارک دو شنبہ دوازدہم ربیع الاول ۱۲۹۲ھ ہجری میں ہوئی۔ اور اس جلد ثالث کی شروع بھی بروز یکشنبہ دوازدہم ربیع الاول ۱۲۹۲ھ ہجری میں کتاب مجمع تک پہنچی قادر توانا سے بفضلہ وقدرتہ امید ہے کہ جلد حسن اتمام کو پہنچاوے آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین **تمت**

۹-۶-۶ ۸

فہرست جلد رابع فیض الباری شرح صحیح بخاری

كتاب الجمعة

كتاب العيدين

ابواب الوتر

ابواب الاستسقاء

کتاب الجنائز

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

یہہ کتاب بیان مین نماز جمعہ کے ہی - اور جو کہ لوازم سے اسکے ہی - اور بسم اللہ اکثر روایات مین کتاب سے مؤخر ہی اور بعض روایات مین مقدم -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

یہہ باب بیان مین فرض ہونے نماز جمعہ کے ہی قول سے اللہ تعالیٰ کے إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - فَاسْعَوْا کی تفسیر فَامْضُوْا سے کی ہین یعنے چلو تم طرف نماز جمعہ کے **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبد الرحمن جو مولی ربیعہ کا ہی حدیث کی ابو الزناد سے کہ اسنے سنا ابو ہریرہ سے مقرر ابو ہریرہ نے سنا پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کہ ہم پچھلے ہین دنیا مین اور اگلے ہین روز جزا مین حشر و نشر مین اور حساب مین اور اکرام و فضیلت مین اور دخول جنت مین بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا مگر یہہ کہ اہل کتاب دئے گئے ہین کتاب ہمارے پہلے اور ہم پیچھے اُنکے - اور طبرانی کی حدیث مین آیا ہی کہ ہم دئے گئے ہین اُنکے بعد قرآن - یعنے اہل کتاب امت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اگرچہ ہمارے سے آگے کتاب دئے گئے ہین - لاکن فضل و کرامت مین ہم اُنپر سبقت رکھتے ہین - ابو عبید نے کہا کہ لفظ بَيْدَ معنے مین غیر کے اور معنے مین علیٰ کے اور معنے مین لاجل کے آیا ہی - اور ابن مالک سے منقول ہی کہ وہ حرف استثنا ہی - یہان سب معنے درست آتے ہین - یعنے وہ ہمارے پر جہاد مین سبقت رکھتے ہین اور ہم فضل و کرامت مین - ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ پھر جمعہ انکا روز ہی جو فرض کیا گیا اُنپر جمع ہونا اس روز مین اور تعظیم کرنی اس روز کی - پھر انہون نے اس مین اختلاف کیا - سو انکا اختلاف جو معتمد روایتون مین آیا ہی یہہ ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے انکے واسطے روز جمعہ کا تعین کیا یہود نے انکی فضیلت مین بحث کی کہ روز شنبہ بہتر ہی - تب وحی آئی کہ انہون نے جس چیز کو اختیار کیا اسی پر چھوڑ دیجئے - یعنے انکو اگرچہ وہ کدر کرینگا وہ بدتر ہو جاینگے - دوسرا یہہ کہ انہون نے موسیٰ علیہ السلام سے التماس کی کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کرنے سے شنبہ کے روز فارغ ہوا - پس آپ حق سبحانہ تعالیٰ سے چاہو کہ یہہ روز ہمارے واسطے معین کرے - پس موسیٰ علیہ السلام نے اسی روز کو تعین کیا - اور بعضون نے کہا ہی کہ انہون نے اختلاف کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ روز جمعہ کو تعین فرمایا آیا جایز ہی کہ ہم اسکو دوسرے روز سے بدل کرین ہفتے کے ایام سے - پس انہون نے اسمین اجتہاد کیا اور خطا کی جو اسکو شنبہ کے روز سے بدل دیا فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ پس ہدایت کی اور راہ بتلائی ہمکو اللہ نے اس روز کے واسطے جو بطریق نص کے فرمایا اور ہمارے اجتہاد پر چھوڑ نہ دیا ہمکو اسبات کی ہدایت کی کہ ہم اختلاف مین نہ پڑین فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ پس دوسرے لوگ اہل تورات و انجیل سے اس روز مین ہمارے تابع ہین - یہود نے اختیار کیا فردا کو جو روز شنبہ ہی - اور نصاریٰ نے اختیار کیا پس فردا کو جو یکشنبہ ہی - جاننا چاہئے کہ یہان اس کتاب کے شارح نے کہا کہ جو شرحین نظر مین آئی ہین انمین کسی مین بھی دیکھنے مین نہ آیا کہ تبعیت کے معنے کچھ لکھے ہون کہ اہل کتاب روز جمعہ مین کن چیزون مین ہمارے تابع ہین - راقم کی

خاطر میں یہہ بات آتی ہی کہ یہود نے اجتہاد سے یا از راہ مکابرہ روز شنبہ کو اختیار کیا۔ اور اسکو عید ٹھہرا کے اسکی تعظیم کرتے اور زیادہ عبادت بجالاتے تھے۔ اور نصاریٰ پر بھی روز جمعہ فرض کیا گیا تھا انہوں نے بھی اپنے اجتہاد سے روز یکشنبہ کو اختیار کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کی پیدایش جو بہت سے نعمتوں کو متضمن ہے اسکا ابتدا اس دن سے کیا بہتر ہی کہ ہم اس دن کی تعظیم کرین اور عید ٹھہراوین اور اس میں عبادت زیادہ کرین۔ اور روز جمعہ کہ یہہ سب فضیلتین لسان نبوت سے جسکے باب میں صادر ہوئین اور اسکی تخصیص نصوص سے ثابت ہوئی یہہ وہ روز ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا کہ وہ اکمل مخلوقات و افضل مبدعات اور مقدمہ وجود محمدی علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام کا ہی جو مقصود اصلی آفرینش سے وہی ہی اور سب آپکے واسطے چنانچہ منطوق لولاک لما خلقت الافلاک سے ظاہر ہی پس جو مدحیات کہ یہود و نصاریٰ کو شنبہ اور یکشنبہ کی تعظیم پر لاوے سب فضایل جمعہ کے تابع ہین اور سرسب کمالات کا معرفت اور شہود حق ہی اور پہلا ظہور اس کمال کا نسبت کرتے انسان کے بلکہ نسبت کرتے ایسی جامعیت کے ساتھ کوئی مظہر مشاہدہ نہ کئے تھے ایسے مظہر کا ظہور جمعہ کے روز ہوا اور دوسرے ایام جو اور فضیلتین رکھتے ہین بعد جمعہ کے ہین پس جمعہ کا روز مبدا اس کمال کا اور یہی روز اصل اور متبوع ہی اور دوسرے روز اسکے تابع واللہ اعلم باب

الغسل یوم الجمعۃ وھل علی الصبی شھود یوم الجمعۃ او علی النساء یہہ باب بیان میں ثواب غسل روز جمعہ کے ہی اس بیان میں کہ نماز جمعہ کے لئے حاضر ہونا لڑکون پر بھی ہی یا نہ اور اسیطرح عورتون پر اور حرف او معنے میں واو کے ہی حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جبکہ کوئی تمہارے سے جمعہ کے روز آوے یعنے ارادہ کرے پس چاہیے کہ غسل کرے حدثنی عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال حدثنا جویریۃ بن اسماء عن مالک عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب بینما ھو قائم فی الخطبۃ یوم الجمعۃ اذا دخل رجل من المھاجرین الاولین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا درمیان اس حال کے کہ عمر فاروق خطبہ میں کھڑے تھے جمعہ کے دن اسوقت آیا ایک مہاجرین اولین سے یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ مرد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے مہاجرین اولین انکو کہتے ہین جو غزوہ بدر میں حاضر ہوے یا بیعت رضوان سے مشرف ہوے کہ جن کی شان میں یہہ آیت شرف نزول پائی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ اور قول بعضو کا یہہ ہی کہ مہاجرین اولین وہ جماعت ہی جو قبلتین کی طرف نماز پڑھتی ہین فناداہ عمر ایۃ ساعۃ ھذہ پس ندا کی اسکو عمر فاروق نے کہ کونسی ہی یہہ ساعت یہہ استفہام انکاری اسبات کی تنبیہ کے لئے ہی کہ تکبیر جمعہ کی جو ایک امر مستحب ہی عثمان ذوالنورین سے فوت ہوئی تھی قال انی شغلت فلم انقلب الی اھلی حتی سمعت التاذین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مقرر میں ایک کام میں مشغول ہوا تھا پس میں لوگ یعنی اپنے گھر کے طرف رجوع نکیا یہانتک کہ آواز اذان کی سنی اسوقت وہی ایک اذان تھی جو خطیب کے روبرو منبر پر بیٹھے بعد کہتے ہین فلم ازد ان توضات فقال والوضوء ایضا قد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بالغسل پس عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اور بھی تم نے وضو پر ہی اقتصار کیا اور غسل نہ کیا۔ یہہ جناب فاروق سے جناب ذوالنورین پر دوسرا انکار ہی حالانکہ تم جانتے ہو کہ تھے پیغمبر خدا غسل کا حکم کرتے جمعہ کے روز اگرچہ یہہ غسل سنت ہی لاکن ایسی سنت کا منکر ات سے ہی حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غسل روز جمعہ کا ہر بالغ پر واجب ہی شارح کہتا ہی کہ احادیث مذکورہ کی دلالت ترجمہ آپکے ساتھ اشکال سے خالی نہین پہلی حدیث کی تطبیق میں ایک تکلف کرتے ہین کہ لفظ اذا جاء احدکم ترجمہ پر دلالت کرتا ہی اسلئے کہ خطاب احدکم کا لڑکون اور عورتونکو شامل ہے پس انکا آنا اسے مفہوم ہوتا ہی اور دوسری حدیث کی تطبیق میں بھی تکلف کرتے ہین اسطرح پر کہ قول کان یامر مطلق ہی زن و مرد و خرد و بزرگ پر شامل ہو سکتا ہی اور تیسری حدیث میں جو وارد ہوا کہ غسل جمعہ کا ہر بالغ پر واجب ہی بطریق مفہوم معلوم ہوا کہ لڑکون پر واجب نہین اور انپر واجب نہونیکا حکم انکے حاضر ہونے پر اشارہ کرتا ہی اور یہ معلوم ہوا کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے التزام نہین کیا ہی کہ باب کی ہر حدیث ترجمہ کے تمام اجزا پر دلالت کرے بلکہ اکثر جگہ پر مؤلف نے ایک ترجمہ کیا اور کوئی حدیث اپنی شرط کے موافق نپائی کہ اس سے ترجمہ ثابت ہو سے خصوص اس جگہ پر جو صیغہ استفہام لایا اور بہت بابت میں تردد کیا اور خصوص لڑکون کے حاضر ہونے میں نماز جمعہ کے لئے کوئی حکم واقع نہوا اور عورات تو روز روشن میں جماعت میں حاضر ہونے سے منع کئے گئین اور جہانکہ عورات حاضر ہونیکا جواز مفہوم ہوتا ہی وہ نماز صبح اور عشا کیلئے ہی جاننے کہ غسل جمعہ کے وجوب و استحباب میں اختلاف ہی امام مالک کے پاس واجب ہی اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہی اور یہی حدیثین کہ جنکا ظاہر وجوب پر دلالت کرتے ہین انکے متمسک ہین اور امام ابو حنیفہ و شافعی اسکے استحباب کے قایل ہین اور دو

حدیثین اسکے استحباب پر صریح دلالت رکھتی ہین اور ایجاب سو واسطے تاکید و ترغیب کے ہی دیکھئے کہ باب لاحق کی حدیث مین غسل اور مسواک اور خوشبوئی کا حکم ایک ہی ویترے پر واقع ہوا ہی اور اسپر تو اتفاق ہی کہ مسواک اور خوشبوئی تو واجب نہین اور غسل اوایل مین واجب تھا آخر وجوب منسوخ ہوا اور استحباب باقی رہا اور عثمان رضی اللہ عنہ غسل کا ترک کرنا اور وضو پر اکتفا کرنا جو دوسری حدیث مین گذرا وہ جانب استحباب مین ناظر ہی اور اسکے سوا احادیث صحیح اور حسن بہت آئی ہین جو استحباب پر دلالت کرتے ہین اگر کسیکو اسکی دلائل کی طلب اور ذوق ہو تو شرح سفر السعادت کے طرف رجوع کرین جو شیخنا ابوالمجد شیخ عبدالحق نے بہت بسط کے ساتھ لکھا ہی **بَابُ التَّطَيُّبِ لِلْجُمُعَةِ** یہہ باب جمعہ کے روز خوشبوئی استعمال کرنے کے بیان مین ہی -

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ - عمرو بن سلیم نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون ابی سعید خدری پر کہ کہا گواہی دیتا ہون مین پیغمبر خدا پر کہ فرمایا غسل واجب ہی ہر بالغ پر وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ اور یہہ کہ مسواک کرے اور خوشبوئی کا استعمال کرے اگر پاوے- ظاہر یہہ ہی کہ پانے کا علاقہ خوشبوئی کے ساتھ ہی اور بعضون نے کہا خوشبوئی اور مسواک ہر دو کے ساتھ ہی قَالَ عَمْرٌو أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الِاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ وَاللهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ - عمرو بن سلیم مذکور نے کہا کہ لاکن غسل کرنا پس گواہی دیتا ہون مین کہ مقرر وہ واجب ہی پر مسواک کرنا اور خوشبوئی لگانی اللہ تعالے دانا تر ہی کہ واجب ہی یا نہ لاکن اسطرح ایک ہی ویترے پر حدیث مین واقع ہوا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا اور کہا امام بخاری علیہ الرحمہ نے کہ ابوبکر بن المنکدر مذکور چھوٹا برادر محمد بن المنکدر کا ہی لاکن اپنے اپنی کنیت سے مشہور نہین یعنے کنیت ہر دو کی ابوبکر ہی لاکن یہہ محمد برادر اسکا اپنے نام کے ساتھ مشہور ہی نہ کنیت کے ساتھ بخلاف ابن منکدر کے راوی حدیث کا مسمی ہی کنیت سے ہی رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ روایت کی ہین ابوبکر مذکور سے بکیر اور سعید اور ایک جماعت دوسری وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ - اور محمد بن منکدر کنیت کیا جاتا تھا ابوبکر اور عبداللہ سے **بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ** یہہ باب فضیلت اور ثواب پانے جمعہ اور نماز جمعہ کے ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً یعنے جو شخص مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد غسل کرے جمعہ کے دن غسل جنابت کا پھر اول ساعت مین مسجد جامع کی طرف جاوے تو ایسا ہی کہ گویا صدقہ کی تقرب خدا کے لئے ایک اونٹ کو وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اور جو دوسری ساعت مین گیا تو گویا قربانی کی ایک گائی اور جو تیسری ساعت مین گیا تو قربانی کی ایک چھیلی وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً - اور جو چوتھی ساعت مین گیا تو گویا صدقہ کیا ایک مرغ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً اور پانچوین ساعت مین گیا تو گویا صدقہ کیا راہ خدا مین ایک انڈا جیسے فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ جسوقت امام خطبہ پڑھنے کے لئے نکلے فرشتے حاضر ہوتے ہین اور ذکر کو سنتے ہین رَاحَ زوال کے بعد سیر کرنیکو کہتے ہین اور مطلق سیر کے معنے مین بھی آیا ہی اور اس جگہ یہی معنی مراد ہین اور ساعت وقت کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہین پانچ یا چھ جو ساعت گنی گئی ہی اسی مین انحصار نہین ہی بلکہ مقصود جلدی اور دیری آنیکے ثواب کی زیادتی اور کمی سے ہی اور امام عبدالرحمن وغیرہ نے کہا ہی کہ راح پہلے معنے پر محمول ہی **بَابٌ** یہہ باب بلا ترجمہ ہی اور جو حدیث کہ یہان مذکور ہی اسکو بسبب تمام ترجمہ باب سابق کے ساتھ موافقت دیتے ہین جیسا کہ معلوم ہوگا **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب ایکبار جمعہ کے روز خطبہ پڑھ رہے تھے ایسے مین ایک مرد آیا وہ عثمان بن عفان تھے- عمر فاروق نے کہا کس لئے ٹھہرے رہتے ہو نماز سے فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا نہین ٹھہرا رہا مین مگر یہہ کہ مین نے اذان سنی اور وضو کیا فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ پھر عمر فاروق کہنے لگے کیا تم نے نہین سنا جو پیغمبر خدا فرماتے تھے کہ جسوقت تمہارے سے کوئی نماز جمعہ کے لئے جانا چاہے تو چاہئے کہ غسل کرے پس کس لئے تم نے وضو پر ہی اکتفا کیا اس حدیث کو ترجمہ باب تک کے ساتھ جو جمعہ کی

فضیلت مین آیا ہی تعلیق صحیح مین اس وجہ سے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ و تابعین کے حضور مین عثمان ذو النورین پر باوجود انکی فضیلت و بزرگی کے اسپر انکار کیا معلوم ہوا کہ فضیلت قبل اذان داخل مسجد ہونے
مین ہی **باب الدھن للجمعۃ** یہہ باب بیان مین استعمال کرنے روغن کے ہی واسطے جمعہ کے۔ اور دہن بضم دال مہملہ روغن کو کہتے ہین اور بالفتح روغن ملنے کو کہتے
ہین۔ اس تقدیر پر استعمال کی تقدیر کی حاجت ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری قال اخبرنی ابی
عن ابن ودیعۃ عن سلمان الفارسی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطھر ما استطاع
من طھر ویدھن من دھنہ او یمس من طیب بیتہ سلمان فارسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل نہین کرتا ہی کوئی مرد جمعہ کے دن غسل شرعی اور طہارت
کامل نہین کرتا ہی جسقدر کہ سکتا ہی لب لینے اور بغل وغیرہ کے بال نکالنے سے اور روغن ملے اور خوشبو لگاوے بشرطیکہ اپنے گھر اپنی ملک سے ہو اور دوسرے سے طلب نکرے ثم یخرج
فلا یفرق بین اثنین پھر نکلتا ہی اور دو شخص مین تفریق نہین کرتا جو مسجد مین متصل ایک دوسرے کے پاس بیٹھے ہون ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام
پھر نماز پڑھتا ہی جس قدر کہ اسکے لئے ٹھرائی گئی ہی فرض و نفل سے پھر سکوت کرتا ہی جسوقت کہ امام تکلم کرتا ہی یعنے خطبہ پڑھتا ہی الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری
مگر بخشے جاتے گناہ اسکے جو درمیان اس جمعہ کے اور دوسری جمعہ کے ہوا ایسا ہی لکھا شارحون نے گو ایک تصریح اس معنے کی دوسری روایتون مین واقع ہوئی ہی والا ارادہ جمعہ گذشتہ کا زیادہ مناسب
ہی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال طاؤس قلت لابن عباس ذکروا ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اغتسلوا یوم الجمعۃ واغسلوا رؤسکم طاؤس نے ابن عباس سے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سرون کو دہو
یہہ کلام غسل کی تاکید کی جہت سے عطف خاص کی قبیل سے عام پر اسی بات کی تنبیہ کے لئے لایا ہی کہ غسل کامل مراد ہی کہ بال کہ جو بیچ سر کے ہین اچھی طرح دہو وین وان لم تکونوا جنبا اگر صاحب جنابت
نہون واصیبوا من الطیب اور پہنچاؤ آپ کو خوشبو لی ہاتنگ طاؤس کا قول ہی جو لوگون کی طرف منسوب کیا ابن عباس کو سنایا قال ابن عباس اما الغسل فنعم واما الطیب فلا ادری
ابن عباس نے کہا لاکن غسل پس ہان کہ حضرت نے فرمایا ہی پر طیب کا حکم حضرت سے صادر ہو سو مین نہین جانتا ہون پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین ذکر دہن کا نہین ہی اور ترجمہ مین جو
دہن آیا ہی کچھہ دور نہین کہ دہن کو دار ہو **حدثنا** ابراھیم بن موسی قال حدثنا ھشام ان ابن جریج اخبرھم قال اخبرنی ابراھیم
بن میسرۃ عن طاؤس عن ابن عباس انہ ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغسل یوم الجمعۃ فقلت لابن عباس ایمس
طیبا او دھنا ان کان عند اھلہ فقال لا اعلمہ طاؤس نے ابن عباس سے روایت کیا کہ اسنے حضرت کا فرمودہ غسل جمعہ کے باب مین جو آیا ہی ذکر کیا تب مین نے پوچھا کہ آیا
خوشبوئی یا روغن اگر کسی عورت کے پاس ہو تو اس سے استعمال کرے ابن عباس نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون یعنے حضرت سے نہین سنا ہون **باب یلبس من احسن ما یجد**
یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو کوئی نماز جمعہ کا لئے جانیکا ارادہ کرے تو چاہئے کہ اپنے لباس سے جو بہتر پاوے پہنے حاضر رہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال
اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلۃ سیراء عند باب المسجد عمر بن الخطاب نے دو چادر حریری مسجد کے
دروازے کے پاس دیکھے اور اسکو حضرت کے حضور پر اثر مین لے گیا سیراء بکسر سین مہملہ و فتح شاۃ نام ایک چادر کا جو حریر کے ساتھ مخلوط ہی یا خالص حریر ہی ترکیب حلہ سیراء اضافت سے پڑہتے
ہین چنانچہ کہتے ہین ثوب خز اور بعضون سیراء تنوین سے پڑہتے ہین بر تقدیر اول سیراء اسم ہی اور بر تقدیر ثانی صفت اور یہی پر ہین اکثر محدثین اور یہی ہی روایت صحیحہ۔ اگرچہ سیبویہ سے
نقل کرتے ہین کہ فعلاء صفت نہ آئی ہی جب روایت صحت کو پہنچی حکم سیبویہ کا اسکے قصور تتبع پر محمول ہی فقال یا رسول اللہ لو اشتریت ھذہ الحلۃ فلبستھا
یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک پھر عمر کہنے لگے یا رسول خدا اگر آپ اس چادر کو خرید فرماوین اور اسکو جمعہ کے روز پہنین اور اس روز جو بادشاہون کی طرف ایلچی آوین
کی خدمت مین آوین بہتر ہی اور ایک روایت مین للعید بھی واقع ہوا یعنی روز عید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فی
الاخرۃ حضرت نے فرمایا نہین پہنیگا اسکو مگر وہ شخص کہ جسکو آخرت مین نصیب نہو جو یون ہی ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا حلل فاعطی
منھا عمر بن الخطاب حلۃ پھر حضرت کے پاس حلہ سیراء کی جنس سے کئی چادرین آئین تو حضرت نے ان حلون سے ایک حلہ یعنی دو چادر عمر بن الخطاب کو دیئے فقال عمر یا رسول
اللہ کسوتنیھا وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت عمر فاروق کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے پہنایا اور دیا مجھکو یہہ حلہ اور متحقق آپنے حلہ عطارد کے باب مین فرمایا جو کہ فرمایا یعنی
اسکو وہ شخص پہنیگا کہ جسکو آخرت مین حصہ نہین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکھا لتلبسھا فرمایا کہ مین نے تجھ کو یہہ حلہ اسلئے نہین دیا کہ تو اسکو پہنے

تاکہ ہین لئے کہ تو اس سے نفع پاوے بعد بیچنے کے فكساها عمر بن الخطاب اخا له بمكة مشركا پس عمر فاروق نے وہ حلہ اپنے ایک بھائی کو دیا جو کہ معظمہ مین رہتا تھا جس حال مین کہ وہ کافر تھا تو وہ اسکو بیچ کر اپنی حاجتین میں لاوے

باب السواك يوم الجمعة

یہہ باب مسواک کرنے مین ہی جمعہ کیدن قال ابو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم يستن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اپنے دندان مبارک کو مسواک سے ملتے تھے **حدثنا** عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لولا ان اشق على امتي او لولا ان اشق على الناس لامرتهم بالسواك مع كل صلوة ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مشقت نہوتی یہہ بات کہ اپنی امت پر مشقت ڈالون یا لوگون پر مشقت ڈالون یہہ شک راوی کا ہی۔ تو البتہ ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم کرتا یعنے انپر فرض کرتا چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی لفرضت عليهم اور اس عموم مین جمعہ کے روز مسواک کا حکم بھی معلوم ہوا بلکہ بطریق اولی کہ اس روز کی طہارت اور خوشبوئی دوسرے ایام سے زیادہ ہی اور ہر نماز کے لئے لوگونکا جمع ہونا بھی زیادہ جب فرضیت کی نفی ہوئی استحباب و ندب باقی رہا جو دوسرے احادیث سے ثابت ہی اور علم اصول مین مرجح ہی کہ مندوب بھی مامور بہ ہی فقط **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا شعيب بن الحبحاب قال حدثنا انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثرت عليكم بالسواك انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مبالغہ کیا تم پر مسواک کے باب مین اور بعض روایات مین اكثرت صیغہ مجہول سے آیا ہی یعنے مبالغہ کیا گیا مین خدا کیطرف سے مسواک کے باب مین **حدثنا** محمد بن كثير قال اخبرنا سفيان عن منصور وحصين عن ابي وائل عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يشوص فاه حذیفہ نے کہا کہ حضرت جسوقت کہ رات سے قیام کرتے نماز تہجد کے لئے تو پاک کرتے اپنے دہن مبارک کو اور مسواک کرتے اور اسکو دھوتے دلالت اس حدیث کی جمعہ کے دن مسواک کرنے پر بطریق اولی ہی یعنے شب کا وقت جو تنہا رہتے مسواک کرتے تو جمعہ کے روز جو طہارت اور تجمل کا حکم ہی مسواک کے لئے سزاوار تر ہی

باب من تسوك بسواك غيره

یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ مسواک کرے غیر کی **حدثنا** اسمعيل قال حدثني سليمان بن بلال قال قال هشام بن عروة اخبرني عن عائشة رض قالت دخل عبد الرحمن بن ابي بكر ومعه سواك يستن به بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق حضرت کے مرض موت کے ایام مین حجرے مین آیا اور اسکے ساتھ ایک مسواک تھی جو اس سے اپنے دانت کو ملتا تھا فنظر اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له اعطني هذا السواك يا عبد الرحمن فاعطانيه فقصمته ثم مضغته فاعطيته رسول الله پس حضرت نے عبد الرحمن کی طرف نظر کی۔ بی بی کہتی ہین کہ مین نے اسکو کہا کہ ای عبد الرحمن یہہ مسواک مجھ کو دے۔ سو وہ مجھکو دیا۔ پھر اسکو مین نے اپنے دانتوں مین لیا اور توڑ کے دور کیا وہ ٹکڑا جو عبد الرحمن اپنے دانتون پر پھیرتا تھا اور روایتون مین فقصمته صاد سے آیا ہی یعنے مین نے چابا اسکو اور بعض روایات مین فقضمته ضاد سے آیا یعنے توڑا اسکو پھر وہ مسواک حضرت کو دی فاستن به وهو مستسند الى صدري پھر حضرت اس سے اپنے دندان شریف ملے جس حال مین کہ میرے سینہ پر تکیہ کئے تھے

باب ما يقرأ في صلوة الفجر يوم الجمعة

یہہ باب ان سورتون کے بیان مین ہی جو جمعہ کے روز صبح کی نماز مین پڑہی جاوین **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرء في الفجر يوم الجمعة الم تنزيل وهل اتى على الانسان ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت جمعہ کے روز صبح کی نماز مین سورۂ الم تنزیل سجدہ پہلی رکعت مین اور سورۂ ہل اتی علی الانسان دوسری رکعت مین پڑہتے

باب الجمعة في القرى والمدن

یہہ باب حکم نماز جمعہ کے بیان مین ہی گاؤن مین اور شہرون مین۔ مدن ضم میم و سکون دال مہملہ سے ہی۔ اور کبھی دال کو بھی ضم دیتے ہین **حدثنا** محمد بن المثنى قال حدثنا ابو عامر العقدي قال حدثنا ابراهيم بن طهمان عن ابي جمرة الضبعي عن ابن عباس انه قال ان اول جمعة جمعت بعد جمعة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجد عبد القيس بجواثى من البحرين ابن عباس نے کہا کہ پہلی جمعہ جو مسجد نبوی مین جمعہ کئے کے بعد جو ہوئی مسجد مین عبد القیس کے تھی قریہ جواثی مین جو بحرین سے ہی۔ جواثی ضم جیم اور خفت واو مثلثہ سے نام ایک قلعہ کا ہی نواح بحرین مین۔ جاننے کہ قریہ مین جمعہ قائم کرنے پر امام شافعی قائل ہوے

ہین اور یہی حدیث حجت لائی - اور کہتے ہین کہ جس جگہ چالیس مرد بالغ اور آزاد مقیم ہون تابستان و زمستان اُن پر جمعہ فرض ہی - اور عمارتین اسکے خواہ پتھر اور اینٹ سے ہون یا کیچ اور لکڑی اور قصب وغیرہ چیزون سے - اور امام اعظم نے جمعہ قائم کرنے کے لئے شرط کی ہی کہ وہ مصر جامع ہو یا اسکا سرحد لقولہٖ صلی اللہ علیہ وسلم لَا جُمُعَۃَ وَلَا تَشْرِیْقَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاق اور امام شافعی کی اُس حدیث سے جواب دیتے ہین کہ جواثی مدینہ شہر تھا چنانچہ متعدد اقوال اسپر شاہد ہین - اور اگر ہم مسلم رکھین کہ وہ قریہ تھا تو حدیث مین کوئی دلیل نہین کہ جمعہ بطریق فرضیت ادا کی ہون - اور حضرت اسپر مطلع ہوے پر تقریر فرماے اور مصر کے معنے مین جو اختلاف آیا ہی فقہ کی کتابون مین مسطور ہی **حدثنا** بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا جو فرماتے تھے کہ تم سب کے سب رعیت دار ہین یعنے نگہبان ہین اپنے علاقہ دارون کی درستی اور انکے دین و دنیا کی بہتری پر اور انہین عدالت کرنیکا التزام رکھتے ہو پس فردا قیامت ان سے ان باتون مین تقصیر اور سستی ہونیکی صورت مین تم سوال کئے جاؤگے وَزَادَ اللَّیْثُ قَالَ یُوْنُسُ کَتَبَ رُزَیْقُ بْنُ حُکَیْمٍ اِلَی ابْنِ شِہَابٍ وَاَنَا مَعَہٗ یَوْمَئِذٍ بِوَادِ الْقُرٰی اور زیادہ کیا ہی لیث نے روایت پر عبد اللہ بن مبارک کے اسبات کو کہ کہا یونس نے کہ لکھا رزیق بن حکیم نے طرف ابن شہاب زہری کے اور تھا مین ساتھ ابن شہاب کے اس روز وادی قری مین جو اعمال مدینہ مطہرہ سے ہی هَلْ تَرٰی اَنْ اُجَمِّعَ وَرُزَیْقٌ عَامِلٌ عَلٰی اَرْضٍ یَعْمَلُہَا وَفِیْہَا جَمَاعَۃٌ مِنَ السُّوْدَانِ وَغَیْرِہِمْ آیا تو جایز سمجھتا ہی کہ مین جمعہ قایم کرون اس جماعت کے ساتھ جو میرے ہمراہ ہین - اور رزیق اسوقت عامل تھا اس زمین پر جسمین زراعت کرتا تھا اور وہان حبشیون وغیرہ دوسرون کی ایک جماعت تھی وَرُزَیْقٌ یَوْمَئِذٍ عَلٰی اَیْلَۃَ اور رزیق اسوقت امیر تھا ایلہ پر عمر بن عبد العزیز کی طرف سے - ایلہ بفتح ہمزہ و سکون مثناۃ تحتیہ و فتح لام ایک شہر تھا قلعہ دار - جو اب ویران پڑا ہی اور وہ حجاج مصر کی منزل ہی - قسطلانی کہتا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ وہ ایک زمین تھی کہ جسمین زراعت کیا کرتے تھے وہ قصبہ ایلہ تھا نہ شہر ایلہ - پوشیدہ نرہے کہ شافعیہ کا استدلال ایسے ظاہر کے ساتھ مقابلہ مین نصوص کے ہی جو غیر مصر جامع مین عدم جواز جمعہ پر واقع ہوئی ہین واللہ اعلم بالصواب فَکَتَبَ ابْنُ شِہَابٍ وَاَنَا اَسْمَعُ یَاْمُرُہٗ اَنْ یُّجَمِّعَ پس ابن شہاب نے رزیق کی طرف لکھا اور اسکو پڑھا جس حال مین کہ مین سنتا تھا رزیق کو حکم کیا کہ جمعہ قائم کرے یُخْبِرُہٗ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ جس حال مین کہ ابن شہاب رزیق کو خبر دیتا تھا کہ سالم نے اس سے حدیث کی کہ عبد اللہ بن عمر کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جس حال مین کہ فرماتے تھے - ابن شہاب نے جمعہ قائم کرنیکا استدلال کیا اس حدیث سے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم سب کے سب صاحب رعیت اور صلاح کرنیوالے ہو اور تم سب قیامت مین اپنے رعایا کے حال سے پوچھے جاؤگے - اُنکے صلاح و فساد سے اور مصالح دینی و دنیوی کے قیام سے - اور انہین مصالح دینی سے جمعہ کا قیام ہی - پوشیدہ نرہے کہ دیہات مین جمعہ کا عدم جواز جب نص سے ثابت ہوا تو وہ از جملہ مصالح دینی نرہا اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ امام رعیت دار ہی اپنے رعایا کے حال سے سوال کیا جائیگا وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَہْلِہٖ وَہُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور مرد اپنے اہل و عیال مین رعیت دار ہی اپنے لوگون کے حال سے سوال کیا جائیگا وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِہَا وَمَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِہَا اور عورت اپنے مرد کے گھر مین حاکم ہی اور روز قیامت اپنے تابعون سے سوال کی جائیگی وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور خدمتگار اپنے آقا کے مال کی نگہبانی مین حاکم ہی اس مال سے سوال کیا جائیگا قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْہِ وَہُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور ابن عمر نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال مین حاکم ہی اور امانت دار ہی اسکے مال سے سوال کیا جائیگا وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ پھر اس کلمہ سے تعمیم کی تاکید حکم کے لئے - شافعیہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ جمعہ کا قائم کرنا بغیر اذن سلطان کے روا ہی - کیونکہ رزیق نے عمر بن عبد العزیز سے نہ پوچھا - اور حنفیہ نے شرط کیا ہی کہ اذن امام کا یا اسکے نائب کا یا قاضی کا یا شہر کے امیر کا چاہئے - اور یہہ حدیث شافعیہ کی دلیل ہو سکتی نہین - اسلئے کہ رزیق ابن شہاب کے طرف سے نائب تھا اور وہ عمر ابن عبد العزیز کا نائب تھا - پس سکوت ابن شہاب کا کافی تھا اور یہہ مسئلہ اس سے پوچھ کے فتوی طلب کیا

باب هَلْ عَلٰی مَنْ لَّمْ یَشْہَدِ الْجُمُعَۃَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ وَغَیْرِہِمْ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا غسل جمعہ کا اسپر واجب ہی جو نماز کے لئے حاضر نہو عورتون اور بچون سے - اور

اُنکے سوا دوسرے لوگوں سے جیسے غلاموں اور بیماروں اور مسافروں اور قیدیوں اور نابینا لوگ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: الْغُسْلُ عَلٰى مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ عبد اللہ
ابن عمر نے کہا کہ غسل جمعہ کا واجب یا سنت مؤکدہ اسی پر ہی جسپر نماز جمعہ واجب ہی حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ
الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ زہری نے کہا کہ سالم نے مجھ سے حدیث کی کہ مقرر اسنے ابن عمر سے سنا جس حال میں کہ کہتا تھا کہ مین نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے
جو شخص کہ تمہارے سے نماز جمعہ کیلئے آوے تو چاہیئے کہ وہ غسل کرے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ابو سعید خدری سے
مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کا غسل ہر مرد بالغ پر واجب ہی حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہم پچھلے ہیں دنیا میں اور اگلے ہیں فضیلت میں روز قیامت بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ مگر اتنی بات ہی کہ دیے گئے
ہیں اہل کتاب کتاب ہمارے سے آگے اور دیے گئے ہیں ہم انکے بعد فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ پس یہہ روز جو اختلاف کیا ہے انہوں نے بیچ اس کے اور
خطا کی ہیں اسمیں اور اللہ نے ہم کو ہدایت کی وحی سے اس روز کی تعظیم کی فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى پس کل جو شنبہ ہی یہود کے لئے ہی اور یکشنبہ نصاری
کے لئے اس حدیث کی شرح آگے گذری ہی فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ پھر حضرت
خاموش ہوے اور فرمایا کہ ہر مسلمان پر لازم ہی کہ ہر ہفتہ میں ایک روز غسل کرے کہ اپنے سر اور جسد کو دہووے۔ اس روایت میں نسائی اور ابن خزیمہ نے زیادہ کیا ہی کہ وہ
روز روز جمعہ ہی رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ
فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا روایت کی ہی اس حدیث کو ابان نے مجاہد سے اور اسنے طاوس سے اور اسنے ابوہریرہ سے اس طور پر کہ لفظ حق کل کے بعد لایا ہی امام بخاری نے ترجمہ میں تردد
استفہامی کی ہی کہ آیا جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں غسل ہی یا نہ۔ قول ابن عمر کا ظاہر اس بات پر ہی کہ غسل واجب منحصر انہیں پر ہی کہ جمعہ جن پر واجب ہی جنس نفی کا ہی اور
احادیث مرفوعہ جو لایا ہی پہلی حدیث موجب ہی کہ جو کوئی نماز جمعہ کے لئے حاضر ہو خواہ اسپر جمعہ واجب ہو یا نہ اسپر غسل بھی واجب ہی اور دوسری حدیث اس بات پر ناطق ہی
کہ جسپر جمعہ واجب ہی اسپر غسل واجب ہی یاد اسمیں قید حضور جمعہ کا واقع ہوا اور تیسری حدیث بظاہر موجب اس بات پر ہی کہ ہر مسلمان پر واجب ہی اسپر جمعہ واجب ہو یا نہ خواہ وہ
نماز جمعہ کے لئے حاضر ہو یا نہ۔ پس مقتضا ان مجموع احادیث کے جو تردد کہ ترجمہ میں آیا ہی وہ باقی ہی جیسا کہ اس قول کی شرح میں شارحوں نے اختلاف کیا ہی واللہ اعلم ومنہ التوفیق
ف قسطلانی میں لکہا ہی کہ غسل جمعہ کے وجوب کو پہیرنے والی وہ حدیث ہی جو مسلم میں آئی ہی مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا اور ترمذی
میں یہہ حدیث آئی ہی مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ۔ یعنے اچھا وضو کر کے نماز جمعہ کے لئے آیا تو بس کرتا ہی انتہی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ
بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذن دو عورتوں کو شب میں کہ نماز کیلئے مسجدوں کی طرف جاویں۔ قید کرنا اذن کا شب میں اسلئے ہی کہ شب کی اندہیری میں فساق
بکار اپنے فسق و فجور میں اور خواب میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور دن کے وقت منتشر رہتے ہیں پس چاہیئے کہ عورات دن کو نہ نکلیں جب انکو حضور جمعہ نہیں پس انپر غسل جمعہ بھی نہیں ہی یہی مذہب شافعیہ کا اور جب
جمعہ روز میں ہی حنفیہ کہتے ہیں کہ جمعہ روز میں ہی اور حکم روز کا جدا ہی پس عورات جمعہ کے لئے جاویں اور انپر بھی غسل واجب ہوگا اس تقریر سے حدیث مطابق
ہوئی ترجمہ کے ساتھ پوشیدہ نرہے کہ شافعیہ مفہوم مخالف پر عمل کرتے ہیں لاکن جس جگہ مفہوم موافق اولی ہو مقبول نہیں جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ اس جگہہ جب عورات شب
میں نکلنے پر ماذون ہوئیں جو فساق کے فسق و فجور کا وقت ہی اور تمام لوگ ایک دوسرے کے حال پر اطلاع نہیں رکہتے ہیں روز میں بطریق اولی ماذون ہونگے کہ مظنہ فساق
کی دست اندازی کا کمتر ہوا کرتا ہی اور اسی طرف گئے ہیں شارحین اور کرمانی اس تقدیر پر غسل عورات پر بہی واجب ہوا کس لئے کہ وے نماز جمعہ کے لئے حاضر ہونیوالے ہیں حاضر
ہونے والوں پر تو غسل واجب ہی حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

ابن عمر قال كانت امرأة لعمر تشهد صلوة الصبح والعشاء في الجماعة في المسجد ابن عمر نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک عورت تھی جسکا نام عاتکہ
تھا سعد کی بہن جو عشرہ مبشرہ سے تھے نماز صبح اور عشا جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوا کرتی فقيل لها لم تخرجين وقد تعلمين ان عمر
يكره ذلك ويغار پس بی بی کو کہا گیا کہ تم کس لئے باہر آتی ہو حالانکہ تم جانتے ہیں کہ عمر جو تمہارے شوہر ہیں ناخوش ہوتے ہیں اور غیرت کرتے ہیں قالت وما يمنعه ان ينهاني
تب اس عورت نے کہا کہ کیا چیز اسکو باز رکھتی ہے کہ مجھکو منع کرے قال يمنعه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا اماء الله مساجد
کہا کہ عمر کو منع کرتا ہے قول پیغمبر خدا کا جو فرماتے ہیں کہ منع مت کرو خدا کے باندیوں کو نماز کے لئے مسجدوں کو آنے سے تطبیق میں اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہہ منع کرنا محمول ہے
شب پر جہت سے حمل مطلق کے مقید پر۔ پس ملاحظہ کرتے مفہوم مخالف کے لازم آتا ہے کہ عورتیں نماز جمعہ کے واسطے بھی نہ آویں اور غسل انپر واجب نہ ہوگا جیسا کہ حدیث سابق کی
تقریر میں گذرا۔ اور بعض شارحوں نے کہا ہے کہ لا تمنعوا عام ہے رات اور دن کو اور اس جگہہ جو ذکر رات کا یعنی عام کے ایک فرد کا کیا سو وہ تخصیص معنے کی نہیں رکھتا ہے اس تقدیر پر
غسل عورات پر بھی واجب ہوگا اور وے نماز جمعہ کے لئے بھی جاویں جیسا کہ حدیث سابق میں گذرا **باب الرخصة ان لم يحضر الجمعة في المطر** یہہ باب
اس بیان میں ہے کہ جس پر جمعہ واجب ہو اگر بسبب عذر بارش کے وہ حاضر نہو تو اسکو رخصت ہے **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمعيل قال اخبرني
عبد الحميد صاحب الزيادي قال حدثنا عبد الله بن الحارث ابن عم محمد بن سيرين قال ابن عباس لمؤذنه في يوم مطر
ابن عباس نے بارش کے دن اپنے موذن کو کہا اذا قلت اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حي على الصلوة قل صلوا في بيوتكم جسوقت
کہ تو کلمہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہیگا تو حی علی الصلوۃ مت بول کیونکہ اسکے معنے یہہ ہیں کہ نماز کے لئے آؤ بلکہ یہہ کہہ کہ اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھ لو فكان الناس استنكروا
پس لوگوں نے اسلئے ابن عباس پر انکار کیا فقال فعله من هو خير مني پس ابن عباس نے کہا کہ یہہ کام پیغمبر خدا نے کیا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مجھ سے بہتر ہیں ان الجمعة
عزمة واني كرهت ان اخرجكم فتمشون في الطين والدحض مقرر جمعہ عزیمت ہے یعنی واجب مقرر ہیں نے ناخوش رکھا کہ تم کو گھر سے نکالوں یا تم کو
حرج دوں کہ تم چلیں کیچڑ میں اور پاؤں پھسلے یعنے اگر میں موذن کو رخصت دوں کہ حی علی الصلوۃ کہے جب اسکو سنتے ہی آنا واجب ہے جو سنیگا آنے میں مبادرت کریگا پس لوگ
رنج میں پڑینگے عزمہ بفتح عین اور سکون زا سے واجب کے معنے میں ہے الدحض فتح دال مہملہ اور سکون حا مہملہ سے اور کبھی بفتح حا بھی آتا ہے لغزش اور پھسلنے کے معنے میں پس نماز
جمعہ کے لئے بارش عذر ہونا مذہب جمہور کا ہے لاکن شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ اگر بارش ہلکی رہے اور کپڑے بھیگ کے ایذا نہ پہنچے تو عذر نہیں اور امام مالک کے پاس ترک جمعہ کے
لئے بارش عذر ہی نہیں امام قسطلانی نے کہا کہ یہہ حدیث انپر حجت ہے **باب من اين تؤتى الجمعة** یہہ باب اس بیان میں ہے کہ کس جگہہ سے آیا جاوے
جمعہ کے لئے یعنے کس قدر مسافت سے آنا واجب ہے وعلى من تجب۔ اور کس شخص پر واجب ہے لقول الله تعالى عز وجل اذا نودي للصلوة
من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله۔ اس آیت کو وجوب جمعہ پر دلیل لائی وقال عطاء اذا كنت في قرية جامعة فنودي
للصلوة من يوم الجمعة فحق عليك ان تشهدها سمعت النداء او لم تسمعه اور عطا نے کہا کہ جب تو اس قریہ میں رہے کہ جسمیں جمعہ ادا کرتے ہیں پس جمعہ کے روز
نماز کے لئے ندا کی جاوے پس تجھ پر واجب ہے کہ تو جمعہ کے لئے حاضر ہووے خواہ تو اذان سنے یا نہ سنے۔ جب ظاہر آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ سعی یعنے جانا ندا سننے کے بعد ہے اس قول
سے رفع اس توہم کا کیا۔ اور عبد الرزاق نے زیادہ کیا ابن جریج سے کہ میں نے عطا سے پوچھا کہ قریہ جامعہ کسکو کہتے ہیں کہا کہ جس میں لوگ جمع رہیں اور اس میں ایک امیر یا قاضی ہو اور
مکانات باہم پیوستہ رہیں جیسا کہ جدہ ہے وكان انس في قصره احيانا يجمع واحيانا لا يجمع وهو بالزاوية على فرسخين۔
اور تھے انس بن مالک اپنے گھر میں کبھی جمعہ کرتے اور کبھی نہ کرتے اور انکا گھر زاویہ میں تھا بصرے سے دو فرسخ پر جسکے چھہ میل ہوتے ہیں زاویہ ایک جگہہ ہے بصرے کے سرحد میں
حدثنا احمد بن صالح قال قال حدثنا عبد الله بن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث عن عبيد الله ابن ابي جعفر ان محمد بن جعفر بن الزبير
حدثه عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان الناس ينتابون الجمعة من منازلهم
ومن العوالي فياتون في الغبار يصيبهم الغبار والعرق فيخرج منهم العرق یعنے بی بی عائشہ نے کہا تھے لوگ نوبت بہ نوبت آیا کرتے جمعہ
کے روز اپنے منزلوں سے جو مدینے کے قریب تھے اور عوالی مدینہ سے جو مسافت پر تھے ادنی مسافت چہار میل کی تھی اور نہایت آٹھہ میل پس آیا کرتے گرد و غبار کے ایام

احرجكم في رواية

بالصلوة

مین پہنچتی تھی انکو غبار اور عرق اور نکلتا تھا انسے پسینہ یعنے بہت پسینہ کرتے تھے اور بعض روایات مین یاتون فی العباء عین کے فتح اور با موحدہ سے ایک لباس ہی کہ اسپر کالے خطوط رہتے ہین فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان منہم وہو عندی پس حضرت کے پاس ایک مرد آیا درحالیکہ حضرت میرے پاس تھے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تطہرتم لیومکم ہذا۔ پس آپنے فرمایا کہ اگر تم پاک کرتے آپکو یعنے غسل کرتے آج کے روز کے لئے جو جمعہ ہی بہتر تہا جانئے کہ جو لوگ خارج شہر مین حنفیہ کے پاس انپر جمعہ واجب نہین اور شافعیہ اسکے وجوب کے قایل ہین اور اس حدیث کو حنفیہ پر حجت لاتے ہین حالانکہ اس حدیث سے احتجاج نہین ہو سکتا کیونکہ جن لوگونپر جمعہ واجب نہین اگر وے لوگ آکے نماز جمعہ پڑہین کچھ مانع نہین اور اگر جمعہ ادا کرین وہ نماز ظہر کی جگہہ پر شمار کی جاتی ہی اور اس حدیث مین کوئی چیز اسبات پر دلالت نہین کرتی ہی کہ وے لوگ جو عوالی سے آتے چہار میل کی مسافت طی کرکے آتے تھے انپر جمعہ فرض تھی۔ اور دوسری صحیح روایت مین ینتابون کی جگہہ یتناوبون واقع ہوئی یعنے عوالی کے لوگ نوبت بہ نوبت آتے تھے اگر انپر جمعہ فرض ہوتی سب ایکبار آئے ہوتے

باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جمعہ کا ابتدا وقت زوال آفتاب سے ہی وکذلک یذکر عن عمر وعلی والنعمان بن بشیر وعمرو بن حریث اور اسیطرح روایت کی گئی ان چہار اصحاب کبار سے اور یہی مذہب ہی عامہ علما کا سوا امام احمد بن حنبل کے کہ انہونے زوال سے آگے روا کہا لاکن جن حدیثون سے احتجاج کیا وے سب ضعیف ہین **ف** اور وہ جو حنابلہ جمعہ کو عید پر قیاس کرتے ہین کیونکہ حضرت نے جمعہ کے حق مین فرمایا ہی ہذا یوم جعلہ اللہ عیدا للمسلمین پس نماز عید کے مانند نماز جمعہ بھی قبل زوال ادا کرین۔ جواب اسکا یہہ ہی کہ جمعہ کو عید کہنا عید کے سب احکام کو شامل نہین ہوتا اس دلیل سے کہ عید کے روز روزہ حرام ہی نہ جمعہ مین بالاتفاق اور ایسے ہی کئی باتین قسطلانی۔ اور وہ جو حنابلہ حضرت ابو بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم سے قبل زوال جمعہ ادا کرنا روایت کرتے ہین سو وے روایات طریق صحت پر ثابت نہین۔

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یحیی بن سعید انہ سأل عمرۃ عن الغسل یوم الجمعۃ فقالت قالت عائشۃ کان الناس مہنۃ انفسہم عمرہ بفتح عین مہملہ وسکون میم بیٹی عبد الرحمن کی ہی جو انصاریہ مدنیہ تھی جب یحیی نے اس سے غسل جمعہ سے سوال کیا تو بولی کہ بی بی عایشہ نے فرمایا کہ تھے لوگ آپ اپنے خدمت گذار مہنہ فتحات سے جمع ماہن ہی خادم کے معنے مین چنانچہ خدمہ جمع خادم کا ہی۔ یعنے اپنے کام آپ کیا کرتے۔ وکانوا اذا راحوا الی الجمعۃ راحوا فی ہیئتہم اور تھے لوگ جب جاتے نماز جمعہ کے لئے جاتے جس حال مین کہ پسینہ ہوتے فقیل لہم لو اغتسلتم۔ پس انکو کہا گیا اگر تم غسل کرین بہتر ہی بوئے ناخوش دفع ہونیکے لئے تا لوگون کو اور فرشتون کو ایذا نہو۔ اس حدیث کی دلالت ترجمہ باب کے واسطے یہی ہی کہ رواح زوال کے بعد سیر کرنیکے معنے مین ہی یعنے حدیث مین لفظ رواح جو آیا اسکے معنے زوال کے بعد جانا ہی پس وقت جمعہ کا آغاز بعد زوال ہی **حدثنا** شریح ابن النعمان قال حدثنا فلیح بن سلیمان عن عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان التیمی عن انس بن مالک رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس انس بن مالک سے مروی ہی کہ تھے حضرت نماز جمعہ پڑہتے جسوقت آفتاب ڈہلتا **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد اللہ بن مبارک قال اخبرنا حمید عن انس بن مالک قال کنا نبکر بالجمعۃ ونقیل بعد الجمعۃ انس نے کہا کہ تھے ہم جلدی کرتے نماز جمعہ کے لئے یعنے پہلے وقت مین پڑہا کرتے اور قیلولہ کرتے بعد نماز جمعہ کے صحابہ کی عادت تھی کہ زوال سے پہلے قیلولہ کرکے نماز ظہر ٹہنڈے وقت پڑہتے حرارت کے ایام مین کیونکہ ظہر ٹہنڈے وقت مین پڑہنا مشروع ہی جب جمعہ اول وقت بعد زوال پڑہی جاتی تو بعد نماز کے قیلولہ کیا کرتے تھے **باب** اذا اشتد الحر یوم الجمعۃ یہہ باب بیان حکم مین اس وقت کے ہی کہ جمعہ کے روز جب گرما سخت ہو **حدثنا** محمد بن ابی بکر المقدمی قال حدثنی حرمی بن عمارۃ حدثنا ابو خلدۃ ہو خالد بن دینار قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوۃ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھے حضرت جب سخت ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کے لئے یعنے اول وقت مین ادا کرتے واذا اشتد الحر ابرد بالصلوۃ اور جسوقت کہ سخت ہوتی گرمی سرد کرتے ساتھہ نماز کے یعنے تاخیر کرتے پہلے وقت سے یعنی الجمعۃ راوی کہتا ہی کہ اس نماز سے ہر دو جگہہ نماز جمعہ مراد ہی اسنے نماز ظہر پر قیاس کیا ہر دو نماز مین مساوات سمجھا قال یونس بن بکیر قال حدثنا ابو خلدۃ قال بالصلوۃ ولم یذکر الجمعۃ یونس نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ابو خلدہ نے اور ذکر نہین کیا جمعہ کا بلکہ کہا کہ ٹہنڈی کرتے نماز کو وقال بشر بن ثابت حدثنا ابو خلدۃ قال صلی بنا امیر الجمعۃ اور بشر بن ثابت نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ابو خلدہ نے کہ نماز پڑہی ہمارے ساتھہ ایک امیر جمعہ نے اور کہا کہ

ہیں حکم بن ابی عقیل ثقفی چھیرا بھائی حجاج بن یوسف ظالم کا تھا اور وہ خطبہ میں تطویل کرتا تھا موافق حجاج کے یہانتک کہ خروج وقت نماز کا قریب ہوجاتا تم قَالَ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ پس امیر نے انس بن مالک سے پوچھا کہ پیغمبر خدا کسطرح نماز ظہر پڑھا کرتے تھے۔ روایت ہے اسمعیل سے آیا ہی کہ کہا اِذَا كَانَ الشِّتَاءُ بَكَّرَ بِالظُّهْرِ وَاِذَا كَانَ الصَّيْفُ اَبْرَدَ بِهَا جب ایام سردی کے ہوتے ظہر اول وقت پڑھا کرتے اور جب ایام گرمی کے رہتے تاخیر فرماتے اور ٹھنڈی کرتے اسکو

بَابُ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ یہہ باب بیان میں نماز جمعہ کے طرف جانے اور نہ دوڑنے کے ہی اور بیان میں قول خدای عزوجل کے جو فرمایا پس چلو تم طرف ذکر اللہ کے یعنے طرف نماز کے یا خطبہ کے۔ سعی کے معنے دوڑنا اور چلنا ہر دو آئے ہیں جب نماز کے لئے جانے ہیں حکم ساتھ سکون اور وقار کے واقع ہوا تنگی وقت کی ضرورت کے سوائے دوڑنے سے حسن بصری کہتے ہیں کہ سعی قدموں سے نہیں بلکہ دل سے ہی وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا اور جس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ سعی کے معنے چلنا اور عمل کرنا ہی اسلئے کہ حق تعالی نے فرمایا وسعی لہا سعیہا یعنے عمل کیا واسطے آخرت کے جو حق عمل کا تھا اوامر کے بجالانے اور منہیات سے بچے رہنے میں وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِيْنَئِذٍ ابن عباس نے کہا کہ خرید و فروخت اسوقت حرام ہوتا ہی یعنی جمعہ کی ندا کے وقت۔ ہسباب میں اختلاف آیا ہی کہ حرام ہونا خرید و فروخت کا پہلی ندا کے وقت سے یا دوسری ندا کے وقت سے۔ جب حضرت جناب رسالت اور شیخین کے زمانے میں پہلی ندا نہیں تھی ہی دوسری ندا خطبہ کے وقت پڑھی اور آیت وَذَرُوا الْبَيْعَ اسوقت نازل ہوئی حق یہہ ہی کہ بیع کا امر حرام ہونا ندای ثانی سننے کے بعد ہی وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا اور عطا نے کہا کہ ندا جمعہ سنتے ہی سب صنعتیں حرام ہوتی ہیں کسلئے کہ جمعہ کے لئے جانے سے پھر رکھنے میں سب حرفے بیع کی جگہہ رہیں وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ اَنْ يَشْهَدَ الْجُمُعَةَ اور ابراہیم بن سعد نے کہا یعنی زہری سے لایا ہی کہ جسوقت موذن اذان کہے جمعہ کی اور وہ شخص مسافر ہی پس اسپر لازم ہی کہ جمعہ کے لئے حاضر ہووے یعنے بطریق استحباب کے سوا اسکے زہری سے مختلف روایتیں آئی ہیں کہ لَا جُمُعَةَ عَلَى الْمُسَافِرِ جمعہ مسافر پر واجب نہیں اور ابن منذر نے کہا کہ وہ مانند حکم اجماع کے ہی مالکیہ کے پاس ایک فرسخ کے اندر مسافر کو اذان کی آواز پہنچی ہی اسپر جمعہ واجب ہی

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ اَدْرَكَنِيْ اَبُوْ عَبْسٍ وَاَنَا اَذْهَبُ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ عبایہ بن رفاعہ بن خدیج انصاری نے کہا کہ ابوعبس عبد الرحمن بن جبر انصاری نے مجھکو پایا جس حال میں میں نماز جمعہ کے لئے چلا تھا۔ پس کہنے لگا کہ میں نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ جسکے پاؤں راہ خدا میں غبار آلودہ ہوں اسکو اللہ تعالی آتش دوزخ پر حرام کرےگا۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب کے ساتھ یہہ ہی کہ جب وے ہردو بایکدیگر حکایت کرتے تھے معلوم ہوا کہ آہستہ جاتے تھے نہ جلد

حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے جسوقت کہ اقامت کہی جاوے نماز کی تو نہ آؤ تم دوڑتے ہوئے وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ آؤ تم نماز کیلئے چلتے ہوئے لازم کرلو تم آپ پر سکون وقار کو اور سابق میں تو معلوم ہوا کہ سعی کے معنے جلد چلنا اور آہستہ چلنا ہردو آئے ہیں اور آیت میں معنے اور مشی اور عمل کا ہی جیسا کہ تفاسیر میں لکھے ہیں اور حدیث میں سعی کی معنی سرعت ہی بسبب مقابلہ مشی کے فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا پس جو چیز کہ پاؤ تم بقیہ نماز سے اسکو پڑھ لو اور جو تمہارے سے فوت ہوئی ہو اسکو تمام کرلو

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ ابی قتادہ نے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت اٹھو تم یہانتک کہ دیکھو تم مجھکو صف میں اور تم پر سکون و وقار لازم ہی۔ یہہ حدیث بحسب عموم نماز جمعہ کو جانیکے وقت اضطراب نکرنے اور نہ دوڑنے پر دلالت کرتی ہی

بَابٌ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ یہہ باب تنوین کے ساتھ آیا ہی۔ تفریق نہ کرے نماز میں داخل ہونیوالا درمیان دو شخص کے جمعہ کے دن جانا چاہئے کہ تفریق کا منع جو واقع ہوا اسکے دو صورتیں متصور ہیں ایک یہہ کہ دو شخص بایکدیگر ہم پہلو بیٹھے ہوں۔ انکو جدا کرکے درمیان بیٹھے۔ دوسری یہہ کہ تخطی کرے دو شخص کے درمیان تکلف سے ندب تخطی رقاب کے باب میں سخت نہی اور وعید شدید واقع ہوئی ہی جیسا کہ ترمذی میں وارد ہی مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ یعنے

جسنے جمعہ کے دن لوگون کے گردنون پر قدم رکہہ کے گذرا ٹھہرایا اسنے ایک پل دوزخ کے طرف۔ یعنی اسکا بدلہ یہہ ہی کہ لوگ اسکے سر پر پاؤن رکہہ کے دوزخ مین جاوینگے ظاہر یہی تحریم ہی مگر جب کوئی دلیل اسکی کراہت پر ثابت ہو۔ لاکن امام کو ضرورت کیلئے مستثنی کرتے ہین اس صورت مین کہ بغیر تخطی کے امام محراب تک نہ پہنچ سکے کہ اس حالت اضطرار مین تخطی اسکے لئے مکروہ نہین

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیه عن ابن ودیعة عن سلمان الفارسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة وتطهر بما استطاع من طهر ثم ادهن او مس من طیب ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب له ثم اذا خرج الامام انصت غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری سلمان فارسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی غسل کرے جمعہ کے دن اور مبالغہ کرے آپ کو پاک کرنے مین جس قدر کہ سکتا ہی پھر روغن ملے بدن پر یا جو چیز کہ خوشبودار ہو۔ پھر جاوے نماز کیلئے اور نکرے تفریق درمیان دو شخص کے۔ پس نماز پڑہے جو اسکے لئے فرض کی گئی ہی پھر جب امام خطبہ پڑہنے کے لئے نکلا وہ خاموش رہے اور سنے بخشے جاوینگے اسکے گناہ جو اس جمعہ اور دوسری جمعہ کے درمیان ہون یعنی گناہ صغیرہ۔

باب لا یقیم الرجل اخاه یوم الجمعة ویقعد فی مکانه یہہ باب نہون کے ساتھ آیا ہی کہ نہ اٹھاوے مرد اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے روز اور نہ بیٹھے اسکی جگہہ پر۔ اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ ضمیر مکانہ کی راجع طرف رجل کے ہو یعنی کسیکو نہ اٹھاوے بلکہ اپنی جگہہ پر بیٹھے اور جو جگہہ کہ خالی پاوے وہی اسکی جگہہ ہی **حدثنا** محمد قال اخبرنا مخلد بن یزید قال اخبرنا ابن جریج قال سمعت نافعا یقول سمعت ابن عمر یقول نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان یقیم الرجل اخاه من مقعده ویجلس فیه ابن جریج نے کہا کہ مین نافع سے سنا کہ کہتا تھا کہ مین نے ابن عمر سے سنا کہ کہتا تھا کہ پیغمبر خدا نے منع کیا اسبات کو کہ اٹھاوے مرد اپنے بھائی کو اسکے بیٹھنے کی جگہہ سے اور آپ بیٹھے اسکی جگہہ پر قلت لنافع الجمعة قال الجمعة وغیرها ابن جریج نے کہا کہ مین نے نافع سے پوچھا کہ آیا یہہ منع جمعہ کے ساتھ مخصوص ہی اسنے کہا کہ جمعہ وغیرہ برابر ہی اور مسلم کی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا لا یقیمن احدکم اخاه یوم الجمعة ——— ثم یخالف الی مقعده فیقعد فیه ولکن یقول تفسحوا یعنے نہ اٹھاوے کوئی تم سے اپنے بھائی مسلمان کو روز جمعہ اسکے بیٹھنے کی جگہہ سے دوسری جگہہ کی طرف اور بیٹھے آپ اسکی جگہہ مگر یہہ کہے کہ گنجایش سے بیٹھو کہ جگہہ چھوڑ کر کشادہ بیٹھو۔

باب الاذان یوم الجمعة یہہ باب روز جمعہ کی اذان کے بیان مین ہی کہ ایک ہی یا دو

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزهری عن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعة اوله اذا جلس الامام علی المنبر علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر۔ فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث یوم الجمعة علی الزوراء سائب بن یزید نے کہا کہ تھی پہلی اذان جمعہ کے روز جب بیٹھے امام منبر پر زمانے مین حضرت کے اور ابو بکر اور عمر کے۔ اور عثمان جب خلیفہ ہوئے اور لوگون کی کثرت ہوئی انہون نے تیسری اذان زیادہ کی زورا پر۔ جو نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ طیبہ مین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک دیوار ہی اور بعضون نے کہا کہ ایک سنگ بلند ہی **ف** حضرت جب منبر پر تشریف رکہتے تب بلال اذان بولتے۔ حضرت کے زمانہ شریف مین اور شیخین کی خلافت مین وہی اذان تھی خلیفہ ثالث کے وقت جب لوگ زیادہ ہوئے انہون نے حکم کیا کہ مقام زورا پر جو مدینہ منورہ کے بازار مین ہے اذان کہے اسکو بعض احادیث مین اذان ثانی کہتے ہین باعتبار احداث کے اور وہی اذان اول ہی باعتبار فعل کے۔ اور بعض اسکو ثالث بھی کہتے ہین اس جہت سے کہ پہلی اذان جو منبر کے روبرو کہی جاوے اور دوسری اذان اقامت ہی۔ اقامت پر بھی اذان کا اطلاق آیا ہی چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہی بین کل اذانین صلوة۔ اور باعتبار اسی بات کے بعض روایات مین آیا ہی کہ حضرت کے زمانہ مبارک مین دو اذان تھے۔ پس حضرت عثمان نے جو زوال کے بعد زورا پر اذان بولنے کا حکم کیا وہ تیسری اذان ہی اور وہ اذان جو سنت جمعہ کے لئے الصلوة سنت الجمعة کہا کرتے ہین حضرت کے زمانے مین نہ صحابہ کے بعد۔ اور اکثر دیار اسلام مین اسپر عمل بھی نہین بلکہ کفایہ شرح ہدایہ مین کہا کہ وہ بدعت ہی حجاج بن یوسف ظالم نے اسکو احداث کیا کذا فی شرح سفر السعادت

باب المؤذن الواحد یوم الجمعة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ حضرت کے زمانے مین ایک ہی موذن تھا **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا عبد العزیز بن ابی سلمة الماجشون عن الزهری عن السائب بن یزید ان الذی زاد التاذین الثالث یوم الجمعة عثمان بن عفان حین کثر اهل المدینة سائب نے کہا کہ زیادہ کیا تیسری اذان عثمان بن عفان نے جمعہ کے روز جبکہ مدینہ منورہ کے لوگ زیادہ ہوئے ولم یکن للنبی صلی الله علیه وسلم مؤذن غیر واحد اور نہین تھا موذن حضرت کے لئے سوا ایک کے وکان التاذین یوم الجمعة حین یجلس الامام یعنی علی المنبر اور تھی اذان جمعہ کے روز جس وقت کہ بیٹھے امام منبر پر خطبہ کے لئے **باب ما یجیب الامام علی المنبر اذا سمع النداء** یہہ باب اس بیان مین جو جواب دیتا ہی

امام جس حال میں کہ بالائے منبر ہو جسوقت کہے اذان سنی حدثنا ابن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا ابو بكر بن عثمان بن سهل بن
حنيف عن ابي امامة ابن سهل بن حنيف قال سمعت معاوية ابن ابي سفيان وهو جالس على المنبر ابو امامہ نے کہا کہ میں نے معاویہ سے
سنا جس حال میں کہ وہ منبر پر بیٹھا تھا اذن المؤذن فقال الله اكبر الله اكبر قال معاوية الله اكبر الله اكبر مؤذن نے اذان دی کہا اللہ اکبر
اللہ اکبر معاویہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر فقال اشهد ان لا اله الا الله قال معاوية وانا پس کہا مؤذن نے گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ معاویہ
نے کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں فقال اشهد ان محمدا رسول الله فقال معاوية وانا پھر کہا مؤذن نے گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول ہیں اللہ کے
معاویہ بھی کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں فلما ان قضى التاذين قال يا ايها الناس اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا المجلس
پھر جسوقت کہ مؤذن اذان تمام کی معاویہ نے کہا لوگو میں نے پیغمبر خدا سے سنا ہے اسی جگہہ پر جو منبر ہے حين اذن المؤذن يقول ما سمعتم مني من مقالتي
جسوقت کہ مؤذن اذان کہا کرتا حضرت یہی کہتے تھے جو تم نے میرے سے سنا جو میں جواب میں اذان کے کہا

باب الجلوس على المنبر عند التاذين

یہ باب بیان میں منبر پر بیٹھنے کے ہے اذان کے وقت حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب ان السائب بن يزيد اخبره ان
التاذين الثاني يوم الجمعة امر به عثمان حين كثر اهل المسجد مترجم سائب بن یزید نے ابن شہاب کو خبر دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکو دوسری
اذان کہنے کا حکم کیا جبکہ مسجد کے لوگ انکی عہد خلافت میں زیادہ ہوئے۔ اس اذان کو ثانی کہنے کا سبب باعتبار حدوث کے ہے بہ نسبت پہلی اذان کے جو مسجد میں روبرو منبر کے
ہی۔ اور اسیکو ثالث بھی کہنے کی وجہ باعتبار اقامت کے ہے چنانچہ گذرا وكان التاذين يوم الجمعة حين يجلس الامام اور تھی اذان آگے عثمان ذوالنورین کے
جمعہ کے دن جسوقت کہ امام منبر پر بیٹھے

باب التاذين عند الخطبة

یہہ باب اذان بولنے میں ہے جب خطبہ پڑھنے کا ارادہ ہو حدثنا محمد بن مقاتل
قال اخبرنا عبد الله بن المبارك قال اخبرنا يونس عن الزهري قال سمعت السائب بن يزيد يقول ان الاذان يوم الجمعة
كان اوله حين يجلس الامام يوم الجمعة على المنبر في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلما كان في
خلافة وكثروا امر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن على الزوراء فثبت الامر على ذلك اسکا ترجمہ بھی گذرا مگر زیادہ یہہ
ہی پس ثابت رہا امر اس پر یعنے وہ اذان اور اقامت پر

باب الخطبة على المنبر

یہہ باب خطبہ پڑھنے میں منبر پر وقال انس خطب النبي صلى
الله عليه وسلم على المنبر انس نے کہا کہ خطبہ پڑھا حضرت نے جس حال میں کہ کھڑے تھے منبر پر حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا يعقوب
بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن عبد القاري القرشي الاسكندراني قال اخبرنا ابو حازم بن دينار ان رجالا اتوا سهل
بن سعد الساعدي وقد امتروا في المنبر مم عوده فسألوه عن ذلك مترجم ایک جماعت لوگوں کی سہل بن سعد کے پاس آئی جس حال
میں کہ وے جھگڑتے تھے اختلاف کرتے تھے منبر کے باب میں کہ اسکے تختے کس قسم کے درخت سے تھے پس انسے سوال کیا اس بات سے فقال والله اني لاعرف مما هو
ولقد رأيته اول يوم وضع واول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم پس سہل نے کہا قسم ہے اللہ کی مقرر جانتا ہوں کہ وہ منبر کس
لکڑی سے بنا تھا۔ مقرر میں نے دیکھا ہے کہ وہ پہلے روز جو رکھا گیا۔ اور پہلے روز جو حضرت اسپر بیٹھا۔ یہہ قسم کھائی اپنے علم کے موکد کرنے اور سائل کو تشفی حاصل ہونیکے لئے
تھی والا اسکا جواب اتنا ہی کافی تھا کہ ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امرأة من الانصار قد سماها سهل مري غلامك
النجار ان يعمل لي اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس پیام بھیجا حضرت نے فلانی عورت کے طرف جو انصار سے تھی کہ تو حکم کر اپنے غلام کو جو نجار ہے کہ
چند لکڑیوں سے میرے لئے ایک چیز بنا دے کہ میں اسپر بیٹھا کروں جب لوگوں سے کلام کروں یعنے خطبہ پڑھوں فامرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فارسلت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم پھر حکم کیا اس عورت نے اس غلام کو سو بنایا اس نے درخت گز سے صحرا غابہ کے۔ صحرا غابہ عوالی مدینہ سے ایک جگہہ ہے شام کے طرف۔ طول منبر
شریف کا بقول صحیح دو گز کا اور عرض ایک گز کا تین درجے ہر درجہ ایک بالشت کا تھا اور منبر کا وضع ساتویں سن اور بقول صحیح آٹھویں سن میں تھا۔ معاویہ کے زمانے تک بھی وہی
تین پایہ تھے معاویہ نے اسکو چھے درجے کئے اور اس منبر شریف کو کہ جسپر حضرت پا مبارک رکھتے تھے سب سے اوپر کیا غرض جب وہ منبر وہ غلام تیار کیا اس عورت نے حضرت کے پاس بھیجا فامر

بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ پس حضرت نے اسکو رکھنے کا حکم کیا پھر وہ اس جگہہ رکھا گیا پھر مین حضرت کو دیکھا کہ اسپر نماز پرہی اور تکبیر کہی حالانکہ اسپر تھے پھر رکوع کیا اور آپ اسپر تھے پھر منبر کے اوپر سے نیچے اترے درحالیکہ رو بقبلہ تھے پھر سجدہ مین گئے منبر کے بیچ مین ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ پھر عود کئے یعنے پھر منبر پر آئے پھر جب فارغ ہوئے نماز سے لوگون کے طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے لوگو مین ہہ کیا اسواسطے کہ تم میرا اقتدا کرین اور میری نماز کو جان لین اور یاد کرین دور و نزدیک سے کہ مین رکوع و سجود اور اعتدال و جلسہ کسطرح کرتا ہون **حدثنا** سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ کہا یحیی بن سعید نے کہ خبر دی مجھکو ابن انس نے کہ سنا تھا اسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تہی ایک ڈالی خرمے کی کھڑے رہتے حضرت اسپر تکیہ کرکے اور اسپر خطبہ پڑہتے و وعظ فرماتے پس آپ کے واسطے جب منبر رکھا گیا ہم نے اس شاخ خرما سے آوازین درد و غم کی سنی مانند آواز حاملہ اونٹنی کے جو جننے کے وقت روتی ہی یا مانند آواز ناقہ کے کہ جسکا بچہ گم ہوا ہو یعنی حضرت جب منبر پر سوار ہوئے وہ شاخ آپکی جدائی سے گریہ کرنے لگی اور تمام صحابہ اسکے سننے سے آپ بھی روئے یہانتک کہ حضرت منبر سے اترے اور اپنا مبارک ہاتہہ اسپر رکھا تب اسکو سکون ہوا یہہ حدیث مشہور ہی اور بعضون نے کہا متواتر ہی اس شاخ خرما کو حنانہ بھی کہتے ہین اسکا قصہ دراز ہی یہہ فقیر جان السیر مین مفصل لایا ہی قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ مقصود اس اسناد سے یہہ ہی کہ ابن انس کی نام کی تصریح کرے جو حفص بن عبد اللہ ہی اور حفص بیٹا انس کا نہین ہی بلکہ انس اسکا جد ہی اور اطلاق باپ کا اکثر جد پر آتا ہی **حدثنا** آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ سالم کے باپ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب نے کہا کہ مین حضرت سے سنا جس حال مین کہ بالائے منبر خطبہ پڑہتے تھے پس فرمایا کہ جو کوئی آوے نماز جمعہ کے لئے تو چاہئے کہ غسل کرے

باب الْخُطْبَةِ قَائِمًا

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ خطیب خطبہ پڑہے جس حال مین کہ کھڑا ہو وَقَالَ أَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا انس نے کہا درمیان اسکے کہ حضرت خطبہ پڑہتے تھے جس حال مین کہ کھڑے تھے **حدثنا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْآنَ ابن عمر نے کہا کہ تھے حضرت خطبہ پڑہتے جس حال مین کہ کھڑے تھے پھر بیٹھتے پھر کھڑے رہتے دوسرے خطبہ کے لئے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔ کھڑے رہنا اور بیٹھنا اور پھر خطبہ مین قیام کرنا سنت مشہور ہی حنفیہ کے پاس جیسا کہ مفہوم ہوتا ہی سہل کی حدیث سے جو گذری مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اور بھی مفہوم ہوتا ہی ابو سعید خدری کی حدیث سے جو باب لاحق مین یعنی اگلے باب مین آتی ہی جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ شافعیہ کہتے ہین کہ قیام خطبہ مین واجب ہی مگر معذور کے لئے اور دلیل شافعیہ کی یہہ آیت ہی قوله تعالى وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا اور حدیث مسلم کی جو کعب بن عجرہ مسجد مین آیا اسوقت عبد الرحمن بن الحکم بیٹھکے خطبہ پڑہتا تھا سو اسپر انکار کیا۔ اور یہہ آیت پر ہی پوشیدہ نرہے کہ شافعیہ اس حدیث کو گویا استمرار کے معنے مین حجت لاتے ہین اور وہ آیت حال سے اس جماعت کی خبر دیتی ہی کہ حضرت کو جو کھڑے ہوئے خطبہ پڑہتے تھے چھوڑ دیکے گئے اس جگہہ دوام و استمرار مفہوم نہین ہوتا ہی جو علامت وجوب کی ہو اور کعب نے جو انکار کیا وہ انکار بھی اس مقرری سنت کو ترک کرنیکے سبب سے ہوگا اور عبد الرحمن باوجود قیام ترک کرنیکے اسکا اقتدا کرکے نماز پڑہی اگر قیام شرط خطبہ ہوتا کعب کے پاس خطبہ باطل ہوتا اور خطبہ جب شرط نماز ہی نماز بھی باطل ہوتی فافہم

باب يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ الْقَوْمَ وَاسْتِقْبَالُ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ

یہہ باب اس بیان مین کہ منہہ کرے امام قوم کیطرف اور پیٹھہ قبلہ کیطرف اور منہہ کرین لوگ امام کیطرف جبکہ وہ خطبہ پڑہے تا خوب متوجہ ہوکے خطبہ سنین اور اسمین تدبّر کرین اور دوسرے طرف مشغول نہووین وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ الْإِمَامَ منہہ کئے ابن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے امام کیطرف **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ

وجلسنا حوله مقر عطا ابو سعید خدری سے سنا کہ بتحقیق حضرت منبر پر تشریف رکھے اور ہم آپ کے اطراف بیٹھے دلالت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ باعتبار اسی بات کے ہی کہ خطبہ
ہی کہ بیٹھنا حضرت کا منبر پر محض خطبہ پڑھنے کے لئے تھا۔ صحابہ جو آپکے اطراف بیٹھے تھے سب آپکی طرف منہ کئے ہوئے خطبہ سننے کے لئے **باب** من قال في الخطبة بعد
الثناء اما بعد رواه عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم باب بیان میں اس شخص کے کہا خطبہ میں بعد حمد و ثنا خدا عز و جل مجدہ کے اما بعد
روایت کی یہی عکرمہ نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضرت سے اما کلمہ شرطیہ ہی اور اسکا جواب وہی ہی جو اسکے بعد مذکور ہوتا ہی اور اسکے معنے یہہ ہیں کہ بعد حمد و ثنا کے یہہ ہی وقال محمود حدثنا
ابو اسامة قال حدثنا هشام بن عروة قال اخبرتني فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابي بكر قالت دخلت على عائشة والناس
يصلون قلت ما شان الناس فاشارت براسها الى السماء فقلت آية فاشارت براسها اي نعم قالت فاطال رسول الله صلى
الله عليه وسلم جدا حتى تجلاني الغشي والى جنبي قربة فيها ماء ففتحتها فجعلت اصب منها على راسي بی بی اسما روایت ہی کہ میں
اپنی ہمشیرہ معظمہ عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جس حال میں کہ لوگ نماز پڑھتے تھے میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہی جو اضطراب رکھتے ہیں پس بی بی نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ
کسوف آفتاب ہی میں بولی کہ آفتاب کا پکڑنا ایک حادثہ کی علامت ہی تو بی بی نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان ہاں کہتی ہیں پس حضرت نے دراز کیا نماز کو یہاں تک کہ غالب ہوئی مجھپر
غشی اور میرے بازو ایک مشک تھا سو میں پانی تھا میں اسکو کھولا اور اس سے اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تجلت الشمس
فخطب الناس وحمد الله بما هو اهله ثم قال اما بعد پھر حضرت نماز سے پھرے جس حال میں کہ آفتاب روشن ہوا تھا۔ پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی جو
سزاوار ہو پھر کہا کلمہ اما بعد ولغط نسوة من الانصار فانكفات اليهن لاسكتهن۔ اسما کہتی ہیں کہ آواز بلند کیں عورتوں انصار کی حرف و حکایت
میں پس میں میل کیا اور پھر ان عورتوں کے طرف تا انہیں خاموش کرواؤں فقلت لعائشة ما قال قالت قال ما من شيء لم اكن اريته الا قد
رايته في مقامي هذا حتى الجنة والنار پس میں بی بی عائشہ سے پوچھا کہ اسوقت جو میں گئی تھی اور یہاں حاضر نہیں تھی حضرت نے کیا فرمایا ہی بی بی نے کہا کہ حضرت یہہ فرمائے کہ نہیں
ہی کوئی چیز جو میں اسکو دیکھلایا گیا مگر یہہ کہ اب اسکو دیکھا ہی اس جگہہ میں یہاں تک کہ دیکھا میں نے بہشت و دوزخ کو یہہ دیکھنا احتمال رکھتا ہی کہ چشم سر سے ہو یا آنکہ اللہ تعالی کشف کیا پردے
کو اٹھا دیا جیسا کہ جب حضرت معراج سے پھرے اور قریش کے کافروں نے مسجد اقصی کی نشانیوں سے سوال کیا تو حضرت نے تفصیل اسکا بیان فرمایا۔ یا وہ دیکھنا علمی ہو کہ اسوقت وحی آئی
ہو اللہ تعالی آپ کو آگاہ کیا ان چیزوں کی تفصیل پر جو اس سے آگے آپ مطلع نہیں تھے اور قول حضرت کا قد اوحي الي انكم پہلے معنے کے ساتھ منافات نہیں رکھتا ہی اسلئے کہ
بہشت و دوزخ کشف عیانی سے معلوم ہوئے ہوں۔ اور یہہ بات وحی کی جانے ہوں۔ اور دوسرے معنے کا بھی منافی نہیں کس لئے کہ ہو سکے تخصیص بعد تعمیم کے ہو وانه قد اوحي الي
انكم تفتنون في القبور مثل او قريبا من فتنة المسيح الدجال اور تحقیق شان یہہ ہی کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم آزمائے جاؤگے قبروں میں مانند فتنہ
دجال کے یا نزدیک اسکے يؤتى احدكم فيقال له ما علمك بهذا الرجل۔ لائیں گے تمہارے سے ایک کو پھر اسکو کہا جائیگا کیا ہی تیرا علم اس مرد کے ساتھ فاما
المؤمن او قال الموقن شك هشام پس لیکن مومن یا موقن یہہ شک ہشام کا ہی جو راوی اس حدیث کا ہی کہ حضرت مومن فرمایا یا موقن فيقول هو رسول الله هو
محمد جاء بالبينات والهدى فامنا به واجبنا واتبعنا وصدقنا پس وہ مومن کہیگا کہ وہ رسول ہی خدا کا وہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ لایا ہمارے پاس
ساتھ معجزات اور دلائل صدق کے۔ اور سیدھی راہ بتلائی ہم کو۔ پس ہم ایمان لائے اور اجابت اور متابعت اور تصدیق کی انکی فيقال له نم صالحا قد كنا نعلم
ان كنت لتؤمن به پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تو سو جا جس حال میں کہ فائدہ پانیوالا ہی اپنے اعمال سے۔ مقرر ہم جانتے تھے کہ تھا تو ایمان لانیوالا اس رسول پر۔ یہہ قول منکر
و نکیر دو فرشتوں کا ہی واما المنافق او المرتاب شك هشام اور لاکن منافق یا شک رکھنے والا۔ یہہ بھی شک راوی کا ہی فيقال له ما علمك
بهذا الرجل پس اسکو کہا جاتا ہی کہ کیا ہی تیرا علم اس مرد کے ساتھ فيقول لا ادري سمعت الناس يقولون شيئا فقلت پس وہ منافق یا شک
رکھنے والا کہتا ہی میں نہیں جانتا ہوں لاکن میں سنا لوگوں سے جو کہتے تھے ایک بات سو میں بھی کہا قال هشام فلقد قالت لي فاطمة فاوعيته غير
انها ذكرت ما يغلظ عليه ہشام نے کہا جو روایت کی ہی فاطمہ بنت منذر سے کہ فاطمہ نے مجھ سے کہا جس حال میں کہ میں اسکو یاد کر لیا سوائے اسکے جو فاطمہ نے کہا جو
شدت اور سختی کی جاتی ہی منافق پر اسکو میں نے یاد نہ رکھا **حدثنا** محمد بن معمر قال حدثنا ابو عاصم عن جرير بن حازم قال سمعت

الجزء الرابع

يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا حسن بصری نے کہا
کہ حدیث کی ہم سے عمرو نے کہ مقرر حضرت کے پاس لایا گیا ایک مال یا ایک چیز کہ آپ نے اسکو تقسیم کیا پس عطا فرمایا ایک جماعت کو اور چھوڑ دیا ایک جماعت کو فَبَلَغَهُ أَنَّ
الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا پس حضرت کو یہ بات پہنچی کہ جن لوگوں کو آپ نے ترک کیا اور کچھ نہ دیا وے غصے ہوے فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ
إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ پس حضرت نے حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر پھر فرمایا اما بعد قسم ہی اللہ کی مقرر مین ایک مرد کو دیتا ہون اور ایک مرد کو چھوڑتا
ہون وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي اور جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے پاس دوست تر ہی اس شخص سے کہ جسکو دیتا ہون وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا
لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ ولیکن مین ایک جماعت کو کوئی چیز دیتا ہون اس لئے کہ مین دیکھتا ہون انکے دلون مین بے صبری اور بے طاقتی جزع
بتحریک ی بمعنی بے صبری - اور ہلع بفتح لام جزع سے سخت تر ہی وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ
اور مین ایک جماعت کو چھوڑتا ہون جس حال مین کہ کیا ہی یعنے ڈالا ہی اللہ تعالی نے انکے دلون مین ایک بے نیازی اور نیکی جبلی جو وہ نیک صفت صبر و عفت پر اعلی
ہی اور ان لوگون مین عمرو بن تغلب داخل ہی فَوَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ - عمرو بن تغلب کہتا ہی کہ قسم ہی اللہ
تعالی کی کہ دوست نہین رکھتا ہون مین اس کلمہ رسول کے بدل جو میرے حق مین فرمایا ان اونٹون کو جو سرخ مو ہین یعنے شتر سرخ مو کو عرب بہت عزیز رکھتے ہین سو راوی کہتا ہی کہ مین
حضرت کی اس بات کو اس سے بھی زیادہ دوست رکھتا ہون **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى
رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ بی بی عائشہ نے عروہ کو خبر دی کہ حضرت ایک شب نکلے میانہ شب مین - پس نماز پڑہی مسجد مین اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑہی فَأَصْبَحَ النَّاسُ
فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ پس لوگون نے صبح کی اور باہم گر
باتین کین پس جمع ہوا اکثر لوگ دوسری شب اور آپکے مقتدی ہو پس صبح کی لوگون نے اور باہم دگر باتین کین پھر زیادہ ہو لوگ مسجد کے تیسری شب فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ پھر نکلے حضرت تیسری شب پھر نماز پڑہی لوگون نے آپکے ساتھ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى
خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ پس جب چوتھی شب آئی لوگون کی کثرت سے مسجد تنگ ہوئی یہان تک کہ نکلے حضرت نماز
صبح کے لئے - جب نماز صبح کی پڑہی لوگون کی طرف متوجہ ہوے اور شہادت دی پھر فرمانے لگے أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ
عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا اما بعد مقرر پوشیدہ نہین مجھ پر تمھاری جگہہ اور تمہارا حال جو تم نے مسجد مین انتظار کیا ولیکن مین نے خوف کیا کہ اگر اسپر مداومت ہو تم پر فرض ہو جائگی
پس تم عاجز آجاؤگے تَابَعَهُ يُونُسُ مؤلف علیہ الرحمہ نے کہا کہ متابعت کی ہی عقیل کی یونس نے - اور وہ بھی روایت کی ہی ابن شہاب سے **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ
قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ نے ابی حمید سے کہ مقرر ابو حمید نے خبر دی عروہ کو کہ حضرت نے
ایک شب خطبہ پڑہا بعد نماز کے پس شہادت دی اور ثنا کی اللہ کی اس چیز سے کہ اسکے سزاوار ہی - پھر فرمایا اما بعد تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ متابعت کی ہی شعیب کی قسطلانی نے کہا زہری کی ابو معاویہ
اور ابو اسامہ ہشام سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو حمید سے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ متابعت کی ہی عدنی نے
سفیان سے فقط لفظ اما بعد مین نہ تمام حدیث مین **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ
الزُّهْرِيِّ متابعت کی شعیب کی زبیدی نے زہری سے **حدثنا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابان نے
کہا حدیث کی ہم سے ابن غسیل نے کہ جسکا نام عبد الرحمن بن سلیمان بن عبد اللہ بن حنظلہ ہی حنظلہ کو غسیل ملائکہ کہتے ہین جو غزوہ احد مین جنب شہید ہوا تھا اور حضرت نے دیکھا کہ

لم يخف

ابو

ملایک اسکو غسل دیتے ہیں۔ جب حقیقت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ جنب تھا۔ جب سنا کہ حضرت جب جہاد کے لئے روانہ ہوے وہ نہایت اضطراب سے سوار ہو کے روانہ ہوا
اور فوج میں جاملا اور شہید ہوا قال حدثنا عکرمۃ عن ابن عباس قال صعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنبر وکان آخر مجلس جلسہ
متعطفا ملحفۃ علی منکبیہ ابن عباس نے کہا کہ حضرت منبر پر سوار ہوے اور وہ آخر مجلس تھی جو بالا منبر آئے۔ جس حال میں کہ ایک چادر اپنے ہر دو کھندوں میں
لپیٹے تھے وقد عصب راسہ بعصابۃ دسمۃ اور مقرر اپنے سر مبارک پر سیاہ عمامہ باندھا تھا۔ یا آنکہ بسبب خوشبوئی لگانیکے رنگ اسکا متغیر ہوا تھا۔
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایھا الناس تقربوا الی فثابوا الیہ پس حمد کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اسپر پھر کہا لوگو میرے نزدیک آؤ تب لوگ آپکے پاس رجوع
لائے ثم قال اما بعد فان ھذا الحی من الانصار یقلون ویکثر الناس مقرر یہ قبیلہ جو انصار کا ہی اسکے لوگ کم ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ زیادہ
ہوتے ہیں یہہ خبر دینی ہی اخبار غیبیہ سے باعلام الٰہی پس ایسا ہی ہوا کہ مسلمان غیر انصار زیادہ ہیں فمن ولی شیئا من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فاستطاع ان یضر فیہ احدا او ینفع فیہ احدا فلیقبل من محسنھم ویتجاوز عن مسیئھم پس جو شخص کہ والی ہووے کسی چیز کا امت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پس سکتا ہی ضرر پہنچانا اس چیز میں یا نفع پہنچانا اس چیز میں کسیکو تو چاہیے کہ قبول کرے انکے نیکوں سے نیکی اور درگذر کرے انکے بدکاروں کی بدی سے
مگر حقوق اور حدود میں **باب القعدۃ بین الخطبتین یوم الجمعۃ** باب بیٹھنے درمیان دو خطبوں کے جمعہ کے روز **حدثنا** مسدد
قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یخطب خطبتین یقعد بینھما ابن عمر کہتے ہیں کہ تھے حضرت دو خطبے پڑھا کرتے جس حال میں ان ہر دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے **ف** یہہ جلوس چار اماموں کے
پاس سنت ہی اور بعضوں نے کہا کہ بقدر سورہ اخلاص بیٹھنا مستحب ہے **باب الاستماع الی الخطبۃ یوم الجمعۃ** باب بیان میں سننے اور کان لگانے
طرف خطبے کے روز جمعہ میں **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی ھریرۃ رضی
اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول
فالاول ومثل المھجر کمثل الذی یھدی بدنۃ ثم کالذی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ حضرت نے فرمایا کہ جب روز جمعہ کا آتا
ہی کھڑے رہتے ہیں فرشتے دروازے پر مسجد کے جس حال میں کہ لکھتے ہیں پہلے کو پھر جو اسکے بعد آیا کرے اور مثال اس شخص کا جو آتا ہی دوپہر کو اول وقت مانند اسکے ہی
کہ قربانی دیا ایک اونٹ اور اس سے تقرب ڈھونڈے اللہ تعالی سے پھر مثال دوسرے کی ایسا ہی گویا قربانی دی ایک گائی۔ اور مثال تیسری کی گویا قربانی کی ایک بکری
اور مثال چوتھے کی ایسی ہی گویا ذبح کی ایک مرغ۔ اور مثال پانچویں کی گویا صدقہ دیا ایک انڈا فاذا خرج الامام طووا صحفھم ویستمعون الذکر
پس جب نکلا امام خطبہ پڑھنے کے لئے وے لپیٹتے ہیں اپنے صحیفے اور سنتے ہیں خطبہ۔ اس میں ترغیب ہی کہ لوگ اقتدا ملایک کا کریں اور خطبہ سنیں اور خاموش رہیں۔ یہہ
حدیث اس معنے سے مطابق ترجمہ کے ہی۔ جاننا کہ خطبہ سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ائمہ کا اختلاف ہی۔ امام اعظم کے پاس واجب ہی اور اسکا ترک کرنا حرام
بحکم آیت قرآنی واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنے اور جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو اسکو اور خاموش رہو۔ مراد قرآن سے آیت خطبہ کی ہی
کس لئے کہ خطبہ قرآن کو مشتمل ہی۔ اور اسکا نزول خطبہ کے باب میں ہی اور سماعت و خموشی کا جو امر آیا وجوب کے واسطے ہی۔ اور خطبہ کے وقت کلام کے منع میں اور اسکے
باطل ہونے میں جو صریح حدیثیں آئی ہیں وہ بھی اسی معنے کی تائید کرتے ہیں چنانچہ ابواب لاحق سے معلوم ہوویگا۔ اور یہہ حدیث بھی وجوب کی تائید کرتی ہی اذا خرج
الامام فلا صلوۃ ولا کلام جب امام نکلے یعنے بالا منبر آوے تو چاہیے کہ نہ نماز پڑھیں نہ بات کریں۔ امام شافعی کے پاس مکروہ ہی۔ اور سماعت و خموشی پر جو امر وارد
ہوا اسکا حمل ندب پر کرتے ہیں خطبہ میں کلام ثابت ہونیکی جہت سے جیسا کہ آگے آویگا۔ اور حنفیہ میں یہہ بھی اختلاف آیا ہی کہ مراد کلام سے کلام الناس ہی یا تسبیح و تہلیل بعضوں
کے پاس کلام الناس منع ہی نہ تسبیح و تہلیل اور بعضوں کے پاس وہ سب مکروہ ہی اور حنفیہ کے بعض کتب میں واقع ہوا کہ نزاع موذن کے جواب میں ہے اسکے سوا سب بالاتفاق حرام
اور پہلا قول صحیح تر ہی اور نماز و کلام حرام ہونیکا ابتدا امام اعظم کے پاس اسوقت سے جو امام خطبہ کے واسطے نکلے اور صاحبین کہتے ہیں کہ امام منبر پر آتے ہی نماز حرام ہی اور
کلام خطبہ شروع ہوتے ہی حرام ہے **باب اذا رای الامام رجلا جاء وھو یخطب امرہ ان یصلی رکعتین** یہہ باب تنوین کے ساتھ ہے جسوقت کہ دیکھا امام ایک مرد

حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله — کو کہ آیا جس حال میں کہ وہ خطبہ پڑھتا تھا حکم کیا اس مرد کو کہ دو رکعت پڑھے

قال جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم الجمعة فقال اصليت يا فلان قال لا قال قم فاركع

جابر کہتے ہیں کہ ایک مرد آیا اور حضرت خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے روز۔ پس آپ نے فرمایا آیا نماز پڑھی تو نے ای فلان اسنے کہا نہیں۔ فرمایا کہ اٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ لے **ف** اس

حدیث سے شافعیہ اور حنبلیہ استدلال کرتے ہیں کہ جو شخص داخل مسجد ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہی تو اسکو مستحب ہی تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھلے اور سبک کرا نکو تا خطبہ سننے

میں آوے اور تکبیر تحریمہ فوت نہو اور مالکیہ اور حنفیہ اسکے منع پر گئے ہیں انکی سند حدیث ابن عمر کی ہی **باب** من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفتين

باب بیان میں اس شخص کے کہ آیا جس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور پڑھی اسنے سبک دو رکعتیں غیر واجب **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان

عن عمرو انه سمع جابرا قال دخل رجل يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال اصليت قال لا قال قم فصل ركعتين

اس حدیث کا ترجمہ گذر ا یہہ حدیث ہر دو باب کے ترجمہ کے ساتھ مناسبت رکھتی ہی **باب** رفع اليدين في الخطبة **حدثنا** مسدد قال حدثنا

حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس وعن يونس عن ثابت عن انس یعنے سند حدیث کی دو اسناد سے ایک انس سے بوساطت حماد اور عبد العزیز اور یونس اور ثابت

کے اور فتح الباری سے معلوم ہوتا ہی کہ یونس نے روایت کی سند سے قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة اذ قام رجل فقال يا رسول

الله هلك الكراع فادع الله ان يسقينا فمد يديه ودعا ۔ انس نے کہا درمیان اس حال کے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے روز ناگاہ ایک مرد اٹھا اور کہا یا رسول

اللہ گھوڑے مر گئے اور مر گئے بکرے پس خدا سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے پانی دیوے پس اپنے ہر دو ہاتھ دراز کئے اور دعا کی جب ہاتھوں کا دراز کرنا اٹھانے کو مستلزم ہی اسی جہت سے باب لاحق کے حدیث

میں کہ یہہ حدیث اسکا ٹکڑا ہی مد یدیہ کی جگہہ رفع یدیہ واقع ہوا پس موافق ترجمہ کے ہی **باب** الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة باب بیان میں مینہ مانگنے کے بیچ خطبہ کے

جمعہ کے روز **حدثنا** ابراهيم بن المنذر قال حدثنا ابو الوليد بن مسلم قال حدثنا ابو عمرو الاوزاعي قال حدثني اسحاق

بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال اصابت الناس سنة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فبينما النبي صلى

الله يخطب في يوم الجمعة فقام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله وما نرى في السماء

قزعة انس بن مالک نے کہا کہ حضرت کے زمانے میں ایک سال لوگوں پر قحط آیا پس درمیان اس حال کے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے روز ایک اعرابی کھڑا رہا اور کہا یا رسول اللہ جانور ہلاک

ہو اور اہل و عیال بھوکے پیاسے ہوئے پس آپ اللہ تعالی سے دعا کیجئے ہمارے لئے اور ہم نہیں دیکھتے تھے آسمان پر کوئی ابر کا ٹکڑا فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار السحاب

امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته ۔ پس قسم ہی اللہ کی کہ میری جان جسکے دست قدرت میں ہی نہیں

رکھے آنحضرت اپنے ہاتھ یہاں تک کہ ابر پہاڑوں کے مانند منتشر ہوا پس حضرت اپنے منبر سے نہیں اترے یہاں تک کہ ہم نے دیکھا کہ آب باران آپ کی ریش مبارک سے نچوڑ کر بہنے لگا فمطرنا

يومنا ذلك ومن الغد وبعد الغد والذي يليه حتى الجمعة الاخرى ۔ پس بارش دیئے گئے ہم اس روز اور اسکے دوسرے روز اور اسکے بعد

تیسرے روز پھر دوسرے جمعہ تک فقام ذلك الاعرابي او قال غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع

يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا ۔ پس کھڑا رہا وہی اعرابی یا دوسرے نے اور کہا یا رسول اللہ عمارتیں گر گئیں اور جانور ڈوب گئے پس ہمارے واسطے اللہ تعالی سے دعا کیجئے

پس حضرت اپنے مبارک ہاتھ اٹھا اور دعا کی یا خدا بارش دیجئے ہمارے اطراف اور نہ ہم پر فما يشير الى ناحية من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة

پس حضرت اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ فرماتے ابر کے طرف مگر کھل جاتا اور مدینہ طیبہ ایسا میدان ہو گیا جیسے پہاڑ کے پاس ہوتا ہی وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ

احد من ناحية الا حدث بالجود اور سیلان کی او بہاری رہی وادی قناۃ کی ایک مہینے تک قناۃ بفتح قاف و نون مخفف و الف و تاء تانیث کے نام ایک نہر کا ہی

مدینہ مطہرہ میں ہی اور کوئی شخص کسی طرف سے نہیں آیا مگر یہہ کہا کہ بارش بہت ہوئی **باب** الانصات يوم الجمعة والامام يخطب واذا قال لصاحبه انصت فقد لغا

باب بیان میں خاموش رہنے کے بیچ جمعہ کے روز جس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو جبکہ ایک کہدے اپنے یار کو کہ خاموش رہ بات مت کر اس نے لغو کیا۔ لغو اسکو کہتے ہیں کہ جو کلام باطل اور بیفائدہ ہو

یہہ عبارت بھی داخل ترجمہ ہی اور ایک حدیث صحیح کا ٹکڑا ہی وقال سلمان عن النبي صلى الله عليه وسلم ينصت اذا تكلم الامام اور سلمان نے حضرت سے

ہے کہ نفد احمت کر اس مرد پر جو خاموش کرے خطبہ سننے والیکو جبکہ امام خطبہ پڑہتا ہے اس حدیث کو ترجمہ کی تائید و تقیید کے لئے لایا ہے **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا

اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید بن المسیب ان اباہریرۃ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت لصاحبک

یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسوقت تو اپنے یار کو کہے کہ خاموش رہ جس حال میں کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس تحقیق تونے لغو کیا یعنے اپنے ثواب کو ضایع کیا اور بعض کہتے ہیں کہ جس نے دوسرے کو کہے خاموش رہ اس کہنے والیکو جمعہ کا ثواب نہیں ملیگی نماز جمعہ نماز ظہر ہو جائیگی جیسا کہ امام احمد نے مرفوعا روایت کی ہے من قال صہ فقد تکلم ومن تکلم فلا جمعۃ لہ چاہئے کہ اس نفی کو نفی کمال پر حمل کریں کس لئے اجماع ہے اس بات پر کہ فرض وقت اس سے ساقط ہوتا ہے اسوقت وہی نماز جمعہ فرض ہے پس فرض ساقط ہو جائیگا لاکن فضیلت اور ثواب نہ ملیگا یہہ تنبیہ ہے ادنی سے اعلی پر یعنی ایک کلمہ جو امر معروف ہے جب وہ لغو ہو زیادہ کلام بطریق اولی لغو ہو جائیگا اسی پر گئے ہیں جمہور علما ان دعا سلطان وغیرہ کے وقت کلام منع نہیں ہاں کوئی نابینا باوری کیطرف جاتا ہے یا کسی کو سانپ بچہو سے بچاتا ہے تو کلام وقت خطبہ منع نہو گا بلکہ تب بھی اشارہ پر اقتصار کرنا مستحب ہے

باب الساعۃ فی یوم الجمعۃ باب بیان میں اس ساعت کے کہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے جمعہ کے روز **حدثنا**

عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم وہو قائم یصلی یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ مقرر حضرت نے جمعہ کا ذکر کیا سو فرمایا کہ اسمیں ایک ساعت ہے نہیں موافقت کرتا ہے یعنے نہیں پاتا ہے اس ساعت کو کوئی بندہ مسلمان جس حال میں کہ کھڑا ہے اور جس حال میں نماز پڑہتا ہے جس حال میں کہ سوال کرتا ہے خدا تعالی سے کسی چیز کا جو لایق اہل دین اسلام کے ہو مگر یہہ کہ عطا فرماتا ہے اللہ تعالی اس بندے کو وہ چیز واشار بیدہ یقللہا اور حضرت نے اشارہ کیا اپنے مبارک ہاتہہ سے جس حال میں کہ اسکی کمی بتلائی یعنے وہ ساعت چہوٹی ہے جانئے کہ یہہ ساعت مختلف وقتوں میں متعین ہوتی انمیں اصح و ارجح دو قول ہیں ایک یہہ کہ جب امام خطبہ پڑہنے کے لئے منبر پر آتا ہے تب سے نماز آخر ہونے تک دوسرا یہہ کہ روز جمعہ آخر ساعت ہے بعد عصر تفصیل ان اقوال کی اتمام سے شرح سفر السعادت میں مذکور ہے

باب اذا نفر الناس عن الامام فی صلوۃ الجمعۃ فصلوۃ الامام ومن بقی جائزۃ۔

یہہ باب اس بیان میں ہے کہ جب دوڑیں اور چلا جاویں لوگ امام سے یعنے امام کی اقتدا چہوڑ کے۔ پس نماز امام کی اور ان لوگوں کی جو باقی رہیں جایز ہے اور باطل نہیں ہوتی ہے امام قسطلانی کہتا ہے کہ مؤلف بخاری علیہ الرحمہ نے کوئی حدیث نلائی کہ جس سے استدلال کیا جاوے کہ کم عدد باقی لوگوں کا کتنا ہے کہ جس سے جمعہ منعقد ہو اسلئے کہ اس باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نپائی **حدثنا** معاویۃ بن عمرو قال حدثنا زائدۃ عن حصین عن سالم بن ابی الجعد قال حدثنا

جابر بن عبد اللہ قال بینما نحن نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت عیر تحمل طعاما فالتفتوا الیہا حتی ما بقی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اثنا عشر رجلا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ درمیان اس حال کے کہ ہم حضرت کے ساتھہ نماز پڑہتے تھے ایک کاروان اونٹوں کا آیا کہ شام سے غلہ لاتے تھے پس لوگ اسکیطرف متوجہ ہوے اور دوڑے یہاں تک کہ باقی نرہے حضرت کے ساتھہ مگر بارہ شخص عشرۃ المبشرہ اور بلال و ابن مسعود رضی اللہ عنہم فنزلت ہذہ الآیۃ واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما۔ پس اتری یہہ آیت کہ حق تعالی فرماتا ہے جب دیکھتے ہیں وے تجارت اور کہیل بازی تو دوڑتے ہیں اسکے طرف اور چہوڑتے ہیں تجہے کھڑا رہتا اور دوسرے طرق سے جو مسلم اور دوسرے کی روایت کی ہے ثبوت کو پہنچا ہے کہ دوڑنا لوگوں کا اثنای خطبہ میں تہا پس نصلی کے معنے جو اس حدیث میں واقع ہوے خطبہ پر محمول ہے کسلئے کہ جب خطبہ شرط نماز جمعہ ہے گویا نماز ہے یا یہہ کہ انتظار نماز کا حکم میں نماز کے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ان دونوں خطبہ سے آگے نماز پڑہتے تھے جیسے نماز عید اور یہی واقعہ ہے کہ خطبہ کو مقدم کیا اس قول کو ابوداؤد نے اپنے مراسیل میں لایا ہے پوشیدہ نرہے کہ یہہ حدیث صریح ہے اسباب میں کہ چالیس نفر کا ہونا جماعت جمعہ کی شرط نہیں جیسا کہ شافعیہ نے شرط ٹہرائی ہے اور کہتے ہیں انسے چہار مرد متوطن رہیں اور شہر سے نہ نکلیں نہ تابستان نہ زمستان میں مگر حاجت کے لئے اور جمعہ کی فرضیت کے لئے شرط ہے ان چالیس شخص سے اگر ایک مقتدی بہی فاتحہ کے ساتھہ بسملہ کو ضم نکرے نماز جمعہ باطل ہوتی ہے اور اس اشتراط پر جو حجت کہ لاتے ہیں قوت نہیں رکہتی ہے اس معنے کے استدلال پر قسطلانی دو حدیثیں لائیں ہیں پہلی حدیث کعب بن مالک کی ہے کہ کہا اول جسنے مدینہ طیبہ میں حضرت تشریف لانے سے آگے ہمارے ساتہہ جمعہ قایم کیا سعد بن زرارہ ہے اور ہم چالیس شخص تہے روایت کی ہے اس حدیث کی بیہقی نے اور تصحیح کی ہے اوروں نے اور دوسری حدیث بہی جو بیہقی سے مروی ہے

ہی کہ حضرت مدینہ منورہ مین نماز جمعہ ادا فرمانے آئے تو اس جماعت مین چالیس مرد تھے بیان شارح کہتا ہی کہ پوشیدہ نرہے کہ جس طرح پر کہ چالیس مرد ہونے پر شافعیہ شرط ٹھہراتے ہین یہہ ہر دو حدیث اس معنے پر دلالت نہین
رکھتے ہین قسطلانی کہتا ہی کہ ہمارے علما توجیہ استدلال مین ایسی تقریر کیا ہی کہ امت اشتراط عدد پر اجماع کی ہی پس نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی مگر ملک عدد پر جو شارع کے طرف سے معلوم ہوا ہو اور عدد
چالیس کا خود معلوم ہی اور یہہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت نے فرمایا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنے نماز پڑہو تم جیسا کہ دیکھتے ہو تم کہ مین نماز پڑہتا ہون اور ثابت نہ ہوا کہ حضرت چالیس عدد
سے کم کے ساتھہ نماز پڑہے ہون پس اس سے کمتر جماعت کے ساتھہ روا نہ ہوگی انتہی مخفی نہ رہے کہ ہر دو حدیث مذکور سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ اتفاقاً یہہ جماعت چالیس شخص کی منعقد ہوئی
تھی اور اس سے کمتر عدد پر پڑھا نہ ہو یا جیسا کہ شرط ٹھہرائی جاوے کسی وجہ سے معلوم نہین ہوتا ہی اور حدیث صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي بھی تمام احکام واجبہ و مندوبہ مین صادر ہوئی ہی جیسا کہ
گذری پس اسکی دلالت ان احکام مین سے بعضون کے وجوب پر سوائے بعض کے کسطرح قطعی ہو سکے تا دلیل اس مدعا پر ہو اور وہ جو کہتے ہین کہ چالیس عدد کے اشتراط پر اتفاق ہوا ہی الخ ہم کہتے ہین کہ
ہان عدد شرط ہی اس معنے سے کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ پڑہی جاوے اور جمع و جماعت تین کے عدد پر بھی صادق آتی ہی اور یہی حدیث مذکور سے ظاہر ہوا کہ بارہ شخص رہ گئے تھے پس نماز امام کی اور باقی مقتدیون
کی تمام ہوئی **باب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا** یہہ باب بیان مین راتبہ جمعہ کے ہی بعد جمعہ کے اور آگے اسکے لفظ بعد کی تقدیم جو برخلاف عادت ہی اسکی وجہ یہہ ہی کہ نماز جمعہ
کی حدیث مین صراحۃً لفظ بعد آگے آیا ہی اور جب جمعہ قایم مقام ظہر کی ہی نماز قبل کو بقیاس ظہر چھوڑا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ
ابن عمر سے روایت ہی کہ تھے حضرت پڑہتے آگے ظہر کے دو رکعت اور بعد اسکے دو رکعت اور قبل ظہر چہار رکعت پڑہنے پر بھی احادیث آئے ہین کہ وہ دلیلین ہین ابو حنیفہ کے ترمذی اور نسائی نے
بی بی عایشہ سے اور مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے ام حبیبہ سے لائے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے پڑہے بارہ رکعت سنت اور ایک روایت مین بارہ رکعت تطوع فرض کے سوا بناوے گا اللہ
تعالی اسکے لئے بہشت مین ایک مکان اور ترمذی زیادہ کی ہی یہہ تفصیل کہ ظہر سے آگے چہار رکعت اور بعد اسکے دو رکعت اور بعد مغرب کے دو رکعت اور بعد عشا کے دو رکعت اور آگے فجر کے دو رکعت۔ اگرچہ ترمذی نے حدیث
عایشہ کو غریب کہا اور اسکے بعض رجال مین کلام کیا لیکن حدیث ام حبیبہ جو آئی ہی بخاری کے سوا ایک جماعت اسکی روایت کی ہی سو بی بی عایشہ کی اصل حدیث کی صحت پر شاہد ہی اور بھی ترمذی
نے عاصم بن حمزہ سے اسنے امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے لایا ہی کہ فرمایا کہ حضرت قبل ظہر چہار رکعت پڑہتے اور اسکے بعد دو رکعت اور کہا کہ اس باب مین حدیث علی کی حسن ہی اور اسی پر ہی
عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو انکے بعد ہو۔ اور یہی ہی قول سفیان کا اور ابن مبارک و اسحق کا اور دلیل امام شافعی کی جو قبل ظہر دو رکعت راتبہ ہین یہی حدیث ابن عمر کی ہی حنفیہ ان ہر دو حدیث
کی تطبیق مین کہتے ہین کہ حضرت یہہ چہار رکعت اپنے گھر مین پڑہتے اور جب مسجد مین آتے دو رکعت پڑہتے وہ دو رکعت تحیۃ المسجد تھین ابن عمر انہین دو رکعت کو دیکھ کے راتبہ ظہر کا گمان کیا
اور چہار رکعت جو گھر مین پڑہا کرتے اس سے بی بی عایشہ و ام حبیبہ مطلع تھین واللہ اعلم انتہی منقول من شرح سفر السعادت وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ اور بعد فرض مغرب کے دو رکعت
گھر مین پڑہتے وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ اور بعد فرض عشا کے دو رکعت وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ اور تھے حضرت کہ نماز نہین پڑہتے بعد جمعہ کے
جب تک کہ گھر کے طرف پھرتے پس گھر مین دو رکعت پڑہتے اور صف مسجد مین نہین پڑہتے تا کوئی توہم نہ کرے کہ یہہ دو رکعت وہ ہین کہ نماز جمعہ یا ظہر سے ساقط ہوئی ہین با آنکہ نماز نفل گھر مین
بہتر ہی مخفی نہ رہے کہ ایک جماعت محدثین نے نماز قبل جمعہ کے انکار مین مبالغہ کیا ہی اور نماز بعد الجمعہ مین اختلاف آیا ہی کہ دو رکعت ہین یا چہار یا چھے رکعت اور چہار رکعت کے باب مین
صحیح حدیثین واقع ہوئی ہین شاید مؤلف کے پاس وے حدیثین اسکی شرط پر ثبوت کو نہ پہنچین اور سفر السعادت مین لایا ہی کہ حضرت جب جمعہ کے بعد اپنی منزل کے طرف رجوع کرتے چہار رکعت
بخاری رح
نماز پڑہتے اور اگر مسجد مین پڑہتے دو رکعت ادا کرتے اور فرماتے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا جو شخص کہ تم سے نماز پڑہے بعد جمعہ کے تو چاہئے کہ
چہار رکعت پڑہے لاکن چھے رکعت کے باب مین ابوداؤد اور ترمذی نے عطا سے لائے ہین کہ اسنے ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے آگے مسجد مین دو رکعت پڑہے اور اسکے بعد چہار رکعت پڑہے ترمذی
کہتا ہی کہ علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ بعد جمعہ کے دو رکعت پڑہے اور اسکے بعد چہار رکعت اور امام ابوحنیفہ کے پاس جمعہ کے بعد سنت چہار رکعت ہین اور صاحبین کے
پاس چھے رکعت اول چہار رکعت پڑہین اسکے بعد دو رکعت اور جمعہ کے آگے نماز ثابت ہی ترمذی اپنی جامع مین اس بیان مین عنوان کے ساتھہ ایک باب عقد کیا ہی باب صلوۃ
قبل الجمعۃ و بعدھا اور ابن مسعود سے مروی ہی کہ قبل جمعہ چہار رکعت پڑہتے اور بعد الجمعہ چہار رکعت اور سفیان ثوری و عبد اللہ بن مبارک بھی ابن مسعود کے مذہب گئے ہین
باب قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ یہہ باب بیان مین قول خداے عز و جل کے ہی جو فرمایا پس جب
ادا کیجاوے نماز پس منتشر ہو تم زمین مین اور طلب کرو فضل سے اللہ کے نماز کے بعد زمین پر پھیل جانیکا جو حکم آیا یہہ حکم استحباب کا ہی یعنے اگر معاش دنیا کے طرف احتیاج ہو نماز سے فارغ ہو

کے بعد کسی طلب میں نکلو کہ مباح ہی اور بعض سلف سے منقول ہی کہ جو آدمی بعد نماز جمعہ کے خرید و فروخت کرے اللہ تعالیٰ اسکو ستر بار برکت دیتا ہی اور ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہی کہ اُس سے طلب امور دنیوی مراد نہیں بلکہ بیماروں کی عیادت اور جنازے کے ساتھ مشایعت اور دینی برادروں کی زیارت ہی **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا مِنَ الطَّحْنِ فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ سہل بن سعد نے کہا کہ ایک عورت ہماری راہ میں تھی اسکی زراعت گاہ میں چھوٹی چھوٹی نہریں تھیں انپر بھر اگتی تھی جب روز جمعہ کا آتا تھا جڑیں یعنی جڑ سلق کے نکالتی پھر اسکو دیگ میں ڈالتی پھر اسپر جو کا آٹا جو پیسا ہوا ہوتا ڈالتی تو وہ جڑیں گوشت کی جگہہ پر ہوتے اور اسکا شوربا بنتا وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذَلِكَ اور جب ہم نماز جمعہ سے پھرتے اس عورت پر سلام کرتے پھر وہ طعام کو ہمارے پیش کرتی ہم اسکو نوش کرتے اور تھے ہم آرزو کرتے جمعہ کے روز اسکے طعام کی اسلئے کہ وہ وجہ حلال سے تھا اور وہ عورت کمال مہربانی اور تعظیم و محبت دینی کے ساتھ دعوت کرتی سو اسکی خاطر شکنی نہ کرکے قبول کرتے تاہر دو طرف ثواب جمیل حاصل ہو اور ہو سکے کہ معنے یہہ ہوں کہ ہم آرزو کرتے کہ جمعہ کب آئیگا تا ہم وہ طعام وجہ حلال کا کہاویں اور ثواب پاویں **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا یہی حدیث کی عبد اللہ بن مسلمہ نے بھی وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اور زیادہ کیا اسپر اس بات کو ہم قیلولہ نہیں کرتے تھے اور کہانا نہیں کہاتے روز جمعہ مگر بعد نماز جمعہ کے

بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

یہہ باب بیان میں خواب کرنیکے ہی نیم روز میں بعد نماز جمعہ کے اسکو قیلولہ کہتے ہیں جو دن کو کہانے کے بعد سووین خواہ خواب آوے یا نہ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ ۔ روایت کی حمید نے انس سے کہ کہا تھے ہم نماز جمعہ کے لئے جلد جاتے پھر قیلولہ کرتے نماز جمعہ کے بعد **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ سہل بن سعد نے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے ساتھ حضرت کے پھر ہم قیلولہ کرتے ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

یہہ باب بیان میں نماز خوف کے ہی یعنی خوف دشمن اور اس سے مقابلہ کرنے کے وقت پڑہی جاوے قوله تعالى وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ اور جب تم چلو زمین میں پس نہیں ہی تم پر گناہ یہہ کہ کم کرو نماز شافعیہ سفر میں قصر کے جواز و اباحت کے قایل ہیں نہ وجوب قصر کے اور اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ نفی حرج اباحت پر دلالت کرتی ہی اور حنفیہ جو سفر میں وجوب قصر کے قایل ہیں کہتے ہیں کہ قصر یعنے نماز کو کم کرنا بحسب اوصاف محتمل ہی ترک قیام و قعود اور ترک رکوع و سجود پر یا جہت سے خوف دشمن کے جیساکہ تعلیق قصر کی خوف فتنہ کفار سے اسپر دلالت کرتی ہی اور قصر کرنا سفر میں اجماع سے نفس سفر کے ساتھ متعلق ہی اسمین خوف دشمن کی شرط نہیں اور یہہ قصر جو بحسب اوصاف بوقت فتنہ ہو ہم بھی اسکو مباح کہتے ہیں اور اکثر سلف اسپر ہیں کہ یہہ آیت صورت خوف میں واقع ہوئی جیساکہ اس آیت کے بعد جو وارد ہوا اسیکا بیان ہی اسیواسطے مؤلف نے ان آیتونکو ترجمہ باب صلوٰۃ الخوف میں لایا لوگوں نے ابن عمر سے پوچھا کہ صلوٰۃ الخوف کے قصر کا بیان ہم کتاب اللہ میں پاتے ہیں اور صلوٰۃ مسافر کے قصر کا بیان نہیں پاتے ہیں ابن عمر نے جواب دیا کہ ہمنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا کہ عمل کرتے ہیں یعنے سفر میں قصر پڑہتے ہیں پس ہم بھی پڑہتے ہیں یہیں سے معلوم ہوا کہ یہہ آیت قصر سفر کے ساتھ علاقہ نہیں رکھتی ہی کس لئے کہ ابن عمر نے ان لوگوں کو نہیں فرمایا کہ یہہ آیت قصر سفر کے باب میں بھی ہی اور حنفیہ نے اور دو حدیث سے بھی حجت لائی ہی ایسے پہلی حدیث بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ شیخین جسپر متفق ہیں وہ یہہ ہی کہ پہلے جو نماز فرض کی گئی تھی دو ہی رکعت تھی پس سفر میں وہی بحال رہی اور حضر میں دو رکعتیں زیادہ کیں اور دوسری حدیث قول عمر رضی اللہ عنہ کا ہی کہ نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے جسکی روایت کی ہی صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ اور اس آیت کے مابعد جو نماز خوف کا بیان آیا ہی یہہ ہی وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۔ اور اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنے میں ڈالیں تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوے تحقیق کافر ہیں واسطے تمہارے دشمن ظاہر اب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کے طرف خطاب کرکے فرماتا ہی وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ اور جسوقت کہ رہے تو بیچ انکے پس قائم کرے واسطے انکے نماز ۔ پس چاہئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت انمیں سے ساتھ تیرے ۔ اور چاہئے کہ لیویں ہتھیار

پہنچے پس جسوقت کہ سجدہ کریں پس چاہئے کہ ہوجاویں وہ پیچھے تمہارے اور چاہئے کہ آوے جماعت اور کہ نہیں نماز پڑھی ہو انہوں نے پس نماز پڑہیں ساتھہ تیرے اور چاہئے کہ لیویں بچاؤ اپنا اور ہتیار اپنے وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۔ دوست رکھتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کاش کہ غافل ہو تم ہتیاروں اپنے سے اور اسباب اپنے سے پس جھک آویں اوپر تمہارے جھک آویں ایکبارگی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۔ اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اگر ہو تم کو ایذا مینھہ سے یا ہو تم بیمار یہہ کہ رکھدو ہتیار اپنے اور لو بچاؤ اپنا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہے واسطے کافروں کے عذاب رسوا کرنیوالا **ف** یہہ نماز خوف فرمائی کہ اگر وقت مقابلہ کا ہو تو فوج دو حصہ ہو جاوے ہر جماعت آدھی نماز میں امام کے شریک ہو اور آدھی جدی پڑھے جب تک دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے اور اسوقت نماز میں آمد و رفت معاف ہے اور ہتیار اور زرہ یا سپر ساتھہ رکھیں اور اگر اسقدر بھی فرصت نہ ہو تو جماعت موقوف کریں تنہا پڑھ لیں پیادہ اور سوار باشارہ اگر یہہ بھی فرصت نہ ملے تو قضا کریں انتہی از موضح القرآن مترجم مولانا رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمہ

حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال سألته هل صلى النبي صلى الله عليه وسلم يعني صلاة الخوف شعیب نے کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ آیا حضرت نے نماز خوف پڑہی ہے فقال أخبرني سالم عن عبد الله بن عمر قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففنا لهم ۔ زہری نے کہا کہ سالم نے مجھکو خبر دی کہ عمر نے کہا کہ میں حضرت کے ہمراہ رکاب جہاد کے لئے نجد کیطرف گیا پس ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا پھر صف باندہی ہم نے انکے لئے **ف** نجد معنی میں بلند کے ہے ملک عرب سے اور وہ تہامہ سے عراق تک ہے اور اس غزوہ کا نام ذات الرقاع ہے جو غطفان کی زمین میں ہوا یہہ پہلے جو نماز خوف پڑھی گئی اسی غزوے میں ہے فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة معه وأقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاؤوا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم ۔ پس حضرت کھڑے ہوے جس حالمیں کہ پڑھتے تھے ہمارے لئے اور ایک طایفہ حضرت کے ساتھہ کھڑا رہا اور ایک طایفہ دشمن کے طرف متوجہ ہوا پس حضرت نے ایک رکعت پڑھی ان لوگوں کے ساتھہ جو آپ کے ہمراہ تھے پھر یہہ جماعت ان لوگوں کی جگہہ پر گئی جو نماز نہیں پڑھے تھے اور مقابل دشمن کے تھے پھر وہ لوگ آئے حضرت نے انکے ساتھہ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے اور سلام دیا فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين پھر ہر ایک شخص نے ان ہر دو طایفوں سے کھڑا رہا پھر رکوع کیا اپنے لئے اور دو سجدے کئے صورت اسکی یہہ ہے کہ پہلا طایفہ ایک رکعت پڑھکے جو دشمن کے مقابل کھڑا تھا دوسرا طایفہ بھی آکے ایک رکعت پڑہا اور جاکے دشمن کے مقابل ہوا اور پہلے طایفے والوں نے آکے ایک رکعت پڑہی پھر دوسرے طایفے والوں نے بھی آنکے دوسری رکعت پڑہی جو صورت کہ کتب حنفیہ سے ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے یہی ہے

باب صلاة الخوف رجالا وركبانا یہہ باب بیان میں نماز خوف کے ہے کہ گنجایش گھوڑے سے اترنیکی نہ ہو اور صف باندھکے جماعت سے نماز پڑہنی میسر نہ ہو تو صف جنگ میں ہی پیادہ سوار تنہا تنہا نماز پڑہیں اور رکوع و سجود اشارہ سے ادا کریں خواہ روبقبلہ رہے یا نرہے رجال جو عنوان میں واقع ہوا جمع راجل کا ہے معنے میں قایم کے نہ جمع رجل کا

حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد القرشي قال حدثني أبي قال حدثنا ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر نحوا من قول مجاهد إذا اختلطوا قياما روایت کی ہے نافع نے ابن عمر سے مانند قول مجاہد کے جو انہی راوی سے کہا جسوقت کہ جمع آویں مسلمان کافروں سے جہاد کے لئے تو نماز پڑہیں جس حال میں کہ کھڑے ہیں اپنے پاؤں پر یعنی رکوع و سجود اشارہ سے ادا کریں وزاد ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وإن كانوا أكثر من ذلك فليصلوا قياما وركبانا اور زیادہ کیا ہے ابن عمر نے کہ حضرت سے سنا اور اگر رہے فوج کفار زیادہ حالت اختلاط میں جو خوف زیادہ ہو اور مقابلہ میں قیام ممکن نہ ہو سکے تو نماز پڑہیں کھڑے کھڑے اور سوار اپنے مرکب پر خواہ روبقبلہ ہو یا نہ اور کرمانی نے اس کلام کے معنے میں ایسی تقریر کی ہے کہ نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے مانند قول مجاہد کے کہ وہ بھی ابن عمر سے روایت کی ہے یعنی جیسا کہ مجاہد نے موقوفا ابن عمر سے لایا نافع بھی موقوفا ابن عمر سے ہی روایت کی اور دوسرے وقت نافع نے روایت سے مجاہد کے یہہ زیادہ کیا ہے کہ ابن عمر نے حضرت سے روایت کی یعنی یہہ حدیث جو پہلے طرق سے موقوف تھی دوسری طریق سے مرفوع ہوئی

باب يحرس بعضهم بعضا في صلاة الخوف یہہ باب بیان میں نگہبانی کرنے بعض لوگ بعض کی ہے نماز خوف میں

حدثنا حيوة بن شريح قال حدثنا محمد بن حرب عن الزبيدي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال قام النبي صلى الله عليه وسلم وقام الناس معه فكبر وكبروا معه وركع وركع ناس منهم ثم سجد وسجدوا معه ثم قام للثانية فقام الذين سجدوا وحرسوا إخوانهم وأتت الطائفة الأخرى فركعوا وسجدوا معه والناس كلهم في صلاة ولكن يحرس بعضهم بعضا ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے نماز کے لئے قیام کیا اور لوگ بھی حضرت کے ساتھہ کھڑے رہے پس حضرت نے تکبیر کہی اور لوگ بھی

آپکے ساتھ کہڑے تھے اور حضرت نے رکوع کیا اور لوگ بھی رکوع کئے اور آپنے سجدہ کیا اور لوگ بھی آپکے ساتھ سجدہ کئے پھر حضرت دوسری رکعت کے لئے کھڑے رہے تو وہ لوگ بھی کھڑے رہے جو حضرت کے ساتھ سجدہ کئے تھے اور دشمن کے مقابل ہوئے اپنے بھائیون کی نگہبانی مین تھے پھر دوسرا طایفہ جو نگہبان تھا آیا اور حضرت کے ساتھ رکوع و سجود کیا اور لوگ سب نماز مین تھے لاکن بعض ان سے بعضونکی نگہبانی مین تھے اور ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ ہر طایفہ کی ایک رکعت ہوئی مسلم و ابوداؤد و نسائی نے مجاہد سے لائے ہین اور انہنے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ کہا اللہ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر مین چہار رکعت اور سفر مین دو رکعت اور خوف کے وقت ایک رکعت اور جمہور اسبات پر ہین کہ قصر خوف قصر ہیئت اور صفت کی ہی نہ قصر عدد کی اور اس حدیث مین مراد وہ ہی کہ ایک رکعت حضرت کے ساتھہ اور دوسری رکعت تنہا پڑہے اس جز و حدیث کو قیاس پر چہوڑا اور حدیث مجاہد کی تاویل کی ہی کہ مراد ایک رکعت ہی امام کے ساتھہ اور اسمین نفی دوسری رکعت کی نہین **باب** الصَّلٰوةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُوْنِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ قلعے کی فتح ممکن ہونے اور فتح پر ظن غالب قادر ہونیکی صورت مین دشمن سے ملاقات کے وقت نماز پڑہین قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِنْ كَانَ تَهَيَّاَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا اِيْمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْاِيْمَاءِ اَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ اَوْ يَاْمَنُوْا فَيُصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا صَلَّوْا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا لَا يُجْزِيْهِمُ التَّكْبِيْرُ وَيُؤَخِّرُوْهَا حَتّٰى يَاْمَنُوْا اوزاعی نے کہا اگر فتح آمادہ ہوا اور نماز پر قدرت نہو تو ہر مرد تنہا اپنی نماز اشارہ سے پڑہے اگر اشارہ پر قدرت نپاوین نماز کے لئے تاخیر کرین یہان تک کہ قتال دور ہو یا بعض اہل محاربہ کی تائید سے ایمن ہوجاوین اور سمجہین کہ دشمن قتال پر حملہ نکرینگے تو دو رکعت پڑہین اور اگر دو رکعت پڑہنے پر قدرت نپاوین تو ایک رکعت پڑہین اور دو سجدے کرین جیسا کہ معلوم ہوا پس اگر اسپر بھی قدرت نپاوین تو انکو روا ہی کہ تکبیر نماز کی کہین اور نماز کے لئے تاخیر کرین یہان تک کہ دشمنون سے ایمن ہون وَبِهٖ قَالَ مَكْحُوْلٌ اور ایسا ہی کہا مکحول جو کبار تابعین سے ہی وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ اِضَاءَةِ الْفَجْرِ اور انس بن مالک نے کہا کہ مین غلبہ فتح تستر مین روشنی صبح کے وقت حاضر ہوا۔ تستر دو تا مثناة سے ہی پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح اور درمیان سین مہملہ اور آخر را ہی وہ ملک اہواز سے ایک شہر ہی سہل تستری قدس سرہ جو مشاہیر اولیا مین اسی شہر سے ہین اسکے قلعہ کی فتح عہد خلافت مین حضرت عمر کے ہجرت سے بیسوین سال ہوئی وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ اور سخت گرم ہوئی آتش جنگ کی سو مسلمانون نے نماز صبح ادا کرنیکی قدرت نپائی پس ہم نماز نہ پڑہی مگر بعد بلند ہونے روز کے فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَفُتِحَ لَنَا پس ہمنے نماز صبح پڑہی ساتھ ابو موسی اشعری کے پس فتح ہوئی ہمارے لئے قلعے کی قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا يَسُرُّنِيْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا انس بن مالک کہتے ہین کہ خوش نہین کرتی ہی مجھکو عوض مین اس نماز کی جو ہمنے نہین پڑہ سکی دنیا اور جو چیزین کہ دنیا مین ہین **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جابر نے کہا کہ عمر فاروق غزوہ خندق کے روز آئے فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا۔

پھر حضرت عمر کفار قریش کو دشنام دیتے اور کہتے تھے یا رسول اللہ ہمنے نماز عصر کی نہ پڑہی یہان تک کہ آفتاب غروب ہونیکے نزدیک آپہنچا حضرت نے فرمایا واللہ مین بھی نماز عصر نہ پڑہی ہی اور جابر کہتے ہین کہ نزول فرمائے حضرت طرف بطحان کے بضم با موحدہ و سکون طا مہملہ و حا مہملہ اور نون آخر کے ایک نالہ ہے مدینہ منورہ کے نزدیک پھر وضو کیا اور نماز عصر کی پڑہی بعد غروب آفتاب کے اور اسکے بعد نماز مغرب پڑہی یہہ تاخیر عصر کی نماز خوف کا حکم قرآن مین آنے کے آگے تھی پھر وہ منسوخ ہوئی یا فراموشی یا عمدا عذر طہارت کے سبب سے یا اشتغال جنگ کے سبب سے تھا

باب صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ یہہ باب بیان مین اس شخص کی نماز کے ہی جو دشمن کو طلب کرتا ہی اور اسکا پیچہا کیا ہی اور اس شخص کی نماز کے بیان مین جو دشمن اسکے پیچھے جاتا ہی رَاكِبًا وَّقَائِمًا وَّاِيْمَاءً جس حال مین کہ سوار ہی یا کھڑا ہی اور نماز اشارہ سے کرتا ہی وَقَالَ الْوَلِيْدُ ذَكَرْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ اور ولید بن مسلم اموی قرشی نے کہا کہ مین نے شرحبیل اور اسکے یارون کی نماز کا ذکر اوزاعی سے کیا کہ وے پشت مرکب پر نماز پڑہتے ہین پس وہ کہا کہ ایسا ہی ہمارے پاس عمل بھی جبکہ وقت فوت ہونیکا خوف ہو کہ وہ دشمن کی تلاش مین جاتا ہی یا فوت نفس کا اندیشہ ہو کہ دشمن اسکی تلاش مین آتا ہی وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اور حجت لائی ہی ولید نے حضرت کے قول سے جو فرمایا کہ نماز نہ پڑہے کوئی تمہارے سے عصر کی مگر بنی قریظہ مین کہ حضرت تاخیر وقت کے باب مین کچہ تشدد نفرمایا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ

حدثنا جویریة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لنا لما رجع من الاحزاب لا یصلین احد منکم العصر الا فی بنی قریظة فادرک بعضهم العصر فی الطریق فقال بعضهم لا نصلی حتی ناتیها ابن عمر سے روایت ہی کہا کہ حضرت نے ہمارے پر حکم فرمایا جب غزوہ احزاب سے پھرے کہ نماز نہ پڑھے کوئی تم میں سے عصر کی مگر بنی قریظہ میں حضرت کا یہہ حکم کرنا اسوقت پر تھا کہ جب بنی قریظہ کے یہود پر تاخت لاتے اور وہاں جلد پہنچنے کا حکم کیا پس انمیں سے بعضوں نے وقت عصر کو راہ میں پایا اور بعضوں نے کہا کہ ہم عصر نہیں پڑھینگے یہاں تک کہ بنی قریظہ کو ہی جا پہنچیں وقال بعضهم بل نصلی لم یرد منا ذلک اور بعضوں نے کہا بلکہ ہم نماز پڑھینگے حضرت نے جو حکم کیا کہ کوئی تمہارے سے نماز نہ پڑھے عصر کی مگر بنی قریظہ میں اس سے حضرت کا مقصود یہہ نہیں کہ ہم نماز راہ میں نہ پڑھیں بلکہ حضرت کا مقصود اس قول سے ہم بہر حال جلد جا پہنچیں ہی کہ لازم اس قول کا ہی کہ ہم سستی نکریں فذکر ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فلم یعنف واحدا منهم پس اس اختلاف کا قصہ حضرت کے جناب میں ذکر کیا گیا تو آپ نے ان دو فریق سے کسیکو بھی سرزنش نکی جاننا چاہئے کہ ولید نے تعدیہ کیا ہی مذہب اوزاعی کو طالب کے مسئلہ میں اس قصہ سے ابن بطال کہتا ہی کہ اس قصہ کے طرق سے کسی طرح یقین پایا جاوے کہ وہ جماعت بنی قریظہ کی راہ میں حالت سواری میں نماز پڑھے ہیں حجت تمام ہوتی ولیکن وہ پایا جاتا نہیں پس کہہ سکتے ہیں کہ نماز جو حالت سواری میں اشارے کے ساتھہ ہی ترک ارکان کو انہی پر قیاس کیا ہی اس قصہ میں جس وقت تاخیر نماز کی وقت فرض سے روا ہو کہ طالب ترک ارکان کرے اور نماز اشارے سے پڑھے اور بعض کہتے ہیں کہ وجہ استدلال طریقہ اولویت کا ہی اس رو کہ ایک جماعت نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ بنی قریظہ میں پہنچے حضرت انکو سرزنش نکی پس وہ لوگ جو حالت سواری میں اشارے کے ساتھہ نماز پڑھے اور رعایت وقت کی کی بہتر ہی ان لوگوں سے جو مطلقاً نماز فرض میں تاخیر کی اس توجیہات سے یہہ قول مطابق ہی بعض ترجمہ کو باب التکبیر والغلس بالصبح والصلوة عند الاغارة والحرب باب بیان میں سرعت اور مبادرت کرنے اور اختیار کرنی تاریکی میں نماز صبح کے اور بیان میں اس نماز کے جو دشمن پر اسکے غفلت کے وقت اچانک جاکے ہجوم کرے اور وقت جنگ ہوا کی جاوے حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن عبد العزیز بن صهیب وثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی الصبح بغلس ثم رکب فقال الله اکبر خربت خیبر پھر حضرت نے نماز صبح کی پڑھی تاریکی میں آخر شب کے پیچھے سوار ہوے اور کہا الله اکبر خیبر خراب ہوا اور قلعہ خیبر والوں کے حق میں دعا بد کی انا اذا انزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین مقرر جسوقت ہم نزول کریں صحن میں کسی قوم کے پس بد ہی صباح اس جماعت کی جو ڈرائی گئی ہی فخرجوا یسعون فی السکک یقولون محمد والخمیس پس نکلے تھے لوگ قلعے کے جس حال میں کہ شہر کے گلیوں میں پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ محمد ہی اور لشکر قال والخمیس الجیش اور مولف نے کہا کہ خمیس لشکر کے معنے میں ہی فظهر علیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقتل المقاتلة وسبی الذراری فصارت صفیة لدحیة الکلبی ثم صارت لرسول الله صلی الله علیه وسلم پس حضرت اپر غالب آئے پھر مردوں کی ایک جماعت کو قتل کیا اور انکے عورت بچوں کو اسیر کر لیا صفیہ بنت حیی جو بنی قریظہ اور بنی نضیر کی سیدہ تھی سو بندیوں میں آئی اسکے بعد حضرت کو پہنچی روایت ہی کہ حضرت نے دحیہ کلبی کو اجازت دی تھی کہ بندیوں سے ایک جاریہ لیوے اسنے صفیہ کو جو نسب اور شرافت میں سب جاریات سے بہتر اور حسن و جمال میں سب سے فائق تھی پسند کر لیا لاکن یہہ بات سب اہل لشکر پر گراں آئی کس لئے کہ وہ سردار قوم کی بیٹی تھی پس سردار کو ہی پہنچا چاہیے صحابہ کرام نے حضرت کے حضور میں آکے عرض کی کہ صفیہ حضرت کی حرم محترم ہونیکے لائق ہی وہ دحیہ کلبی کو پہنچا سب اہل لشکر کو ایک شورش میں لایا ہی پس حضرت نے اس مفسدہ کے دفع کرنیکے لئے دحیہ کلبی کو اسکے عوض میں دوسری جاریہ اور اسکی قیمت دی وہ اسپر راضی ہوا اور صفیہ کو اپ لیا ثم تزوجها وجعل صداقها عتقها پھر حضرت نے انکو اپنے نکاح میں لایا اور انکی آزادی ہی انکا مہر ٹھہرایا کیونکہ اس بی بی پاس انکی آزادی مال کثیر سے عزیز تر تھی فقال عبد العزیز لثابت یا ابا محمد انت سالت انس بن مالک ما امهرها فقال امهرها نفسها فتبسم پس عبد العزیز نے ثابت سے کہا کہ ای ابو محمد تم نے انس بن مالک سے پوچھا کہ مہر صفیہ کا کیا ٹھہرایا پس انس بن مالک کہا کہ انکی ذات کو ہی انکا مہر ٹھہرایا عبد العزیز نے اس بات کو سنکے تبسم کیا مہر کا ذکر تو روایت میں آچکا اور جب یہہ بات حضرت کے خصایص شریف سے ہی اور مسلمانوں میں متعارف نہیں تھی سامعوں کے علم کو موکد کرنیکے لئے اسکی تکرار کی مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ وہی قول ہی کہ صلی الصبح بغلس آیا یعنے نماز پڑھی صبح کی تاریکی میں اخیر شب کے ۔

عیدین کا باب

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب العیدین

یہہ کتاب بیان میں نماز عیدین اور اسکے احکام کے ہی ابوذر کی روایت میں بسملہ متروک اور کتاب کی جگہہ ابواب میں باب ما جاء فی العیدین والتجمل فیه

یہہ باب بیان مین ان چیزون کے ہی جو عیدین مین آئی ہین اور اس بیان مین کہ زینت لینی مشروع ہی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال
اخبرنی سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال اخذ عمر جبة من استبرق تباع فی السوق فاخذها فاتی بها رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ابتع هذه الجبة وتجمل بها للعید والوفود عبد الله ابن عمر سے روایت ہی کہ عمر رضی الله عنہ نے ایک جبہ ابریشم
کا لیا جو بازار مین بکتا تھا سو اسکو لیکے حضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول الله اس جبہ کو خرید کیجئے اور اس سے زینت دیجئے عید کے روز اور ایلچیون کے وقت یعنی سلاطین کے جو ایلچیان حاضر ہوتے ہین انکا لباس
فاخرہ رہتا ہی اسوقت اسکو پہنا کرین فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هذه لباس من لا خلاق له پس حضرت نے عمر فاروق کو فرمایا نہین ہی یہہ
لباس مگر اس شخص کے لئے کہ اسکو حصہ نہین آخرت مین فلبث عمر ما شاء الله ان یلبث ثم ارسل الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بجبة دیباج
فاقبل بها عمر فاتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم پس درنگ کی عمر نے جس قدر کہ الله نے چاہا کہ درنگ کرے - پھر بھیجا حضرت نے انکے پاس ایک جبہ دیبا
کا عمر نے اسکو قبول کیا اور اسکو حضرت کے پاس لے آیا فقال یا رسول الله انک قلت انما هذه لباس من لا خلاق له وارسلت الی بهذه الجبة
فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم تبیعها او تصیب بها حاجتک پس کہا یا رسول الله آپنے فرمایا تھا کہ نہین ہی یہہ لباس مگر اس شخص کے لئے کہ جسکا
آخرت مین حصہ نہین پھر آپنے میرے پاس یہہ جبہ حریر بھیجا تب حضرت نے عمر فاروق کو فرمایا کہ تا تو اسکو بیچے اور اپنی حاجت مین صرف کرے **باب** الحراب والدرق یوم العید
باب بازی کرنے مین حبشیون کے حربہ اور سپر سے عید کے روز کرتے ہین اسلئے کہ ورزش جنگ کی بھول نہ جاوین حراب بکسر حا جمع حربہ ہی اور درق دال و را سے کہ ہر دو مہملہ مفتوحہ ہین جمع درقہ جو
سپر کے معنے مین ہی جو پوست سے بنایا کرتے ہین اور حبشی لوگ حربہ و سپر سے بازی کرتے ہین **حدثنا** احمد قال حدثنا ابن وهب قال اخبرنا عمرو ان
محمد بن عبد الرحمن الاسدی حدثه عن عروة عن عائشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعندی
جاریتان تغنیان بغناء بعاث بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اسوقت میرے پاس انصار کی دو لڑکیان تہین اوس و خزرج کے جنگ پر گاتی تھین جو مین
مقاتلہ ہوا تھا اور ترمذی کی روایت مین واقع ہوا وتدففان یعنی دف بجاتے تھے اور بعض روایات مین آیا ہی لیستا بمغنیتین بعاث بفتح وضم موحدہ و عین مہملہ آخر مین ثا مثلثہ نام ایک قلعہ کا ہی کہ
اسکے پاس اوس و خزرج کے درمیان قتال عظیم ہوا تھا آخر قبیلہ اوس کو نصرت ہوئی ان ہر دو قبیلون مین ایک سو بیس سال تک عداوت جاری تہی آخر جب آفتاب اسلام طلوع ہوا حضرت کی
یمن و برکت سے انکی عداوت محبت کے ساتھ بدل ہوئی فاضطجع علی الفراش وحول وجهه حضرت اسوقت پہلو پر لیٹتے تھے اور چہرہ مبارک انکی طرف سے پھیر لیا کیونکہ
آپکا مقام بلند مقتضی اسبات کا تھا کہ اس آواز کیطرف کان نہ رکھین لاکن جب اسپر انکار نکیا اسکی تجویز مفہوم ہوتی ہی اسلئے کہ تقریر حضرت کی یعنے منع نفرمانا محض باطل پر روا نہین لاکن اہل اتباع
کو چاہئے کہ جو بات تخصیص پائی ہو اس سے تجاوز نکرین اور لہو و لعب کے طرف مایل نہ ہووین کہ اہل دین کو اس سے دوری واجب ہی ودخل ابو بکر فانتهرنی وقال مزمارة
الشیطان عند رسول الله صلی الله علیه وسلم پس ابو بکر صدیق آئے اور مجکو زجر کی اور کہا کہ یہہ آواز شیطانی کیا ہی نزدیک پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم کے مراد راگ
ہی یا دف اسکی نسبت شیطان کے طرف کی کس لئے کہ وہ شیوہ فسق اور اہل غفلت کا ہی ابو بکر صدیق نے اس علم سے کہ یہہ شیوہ فاسقون کا ہی بی بی عائشہ کو اسکے ارتکاب پر زجر کی اور انہون نے یہہ
سمجھا تھا کہ حضرت خواب مین ہین اور نہیں جانتے تھے کہ سرود عید کے روز جائز ہی فاقبل علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال دعهما فلما غفل
غمزتهما فخرجتا پس متوجہ ہوئے پیغمبر خدا ابو بکر صدیق کے طرف اور فرمایا کہ چھوڑ دو ان دونون کو یعنی ان سے درگذر کیجئے بی بی عائشہ کہتی ہین کہ صدیق اکبر غافل ہوئے اور دوسری طرف متوجہ ہوئے
مین نے ان ہر دو لڑکیون کو اشارہ کیا سو وے ہر دو نکل گئین وکان یوم عید یلعب السودان بالدرق والحراب اور وہ روز عید کا تھا حبشیان بازی کر رہے تھے سپر اور حربون
سے یہہ ٹکڑا دوسری حدیث کا ہی کہ مؤلف نے جمع کیا ہی فاما سألت النبی صلی الله علیه وسلم واما قال اتشتهین تنظرین قلت نعم
فاقامنی وراءه خدی علی خده وهو یقول دونکم یا بنی ارفدة پس مین نے سوال کیا حضرت سے یا حضرت آپ ہی فرمایا کہ آیا تو چاہتی ہی کہ نظر کرے
اس بازی کیطرف مین بولی ہان پس مجھکو کھڑا کیا اپنے پیچھے جس حال مین کہ میرا رخسار حضرت کے رخسار مبارک پر تھا اور حضرت ان حبشیون کو فرماتے تھے کہ لازم کرو اس کام کو ای اولاد
ارفدہ کی ارفدہ بفتح ہمزہ و سکون را و کسر فا و دال مہملہ حبشیون کا جد ہے اسلئے ان سب کو بنی ارفدہ کہتے ہین اور دونکم کلمہ کسیکو برانگیختہ کرنیکا ہی کسی کام پر حتی اذا مللت قال حسبک
قلت نعم یہان تک کہ مین ملول ہوئی تب آپنے فرمایا کہ آیا تجھے بس ہی مین بولی ہان قال فاذهبی آپ نے فرمایا کہ جا عورت کا دیکھنا اجنبی مردونکو تو جایز نہین خواہ نظر شہوت سے یا

بغیر شہوت کے - لاکن اسوقت بی بی عائشہ کی عمر کم تھی - حضرت کی تجویز سے معلوم ہوا کہ دیکھنا زن صغیرہ کا مردونکو حرام نہین - اور یہہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے آگے تھا -

باب الدعاء فی العید اور بعض روایات مین **باب** سُنَّةِ الْعِيْدَيْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ واقع ہوا - اور یہہ مناسب تر ہی ان حدیثون کے ساتھہ جو بیان ہوتی ہین **حدثنا** حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ براد بن عازب نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا جس حال مین کہ خطبہ پڑھتے تھے سو فرمایا مقرر پہلی چیز کہ ابتدا کرین ہم آج کے روز یہہ ہی کہ نماز پڑھین ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا پھر ہم اپنے گھر کے طرف رجوع کرین اور قربانی دین - پس جسنے ایسا کیا بتحقیق وہ ہمارے طریق مسنون کو پہنچا - مطابقت اس حدیث کی عنوان کے ساتھہ دوسری روایت ظاہر ہی - اور پہلی روایت سے اسطرح پر ہوسکتی ہی کہ خطبہ دعا کے ساتھہ متضمن ہی - اور نماز عید امام شافعی و مالک کے پاس سنت موکدہ ہی - اور امام احمد کے پاس فرض کفایہ - اور صحیح تر امام ابو حنیفہ کے مذہب مین واجب ہی - اور دلیل وجوب کی یہہ ہی کہ حضرت نے اسپر مواظبت کی ہی کبھی ترک نہ کیا - اور وے جو قائل سنت کے ہین اس حدیث کی حجت لاتے ہین کہ حضرت نے ایک اعرابی کو اسکے سوال کے بعد هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فرمایا لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ پوشیدہ نرہے کہ نماز عید کی شرائط مین حکم نماز جمعہ کا رکھتی ہی صاحب کفایہ شارح ہدایہ نے ایضاح سے نقل کی ہی کہ نماز عید کا قائم کرنا اظہار شعائر اسلام کے لئے ہی - اور وہ اعرابی جب ان شرائط والون سے نہین تھا - اس لئے اسپر حکم فرضیت جمعہ کا بھی نفرمایا - باآنکہ جمعہ اجماع سے فرض ہی - اور سوال اس اعرابی کا بھی اپنے حال سے تھا جیسا کہ کہا هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا یعنے کیا مجھہ پر اسکے سوا بھی ہی - اور نہین پوچھا کہ فرض دوسرا بھی ہی یا نا جواب مین مطلق نفی لازم آوے - اور وہ جو حجت لیتے ہین اس حدیث سے خَمْسُ صَلَوٰةٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ اس حدیث مین بھی کہہ سکتے ہین کہ مقصود رات دن کے فرائض کے بیان سے ہی - پس جیسا نفی فرضیت نماز جمعہ کی نہین کرتی ہی اسیطرح نفی فرضیت نماز عید کی بھی نہین کرتی ہی واللہ اعلم **حدثنا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِ الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا یہہ وہی حدیث ہی جو باب ما قبل ترجمہ مین تھوڑے تفاوت کے ساتھہ گذری **باب** الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ باب بیان مین کسی چیز کھانے کے ہی عید الفطر کے روز مصلا کو جانیکے آگے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا کہ عید الفطر کے روز طعام تناول نفرماتے جب تک چند دانہ خرما نوش فرماوین - قبل نماز عید کھانیکا التزام اس لئے تھا کہ تا یہہ بات ظاہر ہو جاوے کہ اوایل اسلام مین جو کسی چیز کا کھانا پینا نماز سے آگے حرام تھا وہ حرمت منسوخ ہوگئی - اور تخصیص خرما کی اس لئے کہ اسمین تقویت نظر کی اور دل کی ہی - کس لئے کہ روزہ سے ضعف بصر اور رقت دل ہوئی ہوگی اسی لئے اسکو مستحب رکھتے ہین - اور بعض تابعین سے مطلق شیرین کا جیسا شہد وغیرہ کا کھانا بھی منقول ہی - اور کہتے ہین کہ اسکا ترک کرنا مکروہ ہی - اگر خرما وغیرہ اپنے گھر مین نہ کھایا ہو تو راہ مین کھالے - اور شریعت اسکا حکم نہین رکھتا ہی وَقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا انس بن مالک نے نقل کی کہ حضرت نے خرما طاق تناول فرماتے یعنے تین یا پانچ یا سات - مرجّا بوزن معلا ہی اور رجا ضد خوف ہی نام ہی ایک سمرقندی بصری کا بخاری مین اس جگہہ کے سوا اور کہین اسکا نام نہین آیا **باب** الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ یہہ باب عید الضحی کے روز کھانا کھانیکے حکم مین ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ذبح کرے آگے نماز عید کے پس چاہئے کہ اعادہ کرے دوسری قربانی تب ایک مرد کھڑا رہا وہ ابو بردہ بن نیار تھا جیسا کہ حدیث مین اسکی تصریح آئی ہی سو کہا کہ یہہ وہ روز ہی کہ اسمین گوشت کے طرف

غنیمت کی جاتی ہی- اور اپنے ہمسایہ کے محتاج وفقرا کا ذکر کیا- پس گویا حضرت نے اسباب میں اسکی تصدیق کی جو اسنے اپنے ہمسایہ کے فقر و احتیاج سے خبر دی- پس اس مرد نے کہا کہ
میرے پاس ایک بکری ایک سال کی ہی وہ میرے پاس دو ستر ہی دو بکرون کے گوشت سے- پس رخصت دی اسکو حضرت نے کہ اس ایک سال کی بکری سے قربانی دے-
یا انکہ جو بکری دو سال سے کم ہو اس سے قربانی جایز نہین- راوی کہتا ہی پس مین نہین جانتا ہون کہ یہہ رخصت اسکے سوا دوسرے کو پہنچی یا اسیکے لئے خاص ہی- اس مسئلے مین
اصولیونکا خلاف ہی کہ خطاب شارع کا جب ایک کے طرف واقع ہو- آیا وہ اسیکے لئے مخصوص ہی یا سب کے لئے عام ہی- اور ظاہر یہہ ہی کہ جو حدیث کہ براء بن عازب نے
اسباب مین لائی ہی انس کو نہین پہنچی جو مسلم مین آئی ہی لا تذبحوا الا مسنة یعنے مت ذبح کرو مگر بکری دو سالہ- اور یہہ حدیث امام بخاری اور نسائی نے اضاحی
مین نقل کی ہی حدثنا عثمان قال حدثنا جرير عن منصور عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا النبي صلى
الله عليه وسلم يوم الأضحى بعد الصلوة فقال من صلى صلوتنا ونسك نسكنا فقد أصاب النسك براء بن عازب نے
کہا کہ حضرت نے ہم پر خطبہ پڑہا عید الضحی کے روز نماز کے بعد پس فرمایا کہ جسنے نماز پڑہی ہماری نماز کی سی اور عبادت کی ہماری عبادت کی سی یعنے قربانی دی نماز کے
بعد پس تحقیق پہنچا اپنے عبادت کو یعنے اس سے قربانی ادا ہوئی ومن نسك قبل الصلوة فإنه قبل الصلوة ولا نسك له اور قربانی دی آگے نماز
کے مقرر وہ آگے نماز کے ہی- یہہ شرط اور جزا متحد ہی اور یہہ قول اسکے مانند ہی جو حدیث مین وارد ہوا فهجرته إلى ما هاجر إليه یعنے وہ قربانی کے حساب مین
نہین چنانچہ اسکی توضیح بیان یہہ ہی ولا نسك له یعنے جسنے آگے نماز کے قربانی دی اسکو قربانی نہین فقال أبو بردة ابن نيار خال البراء پس کہا ابو بردہ بن
نیار نے جو ماموں براء بن عازب کا ہی- نیار بکسر نون و یاء مثناة تحتیہ اور اسکے بعد الف اور راء ہی يا رسول الله فإني نسكت شاتي قبل الصلوة وعرفت
أن اليوم يوم أكل وشرب وأحببت أن يكون شاتي أول شاة تذبح في بيتي فذبحت شاتي وتغديت قبل أن آتي الصلوة
ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے ذبح کی اپنی ایک بکری آگے نماز کے اور مین سمجھا کہ آج کا روز کھانے پینے کا روز ہی یعنے ذبح کرنا اسیکو سوا ہی اور یہہ نہ سمجھا کہ یہہ امر تعبدی
ہی اور یہہ تعبد بعد نماز کے ہی اور مین نے اسبات کو دوست رکھا کہ ہو میری بکری پہلے ذبح کی جاوے میرے گھر مین- پس مین اپنی بکری کو ذبح کیا اور کھایا نماز کو آنیکے
آگے قال شاتك شاة لحم حضرت نے فرمایا کہ بکری تیری بکری ہی گوشت کی یعنے تیری بکری گوشت کی بکری ہی یعنے تجہکو اس سے گوشت ہی [illegible] نہ ثواب و تقرب
الہی قال يا رسول الله فإن عندنا عناقا لنا جذعة هي أحب إلي من شاتين کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک بکری کی بات ایک سال کی
ہی کلمہ لنا و جذعۃ ہر دو صفت عناق کی ہی- اور وہ میرے پاس دو بکرون سے دوستر ہی بسبب فربہی اور گوشت کے اور قیمت کی زیادتی کے أفتجزي عني قال نعم و
لن تجزي عن أحد بعدك آیا وہ کافی ہی میرے جانب سے قربانی مین- فرمایا ہان کافی ہی- اور تیرے سوا دوسرے کا فی نہین- باب الخروج إلى
المصلى بغير منبر یہہ باب نکلنے مین طرف صحرا کے ہی نماز عید کے لئے بغیر منبر کے- سیوطی نے کہا کہ مسجد شریف اور اس مصلے کے درمیان مسافت ہزار گز کی تھی حدثنا
سعيد بن أبي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد بن أسلم عن عياض بن عبد الله بن أبي سرح عن أبي سعيد الخدري
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى ابو سعید خدری نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا باہر آتے عید الفطر اور عید الضحی کے
روز نماز کے لئے طرف مصلے کے حنفیہ کے پاس عیدگاہ کو جانا بہتر ہی مسجد مین نماز پڑہنے سے کس لئے کہ حضرت جب تک زندہ تھے تب تک اسپر مواظبت کی تھی باوجود فضیلت اپنی مسجد شریف
کے اور شافعیہ اسپر ہین کہ مسجد الحرام اور مسجد بیت المقدس صحرا سے افضل ہی اگر مسجد تنگ ہو تب صحرا کے طرف نکلے اور کسیکو مسجد مین خلیفہ ٹھہراوے کہ ضعفا کو جو صحرا کے طرف جا نہین
سکتے ہین ساتھ لیکے نماز پڑہے اور وہ جو بعض دیار مین متعارف ہوا ہی کہ سب مساجد جامعہ مین نماز عید پڑہا کرتے ہین اسکو کچہ سند نہین مگر قیاس جمعہ پر کرین وہ بہی کراہت سے خالی
نہین فأول شيء يبدأ به الصلوة پس حضرت نے پہلے جو چیز کہ ابتدا کی وہ نماز تھی ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم
پس نماز سے پہرتے اور لوگ کے مقابل کہڑے ہوتے اور لوگ اپنے صفون مین بیٹھے رہتے فيعظهم ويوصيهم ويأمرهم پس انکو پند و نصیحت فرماتے اور انکو وصیت کرتے اور
احکام دین کے فرماتے فإن كان يريد أن يقطع بعثا قطعه پس اگر چاہتے کہ ایک لشکر کو جدا کرین غزا کے لئے جدا کرتے أو يأمر بشيء أمر به یا چاہتے
کہ کسی چیز کا حکم کرین تو اسکا حکم فرماتے پس خطبے سے فارغ ہوتے قال أبو سعيد فلم يزل الناس على ذلك ابو سعید خدری کہتے ہین کہ لوگ ہمیشہ اسی سنت پر تھے

حَتّٰی خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ یہان تک کہ مین نکلا ساتھ مروان کے حالانکہ وہ امیر مدینہ تھا معاویہ کی طرف سے فَلَمَّا اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ کَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ پس جسوقت کہ ہم مصلا کے پاس آئے ناگاہ ہم نے ایک منبر دیکھا کہ جسکو بنایا ہی کثیر بن الصلت نے جو کبار تابعین تھا اور اسکا مکان مصلا کے نزدیک تھا فَاِذَا مَرْوَانُ یُرِیْدُ اَنْ یَّرْتَقِیَهُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ پس ناگاہ مروان چاہا کہ منبر پر چڑھے اور آگے نماز کے خطبہ پڑھے فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِیْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ پس مین اسکے کپڑے کو کھینچا تا آگے نماز کے خطبہ نہ پڑھے پس اسنے بھی مجھے کھینچا اور منبر پر چڑھا پھر خطبہ پڑھا آگے نماز کے فَقُلْتُ غَیَّرْتُمْ وَاللّٰهِ پس مین نے اسکو اور اسکے لوگوں کو کہا قسم ہے اللہ کی تم نے پیغمبر خدا کی اور آپ کی خلفا کی سنت کو بدل دیا فَقَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ پس کہا ای ابو سعید مقرر گئی وہ چیز جو تو جانتا ہی فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَیْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ پس مین نے کہا واللہ جو مین جانتا ہون بہتر ہی اس چیز سے جو نہین جانتا ہون فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ پس مروان کہنے لگا کہ مقرر لوگ نہین بیٹھتے ہین ہمارے لئے بعد نماز کے۔ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ پس مین اسیلئے خطبہ کو آگے نماز کے ٹھہرایا **ف** مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا انکار مروان شقی پر محض اس تغیر سنت کے سبب تھا جو ہونے نماز پر خطبہ کی تقدیم کی چنانچہ مروان اپنا عذر نامسموع یہی بیان کیا کہ لوگ نماز کے بعد خطبہ سننے کے لئے نہین بیٹھتے ہین۔ اور لوگ خطبہ مین نہین بیٹھنے کا سبب یہہ تھا کہ اس شقی نے حضرت مرتضی علی و امامین معظمین رضی اللہ عنہم کے جناب مین بدگوئی اور بعض غیر مستحق لوگون کی مدح و تعریف مین مبالغہ اور زیادتی کرتا تھا خذلہ اللہ تعالی۔ اس لئے لوگ اسکے خطبہ مین نہین بیٹھتے تھے۔ اور ابو سعید کا انکار محض بسبب بنانا منبر کے نہین تھا۔ اور مخفی نرہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عید مدینہ طیبہ کے باہر ایک میدان مین پڑھا کرتے اور اسوقت عیدگاہ کی یہہ دیوار متعارف نہین تھی پس منبر بھی نہین تھا۔ لاکن خطبۂ عید کسی بلندی پر جو قائم مقام منبر کے ہو پڑھا کرتے چنانچہ شیخ مجد الدین فیروزآبادی علیہ الرحمہ نے جو مشاہیر محدثین سے ہی سفر السعادت مین لایا ہی اما در بعض احادیث صحیح وارد شدہ کہ فَنَزَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ ہمانا دکانی بود یا تلی یا مکان عالی بود کہ قایم مقام منبر میشد۔ و در بعض احادیث عَلٰی رَاحِلَتِهٖ مرویست انتہی پس کوئی بلندی بھی ہو وہ منبر کی نظیر ٹھہری جس چیز کی نظیر حضرت کے مبارک زمانے مین پائی جاوے وہ بدعت نہین۔ انشاء اللہ تعالی اس بحث کی تفصیل ترجمۂ شرح سفر السعادت مین جواب زیر تحریر و طبع ہی آویگی واللہ علی کل شیء قدیر

باب الْمَشْیِ وَالرُّکُوْبِ اِلَی الْعِیْدِ وَالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ یہہ باب بیان مین پیادہ اور سوار جانے کے ہی عیدگاہ کے طرف۔ اور بیان مین نماز پڑھنے کے خطبہ سے آگے بغیر اذان و اقامت کے **حدثنا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ابن عمر سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نماز پڑھتے عید الفطر اور عید الضحی کے روز پھر خطبہ پڑھتے بعد نماز کے **حدثنا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ نکلے حضرت عید الفطر کے روز پس ابتدا کیے ساتھ نماز کے آگے خطبہ کے وَاَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ فِیْ اَوَّلِ مَا بُوْیِعَ لَهٗ ابن جریج نے کہا کہ عطا نے مجھکو خبر دی کہ ابن عباس نے بھیجا عبد اللہ بن زبیر کی طرف اول حال مین جو بیعت کی گئی تھی عبد اللہ بن زبیر کی خلافت پر یزید کے بعد پس جو سمجھ مین اِنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ یَوْمَ الْفِطْرِ وَاِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ مقرر شان یہہ ہی کہ نہین تھی اذان کہنی نماز کے لئے عید الفطر کے روز اور نہین ہی خطبہ مگر بعد نماز کے وَاَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا لَمْ یَکُنْ یُؤَذَّنُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا یَوْمَ الْاَضْحٰی ابن جریج کہتا ہی کہ خبر دی مجھکو عطا نے ابن عباس اور جابر سے کہ ان ہر دونون نے کہا کہ نہین تھی یہہ بات کہ اذان کہی جاوے عید الفطر کے روز اور نہ عید الضحی کے روز **ف** شافعیہ کے پاس الصلوٰۃ جامعۃ کہنا مستحب ہی صلوٰۃ مذکور پر قیاس کرتے کسوف وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ عطا نے کہا کہ مین نے جابر سے سنا کہ کہتا تھا کہ حضرت کھڑے رہے عید کے روز پس ابتدا کی نماز پھر خطبہ پڑھے لوگون پر بعد نماز کے فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰهِ نَزَلَ فَاَتَی النِّسَاءَ فَذَکَّرَهُنَّ وَهُوَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی یَدِ بِلَالٍ پس جب فارغ ہوئے پیغمبر خدا خطبہ سے اترے اتر نا بلندی پر سے ہوتا ہی پس عورات کی صف کے طرف آئے اور انکو یاد دلائے یعنے آخرت کے حالتین یاد دلا اور انپر تذکیر کی جس حال مین کہ بلال پر تکیہ کیا تھا وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ یُلْقِیْ فِیْهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً اور بلال اپنے کپڑے کو کشادہ کیا

اور عورتیں بھی اپنا صدقہ ڈالتی تھیں قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِيْنَ يَفْرُغُ ابن جریج کہتا ہی کہ میں نے عطا سے کہا کیا تو دیکھتا
رکھتا ہی یہہ حق امام پر آج بھی کہ آوے عورتوں کی طرف اور پند و تذکیر کرے انکو جسوقت کہ فارغ ہووے خطبہ سے قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يَفْعَلُوا عطا نے کہا کہ تحقیق
یہہ تذکیر انپر ثابت ہی اور انکو کچھہ عذر نہیں کہ نکریں **بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيْدِ** باب بیان میں خطبہ عید بعد از نماز عید کے **حَدَّثَنَا** أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ابن عباس نے کہا کہ میں حاضر تھا نماز عید کے لئے ساتھہ رسول مقبول اور ابو بکر و عمر و عثمان کے پس تھے یہہ سب نماز
پڑھتے آگے خطبے کے **حَدَّثَنَا** يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا
وَلَا بَعْدَهَا ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت عید کے روز دو رکعتیں نفل پڑھے اور نہیں پڑھتے تھے کبھی آگے اسکے یا بعد اسکے انشاء اللہ تعالی اس نماز کا حکم آگے آویگا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ
بِلَالٌ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا پھر حضرت عورتوں کی صف پر آئے اور آپ کے ساتھہ بلال تھے اور انکو صدقہ کا حکم فرمایا
پس وے ڈالنے لگیں یعنی صدقہ بلال کے دامن میں ڈالنے لگیں ایک عورت نے اپنے گوشوارے یعنی جھمکے اور گلے کا ہار ڈالی خرص بضم خاء معجمہ و سکون را و صاد مہملہ و خاء معجمہ بعد الف کے ساتھہ بای
موحدہ کے اس رشتہ کو کہتے ہیں کہ جسمیں مہرے ڈالتے ہیں **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ حضرت نے فرمایا پہلی جو چیز کہ ہم آج
کے روز ابتدا کریں یہہ ہی کہ ہم نماز پڑھیں پھر اپنے منزل کے طرف رجوع کریں پھر قربانی دیویں فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا
هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ پس جس نے یہہ عمل کیا مقرر اس نے ہمارے سنت کو پہنچا اور جس نے آگے نماز کے ذبح کیا پس نہیں ہی وہ ذبح مگر ایک گوشت ہی کہ
اپنے اہل و عیال کے پیش کیا اور اس روز کے عبادات سے نہیں کسی حال میں فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ
خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهُ اور کہا ایک مرد نے انصار سے کہ کہا جاتا تھا اسکو ابو بردہ بن نیار یا رسول اللہ میں نے ذبح کیا آگے نماز کے اور میرے پاس بکری ایکسال کی ہی جو وہ بہتر ہی دو
سالہ سے تب آپ نے فرمایا کہ وہی یکسالہ کو اسکا عوض کردے جو آگے تو نے ذبح کیا وَلَنْ تُوْفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ اور تیرے سوا وہ کسی کو تیرے بعد کفایت نکریگی **بَابُ**
و آن
مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيْدِ وَالْحَرَمِ باب بیان میں اس بات کے کہ مکروہ ہی اٹھانا ہتیار کا شمشیر و نیزہ وغیرہ تکبر اور شانگی راہ سے عید کے روز اور مسجد حرم میں اور زمین حرم میں
بغیر محافظت اسباب کے کہ رکھنے اور اٹھانیکے وقت کسیکو آزار پہنچے خصوص لوگوں کے ہجوم میں اور تنگ راہوں میں وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوْا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ عِيْدٍ إِلَّا أَنْ يَخَافُوْا عَدُوًّا
اور حسن بصری نے کہا کہ منع کئے گئے لوگ ہتیار اٹھانے سے عید کے روز مگر یہہ کہ اندیشہ رکھیں دشمن کا پس اس سبب ضرورت کے اسوقت مباح ہی اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی ایک سند کے ساتھ
کہ جس میں ایک ضعف ہی کہ بلاد اسلام میں ہتیار کا لینا ممنوع ہی مگر حضور میں دشمن کے **حَدَّثَنَا** زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ سعید نے کہا کہ میں ابن عمر کے ساتھ
تھا جسوقت کہ انکے تلوے میں نیزے کا پیکان لگا تھا اخمص بسکون خاء معجمہ و فتح میم و صاد ہی فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ پس انکا پاؤں چسپاں ہوا رکاب میں فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَ
ذٰلِكَ بِمِنًى پس میں اپنے گھوڑے سے اترا اور اسکو کھینچا اور یہہ واقعہ منا میں غلبہ حجاج کے زمانہ میں تھا ضمیر نزعتها راجع سنان کے طرف ہی اس اعتبار کرنے کہ وہ ہتیار ہی اور لفظ سلاح
مونث ہی یا باعتبار اسکے کہ حدیدہ ہی اور راجع قدم کیطرف بھی کہتے ہیں کس لئے کہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے پاؤں کو سنان سے کھینچا جیسا کہ کہتے ہیں کہ میں نے پانوں سے موزا کھینچا یا آنکہ پاؤں کو موزہ
کھینچتا ہی اور یہہ باب قلب سے ہی فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَهُ يَعُوْدُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ پس یہہ خبر حجاج کو پہنچی تو وہ آیا جس حال میں کہ وہ انکی عیادت کرتا ہی پس
حجاج نے کہا اگر میں جانوں اس شخص کو جو تمہیں یہہ سنان پہنچایا اسکو سزا دونگا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ وَكَيْفَ ابن عمر کہنے لگا کہ مجھے سنان تو نے پہنچایا حجاج کہا کہ
میں پہنچایا قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيْهِ ابن عمر کہا کہ تو ہتیار اٹھایا جس روز کہ اٹھایا نہ جاوے ہتیار اور لوگ بھی تیری متابعت کرکے اٹھائے وَأَدْخَلْتَ

السِّلَاحَ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ مراد، تو ہتھیار کو زمین حرم میں لایا اور نہیں یہ بات کہ ہتھیار زمین حرم میں لائی جاوے۔ ایک روایت میں آیا ہی کہ جب حجاج ظالم کعبہ پر منجنیق کھڑا کرکے ابن زبیر کو مارا ابن عمر نے حجاج پر انکار کیا تھا۔ اس ظالم نے اہل شام سے ایک شخص کو حکم کیا سو اسنے ابن عمر پر زخم کیا۔ جب دوسرے روز حجاج عیادت کیلئے آیا تو ابن عمر نے فرمایا کہ تو مجھے زخمی کیا اور پھر میری عیادت کے لئے آیا ہی۔ میرے اور تیرے درمیان خدا حکم ہی **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ سعید بن عمرو جو پدر اسحق ہی روایت کرتا ہی کہ حجاج ابن عمر کے پاس آیا جس حال میں کہ میں انکے پاس حاضر تھا۔ پس پوچھا کہ تمہارا زخم کیسا ہی۔ ابن عمر نے فرمایا کہ درست ہی فساد نہیں رکھتا ہی فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يعنی الحجاج پس کہا کسنے پہنچایا تم کو یہ زخم۔ فرمایا کہ جسنے حکم کیا ہی ہتھیار لینے کا جس روز کہ حلال نہیں ہتھیار کا لینا اس سے ارادہ حجاج کا کیا کہ ہتھیار لینے کا حکم وہی کیا تھا

بَابُ التَّبْكِيرِ لِلْعِيدِ باب بیان میں جلدی کرنیکے ہی واسطے نکلنے نماز عید کے۔ تبکیر تقدیم با ہی کاف پر قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ عبد اللہ بن بسر نے کہا کہ مقرر ہم اس ساعت میں فارغ ہوتے تھے اور وہ فراغ نماز ضحی کا وقت ہی سبحہ نماز نفل کو کہتے ہیں۔ اور وقت نماز عید کا آفتاب ایک نیزے برابر آنے سے لیکے زوال تک ہی حنفیہ و مالکیہ و حنابلہ کے پاس اور شافعیہ کے پاس طلوع سے زوال تک ہی۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا أَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ اس حدیث کا مکرر گذرا

بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ باب بیان میں بزرگی ثواب عمل کی ہی ایام تشریق میں جو چہار روز ہیں روز عید اور اسکے بعد تین روز تشریق اصل لغت میں گوشت خشک کرنیکو کہتے ہیں چونکہ ان ایام میں گوشت قربانی خشک کرتے ہیں ان دونوں کو تشریق کہتے ہیں وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ أَيَّامُ الْعَشْرِ اللہ تعالی کے قول میں جو اذكروا الله في ايام معلومات واقع ہوا ہی اسکی تفسیر میں ابن عباس نے کہا کہ اس سے مراد ذوالحجہ کے دس روز ہیں وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ اور سورہ بقرہ میں جو معدودات واقع ہی اسکی تفسیر ایام تشریق ہے پوشیدہ نرہے کہ لفظ معلومات سورہ حج میں اسطرح پر آیا ہی وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ اور سورہ بقرہ میں وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ واقع ہوا اور وہ جو کتاب میں لفظ معلومات منقول ہی روایت کریمہ ہی اور خلاف تلاوت کیونکہ بقرہ میں معدودات ہی اور ابوذر نے حموی سے اور مستملی سے روایت کی ہی وَيَذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ اور کشمیہنی نے کہا چنانچہ فتح الباری میں ہی وَيَذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ اور سورہ بقرہ کی طرف اسکی نسبت کی کذا فی القسطلانی بہرحال ان روایتوں میں سہو واقع ہوئی حالانکہ قرآن مجید میں تلاوت وہی ہی جو ہم نے نقل کی وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا ابن عمر اور ابوہریرہ باہر آتے تھے بازار کیطرف ذیحجہ کے پہلے دہے میں درحالیکہ وہ تکبیر کہتے تھے اور لوگ بھی تکبیر کہتے تھے موافق انکی تکبیروں کے یہ روایت ترجمہ کی تائید نہیں کرتی ہی لیکن امام بخاری ایک ادنی مناسبت پر کہ یہ تکبیر ان ایام کی ہی جو ایام تشریق سے مناسبت رکھتے ہیں لایا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ اور تکبیر کہی محمد بن علی نے ایام تشریق میں نماز نفل کے بعد بھی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ الْعَشْرِ نہیں ہی ایام میں کوئی عمل بہتر اس عمل سے جو ایام عشرہ ذی الحجہ میں ہو ضمیر منہا کی راجع ہی عمل کیطرف باعتبار اسکے کہ عبارت قربت ہی قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ حاضروں نے کہا کیا جہاد فی سبیل اللہ اس سے بہتر نہیں فرمایا نہیں مگر جہاد اس شخص کا جو باہر آیا اس حال میں کہ مخاطرہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور اپنے مال سے اور رجوع نکیا ساتھ کسی چیز کے نفس سے اور مال سے یعنی جان و مال کو راہ خدا میں فدا کیا اور شہادت سے مشرف ہوا

بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ باب بیان میں تکبیر کہنے کے ایام منی میں کہ روز عید اور

دوسرے تین روز ہیں بعد اسکے اور بیان میں تکبیر کہنے اسوقت کے کہ جاوے عرفات میں جو نوین ذیحجہ کی ہی وَكَانَ عُمَرُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا۔ اور تھے عمر رضی تکبیر کہتے اپنے قبے میں جو منا میں تھا پس سنتے تھے انکی تکبیر کو اہل مسجد پھر بازار کے لوگ بھی تکبیر کہتے یہاں تک کہ گونجتا تھا منا آواز تکبیر سے وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ اور ابن عمر تکبیر کہتے تھے منا میں ایام تشریق میں اور تکبیر کہتے نمازوں کے پیچھے وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا اور تکبیر کہتے تھے اپنے فرش پر اور اپنے خیمہ میں اور بیٹھنے اور چلنے میں ان دنوں تمام وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ اور بی بی میمونہ تکبیر کہا کرتے تھے اونٹ نحر کرنے کے روز وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ اور عورات تکبیر کہا کرتے تھیں پیچھے ابان بن عثمان بن عفان رضی جو عبد الملک کے زمانے میں مدینہ کا امیر تھا اور پیچھے عمر بن عبد العزیز کے تشریق کے راتوں میں مردوں کے ساتھ مسجد میں یہہ سب آثار ان ایام میں تکبیر کہنے پر دلالت رکھتی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ۔ محمد بن ابو بکر ثقفی نے کہا کہ میں انس سے سوال کیا در حالیکہ ہم دونوں جا رہے تھے منا سے عرفات کو تلبیہ کے باب میں كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ وَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ کہ تم کسطرح کیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کہا کہ تلبیہ کہتا تھا تلبیہ کہنے والا کہ جسپر انکار نہیں کیا جاتا تھا اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا کہ جسپر انکار نہیں کیا جاتا تھا یعنی کبھی تلبیہ کے جا پر تکبیر کہتا اور کبھی تلبیہ کہتا ہر دو کو روا رکھتے تھے جانتے کہ ترک تلبیہ مطلق روا نہیں مگر جمرۂ عقبہ کی رمی کے وقت اور یہی ہی مذہب امام اعظم اور امام شافعی رح کا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا ام عطیہ نے کہا کہ ہم کو حکم ہوا کہ روز عید ہم نکلیں یہاں تک کہ نکالتیں ہم لڑکیوں کو اپنے پردوں سے حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ پس وے تکبیر کہا کرتی تھیں موافق تکبیر مردوں کے اور دعا کیا کرتیں موافق انکی دعا کے يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ امید رکھتے تھیں اس روز کی برکت کی اور گناہوں پاکی حاصل ہونیکی جو اس روز متوقع ہی

بَابُ الصَّلٰوةِ إِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ باب بیان میں نماز پڑہنے کے چہوٹے نیزے کیطرف جو سترہ کی جا پر ہو عید کے روز اور اکثر روایات میں یوم العیدین ہی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نیزا کھڑا کیا جاتا تھا تا سترہ ہو عید فطر اور عید نحر کے روز پھر نماز پڑہتے

بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ أَوِ الْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ باب اٹھانے برچھی یا نیزہ روبرو امام کے عید روز

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى فَيُصَلِّي إِلَيْهَا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دن کو تشریف لیجاتے عید گاہ کی طرف در حالیکہ برچھی اٹھائی جاتی اور کھڑی کی جاتی عید گاہ میں پھر نماز پڑہتے اسکی طرف

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلّٰى باب بیان میں آنا کے عورتوں اور حایضوں کے عید گاہ کی طرف

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ ام عطیہ نے کہا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم فرمایا کہ لے آویں ہم جوان دختران پردہ نشین کو دختروں کو عواتق یعنی آزاد اسلئے فرمایا کہ وے آزاد ہیں ماں باپ کی خدمت سے وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ ایوب روایت کرتا ہی حفصہ سے اسیطرح وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ أَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ اور زیادہ کیا ایوب حفصہ کی حدیث میں یہہ عبارت یعنی یہہ شک کیا کہ کہا یا بولی عواتق ذوات الخدور زیادتی حرف عطف کے ساتھہ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى اور کنارہ لیتی تھیں حایضہ عورتیں نمازگاہ سے

بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلّٰى باب بیان میں نکلنے لڑکوں کے عید گاہ کی طرف

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ابن عباس نے کہا کہ نکلا میں حضرت کے ساتھہ عید الفطر یا عید الضحی کے روز پھر نماز پڑہی حضرت نے پھر خطبہ پڑہا پھر آئے عورات کی صفوں کی طرف پھر انھیں پند و نصیحت کی اور یاد دلوایا بہشت و دوزخ اور حکم کیا انکو صدقہ کا

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

باب متوجہ ہونے امام کے لوگوں کی طرف خطبۂ عیدین میں۔ وَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ ابو سعید نے کہا کہ متوجہ ہوئے حضرت خطبۂ عیدین میں لوگوں کی طرف۔

حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى اِلَى الْبَقِيعِ
براء نے کہا کہ باہر نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحی کے روز بقیع کی طرف بقیع اصل میں زمین بلند کو کہتے ہیں اور مقبرۂ مدینہ کو بھی کہتے ہیں معلوم نہیں کہ اسوقت عیدگاہ بقیع صورت گورستان
رکھتا تھا یا شاید ایک دو قبر تھے اور مقبرہ کو بقیع غرقد کہتے ہیں غرقد ایک جھاڑ کا نام ہی جو اسوقت وہاں تھا شاید ان دنوں عیدگاہ وہیں تھا یا عیدگاہ کا راستہ اسطرف تھا واللہ اعلم
فَصَلَّى الْعِيدَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ پھر عید کی دو رکعت پڑہی پھر متوجہ ہوئے ہمارے طرف وَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نَبْدَاَ
بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِاَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ اس حدیث کا ترجمہ گذرا

بَابُ الْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰى باب اس نشان کا جو نمازگاہ میں کھڑا کیا جاوے تا اس سے پہچانت ہو حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ اَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ
لوگوں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا تم حاضر تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین میں کہا ہاں اگر نہ ہوتی جگہ میری یعنی مرتبہ میرا کم عمری کے سبب حاضر نہ ہوتا یعنی اگر کم عمر نہ ہوتا حضرت کے ہمراہ نہ
جاتا گویا یہ بات اس لحاظ سے بولا کہ اسوقت حضرت عورات کی طرف تشریف لیگئے تھے اور ابن عباس ہمراہ تھے اور بعض شارحوں نے کہا کہ اس عبارت میں تقدیم و تاخیر ہی سکے یہ معنی ہیں
کہ اگر میری عزت و منزلت حضرت کے پاس نہ ہوتی میں حاضر نہ ہوتا بسبب کم عمری خَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ نکلے حضرت یہاں تک کہ تشریف لائے
جو کہ پاس نشان کے جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس کھڑی کی تھی کثیر بن الصلت کا گھر وہاں حضرت کے بعد بنا جب راوی کے زمانے میں وہی مشہور تھا اسکا ذکر کیا فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ پس حضرت نے
نماز پڑہی پھر خطبہ پڑہا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِاَيْدِيهِنَّ
يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ پھر حضرت عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپ کے ساتھ بلال تھے پس انکو وعظ و نصیحت کی اور انکو صدقہ کا حکم فرمایا سو میں نے عورتوں کو دیکھا کہ صدقہ اپنے ہاتھوں
سے بلال کے کپڑے میں ڈالتی ہیں ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهِ۔ پھر حضرت تشریف لے گئے اور بلال اپنے گھر طرف سدہارا

بَابُ مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ باب پند و نصیحت کرنے میں امام کے عورتوں کو عید کے روز حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى
فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ
الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ عطا کہا میں نے جابر بن عبد اللہ
سے سنا کہتا تھا روز فطر حضرت کھڑے رہے پھر نماز آغاز کی پھر خطبہ پڑہا جب فارغ ہوئے اترے پھر عورات کی طرف تشریف لیگئے درحالیکہ تکیہ دیا تھا بلال کے ہاتھ پر اور بلال اپنا کپڑا کہولے تھا
کہ ڈالتی تھیں عورتیں اسمیں صدقہ ابن جریج کہتا ہی کہ میں نے عطا سے پوچھا کہ وہ روز فطر کی زکات تھی کہا نہیں لیکن وہ صدقہ تھا جو اسوقت وے تصدق کرتی تھیں ڈالتی تھیں اپنی انگوٹھیاں
اور زیور اور زکوۃ فطر تو ایک صاع یا نیم صاع اناج ہی قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ ذٰلِكَ يُذَكِّرُهُنَّ قَالَ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ
میں نے عطا کو کہا کہ کیا تو جانتا ہی اس بات کو ہر ایک امام پر ثابت ہی یہ بات کہ امام پند و نصایح کرے عورتوں کو اسنے کہا کہ تحقیق ثابت ہی ان پر اور کیا ہوا انکو کہ یہ کام نہیں کیا کرتے ہیں
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَهَا
قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُخْطَبُ ابن جریج نے انہی اسناد سے کہا جو عطا سے لایا کہ خبر دی مجھے حسن بن مسلم نے طاوس سے وہ ابن عباس سے کہ کہا حاضر رہا میں عید فطر میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ درحالیکہ نماز پڑہتے تھے آگے خطبہ کے پھر خطبہ پڑہتے تھے خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ
بِيَدِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا میں دیکھ رہا ہوں آپکی طرف اسوقت کہ بٹھلاتے تھے لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے اس کلام میں علم کے شوق اور حضرت کے مشاہدہ
کی لذت نظر کا اظہار ہی پھر متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف درحالیکہ شق کیا صفوں کو انکی حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

الجزء الرابع

يُبَايِعْنَكَ الآیہ یہان تک کہ تشریف لائے عورات کی طرف اور ساتھہ آپکے بلال تھے پھر پڑھی یہہ آیت جو متضمن عورتونکی نصیحت مین ہی ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ
پس جب اس آیت کے پڑھنے سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ ای عورتو آیا تم سپر ہین یعنی اس آیت مین جو مذکور ہوا اسپر استوار ہین فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ
پس کہا ایک عورت نے ان عورتون سے جو اسکے سوا کسی نے جواب نہ دیا ہان یعنی ہم اس آیت کے حکم پر ثابت ہین لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ حسن بن مسلم نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ وہ
عورت کون تھی قَالَ فَتَصَدَّقْنَ حضرت نے فرمایا ای عورتو اگر تم سپر ہین پس صدقہ دو فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ - پس بلال اپنا کپڑا فراخ اور کشادہ کیا اور کہا جمع

لكن نسخ

کرو وَلَكِنَّ فِدَاءً أَبِي وَأُمِّي ہر آئینہ میرے باپ مان تمہارے پر فدا ہو فَيُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ پھر وے ڈالنے لگین اپنے زیور اور انگشتریان قَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عبد الرزاق نے کہا فتخ بڑی انگوٹھیون کے معنے مین ہی جو ایام جاہلیت مین متعارف تھین

بَابٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيْدِ

یہہ باب تنوین کے ساتھہ ہی کہ جب عورت کو چادر نہ ہو عید کے روز تو اسکا کیا حکم ہی حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً پھر آئی ایک عورت اور اتری قصر بنی خلف
مین پھر آئی مین اسکے پاس اور بولی کہ شوہر اسکے بہن کا بارہ جنگ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ رہا ہی وَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ اور اسکی بہن
اپنے شوہر کے ساتھہ چھے غزوے مین حاضر رہی ہی قَالَتْ فَكُنَّا نَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضَى وَنُدَاوِي الْكَلْمَى - بولی اسکی بہن کہ ہم بیمار داری کرتے تھے اور دوا کرتے تھے زخمیونکو فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللهِ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ پھر اسکی بہن نے کہا یا رسول اللہ آیا ہمارے کسی پر کچھہ گناہ ہی جسوقت کہ اسکو چادر نہ ہو اور وہ
نہ نکلے عید کے لئے فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فرمایا کہ اسکی ہمراہی عورت اپنی چادر مین اسکو پوشیدہ کرے چاہئے یعنی اپنی دوسری چادر [illegible] ایک ہی چادر [illegible]
یہہ ہر دو معنی حدیث مین صریح ہین فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ پھر چاہئے کہ حاضر ہووین مجالس خیر مین جیسے بیمارونکی عیادت اور مسلمانونکی دعا مین جیسے نماز استسقا
قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي حفصہ نے کہا پس جس وقت کہ ام عطیہ آئی پوچھا [illegible]
سے کیا سنی ہی تونے ایسے اور ویسے مقدمے مین یہہ کنایہ ہی عورات مجالس خیر مین آیا کرنے سے اسنے کہا ہان سنی ہون حضرت سے فدا ہو باپ میرا انپر وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي اور کم تھا یاد کرنا اسکا حضرت کو مگر یہہ کہتی یہہ کلمہ کہ فدا ہو میرا باپ حضرت پر فدا معنے مین بدل کے ہی قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ
وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ شَكَّ أَيُّوْبُ وَالْحُيَّضُ اور فرمایا کہ نکالین دختران بالغہ کو جو اہل پردہ ہین یا فرمایا کہ نکالین پردہ نشین عورتونکو - شک کیا ہی ایوب نے اس عبارت مین کہ وہ واو عطف سے
کہا یا نہ اور نکالین حیض والیونکو وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى - اور گوشہ لین اور ایک طرف بیٹھین یعنی دور بیٹھین حیض والیان مصلی سے وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور حاضر ہووین نیک مجلسون مین اور مسلمانونکی دعا مین قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُيَّضُ قَالَتْ نَعَمْ أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا -
ایک عورت نے کہا کہ مین نے ام عطیہ سے پوچھا کہ کیا حیض والیان بھی مصلا کو آوین ام عطیہ نے جواب دیا کہ ہان کیا حائضہ عورتین نہین حاضر ہوتی ہین عرفات مین اور نہین حاضر ہوتی ہین حج
کے مناسک مین جیسے مزدلفہ مین اور رمی جمار مین ان جگہون مین عورتون کا آنا تو مشروع ہی

بَابُ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلَّى

باب بیان مین کنارہ لینے عورات حائضہ کے ہی عیدگاہ مین حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ
فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ ام عطیہ نے کہا کہ ہم عورتین مامور تھین کہ نکلین عید کے روز پس نکالتی تھین ہم حیض والیونکو اور دختران بالغہ کو اور پردہ نشین
عورتونکو وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَوِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ اور ابن عون نے کہا اس عبارت سے ہی یعنی یہہ شک راوی کا ہی کہ ذوات واو کے ساتھہ ہی یا بلا واو فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ پس حائضہ عورتین مامور ہوئین کہ جماعت مسلمین مین حاضر ہووین اور انکی دعوت پر جاوین اور مصلا یعنی نماز کی جگہہ کنارا لیوین

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

باب بیان مین نحر کرنے اونٹ وغیرہ کے عیدگاہ مین ترجمہ مین واو کے ساتھہ لایا ہی یا حدیث مین ہی واو واقع ہوا ہی
اس اشارت کے لئے کہ نحر اور ذبح مین جمع کرنا روا ہی جیسا کہ دوسری حدیثون مین آیا ہی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيْرُ
بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى مقرر تھے پیغمبر خدا کہ نحر کرتے شتر او ذبح کرتے غیر شتر کو عید کے روز مصلا مین اسی سنت کی اعلان کے لئے

باب كلام الامام والناس في خطبة العيد باب بیان میں بات کرنے امام اور لوگ خطبۂ عید میں ہیں و اذا سئل الامام عن شيء وهو يخطب کرنا لوگوں کا ان میں اور انکا اقتدا کریں

اور جسوقت کہ سوال کیا جاوے امام کسی چیز سے درحالیکہ امام خطبہ پڑھتا ہی یہہ بات بھی داخل ترجمہ باب ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا

منصور بن المعتمر عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر بعد الصلوة

فقال من صلى صلوتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فتلك شاة لحم براء ابن عازب نے کہا کہ حضرت نے ہم پر خطبہ پڑھا عید الضحیٰ کے روز نماز کے بعد۔ پھر فرمایا کہ جسنے نماز پڑھی وہ نماز جو ہم نے پڑھی اور ذبح کیا جیسا کہ ہم نے ذبح کیا مقرر اسنے خطا کی عبادت میں اور جسنے ذبح کیا آگے نماز کے

پس وہ بکری ہی گوشت واسطے کھانے کے یعنی اسپر ثواب مترتب نہیں فقام ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله لقد نسكت قبل ان اخرج الى الصلوة پھر ابو بردہ کھڑا رہا اور کہا یا رسول اللہ مقرر ذبح کیا میں نے نماز کیلئے نکلنے سے آگے وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب فتعجلت واكلت واطعمت اهلي وجيراني اور جانا میں نے کہ آج کھانے پینے کا روز ہی پھر میں نے جلدی کی اور میں کھایا اور اپنے لوگونکو اور ہمسایوں کو کھلایا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك شاة لحم قال فان عندي

عناق جذعة هي خير من شاتي لحم فهل تجزي عني پس حضرت نے فرمایا کہ وہ بکری گوشت کی ہی اسنے کہا مقرر میرے پاس ایک بزغالہ ایک سالہ ہی کہ فربہی اور نفاست میں دو بکروں سے بہتر ہی کیا وہ

میرے طرف سے کفایت کریگا قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك فرمایا ہاں تیرے سے کافی ہی اور بعد تیرے سوا کسی سے کفایت نکریگا **حدثنا** حامد بن

عمر عن حماد بن زيد عن ايوب عن محمد ان انس بن مالك قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم النحر ثم خطب

فامر من ذبح قبل الصلوة ان يعيد ذبحه فقام رجل من الانصار فقال يا رسول الله جيران لي اما قال بهم خصاصة

واما قال فقر واني ذبحت قبل الصلوة وعندي عناق لي احب الي من شاتي لحم فرخص له فيها مقرر حضرت نے نماز پڑھی عید الضحیٰ کے روز پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا جسنے ذبح کیا آگے نماز کے تو چاہئے کہ دوسرا ذبح کرے اور بعض روایات میں ذبح بکسر ذال معجمہ آیا ہی مذبوح کے معنی میں پس انصار میں کا ایک مرد کھڑا رہا اور کہنے لگا یا رسول اللہ

کہ میرے ہمسایہ کے لوگ بھوکے تھے یا کہا کہ وہ محتاج تھے پس میں نے ذبح کیا آگے نماز کے اور میرے پاس ایک بکری تھی وہ پر گوشت بکریوں سے بہتر پس حضرت نے اسکو رخصت دی **حدثنا** مسلم قال

حدثنا شعبة عن الاسود عن جندب قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها حضرت نے ذبح کیا نماز اور خطبے کے بعد اور فرمایا کہ جو کوئی ذبح کرے آگے نماز کے تو چاہئے کہ ذبح کرے دوسرا اوسکے بجا قربانی اول ومن لم يذبح فليذبح باسم الله۔ اور جسنے

ذبح نکیا تو چاہئے کہ ذبح کرے نام اللہ کے یا بسنة الله یا تبرکا باسم اللہ تعالیٰ **ف** حنفیہ کے پاس مقیم پر قربانی واجب ہی ان ہی حدیث کی سند سے کہ حضرت کے فرمان میں ضرورت

تاکید پائی جاتی ہی جو فرمایا فليذبح اور امام شافعی وغیرہ کے پاس سنت ہی انکی سند حدیث مسلم کی ہی جو حضرت نے فرمایا من راى هلال ذي الحجة فاراد ان يضحي فليمسك عن شعره واظفاره کہ

اس حدیث میں قربانی کو آدمی کے ارادے پر موقوف رکھا سو یہہ لفظ وجوب کی نفی کرتا ہی فقط **باب** من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد باب بیان میں حال اس شخص

کے جو روز عید مخالفت کی راہ کی جب وہ لوٹا یعنی گیا ایک راہ سے اور لوٹ آیا دوسری راہ سے **حدثنا** محمد قال اخبرنا ابو تميلة يحيى بن واضح عن فليح بن سليمان عن

سعيد بن الحارث عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق یعنی حضرت عید کے روز مخالفت کرتے راہ کی جاتے اور لوٹ آنے میں مقصود حضرت کا اس سے یہہ تھا کہ ہر دو راہ والے

مشاہدہ جمال پر انوار محمدی سے مشرف ہوویں اور آگاہ ہوں شریعت پر اس شعار اسلام اور نکلنے پر حضرت کے نماز کے لئے **ف** یا اسلئے کہ ہر دو راہ والونکو فتوی دیں یا ہر دو راہ والے فقرا

پر تصدق کریں یا اپنے اقارب کی زیارت کریں یا نیک فال لیں تغیر حال سے مغفرت و رضا کے ساتھہ یا اسلئے کہ سارے کفار و منافقین پر اپنی کثرت جماعت کا رعب ڈالیں اور شافعیہ

کے پاس یہہ بات ہی کہ امام عیدگاہ سے لوٹنے کے وقت راہ میں کھڑے رہے اور دعا کرے اسباب میں ایک حدیث بھی روایت کرتے ہیں فقط تابعه يونس بن محمد عن فليح عن سعيد

عن ابي هريرة وحديث جابر اصح متابعت کی ہی ابو تمیلہ کی یونس فلیح سے وہ سعید سے وہ ابو ہریرہ سے اور حدیث جابر کی اسناد مذکورہ سے صحیح تر ہی بنسبت ابو ہریرہ کے جو یونس لایا

باب اذا فاته العيد يصلي ركعتين باب اس بیان میں کہ جب کسی سے نماز عید فوت ہو جاوے تو دو رکعت نفل گزارے وكذلك النساء ومن كان في

البيوت والقرى اور اسیطرح دو رکعت گزاریں عورات جو عیدگاہ میں حاضر نہ ہو سکیں اور وے لوگ جو گھروں اور قریوں میں رہتے ہیں اس دو رکعت میں ائمہ اختلاف کرتے ہیں نماز عید کی

سنت سے ادا کرنے کے باب میں امام مالک و شافعی باوجودیکہ نماز عید کی سنیت کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ نماز عید امام کے ساتھہ بسبب عذر کے فوت ہو تو دو رکعت گزاریں اور امام احمد کے پاس چار رکعت اور

امام اعظم کے پاس جو نماز عید واجب ہی انمین دو رکعت کے قایل نہین نماز عید کی نیت سے مکروہ کہتے ہین کہ نماز عید کے لئے کئے شروط ہین جو شروط جمعہ مین ہین اور وے تنہا آدمی سے ادا نہین ہو سکتی ہین اسلئے قضاء کا کوئی قایل نہین شاید یہہ اقوال امام کے پاس ثبوت کو نہ پہنچے واللہ اعلم **ف** شافعیہ کے پاس نماز عید یا امام فوت ہو تو اسی ہیئات سے دو رکعت امام کے ساتھہ ادا کرین اور عبارت مروی جمیع کی تنقیح المقنع مین یہہ ہی کہ اگر وہ فوت ہو اسکی قضا سنت ہی قبل زوال یا بعد اسی ہیئات پر اور امام احمد کے پاس یہہ بھی ہے کہ چار رکعت بغیر تکبیر کے ایک سلام سے گذارین اور بعضون نے کہا مانند ظہر کے اکی سند

قول ابن مسعود کا ہی جو سند صحیح سے سعید بن منصور نے روایت کی کہ جس سے نماز عید فوت ہو تو چار رکعت پڑہین اور مزنی نے کہا کہ فوت ہو تو اسکو قضا نہین انتہی قسطلانی لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا عیدنا اھل الاسلام ۔ اسلئے کہ حضرت نے فرمایا یہہ عید ہی ہماری جو ہم اہل اسلام مین اس قول سے وجہ استدلال یہہ ہی کہ کلمہ ھذا جو نماز کیطرف اشارہ ہی اور نسبت کی اسکی سب مسلمانون کیطرف اور فرق نکیا درمیان اس شخص کے جو نماز کو امام کے ساتھہ پایا اور اسکے جو نہ پایا اور یہہ استدلال خالی ضعف و تکلف سے نہین مگر یہہ کہ تائید دیتے ہین اقوال مذکورہ سے وامر انس بن مالک مولی ابن ابی عتبۃ بالزاویۃ اور کہا انس بن مالک نے اپنے غلام کو جو ابن ابی عتبہ ہی اپنے مقام زاویہ مین کہ بصرہ سے دو فرسخ پر انس کی ایک زمین تھی فجمع اھلہ وبنیہ وصلی کصلوۃ اھل المصر وتکبیرھم پس ابن عتبہ جمع کیا اس مقام کے لوگ اور اپنے فرزندونکو اور نماز پڑھی انس نے انکو لیکے اہل شہر کی نماز کے مانند ان تکبیرون کے ساتھہ جو نماز عید مین اہل شہر کیا کرتے ہین وقال عکرمۃ اھل السواد یجتمعون فی العید یصلون رکعتین کما یصنع الامام اور عکرمہ نے کہا کہ اہل سواد شہر جمع ہوین عید روز اور دو رکعت نماز پڑہتے ہین جیسا کہ امام کیا کرتا ہی یہان کہہ سکتے ہین کہ قول عکرمہ کے معنے یہہ ہین کہ اسنے ترغیب دی اور خبر دی کہ جو لوگ سواد شہر مین رہا کرتے ہین سوا ان کے امام کے ساتھہ نماز ادا کرتے ہین مطابق اسکی نماز پس اس رو سے یہہ قول ترجمہ پر دلالت نہین رکھتا ہی وقال عطاء اذا فاتہ العید صلی رکعتین عطا نے کہا کہ جسوقت فوت ہو نماز عید تو ادا کرتا دو رکعت اور بعض روایات مین قال کی جگہہ کان ہی **حدثنا** یحیی ابن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عایشۃ ان ابا بکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان ۔ بی بی عایشہ رض سے روایت ہی کہ ابو بکر صدیق آئے انکے پاس حالیکہ بی بی کے پاس ایام منی مین دو لڑکیان حاضر تہین جو دف باجتی تہین اور مارتی تہین دف پر مارنا اسلئے کہا کہ بلند آواز سے دف تھوکتی تہین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹا تھا آپ کو جامہ سے فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ وقال دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منی پس منع کیا ان دخترونکو ابو بکر نے پھر اٹھایا حضرت نے اپنے منہہ سے کپڑا اور فرمایا چھوڑ دے انکو اے ابو بکر کہ مقرر یہہ ایام عید کے ہین اور یہہ منا کے دن ہین ترجمہ باب کے ساتھہ اس حدیث کی موافقت مین شارحین تکلف کی راہ چلے ہین اور کہا کہ حضرت نے عید کو روز کیطرف منسوب کیا مطلقا پس اسکے قایم کرنے مین زن و مرد برابر ہین تنہا یا جماعت پس اگر کسی ایک سے نماز بجماعت فوت ہو جاوے کہ تنہا گذارے وقالت عایشۃ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد فزجرھم عمر رض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم امنا بنی ارفدۃ ۔ عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا دیکہا مین نے حضرت کو کہ پوشیدہ کیا مجھے درحالیکہ مین دیکہتی تھی حبشیونکو جو بازی کرتے تھے مسجد مین پس جھڑکی دی انکو عمر بن الخطاب نے پھر فرمایا انکو حضرت نے کہ چھوڑ دے اے عمر انکو امن کے لئے اے بنی ارفدہ یعنی من الامن امام بخاری نے امنا کی تفسیر کی کہ وہ مشتق امن سے ہی جو ضد خوف ہی اور بعضون نے کہا تنوین امنا کی تبعیض کے لئے ہی یا منصوب ہی بسبب اس فعل کے جو اسکے آگے محذوف ہو یا تمیز ہی اس معنے سے کہ چھوڑ دے انہین بسبب اس امن کے جو ہم نے انکو دیا ہی اس حدیث کی شرح آگے گذری ۔ یہہ جز حدیث ترجمے کے ساتھہ اصلا مناسبت نہین رکھتا ہی ۔

باب الصلوۃ قبل العید وبعدھا

باب بیان مین نماز کے آگے عید اور اسکے بعد وقال ابو المعلی سمعت سعیدا عن ابن عباس کرہ الصلوۃ قبل العید ابو المعلی نے کہا کہ سنا مین نے سعید بن جبیر سے کہ وہ ابن عباس سے روایت کرتا تھا کہ انہون نے مکروہ رکھا تھا نماز کو آگے نماز عید کے ۔ **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ قال حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فصلی رکعتین لم یصل قبلھا ولا بعدھا ومعہ بلال ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید الفطر کے روز پھر پڑہی دو رکعت نماز عید کی اور نہ پڑہی آگے اسکے اور نہ بعد اسکے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الوتر

وتر واجب ہی

باب مَا جَاءَ فِی الْوِتْرِ باب بیان مین اس چیز کے جو وارد ہوئی ہی کام وتر مین جاننا چاہئے کہ امام ابوحنیفہ کے پاس وتر واجب ہی دلیل انکی یہہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمائی اِنَّ اللّٰہَ زَادَکُمْ صَلٰوۃً اَلَا وَہِیَ الْوِتْرُ الحدیث یعنی حق تعالی نے تمھارے لئے ایک نماز زیادہ کی ہی آگاہ رہو کہ وہ وتر ہی ادا کرو اسکو درمیان نماز عشا اور طلوع صبح کے اور امر وجوب پر دلالت کرتا ہی اور ابوداود کی حدیث مین باسناد صحیح وارد ہوا کہ حضرت نے فرمایا اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی وتر حق ہی ہر مسلمان پر اور صاحبین کے پاس سنت ہی اور اجماع رکھتے ہین وجوب قضا پر **ف** جب حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے ایک نماز زیادہ کیا پس چاہئے تھا کہ اسکو فرض کہین لیکن جب وہ خبر واحد سے ثابت ہوئی واجب کہتے ہین جو نیچے کا درجہ ہی فرض کا اور اسکا منکر کافر نہ ہوگا اور شافعیہ کے پاس وتر سنت ہی وجوب سے پھیرنیوالی دلیل وہہ لاتے ہین کہ انکے پاس واجب و فرض ہر دو ایک درجے مین ہی پس وے کہتے ہین کہ حقتعالی نے فرمایا وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی یعنے بیچ کی نماز اگر وتر واجب ہو نمازون مین بیچ کی نماز نہین ٹھہرتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے رات دن مین پانچ نمازین فرض کین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی ابن عمر نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز سے سوال کیا آپ نے فرمایا نماز شب دوگانہ دوگانہ ہی دوسرا مثنی تاکید کے لئے ہی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی - پس جب تمھارے سے کوئی طلوع صبح کا خوف کرے دوسری ایک رکعت ادا کرے کہ یہہ رکعت وتر ٹھہراتی ہی اس نماز کو جو گذارا **وَعَنْ نَافِعٍ** اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ الرَّکْعَۃِ وَالرَّکْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ حَتّٰی یَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِہٖ نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر وتر مین دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام کرتے تھے یہان تک کہ حکم کرتے بعض حاجت کیلئے یعنے اپنے خادم کو دوگانہ کے بعد کسی کام کا حکم کرتے پھر ایک رکعت پڑھتے - جاننا چاہئے کہ وتر دو سلام سے ہی یا ایک سلام سے اسمین احادیث و اقوال مختلف آئے ہین چنانکہ اس باب کی تیسری حدیث مین وارد ہی کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر نے کہا کہ ہم نے لوگون کو دیکھا جب عقل و بلوغ کو پہنچے کہ تین رکعت سے وتر کرتے تھے الحدیث اور اسکے موافق علما نے اختلاف کیا ہی تین امام کے مذہب مین وتر ایک ہی رکعت ہی کہ ایک دوگانے پر سلام کے بعد پڑھتے ہین لیکن امام ابوحنیفہ کے پاس وتر تین رکعت بلافصل ایک سلام سے ہی اب ہم یہان مذہب حنفی کے دلایل احادیث و اقوال سے بیان کرتے ہین ترمذی نے امیر المومنین حضرت علی سے نقل کی کہ انہون نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا کرتے تھے اور لکھا ہی کہ اس باب مین عمران بن حصین اور بی بی عایشہ اور ابن عباس اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم بھی روایتین کرتے ہین اور صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت بھی اسکی طرف گئے ہین اور کہتے ہین کہ وتر تین رکعت ہی سفیان ثوری نے کہا کہ ہمارے پاس مستحب ہی کہ وتر تین رکعت ادا کرین اور کہا کہ ابن مبارک و اہل کوفہ کا قول یہی ہی زرکشی نے خرقی سے جو امام احمد حنبل کے مذہب مین ہے نقل کیا کہ امام احمد اور ابوداود اور نسائی ابو ایوب انصاری سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وتر حق ہی یعنی واجب ہر مسلمان پر اگر چاہے پانچ رکعت ادا کرے یا تین رکعت سے اور جامع الاصول مین بخاری و مسلم کی حدیث بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے آئی ہی کہ کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب کو رمضان اور غیر رمضان مین گیارہ رکعت سے زیادہ نہین پڑھتے تھے رمضان و غیر رمضان مین جو یکسان پڑھتے تھے سو وہ نماز تہجد ہی ہی اور وہ آٹھ رکعت ہی اور وتر کی تین رکعت پھر بی بی نے کہا کہ گذارتے چار رکعت مت پوچھ حسن اسکا اور درازی اسکی پھر گذارتے تھے چار رکعت مت پوچھ درازی اور خوبی اسکی پھر گذارتے تھے تین رکعت انتہی اگر حضرت وتر مین فصل کئے ہوتے یعنے ایک دوگانہ پڑھکے سلام کہہ کے پھر اٹھہ کے ایک رکعت پڑھے ہوتے تو بی بی البتہ یون کہتے کہ پھر دو رکعت پڑھتے پھر ایک رکعت اور نسائی و حاکم شرط بخاری پر بی بی عایشہ سے لایا ہی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے اور سلام نہین دیتے مگر آخر مین اور امام طحاوی ابوالعالیہ سے لایا ہی کہ اصحاب رسول کریم نے تعلیم کی کہ وتر نماز مغرب کے مانند ہی یہہ رات کی وتر ہی اور وہ دن کی اور امام محمد نے اپنی موطا مین لکھا ہی کہ خبر دی ہم کو حماد نے ابراہیم نخعی سے اور وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ دوست نہین رکھتا ہون مین وتر کی تین رکعت سے اسکو کہ ہو وین میرے لئے شتران سرخ مو اور بہی موطا مین عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی کہ اَلْوِتْرُ ثَلَاثُ رَکْعَاتٍ کَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ کہ وتر تین رکعت ہی مانند تین رکعت مغرب کے اور ایک روایت مین کَصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ہی - اور بہی عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی کہ کفایت نہین کرتی ہی ایک رکعت ہرگز اور بہی مین ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا اَلْوِتْرُ کَصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ یعنے وتر نماز مغرب کے مانند ہی اور عایشہ صدیقہ سے نقل کرتا ہی کہ انہون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی رکعتون مین سلام نہین دیتے تھے اور سنن الہدی مین ابی ابن کعب اور بی بی عایشہ کی روایت سے وتر تین رکعت پڑھنا لایا ہی اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے تصریح ہی کہ حضرت وتر تین رکعت پڑھتے تھے اور فصل نہین کرتے تھے درمیان اسکے - اور حسن بصری نے تین رکعت پر اجماع سلف نقل کیا ہی اور نہایہ شرح ہدایہ مین لایا ہی کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کو دیکھا کہ وتر ایک رکعت پڑھتا ہی فرمایا اِشْفَعْ یعنے دوگانہ ملا اسکے ساتھ ورنہ ایذا دونگا تجھکو - اور صحابہ رضی اللہ عنہم مین مشہور و متعارف تین رکعت وتر تھیں نہ ایک اس بات پر دلالت ہی حدیث بخاری کی ابن عباس سے چنانچہ صاحب مشکوۃ لایا ہی کہ معاویہ نے بعد عشا وتر ایک رکعت پڑھی اور اسکے نزدیک ابن عباس کا غلام حاضر تھا سو اس بات سے ابن عباس کو خبر دی انہون نے کہا

وتر تین رکعت ایک سلام سے ہیں دلائل

کرچھوڑ دے اسکو کہ وہ صحابی ہیں حضرت کا اور ایک روایت میں آیا کہ وہ فقیہ ہیں معاویہ نے ایک رکعت پڑھے سے حاضرونکو جو وحشت ہوئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی فقاہت صحابیت پر حوالہ کیا سو یہہ دلالت صریح ہی اسبات
پر کہ صحابہ کرام میں ایک رکعت متعارف نہیں تھی اور وہ حدیث جو امام بخاری نے اوپر ذکر کی کہ سو وہ دلالت نہیں رکھتی ہی سلام سے فصل کرنے پر بلکہ اسکے معنی یہہ ہیں کہ اگر تو صبح کا خوف کرے ایک دوگانہ
کے ساتھہ یک رکعت ضم کر تا تین رکعت ہوں ہاں وہ جو نافع سے بطریق غیر مرفوع لایا نص سے فصل کرنے پر سلام سے بس ہو سکتا ہی کہ ان میں حدیث مرفوع ہو یہہ تمام منقول ہی شرح سفر السعادت سے
جو تالیف ہی ہمارے شیخ ابو المجد عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ کی **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک ابن انس عن مخرمۃ بن سلیمان عن کریب ان
ابن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ وھی خالتہ ابن عباس نے خبر دی کہ شب گزاری میں نے میمونہ اپنے خالہ کے پاس فاضطجعت فی عرض وسادۃ
واضطجع رسول اللہ واھلہ فی طولھا - اور لیٹا میں وسادہ کی چوڑائی میں اور لیٹے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بی بی میمونہ وسادہ کے طول میں فنام حتی
انتصف اللیل او قریبا منہ - پھر حضرت نے خواب کیا جب نیمہ شب گذری یا قریب نیم شب کے اور دوسری روایت میں او ثلثہ آیا ہی یعنی تہائی شب میں شاید حضرت
کی عادت مختلف تھی فاستیقظ یمسح النوم عن وجھہ پھر حضرت بیدار ہوئے اور دور کئے آثار نیند کے اپنے مبارک چہرے سے ثم قرأ عشر آیات من آل عمران - پھر پڑھیں
دس آیتیں سورۂ آل عمران سے ان ہی سے ہی آیہ ان فی خلق السموات والارض آخر سورہ تک ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شن معلقۃ فتوضأ
فاحسن الوضوء پھر کھڑے رہے حضرت پانی کے مشک کے طرف جو لٹکی تھی پھر وضو کیا اچھا وضو یعنی اسکے آداب و مستحبات کے ساتھہ ثم قام یصلی پھر کھڑے رہے حضرت نماز کے لئے فصنعت
مثلہ فقمت الی جنبہ - پھر کیا میں جیسا کہ حضرت نے کیا تھا - پڑھنے اور وضو کرنے سے اور کھڑا میں حضرت کے بازو فوضع یدہ الیمنی علی رأسی واخذ
باذنی یفتلھا - پھر حضرت نے اپنا داہنا ہاتھہ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑکے ملا ... ثم صلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین
ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین - پھر پڑھی حضرت نے دو دو رکعت بارہ رکعتیں ثم اوتر پھر وتر پڑھی ظاہر یہہ ہی کہ وتر ایک رکعت پڑھی ہی اسلئے کہ نماز شب حضرت کی
تیرہ رکعات سے زیادہ نہ آئی یا اس میں صریح نہیں کہ آخری دوگانہ میں سلام دیکے اور ایک رکعت یک سلام سے پڑھی ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین
پھر حضرت لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آیا پھر اٹھے پھر پڑھی دو رکعت بغیر تازہ وضو کرنے کے ثم خرج فصلی الصبح پھر باہر نکلے اور نماز فرض فجر ادا کی **حدثنا**
یحیی بن سلیمان قال حدثنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان عبد الرحمن بن القاسم حدثہ عن ابیہ عن عبد اللہ بن
عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی - عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ شب کی نماز دوگانہ دوگانہ ہی - فاذا
اردت ان تنصرف فارکع رکعۃ توتر لک ما صلیت - پھر تو جب چاہے کہ باز آوے نماز سے پس گزار ایک رکعت کہ وہ وتر کر دیگی تیری گذاری ہوئی نماز کو قال
القاسم ورأینا اناسا منذ ادرکنا یوترون بثلاث قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھا ہوں میں لوگوں کو جب سے کہ میں عاقل و بالغ ہوا کہ وتر تین رکعت
ادا کرتے تھے وان کلا لواسع ارجو ان لا یکون بشیء منہ باس - بتحقیق ہر ایک نماز وتر سے کہ وہ ایک رکعت ہو یا تین گنجایش رکھتی ہی امید رکھتا ہوں کہ
ان ہر دو کے باب میں کچھہ خوف نہیں شرع میں **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری عن عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی احدی عشرۃ رکعۃ کانت تلک صلوتہ باللیل - بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو خبر دی کہ حضرت
گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے یہہ شب کی نماز تھی حضرت کی فیسجد السجدۃ من ذلک قدر ما یقرأ احدکم خمسین آیۃ پھر سجدہ کرتے تھے اس نماز میں اس مقدار کہ کوئی تم سے پچاس آیتیں پڑھیں
قبل ان یرفع رأسہ - آگے اسکے کہ اٹھاوے اپنا سر یعنی پچاس آیت پڑھی جاویں اس مقدار سجدہ میں درنگ کرتے ویرکع رکعتین قبل صلوۃ الفجر ثم یضطجع علی شقہ الایمن
حتی یأتیہ المؤذن للصلوۃ پھر لیٹتے داہنے پہلو پر یہاں تک کہ آتا مؤذن نماز صبح کے لئے **باب ساعات الوتر** - باب بیان میں اوقات نماز وتر کے قال ابو ھریرۃ
اوصانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوتر قبل النوم ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے وصیت کی مجھے نماز وتر کے لئے آگے سونے کے - کہتے ہیں کہ یہہ بات اس شخص کے حق میں ہی جو اعتماد شب کو نہیں
رکھتا ہو بعد سونے کے اور شیخ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ بات اہل علم کے شان میں ہی کہ اکثر اوقات پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہا کرتے ہیں **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد
بن زید قال حدثنا انس بن سیرین قال قلت لابن عمر ارأیت الرکعتین قبل صلوۃ الغداۃ اطیل فیھما القراءۃ انس بن سیرین نے
کہا کہ میں ابن عمر سے پوچھا کہ کیا دیکھا ہی تم نے دو رکعت آگے نماز صبح کے جو دراز کی ہوں میں قرأت یعنی اگر فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم خبر رکھتے ہو تو کہئے فقال کان النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ - کہا کہ نماز پڑھتے تھے حضرت شب کو دوگانہ دوگانہ اور وتر کرتے تھے اسکو ایک رکعت سے - دلالت حدیث کی ترجمے پر یہی جز
ہی کہ وتر کے لئے مطلق اوقات واقع ہوئی وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَانَ الْاَذَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ اور پڑھتے تھے دو رکعت آگے نماز صبح کے اور گویا اذان
آپکے ہر دو گوش مبارک میں تھی یعنی جلدی اور تخفیف کرتے تھے ہمیں قَالَ حَمَّادٌ اَيْ بِسُرْعَةٍ حماد نے کہا دے دو رکعت جلدی سے ادا کیا کرتے تھے تا عمل موافق اذان کے ہو جو اذان فرض صبح کے لئے
موذن بلا تاخیر واقع ہو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ عائشہ صدیقہ نے کہا کہ حضرت تمامی شب وتر کرتے تھے اور منتہی ہوتی آپ کی وتر سحر تک یعنی اوائل شب
سے بعد نماز عشاء کے آخر شب تک آپکی وتر کا وقت تھا یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی نماز تہجد ہمیشہ آخر شب میں ہی نہیں تھی یا تو ہمیشہ بعد تہجد کے ہی نہیں تھی **ف** ابوداود میں مسروق سے
مروی ہے کہ میں بی بی عائشہ سے پوچھا کہ حضرت وتر کس وقت پڑھتے تھے بولی کہ اول شب اور اوسط شب و آخر شب لیکن منتہی ہوئی آپکی وتر آپکے زمانہ وفات میں صبح تک **بَابُ اِيْقَاظِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهٗ بِالْوِتْرِ** - باب بیان میں بیدار کرنے حضرت کے ہی اپنے گھر والوں کو نماز وتر کے لئے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ - عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت نماز پڑھتے رہتے درحالیکہ میں سوتی رہتی پڑی ہوئی آپکے فرش کے پہنائی پر فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ - پھر جب وتر کا ارادہ کرتے بیدار
کرتے مجھکو پھر میں بھی وتر پڑھتی - فحوای حدیث یہہ ہی کہ وتر آخر شب مستحب ہی خواہ تہجد رہے یا نہ رہے - **بَابٌ** لِيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا - چاہئے کہ ٹھہراوے آخر
نماز شب وتر کو **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ٹھہراؤ اپنی آخر نماز شب وتر کو -
بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ باب بیان میں گزارنے وتر کے سواری پر اگرچہ بہ حالت سیر و سفر میں روا ہی لیکن افضل یہہ کہ نیچے اتر کے گذاریں اور آنحضرت سے جو نماز وتر مرکب پر
واقع ہوئی سو یہہ بیان جواز اور بہ سبب جلدی کے تھی اور اس فعل سے حضرت کے سنت لازم نہیں آتی ہی اسلئے کہ تہجد حضرت پر واجب تہی سو وہ بھی مسافرت میں مرکب پر ادا کرتے تھے پس ادا
وتر مرکب پر سفر کے رخصتوں سے ہی فقط - **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ سعید بن یسار نے کہا کہ میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھہ کہ معظمہ کے
رستے میں ہمراہ تہا فَقَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهٗ پس جب میں خوف کیا طلوع صبح کا جانور پر سے اترا پھر وتر گذاری پھر جا ملا انکے
ساتھ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ - ابن عمر نے پوچھا کہ تو کہاں تھا میں نے کہا کہ میں طلوع فجر کا اندیشہ کیا پھر
اترا اور وتر پڑھی فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ - پھر ابن عمر نے فرمایا کیا نہیں ہی تیرے
اتباع اور پیروی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا میں نے کہ ہاں قسم ہی خدا کی قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ -
کہا مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر گزارتے تھے **بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ** باب بیان میں ادا کرنے وتر کے سفر میں اس باب میں رد ہی ضحاک پر جو کہا کہ
سفر میں وتر نہیں **حَدَّثَنَا** مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ ابن عمر نے کہا کہ حضرت نماز پڑھتے تھے سفر میں اپنے جانور پر جس طرف کہ وہ متوجہ رہتا يُوْمِيْ
اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ - اشارے سے ادا کرتے رکوع و سجود اس نماز تہجد کا مگر فرض نماز میں کہ اتر کے پڑھتے اور وتر سواری پر بھی
پڑھتے **بَابُ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ** باب بیان میں قنوت پڑھنے کے بیچ آگے رکوع کے اور پیچھے اسکے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ
ابن سیرین نے کہا کہ انس بن مالک سے سوال کیا گیا کہ کیا قنوت پڑھا ہے حضرت نے صبح میں کہا ہاں فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ - پھر کہا گیا کہ کیا قبل رکوع قنوت پڑھا قَالَ بَعْدَ
الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا - کہا بعد رکوع کے تھوڑے روز اور ایک روایت میں جو سیتے آتی ہی یک مہینا واقع ہوا **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ عاصم نے کہا کہ میں نے انس سے سوال کیا قنوت باب میں کہا
قنوت تھا قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ - پوچھا کہ کیا رکوع کے آگے تھا یا بعد کہا آگے رکوع کے قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ
کہا کہ فلاں شخص نے خبر دی تمہارے سے کہ تم نے کہا کہ بعد رکوع کے تھا فَقَالَ كَذَبَ انس نے کہ وہ جھوٹ کہا اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ
شَهْرًا - سوا اسکے نہیں کہ حضرت نے قنوت پڑھا بعد رکوع کے ایک مہینا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى
قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِكَ - شاید یہی تھا حضرت نے ایک جماعت کو جنھیں قرا کہا کرتے تھے بمقدار ستر کے یعنی وے ستر تھے مشرکوں کی ایک طایفے کی طرف
سوا ان لوگوں کے کہ جن پر بد دعا کرتے تھے وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ - اور تھا اُس قوم کے اور حضرت کے درمیان عہد و پیمان پس اس قوم کفار نے ان قرا صحابہ کے ساتھ غدر کیا اور قتل کیا انکو پس قنوت پڑھی
حضرت نے ایک مہینے تک کہ بد دعا کرتے تھے اس قوم کفار پر **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ - انس کہا کہ حضرت نے قنوت پڑھا ایک مہینا بد دعا کرتے تھے رعل و ذکوان پر
یہ دو قبیلہ ہیں بنی سلیم سے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَ
الْفَجْرِ - انس کہا کہ قنوت مغرب و فجر میں تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک قنوت پڑھتے ہیں جتنی احادیث کہ آئے ہیں مذہب حنفی کے مطابق ہیں کہ حنفیہ کے پاس صبح یا مغرب
میں قنوت نہیں مگر کسی حادثہ و نازلہ کے وقت جیسا حضرت نے پڑھا ہی لیکن شافعیہ جو ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث نفی دوام پر دلالت صریحہ رکھتی ہی اور چار دن خلفا
راشدین رضی اللہ عنہم بھی ہمیشہ صبح میں قنوت نہیں پڑھا وارد ہوا ہی - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

وَخُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ باب بیان میں بارش طلب کرنے اور نکلنے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام استسقا کے لئے صحرا کی طرف امام
بخاری نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا وقت ذکر نہیں کیا ابو داود اور ابن حبان بی بی عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نکلے نماز استسقا کے لئے جب آفتاب ظاہر ہوا - اسی حدیث سے امام
ابو حنیفہ و مالک و احمد رح کے پاس استسقا کا وقت نماز عید کا وقت ہی لیکن امام شافعی کے پاس اتدن میں کوئی وقت متعین نہیں ہاں وقت عید کو مستحب کہتے ہیں **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ عبد اللہ بن زید نے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصلے کی طرف یعنی ماہ رمضان سن چھٹے ہجری میں درحالیکہ بارش طلب کرتے تھے اور تحویل ردا کی یعنی اپنی
چادر شریف کو پھیرا تحویل ردا کی صورت یہہ ہی کہ چادر نیچے کے دو کونے بائیں ہاتھ سے جانب راست پھیریں اور داہنے ہاتھ سے چادر کے بائیں طرف کو پکڑ کے نیچے کو اوپر کریں -

بَابُ

دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ باب دعا کرنے آنحضرت کے کفار پر کہ الٰہی پھیر دیجئے ایام کو یا کافروں کے سال کو زمانہ یوسف کے قحط
کے مانند - ابواب استسقا میں اس باب کا ذکر اس جہت سے ہی کہ آگاہ کرے کہ جیسا طلب بارش کے لئے دعا آئی ہی ایسا ہی کافروں پر قحط سالی نازل ہونے کے لئے بد دعا کرنی بھی مشروع ہی تاکہ
التجا لاویں پس حضرت نے دفع قحط کے لئے دعا کی اور بارش طلب کیا پھر مینہ برسا چنانچہ معلوم ہوتا ہی **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ
الْاٰخِرَةِ يَقُوْلُ - ابی ہریرہ نے کہا کہ حضرت جب رکعت آخر سے سر مبارک اٹھاتے یہہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ
سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ یعنی الٰہی خلاصی دے عیاش بن ابی ربیعہ کو اور خلاصی دے سلمہ بن ہشام کو اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ خداوندا رہائی نصیب کر ولید بن الولید کو خداوندا رہائی عطا فرما ناتوان مسلمانوں کو اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ
كَسِنِيْ يُوْسُفَ الٰہی قوم مضر پر سخت عقوبت و ہلاکی ڈال الٰہی انکے ایام کو قحط سالی ٹھہرا مانند قحط زمان یوسف کے کہ سات سال کا قحط تھا ان ایام کی نسبت قحط زمانہ یوسف علیہ السلام کے
ساتھ اس جہت سے ہی کہ انھوں نے اس قحط سے خبر دی تھی اور ان ہی ایام میں بعد خلاصی پائی وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَ
اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ - اور حضرت نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ تعالی مغفرت نصیب کرے اور قبیلہ اسلم کو سلامتی بخشے جنگ سے - غفار بکسر غین و تخفیف فا قبیلہ کنانہ کا باپ ہی اور اسلم ایک

قبیلہ بنی عزاعہ سے ان ہر دو کے لئے تخصیص دعا کی اسلئے ہی کہ قوم غفار قدیم سے اسلام لائے تھے اور قوم اسلم حضرت کے ساتھ مصالحت رکھتے تھے اور کبھی کرو فریب نہیں کرتے تھے قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا كُلُّهٗ فِي الصُّبْحِ ابن ابی الزناد نے کہا کہ یہہ سب دعائیں نماز صبح میں تھیں یہہ حدیث آگے بھی گذری ہی اس باب میں گر گرتے تھے ساتھ تکبیر کے سجدے کے وقت حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوْسُفَ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ مقرر پیغمبر خدا نے جب دیکھا بعض لوگوں کو قبیلہ قریش سے کہ انہوں نے اسلام سے روگردانی کی فرمایا الٰہی مسلط کر ان پر قحط ہفت سالہ مانند سات سال زمان یوسف علیہ السلام کے فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ پس آ پکڑا قریش کو قحط یکسالہ کہ اکھیڑ ڈالا ہر چیز کو یعنی تباہ کیا سب چیزوں کو یہانتک کہ کھایا لوگوں نے چمڑا اور مردار وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ ۔ اور نظر کرتا ہر ایک انسے آسمان کی طرف تو دیکھتا دخان بہوک کے سبب بہوک کے آدمی کو ضعف بصارت کے سبب سے اور آسمان کے درمیان دہوئیں کے مانند نظر آتا ہی فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ ۔ پس ابو سفیان اسی حالت کفر میں کہ معظم کے درمیان حضور نبوی میں حاضر ہوا کیونکہ وہ معلوم کیا تھا کہ یہ بلا فقط حضرت کی بد دعا کے سبب سے ہی پھر عرض کرنے لگا یا محمد مقرر آپ تو عبادت الٰہی اور صلہ رحمی کیلئے حکم فرماتے ہیں اور آپ کی قوم جو آپکے ذی رحم ہیں قحط میں ہلاک ہوئے ہیں پس اللہ کی عبادت کے لئے کوئی باقی نہ رہیگا آپ انکے لئے دعا کیجئے اس حدیث سے معلوم نہ ہوا کہ حضرت نے دعا کی یا نہ لیکن سورہ دخان سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دعا کی اور مینہ برسا قحط دفع ہوا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَاسْتَسْقٰى لَهُمْ فَسُقُوْا ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ کہا پروردگار تعالی نے کہ ای محمد کافروں کے عذاب کے لئے انتظاری کیجئے کہ لاویگا آسمان دخان ظاہر کو جب عذاب نازل ہوا کفار کہنے لگے الٰہی دور کیجئے ہمارے سے عذاب کہ ہم ایمان لاتے ہیں جب عذاب انسے دور ہوا پھر وہی کفر و شقاوت میں پڑے پھر فرماتا ہی اگر ہم تمہارے سے عذاب دور کریں پھر تم وہی کفر کے طرف عود کرینگے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۔ الآیہ تمام آیت کا یہہ ہی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یعنی جس روز کہ پکڑیں ہم سخت پکڑ مقرر ہم بدلہ لینے والے ہیں فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ پس وہ بطشہ جو یہہ آیت اشارہ کرتی ہی غزوہ بدر ہے وہ روز واقع ہوا کہ رئیسان کفار ہلاک ہوئے اور داخل جہنم ہوئے فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ۔ پس گذر گیا عذاب دخان جو ایام قحط میں بہوک کے سبب سے دیکھا کرتے تھے اور گذرا البطشہ کہ روز بدر جسمیں گرفتار ہوئے تھے اور مراد لزام سے جو کریمہ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۔ میں مذکور ہی بعض کہتے ہیں کہ قحط ہی اور بعضوں نے کہا کہ وہ بایکدیگر پیوستہ ہونا کشتگان بدر کا ہی جو چاہ بدر میں پڑے اور بعضوں نے کہا کہ اسیر کرنا ہی اسیران بدر کا ۔ اور مراد آیت روم سے اول سورہ روم ہی جو حق سبحانہ نے خبر دی غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ ۔ حاصل یہ کہ یہہ سب وعید بن جو شان کفر میں واقع ہوئیں گذر گئیں ۔

بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ اِذَا قَحَطُوْا

باب بیان میں سوال کرنے لوگوں کے ہی امام سے استسقا کے لئے جسوقت کہ قحط میں گرفتار ہوں ۔ قحطوا اہل لغت میں احتباس کے معنے میں ہے یعنی جسوقت کہ بند ہووے ابر بارش حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِيْ طَالِبٍ ۔ دینار نے کہا کہ میں ابن عمر سے سنا کہ ابو طالب کا شعر پڑہتا تھا ۔

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ؛ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ ؛ ۔ یعنی وہ سفید رو کہ طلب کیا جاتا ہی بارش اسکے روی مبارک کے وسیلے سے ۔ سو وہ پناہ ہی یتیموں کا اور عاصم ہی یعنی بیوہ عورتوں کو بچانیوالا ہی ایذا سے ۔ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ خالی خفا سے نہیں اور کہتے ہیں کہ ترجمہ میں استدلال بطریق اولی ہی اس جہت سے کہ جب لوگ خدائے عز و جل سے طلب باران کریں پس بہت سزاوار ہی کہ امام سے سوال کریں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں دعا کرے وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ ۔ عمر بن حمزہ جو عمر بن خطاب کا پوتا ہی کہا کہ حدیث کی مجھسے میرے چچا سالم نے اپنے باپ سے جو ابن عمر ہی کہ جب میں اس شعر کو یاد کرتا اور نظر کرتا تھا روی مبارک پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ آپ منبر پر بارش طلب کرتے تھے فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ ۔ پھر نہیں اترے حضرت منبر سے یہانتک کہ جوش مارتا تھا ہر ناودان گہر کا پانی سے حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض كَانَ اِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ کہا انس نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگ قحط میں گرفتار ہو

بارش طلب کی بوسیلہ عباس بن عبد المطلب کے جو حضرت کے چچا ہوتے فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا ۔ پھر حضرت

عمر دعا کرنے لگے الٰہی ہم وسیلہ لایا کرتے تھے استسقا میں تیرے طرف ہمارے پیغمبر کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پھر تو ہم کو بارش دیا کرتا تھا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا ۔

اور اب ہمارے پیغمبر کے چچا کو وسیلہ لائے ہیں تیرے طرف پس اب بارش دیجیے ہم کو قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔ کہا انس نے کہ بارش دیے جاتے تھے لوگ **بَابُ** تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ ۔ باب

بیان میں چادر پھیرنے کے بیچ سے اور دعاء استسقاء میں **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهٗ عبد اللہ بن زید سے مروی ہی کہا کہ حضرت نے دعاء استسقا کی اور پھیر اپنی چادر مبارک کو۔ چادر پھیرنے کا طور اوپر مذکور ہوا **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى

فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عبد اللہ بن زید نے کہا کہ حضرت مصلے عید کی طرف نکلے پھر دعاء استسقا کی اور متوجہ ہوئے قبلے کی طرف اور چادر کو پھیر اور پڑھی دو رکعتیں قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ

ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ کہا ابو عبد اللہ یعنے امام بخاری کہتے ہیں کہ سفیان ابن عیینہ کہتا تھا کہ راوی اس حدیث کا عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ ہی جو صاحب اذان تھا یعنے وہ صحابی جو اذان

خواب میں دیکھا تھا وَلٰكِنَّهٗ وَهْمٌ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْاَنْصَارِ لاکن یہ قول سفیان خطا ہی کیونکہ راوی حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم ہی جو مازن انصار سے ہی نہ مازن بنی تمیم

جانیے کہ اکثر علما نماز استسقا کے قایل ہیں انکی سند یہی حدیث ہی اور امام ابو حنیفہ کے پاس تنہا تنہا نماز پڑھنا جایز ہی اور دعا بتضرع و زاری کرنا اور استغفار کرنا لیکن اس نماز کا سنت

ہونا جماعت کے ساتھ امام ہمام کے پاس ثبوت کو نہیں پہنچا امام کہتے ہیں کہ فعل سنت وہ ہی کہ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مواظبت کی ہو کبھی کبھی ترک بھی کرکے یعنی اسکا کرنا زیادہ ہو ترک کرنے سے حالانکہ

آنحضرت علیہ السلام سے چھ یا سات بار سے زیادہ استسقا منقول نہیں اور اسکی نماز سوا ایکبار کے جو عباد بن تمیم نے روایت کی اوروں نے نقل نہیں کیا پس ایسے فعل کا مقتضا یہی ہی کہ وہ نماز جائز

ہو نہ مسنون اور صحت کو پہنچا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے استسقا کیا سو اسمیں دعا و استغفار ہی تھا اگر نماز بھی سنت رہتی البتہ حضرت عمر کو معلوم رہتا اور باوجود جاننے کے نماز ترک کرنا کبھی

نہیں اسکے سوا اس حدیث میں جو اوپر ذکر کی گئی صراحت نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے ادا کی ہو اور جو ائمہ کہ سنیت نماز کے قایل ہیں جیسے امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ نماز استسقا

نماز عید کے مانند تکبیرات اور خطبوں کے ساتھ ہی انکی سند ترمذی کی حدیث ہی نماز استسقا کا اختلاف شرح سفر السعادت میں بتفصیل مذکور ہی جسکو مطلوب ہو اسمیں دیکھ لیں **ف**

قسطلانی نے کہا کہ جمہور کا مذہب یہ ہی کہ نماز استسقا دو رکعت نماز عید کے مانند ایک ہی تکبیر سے گذارین اسکے قایل ہیں امام مالک و احمد و ابو یوسف و محمد رح سے طبرانی کی حدیث کے جسکے راوی

انس رضی اللہ عنہ ہیں اور شافعیہ و مالکیہ کے پاس خطبہ بعد نماز ہی موافق حدیث ابن ماجہ کے اور آگے نماز کے بھی جایز ہی انتہی **بَابُ** انْتِقَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ

بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهٗ باب بیان میں بدلہ لینے پروردگار تعالی کے خلق سے ساتھ بلا قحط کے جب کہ لوگ محارم خدا کی حرمت نہ رکھیں جالہ حموی کی روایت میں یہ باب

اس عنوان سے بغیر ایسی حدیث کے واقع ہوا جو بخاری کی شرط پر ہو کہتے ہیں کہ امام بخاری رح کی عادت یہ ہی کہ پہلے ترجمہ باب لکھتے ہیں بعد اپنے مرویات میں نظر کرتے لیکن اس باب میں کوئی

حدیث اس شرط پر جو اس کتاب میں التزام کیا ہی نہ پائی لیکن حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ حضرت کی بد دعا سے کفار پر قحط نازل ہوا۔ اور ابو سفیان حضور نبوی میں حاضر ہو کے جو اپنے حال پریشان

ظاہر کیا اور استسقا طلب کیا سو وہ مناسبت تامہ رکھتی ہی **بَابُ** الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ ۔ باب بیان میں استسقا کے مسجد جامع میں نماز اور

خطبہ جمعہ کے وقت یہاں سے معلوم ہوا کہ استسقا کے لئے صحرا کی طرف جانا ہی شرط نہیں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ

عبد اللہ بن نمر نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ ذکر کرتا تھا کہ ایک شخص بروز جمعہ داخل مسجد ہوا اس دروازے سے جو منبر کے مقابل تھا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا درحالیکہ آنحضرت منبر پر کھڑے رہکر خطبہ پڑھتے تھے پھر وہ مرد حضرت کے روبرو کھڑا

رہا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ پھر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ چارپایہ ہلاک ہو گئے اور راہیں منقطع ہوئیں بسبب مر جانے جانوروں کے

یا یہ کہ وہ دانہ ناتوان پڑے رہنے کے سبب اس جہت سے کہ توشہ راہ میسر نہ آنے سے کوئی شخص کسی جگہ جا نہیں سکتا فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا ۔ پس آپ دعا کیجیے تا بارش دیوے

حق تعالی ہم کو یا ہماری فریاد کو پہنچے اور دعا کو قبول کرے غَاثَ وَاَغَاثَ ۔ ہر دو ایک معنی میں آئے ہیں اور یغیثنا بالفتح صیغہ ثلاثی مجرد سے بھی روایت کیا گیا ہی

قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا ۔ انس کہا کہ اٹھائے حضرت نے ہر دو ہاتھ اور

الجزء الرابع

الٰہی پانی دے ہمکو قال انس ولا واللہ ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعۃ ولا شیئا انس نے کہا کہ ہم نہیں دیکھتے تھے آسمان پر کچھ ابر نہ ٹکڑا ابر کا اور نہ کچھ ظلامت اور گرد و غبار کی جو
ابر پر دلالت کرے وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار اور نہیں تھا درمیان ہمارے اور کوہ سلع کے کوئی گھر اور گھر حائل ابکو دیکھنے سے قال فطلعت من ورائہ سحابۃ مثل الترس انس کہا کہ پس ظاہر ہوا کوہ کے
کوہ سلع کے ایک ابر کا ٹکڑا مانند سپر کے تشبیہ کی گولائی میں ہی فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت پھر جب ابر آسمان کے وسط میں آیا منتشر ہو پھر برسنے لگا قال فواللہ ما رأینا الشمس ستا انس کہتا
ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ پھر آفتاب کو ہم نے چھ روز تک نہ دیکھا ثم دخل رجل من ذلک الباب فی الجمعۃ المقبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب
پھر آیا ایک مرد اسی دروازے سے جو مقابل منبر کے تھا دوسرے جمعہ میں درحالیکہ حضرت کھڑے ہوکے خطبہ پڑھتے تھے فاستقبلہ قائما فقال یا رسول اللہ ہلکت الاموال و
انقطعت السبل پھر وہ روبرو حضرت کے کھڑا رہا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ کثرت بارش سے جانور ہلاک ہوئے اور راستے بند ہو فادع اللہ ان یمسکھا پس آپ دعا کیجئے خدا سے کہ
تھام لے بارش کو قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال حوالینا ولا علینا انس کہتا ہی پھر اٹھائے حضرت اپنے ہاتھ اور کہا الٰہی ہمارے اطراف بارش
نازل کر اور مت برسا ہمارے پر اللھم علی الآکام والجبال والظراب والاودیۃ ومنابت الشجر الٰہی بارش نازل کر تو وہ ریگ پر اور بلند و پست پہاڑوں
اور جنگلوں میں اور جھاڑ اگنے کی جگہ۔ قال فانقطعت وخرجنا نمشی فی الشمس انس کہا پھر دور ہوا ابر اور بارش اور نکلے ہم چلتے ہوئے آفتاب میں۔ قال شریک فسألت
انسا اھو الرجل الاول قال لا ادری شریک نے کہا کہ میں انس سے پوچھا کہ کیا وہ وہی شخص اول تھا جو پہلے بارش چاہتا تھا کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں جاننا چاہئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو
امت پر اپنی جان سے زیادہ مہر و شفقت رکھتے تھے باوجودیکہ قحط میں ایک عالم ہلاک ہوتا تھا۔ پھر کسلئے بلا طلب کے دعائے استسقا نکی اور بعد طلب کرنے لوگ کی دعا کی وجہ اسکا یہ ہی کہ حضرت
کا مقام بلند توکل اور صبر اور تسلیم و رضا کا مقتضی تھا کہ جو بلا اللہ کیطرف سے آوے اسپر صابر بلکہ راضی برضا رہتے اور آپکے صحابہ کرام نے بھی آپ کی صحبت کی برکت سے وہی مقام اختیار کیا تھا پس اس
بلائے الٰہی پر سب کے سب رضامند تھے جب حضرت نے ضعفائے امت میں اضطراب و اضطرار مشاہدہ فرمایا پس انکے حال پر رحم و شفقت اور ایک سنت کو قائم کرنیکی راہ سے دعائے استسقا کی طرف
متوجہ ہوئے تا زمانہ آیندہ میں یہہ سنت جاری رہے اور لوگ شور و فریاد اور بے صبری اختیار نکریں واللہ اعلم

باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ غیر مستقبل القبلۃ

باب بیان میں دعائے استسقا کے خطبہ جمعہ میں بغیر رو بقبلہ ہونے کے اس جزء اخیر کیلئے ترجمہ باب کو جدا لایا **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اسمعیل بن جعفر عن
شریک عن انس بن مالک ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ من باب کان نحو دار القضاء انس کہا کہ ایک مرد داخل مسجد ہوا روز جمعہ اس دروازے سے جو دار القضا کے
جانب تھا دار القضا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جو انکے وفات کے بعد فروخت ہوا اور بیت المال کا کچھ قرض جو انپر تھا اس سے ادا کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند کو وصیت کی تھی
کہ میرا مال فروخت کرکے بیت المال کا قرض ادا کریں سوا اسکے وہ گھر معاویہ کو فروخت کیا اس گھر کا وہی نام باقی رہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما ثم قال یا رسول اللہ ہلکت الاموال وانقطع السبل فادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللھم اغثنا اللھم اغثنا اللھم اغثنا قال انس ولا واللہ ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعۃ
وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار قال فطلعت من ورائہ سحابۃ مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت فلا
واللہ ما رأینا الشمس ستا ثم دخل رجل من ذلک الباب فی الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبلہ
قائما فقال یا رسول اللہ ہلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یمسکھا عنا قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ
ثم قال اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس
قال شریک سألت انس بن مالک اھو الرجل الاول فقال ما ادری ترجمہ اس حدیث کا مکرر گذرا

باب الاستسقاء علی المنبر

باب دعائے استسقا کرنے میں منبر پر **حدثنا** مسدد قال حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب
یوم الجمعۃ اذ جاء رجل فقال یا رسول اللہ قحط المطر فادع اللہ ان یسقینا فدعا فمطرنا فما کدنا ان نصل الی منازلنا انس کہا کہ درمیان
اسکے کہ حضرت روز جمعہ خطبہ پڑھتے تھے پس اچانک ایک مرد آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ بارش کھنچ گئی ہی پس اللہ سے دعا کیجئے تا مینہ برساوے پھر حضرت نے دعا کی پھر دئے گئے ہم بارش پس کثرت
بارش سے ہم اپنے گھروں کو نہیں پہنچ سکتے تھے فما زلنا نمطر الی الجمعۃ المقبلۃ پھر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی قال فقام ذلک الرجل او غیرہ فقال یا رسول اللہ

دار القضا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بارش کو ہمارے سے حق تعالی باز رکھے تا دعا کیجئے یا رسول اللہ لگا عرض کرنے اور کھڑا رہا دوسرا کوئی مرد یا کہ پھر وہ انس کہتے ہیں اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهُ عَنَّا

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا پھر حضرت نے یہ دعا کی کہ الٰہی بارش ہمارے اطراف ہو نہ ہم پر فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

کہا انس کہ مقرر میں دیکھا کہ ابر پارہ پارہ ہو گیا اپنے اور بائیں منتشر ہو گئے ہر طرف کے لوگوں پر بارش ہوتا تھا اور ہم اہل مدینہ پر نہیں **بَابُ** مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب بیان حال میں اس شخص کے جو اکتفا کرے نماز جمعہ پر استسقا میں **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ

جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ

وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا لیکن اس حدیث میں یہ بات تازی ہی کہ حضرت کی دعا سے بارش جو موقوف ہوئی سو

ابر مدینہ سے دور ہوا پارہ پارہ ہو کے ایسا کہ کپڑا پارہ پارہ ہوتا ہی کترنیکے وقت **بَابُ** الدُّعَاءِ اِذَا انْقَطَعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ - باب بیان میں دعا کرنے اسوقت کہ کثرت بارش

سے راستے منقطع ہو جاویں **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا

مِنْ جُمُعَةٍ اِلٰى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ

الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ

انْجِيَابَ الثَّوْبِ یہ حدیث مع ترجمہ اوپر گذری **بَابُ** مَا قِيْلَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب بیان میں اس قول کے جو کہا گیا کہ آنحضرت نے نہیں پھرائی چادر مبارک کو استسقا میں روز جمعہ **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ

الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ

فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ ایک شخص نے حضرت سے مال کی ہلاکی اور اہل عیال کی رنج کھینچنے کی شکایت کی پس حضرت نے دعا استسقا کی وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ

الْقِبْلَةَ - اس طریق روایت میں انس نے تحویل رداء اور استقبال قبلہ ذکر نہیں کیا یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے استسقا کے لئے جدی نماز نہ پڑھی بلکہ جمعہ پر ہی اکتفا فرمایا امام ابو

حنیفہ کی یہ حدیث سند ہی جنکے پاس استسقا میں نماز اور تحویل ردا نہیں ہی **بَابُ** اِذَا اسْتَشْفَعُوْا اِلَى الْاِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ - باب بیان میں طلب

شفاعت کرنے لوگوں کے امام سے استسقا کیلئے اور امام ان کے سوال کو رد نکرے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ

السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ

الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ

الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ - یہی حدیث مع ترجمہ اوپر گذری - حدیث ایک ہی ہی امام بخاری نے اسکے کئی ابواب ٹھہرائے

بَابُ اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ - باب اس بیان میں ہی کہ جب کفار طلب شفاعت اہل اسلام سے قحط بارش کے وقت تو قبول کرنا

کچھ [illegible] رکھتا ہی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ

مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَئُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا

وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ یعنی جب کفار قریش نے اسلام قبول کرنے میں ڈھیل کی اور ایک روز حضرت نماز میں سر بسجدہ تھے اسوقت ان اشقیا نے ایک اونٹ کا

شکنبہ آنحضرت کی پشت مبارک پر رکھ دیا - جب انہوں نے پیغمبر برحق کے ساتھ ایسی گستاخی وایذا رسانی پر کمر باندھی حضرت نے ان پر بد دعا کی پس حقتعالی نے ان پر قحط نازل کیا یہانتک

کہ اسمیں ہلاک ہوئے اور مردار و استخوان کھانے لگے - پھر ابو سفیان نادم ہو کے حضور نبوی میں حاضر ہو کے عجز والحاح کیا دفع قحط اور بارش کے لئے دعا چاہی حضرت کی ذات جو رحمۃ

للعالمین تھی عالم پر رحمت و شفقت فرما کے دعا میں ہاتھ اٹھائے کہ فوراً بارش ہوئی یہاں تک کہ مینہہ برسا کہ بند ہونے کے لئے عرض کی پھر حضرت کی دعا سے مدینہ میں بند ہوا دوسرے طرف منتشر ہوا جب پھر کفر میں پڑے حق تعالی روز بدر انکا بدلہ لیا چنانچہ کہا جاتا ہے فجاءہ ابو سفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلة الرحم وان قومك هلكوا فادع الله عز وجل فقرأ فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين ثم عادوا الى كفرهم فذلك قوله تعالى يوم نبطش البطشة الكبرى يوم بدر قال وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسقوا الغيث فاطبقت عليهم سبعا وشكى الناس كثرة المطر فقال اللهم حوالينا ولا علينا فانحدرت السحابة عن رأسه فسقوا الناس حولهم

باب الدعاء اذا كثر المطر حوالينا ولا علينا باب دعا کرنے میں جس وقت بارش زیادہ ہو اس لفظ سے کہ حوالینا ولا علینا

حدثنا محمد بن ابي بكر قال حدثنا معتمر عن عبيد الله عن ثابت عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فقام الناس فصاحوا فقالوا يا رسول الله قحط المطر واحمرت الشجر وهلكت البهائم فادع الله ان يسقينا فقال اللهم اسقنا مرتين وايم الله ما نرى في السماء قزعة من سحاب فنشأت سحابة وامطرت ونزل عن المنبر فصلى فلما انصرف لم يزل المطر الى الجمعة التي تليها فلما قام النبي صلى الله عليه وسلم يخطب صاحوا اليه تهدمت البيوت وانقطعت السبل فادع الله ان يحبسها عنا قال فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم وقال اللهم حوالينا ولا علينا فكشطت المدينة فجعلت تمطر حولها وما تمطر بالمدينة قطرة فنظرت الى المدينة وانها لفي مثل الاكليل- یہ حدیث با ترجمہ گزری

باب الدعاء في الاستسقاء قائما باب کھڑے رہکر دعاء استسقاء کرنے میں منبر پر یا غیر منبر پر تا لوگ دیکھیں اور اقتدا کریں وقال لنا ابو نعيم عن زهير عن ابي اسحق خرج عبد الله بن يزيد الانصاري وخرج معه البراء بن عازب وزيد بن ارقم فاستسقى فقام لهم على رجليه على غير منبر ابو اسحق نے کہا کہ عبد اللہ بن یزید جو امیر تھا عبد اللہ بن زبیر کیطرف سے کوفہ پر آیا- اور انکے ساتھ براء بن عازب اور زید بن ارقم بھی آئے پس عبد اللہ بن یزید ان کے ساتھ غیر منبر پر کھڑا رہکر استسقاء کیا فاستغفر فاستسقى ثم صلى ركعتين يجهر بالقراءة ولم يؤذن ولم يقم- پھر استغفار کیا یعنی گناہوں سے مغفرت طلب کی اور دعا استسقاء کی پھر دو رکعت نماز پڑھی قرات جہر کر کے اور اذان و اقامت نکہی- اس حدیث کا ظاہر یہہ ہی کہ خطبہ نماز کے آگے پڑھا جیساکہ بعض روایات سے صراحۃً آیا ہی قال ابو اسحق ورأى عبد الله بن يزيد النبي صلى الله عليه وسلم- ابو اسحق کہا کہ عبد اللہ بن یزید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی- اور بعض روایات میں رأی کی جگہہ روی ان النبي- آیا ہی یعنے عبد اللہ بن یزید نے روایت کی کہ حضرت نے نماز بالجہر پڑھی- اس صورت میں یہہ حدیث مرفوع ہوگی اور بتقدیر اول جو مطلق دیکھنا واقع ہوا حدیث موقوف ہوگی-

حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثنا عباد بن تميم ان عمه كان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي لهم فقام فدعى الله قائما عباد بن تمیم نے کہا کہ میرا چچا جو صحابی ہی کہتا تھا کہ حضرت لوگوں کے ساتھ نکلے استسقاء کے لئے پھر کھڑے رہے اور دعا استسقاء کی ثم توجه قبل القبلة وحول رداءه فاسقوا پھر رو بقبلہ ہوے اور چادر کو پھیرا

باب الجهر بالقراءة في الاستسقاء باب نماز استسقاء میں قرأۃ جہر کرنے کے بیان میں **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي فتوجه الى القبلة يدعو وحول رداءه ثم صلى ركعتين يجهر فيهما بالقراءة وہی راوی سے روایت ہی کہ حضرت نے استسقاء کے لئے رو بقبلہ ہو کے پھر دعا کی اور چادر شریف کو پھیرا پھر پڑھی دو رکعت قرأت جہر کرکے

باب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس باب اس بیان میں کہ حضرت اپنی پشت مبارک کو لوگوں کی طرف کس طرح پھیرا

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يوم خرج يستسقي قال فحول الى الناس ظهره واستقبل القبلة يدعو ثم حول رداءه ثم صلى لنا ركعتين جهر فيهما بالقراءة- اسی راوی نے کہا کہ دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس روز کے استسقاء کیلئے نکلے کہ آپ نے لوگوں کے طرف پیٹھ کی اور قبلہ کیطرف منہہ کیا دعا کیوقت پھر پھیرا چادر کو پھر نماز پڑھی دو رکعت قرات بالجہر کے ساتھ- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چادر کی تحویل دعا کی بعد تھی نہ اثنای دعا میں

باب صلوة الاستسقاء ركعتين باب اس بیان میں کہ نماز

الجزء الرابع

حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا سفيان عن عبد الله بن ابي بكر عن عباد بن تميم عن عمه ان النبي صلى استسقاء دو رکعت ہیں
الله عليه وسلم استسقى فصلى ركعتين وقلب رداءه مترجم حضرت نے استسقاء کیا پھر گذاری دو رکعتیں اور پھیرا چادر شریف کو۔ یہاں اگرچہ تحویل ردا کو نماز کے
بعد ذکر کیا جب واو ترتیب پر دلالت نہیں رکھتا ہی بلکہ مطلق جمع کے لئے ہی پس تحویل ردا نماز کے پیچھے ہی ہونے پر نص نہیں **باب الاستسقاء في المصلى** -
باب مصلای عید میں استسقاء کرنے کے بیان میں **حدثنا** عبد الله بن محمد قال حدثنا سفيان عن عبد الله بن ابي بكر سمع عباد ابن تميم عن
عمه خرج النبي صلى الله عليه وسلم الى المصلى يستسقي واستقبل القبلة فصلى ركعتين وقلب رداءه قال سفيان واخبرني
المسعودي عن ابي بكر قال جعل اليمين على اليسار۔ حضرت استسقاء کے لئے مصلائے عید کے طرف نکلے رو بقبلہ ہوئے پھر دو رکعتیں پڑہیں اور چادر کو پھیرا اور مسعودی
نے ابوبکر سے خبر دی کہ کہا کہ حضرت نے چادر کے طرف راست کو بائیں ہاتھ کے مونڈھے پر ڈالا اور طرف چپ کو داہنے ہاتھ کے مونڈھے پر۔ یہہ قول بخاری تعلیق نہیں جیسا کہ بعضوں نے توہم کیا
ہی بلکہ موصول ہی عبد اللہ بن محمد پر جو اول سند میں مذکور ہی **باب استقبال القبلة في الاستسقاء** باب دعائے استسقاء میں رو بقبلہ ہونے کے بیان میں۔
حدثنا محمد بن سلام قال حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا يحيى بن سعيد قال اخبرني ابو بكر بن محمد ان عباد بن تميم
اخبره ان عبد الله بن زيد الانصاري اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج الى المصلى يدعو وانه لما دعا او اراد ان يدعو
استقبل القبلة وحول رداءه حضرت جب استسقاء کے لئے عیدگاہ کے طرف نکلے وہاں دعا کی یا ارادہ دعا کا کیا۔ یہہ شک راوی کا ہی رو بقبلہ ہوئے اور چادر شریف کو پھیرا
اس روایت میں تصریح ہی کہ تحویل چادر کی دعا کے وقت کی۔ قال ابو عبد الله ابن زيد هذا مازني والاول كوفي هو ابن يزيد ابو عبد اللہ یعنے امام
بخاری کہتے ہیں کہ یہہ ابن زید مازنی انصاری ہی اور وہ ابن یزید جو باب دعائے استسقاء میں مذکور ہوا سو کوفی ہی عباد بن تمیم ہر دو سے روایت کرتا ہی **باب رفع الناس**
ايديهم مع الامام في الاستسقاء باب بیان میں ہاتھ اٹھانے لوگوں کے امام کے ساتھ دعائے استسقاء میں قال ايوب بن سليمان حدثني ابو بكر بن
ابي اويس عن سليمان بن بلال قال يحيى بن سعيد سمعت انس بن مالك قال اتى رجل اعرابي من اهل البدو الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فقال يا رسول الله هلكت الماشية هلكت العيال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يديه يدعو ورفع الناس ايديهم معه انس بن مالک نے کہا کہ ایک اعرابی بدوی حضرت کے حضور میں روز جمعہ حاضر ہوکے کہنے لگا کہ جانور اور عیال ہلاک ہوئے پس حضرت ہاتھ
اٹھاکے دعا کرنے لگے اور لوگ بھی اپنے ہاتھ اٹھائے حضرت کی موافقت سے قال فما خرجنا من المسجد حتى مطرنا فما زلنا نمطر حتى كانت الجمعة
الاخرى انس کہا کہ ہم مسجد سے باہر نہیں نکلے کہ ہم بارش دیئے گئے پھر دوسری جمعہ تک مینہہ برستا ہی رہا فاتى الرجل الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله بشق المسافر ومنع الطريق پھر وہی شخص آکے کہا یا رسول اللہ رنج میں پڑا مسافر اور بند ہوا راستہ وقال الاويسي حدثني محمد بن جعفر
عن يحيى بن سعيد وشريك سمعا انسا عن النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حتى رايت بياض ابطيه -
کہا انس نے کہ اٹھائے حضرت نے اپنے ہر دو ہاتھ یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھا **باب رفع الامام يده في الاستسقاء** باب ہاتھ اٹھانے میں امام
کے دعائے استسقاء میں **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا يحيى وابن عدي عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه في شيء من دعائه الا في الاستسقاء فانه كان يرفع حتى يرى بياض ابطيه کہا انس نے کہ حضرت ہاتھ نہیں اٹھاتے
تھے کسی دعا میں مگر دعائے استسقاء میں اور یہہ قدر ہاتھ اٹھاتے تھے کہ سفیدی بغلوں کی نظر آتی تھی مطلب یہہ کہ بغلوں کی سپیدی نظر آئی ساتھوں کا اٹھانا دعائے استسقاء میں ہی تھا
نہ یہہ کہ ہر دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے حالانکہ ہر دعا میں ہاتھ کا اٹھانا بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی کے احادیث سے ثبوت کو پہنچا ہی اور امام نووی شرح مہذب میں تیس
حدیث کے قریب اس باب میں لایا ہی۔ اور قسطلانی میں کہا کہ ہر دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرنا مستحب ہی۔ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ دعائے استسقاء اور ہر قسم کی دفع بلا کی
میں ہاتھوں کی پیٹھ آسمان کی طرف کریں اسمیں وہی نکتہ ہوگا جو چادر کے پھیرنے میں مرعی ہی **باب ما يقال اذا امطرت** باب بیان میں اس چیز کے جو بارش
کے وقت کہی جاوے وقال ابن عباس كصيب المطر ابن عباس کہا کہ قرآن مجید میں جو صیب واقع ہوا مراد اس سے بارش ہی وقال غيره صاب واصاب

یصوب۔ دوسروں نے کہا کہ صاب اصابت کمانند ہے بمعنی بہن اور ۔ اجوف وادی ہی **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبید اللہ عن نافع عن قاسم بن محمد
عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رأی المطر قال اللھم صیبا نافعا بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت جب بارش کو دیکھتے یہہ دعا
کرتے الٰہی باران نافع نازل کر تابعہ القاسم بن یحیی عن عبید اللہ ۔ متابعت کی ہی عبید اللہ کی قاسم بن یحیی نے بہی عبید اللہ سے ورواہ الاوزاعی وعقیل
عن نافع اور اوزاعی وعقیل نے بہی نافع سے اس حدیث کی روایت کی ہین۔ **باب** من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیتہ باب بیان حال مین اس
شخص کے جو آیا بارش مین اور خواہش رکھتا ہی کہ بارش اسکے منہہ پر برسے یہان تک کہ اپنی داڑہی سے ریزش کرے اس نیت سے کہ یہہ نئی نعمت ہی کہ قدرت الٰہی سے ناشی ہوئی اور
وہ پہنچے آپ کو آگے اسکے کہ گناہگار ہاتہہ اسکو لگے اور مکدر نہ کرے اسکو وہ زمین جسپر غیر خدا کی پرستش ہوا کرتی ہی **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ بن
المبارک قال اخبرنا الاوزاعی قال حدثنا اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ الانصاری قال حدثنی انس بن مالک قال اصابت سنۃ
علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی المنبر یوم الجمعۃ قام اعرابی فقال یا
رسول اللہ ھلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا ان یسقینا قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وما فی السماء
قزعۃ قال فثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبرہ حتی رأیت المطر یتحادر علی لحیتہ قال فمطرنا یومنا ذلک وفی
الغد ومن بعد الغد والذی یلیہ الی الجمعۃ الاخری فقام ذلک الاعرابی او رجل غیرہ فقال یا رسول اللہ تھدم البناء وغرق
المال فادع اللہ لنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وقال اللھم حوالینا ولا علینا قال فما جعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یشیر بیدیہ الی ناحیۃ من السماء الا انفرجت حتی صارت المدینۃ فی مثل الجوبۃ حتی سال الوادی وادی
قناۃ شھرا قال فلم یجیٔ احد من ناحیۃ الا حدث بالجود یہہ حدیث بازجمہ مکرر گذری مگر اس حدیث مین یہہ بات زیادہ ہی کہ حضرت کی دعا جب منہہ برسنے
لگا حضرت منبر سے اترنے نہ پائے تھے کہ دیکھتے ہین کہ بارش کا پانی آپ کی داڑہی مبارک سے ریزان ہی شاید کہ سقف مسجد سے پانی ٹپک کے محاسن مقدس تر ہوئی **باب** اذا
ھبت الریح باب اس بیان مین کہ جب ہوا تند بہے کیا کیا چاہیے۔ یہہ باب اور چند ابواب استسقا کی مناسبت پر لایا **حدثنا** سعید بن مریم قال اخبرنا
محمد بن جعفر قال اخبرنی حمید انہ سمع انسا یقول کانت الریح الشدیدۃ اذا ھبت عرف ذلک فی وجہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انس کہتے تھے جب سخت ہوا بہتی تھی پہچانی جاتی تھی اسکی کراہت حضرت کے چہرہ مبارک سے جو متغیر ہوا کرتا تھا تا گنہگارونکی شامت سے اپنی امت کو نہ پہنچے کیونکہ باد
تند مقدمہ ہی نزول بلا کا چنانچہ چند اگلی امتین اس سے ہلاک ہوین **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا باب بیان قول مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا کہ مین نے فتح و نصرت پائی باد صبا سے۔ باد صبا وہ ہی جو جانب مشرق سے بہتا ہی اور اسکو قبول بھی کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اسکے بہنے کی جگہہ مطلع ثریا سے بنات النعش تک
ہی اور یہی باد صبا غزوہ احزاب کے روز بہتا تھا کہ جب بارہ ہزار کفار نابکار جمع ہو کے مدینہ منورہ کو آن کے محاصر ہوئے تھے پھر حقتعالی باد صبا سرد کو بہیجا کہ گرد و غبار انکے سر اور منہ
پر ڈالا اور انکی آتش بجھا دیتا اور انکے ڈیرے اکھیڑ دیتا تھا۔ ان اشقیا نے جب اس غضب الٰہی کو دیکھا بغیر جنگ کے فرار ہوئے کہتے ہین کہ یہی باد تھا کہ پیراہن یوسف علیہ السلام کی بو کو
قافلہ پہنچنے کے آگے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچایا تھا **حدثنا** مسلم قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن مجاھد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال نصرت بالصبا ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نصرت پائی مین نے باد صبا سے واھلکت عاد بالدبور ۔ اور ہلاک ہوی عاد جو قوم ہود تھی باد دبور سے۔ دبور
وہ باد ہی جو جانب مغرب سے بہتا ہی کہتے ہین کہ یہہ بہت برا باد ہی جسکو باد عقیم کہتے ہین جب وہ قوم عاد پر مسلط ہوا درختون کو جڑ سے اکھیڑتا اور انکے گھرون اور حویلیون کو گرا دیتا
تھا اور ہوا پر اڑاتے تھے اور انکی گردنین توڑتا تھا ابن عباس نے کہا کہ قوم عاد کے لوگ اسوقت اپنے گھرون مین داخل ہو کے دروازے بند کر دیے تب وہ غضب الٰہی کا باد دبور انکے
دروازے توڑ ڈالا اور انکے گھرون مین بالو اور مٹی اسقدر بھر دیا کہ آٹھ روز تک اسی مین دب کے چلاتے چلاتے مر گئے غرض یہہ ہر دو باد ایسے ہین کہ دوستان خدا کو فتح و نصرت دیتے اور دشمنان
خدا کو ہلاک کیا کرتے ہین **ف** باد چار قسم کے ہین دو وے ہین جو بین قبلہ اور جہت جنوب سے بہتے ہین اور دو وے ہین جو شمال قبلہ و جہت شمال سے بہتے ہین صبا کی طبیعت گرم و خشک
ہی اور دبور کی طبیعت سرد و تر ۔ باد جنوبی گرم و تر ہی اور باد شمالی سرد و خشک اور یہہ ہوا بہشت ہی جو راہ جنت پر بہتی ہی رواہ مسلم فقط۔ **باب** ما

قِيْلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْاٰيَاتِ ۔ باب بیان مین اس چیز کے جو وارد ہوئی زمین کے زلزلے اور دوسری علامتون کے باب مین حدثنا ابُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ

الزَّلَازِلُ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ اٹھ جاوے علم یعنی لوگون کے دلون سے علم اٹھ جائیگا اور اسکا شوق باقی نہ رہیگا علما مر جاینگے اور

دوسرے اہل اسلام تحصیل علم نہ کرینگے اور یہان تک کہ زیادہ ہووے زلزلے وَيَتَقَارَبُ الزَّمَانُ ۔ اور نزدیک ہو جاوے زمانہ یہہ کنایہ ہی زمانہ کی برکت اٹھ جانے سے یعنی زمانہ قرب

قیامت مین لوگ نیک اعمال سے بے بہرہ ہو جاینگے برے عمل مین مشغول ہونگے اور یہہ کنایہ بھی ہو سکتا ہی کہ ان دنون بہت سے آفات و مصیبات وارد ہونے سے غم و اندوہ اسقدر

زیادہ ہوگا کہ شب و روز کسطرح گذرے نہ جانینگے ۔ اور وہ جو ترمذی مین انس رضی اللہ عنہ سے یہہ حدیث آئی ہی کہ زمانہ قرب قیامت کے شب و روز مین نہایت کمی ہو جاوگی یہان

تک کہ ایک برس ایک مہینے کے مانند اور مہینا ہفتہ کے مانند اور ہفتہ روز کے مانند اور روز ایک ساعت کے مانند اور ساعت چقماق کی بار کے مانند ہو جایگی ۔ سو تقارب زمان کے

یہی معنے ہونگے ۔ اور حقیقت پر حمل کرنا خالی از خفا نہین اور بعض کہتے ہین کہ تقارب زمان سے مراد شب و روز کی برابری ہی یعنی شب و روز مین جو یہہ تفاوت ہی دنیا کے اواخر ایام

مین باقی نہ رہیگا کہ یہہ قیامت کی نشانیون سے ہی اور بعض کہتے ہین کہ تقارب زمان سے مدت دنیا آخر ہو جانا مراد ہی اور زمان تمامی مدت دہر سے عبارت ہی یعنی مدت دنیا قریب ہو جاویگی

ف اور بعض کہتے ہین کہ تقارب زمان سے مراد خوشی کے ایام ہین کہ عیش و خوشی کے شب و روز کا گذر جانا نہایت جلد معلوم ہوتا ہی اور خوشی کے ایام نہایت کم ہوتے ہین یہہ بھی

صحیح ہے چنانچہ خطابی نے اس بات کو زمانہ امام مہدی پر حمل کیا ہی کہ انکے زمانے مین انکے عدل کے سبب دلونپر بڑی فرحت و مسرت رہا کریگی اور عیش نہایت لذت

بخشیگا ۔ اور اہل ہیات نے کہا کہ ان دنون دائرہ منطقۃ البروج دائرہ معدل النہار کے برابر ہو جائیگا ۔ پس بالضرور شب و روز برابر ہو جاینگے فقط ۔ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ

يَكْثُرُ الْهَرْجُ اور ظاہر ہووین فتنے اور زیادہ ہووے ہرج وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ۔ اور وہ ہرج قتل ہی قتل ہی ۔ قتل جو دو بار فرمائے تاکید کیلئے ہی حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ

الْمَالُ فَيَفِيْضُ ۔ یہان تک کہ زیادہ ہوگا تمھارے بیچ مال پھر وہ بہتا جایگا جیسے پانی زیادہ ہونے پر بہتا جاتا ہی ۔ یہہ زیادتی مال کی لوگون کے کم ہو جانے اور امید کی کوتہی

اور حصول مطالب و حوایج مین بے رغبتی کے سبب سے ہوگی جو ہول قیامت کے جہت سے پیدا ہو ۔ اور زیادتی مال کا یہہ سبب بھی ہو سکتا ہی کہ اسوقت زمین اپنے خزینے و دفینے

نکالیگی چنانچہ قرآن مجید اس بات سے خبر دیتا ہی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت کی یہہ دعا مروی ہی جو فرماتے تھے کہ الٰہی برکت

دیجئے ہمارے شام مین اور ہمارے یمن مین مراد ہی دو ملک مشہور ہین بادہ اور اسکے ماتحت جتنے بلاد ہین قَالَ قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا ۔ ابن عمر کہتے ہین کہ اسوقت حاضرون نے کہا کہ

ہماری ولایت نجد کے حق مین بھی برکت کی دعا فرمائے قَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا کہا کہ پھر بھی حضرت نے یہی دعا کی کہ الٰہی ہمارے شام و یمن مین برکت

دیجئے قَالَ قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا ۔ لوگون نے پھر عرض کی کہ ہمارے نجد کے حق مین بھی دعاے برکت کیجئے قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ فرمایا وہان تو زلزلے اور فتنے واقع ہونگے

وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اور وہان شیطان کی سینگ یعنے گروہ شیطان نکلیگی دجال علیہ اللعنۃ ہی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے سے ہی اسبات کی خبر تھی کہ ملک نجد مین فتنے و زلزلے

ہونگے اور دجال نکلیگا پس اسکے حق مین دعا نفرمائی کہ تقدیر الٰہی کے خلاف دعا مانگیا جائے بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ باب بیان مین اس

قول الٰہی کے جو فرمایا کہ تم ٹھہراتے ہو اپنے رزق کو یہہ کہ جھوٹ کہا کرین ابن عباس نے کہا کہ رزق سے مراد شکر ہی اور رزق لغت مین شکر کے نامون سے ایک نام ہی حاصل یہہ کہ نزول

بارش پر شکر جو تمھارے پر لازم تھا تم نے اسکے عوض جھوٹ اختیار کیا کہ کہنے لگے کہ ستارون نے ہم کو بارش دی حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ

بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ زید بن خالد نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑہی موضع حدیبیہ مین پیچھے بارش کے جو شب کو ہوئی

تھی حدیبیہ ایک جگہہ کا نام اسلئے ٹھہرا کہ وہان ایک درخت تھا جسکو حدباء کہا کرتے تھے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے اسکے نیچے بیعت لی جسکو بیعۃ الرضوان کہتے ہین فَلَمَّا انْصَرَفَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ

جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا انہون نے عرض کی کہ خدا اور خدا کے رسول بہت جانتے ہین فرمایا کہا اللہ تعالیٰ نے کہ صبح کی

الجزء الرابع

میرے بندون سے دو گروہ ایک جو مجھپر ایمان لایا دوسرے وہ جو کافر ہیں فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِالْکَوَاکِبِ لیکن جنہون نے کہا کہ ہم بارش دیئے گئے محض فضل و رحمت سے اللہ تعالیٰ کے پس وہ مومن ہین جو خالص مجھپر ایمان لائے اور منکر ہوئے ستارون کے یعنے ستارون کو فاعل مختار نہ سمجھا وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذٰلِكَ کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْکَوَاکِبِ اور جنہون نے کہا کہ ہم برسات دیئے گئے ستارون کے طلوع اور منازل قمری کے سبب سے جو چھبیس و چبیس ہیں پس وہ منکر ہوئے میرے اور ایمان لائے ستارون پر۔ اس حدیث کی شرح آگے بھی مذکور ہوئی باب یستقبل الامام الناس میں

باب لَا یَدْرِیْ مَتٰی یَجِیْءُ الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ باب اس بیان مین کہ کوئی نہین جانتا ہی کہ برسات کب آئیگا مگر اللہ عز و جل وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ چیزین ہین کہ سوائے پروردگار تعالیٰ کی انہین کوئی نہین جانتا ہی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا اللّٰہُ ابن عمر نے کہا کہ خزاین غیب کے پانچ ہین نہین جانتا ہی کوئی انکو مگر اللہ عالم الغیب۔ کشمیہنی کی روایت مین مفاتح بروزن مساجد واقع ہوا جمع مفتح کی جو خزینہ کی جگہہ ہی یا جمع مفتاح کی ہی کہ کنجی کے معنے مین بطریق استعارہ کہ کنجی سے خزینہ کے دروازے کھولتے ہین۔ اگر کوئی کہے کہ سوق کلام سے یہہ مفہوم ہوتا ہی کہ خمس عبارت ہی پانچ اشیاے معلومہ سے کہ انہین سوا حق تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا پس اسکو مخزن و مفتاح پر حمل کرنا کیونکر درست ہوگا **جواب** یہہ کہ جب پنج اشیاے معلومہ کو باعتبار خفا و پوشیدگی کے خزینہ کہین پس انہین مفتاح بھی کہہ سکتے ہین کہ پانچ ہین اور ساتھ اس قول لَا یَعْلَمُھَا کے جو بیان اسکے اجزا کا ہی کچھ منافات نہین رکھتا ہی اور اگر کہین کہ امور غیبیہ جو اس عالم الغیب تعالیٰ کے سوا کوئی نہین جانتا بے حساب ہین چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا ھُوَ یعنے تیرے رب کے لشکر کو کوئی نہین جانتا مگر وہی پھر ان پانچ چیز کی تخصیص کی کیا وجہ ہی **جواب** یہہ کہ لوگون نے اعتقاد رکھا تھا کہ پروردگار کے سوا اورون کو بھی ان پانچ چیزون کی خبر ہی سو حقتعالیٰ نے انکے اعتقاد کو رد کیا اور یہہ بھی وجہ ہی کہ لوگ ان پانچ چیز کے باب مین ہی حضرت سے سوال کرتے تھے سو حقتعالیٰ نے انکے جواب مین یہہ آیت نازل کی اور پانچ کی تخصیص سے ما سوا کی نفی بھی لازم نہین آتی ہی اگر کہین کہ بہت سے آثار صحیحہ سے ثابت ہوا ہی کہ انبیا و اولیا ان پانچ چیزون اور دوسرے امور غیبیہ سے خبر دی ہین **جواب** یہہ کہ انکا علم غیب علم استقلالی نہین بلکہ اللہ ہی کے معلوم کروانے سے انھون نے معلوم کیا پھر کچھ منافات نہین لیکن مشکل ہوتا ہی وہ قول جو کیا گیا ہی کہ حصول سب علوم کا گو کہ وہ استدلالی و حسی ہو سوائے اللہ ہی کے افاضہ و تخلیق سے ہی **ف سوال** جب اولیا و انبیا خصوصًا سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبرین دی ہین پس انکو عالم الغیب کہنا درست ہی یا نہ **جواب** درست نہین کیونکہ اول تو انکا علم غیب بالذات و بالاستقلال نہین بلکہ علام الغیوب جل مجدہ کے اعلام و اخبار سے یعنی وحی یا الہام کی راہ سے حاصل ہوا اسکے سوا از راہ مجاز بھی غیر خدا کو عالم الغیب نام نہین رکھہ سکتے ہین کیونکہ غیب جب تک غیر پر ظاہر نہ ہوا غیب تھا جب ظاہر ہو چکا وہ غیب غیب نہ رہا بلکہ وہ شہادت ہو چکا۔ پس انبیا و اولیا جو بعض غیوب پر پہلے خود آگاہ ہوئے اور اورونکو بھی خبر دی سو وہ غیب اللہ کے معلوم کروانے سے پہلے تو ان پر ظاہر ہوا من بعد انکے خبر دینے سے ہم سب کو بھی معلوم ہو چکا۔ پھر وہ غیب اب غیب کہان ہی جو انکو عالم الغیب کہا کرین۔ فافہم لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَا یَکُوْنُ فِیْ غَدٍ۔ اب ان پانچ چیزون کا بیان ہوتا ہی کہ کونسے ہین کہ نہین جانتا ہی کوئی شخص کہ کیا ہوگا فردا وَلَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَا یَکُوْنُ فِی الْاَرْحَامِ۔ اور نہین جانتا ہی کوئی کہ عورات کے رحم مین کیا ہی لڑکا یا لڑکی وَلَا یَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَکْسِبُ غَدًا اور نہین جانتا ہی کوئی نفس کہ فردا کیا کام کریگا نیک یا بد آدمی قصد کرتا ہی کہ فردا فلان کام کرون پھر فردا اسکا خلاف کرتا ہی وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اور نہین جانتا ہی کوئی کہ کس زمین پر موت پائیگا اور کب مریگا وَمَا یَدْرِیْ اَحَدٌ مَتٰی یَجِیْءُ الْمَطَرُ اور نہین جانتا ہی کوئی کہ مینہہ کب برسیگا۔ جاننا چاہئے کہ وے پانچ چیزین جو قرآن مجید مین مذکور ہوئین کہ انکا علم خاص اللہ ہی کو ہی نہ اسکے غیر کو سو انہین قیامت کا علم بھی داخل ہی کہ وہ کب آئیگی لیکن یہہ حدیث مین اسکا ذکر نہین بلکہ علم نزول بارش کو پانچوین ٹھہرایا۔ شارحون نے کہا کہ پہلی چیز مذکور ہوئی کہ جو نہین جانتا ہی کوئی کہ فردا کیا ہوگا سو علم فردا سے قیامت بھی اسمین داخل ہی یا اس ترک اسلوب کتاب اللہ کیلئے کوئی وجہ وجیہ چاہئے لیکن سالم کی روایت مین جو اپنے باپ سے کی اور سورۂ انعام مین واقع ہو کہ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ سورۂ لقمان تک۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہہ بسملہ روایت کریمہ مین واقع ہی اسکے بعد ابواب الکسوف اور بعض نسخون مین کتاب الکسوف لکھا ہی **باب** الصَّلٰوۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ باب بیان مین اس بیان کہ کسوف آفتاب کے وقت سنون ہی۔ کسوف سورج کے گہن اور چاند کے ہونیکو کہتے ہین اور خسوف و کسوف ہر دو ایک معنے مین بھی آتے ہین اور بعضون نے کسوف کو آفتاب کے لئے اور خسوف

عالم غیب کا بیان

تو چاند کے لئے خاص کیا ہی اور بعض آفتاب وماہتاب کے نور ہوجانے کو کسوف وخسوف کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ کسوف ابتدا مین ہی اور خسوف انتہا مین کسوف مین عاقلونکو اشارہ ہی کہ مکر الٰہی سے
ایمن نہین اور بھی اسباب کی الٰہی ہی کہ وہ قادر توانا ایسے دو چشمہ نورانی کو جو بیگناہ ہین اپنی قدرت کاملہ سے بے نور اور سیاہ وتیرہ کردیتا ہی پس گنہگار دلونکو بھی سیاہ کرنے پر توانائی رکھتا ہی اور
بھی اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ روز قیامت آفتاب وماہتاب تیرہ وسیاہ ہوجاینگے **حدثنا** عمرو بن عون قال حدثنا خالد عن یونس عن الحسن
عن ابی بکرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکسفت الشمس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجر رداءہ ابو بکرہ نے
کہا کہ ہم حضرت کی خدمت مین تھے پس بگڑا آفتاب کو گہن پھر اٹھے حضرت اپنی چادر مبارک کھینچتے ہوئے جلدی سے حتی دخل المسجد فدخلنا فصلی بنا رکعتین یہان تک کہ داخل
ہوئے مسجد مین اور ہم بھی داخل ہوئے پھر پڑہی آپ نے دو رکعتین ہمکو ساتھ لیکے۔ حتی انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد جب آفتاب
روشن ہوا فرمایا کہ آفتاب وماہتاب کو گہن نہین لگتا ہی کسی کے موت کے سبب سے حضرت کے زمانہ مین پہلے جو کسوف واقع ہوا آنحضرت صلعم کے صاحبزادہ والا حضرت ابراہیم کے وفات کے روز
تھا لوگون نے گمان کیا کہ کسوف آفتاب کا یہی سبب ہی فاذا رأیتموھا فصلوا وادعوا حتی ینکشف ما بکم اور فرمایا جب تم سورج گہن دیکھوگے تو نماز پڑہو اور دعا کرو یہان
تک کہ دور ہو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تم پر علامات قیامت سے **حدثنا** شہاب بن عباد قال حدثنا ابراھیم بن حمید عن اسمعیل عن قیس قال
سمعت ابا مسعود یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد من الناس ولکنھما آیتان
من آیات اللہ فاذا رأیتموھما فقوموا فصلوا ابو مسعود کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ آفتاب وماہتاب کو گرہن نہین لگتا ہی کسی کے موت سے لاکن وہ ہر دو۔ دو نشان ہین
اللہ کی نشانیون سے قیامت کی نزدیکی کے سبب جب تم انھین اس حال پر دیکھوگے تو اٹھو اور نماز پڑہو ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ جس کسی وقت کسوف واقع ہو نماز پڑہین وقت کی تخصیص نہین
لیکن حنفیہ اسکو اوقات مکروہ سے مستثنا کرتے ہین اس دلیل نص سے جو چند اوقات مین سجدہ کرنا منع کرتی ہی اور کہتے ہین کہ اوقات ممنوعہ مین اگر گہن لگ رہے نماز نہ پڑہین بلکہ دعا وتضرع پر ہی
اکتفا کرین اور قول مشہور امام احمد کا بھی یہی ہی **حدثنا** اصبغ قال اخبرنی ابن وھب قال اخبرنی عمرو عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ
عن ابن عمر انہ کان یخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ ولکنھما آیتان
من آیات اللہ فاذا رأیتموھا فصلوا یعنی آفتاب ماہتاب کا خسوف کسی کے موت وحیات کے سبب سے واقع نہین ہوتا ہی **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا
ہاشم بن القاسم قال حدثنا شیبان ابو معاویة عن زیاد بن علاقة عن المغیرة بن شعبة قال کسفت الشمس علی عھد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم مات ابراھیم فقال الناس کسفت الشمس لموت ابراھیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس
والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رأیتم فصلوا وادعوا اللہ ۔ ترجمہ اسکا گذرا **باب** الصدقة فی الکسوف باب
کسوف کے وقت صدقہ دینے کے بیان مین **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمة عن مالک عن ھشام عن عروة عن ابیہ عن عائشة انھا قالت خسفت
الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس بی بی عائشہ رض نے کہا کہ حضرت کے وقت سورج گہن ہوا تھا
پس حضرت نے نماز پڑہی لوگون کو ساتھ لیکے نماز کسوف فقام فاطال القیام پھر کھڑے ہوے اور دراز کیا قیام کو درازی قراءت سے کہتے ہین کہ وہ درازی سورہ بقرہ کے مقدار تھی
ثم رکع فاطال الرکوع پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو تسبیحات سے ۔ ان تسبیحات کا اندازہ کرتے ہین کہ سورہ بقرہ کے سو آیت کے مقدار تھین ثم قام فاطال القیام وھو
دون القیام الاول پھر قومہ مین گئے دراز فرمایا اسمین قیام کو یہہ قیام پہلے قیام سے کم تھا کہتے ہین کہ اندازہ اس قیام کا اسی آیت کے مقدار تھا۔ ثم رکع فاطال الرکوع وھو
دون الرکوع الاول پھر دوسرے بار رکوع مین گئے یعنے دو رکوع کئے اور دراز کیا رکوع کو۔ یہہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا ثم سجد فاطال السجود پھر سجدہ مین گئے اور دراز کیا
سجدہ کو ظاہر یہہ کہ دو سجدے ہونگے نماز کے سجدون کے مانند چنانچہ آخر ابواب مین اس پر تصریح آئی ہی ثم فعل فی الرکعة الاخری مثل ما فعل فی الاولی پھر دوسری رکعت
مین ایسا ہی کئے جو پہلی رکعت مین کئے تھے درازی قیام وقومہ اور دو رکوع اور سجود اور اسمین درازی وغیرہ سے ثم انصرف وقد انجلت الشمس پھر لوٹتے در حالیکہ
آفتاب روشن ہو چکا تھا فخطب الناس وحمد اللہ واثنی علیہ پھر خطبہ پڑہا حضرت نے لوگون پر اور اللہ کی حمد وثنا کی ثم قال ان الشمس والقمر آیتان
من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ پھر فرمایا کہ آفتاب ومہتاب کا خسوف کسی کے موت وحیات کے جہت سے نہین بلکہ بندون کو خوف بتلانے کے

الجزء الرابع

گئے ہیں فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا پس جب تم دیکھو گہن کو تو دعا کرو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو یعنے گریہ وزاری کرو درگاہ الٰہی میں افعال حسنہ سے ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ پھر فرمایا کہ اے امت محمد قسم ہے پروردگار کی کہ خدائے پاک سے زیادہ کوئی شخص غیرت ناک نہیں یہہ کہ زنا کرے کوئی بندہ اللہ کا یا کوئی بندی اللہ کی پھر باز رکھیگا اسکو ان نشانیوں سے خوف بلا کے جو آفتاب و ماہتاب سے نورانی چیز و نکو بے نور و سیاہ کر دیتا ہے یہہ جانے کہ گناہوں کے سبب دلونکو سیاہ نکرے۔ غیرت تغیر حال و جوش غضب کو کہتے ہیں جو ہتک حرمت پر ہو گرتا ہے اور وہ تعالیٰ و تقدس تو پاک ہے اس بات سے پس یہاں غیرت سے لوازم غیرت مراد ہے جو بد افعال سے منع و سرزنش کرنی ہے یا اسکا بدلہ لینا اور سزا دینی اور وجہ تخصیص زنا کی اس مقام میں یہہ ہے کہ وہ بدترین گناہ ہے اور بشر کی طبیعت اسکے طرف زیادہ مائل و راغب رہا کرتی ہے يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا پھر فرمایا اے امت محمد اگر تم جانتے ہوتے وہ جو میں جانتا ہوں اللہ کی صفات قہریہ کو تو تم البتہ کم ہنسا کرتے اور بہت رویا کرتے

بَابُ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةً فِي الْكُسُوْفِ باب ندا کرنے میں کسوف کے وقت اس قول سے کہ الصلوٰۃ جامعۃ ہے

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ الْحَبَشِيِّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ ابن عمر نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب کو گہن لگا اسطرح ندا کی گئی کہ الصلوٰۃ جامعۃ او نماز کسوف کے لئے۔ اس نماز کے لئے اذان تو نہیں جیسے نماز عیدین کے واسطے نہیں

بَابُ خُطْبَةِ الْاِمَامِ فِي الْكُسُوْفِ باب خطبہ پڑھنے میں امام کے کسوف کے وقت وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بی بی عایشہ و اسماء نے کہا کہ خطبہ پڑھا حضرت نے بعد نماز کسوف کے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح حرف حا تحویل اسناد کی طرف اشارہ ہے وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم حیات میں آفتاب کو گہن لگا پس حضرت مسجد کی طرف نکلے چونکہ آفتاب روشن ہو جانے کے آگے اس نماز میں جلدی مقصود تھی صحرا کے طرف تشریف نہ لیگئے بلکہ مسجد میں ہی گذارے فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ عروہ کہتا ہے کہ لوگ صف باندھے پیچھے حضرت کے یعنے معتدی ہوے فَكَبَّرَ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً پھر حضرت نے تکبیر تحریمہ کہی پھر قرأت دراز پڑھی بعد فاتحہ و تعوذ کے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ بی بی نے کہا میں نے دیکھا کہ حضرت نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا پھر تکبیر کہے پھر رکوع کیا رکوع دراز ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى پھر سمع اللہ کہے قومہ میں گئے اور کھڑے رہے اور سجدے میں نہ گئے اور پڑھی قرأت دراز جو کم تھی پہلے قیام کی قرأت سے ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ پھر تکبیر کہے رکوع کیا رکوع دراز جو کم تھا پہلے رکوع سے ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر دوسرے رکوع سے سر اٹھاتے وقت فرمایا سمع اللہ الخ ثُمَّ سَجَدَ پھر سجدے میں گئے اتنا وقت کہ روایت کے مقدار تسبیح کہی ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کئے اور پڑھے دوسری رکعت میں جیسا کہ کئے اور پڑھی تھی پہلی رکعت میں فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ پھر تمام کی چہار رکعتیں چہار سجدوں میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف چار رکعت پڑھی اور مراد چار سجدوں سے تمام سجدے چار رکعت کے ہیں وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ اور روشن ہوا آفتاب نماز سے فارغ ہو کے پھرنے کے آگے ثُمَّ قَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ پھر خطبہ کیلئے کھڑے رہے پھر ثنا کی اللہ کی ایسی ثنا جو وہ اسکے لایق ہو ثُمَّ قَالَ هُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ پھر فرمایا کہ یہہ ہر دو نشان ہیں اللہ کی نشانیوں سے نہیں گہن لگتا ہے انکو کسی کے موت و حیات کے سبب جب تم انکو اس حالت میں دیکھو تو متوجہ ہو نماز کیطرف وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔ کثیر بن عباس نے اپنے بھائی عبد اللہ سے حدیث کرتا تھا کہ وہ کہتا تھا خسوف آفتاب کے روز حدیث عروہ کے مانند جو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ اِنَّ اَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ ابن شہاب کہتا ہے کہ میں عروہ کو کہا کہ تمہارا بھائی

عبداللہ بن زبیر نے سورج گہن کے روز مدینہ مطہرہ میں نماز کسوف دو رکعت ہی گذاری نماز صبح کے مانند اور اس سے زیادہ نکیا نہ عدد رکعات میں نہ حقیقت و ہیئات میں قَالَ اَجَلْ کَانَّہٗ اَخْطَأَ السُّنَّۃَ عروہ نے کہا ہاں مقرر اسنے خلاف کیا سنت کا اور تجاوز کیا اس سے سہواً یا عمداً کہ اسکا اجتہاد اسکو اس معنے پر لایا کہ قرات کو دراز نکیا ہر دو رکعت میں اور دو رکوع نکیا اور دو رکعت پر ہی اقتصار کیا اور دوسری احادیث جو نیچے آتی ہیں اسی باب میں تصریح رکھتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف دو ہی رکعت پڑھی ہے۔

یقال

بَابٌ هَلْ يَقُوْلُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَوْ خَسَفَتْ باب اس بیان میں کہ کیا کسوف آفتاب کہیں یا خسوف یہہ باب اس شخص کے رد قول کے لئے لایا ہے جو کہتا کہ آفتاب پر لفظ کسوف کا اطلاق کریں چنانچہ سعید بن منصور نے اسناد صحیح سے جو موقوف ہے عروہ بن زبیر کی طرف سے لایا کہ لَا تَقُوْلُوْا كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا خَسَفَتْ یعنے خسوف آفتاب کہیں نہ کسوف۔ حالانکہ صحیح بات یہہ ہے کہ کسوف و خسوف ہر دو ایک معنے میں آئے ہیں اور ہر ایک کا اطلاق آفتاب و ماہتاب پر ہوا کرتا ہے چنانچہ اس باب میں جو احادیث آتی ہیں اس سے واضح ہوتا ہے وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور فرمایا اللہ تعالی کہ بے نور ہوگا چاند یہہ قول لانے سے مقصود یہہ کہ خسوف آفتاب کے لئے خاص نہیں بلکہ ماہتاب پر بھی اسکا اطلاق آیا ہے **حدثنا** سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ یہہ حدیث بارہا مکرر گذری اس حدیث کو مکرر لانے سے یہہ مطلب ہے کہ آفتاب پر خسوف و کسوف ہر دو کا اطلاق آتا ہے اسیطرح ماہتاب پر بھی پس خسوف و کسوف ہر دو ایک معنے میں ہیں یا یہہ کہ کسوف کا اطلاق مقصود عنوان ہے اور اطلاق خسوف بلحاظ قصد نہیں۔ اور لا یخسفان میں ہو سکتا ہے کہ بطریق تغلیب ہو۔

بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَهٗ بِالْكُسُوْفِ باب اس بیان میں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈراتا ہے اللہ تعالی اپنے بندوں کو کسوف سے آفتاب و ماہتاب کے قَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نقل کیا یہہ قول ابو موسی اشعری رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں سے دو نشان ہیں وے بے نور نہیں ہوتے ہیں کسی کی موت و حیات کے سبب لیکن ڈراتا ہے اللہ تعالی انکے بے نور ہونے سے اپنے بندوں کو تا لوگ گناہوں سے باز آویں توبہ و استغفار کریں اور طاعات کی طرف رجوع لاویں۔ کیونکہ گناہ سیاہ و تیرہ کرتا ہے باطن کو اور طاعت اسکو منور کرتی ہے۔ اور وہ جو فلسفی لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب و ماہتاب کا کسوف ایک عادی امر ہے جو ہر وقت البتہ واقع ہوا کرتا ہے اور اسکے وقت کے خلاف پس و پیش نہیں ہوتا ہے **جواب** اسکا یہہ کہ اگر وے لوگ اللہ تعالی پر اور اسکے افعال پر اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر ایمان رکھتے ہیں وے البتہ یقین کرینگے کہ کسوف و خسوف محض تخویف کے لئے ہے جو قیامت کو یاد دلوانے کے لئے قادر توانا جلشانہ بحسب عادت وقت معین میں نشان بتلاتا ہے اگر وے لوگ بے ایمان ہیں پس انکیطرف التفات نکیا چاہئے۔ اور اگر وے کہیں کہ آفتاب و ماہتاب تیرہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ ہمارے بہ نسبت ایک حایل درمیان آجاتا ہے جو روشنی ہمارے پر نہیں پڑتی ہے **جواب** یہہ کہ یہہ بات بھی فلاسفہ کے دلایل ظنیہ پر مبنی ہے اگر خدا و رسول پر ایمان رکھتے ہیں تم اعتقاد کیا چاہئے کہ فی الواقع جرم آفتاب و ماہتاب کو حقتعالی تیرہ ہی کرتا ہے۔ کیا نہیں سنے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بارہویں تاریخ کو کسوف آفتاب ہوا تھا حالانکہ نجومیوں کے حساب سے حالت اجتماع کے سوا کسوف ہو نہیں سکتا کیا خوب کہا **شعر** گفتۂ یونانیان نفس است و ہوا ٭ حجت ایمانیان فرمودۂ پیغمبر است ٭ اور پیغمبر خدا نے صلی اللہ علیہ وسلم سب اعمال خصوصاً عبادات کا مدار تو وحی منزل اور جبرئیل علیہ السلام کے اخبار پر رکھا ہے پس کسوف کے وقت یہہ تضرع و زاری نماز کی درازی جو مشروع ٹھہری محض اس ساعت کی بدی سے محفوظ رہنے کے لئے وبس اللہ تعالی مسلمانوں کو توفیق دیوے کہ نجومیوں کے اقوال کو راست جان کے کفر

وضلالت مین نہ پڑین واللہ الموفق وقال ابو عبد الله لم يذكر عبد الوارث وشعبة وخالد بن عبد الله وحماد بن سلمة عن يونس يخوف
الله بهما عباده بخاری رح نے کہا کہ یہہ چار شخص روایت کرتے ہین اس حدیث کی یونس سے تابعه اشعث عن الحسن وتابعه موسى عن مبارك عن
الحسن قال اخبرني ابو بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم متابعت کی ہی یونس کی اشعث نے جو یہہ اسکو حسن بصری سے پہنچی ہی اور متابعت
کی ہی حماد کی موسی نے مبارک سے وہ حسن سے کہا کہ خبر دی مجھکو ابو بکرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت نے فرمایا يخوف الله بهما عباده **باب**
التعوذ من عذاب القبر في الكسوف باب بیان مین پناہ چاہنے کے ہی عذاب قبر سے وقت مین نماز کسوف کے **حدثنا** عبد الله بن
مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان يهودية جاءت
تسالها فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر ایک یہودی عورت آن کے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھی اسنے کہا پناہ دیوے تجھکو اللہ تعالی
عذاب قبر سے فسألت عائشة رضي الله عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم ايعذب الناس في قبورهم پھر بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا نے حضرت سے سوال کیا کہ آیا قبرون مین عذاب ہوتا ہی مردگون پر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله من ذلك پس حضرت
نے فرمایا کہ پناہ چاہتا ہون مین اللہ تعالی کی عذاب قبر سے - عائذا اسم فاعل ہی جو قائم مقام مصدر کے ہی اور فعل اسکا محذوف ہی ثم ركب رسول الله صلى
الله عليه وسلم ذات غداة مركبا فخسفت الشمس فرجع ضحى پھر سوار ہوئے حضرت علی الصباح صاحبزادہ والا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دفن کیلئے پھر آفتاب کو گہن لگا ادھر لوٹ آئے حضرت وقت چاشت بعد دفن کے فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ظهراني الحجر -
پھر گذرے حضرت ازواج مطہرات کے حجرون کے درمیان ثم قام يصلي وقام الناس وراءه فقام قياما طويلا ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما
طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد فقام قياما طويلا وهو دون
القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم قام وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا
وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد وانصرف فقال ما شاء الله ان يقول ثم امرهم ان يتعوذوا من عذاب القبر -
پھر حضرت نے نماز کسوف پڑہی اس صفت کے ساتھ جو آگے مذکور ہوی پھر لوگونکو حکم فرمایا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگو - ظاہر اس حدیث کا بھی یہی ہی کہ حضرت نے یہہ نماز دو رکعت ہی پڑہی
اسی لئے حنفیہ کے پاس نماز کسوف چار رکعت اور دو رکعت ہر دو مسنون ہین **باب طول السجود في الكسوف** باب نماز کسوف مین سجدہ دراز کرنے کے بیان مین
حدثنا ابو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن عبد الله بن عمرو انه قال لما كسفت الشمس على عهد النبي صلى
الله عليه وسلم نودي عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب کسوف آفتاب ہوا ندا کی گئی اس لفظ سے کہ ان الصلوة جامعة -
فركع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين في سجدة پھر رکوع کیا حضرت نے دو رکوع ایک رکعت مین رکعتین سے مراد دو رکوع ہین اور سجدة سے مراد
ایک رکعت ہی ثم قام فركع ركعتين في سجدة پھر کھڑے رہے دوسری رکعت کیلئے اور دو رکوع کئے ایک رکعت مین ثم جلس ثم جلي عن الشمس
پھر بیٹھے پھر کسوف آفتاب چھوٹا قال وقالت عائشة رض ما سجدت سجودا قط كان اطول منها عبد اللہ نے کہا کہ بی بی عایشہ رض نے کہا کہ مین نے کبھی اس سے
زیادہ دراز سجدہ نکیا **باب صلوة الكسوف جماعة** باب نماز کسوف جماعت سے مشروع ہونے کے بیان مین وصلى لهم ابن عباس في صفة زمزم اور نماز
پڑہی ابن عباس نے جماعت کے ساتھ ہمارہ زمزم کی عمارت کے جانب مین - صفہ ایک سایہ دار جاے کو کہتے ہین کہ گھر مین رہتی ہی - کرمانی نے ضم صاد سے تصحیح کی ہی اور بعضون
کے پاس فتح وکسر سے جانب وادی کو کہتے ہین - جمع علي بن عبد الله بن عباس وصلى ابن عمر اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے لوگون کو جمع کیا نماز کسوف کے لئے
اور ابن عمر بن خطاب رض نے امامت کی **حدثنا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله
بن عباس قال انخسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت خسوف
آفتاب ہوا فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما طويلا نحوا من قراءة سورة البقرة پھر حضرت نے نماز کسوف پڑہی اور قیام دراز

کیا بمقدار کہ سورۂ بقرہ پڑھا جاوے ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا
وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا
رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پھر نماز کسوف کو تمام فرمایا اس صفت سے جو آگے اسی حدیث کا ترجمہ گزر گیا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا
فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے
کسی چیز کو پکڑنیکا ارادہ فرمایا اپنے مقام میں پھر ہم نے دیکھا کہ آپ باز رہے اس سے یا پیچھے ہٹے فرمایا کہ میں جنت کو دیکھا اور ارادہ کیا کہ میوہائے بہشت سے ایک خوشہ لوں
مسلم کی روایت میں آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہاتھ دراز کیا تا میوہ بہشت لوں پھر مجھ پر ظاہر ہوی یہہ بات کہ نہ لوں۔ اور امام احمد کی روایت میں
آیا ہی کہ فرمایا کہ مجھے حکم نہوا کہ وہ میوہ لوں وَلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا اگر میں وہ ہاتھ لایا ہوتا البتہ تم وہ کھاتے ہوتے دنیا باقی رہنے تک
بقاء دنیا تک میوہ بہشت اس لئے باقی رہیگا کہ وہ عالم باقی کی چیز ہی ہمیشہ باقی رہیگی۔ میوۂ جنت کی خواص میں وارد ہوا کہ اس سے اگر ایک دانہ کم ہو اسکے بدل دو سرا دانہ
قدرت الہی سے پیدا ہو جاتا ہی اور وہ خوشۂ جنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نہ آنیکا باعث یہہ کہ میوۂ بہشت جزائے اعمال حسنہ ہی اگر لوگ اسکو کھاتے عمل نیک
سے باز رہتے اسکے سوا دار الجزا آخرت ہی نہ دنیا۔ اور یہہ بھی وجہ لکھتے ہیں کہ بہشت کی چیز کو فنا نہیں دنیا عالم فنا ہی۔ عالم فانی میں وہ چیز تناول کرنا درست نہیں
اور اگر لوگ اسکو دیکھتے تو انکا ایمان ایمان بالغیب نہ ہوتا بلکہ ایمان بشہادت۔ حالانکہ ایمان بالغیب ہی مقبول ہی اور جب شہادت ہو تو بہ بھی مقبول نہوگا۔ چنانچہ حقتعالی نے
فرمایا يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا یعنے جب بعض نشانیاں پروردگار کی ظاہر ہوں کسی نفس کو اسکا ایمان نفع نہ دیگا۔ اور یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَيْبِ کا معنا بھی باقی نہ رہیگا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ اور بتلایا گیا میں دوزخ پس کبھی نہ دیکھا میں نے ایسا نظارہ جیسا کہ
آج دیکھا نہایت بدتر و قبیح تر وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ اور دیکھا میں اکثر اہل دوزخ عورتوں کو **ف** اس قول میں تنبیہ ہی عورتوں کی عقوبت پر وگرنہ ایمان والی عورتیں
جو شرک سے بچی ہوں اور توحید کی رکھتی ہوں ابد الآباد دوزخ میں نہ رہینگی۔ گنہگار ہوں کے سزا کے بعد دوزخ سے نکلینگی۔ اور داخل جنت ہونگی۔ چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث میں
آیا ہی کہ ادنی بہشتی وہ ہوگا جسکو وہاں دو عورتیں رہینگی اہل دنیا سے۔ یہاں معلوم ہوا کہ عورات بھی بہشت میں جائینگے قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ
لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس گناہ سے اکثر عورات دوزخی ہونگے۔ فرمایا کفر کے سبب سے قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ پوچھے کیا عورات خدا تعالی کے ساتھ کفر کرتے ہیں یعنی کیا
وے خدا پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ فرمایا کفران نعمت یعنی ناشکری کرتے ہیں اپنے شوہر کی وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ اور ناشکری کرتے ہیں شوہر
کے احسان کی لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ اگر تو عمر بھر عورات کے
ساتھ احسان کریگا پھر وہ دیکھیگی تجھ سے کچھ اپنے مطلب کے خلاف کہہ بیٹھیگی کہ کبھی تجھ سے کچھ بھلائی نہ دیکھی **ف** عورات کے اور بھی بری خصلتیں جنکے سبب
وے داخل دوزخ ہونگے چنانچہ جابر کی حدیث میں آیا ہی کہ عورات سے کچھ مخفی بات کہیں تو اسکو افشا کرتی ہیں اگر انسے کچھ مانگیں بخالت کرتی ہیں اگر انکو کچھ دیں اسکا
شکر نہیں کرتی ہیں اور بھی دوسری احادیث آئے ہیں کہ وے ہنسے روپے سے اور سرخ و زرد کپڑوں سے زیادہ محبت رکھتی ہیں

باب صَلٰوةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ

باب بیان میں جایز ہونے عورتوں کی نماز کے مردوں کے ساتھ نماز کسوف میں **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ
بِيَدِهَا اِلَى السَّمَاءِ۔ فاطمہ بنت منذر نے بی بی اسماء رض سے روایت کی کہ اسنے کہا کہ سورج گہن کے وقت میں بی بی عائشہ رض کے پاس آئی اسوقت لوگ نماز میں کھڑے ہیں
اور عائشہ رض بھی نماز کے لئے کھڑے ہیں میں پوچھی کیا حالت ہی لوگ پر اسنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آسمان کے طرف وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور بولی سبحان اللہ یہہ کلمہ تسبیح مقام حیر

وہیبت میں کہا کرتے ہیں فَقُلْتُ آيَةٌ فَاَشَارَتْ اَيْ نَعَمْ پھر میں پوچھی کیا یہ کسوف کسی دہشت ناک امر کی علامت ہی انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي
الْغَشْيُ بی بی اسما کہتی ہیں کہ میں بھی نماز میں کھڑی رہی یہاں تک کہ میں بیہوش ہونے لگی فَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِي الْمَاءَ پھر میں ڈالنے لگی اپنے سر پانی
تا غشی دفع ہو۔ معلوم ہوا کہ غشی زیادہ نہیں تھی بلکہ حواس باقی تھے ورنہ کمال بیہوشی سے وضو ٹوٹتا ہی فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پھرے اللہ کی حمد وثنا کی ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ پھر فرمایا نہیں ہی کوئی چیز جو نہ دیکھا میں اسکو مگر بتحقیق دیکھا اسکو اس مقام میں میرے یہاں تک کہ دیکھا بہشت و دوزخ کو لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ
اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ بتحقیق وحی کی گئی میرے طرف کہ تم مبتلا ہوگے قبروں میں مانند فتنہ دجال کے یا قریب فتنہ
دجال کے لَا اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ راوی نے کہا کہ بی بی اسماء نے دو لفظ سے کونسا لفظ کہا يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ
بیان وحی کا ہوتا ہی کہ لایا جاویگا کوئی ایک تم سے اور کہا جاویگا اسکو کہ کیا اعتقاد ہی تیرا اس مرد مقدس کے ساتھ جو محمد مصطفی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ
قَالَ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ پس وہ جو مومن ہی یا موقن نہیں معلوم کہ اسماء نے مومن کہا یا موقن فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى پس وہ مومن کہیگا کہ یہ مرد مقدس محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جو آئے ہمارے
طرف معجزات وہدایت کے ساتھ فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا پھر قبول کیے ہم انکو اور ایمان لائے اور فرمانبرداری کی انکی فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ
لَمُوْقِنًا پھر کہا جاویگا اسکو کہ تو سوجا درحالیکہ تو مرد پرہیزگار ہی اور بیشک ہم نے جانا کہ تو مومن ہی وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ
فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ لیکن وہ جو منافق ہی یا شک رکھنے والا راوی نے کہا کہ ان دو لفظ سے اسماء نے کونسا
لفظ کہا نہیں جانتا پس وہ منافق قبر میں حضرت کی تصویر مبارک کو دیکھ کے کہیگا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ کون ہی لوگوں سے سنتا تھا کہ وے کچھ کہا کرتے تھے پس میں
بھی کہتا تھا یعنی فقط زبان پر دل سے حضرت کی صدق نبوت کا یقین نہ کیا تھا

بَابُ مَنْ اَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

باب بیان میں اس شخص کے جو کسوف آفتاب کے وقت غلام باندی کو آزاد کرنا دوست رکھتا ہی

حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ
اَسْمَاءَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ بی بی اسما مروی ہی کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کرنے
کے لئے سورج گہن کے وقت۔ جب معلوم ہوا کہ کسوف عذاب آخرت کی ایک خوفناک نشانی ہی اور صدقہ راہ خدا میں کثرت ثواب اور دفع عذاب کا موجب ہی حضرت نے
آزاد کرنیکا حکم فرمایا۔ کیونکہ غلام باندی کو آزاد کرنا بڑا صدقہ ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسنے ایک بندہ آزاد کیا تو اللہ تعالی اسکے ہر عضو کو آتش دوزخ سے
آزاد کریگا وبس جسکو بندہ آزاد کرنے کی طاقت نہو اپنی طاقت کے موافق اور کچھ صدقہ وخیرات کریں چنانچہ حدیث شریف میں آیا اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی
بچو آتش دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کے قاش کے صدقے سے ہو

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فِي الْمَسْجِدِ

باب نماز کسوف مسجد میں پڑھنے کے بیان میں۔

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا
فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً مَرْكَبًا
فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُوْنَ
السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حدیث

کا گذر باب لا ینکسف الشمس لموت احد ولا لحیاته رواه ابو بکرة والمغیرة وابو موسیٰ وابن عباس وابن عمر باب اس بیان
مین کہ گرہن آفتاب کسی کی موت کے سبب سے ہوتا ہی نہ کسی کی حیات کے سبب روایت کی اس حدیث کی ان پانچ صحابہ نے حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن اسمعیل
قال حدثنا قیس عن ابی مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوته
ولکنهما آیتان من آیات الله فاذا رأیتموهما فصلوا حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا هشام قال اخبرنا معمر عن الزهری
وهشام بن عروة عن عروة عن عائشة رض قالت کسفت الشمس علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فقام النبی صلی الله
علیه وسلم فصلی بالناس فاطال القراءة ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع راسه فاطال القراءة وهی دون قراءته الاولی
ثم رکع فاطال الرکوع دون رکوعه الاول ثم رفع راسه فسجد سجدتین ثم قام فصنع فی الرکعة الثانیة مثل ذلک
ثم قام فقال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوته ولکنهما آیتان من آیات الله یریهما عباده فاذا رأیتم
ذلک فافزعوا الی الصلوٰة ۔ اس حدیث کا ترجمہ بھی آگے گذرا باب الذکر فی الکسوف رواه ابن عباس باب وقت کسوف ذکر الٰہی و
استغفار کرنے کے بیان مین روایت کی اسکی ابن عباس نے حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة عن برید بن عبد الله عن
ابی بردة عن ابی موسیٰ قال خسفت الشمس فقام النبی صلی الله علیه وسلم فزعا یخشی ان تکون الساعة ابو موسیٰ
اشعری نے کہا کہ گرہن لگا آفتاب کو پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے خوفناک خوف کرتے تھے اس بات کا کہ یہہ نشان مقدمہ ہوگا قیامت کا ۔ قیامت کے
علامات تو بہت سے باقی ہین اور واقع ہونگی بعد کار لوگون کے زمانے مین جسمین حضرت کا وجود مبارک نہ موجود ہیگا پھر حضرت کے اس خوف کی توجیہ کیا ہی ۔ بہترین توجیہ
یہہ ہی کہ یہہ بات ابو موسیٰ رض سے بطور تشبیہ کے واقع ہوی یعنے حضرت کا خوف کرنا ایسا تھا جیسا کہ لوگ روز قیامت کو دیکھنے سے یا اسکے قریب دہشتناک ہونگے
فاتی المسجد فصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رأیته قط یفعله پھر آئے حضرت مسجد کو پھر نماز پڑہی طول قیام و رکوع و سجود کے ساتھ
نہ دیکھا مین نے حضرت کو کبھی جو ایسی دراز نماز پڑہی ہو وقال هذه الآیات التی یرسل الله لا تکون لموت احد ولا لحیوته ولکن یخوف الله
به عباده فاذا رأیتم شیئا من ذلک فافزعوا الی ذکره اور فرمایا یہہ وہ نشانیان ہین جو بھیجتا ہی حق تعالیٰ اور وہ نہین ہوتی ہین کسیکے موت وحیات
کے سبب ولاکن خوف دلاتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندونکو اس سے جب تم دیکھو کوئی ایک نشان ان نشانون سے تو بس ذکر الٰہی و دعا مین مشغول ہو و استغفار
کرو باب الدعاء فی الکسوف باب بیان مین دعا کرنے کے بیچ کسوف مین ۔ بعض روایات مین فی الخسوف واقع ہی قاله ابو موسیٰ وعائشة
عن النبی صلی الله علیه وسلم ذکر کیا ہے ابو موسیٰ و عائشہ صدیقہ رض نے حضرت سے حدثنا ابو الولید قال حدثنا زائدة قال حدثنا
زیاد بن علاقة قال سمعت المغیرة بن شعبة یقول انکسفت الشمس یوم مات ابراهیم فقال الناس انکسفت لموت
ابراهیم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوته
فاذا رأیتموها فادعوا الله وصلوا حتی ینجلی اس حدیث کا ترجمہ بھی آگے گذرا ۔ اس حدیث مین وقت کسوف دعا کرنے اور نماز پڑہنے کا حکم ہی باب
قول الامام فی خطبة الکسوف اما بعد باب خطبۂ کسوف مین امام اما بعد کہنے مین وقال ابو اسامة کہی یہہ بات اسامہ نے ۔ کہ جسکا نام حماد ہی امام
بخاری رح نے اس باب مین اسامہ کے تعلیق کے طور پر لایا اور باب جمعہ مین لطائف موصول حدثنا هشام قال اخبرتنی فاطمة بنت المنذر عن
اسماء قالت فانصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد تجلت الشمس فخطب فحمد الله بما هو اهله ثم قال اما بعد
اسماء نے کہا کہ حضرت لوٹے جب کسوف چھوٹا اور آفتاب روشن ہوا پھر خطبہ پڑہا پھر حمد کی اللہ کی جو وہ اسکے لائق ہی پھر کہا اما بعد باب الصلوٰة فی کسوف
القمر باب چاند گہن کے وقت نماز پڑہنی کی مشروعیت مین حدثنا محمود بن غیلان قال حدثنا سعید بن عامر عن شعبة عن یونس
عن الحسن عن ابی بکرة قال انکسفت الشمس علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فصلی رکعتین حضرت کے زمانے مین جب کسوف

وفی روایة المعمر

حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا اور ایک روایت میں کسوف ماہتاب واقع ہوا آفتاب ہوا دو رکعت نماز پڑھی۔
یونس عن الحسن عن ابی بکرة قال خسفت الشمس علی عهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فخرج یجر رداءه حتی انتهی
الی المسجد وثاب الناس الیه فصلی بهم رکعتین فانجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللّٰه وانهما
لا یخسفان لموت احد فاذا کان ذلک فصلوا وادعوا حتی ینکشف ما بکم وذلک ان ابنا للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم
مات یقال له ابراهیم فقال الناس فی ذلک ترجمہ باب کے ساتھ یہی تکرا احدیث کا مطابق ہی جو والقمر واقع ہوا جانا چاہیے کہ امام بخاری رح نے
چاند گہن کے وقت حضرت کا نماز پڑھنا ذکر نہ کیا شاید کہ خسوف ماہتاب کے حکم میں کوئی حدیث اپنے شرط پر نہ پائی۔ لیکن ابن حبان نے اپنے اسناد کے ساتھ اشعث
سے نقل کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب و ماہتاب ہر دو کے کسوف و خسوف کے وقت دو رکعت نماز پڑھی بغیر مکرر کرنے رکوع اور بلا تطویل ارکان کے
اور صاحب عمدہ نے نقل کی کہ حضرت کے وقت ۵ھ ہجری ماہ جمادی الآخر میں خسوف ماہتاب ہوا اور مشہور نہ ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت
نماز پڑھی۔ اور وہ اول نماز کسوف تھی اسلام میں۔ امام مالک و امام اعظم کا مذہب یہہ ہی کہ چاند گہن کے وقت دو رکعت تنہا تنہا گذارین نوافل کے مانند۔ اس
نماز میں جماعت اسکے پاس ثبوت کو نہ پہنچی **باب** صب المرأة الماء علی رأسها اذا اطال الامام القیام باب پانی ڈالنے میں عورت کے
اپنے سر پر جس وقت کہ امام دراز کرے قیام کو۔ امام بخاری نے اس باب میں کوئی حدیث نہ لائی گویا اکتفا فرمایا اس حدیث پر جو آگے بی بی اسما کی روایت سے گذری۔ اور
بعض نسخوں میں یہہ باب ہی نہیں **باب** الرکعة الاولی فی الکسوف اطول من الثانیة باب نماز کسوف میں پہلی رکعت کو دوسری سے دراز
کرنے کے بیان میں **حدثنا** محمود بن غیلان قال حدثنا ابو احمد قال حدثنا سفیان عن یحیی عن عمرة عن عائشة
ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم صلی بهم فی کسوف الشمس اربع رکعات فی سجدتین الاول فالاول اطول بی بی
عائشہ رض نے کہا کہ حضرت نے کسوف آفتاب میں لوگوں کے ساتھ دو رکعت چار رکوع کے ساتھ پڑھی پہلی رکعت دراز تر دوسری سے **باب** الجهر بالقراءة
فی الکسوف باب نماز کسوف میں قرأت بالجہر کے بیان میں۔ امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور جمہور فقہا رح اسپر ہیں کہ قرأت بالجہر چاند گہن میں ہی نہ سورج
گہن میں جو کسوف آفتاب کی نماز دن کی ہی اور خسوف ماہتاب کی نماز شب میں اور جہر مسنون شب کی نفلوں میں وارد ہی اور بھی ثابت ہوا کہ اس قرأت کا انداز
سورۂ بقرہ کے مقدار تھا اگر قرأت جہر ہوتی تخمین و انداز کی حاجت نہیں تھی اگرچہ سامع دور ہو پر ایک دوسرے سے معلوم کر سکتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے
جہر فرمایا ہو تو بھی بیان جواز کے لیئے ہوگا۔ **حدثنا** محمد بن مهران قال حدثنا الولید بن مسلم قال اخبرنا ابن نمر سمع
ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت جهر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی صلوة الکسوف بقرائته بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت
نے نماز کسوف میں قرأت بالجہر کی فاذا فرغ من قرائته کبر فرکع واذا رفع رأسه من الرکعة قال سمع اللّٰه لمن حمده ربنا ولک
الحمد ثم یعاود القراءة فی صلوة الکسوف اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات جب قرأت سے فارغ ہوئے تکبیر کہی
پھر رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھاتے کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر معاودت کرتے تھے نماز کسوف میں چہار رکوع اور چہار سجدوں کو دو رکعت میں وقال
الاوزاعی وغیره سمعت الزهری عن عروة عن عائشة ان الشمس خسفت علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
فبعث منادیا اوزاعی وغیرہ نے کہا کہ سنا میں زہری سے اور وہ عروہ سے وہ عائشہ رض سے کہ بولی کہ سورج گہن ہوا حضرت کے وقت پس بھیجا منادی کہ ندا کی
الصلوة جامعة یعنے او نماز کو جو جمع کرنیوالی ہی فتقدم فصلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات قال الولید واخبرنی
عبد الرحمن بن نمر سمع ابن شهاب مثله قال الزهری فقلت ما صنع اخوک ذلک عبد اللّٰه بن زبیر ما صلی الا رکعتین
مثل الصبح اذ صلی بالمدینة قال اجل انه اخطأ السنة پھر اقدام فرمایا حضرت نے پھر پڑھی چہار رکوع و چہار سجدہ دو رکعت میں۔ ولید کہتا ہی کہ خبر دی مجھے
عبد الرحمان بن نمر نے کہ وہ سنا ابن شہاب سے مانند حدیث مذکور کے۔ اور زہری نے کہا کہ میں عروہ کو کہا کہ تمہارا بھائی عبد اللہ بن زبیر نے کیا کیا۔ نہ گذاری اسنے مگر دو

وفی روایة الخسوف

رکعتین نماز صبح کے مانند جب وہ نماز کسوف پڑہا مدینہ مین - عروہ کہا ہان مقرر اسنے خطا کی سنت نبوی مین جو دو رکعت بغیر درازی اور تکرار رکوع کے گذارین ۔ تابعه سليمان
بن كثير و سفيان بن حسين عن الزهري في الجهر متابعت کی ہی سلیمان و سفیان ہر دو نے عبدالرحمان کی جو زہری روایت کی ہین جہر کے باب مین -
لیکن اوزاعی کی روایت مین جہر کی تصریح نہین) بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب سجود القرآن

ابواب قرآن عظیم کے سجدہ تلاوت کے بیان مین **باب** ما جاء في سجود القرآن وسنتها باب بیان مین اس چیز کے جو وارد ہوئی سجدہ تلاوت کے مواضع مین اور وہ حضرت کے فعل سے مسنون ہونے کے بیان مین **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا
شعبة عن ابي اسحاق قال سمعت عن عبد الله قال قرأ النبي صلى الله عليه وسلم النجم بمكة فسجد فيها وسجد
من معه عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم تلاوت فرمایا پھر سجدہ کیا اسمین اور سجدہ کیا لوگون نے بھی جو آپ کے ساتھ تھے - سورہ
نجم اول سورہ ہی جو مشتمل سجدہ نازل ہوا اسی لئے امام بخاری رح نے اس سورہ سے ابتدا کی **ف** اگر کہین کہ اول جو نازل ہوا سورہ اقرا ہی جواب یہہ کہ ہان
اسکی پہلی آیتین پہلے نازل ہوین مگر سجدہ کی آیت آخر مین نازل ہوین قسط غير شيخ اخذ كفا من حصى او تراب ورفعه الى جبهته و
قال يكفيني هذا فرأيته بعد ذلك قتل كافرا سوا اس شخص کے جو لیا ایک مشت کنکر یا مٹی پھر اٹھایا اسکو اپنی پیشانی کی طرف اور کہا بس
ہے مجکو یہہ - راوی کہتا ہی کہ دیکھا مین اس ملعون کو کہ حالت کفر مین مارا گیا اس ملعون کے تعین مین اختلاف ہی صحیح یہہ کہ وہ امیہ بن خلف تھا جو روز بدر ہلاک ہوا **باب**
سجدة تنزيل السجدة باب اس بیان مین کہ سورہ الم تنزیل السجدہ مین سجدہ واقع ہی - اس حدیث مین ذکر نہین اسبات کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت
کی قرات مین سجدہ تلاوت کیا حالانکہ سجدہ اس سورت مین جمہور کا متفق علیہ ہی لیکن اختلاف اس باب مین ہی کہ سجدہ تلاوت نماز مین کرنا روا ہی یا نہ **ف** قسطلانی نے
کہا کہ طبرانی کی معجم صغیر مین علی رضی اللہ عنہ کی حدیث آئی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح مین اس سورہ کی تلاوت مین سجدہ مین گئے **حدثنا** محمد بن
یوسف قال حدثنا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ
في الجمعة في صلاة الفجر الم تنزيل السجدة وهل اتى على الانسان ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت روز جمعہ نماز صبح مین یہہ دو سورہ پڑہتے تھے **باب**
سجدة **ص** باب سورہ ص مین سجدہ کرنے کے بیان مین **حدثنا** سليمان بن حرب وابو النعمان قالا حدثنا حماد وهو ابن
زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رض قال ص ليس من عزائم السجود وقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يسجد فيها
ابن عباس نے کہا کہ سورہ ص کا سجدہ واجبات سے نہین اور تحقیق دیکھا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے اسمین داود علیہ السلام کی موافقت کے لئے اور
فرمایا کہ داود پیغمبر نے سجدہ کیا اس جگہہ توبہ کے لئے اور ہم سجدہ کرتے ہین داود علیہ السلام کی قبولیت توبہ کے شکریہ مین **ف** اسیواسطے شافعیہ کہتے ہین کہ سورہ ص کا سجدہ
سجدہ تلاوت نہین بلکہ سجدہ شکر ہی پس شافعیہ کے پاس اندرون نماز اس سورہ کی تلاوت مین سجدہ نہین ہان خارج نماز وقت تلاوت مستحب ہے بلکہ وے یہان تک کہتے ہین
کہ سجدہ شکر اندرون نماز حرام ہی جس سے نماز باطل ہوتی ہی) اگر امام حنفی ہو اور اس سورت کے تلاوت مین سجدہ کرے تو مقتدی شافعی امام قیام مین آنے کا منتظر
کھڑا رہے پر سجدہ نکرے لیکن حنفیہ کے پاس سورہ ص مین بھی سجدہ واجب ہی دوسرے سجدون کے مانند کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ مین سجدہ کیا ہی اور یہہ جو
ابن عباس نے کہا کہ یہہ سجدہ عزائم یعنی واجبات سے نہین اسکے یہہ معنی ہین کہ اسکا وجوب اس قبیل سے نہین کہ بطریق تعبد اسپر ابتدا کرین بلکہ یہہ ایسا وجوب ہے کہ اس آیت
کی تلاوت کے سبب سے لاحق ہوتا ہی - جاننے کہ سجدون کے عدد مین اختلاف ہی ابو داود اور حاکم عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلعم نے مجھے قرآن مجید مین
پندرا مقام مین سجدے کروائے - تین سجدے مفصل مین یعنی والنجم اور وانشقت اور اقرأ مین اور دو سجدے سورہ حج مین باقی گیارا نیچے آتے ہین اس حدیث کی
قوت مین کلام ہی بلکہ ضعیف کہتے ہین جملہ بند راہوے - اور ابو داود و ترمذی ابو دردا سے روایت کرتے ہین کہ مین حضرت صلعم کے ساتھ قرآن مجید مین گیارا مقام مین سجدہ
کیا انسے کوئی سجدہ مفصل یعنی ادن تین سورون مین نہین وہ گیارا مقام یہہ ہین - اعراف و رعد و نحل و بنی اسرائیل و مریم اور سورہ حج مین ایک سجدہ اور فرقان
اور نمل اور الم السجدہ اور ص و حم السجدہ - یہی حدیث امام مالک رح کی سند ہی - لیکن حنفیہ و شافعیہ کے پاس بالاتفاق چودہ سجدے ہین یہہ گیارا اور اوپر کے تین

اون تین سورون مین آنحضرت کا سجدے پر اواخر مین مداومت کرنا امام اعظم و شافعی کے پاس احادیث صحیحہ سے ثبوت کو پہنچا ہی لیکن شافعیہ کے پاس سورہ حج مین دو سجدے ہین اور سورہ ص مین سجدہ ہی نہین کیونکہ انکے پاس وہ سجدہ شکر ہی نہ سجدہ تلاوت اور حنفیہ کے پاس سورہ حج مین پہلا ایک ہی سجدہ اور سورہ ص مین ایک سجدہ جملہ چودہ ہوتے ہین ایسا ہی مصفی شرح موطا مین

اسباب مین حنفیہ کی سند یہ ہی کہ اگرچہ سورہ حج مین دو سجدہ کی روایات و احادیث آئے ہین لیکن مراد اس سے پہلا سجدہ تلاوت کا ہی دوسرا سجدہ نماز کا اس قرینہ سے کہ دوسرا سجدہ رکوع کے نزدیک ہی اور جس جگہ ذکر سجدہ رکوع کے نزدیک ہو مراد اس سے سجدہ نماز ہی۔ اور وہ جو ابوداود و ترمذی مین عقبہ بن عامر سے مروی ہی کہ اسنے پوچھا یا رسول اللہ کیا سورہ حج مین دو سجدے ہین فرمایا ہان۔ اس حدیث کے اسناد حنفیہ کے پاس قوی نہین۔ اور ابن عمر کا حج مین دو سجدہ کرنا جو جامع الاصول مین مروی ہی یہ اثر بھی حنفیہ کے پاس صحت کو نہ پہنچی حنفیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے اخذ کرتے ہین کہ انکے پاس سورہ حج مین پہلا ایک ہی سجدہ ہی جو عزیمت و واجب ہے فقط اور سجدہ سورہ ص کے باب مین شافعیہ جو کہتے ہین کہ وہ سجدہ تلاوت نہین بلکہ سجدہ شکر ہی اور اسپر ہمیشگی نہ ہی چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا کہ حضرت نے اسمین سجدہ کیا اور فرمایا کہ داود علیہ السلام نے اپنے توبہ کے لئے سجدہ کیا اور ہم اسکے قبول توبہ کے شکر مین سجدہ کرتے ہین اور ایسے ہی دوسرے احادیث۔ حنفیہ کہتے ہین کہ سجدہ شکر بھی منافی وجوب کا نہین کیونکہ تمامی فرایض و واجبات کا ادا کرنا بھی پروردگار کی نعمتوں کے شکر مین ہی جو بندے کو شب و روز گھیری ہین۔ اسکے سوا اوایل مین اس سورے کے سجدہ کا یہی حال تھا کہ اسپر مواظبت نہین لیکن آخر الامر حضرت اسپر مواظبت فرماتے تھے چنانچہ امام احمد نے ابوبکر بن عبداللہ مزنی سے اور وہ ابوسعید خدری سے لایا ہی کہ ابوسعید نے کہا کہ مین خواب مین دیکھا کہ سورہ ص لکھتا ہون جب سجدہ کی آیت پر پہنچا کیا دیکھتا ہون کہ دوات و قلم اور جو کچھ کہ حاضر ہی سب کے سب سجدے مین گرے پھر مین یہ قصہ حضور نبوی مین عرض کیا بعد ازان حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ ص مین ہمیشہ سجدہ کیا کرتے تھے۔ یہان معلوم ہوا کہ اوایل مین مواظبت نہین پر آخر مین بعد اس قصے کے اس سجدہ پر مواظبت فرمائی جیسا کہ دوسرے سورون مین بھی بغیر ترک کے مواظبت فرماتے ہین اور ظاہر ہوا کہ وہ احادیث جو سجدہ ص کے عدم وجوب پر دلالت کرتی ہین اس قصے کے آگے واقع ہوئی ہین۔ اسیواسطے ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اس سورے کے سجدہ کے قایل ہین اور بیہقی نے ذکر کیا کہ صحابہ رض کی ایک جماعت سورہ ص مین سجدہ کرتی تھی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مجاہد نے کہا کہ مین ابن عباس رض کو کہا آیا سورہ ص مین سجدہ کرون پس ابن عباس نے یہ آیت پڑھی وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ پھر یہان تک پہنچے حق تعالی ہمارے حضرت صلعم کو فرماتا ہی فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ یعنے ان پیغمبرون کی ہدایت پر اقتدا کیجئے۔ پھر ابن عباس نے کہا کہ ہمارے پیغمبر وہ ہین کہ انکی پیروی کا ہم حکم کئے گئے ہین پس تجھے لازم ہی کہ اقتدا کرے انکی یعنے جیسے داود علیہ السلام نے وہان سجدہ کیا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکی موافقت سے سجدہ کیا پس ہمکو بھی اس سورے مین سجدہ ضروری ہی انتہی پس ہمارا سجدہ ہمارے پیغمبر کی متابعت اور انبیا کے اقتدا کے لئے ہی جسکا ہمکو حکم ہوا ہی انتہی از قسطلانی و شرح سفر السعادت۔

باب سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب سورہ نجم کے سجدہ مین ابن عباس رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سورت مین سجدہ کرنا ذکر کیا

حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ حضرت صلعم نے سورت نجم تلاوت کی پھر سجدہ کیا اسمین پھر باقی نہ رہا قوم سے کوئی شخص مومن ہو یا کافر مگر وہ بھی سجدہ کیا فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِي هٰذَا پھر ایک شخص قوم کا لیا ایک مشت سنگریزے یا مٹی پس اٹھایا اسکو اپنے منہ طرف اور کہا بس ہے مجھکو اس مقدار قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مین اسکو دیکھا کہ بعد ازان کافر مارا گیا

باب سُجُوْدِ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوْءٌ باب بیان مین سجدہ کرنے مسلمانون کے مشرکون کے ساتھ حالانکہ مشرک نجس ناپاک ہی نہین اسکے لئے وضو از روے شرع کے اگرچہ وہ وضو کرے پاکی حاصل ہو کیونکہ وہ اہل عبادت سے نہین وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ اور تھے ابن عمر کہ سجدہ تلاوت کرتے غیر حالت وضو مین۔ اور بعض روایات مین حالت وضو مین وارد ہوا۔ کہتے ہین کہ یہہ روایت خطا ہی کیونکہ معروف و مشہور یہی ہی کہ انہون بلا وضو سجدہ کرتے تھے۔ اور بعضون نے ابن عمر سے روایت کی کہ کہا سجدہ تلاوت جایز نہین مگر طہارت پر۔ ان ہر دو کی تطبیق مین کہتے ہین کہ مراد طہارت سے جنابت کی طہارت ہی۔ اور وہ جو بعضون نے حالت اضطرار و اختیار سے تطبیق دی ہین تیہہ کچھ نہین ہی۔ اسلئے کہ سجدہ تلاوت مین کچہ اضطرار نہین تاخیر و مہلت سے بھی ادا کر سکتے ہین۔ ابن عمر کا یہہ فعل بیان کرنے سے امام بخاری رح کا مقصود استنباط ہی کیونکہ یہہ سجدہ سجدہ عبادت ہی اور سجدہ عبادت بلا وضو ادا کرنا کسی کے پاس بھی جایز نہین اس قول پر شارح بخاری ابن بطال سے اعتراض نقل کرتے ہین کہ مقصود بخاری رح کا انکے مشرکون کے فعل سے قول ابن عمر پر احتجاج ہی لیکن اسکا بطلان ظاہر ہی کیونکہ مشرکون کا فعل لایق اعتبار نہین جسکا کہ اسکو حجت شرعی ٹھہرا دیں

اگر مقصود بخاری رح کا ابن عمر پر رد ہو قول سے اسکے والشرک ونجس ہی البتہ درست وراست ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ ابن عمر رض کا عمل باطل ہونے پر یہہ قول حجت
لینا خلاف کے نزدیک ہی نہ صواب فافہم **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ ابن عباس سے مروی ہی کہ مقرر حضرت
نے سورہ نجم کی تلاوت مین سجدہ کیا اور آپکے ساتھ مسلمانون اور کافرون اور جن وانس نے بھی سجدہ کیا جو اسوقت حاضر تھے۔ کہتے ہین کہ قول جن وانس اجمال بعد تفصیل
ہی یا تفصیل بعد اجمال بہتر یہہ کہ کہین کہ تاکید کیلئے ہی کیونکہ معنے ایک ہی ہین اور جن کا سجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے معلوم ہوا اور ہوسکتا ہی کہ راوی
بھی اسپر آگاہ ہوا ہو کیونکہ بسا اوقات جن دیکھے جاتے ہین رَوَاهُ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَیُّوْبَ روایت کی اس حدیث کی ابراہیم نے ایوب سے **باب**
مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ وَلَمْ یَسْجُدْ باب بیان مین اسکے حال جو آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ نہ کیا **حدثنا** سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوالرَّبِیْعِ قَالَ حَدَّثَنَا
اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خُصَیْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ رض ابن قسیط نے
خبر دی کہ وہ زید بن ثابت انصاری سے پوچھا آخر نجم کے سجدے سے فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْهَا پس انہون نے کہا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید سنایا اور حضرت نے سجدہ نہ کیا اسمین۔ یہہ اسبات کی تعلیم کے لئے تھا کہ سجدہ تلاوت مین تاخیر جایز ہی لازم نہین کہ سنتے ہی ادا کرے۔ حضرت اسیوقت
جو سجدے مین نہ گئے شافعیہ سجدہ نکرنے پر حمل کرتے ہین اور حنفیہ تاخیر پر **حدثنا** اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْهَا ترجمہ گذرا
باب سَجْدَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ باب بیان مین سجدہ کرنے وقت تلاوت اس آیت سجدہ کے جو اس سورہ مین آئی ہی **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ
وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا ابوسلمہ نے کہا کہ مین ابوہریرہ
کو دیکھا کہ سورہ اذا السماء انشقت پڑہا اور سجدہ کیا فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ ابوسلمہ کہا کہ مین ابوہریرہ سے کہا کہ کیا نہین دیکھتا ہون مین تجھکو کہ تو سجدہ کرتا
ہی۔ یہہ ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہی اور مشعر ہی اسبات پر کہ صحابہ کرام کا عمل اسکے خلاف مین استقرار پایا ہی چنانچہ روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے مفصل سورتون
مین سجدہ نکیا جب مدینہ منورہ کیطرف رجوع فرمایا۔ اور ابورافع نے بھی ابوہریرہ پر انکار کیا چنانچہ نیچے معلوم ہوتا ہی قَالَ لَوْلَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
سَجَدَ لَمْ اَسْجُدْ ابوہریرہ نے کہا کہ اگر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ سجدے مین گئے پس مین بھی سجدہ نکیا ہوتا **باب** مَنْ سَجَدَ بِسُجُوْدِ الْقَارِیِٔ
باب بیان حال مین اسکے جو سجدہ کیا بسبب سجدہ کرنے قرآن کی آیت سجدہ تلاوت کرنیوالے کے وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِتَمِیْمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ ابن مسعود نے تمیم
بن حذلم کو کہا درحالیکہ تمیم لڑکا تھا فَقَرَاَ عَلَیْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَاِنَّكَ اِمَامُنَا پس تمیم ابن مسعود پر آیت سجدہ پڑہا ابن مسعود رض نے تمیم کو کہا کہ سجدہ کر مقرر تو اس
سجدہ مین ہمارا امام ہی اگرچہ تو لڑکا ہی تجھپر سجدہ واجب نہین یعنے یہہ سجدہ جو ہمارے پر لازم ہوا تیری تلاوت کے سبب ہی۔ یہہ مطلب نہین کہ اگر تو سجدہ نکرے مین بھی سجدہ نکرون
اسلئے کہ سجدہ جیسا پڑہنے والے پر ہی ویسا ہی سننے والے پر بھی خواہ قصداً سنے یا بلاقصد اور جس کسی سے سنے خواہ بالغ یا نابالغ سے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ عَلَیْنَا السُّوْرَةَ الَّتِیْ فِیْهَا السَّجْدَةُ فَیَسْجُدُ
وَنَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهٖ ابن عمر نے کہا کہ حضرت تلاوت فرماتے تھے ہمارے سورہ جسمین آیت سجدہ ہی پھر حضرت سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ
کرتے یہان تک کہ نہین پاتا ہمارے کوئی پیشانی رکھنے کے لئے جگہہ بسبب اژدحام لوگون کے جو سب یکبارگی سجدہ مین جاتے **باب** اِزْدِحَامِ النَّاسِ اِذَا قَرَاَ
الْاِمَامُ السَّجْدَةَ باب ہجوم کرنے مین لوگون کے جب امام آیت سجدہ تلاوت کرے **حدثنا** بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ
اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰی مَا یَجِدُ
اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا یَسْجُدُ عَلَیْهِ ترجمہ گذرا **باب** مَنْ رَاٰی اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یُوْجِبِ السُّجُوْدَ باب بیان حال مین اسکے
جو اعتقاد رکھتا ہی کہ حق تعالی شانہ نے کسی پر سجدہ تلاوت واجب نہین کیا۔ گمان کرتے ہین کہ سجدہ تلاوت سنت ہی۔ جاننا چاہئے کہ سجدہ تلاوت امام اعظم رح
کے

کے پاس واجب ہی دلیل انکی وے آیاتین جو اس سجدہ کے باب مین وارد ہوئین اور وے سب وجوب پر دلالت رکہتی ہین چنانچہ بعض آیات میںغہ امر سے آئی ہین جیسے فَاسْجُدُوا لِلّٰہِ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اور مطلق امر تو وجوب کے لئے ہی اور بعض آیات اسکے ترک کے وعید شدید پر مشتمل ہین وعید بہی وجوب پر دلالت کرتی ہی اور بعض آیات شامل ہین انکار پر کافرون کے ہر سجدے سے اور کفار کی تشبیہ سے بچنا بہی واجبات سے ہی اور بعض آیات مشتمل ہین فرشتون کے فعل کی خبر پر اور فرشتون کی اقتدا و تبعیت بہی لازم ہی کیونکہ ملایک کی اقتدا مین فعل شیطان سے تبری حاصل ہی۔ اور امام شافعی رح و امام مالک رح قایل ہین کہ سجدۂ تلاوت سنت ہی۔ دلیل انکی حدیث مذکور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم تلاوت کیا گیا حضرت نے سجدہ نکیا۔ یہہ حدیث اُن آیات قرانی کی معارض نہین ہوسکتی جو وجوب پر دلالت کرتے ہین اسلئے کہ شاید وہ شخص جو سورۂ نجم پڑہا آخر سورہ کی آیت سجدہ تلاوت نہ کیا ہوگا۔ اگر وہ تلاوت بہی کیا ہو آنحضرت نے سجدے مین تعجیل فرمائی نہ یہہ کہ سجدہ کیا ہی نہین اور تاخیر نہ سجدے مین روا ہی پس جواز تاخیر معلوم کروانے کے لئے حضرت فوراً اسی وقت سجدے مین نہ گئے۔ اور وہ جو بعض صحابہ سے روایت کرتے ہین کہ آیت سجدہ پر انہون نے سجدہ نہ کیا یہہ بہی نص قرانی کے خلاف مین حجت نہین ہوسکتا ہی۔ اور وہ حکم الہی جو سجدہ کرنے پر ناطق ہی اسکو نماز پر حمل کرنا قایلان سنت کے پاس بہی باطل ہی۔ کیونکہ ایک صیغۂ امر کو یک جگہہ ندب پر حمل کرنا اور یک جگہہ وجوب پر اس قبیل سے ہی کہ ایک کلمہ کو ایک ہی حالت مین دو مطلب پر استعمال کرین اور یہہ تو باطل ہی وَقِیْلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ الرَّجُلُ یَسْمَعُ السَّجْدَۃَ وَلَمْ یَجْلِسْ لَھَا عمران رض سے پوچہا گیا کہ کوئی شخص سجدے کی آیت سنتا ہی اور سننے کے لئے نہ بیٹہا۔ یعنے آیت سجدہ سننے کے قصد سے نہ بیٹہا اسکا حکم کیا ہی قَالَ اَرَاَیْتَ لَوْقَعَدَ لَھَا عمران کہا بول کہ آیت سجدہ سننے کے قصد سے بیٹہا تو اسکا کیا حکم ہی کَاَنَّہٗ لَا یُوْجِبُ عَلَیْہِ گویا کہ عمران نہین واجب ٹہراتا ہی اسپر سجدہ۔ یہہ قول امام بخاری رح کا ہی عمران رض کے جواب کا حاصل یہہ کہ جو کہ آیت سجدہ سننے کے قصد سے بیٹہا جب اسپر سجدہ واجب نہین پہر اسپر جو بلا قصد بیٹہے بطریق اولی واجب نہوگا وَقَالَ سَلْمَانُ مَالِھٰذَا غَدَوْنَا سلمان نے کہا کہ ہم یہہ سننے کے لئے نہین آئے تا ہم سجدہ کرین۔ روایت ہی کہ سلمان فارسی رض ایک جماعت پر گذرے جو قرآن پڑہتے تھے جب سجدے کی آیت پر پہنچے سبکے سب سجدے مین گئے سلمان فارسی نے سجدہ نکیا۔ لوگون نے کہا کہ تمنے کسلئے سجدہ نہ کیا کہا کہ قصداً یہہ سننے کے لئے ہم نہ آئے۔ یہہ قول ناظری اسباب ہین کہ اگر کوئی قصداً بہی سنے سجدہ نکرے وَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّمَا السَّجْدَۃُ عَلٰی مَنِ اسْتَمَعَھَا اور عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہین ہی سجدۂ تلاوت مگر اس شخص پر جو آیت سجدہ قصداً سنے۔ حضرت عثمان رض کا یہہ قول ناظری اسباب ہین کہ سامع پر سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ حمل مستمع کا بالقصد سننے والے پر اور سننے والے کو غیر قاصد پر حمل کرنا وجہ دیگر طلب کرتا ہی بہر تقدیر یہہ سب اقوال قاری پر وجوب سجدہ کی نفی نہین کرتے ہین اور ترجمۂ باب مین تو دعوا عدم وجوب کا مطلق ہی وَقَالَ الزُّھْرِیُّ لَا تَسْجُدْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ طَاھِرًا اور زہری نے کہا کہ سجدہ نکر مگر جب تو پاک رہے حدث سے۔ زہری رح کا یہہ قول ابن عمر رض کے قول کا رد کرتا ہی جو انہون نے کہا تہا کہ سجدۂ تلاوت بغیر وضو کے روا ہی۔ لیکن مطلقا سجدہ کرنے پر دلالت نہین کرتا ہی فَاِذَا سَجَدْتَّ وَاَنْتَ فِیْ حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَاِنْ کُنْتَ رَاکِبًا فَلَا عَلَیْکَ حَیْثُ کَانَ وَجْھُکَ پس جسوقت کہ تو سجدہ کریگا اور حضر مین رہیگا۔ تو منہہ قبلے کے طرف کر سجدے مین۔ اور اگر سفر مین سوار رہیگا پس کچہہ اندیشہ نہین کہ تیرا منہہ جس کسی جہت مین ہو سجدہ کیا کر۔ امام بخاری رح نے اس قول سے یہہ استدلال کیا ہی کہ اگر سجدۂ تلاوت واجب ہوتا مرکب پر ادا کرنا جایز نہوتا۔ لیکن یہہ بات اس شخص پر جو وتر واجب کو مرکب پر ادا کرنا جایز رکہا ہے حجت نہین ہوتی ہی۔ اور یہی تکبیر تحریمہ نفل کی جب منعقد ہوجاوے نماز کے رافعال نمازی پر واجب ہوجاتے ہین پس سجدۂ نفل جو مرکب پر کرتا ہی وہ سجدہ واجب ہے سجدۂ تلاوت جو بعد قرات کے مرکب پر واجب ہوتا ہی اسی قبیل سے ہی وَکَانَ السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ لَا یَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْقَاصِّ اور سائب بن یزید سجدہ نہین کرتے تھے قرآن مجید کا قصہ تلاوت کرنیوالے سے سننے پر اسلئے کہ قصہ خوان تلاوت کی نیت سے آیت نہین پڑہتا ہی۔ حنفیہ کا جواب ان قوال پر تقریر اول سے معلوم ہوچکا

حدثنا ابراھیم بن موسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَھُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّیْمِیِّ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْھُدَیْرِ التَّیْمِیِّ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَکَانَ رَبِیْعَۃُ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ ابوبکر بن ابی ملیکہ نے کہا کہ ربیعہ نیک لوگون سے تہا عَمَّا حَضَرَ رَبِیْعَۃُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض عما اخبرنی سے متعلق ہی اور عن عثمان ایک محذوف سے متعلق ہی جو رادیا ہی پس معنا یہہ ہی کہ خبر دی مجہکو ابوبکر بن ابی ملیکہ نے درحالیکہ وہ عثمان سے اور وہ ربیعہ سے روایت کرتا ہی اس قصے کی جو وہ حضرت عمر رض کی مجلس مین حاضر تہا قَرَاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ بِسُوْرَۃِ النَّحْلِ سو حضرت عمر رض نے روز جمعہ منبر پر سورہ نحل پڑہا حَتّٰی اِذَا جَاءَ السَّجْدَۃَ

نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتّٰی اِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ یہان تک کہ جب سجدہ کی آیت پر پہنچے منبر سے اتر پھر سجدہ
کیا اور لوگ بھی انکے ساتھ سجدے مین گئے یہان تک کہ دوسری جمعہ کو بھی وہی سورہ پڑہا حتی کہ سجدہ کی آیت پر آئے قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ
وَمَنْ لَّمْ یَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَلَمْ یَسْجُدْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ پھر کہنے لگے کہ لوگو ہم سجدے مین جاتے ہین پس جو شخص سجدہ کیا مقرر اچھا کیا اور جسنے سجدہ نہ کیا کچھ گناہ اسپر نہین
اور حضرت عمر نے سجدہ نکیا امام بخاری نے اس حدیث سے سجدہ تلاوت کے عدم وجوب پر استدلال کیا ہی وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَفْرِضْ عَلَیْنَا السُّجُوْدَ اِلَّا
اَنْ نَّشَاءَ ابن جریج نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ نے اسناد سابق سے مجہ کو خبر دی کہ نافع یہہ زیادہ کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی نے ہمارے پر سجدہ فرض نہین کیا مگر یہہ کہ ہم چاہین اور التزام
سجدہ کا کرین یہہ تکرار احادیث کا ترجمہ پر دلالت نہین کرتا ہی اسلئے کہ نفی فرضیت کی عدم وجوب پر دلالت نہین کرتی ہی فرض نہین کہنے سے لازم نہین کہ واجب بھی نہین کیونکہ وجوب کا
مرتبہ فرض سے کمتر ہی اگر واجب و فرض کو یک ہی معنے مین لیوین تو یہہ معنے کر سکتے ہین کہ حق تعالی فرض کیا کہ آیت سجدہ کی قرأت کے ساتھ ہی سجدہ کرین بلکہ مہلت و دہیل سے بھی
کر سکتے ہین اور وہ جو اوپر گذرا کہ سجدہ نکرنے پر گناہ نہین یعنے تاخیر و مہلت سے گناہ نہین یہہ معنے اسلئے کیا جاسئے کہ آیات قرآنی کے ظاہری معنے جو وجوب پر دلالت کرتی ہین باقی رہین

باب مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِی الصَّلٰوةِ یَسْجُدُ بِهَا باب بیان مین حکم اس شخص کے جو نماز مین سجدے کی آیت پڑہی اور نماز مین ہی سجدہ کیا **حدثنا** مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَکْرٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ
کہا ابو رافع کہ مین نے ابو ہریرہ کے ساتھ نماز عشا پڑہی پس وہ سورہ اذا السماء انشقت پڑہا پھر سجدہ کیا مین کہنے لگا کہ کیا ہی یہہ سجدہ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ ابو ہریرہ نے کہا کہ سجدہ کرتا تھا مین پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے پس ہمیشہ سجدہ کیا کرونگا مین نماز
مین یہان تک کہ مرون اور ملون حضرت سے **باب** مَنْ لَّمْ یَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُوْدِ مَعَ الْاِمَامِ مِنَ الزِّحَامِ باب بیان حال مین اسکے جو امام کے ساتھ سجدہ
کرنیکے لئے جگہہ نپاوی بسبب ہجوم لوگون کے **حدثنا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ السُّوْرَةَ الَّتِیْ فِیْهَا السَّجْدَةُ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا مَکَانًا لِّمَوْضِعِ
جَبْهَتِهٖ ابن عمر نے کہا کہ آنحضرت م سجدہ کا سورہ تلاوت فرماتے اور سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے آپکے ساتھ یہان تک کہ نہین پاتا کوئی یکہم سے جگہہ پیشانی رکہنے کے لئے
ف اور طبرانی نے طریق سے مصعب بن ثابت کے نافع سے اس حدیث مین یہہ زیادہ کیا ہی کہ کہا کہ جب سجدے کے لئے جگہہ نملتی سجدہ کرتا تھا آدمی اپنے روبرو کے شخص کی پیٹھہ پر
قسطلانی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابواب تقصیر الصلٰوة

یہہ ابواب سفر مین نماز قصر کرنے کے بیان مین

باب مَا جَاءَ فِی التَّقْصِیْرِ وَکَمْ یُقِیْمُ حَتّٰی یَقْصُرَ باب سفر مین نماز چہارگانہ قصر کرنے کے بیان مین اور اس بیان کہ غایت قصر کتنے روز ہی کہ کتنے روز
کی اقامت مین نماز قصر جایز ہی اور زیادہ اسپر تمام کرے **حدثنا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَیْنٍ
عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ یَقْصُرُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے اقامت
فرمائی فتح مکہ کے دنون مکہ معظمہ مین انیس روز قصر کرتے تھے ان دنون نماز چہارگانہ کو فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا فَاَقَمْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا
پھر ہم بھی حضرت کی متابعت سے جب سفر جاتے انیس روز مقیم ہوتے اور قصر کرتے نماز کو اگر انیس روز سے زیادہ اقامت کرتے قصر چھوڑ دیتے چہار رکعت برابر پڑہا کرتے
حدثنا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ ابو اسحق کہا کہ انس بن مالک کہتے تھے کہ نکلے ہم حضرت کے
ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کیطرف پس آنحضرت م دو رکعت ہی نماز پڑہا کرتے تھے مدینہ کو مراجعت کرنے تک قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَکَّةَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا نَقْصُرُ
الصَّلٰوةَ ابو اسحق کہتا ہی کہ مین انس سے پوچھا آیا اقامت کی تم نے مکے مین ایک مدت کہا کہ اقامت کی ہمنے مکہ معظمہ مین دس روز در حالیکہ قصر کرتے تھے آنحضرت م نماز
مین۔ کہتے مین کہ یہہ اقامت حجۃ الوداع مین تھی۔ اور وہ اقامت ۱۹ روز کی جو آگے مذکور ہوئی فتح مکہ کے وقت۔ پوشیدہ نرہے کہ حجۃ الوداع مین آنحضرت علیہ الصلٰوة
والسلام صباح تاریخ چہارم ذیحجہ کو داخل مکہ ہوے۔ چنانچہ باب آیندہ مین اس معنے پر تصریح آتی ہی۔ اور اٹھوین تاریخ کو منی کو تشریف لیگئے پھر مکہ مین تمام چہار ہی

مدت سفر و اقامت کا اختلاف

روز اقامت فرمائی اسی سبب سے امام احمد نے کہا کہ اس حدیث کے لئے کوی وجہ نہین فتدبر **ف** ان ہر دو حدیث مین تصریح ہی کہ چار روز کی اقامت کی نیت ہو تو قصر نہین اٹھہ جاتا جیسا کہ امام شافعی رح نے کہا کہ مدت سفر تین روز ہی اگر چار روز کی اقامت کی نیت کرے وہ مقیم ہو چکا پس قصر بھی اٹھہ گیا امام شافعی کی سند یہہ ہی کہ آیت اِذَا ضَرَبْتُم فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مین قصر سیر زمین سے مشروط ہی جب اقامت ہو قصر بھی مرتفع ہوتا ہی . دوسری دلیل یہہ کہتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا یُقِیْمُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ ثَلَاثًا یعنے مہاجرین جب حج کے لئے جاوین تو مناسک حج ادا کئے بعد تین روز سے زیادہ وہان اقامت نکرین کہ حرام ہی اس سے معلوم ہوا کہ مدت سفر تین ہی روز ہی اس سے زیادہ اقامت ہی . اور امام اعظم کے پاس جب تک پندرا روز کی اقامت کی نیت نہو قصر ہی پڑہے سوائے دلیل و حدیثین بخاری کے ہین جو اوپر مذکور ہوین کہ حضرت دس روز اور انیس روز تک مکہ مین قصر ہی پڑہتے تھے اسکے سوا ابوداؤد کے لفظ مین سترا روز اور اسی مین عمران بن حصین کی روایت سے ۱۸ روز اور ابن عباس کی روایت سے انیس روز اور بھی ابوداؤد مین ابن عباس کی روایت سے پندرا روز کی اقامت آئی ہی جو حضرت نے مکے مین کی اور نماز قصر پڑہی - اور ابن ابی شیبہ کی کتاب مین وکیع سے اور وہ عمر بن ذر سے وہ مجاہد بن عمران سے روایت آئی ہی کہ ابن عمر نے کہا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ یعنے جب تو پندرا روز کے اقامت کی نیت کرے نماز کو تمام کر - اور ابراہیم نے داؤد بن ابی ہند سے اور وہ ابن المسیب سے روایت کی ہی کہ اسنے کہا اِذَا اَقَامَ الْمُسَافِرُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَمَا کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَلْیَقْصُرْ یعنے مسافر جب پندرا روز اقامت کرے نماز تمام کرے اور جو اس سے کم مدت ہو قصر کیا کرے انتہی قسطلانی و عینی

بَاب الصَّلٰوةِ بِمِنًی باب حکم مین نماز کے منا مین

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا ابن عمر نے کہا کہ مین نے نماز گذاری پیغمبر خدا کے ساتھہ منیٰ مین دو رکعت اور ساتھہ ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض کے اور ساتھہ عثمان ذی النورین رض کے انکی اوائل خلافت مین جو انکی مدت خلافت چھے سال یا آٹھہ سال تھی بعد ازان حضرت عثمان چہار رکعت نماز کرتے تھے کیونکہ انکے پاس دو رکعت قصر اور چہار رکعت اتمام ہر دو برابر تھے لیکن چہار رکعت اسلئے تمام کرتے تھے کہ تا ثواب زیادہ ہو اور اتمام کو ترجیح دی تا گمان نکرین کہ اصل نماز یہی دو رکعت ہین **حدثنا** ابُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا کَانَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ حارثہ رض نے کہا کہ آنحضرت نے منا مین دو رکعت نماز پڑہی در حالیکہ وے امن کے ایام تھے نہ خوف کے گویا یہہ مقولا اسلئے کہا کہ روایت کریمہ مین جو قصر مین واقع ہوی بظاہر شرط خوف ہی **حدثنا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض بِمِنًی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ ابراہیم نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن یزید سے سنا کہ کہتا تھا نماز پڑہی عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھہ منیٰ مین چہار رکعتین فَقِیْلَ ذٰلِکَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ پھر یہہ بات عبد اللہ بن مسعود رض سے کہی گئی فَاسْتَرْجَعَ فَقَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ عبد اللہ بن مسعود رض نے یہہ سنکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہنے لگے کہ نماز گزاری مین نے حضرت کے ساتھہ منا مین دو رکعت اور ابوبکر صدیق رض عنہ کے بھی ساتھہ منا مین دو رکعت وَصَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ اور پڑہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ منا مین دو رکعتین فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ پس کاش ان چہار رکعت سے میرا حصہ دو رکعت مقبول ہوتے یعنے کاش عثمان رضی اللہ عنہ چہار رکعت کے بدل دو رکعت گذارتے مطابق سنت نبوی و سنت شیخین کے بہتر تھا - اس قول سے حضرت عثمان کے فعل پر تعریض ہے - یہہ حدیث صریح ہی اس باب مین کہ سفر منا مین مگر چہار رکعت نماز کا کیا صحابہ کو معلوم نہین تھا خصوصًا ابن مسعود کو باوجود دوام صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت نے انکے حق مین فرمایا ہی کہ مین راضی ہون اپنی امت کے حق مین اس چیز سے جو راضی ہوا ابن مسعود - اور یہہ بات یعنے چہار رکعت کا عدم جواز متعاضد ہے ساتھہ دوسری حدیثون کے جو اسباب مین نص ہین چنانچہ معلوم ہونگی باوجود اسکے ابن مسعود نے حضرت عثمان کے ساتھہ انکے اجتہاد کی تبعیت سے چہار رکعت بھی پڑہے ہین کیونکہ اسنے خلیفہ راشد کی مخالفت کو فساد عظیم کا موجب سے روا نرکہی اور اسی طرح اور صحابہ بھی حضرت عثمان رض کی متابعت کی ہین

بَاب کَمْ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِهٖ باب اس بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے درمیان حجۃ الوداع مین کتنے روز اقامت فرمائی **حدثنا** مُوْسٰی

چنانچہ ابوداؤد مین ابن عباس سے

بن اسمٰعیل قال حدثنا وھب قال حدثنا ایوب عن ابی العالیۃ البراء عن ابن عباس قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
صبح رابعۃ یلبون بالحج ابن عباس نے کہا کہ تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مکہ معظمہ کو بصبح چہارم ذی الحجہ درحالیکہ لبیک کہا کرتے تھے حج کے لئے
فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ الا من کان معہ الھدی پھر انکو فرمایا کہ اس تلبیہ احرام کو عمرہ ٹھہرا دین مگر وہ شخص کہ جسکے ساتھ قربانی ہو یہہ استثنا اسلئے ہی کہ اس شخص کو
جایز نہین کہ احرام سے باہر آوے جبتک کہ قربانی کو اسکے محل مین نہ پہنچاوے یہی ہے مذہب امام احمد کا - اور جمہور علما اسکو مخصوص کہتے ہین اسوقت تابعہ عطاء عن جابر متابعت
کی ابو العالیہ کی عطا نے جابر سے **باب** فی کم یقصر الصلوۃ باب اس بیان مین کہ کتنی روز کی مدت سفر مین نماز قصر کیا جاہئے وسمی النبی صلی اللہ علیہ
السفر یوما ولیلۃ اور آنحضرت نے یکشبانہ روز کے سفر کو سفر نام رکھا ہی وکان ابن عمر وابن عباس یقصران ویفطران فی اربعۃ برد وھی
ستۃ عشر فرسخا اور ابن عمر اور ابن عباس قصر کرتے تھے اور افطار کرتے تھے چار برد کی مسافت مین چار برد کے سولہ فرسخ ہوتے ہین اور ہر فرسخ تین میل کا یعنی چار
برد کے چالیس یا اڑتالیس میل ہونگے **حدثنا** اسحق بن ابراھیم الحنظلی قال قلت لابی اسامۃ حدثکم عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رض ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلاثۃ ایام الا مع ذی محرم اسحق نے کہا کہ مین ابو اسامہ کو کہا کہ حدیث کی تم سے عبید اللہ نے نافع سے
اور وہ ابن عمر سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ عورت سفر نکرے تین شبانہ روز مگر محرم کے ساتھ اور بعض روایات مین فوق ثلثۃ ایام واقع ہی یعنے تین روز سے زیادہ - امام
ابو حنیفہ رح کی سند یہی حدیث ہی کہ انکے پاس مدت سفر تین شبانہ روز ہی **ف** اور بھی یہہ حدیث صحیح امام کی سند ہی جو حضرت نے مسح موزہ کے باب مین فرمایا
یمسح المقیم یوما والمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھا - الف ولام المسافر کا استغراق کا ہی یعنے ہر مسافر پس معنے یہہ ہوتے ہین کہ ہر مسافر تین روز و شب مسح کرے پس معلوم ہوا کہ
جو ایک دو روز کا مسافر ہی وہ مسافر نہین اگر وہ بھی مسافر ٹھہرے اسوقت لام استغراق کے لئے نہوگا پس وہ حکم خاص یک قسم کے مسافر کے لئے ہوا اور یک قسم
کا مسافر ایسا نکلیگا جو تین روز مسح نکرے اس صورت مین کذب لازم آئیگا اور وہ محال ہی - از عینی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ عن
نافع عن ابن عمر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلاثا الا مع ذی محرم تابعہ احمد بن المبارک عن عبید
اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم متابعت کی ہی مسدد کی احمد بن مروزی نے جو شیخ ہی امام بخاری کا اس اسناد سے **حدثنا**
ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنا سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ
تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ لیس معھا حرمۃ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال اس عورت کو جو ایمان
رکھتی ہی خدا تعالی پر اور روز قیامت پر کہ سفر کرے یک روز و شب درحالیکہ اسکے ساتھ کوی محرم نہو تابعہ یحیی بن ابی کثیر وسھیل ومالک عن المقبری
عن ابی ھریرۃ رض متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کی یحیی و سہیل و مالک نے مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے - پوشیدہ نرہے کہ یہہ تین حدیث متصل واقع ہوین پہلی حدیث دلالت
کرتی ہی اس روایت سے جو فوق ثلثۃ ایام وارد ہوا اس بات پر کہ سفر تنہا تین روز سے زیادہ جایز نہین اور دوسری حدیث دلالت کرتی ہی کہ جایز ہی تین روز کا سفر اور
تیسری دلالت کرتی ہی کہ ایک روز کا سفر بھی جایز نہین ان حدیثون کی توفیق و تطبیق مین کہتے ہین کہ عدد کا اعتبار نہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر جایز ہی
نہین مطلقا لیکن احادیث مین ایام کا عدد باعتبار سوال سایل کے ہی کہ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ کیا عورت کو تین روز سے زیادہ سفر کرنا جایز ہی فرمایا نہین اور کوی پوچھا کیا تین
روز کا سفر اور کوی پوچھا کہ ایک روز کا سفر - فرمایا جایز نہین ہی مگر ساتھ محرم کے - احادیث مذکورہ کی تطبیق ترجمہ سے ظاہر نہین اسلئے کہ منطوق احادیث کا اسکے
سوا نہین ہی کہ عورت اس مسافت مین بغیر محرم کے سفر نکرے مگر یہہ کہ ہم تکلف سے کہین کہ سفر کی مسافت یہی ہی اور مقرر ہی کہ قصر سفر مین ہی **ف** واضح ہو کہ صحابہ و
تابعین کو مدت سفر کے حد تعین مین بہت اختلاف ہی کہ بعض احادیث مین تین روز اور بعض مین تین روز سے زیادہ اور بعض مین تین سے کم ایک روز اور دو روز
اور بعض احادیث مین چار برید اور بعض مین تین میل یا تین فرسخ وارد ہوے ہین پس امام شافعی کے یک قول مین یک شب و روز اور ایک قول مین دو روز اور چند شافعیہ کے
پاس سولہ فرسخ ہی جو چالیس یا اڑتالیس میل اور چار برید ہوتے ہین اور یہی ہی قول امام مالک اور امام احمد کا انکی سند وہ حدیث ہی جو روایت ابن عمر و ابن عباس کی ہے ہین
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اہل مکہ قصر مت کرو چار برید سے کم مین جیسے مکہ سے عسفان تک اور ایک روایت مین مکے سے طایف تک اور ایک روایت مین مکہ سے جدہ تک

اگرچہ ان احادیث کی صحت مین کلام ہی لیکن ظاہر نصوص کے طرف رجوع لانا اولی ہی مگر احتیاط مذہب حنفی مین ہی جو مدت تین روز کی ہی اسی واسطے امام شافعی نے کہا کہ تین روز
کے اندر قصر نکرنا مستحب ہی تا اختلاف سے بچے - از عینی و شرح سفر السعادۃ **باب** يُقْصَرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهٖ باب اس بیان مین کہ قصر کرے مصلی جسوقت کہ
اپنی اقامت کی جگہہ سے نکلا ارادے سفر دراز کے وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رض فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوْتَ نکلے حضرت علی رض کوفے سے پھر قصر کی نماز درحالیکہ دیکھتے
تھے گھرون کو کوفے کے فَلَمَّا رَجَعَ قِيْلَ لَهٗ هٰذِهِ الْكُوْفَةُ قَالَ لَا حَتّٰى نَدْخُلَهَا جب سفر سے لوٹے لوگون نے حضرت علی سے کہا کہ یہہ کوفہ ہی جو نظر آتا ہی کیا آپ قصر
کرتے ہو یا تمام نماز پڑتے ہو فرمایا قصر کرتا ہون یہان تک کہ داخل ہوون کوفے مین حنفیہ کے پاس ابتدائی قصر اسوقت سے ہی کہ شہر کے گھرون سے گذرے اور پیچھے دے انکو -
امیر المومنین حضرت علی رض کا یہہ قول اسی کے موافق ہی **ف** اور امام شافعی کے پاس شہر کے کھیت و باغات اور ویرانے سے بھی گذرنا شرط ہی اور امام مالک کے پاس شہر کے
باغات سے گذرنا اور قریہ ہو تو تین میل سے تجاوز کرنا شرط ہی ہان اگر ایسا قریہ ہو کہ نہ وہان گھر ہون نہ باغات تو بمجرد جدا ہونے کے قصر کر سکتے ہین فقط **حدثنا** اَبُوْ
نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِا
لْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ انس رض عنہ نے کہا کہ گزاری مین نے حضرت کے ساتھہ نماز ظہر مدینہ مین چار رکعت اور ذوالحلیفہ مین جو مدینہ سے
پہلی منزل ہی مکے کیطرف چھے میل کے مسافت پر عصر دو رکعت پڑہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رض قَالَتِ الصَّلٰوةُ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ بی بی عایشہ رض نے کہا کہ پہلے نماز دو رکعت ہی فرض ہوی
بعد ازان سفر مین وہی دو رکعتین بقرار رہین اور حضر مین چار رکعت قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ
زہری کہتا ہی کہ مین عروہ کو کہا کہ یہہ کیا حال ہی کہ بی بی عایشہ چار رکعت پڑہتے ہین سفر مین اسنے کہا کہ بی بی رض نے تاویل کی ہی وہ جو تاویل کی عثمان رض نے کہ قصر سیر کے
وقت ہی اور جبکہ اثناے سفر مین چند ٹھہرے اگرچہ اقامت کی نیت نکرے وہ مقیم کا حکم رکھتا ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت عثمان اور بی بی عایشہ کے پاس یہہ بات تھی کہ قصر
دفع مشقت کے لئے ہی اگر کسیکو طاقت ہو تو برابر چار رکعت ادا کرے - اور ترجمہ کے ساتھہ اس حدیث کی تطبیق مین کہتے ہین کہ سفر اور نماز سفر ہر دو اسمین مذکور ہے
اور ظاہر ہی کہ سفر شہر سے باہر ہونے کے بعد متحقق ہوتا ہی - جاننا چاہیئے کہ علماے امت نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ سفر مین نماز چار رکعتانہ کو قصر کرین لیکن امام ابوحنیفہ رح اور
بقول مختار امام مالک رح اس پر ہین کہ قصر سفر مین واجب ہی اور عزیمت ہی اور امام شافعی اور امام احمد رخصت کے قایل ہین اور کہتے ہین کہ نمازی مختار ہی کہ قصر پڑہے یا
اتمام کرے - دلیل انکی ظاہر قول حق تعالی کا ہی جو فرمایا فَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ یعنے جب سیر کرو تم
زمین مین پس نہین ہی گناہ کہ قصر کرین تم نماز کو شافعیہ کہتے ہین کہ اس آیت مین جو وارد ہوا کہ گناہ نہین یہہ بات رخصت و اباحت پر دلالت کرتی ہی اور روزے پر بھی قیاس
کرتے ہین کہ بالاتفاق سفر مین افطار رخصت ہی اور روزہ بھی رکھہ سکتے ہین پس نماز کا بھی یہی حکم ہی - اور حضرت عثمان رض کا فعل کہ منا مین چار رکعت پڑہی اور بی بی عایشہ
نے بھی کہ سفر مین چار رکعتین پڑہی ہین یہہ بھی عدم وجوب پر دال ہی - لیکن حنفیہ تمسک کرتے ہین ان احادیث سے جو وجوب پر نص ہوتی ہین چنانچہ انسے چند مذکور ہونگے
اور کہتے ہین کہ وہ آیت عدم وجوب پر نص نہین ہو سکتی وہ جو آیت مین مذکور ہوا کہ قصر پر گناہ نہین اس لحاظ سے ہی کہ مومنین جو عبادات الٰہی کا نہایت شوق رکھتے ہین خصوصا
نماز کا جو افضل عبادات ہی پس سفر مین نماز قصر ہونے سے البتہ غمگین ہوتے اسلئے حق تعالی نے انکی تسکین و تسلی کے لئے وحی نازل کی کہ نماز کم ہونے سے تم اپنے نقصان ثواب کا
گمان مت کرو اور غمگین مت ہو کیونکہ سفر کے رنج و تعب کے سبب جو نماز کم کی گئی وہ تمام نماز کا حکم رکھتی ہے چنانچہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنیکے باب مین وارد
ہوا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا حالانکہ جمع کثیر سعی کے وجوب پر گئے ہین - اور وہ جو شافعیہ و حنبلیہ نماز قصر کو روزے پر قیاس کرتے ہین یہہ بھی ناتمام ہی
کیونکہ سفر مین روزہ چھوٹتا تو اسکی قضا واجب و لازم ہی اور یہی علامت ہی سفر مین روزے کے عدم وجوب کی - اور آیت مین جو قصر واقع ہوا ہو سکتا ہی کہ وہ بہ نسبت
سنن رواتب کے ہو یعنے گناہ نہین کہ سفر مین فقط فرض پر اکتفا کرین یا بہ نسبت قصر افعال نماز کے ہی نہ بہ نسبت عدد رکعات کے اور وہ جو حضرت عثمان نے منا مین چار
رکعت پڑہی اسکی وجہ تو معلوم ہوی کہ وہ انکا اجتہاد تھا اور انکے اس اجتہاد مین دوسرے صحابہ نے توقف کیا ہی اسی لئے ابن عباس رض نے حضرت عثمان کے چار رکعت پڑہنے
پر افسوس کیا اور کلمۂ انا للّٰہ الخ بلکہ خود حضرت عثمان نے اپنے اس فعل سے معذرت کی ہے چنانچہ بیہقی نے عبد الرحمان بن عوف سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان نے چار رکعت

پڑہے بعد خطبہ پڑہا اور معذرت کی کہ قصر کرنا حضرت کی اور ہر دو خلیفون کی عادت ہی لیکن اس سال مین جو بدوی لوگ زیادہ آئے ہین مجھے خوف ہوا اسبات کا کہ اگر مین قصر دو رکعت پڑہون تو یہ جنگلی لوگ سمجھ لینگے کہ اصل نماز ہمیشہ دو ہی رکعت ہی انتہی اور بی بی عایشہ کے اعتقاد مین بھی یہہ بات تھی کہ قصر امت پر شفقت و آسانی کے لئے ہی اور جسکو مشقت نہین وہ تمام کرے چنانچہ بی بی عایشہ کا یہہ مطلب بیہقی کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب بی بی سے لوگون نے سوال کیا تو بولی کہ چار رکعت مجھے مشقت نہین بی بی کا یہہ فہم ہے اور مجرد فعل ہی۔ اور وے احادیث جو قصر کے وجوب پر نص ہین از انجملہ حدیث بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کی ہی ہے جو مذکور ہوی اور امام مسلم نے کئی طرق سے اسکی روایت کی ہی کہ نماز اول مین دو ہی رکعت تھی سفر و حضر مین بعد ازان سفر مین وہی دو رکعت بحال رہین اور حضر مین اور دو رکعت زیادہ کی گئین اور نسائی و ابن ماجہ نے بھی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ نماز سفر مین دو رکعت ہی اور عید الضحی مین دو رکعت عید الفطر مین دو رکعت اور جمعہ مین دو رکعت یہہ نماز تمام ہی نہ قصر زبانی پیغمبر سے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن حبان نے صحیح اور امام مسلم نے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ کہا فرض کیا ہی حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی زبان حضر پر چار رکعت اور سفر مین دو رکعت اور حالت خوف مین یک رکعت اور طبرانی نے اس لفظ سے روایت کی فرض کیا پیغمبر خدا نے دو رکعت سفر مین جیسا کہ فرض کین چار رکعتین حضر مین یہہ سب منقول ہی شرح سفر السعادة سے جو شیخ ابن ہمام سے ناقل ہی اور بھی امام مسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین نماز کا قصر ایک صدقہ ہی جو تصدق کیا ہی پروردگار تعالی نے تمہارے پر پس قبول کرو اسکے صدقے کو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق شہرت نقل کرتے ہین کہ سفر مین ہرگز چار رکعت نہ گزارتے تھے اگر قصر رخصت ہوتا نہ واجب تو البتہ بیان مشروعیت کے لئے کبھی کبھی چار رکعت بھی پڑہے ہوتے

باب یُصَلِّی الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

باب اس بیان مین کہ سفر مین نماز مغرب تین رکعت پڑہین مانند حضر کے حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْعِشَاءِ ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ جب آپ کو شتابی ہین لاتا سفر مین دیر کرتے نماز مغرب مین تا جمع کرین درمیان مغرب و عشا کے۔ یعنے مغرب کے آخر وقت اترتے نماز مغرب پڑہتے اور وہ عشا کا اول وقت رہتا پھر عشا بھی پڑھ لیتے۔ یہی معنے ہین جمع کرنیکے جہان کہین کہ احادیث مین جمع کا ذکر آیا ہی جیسا کہ ابن عمر کی حدیث کا منطوق ہی قَالَ سَالِمٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یَفْعَلُهُ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ اور ابن عمر کیا کرتے تھے ایسا ہی جب انکو شتابی مین لاتا سیر وَزَادَ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رضـ یَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ اور لیث بن سعد نے یہہ زیادہ کیا کہ حدیث کی مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے کہ سالم کہتا تھا کہ ابن عمر رضـ جمع کرتے تھے درمیان مغرب و عشا کے مزدلفہ مین۔ مزدلفہ مین جمع کرنے کے حنفیہ بھی قایل ہین اور کہتے ہین کہ مزدلفہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مغرب کو عشا کے وقت پڑہی ہین اور کہتے ہین کہ اس جمع کے سوا حضرت سے دوسرا بار جمع کرنا وارد نہوا قَالَ سَالِمٌ وَاَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَکَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَی امْرَاَتِهٖ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ سالم نے کہا کہ ابن عمر رضـ نے تاخیر کی مغرب مین اور خبر دی گئی انکے عورت کے موت کی مکے کی راہ مین جو صفیہ ابی عبید کی دختر تھی پس انہون نے اس مصیبت پر آواز بلند کیا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ پھر کہا مین کہ نماز پڑہو جواب دیا کہ راہ چل حَتّٰی سَارَ مِیْلَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ یہان تک چلے دو میل یا تین میل پھر سواری اترے مغرب کے آخر وقت اور نماز پڑہی پھر کہنے لگے کہ مین ایسا ہی دیکھا ہون پیغمبر خدا کو صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے ہوے جب آپ کو شتابی مین لاتا سیر وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَیُصَلِّیْهَا ثَلٰثًا ثُمَّ یُسَلِّمُ اور عبد اللہ بن عمر رضـ نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ جب آپ کو شتابی مین لاتا سیر دیر کرتے مغرب مین یا تیزی مین لاتے اسکو یا ٹھیر جاتے پھر گذارتے مغرب تین رکعت پھر سلام دیتے ثُمَّ قَلَّمَا یَلْبَثُ حَتّٰی یُقِیْمَ الْعِشَاءَ فَیُصَلِّیْهَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یُسَلِّمُ پھر تھوری دیر کرتے یہان تک کہ عشا کی اقامت کہی جاوے پھر نماز عشا پڑہتے دو رکعت پھر سلام دیتے۔ ابن عمر رضـ کی یہہ عبارت صراحت رکھتی ہے جمع کے اس معنے مین جو حنفیہ کرتے ہین وَلَا یُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اور نفل نہین پڑہتے تھے عشا کے بعد یہان تک کہ اٹھتے میانہ شب مین جاننا چاہئے کہ احادیث صحیحہ مین دو نماز وں کے درمیان جمع کرنا وارد ہوا ہی لیکن بعض احادیث مین مطلق وارد ہوا۔ اور بعض مین مقید حالت سیر سے نہ نزول اور بعض مین مقید بحالت شتابی سیر ضرورت۔ اور بعض مین مقید بحالت عذر جو زاید ہے سفر سے۔ جب حالات مختلف وارد ہوئین علمای

شافعیه

علمای شافعیہ کے اختلاف کا یہی سبب ہے کہ مطلقا جمع کو جایز رکہتے ہین اور صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ سفر مین جمع کرنا حضرت کی دایمی عادت نہین تہی بلکہ بسبب جلدی کا
ہوتا جمع کرتے لیکن نزول کی حالت مین جمع مروی نہین اور جمع تقدیم وجمع تاخیر مین بہی اختلاف کرتے ہین امام احمد رح سے تاخیر مروی ہی نہ جمع تقدیم اور وہ حالت سیر
مقید کرتے ہین - اور فتح الباری مین کہتا ہی کہ امام مالک رح سے بہی جمع تاخیر مروی ہی نہ جمع تقدیم - اور جمع تقدیم کے باب مین صحاح مین احادیث جو وارد ہین وے
اقل قلیل ہین اور بخاری کی روایت مین بہی اختلاف ہی اسیواسطے بہت سے ائمہ اسکے قایل نہوئے پس رہی مگر جمع تاخیر بعض اوقات مین اور امام ابوحنیفہ رح کے پاس
جمع مطلقا جایز نہین نہ جمع تقدیم نہ تاخیر امام ہمام کے قول کی وجہ یہہ ہی کہ اوقات نماز کا تعین قطعی ہے اور تواتر سے ایسا ثابت ہی کہ جسمین کچہہ شبہہ کو گنجایش نہین
یہان تک کہ تاخیر وتقدیم نماز کی اسکے وقت سے کبایر گنہ سے شمار کرتے ہین - امام محمد رح نے اپنی موطا مین کہتے ہین کہ ہمکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہنچا ہی کہ اپنے سارے
قلمرو مین حکام کو انہون نے لکہہ بہیجا اور منع کیا دو نماز کو جمع کرنے سے یکوقت مین - اور خبر دی انکو کہ جمع بین الصلوتین یک کبیرہ گناہ ہی اور بہی لکہا ہی کہ ثقات نے روایت
کی علاء بن الحارث سے اور وہ مکحول سے کہ جب تعین اوقات دلایل قطعیہ اور تواتر سے ثابت ہوچکا پس احادیث احاد اسکے متعارض نہین ہوسکتے ہین بخلاف افطار کے سفر مین
کہ وہ تو نص قرآن سے ثابت ہی - اور بخاری ومسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہین کہ کہا نہ دیکہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گذاری ہو کوی نماز غیر وقت
مین مگر نماز مغرب وعشا کو کہ جمع کیا ہر دو کو مزدلفہ مین - اور دوسری احادیث مین عرفات کے درمیان ظہر وعصر کو جمع کرنا بہی وارد ہوا ہی - اور اس جمع کے قایل ہین امام
اعظم رح بہی اور کہتے ہین کہ یہہ جمع مناسک حج کے سبب سے تہا نہ بسبب سفر کے - اور یہی فعل جمع کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علی الدوام منقول نہین اور وہ جو منقول ہی
سو غزوہ تبوک مین ہی وبس اور یہہ ثابت نہین کہ اس جنگ مین بہی ہمیشہ جمع کرتے تہے اور لفظ کان جو حدیث مین واقع ہوا از روے تحقیق دوام کے معنے مین نہین کیونکہ
ہر کان کے معنے دوام پر راست نہین آتے ہین - اور جامع الاصول مین لایا ہی کہ ابو داود نے ابن عمر رض سے روایت کی کہ کہا جمع نکیا پیغمبر خدا نے ہرگز مغرب وعشا کو کسی سفر
مین مگر یکبار - اور ابن عمر کے حال سے بہی خبر دیتے ہین کہ انہون نے بہی جمع نکیا مگر اس شب کہ انکی عورت کی خبر وفات پہنچی - اور امام بخاری نے جو روایت کی ہی اس سے بہی یہی معلوم
ہوتا ہی کہ جمع سوا یکوقت کے نہین تہا - جیسا کہ اس معنے پر اشارہ کیا گیا - اور ترمذی نے کہا کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر سے لوگون نے پوچہا آیا جمع کرتے تہے عبد اللہ بن عمر رض
کہا نہین مگر مزدلفہ مین اور جمع دو نماز سفر کے معنے جو حنفیہ کرتے ہین یعنے پہلی نماز مین دیر کرنا اسکے آخر وقت تک اور دوسری نماز مین جلدی کرنا اسکے اول وقت پہر ہر دو ملاکر
پڑہنا - پس یہہ معنے حمنہ بنت جحش کی حدیث مین جو باب استحاضہ مین واقع ہی ظاہر ہین کہ اطلاق لفظ جمع کا اسی معنے پر ہوا ہی دفع حرج اور حصول تخفیف جو سبب جمع
کا بعض روایات مین آیا ہی اوسی معنے سے حاصل ہی اگرچہ یہہ جمع صورت مین جمع کے ہی لیکن حقیقت مین جمع نہین کہ ہر نماز اسکے وقت پر ہی - اور وہ جو بعض شافعیہ کہتے ہین
کہ اس طور کے عمل مین بڑا ہی حرج ہی کیونکہ یک نماز کے آخر وقت کے ساتہہ دوسری نماز کے اول وقت کو متعین کرنا اور پہچاننا خواص کو مشکل ہی چہ جاے عوام - **جواب**
یہہ کہ مغرب کا آخر وقت پہچاننا عوام کو مشکل نہین - اور ظہر کا آخری وقت بہی ظن واندازے اور تحری سے ٹہرانا جو بعض اوقات اس پر اکتفا کرتے ہین یہہ بہی ہر کسیکو
میسر ہی خصوص بہت سے لوگ موجود رہتے وقت - اور بلحاظ اس مہارت دقت شناسی کے جو نمازیون کو حاصل ہی - علاوہ یہہ کہ ہم کہتے ہین کہ اگر بالفرض یہہ بات میسر نہو بدون
رنج وحرج مین پڑنا آسان ہی ارتکاب گناہ کبیرہ کے رنج وعذاب سے - اور بہ تحقیق روایت کی ہی ابو داود نے امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ جب مسافرت کرتے تو نکلتے غروب
آفتاب کے بعد یہان تک کہ جب تاریکی نزدیک ہوتی اترتے اور مغرب گذارتے - پہر طعام منگواکے تناول فرماتے پہر عشا پڑہکے راہ چلتے اور کہتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ایسا ہی کیا کرتے تہے - اور امام محمد رح نے بہی موطا مین اسی قبیل سے ذکر کیا ہی - یہہ سب وے روایات ہین جو مذہب حنفی کے موافق معنی جمع مین آئے ہین لیکن ظاہر یہہ ہی کہ روایات
مختلف آئے ہین کہ بالکل جمع ہی نکرنے اور ایک ہی وقت مین دو نماز پڑہنے اور پہلی نماز کو اخیر وقت تک دیر کرنے اور دوسری نماز کو اسکے اول وقت تعجیل کرنے ان سب صورتون
مین بہی روایتین وارد ہوی ہین - لیکن امام اعظم جو جمع ہی نکرنا یا اخیر وقت واول وقت کو جمع کرنا اختیار کرتے ہین اسمین بڑا ہی احتیاط ہی کہ وقت نماز کی محافظت ہی
اسی واسطے شیخ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین کہا کہ ترک جمع افضل ہی - اور امام مالک سے یک روایت آئی ہی کہ دو نماز کا جمع مکروہ ہی اور آنحضرت علیہ السلام کا
فعل یک دو وقت فقط بیان جواز کے لئے تہا واللہ اعلم فقد بریہہ بحث کمال شرح وبسط سے شرح سفر السعادت مین آیا ہی جسکا ترجمہ اب زیر طبع ہی دیکہہ لین

باب

صَلٰوةُ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ باب بیان مین جواز نماز نفل کے ہی جانور پر جسطرف کو وہ متوجہ رہے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

اللهِ قال حدثنا عبد الاعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم
يصلي على راحلته حيث توجهت به عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے مرکب پر نماز کرتے تھے اس جہت پر کہ جانور لیجاتا تھا آپکو
حدثنا ابو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يصلي التطوع وهو راكب في غير القبلة جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ حضرت نماز نفل پڑہتے تھے درحالیکہ سوار رہتے غیر جہت قبلہ کیطرف **حدثنا**
عبد الاعلى بن حماد قال حدثنا وهيب قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع قال كان ابن عمر يصلي على راحلته ويوتر ويخبر ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يفعله نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نماز وتر پڑہتے تھے اپنے جانور پر اور خبر دیتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہی یعنے جانور پر
نماز پڑہی ہی - اور لکھتے ہین کہ یہہ حضرت کا خصیصہ تھا - اور امام احمد نے باسناد صحیح سعید بن جبیر سے لایا ہی کہ ابن عمرؓ نفل جانور پر پڑہتے اور جب وتر پڑہنا چاہتے نیچے اوترتے زمین
پر پڑہتے کذا فی القسطلانی **باب** الايماء على الدابة باب بیان مین رکوع وسجود کے لئے اشارہ کرنیکے حالت سواری مین **حدثنا** موسى بن
اسمعيل قال حدثني عبد العزيز بن مسلم قال حدثنا عبد الله ابن دينار قال كان عبد الله بن عمر يصلي في السفر على راحلته
اينما توجهت يومئ عبد اللہ بن دینار سے کہا کہ تھے عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے سفر مین اپنے مرکب پر جسطرف کہ وہ منہہ کرے جس حال مین کہ رکوع وسجود کے لئے اشارہ کرتے
تھے وذكر عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعله اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ تھے حضرت ایسا کرتے **باب** ينزل للمكتوبة
باب بیان مین مرکب سے اترنے کے فرض نمازین ادا کرنے کے لئے **حدثنا** يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد
الله بن عامر بن ربيعة ان عامر بن ربيعة اخبره قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على الراحلة يسبح يومئ
براسه عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہی کہ عامر نے اسکو خبر دی کہا مین نے حضرت کو دیکھا جس حال مین کہ مرکب پر تھے نفل پڑہتے تھے درحالیکہ اپنے سر مبارک سے
اشارہ کرتے تھے قبل اي وجه توجه ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك في الصلاة المكتوبة جسطرف کہ منہہ کرتا
اور نہین تھے پیغمبر خدا کرتے اسکو نماز فرض مین وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال قال سالم كان عبد الله بن عمر يصلي على دابته
من الليل وهو مسافر لا يبالي حيث كان وجهه ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ تھے عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے اپنے مرکب پر شب کے وقت جس حال مین
کہ مسافر تھے - نہین پروا کرتے جسطرف کہ منہہ اسکا رہتا وقال ابن عمر وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح على الراحلة قبل اي وجه
توجه ويوتر عليها غير انه لا يصلي عليها المكتوبة اور ابن عمر نے کہا کہ تھے حضرت نماز نفل پڑہتے اپنے مرکب پر جسطرف کہ وہ توجہ کرے اور وتر
بھی پڑہتے مرکب پر مگر نماز فرض اسپر نہین پڑہتے تھے **حدثنا** معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان
قال حدثني جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي على راحلته نحو المشرق فاذا اراد ان يصلي المكتوبة
نزل فاستقبل القبلة تھے پیغمبر خدا نماز پڑہتے اپنے مرکب پر مشرق کیطرف - پس اترتے اور قبلہ کے طرف نماز پڑہتے - جاننے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ کے پاس جیسا کہ انکا ظاہر مذہب ہی نماز نفل بالاے مرکب جایز ہونے مین سفر شرط نہین - بلکہ خارج مصر شرط ہی - اور امام ابو یوسف کی ایک روایت سے مسافر
شرط ہی - اس لئے کہ اسکا جواز بسبب ضرورت کے ہی تا قافلہ کی رفاقت منقطع نہو - اور جو حدیثین کہ اسباب مین وارد ہین بعض مطلق ہین اور بعض مقید بسفر اگر
مطلق کو اطلاق پر چھوڑین جیسا کہ انکا مذہب ہے - مسافر کو بھی روا ہی - اور اگر احادیث مطلق کو قراین اور دلایل کے ساتھ مقید کرین تو اسکا جواز غیر مسافر کے حق مین
قیاس سے ہوگا اس لئے کہ جو ضرورت مسافر کے لئے ہی غیر مسافر کو بھی لاحق ہی - اور صحیح تر یہہ ہی کہ غیر مسافر کو اپنے شہر کے مکانات سے جدا ہونے کے بعد ہی - اور سنن رواتب
اور نوافل اسباب مین برابر ہین - اور وتر فرض کے مانند بالاے مرکب روا نہین - مگر بعذر ضرورت جو وہ قواعد شرعی سے مستثنی ہی - جیسا کہ منقطع ہونا قافلہ کا اور غالب ہونا
خوف جان ومال کی ہلاکت کا - یا سرکش ہونا مرکب کا کہ اترے بعد پھر سوار ہونا آسانی کے ساتھ نہو سکے - یا شیخ کبیر وضعیف ہو اور اسوقت کوئی حاضر نہو کہ پھر اسکو
سوار کرواوے - یا زمین پر سبب کیچڑ پانی رہے کہ اسپر سجدہ نکر سکے ہکذا فی بعض شروح الہدایہ اور نماز نذر وسجدہ تلاوت جو زمین پر پڑہا ہو اور نماز جنازہ حکم

فرائض کا رکھتے ہیں واللہ اعلم - تم الجزء الرابع من الاجزاء الثلثین ویتلوہ بتوفیقہ الجزء الخامس

باب صلوٰة التطوع علی الحمار باب بیان میں جایز ہونے نماز نفل کے پشت خر پر حدثنا احمد بن سعید قال حدثنا
حبان قال حدثنا انس بن سیرین قال استقبلنا انس بن مالک حین قدم من الشام فلقیناہ بعین التمر فرأیته یصلی
علی حمار و وجهه من ذا الجانب یعنی عن یسار القبلة انس بن سیرین جو برادر محمد بن سیرین کا ہی کہتا ہی کہ ہم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کا استقبال کیا عین التمر کے مقام میں پس انکو دیکھا کہ بالائے حمار نماز پڑہتے ہیں یعنے نماز نفل - اور میں نے دیکھا کہ منہہ اسکا بائیں طرف قبلہ کے ہی - پس میں کہا کہ آپ کو دیکھا کہ
غیر قبلہ کے جانب نماز پڑہتے ہو فقال لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعله لم افعله پس انس نے کہا اگر میں حضرت کو ایسا کرتے
ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں بھی نکیا ہوتا رواہ ابن طہمان عن حجاج ابن سیرین عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب من لم یتطوع فی
السفر دبر الصلوٰة وقبلها باب بیان میں اس شخص کے کہ نفل نہ پڑہے سفر میں بعد فرض نماز کے - پس مراد نفل سے سنن رواتب ہی - کس لئے کہ بالائے
مرکب نوافل کا پڑہنا جو ابن عمر سے منقول ہی مذکور ہو چکا حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنا ابن وهب قال حدثنی عمر بن محمد ان
حفص بن عاصم حدثه قال سالت ابن عمر فقال صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اره یسبح فی السفر حفص بن عاصم نے
کہا کہ سفر میں نماز نفل پڑہنے کی بات میں نے ابن عمر سے پوچھی تو فرمایا کہ میں حضرت کی صحبت شریف میں رہا - پس آپ کو نہ دیکھا کہ سفر میں نفل پڑہتے ہوں وقال اللہ
عز وجل لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة اللہ تعالی نے فرمایا مقرر ہی تمہارے لئے رسول اللہ کی سنت میں تبعیت - حدثنا
مسدد قال حدثنا یحیی عن عیسی بن حفص بن عاصم قال حدثنی ابی انه سمع ابن عمر یقول صحبت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فکان لا یزید فی السفر علی الرکعتین حفص نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے میرے باپ عاصم نے کہ مقرر اسنے سنا ابن عمر سے کہ کہتے تھے
میں نے صحبت رکھی حضرت سے سو تھے حضرت زیادہ نکرتے سفر میں فرض دو رکعت پر وصحبت ابا بکر وعمر وعثمان کذلک اور میں نے اسی طرح صحبت رکھی
ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ وے بھی سفر میں دو رکعت فرض پر زیادہ نکرتے تھے - اور وہ جو عثمان ذو النورین نے ایکبار منا میں چہار رکعت پڑہی اسکی وجہ تو
مذکور ہوئی وہ پڑہنا اس نفل کے ساتھ منافات نہیں رکھتا ہی باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوٰة وقبلها باب بیان
میں اس شخص کے جو نفل پڑہے سفر میں بغیر لگے پیچھے فرض کے یعنے سنن رواتب ورکع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتی الفجر فی السفر
اور پڑہے حضرت دو رکعت سنت فجر سفر میں کس لئے کہ وہ موکد تر ہی حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن
ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الضحی غیر ام هانیء ذکرت ان النبی صلی اللہ
علیه وسلم یوم فتح مکة اغتسل فی بیتها فصلی ثمان رکعات فما رایته صلی صلوٰة اخف منها غیر انه یتم الرکوع
والسجود ابی لیلی نے کہا کہ کسی نے مجھ کو خبر ندی کہ حضرت نماز چاشت پڑہتے ہوں - مگر ام ہانی بنت ابیطالب نے ذکر کیا کہ حضرت نے فتح مکہ کے روز انکے گھر میں غسل کیا
پھر آٹھہ رکعتیں پڑہیں ام ہانی کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت کوئی نماز اس سے سبکتر پڑہتے ہوں مگر یہہ کہ تمام کرتے تھے رکوع وسجود کو - یعنے تخفیف
فقط قرات میں تھی - مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہی کہ سفر میں غیر رواتب نماز نفل پڑہتے ہیں وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن
شهاب قال حدثنی عبد اللہ بن عامر بن ربیعة ان اباه اخبره انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی السبحة
باللیل فی السفر علی ظهر راحلته حیث توجهت ابن شہاب نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہ اسنے حضرت کو دیکھا
ہی کہ نماز نفل اپنے مرکب کی پشت پر پڑہتے جسطرف کہ منہہ اس مرکب کا رہتا یومی براسه وکان ابن عمر یفعله اور حضرت اشارہ کرتے اپنے
سر مبارک سے - اور تھے ابن عمر بھی کہ ایسا ہی کرتے باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء باب جمع کرنے میں نماز مغرب اور عشا
کے سفر میں انشاء اللہ تعالی اسکی تفصیل وتحقیق اخیر باب میں آوے گی اور آگے بھی گذری ہے حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ سالم کے باپ ابن عمر نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جمع کرتے درمیان مغرب وعشا کے جب سخت ضرورت مین لاتا آپ کو سیر وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ ابن عباس نے کہا کہ تھے حضرت جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے جسوقت پر سر سیر رہتے وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ امام بخاری نے یہہ روایت بواسطہ ابراہیم بن طہمان سے اسنے حسین معلم سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے سنی - لیکن اس روایت مین یحیی نے حفص سے اور وہ عبید اللہ سے اور وہ انس بن مالک سے سنی تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ یہہ باب توین کے ساتھ ہی آیا اذان کہے یا اقامت پر اکتفا کرے نماز کے لئے جسوقت کہ جمع کرے درمیان مغرب وعشا کے

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ جب سفر مین راہ طی کرنی آپ کو جلدی مین لاتی نماز مغرب کے لئے تاخیر کرتے یہان تک کہ جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ اور سالم نے کہا کہ تھے ابن عمر کہ جب جلدی مین لاتا انکو راہ چلنا قایم کرتے نماز مغرب کو اذان اور اقامت کے ساتھ جیسا کہ مسنون ہی یا تنہا اقامت کہتے - جب لفظ مین ہر دو معنے محتمل ہین امام بخاری نے ترجمہ مین بطور تعدد کے لایا ہی پس تین رکعت پڑہتے پہر سلام دیتے اور نماز مغرب سے فارغ ہوتے پہر تھوڑی دیر کرتے یہان تک کہ اقامت کہتے عشا کے لئے پس دو رکعت پڑہتے اور سلام دیتے وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ اور نہین گزارتے تھے ابن عمر رض درمیان ان دو نمازون کے کوئی نماز اور بعد عشا کے کوئی نماز اور انہون نے کہا ہی کہ مین حضرت کی فیض صحبت مین تھا اور نہ دیکھا حضرت کو کہ نفل پڑہی ہو سفر مین اور یہہ شامل ہی رواتب فرایض وغیرہا کو - امام نووی نے کہا شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رواتب اپنے مقام مین گذارے ہو اور ابن عمر رض نہ دیکھا ہو - یا بیان جواز کے لئے بعض اوقات ترک فرمانے ہون انتہی پوشیدہ نرہے کہ امام نووی کی یہہ توجیہہ نہایت بُعد رکہتی ہے کیونکہ حضرت کے عبادات دایمی سے صحابہ خصوصاً ابن عمر رضی اللہ عنہ آگاہ نرہنا بغایت بعید ہے - ابن عمر نے لم ار جو کہا اسکے معنے یہی ہین کہ مین آنکہہ سے نہ دیکھا بلکہ اپنے عدم علم سے خبر دیتا ہی حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ یہان تک کہ اٹہتے میانہ شب مین،

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ انس بن مالک نے عبید اللہ کو کہا کہ حضرت جمع کرتے تھے درمیان ان دو نماز کے سفر مین یعنے مغرب وعشا کو - کرمانی نے اس حدیث کے ترجمہ کی تطبیق مین لکہا ہی کہ راوی جب ترک اذان واقامت سے تعرض نکیا بلکہ لفظ صلوتین کو مطلق لایا پس یہان سے مستفاد ہوتا ہی کہ ہر نماز اسکے ارکان اور شرایط سنن کے ہی ساتھ ہوگی - اور قسطلانی نے کہا کہ یہہ حدیث مجمل ہی ابن عمر کی حدیث سابق اسکی تفسیر کرتی ہی یہہ ہر دو بات تکلف سے خالی نہین اسلئے کہ امام بخاری رح سب جگہہ استدلال کرتے ہین ان احادیث سے جو باب مین لاتے ہین ترجمہ کے مضمون پر فقد بر

بَاب يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ باب اس بیان مین کہ تاخیر کرے مسافر نماز ظہر مین عصر کے وقت تک جسوقت کہ کوچ کرے آگے زوال آفتاب کے فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کے اسناد مین ابن عباس داخل ہین جو روایت کی حضرت سے **حدثنا** حسان الواسطی قال حدثنا المفضل بن فضالة عن عقیل عن ابن
شہاب عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر
انس نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جب کوچ کرتے زوال آفتاب کے آگے۔ تب نماز ظہر کے لئے تاخیر کرتے وقت عصر کے قریب تک ثم نزل فجمع بینہما پھر نزول فرماتے پس ان ہر دو مین
یعنے ظہر اور عصر کو جمع کرتے فاذا زاغت صلی الظہر ثم رکب اور جسوقت کہ آفتاب زوال ہوتا تا نماز ظہر پڑھتے پھر سوار ہوتے **باب** اذا ارتحل بعد
ما زاغت الشمس صلی الظہر ثم رکب یہہ باب تنوین کے ساتھ ہی کہ جب کوچ کرتے بعد میل کرنے آفتاب کے تو نماز ظہر کی پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے **حدثنا**
قتیبة بن سعید قال حدثنا مفضل بن فضالة عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی
الظہر ثم رکب اسکا ترجمہ تو معلوم ہو چکا۔ جاننا چاہئے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے کوئی ایسی حدیث کہ جمع تقدیم پر دلالت کرے نلائی کہ اشکال اس صورت مین جمع
تاخیر سے بھی زیادہ ہی۔ اس لئے کہ تاخیر مین ایک نماز حکم قضا کا رکھتی ہے ذمہ سے ساقط ہونے کی اسمین گنجایش ہی۔ پر تقدیم مین نہ ادا ہی نہ صورت قضا اسکی تفصیل قریب اوپر
گذری ہے **باب** صلوة القاعد باب بیان مین بیٹھ کے نماز پڑھنے والے کے **حدثنا** قتیبة بن سعید عن مالک عن ہشام عن
عروة عن ابیہ عن عائشة انہا قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ وہو شاک فصلی جالسا وصلی وراءہ
قوم قیاما فاشار الیہم ان اجلسوا بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے میرے گھر مین نماز پڑہی جس حال مین کہ بیمار تھے پس بیٹھ کے نماز پڑہی اور نماز
پڑھے صحابہ آپ کے پیچھے کھڑا رہ کے پس آپ نے انکے طرف اشارہ کیا کہ بیٹھو فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ پس جسوقت نماز سے پھر فرمایا
سوا اسکے نہین کہ ٹھہرایا جاتا ہی امام کہ اقتدا و اتباع کیا جاوے ساتھ اسکے۔ اور یہہ حکم منسوخ ہوا ہی حضرت کے فعل سے جو اپنے مرض موت مین بیٹھ کے نماز پڑھے اور لوگ
سب آپکے پیچھے کھڑے تھے فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا پس جسوقت کہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جسوقت کہ وہ رکوع سے سر اٹھاوے
تم بھی اوٹھاو جب لوگون سے رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے مین مسابقہ واقع ہوتا تھا حضرت نے تخصیص کے بعد تعمیم کی **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا ابن عیینة
عن الزہری عن انس بن مالک قال سقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرس فخدش او فجحش شقہ الایمن فدخلنا
علیہ نعودہ انس نے کہا کہ حضرت اپنے گھوڑے سے جدا ہوئے سو آپکا داہنا پہلو شریف خراشیدہ ہوا خدش اور جحش ہر دو کے ایک ہی معنے ہین اس لفظ مین
راوی کو شک ہوا۔ پس ہم حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے جس حال مین کہ ہم آپ کی عیادت کرین فحضرت الصلوة فصلی قاعدا فصلینا قعودا پس نماز
کا وقت آپہنچا تو حضرت بیٹھ کے نماز پڑھے پس ہم بھی بیٹھ کے نماز پڑہی وقال انما جعل الامام لیؤتم بہ اور فرمایا نہین ٹھہرایا گیا ہی امام مگر اسلئے کہ اقتدا
کیا جاوے اسکے ساتھ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا پس جسوقت کہ امام تکبیر کہے پس تم بھی تکبیر کہو اور جسوقت کہ وہ رکوع کرے
پس تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ رکوع سے سر اٹھاوے پس تم بھی سر اٹھاو واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا ولک الحمد اور جب سمیع
کہے یعنے سنا اللہ تعالی اس شخص کے لئے جو سراہا اسکو تب قوم تحمید کہین یعنے ای پروردگار ہمارے تجھے کو ہی حمد **حدثنا** اسحق بن منصور قال
اخبرنا روح بن عبادة قال اخبرنا حسین عن عبد اللہ بن بریدة عن عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم ح وحدثنا اسحق قال اخبرنا عبد الصمد قال سمعت ابی قال حدثنا الحسین عن ابن بریدة قال حدثنا عمران بن حصین
وکان مبسورا انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوة الرجل قاعدا ابن بریدہ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے عمران بن حصین نے کہ وہ
بواسیر کی بیماری رکھتا تھا مقر عمران نے حضرت سے سوال کیا اس شخص کی نماز سے جو بیٹھ کر پڑھے۔ ظاہر یہہ ہی کہ عمران کا سوال بسبب عجز بیماری کے نماز فرض سے ہوگا
اور نماز نفل کا بھی احتمال ہی قال ان صلی قائما فہو افضل حضرت نے اسکے جواب مین فرمایا کہ اگر کھڑا رہ کے نماز پڑھے تو وہ افضل ہی اسکا ثواب زیادہ
ہی ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد اور جسنے بیٹھ کے نماز پڑھے تو اسکو کھڑا رہ کے پڑھنے

والیکا آدہا ثواب ہی - اور جو کوئی لیٹے ہوا نماز پڑہا تو اسکو بیٹھکے پڑہنے والے کا آدہا ثواب ہی - کہتے ہین کہ یہہ حکم غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ہی - اور حضرت کے خصایص سے ہی کہ کھڑے اور بیٹھے نماز پڑہنی حضرت کے لئے برابر ہی مسلم اور ابوداود و نسائی ابن عمر سے لائے ہین کہ حضرت نے فرمایا نماز بیٹھے ہوے کی آدہی نماز کھڑے ہوے کی ہی کہا مین ایک روز حضرت کی خدمت مین آیا اور دیکھا کہ بیٹھکے نماز پڑہتے ہین مین نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا - فرمایا کہ کیا ہی ای عبد اللہ - مین نے عرض کی کہ آپ نے فرمایا ہی کہ بیٹھکے پڑہنے والے کی آدہی نماز ہی کھڑے ہوے کی فرمایا ہان - لیکن مین تمہارے سے ایک کے مانند نہین ہون - یہہ بات خبر دیتی ہی کہ متکلم عموم خطاب مین داخل ہی اور یہی صحیح ہی - اور بعضون نے زیادتی و نقصان ثواب کو توانائی کے ساتھ نفل پڑہنے والے پر حمل کیا اور بعضون نے وہ فرض پڑہنے والے کے حق مین رکھا ہی جو کھڑا رہا تو مشقت سے کھڑا رہسکتا ہی تا اسکو قیام کے طرف رغبت ہو **باب** صَلٰوۃِ القَاعِدِ بِالاِیمَاءِ باب بیان مین بیٹھکر نماز پڑہنے والے کے جو اشارہ سے رکوع و سجود کرے باوجود قدرت کے

حدثنا ابُو مَعمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَینٌ المُعَلِّمُ عَن عَبدِ اللهِ بنِ بُرَیدَةَ اَنَّ عِمرَانَ بنَ حُصَینٍ وَکَانَ رَجُلًا مَبسُورًا قَالَ سَاَلتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَن صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ اَفضَلُ وَمَن صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصفُ اَجرِ القَائِمِ وَمَن صَلّٰی نَائِمًا فَلَهٗ نِصفُ اَجرِ القَاعِدِ اسکا ترجمہ گذرا قَالَ اَبُو عَبدِ اللهِ نَائِمًا مُضطَجِعًا امام بخاری نے کہا مراد نائم سے لیٹا ہوا ہی

باب اِذَا لَم یُطِق قَاعِدًا صَلّٰی عَلٰی جَنبٍ باب اس بیان مین کہ جسوقت مصلی طاقت نرکھے کہ بیٹھکے نماز پڑہے تو پہلو پر لیٹے نماز پڑہے وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا لَم یَقدِر اَن یَتَحَوَّلَ اِلَی القِبلَةِ صَلّٰی حَیثُ کَانَ وَجهُهٗ اور عطا ابن ابی رباح نے کہا کہ جسوقت کہ قادر نہو کہ قبلہ کے طرف پھر کے نماز پڑہے جسطرف کہ منہہ رہے جانے کر جو حدیث کہ اس باب مین لایا ہی وہ اس حکم پر دلالت کرتی ہی جو ترجمہ مین ذکر کی ہی - اور یہہ عطا کا قول بھی ترجمہ کی تائید کرتا ہی اس وجہ پر کہ جسوقت بسبب عجز قبلہ کے منہہ کرکے نماز پڑہنے کی رخصت ہو بسبب عجز کے بیٹھکے پڑہنا بھی روا ہوگا **حدثنا** عَبدَانُ عَن عَبدِ اللهِ بنِ المُبَارَکِ عَن اِبرَاهِیمَ بنِ طَهمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی الحُسَینُ المُکتِبُ عَن اَبِی بُرَیدَةَ عَن عِمرَانَ بنِ حُصَینٍ قَالَ کَانَت بِی بَوَاسِیرُ فَسَاَلتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِن لَم تَستَطِع فَقَاعِدًا فَاِن لَم تَستَطِع فَعَلٰی جَنبٍ عمران نے کہا کہ مجہ کو شکایت بواسیر کی تہی اس بیماری سے ایک ضعف رکہتا تہا سو حضرت سے نماز کے باب مین سوال کیا کہ کسطرح پڑہا کرون تو فرمایا کہ کھڑا رہکر پڑہا کر اگر کھڑا رہکر نہین پڑہ سکتا ہی بیٹھکے پڑہ اگر وہ بھی نہو سکے پہلو پر لیٹ کے پڑہ - ہدایہ مین یہی حدیث لائی اور زیادہ کیا یہہ کہ سر سے اشارہ کرے - جب اس سے بھی عاجز ہو ذمہ سے ساقط ہوتی ہی - کس لئے کہ عبادت بقدر طاقت ہی اور تفصیل نماز بیمار کی کتب فقہ مین مذکور ہی **باب** اِذَا صَلّٰی قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ اَو وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِیَ باب اس بیان مین کہ جسوقت معذور نماز پڑہے جس حال مین بیٹھکے نماز پڑہتا ہی پس اثناے نماز مین کھڑا رہنے کی طاقت پائی تو اس نماز کو تمام کرے جو باقی رہی ہی - اور نئے سر سے شروع کرنا واجب نہین وَقَالَ الحَسَنُ اِن شَاءَ المَرِیضُ صَلّٰی رَکعَتَینِ قَاعِدًا وَرَکعَتَینِ قَائِمًا اور حسن بصری نے کہا کہ اگر بیمار چاہے نماز فرض دو رکعت بیٹھکے پڑہے اور دو رکعت کھڑا رہ کے - ترجمہ مین جو کہا تمم ما بقی اس قول کی تائید کرنے مین کچہ کلام نظر نہین آتا ہی - لاکن قسطلانی کہتا ہی کہ یہہ قول معنی مذکور مین ہونیکے باب مین عینی نزاع کیا ہی **حدثنا** عَبدُ اللهِ بنُ یُوسُفَ قَالَ اَخبَرَنَا مَالِکٌ عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ عَن اَبِیهِ عَن عَائِشَةَ اُمِّ المُؤمِنِینَ اَنَّهَا اَخبَرَتهُ اَنَّهَا لَم تَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی صَلٰوۃَ اللَّیلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰی اَسَنَّ عروہ نے کہا کہ ام المومنین بی بی عائشہ نے اسکو خبر دی کہ انہوں نے دیکھا پیغمبر خدا کو کہ پڑہتے ہون نماز شب یعنی تہجد جس حال مین کہ بیٹھے ہون ہرگز - یہان تک کہ دراز عمر ہوے فَکَانَ یَقرَاُ قَاعِدًا حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اَن یَّرکَعَ قَامَ فَقَرَاَ نَحوًا مِّن ثَلٰثِینَ اَو اَربَعِینَ اٰیَةً ثُمَّ رَکَعَ پس تہے حضرت کہ قرأت کرتے جس حال مین بیٹھے ہین یہان تک کہ جب رکوع کرنا چاہتے کھڑا رہتے پس تیس یا چالیس آیتین پڑہتے پھر رکوع کرتے - تیس یا چالیس آیات مین شک راوی کا ہی اس لئے کہ بی بی ان دونون سے ایک فرمائی ہون انتہی اور ہوسکے کہ وہ بھی بی بی کا ہی قول ہو کہ جب انہوں نے از روی تخمین کے کہا تردد کیا **حدثنا** عَبدُ اللهِ بنُ یُوسُفَ قَالَ اَخبَرَنَا مَالِکٌ عَن عَبدِ اللهِ بنِ یَزِیدَ وَاَبِی النَّضرِ مَولٰی عُمَرَ بنِ عُبَیدِ اللهِ عَن اَبِی سَلَمَةَ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ عَن عَائِشَةَ اُمِّ المُؤمِنِینَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی جَالِسًا فَیَقرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِن قِرَاءَتِهٖ نَحوٌ مِّن ثَلٰثِینَ اٰیَةً اَو اَربَعِینَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَاَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ

تھے حضرت کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پس قرآن پڑھتے جس حال مین کہ بیٹھے ہین پس جب قرأت سے تیس یا چالیس آیت کے قریب باقی رہتین کھڑے ہوکے اسکو پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پس اس قرأت کو تمام کرتے جس حال مین کھڑے ہین پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک اور دوسری رکعت مین بھی اسی طرح کرتے فاذا قضی صلوتہ نظر فان کنت یقظی یحدث معی وان کنت نائمۃ اضطجع پس جسوقت کہ نماز کو تمام کرتے تیرے سے بات کرتے اور اگر مین خواب مین رہتی اپنے پہلو پر لیٹتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب التہجد باللیل

باب بیان مین نماز تہجد کے شب مین۔ اصل اسکا ترک ہجود ہی ہجود خواب کو کہتے ہین۔ ابن فارس کہتا ہی متہجد شب مین عبادت کرنیوالیکو کہتے ہین۔ قولہ عز وجل اور بیان مین قول حقتعالی کے ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی تھوڑی شب کو خواب کر نماز کے لئے ساتھ قرآن خوانی کے جس حال مین کہ ایک فرض زاید ہی تیرے لئے اور مخصوص ہی تیرے واسطے۔ سفر السعادت مین لایا ہی کہ قیام شب حضرت پر فرض تھی یا سنت اسباب مین علما کو اختلاف ہی ہر دو طائفہ اسی آیت سے دلیل لیتے ہین۔ جو علما کہ اسکی سنیت کے قایل ہین کہتے ہین کہ نافلہ نماز نفل کے معنے مین ہی پس واجب نہین۔ لاکن اس استدلال مین سخن ہی۔ کس لئے کہ اگر نافلہ نماز نفل کے معنے مین ہو۔ قید لک کا جو اختصاص کے ساتھ مشعر ہی بے فائدہ ہوتا ہی اور نفل و تطوع حضرت کے ہی ساتھ مخصوص نہین۔ پس زیادتی کے معنے مین ہی جو اسکا وجوب حضرت پر زاید بر فرایض ہی۔ اور مطلق زیادتی دلالت تطوع پر نہین کرتی ہی۔ اور جو علما وجوب کے قایل ہین کہتے ہین کہ امر تہجد وجوب کے لئے ہی اور قیام حضرت کا سفر اور حضر مین حالت صحت و بیماری مین دائمی تھا۔ اگر کبھی بسبب شدت بیماری یا غلبہ خواب کے فوت ہوجاتی دن کو قضا کرتے یہہ تو علامت وجوب کی ہی انتہی یہہ استدلال بھی اشکال سے خالی نہین۔ اول یہہ کہ امر وجوب کے لئے ہی اگر قرینہ صادقہ نہو۔ یہان تو نافلہ قرینہ ہوسکتا ہی اس لیے کہ کلام شارع مین لفظ کا حمل معنی عرفی شرعی پر کیا چاہئے نافلہ معنے مین زیادہ کے معنی لغوی ہی۔ اور قید لک کا اختصاص کی راہ سے حضرت کے طرف آیا ہی۔ اور حضرت تہجد پر مواظبت کرنی اور فوت ہوجاوے تو دن کو قضا پڑھنی بھی دلیل وجوب کی ہوسکتی نہین۔ ایکبار اعتکاف عشرۂ اخیرۂ رمضان کا جب فوت ہوا حضرت نے اسکو بھی قضا کیا ہی۔ اعتکاف تو بالاتفاق سنت ہی نہ واجب۔ اور قسطلانی کہتا ہی کہ ابن عباس سے مروی ہی کہ تہجد حضرت پر واجب تھی اسپر حضرت مامور ہوے ہین نہ امت۔ اور امام نووی نے تصحیح کی ہی کہ یہہ وجوب حضرت سے منسوخ ہوا جیسا کہ امت سے منسوخ ہوا اور کہا کہ نقل کیا ہی اسکو شیخ ابی حامد نے اور یہی صحیح تر ہی۔ اور صحیح مسلم مین بی بی عایشہ سے منقول ہی وہ بات جو اس معنے پر دلالت کرتی ہی نافلۃ لک ای فضیلۃ لک اس لئے کہ حضرت کی شان مین وارد ہی لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر جب اللہ تعالی نے آپ کو مغفرت کی بشارت دی یہہ نمازین آپکے حق مین مکفر ذنوب نہین بلکہ محض فضل اور کثرت ثواب ہی۔ اور تمام تکالیف شرعیہ جو آپکے حق مین راجح ہین وہ آپکے قرۃ عین ہین اور آپ کی نماز دنیا مین مانند تسبیح اہل جنت کے ہی جنت مین اور وہ وجہ کلفت و تکلیف پر نہین ہی۔ اور یہہ متفرع ہی طریق پر امام الحرمین کے۔ اور طریق پر قاضی کے اسکا وجوب حضرت پر ثابت ہی۔ اور کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے جس چیز کو واجب کیا وہ واجب ہی اگرچہ اسکے ترک پر وعید نہو اور ترک وعید منافی وجوب کی نہین اور حضرت کو آرام دل اور اطمنان جان اس تکالیف کے ہی ساتھ حاصل تھا یہان تک کہ اندیشہ مغفرت کا اور ملاحظہ وعید کا نہین تھا۔ بہر تقدیر آپ معصوم مین کسی عیب و گناہ کو آپکے سراپردۂ عزت و طہارت کے طرف راہ نہین تھی۔ پھر کریمہ فسبح بحمد ربک واستغفرہ مین جو حکم استغفار کا آیا وہ مقید بفرض و تقدیر ہی۔ یعنے اگر میری عصمت تجھ کو نہ گھیری ہوتی اور تو گناہ مین پڑتا مین تجھ کو بخش دیتا انتہی کلامہ۔ ہوسکے کہ حکم استغفار کا امت کے واسطے ہوا آیت فاستقم کما امرت ومن تاب معک جو سورۂ ہود مین ہی۔ جب شرف نزول پائی۔ حضرت کو اندیشہ اور فکر و غم امت کا زیادہ ہوا کہ استقامت امت سے ہوسکتی ہی یا نہ اسلئے بہت گریہ کرتے تھے اور فرمایا شیبتنی سورۃ ھود یعنے مجھ کو سورت ہود بوڑھا کیا۔ پس خداوند مہربان جل شانہ نے اپنے حبیب کو حکم فرمایا کہ امت کے لئے استغفار کرے تا انکو بخشے۔ اور یہہ بھی ہوسکے کہ استغفار اس جناب کا ترقی مراتب والا مین قرب مولا کے تھا کہ جسکو حد و انتہا نہین جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہی انہ یغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ سبعین مرۃ مقرر میرے دل پر پردہ پڑتا ہی تو مین اللہ تعالی سے استغفار کرتا ہون ستر بار۔ محققون نے کہا ہی کہ وہ پردہ آپ کو اللہ تعالی سے حاجب نہین تھا۔ اسلئے کہ سیر فی اللہ مین جو نہایت نہین ہی جس مقام عالی مین پہنچے اس سے بھی ایک مقام بلند نظر آتا ہی سالک اس نیچے کے مقام کو حجاب سمجھتا ہی۔ اس اس قدر جو تنزل رہا اس سے استغفار کرتا ہی۔ اور حمد الہی بجالاکے اس مقام والا مین عروج کرتا ہی۔ اسی طرح ہر مرتبہ مین آناً فآناً حضرت کے سیر مین ترقی تھی بلکہ الآن وہی حال ہی اسیواسطے کوئی صاحب قربت حضرت کے قرب سے ایک نشان نپایا اور قرب الہی مین آپ فلانا

نماز تہجد کے بیان

مرتبہ مین ہن کرکے کہہ سکا واللہ اعلم بحقیقۃ - اور کہہ سکتے ہین کہ حدیث لِی مَعَ اللّٰہِ وَقتٌ اس معنے کے طرف اشارہ کرتی ہی - اور مفسرین نے آیہ عَلِمَ اَن لَّن تُحصُوہُ فَتَابَ عَلَیکُم الخ وجوب تہجد کی ناسخ ہی - ہوا یہ ہین قیام شب واجب تھا ثلث شب یا نصف یا دو ثلث جو شروع سورت مزمل مین مذکور ہی اسکے بعد اس آیت سے منسوخ ہوا کہ قرآن سے جسقدر کہ پڑھہ سکین پڑہین - اسکے بعد وہ بھی منسوخ ہوا صلوٰۃ خمسہ سے کذا قال البیضاوی - اور ایک حدیث جو مسلم نے بی بی عایشہ سے لائی ہی اس معنے پر دلالت کرتی ہی کہ سعد بن ہشام نے بی بی عایشہ سے حضرت کے قیام شب سے سوال کیا تو بی بی نے کہا آیا تو قرآن نہین پڑہتا ہی مراد سورۂ مزمل سے ہی - کہ حق سبحانہ نے اس سورت کے ابتدا مین فرض کیا - پس حضرت اور آپ کے صحابہ نے ایک سال تک اسپر قیام کیا اللہ تعالی نے اس سورت کے خاتمہ کو بارہ مہینے تک آسمان پر نگاہ رکھا پس اس سورت کا اخیر جو تخفیف پر مشعر ہی نازل فرمایا پس قیام شب تطوع ہوئی - اور مولف علیہ الرحمہ نے تہجد کی تفسیر سہر کے ساتھہ کی ہی خواب سے بیدار رہونیکے معنے مین **حدثنا** عَلِیُّ بنُ عَبدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیمَانُ بنُ اَبِی مُسلِمٍ عَن طَاؤُسٍ سَمِعَ ابنَ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیلِ یَتَہَجَّدُ ابن عباس نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جب شب سے اٹھتے جس حال مین ارادہ نماز تہجد کا کرتے قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الحَمدُ اَنتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَمَن فِیہِنَّ تب کہتے ای پروردگار تجہی کو ہی سپاس و ستایش توہی ہی برپا رکہنے والا آسمانون کا اور زمین کا - اور جو کچہ آسمان و زمین کے درمیان ہی - قیم اور قیوم کے ایک معنے ہین اور بعض کہتے ہین کہ قیم کے معنے قایم بکار خلق اور مدبر عالم کا تمام احوال مین ہی - اور قیوم کے یہہ معنے ہین کہ قایم ہوا اپنی ذات سے نہ اپنے غیر سے - اور تمام موجودات اس سے قایم ہون - اور کلمہ مَن جو ذوی العقول کے واسطے ہی تغلیب کے لئے ہی اور جمیع موجودات مراد ہی وَلَکَ الحَمدُ اَنتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَمَن فِیہِنَّ اور تجہی کو ہی حمد تو ہی نورانی کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا اور جو کہ ان ہر دو کے درمیان ہی - یعنے جو چیز کہ روشنی رکہتی ہی وہ تیرے ہی پائی ہی یا اسکے تو ہی نور ہر چیز کا جو نورانی ہی - اور دوسرے انوار تیرے نور پاک کے آگے محو و متلاشی ہین پس سب کا ظہور تیرے ہی ظہور سے ہی وَلَکَ الحَمدُ وَاَنتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَمَن فِیہِنَّ اور تجہی کو ہی حمد و ثنا اور تو ہی ہی مالک اور فرمانروا آسمانون کا اور زمین کا اور جو کہ ان دونون کے درمیان ہی اَنتَ الحَقُّ تو ہی ہی ثابت اور تجہی کو ہی تحقق اپنے وجود کے ساتھہ بلا سابقہ عدم اور عروض فنا کے وَوَعدُکَ الحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَولُکَ حَقٌّ وَالجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اور وعدہ تیرا حق اور ثابت ہی اور دیدار تیرا حق اور ثابت ہی آخرت مین اور قول تیرا حق ہی یعنے تیرے اوامر و نواہی اور جو انکا مدلول ہی ثابت اور راست ہی اور بہشت اور اسکی نعمتین نیکون کے واسطے اور دوزخ اور اسکے عذاب و عقاب بدکارون کے واسطے ثابت ہین - اور تمام انبیاے کرام اور سرور انبیا محمد مصطفی علیہ و علیہم افضل الصلوۃ والسلام حق ہین اور جو کچہ انہون نے کہا اور خبر دی وہ سب اللہ ہی کے طرف سے ہی اور وہ سب سچ ہی - اور روز قیامت حق ہی - حمد کی تکرار اس لئے ہی کہ تا ہر نعمت الہی پر شکر تازہ ہو - اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسلَمتُ وَبِکَ اٰمَنتُ وَعَلَیکَ تَوَکَّلتُ وَاِلَیکَ اَنَبتُ الٰہی مین نے تیری فرمانبرداری کی اور تیرے احکام کی اطاعت بجا لائی اور مین تجہپر ایمان لایا جیسا کہ تو نے فرمایا اور تصدیق کی جسطرح پر کہ تو ہی اور مین نے تجہپر توکل کیا اور اپنے سب کاروبار کو تجہپر سونپ دیا اور تیرے طرف رجوع لایا اپنے صدق دل سے وَبِکَ خَاصَمتُ اور مین نے تیری تائید سے خصومت کی اس قوت و حجت سے جو تو نے مجھے عنایت کی اس شخص سے کہ مجہ سے خصومت کی کفار سے وَاِلَیکَ حَاکَمتُ اور طرف تیرے لیگیا اس شخص کو جو ابا کیا اور نمانا ان احکام کو کہ جن کے ساتھہ تو مجہ کو بہیجا ہی فَاغفِر لِی مَا قَدَّمتُ وَمَا اَخَّرتُ وَمَا اَسرَرتُ وَمَا اَعلَنتُ پس بخش میری تقصیر جو اسکے آگے اور اسکے بعد کرون اور جو پوشیدہ کیا اور ظاہر کیا گناہون سے جو تعلق دل اور جوارح کے ساتھہ رکھے - پوشیدہ نرہے کہ یہہ دعائین حضرت سے از روے تواضع اور اظہار کمال عبودیت کے ہین مقام مین اجلال و عظمت الہی کے - یا محض واسطے تعلیم امت کے اَنتَ المُقَدِّمُ وَاَنتَ المُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَو لَا اِلٰہَ غَیرُکَ تو ہی آگے لانیوالا اور تو ہی ہی پیچھے ڈالنے والا - نہین ہی کوئی معبود بحق مگر تو یا نہین ہی کوئی لایق عبادت کے مگر تو قَالَ سُفیَانُ وَزَادَ عَبدُ الکَرِیمِ اَبُو اُمَیَّۃَ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ عبد الکریم کہ جسکی کنیت ابو امیہ ہی مضمون حدیث پر یہہ کلمات زیادہ کیا ہی لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ سُفیَانُ قَالَ سُلَیمَانُ بنُ اَبِی مُسلِمٍ سَمِعَہُ مِن طَاؤُسٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مقصود اس کلام کے لانے سے یہہ ہی کہ سلیمان نے بلا واسطہ طاؤس سے سنا ہی اور اسناد سابق مین بطریق عنعنہ کے تھا

باب فَضلِ قِیَامِ اللَّیلِ باب بیان مین فضیلت اور کثرت ثواب

نماز تہجد کے مسلم مین ابوہریرہؓ سے لایا ہی کہ سب نمازون سے افضل فرض کے بعد نماز تہجد ہی یہان تہجد کی افضلیت سنت فجر پر لازم آتی ہی باآنکہ سنت فجر کی فضیلت مین بہت سے حدیثیں
وارد ہین - اسپر نظر کرتے سنت فجر کو خاص کرسکتے ہین - اور آیات و آثار نماز شب کی فضیلت مین بہت سے وارد ہین حق جل شانہ نے تہجد گذارون کی مدح کی جیساکہ فرمایا کانوا
قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ اور فرمایا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا اور فرمایا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اور فرمایا مَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ اور احادیث و آثار بھی بہت آئے ہین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سالم کے والد ماجد ابن عمر نے کہا کہ لوگ
مرد حضرت کے زمانے مین تھا جب خواب دیکھتا اسکو حضرت کے پاس آکے بیان کرتا - پس مین آرزو رکھتا تھا کہ مین بھی ایک خواب دیکھون اور اسکو حضرت پر بیان کرون اور مین
نوجوان لڑکا تھا اور مین حضرت کے زمانے مین مسجد مین سویا کرتا فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَ
إِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ پس مین خواب
مین دیکھا کہ گویا دو فرشتون نے مجھے پکڑا ہی پھر مجھکو دوزخ کے طرف لے گئے پس ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ دوزخ بنا کی گئی ہی مانند ایک کوئین کے اور ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ اسکو
دو گوشہ ہین سیوطی نے کہا کہ قرنان ان دو لکڑیون کو کہتے ہین جو کھڑا کئے جاوین اور ایک آڑی لکڑی ان دونون پر رکھین اور اسمین لوہے کے قلابے رہین اور انسے ڈول کو
لٹکاوین جیسے قصاب بجہ کو لٹکاوے - پھر ناگاہ اس مین کیا دیکھتا ہون کہ لوگ ہین اور انکو مین پہچانتا ہون - پس مین کہنا شروع کیا کہ پناہ مانگتا ہون مین اللہ تعالے
کی دوزخ سے - پس ایسے مین ایک دوسرے فرشتہ نے ہمارے ملاقات کی اور کہا کہ خوف مت کر لم ترع بضم اول و فتح را و سکون مہملہ لا تخف کے معنے مین ہی یعنے اسکے بعد
تجھے کچھ خوف نہین ہی فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا پس مین نے یہہ خواب اپنی خواہر ام المومنین بی بی حفصہ سے ظاہر کیا - اور بی بی حفصہ نے حضرت سے
بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ نیک مرد ہی عبداللہ اگر شب مین نماز پڑہا کرے - پس تھے عبداللہ ابن عمر اسکے بعد شب مین نہین سوتے مگر تھوڑا وقت جاننا چاہئے کہ حضرت نے اس خواب
کی تعبیر کی ابن عمر کے لئے کہ تنبیہ ہی اسکو اسبات پر کہ قیام شب کرے - اس وسے کہ انکو وہ دو فرشتے سر دوزخ پر لیجانا اور دوزخ انکو بتلانا بسبب فوت ہونے ایک عبادت کے ہی - اور انسے
فرایض تو فوت نہوتے تھے - پس وہ نہین تھا مگر تہجد فوت ہونے کے جہت سے پس یہان واضح ہوا کہ فرایض کے بعد جس نماز کا بڑا اہتمام کیا چاہئے وہ نماز تہجد ہی کہ اسکے کثرت ثواب سے
دوزخ سے رہائی ہوگی - اور اس وجہ سے ترجمہ کے ساتھ تطبیق ہے **باب** طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ باب بیان مین سجدے کی درازی کے نماز شب مین درگاہ
حق مین دعا و زاری کے لئے - اور سجدہ نہایت مرتبہ تواضع اور تذلل کا ہی - بندہ جب سجدہ کرتا ہی تو اپنے پروردگار جل شانہ سے نہایت قریب ہوتا ہی **حدثنا**
أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ زہری نے کہا حدیث
کی مجھ سے عروہ نے کہ خبر دی اسکو عایشہ نے کہ تھے پیغمبر خدا نماز پڑہتے شب مین گیارہ رکعت یہہ آپ کی نماز ایسی تھی کہ حضرت سجدہ کرتے اس قدر کہ تمہارے
سے کوئی پچاس آیتین پڑہے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھانے کے آگے - ایک روایت مین ہی کہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اور ایک روایت سے
سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلٰوةِ اور
پڑہتے دو رکعت آگے نماز فجر کے پھر لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر یہان تک کہ آتا آپ کے پاس موذن واسطے نماز فجر کے **باب** تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ باب
بیان مین جایز ہونے ترک نماز شب کے بیمار کے لئے **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ اشْتَكَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ اسود بن قیس نے کہا کہ مین نے جندب سے سنا کہ کہتا تھا حضرت بیمار ہوے سو نماز شب نہ پڑہی ایک شب یا دو شب

دوزخ کو دیکھنا ابن عمرؓ کا خواب مین

حدثنا

حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن الاسود بن قیس عن جندب بن عبد اللّٰہ قال احتبس جبریل عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت امرأۃ من قریش ابطأ علیہ شیطانہ فنزلت والضحی واللیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی جندب نے کہا کہ جبریل حضرت کے پاس ایک مدت تک نہ آئے وحی نہ آئی پس قریش سے ایک عورت یعنی زن ابو لہب کہ آیت حمالۃ الحطب جسکی مذمت مین نازل ہوی جیسا کہ حاکم کی روایت مین آیا ہی۔ سو اس عورت کافرہ نے کہا کہ دیر کی آپ کے لئے اسکا شیطان نے خدا لہا اللہ تعالیٰ۔ تب سورۃ والضحی شرف نزول پائی ضحی چاشت کے معنے مین ہی اور تمام روز یعنی قسم ہے روز کی اور شب کی جس وقت کہ اسکی اندھیری گھیر لیوے قطع نہ کیا او تیری محبت و اکرام کو نہ کانا اور تجھ پر غصے ہوا اور تجھے چلایا تیرے پروردگار نے **باب** تحریض النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی صلوٰۃ اللیل والنوافل من غیر ایجاب باب حرص لانے مین حضرت کے نماز تہجد پر اور دوسرے نوافل پر بغیر واجب ٹھہرانے کے وطرق النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا علیہما السلام لیلۃ للصلوٰۃ اور آئے پیغمبر خدا جناب فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ کے پاس ایک رات واسطے تحریض نماز تہجد کے۔ ظاہر یہ ہی کہ آنا ابتدائے احوال مین ہوگا **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللّٰہ قال اخبرنا معمر عن الزہری عن ہند بنت الحارث عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم استیقظ لیلۃ فقال سبحان اللّٰہ ماذا انزل اللیلۃ من الفتنۃ ماذا انزل من الخزائن بی بی ام سلمہ سے مروی ہی کہ حضرت ایک شب بیدار ہوے پس فرمانے لگے پاک ہی اللہ تعالیٰ کیا چیزین نازل کین بلیات سے آج کی شب اور کیا چیزین نازل فرمائین خزانوں سے یعنی اپنی رحمت سے۔ مراد یہ ہی کہ اس شب مین جو فتنے کہ آخر زمانے مین واقع ہو نیگے حضرت پر مکشوف ہوا اور وہ رحمت وعطیات الٰہی جو اپنے بندگوں کے لئے آمادہ کی ہین وہ بھی ظاہر ہوئین۔ بعض کہتے ہیں کہ مراد فتنہ سے وہ فتنہ ہی جو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے بعد شہادت رو دیا اور آخر امارت بنی امیہ وغیرہ کے طرف منجر ہوی۔ اور ہو سکے کہ فتنہ سے مراد وہ ابتلا معاصی کا ہی جو لوگون کو اہل ومال مین پیش آیا اور صوم وصلوات اور صدقات وخیرات اسکے کفر مین من یوقظ صواحب الحجرات یا قوم رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ کون ہی جو بیدار کرے اور آگاہ کردے حجرات والون کو کنایہ ازواج مطہرات سے ہی تا کہ نماز پڑہین اور التجا جناب الٰہی مین کرین اور اللہ کی نعمتون کی درخواست کرین۔ اور اسباب پر غرہ نکرین کہ ازواج پیغمبر کے ہین ای قوم بہت سے کام پوش ہین دنیا مین کہ برہنہ مین آخرت مین۔ اور بہت سے صاحب نعمت اور صاحب عزت مین دنیا مین اور خوار ورسوا ہونگے آخرت مین بسبب افلاس اعمال صالحہ کے۔ اس تقریر سے جو کی گئی مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہوی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی علی بن الحسین ان حسین بن علی اخبرہ ان علی بن ابی طالب اخبرہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم طرقہ وفاطمۃ بنت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیلۃ فقال الا تصلیان فقلت یا رسول اللّٰہ انفسنا بید اللّٰہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا زہری نے کہا کہ خبر دی مجھکو علی بن الحسین یعنی امام زین العابدین نے کہ خبر دی انکو امام حسین نے اور خبر دی انکو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے کہ ایک شب حضرت انکے اور اپنی دختر فاطمہ زہرا کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کیا تم نماز نہین پڑہتے ہو۔ حضرت علی کہتے ہین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارے نفوس اللہ ہی کے دست قدرت مین ہین پس جس وقت کہ ہمکو اٹھانا چاہیگا اٹھا دیگا فانصرف حین قلت ذلک ولم یرجع الی شیئا ثم سمعتہ وہو مول یضرب فخذہ وہو یقول وکان الانسان اکثر شیء جدلا پس حضرت پھرے جبکہ مین نے ایسا کہا اور میری طرف اور کچھ سے رجوع نفرمایا یعنی کچھ جواب دیا۔ پھر مین نے آپ سے سنا کہ اپنے ران مبارک پر مارتے اور یہ آیت پڑہتے تھے جسکا ترجمہ یہ ہی کہ انسان اکثر جھگڑا والا ہے۔ اور حضرت کا یہ قول وفعل راہ تعجب سے اور حضرت علی کے جلد جواب دینے اور نہ قبول کرنے سے تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ انکا عذر تسلیم کرنے کی راہ سے تھا۔ یعنی انکی طبیعت سے محبول ہی اور اس جواب سے انپر کچھ عتاب نہین۔ مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے ابن بطال سے نقل کیا ہی کہ امام کو نہین پہنچتا ہی کہ نوافل مین تشدد کرے پس حضرت نے انکے اس قول پر قناعت کی جو کہا کہ ہمارے نفوس اللہ ہی کے ہاتھ مین۔ پس وہ عذر نوافل مین ہی نہ فرائض مین۔

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیھم بی بی عایشہ نے کہا کہ مقرر تھے پیغمبر خدا کہ ترک کرتے ایک عمل کو غیر فرایض سے حالانکہ دوست رکھتے کہ عمل کرے ساتھ اسکے ۔ اس خوف سے کہ لوگ اسپر عمل کرین پس ان پر فرض کیا جاوے کہ عادت اللہ ایسی ہی تھی وما سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحۃ الضحی قط وانی لا سبحھا اور نہین پڑہی حضرت نے نماز چاشت ہرگز اور مقرر مین نماز چاشت پڑہتی ہون ۔ اس لئے کہ اب وحی منقطع ہوئی فرضیت کا اندیشہ نرہا **ف** بی بی عایشہ کا یہہ خبر دینا محض انکی رویت پر مبنی ہی ورگنہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے روز فتح یہہ نماز پڑہی اور ابو ذر و ابو ہریرہ کو اسکی وصیت کی پس علما نے اسکو واجبات مخصوصہ سے شمار کیا ہے

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عایشۃ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ذات لیلۃ فی المسجد فصلی بصلوتہ ناس ثم صلی من القابلۃ فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ او الرابعۃ فلم یخرج الیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح قال قد رأیت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان یفرض علیکم بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نماز پڑہی ایک شب رمضان کی راتون سے مسجد مین پس لوگ بھی آپکے ساتھ نماز پڑہی پھر شب آیندہ یعنے دوسری شب بھی نماز پڑہی تو لوگ زیادہ ہوے اور ہجوم کیا پھر تیسری یا چوتھی شب لوگ جمع ہوے ۔ یہہ شک مالک کی روایت مین واقع ہوا ۔ اور مسلم مین یونس نے جو ابن شہاب سے روایت کی ہی اسمین شک نہ کیا اور کہا کہ حضرت دوسری شب تشریف لاے اور لوگ آپکے ساتھ نماز پڑہے اور اسکے صبح کو لوگون نے نقل کی ۔ اور تیسری شب لوگ بہت آئے اور حضرت انکے ساتھ نماز پڑہے اور جب چوتھی شب آئی لوگون کی اتنی کثرت ہوئی کہ مسجد مین نہ سماے پھر حضرت اس شب انکے طرف نہین نکلے پھر جب صبح ہوئی فرمایا کہ مقرر مین نے دیکھا جو تم نے کیا ۔ یعنے تمہارا جمع ہونا اور نماز تراویح پر حرص کھنا پس پھیر نہ رکھا مجھے آنے سے مگر یہہ کہ مین نے اندیشہ کیا کہ یہہ نماز تمہارے پر کہین فرض کی جاوے وذلک فی رمضان اور تھا یہہ مذکور ماہ رمضان مین

باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ترم قدماہ باب بیان مین کھڑے رہنے حضرت کے نماز شب مین یہان تک کہ آپکے ہر دو پاے مبارک ورم کرتے قالت عایشۃ حتی تفطر قدماہ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے قیام کیا یہان تک کہ آپکے پاے مبارک شگافتہ ہوے انفطرت کے معنے انشقت ہی

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا مسعر عن زیاد قال سمعت المغیرۃ یقول ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم لیصلی حتی ترم قدماہ او ساقاہ فیقال لہ مغیرہ نے کہا مقرر کہ تھے حضرت قیام کرتے نماز کے لئے یہان تک کہ ورم کرتے آپکے ہر دو پاؤن یا ہر دو ساق ۔ پس آپسے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کس لئے آپ یہہ رنج و تعب کھینچتے ہو حالانکہ اللہ تعالی نے آپکے شان مین فرمایا ہی قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر جیسا کہ بی بی عایشہ کی حدیث مین آیا ہی فیقول افلا اکون عبدا شکورا تو حضرت جواب مین فرماتے کیا مین نہون بندہ شکر گذار یعنے میری طاعت و عبادت کا سبب یہی ہی کہ اللہ تعالی نے مجھے بخشا اور دنیا و آخرت کی نکوئی مجھ پر ارزانی فرمائی

باب من نام عند السحر باب بیان مین اس شخص کے جو خواب کیا صبح کے وقت

حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا عمرو بن دینار ان عمرو ابن اوس اخبرہ ان عبد اللہ بن عمرو بن العاص اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ احب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود واحب الصیام الی اللہ صیام داود وکان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ مقرر پیغمبر خدا عمرو بن العاص کو فرمایا کہ نمازون سے دوستر اللہ تعالی کے پاس نماز داود علیہ السلام کی ہی اور صیام سے دوستر اللہ تعالی کے پاس روزہ داود علیہ السلام کا ہی کہ وہ آدہی شب سوتے اور تیسرے حصہ مین شب کے نماز مین قیام کرتے اور باقی چھٹا حصہ رات خواب کرتے ۔ اور یہہ قیام اس رو سے دوستر ہی کہ مصلی کو کلال نہین لاتا ہی اور ذوق حضور سے قیام کرتا ہے

یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز افطار کرتے **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ مسروق نے کہا کہ مین نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کونسا عمل حضرت کے پاس محبوب تر تھا بی بی نے کہا کہ وہ عمل جو ہمیشہ کیا کرین مراد دوام عمل سے وہ ہی کہ ہر روز بلا فتور اسکے وقت پر ادا کرین قُلْتُ مَتٰی کَانَ یَقُوْمُ قَالَتْ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مین نے کہا کہ کونسا وقت شب تھا جو حضرت نماز کے لئے قیام کرتے تھے بی بی نے کہا جسوقت کہ آواز مرغ کی سنتے قیام کرتے تھے **ف** ابن تاسر سے منقول ہی کہ مرغ جو پہلے بانگ دیتا ہی نیم شب مین دیتا ہی۔ اور ابن بطال نے کہا کہ ثلث شب کے وقت۔ امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ نے زید بن خالد جہنی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا مت گالی دو مرغ کو کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتاہی یا بلاتا ہی۔ مراد یہہ کہ حقیقت مین بانگ اسکی نماز کے لئے ہی نہین بلکہ حق تعالی شانہ اسکو ایسا ہی پیدا کیا ہی کہ نماز کے وقت بانگ دیوے چنانچہ وہ طلوع فجر و زوال کے وقت بانگ دیتا ہی۔ اور معجم طبرانی مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے ایک مرغ پیدا کیا ہی جسکے پکھ سفید زمرد اور یاقوت اور موتی سے مرصع ہین اسکا ایک پکھ مشرق مین ہی اور ایک مغرب مین سر اسکا عرش کے تحت مین رہتا ہی اور اسکے پیر ہوا مین سو وہ ہر صبح بانگ دیا کرتا ہی زمین و آسمان کے سب مخلوق اسکے آواز کو سنتے ہین سوائے جن و انسان کے پس زمینی مرغ بھی اسکے بانگ کا جواب دیا کرتے ہین جب روز قیامت نزدیک پہنچتا ہی سوا جن و انس کے معلوم کر لیتے ہین کہ قیامت آن پہنچی انتہی قسطلانی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰی حضرت جسوقت کہ آواز مرغ کی سنتے اٹھ رہتے اور نماز پڑھتے

حدثنا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَکَرَ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بی بی عایشہ نے کہا نہین پاتی تھی حضرت کو آخر شب میرے پاس مگر جس حال مین کہ خواب مین رہتے۔ حاصل معنے یہہ کہ آخر شب نماز سے فارغ ہوے کے بعد البتہ خواب کرتے

باب مَنْ تَسَحَّرَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَنَمْ حَتّٰی صَلَّی الصُّبْحَ باب بیان مین حال اس شخص کے کہ طعام سحری کھاوے پس نماز کے لئے کھڑا رہا اس سے مراد نماز فجر ہی۔ پس خواب نکرے یہان تک نماز صبح پڑھے۔ مناسبت اس باب کی کتاب تہجد کے ساتھ اور اسکا لانا ضمن ابواب مین اس کتاب کے گویا اس رو سے ہی کہ سحر کا طعام نماز تہجد کے بعد ہی **حدثنا** یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی قُلْنَا لِاَنَسٍ کَمْ کَانَ بَیْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ کَقَدْرِ مَا یَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً انس بن مالک سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا اور زید بن ثابت نے ایک شب سحری کی پس جسوقت ہر دو طعام سحور سے فارغ ہوے حضرت نماز فجر کے لئے کھڑے رہے اور نماز پڑھے پس ہمنے انس سے کہا طعام سحر سے فارغ ہونے اور نماز مین داخل ہونے کے درمیان کتنے ساعت کا فاصلہ تھا انس نے کہا کہ اس قدر فاصلہ تھا کہ کوئی مرد پچاس آیتین پڑھے۔ تورپشتی نے کہا کہ سب کو اسوقت پر عمل کرنا روا نہین اسوقت نازک کو ضبط کرنے کی دشواری کے سبب۔ اور حضرت جب معصوم ہین اور اخبار الٰہی کی دریافت بوجہ کمال آپ کو حاصل تھی بسبب نہایت وثوق کے اسوقت پر عمل کرتے تھے

باب طُوْلِ الْقِیَامِ فِیْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ باب بیان مین استحباب درازی قیام شب کے **حدثنا** سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ مین نے حضرت کے ساتھ ایک شب نماز پڑھی پس ہمیشہ کھڑا رہتا تھا یہان تک کہ مین نے ایک برے کام کا قصد کیا۔ ہم نے ابن مسعود سے کہا کہ تم نے کیا قصد کیا تھا کہا مین نے قصد کیا کہ بیٹھ جاؤن اور حضرت کو چھوڑ دون **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاکِ تھے پیغمبر خدا جسوقت نماز تہجد کے لئے کھڑے رہتے اور اسکا قصد کرتے اپنے دہن مبارک کو مسواک سے ملتے۔ یہہ حدیث اس باب مین لائی اور ترجمہ کے ساتھ اسکی مناسبت مین جو اسکا ہی خطابی نے کہا کہ غلط ناسخ کا ہی اور دوسرے ناظرون نے تکلفات کیا ہی از انجملہ یہہ کہ لفظ تہجد بیداری کے ساتھ مشعر ہی۔ اور شک نہین کہ مسواک کرنا نیند کے دفع کرنے مین

ایک

ایک مدد کا سبب ہے - اور یہہ استعداد درازی نماز کا ہی - باوجود اس تکلف کے فتح الباری مین کہا کہ یہہ توجیہ اقرب توجیہات ہی - **باب** کَیْفَ کَانَ صَلوٰةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ وَکَمْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ باب اس بیان مین کہ نماز شب کی کسطرح پڑہتی دو دو رکعت یا چہار چہار رکعت - وتر کے ساتھ یا بغیر وتر کے اور حضرت نماز شب کتنے رکعت پڑہتے تہے **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ صَلوٰةُ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک مرد پوچہا یا رسول اللہ نماز شب کی کسطرح پڑہی - فرمایا دو دو رکعت ہین پس جسوقت کہ تو طلوع صبح کا خوف کرے تو اسکو ایک رکعت سے طاق کر یعنے جو دوگانہ آخری اسکے ساتھ ایک رکعت کو ضم کرتا وتر ادا ہو - والّا تنہا ایک رکعت کو نماز نہین کہتے ہین - اور معلوم ہوا کہ مغرب کی ن کی وتر ہی اسکے قیاس پر رات کی وتر بھی تین رکعت ہے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ صَلوٰةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً یَعْنِیْ بِاللَّیْلِ ابن عباس نے کہا کہ نماز حضرت کی تیرا رکعت تھین یعنے نماز شب کی **حدثنا** اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلوٰةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰی عَشْرَةَ سِوٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ مسروق نے کہا کہ مین نے بی بی عایشہ سے حضرت کی نماز سے سوال کیا جو رات کو پڑہا کرتے پس بی بی نے کہا کہ سات رکعت اور نون رکعت اور گیارہ رکعت تہین یعنے مختلف وقتون مین حضرت کبہی سات رکعت پڑہتے کبہی نون کبہی گیارہ سوا دو رکعت سنت فجر کے **حدثنا** عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِنْھَا الْوِتْرُ وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ بی بی عایشہ نے کہا کہ تہے حضرت شب مین تیرہ رکعت پڑہتے ازانجملہ وتر ہی اور دو رکعت سنت فجر کے **باب** قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ وَنَوْمِہٖ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ باب بیان مین قیام حضرت کے نماز شب کے لئے - اور بیان مین خواب اس جناب کے - اور بیان مین اس چیز کے جو قیام شب سے منسوخ ہوا وَقَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اور بیان مین قول خدائے عز و جل یا ایہا المزمل کے **مترجم** کہتا ہی کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسباب مین سورہ مزمل کے شروع اور آخر کی آیتین کہ جن مین نماز تہجد کا بیان ہی لکہین - اور شارح نے انکی تفسیر مختصر لکہی اب تفسیر عزیزیہ سے اسکی تفسیر باختصار لکہی جاتی ہی تا شایقان تفسیر و طالبان وعظ و تذکیر کو نفع بیحد و حلاوت بے نظیر حاصل ہو یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ای جامہ ریاضت آپ پر لپیٹے ہوئے حق اس جامہ کا بجالا مُزَّمِّلُ لغت عرب مین اسکو کہتے ہین کہ جامہ فراخ آپ پر لپیٹا ہو - اور حضرت کی ایک کمبل تھی چہار ہاتھ کی دراز جب نماز تہجد کے لئے اٹھتے اسکو اپنے بدن مبارک پر لپیٹتے تا سردی کا صدمہ نہ پہنچے - پس جبکہ وہ کمبل عبادت کے لئے خاص تھی اور نشان عبادت شبی بارگاہ الٰہی مین پسند آئی سو اللہ تعالی نے اسی جامہ شریف کا نام لیکے آپ کو خطاب کرتا ہی کہ ای جامہ عبادت پہنے ہوئے قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا اٹھ اور کہڑا رہ کے نماز پڑہ ہر شب مین مگر تھوڑی راتین جیسے بیماری اور سفر اور جہاد کی راتین جو دن کو مشقت کہینچی ہو ویسی راتون مین تہجد ساقط ہوتی ہی اور نفل محض ہوتی ہی - اور ایسا ہی ان عذرون سے قیام بھی ساقط ہے اگر چاہے بیٹھ کے پڑہے - اسیواسطے حضرت اخیر عمر شریف مین بیٹھ کے پڑہا کرتے تھے - اب تہجد مین کتنی رات قیام کیا چاہئے ارشاد ہوتا ہی نِّصْفَہٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا آدہی شب اگر ایام معتدل ہون یا آدہی شب سے کچہ کم کر تا رات کی تہائی کو پہنچے اَوْ زِدْ عَلَیْہِ یا زیادہ کر اس پر یعنے آدہی رات سے زیادہ تا دو ثلث کو پہنچے - اگر موسم تابستان کا ہو جو شب کوتہی ہوتی ہی - اور یہہ بہی محتمل ہی کہ نشاط خاطر کی رعایت کے لئے ہی - یعنے اگر قوت کامل اور نشاط وافر رہے آدہی رات سے زیادہ کرے - اور اگر قوت و نشاط میانہ رہے نیم شب پر اکتفا کرے - اور اگر قوت و نشاط مین فتور واقع ہو ثلث شب تک اس عبادت مین رہے - جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ ادائے تہجد کے وقت تمہارے سے کسی پر خواب غلبہ کرے تو چاہے سو جاوے اور نماز کو ترک کرے - اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ یہہ اختیار اس لئے ہی کہ نصف حقیقی شب سے معلوم کرنا دشوار ہی - جب بیان سے مقدار مدت مجاہدہ کے فراغت حاصل ہوی اب وہ عمل جو اس وقت مین کیا چاہئے بیان ہوتا ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اور نماز مین کہڑا رہ کے ترتیل کر قرآن کی اچہی ترتیل یعنے حروف کا ظاہر کرنا اور حرکات بلا افراط و تفریط تمام کرنا اور قرآن کے معنے مین تدبر اور تفکر کرنی اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا مقرر نزدیک ہی کہ ہم ڈالینگے تجہ پر ایک کلام جو نہایت گران ہی - قول ثقیل کے معنے مین بہت اختلاف آیا ہی مفسرین نے دس وجہ تک لکہا ہی - پہلی وہ گرانی ہی جو نزول قرآن کے وقت ہوتی تہی ایک جی اس قسم کی تہی کہ آواز جرس کی سی ایک آواز آتی تہی اس سے حضرت پر بڑی گرانی ہوتی یہان تک کہ آپکا جسم مبارک عرق کرتا اگر اس حال مین اونٹ پر سوار رہتے وہ بے طاقت ہوکے بیٹھ جاتا چنانچہ

... کتاب مین اقسام وحی مین اسکا بیان مفصل گذرا۔ دوسری وجہ یہہ کہ بجمیع وجوہ قرات اور بلا وسیلہ کتابت اسکا یاد رکہنا گران ہی تیسری اسکی تبلیغ معاندین کی حضور مین جو نزول اور ... سے پیش آتے تہے گران ہی چوتہی قرآن کے عجایب و قایق اور وجوہ اعجاز کا فہم کرنا جو تعمق عظیم چاہے تب ہی فضل الٰہی کے سوا میسر نہین نہایت گران ہی۔ پانچوین فرق کرنا اقسام قرآن مین محکم اور متشابہ اور ناسخ و منسوخ اور ظاہر و ماول مین اور امتیاز ہر قسم کا دوسری قسم سے اور استنباط احکام کا ہر قسم سے بغایت گران اور علم مشکل ہی چھٹی مسلمانو پر اسکے اوامر و نواہی گران ہین کہ اسپر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق کے سوا ممکن نہین اور کہتے ہین کہ قرآن مجید مین ظاہر و باطن ہر دو حکم فرمائے ہین پس ہر دو کا جمع کرنا نہایت دشوار اور گران ہے ساتوین اسکا سننا کافرون کے حق مین بہت ہی دشوار اور گران تہا چنانچہ بعض سورت مین آیا ہی کہ وے قرآن کے سننے سے نفرت کرتے ہین کہ گدہا وحشیہ بہاگتے۔ آٹہوین قرآن کریم کا نزول منافقون اور فاسقون کے حق مین بہت گران تہا کس لیے کہ انکے عیوب مخفی اور امور پوشیدہ کے برمز و اشارہ اور بتعریض کنایہ کے ساتھ نشان دیتا ہی اور حضار قرآن سے سمجھ لین اور وے فضیحت و رسوا ہو وین چنانچہ اخیر سورۂ توبہ اور سورہ قتال وغیرہا مین بتفصیل بیان فرماے ہین۔ نوین حروف قرآن سے ہر حرف کو ایک خادم روحانی مقرر ہی۔ جب عزیمت شرایط دعوت کے ساتھ اس کلام کو پڑہنا شروع کرے سب خدام روحانی اس کلام کے حاضر ہوتے ہین پس ثبات و قرار نہایت دشوار ہوتا ہی۔ دسوین قیامت کے روز جب میزان عمل کہڑا کرینگے اور اعمال کو تولینگے تو کوی عمل اس کلام پاک کے گرانی اور سنگینی کو نہ پہنچیگا چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی۔ اور بعض واعظون نے کہا ہی کہ شفاعت جو حضرت کے ساتھ خاص ہی اس روز آپ کے سوا شفاعت مین لب کشا ہونا سب انبیا و مرسلین پر نہایت شاق اور گران ہو دیگا۔ اگرچہ یہہ تفسیر اخیر آیت سورۂ اسرا کے ساتھ وجہ صحت رکہتی ہی وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور شب سے پس بیدار رہو ساتھ اسکے یعنے ساتھ قرآن کے نماز مین یہہ زیادتی ہی تیرے لئے نماز فرض پر یا فضیلت یا غنیمت یا کرامت ہی خاص تیرے لئے۔ قریب ہی کہ اٹہا دیگا تجہ کو تیرا پروردگار مقام محمود مین۔ مقام محمود مقام شفاعت ہے حضرت اس مقام مین شفاعت کرینگے چنانچہ احادیث صحیح مین آیا ہی۔ غرض قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑہنے کا جو حکم ہوا اسکی علت القاے قول ثقیل کی تہی اور قیام شب کا جو حکم ہوا اب اسکا سبب ارشاد ہوتا ہی اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـًٔا مقرر جو عبادت اور تلاوت شب مین پیدا ہوتی ہی وہی سخت ہی نفس کے پامال کرنے اور اسکی ظلمت دور کرنے مین۔ اور بہت استواری گفتا۔ و سخن مین۔ حاصل یہہ کہ تلاوت قرآن آخر شب مین تدبر اور فہم معانی کے لئے دوسرے اوقات کے بہ نسبت بہتر ہی ہر چند انبیا کے نفوس کاملہ اور ارواح قدسیہ کو کلام الٰہی سے فواید حاصل کرنیکے لئے رات دن برابر ہی۔ لاکن جب آپ کے دن کے اوقات انواع عبادات و طاعات سے معمور تہے خاص ایک کیفیت اور ایک حالت کے ساتہ مشغول ہونا سمین متصور نہین تہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہی اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا مقرر تجہے دن مین شناوری دراز کرنی ہی اور اقسام عبادات مین مشغول رہنا ہی جیسے طالبونکو ارشاد و ہدایت اور وعظ و نصیحت اور ضعیفون کی اعانت اور بیمارون کی عیادت اور جنازے کے ساتھ جانا اور مہمان و مسافر کی خبرگیری اور مظلومون کی نصرت و یاری اور جہاد کی تیاری اور ایسے ہی امور خیر مین تجہ کو اس مجاہدۂ عظیم کی فرصت نہین وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر نام کو اپنے پروردگار کے بر سبیل دوام ہر وقت اور ہر شغل مین اور ہمراہ ہر عبادت کے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ اور منقطع ہو ہر عمل سے طرف اسکے یعنے جو عمل کہ تجہ کو یاد حق سے پہیرے اس عمل سے انقطاع کر اور اللہ ہی کے طرف رجوع لا تَبْتِيْلًا بطور قطع کرنیکے علاقونکو اس عمل اور اس شغل کے اپنے اختیار سے۔ امام بخاری نے کریمہ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا تک لکہکے اسکے بعد لکہا ہی وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ اور یہہ باب بیان مین اس قول الٰہی کے ہی اسکی اب تفسیر لکہی جاتی ہی عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ حق تعالیٰ جانتا ہی کہ ہرگز تم سب یعنے پیغمبر اور امت احاطہ نکروگے مقدار معین پر پس مدت معین کی تکلیف تم کو شب کی بیداری مین تکلیف مالا یطاق کی قبیل سے ہی فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس سہولت اور آسانی کی اور مقدار معین شب بیداری اور قرآن خوانی اور تہجد گذاری کی مطلقاً تمہارے سے معاف فرمایا۔ اور لفظ توبہ لغت مین رجوع کے معنے مین ہی حالت طاری سے حالت اصلی کے طرف۔ جب یہہ لفظ بندگان کے حق مین مستعمل ہو رجوع معصیت سے طاعت کے طرف مفہوم ہوتا ہی اور جب حق تعالیٰ کے مستعمل ہو رجوع حالت سختی سے آسانی کے طرف سمجہا جاتا ہی چنانچہ اس مقام مین جب تمہاری سہولت و آسانی ہم نے مقصود رکہا فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑہو جو کہ تم کو آسان ہو قرآن سے نماز تہجد اور شب بیداری مین اس رخصت کا سبب یہہ ہی کہ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جانا یہہ کہ البتہ ہونگے تمہارے سے بیمار اِنْ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ اور دوسرے لوگ ہونگے سفر کرنے والے زمین مین اور وے سفر اس قبیل کے نہونگے جو حرام اور ممنوع ہون کس لیے کہ وے اس سفر مین يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ طلب کرتے ہین فضل سے اللہ تعالیٰ کے ظاہر مین جو روزی اور معاش اور کسب و تجارت ہی۔ یا باطن مین جو طلب علم و اداے حج و عمرہ و زیارت اولیا و صلحا اور لو لینا انکی صحبت سے وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور دوسرے جنگ و قتال کرنیوالے راہ خدا مین۔ جب یہہ تین عذر واجب الاعتبار مین تکلیف عام ایک ورد معین کی قرآن مجید سے ... سب نہین فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ پس پڑہو جو تم کو آسان ہو اس سے بلا تعیین مقدار قرات جیسے ہی تخفیف بن تعیین مدت کی ہم نے معاف کی

اگر تم ان ہر دو تعین کے ساقط کرنے سے یہہ خوف ہو کہ مبادا ریاضت اور مجاہدے مین قصور واقع ہوگا کیونکہ اگر تعین مقدار عمل کا نہو آدمی مقید نہین ہوتا ہی تو جانیو کہ فرایض معین تمہارے ذمے پر
بہت ہین وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ اور قایم کرو تم نماز کو جو پانچ وقت رکعتون کے تعین کے ساتھ تمہارے پر فرض ہی- نماز کا قایم کرنا بڑا مجاہدہ ہی کس لئے کہ قایم کرنیکے معنے راست
کرنا ہی اور نماز اسوقت راست ہوتی ہی کہ کوئی خلل دل اور زبان اور اعضا کے عمل مین واقع نہو خواہ وہ عمل فرض ہو یا سنت یا مستحب وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو تم زکوۃ کو کہ وہ
بھی ایک مقدار معین ہی مال سے مدت معین ایک سال گذرنیکے بعد اور زکوۃ کا دینا بھی ایک مجاہدۂ عظیم جہتا ہی کس لئے کہ مال کی قطع محبت نفس پر نہایت شاق ہی اسکے سوا اور
ایک مجاہدہ جو بہت ہی گران اور شاق ہی اس سے بھی ہم نشان دیتے ہین وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو خدا تعالی کو قرض نیک- خاص خدا کے بندگان کو جو محتاج
ہون قرض حسنہ دو اور سود نہ لو اور بوقت تقاضا سختی نکرو اور اگر تمہارے حق سے کچھ کم دین یا مہلت چاہین قبول کرو اور بار بار قرض دو- پرنت نہ رکھو یہی قرض ہی کہ جسکے حق مین
حضرت نے فرمایا کہ مین شب معراج مین جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ جسنے راہ خدا مین ایک درم صدقہ دیا اسکو ثواب دس درم کا لکھتے ہین- اور جسنے براے خدا ایک درم
قرض دے اسکو ثواب اٹھارا درہم کا لکھتے ہین- مین نے جبرئیل سے اسکا سبب پوچھا تو کہا کہ جسنے راہ خدا مین دے کبھی محتاج کو پہنچتا ہی اور کبھی غیر محتاج کو- اور آدمی قرض نہین لیتا
ہی مگر احتیاج کے وقت- اس جہت سے ثواب قرض کا صدقہ کے ثواب سے زیادہ ہی- یہان جاننا چاہئے کہ اسطرح کا قرض دینا نفس پر نہایت شاق اور گران ہی اور مجاہدہ عظیم جہتا ہے
اور توجیہ مضاعف ثواب کی یہہ ہی کہ جب ایک درہم صدقہ دس درہم کے برابر ہی- اور یہان ایک درم جو قرض دیتا ہی پھر وہ درم اسکے طرف عاید ہوویگا کہ اسکا مطالبہ باقی
ہی- پس گویا ایک درم قرض دینا نو درم صدقہ دینا ہی اور جب نون کو مضاعف کرین اٹھارا ہوتے ہین واللہ اعلم باسرار افعالہ وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِکُمْ اور جو کہ تم
بھیجتے ہو اپنی ذات کے فائدے کے لئے تا آخرت کا ذخیرہ ہو مِنْ خَیْرٍ نیکی کی جنس سے خواہ نماز نفل ہو یا روزہ یا صدقہ نفل یا دوسری عبادات بدنی یا مالی وغیرہ تَجِدُوْہُ عِنْدَ
اللّٰہِ البتہ پاوگے تم اسکا اثر اللہ کے پاس ھُوَ خَیْرًا وہ اثر بہتر ہی تمہاری نیکی سے دنیا مین کہ وہ تم کو حلاوت قرب بخشیگی وَاَعْظَمَ اَجْرًا اور بزرگتر ہی از روے ثواب کے آخرت
مین کمیت و کیفیت مین اور بقا و عدم فنا مین- پس تم کو نوافل مین مجاہدے کے لئے ایک میدان کشادہ ہی- اگر با این ہمہ تم کو خوف گناہ ہو سکتا ہو اسکے علاج سے بھی نشان دیتے
ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اور مغفرت چاہو اللہ تعالی سے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہر آئینہ اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی طاعات مین تمہارے سے جو تقصیرات ہوئی
بخش دیویگا اور اسکے ثواب کو کامل کرکے تم کو عطا فرماویگا- اور گناہون کی ظلمت کو بالکل محو کر دیگا پس استغفار تنقیہ دایمی کی جگہہ پر ہی کہ باوصف اسکے حفظ صحت و ازالہ مرض
مین حاجت ورزش اور ریاضت کی نہین رہتی ہی انتہی قال ابن عباس نشأ قام بالحبشۃ وطاً قال مواطاۃ القراٰن اشد موافقۃ لسمعہ و
بصرہ و قلبہ لیواطؤا معناہ لیوافقوا کہا ابن عباس نے کہ نشأ قام کے معنے مین حبشی زبان مین اور وطأ کے معنے قرآن کی مواطاۃ کرنی ہی یعنے سخت موافقت
کرنی اسکے سننے اور دیکھنے اور دل سے سمجھنے کے لئے تا موافقت کرین اسکے معنے کی حدثنا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ حُمَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّھْرِ حَتّٰی یُظَنَّ اَنَّہٗ لَا یَصُوْمُ مِنْہُ انس کہا
کرتے تھے کہ تھے پیغمبر خدا کسی مہینے مین افطار کرتے یہان تک گمان کیا جاتا کہ اس مہینے مین روزہ نرکھینگے وَیَصُوْمُ حَتّٰی یُظَنَّ اَنَّہٗ لَا یُفْطِرُ مِنْہُ شَیْئًا اور روزہ رکھتے
کسی مہینے مین یہان تک گمان کیا جاتا کہ اس مہینے مین افطار نکرینگے- یعنے بعض مہینون مین روزہ رکھتے اور بعض مہینون مین نرکھتے وَکَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاہُ مِنَ
اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ اور تھے حضرت کہ نہ چاہتا تو یہہ کہ تو دیکھے آپ کو نماز پڑہنے والے رات مین مگر یہہ کہ تو دیکھتا آپ کو نماز گذار- اور نہ چاہتا
تو کہ دیکھے آپ کو خواب مین- مگر یہہ کہ دیکھتا خواب مین- یعنے بعض راتون سے تمام رات نماز پڑہتے اور بعض راتون مین خواب کرتے- یہہ دلیل ہی اسبات پر کہ نماز تہجد حضرت
پر واجب نہین تھی- تا آنکہ شب مین ایک ساعت خواب کرتے اور ایک ساعت قیام فرماتے- یا آنکہ نماز کے لئے یا خواب کے لئے ایک وقت معین نہین تھا پس بحسب اتفاق کوئی اسی نماز کے
وقت بیدار رہوتا تو نماز مین دیکھتا- اور اگر خواب کے وقت بیدار ہوتا خواب مین دیکھتا تَابَعَہٗ سُلَیْمَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَیْدٍ متابعت کی ہی محمد بن جعفر
کی سلیمان اور ابو خالد حمید سے

باب عَقْدِ الشَّیْطَانِ عَلٰی قَافِیَۃِ الرَّاْسِ اِذَا لَمْ یُصَلِّ بِاللَّیْلِ

باب بیان مین گرہ دینے شیطان کے قفا سر پر
جب کسی نے شب مین نماز نہ پڑہی یعنے نماز عشا عُقَد جمع عقدہ کا ہی قافیہ پیچھے کے معنے مین ہی یعنے پیچھے گردن کے یا پیچھے سر کے اور درمیان سر کے بھی آیا ہی حدثنا
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ

الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرہ دیتا ہی شیطان تمہارے کسی کے سر کے پیچھے جب کہ وہ خواب کرے تین گرہے يَضْرِبُ بِيَدِهٖ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ ہر گرہ پر اپنے ہاتھ سے مارتا ہی جس حال میں کہ شب دراز باقی ہی پس تو سوجا - اس باب میں اختلاف ہی کہ وہ گرہ مارنا حقیقۃً ہی یا مجازاً - برتقدیر اول ساحرون کا قاعدہ ہی جو تاگے پر گرہے دیتے ہین اور اسپر افسون پڑھتے ہین - اور قافیہ کے نزدیک سے مراد قافیہ سر ہی نہ قافیہ پر - جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی کہ تمہارے سے کسی کے قافیہ سر پر ایک لسیان ہوتا ہی کہ اسمین تین گرہ دیتے ہین - اور امام احمد کی روایت مین بھی ایسا ہی آیا ہی اور برتقدیر ثانی تشبیہ فعل شیطان کی فعل ساحر کے ساتھ ہی جیسا کہ ساحر کا سحر اثر کرتا ہی شیطان کا فعل بھی اثر کرتا ہی فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ پس اگر بیدار ہوا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ایک گرہ کھل جاتا ہی - اور اگر وضو کیا دوسرا گرہ کھلتا ہی اور اگر نماز پڑھے تیسرا گرہ کھل جاتا ہی فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ پس صبح کرتا ہی جس حال مین کہ پاک نفس ہے والا صبح کرتا ہی خبیث النفس کاہل

حدثنا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ اَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهٗ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ سمرہ نے حضرت سے روایت کی خواب کی تعبیر مین کہ فرمایا جسکا سر پتھر سے پھوٹے اسکی تعبیر یہہ ہی کہ وہ قرآن مجید کو یاد کرتا ہی - پھر اسکے حفظ کو اور اسپر عمل کرنیکو ترک کر دیتا ہی اور نماز فرض سے فراموش ہوکے سوجاتا ہی - ظاہر نماز صبح اور عشا ہی - اور دوسرے نمازین بھی ہوسکتے ہین - اور یہہ خواب غفلت تسویل اور فسون شیطان سے ہی -

باب اِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ یہہ باب تنوین کے ساتھ اس بیان مین کہ جب کوئی سوگیا اور نماز نہ پڑھی شیطان اسکے کان مین پیشاب کرتا ہی

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ ابن مسعود نے کہا کہ حضرت کے پاس ایک مرد مسلمان کا ذکر کیا گیا کہ ہمیشہ سوجاتا ہی یہان تک کہ صبح کرے جس حال مین کہ نماز کے لئے قیام نہ کیا پس حضرت نے فرمایا کہ اسکے کان مین شیطان پیشاب کیا ہی - جاننے کہ حمل اس کلام کا معنے حقیقی پر کرنا کچھ محالات سے نہین اس لئے کہ ثبوت کو پہنچا ہی کہ شیطان کھاتا ہی پیتا ہی اور نکاح کرتا ہی پس حقیقت مین وہ کان مین بھی پیشاب کرتا ہو - اور وہ پیشاب سب اعضا کے عروق اور مساموں مین آتا ہی اور اعضا کے سستی کا موجب ہوتا ہی - اور ہوسکے کہ وہ کنایہ ہو مرغ سحر وغیرہ کے آواز سے اسکے قوت سامعہ کو پھیر رکھنے سے کہ ایک گرانی جو کان مین لاتا ہی شیطان اس فعل خبیث کو پیشاب سے تعبیر کرتے ہین توربشتی سے منقول ہی کہ اباطیل اور حق بات کے نہ سننے سے مراد ہی - اور غفلت خواب کی نسبت آنکھون کے ساتھ مناسب تر تھی پھر کان کی تخصیص اسلئے ہی کہ خواب سے بیدار ہونا آواز ون سے خصوص ندائے حی علی الصلوۃ سے کان کے ساتھ علاقہ رکھتا ہی - اور خواب کی گرانی بیشتر کان سے ہوا کرتی ہی - اور اسی لئے قرآن مجید مین اصحاب کہف کے حال مین آیا ہی فَضَرَبْنَا عَلٰى اٰذَانِهِمْ بِالْكَهْفِ یعنے ہم نے اصحاب کہف کو سلادیا جیسا کہ آواز انکے کان کو نہ پہنچے - اور تخصیص پیشاب کی اسلئے کہ بسبب سرایت کرنیکے ہی خلال وعروق مین

باب الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ باب نماز مین دعا کے بیان مین اخیر شب مین جو ثلث اخیر ہی وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ای ینامون وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور کہا اللہ تعالیٰ نے تعریف مین متعبدون کے کہ تھوڑے سوتے ہین رات سے - کلمہ ما زایدہ ہی یا مصدریہ - اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہین

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نزول فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ہر شب طرف آسمان دنیا کے جب باقی رہتا تیسرا حصہ رات کا - مراد نزول رحمت اور مزید لطف وعنایت اور دعا کی اجابت سے ہی - نہ نزول حرکت وانتقال یعنے رحمت وکرم اسوقت زیادہ ہوتا ہی مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فرماتا ہی پروردگار کون ہی کہ پکارے مجھے دعا کرے میرے سے پس مین اجابت کرون اسکو کون ہی جو سوال کرے میرے سے پس عطا کرون اسکو - کون ہی جو بخشش مانگے میرے سے پس بخشون اسکو - جاننے کہ یہہ تین مطلب جو دعا وسوال واستغفار ہی ہر دو جہان کے جمیع مقاصد کے جامع مین - اسلئے کہ جو چیز طلب کی جاتی ہی یا دفع ضرر ہی یا حصول نفع اور ہر ایک نفع وضرر سے دینی ہی یا دنیوی - استغفار مین اشارہ دینی ودنیوی ہر دو کے دفع ضرر کا ہی - اور سوال مین

اشارہ

نماز عشا پڑھ کر سوجاوے صبح کو شیطان اسکے سر میں گرہ نہ مارتا ہی

اشارہ منفع دینی و دنیوی ہردو کا ہی۔ اور دعا مین اشارہ دفع مضر دنیوی کا ہی۔ اور وجہ تخصیص اخر شب کی نزول و وفور رحمت اور مزید لطف و عنایت کے لئے وہ ہوگی کہ وہ وقت لوگون کے غفلت اور استغراق خواب کا ہی۔ پس اسوقت کا بیدار ہونا اور جناب باری جل شانہ کے طرف توجہ لانا اور مناجات اور تفرع و ابتہال مین قیام کرنا خلوص نیت اور کمال رغبت کی نشان ہی فضل الٰہی کے طرف۔ پس اسکی دریاے نوال و کرم جوش مین آئیگی لہذا اسکی رحمت و عنایت اس بندے کو گھیر لیگی۔ اسی معنے کے طرف اشارہ کرتی ہی حدیث قدسی مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا **باب** مَنْ نَامَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَحْيَى اٰخِرَهٗ باب بیان حال مین اس شخص کے کہ پہلی رات مین خواب کیا اور اخر شب کو زندہ رکھا وَقَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ اور سلمان فارسی نے ابو درداء کو کہا کہ سوجا پھر جب اخر شب ہوی کہا اٹھ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا **حدثنا** ابو الوليد حدثنا شعبة وحدثني سليمان قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَاشِهٖ اسود کہا کہ مین نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کسطرح پڑھتی حضرت کی نماز شب کے وقت بی بی نے کہا کہ حضرت اول شب مین خواب کرتے اور اخر شب مین اٹھتے۔ پس نماز تہجد پڑہتے۔ پھر اپنے فرش خواب کے طرف تشریف لاتے۔ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَتْ بِهٖ حَاجَةٌ اِغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ پس جسوقت موذن اذان کہتا اپنے خواب سے اٹھتے پس اگر اپکو حاجت غسل کی ہوتی غسل کرتے و الا وضو کرتے اور نماز کے لئے نکلتے مسجد کیطرف۔

باب قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ باب بیان مین حضرت نماز پڑہنے کے رمضان اور غیر رمضان کے راتون مین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مقرر ابو سلمہ نخزری سعید بن ابی سعید کو کہا کہ اسنے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کیسی تھی نماز پیغمبر خدا کی رمضان کی راتون مین۔ پس بی بی نے کہا کہ نہین تھے حضرت زیادہ کرتے رمضان اور غیر رمضان کی راتون مین گیارہ رکعت پر۔ یہہ نماز تہجد ہی کہ حضرت ہمیشہ اسپر قیام فرماتے تھے۔ اور سابق مین گذرا کہ حضرت چند شب مسجد مین نماز پڑہے اور لوگون نے ہجوم کیا۔ ظاہر ہی کہ وہ نماز غیر تہجد تھی یعنے تراویح۔ اور معلوم ہوا کہ وہ بیس رکعتین تھین اور حضرت نے اسکو فرض ہوجانیکے اندیشہ سے ترک کرکے نماز دایمی پر اپنے گھر مین قیام کیا واللہ اعلم يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ پھر پڑہتے تھے چار رکعتین دو سورت پوچھ انکی خوبی سے اور انکی درازی سے ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا پھر پڑہتے تین رکعتین وتر قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ بی بی نے کہا کہ مین نے پوچھی یا رسول اللہ آیا آپ خواب کرتے ہو وتر پڑہنے سے اگے فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي پس فرمایا ای عایشہ مقرر میرے ہردو انکھین سوتی ہین اور میرا دل خواب نہین کرتا ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا كَبِرَ قَرَاَ جَالِسًا فَاِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ بی بی عایشہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو نہین دیکھا کہ پڑہے ہون کسی نماز مین نماز شب سے بیٹھ کے۔ یہان تک کہ دراز عمر ہوے تب قران بیٹھ کے پڑہا کرتے کَبِرَ بکسر سین موحدہ ہی درازی عمر کے معنے مین اور بضم عظیم کے معنے مین ہی۔ پس جب باقی رہتے آپ پر کچہ سورت سے تیس یا چالیس آیتین تب کھڑے رہتے اور پڑہتے پھر رکوع کرتے

باب فَضْلِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الطُّهُوْرِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ باب بیان مین زیادتی ثواب نماز کے جب وضو کرے رات اور دن مین **حدثنا** اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے بلال کو فرمایا نماز صبح کے وقت یعنے نماز صبح کے بعد جب حضرت اپنا خواب بیان کرتے اور لوگون کے خواب کی تعبیر فرماتے ای بلال حدیث کر میرے سے تیرا امیدوار تر عمل جو تو اسلام مین کیا ہو یعنے وہ عمل کہ جسکا تو بہت امیدوار رہے اسکو بیان کر پس تحقیق مین نے سنے تیرے پاؤن کی آواز سنی اپنے اگے بہشت مین۔ ظاہر کلام یہہ ہی کہ مین نے بہشت مین جو دیکھا کہ تو میرے اسکے اگے چلتا ہی۔ جب بہشت مین انا بیداری مین نشاء دنیا مین متصور نہین تاویل کرتے ہین کہ یہہ واقعہ خواب مین ہوگا بقرینہ حال کہ حضرت

منامات کے ذکر کے وقت فرمایا - اور ہوسکتا کہ حالت بیداری مین حضرت پر کشوف ہوا ہو **مترجم** کہتا ہی کہ مسلم کی روایت مین لفظ فی المنوم زیادہ آیا ہی پس خواب مین
دیکہنا ثابت ہوا حاجت تاویل کی نہی کذا فی القسطلانی قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةِ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ بلال نے کہا
کہ مین نے جو عمل کیا ہی - اور میرے پاس امیدوار تر ہی یہہ ہی کہ مین وضو نہین کرتا ہون کوی وضو کسی ساعت مین رات یا دن کے اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ
اَنْ اُصَلِّیَ مگر یہہ کہ مین نے نماز پڑہی ہی اس وضو سے جو اندازہ کیا گیا ہی میرے لئے کہ اسکو پڑہون - یعنے دوسرون پر جو زیادتی رکہتا ہون یہی عمل ہی اللہ تعالی کے فضل کا
امیدوار ہون **ف** یہہ فضیلت نوافل کی ہی ورنہ فرض نمازون کی فضیلت قطعا ثابت ہی اور بلال کا سبقت آنحضرت پر بہشت مین سبقت نہین ہوسکتی کیونکہ
یہہ سبقت خدمت کی ہی جو خادم آقا کے آگے آگے چلتا ہی اور بلال تو حضرت کے خادم تہے قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ اَیْ تَحْرِيْكَ بخاری نے کہا کہ دف
کے معنے تحریک ہی **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْعِبَادَةِ باب بیان مین اس چیز کے جو مکروہ ہی اپنے پر سختی لینے سے عبادت مین تا ملال طرف کہینچ

حدثنا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ انس
بن مالک سے مروی ہی کہ حضرت مسجد مین تشریف لائے پس ناگاہ آپنے دیکہا کہ ایک دراز رسی کہنچی ہی دو ستونون کے درمیان - پس آپنے فرمایا کہ یہہ رسی کیا ہی - کہنے لگے کہ یہہ رسی بی بی
زینب کے لئے ہے اختلاف ہی کہ وہ زینب بنت جحش ہے یا زینب بنت حمنہ جسوقت کہ اس کو سستی آتی ہی یعنے نماز مین کہڑی رہنے کے لئے اپنے مین ایک کسل پاتی ہی تب انکو اس رسی
سے باندہتی ہی - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ پس حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکرو اس رسی کو کہول دو چاہئے کہ تمہارے
کوی نماز پڑہے تو اپنی نشاط اور ذوق سے پڑہے فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ اور جب سستی آوے کہڑے رہنے مین تو چاہئے کہ بیٹہ جاوے اور بیٹہ کے نماز کو تمام کرے اور اگر بعد ہر دو سلام
کے سستی آوے باقی نوافل بیٹہ کے پڑہے - اور اگر بیٹہنے مین بہی سستی آوے تب موقوف کرے دوسرے وقت پڑہے - فی الجملہ اللہ تعالی کی عبادت و مناجات کسل اور بے ذوقی مین روا
نرکہے قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ
اَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ
عَلَيْكُمْ مَا تُطِيْقُوْنَ مِنَ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا امام بخاری نے کہا کہ حدیث کی مجہ سے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے اسنے ہشام سے اسنے عروہ سے اسنے
اپنے باپ سے اسنے بی بی عایشہ سے کہ بی بی نے کہا کہ تہی میرے پاس ایک عورت بنی اسد کے قبیلہ سے - پس حضرت تشریف لائے اور استفسار کی کہ یہہ عورت کون ہی - مین نے کہا کہ فلانی عورت ہی
ظاہر یہہ ہی کہ اس عورت کا نام مراد ہی فراموش کیا یا بی بی سے تحدیث کے وقت نام فراموش ہوا - اور کہتے ہین کہ نام اسکا خولہ بنت تویت ہی - پس کہا گیا کہ وہ رات کو سوتی نہین اور
تمام شب نماز پڑہتی ہی تو آپنے فرمایا کہ چہوڑ اس تعریف کو تم لازم کرو آپ پر اس چیز کو جو ہمیشہ اسکو بجا لا سکو اعمال و طاعات سے - پس مقرر حق سبحانہ و تعالی تمہارے سے اعراض نہین کرتا
یہان تک کہ تم ملول ہون - ملال معنے مین اس فتور کے ہی جو زیادہ عمل کرنے سے آدمی کو عارض ہوتا ہی اور وہ عمل مین سست ہوتا ہی - جب یہہ آپ پروردگار جل مجدہ کے حق مین محال
ہی اسکا لازم مراد ہی جو فضل و رحمت سے اعراض ہی **باب** مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُوْمُهٗ باب بیان مین اس چیز کے جو مکروہ ہی ترک کرنے
سے نماز شب کے اس شخص کے لئے جو قیام کرتا تہا اسکے ساتھ - اس جہت سے کہ اسکا ترک کرنا عبادت الہی سے اعراض ہی **حدثنا** عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ
كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ای عبد اللہ فلان کے مانند مت ہو جو قیام شب
کرتا تہا پہر ترک کیا گویا مقصود یہہ ہی کہ تمام شب مت کر کہ موجب سستی کا اور باعث ترک کا ہوگا جیسا کہ یہی ترک کرنیکا حال ایک مرد کو پیش آیا ہی قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا
ابْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ كَاتِبُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ابْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ مِثْلَهٗ
کہا ہشام نے کہ حدیث کی ہم سے کاتب اوزاعی ابو العشرین نے اسناد مذکورہ سے جو ابو سلمہ تک پہنچے ہین معنے مین اس حدیث کے وَتَابَعَهٗ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

اور متابعت کی ہی ابو العشرین کی عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے **باب** یہہ باب ترجمہ نہین رکھتا ہی ما قبل سے فصل کرنیکے لئے لایا ہی۔ اگر ترجمہ اس عنوان سے کرتا کہ مایکرہ من دوام القیام والصیام گنجایش رکھتا تھا **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن عمرو عن ابی العباس قال سمعت عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم اخبر انک تقوم اللیل وتصوم النہار قلت انی افعل ذلک قال فانک اذا فعلت ذلک ہجمت عینک ونفہت نفسک عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کیا خبر دیا گیا نہین ہون مین یہہ کہ تو تمام شب قیام کرتا ہی اور ہمیشہ دن کو یعنی تو آپنے اس حال سے مجھے خبر دی ہی۔ تب مین نے کہا کہ ہان مین یہہ عمل کرتا ہون۔ پس حضرت نے فرمایا کہ جب تو ایسا کریگا تیری آنکھین ضعیف ہوجاوینگے اور تیرا نفس سست ہوجایگا جیسا کہ مطلق عبادت سے عاجز آجایگا۔ لفظ ہجمت بفتح جیم اور نفہت نون و فا مکسور سے ہی وان لنفسک حقا ولاھلک حقا مقرر تیرے نفس کے لئے ایک حق ہی کہ تو اسکو آرام دے تا عبادت الٰہی ذوق سے ادا کرے اور تیری اہلیہ کے لئے ایک حق ہی فصم وافطر پس روزہ رکھ اور افطار کر۔ گویا اشارہ صوم داؤدی کے طرف ہی کہ ایک روز روزہ رکھے اور دوسرے روز افطار کرے وقم ونم اور شب مین قیام کر اور خواب کر جیسا کہ مقتضا متابعت کا ہی

باب فضل من تعار من اللیل فصلی باب بیان ثواب مین اس شخص کے جو شب سے بیدار ہو وے پس نماز پڑہے **حدثنا** صدقۃ بن الفضل قال اخبرنا الولید عن الاوزاعی قال حدثنا عمیر بن ہانی قال حدثنی جنادۃ بن ابی امیۃ قال حدثنی عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعار من اللیل وقال عبادہ بن صامت نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات سے بیدار ہوا اور کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وھو علی کل شیء قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہم اغفر لی او دعا استجیب له پھر جسنے کلمات مذکورہ کے بعد کہا ای پروردگار بخش مجھے یا جو دعا کی قبول کیجاویگی اسکے لئے فان توضأ وصلی قبلت صلوتہ پس اگر وضو کرے اور نماز پڑہے قبول کی جاویگی نماز اسکی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال حدثنی الہیثم بن ابی سنان انہ سمع ابا ہریرۃ وھو یقص فی قصصہ وھو یذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیثم نے ابوہریرہ سے سنا جس حال مین کہ وہ قصہ کہتا تھا اپنے قصون مین درحالیکہ ذکر کرتا تھا پیغمبر خدا کا ان اخا لکم لا یقول الرفث یعنی بذلک عبد اللہ بن رواحۃ مقرر بھائی تمہارا نہین کہتا ہی ایسی بات جو باطل ہو اس بھائی سے ارادہ کیا عبد اللہ بن رواحہ کا یہہ قول ابوہریرہ کا ہی۔ حاصل کلام یہہ ہی کہ ہیثم نے ابوہریرہ سے سنا کہ جو اپنے وعظ مین کہتا تھا جبکہ کلام ذکر نبوی کے طرف پہنچی تھا وہ شعر جو عبد اللہ بن رواحہ نے حضرت کے نعت مین کہا تھا چنانچہ وہ شعر یہہ ہی

وفینا رسول اللہ یتلوا کتابہ ﴿ یعنی ہمارے درمیان رسول خدا ہی جس حال مین پڑہتا ہی کتاب خدا کی اذا انشق معروف من الفجر ساطع ﴿ جسوقت کہ شگافتہ ہو وے معروف جو فجر ہی اور ساطع ہی یعنی جسوقت کہ فجر روشن شق ہو وے۔ وہ رسول مقبول قرآن مجید پڑہتا ہی۔ ارانا الہدی بعد العمی فقلوبنا ﴿ دکھائی ہم کو سیدہی راہ بعد گمرہی کے پس دل ہمارے بہ موقنات ان ما قال واقع ﴿ یقین کرنیوالے ہین اسکے ساتھ کہ حضرت نے جو فرمایا اور غیب کی خبرین دین وے سب واقعی ہین ﴿ یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ ﴿ شب کرتا ہی وہ رسول کریم جس حال مین کہ اٹھاتا ہی اپنے پہلو مبارک کو فرش خواب سے یعنی تہجد پڑہتا ہی ﴿ اذا استثقلت بالمشرکین المضاجع ﴿ جسوقت کہ گران ہی مشرکون پر خوابگاہین۔ مناسبت ترجمہ کے ساتھ اسی بیت اخیر مین ہی۔ پہلی بیت مین اشارہ حضرت کے علم کے طرف ہی۔ اور دوسری بیت مین دوسرون کی تکمیل کے طرف تیسری بیت مین آپ کے کمال عمل کے طرف پس آپ ہی کامل و مکمل ہین از رو علم و عمل کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعہ عقیل متابعت کی ہی یونس کی عقیل نے وقال الزبیدی اخبرنی الزہری عن سعید والاعرج عن ابی ہریرۃ زبیدی بضم زای معجمہ و فتح موحدہ محمد بن ولید حمصی ہی کہتا ہی کہ خبر دی مجھ کو زہری نے سعید بن مسیب سے۔ اور خبر دی اسکو اعرج نے جو عبد الرحمن بن ہرمز ہی ابو ہریرہ سے۔ اور مقصود اس مقولہ سے یہہ ہی کہ یونس نے جزم کیا کہ اس اسناد مین شیخ زہری کا ہیثم ہی۔ اور مخالفت کی اسکی زبیدی نے کہ اس اسناد مین شیخ زہری کا سعید بن المسیب ہے اور اعرج کہتا ہی کہ شیخ اسکا ابوہریرہ ہی۔ اور ہو سکے کہ ہر دو طریق صحیح ہون۔ اور ظاہر امام بخاری کے پاس ترجیح روایت یونس کی ہی جو اسکو عقیل کی متابعت سے موید کیا **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال رأیت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان بیدی قطعۃ استبرق فکانی لا ارید مکانا من الجنۃ الا طارت الیہ ورأیت کان

اثنين اتياني اراد ان يذهبا بي الى النار فتلقاهما ملك فقال لم ترع خليا عنه ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت کے زمانے مین ایک خواب دیکھا گویا میرے ہاتھ مین ایک پارچہ دیبا کا ٹکڑا ہی اور گویا کہ مین نہین چاہتا ہون کوی جگہ جنت سے مگر یہہ کہ مجھے لیجاتا ہی۔ مراد یہہ ہی کہ مجھے لیجاتا ہی اس جگہہ جیسا کہ دوسری روایت مین طارت بی الیہ آیا ہی۔ اور مین نے دیکھا کہ گویا دو شخص میرے پاس آئے اور چاہتے ہین کہ مجھے دوزخ کے طرف لیجاوین پھر ایک فرشتہ انسے ملا اور مجھکو کہا کہ خوف مت کر چھوڑ دو اسکو فقصصتها على حفصة فقصت حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم احدى رؤياي فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي عبد الله من الليل پس بیان کیا حفصہ نے حضرت پر ایک خواب ان دو رویا میرے اور بعض روایات مین رؤیائی آیا ہی اسم جنس کے معنے مین مضاف ساتھ یاے متکلم کے پس حضرت نے فرمایا کہ نیک مرد ہی عبد اللہ اگر نماز پڑھے شب کو یہہ حدیث اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ فضل قیام اللیل کے باب مین اور تعبیر حضرت کی اس معنے کے ساتھ گذری فكان عبد الله يصلي من الليل پس تھے عبد اللہ بن عمر نماز تہجد پڑھا کرتے اسکے بعد وكانوا لا يزالون يقصون على النبي صلى الله عليه وسلم الرؤيا اور تھے صحابہ ہمیشہ بیان کرتے حضرت پر اپنے خواب انها في الليلة السابعة من العشر الاواخر مقرر شب قدر رمضان کے عشرہ اخیر کی ساتوین رات مین ہی فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارى رؤياكم قد تواطأت في العشر الاواخر پس حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ مقرر تمہارے خواب رمضان کے عشرہ اخیر مین موافقت کئے ہین فمن كان متحريها فليتحرها من العشر الاواخر پس جو شخص کہ جویای اور سعی رکھتا ہی شب قدر کی تو چاہئے کہ وہ رمضان کے عشرہ اخیر مین ڈھونڈھے

باب المداومة على ركعتي الفجر باب مداومت کرنے مین حضرت کے دو رکعت سنت فجر پر **حدثنا** عبد الله بن يزيد قال حدثنا سعيد هو ابن ابو ايوب قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك عن ابي سلمة عن عائشة قالت صلى النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم صلى ثماني ركعات وركعتين جالسا بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے نماز عشا پڑھی پھر آٹھ رکعت پڑھین پھر دو رکعت بیٹھ کے پڑھین وركعتين بين النداءين ولم يكن يدعهما اور دو رکعت درمیان اذان و اقامت فجر کے اور نہین تھے اسکو چھوڑتے

باب الضجعة على الشق الايمن بعد ركعتي الفجر باب بیان مین زمین پر داہنا پہلو رکھنے کے بعد ادا کرنے دو رکعت سنت فجر کے ضجعہ بفتح جیم ہی اور اسکے کسرے بھی پڑھتے۔ پہلا معنے مین دفع دوسرا معنے مین ہیئت کے **حدثنا** عبد الله بن يزيد قال حدثنا سعيد بن ابي ايوب قال حدثني ابو الاسود عن عروة الزبير عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الايمن بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جبکہ پڑھتے دو رکعت سنت فجر کے داہنا پہلو زمین پر رکھتے۔ جاننے کہ سنت فجر کے بعد اضطجاع کرنے یعنے پہلو پر لیٹنے مین علما کو اقوال ہین۔ امام اعظم و مالک اسپر ہین کہ بیداری اور قیام شب کے بسبب جو تعب ہوا ہی سو اس سے بقصد استراحت اضطجاع کرے پسندیدہ ہی اور وہ اضطجاع جو احادیث سے منقول ہی ظاہر یہہ ہی کہ وہ بھی استراحت کے لئے عادت کی راہ سے تھا نہ عبادت کی۔ جیسا کہ امام بخاری نے بی بی عایشہ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت فجر کے دو رکعت سنت پڑھتے اگر مین بیدار رہتی میرے سے بات کرتے وگرنہ خواب مین مشغول ہوتے یہان تک کہ موذن نماز فجر کے لئے اعلام کرتا۔ صاحب سفر السعادت نے اس فصل کو اس عنوان سے لایا ہی کہ عادت نبوی یہہ تھی کہ بعد دو رکعت سنت فجر کے داہنا پہلو زمین پر رکھتے اور ایک لحظہ سوتے انتہی امام شافعی اور دوسرے اسکے استحباب کے قایل ہین۔ بسبب اس حدیث کے جو غیر صحیحین مین بطریق امر کے واقع ہوی ہی کہ فليضطجع اور ادنی امر مستحب ہوتا ہی۔ لاکن ہوسکے کہ یہہ امر بھی استراحت کے لئے کہ امت پر شفقت کی راہ سے فرماتے ہون جیسا کہ باب سابق مین ابن عمر کی حدیث مین گذرا کہ وافطر وقم ونم یعنے افطار کر اور قیام کر اور سویا کر۔ یہہ امر محض استراحت کے واسطے ہی جیسا کہ سوق حدیث سے ظاہر ہی۔ صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ ابن حزم ظاہری اس اضطجاع کی فرضیت کا قایل ہوا۔ اور اسکو نماز فجر صحیح ہونیکی شرط ٹھہرائی۔ اور بعض علما اس مذہب کی نصرت مین ایک مجلد تصنیف کی ہی۔ اور مشایخ طریقت سے بھی ایک جماعت اسکی قایل ہوی ہی جیسے صاحب فتوحات وغیرہ انتہی اور علما کی ایک جماعت اسکی کراہت پر گئی اور اسکو بدعت کہتی ہی اور جامع الاصول مین نافع سے لایا ہی کہ ابن عمر نے ایک مرد کو دیکھا کہ دو رکعت سنت فجر پڑہی پھر اضطجاع کیا فرمایا کہ ای فلان تجھے اسبات پر کیا چیز باعث ہوی جو تو نے ایسا کیا۔ اسنے کہا کہ مین نے چاہا کہ سنت اور فرض کے درمیان فصل کرون۔ فرمایا کہ کونسی فصل سلام سے زیادہ ہی۔ اس مرد نے کہا کہ انها سنة ابن عمر نے فرمایا بل هي بدعة پوشیدہ نہے کہ اسکے بدعت ہونے پر بھی حکم کرنا نہایت بعید ہی۔ بسبب وارد ہونے احادیث صحیحہ کے یا رب مگر اسکو حضرت کے خصوصیات سے رکھین یا دعوا اسکے نسخ کا کرین واللہ اعلم **باب**

من تحدث

حدثنا باب بیان مین جو حال ہر شخص کے کہ دو رکعت سنت فجر کے بعد بات کرے اور پہلو پر نہ لیٹے من تحدث بعد الرکعتین ولم یضطجع
بشر بن الحکم قال حدثنا سفیان قال حدثنا سالم ابو النضر عن ابی سلمة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا صلی
مستیقظة حدثنی والا اضطجع حتی یؤذن بالصلوٰة بی بی عائشہ نے کہا کہ مقرر تھے حضرت نماز پڑھتے اور جب اس سے فارغ ہوتے اگر مین بیدار رہتی میرے
سے بات کرتے والا استراحت کے لئے خواب کرتے یہان تک کہ نماز فجر کے لئے اذان کہی جاتی یہہ حدیث صریح نہین کہ وہ نماز سنت فجر تھی امام بخاری علیہ الرحمہ نے بموجب دوسرے
احادیث کے جو عائشہ صدیقہ سے مروی ہین حمل اسپر کیا - اور اسی اسناد مین بعض روایات مین اذا صلی الفجر بھی واقع ہوا ہی باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی
باب اس بیان مین جو نماز نفل دو دو رکعت آئی ہی ویذکر ذلک عن عمار وابی ذر وانس وجابر بن زید وعکرمة والزهری کہا امام بخاری علیہ الرحمہ
نے کہ ذکر کیا جاتا ہی یہہ فعل صحابہ مذکورین سے اور زہری سے قال یحیی بن سعید الانصاری ما ادرکت فقهاء ارضنا الا یسلمون فی کل اثنتین من النهار
یحیی بن سعید انصاری نے کہا کہ مین نہین پایا ہون اپنے زمین کے یعنے مدینہ طیبہ کے فقہا کو مگر یہہ کہ ہر دوگانہ مین سلام دیتے دن کے حدثنا قتیبة قال اخبرنا عبد
الرحمن بن ابی الموالی عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور
کما یعلمنا السورة من القرآن یقول اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة جابر سے مروی ہی کہ کہا تھے پیغمبر خدا سکھلاتے ہم کو
نماز استخارہ سب کامون مین جیسا کہ سکھلاتے ہم کو ایک سورت قرآن کی - فرماتے جب قصد کرے کوئی تمہارے سے ایک کام کا تو اسکو چاہئے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھے سوائے فرض کے
ثم لیقل پھر یہہ دعا پڑھے اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر
ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری
خداوندا مین طلب کرتا ہون تیرے سے وہ چیز کہ جسمین میری خوبی ہو سبب تیرے علم کے جو تو اسکو جانتا ہی - اور مین طلب کرتا ہون تیرے سے کہ مجھے اس خوبی پر تو قادر کرے بسبب
تیری قدرت کے جو اسپر رکھتا ہی - اور مین سوال کرتا ہون تیرے فضل عظیم سے یعنے محض تیرے فضل سے بغیر اسکے کہ مجھے کچھ استحقاق ہو - مقرر تو اسپر قدرت رکھتا ہی اور مین قدرت
نہین رکھتا ہون اور بتحقیق تو جانتا ہی اس چیز کو جو میرے حق مین نیک ہی اور مین نہین جانتا ہون - اور تو ہی ہی جاننے والا غیبون کا یا جسکو تو اعلام کرے - الٰہی اگر تو جانتا ہی
کہ یہہ کام میرے حق مین بہتر ہی میرے دین مین اور میرے زندگانی مین - اور میرے مآل وانجام کار مین او قال عاجل امری واجله یا فرمایا کہ میرے کام کی جلدی مین یا دیری
مین - یہہ شک راوی کا ہی کہ عاقبة امری فرمایا فی عاجل امری واجله کہے فاقدره لی ویسره لی ثم بارک لی فیه پس تقدیر کر اسکو میرے لئے یعنے
آسان کر اسکو میرے واسطے اور میسر کر اسکو میرے واسطے یہہ تفسیر جملہ سابق کی ہی پھر برکت دے اس کام مین میرے واسطے وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی
ومعاشی وعاقبة امری اور اگر تو جانتا ہی کہ یہہ کام برا ہی میرے لئے میرے دین مین اور میرے گذران مین اور میرے انجام کار مین او قال فی عاجل امری واجله
یا فرمایا میرے کام کی جلدی مین یا دیری مین - یہان بھی راوی کا شک ہی فاصرفه عنی واصرفنی عنه پس باز رکھ اس کام کو میرے سے اور باز رکھ مجھکو اس سے واقدر
لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به اور میسر کر میرے لئے نیکی کو جہان کہ ہو پس مجھے راضی کر اس کام کے ساتھ قال ویسمی حاجته اور کہا راوی نے کہ نام لیوے اپنی
حاجت کا دعا کے درمیان هذا الامر کی جگہہ پر حدثنا المکی بن ابراهیم عن عبد الله بن سعید عن عامر بن عبد الله بن الزبیر عن
عمرو بن سلیم الزرقی انه سمع ابا قتادة بن ربعی الانصاری قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلا
یجلس حتی یصلی رکعتین ابو قتادہ نے کہا کہ حضرت فرمایا جب کوئی تمہارے سے مسجد مین آوے تو نہ بیٹھے جبتک کہ دو رکعت پڑھے حدثنا عبد الله بن یوسف
قال اخبرنا مالک عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک قال صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین ثم
انصرف انس بن مالک نے کہا کہ حضرت ہمارے لئے دو رکعت نماز پڑھے یعنے ہماری امامت کی پس پھرے یہہ حدیث مکرر ہی اس حدیث کا جو سابقا مذکور ہوا کہ انس کی جدہ ملیکہ
نے حضرت کو مہمان کیا اور حضرت تناول طعام سے فارغ ہوکے بعد فرمایا کہ اٹھو کہ تمہارے لئے ایک نماز پڑھون - انس کہتے ہین کہ مین نے ایک حصیر جو دھوئی ہوئی تھی لائی حضرت اسپر
کھڑے ہوے مین اور ایک یتیم دوسرا اور میری جدہ حضرت کے پیچھے صف باندھے اور آپنے دو رکعت نماز پڑھی اور مراجعت کی حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا

اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ابن عمر نے کہا کہ پڑھا

میں نے حضرت کے ساتھ دو رکعت آگے ظہر کے اور دو رکعت بعد جمعہ کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے۔ اور روایات بھی گذرے ہیں جو ظہر کے آگے اور جمعہ کے بعد چار رکعت نفل کے سوائے پڑھے ہیں **حدثنا** آدم قال حدثنا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

جابر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا حالانکہ وہ خطبہ جمعہ پڑھتے تھے جس وقت کہ تمہارے سے کوئی آوے جس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو یا خطبہ کے لئے نکلا ہو تو چاہئے کہ دو رکعت نفل پڑھ لے

حدثنا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ سیف مخزومی نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا کہ جو امام ہیں اہل تفسیر کا وہ کہتا

تھا کہ آیا ابن عمر اپنی منزل میں جو مکہ معظمہ میں تھی پس اس سے کہا گیا کہ یہ پیغمبر خدا میں جو کعبۃ اللہ میں تشریف لائے ہیں حضرت کعبہ میں داخل ہوئے سے لوگوں نے ابن عمر کو خبر دی یا بطور استفہام کے پوچھا۔ کہا ابن عمر نے میں آگے بڑھا سو حضرت کو پایا جو کعبہ کے اندر سے نکلے تھے۔ اور میں نے بلال کو کعبہ کے دروازے پر پایا سو اس سے کہا ای بلال کیا حضرت نے کعبہ میں نماز پڑھی کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کہاں نماز پڑھے کہا یہہ دو ستون کے درمیان۔ تعیین ان ہر دو ستون کی حدیث سابق میں باب وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى میں گذری۔ پس حضرت نکلے اور کعبہ کے منہہ کے مقابل دو رکعت پڑھے۔ احتمال ہے کہ یہہ مقولہ بلال کا ہو جو ابن عمر کے جواب پر زیادہ ہے۔ یا مقولہ ابن عمر کا ہے واللہ اعلم

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَقَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ اور امام بخاری نے کہا کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ

پیغمبر خدا نے مجھ کو دو رکعت چاشت کی وصیت کی اور عتبان نے کہا کہ روز کیا مجھ پر پیغمبر خدا نے۔ اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق بعد از گرم ہونے اور بلند ہونے روز کے اور صف باندھی ہم نے پیچھے حضرت کے۔ پس دو رکعت پڑھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان باب کو عام تر کہا رات اور دن کے نوافل سے۔ اور جو حدیثیں کہ لائے ہیں ان میں سب ان کے نفلین ہی مذکور ہیں۔ مگر نماز استخارہ جو دن کے ہی ساتھ خصوصیت نہیں رکھتی ہے۔ کہتے ہیں کہ قیاس شب کا روز پر کیا ہے اسی جہت سے مطلق تطوع ذکر کیا۔ **باب**

الْحَدِيثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب بیان میں جواز سخن کے بعد سنت فجر کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے حضرت پڑھتے دو رکعت پس اگر میں بیدار رہتی مجھ سے بات کرتے والا اپنے پہلو پر لیٹتے قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ علی کہتا ہے کہ میں سفیان سے پوچھا کہ بعض لوگ اس دو رکعت سے سنت فجر مراد رکھتے ہیں۔ لفظ بعض کنایہ امام مالک سے ہے

سفیان کہا کہ ہاں امام مالک نے جو کہا وہی مراد ہے **باب** تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا باب نگاہ رکھنے میں دو رکعت سنت فجر کے۔ اور بیان میں قول اس شخص کے جو اس دو رکعت کو نفل نام رکھا **حدثنا** بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلعم عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بی بی عایشہ نے کہا کہ نہیں تھے حضرت زیادہ نگاہ رکھنے والے بڑا اہتمام کرنیوالے کسی چیز پر نوافل سے دو رکعت سنت فجر سے **باب** مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب اس بیان میں کہ کیا پڑھا جاوے دو رکعت فجر میں۔ یہہ استفہام صفت قرات سے ہے نہ نفس قرات سے۔ یعنے کیا قرات طول چاہئے یا خفیف

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

سنت فجر کے بعد لیٹنا روا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ ثَلٰثَۃَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ یُصَلِّی اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت نماز پڑہتے رات مین تیرہ رکعت۔ پھر جب صبح کی اذان سنتے دو رکعت سبک پڑہتے۔ یعنے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد پڑہا کرتے۔ روایت کی مسلم نے۔ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِہٖ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُہَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ہُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّفُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ ہَلْ قَرَاَ بِاُمِّ الْکِتَابِ اَمْ لَا بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا تخفیف کرتے ان دو رکعت کی قرات مین جو اگے صبح کے ہین۔ یہان تک کہ ہم کہتے آیا سورہ فاتحہ پڑہتے ہین یا نہ یعنے دوسرے نوافل کی قرات کے بہ نسبت محل وہ تھا کہ ہم کہین کہ فاتحہ نہ پڑہے نہ انکہ اسمین شک رکہین

باب التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ باب بیان مین ان سنتون کے جو بعد فرض کے ہین اور دو رکعت اگے نماز ظہر کے مذکور ہین گویا مقصود ذکر حدیث سے وہی بیان نفل کا بعد نماز فرض کے ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ تغلیبا سب کو بعد فرض کے کہا **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ الظُّہْرِ وَسَجْدَتَیْنِ بَعْدَ الظُّہْرِ وَسَجْدَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَیْنِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ ابن عمر نے کہا مین پڑہا حضرت کے ساتھ اپکے زمانہ مبارک مین دو رکعت اگے ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت بعد جمعہ کے فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِیْ بَیْتِہٖ لاکن سنت مغرب اور عشا کے حضرت اپنے مبارک گھر مین پڑہتے تھے۔ کسلیے کہ نوافل مطلقا اور نوافل شب گھر مین پڑہنا افضل ہی۔ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ مرد کے نمازون سے بہتر وہ ہی جو گھر مین پڑہے۔ مگر نماز فرض وَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیْ حَفْصَۃُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ سَجْدَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَعْدَ مَا یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَکَانَتْ سَاعَۃً لَا اَدْخُلُ عَلَی النَّبِیِّ اور ابن عمر نے کہا کہ میری خواہر ماجدہ ام المومنین حفصہ نے مجہ سے حدیث کی کہ مقرر تھے حضرت پڑہتے سبک دو رکعت بعد طلوع صبح کے اور تھی وہ ساعت کہ مین نہین آتا حضرت کے پاس۔ ظاہر یہہ ہی یہہ مقولہ ابن عمر کا ہی تَابَعَہٗ کَثِیْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَاَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ متابعت کی ہی عبد اللہ کی کثیر بن فرقد اور ایوب نافع سے۔ یعنے ان ہر دو نے بھی نافع سے نقل کی ہین وَقَالَ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِیْ اَہْلِہٖ اور ابن ابی الزناد نے موسی سے اور اسنے نافع سے لایا ہی اس لفظ کو جو بعد عشا کے اپنے گھر مین پڑہتے تے

باب مَنْ لَّمْ یَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ باب بیان مین اس شخص کے جو نفل نہ پڑہے بعد فرض کے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَسَبْعًا جَمِیْعًا ابن عباس نے کہا کہ مین حضرت کے ساتھ اٹھ رکعت پڑہی ظہر اور عصر کے تمام یعنے نوافل سے درمیان فصل نکیا۔ اور سات رکعت مغرب اور عشا کے تمام۔ یعنے پوری نماز جو ان چہار وقتون مین پڑہے یہی تھی۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے استدلال کیا کہ اگر فرض کے سوا اور کوی نماز ہوتی ظہر اور عصر کے سب اٹھ رکعت نہوتے۔ اسیطرح مغرب اور عشا کے سات رکعت۔ یعنے حضرت نے ایک وقت فقط فرایض پر اکتفا فرمایا تعلیم امت کے لئے۔ تا جانین کہ یہہ رواتب واجب لازم نہین قُلْتُ یَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّہٗ اَخَّرَ الظُّہْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّہٗ عمر کہتا ہی کہ مین نے کہا ای ابو الشعثا مین گمان کرتا ہون کہ حضرت نے تاخیر کی ظہر مین اور جلدی کی عصر مین اور جلدی کی عشا مین اور تاخیر کی مغرب مین۔ ابو الشعثاء نے کہا کہ مین بھی گمان کرتا ہون کہ حضرت نے ویسا ہی کیا۔ پوشیدہ نرہے کہ یہہ قول موید ہی حنفیہ کی تاویل کا ان نمازون مین جو سفر مین جمع کرین۔ اور دور نہین کہ حضرت سے یہہ واقعہ سفر مین ہوا ہو واللہ اعلم

باب صَلٰوۃِ الضُّحٰی فِی السَّفَرِ باب بیان مین نماز چاشت کے جو سفر مین مروی ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ تَوْبَۃَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَتُصَلِّی الضُّحٰی قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَکْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُہٗ مورق نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے پوچھا کہ آیا تم نماز ضحی پڑہتے ہو کہا نہین پس مین نے

تھا کہ عمر فاروق پڑھتے تھے کہا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ صدیق اکبر پڑھتے تھے کہا نہیں پس کہا میں نے کہ پیغمبر خدا پڑھتے تھے کہا میں گمان نہیں رکھتا ہوں **حدثنا**
ادم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی یقول ما حدثنا احد انه رای النبی
صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی غیر ام هانی فانها قالت ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکة
فاغتسل وصلی ثمانی رکعات فلم ار صلوة قط اخف منها غیر انه یتم الرکوع والسجود عمرو بن مرہ نے کہا کہ مین نے عبد الرحمن سے
سنا کہتا تھا حدیث نکی کسی نے ہمسے کہ مقرر وہ حضرت کو دیکھا ہو کہ نماز ضحی پڑھتے تھے سوا ام ہانی کے کہ مقرر اس بی بی نے کہا کہ انکے گھر فتح مکہ کے روز تشریف لائے
پھر غسل کیا اور آٹھ رکعتین پڑہین پھر مین نے حضرت سے کوئی نماز اس سے سبکتر نہ دیکھی مگر یہہ کہ تمام کرتے رکوع وسجود کو اپنی عادت شریف پر **باب** من لم
یصل الضحی وراه واسعا باب بیان مین اس شخص کے جسنے نہ پڑہی نماز ضحی کی اور اسکے ترک مین گنجایش دیکھی **حدثنا** ادم قال حدثنا ابن
ابی ذئب عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت ما رایت النبی صلی الله علیه وسلم یسبح سبحة الضحی وانی لاسبحها
بی بی عایشہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو نماز ضحی کی پڑھتے نہین دیکھا - اور مین اسکو پڑہتی ہون گویا حضرت انکو فرماتے ہون - **باب** صلوة الضحی فی
الحضر باب بیان مین نماز ضحی حضر مین پڑھنے کے قاله عتبان بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم عتبان نے نماز ضحی کی روایت حضرت سے
کی ہی اس لفظ سے کہ انہ صلی فی بیتہ سبحة الضحی فقاموا وراءه وصلوا بصلاته **حدثنا** مسلم بن ابراهیم قال حدثنا شعبة قال حدثنا
عباس الجریری عن ابی عثمان النهدی عن ابی هریرة قال اوصانی خلیلی بثلاث لا ادعهن حتی اموت صوم ثلاثة
ایام من کل شهر ابو ہریرہ نے کہا کہ وصیت کی ہی مجھ کو میرے دوست پیغمبر خدا نے تین چیز کی مین انکو نہ چھوڑونگا اپنی موت تک - ہر مہینے مین تین روزے یعنے تیرہوین
چودھوین پندرہوین - جسکو ایام بیض کہتے ہین - حکمت ان روزون مین یہہ ہی کہ تا نفس کو عادت ہو - اور آسانی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ فرض روزے ادا کرے
اور لکھتے ہین کہ یہہ تین روزون مین صوم دہر کا ثواب ملتا ہی - اسلئے کہ ایک نیکی کو دس ثواب ملتے ہین - پس گویا ہر مہینے مین تیس روزے رکھا - وصلوة الضحی دوسری
نماز ضحی ہی ہر روز اقل مقدار جسکا دو رکعت ہی - اسمین نکتہ یہہ ہی کہ آدمی کے تن مین تین سو ساٹھ مفاصل ہین اور یہہ ہر دو رکعت گویا ہر مفصل کے شکر مین واقع ہوتے
ہین - اور حدیث مسلم مین اسکے طرف اشارہ ہی ونوم علی وتر اور خواب کرنا بعد وتر کے - ابو ہریرہ ان تینون کی بڑی محافظت کرتے تھے - **ف** روایت ہی کہ
ابو ہریرہ نے درس حدیث کو وقت شب نماز تہجد سے پسندیدہ رکہا تھا جب انسے قیام شب فوت ہوتا تھا لہذا آنحضرت نے اسکے عوض انکو نماز ضحی کی وصیت فرمائی اور دوسرے
صحابہ کو اسکی وصیت نکی اور مسلم مین واقع ہوا کہ ابو درداء اور ابو ذر کو بھی ایسی ہی وصیت کی تھی کیونکہ دے فقرائے صحابہ سے تھے مال نہین رکھتے تھے کہ صدقات وخیرات کیا کرین
پس انکے حسب حال انکو نماز ضحی و روزہ بیض کا حکم کیا فقط - اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ سے ظاہر ہی کہ ابو ہریرہ جب ان چیزون پر ایک عمر مواظبت کی ہو نماز
ضحی حضر مین بھی پڑہتے ہون **حدثنا** علی بن الجعد قال اخبرنا شعبة عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالك
قال قال رجل من الانصار وکان ضخما للنبی صلی الله علیه وسلم انی لا استطیع الصلوة معك فصنع للنبی صلی
الله علیه وسلم طعاما فدعاه انس سے مروی ہی کہ ایک مرد انصار سے جو فربہ تھا حضرت سے کہا کہ مقرر مین طاقت نہین رکھتا ہون کہ آپ کے ساتھ نماز
پڑہون یعنے جماعت کے لئے مسجد کو آ نہین سکتا ہون - پس حضرت کے لئے طعام طیار کیا - اور حضرت کو اپنے مکان تک تشریف لانیکی دعوت کی ونضح له طرف
حصیر بماء فصلی علیه رکعتین وقال فلان بن فلان بن الجارود لانس اکان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی فقال
ما رایته صلی غیر ذلك الیوم اور پاک کیا حضرت کے لئے بوریا پانی سے پھر گزاری آنحضرت نے اسپر دو رکعت اور کہا انس کو فلان بن فلان بن جارود نے
یہہ کنایہ ہی عبد الحمید ابن منذر سے کہ راوی اسکا نام فراموش کیا ہی آیا حضرت صلی الله علیه وسلم نماز ضحی پڑھا کرتے تھے انس بولے کہ اس روز کے سوا مین نے نہ دیکھا
پوشیدہ نرہے کہ اس جمع مین احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ آنحضرت چاشت پڑھا کرتے تھے اور بعض کو حکم بھی کیا ہی لیکن حضرت کا فعل دائمی نہ تھا لہذا درجہ شہرت
کو نہ پہنچا اور انس کے نہ دیکھنے سے لازم نہین کہ حضرت نہ پڑھتے ہون کیونکہ اگر بعد دست ہو تو انس کا نہ دیکھنا گنجایش رکھتا تھا **باب** الرکعتین قبل

الظُّهرِ باب فرض ظہر کے اگے دو رکعت کے بیان مین **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ ابن عمرؓ نے کہا کہ مین حضرت سے دس رکعتین یاد رکھتا ہون جو سنت ہین سوائے
فرض کے رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا دو رکعت اگے فرض ظہر کے اور دو اسکے بعد وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اور دو رکعت بعد فرض مغرب کے جو اپنے گھر مین گزارین اور بعض روایات مین ایا ہی کہ اگر یہہ دو رکعت مسجد
مین ہی گزارلین سنت مغرب سے اعتبار نہین کی جاینگے اور دو رکعت بعد عشا کے اپنے گھر مین اور دو رکعت اگے نماز صبح کے وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا اور یہہ وہ ساعت تھی کہ داخل نہین ہوتی تھی حضرت پر اس ساعت مین - اسلئے کہ وقت شب گھر مین گزارتے تھے اور اسمین خدا یتعالی کے
ساتھ مشغول رہا کرتے - ظاہر یہہ کہ مراد ساعت سے صبح کی دو رکعتین ہین اور یہہ بھی احتمال ہی کہ نماز عشا و صبح ہر دو ساعت سے متعلق ہون حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ
كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بی بی حفصہ ام المومنین نے مجھہ سے کہا - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ مقولہ ابن عمرؓ کا ہی کہ جب موذن اذان دیتا اور
طلوع فجر ہوتی حضرت دو رکعت پڑہا کرتے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ بی بی عایشہ رضہ سے مروی ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے چہار رکعت اگے ظہر کے اور دو رکعت اگے نماز صبح کے تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ متابعت کی ہین یحیی کی ابن
ابی عدی اور عمر نے شعبہ سے - اسی حدیث کے موافق ہی مذہب حنفیہ کا کہ انکے پاس راتبہ ظہر قبل فرض چار رکعت ہی - جاننا چاہئے کہ اس حدیث اور ابن عمرؓ کی حدیث مین جو اوپر
گذری کہ انہون نے کہا کہ قبل ظہر دو رکعت محفوظ ہین ان ہر دو حدیث مین تعارض نہین کیونکہ ابن عمرؓ کی حدیث اس چار رکعت کے چھوڑنے پر دلالت نہین کرتی ہی - اور بی بی عایشہ
کی حدیث مین نص ہی ترک نہ کرنے پر - اور یہی ہو سکتا ہی کہ چار رکعت راتبہ ظہر گھر مین گزار کے مسجد مین اتے اور دو رکعت تحیت المسجد مسجد مین ادا کرتے ابن عمرؓ نے اسی کو
دیکھکے یاد رکھا ہو شافعیہ کے پاس جو راتبہ ظہر دو ہی رکعت ہی اور کہتے ہین کہ وہ چار رکعتین جو حضرت نے گذاری فی الزوال کی نماز ہی سوا انکا یہہ قول سوق کلام کا مخالف
ہی اور بھی اس چار رکعت کو فجر کے دو رکعت سنت کے برابر موکد ٹھہراتے ہین بخلاف فی الزوال کے کہ وہ اس مرتبے مین نہین **باب** الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
باب بیان مین نماز کے اگے فرض مغرب کے اسکے وقت مین **حدثنا** أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ عبد اللہ مزنی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا گزارو تم
نماز اگے نماز مغرب کے یعنے دو رکعت چنانچہ ابو داؤد نے نقل کی اور مکرر فرمایا تاکید کے لئے قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ اور تیسرے بار فرمایا کہ یہہ حکم اسکے لئے ہی جو چاہے
كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً یعنے یہہ نماز پڑہنے نہ پڑہنے مین اختیار اس لئے بخشی کہ ناخوش تھے اسبات سے کہ لوگ کہین اسکو سنت موکدہ یا طریقہ واجب
نہ ٹھہرالین **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ
بْنَ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ
مرثد یزنی نے کہا کہ مین عقبہ کے پاس ایا انسے کہا کیا عجب مین نہ ڈالون تجھکو حال سے ابی تمیم کے کہ گزارتا ہی وہ دو رکعت اگے مغرب کے فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقبہ نے کہا کہ ہم یہہ دو رکعت گزارتے تھے حضرت کے وقت فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ
پھر مین کہنے لگا کہ کیا چیز مانع ہی اپ نے کہا شغل کاموں کا **باب** صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً باب نوافل جماعت سے گزارنا جایز ہونے کے بیان مین ذَكَرَهُ
أَنَسٌ وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذکر کیا یہہ انس اور بی بی عایشہ رضہ نے حضرت سے جیسا کہ امام بخاری نے باب صلوۃ برحصیر اور باب نماز کسوف
مین موصولا عایشہ رضہ سے لایا **حدثنا** إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ
ابن شہاب کہتا ہی کہ خبر دی مجھے محمود بن ربیع نے کہ تحقیق اسنے پہچانا حضرت کو اور یاد رکھا اس اب دہن کو جو ڈالا انحضرت نے اسکے منہہ پر اور وہ پانی اس

کنوین کا تھا جو انکے گھر مین تھا چنانچہ آگے مذکور ہوا کہ حضرت کا یہہ فعل طیبت و خوش طبعی کے راہ سے تھا یا از روی تبرک و اکرام یاد رہے پدر اسکے فَزَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ
مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر کہا محمود کہ مقرر وہ سنا عتبان بن مالک انصاری سے
اور تھا یہہ عتبان ان لوگون سے جو غزوہ بدر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے يَقُولُ كُنْتُ اُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ عتبان کہتا ہی کہ مین امامت
کرتا تھا اپنے قوم کی جو بنی سالم ہین وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ اور حائل
ہوتی تھی درمیان میرے اور انکے ایک نہر جب بارش ہوتی پس دشوار ہوتا مجھپر گذرنا انکی مسجد کیطرف فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَهُ اِنِّي اَنْكَرْتُ بَصَرِي وَاِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ
اَنَّكَ تَاْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى عتبان کہتا ہی کہ پھر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین نے اپنی آنکھین کھوئی ہین
نابینائی یا ضعف بصارت کے سبب اور نہر جو میرا اور میری قوم کے درمیان واقع ہی بہتی ہی جب بارش ہوتی ہی پھر دشوار ہوتا ہی مجھپر گذرنا اس سے پس مین دوست رکھتا ہون
اسبات کو کہ آپ تشریف لاوین اور میرے گھر مین ایک جگہہ نماز پڑہین تا مین اس کو نماز کی جگہہ ٹہراؤن جسوقت کہ مسجد کو نہ جا سکون فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ پس حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ عنقریب ایسا ہی کرونگا فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ رض
بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ پھر دوسرے روز بعد بلند ہونے آفتاب کے تشریف لائے حضرت اور ابوبکر صدیق فَاسْتَاْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَذِنْتُ لَهُ پھر حضرت نے اذن چاہا گھر مین آنیکے لئے مین نے اذن دیا فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ پھر حضرت نہ بیٹھے یہان تک
کہ فرمایا کہ کس جگہہ دوست رکھتا ہی تو کہ نماز پڑہون مین تیرے گھر مین فَاَشَرْتُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي اُحِبُّ اَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ پھر اشارہ کیا مین نے اس جگہہ پر
جہان کہ حضرت نماز پڑہنا دوست رکھتا تھا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَسَلَّمْنَا
حِيْنَ سَلَّمَ پھر قیام فرمایا حضرت نے اور تکبیر تحریمہ باندہی اور ہم بھی صف باندہے آپکے پیچھے پھر نماز پڑہی دو رکعت پھر سلام دیا اور ہمنے بھی سلام دیا جب آپنے سلام دیا
مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہی جزہی فَحَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيرٍ يُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ پس ٹہرا رکھا مین آنحضرت کو اس طعام پر جو بنایا جاتا ہی آپکے لئے گوشت اور آٹے سے۔ پھر اہل محلہ نے
سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف رکھتے ہین پس مردون کی ایک جماعت میرے گھر آئی حتی کہ جمع ہوئے بہت سے لوگ گھر مین فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا فَعَلَ
مَالِكٌ لَا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ پس ایک شخص حاضرون سے کہنے لگا کہ کیا کیا مالک جو اہل محلہ سے تھا کہ نہین
دیکھتا ہون مین اسکو بعض کہتے ہین کہ نام اسکا ابن دخشم تھا پھر کوئی شخص یا عتبان کہا کہ وہ منافق ہے دوست نہین رکھتا ہی اللہ تعالی کو اور اسکے رسول کو۔
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ پس حضرت نے فرمایا کہ مت
بول یہہ بات کیا تو نہین دیکھتا اسکو کہ کہا لا الہ الا اللہ اور اس کلمے سے ذات باری کا ارادہ کیا فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ پس عتبان کہا کہ خدا اور اسکے رسول
بہت جاننے والے ہین اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهُ وَلَا حَدِيثَهُ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِينَ لیکن ہم لوگ قسم ہے اللہ کی کہ نہین دیکھتے ہین دوستی کو اسکے
اور نہ حرف و حکایت کو اسکے مگر ساتھ منافقون کے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَهُ پس حضرت نے فرمایا مقرر اللہ نے حرام کیا ہی آتش دوزخ پر اسکو جو کہا لا الہ الا اللہ ارادہ کرے اس کلمے سے ذات باری کا
قسطلانی نے کہا کہ ملحقہ قول محمد رسول اللہ کے۔ یہہ گواہی ہے حضرت کی لکلمہ توحید کا اقرار تہمت نفاق کی نفی کرتا ہی۔ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ
اَبُو اَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ
الرُّومِ محمود بن ربیع نے کہا کہ یہہ قصہ مین ان لوگون سے کہا جنمین ابوایوب تھا جو حضرت کے ہمراہ تھا اس جنگ مین جو وہ موا اس اثنا وتن مین ایام خلافت مین
معاویہ کے کہ یزید بن معاویہ اپنے باپ کے طرف سے ان پر حاکم تھا زمین روم پر فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُو اَيُّوبَ محمود کہتا ہی کہ ابوایوب انکار کیا اس قصہ کا

نزدیک میرے وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ اور کہا مین گمان نہین کرتا ہون کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہوگی جو تو کہتا ہی - اسلئے کہ کئی آیات واحادیث سے ثبوت کو پہنچا ہی کہ گنا ہگاران امت پر اگرچہ وے کلمۂ توحید کا اقرار کرین دوزخ حرام نہین بلکہ بقدر گناہ عذاب پانا ہوگا پس حضرت نے جو فرمایا کہ کلمے کے اقرار کرنے والے پر آتش دوزخ حرام ہی مراد یہہ ابد الآباد تک رہنا حرام ہی جیسے کفار و منافقین ہمیشہ رہینگے - یہہ وہی بات ہی جو حضرت نے ابوہریرہ کو فرمائی کہ لوگون سے کہین لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت ندی تا لوگ عبادت الٰہی سے غافل ہووین اور آنحضرت نے اسکو پسند فرمایا فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيَ اللّٰهُ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ پس ابوایوب کا انکار مجھپر گران آیا پھر گردانا مین سوگند کو آپ پر کہ اگر مجھے اللہ تعالےٰ سالمت رکھے جنگ سے رجوع کئے تک اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ اِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ کہ سوال کرون مین اس قصے کے باب مین عتبان ابن مالک سے اگر پاؤن مین اسکو زندہ کہ پوچھون اسکی قوم کی مسجد مین جماعت کے روبرو - فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهُ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ پس پھر احرام باندھا مین حج یا عمرہ کا یہہ شک راوی کا ہی پھر نکلا یہان تک کہ مین مدینہ پہنچا پھر بنی سالم کے قوم پر آیا کیا دیکھتا ہون کہ عتبان بوڑہا اور نابینا ہوا ہی نماز گزار تا ہی اپنے قوم کی جب وہ نماز کا سلام دیا مین نے اسپر سلام کیا اور اسکو خبر دی کہ مین کون ہون پھر سوال کیا اس حدیث سے جو ابوایوب نے انکار کیا تھا پھر اس نے حدیث کی مجھ سے جیسا کہ حدیث کی تھی پہلے بار

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ باب نماز نفل گھر مین ادا کرنے کے استحباب مین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ ابن عمر نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ادا کرو اپنے گھر مین بعض نماز کو اپنے وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا اور مت ٹھہراو اپنے گھرون کو گورستان یعنے گھر مین مردے کے مانند پڑے رہنے کی جگہہ نہ ٹھہراو یا قبر نہ ٹھہراو اس معنے سے کہ جیسے قبر نماز کی جگہہ نہین یا اس معنے سے کہ نیند موت کی بہن ہے پس گھر کو محض سونے کے لئے نہ ٹھہراو یعنے گھر مین بھی نماز پڑہا کرو مراد اس سے نفل ہی اسلئے کہ احادیث صحیح صریحہ سے ثبوت کو پہنچا ہی کہ فرض نماز مسجد مین ادا کرنا افضل ہی - اور نفل گھر مین گزارنا افضل ہی کہ ریا سے دور ہے تا گھر مین اللہ کی رحمت اور فرشتے نازل ہوا کرین اور ایک روایت ہی کہ فضیلت نماز نفل کی سوائے تراویح کے اور دو رکعت جمعہ کے گھر مین ادا کرنی ایسی ہے جیسی کہ فرض مسجد مین گزارین تَابَعَهٗ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ متابعت کی ہی وہیب کی عبد الوہاب نے جو ایوب سے روایت کی لیکن اس عبارت سے روایت کی کہ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ **حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ اَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قزعہ نے کہا کہ مین ابو سعید خدری سے چار کلمے سنے کہا کہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا - اور ابو سعید حضرت کے ہمراہ بارہ جنگون حاضر تھا - یہہ ٹکڑا اس حدیث کا ہی کہ باب مسجد بیت المقدس مین تمامہ مذکور ہوگی پر یہان بطریق اختصار اسکی طرف اشارہ کیا گیا **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا باندھے نجاوے کجاوے مگر تین مسجد کیطرف یعنے مسجد مکہ و مسجد مدینہ و مسجد بیت المقدس جو اگلے امتون کا قبلہ تھا کہتے ہین کہ ان تین مین ایک کی دوسری پر فضیلت اسی ترتیب سے واضح ہی یعنے نفس مواضع و مقامات کو پانے کے قصد سے کہ جو فضیلت ذاتی رکھتے ہوں اور ان مین نماز ادا کرنی افضل ہووے انکی طرف سفر نکرین مگر ان تین مسجد کیطرف - اس منع سے خارج ہوا وہ سفر جو تحصیل علم یا کسی زندہ و مردہ بزرگ کی زیارت یا تجارت وغیرہ کے لئے کیا کرتے ہین اسلئے کہ اس سفر مین وہ موضع و مکان ہی مقصود نہین بلکہ وہ چیز مقصود ہی جو اس مقام مین ہی - اور اگر مستثنی منہ مطلق مسجد کو ٹھہراوین یہہ بھی ایک وجہ رکھتا ہی لیکن اندنون کہ حضرت نے یہہ حکم فرمایا کوئی ایسی مسجد نہین تھی کہ لوگ اسکی فضیلت پر نظر کرتے اسکی طرف سفر کیا کرتے ہون **ف** اس حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ ان تین مسجد و ن سے

کسی ایک کو جانے کی کسی نے نذر کرلی تو اسکا ادا کرنا لازم ہی اسی کے قایل ہین امام مالک و احمد و شافعی رح اور امام ابوحنیفہ کے پاس واجب نہین مطلقا اور شافعی نے کتاب اُم مین کہا کہ مسجد حرام کی نذر ادا کرنی واجب ہی کیونکہ نسک اسکے ساتھ متعلق ہی بخلاف ان دو مسجدون کے۔ اور اس حدیث سے یہہ بھی استدلال کرتے ہین کہ ان تین مسجدون کے سوا اور مساجد و مواضع کو جانے کی نذر کا ادا کرنا لازم نہین نماز کے لئے ہو یا غیر۔ کیونکہ دوسرے مساجد و مقامات کو کچہ فضیلت شرعی نہین ہر یکدیگر۔ بلکہ کسی ایک مسجد مین نماز ادا کرلینا بس ہے قسطلانی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک نماز اس میری مسجد مین بہتر ہی ہزار نماز سے اون مساجد مین جو اسکے سوا ہون مگر مسجد مکہ معظمہ کی کہ جسمین کعبہ ہی کہ اسمین نماز پہتر ہی افضل ہی میری مسجد کی نماز سے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح مین لایا کہ ایک نماز مسجد حرام کی مسجد نبوی کے ہزار نماز کے برابر ہی۔ جمہور علما اسی جگہہ سے استنباط کرتے ہین کہ مکہ افضل ہی مدینہ سے کیونکہ مکان کی فضیلت و شرافت باعتبار اسکی عبادت کے ہی اور مشہور امام مالک رح اور انکے اکثر اصحاب سے یہہ ہی کہ مدینہ افضل ہی مکہ سے اسلئے کہ وہان وجود مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہی جو اشرف موجودات ہی اور ہر مخلوق آپ کا ہی طفیلی ہی۔ اور اسلام کے کمالات کا ظہور اور دین متین کے اعلام کی بلندی مدینہ منورہ مین ہی ہوئی اور ہر چیز جو فضیلت پائے سو حضرت کی ہی فضیلت کا واسطہ ہی و بس نور الانوار اور منبع فضایل و معدن کمالات وہی ذات مقدس ہی صلی اللہ علیہ وسلم **ولنعم ما قال** ؎ اگر فضل رسول از رکن و زمزم جملہ برخیزد ؕ یکے سنگے بود رکن و یکے شور آب جو زمزم ؕ اور باوجود اس اختلاف کے قاضی عیاض رح نے استثنا کیا ہی اس قطعۂ زمین مبارک کو جہان خود بدولت اعنی سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم آسودہ ہین اور کہا کہ وہ مبارک جگہہ روئے زمین کی ہر جگہہ سے افضل ہی اور اسی پر اتفاق ہی اور ابن عقیل حنبلی نے کہا کہ وہ جگہہ عرش عظیم سے افضل ہی **باب** فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ باب مسجد قبا کی فضیلت مین قبا بضم قاف ممدود و مقصور ہر دو آئے ہین وہ ایک مسجد ہی جو مدینہ سے دو یا تین میل کے فاصلے پر ہی یہی پہلی مسجد ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا کی اور اسمین نماز پڑہی اور ابن عباس کے قول سے کریمہ مَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى اسی مسجد کے شان مین نازل ہوی اور قبا ایک کنوین کا نام ہی جو وہان واقع ہی یہہ مسجد اسی کے نام سے مشہور ہوی **حدثنا** يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَاِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر رض نماز چاشت نہین گزارتے تھے مگر دو روز جس روز قدوم لاتے کہ معظمہ کو کہ بتحقیق آتے تھے مکہ معظمہ کو وقت چاشت پھر طواف کعبہ کرتے پھر گزارتے دو رکعت مقام ابراہیم کے پیچھے وَيَوْمَ يَاْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَاِنَّهُ يَاْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ اور جس روز کہ مسجد قبا کو آتے مقرر انہون آیا کرتے تھے وہان ہر شنبہ کے روز فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ جس وقت کہ مسجد کو آتے ناخوش رکھتے اسبات کو کہ وہان سے نکلے یہان تک کہ اسمین نماز پڑہے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نماز ساتھ طواف کے اور نماز تحیۃ المسجد ہے جو بحسب اتفاق وقت چاشت واقع ہوی نہ نماز ضحی وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا اور ابن عمر کہتے تھے کہ مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کرتے تھے شنبہ کے روز خواہ سوار ہون یا پیادہ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ اِنَّمَا اَصْنَعُ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا اَمْنَعُ اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَ فِي اَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا اور عبد اللہ بن عمر نافع کو کہتے تھے کہ مین نہین کرتا ہون مگر جیسا کہ اپنے یارون کو کرتے دیکھا اور منع نہین کرتا ہون کسی کو کہ یہہ نماز ادا کرے جس وقت کہ چاہے روز و شب سے مگر یہہ کہ طلوع و غروب کے وقت اس نماز کا قصد نکرے۔ استوا کے وقت کا جو ذکر نہ کیا اسکا کچہ سبب ہوگا **باب** مَنْ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ باب بیان مین اسکے جو ہر روز شنبہ مسجد قبا کو آیا کرے **حدثنا** مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا عبد اللہ بن دینار نے ابن عمر رض سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر شنبہ کے روز مسجد قبا کو آیا کرتے پیدل و سوار وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ اور عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ سوار یا پیادہ ہر شنبہ کے روز مسجد قبا کو آیا کرتے **باب** اِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا باب مسجد قبا کو سوار و پیادہ آنے کے بیان مین **حدثنا** مُسَدَّدٌ

قال حدثنا یحیٰی عن عبید اللہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء راکبا وماشیا ابن عمر نے کہا کہ آنحضرت آتے تھے مسجد قباء کو سوار و پیدل زاد ابن نمیر حدثنا عبید اللہ عن نافع فیصلی فیہ رکعتین ابن نمیر نے یہہ زیادہ کیا کہ عبید اللہ نے نافع سے حدیث کی کہ آنحضرت اوس مسجد مین دو رکعت گزارتے تھے تحیت مسجد

باب فضل ما بین القبر والمنبر باب فضیلت مین اوس مین مبارک کے جو درمیان آنحضرت کے قبر شریف اور منبر مسجد منیف کے ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد اللہ ابن ابی بکر عن عباد بن تمیم عن عبد اللہ بن زید المازنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ آنحضرت نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر مسجد کے درمیان ایک روضہ ہی روضہا بہشت سے کہ بہشت سے لائے ہین جیسا کہ حجر اسود کے حق مین فرمایا کہ اسکو بہشت سے لائے ہین اس نشاء دنیا مین اس صورت سے ظاہر ہی۔ یا یہہ کہ اس قطعہ مقدسہ کو بہشت مین لیجاینگے جیسا کہ ستون حنانہ کے حق مین وارد ہوا کہ اسکو جنت مین داخل کرینگے یا یہہ اس جگہہ کی عبادت بہشت مین جانیکا سبب ہوگی کہ وہان عامل کو ریاض جنت سے ایک روضہ ملیگا۔ ناظرین سے کسی نے متعرض نکی کہ یہہ حدیث جسوقت زبان مبارک پر حضرت کے گذری آپ زندہ تھے پھر لفظ ما بین قبری کیونکر صادر ہوا اگر یہہ کہہ سکتے ہین کہ مرقد شریف کی قطعہ زمین آنحضرت کے زمان حیات مین متعین تھی۔ اور وہ جو وارد ہوا ہی کہ رحلت شریف کے بعد تعین مرقد مین صحابہ متردد ہوئے اور خضر علیہ السلام آنکے کہنے لگے کہ حضرت کا روح پر فتوح جس جگہہ عالم قدس کے طرف پرواز ہوا وہی آپ کی مرقد ہی پھر اسی پر صحابہ متفق ہوئے سو یہہ واقعہ عالم حیات مین تعین مرقد کے خلاف مین نظر آتا ہی جواب یہہ کہ شاید حدیث ما بین قبری دیکھی یا نہ سنے ہون یا حضرت کی رحلت کا حادثہ جو حادثہ قیامت تھا سو اس عالم پریشانی مین صحابہ کو وہ حدیث یاد نہ آئی ہو واللہ اعلم **حدثنا** مسدد عن یحیٰی عن عبید اللہ قال حدثنی خبیب بن عبد الرحمان عن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہی بہشت کے باغون سے جاننے کہ قبر شریف بی بی عائشہ رضی کے ہی گھر مین ہوی جہان روح مقدس عالم قدس کو منور کیا پس حدیث سابق کے ساتھ کچہ مباینت نہین ومنبری علی حوضی اور فرمایا کہ میرا منبر حوض پر ہی یعنے فردا سے قیامت اسکو کوثر پر رکھینگے جو بہشت مین ہوگا حوض کوثر پر حضرت کے لئے منبر لا رکھینگے کہ اسپر تشریف رکھکے بہشتیون کو اسکی طرف بلائینگے

باب مسجد بیت المقدس باب مسجد بیت المقدس کی فضیلت مین **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن عبد الملک قال سمعت قزعۃ مولی زیاد قال سمعت ابا سعید الخدری یحدث باربع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قزعہ نے کہا کہ مین ابو سعید خدری سے سنا کہ آنحضرت سے چہار چیز سے حدیث کرتے تھے فاعجبننی وانقننی پس ان چہار چیزون نے عجب مین ڈالا اور خوش کیا مجھکو قال لا تسافر المراۃ یومین الا ومعہا زوجہا او ذو محرم کہا کہ عورت سفر نکرے دو روز کہ شب یک جگہہ گذرے مگر یہہ کہ اسکے ساتھ اسکا شوہر یا ایسا محرم ہو کہ نکاح اسکے ساتھ دائمی حرام ہو ولا صوم فی یومین الفطر والاضحی اور روزہ نہین دو روز یعنے عید الفطر اور عید الضحی کے روز ولا صلوٰۃ بعد الصلوٰتین بعد الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس اور نماز نہین دو نماز کے بعد یعنے بعد نماز صبح کے یہان تک آفتاب طلوع کرے اور بعد عصر کے یہان تک کہ آفتاب غروب کرے ولا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجد الاقصی ومسجدی اور کجاوہ نہ باندہے جاوے یعنے سفر نکرے مگر تین مساجد کیطرف مسجد مکہ و مسجد بیت المقدس اور میری مسجد جو مدینہ طیبہ مین ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب العمل فی الصلوٰۃ یہہ ابواب نماز مین کچہ عمل کرنے کے حکم مین ہین **باب** استعانۃ الید فی الصلوٰۃ باب حکم مین ہات سے مدد لینے کے نماز مین اذا کان من امر الصلوٰۃ جب کہ وہ استعانت افعال نماز سے ہو جیسے سجدہ کی جگہہ ہات سے سنکریزے اور ازار باندہنی لیکن جسکا مقصود فعل عبث ہو تو مکروہ ہی وقال ابن عباس یستعین الرجل فی صلوٰتہ من جسدہ بما شاء ابن عباس نے کہا ہی کہ مدد لیوے آدمی نماز مین اپنے تن کے جس سے کہ چاہتا ہی جیسا کہ آنحضرت نے پھیرا ابن عباس کو بائین جانب سے داہنے جانب کی طرف اور ملا انکا کان کو پس اس قیاس پر یہہ ہے کہ نمازی اپنے افعال نماز مین اپنے تن سے استعانت کرے ووضع ابو اسحٰق قلنسوتہ فی الصلوٰۃ ورفعہا ووضع علی رضی اللہ عنہ کفہ علی رصغہ

الا تسعین اور ابو اسحٰق تابعی نے اپنی ٹوپی زمین پر رکھا اثنای نماز میں اپنے ہاتھ سے اور اٹھا رکھا اسکو۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی رکھا ہاتھ داہنا ہاتھ
بائیں رسغ پر اپنے عین نماز میں رصغ بصاد مہملہ رسغ کی ایک لغت ہی رسغ بالسین سے فصیح ہی رسغ گٹے کو کہتے ہیں اِلَّا اَنْ یَحُكَّ جِلْدًا اَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا مگر یہہ کہ
حضرت علی کھجلاتے پوست بدن کو یا درست کرتے کپڑے کو۔ یہہ تتمہ ہی حضرت علی کی حدیث کا اور اسکے یہہ ہی کہ لَا یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی يَرْكَعَ اِلَّا اَنْ الخ یعنی ہمیشہ
نماز میں اپنا کف دست بند دست پر رکھتے تھے یہان تک کہ رکوع کرتے مگر یہہ کہ کھجلاتے اور درست کرتے کپڑا۔ اس صورت میں ہاتھ اٹھاتے اور مدد لیتے اس سے امام بخاری نے
اس حدیث سے اور قول ابن عباس و ابو اسحاق سے استدلال کیا کہ جب استعانت ہاتھ سے غیر افعال نماز میں وارد ہی پس افعال نماز میں بطریق اولی درست ہوگی۔ اور بعض ناظرین
نے لفظ اِلَّا اَنْ کے استثنا کو تتمہ ترجمہ سے ٹھہرایا ہی سو یہہ نہایت بعید ہے فافہم **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رض وَهِيَ
خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰی عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ
فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ مروی ہی کہ ابن عباس نے شب گزاری اپنے خالہ ام المومنین بی بی میمونہ
رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا کہ میں لیٹا وسادے کے عرض پر (چوڑائی) اور آنحضرت ؐ اور بی بی ہا اسکے طول میں لیٹے۔ پھر حضرت نے خواب فرمایا نیم شب تک یا کچھ اسکے آگے یا کچھ بعد اسکے پھر بیدار
ہوئے پھر بیٹھے پھر ہات منہ پر ملے تا خواب کے آثار دور ہوں پھر تلاوت فرمائی دس آیتیں آخر سورہ آل عمران کی ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک ثُمَّ قَامَ
اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ
ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰی يَفْتِلُهَا پھر
کھڑے رہے مشک کیطرف جو لٹک رہی تھی پس اس سے وضو فرمایا اچھا وضو پھر نماز میں قیام فرمایا عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں بھی کھڑا رہا اور کیا جیسا کہ حضرت نے کیا پھر میں گیا
اور کھڑا رہا حضرت کے پہلوے مبارک کے جانب پھر حضرت نے اپنا داہنا ہات میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کے ملا اپنے ہات سے تا آگاہ کرے اسکو اس غفلت سے جو اتباع رسول
میں واقع ہوی کیونکہ عبد اللہ بن عباس بائیں پہلو کے جانب کھڑا تھا حالانکہ امام کے داہنے پہلو کے جانب کھڑا رہنا ضرور تھا اور بھی جب وقت شب تھا اسکی موانست کے لئے
یہہ عمل فرمایا۔ یہہ حدیث باب تخفیف الوضو میں گذری ساتھ اپنے تتمہ کے امام بخاری نے استنباط کیا اس حدیث سے یہہ کہ غیر کو آگاہ کرنیکے لیے جب مصلی اپنے
ہاتھ سے استعانت کرنا جائز ہو پس اپنے لئے تقویت نماز کے قصد سے اپنے ہات سے اعانت لینی بطریق اولی جائز ہوگی۔ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ پھر نماز
پڑھی حضرت نے دوگانہ دوگانہ بارہ رکعت پھر وتر ادا کی پھر لیٹے یہان تک کہ آیا موذن پھر کھڑے رہے اور پڑھی دو رکعت سبک از روے قرأت کے یعنے سنت صبح پھر نکلے مسجد کیطرف اور
پڑھی نماز صبح **باب** مَا يُنْهٰی مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ جو منع کیا گیا ہی کلام سے نماز میں **حدثنا** ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ہم حضرت پر سلام کیا کرتے تھے درحالیکہ حضرت نماز میں رہتے پس حضرت نماز میں ہی جواب سلام دیا کرتے تھے فَلَمَّا
رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ پھر جب ہم نجاشی بادشاہ کے پاس سے لوٹ آئے۔ نجاشی حبش کا بادشاہ تھا اور اسلام سے مشرف ہوا تھا اور صحابہ نے مکہ معظمہ سے اسکے ملک کو ہجرت
کی تھی سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا سو ہم نے سلام کیا حضرت پر آپنے جواب سلام نہ دیا اور فرمایا کہ مقرر نماز میں ایک شغل عظیم
ہی کہ مصلی مناجات کرتا ہی خدا تعالی کے ساتھ اور اسکی خدمت میں استغراق چاہتا ہی پس اسمیں اشتغال با غیر درست نہیں یا شغل عظیم سے مراد قرأت قرآن و ذکر
و دعا ہی۔ اور وہ جو آنحضرت نے پیشتر ازین نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے سو ادا ے واجب و تالیف قلب کے لئے تھا بعد ازان منع فرمایا کہ اثنا سے نماز میں سلام نکریں
حدثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ہریم بن سفیان نے بھی ایسی ہی روایت کی عبد اللہ بن مسعود سے **حدثنا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عِیْسٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ کُنَّا لَنَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَہٗ بِحَاجَتِہٖ حَتّٰی نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ الْاٰیۃ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ زید بن ارقم سے مروی ہی کہ کہا ہم کلام کرتے تھے نماز مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کلام کرتا تھا ایک ہمارے مین کا دوسرے شخص سے اپنی کسی حاجت مین یہان تک کہ جب آیت حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ الایہ یا آیت وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ نازل ہوی پس ہم حکم کئے گئے خموشی کے لئے کیونکہ نماز مین کلام کرنا منافی ہی خشوع وخضوع اور ذکر الٰہی کا **ف** مترجم کہتا ہی کہ صحیح مسلم مین معاویہ بن حکم سے یہہ حدیث آئی ہی کہ حضرت نے فرمایا اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ واخرجه الطبرانی ولفظه لا یحل یعنے حلال و درست نہین نماز مین کوی چیز آدمیون کے کلام سے مقر نماز تسبیح ہی اور تکبیر اور قرآن کی تلاوت یہان سے معلوم ہوا کہ نماز مین کلام الناس اوایل مین مباح تھا بعد ازان منع ہو چکا قرآن و حدیث سے ہی۔ اسیواسطے کلام عمد جو بلا قصد اصلاح نماز ہو یا اصلاح نماز کے ہی واسطے ایک دو کلمے سے زیادہ ہو تو بالاتفاق چارو امام کے پاس بھی منع وحرام ہی اور نماز باطل ہونیکا سبب۔ ہان کوی مصلی سہو ونسیان سے نماز مین کلام الناس کے قسم سے ایک دو کلمے کہا یا اصلاح نماز کے واسطے ایک دو کلمون سے کلام کیا جیسے امام کو رکعتون مین شک ہوکر مقتدیون سے کچھ پوچھ لے پھر نماز کو تمام کیا تو اسکی نماز رہنے یا جانے مین حنفیہ وشافعیہ کا اختلاف ہی لیکن ترجیح عدم جواز کو ہی ہے کیونکہ نماز مین کلام الناس منع ہو چکا بعد امام سے کچھ سہو ہو تو لفظ سبحان اللہ سے جو لفظ قرآنی ہے مقتدی امام کو اشارہ کرنا آنحضرت صلعم نے سکھلا دیا۔ اور ان احادیث سے یہہ بات بھی مستنبط ہوئی کہ نماز مین عبارت قرآنی جو عین کلام الٰہی ہے نہ یہہ کہ کسی اور زبان سے اسکا ترجمہ پڑھنا بھی حرام ہی اور اسکو روا رکھنا کفر و زندقہ کیونکہ اور زبان کا ترجمہ کلام الناس کے جنس سے ہی اور وہ حادث ہی فقط **باب** مَا یَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالْحَمْدِ فِی الصَّلٰوۃِ لِلرِّجَالِ باب اس بیان مین جو جایز ہی تسبیح اور تحمید نماز مین مردون کے لئے اگر عارض ہو کوی ضرورت جیسے آگاہ کرنا امام کو سہو پر یا اگر کوی نابینا ہو اور اسکے روبرو کنوان وغیرہ ہو **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَھْلٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْلِحُ بَیْنَ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَاءَ بِلَالٌ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ حُبِسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ سہل بن سعد نے کہا کہ نکلے حضرت صلح کرنے کے لئے درمیان اولاد عمرو بن عوف کے جو آپسمین نزاع رکھتے تھے پس آپہنچا نماز کا وقت پھر بلال موذن ابو بکر صدیق کے پاس آن کر کہنے لگے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکے ہین کیا آپ امامت کروگے انہون نے کہا ہان اگر تم چاہتے ہو فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوۃَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ فَصَلّٰی فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ یَشُقُّھَا شَقًّا حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِیْحِ پھر اقامت کہی بلال نے اور آگے بڑھے ابو بکر صدیق اور نماز آغاز کی پھر تشریف لائے آنحضرت اور گذرے درمیان سے صفون کے چیرتے ہوئے یہان تک کہ کھڑے رہے پہلی صف مین پھر لوگون نے تصفیح شروع کی قَالَ سَھْلٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِیْحُ ھُوَ التَّصْفِیْقُ سہل نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ تصفیح کیا ہی وہ تصفیق ہی یعنے دستک مارنی کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اور لوگ باوجود تالیان مارنے کے ابو بکر صدیق التفات نہین کرتے تھے نماز مین بسبب اس استغراق کے جو انکو نماز مین حاصل تھا اور اثناے نماز مین ایسی حرکت کرنے کی عادت بھی نہین تھی فَلَمَّا اَکْثَرُوْا الْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّفِّ فَاَشَارَ اِلَیْہِ مَکَانَکَ جب لوگون نے بہت سی دستک ماری التفات کیا دیکھتے کیا ہین کہ حضرت صف اول مین ہین پھر حضرت نے انکو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہہ ہی ٹھہرے فَرَفَعَ اَبُوْ بَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَھْقَرٰی وَرَاءَہٗ پھر ابو بکر صدیق اٹھائے اپنے ہاتھ دعا مین اور شکر کرنے لگے اسپر جو حضرت نے انکی امامت درست رکھی اور لایق امامت ٹھہرایا پھر صدیق اکبر پیچھے آئے اپنی پیٹھ کی جانب سے وَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اور آگے بڑھے آنحضرت صلعم اور نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضرت کے بعد لایق امامت ابو بکر صدیق کو دیکھتے تھے۔ ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کی مطابقت مین جو کہتے ہین کہ مقتدیون کو سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جایز ہی امام کو وقت سہو آگاہ کرنے کے لئے سو وہ اس حدیث سے ظاہر ہوا اور تسبیح بھی اگرچہ تسبیح کی مستلزم ہو سکتی ہے لیکن تحمید صدیق اکبر کی امام کو آگاہ کرنے کے لئے نہین تھی

مگر تطبیق کے باب مین بہ تکلف یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ حدیث باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول مین گذری اسکا تتمہ یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا جس
کو نماز مین کوئی چیز حادث ہو پس وہ سبحان اللہ کہے اور امام ملتفت ہووے۔ پس یہان اتنی حدیث پر اکتفا کیا **باب** من سمّٰى قومًا او سلّم فی الصلوة علٰى
غيره مواجهة وهو لا يعلم باب حکم مین اس شخص کے کہ نماز مین کسی قوم کا نام لیکے یا سلام کیا غیر پر درحالیکہ وہ روبرو ہی حالانکہ نہین جانتا ہی آیا نماز اسکی
باطل ہے یا صحیح اور اسکا یہہ عمل عمداً ہی یا سہو و نسیان **حدثنا** عمرو بن عيسٰى قال حدثنا ابو عبد الصمد عبد العزيز بن عبد الصمد قال
حدثنا حصين بن عبد الرحمٰن عن ابي وائل عن عبد الله بن مسعود قال كنا نقول التحية في الصلوة ونسمّي ويسلّم بعضنا
على بعض ابن مسعود نے کہا کہ ہم تحیت کہتے تھے نماز مین اور نام لیتے تھے اسکا کہ جسپر ہم تحیت کرتے تھے اور سلام کرتا تھا بعض ہمارا نماز مین کا بعض پر فسمعه رسول الله
صلی الله عليه وسلم فقال قولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فانكم اذا فعلتم ذلك
فقد سلّمتم على كل عبد لله صالح في السماء والارض پھر سماعت کی حضرت نے اسکو اور فرمایا کہ تم التحیات کے یہہ کلمات کہا کروگے تو مقرر تم نے سلام کیا
اللہ تعالیٰ کے ہر ایک نیک بندے پر جو آسمان و زمین مین ہو **باب** التصفيق للنساء باب اس بیان مین کہ تالیان مارنی نماز مین واسطے آگاہ کرنے وغیرہ کے عورات
کو ہی **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال التصفيق للنساء والتسبيح للرجال ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا دستک مارنی عورتون کو روا ہی اور سبحان اللہ کہنا مردون کو **حدثنا**
يحيٰى قال حدثنا وكيع عن سفين عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق
للنساء ترجمہ گذرا **باب** من رجع القهقرٰى في صلوته او تقدّم بامر ينزل به باب اس بیان مین کہ نماز مین پس پا ہونا یا آگے بڑھنا جایز ہی بسبب ایک ضرورت کے جو واقع
ہووے اسکو رواہ سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم روایت کی اسکی سہل بن سعد نے آنحضرت سے **حدثنا** بشر بن محمد قال اخبرنا
عبد الله قال يونس قال الزهري اخبرني انس بن مالك ان المسلمين بيناهم في الفجر يوم الاثنين وابو بكر يصلّي بهم انس بن مالک نے
زہری کو خبر دی کہ مومنین نماز فجر مین دوشنبہ کے روز حضرت رسالت پناہ کی ایام بیماری مین اور ابو بکر ان لوگون کو نماز پڑہو لتے تھے ففجأهم النبي صلى الله عليه
وسلم وقد كشف ستر حجرة عائشة فنظر اليهم وهم صفوف فتبسّم يضحك پس ناگہان پایا لوگون کو آنحضرت نے درحالیکہ اٹھایا تھا پردہ بی بی
عایشہ کے حجرے کا پھر نظر فرمائی حضرت نے انکو وے صفین باندہی ہوے نماز پڑھ رہے ہین پھر تبسم فرمایا اور خندہ کرتے تھے اسبات پر کہ اہل اسلام آنحضرت کی اطاعت و انقیاد
سے ابوبکر صدیق کی امامت پر متفق ہوے ہین فنكص ابو بكر على عقبيه وظنّ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد ان يخرج الى الصلوة
پھر پیچھے ہوے ابوبکر صدیق رضہ اپنی ایڑیون پر قبلہ کیطرف پیٹہ کرکے اور گمان کیا کہ حضرت چاہتے ہین کہ نماز کے لئے تشریف لاوین وهمّ المسلمون ان
يفتتنوا في صلوتهم فرحا بالنبي صلى الله عليه وسلم حين رأوه اور قصد کیا مسلمانون نے اسبات کا کہ مبتلا ہون نماز مین اپنی یعنے نماز سے باہر ہوین
بسبب فرحت و مسرت کے جو حضرت تشریف لائے جسوقت کہ دیکھا انہون نے حضرت کو فاشار بيده ان اتمّوا پھر اشارہ کیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہہ کہ تم تمام
کروا اپنی نماز ثم دخل الحجرة وارخى الستر وتوفي ذلك اليوم پھر حجرے کو تشریف لے گئے اور پردہ چھوڑا اور اسی روز وفات فرمائی **باب**
اذا دعت الامّ ولدها في الصلوة باب اس بیان مین کہ بلایا ماں نے اپنے لڑکے کو درحالیکہ وہ نماز مین تھا پس اسکا کیا حکم ہی اسبات مین علما کے اقوال مختلف ہین
بعض کہتے ہین جواب ندیو اگر جواب دیگا نماز باطل ہوگی اور بعض کہتے ہین کہ جواب واجب ہی پر نماز باطل ہوجایگی اور بعضون نے کہا کہ نماز نہین جاتی اور بعض کہتے ہین کہ اگر
وہ نماز فرض ہی اور وقت تنگ جواب نہ دیوے وگرنہ جواب دیوے۔ اور وجوب جواب مین چند احادیث نقل کرتے ہین۔ امام سیوطی نے کہا کہ احادیث مین آیا ہی کہ حضرت نے
فرمایا اگر جریج عالم ہوتا البتہ جانتا ہو تا کہ اجابت ماں کی بہتر ہے عبادت سے مراد عبادت نافلہ ہی اور بعض احادیث مین وارد ہوا کہ اگر ماں نماز مین بلاوے تو جواب دو اگر باپ بلاوے تو
جواب مت دو وجہ اسکا ظاہر یہہ ہی کہ مردون کا علم و فہم غالب ہی پس لڑکا جواب ندیگا تو باپ آزردہ نہوگا بخلاف ماں کے اور کوئی کام ایسا ہوگا کہ مردون سے ہی تمام ہوتا ہی

نہ عورات سے لیکن لڑکے کے جواب دینے سے ماں کا کام ناتمام رہجائیگا نہ باپ کا - اور بعضون نے تاویل کی ہی کہ ماں کا جواب تسبیح سے دین - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهِ قَالَتْ
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلَاتِي ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی امتون مین ایک عورت نے اپنے پسر کو ندا کی درحالیکہ وہ اپنے صومعہ کے درمیان عبادت مین مشغول
تھا اور پکارنے لگی یا جریج کہ یہہ نام اسکے اس لڑکے کا تھا جریج کہنے لگا الٰہی ماں کو جواب دینا اور نماز کو تمام کرنا ہر دو جمع کرون مین پس جو بہتر ہی مجھے اسکی توفیق دیجیے فَقَالَتْ
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلَاتِي پھر اسکی ماں پکارنے لگی یا جریج یا جریج دوبار اور وہ دوبار بھی کہتا تھا الٰہی ماں کو
جواب دینا اور نماز کو تمام کرنا ہر دو جمع کرون مین پس جو بہتر ہی مجھے اسکی توفیق دیجیے - پر ماں کو جواب ندیا اور نماز کو قطع نہ کیا پھر اسکی ماں نے بددعا کی اور کہنے لگی اَللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ
جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيْسِ الٰہی جریج نہ مرے یہان تک کہ دیکھے منہہ بدکار زانیہ عورات کا یعنے جب وہ میرے طرف التفات نہ کیا اس الا کہ مین اسکی ماں ہون
پس اسکی سزا مین گرفتار ہو وے وہ بدکار عورات کی صحبت مین - میامیس جمع ہی مومسہ کا جو زانیہ عورت کو کہتے ہین وَكَانَتْ تَأْوِي اِلٰى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى
الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ اور رہتی تھی اسکے صومعے کے پاس ایک عورت بکرے چرانے والی
اسنے بچہ جنا - لوگون نے اس سے پوچھا کہ یہہ بچہ کس سے جنی وہ کہنے لگی کہ جریج سے کہ جریج اپنے صومعہ سے اترکے مجھکو حاملہ کیا یہہ زنا کی تہمت جو اسنے جریج پر باندہی - جریج کی ماں کی
بددعا کے سبب سے ہی قَالَ جُرَيْجٌ اَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ اَنَّ وَلَدَهَا لِي جبکہ یہہ خبر جریج کو پہنچی کہنے لگا کہان ہی یہہ عورت جو کہتی ہے کہ اسکا بچہ میرے سے ہی قَالَ
يَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ جریج نے اس بچہ سے پوچھا کہ ای بابوس کون ہی تیرا باپ کہتے ہین بابوس اس بچہ کا نام تھا اور بعض کہتے ہین کہ بابوس
معرب ہے وہ بچہ جواب دیا کہ میرا باپ ایک چرواہا ہی بکرونکا جب جریج نے عبادت الٰہی مین ہی مشغول رہا اور ماں کو جواب نہ دیا حق تعالیٰ نے اس محافظت عبادت کی برکت سے اسکو
یہہ کرامت عطا فرمائی اور دفع تہمت کیا کہ اس بچہ کو حق تعالیٰ نے زبان دی اور حق ظاہر کروادیا - اس قصہ کی ترجمۂ باب کے ساتھ اسوجہ سے مناسبت ہو سکتی ہی کہ حضرت نے
اس قصہ کو پسند فرماکے نقل کیا پس معلوم ہوا کہ عبادت کے وقت ماں کے پکارنے پر بھی جواب دینا بہتر ہی تا عبادت الٰہی مین خلل نہ آوے **باب** مَسْحِ الْحَصَاةِ فِي
الصَّلٰوةِ باب سنگریزے یا مٹی کو سجدہ گاہ سے نماز مین ہموار کرنے کے بیان مین **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ معیقیب نے کہا کہ حضرت نے اس شخص کے حق مین فرمایا کہ ہموار
درست کرتا ہی مٹی کو سجدے کی جگہہ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً کہ اگر تو ہموار کرنیوالا ہی تو یکبار کر **باب** بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ باب
کپڑا بچھانے کے حکم جواز مین اندرون نماز **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ انس نے
کہا کہ ہم حضرت کے ساتھہ نماز پڑہتے تھے سخت گرمی مین جب ہمارے سے کسی نے طاقت نرکہتا تھا کہ لگاوے منہہ اپنا زمین سے تو بچھاتا اپنا کپڑا پھر سجدہ کرتا - سیر مراد وہ کپڑا
ہی جو مصلی سے جدا ہوتا اسکی حرکت سے متحرک نہو یہہ یک عمل قلیل ہی جو جایز رکھا گیا **باب** مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ باب بیان مین اس عمل کے
جو جایز ہی نماز مین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ
اَمُدُّ رِجْلِيْ فِيْ قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَرَفَعْتُهَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا بی بی عایشہ نے کہا کہ مین دراز
کرتی تھی دہنا پاؤن جانب قبلہ مین حضرت کے جس حال مین کہ حضرت نماز پڑہتے پس آپ جب سجدہ مین جاتے انگلی سے غمز فرماتے مجھکو پھر مین اٹھالیتی اسکو پھر جب حضرت
کھڑے رہتے دراز کرتی اسکو **حدثنا** مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِيْ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے یک نماز پڑہی پھر فرمایا کہ شیطان نمودہوا مجھہ پر اور یک حدیث مین
آیا کہ بدشکل سے ظاہر ہوا فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ پھر حملہ کیا وہ مجھہ پر تا میری نماز کو قطع کرے مجھہ پر فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ پس بچالیا
اللہ تعالیٰ نے مجھے اسکے مکر سے اور قدرت بخشی مجھے اسپر پس گلا دابا مین نے اسکا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُوْثِقَهُ اِلٰى سَارِيَةٍ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ

اور مین ارادہ کیا کہ باندہون اسکو مسجد کے ایک کہام سے یہان تک کہ جب تم صبح کروگے تو دیکھو مین اسکو فذکرت قول سلیمان رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من
بعدی فردہ اللہ خاسئا پہر یاد کیا مین قول سلیمان علیہ السلام کا جو انہون نے یہہ دعا کی کہ الہی عطا کیجے مجہکو وہ ملک جو نہ بنے واسطے کسی کے میرے بعد پہر چہوڑ دیا مین اس
شیطان کو اور دور کیا اسکو اللہ نے خرابی کے ساتھہ۔ اس حدیث مین یہہ خلجان خاطر مین خطور کرتا ہی کہ شیطان کو یہہ قدرت کہان کہ حضرت کے نماز کو قطع کر سکے اور باز رکھے
حضور دل سے حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کی شان مین وارد ہوا ہی کہ ان الشیطان یفر من ظل عمر یعنے شیطان عمر کے سایہ سے فرار ہوتا ہی اور انکے روبرو نہو سکتا ہی پہر پیغمبر خدا کے
پرتو سے کسقدر فرار ہونا چاہئے قسطلانی نے اس شبہ کا یہہ جواب دیا کہ حضرت عمر کے حق مین حقیقت فرار مراد نہین بلکہ انکی قوت و صلابت کا بیان ہی کہ انکی قوت ایسی ہے کہ
شیطان پر غالب ہو اور وہ بہاگے بخلاف اسکے حضرت رسالت کا قوت و غلبہ ایسا ہی جو حقیقت رکہتا ہی چنانچہ شیطان کو فی الواقع قہر و غلبہ سے دفع کیا۔ **باب**
اذا انفلتت الدابۃ فی الصلوٰۃ باب اس بیان مین کہ جب چہوٹ جاوے جانور اور اسکا مالک نماز مین ہو تو کیا کیجے وقال قتادۃ ان اخذ ثوبہ یتبع
السارق ویدع الصلوٰۃ قتادہ نے کہا کہ اگر چوری جاوے مصلی کا کپڑا تو چور کے پیچھے دوڑے اور چہوڑے نماز یہہ قول ترجمہ کی تائید کرتا ہی کہ ہر دو مضمون قریب قریب ہین
حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا الازرق بن قیس کنا بالاھواز نقاتل الحروریۃ ازرق نے کہا کہ ہم اہواز مین جنگ کرتے
تہے جسکو حروریہ کہتے ہین خوارج کے ساتھ حرورا کوفے کے قریون سے ایک قریہ کا نام ہی جہان خوارج جمع ہوتے تہے فبینا انا علی جرف نہر اذا رجل یصلی واذا لجام
دابتہ بیدہ فجعلت الدابۃ تنازعہ وجعل یتبعھا پس درمیان اسکے کہ مین ایک نہر کے کنارے تہا ناگاہ کیا دیکہتا ہون کہ ایک مرد نماز پڑہتا ہی اسوقت
لگام اسکے جانور کی اسکے ہاتھ مین تہی اور جانور اسکو کہینچتا تہا اور وہ شخص جانور کے پیچھے لگا تہا۔ جب اس بات پر اجماع ہو چکا کہ بہت قدم کا چلنا نماز کو باطل کرتا ہی لیس اس حدیث
مین یہی حمل کیا چاہئے کہ وہ تہوڑے سے قدم تہے چنانچہ عمرو بن مرزوق کی روایت مین آیا ہی کہ وہ شخص جانور کو پکڑ کر ایسے پاؤن پہرا قبلے کیطرف پیٹہ نکرکے قال شعبۃ ھو ابو برزۃ
الاسلمی شعبہ نے کہا کہ وہ شخص ابو برزہ اسلمی تہا فجعل رجل من الخوارج یقول اللھم افعل بھذا الشیخ پس خوارج سے ایک شخص اسپر بددعا کرنے لگا اور کہنے
لگا الہی اس بوڑہے کو جو کرتا ہی کیجے کہ نماز کو چہوڑ کے گہوڑے کے پیچھے جاتا ہی فلما انصرف الشیخ قال انی سمعت قولکم جب بوڑہا نماز سے پہرا کہنے
لگا کہ مین نے تمہارے باتین سنی وانی غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات او سبع غزوات او ثمان وشھدت
تیسیرہ بتحقیق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چہے غزوے مین حاضر تہا یا سات یا آٹھہ اور دیکہا مین نے آپ کو کہ احکام شرع مین امت پر تسہیل و آسانی کرتے تہے و
انی ان کنت ان ارجع مع دابتی احب الی من ان ادعھا ترجع الی مالفھا فیشق علی اور مقرر مین اگر اپنے گہوڑے کے ساتھ رجوع کرتا تو یہہ بات دوستر
تہی اس سے کہ چہوڑ دون اسکو تا وہ جاوے اپنے چراگاہ کو پہر دشوار تہا مجہ پر رات لانا اسکا **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس
عن الزھری عن عروۃ قال قالت عائشۃ خسفت الشمس فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرا سورۃ طویلۃ ثم رکع
فاطال ثم رفع راسہ عروہ نے بی بی عائشہ رضہ سے روایت کی کہ کہا سورج گہن ہوا حضرت نماز مین کہڑے رہے اور پڑہا ایک سورہ دراز پہر رکوع کیا دراز پہر اٹہایا
اپنا سر مبارک ثم استفتح بسورۃ اخری ثم رکع حتی قضاھا وسجد پہر رکوع سے سر اٹہاکے دوسرا سورہ شروع کیا پہر دوسرا رکوع کیا یہان تک
کہ تمام کیا اسکو اور سجدے مین گئے ثم فعل ذلک فی الثانیۃ پہر ویسا ہی دوسری رکعت مین بہی کیا ثم قال انھما آیتان من آیات اللہ پہر فرمایا کہ
چاند سورج دو نشان ہین اللہ کے او نشانیون سے فاذا رایتم ذلک فصلوا حتی یفرج عنکم جب تم دیکہو خسوف کو پس نماز و تضرع کرو یہان تک کہ کشادہ
ہووے تمہارے سے روشنی اسکی لقد رایت فی مقامی ھذا کل شیء وعدتہ مقرر مین نے اس مقام مین دیکہہ چکا ہر چیز کو کہ مین وعدہ کیا گیا تہا حتی
لقد رایت الجنۃ ارید ان آخذ قطفا من الجنۃ حین رایتمونی جعلت اتقدم یہان تک کہ دیکہی مین نے بہشت اور چاہا مین کہ لون
ایک خوشہ بہشت کا جسوقت کہ تم نے مجکو دیکہا کہ مین آگے بڑہتا ہون ولقد رایت جھنم یحطم بعضھا بعضا حین رایتمونی تاخرت
اور بتحقیق دیکہا مین نے دوزخ کو کہ توڑتی اور غالب آتی ہی بعض اسکی بعض پر جسوقت کہ تم نے مجکو دیکہا کہ مین پیچہے آیا ورایت فیھا عمرو بن لحی وھو الذی
سیب السوائب اور دوزخ مین عمرو بن لحی کو دیکہا یہہ وہ شخص ہے کہ پہلے اونٹنیون کو سوایب۔ تہرایا سوایب جمع سایبہ ہی اس اونٹنی کو کہتے ہین

جسپر سوار نہین ہوتے اور اسکو چھوڑ دیتے ہین کہ جس جگہہ چاہے چرا کرے اور نذر کرتا نذر کرنے والا کہ اگر بیمار شفا پاوے یا کوی حاجت بر آوے تو اونٹنی کو چھوڑ دیوے سو اسکو
حق تعالی نے منع کیا چنانچہ فرمایا ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ خالی خفا سے نہین قسطلانی کہتا ہی کہ حضرت کا تقدم
وتاخر جو نماز مین واقع ہوا فعل قلیل پر محمول ہی - اور گھوڑے کو پکڑنا بھی عمل قلیل پر دال ہی - اور کرمانی کہتا ہی کہ حدیث مین مذمت جانور کو سایبہ کرکے چھوڑنے کی ہی اور
مطلق ہے نماز مین ہو یا غیر نماز مین اور یہہ ہر دو توجیہ خالی تکلف سے نہین **باب** ما يجوز من البصاق والنفخ في الصلوة باب اس بیان مین کہ جائز ہی تھوکنا
پھونکنا نماز مین ويذكر عن عبد الله بن عمرو نفخ النبي صلى الله عليه وسلم في سجوده في كسوف عمرو بن عاص نے ذکر کیا کہ حضرت نے اف
کیا اپنے سجدے مین اندرون نماز - کہتے ہین کہ اگر دو حرف الف اور فا زبان سے درست نکلے نماز باطل ہوتی ہی ورنہ نہین **حدثنا** سليمان بن حرب قال
حدثنا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم راى نخامة في قبلة المسجد ابن عمر نے کہا کہ انحضرت نے
دیکھا ریٹہ یا بلغم دیوار پر قبلہ مسجد کے فتغيظ على اهل المسجد وقال ان الله قبل احدكم اذا كان في صلوته پھر غصہ ہوئے اہل مسجد پر اور فرمایا مقرر
اللہ تعالی روبرو ایک کے تمہارے سے ہی جب وہ نماز مین ہو - فلا يبزقن او قال لا يتنخمن ثم نزل فحتها پس تھوک یا ریٹہ نہ ڈالے پھر آپ اترے اور دور
کیا اسکو ہاتھ سے اپنے شاید کہ منبر پر اپنے وقت اسکو نظر فرمایا تھا وقال ابن عمر اذا بزق احدكم فليبزق على يساره ابن عمر نے کہا کہ جب کوی تھوکنا
چاہے پس ڈالے تھوک کو بائین طرف - یہہ حدیث شرح کے ساتھ روایت انس سے ابواب مسجدین گذری - ظاہر اس حدیث کا منع ہی وقت نماز تھوک ڈالنے سے اور ان
کے پاس نفس منع مقصود نہین بلکہ قبلہ کے جہت مین اسکے داہنے طرف ڈالنا منع ہی پس حدیث مطابق ہوی ترجمہ کے ساتھ **حدثنا** محمد قال حدثنا
غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم في الصلوة فانما
يناجي ربه انس بن مالک کہتے ہین کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب کوی ایک تمہارے سے نماز پڑہتا ہی پس وہ مناجات کرتا ہی اپنے پروردگار سے فلا يبزقن
بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن شماله تحت قدمه اليسرى پس نچاہئے کہ تھوکے اپنے روبرو کہ وہ جہت قبلہ ہی اور نہ داہنے طرف کہ ادہر
کاتب حسنات رہتے ہین لیکن تھوکے بائین طرف بائین قدم کے نیچے یہہ غیر مسجد مین ہی اگر تھوک آوے تو اپنے کپڑے مین لے لیوے **باب** من صفق جاهلا
من الرجال في صلوته لم تفسد صلوته باب اس بیان مین کہ کسی نے نادانستگی سے امام کو آگاہ کرنے کے لئے تالیان ماریں اندرون نماز پس حکم اسکا یہہ کہ
نماز اسکی فاسد نہین ہوتی ہی فيه سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم اس باب مین سہل بن سعد نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
ہی چنانچہ حدیث سابق مین مذکور ہوا کہ جسوقت ابوبکر صدیق رض نے امامت کی پھر حضرت تشریف لائے لوگون نے تالیان ماری تب حضرت نے فرمایا کہ تالیان مارنی عورتون
کے لئے ہی پر مردان سبحان اللہ کہا کرین اور ان لوگون کی نماز فاسد ہونے پر حکم نہ کیا **باب** اذا قيل للمصلي تقدم او انتظر فانتظر فلا
باس به باب اس بیان مین کہ جب مصلی کو کہا جاوے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر پھر وہ انتظاری کیا تو کچھ مضایقہ نہین **حدثنا** محمد بن كثير قال اخبرنا
سفيان عن ابي حازم عن سهل بن سعد رض قال كان الناس يصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم وهم عاقدوا ازرهم
من الصغر على رقابهم سہل نے کہا کہ لوگ نماز پڑہتے تھے حضرت کے ساتھ درحالیکہ باندہی تھے اپنی ازارین اپنی گردنون پر ازار چھوٹے رہنے کے سبب سے - یا انہیر
چادر نہین تھی کہ کشف عورت کا خوف تھا فقيل للنساء لا ترفعن رؤوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا پھر عورات کو کہا گیا کہ سجدے سے اپنے
سر مت اٹھاؤ جبتک مردان بیٹھ جاوین اسلئے کہ عورات مردون کے پیچھے تھے اور انکی ازارین چھوٹی تھین کشف عورت کا اندیشہ تھا - مطابقت حدیث کی ترجمہ کے
ساتھ اسوجہ سے ہی کہ عورتون کو حکم ہوا کہ سجدے سے سر اٹھانے مین دیر کرین پس انتظار کا حکم ہوا پس حدیث ایک جزو کی موید ہوی اگر ہم کہین کہ اس حکم کے ضمن مین یہہ
بات بھی ہی کہ مردان سر جلد اٹھاوین پس ہر دو جزو کی مطابقت ہوگی **باب** لا يرد السلام باب اس بیان مین کہ نماز مین سلام کا جواب دیا جاوے
حدثنا عبد الله بن ابي شيبة قال حدثنا ابن فضيل عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنت
اسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوة فيرد علي فلما رجعنا سلمت عليه فلم يرد علي وقال ان في الصلوة

لشغلا

لَشُغْلًا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ ہم سلام کیا کرتے تھے حضرت پر درحالیکہ آپ نماز مین رہتے اور حضرت جواب دیتے تھے پھر جب ہم نجاشی کے ملک سے لوٹ آئے اور سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور اسکا عذر یہہ بیان کیا کہ نماز مین ایک شغل عظیم ہی یعنے مناجات و استغراق وحضور دل اور قرات اور تسبیح و تکبیر جاننے کہ اوائل مین اندرون نماز کلام و سلام روا تھا من بعد منع و منسوخ ہوچکا جب کریمہ وقوموا للہ قانتین وحافظوا علی الصلوات نازل ہوی حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ جابر نے کہا کہ حضرت نے مجھکو غزوہ بنی المصطلق مین اپنے ایک کام پر روانہ فرمایا فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا پس مین گیا اور لوٹ آیا درحالیکہ آپکے کام کرچکا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ پھر مین حضور نبوی مین آیا اور سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا پس میرے دل مین ایک چیز پڑی کہ خدا جانتا ہی یعنے ایک بڑا ہی درد وغم ہوا فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ اَنِّي اَبْطَاْتُ عَلَيْهِ پس مین اپنے دل مین کہنے لگا کہ شاید حضرت مجھ پر غصے ہین اس کہ مین آنے مین دیر کیا ثُمَّ سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي اَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْاُولَى بعد ازان پھر سلام کیا مین نے تب بھی حضرت نے جواب سے سرفراز نفرمایا پس میرے دل مین اگلے سے زیادہ غم واقع ہوا ثُمَّ سَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ پھر تیسرے بار مین نے سلام کیا تو جواب دیا آنحضرت علیہ السلام مجھ کو فَقَالَ اِنَّمَا مَنَعَنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِنِّي كُنْتُ اُصَلِّي پس ارشاد فرمایا کہ نہین منع کی کوئی چیز مجھکو جواب سلام سے تیرے مگر یہہ کہ مین نماز پڑہتا تھا وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا اِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ اور حضرت اپنے مرکب پر سوار تھے درحالیکہ متوجہ تھے غیر قبلہ کیطرف

بَاب رَفْعِ الْاَيْدِي فِي الصَّلٰوةِ لِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ

باب مصلی ہات اٹھانے کے بیان مین بسبب کہ اسکو کوی کام در پیش ہو حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ سہل بن سعد کہتا ہی کہ حضرت کی خدمت مین پہنچی یہہ بات کہ عمرو بن عوف کی اولاد جو قبا مین ہین انکے درمیان ایک نزاع ہی فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ الصَّلٰوةُ پھر نکلے آنحضرت اپنے چند یارون کو ہمراہ لیکے تا صلح کرے درمیان انکے پھر انکے صلح کرنے مین حضرت کو دیر لگی اور وقت نماز آپہنچا فَجَاءَ بِلَالٌ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ پھر بلال موذن صدیق اکبر رض کے پاس آئے کہنے لگے یا ابوبکر حضرت دیر فرماہین اور وقت نماز پہنچ چکا فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ کہا آپ امامت کروگے لوگون کی انہون نے کہا ہان اگر تم چاہتے ہو فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ اَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَكَبَّرَ پس بلال نے اقامت نماز کہی اور ابوبکر صدیق لوگون کے آگے ہوے اور تکبیر تحریمہ باندہی فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ پس حضرت تشریف لائے مشی کرتے ہوے صفون مین اور جدا کرتے ہوے یہان تک پہلی صف مین کھڑے رہے فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ اَلتَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ پس لوگون نے دستک دینے شروع کی سہل نے کہا کہ تصفیح تصفیق ہی ہر دو ایک ہی معنے ہین قَالَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهٖ سہل نے کہا کہ تھے ابوبکر التفات نکرتے لوگون کے اس حال کے طرف اپنی نماز مین بسبب حضور کے جو خدا تعالی کے ساتھ رکھتے تھے فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس جب لوگون نے دستک زنی زیادہ کی اپنے گوشہ چشم سے نظر کی دیکھا کہ پیغمبر خدا ہین فَاَشَارَ اِلَيْهِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُصَلِّيَ پس حضرت نے انکے طرف اشارہ کیا جس حال مین حکم کیا انکو کہ نماز پڑہین فَرَفَعَ اَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ یعنی ابوبکر اپنے ہر دو ہاتھ آسمان کے طرف اٹھاے اور شکر کیا اللہ تعالی کا اس نعمت پر جو حضرت نے اپنی امامت کی تجویز فرمائی ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر ابوبکر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین کھڑے رہے اسلئے کہ انہون نے ایسا سمجھا کہ یہہ حضرت کا ایجاب کے لئے نہین بلکہ تکریم کے لئے ہی ورنہ مخالفت نکئے ہوے۔ اور حضرت آگے بڑہے فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيحِ اِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوے لوگون کی طرف توجہ لائے پھر فرمایا کہ لوگو کیا حال ہی تمہارا جو وقت کہ تمہارے لئے کوئی چیز نماز مین حادث ہو تم نے دستک زنی آغاز کی سوا اسکے نہین کہ دستک مارنی عورات کے لئے ہی مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ

فی صلٰوتہٖ فلیقل سبحان اللہ جو شخص کہ حادث ہو اسکو نماز مین کوئی چیز تو چاہئے کہ کہے سبحان اللہ ثُمَّ التفت الٰی ابی بکر فقال یا ابا بکر ما منعک
ان تصلی للناس حین اشرت الیک پھر صدیق اکبر کے طرف التفات کی پس فرمایا ﷺ ای ابو بکر کیا چیز تجھ کو مانع ہوئی کہ تو نماز پڑہے لوگون کے لئے یعنے انہین ساتھ
لیکے نماز پڑہے جبکہ مین نے اشارہ کیا تیری طرف کہ تو امام رہے اور نماز پڑہے فقال ابو بکر ما کان ینبغی لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر نے کہا نہین سزاوار ہی پسر ابی قحافہ کو کہ نماز پڑہے اور امام ہووے روبرو پیغمبر خدا کے - جانا چاہئے کہ ظاہر یہہ ہی کہ حضرت جو
آگے بڑہے اور امام ہوے لوگ تکبیر تحریمہ سے آپکا اقتدا کئے ہون - اور اسیطرح صدیق اکبر بھی تحریمہ سے مقتدی ہوئے ہون - اس تقدیر مین ابو بکر صدیق اپنے ہاتون کا اٹھانا
اثناے نماز مین ہوگا تا مطابق ترجمہ کے پڑہے اور اسپر دلیل ہوسکے فتدبر - اور احتمال ہی کہ خلیفہ لینے کے قبیل سے ہوگا - اور ظاہر قول سے کبر فکبر رسول اللہ
سے یہی ہی کہ صدیق اکبر نے ایک رکعت تمام نکی تھی اور حضرت اسی حال تحریمہ مین پہنچے - پس امامت حضرت کی قبیل سے خلیفہ لینے کے ہو -

باب الخصر فی الصلٰوۃ

خصر بفتح خاء معجمہ و سکون صاد مہملہ در آخر مین را، چند معنون پر آیا ہی ایک خاصرہ سے کہ وہ رکھنا ہاتھ کا ہی خاصرہ پر خاصرہ تہیگاہ و کمر کو کہتے ہین دوسری مخصرہ سے
معنے مین عصا کے ہی یعنے ہاتھ مین عصا لینا اور اسپر تکیہ کرنا نماز مین - تیسری معنے مین اختصار کرنے قرأت کے ہی نماز مین تا اداے ارکان مین تخفیف ہو - ہر دو حدیث جو اس باب
مین مذکور ہین - ان معنون سے احتلال رکھتے ہین لیکن پہلی معنی مشہور ہے - **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد عن ایوب عن محمد عن
ابی ہریرۃ قال نھی عن الخصر فی الصلٰوۃ ابو ہریرہ نے کہا کہ خصر منع کیا گیا ہی نماز مین وقال ہشام ابو ہلال عن ابن سیرین عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہشام ابو ہلال سے وہ ابن سیرین سے وہ ابو ہریرہ سے انسے حضرت سے روایت کی اس طریق پر حدیث مرفوع ہوئی **حدثنا**
عمرو بن علی قال حدثنا یحیی عن ہشام قال حدثنا محمد عن ابی ہریرۃ قال نھی ان یصلی مختصرا ابو ہریرہ نے کہا کہ منع کیا گیا ہی یہہ کہ نماز پڑہے ایک
مرد جس حال مین کہ خصر کرنیوالا ہی

باب یفکر الرجل الشیء فی الصلٰوۃ

باب اس بیان مین کہ روا ہی کہ مرد کسی چیز کی فکر کرے نماز مین وقال عمر رض
انی لاجھز جیشی وانا فی الصلٰوۃ عمر فاروق نے کہا کہ مقرر مین تدبیر اور سامان کرتا ہون اپنے لشکر کا حالانکہ مین نماز مین ہون - یہہ بات قبیل سے تداخل
عبادات کے ہی - اسلئے کہ تدبیر لشکر جہاد کی ایک دوسری عبادت ہی **حدثنا** اسحق بن منصور قال حدثنا روح قال حدثنا عمر ہو ابن
سعید قال اخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن عقبۃ بن الحارث قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فلما سلم قام سریعا
دخل علی بعض نسائہ ثم خرج وراٰی ما فی وجوہ القوم من تعجبھم لسرعتہ عقبہ بن حارث نے کہا کہ مین نے حضرت کے ساتھ نماز عصر پڑہی
پس جب سلام دیا کھڑے رہے جس حال مین کہ جلدی سے اپنے بعض بی بیون کے طرف تشریف لیگئے پھر جلد باہر نکلے اور لوگون کے منہہ پر نظر کیا انکے تعجب کرنے پر حضرت جلد جانے
کے باب مین فقال ذکرت وانا فی الصلٰوۃ تبرا عندنا فکرھت ان یمسی او یبیت عندنا فامرت بقسمتہ پس فرمایا کہ مین یاد کیا ایک
پارۂ زر مین کو جو ہمارے پاس تھا حالانکہ مین نماز مین تھا - پس مینے مکروہ رکھا یہہ شب گذارے وہ نزدیک ہمارے پس مینے حکم کیا کہ اسکو تقسیم کردین محتاجون مستحقون پر
ظاہر یہہ ہی کہ وہ نماز مغرب کی تھی یا عشا کی - مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ وہ ہی کہ حضرت نے اس پارۂ طلا کو اثناے نماز مین یاد کیا اور اسکو گھر مین نہ رکھنے کی فکر
کی اور پھر نماز کا اعادہ نفرمایا - پس نماز مین فکر کا جواز معلوم ہوا **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنی اللیث عن جعفر بن ربیعۃ عن
الاعرج قال قال ابو ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اذن للصلٰوۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع
التاذین ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ اذان دی جاوے نماز کے لئے پیٹھ پھیر کے بھاگتا ہی ابلیس اسکو آواز باؤ کی ہی یہان تک کہ نسنے آواز اذان کی
فاذا سکت المؤذن اقبل پس جبکہ موذن خاموش ہوتا ہی وہ آگے آتا ہی فاذا ثوب ادبر فاذا سکت اقبل پھر جب اقامت نماز کی کہی جاتی
ہی پیچھے بھاگتا ہی پھر جب موذن خاموش ہوتا ہی وہ آگے آتا ہی فلا یزال بالمرء یقول لہ اذکر ما لم یکن یذکر حتی لا یدری کم صلی
پس ہمیشہ نماز پڑہنے والے آدمی کو کہتا ہی کہ یاد کر اس چیز کو جو یاد نہین کی گئی تھی یہان تک آدمی کو خبر نہین رہتی کہ کتنی رکعتین نماز پڑہی قال ابو سلمۃ بن
عبد الرحمن اذا فعل ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو قاعد ابو سلمہ نے کہا جسوقت تمہارے سے کوئی یہہ کرے یعنے یہہ دو کر

جو یاد کی جاوے
جو یاد نہین کرتا تھا

کہ تین

کہ تین رکعت پڑہا ہی یا چار رکعت - اس صورت مین حکم تشہد کے لئے ہی کہ مدار اقل پر ہو - اور باوجود اسکے دو سجدے کرین از روے استحباب کے نہ وجوب کے راہ سے جس حال مین کہ تشہد کے لئے بیٹھا ہی - یہہ حکم حنفیہ کے کتب فقہیہ مین پایا نہین جاتا ہی وَسَمِعَهُ اَبُو سَلَمَةَ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور سنا ہی اس حدیث کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ النَّاسُ اَکْثَرَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ سعید مقبری کہتا ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ ابو ہریرہ نے حضرت سے اکثر روایت کی ہی فَلَقِیْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِی الْعَتَمَةِ پس مین نے ایک مرد سے ملاقات کی اور پوچھا کہ آج کی شب حضرت نے نماز عشا مین کیا پڑہے فَقَالَ لَا اَدْرِیْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰی پس کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ کونسی سورت پڑہی پس مین نے کہا کیا تو نماز عشا مین حاضر نہین تھا - کہا ہان حاضر تھا قُلْتُ لٰکِنْ اَنَا اَدْرِیْ قَرَاَ سُوْرَةَ کَذَا وَسُوْرَةَ کَذَا ابو ہریرہ نے کہا لیکن مین جانتا ہون کہ فلان فلان سورت پڑہی مقصود ابو ہریرہ کا یہہ ہی کہ بہت سے روایتین جو میرے سے ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ حفظ احوال و ضبط اقوال تمام کرتا ہون - اور دوسرے لوگون کا حال ویسا ہی جو مذکور ہوا - دلالت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس روسے ہی کہ اس مرد کی نادانستگی باوجودیکہ نماز مین حاضر تھا بسبب خطرات کے نماز مین خاطر پریشان ہوگا جو قرأت کو یاد نرکھہ سکا اور وہ جو کہتے ہین کہ ابو ہریرہ کا یاد رکھنا بھی از جملہ خطرات ہی اور ترجمہ کے حکم پر دال ہی جیسا کہ قسطلانی نے کہا اور اقتصار اسی وجہ پر کیا - اور کرمانی بھی اس احتمال کی تجویز کی ہی سو یہہ بعید ہے - اس لئے کہ تدبر قرآن مین اگرچہ نماز مین از جملہ حضوری قرآن کے یاد رکھنے کو فکر اور خطرات سے شمار نکیا جاویگا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **باب** مَا جَاءَ فِی السَّهْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَکْعَتَیِ الْفَرِیْضَةِ باب بیان مین اس چیز کے جو سہو کے حکم مین وارد ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ رح عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ عبد اللہ بن بحینہ نے کہا کہ حضرت نے ہم کو ساتھ لیکے نماز پڑہے دو رکعت بعض نمازون سے - ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ نماز ظہر کی تھی ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَجْلِسْ پھر کھڑے رہے تیسری رکعت کے لئے اور تشہد کے واسطے نہ بیٹھے اگرچہ لوگون نے سبحان اللہ بھی کہا جیسا کہ ابن خزیمہ نے روایت سے ضحاک کے اسنے عثمان سے اسنے اعرج سے لایا ہی - یہین سے ہی جو اہل مذہب نے کہا ہی کہ قیام کئے کے بعد تشہد کے لئے نہ بیٹھے کہ واجب کے لئے فرض سے اعراض اور رجوع کرنا لازم آتا ہی اور اگر لوٹے اور بیٹھے نماز باطل ہوتی ہی فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِیْمَهُ کَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ پھر کھڑے رہے لوگ آپ کے ساتھ جب چار رکعتین تمام کین ہم سلام کے منتظر تھے - سلام کے آگے تکبیر کہے پھر سجدہ کئے دو سجدے جس حال مین کہ بیٹھے تھے پھر سلام دیا - **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ یَجْلِسْ بَیْنَهُمَا عبد اللہ نے کہا کہ مقرر اٹھے حضرت دو رکعت سے ظہر کے نہ بیٹھے درمیان دو رکعتون کے یعنے تشہد کے لئے نہ بیٹھے فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ پس جب ادا کی نماز چہار رکعت کو تمام کیا سجدہ کئے دو سجدے پھر سلام دیا بعد دو سجدون کے - ان ہر دو حدیث مین دو سجود سہو کے بعد پھر تشہد پڑھکے سلام دینا مذکور نہین باب آیندہ مین اسکی تصریح کی ہی

باب اِذَا صَلّٰی خَمْسًا باب اس بیان مین کہ جب مصلی پانچ رکعت پڑہے مثلاً ظہر کی نماز مین **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهُ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّیْتَ خَمْسًا حضرت ایکبار ظہر کے پانچ رکعت پڑہی پس آپ سے کہا گیا آیا زیادہ ہوئی ہی نماز حضرت نے فرمایا کس لئے ہی یہہ سوال تمہارا ایک شخص نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑہی فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ پس حضرت دو سجدے کئے بعد سلام کے - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ ایک سلام ہی جو پانچوین رکعت مین از روے سہو کے دیا - یہان معلوم ہوتا ہی کہ سہو کے واسطے جو لازم ہی یہی دو سجود ہین دوسرا سلام ضرور نہین پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ حدیث باب سابق کے ہر دو حدیث کی معارض نہین ہر دو صورت روا ہین اور کلام افضلیت مین باقی ہی کذا قال الکرمانی - اور وہ جو امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر پانچ پڑہی ہی - اور ایک رکعت اس سے ضم کرے کہ نماز ایک رکعت تو مشروع نہوئی - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات دوسری حدیث سے معلوم کی ہو - اور وہ جو اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ جب اثناے نماز مین سہو پر واقف ہووے اور تکلم بھی درمیان آیا چھٹوین رکعت کا ملانا اس صورت مین روا رکھا - اور ضم اس صورت مین کہتے ہین کہ مصلی کو اثناے نماز مین ہی پانچوین رکعت کے رکوع کے بعد یاد آوے واللہ اعلم **باب** اذا سلّم فی رکعتین او فی ثلٰث وسجد سجدتین مثل سجود الصلوٰۃ او اطول باب اس بیان مین کہ جسوقت کہ سلام دیا دو رکعت مین یا تین رکعت مین پھر دو سجدے کئے مانند سجود نماز کے یا اس سے دراز حکم اسکا کیا ہی **حدثنا** اٰدم قال حدثنا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال صلّی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر او العصر فسلّم ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت ہمارے ساتھ نماز پڑہے ظہر یا عصر کی یہہ شک راوی کا ہی پس سلام دیئے دو رکعت مین فقال لہ ذو الیدین الصلوٰۃ یا رسول اللہ انقصت پس ایک صحابی کہ جسکا نام ذوالیدین ہی حضرت سے کہا یا رسول اللہ آیا نماز کم ہوئی حکم سے شارع کے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ احقّ ما یقول پس حضرت نے اپنے یارون کو فرمایا جو ابو بکر صدیق اور عمر فاروق ان مین حاضر تھے آیا سچ ہی یہہ بات جو ذوالیدین کہتا ہی کہ نماز مین کمی ہوئی قالوا نعم فصلّی رکعتین اخریین ثم سجد سجدتین حاضرون نے کہا ہان کمی آئی پس حضرت نے اور دو رکعت پڑہے - پھر سہو کے دو سجدے کئے اس حدیث کی شرح گذری ہی قال سعد رأیت عروۃ بن زبیر صلّی من المغرب رکعتین فسلّم وتکلّم ثم صلّی ما بقی وسجد سجدتین وقال ھکذا فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابراہیم جو راوی حدیث کا ہی کہا کہ مین نے عروہ کو دیکہا کہ نماز پڑہی مغرب کی دو رکعت پس سلام دیا اور بات کی پھر جو نماز سے باقی رہی پڑہی اور دو سجدے کئے - اور عروہ نے کہا ایسا ہی کیا ہی پیغمبر خدا نے **باب** من لم یتشھّد فی سجدتی السھو باب حکم مین اس شخص کے جو سہو کے دو سجدون کے بعد تشہد نہ پڑہے وسلّم انس والحسن ولم یتشھّد اور انس بن مالک و حسن بصری نے سلام دیا اور تشہد نہ پڑہے وقال قتادۃ لا یتشھّد اور قتادہ جو انس بن مالک اور حسن بصری سے راوی ہی کہا کہ تشہد نہ پڑہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن انس عن ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من اثنتین فقال لہ ذو الیدین اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین فقال الناس نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلّی اثنتین اخریین ثم سلّم ثم کبّر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع اس مضمون کی حدیث مع ترجمہ قریب گذری ہی **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن سلمۃ بن علقمۃ قال قلت لمحمد فی سجدتی السھو تشھّد قال لیس فی حدیث ابی ھریرۃ سلمہ نے کہا کہ مین نے محمد بن سیرین کو کہا کہ دو سجود سہو تشہد ہی یا نہ کہا نہین ہے ابو ہریرہ کی روایت مین - ابن سیرین نے جو ابو ہریرہ سے آپ روایت کی ہی اس سے خبر دی ہی اور باب سابق مین ایک روایت جو عبد اللہ بن مسعود سے لایا ہی اسنے بھی روایت نہ کی ہی دوسری تشہد کے وجوب یا استحباب پر سجود سہو کے بعد شیخ المحدثین شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ شرح مشکوۃ عربی مین لایا ہی کہ سجود سہو کے بعد تشہد پڑہنے کے باب مین ائمہ نے اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ و احمد اور بعض مالکیہ اور بعض شافعیہ اسکے قائل ہین حنفیہ نے اس حدیث کو تمسک کیا ہی جو ابو داؤد اور نسائی نے ابن مسعود سے روایت کی ہین - قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت فی صلوتک فشککت فی ثلاث او اربع واکثر ظنک علی اربع تشھّدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس قبل ان تسلّم ثم تشھّدت ایضا ثم تسلّم ذکرہ الشمنی اور فتح الباری مین کہا ورواہ البیھقی عن المغیرۃ ایضا واسنادھما ضعیف ومع ذلک لہ طریق تبلغ درجۃ الحسن وقال انہ عند ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود بلغ درجۃ الصحۃ انتہی - اور قول شافعی سے صحیح تر یہہ ہی کہ تشہد کے بعد سجدہ سہو کے غیر مسنون ہی - اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ مسنون ہی - اور بعض کہتے ہین کہ انکے قول قدیم مین آیا ہی - حافظ شیخ ابن حجر نے لا یتشھّد مین حرف نفی کی زیادتی پر حمل کیا ہی جو قتادہ کے قول مین آیا ہی - اس جہت سے کہ عبد الرزاق نے معمر سے اور اسنے قتادہ سے جو روایت کی اسمین حرف لا نہین بلکہ یتشھّد واقع ہوا ہی - اور شارح عینی نے شیخ ابن حجر پر مواخذہ کیا کہ روایت عبد الرزاق کی تقدیر صحت مین کہہ سکتے ہین کہ قتادہ سے ہر دو روایت مین اور یہہ بھی کہتا ہی کہ جب کہا جاوے کہ حرف نفی زیادہ ہی اس روایت مین جو بخاری نے نقل کی ہی - تو قایل کو یہہ بھی پہنچتا ہی کہ کہے اسکے قول مین جو یتشہد ہے حرف نفی قلم ناسخ سے پڑا ہو - ہم کہتے ہین کہ ہر دو روایت کی تقدیر صحت مین علماے اصول کے پاس مقرر ہی کہ مثبت راجح ہی منفی پر - پس عمل مثبت پر

کیا جاوے

کیا جاہئے۔ اور وہ جو انس بن مالک و حسن بصری سے منقول ہی وہ بھی طریق نفی پر محمول ہی۔ اور احتمال سہو ناسخ کا کلام ثقہ مین بعید ہی۔ اور زیادتی حرف لا کی بھی بعید نہین اکثر کلام
الٰہی جل شانہ مین وارد ہی جیسے لا اقسم اور سوا اسکے ان تقدیر لا کی گنجایش ہی جیسے لا یطیقونہ **باب** مَن یُکبّر فی سجدتَی السّہو باب بیان مین
اس شخص کے جو سہو کے ہر دو سجود مین تکبیر کہے **حدثنا** حفص بن عمر قال حدثنا یزید بن ابراہیم عن محمد عن ابی ہریرۃ قال صلّی النّبی صلّی
اللّٰہ علیہ وسلّم احدی صلوتی العشی وقال محمد اکثر ظنّی انّہ العصر رکعتین ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے دو نماز ظہر یا عصر سے ایک پڑھی
محمد بن سیرین نے کہا کہ میرا اکثر گمان یہہ ہی کہ وہ نماز عصر تھی سو دو رکعت پڑھے ثمّ سلّم ثمّ قام الی خشبۃٍ فی مقدّم المسجد پھر سلام دیا پھر کھڑے رہتے تکیہ کرکے
چوب کے طرف جو قبلہ مسجد کے جانب مین تھی فوضع یدہ علیہا اور رکھا اپنا مبارک ہاتھ اس لکڑی پر وفیہم ابوبکرٍ وعمر رضی اللّٰہ عنہما فہابا ان
یکلّماہ اور درمیان ان حاضرون کے ابوبکر اور عمر مقرب ترین صحابہ سے تھے سوا پر حضرت کی تعظیم و احترام غالب آیا کہ انہون نے حضرت کو اس سے خبر دی جو موہم اعتراض کا ہوتا ہی
وخرج سرعان القوم اور جلد باز لوگ مسجد سے باہر آئے۔ سرعان سین و را دونون سے وے تینون حرف جملہ مفتوحہ ہین انکو کہتے ہین کہ کسی کام مین اقدام اور جلدی
کرین فقالوا اقصرت الصّلوٰۃ پس لوگون نے باہمدیگر کہا کیا کوتاہ ہوئی نماز ورجلٌ یدعوہ النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ذو الیدین فقال انسیت
ام قصرت فقال لم انس ولم تقصر قال بلیٰ قد نسیت اور ایک مرد کہ حضرت جسکو ذو الیدین پکارتے تھے سو کہا کیا آپ نے فراموش کیا یا کم ہوئی نماز حضرت
نے فرمایا کہ نہ فراموش کیا نہ کم ہوئی اپنے یاد مین۔ پس ذو الیدین نے کہا کہ تحقیق آپنے فراموش کیے۔ یہہ حدیث مختلف طریقون سے آئی ہی۔ بعض روایات مین واقع ہوا کہ حضرت نے
فرمایا کل ذلک لم یکن ذو الیدین نے کہا بعض ذلک قد کان اور اس حدیث مین بطریق تعین کے کہا کہ نسیان ہوا ہی۔ اور وجہ اس تعین کی یہہ ہوسکے کہ نسیان کا
جواز صحابہ کے پاس مقرر تھا جیسا کہ فرمایا ہی انّما انسیٰ اور اگر وحی نماز کے کمی مین آئی ہوتی لم تقصر نفرماتے۔ پس ہی شق نسیان پر حمل کیا فصلّی رکعتین ثمّ سلّم
ثمّ کبّر فسجد مثل سجودہ او اطول ثمّ رفع راسہ وکبّر ثمّ وضع راسہ فسجد مثل سجودہ او اطول ثمّ رفع راسہ وکبّر
اسکا ترجمہ گذرا **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن ابن شہاب عن الاعرج عن عبد اللّٰہ ابن بحینۃ الاسدی حلیف
بنی عبد المطّلب قسطلانی کہتا ہی کہ صواب اسقاط لفظ بنی ہی۔ اسلئے کہ جد عبد اللہ بن بحینہ کا حلیف عبد المطلب کا تھا یعنے عبد المطلب سے عہد و پیمان باندھا تھا نہ انکی
اولاد سے انتہی پوشیدہ نرہے کہ جب عبد اللہ حلیف عبد المطلب کا ہو باعتبار سیاق کے کہ جد اسکا حلیف عبد المطلب کا تھا یہہ حلف باقی تھی سو کہہ سکتے ہین کہ عبد اللہ حلیف
ابناے عبد المطلب کا ہی ع خطاے بزرگان گرفتن خطا ست ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قام فی صلوٰۃ الظّہر وعلیہ جلوسٌ
مقر حضرت کھڑے رہے تیسری رکعت کے لئے نماز ظہر مین حالانکہ آپ پر قعدہ اور تشہد باقی تھا۔ اور وے مقتدی اٹھے فلمّا اتمّ صلوتہ سجد سجدتین یکبّر فی
کلّ سجدۃٍ پس جب اپنی نماز کو تمام کیا دو سجدے کئے اور ہر سجدے مین تکبیر کہتے تھے وہو جالسٌ حالانکہ حضرت بیٹھے تھے قبل ان یسلّم آگے سلام دینے کے وسجدہ
النّاس معہ مکان ما نسی من الجلوس اور لوگ بھی وے ہر دو سجدے بجا لائے آپ کے ساتھ اس چیز کی جاے پر جو حضرت نے فراموش کی تھی قعدے سے۔ اور فراموشی
قعدے کی تشہد کی فراموشی کو مستلزم ہی۔ پر تعرض اسکے ساتھ نہ کیا کہ واجب ہی قعدۂ اولی ہی اور تشہد اسمین سنت ہی۔ اور سجدۂ سہو ترک واجب پر ہوتا ہے
تابعہ ابن جریجٍ عن ابن شہابٍ فی التکبیر متابعت کی ہی لیث کی ابن جریج نے ابن شہاب زہری سے سجدۂ سہو مین تکبیر کہنے پر **باب**
اذا لم یدر کم صلّی ثلاثًا او اربعًا سجد سجدتین وہو جالسٌ باب اس بیان مین کہ جب نجانے مصلی کہ کتنی رکعتین پڑہی تین یا چار تو دو سجدے
کرے جس حال مین کہ وہ بیٹھا ہی **حدثنا** معاذ بن فضالۃ قال حدثنا ہشام ابن ابی عبد اللّٰہ الدّستوائی عن یحیی بن ابی
کثیرٍ عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اذا نودی بالصّلوٰۃ ادبر الشّیطان لہ ضراطٌ
حتّی لا یسمع الاذان فاذا قضی الاذان اقبل فاذا ثوّب بہا ادبر فاذا قضی التّثویب اقبل حتّی یخطر بین المرء ونفسہ
یقول اذکر کذا وکذا ما لم یکن یذکر حتّی یظلّ الرّجل ان یدری کم صلّی فاذا لم یدر احدکم کم صلّی ثلاثًا او اربعًا فلیسجد
سجدتین وہو جالسٌ ترجمہ گذرا **باب** السّہو فی الفرض والتّطوّع باب اس بیان مین کہ سہو فرض و نفل مین یکسان ہی یا کچھ تفاوت

رکھتا ہی حکم میں وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ اور سجدہ کیا ابن عباس نے دو سجدے سہو کے وتر کے بعد انکے پاس وتر سنت ہی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ جاننے کہ مذہب جمہور علما کا یہہ ہی کہ نفل میں سجدۂ سہو واجب ہی جیسا کہ فرض میں۔ اور مقرر ہی کہ نماز شروع کرنیکے بعد واجب ہوتی ہی پس اسکا تدارک سجدۂ سہو سے لازم ہوگا ابن سیرین اور قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ وے نوافل میں سجدۂ سہو کے قایل نہیں ہیں گویا سیاق حدیث سابق کو جو مذکور ہوئی کہ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ الحدیث فرض کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ لاکن یہہ حدیث اور دوسری حدیثیں جو فرمائے إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي عام ہی نوافل کو بھی شامل ہی **باب** إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ باب اس بیان میں کہ جب بات کی جاوے کسی کے ساتھ حالانکہ وہ نماز پڑھتا ہو۔ پس اسکے جواب میں اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور سنا تو نماز اس اشارے اور بات سے باطل نہیں ہوتی ہی۔ **حدثنا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ أَرْسَلُوهُ إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ کریب سے مروی ہی کہ ابن عباس اور مسور اور عبد الرحمن نے اسکو بی بی عایشہ کے طرف بھیجا پس کہا کہ ہمارے طرف سے بی بی پر سلام بھیجا۔ اور انسے سوال کر عصر کے بعد دو رکعت سے وَقُلْ لَهَا إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا اور بی بی عایشہ سے بول کہ بتحقیق ہم خبر دئے گئے ہیں کہ تم عصر کے بعد یہہ دو رکعت پڑہتے ہو۔ مقرر ہم کو پہنچا ہی کہ حضرت نے عصر کے بعد ان دو رکعتوں سے منع فرمایا ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ابن عباس نے کہا کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ لوگوں کو ان دو رکعت کے پڑہنے سے دفع کرتا تھا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ کریب نے کہا پس میں بی بی عایشہ کی خدمت میں آیا پس انہیں وہ چیز پہنچا دی جو انہوں نے مجکو بھیجا تھا فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا پس بی بی عایشہ نے کہا کہ ام سلمہ سے پوچھ پس نکلا طرف ابن عباس وغیرہم رضی اللہ عنہم کے اور خبر دی انکو قول سے فَرَدُّونِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ پھر انہوں نے مجکو بھیجا طرف ام سلمہ کے اس سوال کے مانند جو اسکے ساتھ بی بی عایشہ کے طرف بھیجا تھا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ پس بی بی ام سلمہ نے کہا کہ حضرت اس نماز سے منع فرماتے تھے پھر میں نے آپکو دیکھا کہ وہ دو رکعت پڑہتے تھے جسوقت کہ عصر پڑہتے تھے۔ پھر حضرت میرے پاس تشریف لائے اور نماز شروع کی وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ اور میرے پاس عورتیں تھیں قبیلہ بنی حرام سے جو انصار سے ہی پس میں نے حضرت کے طرف ایک لڑکی کو بھیجا فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا پس میں نے اس لڑکی سے کہا کہ تو حضرت کے بازو کھڑی رہ اور عرض کر کہ ام سلمہ کہتی ہی یا رسول اللہ میں نے سنا ہی کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہو اور میں دیکھتی ہوں کہ آپ پڑہتے ہو۔ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ پس اگر حضرت اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ کریں تو آپ سے واپس ہوجا فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ پس لڑکی بولی ویسا ہی جو میں نے کہا تھا پس حضرت نے اپنے دست شریف سے اشارہ کیا اور وہ دختر آپ سے واپس ہوئی۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہی حرف ہی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ پس جب حضرت دو رکعتیں ادا کرکے پھرے اور میرے پاس تشریف لائے فرمایا ای بیٹی ابو امیہ کی یہہ نام ام سلمہ کے باپ کا ہی تو نے عصر کے بعد دو رکعت سے سوال کیا سو مقرر آئے تھے میرے پاس لوگ قبیلۂ عبد القیس سے پس مجھکو باز رکھا ان دو رکعت کے پڑہنے سے جو ظہر کے بعد میں۔ پس یہہ دو رکعت وہی ہیں۔ صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ حضرت ہمیشہ عصر کے بعد دو رکعت پڑہتے یہہ آپکے خصایص سے ہی آپکے غیر کے حق میں مکروہ ہی انتہی قَالَ شَيْخُنَا الْأَجَلُّ فِي شَرْحِهِ جامع الاصول میں بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی نے بی بی عایشہ سے لائے ہیں کہ کہا دو نماز ہیں کہ

حضرت

حضرت انکو ترک نہین کرتے تھے ظاہر و باطن اور سفر و حضر مین دو رکعت آگے صبح کے اور دو رکعت بعد عصر کے انکو پڑہا کرتے یہان تک کہ ملاقی ہوے اپنے پروردگار سے اور اسباب مین طرق متعددہ آئی ہین صراحۃً اسپر کہ دو رکعت راتبۂ عصر سے ہین۔ اور اسکی شرح مین کہا کہ وہ حضرت کے خصایص سے تھین۔ چنانچہ کہتا ہی کہ ابو داؤد کی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عصر کے بعد دو رکعت پڑہتے اور اس سے منع فرماتے۔ اور روزہ وصال رکہتے اور اس سے نہی کرتے۔ لیکن دوسری حدیث ابو داؤد سے جو جامع الاصول مین لایا ہی کہ لوگون نے ابن عمر سے مغرب کے آگے دو رکعت کے باب مین سوال کیا۔ کہا کہ مین حضرت کے زمانہ مبارک مین کسی کو نہ دیکہا کہ وہ پڑہا ہو۔ اور رخصت دی حضرت نے عصر کے بعد دو رکعت کی۔ یہہ منافی ہی اسکو کہ وہ حضرت کے خصایص سے ہو اور اس سے نہی کرین۔ اور اس حدیث مذکور سے جو اسباب مین آئی معلوم ہوا کہ بی بی عایشہ یہہ دو رکعت پڑہتی تھین اور باوجود اسکے جب صحابہ نے انسے پوچھا جواب ندیا اور اسکا حوالہ ام سلمہ پر کیا اور انہون نے کہا وہ جو جانتی تھین گویا بی بی عایشہ لوگون کے خلاف سے راضی نہوئین کہ یہہ عمل ظاہر کرے اور گفتگو مین آوے جیسا کہ امام احمد سے روایت آئی ہی کہ وہ یہہ دو رکعت گہر مین پڑہتے تھے۔ جب لوگون نے پوچھا کہ کس لئے پوشیدہ پڑہتے ہو۔ کہا لوگون کے خلاف کے سبب **باب** الاشارۃ فی الصلوٰۃ باب بیان مین اشارہ جایز ہونیکے نماز مین

قالہ کریب عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ہی اس حکم کو کریب نے ام سلمہ سے اور وہ پیغمبر خدا سے **حدثنا**

قتیبۃ بن سعید قال حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بلغہ ان بنی عمرو بن عوف کان بینہم شیٔ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس معہ فحبس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فحانت الصلوٰۃ فجاء بلال الی ابی بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد حبس وقد حانت الصلوٰۃ

فہل لک ان تؤم الناس قال نعم ان شئت فاقام بلال وتقدم ابو بکر فکبر للناس وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یمشی فی الصفوف حتی قام فی الصف فاخذ الناس فی التصفیق وکان ابو بکر لا یلتفت فی صلوٰتہ فلما اکثر الناس التفت

فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرہ ان یصلی فرفع ابو بکر یدیہ

فحمد اللہ ورجع القہقری وراءہ حتی قام فی الصف فتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی للناس فلما فرغ اقبل

علی الناس فقال یا ایہا الناس ما لکم حین نابکم شیٔ فی الصلوٰۃ اخذتم فی التصفیق انما التصفیق للنساء من نابہ شیٔ فی صلوٰتہ

فلیقل سبحان اللہ فانہ لا یسمعہ احد حین یقول سبحان اللہ الا التفت یا ابا بکر ما منعک ان تصلی للناس حین

اشرت الیک فقال ابو بکر ما کان ینبغی لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ حدیث بعینہ تمام و کمال باترجمہ اوراق سابقہ باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ مین گذری تطبیق حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ یہی ہی جو اشارہ کیا صدیق اکبر کو۔ پوشیدہ نرہے کہ یہہ بات اسپر موقوف ہی کہ حضرت نماز ابو بکر مین داخل ہون اور نیت اقتدا کی کی ہون۔ اور جب حضرت آگے بڑہے امام ہوئے چاہئے کہ بنا اگلی تحریمہ پر کی ہو تا اشارہ اثناے نماز مین لازم آوے۔ اور اسیطرح استدلال رفع یدین کا نماز مین اسوقت تمام ہوگا کہ ابو بکر نے اگلی تحریمہ کے اقتدا پر کی ہو جیسا کہ ایک اشارہ باب سابق مین اس معنے کے طرف گذرا ہی واللہ اعلم **حدثنا** یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال حدثنا الثوری عن ہشام عن فاطمۃ عن

اسماء قالت دخلت علی عایشۃ وہی تصلی قایمۃ والناس قیام فقلت ما شان الناس فاشارت براسہا الی السماء اسماء بنت

ابی بکر نے کہا کہ مین بی بی عایشہ کے پاس آئی حالانکہ وہ کہڑے رہکے نماز پڑہتی تھین پس مین نے کہا کہ لوگونکا کیا حال ہی کس لئے نماز پڑہتے ہین پس آسمان کے طرف اشارہ کیا جو وقت خسوف آفتاب کا تہا فقلت آیۃ فقالت براسہا ای نعم پس مین نے کہا کہ آیا یہہ خسوف ایک علامت ہی پس سر کے اشارے سے کہا ہان ایک نشان ہی۔ یہہ حدیث تمام باب خسوف مین گذری **حدثنا** اسمعیل قال حدثنا مالک عن ہشام عن ابیہ عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ

وسلم وہو شاک جالسا بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑہی اپنے گہر مین حالانکہ دردناک تھے نماز پڑہی جس حال مین کہ بیٹہے وصلی وراءہ قوم

قیاما فاشار الیہم ان اجلسوا اور نماز پڑہے قوم پیچھے حضرت کے جس حال مین کہ کہڑے ہین پس انکے طرف اشارہ کیا کہ بیٹہو فلما انصرف قال انما جعل الامام

لیؤتم بہ پس جب فارغ ہوئے فرمایا کہ ٹہرایا گیا ہی امام مگر ہی اسکا تابع ہو۔ متابعت اور اقتدا کیجاوے قیام و قعود مین فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا پس جسوقت کہ وہ رکوع کرے تم بہی رکوع کرو اور جسوقت وہ سر اٹہاوے تم بہی سر اٹہاو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَائِزِ باب بیان مین ان چیزون کے جو احکام جنائز مین آئی ہین - جنائز جمع جنازہ کا ہی جیم کے فتح اور کسرے مردہ کا نام ہی - اور بالکسر نعش کو کہتے ہین جو واسطے میت کے ہو - اور بعضے اسکے بالعکس کہتے ہین وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ اور جو شخص کہ اسکا آخر کلام یہہ کلمہ طیبہ تمام ہو وہ داخل بہشت ہوگا وَقِيْلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اور وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو نجی بہشت کی نہین ہی وَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهُ اَسْنَانٌ کہا ہان نہین ہی کوی کونجی کہ دروازہ کہولے مگر یہہ کہ اسکو دانت ہون - اور دانت اس کونجی کے وے اعمال ہین جو موافق قواعد شرعیہ کے ہون جو بنا اسلام کی اسپر ہی فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ پس اگر تو ایسی کونجی لاوے کہ جسکو دانت ہون دروازہ تیرے لئے کہلیگا والا نہ کہلیگا - اور یہہ مبنی غالب احوال پر ہی وگرنہ حق یہہ ہی کہ اگر حق سبحانہ وتعالی چاہے اہل کبائر کو بہی بلا توقف بہشت مین لاوے **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِنْ رَبِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَوْ قَالَ بَشَّرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ابو ذر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک آنیوالا میرے پاس آیا اللہ تعالی کی طرف سے پس مجہکو خبر دی یا کہا بشارت دی کہ مقرر جو شخص کہ مرا میری امت سے جس حال مین کہ شریک نہ کیا اللہ تعالی کے ساتھ کسی چیز کو وہ داخل جنت ہوگا فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ابو ذر کہتے ہین کہ مین نے کہا اگرچہ وہ شخص زنا کرے اور چوری کرے - فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے وہ بہشت مین آئیگا یعنے مستحق دخول جنت کا ہوتا ہی اور اگر تائب ہووے اور رد مظالم کرے بے توقف داخل جنت ہوگا وگرنہ عذاب پانیکے بعد - گناہون سے انہی دو گناہ پر جو اکتفا کیا گیا اسکی وجہ یہہ ہی زنا خدا تعالی کا گناہ ہی اور چوری بندہ کا گناہ ہی - پس تمام حقوق ادا کرنیکے گناہون کا ذکر کرنے کی حاجت نہ ہی **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

بَابُ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ باب بیان مین ان امور کے جو جنازے کے پیچہے جانے مین آئے ہین - **حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ براء بن عازب نے کہا کہ حضرت نے ہم کو سات چیز کا حکم کیا اور سات چیز سے منع فرمایا - حکم کیا جنازے کے ساتھ جانے اور بیمار پرسی کرنے اور دعوت قبول کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے - اور اس چیز کے بجالانے کا جو قسم کہایا ہو - یا اس کام کے کرنے کا جو دوسرے نے قسم دی ہو یا تصدیق اس شخص کی جو قسم کہائی ہو اور سلام کرنا اور چہینکنے والے کا جواب دینا یعنے اگر وہ الحمد للہ کہے اسکے جواب مین یرحمک اللہ کہنا اور سب طاعات پر استقامت کرنی - یہہ حکم شامل ہی واجب اور مندوب کو وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ اور ہم کو منع فرمایا روپیری برتنون کے استعمال سے پس سونیکے بطریق اولی منع ہوگا کس لئے کہ علت ممانعت کی اسراف ہی - اور سونے کی انگوٹہی کے پہننے سے یہہ ہر دو حرام ہین - اور پہننے سے حریر اور دیبا اور قسی و استبرق کے - جاننے کہ حریر عام ہی اور ان تینون کو بہی شامل ہی - کس لئے کہ دیبا ایک نوع ہی حریر سے اور استبرق ایک نوع ہی دیبا سے اور قسی وہ ہی جو ریشمی تارون کو آمیز کرکے بناتے ہین مصر یا شام مین اور بعضون نے کہا کہ وہ قز کے قسم سے ہی اور وہ ردی ریشم ہی - اس روایت مین ساتوین چیز مذکور نہین وہ ایک ریشمی چیز ہی جو زین پر بچہا کے اسپر بیٹہتے ہین سو وہ بہی منع ہی چنانچہ

اسکا ذکر کتاب الاشربہ واللباس مین آیا ہی **حدثنا** محمد قال حدثنا عمرو بن ابی سلمة عن الاوزاعی قال اخبرنی ابن شهاب قال
اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول حق المسلم علی المسلم خمس
رد السلام وعیادة المریض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشمیت العاطس اسکا ترجمہ اوپر کی حدیث مین گذرا تابعه
عبد الرزاق قال اخبرنا معمر متابعت کی ہی محمد کی عبد الرزاق نے معمر کی روایت مین ورواه سلامة بن روح عن عقیل اور یہی روایت
کی ہی اس حدیث کی سلامہ بن روح بن خالد نے عقیل سے جو اسکا چچا ہی **باب** الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانه باب
بیان مین مردے پر آنا مستحب ہو نیکے ہی جسوقت کہ اسکو کفن مین لا دین **حدثنا** بشر بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنی معمر ویونس
عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته قالت اقبل ابو بکر علی فرسه
من مسکنه بالسنح حتی نزل فدخل المسجد ولم یکلم الناس حتی دخل علی عائشة فتیمم النبی صلی الله علیه وسلم
وهو مسجی ببرد حبرة فکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبله ثم بکی بی بی عائشہ نے ابو سلمہ کو خبر دی کہ ابو بکر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے
آئے اپنی سکونت کی جگہہ سے کہ جسکا نام سنح ہی بضم سین مہملہ و سکون نون وحاء مہملہ جو ایک جگہہ ہی عوالی مدینہ مین۔ یہانتک کہ گھوڑے سے اترے اور مسجد نبوی مین آئے
اور لوگون سے بات نکی یہان تک کہ بی بی عائشہ کے پاس آئے جو حضرت کا انکے حجرے مین وفات ہوا تھا پس حضرت کی دریافت کا قصد کیا تو آپ چادر حبرہ مین جو کتان کی
ہوتی ہی پوشیدہ تھے۔ پس آپکے چہرہ مبارک سے چادر اٹھائی پھر آپ پر گرے پس آپکے ہر دو چشم مبارک کے درمیان بوسہ دیا۔ آپ کی کمال محبت اور آپ کی
متابعت کی جو حضرت عثمان بن مظعون کے بعد ایسا کیا تھا فقال بابی انت یا نبی الله لا یجمع الله علیك موتتین پھر کہنے لگے میرا باپ آپ پر فدا ہو
یا نبی اللہ کے خدا تعالی آپ پر دو موت کو جمع نکریگا اما الموتة التی کتب علیك فقد متها لاکن جو موت کہ اللہ نے آپ پر تقدیر کی سو آپ نے اسکو
پائی۔ یہہ اس لئے کہا کہ حضرت کے وفات کے بعد بعضے صحابہ کو کمال محبت سے ایسی بیخودی اور ربودگی ہو گئی تھی کہ کہتے تھے حضرت نے رحلت نہ کی بلکہ یہہ حالت غشی واقع ہوئی ہی
اور بعض کہتے تھے کہ حضرت دوسری بار دنیا مین مبعوث ہونگے جب ایسا ہو پھر دوسری موت پائینگے قال ابو سلمة فاخبرنی ابن عباس رض ان ابا بکر خرج
وعمر یکلم الناس فقال اجلس فابی اجلس فابی فتشهد ابو بکر رض فمال الیه الناس وترکوا عمر فقال ابو بکر اما بعد فمن
کان منکم یعبد محمدا صلی الله علیه وسلم قد مات ومن کان یعبد الله فان الله حی لا یموت قال الله تعالی وما
محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الی الشاکرین ابو سلمہ نے کہا کہ ابن عباس نے مجھ کو خبر دی کہ ابو بکر بی بی عائشہ کے گھر سے نکلے اور عمر لوگون سے
بات کرتے تھے پس عمر نے ابو بکر سے کہا کہ بیٹھو ابو بکر نے ابا کیا نہ بیٹھا پھر کہا کہ بیٹھو تب بھی ابا کیا۔ جب ابو بکر نے حضرت کی وفات سے لوگون مین ایک دہشت اور تذبذب
دیکھا پس خطبہ پڑھا پس لوگون نے عمر کو چھوڑ دیا اور ابو بکر کے طرف میل کیا۔ پس ابو بکر نے خطبہ مین بعد حمد و صلوۃ کے کہا کہ ای مسلمانو تمہارے جو کوئی حضرت کی عبادت کرتا تھا
تو بتحقیق حضرت نے رحلت کی۔ اور جو شخص کہ اللہ کی عبادت کرتا تھا پس اللہ تعالی زندہ ہی کبھی اسکو موت نہین اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی۔ نہین ہی محمد مگر
رسول ہی اللہ کا بتحقیق اسکے آگے گذرے کئی رسول یہہ آیت شاکرین تک پڑہی فوالله لکان الناس لم یکونوا یعلمون ان الله انزلها
حتی تلاها ابو بکر فتلقاها منه الناس فما یسمع بشر الا یتلوها ابن عباس کہتے ہین کہ قسم ہے اللہ تعالی کی مقرر گویا لوگ نہین جانتے تھے
کہ یہہ آیتین شرف نزول پائین مین بیان تک سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پس انسے لین نہین سنا جاتا تھا کسی بشر کے لئے مگر یہی آیتین پڑہتا تھا۔ یہین سے انکی ہمتا یقینیت
اور کمال تیقن و استقامت معلوم کر سکتے ہین **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی
خارجة بن زید بن ثابت ان ام العلاء امراة من الانصار بایعت النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته انه اقتسم المهاجرون
قرعة فطار لنا عثمان بن مظعون فانزلناه فی ابیاتنا فوجع وجعه الذی توفی فیه فلما توفی وغسل وکفن فی
اثوابه دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت رحمة الله علیك یا ابا السائب فشهادتی علیك لقد اکرمك الله

ابن شہاب نے کہا کہ ابن خارجہ بن زید نے مجھکو خبر دی کہ ام علا جو ایک عورت انصار تھی حضرت سے بیعت کی تھی اسنے خارجہ کو خبر دی کہ مقرر ایک جماعت مہاجرین کی انصار پر قسمت
کی گئی ابتدا سے نزول میں مہاجرین کے مدینہ مطہرہ مین۔ تاکہ انصار انکو اپنے مکانات مین جگہہ دین اور اونکی مہمانی کرین۔ پس عثمان بن مظعون ہمارے حصہ مین آیا۔ پس ہمنے
اسکو اپنے گھر مین اوتارا۔ اور وہ اس بیماری سے بیمار ہوا کہ جس بیماری مین رحلت کی۔ پس جب وفات پایا اور غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا اسکے کپڑون مین حضرت
تشریف لائے۔ ام علا کہتی ہے کہ مین نے کہی اللہ کی رحمت ہو تجہپر ای ابو السائب جو کنیت عثمان بن مظعون کی ہی اور وہ قرشی تھا اور تیرہ شخص کے بعد ایمان سے مشرف
ہوا۔ اور ہر دو ہجرت کی اور غزوہ بدر مین حاضر ہوا۔ اور وہ پہلا شخص ہے جو مہاجرین سے مدینہ طیبہ مین وفات پایا۔ پھر ام علا نے کہا کہ میری گواہی تجہ ثابت ہی کہ
اللہ تعالی تجھے گرامی کیا ہی فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ
يُكْرِمُهُ اللّٰهُ پس حضرت نے ام علاء کو فرمایا کہ تو کیا جانتی ہی کہ خدا یتعالی اسکو گرامی کیا۔ مین بولی کہ فدا ہو میرا باپ آپ پر یا رسول اللہ کہ پھر کسکو گرامی کریگا خدا یتعالے
یعنے جب ایسے مومن مطیع متعبد مخلص کو گرامی نکرے پھر کسکو گرامی کریگا فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ پس حضرت نے فرمایا لاکن
عثمان ایس بتحقیق اسکو موت آئی قسم ہے خداوند تعالی کی ہر آئینہ مین امید رکہتا ہون اسکے باب مین خیر کی وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي
قسم ہے اللہ تعالی کی مین نہین جانتا ہون حالانکہ مین رسول اللہ تعالی کا ہون کہ کیا کیا جایگا میرے ساتھ۔ جاننا چاہئے کہ حضرت کا یہہ فرمانا محض نظر کرتے اپنی عبودیت
اور لاابالی درگاہ عزت جل و علا کے۔ اور دوسرون کی تنبیہ کے لئے ہی کہ فضولی نکرین اور دایرہ عبودیت سے قدم نہ بڑہا دین۔ والا وحی متلو و غیر متلو سے جو حضرت
کی فضیلت اور علو منزلت معلوم ہوئی تھی اس سے علم یقینی حاصل ہوا تھا کہ قیامت کے روز اکرم انبیا وہی ہین اور شافع و مشفع وہی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے
قیامت کے روز حضرت کو جو علیات و کرامات سے مخصوص کیا ہی ان سے اعلام و اطلاع حاصل ہونیکے آگے یون فرمایا تھا۔ اور بعض روایات مین مَا يُفْعَلُ بِهِ آیا ہی اور
ضمیر بہ کی عثمان بن مظعون کے طرف راجع ہی۔ یہ فتح الباری مین اس روایت کی صحت مین سخن کیا ہی اور اگر صحت کو پہنچے جیسا کہ امام بخاری نے نافع بن یزید کی روایت سے
عقیل سے اشارہ کیا ہی کہ لفظ أَوْ مَا يُفْعَلُ بِهِ ہی۔ اور شعیب و عمرو بن دینار و معمر کی متابعت سے اس روایت کی تقویت کی ہی واللہ اعلم قَالَتْ فَوَاللّٰهِ
لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ ام علا کہتی ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ مین کسی کا تزکیہ نہین کرتی ہون بعد اسکے جو حضرت سے یہہ بات سنی حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ امام بخاری نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سعید بن عفیر نے لیث سے مانند حدیث مذکور کے قَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ
مَا يُفْعَلُ بِهِ اور نافع بن یزید نے عقیل سے لایا ہی کہ لفظ مَا يُفْعَلُ بِهِ ہی اور ضمیر بہ کی راجع طرف عثمان کے ہی وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
وَمَعْمَرٌ اور متابعت کی ہی عقیل کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ فَمَا
زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ جابر نے کہا کہ جسوقت میرا باپ مارا گیا جنگ احد مین مین نے کپڑے کو اسکے منہہ سے اٹھایا جس حال
مین کہ مین روتا تھا اور لوگ مجہ کو منع کرتے تھے کپڑا اٹھانے سے اور حضرت مجہ کو منع نہین کرتے تھے۔ پس میری پھپی فاطمہ رونے لگی پس حضرت نے فرمایا کہ تو روئے یا نہ روئے
ہمیشہ فرشتے اسپر اپنے پرون سے سایہ کرتے ہین یہان تک کہ اسکو تم اٹھاؤ اس سایہ سے جمع ہونا فرشتوں کا روح کے لیجانے کے لئے اور ان چیزون کی بشارت دینے
کے لئے ہی جو اللہ تعالی نے اسکے واسطے آمادہ کی ہی۔ اور أَوْ لَا تَبْكِينَ مین لفظ او جو آیا ہی یہہ تخییر اور اباحت کے لئے ہی شک راوی کا نہین تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا **بَابُ** الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ باب اس بیان مین کہ مباح ہی کہ مرد ظاہر کرے موت
کی خبر میت کے لوگون پر اپنے طرف سے اگرچہ وہ رفیع الشان ہو۔ اس لئے کہ دین کے بہت سے احکام اسپر مترتب ہوتے ہین کہ لوگ جنازے پر حاضر ہو دین اور دعا
و استغفار اور وصیت جاری کرین ہان شماتت کی راہ سے ممنوع ہی حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى

فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے لوگون کو نجاشی کی موت سے خبر دی جو بادشاہ حبش کا تھا اور اسلام سے مشرف ہوا تھا جس روز کہ وہ ماہ رجب ہجرت سے
نوین سال مین مرا پس حضرت مصلائے عید کے طرف تشریف لائے اور صحابہ صف باندہے اور چار تکبیرین کہے نماز جنازہ مین۔ جنہون نے غایب پر نماز جنازہ کی تجویز کی ہی وے
اسی حدیث کو حجت پکڑتے ہین۔ لاکن یہہ بات حضرت کے لئے خاص ہونے اور درمیان کے پردے اٹھ جانیکا احتمال باقی ہی حدثنا ابو معمر قال حدثنا
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ
فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ انس بن مالک نے کہا کہ حضرت نے فرمایا زید جھنڈا لیا پس شہید ہوا پھر اسکو جعفر بن ابیطالب
لیا وہ بھی شہید ہوا پھر عبد اللہ بن رواحہ لیا وہ بھی شہید ہوا۔ حضرت از روے کشف کے یہہ فرماتے تھے اور آپکے چشم مبارک سے اشک جاری تھین پھر فرمایا کہ پھر اسکو
خالد بن ولید لیا بغیر امیر ٹھرانے کے اسکو پس اسیکے ہاتھ پر فتح ہوئی۔ سارا قصہ اس حدیث کا یہہ ہی کہ حضرت نے موتہ کے طرف جو شام کے سرحد مین ہی۔ ماہ جمادی الاول
ہجرت سے نوین سال مین ایک فوج روانہ فرمائے تھے اور زید بن حارثہ کو اسپر امیر ٹھرایا۔ اور حکم کیا کہ اگر زید شہادت پاوے جعفر امیر ہے اور اگر وہ بھی شہید ہو عبد اللہ
بن رواحہ امیر ہی۔ یہہ تینون صحابہ نشان لیکے بترتیب جنگ کئے اور ایک کے بعد ایک شہید ہوے۔ انکے بعد خالد بن ولید جو انکو حضرت نے امیر نہ ٹھرایا تھا۔ جب اسنے دشمنون
کی کثرت اور مسلمانون کی ہلاکت دیکھی آپ نشان لیکے جنگ کرنے لگا۔ یہان تک شجاعت کی داد دی کہ اس روز آٹھ تروارین اسکے ہاتھ سے ٹوٹین اور اللہ تعالے
نے فتح دی اور پیغمبر خدا اسپر راضی ہوے۔ اور یہہ بات ضرورت کے وقت جایز ہی۔ اور امام کا اذن ساقط ہوتا ہی۔ خالد بن ولید کی شجاعت اور فتح ونصرت زمان
نبوت مین اور اسکے بعد ابو بکر صدیق کی خلافت مین بہت سے جنگون مین جو ظاہر ہوئی کبھی چشم زمانہ نے دیکھا نہو۔ مترجم نے اسکا بیان بسط کے ساتھ حدایقہ الاحباب
مین لایا ہی دیکھہ لین رضی اللہ تعالی عنہ وعن جمیع الصحابۃ الی یوم القیمۃ باب الاذن فی الجنازۃ باب اعلام کرنے مین کسی کی موت سے جو مرا ہو۔ اس ترجمہ
مین اور ترجمہ مین باب سابق کے فرق یہہ ہی کہ نعی اعلام کرنا میت سے لوگون کو تا اسکی تجہیز کرین۔ اور یہہ اذن اعلام ہی نماز جنازہ کے لئے قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابو رافع ابو ہریرۃ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا اَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ ایک مرد حبشی یا عورت حبشیہ کے باب مین جو مسجد کو
جاروب دیتی تھی اور وہ مرگئی۔ جب شب کا وقت تھا حضرت کو تصدیع نہ دے کے صحابہ نے اسپر نماز پڑہی اور دفن کیا جب حضرت کو خبر ہوئی فرمایا کہ تمنے کس لئے مجھے اسکی
موت سے خبر نہ دی تا مین اسپر نماز پڑہا ہوتا۔ یہی قصہ ہی جو حدیث لاحق مین ابن عباس کی روایت سے آیا ہی حدثنا محمد بن سلام قال اخبرنا
اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَمَاتَ
بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوْهُ لَيْلًا فَلَمَّا اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِيْ قَالُوْا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ فَخَشِيْنَا اَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ
ابن عباس نے کہا کہ تھا ایک شخص کہ حضرت جسکی بیمار پرسی کرتے تھے پھر وہ ایک شب مرگیا پس صحابہ نے اسکو اسی شب دفن کر دیا۔ پس جب صبح ہوئی صحابہ نے حضرت کو اس سے
خبر دی۔ آپنے فرمایا کہ تمہین کیا چیز منع کی اس بات سے کہ اسکی موت سے مجھے آگاہ کرین۔ صحابہ نے کہا کہ رات تھی پس ہم نے ناخوش رکھا اور اندھیری شب تھی ہم نے
خوف کیا کہ آپکو تصدیع مین ڈالین فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ پس حضرت اسکی قبر پر آئے اور صحابہ کو ہمراہ لیکے اسپر نماز پڑہی۔ یہہ حدیث سند اس بات کی
ہی کہ بلا اذن اہل حق کے نماز جنازہ پڑہی جاوے اہل حق کو اسکا اعادہ پہنچتا ہی باب فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ باب بیان مین
اس شخص کے فضیلت کے کہ اسکا فرزند مرا پس وہ ثواب آخرت کے لئے اسپر صبر کیا وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ اور بیان مین اس قول الہی کے کہ
خوشخبری دے صابرون کو ثواب کی۔ اس آیت کو حکم مذکور کی تائید وتاکید کے لئے لایا۔ حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا
عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهٗ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ
اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ نہین ہی کوئی مرد مسلمان کہ مرے اسکے تین اولاد جو بلوغ کو نہین پہنچے یا اس سے کمتر جیسا کہ دوسری حدیث مین
اسکی تصریح واقع ہوئی ہے۔ اور یہہ بات شامل ہی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو اور شامل ہی پسر اور دختر کو۔ اگرچہ متبادر ہی اولاد صلبی سے۔ مگر یہہ کہ اللہ

انکو

انکو یعنے آباواولاد کو بہشت مین لائیگا - اپنی زیادتی رحمت سے - کرمانی کہتا ہی ضمیر ایاھم راجع ہی طرف مسلم کے - کسلئے کہ یہہ بشارت اولاد کے آباکو ہی جیساکہ اور احادیث مین
اسکی تصریح آئی ہی اور یہہ جزا اس صبر و شکیب کی ہی جو اولاد صغیر کی مصیبت پر کیا ہی چنانچہ امام بخاری بھی اسی معنے پر حمل کیا جو ترجمہ مین کہا من مات له ولد - اور
مسلمانون کے اولاد صغیر بہشتی ہین انکے لئے خوش خبری تحصیل حاصل ہی - اور ضمیر جمع کی جو آئی وہ اسلئے ہی کہ لفظ مسلم جو نکرہ ہی سیاق مین نفی کے آیا وہ افادہ
عموم کا دیتا ہی حافظ ابن حجر اور عینی کہتے ہین کہ وہ جو کرمانی نے کہا غیر ظاہر ہی بلکہ ضمیر اولاد کی طرف راجع ہی **حدثنا** مُسلمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الاصبهانی عن ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ
فَقَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كُنَّ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ ابو سعید خدری سے روی ہی کہ عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ ہمارے وعظ و نصیحت اور
تعلیم احکام کے لئے ایک روز مقرر کیجئے - پس حضرت نے ایک روز مقرر فرمایا اور انپر وعظ و نصیحت کی - پس فرمایا جو عورت کہ اسکے تین بچے موے وے اسکے لئے آتش دوزخ
سے پردہ ہونگے کہ اسکو دوزخ مین جانے نہ دینگے فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ پس ایک عورت نے کہا اگر دو بچے موے ہون - فرمایا دو موے ہون
تو بھی پردہ ہونگے قَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الاصبهانی حَدَّثَنِي اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور شریک بن عبد الله نے عبد الرحمان اصبہانی سے لایا ہی کہ حدیث کی مجہ سے ابو صالح ذکوان نے اسنے ابو سعید اور ابو ہریرہ سے وہ پیغمبر خدا سے
اور ابو ہریرہ نے یہہ کلمہ زیادہ کیا کہ نہ پہنچے ہون بلوغ کو **حدثنا** عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت
نے فرمایا کہ نہین مرتے ہین مرد مسلمان کے تین بچے پھر وہ داخل دوزخ ہوگا مگر اتنا ہی وقت کہ قسم کا کفارہ کیا جاوے اس وقت مین یعنے وہ شخص اپنے گناہون کے
سبب داخل دوزخ ہوگا تو تھوڑے ہی وقت مین اس سے گذر جایگا بغیر عذاب کے - بعض شارحون نے کہا کہ حرف اِلَّا معنے مین لاے نفی کے ہی پس معنے یہہ ہو
کہ وہ شخص اتنا وقت بھی دوزخ مین نجایگا کہ قسم کا کفارہ کیا جاوے - عینی رح نے لکہا ہی کہ اسی قبیل سے ہی قول الله تعالی کا جو فرمایا لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ حُجَّةٌ
اِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا کہ اس آیت مین بھی حرف اِلَّا - لاے نفی کے معنے مین ہی - اور مراد قسم سے یہہ ہی جو حق تعالی نے فرمایا وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى
رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا چنانچہ روایت کریمہ مین اسپر تصریح آئی ہی - ترجمہ یعنے نہین کوئی تم سے مگر گذرنے والا اس دوزخ پر سے ہی یہہ تیرے پروردگار پر لازم ادا
کیا گیا - کہتے ہین کہ اس قول مین قسم مضمر ہی گویا الله تعالی قسم کرتا ہی کہ تم سب کو خواہ نیک ہو یا بد دوزخ سے گذرنا ہوگا - جب آدمی گذرا قسم کا کفارہ ہو چکا پس معنے
یہہ ہوا کہ ویسا شخص داخل دوزخ نہوگا مگر اس قسم کے کفارے کے لئے تحلۃ فتح تا مفتوحہ اور کسر حا و تشدید لام سے ہی اور فیلج منصوب ہے اَنْ مقدر ہی اور حرف ان
کی تقدیر مین کلام ہی - اور بعض کہتے ہین کہ فا معنے مین واو کے ہی یعنے مسلمان پر یہہ دو امر واقع نہین ہوتے ہین یعنے اولاد کا مرنا اور وہ بھی داخل دوزخ ہونا
جاننا چاہئے کہ اس باب کی حدیثون مین جو اولاد کے موت کا ذکر ہی صبر کا قید لگانا ضرور ہی تا ترجمہ کے ساتھ مطابقت حاصل ہو کیونکہ یہہ بشارت ان ہی لوگون کے
لئے ہی جو اولاد کی موت پر صبر کرتے ہین اور راضی برضاے الہی رہتے ہین چنانچہ دوسرے احادیث مین اسکی تصریح آئی ہی **باب** قَوْلِ الرَّجُلِ
لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي باب بیان مین جایز ہونے اسبات کے کہ مرد کہے اس عورت کو جو قبر کے پاس گریہ کرتی ہو - صبر کر **حدثنا** آدم قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي
انس نے کہا کہ حضرت ایک عورت پر گذرے قبر کے پاس جس حال مین کہ وہ روتی تھی - پھر فرمایا کہ الله سے ڈر اور جزع و فزع نکر کہ جزع و فزع کرنے سے اجر چلا جاتا ہی اور
صبر کر کہ صبر اجر و ثواب کو زیادہ کرتا ہی **باب** غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ باب بیان مین غسل و وضو میت کے پانی اور بیری کے
پتے سے جو پانی مین ڈال کے گرم کئے ہون غسل میت کا زندگون پر واجب ہی سنت اور اجماع امت سے - اور موجب غسل کا حدث اور آلایش بدن کی ہی جو اکثر
موت کے وقت مفاصل مین استرخا آتا ہی نہ میت نجس ہونیکے سبب جیسا کہ بعض اسیر گئے ہین - اور بعض شارحون نے ضمیر وضوءہ کی غسل دینے والیکے طرف راجع
کی ہی - یعنے میت کو غسل دینے والا اسکو غسل دیا بعد وضو کرے - وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

اور ابن عمر

اور ابن عمر نے سعد بن زید کے لڑکے کو خوشبو لگائی اور وہ لڑکا خواہرزادہ عمر کا ہی - اور حنوط خوشبو کے معنے مین ہی اور یہہ لفظ میت کی خوشبوی پر آتا ہی اور ابن عمر نے
اس لڑکے کی نعش اپنے دوش پر لیا اور اسپر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا اگرچہ میت کے بدن کو مساس کیا تھا - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا
اور ابن عباس نے کہا کہ مسلمان نجس نہین ہوتا ہی نہ حالت حیات مین نہ بعد موت کے - اور اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم نے مرفوع لایا ہی وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا
مَا مَسِسْتُهُ اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ اگر مردہ نجس ہوتا مین اسکو نہ چہوتا - اور یہہ سعد مقام عقیق مین سعید بن زید بن عمر کو غسل دیا اور کفن پہنایا
اور خوشبو ملا تھا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ اور حضرت نے فرمایا کہ مومن نجس نہین ہوتا ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ النَّجَسُ
الْقَذَرُ امام بخاری نے کہا کہ نجاست پلیدی ہی حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ
اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ ام عطیہ جو عورتون کو غسل دیتی تھی کہتی ہی کہ حضرت ہمارے پاس آئے جسوقت کہ آپ کی
دختر بی بی زینب نے جو ابو العاص کی زوجہ تھین رحلت کی پس حضرت نے فرمایا کہ اسکو تین بار دہوؤ یا پانچ بار اس سے زیادہ اگر اسکو جانتے ہو یعنے اگر خوف پاک ہونے
مین پانچ بار سے زیادہ کی حاجت دیکہین دہولین وگرنہ اسراف نکرین بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا پانی اور بیری کے پتے سے دہوئن
اور آخر بار پانی مین کافور ملا کے دہوؤین أَوْ شَيْئًا مِنَ الْكَافُوْرِ یا ایک چیز یعنے تہوڑا کافور سے فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَ آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا
حَقْوَهُ پس جسوقت اسکے غسل سے فارغ ہون مجہ کو خبر کرو - پس جب ہم فارغ ہوئین حضرت کو خبر دی آپنے ہم کو اپنی ازار دی - حقو ازار پر باندہنے کے کپڑے کو کہتے
مجازاً ازار پر اسکا اطلاق کرتے ہین فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ پہر فرمایا کہ تم اسکو شعار بناؤ تا اسکی برکت سے مغفرت ہو - تَعْنِي إِزَارَهُ امام بخاری نے کہا
کہ ام عطیہ نے ارادہ کیا حقو سے آپ کی ازار **بَابُ** مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا باب اس بیان مین کہ ایکبار یا تین بار یا پانچ بار دہونا مستحب ہے
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ
كَافُوْرًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ اسکا ترجمہ اوپر گذرا فَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي
حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيْهِ ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا پس کہا ایوب نے جو اس حدیث
مین محمد سے راوی ہی کہ حدیث کی مجہ سے حفصہ نے مانند حدیث محمد کے - اور حدیث مین حفصہ بنت سیرین کے جو خواہر محمد بن سیرین کی ہی یہہ زیادتی آئی ہی کہ دہوؤ
اسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات بار وَكَانَ فِيْهِ أَنَّهُ قَالَ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا اور حفصہ کی حدیث مین ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم داہنے طرف سے ابتدا کرو وضو کے جگہون سے یعنے وضو کراؤ پہلے داہنا ہاتہ دہوؤ اور داہنا پیر اور داہنا جانب بدن سے وَكَانَ فِيْهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ اور حدیث مین حفصہ ام عطیہ کے ہی کہ ہم نے اسکے بالون کو شانہ کیا اور اسکے تین گیسو کین **بَابُ** مَا يُبْدَأُ
بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ باب بیان مین داہنے طرف سے شروع کرنے مین غسل میت کے جیسا کہ حالت حیات مین بہی مستحب ہے اور اسمین یہہ بہی تفاول ہی کہ بفضل
الہی اصحاب یمین سے ہون حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ
عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ وُضُوْئِهَا اسکا ترجمہ
بہی گذرا **بَابُ** مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَيِّتِ باب بیان مین استحباب سیدہے طرف سے شروع کرنے وضو میت کے حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا
بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا اس کتاب مستطاب کے اکثر روایا
مین ابْدَءُوْا بصیغہ جمع مذکر منقول ہی باعتبار خطاب کے اشخاص کے ساتھ - اور کشمیہنی ابْدَأْنَ بصیغہ مونث نقل کی ہی یہی اوجہ ہے کیونکہ خطاب عورات

کو ہی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عادت ہی کہ ایک حدیث جو مشتمل متعدد احکام پر ہو۔ بتقریب ہر ایک حکم کے جو اپنے شیخ سے سنا اسی حکم کو ترجمہ باب ٹھرایا کامل اسی حدیث
حدیث کو یا بعض حدیث کو جیسا کہ سنا باب میں لایا۔ باوجود اسکے کم ہی کہ رجال اس اسناد کے متحد ہوں ایک شخص یا دو شخص سے اختلاف سندین رہتا ہی۔ چنانچہ اس قسم کے
حدیثیں ان چند ابواب میں جو پیچھے مذکور ہیں اسی قبیل سے ہیں **باب** هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ باب بیان میں کہ آیا روا ہی کہ عورت کفن
کی جاوے مرد کی ازار یعنے مرد کے پیرہن میں **حدثنا** عبد الرحمن بن حماد قال حدثنا ابن عون عن محمد عن ام عطية قال توفيت ابنة
النبي صلى الله عليه وسلم فقال لنا اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن بماء وسدر واجعلن في الآخرة
كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فنزع من حقوه ازاره وقال اشعرنها اياه **باب**
ما يجعل الكافور في آخره **حدثنا** حامد بن عمر قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد عن ام عطية قالت توفيت
احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك
ان رأيتن بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما آذناه فالقى الينا حقوه
فقال اشعرنها اياه وعن ايوب عن حفصة عن ام عطية نحوه وقالت انه قال اغسلنها ثلاثا او خمسا او سبعا او اكثر
من ذلك ان رأيتن قالت حفصة قالت ام عطية وجعلنا رأسها ثلاثة قرون **باب** نقض شعر المرأة باب بیان میں
کھولنے بال عورت کے وقال ابن سيرين لا بأس ان ينقض شعر المرأة ابن سیرین نے کہا کہ مضایقہ نہیں بال عورت کے کھولنا غسل کے وقت **حدثنا**
احمد قال حدثنا ابن وهب قال اخبرنا ابن جريج قال ايوب وسمعت حفصة بنت سيرين قال حدثنا ام عطية انهن
جعلن رأس بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة قرون حفصہ نے کہا کہ ام عطیہ نے حدیث کی ہم سے کہ غسل دینے والی عورتین دختر رسول
کی موے سر کے حصے تین کئے۔ **باب** كيف الاشعار للميت باب اس بیان میں کہ کسطرح پہنایا جاوے کپڑا اندر کا جو میت کے بدن سے لگے وقال الحسن
الخرقة الخامسة يشد بها الفخذين والوركين تحت الدرع اور حسن بصری نے کہا کہ پانچویں کپڑے سے غسل دینے والا ہر دو ران اور
ہر دو زانو کو پیرہن کے نیچے باندھے **حدثنا** محمد قال حدثنا ابن وهب قال اخبرنا ابن جريج ان ايوب اخبره قال سمعت
ابن سيرين يقول جاءت ام عطية امرأة من الانصار من اللاتي بايعن النبي صلى الله عليه وسلم ایوب نے کہا کہ اسکو
ابن جریج نے خبر دی کہ میں نے ابن سیرین سے سنا کہ کہتا تھا کہ میں ام عطیہ کے پاس آیا جو وہ عورت انصار کے ان عورات سے تھی جنہوں نے حضرت سے بیعت کی تھیں قدمت البصرة
تبادر ابنا لها یہ جملہ بیان اور بدل ہی جملہ جاءت کا وہ بی بی بصرے کو آئی جس حال میں کہ اس نے میں جلدی کرتی تھی اپنے ایک پسر کی زیارت میں جو بصرے میں تھا
فلم تدركه پس اسکو نہ پایا فحدثتنا قالت دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا
او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا
القى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه ولم يزد على ذلك اور زیادہ کیا ہی ابن سیرین نے اس حدیث پر۔ اور بعض روایات میں لم تزد آیا ہی صیغہ مونث
سے اور ضمیر مستتر ام عطیہ کی طرف راجع ہی ولا ادري اي بناته اور میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ حضرت کی کون دختر تھیں یہ قول ایوب کا ہی وزعم ان
الاشعار الففنها اور ایوب نے گمان کیا ہی کہ اشعار جو حضرت کے قول سے فہم کیا جاتا ہی اشعرنها ہی معنے میں الففنها کے یعنے لپیٹو اس میت کو اس کپڑے
میں وكذلك كان ابن سيرين يأمر بالمرأة ان تشعر ولا تؤزر اور اسیطرح ابن سیرین عورت کے لئے فرماتا کہ وہ شعار کی جاوے نہ ازار
باب يجعل شعر الميت ثلاثة قرون باب اس بیان میں کہ میت کے بال تین طرف کئے جاوین **حدثنا** قبيصة قال حدثنا
سفيان عن هشام عن ام الهذيل عن ام عطية قالت ضفرنا شعر بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني ثلاثة
قرون ام عطیہ نے کہا کہ دختر پیغمبر خدا کے موے سر کو گوندھ دیا تین طرف کئے وقال وكيع عن سفيان ناصيتها وقرنيها وکیع نے سفیان سے لایا

باب يُلْقٰى شَعَرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا باب اس بیان میں کہ عورت کے بال پیچھے کی طرف ڈالے جاوین **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا پس بنادیا ہم نے انکے موے سر کو تین گیسو اور ڈالا ہم نے انکے پیچھے منطوق حدیث اس بات پر دلالت نہین کرتا ہی کہ وہ گیسو کا بونا اور پیچھے پر ڈالنا حضرت کے حکم اور تعلیم سے ہوا ابن تاسم کہتا ہی کہ گیسو بنانا اور پیچھے پر ڈالنا ہم سنت نہین جانتے ہین۔ اگر سنت ہوتا حضرت جیسا کہ سنن و مستحبات غسل کی تعلیم کی اسکو بھی فرماتے۔ جواب یہ کہ ام عطیہ اور دوسرے صحابیہ کا ہی اور حضرت اسوقت حاضر ہی نہین تھے تا کہا جاوے کہ تقریر فرما۔ اور شافعیہ سے امام نووی کہتا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ حضرت اسپر مطلع ہوے اور تقریر فرمائے یعنے اسپر راضی ہے۔ اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ بال کو نہ بونین اور منہہ پر منتشر کرین۔ اور بعض روایات مین آیا ہی کہ دو گیسو کرکے ہر دو بازو پر ڈالین۔ اور ہدایہ مین لایا ہی کہ میت کے سر اور داڑہی کے بال کو شانہ نکرین۔ اور شرح مین کہا کہ مکروہ ہی۔ اور ایک حدیث بی بی عایشہ سے آئی ہی عَلَامَ تَنْصُونَ مَيِّتَكُمْ کس چیز پر شانہ اور زینت کرتے ہو اپنے میتون کو۔ قیاس بھی اسی پر ہی کہ زینت کی احتیاج زندگون کو ہی اور مردے اس سے بے نیاز ہین **باب** الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ باب بیان مین مستحب ہونے سفید کپڑون کے کفن کے لئے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت کفن دیے گئے تین کپڑون مین ازار ردا و لفافہ يَمَانِيَةٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ اور وہ کپڑے یمنی تھے ملک یمن مین ایک قریہ ہی کہ نام اسکا سحول ہی بفتح سین وضم سین وحاء مہملہ اور بعضے کہتے ہین کہ سحول گازر یعنے دہوبی کے معنے مین ہی۔ سفید کپڑے کو سحولی کہتے ہین اسلئے کہ دہویا ہوا گازر کا ہی۔ اور وے کپڑے روئی سے تے۔ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ اور نہین تھے اسمین قمیص و عمامہ اور دستار یعنے کفن وہی تین کپڑے تھے۔ جمہور علما اس حدیث کے یہی معنے فہم کئے ہین۔ اختیار امام بخاری کا بھی یہی ہی۔ جیسا کہ ایک باب بعنوان الکفن بغیر قمیص اور دوسرا ایک باب الکفن بلا عمامۃ ٹھرایا اور یہی حدیث لائی ہی اور بعض کہتے ہین کہ مراد یہہ ہی کہ وہ تین کپڑے سوا پیرہن اور دستار کے ہی۔ اسکے قایل ہین مالکیہ اور شافعیہ کے پاس قمیص و عمامہ بھی جایز ہی نہ مستحب اور حنابلہ کے پاس مکروہ لیکن پہلا معنا صحیح اور اشہر ہی **باب** الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ باب بیان مین جایز ہونے کفن کے دو کپڑون مین واجب کفن مین ایک کپڑا ہی کہ تمام ڈہپے۔ اور ایک جماعت کہتی ہی کہ واجب اسیقدر ہی کہ ستر عورت ہو اس سے زیادہ سنت اور مستحب ہی **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ ابن عباس نے کہا کہ درمیان اسکے کہ ایک مرد حاضر تھا عرفہ مین ناگاہ اپنے مرکب سے گرا پس توڑا اس کے مرکب نے اسکی گردن کو یا کہا اوقصتہ صیغہ باب افعال سے یہہ شک راوی کا ہی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو پانی سے اور بیری کے پتے سے اور کفن دو اسکو اسی کے کپڑے مین جو احرام مین پہنا ہی اور خوشبوئی نملو اور اسکے سر کو نڈہانپو۔ پس مقرر وہ اٹھایا جایگا قیامت کے روز تلبیہ کہتا ہوا احرام والون کے مانند۔ شافعیہ نے اس حکم کو بمقتضا اس حدیث کے عام لیا ہی ہر شخص کے لئے جو حالت احرام مین ہو۔ اور امام ابو حنیفہ و مالک کہتے ہین کہ عبادت انقطاع حیات کے بعد نہین اور حضرت نے جو فرمایا خاص اسی کے حق مین ہی جو وحی سے آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لبیک کہتا ہوا اٹھیگا یہہ علت نہین جو دوسرون پر قیاس کیا جاوے **باب** الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ باب اس بیان مین کہ خوشبوئی میت کے سر لگانا جایز ہی یا نہ **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ بتقدیم صاد بر عین مہملتین أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ عین کی تقدیم صاد پر یہہ شک راوی کا ہر دو کے ایک معنے مین فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

باب كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ باب اس بیان مین کہ کسطرح کفن دیا جاوے احرام والا **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيْرُهُ مقرر ایک مرد تھا کہ توری اسکی گردن اسکے اونٹ نے وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ اور ہم حضرت کے ہمراہ تھے حالانکہ وہ مرد حالت احرام مین تھا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَكْفِنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَاَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ اَيُّوْبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَاَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَيُّوْبُ يُلَبِّيْ ایوب نے بلفظ مضارع کہا یعنی تلبیہ کہتا ہوا اٹھیگا وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا اور عمرو نے اسم فاعل کے لفظ سے کہا اور معنے وہی ہین جو کہے گئیں **باب** الْكَفَنِ فِي الْقَمِيْصِ الَّذِيْ يُكَفُّ اَوْلَا يُكَفُّ باب بیان مین کفن دینے کے پیرہن تیار سیا ہوا ہو یا نہ سیا ہوا یکف بضم یا وفتح کاف وتشدید فا ہی ہر جگہ کف سے ہی حاشیہ سینے کے معنے مین اور بعضون نے روایت کی اور تصویب کی ہی بفتح یا وضم کاف وتشدید فا کے کف سے پھیر رکھنے کے معنے مین۔ یعنے تبرک لینا صلحا کے پیرہن سے میت کے لئے خواہ عذاب سے پھیرے یا نہ پھیرا اور بعضون کے پاس لفظ یکف بفتح یا وسکون کاف وکسر فا سے ہی۔ اور بعضون نے اس روایت کی تصویب کی اور کہا ہی کہ آخر مین حرف یا سہو کاتب سے چھوٹ گیا۔ یعنے پیرہن دراز کافی ہو یا پیرہن کوتاہ غیر کافی ہو۔ **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول جو سردار منافقون کا تھا جو وقت کہ فوت ہوا اسکا بیٹا کہ جسکا نام حباب تھا حضرت اسکو اسکے نام عبد اللہ سے پکارتے تھے سو حضرت کے جناب عالی مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آپکا پیرہن شریف مجھ کو عطا کیجئے تا اس سے میرے باپ کو کفن دون اور آپ اسپر نماز پڑہو اور اسکی بخشش چاہو فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ فَقَالَ اٰذِنِّيْ اُصَلِّ عَلَيْهِ پس حضرت نے اپنا پیرہن مبارک اسکو عنایت کیا اور فرمایا کہ تو جسوقت کفن سے فارغ ہو مجھے خبر دے تا اسپر نماز پڑہون فَاٰذَنَهُ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ اَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ پس اسنے حضرت کو خبر دی پس آپنے جب ارادہ کیا کہ اسپر نماز پڑہے عمر فاروق نے آپ کو کھینچا اور کہا کیا آپ کو اللہ تعالی نے منع نہ فرمایا یہہ کہ نماز پڑہین منافقون پر۔ گویا عمر رضی اللہ عنہ اس آیت سے یہہ بات سمجھے تھے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ اور نماز جنازہ عین استغفار ہی میت کو۔ اور ایک روایت مین ابن عمر سے آیا ہی کہ انہون نے کہا کہ کیا نماز پڑہتے ہو حالانکہ اللہ تعالی آپ کو منع کیا ہی یہہ کہ ان کے لئے استغفار کرین فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ پس آپنے فرمایا کہ مین دو خیار مین مخیر ہون استغفار و عدم استغفار کے درمیان قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے تو بخشش مانگ انکے لئے یا نہ بخشش مانگ انکے واسطے اگر تو بخشش مانگے انکے لئے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ تعالی انکو فَصَلّٰى عَلَيْهِ پس حضرت اسپر نماز پڑہی۔ ظاہر یہہ ہی کہ صحابہ بھی موافقت اور آپ کی اقتدا کی ہون فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ پس یہہ آیت شریف نازل ہوی کہ نماز مت پڑہ منافقون اور کافرون سے کسی پر جو موا ہو کھڑا مت رہ اسکی قبر پر۔ جاننے کہ اس واقعہ مین جو اس حدیث سے مفہوم ہوا لوگون پر ایک خلجان کھٹکتا ہی کہ اسکا رفع ضروریات سے ہی اول یہہ کہ عبد اللہ جو بیٹا ابن ابی سلول کا ہی مخلصان اسلام اور فدویان دین مسلمانی سے تھا اور اپنا باپ بڑا منافق اور حضرت کا سخت دشمن تھا سو جانتا تھا۔ اور کئی آیتین منافقون کی مذمت اور سوء عاقبت مین ترف نزول پا چکی تھین چنانچہ ان سے تھوڑے سورہ منافقون مین مذکور ہین۔ اور ہجرت سے پانچوین سال جب غزوۂ مریسیع واقع ہوا۔ اور اس غزوے مین ابن ابی نے لشکر اسلام کی ایک جماعت مین جب تھوری سستی دیکھی کہنے

نگاکہ جب ہم اس سفر سے مدینہ کے طرف رجوع کرین - جو عزت مند لوگ ہین خوار تر لوگون کو اس سے نکالینگے - اس شقی نے یہہ بات اپنے لوگون کے حق مین کہی ہی چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ منافقون مین اس مردود کے قول سے خبر دی ہی لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ اور عزت مند سے مراد آپ کو اور خوار تر لوگون سے مراد جناب رسالتمآب کے اصحاب سے رکھی تھی - اور یہہ بات اسکے بیٹے عبد اللہ کو معلوم ہوی تھی جب لشکر اسلام مدینہ منورہ کے رجوع کیا اسکے بیٹے عبد اللہ نے تروار کھینچی ہوا مدینہ طیبہ کے دروازے پر کھڑا رہا اور اپنے باپ کے اونٹ کو بٹھلا دیا اور کہنے لگا کہ تو حضرت کے صحابہ کرام کے حق مین جو کہا تھا مین نے سنا ہی - اب اسکے بالعکس اپنے زبان سے اقرار کر کہ اَنَا اَذَلُّ النَّاسِ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدٍ اَعَزُّ النَّاسِ یعنے مین سب لوگون سے خوار تر اور ذلیلتر ہون اور حضرت کے صحابہ عزیز تر ہین - اگر ایسا اقرار نکریگا مین تجھے قتل کر دونگا جب اسنے ایسا اقرار کیا تب اسکو چھوڑا - غرض جب عبد اللہ ایسا صحابی مخلص تھا - وہ کسطرح حضرت سے اپنے باپ کے لئے التماس کی - دوسرا یہہ کہ حضرت کو اس منافق کے حال پر علم قطعی رہنے کے باوجود اسکے التماس کو قبول فرمایا - باآنکہ اس سے آگے مکہ معظمہ مین ابو طالب کی موت کے بعد یہہ آیت شرف نزول پائی تھی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ - تیسرا یہہ کہ حضرت افصح الفصحی اور استعمال عرب سے اعرف اور مراد الہی کے اعلم تھے کسطرح کریمہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سے استغفار اور عدم استغفار کی تخییر لی - اہل تفسیر کہتے ہین کہ فائدہ نہ دینے مین یہہ ہر دو امر برابر ہین جیسا کہ اسکی تفصیل آیت اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ سے ظاہر ہی - **اب رفع اس خلجان کا** کیا جاتا ہی و باللہ التوفیق - پوشیدہ نرہے کہ جب ظاہر حال ابن ابی کا موافق اہل اسلام کے جاری تھا - اس حالت موت مین شاید پشیمانی اور ندامت اسکو دریاب ہوئی ہو - اور یہہ خواہش کی ہو کہ حضرت کے برکات سے اسکو ایمان و مغفرت نصیب ہو - عبد الرزاق نے معمر سے اور طبرانی نے طرق سعید سے لائے ہین کہ ابن ابی نے اپنے بیٹے کو حضرت کے حضور مین روانہ کیا اور وہ التماس کی تب حضرت جو بندگان خدا کی ہدایت کی محبت رکھتے تھے اسکے یہان تشریف لائے اور اسکو دیکھتے ہی فرمایا کہ تجھے یہود کی محبت ہلاک کی - اسنے عرض کی یا رسول اللہ مین نے آپ کو جو بلوایا میرے حق مین استغفار کرنیکے لئے ہی نہ آنکہ مجھے سرزنش فرماوین - پھر جب اسنے اپنی پشیمانی اور رغبت مسلمانی ظاہر کی - اور التماس کی کہ پیرہن مبارک عطا فرماوین - حضرت نے اپنا پیرہن عنایت کیا تا اس کو کفن دین - فتح الباری مین لایا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہے اسکے سب رجال ثقہ ہین - اور اسکو تائید کرتی ہی وہ جو طبرانی حکم بن ابان سے اور وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباس سے لایا ہی کہ جب ابن اُبی بیمار رہا حضرت اسکے پاس تشریف لائے - ابن ابی نے کہا کہ مجھ پر منت رکھو اور اپنے پیرہن سے مجھے کفن دو اور مجھ پر نماز پڑھو - شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ گویا یہہ التماسات اپنی موت کے بعد اپنے بیٹے اور اپنے اقربا سے دفع عار کے سبب ہو - اور اسنے جو اپنا حال ظاہر کیا اسکے موافق حضرت نے قبول فرمایا یہان تک کہ اسکے حال کا پردہ اٹھ گیا اور حکم آیا کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ - اور کہتے ہین کہ جب عباس غزوہ بدر مین اسیر ہوئے کوی پیرہن انکی قامت کے برابر حاضر نہین تھا - ابن ابی جو [illegible] قامت تھا اپنا پیرہن انکو پہنایا - سو حضرت نے اپنے پیرہن سے بدلہ کیا تا اوپر منافق کا احسان نرہے - اور حضرت کی عادت شریف تھی کہ کسی سایل کے جواب مین لا نفرماتے اسلئے عطا فرمایا اور حضرت جانتے تھے کہ اسکے کفر و نفاق کے باوجود اس پیرہن کے کفن سے اسے کچھ فائدہ نہوگا - اور جب اسنے سوال کیا نہ دینا کرم کا منافی ہی - اسی لئے اسکے بعد جو آیت نازل ہوی اسمین اس پیرہن کے دینے پر کچھ تعرض نہ آیا - اور آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ اس واقعہ سے آگے جو مکہ معظمہ مین ابو طالب کی موت کے نازل ہوی تھی اس سے مشرکون کی مغفرت خواہی ممنوع ہوی اور نماز جنازہ تو استغفار ہی پھر حضرت کس لئے اسکے جنازے پر نماز پڑھے **جواب** اس خدشہ کا یہہ ہی کہ اس آیت مین جو ممنوع ہوا سو وہ استغفار ہی کہ جسکی اجابت کی امید ہو اور قصد حصول مغفرت کا ہو جیسا کہ حضرت ابو طالب کے حق مین رکھتے تھے - بخلاف اس استغفار کے جو اس منافق کے حق مین کی سو اسمین اسکے بیٹے اور اسکے قبیلے والون کی تالیف قلوب کا قصد تھا - روایت ہی کہ جب حضرت کی یہہ خلق کریمی ظاہر ہوی - قوم خزرج سے ہزار شخص ایمان سے مشرف ہوے اور کہنے لگے کہ جو شخص فقط ایمان لسانی رکھتا اور اسکا باطن اسکے برخلاف تھا - ایسے کے حق مین حضرت کا یہہ ترحم اور دعا صادر ہوی جو لوگ ظاہر مین مومن رہین انکے حق مین کس قدر ہو - اور یہہ بھی ہو سکے کہ حضرت اسکے جنازے پر جو نماز پڑھے اسمین امت کی تعلیم تھی - کس لئے کہ احکام شریعت کے ظاہر حال پر مترتب ہین جسنے اقرار شہادت کیا اسپر اجرای احکام کیا جاے - اسی پر اجماع امت واقع ہوا ہی اور آیت لَا تُصَلِّ جو اسکے بعد از نازل ہوی موارد مخصوصہ مین منافقون کے ہی جو اعلام الہی سے انکا کفر یقین کو پہنچا اور وہ جو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مین استغفار ستر بار سے زیادہ کرونگا

یعنے حکم

یعنے حکم لن یغفر اللہ کا مترتب ہی ستر بار کے استغفار پر۔ حالانکہ عدد سبعین کثرت کے معنے مین آتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ سب جگہہ کثرت کے ہی معنے نہین بلکہ بعض مواضع مین اپنی معنی حقیقی پر جو عدد معین ہی مستعمل ہوتا ہی **حدثنا** مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَاَخْرَجَهُ مِنْهَا فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ عمرو بن دینار سے روایت ہی کہ اسنے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا کہ حضرت قبر پر ابن ابی کے آئنے اسکے دفن کے بعد پھر اسکو باہر نکلوایا اور اسکے تن پر لعاب مبارک ڈالا اور پیرہن اسکو پہنوایا۔ یہہ حدیث ظاہر مین اگلی حدیث کی مخالف ہی جو اسمین آیا ہی کہ اسکا بیٹا آپکے پیرہن مانگا اور حضرت نے اسکو عطا کیا اور فرمایا جسوقت کہ تو تجہیز و تکفین سے فارغ ہو مجھے خبر کر پس اسنے خبر دی اور حضرت اسپر نماز پڑہی۔ ان ہر دو حدیث کی تطبیق یہہ ہی کہ جسوقت اسکا بیٹا حضرت کے پاس خبر دینے کے لئے گیا لوگون کو امید نہین تھی کہ حضرت تشریف لائینگے۔ اسلئے اسکو دفن کرنا چاہتے تھے ایسے مین حضرت تشریف لائے اور دیکھا کہ اسکو قبر مین اُتار چکے ہین۔ پس اسکو نکال کے نماز پڑہے اور بموجب وعدے کے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ اور قسطلانی نے بعض راویون سے نقل کی ہی کہ حضرت نے اول پیرہن عطا فرمایا تھا پھر جب قبر پر تشریف لائے اسکے بیٹے کے التماس پر دوسرا پیرہن بھی عطا کیا اور کتاب الکلیل مین حاکم کی ایک روایت جوائی ہی اسکی تائید کرتی ہی **باب** اَلْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ باب بیان مین کفن بغیر پیرہن کے **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِيَّةٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت تین کپڑون مین کفن دیئے گئے اسمین پیرہن اور عمامہ نہین تھا۔ سحولی اس کپڑے کو کہتے ہین جو روئی سے بنین پس کرسف جو روئی کے معنے مین ہی اسکا بیان ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ لَا يَقُوْلُ ثَلٰثَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ ثَلٰثَةٌ امام بخاری نے کہا کہ ابو نعیم نے اپنی روایت مین لفظ ثلثۃ کا ذکر نہین کیا اور عبد اللہ نے جو سفیان سے روایت کی ہی اسمین لفظ ثلثۃ آیا ہی **باب** اَلْكَفَنِ بِلَا عِمَامَةٍ **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ **باب** اَلْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ باب اس بیان مین کہ کفن مردہ کا اسکے تمام مال سے ہی نہ تیسرے حصہ سے۔ جیسا کہ بعض اسکے طرف گئے ہین۔ یعنے اگر کسی نے اتنا ہی مال چھوڑا کہ صرف اسکی تجہیز و تکفین کے لئے کفایت کرے تو وہ صرف کر دیا جائے اگرچہ قرض اسکے ذمے پر ہو۔ وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَقَتَادَةُ اور اسی پر گئے ہین اور کہتے ہین عطا اور زہری اور قتادہ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَلْحَنُوْطُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ اور عمرو بن دینار نے کہا کہ مردہ کو خوشبوی کا استعمال بھی اسکے تمام مال سے کرین قَالَ اِبْرَاهِيْمُ يُبْدَاُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ میت کے متروکہ سے جو صرف کرین شروع کفن سے کرین پھر ادائے دین جو اسکے ذمے پر ہو۔ پھر اسکی وصیت تیسرے حصہ سے جاری کرین۔ قَالَ سُفْيَانُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغُسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ سفیان نے کہا کہ مزدوری قبر کھودنے کی اور غسل دینا بھی تتمہ کفن سے ہی **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمًا بِطَعَامِهٖ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ وَقُتِلَ حَمْزَةُ اَوْ رَجُلٌ اٰخَرُ خَيْرٌ مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ پدر سعید جو ابراہیم بن عبد الرحمن ہے کہا کہ عبد الرحمن جو اغنیائے صحابہ سے تھا اور بڑا صاحب ثروت تھا اسکے روبرو طعام لایا گیا تو کہا یعنے عبد الرحمن نے کہا کہ مصعب مجھ سے بہتر تھا مارا گیا پس اسکے کفن کے لئے کچھ پایا نہ گیا مگر ایک اسکی چادر اور کہا کہ حمزہ یا دوسرا کوئی مرد جو مجھ سے بہتر تھا مارا گیا پس اسکے کفن کے لئے بھی کچھ نہ پایا گیا مگر ایک چادر۔ مطابقت ترجمہ کی یہی جزو ہی کہ اسکی ملک مین ایک چادر کے سوا نہین تھی پس وہ اسی سے کفن دیا گیا وَلَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِيْ حَيٰوتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ مقرر مجھے ڈر اسبات کا ہی کہ ہمارے لئے جلدی کی ہین بہتر چیزین کھانے کے جسکا وعدہ مومنین کے لئے آخرت مین ہوا ہی سو ویسی چیزین ہم کو اسی دنیا مین مل گئی ہین

کہیں آخرت میں ان سے محروم نہو جاویں پس عبد الرحمن نے رونا شروع کیا **باب** اِذَا لَمْ یُوْجَدْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ باب اس بیان میں کہ جسوقت کہ نہ پایا جاوے میت کے لئے مگر ایک کپڑا کفن کے لئے تو وہی کپڑا کفن کافی ہے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَّکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّهُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ کُفِّنَ فِیْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ عبد الرحمن بن عوف کے روبرو طعام لایا گیا اور وہ صایم تھا تو کہا کہ مصعب بن عمیر شہید ہوا حالانکہ وہ میرے سے بہتر تھا وہ ایک چادر میں کفن دیا گیا اگر اس سے اسکا سر ڈھانپتے اسکے ہر دو پاؤں کھلے رہتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے اسکا سر کھلا رہتا قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ اور کہا حمزہ عم رسول شہید ہوا وہ میرے سے بہتر تھا اسکو بھی ایک چادر کے سوا نہیں تھی۔ بلکہ شیخ ابن حجر نے کہا کہ اسمیں بھی نظر ہی کس لئے کہ حمزہ کی شہادت کے بعد کفن ... انکے جسد مبارک کو ... کیا پس انکے لباس سے چادر کہاں باقی رہی ہوگی رضی اللہ تعالی عنہ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا یہہ راوی کا شک ہے کہ عبد الرحمن نے کہا کہ پھر کشایش کی گئی ہمارے لئے متاع دنیا سے جو کشایش کی یا کہا دیئے گئے ہم متاع دنیا سے جو دیئے گئے وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا اور تحقیق ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری خوبیاں ہم کو دی گئیں یعنے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم اس گروہ سے نہو ویں جنکے حق میں کہا گیا ہی مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ یعنے جو شخص کہ چاہتے دنیا اور اسکا اسباب ہم اسکو جلد دیتے ہیں دنیا ہی میں اس چیز کو جو چاہیں جسکے لئے کہ چاہیں۔ یہہ قید مشیت اور ارادہ کا اسلئے ہی کہ جو کوئی جو آرزو کرے نہیں پایا ہی بلکہ وہ ارادہ الہی کے ساتھ وابستہ ہی ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ پہر عبد الرحمن نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ وہ طعام ترک کیا اور نہ کہایا **باب** اِذَا لَمْ یَجِدْ کَفَنًا اِلَّا مَا یُوَارِیْ رَاْسَهٗ اَوْ قَدَمَیْهِ غُطِّیَ رَاْسُهٗ باب اس بیان میں کہ جسوقت نپاوے کوئی کفن مگر اسقدر کہ ڈھانپے اسکا سر یا اسکے پاؤں پس ڈھانپے جاوے اسکا سر پیر کھلے رہے مضایقہ نہیں **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ خباب بن ارت نے کہا کہ ہم نے ہجرت کی حضرت کے ساتھ جس حال میں کہ چاہتے تھے خوشنودی اللہ ہی کی پس واقع ہوا ہمارا اجر اللہ تعالی پر فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا پس ہمارے سے کوئی ایسا تھا کہ موا اور اپنی اجرت سے کچھہ نہ کہایا یعنے حضرت کے زمانہ میں جو فتوحات ہوتے اور غنیمتیں ملتے تھے اس سے کچھ نہ پایا اور اپنے نفس کو شہوتوں سے پہیر رکھا تا اسکا اجر و ثواب آخرت میں پاوے مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ ان سے ایک مصعب بن عمیر ہی وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا اور ہمارے سے کوئی وہ شخص ہی کہ اسکا میوہ پختہ ہوا اور وہ اسکو چنتا تھا اَیْنَعَتْ ہمزہ قطعی و سکون تحتیہ و فتح نون و عین مہملہ مفتوحہ سے ہی قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهٗ مَا نُکَفِّنُهٗ اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّیْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّیَ رَاْسَهٗ وَاَنْ نَّجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ مارا گیا وہ یعنے مصعب غزوہ احد کے دن پس ہمنے اسکی ملک سے کوئی چیز نپائی کہ اس سے اسکو کفن دیں مگر ایک چادر جسوقت کہ ہم اس سے اسکا سر ڈھانپتے تھے اسکے ہر دو پاؤں باہر آتے۔ اور اگر پاؤں ڈھانپتے سر باہر آتا۔ پس حضرت نے ہم کو حکم فرمایا کہ اس سے اسکا سر ڈھانپیں اور اسکے پاؤں پر اذخر کا گھانس ڈالیں **باب** مَنِ اسْتَعَدَّ الْکَفَنَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکَرْ عَلَیْهِ باب اس بیان میں کہ کسی نے کفن آمادہ کیا حضرت کے زمانے میں پس اسپر انکار نکیا گیا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَّنْسُوْجَةٍ فِیْهَا حَاشِیَتُهَا سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہی کہ حضرت کے زمانہ مبارک میں ایک عورت حضرت کے حضور میں حاضر ہوئی اور ایک چادر لے آئی جو اسمیں اسکا حاشیہ بنا گیا تھا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ سہل نے کہا آیا جانتے ہو کہ بردہ کیا ہی۔ کہنے لگے ایک چادر ایسی ہے کہ تمام بدن جسمیں لپیٹ سکتے ہیں کہا ہاں قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِیَدِیْ فَجِئْتُ لِاَکْسُوَکَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ اس عورت نے کہا میں نے اسکو اپنے ہاتھہ سے بنا ہی اور آئی ہوں تا یہہ چادر آپ کو اڑھاؤں یا پہراؤں۔ پس حضرت نے اسکو قبول

فرمایا اور اسوقت آپ کو چادر کی احتیاج بھی تھی پھر حضرت باہر آئے ہماری طرف جس حال مین کہ وہ چادر آپ کی ازار تھی یعنے یا کہ اسکو پیرہن بنایا تھا پس اسکی تحسین کی فلانے
یعنے عبد الرحمن بن عوف نے ۔ چنانچہ طبرانی کی روایت مین آیا ہی یا سعد بن ابی وقاص تھا یا کوی اعرابی تھا جیسا کہ طبرانی مین طرق زمعہ سے وارد ہی فَقَالَ
اُكْسُنِيْهَا مَا اَحْسَنَهَا پھر فلانے عرض کی کہ یہہ چادر مجھکو پہنا ؤ کیا عجب اور بہتر ہی فَقَالَ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهُ وَعَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يَرُدُّ پس لوگون نے کہا کہ ای فلان تونے اچھا نہ کیا کس لئے کہ حضرت نے اسکو پہنا ہی جس حال مین کہ آپ اسکی
احتیاج تھی پھر تو سوال کرتا ہی اور تو جانتا ہی کہ حضرت سوال کو رد نہین کرتے ہین قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ لِاَلْبَسَهَا اِنَّمَا سَاَلْتُهُ لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ
اس مرد نے کہا تحقیق قسم ہے اللہ کی مین اسکا سوال نہین کیا اسلئے کہ اسکو پہنون مگر اسواسطے کہ وہ میرے کفن کے لئے رہے قَالَ سَهْلٌ فَكَانَ كَفَنَهُ سہل نے کہا
پس وہ ہی اسکا کفن ہوا ۔ یعنے یہہ میرا سوال خست طبیعت کی راہ سے نہین تھا بلکہ مین نے چاہا کہ حضرت سے ایک تبرک لون تا اسکی برکت سے مجھے مغفرت نصیب ہو ۔ اور یہی
معنے لایق عبد الرحمن بن عوف کے ہی ۔ اور مطابقت ترجمہ کی یہی جزو اخیر ہی کہ اس مرد نے اس چادر کو اپنے کفن کے لئے نگاہ رکھتا تھا ۔ اور صحابہ نے اسکو روا رکھا
اور اسپر اعتراض نہ کیا **بَاب** اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَازَةَ باب عورات جنازے کے پیچھے جانے کے حکم مین **حَدَّثَنَا** قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّهَا قَالَتْ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ام عطیہ نے
کہا کہ ہم عورتین منع کی گئین جنازے کے پیچھے جانے سے ۔ اور اسکا ترک بھی ہم پر واجب نہ کیا ۔ پس یہی تحریمی نہوگی لیکن عورات کو جنازے کے پیچھے جانا ترک کرنا اولی ہی
یہی مذہب ہی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور امام مالک کے پاس بھی جوان عورت کو منع ہی **بَاب** اِحْدَادِ الْمَرْاَةِ عَلٰى غَيْرِ زَوْجِهَا باب حکم
مین غمگین ہونے اور ماتم مین رہنے عورت کے میت پر اس شخص کے جو اسکا شوہر نہو ۔ خواہ خویشون سے یا بیگانون سے اور بعض روایات مین احداد باب افعال سے
ہی حد سے اور حد لغت مین منع کے معنے مین ہی ۔ مراد اس جگہہ عورت کی ترک زینت ہی لباس وغیرہ مین **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِاُمِّ عَطِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ
دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ ابن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ کا لڑکا فوت ہوا پس جب تیسرا روز آیا ام عطیہ نے طیب یعنے ایک خوشبوی کہ جسکا رنگ زرد ہوتا ہے
منگوائی اور اسکو ملی وَقَالَتْ نُهِيْنَا اَنْ نُحِدَّ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا بِزَوْجٍ اور بولی کہ ہم منع کی گئین ہین اسبات سے کہ سوگ مین رہین اور ترک
زینت کرین تین روز سے زیادہ مگر شوہر کی موت پر **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ
اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِصُفْرَةٍ فِي
الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا زینب نے کہا کہ جبوقت ابو سفیان کی موت کی خبر شام سے آئی ام المومنین بی بی ام حبیبہ نے جو ابو سفیان
کی دختر تھین تیسرے روز زرد خوشبو منگوائی اور اپنے ہر دو رخسار اور ہر دو بازو پر ملین وَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ
فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا اور کہا ام حبیبہ نے کہ مین اس خوشبوئی اور زینت سے بے نیاز تھی اگر مین حضرت سے نہ سنی ہوتی جو فرماتے تھے
کہ روا نہین ہی عورت کو جو ایمان لائی ہو خدا تعالی پر اور روز آخرت پر یہہ کہ سوگ کرے میت پر تین روز سے زیادہ ۔ مگر اپنے شوہر کی موت پر کہ سوگ کرے
چار مہینے اور دس روز **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ مقرر زینب دختر ابی سلمہ نے نافع کو خبر دی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا اسکا ترجمہ معلوم ہو چکا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ
بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ عَلَی الْمِنْبَرِ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ گذرا

باب زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ باب بیان مین زیارت قبور کے استحباب کے **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ فَقِیْلَ لَھَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہُ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ انس نے کہا کہ حضرت ایک عورت پر گذرے جو ایک قبر کے پاس روتی تھی۔ اسکو فرمایا کہ خدا کے غضب سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے حضرت کو نہ پہچانا سو کہہ بیٹھی کہ میرے سے دور ہو مقرر تم کو میری مصیبت کی سی نہین پہنچی ہی۔ اور تم میرے درد کو نہین پہچانتے ہو۔ پس اس عورت سے کہا گیا کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ پس بہت ہی پشیمان اور بیقرار ہوی۔ اور حضرت کے جناب مین حاضر ہوی۔ اور حضرت کی ڈیوڑی پر دربانون کو نہ دیکھا کہ اسکو اندر جانے سے منع کرین۔ اس جملہ کا فائدہ بعض شراح مشکوۃ نے یہہ لکھا ہی کہ جب لوگون نے اس عورت سے کہا کہ یہہ پیغمبر خدا ہین۔ اسکے دل مین ایک رعب و ہیبت پڑی۔ اور سمجھی کہ مین جاکے معذرت کرون اور معافی چاہون۔ لاکن آپ کی ڈیوڑی پر شاید کہ امرا و سلاطین کے مانند دربان رہینگے اور مجھے معذرت پہنچانے نہ دینگے۔ جب آئی تو کسی دربان کو نہ پایا۔ پس حاضر خدمت شریف ہوکے کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے آپ کو نہ پہچانا میری گستاخی معاف کیجئے فَقَالَ اِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی پس آپنے فرمایا کہ مقرر صبر پہلے صدمہ کے پاس ہی۔ یعنے یہہ معذرت چھوڑ دے کہ کسی سے انتقام لینا ہمارا شیوہ نہین ہم کسی پر غصہ نہین ہوتے مگر خدا یتعالی کے واسطے۔ تو اپنے حال پر نظر کر کہ تیرے سے کیا چیز فوت ہوئی کیا اجر و ثواب کھو لیا پہلے صدمہ مین جو صبر و شکیبائی نہ کی۔ پوشیدہ نرہے کہ حضرت کا فرمانا عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی اسلوب حکیم کے جواب سا ہی۔ اور مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہہ ہی کہ حضرت نے اس عورت کو ایک قبر کے پاس دیکھا اور اسکو منع نکیا مگر جزع اور بےصبری سے۔ اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ زیارت قبور عورات کے لئے جایز اور مردون کے لئے مستحب ہی۔ اور اس حدیث سے بھی دلیل لائی ہی جو مسلم نے روایت کی ہی کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا یُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ یعنے مین زیارت قبور سے منع کیا تھا پس زیارت کرو مقرر زیارت آخرت کو یاد دلاتی ہی **مترجم** کہتا ہی اگرچہ اس حدیث سے عورات کے لئے جواز زیارت قبور پر بعضون نے استدلال کیا ہی۔ لاکن اور احادیث مین اسپر سخت وعید آئی ہی و فی المشکوۃ عن عباس رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور و المتخذین علیھا المساجد والسرج یعنے حضرت نے لعنت کی ان عورات پر جو قبرون کی زیارت کرین اور نیز جو قبور پر مسجدین بناوین یعنے قبرون کو سجدہ گاہ ٹھہرالین اور چراغ لگا دین۔ اور کتاب مجلس واعظیہ مین ہی واما النساء فلا یحل لھن ان یخرجن الی المقابر لما روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ علیہ الصلوۃ والسلام لعن زوارات القبور انتھی اور مستملی مین لکھا ہی وتستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء یعنے مستحب ہی زیارت قبرون کی مردون کے لئے اور مکروہ ہی عورات کے لئے انتہی پس معلوم ہوا کہ عورات کے حق مین اسکے حرمت و جواز مین اختلاف ہی جب صحیح حدیثون مین اسپر لعنت آئی ہو عورات کو اس سے احتراز لازم تر ہی کذا قال المحققون

باب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبُ الْمَیِّتُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ اِذَا کَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِہٖ باب بیان مین قول نبوی کے کہ عذاب کیا جاتا ہی مردہ بعض رونے سے اسکے لوگون کے اسپر یعنے ایسا رونا جو نوحہ ہو نہ وہ گریہ جو اشک بہاوے۔ اور نوحہ بھی اس میت کے طریق و عادت سے ہو اور اپنی حیات مین اسپر راضی رہے لقولہ اللّٰہِ تَعَالٰی قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا بسبب فرمان خدا یتعالی کے جو فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے جانون کو اور اپنے لوگون کو آتش دوزخ سے۔ اس آیت سے استدلال اس طرح پر کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ بچاؤ تم آپ کو اور اپنے تابعون کو گناہون سے۔ پس اگر یہہ شخص جانتا ہو کہ اپنے توابع معصیت نوحہ کے مرتکب ہونگے اور اپنی حیات مین انکو زجر کیا اور منع فرمایا تو آپ کو اپنے لوگون کو آتش دوزخ سے نگاہ رکھا۔ اور اگر اسکو نوحہ کی عادت تھی اور اسپر راضی تھا۔ پس اسکے لوگ اسکی موت کے بعد اس فعل کے مرتکب ہوے تو اس نوحہ کا وہ باعث ہوا اس صورت مین آپ کو اپنے لوگون کو آتش دوزخ سے نگاہ نرکھا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور بسبب قول نبوی کے جو فرمایا ہی کہ تم سب رعیت دار ہین اپنے تابعون کے نیک و بد سے پوچھے جاوینگے فَاِذَا لَمْ یَکُنِ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِہٖ فَھُوَ کَمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی پس اگر نوحہ اسکا طریقہ پسندیدہ نہین تھا اور

شخص کا حال ایسا ہی جو بی بی عایشہ نے فرمایا جو آیت قرانی ہی نہین اٹھاویگا اٹھانیوالا گناہ دوسرے کا - یعنے دوسرے کے نوحہ کا گناہ اسکے طرف عاید نہوگا وَھُوَ کَقَوْلِہٖ
تعالی وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَۃٌ اِلٰی حِمْلِھَا لَا یُحْمَلْ مِنْہُ شَیْءٌ یعنے وہ جو استدلال کیا ہی ایت کا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی سے مانند اس فرمودہ الٰہی کے ہی
جو فرمایا **ترجمہ** اور اگر پکارے کوی بوجھ والا اپنا بوجھ اٹھانے کو کوئی نہ اٹھاوے اسمین سے کچھ - اور اس قول کو امام بخاری سے تنہا ابوذر نے روایت کی ہی چنانچہ فتح
الباری مین لایا ہی وَمَا یُرَخَّصُ مِنَ الْبُکَاءِ فِیْ غَیْرِ نَوْحٍ اور جس چیز کی رخصت دی گئی ہی گریہ مین وہ غیر نوحہ کی صورت مین ہی - یہہ عطف ہی اول ترجمہ پر
جو قول النبی ہی وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِھَا اور حضرت نے فرمایا نہین مارا
جاتا ہی کوی نفس ظلم کی راہ سے مگر یہہ کہ ہی پہلے بیٹے پر آدم کے گناہ اس مقتول کا - وہ قابیل ہی جو ہابیل کو حسد سے مار ڈالا تھا وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ
بِالْقَتْلِ اور یہہ حکم ثابت ہی اس کے لئے کہ وہ پہلا شخص ہی جو طریقہ ظلم سے مار ڈالنے کا اغاز کیا مقصود اس حدیث کے لانے سے وہ ہی کہ جس شخص کا طریقہ نوحہ گری ہو اور
اسکے ساتھ راضی ہو سو ویسے شخص کی موت پر جو نوحہ کریگا وہ عذاب پاویگا - اس لئے کہ اسکا طریقہ ڈالا اور باعث اس نوحہ کا ہوا **حدثنا** عَبْدَانُ وَ
مُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ اَنَّ ابْنًا لِّیْ قُبِضَ فَائْتِنَا اسامہ بن زید جو حضرت کا متبنّی تھا کہا کہ حضرت کی دختر نے پیام بھیجا آپ کے طرف کہ میرا ایک لڑکا حالت نزع مین ہی پس
ہمارے پاس تشریف لاو - یہہ دختر رسول کون تھین اسمین اقوال مختلف آئی ہین - بعض شرح مین ام کلثوم مذکور ہی جو زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ کی تھین - قسطلانی نے
کہا کہ وہ زینب زوجہ ابو العاص کی تھین - اور اس لڑکے مین بھی اختلاف آیا ہی فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَ
کُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی پس حضرت نے کسی کو بھیجا اور فرمایا کہ سلام پہنچا اور بول کہ مقرر اللہ ہی کے لئے ہی جو چیز کہ اسنے لی - اور اسیکے واسطے ہی جو اسنے عطا
کی اور سب کو اسکے پاس ایک مدت معین ہی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ پس صبر کر اور امیدوار اجر کی رہ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ تُقْسِمُ عَلَیْہِ لَیَاْتِیَنَّھَا پس
حضرت کی دختر نے اپکے طرف کسیکو بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ البتہ تشریف لادین فَقَامَ وَمَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ
وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ پس اسوقت حضرت اٹھے اور آپکے ساتھ صحابہ مذکورین اور ایک جماعت مردون کی تھی اور اسامہ جو راوی حدیث کا ہی وہ بھی
انہین سے ہی فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَتَقَعْقَعُ پس اٹھایا گیا وہ لڑکا حضرت کے طرف - یعنے آپکے مبارک گود مین دیا گیا حالانکہ اسکا
دم لرزان تھا تتقعقع اضطرار کے معنے مین - اور کہتے ہین کہ اس حرکت کو کہتے ہین کہ اسکے ساتھ آواز ہو قَالَ حَسِبْتُہٗ اَنَّہٗ قَالَ کَاَنَّھَا شَنٌّ راوی نے کہا
کہ مین گمان کرتا ہون اس شخص سے جو روایت کی ہی کہا گویا ایک مشک ہی پانی اس سے حرکت کرتا ہی فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ پس حضرت کے ہر دو چشم مبارک اشک
ریزان ہوئین فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا سعد نے کہا یا رسول اللہ یہہ اشک ریزی کیا ہی حالانکہ آپ ہم کو صبر کا حکم فرماتے ہو قَالَ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ
جَعَلَھَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ آپنے فرمایا کہ یہہ اشک ریزی ایک رحم ہی جو اللہ تعالی نے اسکو بندگون کے
دل مین ڈالا ہی پس اللہ تعالی رحم نہین کرتا ہی بندون سے کسی پر مگر انپر جو خلق پر رحم کرین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ھِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ شَھِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انس نے کہا
حضرت کی دختر معظمہ کی دفن کے وقت ہم حاضر ہوے - کہتے ہین کہ وہ دختر ام کلثوم زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ تھین نہ رقیہ - اسلئے کہ بی بی رقیہ جسوقت کہ رحلت
کی حضرت غزوہ بدر مین تھے انکے جنازے پر تشریف لاے قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ
تَدْمَعَانِ انس نے کہا کہ حضرت انکی قبر پر تشریف رکھے تھین اور کہا مین نے دیکھا کہ حضرت کے ہر دو چشم مبارک اشک ریزان تھین قَالَ فَقَالَ ھَلْ مِنْکُمْ
رَجُلٌ لَّمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِھَا پس حضرت نے فرمایا کہ آیا تمہارے سے کوی مرد ایسا ہی کہ آج کی شب
جماع نہ کیا ہو (بتقدیم القاف علی الفاء) ابو طلحہ کہنے لگا مین ہون یا رسول اللہ پس حضرت نے فرمایا کہ تو قبر مین اتر پس ابو طلحہ اترا - بھید اس امر مین یہہ ہی کہ جو شخص کہ عورت کی قبر
مین اترے وہ عورت کی مخالطت کے ساتھ قریب العہد نہ ہو تا اسکی طبیعت ساکن اور مطمئن رہے - اور کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آپ قبر مین

اترے پر حضرت راضی نہ ہوے۔ اسلئے کہ آپ کو معلوم ہوا تھا کہ عثمان ذو النورین نے اسی شب اپنے بعض جاریہ سے ہمبستر ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت نے ابو طلحہ کو اختیار فرمایا۔ اگر کہین کہ انکو
کب سزاوار تھا جس شب اپنی زوجہ محترمہ دختر پیغمبر خدا رحلت فرمائی ہو۔ اپنی جاریہ کے ساتھ مشغول ہون تو اسکا جواب یہہ ہی کہ صاحبزادی کی بیماری درازی کھینچی تھی
اور جناب ذو النورین بے طاقت ہوے تے۔ اور انکو یہہ گمان نہین تھا کہ انکی رحلت آج کی شب ہوگی۔ اور کسی خبر مین بھی نہین آیا کہ اس بی بی کے بعد رحلت یا احتضار
موت کے وقت انسے وہ امر واقع ہوا واللہ اعلم مسئلہ حدثنا عبدان قال حدثنا عبد اللہ قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنا عبد اللہ بن
عبید اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفیت بنت لعثمان بمکۃ وجئنا لنشہدہا وحضرہا ابن عباس وابن عمر وانی لجالس
بینہما او قال جلست الی احدہما ثم جاء الآخر فجلس الی جنبی عبد اللہ بن عبید اللہ نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی دختر نے رحلت کی اور ہم آئے
تا جنازے پر حاضر ہون۔ اور عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر بھی تشریف لائے۔ راوی کہتا ہی کہ مین ان ہر دو کے درمیان بیٹھا۔ یا کہا کہ مین ان ہر دو مین سے ایک کے
نزدیک بیٹھا تھا پھر دوسرا آیا اور میرے پاس بیٹھا فقال عبد اللہ بن عمر لعمرو بن عثمان الا تنہی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ پس ابن عمر نے ابن عثمان کو جو میت کا بھائی تھا کہا کیا تو اس جماعت کو رونے سے منع نہین کرتا ہی
مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ مردہ عذاب پاتا ہی اسکے لوگ اسپر رونے سے فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک پس ابن عباس نے کہا
عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مردہ بعض گریہ پر جو میت پر ہو عذاب کیا جاتا ہی نہ مطلق گریہ یعنے وہ گریہ جو نوحہ کے ساتھ ہو اور جیسا بلند آواز کہ ہی ثم حدث پس ابن عباس نے
حدیث کہی قال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء اذا ہو برکب تحت ظل سمرۃ کہا کہ مین نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ معظمہ
سے پھر آیا تھا جب ہم بیداء مین پہنچے کہ نام ایک جگہ کا ہی بہ نسبت کہ ہم ایک صحرا مین تھے جو مکہ معظمہ و مدینہ محترمہ کے درمیان ہی۔ ناگاہ عمر فاروق ایک لشکر سے ملاقی ہو
جو درخت سمرہ کے سایہ مین تھے رکب اون شتر سوار کو کہتے ہین جو دس یا دس سے زیادہ ہون۔ سمرہ درخت کلان خاردار ہی فقال اذہب فانظر
من ہؤلاء الرکب قال فنظرت فاذا صہیب فاخبرتہ فقال ادعہ لی پس عمر فاروق نے مجھے فرمایا کہ جا اور نظر کر کہ یہہ کون لشکر ہے
کہا پھر مین جا کے دیکھا ناگاہ وہ صہیب ہیں انکو خبر دی پھر جناب فاروق نے فرمایا کہ اسکو میرے پاس بلا لا فرجعت الی صہیب فقلت ارتحل
فالحق امیر المؤمنین فلما اصیب عمر دخل صہیب یبکی یقول وا اخاہ وا صاحباہ پھر صہیب کے طرف رجوع کیا اور کہا کہ چل اور
امیر المؤمنین کو جا کے ملحق ہو جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوے یعنے اس زخم سے کہ جس سے رحلت کی یعنے یہہ واقعہ انہین دنون ہوا تھا کہ جب انھون نے حج سے مراجعت
کی صہیب تھے روتے ہوے اور کہتے ہوے آئے کہ واے ای برادر اور واے ای یار فقال عمر یا صہیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اہلہ علیہ پس جناب خلافت مآب نے فرمایا کہ ای صہیب کیا تو مجھ پر گریہ کرتا ہی۔ مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مردہ
عذاب کیا جاتا ہی اسکے لوگون کے بعض گریہ سے اسپر۔ قسطلانی کہتا ہی کہ قید بعض گریہ کا کیا سو وہ محمول ہی اس گریہ پر جو نوحہ کے ساتھ ہو۔ یہان شارح
کہتا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ صہیب کا گریہ نوحہ کے ساتھ نہین تھا جیسا کہ نوحہ کے معنے سے معلوم ہوتا ہی اور عمر فاروق اسی گریہ کو منع کیا۔ اور حدیث عدم ہی
کی وہ حدیث ہی جو بی بی عایشہ سے مروی ہی وہان نوحہ و عدم نوحہ برابر ہی فلیفہم قال ابن عباس فلما مات عمر ذکرت ذلک لعایشۃ فقالت
رحم اللہ عمر ابن عباس نے کہا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے رحلت کی مین نے انکے اس قول کا ذکر بی بی عایشہ کی خدمت مین کیا۔ بی بی نے کہا اللہ تعالی
رحمت کرے عمر پر۔ جانئے کہ یہہ کلمہ حسن ادب سے ہی۔ اسطرح پر جو قول الہی مین آیا ہی عفا اللہ عنک لم اذنت لہم جب بی بی عایشہ نے قول عمر کو غریب اور
نادر جانا تو گویا کہ دفع وحشت کے عمر رضی اللہ عنہ کے طرف خطا کی نسبت کرنے سے اور کہا واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ لیعذب المؤمن ببکاء اہلہ علیہ قسم ہے اللہ کی حدیث نکی حضرت نے کہ مقرر ہر آئینہ اللہ تعالی عذاب کرتا ہی مسلمان کو اسکے لوگون کے گریہ سے
اسپر ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیزید الکافر عذابا ببکاء اہلہ علیہ ولیکن پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر خدا
تعالی زیادہ کرتا ہی عذاب کافر کو اسکے لوگون کے رونے سے اسپر وقالت حسبکم القرآن ولا تزر وازرۃ وزر اخری بی بی عایشہ نے

الجزء الخامس

کہا ہیں ہے تمکو قرآن جو اسکا منطوق یہہ ہی کہ نہین اٹھاتا ہی ایک گنہگار گناہ دوسرے کا۔ شرح ترجمہ مین ایک بیان وافی گذرا کہ عذاب میت کا واسطے گریہ اور نوحہ سے
اس آیت کے ساتھ وجہ منافات نہین رکھتا ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى ابن عباس نے اسوقت کہا کہ اللہ ضحک و بکا کرتا
ہی ابن عباس رض نفی کرتے ہین اسبات کی جو ابن عمر قایل ہین کہ میت کے لوگ رونے سے میت عذاب پاتی ہی وجہ نفی کا یہہ ہی کہ انسان کا ہنسنا اور رونا اور اسکا
حکم ہم رو اللہ سے ہی یعنی یہہ کہ حق تعالی ان حالات غمی و خوشی کو انسان مین ظاہر کرتا ہی پس ان حالات کو اسباب مین کچہہ اثر نہین ابن عباس سے یہہ بات جب ابن عمر
نے سنی خاموش ہوے قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رض شَيْئًا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ واللہ ابن عمر نے بعد ازان کچہہ نہ کہا **ف**
قسطلانی نے لکہا ہی کہ زین ابن منیر نے کہا کہ ابن عمر کا سکوت انکی قبولیت پر دلالت نہین کرتا ہی شاید کہ مجادلہ کو مکروہ سمجہکے خموشی لی ہو۔ اور قرطبی نے کہا کہ
ابن عمر کا سکوت حدیث کا رفع مصرح ہونے پر کچہ شک واقع ہونے سے نہین بلکہ احتمال ہی کہ انکے پاس حدیث تاویل طلب تھی پر اسوقت کوی محمل صحیح متعین نہوا یا وہ
مجلس اس مباحثے کی مقتضی نہین تھی۔ اور خطابی نے کہا کہ بی بی عایشہ رض اور ابن عمر ہر دو کے مذہب مین منافات نہین کہ ہر دو حدیث صحیح ہون وجہ تطبیق یہہ ہے
کہ میت کو عذاب اس وقت لازم ہوگا کہ وہ اپنے لوگ کو اپنے حین حیات اپنے بعد نوحہ کے لئے وصیت کی ہو پس اگر وہ نوحہ سے راضی نہوا اور وصیت
نہ کی ہو انکے نوحہ کا عذاب اسپر نہوگا انتہی **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ وَهُوَ
الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ تَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا عمرہ نے ابو بکر کو
خبر دی کہ اسنے سنی ہی بی بی عایشہ سے کہ فرمایا کہ مقرر حضرت ایک یہودیہ عورت پر گذرے کہ وہ موی تھی اور اسکے لوگ اسپر روتے تھے۔ فرمایا کہ یہہ لوگ اسکے
مرنے پر روتے ہین اور بتحقیق وہ عورت اپنی قبر مین عذاب پاتی ہی۔ اور مراد بی بی عایشہ کی یہہ ہی کہ جب وہ عورت کافرہ تھی اپنے کفر کے سبب سے عذاب پاتی
ہی نہ لوگون کے رونے کے سبب سے۔ **بَابُ** مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ باب بیان مین اس چیز کے جو مکروہ تحریمی ہی میت پر نوحہ کرنے
سے وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلٰى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چہوڑ دے
ان عورات کو جس حال مین کہ روتی ہین ابو سلیمان پر۔ یہہ کنیت خالد بن ولید کی ہی۔ جب سن اکیس ہجری مین امیر المومنین عمر فاروق کی خلافت مین مدینہ طیبہ
مین انکی رحلت ہوی۔ مغیرہ کی عورتین جمع ہوکے اسپر گریہ کرتے تھین لوگون نے حضرت عمر سے کہا کہ انکو منع کیجئے عمر فاروق نے کہا کہ انکو چہوڑ دے جب تک کہ نقع اور
لقلقہ نہو۔ خود امام بخاری ان ہر دو لفظ کی تفسیر کی ہی وَالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ کہ نقع کے معنے سر پر مٹی ڈالنی۔ اور لقلقہ آواز بلند کرنی ہی
نقع بفتح نون و سکون قاف اور آخر مین عین ہی۔ اور لقلقہ دو لام اور دو قاف سے ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ نقع گریبان پہاڑنا ہی۔ اور لقلقہ نوحہ گرون
کی آواز ہی جو حلق مین پہیرتے ہین اور مصابیح الجامع مین منقول ہی کہ نقع رونے کا آواز بلند ہی **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى
أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ مغیرہ نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے مقرر جہوٹھ مجہہ پر بولنا ایسا نہین
کہ اور کسی پر جہوٹھ کہے بلکہ جسنے مجہہ پر جہوٹھ باندہے عمداً نہ سہو و خطا سے پس اسکو کہو کہ اپنی رہنے کی جگہہ آتش دوزخ مقرر کرلے وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا يُنَاحُ عَلَيْهِ اور سنا مین حضرت سے کہ فرماتے تھے جسپر نوحہ کیا جاوے عذاب کیا جاتا ہی اسپر
بسبب نوحہ کے اسپر **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ متابعت کی ہی عبدان کی عبدالاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے یزید کہا حدیث کی ہم سے سعید جو ابن عروبہ ہی اسنے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے
سعید بن المسیب سے ح وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ امام بخاری نے کہا کہ آدم نے شعبہ سے بسند مذکور اس لفظ سے روایت کی ہی اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ
عَلَيْهِ یعنے میت عذاب پاتی ہی زندے کے رونے سے اسپر اور مراد گریہ سے نوحہ ہی **باب** یہہ باب بلا ترجمہ ہی - اور جو حدیث کہ اسمین مذکور ہی جب
ترجمہ باب ہی کے معنے مین صریح نہین اس لئے پہلے باب سے بلفظ باب فصل کیا **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيْئَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا ابن المنکدر نے کہا کہ مین نے جابر بن عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ لایا گیا میرا باپ غزوۂ احد کے روز جو شہید ہوا تھا - اور کافرون نے اسکو
مثلہ کیا تھا کہ گوش و بینی قطع کیا تھا - یہان تک کہ حضرت کے آگے رکھا گیا اور ایک کپڑے سے پوشیدہ کیا گیا تھا فَذَهَبْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ
قَوْمِيْ پھر مین گیا جس حال مین کہ کپڑا اس سے اٹھانا چاہتا تھا سو میری قوم نے مجھ کو منع کیا ثُمَّ ذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ پھر مین گیا کہ اسپر سے
کپڑا اٹھاؤن میرے لوگون نے مجھ کو منع کیا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا بِنْتُ
عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو پس حضرت نے حکم فرمایا تو کپڑا اٹھایا گیا پس حضرت نے آواز نالہ کرنیوالے کی سنی - پوچھا کہ یہہ رونیوالی عورت کون ہی - لوگون نے کہا کہ عمرو کی بیٹی ہو
یا بہن - سفیان نے شک کیا ہی - اگر عمرو کی دختر ہی تو عبداللہ مقتول کی خواہر ہی - اگر خواہر عمرو کی ہی تو اسکی پھپی ہی قَالَ فَلِمَ تَبْكِيْ فرمایا کہ وہ کس لئے گریہ کرتی ہی یہہ
استفہام انکاری ہی یعنے چاہئے کہ گریہ نکرے اَوْ لَا تَبْكِيْ فرمایا کہ گریہ نکرے نہی غائب ہی - یہہ بھی شک راوی کا ہی فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ
بِاَجْنِحَتِهَا کہ ہمیشہ فرشتے اسپر اپنے پرون سے سایہ کرتے ہین جو اسکی روح پاک آسمان پر لیجانے کے لئے ہجوم کئے تھے حَتّٰى رُفِعَ یہان تک کہ میدان شہادت سے
اٹھایا گیا یعنے اسکو یہہ مرتبہ حاصل ہوا ہی سزاوار نہین کہ تو اسکی موت پر گریہ کرے غمگین ہووے **باب** لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ باب اس بیان میں
کہ وے لوگ ہمارے سے نہین جو مصیبت مین اپنے گریبان کو چاک کرین **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ الْيَامِيُّ عَنْ

الایامی

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا
بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فرمایا نہین ہمارے سے وے لوگ جو مصیبت مین اپنے رخسار پر طمانچہ مارے اور اپنے گریبان کو پھاڑے اور مردے کو پکارے پکارنا
جاہلیت کا - یعنے وہ جو کفار زمان اسلام کے آگے مردگون کو پکارتے اور نوحہ کرتے تھے واجبلاہ واعضداہ وغیرہما - یہہ حدیث تین چیزون پر مشتمل ہی ان سے ہر ایک
چیز کے ساتھ دوسرا ترجمہ کرکے ایک باب دوسرا لائے اسمین اشارہ یہہ ہی کہ ان سے ہر چیز ممنوع ہی **باب** رَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ رثا صیغہ ماضی ہی مانند بدا کے ثاء مثلثہ سے آخر مین ہمزہ ہی - اور بعض روایات مین رثی مانند رمی کے آیا ہی - رثا و رثی ہر دو موتی کے خوبیان
شمار کرنیکے معنے مین ہین - اور درد و اندوہ کے معنے بھی ہین - یہان معنی اخیر مراد ہی - یعنے حضرت درد و غم کئے غمگین ہوے سعد بن خولہ پر جو کبار مہاجرین سے ہی اور بدری
ہی - مکہ معظمہ مین حجۃ الوداع مین رحلت کی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ
اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فِيْ عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ تھے حضرت کہ عیادت
کی میری حجۃ الوداع کے سال مین ایک سخت درد سے جو مجھ کو تھا فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ
لِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ اَوْ كَثِيْرٌ پس مین نے کہا یا رسول اللہ مقرر مجھ کو
درد سے پہنچی وہ چیز جو آپ دیکھتے ہو - اور مین صاحب مال ہون اور مجھے وارث نہین مگر ایک دختر - آیا مین صدقہ کرون فقرا پر اپنے مال سے دو ثلث فرمایا نہین پھر
کہا کیا آدھا مال تصدق کرون فرمایا نہین - پھر حکم کیا کہ تیسرا حصہ صدقہ کر - اور تیسرا حصہ زیادہ ہی اسکو کم نجان - کثیر فرمایا یا کبیر شک راوی کا ہی ہر دو کے ایک ہی
معنے ہین اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ مقرر تو اگر اپنے وارثون کو اغنیا چھوڑے وہ
بہتر ہی اسبات سے کہ انکو برہنہ چھوڑے جس حال مین کہ وے صدقہ طلب کرین کفدست یا چاہین لوگون کے ہاتھ سے وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا

وَجهَ اللهِ حَتّٰی مَا تَجعَلُ فِی فِی اِمرَأَتِكَ مقرر تو نفقہ نہین دیتا ہی نفقہ دیناکہ اس سے خوشنودی خدا تعالیٰ کی چاہئے تا اسپر ایک اجر ملے۔ یہان تک تو اپنی
عورت کے منہہ مین ایک چیز ڈالے یعنے اپنی زوجہ کو ایک چیز تو اسپر بھی ایک اجر پاویگا قُلتُ یَارَسُولَ اللهِ اُخَلَّفُ بَعدَ اَصحَابِی مین نے کہا یا رسول اللہ مین
چھوڑا جاتا ہون مکہ معظمہ میرے یاروں کے چلے جانے کے بعد جو آپکے ساتھ مراجعت کرتے ہین۔ یہہ مقولا اس خوف سے کہا کہ مکہ معظمہ کے مشرکون مین مر یا ان مین باقی رہے
اس صورت مین ثواب ہجرت کا جو مکے سے مدینہ کے طرف کی تھی پا یا نجایگا اور صحابہ اس بات کو مکروہ رکھتے تھے کہ وطن سے ہجرت کئے پر پھر اسکے طرف رجوع کریز
قَالَ اِنَّكَ لَن تُخَلَّفَ فَتَعمَلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلَّا ازدَدتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفعَةً فرمایا تو چھوڑا نجایگا مکے مین۔ پس عمل نکریگا تو کوی نیک عمل۔ مگر یہہ کہ
اس عمل سے تجھے ایک درجہ ملیگا اور ایک بلندی مراتب قرب سے پاویگا ثُمَّ لَعَلَّكَ اَن تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنتَفِعَ بِكَ اَقوَامٌ وَیُضَرَّ بِكَ اٰخَرُونَ شاید کہ
تو چھوڑا جایگا دنیا مین یہان تک کہ بہت سے مسلمان تجھ سے فائدہ پاینگے۔ اور دوسرے لوگ یعنے کفار تیرے سے زیان دیکھینگے۔ حضرت کا یہہ قول از راہ اعجاز غیب سے
خبر دینی ہی پھر ویسا ہی سعد بن ابی وقاص نے ایک عمر دراز پائی۔ اور عراق و ترک کی فتح اسکے ہاتھ پر ہوئی۔ ان فتوحات غنایم سے مسلمانون کو فواید کثیر حاصل
ہوے اور کفار خوار و ذلیل ہوگئے۔ سعد بن ابی وقاص کے جہادات اور فتوحات کا بیان مفصل مترجم عاصی نے حدیقۃ الاحباب مین بسط کے ساتھ لایا ہی اگر
مطلوب ہو دیکھہ لین۔ غرض حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہ تسکین و بشارت دیکے یہہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اَمضِ لِاَصحَابِی هِجرَتَهُم وَلَا تَرُدَّهُم عَلٰی اَعقَابِهِم
بار خدایا کامل کر میرے صحابہ کے لئے انکی ہجرت یعنے ہجرت کا ثواب انکو دیجئے۔ اور رد نکر انکو الٹے پیر یعنے ہجرت سے پھیر نلا اور جادہ استقامت سے رجوع نہ دیجئے
یہہ دعا جناب سعد اور دوسرے صحابہ امجد کی تسلی کے لئے فرمائی لٰكِنِ البَائِسُ سَعدُ بنُ خَولَةَ یَرثِی لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَن
مَاتَ بِمَكَّةَ لاکن نہایت محتاج ترحم کا سعد بن خولہ ہی جو حضرت نے اسپر ترحم کیا۔ اس لئے کہ وہ حجۃ الوداع مین مکہ معظمہ مین دنیا سے دہارا۔ اور ایک قول
سال صلح حدیبیہ مین ہجرت کے بعد۔ اور وہ دوست رکھتا تھا کہ دوسری جگہہ مرے۔ اور چونکہ مکہ معظمہ سے ہجرت کی تھی۔ وہان مرنے کو ناخوش رکھتا تھا۔ یہہ کلام
سعد کا ہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ زہری کا ہی۔ اور یہہ حدیث اسی قول سے ترجمہ کے ساتھ مطابق ہی **باب** مَا یُنهٰی مِنَ الحَلقِ عِندَ المُصِیبَةِ
باب بیان مین اس چیز کے جو منع کیا جاتا ہی بال تراشنے سے مصیبت مین وَقَالَ الحَكَمُ بنُ مُوسٰی امام بخاری نے اس جگہہ نکہا حدثنا اس لئے کہ بطور
مذاکرہ کے سنا نہ بصورت تحمیل حدیث کے۔ شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ یہہ بات تعلیق سے ہی حکم بن موسی امام بخاری کے شیوخ سے نہین جہان کہ اسکے شیوخ جمع کئے گئے
ہین حکم بن موسی کے ترک ذکر پر متفق ہوے ہین **حدثنا** یَحیَی بنُ حَمزَةَ عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ جَابِرٍ اَنَّ القَاسِمَ بنَ مُخَیمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ
حَدَّثَنِی اَبُو بُردَةَ ابنُ اَبِی مُوسٰی قَالَ وَجِعَ اَبُو مُوسٰی وَجعًا فَغُشِیَ عَلَیهِ وَرَاسُهُ فِی حَجرِ امرَاَةٍ مِن اَهلِهِ ابو بردہ بن ابو موسی
نے کہا کہ ابو موسی ایک درد سے سخت دردناک ہوا سو اسپر بیہوشی نے غلبہ کیا اور اسکا سر اسکی عورات سے ایک عورت کے گود مین تھا پس اس عورت نے آہ و نالہ کیا جیسا
کہ مسلم مین اسکی تصریح آئی ہی فَلَم یَستَطِع اَن یَرُدَّ عَلَیهَا شَیئًا پس اسکے درد کے سبب اس عورت پر کوی چیز رد نکر سکے اور اسکو منع نکر سکے فَلَمَّا
اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِیءٌ مِمَّن بَرِیَٔ مِنهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ جب وہ ہوش مین آیا کہا مقرر مین بیزار ہون جس سے بیزار ہین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بَرِیءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ مقرر حضرت اس سے بیزار ہین جو مصیبت مین رونیکی آواز بلند کرے
وَالحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ اور اس سے جو اپنے بال کو تراشے اور اپنے گریبان کو چاک کرے **باب** لَیسَ مِنَّا مَن ضَرَبَ الخُدُودَ باب اس
بیان مین کہ وہ ہمارے سے نہین اور ہمارے طریقہ پر نہین جو مصیبت مین اپنے رخسار پر مارے **حدثنا** مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّحمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفیَانُ عَنِ الاَعمَشِ عَن عَبدِ اللهِ بنِ مُرَّةَ عَن مَسرُوقٍ عَن عَبدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَیسَ مِنَّا مَن
ضَرَبَ الخُدُودَ وَشَقَّ الجُیُوبَ وَدَعَا بِدَعوَی الجَاهِلِیَّةِ اسکا ترجمہ گذرا قَالَ اَبُو عَبدِ اللهِ یَعنِی لَیسَ مِن سُنَّتِنَا
اور امام بخاری نے کہا کہ وہ ہماری راہ اور ہماری سنت پر نہین۔ یہہ تشدید و تغلیظ ہی معصیت پر نہ انکہ دین سے خارج ہی اعاذنا اللہ من الکفر **باب**
مَا یُنهٰی عَنِ الوَیلِ وَدَعوَی الجَاهِلِیَّةِ عِندَ المُصِیبَةِ باب بیان مین اس چیز کے جو منع کی جاتی ہی واویلاہ کہنے اور نوحہ کرنے سے اہل جاہلیت کے

مصیبت میں **حدثنا** عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ **باب** من جلس عند المصیبۃ یعرف عنہ الحزن باب بیان میں اس شخص کے جو مصیبت میں ایسی حالت پر بیٹھے کہ اس سے غم پہچانا جاوے **حدثنا** محمد المثنی قال حدثنا عبد الوہاب قال سمعت یحیی قال اخبرتنی عمرۃ قالت سمعت عائشۃ قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فیہ الحزن وانا انظر من صائر الباب شق الباب بی بی عائشہ نے کہا کہ جب خبر شہادت زید بن حارثہ وجعفر طیار وعبد اللہ بن رواحہ کی آئی حضرت تشریف رکھے جس حال میں کہ آپ سے درد وغم پہچانا جاتا تھا۔ و میں نظر کرتی تھی دروازے کے شگاف سے یہہ تفسیر بھی بی بی عائشہ سے ہی فاتاہ رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان ینہاھن فذہب ثم اتاہ الثانیۃ لم یطعنہ فقال انہھن فاتاہ الثالثۃ قال واللہ لقد غلبتنا یا رسول اللہ فزعمت انہ قال فاحث فی افواہھن التراب پس ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا مقرر عورتیں جعفر کے اور انکے رونیکا ذکر کیا۔ حضرت نے انکو منع کرنے لئے فرمایا پھر وہ ان عورات کے طرف گیا اور منع کیا پھر دوسری بار حضرت کی خدمت میں آیا کہ عورات نے اسکی اطاعت نکی۔ پھر فرمایا کہ انکو منع کر سو وہ تیسری بار آیا اور کہا یا رسول اللہ قسم اللہ کی مقرر ویسے عورات نے ہمارے پر غلبہ کیا گریہ سے باز نہ آئیں۔ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ انکے منہہ میں مٹی ڈال تا وہ چپکی رہہ بند ہو یہہ مبالغہ ہی زجر میں فقلت ارغم اللہ انفک لم تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی نے کہا کہ خاک آلودہ کرے اللہ تعالی تیری بینی کو تو کس لئے وہ کام نہیں کرتا ہی جو حضرت نے تجہ کو حکم فرمایا ولم تترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء تو نہیں ترک کیا حضرت کو رنج سے یعنے تو آپ کو خبر دی کہ تو انکو منع نہیں کرسکتا ہی تا دوسرے کو روانہ فرماتے اور اس رنج سے رہائی پاتے **حدثنا** عمرو بن علی قال حدثنا محمد بن فضیل قال حدثنا عاصم الاحول عن انس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا حین قتل القراء انس کہتے ہیں کہ حضرت نے قنوت پڑہی کفار کی ایک جماعت پر ایک مہینا بھر جب قاریان قرآن مارے گئے۔ اسکا مختصر قصہ یہی کہ اہل صفہ کی ایک جماعت کو جو قاریوں سے تھے حضرت نے نجد کے طرف روانہ فرمایا تا انکو دعوت اسلام کریں۔ عامر بن طفیل سلیم وذکوان کے قبیلہ کے ساتھ ان پر آیا اور مقاتلہ کیا ان قاریوں سے اکثر شہادت پائے یہہ واقعہ ہجرت کے چوتھے سال میں رو دیا فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حزن حزنا قط اشد من ذلک پس میں نے حضرت کو ہرگز نہیں دیکھا کہ اس سے سخت تر کبھی غمگین ہوئے ہوں۔ **باب** من لم یظہر حزنہ عند المصیبۃ باب بیان میں اس شخص کے کہ ظاہر نہ کیا اپنے غم کو مصیبت میں وقال محمد بن کعب القرظی الجزع القول السیء والظن السیء محمد بن کعب قرظی جو قوم اوس کا حلیف یعنے ہم عہد تھا کہ جزع وہ باتیں ہیں جو اکثر احوال میں غم انگیز ہیں۔ اور گمان بد نومیدی ہی اس معاوضہ خیر سے جو مصیبت زدہ کو دنیا میں ملیگا۔ کہ وہ نافع تر ہی اس چیز سے جو فوت ہوئی یا ناامیدی اس اجر وثواب سے ہی جو صابروں کے لئے وعدہ کیا گیا ہی وقال یعقوب علیہ السلام انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں گلہ نہیں کرتا ہوں اپنے درد وغم کا کہ اس سے شکیبائی نہو سکیگی مگر طرف اللہ تعالی کے مطابقت ترجمہ کی حدیث کے ساتھ یہی ہی **حدثنی** بشر بن الحکم قال حدثنا سفیان بن عیینۃ قال اخبرنا اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک یقول اشتکی ابن لابی طلحۃ قال فمات سفیان نے کہا کہ ہم کو اسحاق نے خبر دی کہ اسنے انس سے سنا کہ کہتا تھا ابو طلحہ کا ایک لڑکا ابو عمیر جو خوبصورت تھا بیمار ہوا۔ انس کہتا ہی کہ وہ لڑکا موا اور اسوقت ابو طلحہ باہر تھا فلما رأت امراتہ قد مات ہیأت شیئا ونحتہ فی جانب البیت پس جب ابو طلحہ کی زوجہ صابرہ ام سلیم نے دیکھا کہ لڑکا مر گیا تیاری کی (یعنے کھانا تیار کیا یا اسکو غسل وکفن وخوشبوئی دیکے تیار کر دیا) اور اسکو کپڑا اوڑہا کے گھر کے کونے میں لٹا دیا یا آپ کو سنوار کے شب باشی کی تیاری کی تا شوہر رغبت کرے چنانچہ یہہ روایت ابن سیرین کی ہی انس سے۔ یہہ سامان اس بی بی نے جو کیا رضا برضائے الہی کے لئے تھا تا اللہ کی خوشی کے ساتھ آپ بھی خوشی ظاہر کریں

اعلی درجہ ہی مقربان خدا کا فَلَمَّا جَاءَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَاَرْجُو اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ پس جب
ابو طلحہ آیا پوچھا کہ کسطرح پر ہی حال لڑکے کا۔ بی بی نے کہا کہ مقرر اسکا نفس آرام لیا ہی۔ یعنے وہ قلق و اضطراب جو بیماری کے سبب رکھتا تھا دفع ہوا اب آرام لیا ہی
ابو طلحہ نے سمجہا کہ عافیت سے خواب مین آرام لیا ہی۔ اور مین امید رکھتی ہون کہ تحقیق وہ استراحت کی ہو۔ یعنے دنیا کی رنج و بلا سے جب وہ نہین جانتی تھی
کہ اطفال مسلمین کو عذاب نہین ہی۔ ادب کی راہ سے کہی کہ امید رکھتی ہون اور تفویض خدا کی وَظَنَّ اَبُو طَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ اور ابو طلحہ نے گمان کیا کہ وہ
سچی ہی بہ نسبت اسکے کہ اسکے کلام سے فہم کیا تھا۔ جو کلام کہ دو معنون پر محتمل ہو ایک اس سے خلاف واقع ہو۔ وہ دروغ سے مبرا ہی۔ ہر چند مخاطب وہی معنا
سمجہے پر ایک مصلحت نیک کے لئے روا ہی قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ انس نے کہا پس ابو طلحہ نے عورت کے ساتھ خواب کیا اور اس سے ہم بستر ہوا۔
اور جب صبح ہوئی غسل کیا فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ پس جسوقت ابو طلحہ گہر سے باہر نکلنا چاہا اسکو خبر دی کہ لڑکے نے رحلت کی۔
اور مسلم کی روایت مین جو آیا ہی اسکا حاصل یہہ ہی کہ بی بی نے کہا ای ابو طلحہ اگر کسی نے کسی کو ایک چیز عاریت دی۔ پھر اپنی چیز وہ طلب کرتا اسکو پہنچتا ہی
یا نہ۔ ابو طلحہ نے کہا کہ جو چیز عاریت ہو وہ پہنچایا چاہئے۔ پس اسکی زوجہ نے کہا کہ تو صبر کر اسکے اجر کے لئے کہ تیرے لڑکے نے رحلت کی اور وہ اللہ کی امانت
تہی فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ بَيْنَهُمَا پس حضرت کے ساتھ نماز پڑہی صبح کی
یا جنازے کی۔ پھر ابو طلحہ نے حضرت کو خبر دی اس معاملہ سے جو اسکے اور اسکی عورت کے درمیان گذرا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ
اللّٰهَ اَنْ يُّبَارِكَ لَهُمَا فِيْ لَيْلَتِهِمَا پس حضرت نے فرمایا کہ قریب ہی کہ اللہ تعالی برکت دیوے ان دونون کو انکی شب مین۔ یعنے اولاد مین برکت ہوگی۔ اور
انس سے ابن سیرین نے ایک روایت کی ہی کہ وہ بی بی اسی شب حاملہ ہوی۔ اور ایک لڑکا جنی جو عبد اللہ بن طلحہ ہی قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ
الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ سفیان بن عیینہ کہتا ہی کہ انصار سے ایک مرد نے کہا جو اسکا نام عبایہ ہی ابن رافع
ابن خدیج کہ مین نے ان ہر دو کو دیکہا کہ انسے نو فرزند جو دین ائے وے سب حافظ قران ہوئے۔ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبایہ نے کہا مین نے
عبد اللہ بن طلحہ کی اولاد سے سات فرزند کو دیکہا۔ یہہ روایت اگلی روایت کی منافی نہین۔ کس لئے کہ سفیان نے نقل کی ہی کہ طلحہ کی اولاد سے نو فرزند
کو دیکہا تا بمقتضائے ظاہر اسکے اولاد بلا واسطہ پر حمل کرین۔ مطلق اولاد کہا اور یہہ بات اولاد کی اولاد کو شامل ہی

باب الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

باب اس بیان مین کہ جس صبر پر اجر و ثواب مترتب ہی پہلے آسیب پر یعنے شروع مصیبت پر ہو وَقَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ
الْعِلَاوَةُ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عمر بن الخطاب نے کہا کہ بہتر دو عدل ہین اور بہتر علاوہ ہی۔
عدل بکسر عین و سکون دال ایک جانب کے بار شتر کو کہتے ہین۔ اور علاوہ بکسر عین اس بار کو کہتے ہین جو ہر دو عدل کے درمیان رکھین۔ یعنے اس آیت شریف
مین تین نعمتین ہی ہین اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنے وے لوگ کہ جب پہنچے انکو ایک مصیبت کہتے ہین کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہین یعنے اسیکے بندے اور اسیکے ملک ہین
اور بتحقیق ہم اسی کے طرف پھر جانے والے ہین۔ یعنے آخرت مین جزا کے لئے۔ اور یہہ وے لوگ ہین کہ انپر بخشش اور ثنا ہی انکے پروردگار سے اور رحمت
ہی۔ اور یہہ وے لوگ ہین کہ ہدایت پاے راہ راست کو پہنچے ہین۔ ان ہر دو آیتون مین دو عدل کے طرف اشارہ ہی جو مغفرت اور رحمت ہی۔ اور علاوہ
کے طرف جو اہتدا ہی۔ اور عدلان و علاوہ کی تعیین مین اور بھی اقوال آئے ہین مترجم کہتا ہی کہ بعضون نے کہا کہ عدلان سے مراد آیہ انا للہ وانا الیہ راجعون
ہی اور علاوہ سے اسکی جزا مراد ہی اور قران عظیم مین نو دو پانچ جاپہ صبر کا ذکر آیا ہی ﴿ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا
لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ یہہ عطف ہی الصبر عند الصدمۃ پر۔ یعنے یہہ باب اور اس قول الہی کے بیان مین ہی جو ارشاد ہوا کہ استعانت
اور یاری ڈھونڈ ہو اپنے حوایج مین ساتھ صبر کے اور نماز کے۔ یعنے فرح و سرور کے وقت کا انتظار کرو یا روزہ رکہو کہ اسمین صبر ہی کھانے پینے سے مواد
مین نفس کشی ہی۔ اور یاری ڈھونڈ ہو نماز سے یعنے مصیبت کے وقت نماز پڑہو اور نماز مین دل لگاؤ تا تمہارا غم دور ہو۔ نماز تمام عبادات کی جامع ہی

اور اسمین نفس و شیطان کے ساتھ مجاہدہ ہی۔ اور اللہ تعالی سے مناجات ہی اور حضور و شہود سے متضمن ہے۔ پس کمال خشوع کے ساتھ ادا کرو تا اپنے مقصد کو پہنچو۔ اور یہہ نماز اور نماز کے ساتھ استعانت کرنی گران اور دشوار ہی مگر ڈرنیوالون پر **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن ثابت قال سمعت انسا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصبر عند الصدمة الاولى **باب** قول النبي صلى الله عليه وسلم انا بك لمحزونون باب بیان مین اس قول نبی علیہ السلام کے کہ ہم تیری موت کے بسبب محزون ہین جو حضرت نے خطاب کیا اپنے فرزند ابراہیم کے طرف وقال ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم تدمع العين ويحزن القلب اور ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ آنکھین اشک ریزان ہین اور دل غمگین ہوتا ہی

حدثنا الحسن بن عبد العزيز قال حدثنا يحيى بن حسان قال حدثنا قريش هو ابن حيان عن ثابت عن انس بن مالك قال دخلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سيف القين وكان ظئرا لابراهيم انس نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھ آئے ابو یوسف آہنگر پر اور وہ شوہر تھا ام سیف کا جو دایہ ابراہیم بن رسول اللہ کی تھی ظئر بکسر ظاء معجمہ و ہمزہ کے اسکو کہتے ہین جو اپنے غیر پسر کو شیر دیوے اور شیر دینے والی کے شوہر پر بھی اطلاق کرتے ہین فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ابراهيم فقبله وشمه ثم دخلنا عليه بعد ذلك وابراهيم يجود بنفسه فجعلت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تذرفان فقال له عبد الرحمن بن عوف وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمة پس حضرت نے ابراہیم کو اپنے گود مین لیا اور انکو بوسہ دیا اور اسکو سونگھا۔ اور یہہ گود مین لینا ابراہیم کی موت کے آگے تھا۔ پس ہم اسکے بعد ابی سیف پر آئے جس حال مین کہ ابراہیم جود کرتا تھا اپنے ذات کو جیسا کہ جود مال کرتے ہین جان سونپتا ابراہیم کا گویا تعظیم کی راہ سے جود کہا۔ پس حضرت کے ہر دو چشم مبارک اشک ریزان ہوئین۔ پس عبد الرحمن بن عوف نے تعجب کی راہ سے کہا یا رسول اللہ آپ لوگون کو صبر کا حکم فرماتے ہو کیا آپ روتے ہو تو آپ نے فرمایا کہ ای ابن عوف یہہ رحمت ہی۔ یعنے مہربانی اور شفقت ہی جو انسان کی طبیعت مین بہ نسبت فرزند کے ہوتی ہی یہہ جزع اور بے صبری مین داخل نہین ثم اتبعها باخرى پھر پیچھے لائے اسکے یہہ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العين تدمع والقلب يحزن پھر فرمایا مقرر چشم اشک بہاتے ہین اور دل غم کرتا ہی ولا نقول الا ما يرضى ربنا اور ہم نہین کہتے ہین زبان سے مگر وہ کلمہ جو اللہ تعالی راضی ہو وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون کہ ہم تیری جدائی سے ای ابراہیم البتہ غمگین ہین رواه موسى عن سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم یعنے یہی حدیث روایت کی موسی نے اس اسناد سے بھی پہنچی ہے **باب** البكاء عند المريض باب بیان مین رونے نزدیک بیمار کے

حدثنا اصبغ عن ابن وهب قال اخبرني عمرو عن سعيد بن الحارث الانصاري عن عبد الله بن عمر قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له ابن عمر نے کہا کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوا وہ بیماری جو اسکو تھی فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل عليه فوجده في غاشية اهله فقال قد قضى فقالوا لا يا رسول الله پس حضرت اسکی عیادت کے لئے تشریف لائے ان تینون صحابہ کے ساتھ۔ پس جب اسپر داخل ہوئے تو سعد کو اسکی اہلیہ کے گود مین پایا پس استفہام کی راہ سے فرمائے کہ آیا سعد مرا۔ حاضرون نے کہا نہین یا رسول اللہ فبكى النبي صلى الله عليه وسلم فلما راى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه او يرحم پھر حضرت نے گریہ کیا پس جب قوم حضرت کا رونا دیکھا آپ بھی روئی۔ پھر حضرت نے فرمایا آیا نہین سنتے ہو کہ اللہ تعالی عذاب نہین کرتا ہی آنکھون سے اشک بہانے سے اور نہ دل کے غم سے ولیکن عذاب کرتا ہی اس سے اور اشارہ کیا اپنی زبان مبارک کے طرف یا رحم کرتا ہی۔ یعنے اگر نیک بات کہے اور دعا کرے وان الميت يعذب ببكاء اهله اور مقرر میت عذاب کیجاتی ہی اسکے لوگ اسپر رونے سے وكان عمر يضرب فيه بالعصا ويرمي بالحجارة ويحثي التراب اور تھے عمر رضی اللہ عنہ کہ رونیکے وقت لکڑی سے مارتے اور پتھر ڈالتے اور خاک پھینکتے۔ جیسا کہ حضرت نے عورات جعفر کے حق مین فرمایا **باب** ما ينهى من النوح والبكاء والزجر عن ذلك باب بیان اس چیز کے جو منع کیجاتی ہی یا منع

کرنے مین نوحہ اور گریہ کے اور سرزنش کرنی اس سے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ يَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَ
ذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ
فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللهِ قَدْ غَلَبْنَنِي أَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ فَوَاللهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ ام عطیہ نے کہا کہ حضرت نے ہم سے عہد لیا بیعت
کے وقت کہ نوحہ نکرین فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ پس وفا نکیا ہمارے اس عہد کو کسی عورت نے ان عورات سے جو بیعت کے وقت حضرت نے جن سے
اقرار لیا تھا سوا پانچ عورتون کے۔ یعنے وے پانچ عورتین نوحہ کرنے سے بچ گئین أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ ام سلیم جو
والدہ انس بن مالک کی ہی۔ ایک قول سے اسکا نام سہلہ ہی دوسری ام العلاء انصاریہ جو دختر ابی سبرہ کی اور زوجہ معاذ ابن جبل کی ہی وَامْرَأَتَيْنِ اور دو عورتین
دوسری جملہ پانچ ہین أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى یا راوی نے کہا کہ تیسری دختر ابی سبرہ کی ہی چوتھی عورت معاذ کی ام عمرو ہی بنت
خلاد بن عمرو اور دختر ابی سبرہ کی اور ہی اور ایک عورت دوسری **باب** الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ باب بیان مین کھڑے رہنے کے جنازہ کے لئے وہ شخص جو ہمراہ نہین
حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ حضرت نے فرمایا جبکہ تم جنازہ دیکھو تو کھڑے رہو یہان تک کہ تم کو چھوڑے اپنے پیچھے
یعنے جنازہ تمہارے سے آگے گذر جاوے وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقصود اس اسناد کے لانے سے اسناد سابق کی تقویت ہی زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ حمیدی نے اس روایت مین
یہہ زیادہ کیا ہی کہ یا جنازہ زمین پر رکھا جاے۔ امام ابو حنیفہ اور شافعی کہتے ہین کہ یہہ حکم قیام کا بطریق وجوب یا ندب کے اوایل مین تھا اسکے بعد منسوخ ہوا۔ اور وہ جو
اسکے بعد ابو سعید کے قول سے اور ابو ہریرہ کی تصدیق سے لایا ہی وہ عدم نسخ مین ناظر ہی **باب** مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ باب اس بیان مین کہ جب
جنازے کے لئے قیام کرے پھر کب بیٹھے **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ
فرمایا کہ جسوقت کہ تمہارے سے کوئی جنازہ دیکھے پس اگر جنازے کے ساتھ جانے والا ہو تو چاہیئے کہ بیٹھ دیوے جنازہ کو یا بیٹھ دے جنازہ اسکو امام بخاری نے شک کیا
ہی ان دو کلمات مین اور مسلم دوسرے کلمہ کو بطریق جزم لایا ہی أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ یا جنازہ زمین پر رکھا جاوے اسکو پیٹھ دینے سے آگے۔
حدثنا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ
الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ **باب** مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ
فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ باب اس بیان مین کہ جو کوئی جنازے کے ہمراہ گیا پس نہ بیٹھے یہان تک کہ جنازہ لوگون کے کندھون سے زمین پر رکھا جاوے۔ پس اگر بیٹھے
وہ کھڑا رہنے کے لئے حکم کیا جاوے **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي
جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ سعید مقبری کا باپ کہ جسکا نام کیسان ہی کہتا ہی کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ
تھے ابو ہریرہ نے مروان بن حکم کا ہاتھ پکڑا پس وے ہر دو جنازہ رکھنے سے آگے بیٹھے فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللهِ

قَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ پس ابو سعید خدری آیا اور مروان کا ہاتھ پکڑا اور کہا اللہ قسم البتہ کہ یہہ یعنے ابو ہریرہ نے جانا ہی کہ تحقیق حضرت ہم کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہی فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ صَدَقَ پس ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو سعید سچ کہا - گویا ابو ہریرہ فراموش کیا تھا قسطلانی اس حدیث کو باب متی یقعد اذا قام میں لایا ہی - اور مسلم کی حدیث جو ہم نے سابق میں ذکر کی اسباب میں لایا ہی اور ہم نے مدار ایک نسخہ صحیحہ پر جو موافق اکثر روایات کے ہی رکھا

بَاب مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ باب بیان میں اس شخص کے جو کھڑا رہا واسطے جنازہ یہودی یا نصرانی کے **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا جابر نے کہا کہ ہمارے آگے ایک جنازہ گذرا پس اسکے لئے حضرت نے قیام کیا تب ہم نے کہا یا رسول اللہ مقرر یہہ جنازہ یہودی کا ہی فرمایا جسوقت کہ تم جنازے کو دیکھو تو کھڑا رہو - یعنے اس قیام میں جنازے کی تعظیم منظور نہیں بلکہ عبرت ملحوظ ہی - مردہ کوئی بھی ہو قیام واقدام واسطے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کے ہی **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّةِ فَمَرُّوْا عَلَیْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ عبد الرحمن نے کہا کہ سہل اور قیس ہر دو شہر قادسیہ میں بیٹھے تھے جو کوفے سے دو منزل پر واقع ہی - پس ایک جنازہ ان ہر دو پر لیکے گذرے تو وے ہر دو کھڑے رہے پس کہا گیا کہ یہہ جنازہ اس زمین والون سے ہی - یعنے کافر ذمی کا ہے فَقَالَا اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهُ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا پس وے ہر دو کہنے لگے کہ مقرر حضرت پر ایک جنازہ گذرا سو آپ نے قیام کیا پس آپ سے کہا گیا کہ مقرر وہ جنازہ یہودی کا ہی تو فرمایا کیا نہیں ہی وہ ایک ذات جو موت پائی - یعنے یہہ کھڑا رہنا مردے کی عزت کے لئے نہیں - بلکہ عبرت اور موت کو یاد کرنے کے لئے ہی وَقَالَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ سَهْلٍ وَقَیْسٍ فَقَالَا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مقصود اس تعلیق سے سند سابق کی تقویت ہی کہ ابی لیلی بھی سہل اور قیس سے سنا ہی وَقَالَ زَکَرِیَّاءُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَقَیْسٌ یَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ اس تعلیق میں اشارہ کیا ہی کہ ابن ابی لیلی نے ابو مسعود سے بھی روایت کی ہی

بَاب حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَاءِ باب اس بیان میں کہ اٹھانا جنازے کا اپنے کندھون پر مردون کو سزاوار ہی نہ عورتون کو - بسبب انکے ناتوانی اور بے صبری کے جو اکثر عورات میں رہا کرتی ہی **حدثنا** عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ جسوقت کہ جنازہ کھاٹ پر رکھا جاوے اور اسکو مردان اپنی گردنون پر اٹھاویں - مطابق ترجمہ کے یہی جز دہی اگرچہ لفظ حدیث بصورت خبر ہی لیکن کلام شارع کا محمول ہی بر اندازہ امکان امر پر فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ یَسْمَعُ صَوْتَهَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ پس اگر میت نیک ہی کہتی ہی کہ مجھ کو آگے لے چلو - اور اگر بد ہی کہتی ہی کہ ای وائے مجھے کہان لیجاتے ہو - اور مردے کی آواز ہر چیز سنتی ہی مگر آدمی - اگر آدمی وہ آواز سنتا ہلاک ہو جاتا - بعض شارحون نے اس تکلم کو روح کلام کرنے پر حمل کیا ہی لاکن پوشیدہ نرہے کہ کلام روحانی میں آواز نہیں - پس ہوسکے کہ حق جل وعلا جسکے جان میں تکلم کو پیدا کرے - اور ہر شئی میں جمادات و نباتات بھی داخل میں ہیں جیسا کہ مردے میں آواز کو پیدا کرتا ہی اسیطرح سنگ وشجر میں سماعت بھی پیدا کرے - اور دوسرے احادیث میں آیا ہی کہ یَسْمَعُ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ یعنے ہر چیز سنتی ہی مگر انس وجن - اور احتمال ہی کہ جن کا نہ سننا بھی اسکے بعد معلوم ہوا ہو اسوقت کہ جنات حاضر ہوکے اسلام سے مشرف ہوئے - یا انکو جو خطاب آدمیون کے طرف تھا یہان انہیں کے ذکر کی تخصیص آئی

بَاب السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ باب بیان میں جنازے کے کام میں جلدی کرنے کے قَالَ اَنَسٌ اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ فَامْشُوْا بَیْنَ یَدَیْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ یَمِیْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا انس نے کہا تم پہنچانیوالے ہو پس اسکے آگے چلو اور پیچھے اور اسکے داہنے بائین سے ایک طرف نجاؤ - ہجوم میں جلد تر نجاویں - اور اگر چارون طرف رہیں جنازہ اٹھانیوالون کی مدد کریں - وَقَالَ غَیْرُهٗ قَرِیْبًا مِنْهَا اور غیر انس نے

نفسه

کہا کہ مشی کرو جنازے کے نزدیک **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حفظناہ عن الزہری عن سعید بن المسیب
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا وان تک سوی ذلک
فشر تضعونہ عن رقابکم فرمایا جلدی کرو تم جنازے کے لیجانے مین - پس اگر وہ نیک ہی تو بہتری ہی جو اسکو آگے لیجاتے ہو - اور اگر غیر صالحہ ہی تو بدی
ہی اسکو اپنی گردن سے جلد اتارتے ہو - **باب** قول المیت وھو علی الجنازۃ قدمونی باب قول مین میت کے - جس حال مین کہ وہ کھاٹ پر ہو
آگے چلو مجھے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنا سعید عن ابیہ انہ سمع ابا سعید الخدری
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت
قدمونی وان کانت غیر ذلک قالت لاھلہا یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمع
الانسان لصعق ترجمہ اس حدیث کا گذرا - اسباب مین عبد اللہ بن یوسف سے مروی ہی - اور باب سابق مین عبد العزیز بن عبد اللہ سے **باب** من صف
صفین او ثلاثۃ علی الجنازۃ خلف الامام باب بیان مین اس کے جسنے دو صف باندہی جنازے پر یا تین صف پیچھے امام کے - حدیث صحیح مین روایت
ہے ابو داود و ترمذی و حاکم کے جو شرط مسلم پر اسکی تصحیح کی ہی آیا ہی کہ کوئی مسلمان نہین مرتا ہی کہ نماز پڑہین اسپر تین صفین - مگر یہہ کہ بخشا جاتا ہی - تین صفین باندہنی مستحب
ہی یہہ اقل مرتبہ ہی اور اگر زیادہ ہو تو بہتر ہی **حدثنا** مسدد عن ابی عوانۃ عن قتادۃ عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکنت فی الصف الثانی او الثالث مقرر پیغمبر خدا نماز پڑہے نجاشی پر غائبانہ سو مین دوسری
صف مین تھا یا تیسری مین - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ جابر کا شک ہی کہ مین دوسری صف مین تھا یا تیسری مین - نہ آنکہ سب دو صفین تھین یا تین **باب** الصفوف
علی الجنازۃ باب بیان مین صفین باندہنے کے جنازے پر - یہہ باب اصل صف باندہنے مین ہی اور پہلا باب صف کے عدد مین **حدثنا** مسدد
قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا معمر عن الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اصحابہ
النجاشی ثم تقدم فصفوا خلفہ فکبر اربعا ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے نجاشی کی خبر موت اپنے صحابہ کے طرف پہنچائی - پھر حضرت آگے ہوئے اور لوگون نے
صف باندہی اور چار تکبیرین کہین - اگر کہا جاوے کہ ترجمہ مین صف پر جنازہ آیا ہی - اور حدیث مین لفظ جنازہ نہین - تا مطابق ہو ترجمہ کے ساتھ - جواب اسکا یہہ دیتے ہین
کہ جنازے سے مراد میت ہی خواہ قبر مین ہو یا سریر پر - گویا امام بخاری نے قیاس کیا ہی کہ جب میت پر غائبانہ صف باندہ کے نماز پڑہے حاضر مین اولی ہوگا **حدثنا**
مسلم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا الشیبانی عن الشعبی قال اخبرنی من شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی علی قبر
منبوذ فصفہم وکبر اربعا شعبی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے جو حاضر ہوا آنحضرت کے ساتھ کہ مقرر حضرت ایک قبر پر تشریف لائے جو مقبرے سے جدا تھی - پس صحابہ نے
صف باندہی اور چار تکبیرین کہین بعض راویون نے قبر کو منبوذ کے طرف مضاف کی ہی لقیط کے معنے مین - یعنے وہ قبر کہ جسمین لقیط مدفون تھا - قلت من حدثک
قال ابن عباس شیبانی کہتا ہی کہ مین نے شعبی کو کہا کہ کسنے حدیث کی تجہ سے - کہا ابن عباس نے حدیث کی مجہ سے - جاننا چاہئے کہ صحابی کا نہ جاننا صحت مین ضرر نہین کرتا
ہی اس لئے کہ تمام عدل ہین **حدثنا** ابراہیم بن موسی قال اخبرنا ہشام بن یوسف ان ابن جریج اخبرہم قال اخبرنی عطاء
انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد توفی الیوم رجل صالح من الحبش فہلم فصلوا علیہ
مقرر آج کے روز ایک نیک مرد وفات پایا جو حبش سے تھا - پس آؤ اور اسپر نماز پڑہو غائبانہ قال فصففنا فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن صفوف
جابر نے کہا کہ ہم نے صف باندہی اور حضرت نماز پڑہے جس حال مین کہ ہم صفین باندہے تھین قال ابو الزبیر عن جابر کنت فی الصف الثانی ابو زبیر نے
جابر سے نقل کی کہ کہا مین دوسری صف مین تھا ھلم اہل حجاز کی لغت مین تعال کے معنے مین ہی اسمین واحد اور جمع یکسان ہی - اور اہل نجد تصریف کرتے ہین اور
کہتے ہین ھلم ھلما ھلموا ھلمی ھلمن - جاننا چاہئے کہ غائب پر نماز جنازہ پڑہنے مین اختلاف ہی - امام شافعی اور امام احمد اور سلف کی ایک جماعت اسکے
قائل ہین - اور کہتے ہین کہ نماز جنازہ مردے پر دعا و استغفار ہی - جسوقت کپڑون مین اپنے کو لپیٹا ہوا آگے رہے نماز روا ہی - پھر غائبانہ کس لئے اسپر دعا نہ کی جاوے

اور یہی حدیث جو مذکور ہوی اپنی سند ٹھہراے ہین - اور امام ابو حنیفہ و امام مالک مطلقا روا نہین رکھتے ہین - اور بعض علما نے تفصیل کی ہی کہ اگر میت کسی جگہہ مین وفات کرے کہ اسپر نماز نہین پڑہے ہین - اسپر غائبانہ نماز پڑہین جیسا کہ نجاشی پر - اور اگر نماز پڑہے فرض ساقط ہوی پھر نماز پڑہنے کی حاجت نہین اور خطابی نے اسی قول کو اختیار کیا ہی - اور رویانی جو شافعیہ سے ہی اس قول کے استحسان پر گیا ہی - اور بعض کہتے ہین کہ نماز کا جواز اس روز ہین ہی کہ جس روز موا ہی یا نزدیک ہو نہ بر تقدیر طول عہد - اور مختار عبد البر کا بھی یہی قول ہی - اور حنفیہ و مالکیہ جو مطلقا روا نہین رکھتے ہین انھین پہنچا ہی - کہ کہین نماز جنازہ مجرد دعا نہین ہی بلکہ صلوۃ ہی کی شرطین جو نماز فرض مین معتبر ہین اسمین بھی انکا اعتبار کرتے ہین چنانچہ باب لاحق مین امام بخاری نے اسکی تصریح کی ہی - اور قصہ نجاشی سے جواب دیتے ہین کہ حضرت پر اسکا جنازہ اسی روز مکشوف ہوا - یا اسکا جنازہ حضرت کے حضور مین بطور طی ارض کے لایا گیا - پس آپنے اسپر نماز پڑہی حضرت اسکو دیکھا پر اور ونے نہ دیکھا - اور یہہ بالاتفاق روا ہی کہ اگر امام جنازے کو دیکھے اگرچہ قوم نہ دیکھین - اور ابن دقیق العید کہتا ہی کہ یہہ بات نقل کی محتاج ہی بمجرد احتمال دفع نہین ہوتی ہی - یہہ قول ابن دقیق العید کا مسلم نہین منع مقابلہ مین استدلال کے معتبر ہی - استدلال کرنے والے پر لازم ہی کہ اپنے مقدمہ کا اثبات کرے خصوصًا یہہ منع جو ایک سند معتبر کے ساتھ موید ہی - واحدی نے اسباب نزول مین ابن عباس سے ایک حدیث لائی ہی کہ ابن عباس نے کہا کہ نجاشی کا سریر حضرت پر مکشوف ہوا - اور حضرت نے اسکو دیکھا اور اسپر نماز پڑہی - اور ابن عباس حضرت سے سنکے نہ کہے ہونگے - اگرچہ احتمال ہی کہ انپر بھی کشف ہوا ہو - اور شیخ ابن ہمام نے کہا کہ عمران بن حصین کی حدیث مین جو ابن حبان نے روایت کی ہی اسبات کا ایک اشارہ ہی کہ حضرت اٹھے اور صحابہ آپکے پیچھے صف باندہے اور وے نہین جانتے ہین مگر یہہ کہ جنازہ حضرت کے آگے تھا اسمین اشارہ کرتا ہی کہ واقع برخلاف ظن انکے تھا - اور قسطلانی نے اس حدیث عمران بن حصین کو اس عبارت سے نقل کیا ہی کہ وهم لا یظنون الا ان جنازته بین یدیه اور صحابہ جو حضرت کے پیچھے صف باندہے تھے گمان نہین کرتے تھے مگر یہہ کہ جنازہ نجاشی کا حضرت کے روبرو ہی - یعنے اگرچہ صحابہ نے آنکھون سے نہ دیکھا لاکن گمان کرتے تھے کہ جنازہ حضرت کے سامنے ہی - اور بعض کہتے ہین کہ یہہ نماز حضرت کے خصایص سے ہی جو آپنے وحی سے معلوم کی یا حکم الہی سے پڑہے جیسا کہ فحواے حدیث سے معلوم ہو کہ حضرت نے فوت نجاشی سے خبر دی کہ آج ایک مرد صالح تمہارے برادرون سے موا ہی آؤ کہ نماز پڑہین پس اسپر نماز پڑہے - اور قصہ معاویہ بن معاویہ مزنی کا جو طریق سے انس و ابو امامہ و سعید بن مسیب و حسن بصری کے مرسلًا مروی ہی - اور طبرانی و محمد الضریس فضایل قرآن مین و ابن مندہ و بیہقی دلایل مین سب طرق مین محبوب بن ہلال سے اسنے عطا بن ابی میمونہ سے اسنے انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ ابن حبان اسکو ثقات سے شمار کیا ہی - کہ نماز جنازہ اسپر اعلام سے جبرئیل علیہ السلام کے تھا وہ قصہ یہہ ہی کہ حضرت غزوۂ تبوک مین تھے جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ معاویہ بن معاویہ مدینہ مین فوت ہوا آیا آپ دوست رکھتے ہو کہ آپکے لئے زمین کو طے کردون اور آپ اسپر نماز پڑہین - فرمایا ہان جبرئیل نے اپنا پر مارا اور پہر ٹیلے اور درخت کو جو درمیان تھا گرادیا اور سامہنے سے حجاب کو اٹھا دیا - اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اسکے جنازے کو اٹھا لایا اور حضرت اسپر نماز پڑہے اور آپکے پیچھے دو صفین تھین ہر صف مین ستر ہزار فرشتے تھے حضرت نے جبرئیل سے پوچھا کہ اس مرد نے کس چیز سے یہہ منزلت پائی - کہا بسبب دوست رکھنے اسکے سورۂ اخلاص کو کہ آمد و رفت اور نشست و برخاست مین پڑہا کرتا تھا اس حدیث کو شیخ ابن ہمام بھی نقل کیا اس طریق سے جو مذکور ہوی - اور شیخنا شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت مین بعد بیان مذکور کے کہتا ہی کہ قصص مسطورہ کی صحت کے بعد کہہ سکتے ہین کہ نماز غائبانہ کی خصوصیت انہین جگہون مین ہی جو مذکور ہوئین - اس دلیل سے کہ انکے سوائے نماز غائبانہ مروی نہین - حالانکہ اسفار و غزوات مین کئے صحابۂ کرام جو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ان کے ساتھ کمال محبت و اختصاص رکھتے تھے فوت ہوے - اور نماز غائبانہ انپر نہ پڑہے خصوصًا قاریان قرآن کو جو کافرون نے دغا سے شہید کیا اور حضرت کو انکا بڑا ہی غم ہوا اور ان کافرون کے حق مین بددعا کی اور ان شہیدون پر نماز غائبانہ نہ پڑہی - اور زید بن حارثہ و جعفر طیار و عبد اللہ بن رواحہ پر بھی نماز غائبانہ صحت کو نہ پہنچی حالانکہ اعلام الہی سے اسی روز واقعہ پر مطلع ہوے

باب صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الجَنَائِزِ

باب بیان مین صفوف نا بالغون کے مردون کے ساتھ جنایز پر

حدثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هَذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ

حضرت ایک قبر پر گذرے جو دفن کی گئی تھی ایک رات پس آپنے پوچھا کہ یہہ کب دفن کی گئی بولے کل کی شب

فکرھنا ان نوقظک نقام فصففنا خلفه قال ابن عباس وانا منھم فصلی علیه فرمایا کہ مجھے کیوں نہ آگاہ کیا بولے ہم نے اسکو اندھیری شب میں دفن کیا
پس ہمنے ناخوش رکھا کہ آپ کو بیدار کریں پس حضرت کھڑے رہے اور ہم نے آپکے پیچھے صف باندھی۔ ابن عباس نے کہا کہ میں ان لوگوں کے درمیان تھا۔ پس حضرت اسکی قبر پر نماز پڑھے
ابن عباس اسوقت حد بلوغ کو نہ پہنچے تھے۔ اور یہی معنے حدیث کے ترجمہ کے ساتھ مطابق ہی **ف** اس حدیث سے شب کو دفن کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا حضرت چارو
خلیفے بھی شب کو ہی مدفون ہوے اور ایک روایت احمد سے حضرت کا دفن بھی شب چارشنبہ کو ہوا فقط **باب** سنة الصلوة علی الجنائز باب بیان ہے
سنت ہونے نماز کے جنایز پر۔ سنت یہان سلوک و طریقہ اہل اسلام معنے مین ہی۔ اور واجب و مستحب کو شامل ہی فقال النبی صلی الله علیه وسلم من صلی علی
الجنائز حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز پڑہی جنایز پر جواب شرط کا محذوف ہی اور وہ یہہ ہی کہ اسکو بار ہا اجر مین۔ اس جواب کا ذکر نکیا اسلئے کہ مقصود امام بخاری کا اس اطلاق
سے جو لایا ہی نماز ہی ہی جنازے پر۔ اگرچہ رکوع و سجود نرکھے۔ اور رد قول اس شخص کا ہی کہ کہے نماز جنازہ بے طہارت روا ہی اس لئے کہ وہ نماز نہین بلکہ استغفار ہی
وقال صلوا علی صاحبکم وقال صلوا علی النجاشی فسماھا صلوٰۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود اور فرمایا کہ نماز پڑہو اپنے یار پر اور فرمایا کہ نماز پڑہو
نجاشی پر پس حضرت نے اسکا نام نماز رکھا۔ حالانکہ اسمین رکوع و سجود نہین ولا یتکلم فیھا اور اسمین کلام نہین کیا جاتا ہی۔ اور یہہ لوازم نماز سے ہی۔ اور اسمین رکوع
و سجود مشروع نہین۔ تا نادان لوگ نہ سمجھین کہ موتی کی عبادت کرتے ہین وفیھا تکبیر و تسلیم اور اسمین تکبیرات ہین نیت کے ساتھ اور سلام دینا آہستہ ہر طرف
امام مالک کے پاس ایک سلام ہی حنیفہ جیسے دوسری نمازون مین انکے پاس وکان ابن عمر لا یصلی الا طاھرا ولا یصلی عند طلوع الشمس ولا غروبھا
اور تھے عبداللہ ابن عمر کہتے تھے کہ کوی نہ پڑہے نماز جنازہ مگر جس حال مین کہ حدث سے طہارت رکھتا ہو۔ اور نہ پڑہے طلوع و غروب آفتاب کے وقت اسیکے قایل ہین
امام مالک و احناف و اوزاعی و امام احمد و اسحاق لیکن شافعیہ کے پاس ان وقتون مین مکروہ نہین فقط ویرفع یدیه اور اٹھاوے اپنے ہر دو ہاتون کو
شافعیہ کہتے ہین کہ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاوے۔ اور حنفیہ کہتے ہین کہ تکبیر تحریمہ مین ہی اٹھاوے۔ یہہ حدیث مطلق ہی۔ اسکی تخصیص کرتی ہی۔ وہ حدیث جو ترمذی نے
ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہی کہ جسوقت نماز جنازہ پڑہین ہاتون کو پہلی تکبیر مین اٹھادین۔ اور دارقطنی یہہ زیادہ کیا ہی کہ ثم لا یعود یعنے پھر دوسری بار نہ اٹھادین
وقال الحسن ادرکت الناس واحقھم بالصلوۃ علی جنائزھم من رضوہ لفرائضھم اور حسن بصری نے کہا کہ مین نے لوگون کو یعنے صحابہ و تابعین کو پایا
کہ نماز جنازہ کی امامت کے لئے اولی اس شخص کو جانتے تھے کہ نماز فرض کی امامت کے لئے جسکو اولی رکھین۔ اسباب مین بہت اختلاف ہی اور جو کہ امام مقتدا کا مختار ہوا اسکے
قول کو اختیار کیا چاہیے یہہ تعلیق اور وہ جو اسکے بعد مذکور ہو۔ ہوسکے کہ مقصود بیان احکام نماز جنازہ کا ہو۔ اور یہہ بھی ہوسکے کہ ان قولون سے وہی مقصود ہو کہ نماز جنازہ نماز ہی
کہ اسکو حکم مین دوسری فرایض کے رکھتے ہین۔ واذا احدث یوم العید او عند الجنازۃ یطلب الماء ولا یتیمم جسوقت کہ حدث کرے عید کے روز یا نماز
جنازہ کے وقت پانی طلب کرے اور تیمم نکرے واذا انتھی الرجل الی الجنازۃ وھم یصلون یدخل معھم بتکبیرۃ اور جسوقت کہ پہنچے مرد طرف
جنازے کے۔ حالانکہ لوگ نماز پڑہتے ہین داخل ہو وے تکبیر احرام مین اور دوسری تکبیرات جو اس سے فوت ہوئین ہین اعادہ کرے۔ یہہ ہر دو قدر حسن بصری کے کلام کا
تتمہ ہی ناظر اس مین ہی کہ مانند نماز فرض کے کہ جو کہ فوت ہوا اسکا اعادہ کرے قال ابن المسیب یکبر باللیل والنھار والسفر والحضر اربعا
ابن المسیب نے کہا کہ تکبیرین کہین نماز جنازہ کی رات اور دن اور سفر اور حضر مین چہار۔ یہہ قول ابن مسیب کا ظاہر بیان مین حکم نماز کے ہی پھر اسکو نماز سے شمار کرنا بعد سے
خالی نہین وقال انس التکبیرۃ الواحدۃ استفتاح الصلوۃ اور انس نے کہا کہ پہلی تکبیر نماز مین داخل ہونا ہی یعنے اس تکبیر سے داخل نماز ہوتا ہی وقال
عز وجل ولا تصل علی احد منھم مات ابدا اور حق سبحانہ تعالی نے فرمایا اور نماز مت پڑھ ان سے کسی منافق پر جو موا ہرگز دیکھئے کہ حق سبحانہ تعالی نے اسکو
نماز فرمایا وفیه صفوف و امام اور اس نماز جنازہ مین صفین ہین اور امام ہی۔ اور یہہ بات دلالت کرتی ہی نماز جنازہ پر لفظ صلوۃ کا اطلاق کرنیکے لئے۔ اگرچہ
سب چیزون مین برابر نہو پر ایک نوع ہی نماز سے **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الشیبانی عن الشعبی قال اخبرنی
من مر مع نبیکم صلی الله علیه وسلم علی قبر منبوذ فامنا فصففنا خلفه فصلینا فقلنا یا ابا عمرو من حدثک قال ابن
عباس شعبی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے جو گذرا تمہارے پیغمبر کے ساتھ قبور سے ایک قبر پر۔ پس ہمنے حضرت کے پیچھے صفین باندہی اور نماز پڑہی۔ پس ہمنے

بو جبائز کی ہمرہی و ثواب باب بیان مین اس فضیلت کی **باب** فضل اتباع الجنائز کہا ابن عباس نے ہو جبا آوی ابو عمر یہہ کنیت شعبی کی ہی کسنے حدیث کی تجہ سے۔

کرنے مین ہی یعنے اسپر نماز پڑہنی اور دفن کے وقت تک حاضر رہنا جو ہمرہی اسکیلئے ہی اور ثواب نماز کا پایا اور فنا سے دنیا سے پند گیر ہووے قال زید اذا صلیت

فقد قضیت الذی علیک کہا زید بن ثابت انصاری جو کاتب وحی تھا کہا جسوقت کہ تو نماز پڑہی مقرر اس حق کو ادا کر چکا جو تیرے ذمے پر تھا حقوق اسلامی سے۔

اور اگر دفن تک حاضر رہا اپنے اجر کو زیادہ کیا وقال حمید بن هلال ما علمنا على الجنازة اذنا اور حمید بن ہلال جو تابعی بصری ہی کہا کہ ہم نہین جانتے

ہین جنازے پر اذن لینا میت کے والیون سے بعد نماز کے چلا جانے کے لئے ولكن صلى ثم رجع فله قيراط ولیکن جسنے نماز پڑہی پھر رجوع کیا اور دفن تک ہمرہی

نکی سو اسکو ایک قیراط ہی اور محتاج اذن کا نہین عمرو بن عمر و ابو ہریرہ و ابن مسعود و امام مالک و نخعی سے مروی ہی کہ ولی میت کے بے اذن نہ پھرین **حدثنا**

ابو النعمان قال حدثنا جرير بن حازم قال سمعت نافعا يقول حدث ابن عمر ان اباهريرة يقول من تبع جنازة فله قيراط

جریر نے کہا کہ مین نے نافع سے سنا کہ کہتا تھا حدیث کیا گیا ابن عمر نے کہ ابو ہریرہ کہتا ہی جو کوی جنازے کی ہمرہی کرے سو اسکو اجر سے دو قیراط ہین فقال اکثر

علینا ابو هريرة پس ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ نے ہم پر نقل احادیث مین افراط کیا۔ مقصود ابن عمر کا یہہ ہی کہ جب حدیث کی روایت بہت سی کی مبادا اسکو

سہو اور ایک اشتباہ ہوا ہو۔ اور یہہ گمان اسکو اس لئے پیدا ہوا کہ ابو ہریرہ نے اس حدیث کو رفع نہ کیا۔ شاید اپنے رائے سے کہا ہو۔ اگرچہ محل رائے

اور اجتہاد کا نہین نہ انکہ تہمت کی ہو۔ جو حضرت سے روایت کی ہی۔ شان ان ہر دو بزرگون کی اس سے بلند ہی کہ ایسا توہم کیا جاوے۔ مروی ہی کہ ابن عمر نے اس بات

کی تحقیق کے لئے کسیکو بی بی عایشہ کے پاس بھیجا فصدقت عائشة اباهريرة وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله

پس بی بی عایشہ نے ابو ہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا کہ مین نے حضرت سے سنا ہی کہ اسکو فرماتے تھے فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة پس ابن عمر کہنے لگا

افسوس ہم نے تقصیر کی بہت سے قیراط مین جو جنایز کی ہمرہی نہ کی فرطت ضيعت من امر الله امام بخاری نے اس لفظ کی تفسیر کی کہ مین نے ضایع کی فرمان الہی سے

بہت سے چیزین **باب** من انتظر حتى يدفن باب بیان مین اس شخص کے جو بعد نماز کے انتظار کرے یہان تک کہ میت دفن کی جاوے یعنے اسکے لئے

ایک اجر دوسرا ہی **حدثنا** عبد الله بن مسلمة قال قرأت على ابن ابي ذئب عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابيه انه

سأل اباهريرة فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثني عبد الله بن محمد قال حدثنا هشام قال اخبرنا معمر عن الزهري

عن ابن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد الجنازة حتى يصلي عليه فله قيراط ابو ہریرہ نے

کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوی جنازے پر حاضر ہوا یہان تک کہ اسپر نماز پڑہی پس اسکو ایک قیراط ہی ومن شهد حتى يدفن فله قيراطان اور جو کوی حاضر ہوا

یہان تک کہ میت دفن کی جاوے سو اسکو دو قیراط ہین قیل وما القيراطان قال مثل الجبلين حضرت سے پوچھا گیا کہ وے دو قیراط کیا ہین فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے

مانند ہین یعنے اسکو اجر عظیم ہی انشاء اللہ الکریم **باب** صلوة الصبيان مع الناس على الجنائز باب بیان مین مشروع ہونے نماز لڑکون کی لوگون

کے ساتھ جنایز پر **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا يحيى بن ابي بكير قال حدثنا زائدة قال حدثنا ابو اسحق الشيباني عن

ابن عامر عن ابن عباس قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قبرا فقالوا هذا دفن او دفنت البارحة قال ابن عباس فصففنا

خلفه ثم صلى عليها اس حدیث کے معنے باب صفوف الصبیان مع الرجال مین جو گذری ہی ظاہر ہوئین۔ اور معلوم ہوا کہ ابن عباس اسوقت بالغ نہین تھے

اور داخل صف تھے اسی تقدیر پر یہہ حدیث ترجمہ کے مطابق ہی **باب** الصلوة على الجنائز بالمصلى باب بیان مین جواز نماز کے جنایز پر مصلا مین ظاہر

یہہ ہی کہ مراد مصلا سے مصلاے عید ہی جیسا کہ مشہور ہے اور مسجد کے مقابل کا بھی قرینہ ہی قسطلانی کہتا ہی کہ مراد مصلاے وہ جگہہ ہی جو نماز جنازہ کے لئے متعین ہو وہ پہلو

مسجد مین ہو اگرچہ **حدثنا** يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة انهما

حدثاه عن ابي هريرة قال نعى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم النجاشي صاحب الحبشة اليوم الذي مات فيه فقال

استغفروا لاخيكم وعن ابن شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب ان اباهريرة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم

وحدثنا احمد بن شبيب قال حدثني ابي عن يونس قال ابن شهاب حدثني عبد الرحمن الاعرج ان ابا هريرة قال

صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰی فَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا ہی **حدثنا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْیَهُوْدَ جَاءُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَیَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِیْبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ابن عمر سے مروی ہی کہ یہودون نے حضرت کے حضور مین اپنی قوم سے ایک مرد اور ایک عورت کو لے آئے ان ہردو نے زنا کیا تھا - پس حضرت نے ان دونون پر حد زنا کا حکم فرمایا - سو وے ہردو سنگسار کئے گئے - نزدیک اس جگہہ کے کہ جہان جنازہ پر نماز پڑھا کرتے تھے قریب مسجد کے - اور بعض روایات مین عند المصلّٰی آیا ہی - پس مراد مسجد سے نماز عید کی مسجد ہی - پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین دلالت نہین کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہی - شیخ ابن حجر نے کہا کہ مصلاے عید کے پہلو مین ایک جگہہ تھی کہ اسمین نماز جنازہ پڑہی جاتی تھی - کرمانی کہتا ہی کہ ترجمہ عام ہی اثبات و نفی سے - اور غرض امام بخاری کا وہ ہی کہ نماز جنازہ مسجد مین نہ پڑہین - اس دلیل سے کہ حضرت نے ایک جگہہ مسجد کے نزدیک قرار دی تھی - اگر مسجد مین روا ہوتی دوسری جگہہ کو متعین نفرماتے - اور بالاتفاق رجم کی جگہہ مسجد نہین - پس یہہ حدیث دلیل ہی کہ نماز جنازہ مسجد مین نہین پڑہی اور حدیث موافق قول حنفیہ و مالکیہ کے ہی کہ ہان اگر جنازہ خارج مسجد ہو اور مصلیان مسجد کے اندر ہون مضایقہ نہین کہ بالاتفاق جایز ہی **ف** جاننا چاہیے کہ جنازہ خارج مسجد رکھہ کے نماز پڑہنے مین خواہ مصلیان داخل مسجد کھڑے رہین یا خارج مسجد اسمین کسی کا اختلاف نہین بالاتفاق سب کے پاس صحیح ہی ہان جنازہ مسجد مین رکھہ کے نماز پڑہنا حنفیہ کے پاس درست نہین - شافعیہ کے پاس مضایقہ نہین - شافعیہ کی دلیل وہ ہی جو بی بی عایشہ نے سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد مین رکھوا کے نماز پڑہوائی دوسرے صحابہ کو اسنا مین تردد ہوا - تو بی بی نے کہا کہ خود حضرت نے سہل بن بیضا کے جنازے پر مسجد مین ہی نماز پڑہی ہی رواہ مسلم - حنفیہ کی سند وے احادیث ہین جو امام بخاری نے لائی اسکے سوا ابوداؤد و ابن ماجہ مین ابوہریرہ سے حدیث آئی ہی کہا کہ آنحضرت نے فرمایا من صلی علی میتٍ فی المسجد فلا شی لہ - اور وہ جو حضرت نے سہل بن بیضا کی نماز جنازہ مسجد مین پڑہی بعضون نے کہا ہے کہ بارش یا اعتکاف کے عذر کے سبب تھا غرض ہردو طرف سند ہی پر احتیاط حنفیہ کے طرف ہی واللہ اعلم عینی و قسطلانی ترجمہ شرح سفر السعادت مین جواب زیر طبع ہی یہہ بحث تفصیل کے ساتھہ آیا ہی

باب مَا یُکْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَی الْقُبُوْرِ باب بیان مین اس چیز کے کہ قبور پر مسجد بنانی مکروہ ہی وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰی قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا یَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ اٰخَرُ بَلْ یَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا جس وقت کہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے رحلت کی انکی بی بی جناب فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا نے انکی قبر پر خیمہ کھڑا کیا ایک سال تک اسکے بعد اٹھا دیا - پس ایک آواز سنی جن مومن سے یا ہاتف غیب سے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہی - کیا وا گذارہ رہ گیا پائی مین اونہون نے وہ چیز جو گم کی تھی - پس پھر دوسرے نے جواب دیا کہ نہین پایا بلکہ نومید ہوے اور پھر گئے - اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھہ کہتے ہین کہ جب قبر پر خیمہ دیا البتہ اسمین نماز پڑہتے ہون - پس مسجد ٹھہرائی گئی - یہان شارح کہتا ہی کہ پوشیدہ نرہے کہ مسجد لینے کی کراہت یہان معلوم نہین ہوتی ہی آواز جن یا ملک سے جو معلوم ہوتا ہی سو خیمہ دینے اور اس مین بیٹھنے پر انکار ہی - یہان قسطلانی نے کہا کہ ایسے آوازون سے کچھ حکم شرعی ماخوذ نہین ہو سکتا ہی بلکہ حکم شرعی کتاب و سنت اجماع و قیاس سے ثابت ہوتا ہی و بس **حدثنا** عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ شَیْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسْجِدًا لعنت کی اللہ تعالی نے یہود و نصارا پر جو اپنے انبیا کے قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرایا - اس حدیث کی شرح کتاب الصلوۃ مین گذری - بی بی عایشہ کہتی ہین وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَبْرَزُوْا قَبْرَهُ اگر یہہ خوف نہوتا کہ لوگ سجدہ گاہ ٹھہراوینگے حضرت کی قبر شریف کو ظاہر کرتے اور کوئی چیز حایل نہ رکھتی - حایل رکھنے مین کچہ مطلب نہین تھا مگر یہہ کہ مین ڈرتی ہون کہ لوگ اسکو سجدہ گاہ بنائین **باب** الصَّلٰوةِ عَلَی النُّفَسَاءِ اِذَا مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِهَا باب بیان مین نماز جنازہ پڑہنے کے نفاس والی عورات پر جب وے حالت نفاس ہین مرین **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا سمرہ بن جندب نے کہا کہ مین نے حضرت کے پیچھے نماز پڑہی ایک عورت پر جو اپنے نفاس مین موئی

مُئی

الجزء الخامس

تھی۔ پس حضرت اسکے وسط پر کھڑے رہے **باب** متٰی یقوم من المرأۃ والرجل باب اس بیان مین کہ کہان کھڑا رہے امام عورت و مرد کے جنازے پر **حدثنا** عمران بن میسرۃ قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا حسین عن ابن بریدۃ قال حدثنا سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسھا فقام علیھا وسطھا اسکا ترجمہ تو گذرا۔ اگر کہا جاوے کہ ترجمہ باب مین جنازہ مرد پر کھڑا رہنے کی جگہہ کا بھی ذکر آیا ہی۔ اور حدیث مین تنہا عورت کا ذکر واقع ہوا۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ جنازۂ مرد پر کھڑا رہنے کی جگہہ کے باب مین کوی حدیث اپنی شرط پر نپائی۔ اور بسا ایسے مواضع ہین کہ ترجمہ مین چند چیز کا ذکر کرتا ہی۔ اور ان سب کی موید حدیث نہین لاتا ہی اور اگر کہا جاوے کہ درمیان کھڑا رہنا مخصوص عورت کے واسطے ہی جو اس حدیث سے معلوم ہوا۔ اور جنازۂ مرد پر جہان چاہے کھڑا رہے یہہ باب بھی گنجایش رکھتی ہی **باب** التکبیر علی الجنازۃ اربعا باب اس بیان مین کہ جنازے پر تکبیرین چار ہین وقال حمید صلی بنا انس فکبر ثلاثا ثم سلم فقیل لہ فاستقبل القبلۃ ثم کبر الرابعۃ ثم سلم نماز پڑھی انس نے جنازے پر۔ پھر تین تکبیر کہی پھر سلام دیا۔ اور اسکو کہا گیا کہ تم نے تین تکبیر کہی۔ پس رو بقبلہ ہوا۔ اور لوگ صف باندہ کر پھر چوتھی تکبیر کہی بعد اسکے سلام دیا۔ اور احتمال ہی کہ یہہ کہنا اشارے سے تھا۔ اور اگر بات بھی ہو تو نماز جنازہ کو باطل نہین کرتا ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی فصف بھم وکبر علیہ اربع تکبیرات ترجمہ گذرا اور مصلا عید مین آنا اس لئے تھا کہ تا لوگ جمع ہون۔ اور بعض لوگون کو نجاشی کے ایمان مین تردد تھا سو تا وے بھی یقین جانین کہ وہ مسلمان تھا **حدثنا** محمد بن سنان قال حدثنا سلیم بن حیان قال حدثنا سعید بن میناء عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر اربعا حضرت نماز پڑھے اصحمہ پر جو نام نجاشی کا ہی بفتح ہمزہ و سکون صاد مہملہ و حاء مہملہ و باء موحدہ ہر دو مفتوح ہین۔ اور چار تکبیر وقال یزید بن ھارون وعبد الصمد عن سلیم اصحمۃ اور یزید اور عبد الصمد جو ہر دو امام بخاری کے شیخ ہین اصحمہ کی جاے اصحبہ کہتے ہین۔ اس نام مین بڑا اختلاف ہی۔ اور ایک روایت مین تقدیم میم کی حاء مہملہ پر ہی۔ اور بعض روایات مین بحذف ہمزہ و فتح صاد ہی۔ اور بعض مین بخاء معجمہ بجاے مہملہ ہی۔ وتابعہ عبد الصمد اور متابعت کی ہی اس قول مین یزید کی عبد الصمد نے **باب** قرأۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ وقال الحسن یقرأ علی الطفل بفاتحۃ الکتاب ویقول اللھم اجعلہ لنا سلفا وفرطا واجرا باب بیان مین پڑھنے سورۂ فاتحہ کے جنازے پر۔ اور حسن بصری نے کہا کہ پڑھا جاوے بچے پر سورۂ فاتحہ اور کہی جاوے یہہ دعا کہ الٰہی کر اسکو ہمارا پیش رو طرف جنت کے۔ اور مہیا کرنیوالا سامان ہمارے لئے منزل مین اور ذخیرہ اجر کا ہمارے لئے **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم عن طلحۃ قال صلیت خلف ابن عباس ح وحدثنا محمد بن کثیر قال حدثنا سفیان عن سعد بن ابراھیم عن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرأ فاتحۃ الکتاب فقال لتعلموا انھا سنۃ طلحہ نے کہا کہ نماز پڑھی مین نے جنازے پر پیچھے ابن عباس کے۔ پس انہون نے سورت فاتحہ پڑھی پس کہا تا کہ تم جانین کہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے نہ واجب جیسا کہ فرایض مین یہی ہی مذہب حنفیہ و مالکیہ کا۔ اور شافعیہ اسکے وجوب کے قایل ہین۔ احتمال ہی کہ فاتحہ بھی جب متضمن دعا ہی بطریق دعا کے پڑھے ہون **باب** الصلوۃ علی القبر بعد ما یدفن باب بیان مین نماز جنازہ پڑھنے کے قبر پر بعد دفن کے **حدثنا** حجاج بن منھال قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا سلیمان الشیبانی قال حدثنا الشعبی قال اخبرنی من مر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر منبوذ فامھم وصلوا خلفہ قلت من حدثک ھذا یا ابا عمرو قال ابن عباس اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا۔ طرق صحیحہ اس پر دلالت کرتے کہ حضرت دفن کے صبح کو ہی اسکے قبر پر نماز پڑھی اگرچہ شاذ روایتون مین کسی مین بعد دو شب کے اور کسی مین تین شب اور کسی مین بعد ایک مہینے کے بھی آیا ہی فتح الباری **حدثنا** محمد بن الفضل قال حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن ابی رافع عن ابی ھریرۃ ان اسود رجلا او امرأۃ کان یقم المسجد فمات ولم یعلم بموتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ ذات یوم فقال ما فعل ذلک الانسان ابو ہریرہ سے مروی ہی

اصحبہ

نماز جنازہ مین فاتحہ پڑھنا سنت ہی حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک [illegible]

کہ ایک زنگی کہ مرد تھا یا عورت مسجد کو جاروب دیا کرتا تھا سو وہ مرگیا اور حضرت کو اطلاع نہوئی اسکی موت سے۔ پس ایک روز اس کو یاد فرمایا اور پوچھا کہ آدمی نے کیا کیا فقالوا مات یا رسول اللہ قال افلا اذنتمونی فقالوا انہ کان کذا وکذا قصۃ لوگون نے کہا کہ وہ مرگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تم نے کس لئے مجھے اگاہ نہ کیا۔ پس وے کہنے لگے کہ چنان وچنین تھا اور اسکا قصہ بیان کیا قال فحقروا شانہ فرمایا کہ لوگون نے اسکی تحقیر شان کی قال فدلونی علی قبرہ فرمایا کہ مجھے اسکی قبر کے طرف راہ بتلاؤ۔ فاتی قبرہ فصلی علیہ پس اسکی قبر پر آئے اور اسپہ نماز پڑہے۔ ظاہر ہی کہ اسکے آگے اسپر نماز پڑہے ہون اور یہہ کرری

باب المیت یسمع خفق النعال

باب بیان مین کہ میت سنتی ہی زندگون کے آواز نعال کو خفق بفتح خاء معجمہ وسکون فاء اور آخر مین قاف ہی **حدثنا** عیاش قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا سعید ح وقال لی خلیفۃ حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا سعید عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی وذہب اصحابہ حتی انہ یسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فاقعداہ فیقولان لہ ما کنت تقول فی ہذا الرجل محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بندہ مومن رہے یا غیر مومن جسوقت کہ قبر مین رکھا گیا اور اسکے لوگ پیٹھ دین اور جادین یہان تک کہ وہ انکے نعل کی آواز سنتا ہی اسکے پاس دو فرشتے آتے ہین پھر اسکو بٹھلاتے ہین پس اسکو پوچھتے ہین کہ تو کیا کہتا ہی حق مین اس مرد کے جو محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ پس وہ کہتا ہی کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مقرر وہ بندہ خدا ہین اور اسکے رسول ہین فیقال انظر الی مقعدک من النار پس کہا جاتا ہی کہ نظر کر تیری جگہہ کے طرف دوزخ مین ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ کہ بدل کیا اللہ تعالی نے تیرے واسطے اس سے رہنے کی جگہہ بہشت مین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیراہما جمیعا حضرت نے فرمایا پس وہ دیکھتا ہی ہر دو جگہہ کو سب اما الکافر او المنافق فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس لاکن کافر یا منافق یہہ شک راوی کا ہی پس کہتا ہی کہ نہین جانتا ہون مین کہ وہ کون ہی مین کہا کرتا تھا وہی جو لوگ کہا کرتے تھے فیقال لا دریت ولا تلیت پس کہا جاتا ہی کہ تو نہ سمجھا آپ اور نہ تقلید علما کی کی۔ یا آنکہ نہ تو جانا نہ قرآن تلاوت کی یعنے عقل ونقل سے بہرہ نپایا تلیت اصل مین تلوت تھا۔ بسبب ازدواج وتناسب دریت کے یا سے بدل گیا ثم یضرب بمطرقۃ من حدید ضربۃ بین اذنیہ پھر وہ مارا جاتا ہی لوہے کے ایک آلہ سے سخت مارنا اسکے گیسو کے درمیان یعنے سر پہ مارتے ہین فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ الا الثقلین پس وہ ایک نعرہ مارتا ہی ایسا نعرہ کہ اسکو سنتے ہین وے جو اس سے پیوستہ ہین یعنے اسکے قریب ہین مگر جن وانسان۔ کلمہ من معنے عام پر مستعمل ہی عقلا وغیر عقلا ہر دو کو شامل ہی اور یہہ بھی محتمل ہی کہ بطریق تغلیب کے ہو

باب من احب الدفن فی الارض المقدسۃ او نحوہا

باب بیان مین مشروعیت اس شخص کے کہ دوست رکھے ہستا کو کہ زمین مقدس مین مدفون ہو۔ جو عبارت ہی بیت المقدس سے اور مانند اسکے مقامات متبرکہ سے جیسے حرمین معظمین زادہما اللہ تشریفا وتکریما اور انکے سوا۔ ہمسائگی انبیا واولیا کی طلب کرنیکے لئے جو وہان آسودہ ہین۔ اور انپر جو رحمت نازل ہوتی ہی تا اس سے ایک بہرہ حاصل ہو **حدثنا** محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن ابن طاوس عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسی علیہ السلام فلما جاءہ صکہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ملک الموت بھیجا گیا طرف موسی علیہ السلام کے یعنے صورت پر آدمی کے آیا۔ پس جب انکے پاس آیا اسکو اپنے ایک طمانچہ مارا سو اسکی ایک آنکھ کور ہوگئی۔ جیسا کہ تتمہ حدیث مسلم کا اسپر دلالت کرتا ہی بلکہ اسکی تصریح کی ہی۔ اور کہا کہ موسی علیہ السلام نے نجانا کہ وہ فرشتہ ہی پس اسکو سختی کے ساتھ اپنے سے دور کیا فرجع الی ربہ فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت فرد اللہ عینہ فقال ارجع فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بکل ما غطت بہ یدہ بکل شعرۃ سنۃ پس وہ فرشتہ اپنے پروردگار کے طرف رجوع کیا۔ اور کہا کہ الہی مجھے ایسے بندے کے طرف بھیجا کہ وہ موت کو نہین چاہتا ہی۔ پس اللہ تعالی نے اسکی آنکھ پھیر دی۔ اور فرمایا کہ پھر جا اور موسی کو بول کہ اپنا ہاتھ ایک گاؤ کے پیٹھ پر رکھے اسکا ہاتھ جسقدر اسکے موے پشت کو ڈہانکے ہر بال سے ایک سال ہی فقال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالان پس موسی علیہ السلام کہنے لگے ای پروردگار پھر اسکے بعد کیا ہی فرمایا اسکے بعد موت ہی۔ پس موسی علیہ السلام نے کہا کہ پس ابھی ہوجاوے فسال اللہ تعالی ان یدنیہ

مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ پس موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے سوال کیا کہ انکی قبر بیت المقدس مین ایک سنگ انداز پر ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلَى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اس جگہہ ہوتا ہرائینہ تم کو انکی قبر بتلاتا

کہ سیدہی راہ پر تودہٴ خاک سرخ کے پاس ہی احتمال ہی کہ حضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہو یا شب معراج مین ملاحظہ فرماے ہون جو بیت المقدس مین تشریف

لیگئے تے کثیب بکاف وثاء مثلثہ اور آخر مین باء موحدہ ہی۔ جب موسی علیہ السلام کی قبر مین اقوال ہین۔ بعض کہتے ہین کہ تیہ مین ہی۔ اور ایک قول سے دمشق

مین وغیر ذلک اس لئے حضرت نے اسکی تعین فرمائی اور اسکی تصریح کی **ف** حضرت موسی علیہ السلام نے جو بیت المقدس کی نزدیکی چاہی اسلئے کہ نبی اسی جگہہ مدفون

ہوا چاہئے کہ جہان وفات پائی ہو۔ اگر کہین اگر ایسا ہو پہر حضرت موسی نے مصر سے نکلتے وقت یوسف علیہ السلام کو انکی قبر سے کس لئے نقل کروایا جواب یہہ کہ حضرت موسی

یہہ کام وحی الہی سے کیا ہی پس یہہ امر انہی کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہی وبس۔ میت کو ایک بلد سے دوسرے بلد کو لیجانے مین اختلاف ہی شافعیہ کے پاس حرام ہی

مگر حرمین شریفین یا بیت المقدس کی نزدیکی کے لئے اور زرکشی نے کہا کہ ان تین جگہہ کی ہی تخصیص نہین بلکہ مقابر صالحین کے قرب وجوار کے لئے بھی نقل کرنا جایز ہی قسطلانی

بَاب الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ اَبُوْ بَكْرٍ لَيْلًا باب بیان مین دفن کرنے میت کے شب کے وقت۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شب مین دفن

کئے گئے جیسا کہ امام بخاری نے موصول لایا ہی اواخر جنایز مین باب موت یوم الاثنین مین **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ

وَكَانَ سَاَلَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ **بَاب** بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ باب اس بیان مین کہ قبر پر

مسجد کا بنانا مذموم ہی **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بی بی عایشہ نے کہا کہ جب حضرت بیمار ہوے

آپکے بعض بی بیون نے ذکر کیا معبد نصارا کا جو زمین حبش مین دیکھا تھا اسکو ماریہ کہا کرتے تے وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ

فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا اور تہین ام سلمہ اور ام حبیبہ جو زمین حبش سے آئی تہین۔ ذکر کیا اس معبد کی خوبی سے اور ان تصاویر سے جو اسمین

تہین فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوْرَةَ

پس حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ وے لوگ جب ان سے کوئی مرد صالح مرتا اسکی قبر پر مسجد بناتے تے پہر اسمین تصویرین بناتے اپنے گذشتگون کی تاکہ

اور انکے افعال کو یاد کرنے کے لئے اور جد وجہد کرین اس جگہہ عبادت الہی مین اسکے بعد شیطان انکے پچہلون کی راہ ماری۔ اور کہا کہ تمہارے بزرگون نے ان صورتون

کی پرستش کرتے اور تعظیم بجالاتے تھے۔ اور ان کو حصول سعادت دارین کا وسیلہ سمجھتے تھے۔ غرض حضرت نے ان لوگون کی تقبیح کی کہ آخر انکا فعل کفر وضلالت کے

طرف منحرف ہوا۔ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ وے لوگ بدترین خلق ہین خدا تعالی کے پاس۔ اس حدیث کی شرح سابق مین گذری۔ اور مطابقت حدیث

کی ترجمہ کے ساتھ اس قول مین ہی بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا جب یہہ بات منکرات سے ہی اور حدیث مین اسکی مذمت واقع ہوئی۔ مراد ترجمہ سے وہی ہوگی۔ ولیکن

پوشیدہ نرہے کہ بنا مسجد کی قبر پر کہ جسکی مذمت آئی ہی اس صورت مین ہی کہ قبر کو ہموار کرکے اسپر بنا مسجد کرین یا توجہ تصاویر یا قبر کی طرف لاوین اور اسکی

طرف نماز پڑہین۔ لاکن اگر مقبرے کے احاطہ مین بناے مسجد کرین تا لوگ اسمین نماز پڑہین اور اسکی برکات صاحب قبر کی طرف عاید ہون۔ تو اس وعید مین داخل

نہین۔ بیضاوی نے کہا جبکہ یہود ونصارا انبیا کے قبور کو سجدہ اور تعظیم کرتے اور اسکو قبلہ ٹہراتے اور نماز مین انکے طرف متوجہ ہوتے تھے اس لئے اللہ تعالی نے

انپر لعنت کی۔ اور حضرت بہی مسلمانون کو ویسے فعل سے منع فرمایا۔ لاکن اگر کوئی ایک مرد صالح کی قبر کے ہمسایہ مین مسجد بناکرے بقصد تبرک۔ نہ صاحب قبر کی تعظیم کی

راہ سے اور نماز مین اسکے طرف توجہ نلاوے اس وعید مین داخل نہین انتہی **بَاب** مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْاَةِ باب حکم مین اس شخص کے جو عورت کی قبر

مین اترے۔ اور اسکی اباحت **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا

بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ

مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا قَالَ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا ۔ حدیث کا ترجمہ مذکور ہو چکا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ فُلَيْحٌ اُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ ابن مبارک نے کہا کہ فلیح نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ حضرت لم یقارف سے گناہ کا ارادہ کیا ۔ لاکن پہلے معنے راجح ہین جیساکہ دوسری روایات مین اسکی تصریح آئی ہی کہ اترے قبر مین وہ شخص جو مقارفہ نکیا ہو اپنی عورت سے ۔ اور صحابہ کی ایک جماعت کثیر جو بہتر اور حضرت سے نزدیکتر تھے حاضر تھے اور یقین ہی کہ انسے کتر اس شب کوی گناہ کیا ہو ۔ اگر ایسا ہوتا حضرت انسے کسی کو اختیار نفرماے ہوتے ۔ مگر یہہ کہ ہم کہین کہ جب ابو طلحہ نے جلدی کی اور گور کنی کا فن رکہتا تھا اسیکو اختیار فرمایا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوْا لِيَكْتَسِبُوْا امام بخاری نے کہا لیقترفوا معنے مین لیکتسبو کے ہی گویا کلام فلیح کی توجیہ کی کہ لفظ مقارفت جو حدیث مین وارد ہوا بمعنی اعم ہے جماع کے ساتھ مخصوص نہین ۔ اور اسی معنے اعم کے ساتھ اس آیت کی تفسیر کی ہین وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُقْتَرِفُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

باب الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ باب احکام مین نماز جنازہ پڑہنے کے شہید پر

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ جابر نے کہا کہ حضرت جمع کرتے تھے درمیان دو مردوکے کشتگون سے غزوہ احد کے ایک کپڑے مین ۔ یعنے ایک کفن مین دو شخص کی تکفین کرتے بسبب تنگی کے جو اسوقت تہی یا آنکہ ایک جامہ مین جو بوجہ سنت ایک کو کفن دین دو شخص پر تقسیم کرین یا ایک جامہ جو ایک کے بدن پر تھا اور دوسرا نہین رکہتا تھا اسکو دو شخص پر تقسیم کرتے ۔ شارح مصابیح کرمانی نے مظہری سے نقل کی ہی کہ مراد جامہ سے قبر ہی ۔ کس لئے کہ دو برہنہ کو ایک کپڑے مین کفن دینا روا نہین جیساکہ ہر دو کے بدن متصل ہون ۔ ہان ہر ایک کا لباس جو بدن پر تھا خون آلودہ ہوگا ۔ لیکن ایک قبر مین ایک کو دوسرے کے پہلو مین دفن کرنا روا ہی اور جو توجیہ کہ ہم نے ذکر کیا اس تمام تکلف کی احتیاج نہین ۔ امام بخاری نے جو کہا کہ ایک قبر مین تین شخص کو جمع کرتے تھے اور اسپر بھی حدیث شہداے احد کی لائی ہی اس روایت مین ایک جامہ مذکور نہین ۔ معلوم ہوتا ہی کہ امام بخاری کے پاس جامہ سے مراد قبر نہین ۔ اور جابر نے کہا کہ میرا باپ اور چچا ایک کپڑے مین جو چادر سلائی دار تھی کفن دئے گئے ۔ اور دوسری روایت آئی ہی کہ اپنا باپ دوسرے کے ساتھ ایک قبر مین دفن کیا گیا ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ پہر حضرت فرماتے ان ہر دو سے کون ہی جو قرآن زیادہ لیا ہو یاد کیا ہو ۔ پس جب اشارہ کیا جاتا ان ہر دو سے ایک کے طرف اسکو لحد مین مقدم کرتے وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور فرماتے مین انپر گواہ ہون قیامت کے دن اسبات پر کہ انسنے راہ خدا مین اپنا خون بہایا وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ اور انکو دفن کرنیکا حکم فرمایا انہین کے خون مین نہ وے غسل دئے گئے نہ انپر نماز پڑہے گئی ۔ حنفیہ کہتے ہین کہ شہداے احد پر نماز نہ پڑہنے کا سبب یہہ ہی کہ اسوقت مسلمانون پر نہایت سختی رو دی تہی اور ان پر نماز پڑہنے کی فرصت نہین رکہتے تھے ۔ اس لئے حضرت نے دوسرے وقت انکے حق مین دعا کی جیساکہ میت پر نماز مین دعا کرین

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ عقبہ بن عامر نے کہا کہ حضرت ایک روز باہر نکلے پہر شہداے احد پر نماز پڑہی وہ نماز جو میت پر پڑہتے ہین ۔ یہہ نماز پڑہنی ہجرت سے ہفت و نیم سال کے بعد تھی ۔ اور غزوہ احد ہجرت سے تیسرے سال ہوا ۔ مراد یہہ ہی کہ حضرت نے شہداے احد پر دعا کی ۔ نہ آنکہ نماز جو جنازے پر معہود ہی پڑہی ۔ کس لئے کہ تین روز سے زیادہ گذرے پر اجماعاً میت پر نماز روا نہین ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ پہر منبر کے طرف پہرے اور خطبہ مین حاضرون کو فرمایا کہ مین تمہارا فرط ہون ۔ یعنے تمہارا پیشرو کہ تمہارے سے آگے جاکے بہشت مین تمہارے لئے منزلین اور نعمتین مہیا کرنیوالا ہون اور مین تمپر گواہ ہون ۔ یہہ بات حضرت کے عین حیات اور بعد وفات قیامت تک بہی نسبت امت کے حق مین ہوسکے ۔ دوسری حدیث ابن مسعود سے آئی ہی جو بزاز نے باسناد صحیح جید رفع کیا ہی ۔ حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ وَمَمَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ میری حیات تمہارے لئے بہتر ہی اور میری ممات تمہارے لئے بہتر ہی ۔ تُعْرَضُ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَاَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ تمہارے اعمال مجھ پر عرض کئے جاتے ہین پس تمہاری جو نیکی دیکھون اسپر شکر کرتا ہون اور جو تم سے

بری دیکھیو ن تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہون وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ اَلْاٰنَ قسم ہی اللہ تعالیٰ کی مین اب اپنے حوض کے تئین دیکھتا ہون
جو آخرت مین ہوگا وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اور مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کے خزانون کی اگر چاہون متصرف ہوؤن - یا کنجیان زمین کی یہہ
شک راوی کا ہی - شارحون نے کہا کہ یہہ خبر دینی ہی ان چیزون سے جو حضرت کے بعد آپ کی امت کو ملک کے خزانے دئے گئے وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ
اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْہَا اور قسم ہی اللہ کی مین اس بات کا خوف نہین کرتا ہون کہ تم میرے بعد شرک کروگے یعنے
مشرک ہوجاؤگے بلکہ مسلمانی پر استوار رہوگے - لاکن مین خوف کرتا ہون اس بات کا کہ باہدگر بغض وحسد کروگے زمین کے خزانون مین یا دنیا مین - منافست کسی
چیز مین رغبت کرنی ہی **باب** دَفْنِ الرَّجُلَیْنِ وَالثَّلٰثَۃِ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ باب بیان مین جواز دفن کے ایک قبر مین دو مرد یا تین مرد - مراد یہہ کہ وقت
ضرورت جائز ہی ورنہ مستحب یہہ ہی کہ جدا جدا دفن کرین - امام ابوحنیفہ لا باس کے قائل ہین **حدثنا** سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ
مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ اس حدیث کا ترجمہ گذرا ہی **باب** مَنْ لَّمْ یَرَ غَسْلَ الشُّہَدَاءِ باب بیان مین اس شخص کے کہ شہیدون کے غسل کا اعتقاد نہین
کیا ہی اگرچہ جنابت اور حیض و نفاس والے ہون - اور اس تعمیم کو قسطلانی نے ترجمہ مین موافق مذہب شافعی کے کیا - اور جو حدیث کہ اس باب مین ہی اس سے یہہ معنے ظاہر نہین
حدثنا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوْہُمْ فِیْ دِمَائِہِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ وَّلَمْ یُغَسِّلْہُمْ فرمایا دفن کرو ان شہیدون کو انکے خون مین یعنے احد کے روز اور ان کو غسل
نہ دیا گیا **باب** مَنْ یُّقَدَّمُ فِی اللَّحْدِ باب اس بیان مین کہ لحد مین کون مقدم کیا جاوے جب دو شخص کو ایک قبر مین دفن کرین - لحد بفتح و ضم لام
و سکون حاء مہملہ قبر کے شگاف کو اور ایک کنارے پر شگاف کئے گئے کو کہتے ہین اور اصل مین میل یک جانب کا معنا ہی وَسُمِّیَ اللَّحْدَ لِاَنَّہٗ فِیْ نَاحِیَۃٍ
اور شگاف گور کا نام لحد اسلئے ہوا کہ وہ گور کے ایک جانب ہوتا ہی وَکُلُّ جَائِرٍ مُّلْحِدٌ اور ہر جور کرنیوالا ملحد ہی - اسلئے کہ وہ میل کرنیوالا یعنے پھیرنیوالا ہی
حق سے ستم کی طرف مُلْتَحَدًا جو قرآن مین ہی ولن تجد من دونہ ملتحدا جاے عدول اور رجوع کے معنے مین ہی یعنے ایک پناہ جو اسکی
طرف بازگشت کرین وَلَوْ کَانَ مُسْتَقِیْمًا ضَرِیْحًا اور اگر قبر سیدھی اور ایک جانب مائل نہو اسکو ضریح کہتے ہین ضاد معجمہ سے جو زمین مین شگاف کے
معنے مین ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ
یَقُوْلُ اَیُّہُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ اِلٰی اَحَدِہِمَا قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَہِیْدٌ عَلٰی ہٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِہِمْ بِدِمَائِہِمْ
وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِمْ وَلَمْ یُغَسِّلْہُمْ وَاَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ پوشیدہ نرہے کہ امام بخاری نے بلا واسطہ اوزاعی
سے سماع نہین رکھتا ہی - اگر یہہ مقولہ عبداللہ بن مبارک کا ہو امام بخاری نے بواسطہ محمد بن مقاتل اس سے حدیث کی - وہ بھی بواسطہ لیث بن سعد زہری
سے جو ابن شہاب ہے حدیث رکھتا ہی - اور زہری بھی جابر سے بیواسطہ نسنا ہی - پس یہہ حدیث منقطع ہی اور اس حال اشارہ کیا کہ یہہ حدیث اسکو عبداللہ
بن مبارک اور اسکو لیث اور اوزاعی سے اسکو زہری سے اسکو جابر سے پہنچی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِقَتْلٰی اُحُدٍ
اَیُّ ہٰؤُلَاءِ اَکْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ اِلٰی رَجُلٍ قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِہٖ قَالَ جَابِرٌ فَکُفِّنَ اَبِیْ وَعَمِّیْ فِیْ نَمِرَۃٍ
وَّاحِدَۃٍ اس حدیث کا ترجمہ گذرا - نمر بفتح نون و کسرہ میم چادر خطدار ہی پشمی ہو یا غیر پشمی - جابر کے باپ کا نام عبداللہ ہی اور اسکا چچا عمرو بن جموح
بن زید بن حرام - پس عمرو بن جموح جابر کا ابن عم ہی تعظیم کے لئے اسکو عم کہا وَقَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا الزُّہْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ
سلیمان بن کثیر نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے زہری کہا حدیث کی مجھ سے وہ شخص جو سنا ہی جابر سے اور وہ عبدالرحمن بن کعب ہی - کہتے ہین کہ ان قولون
بعض لوگ ایک اضطراب جو اس حدیث مین رکھتے ہین سو اسکو رفع کیا اور اس قول سے ارادہ واسطہ کا کیا ہی درمیان زہری اور جابر کے کہ وہ عبدالرحمن

بن کعب ہی اور اس رفع اضطراب مین جو مذکور ہوا تامل ہی لیفہم من لہ علم بالاصول **باب** الاذخر والحشیش فی القبر. باب بیان مین اذخر ڈالنے کے قبر مین کہ ایک قسم کا گھانس خوشبودار ہی اور دوسرا گھانس بھی جب قبر کی اینٹون مین ساندین رہین تو اس سے بند کرنا یا میت کے نیچے بچھانا رواہی **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن حوشب قال حدثنا عبد الوہاب عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم اللہ عز وجل مکۃ فلم تحل لاحد قبلی ولا لاحد بعدی احلت لی ساعۃ من نہار ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا حرام کیا ہی اللہ تعالی نے مکہ معظمہ کے حرم کو پس کسیکو بھی حلال نہین وے چیزین جو اسمین ممنوع ہین میرے آگے اور نہ کسی کو میرے بعد حلال کیا گیا ہے واسطے میرے اس مین ایک ساعت دن کا لایختلی خلاہا ولا یعضد شجرہا ولا ینفر صیدہا ولا تلتقط لقطتہا الا لمعرف کاٹا نجاوے گیاہ سبز اسکا اور کاٹا نجاوے درخت اسکا اور ہانکا نجاوے شکار اسکا اور اٹھائی نجاوے راہ مین پڑی ہوئی چیز اسکی مگر وہ شخص کہ اس چیز سے لوگون کو شناسا کرے فقال العباس الا الاذخر لصاغتنا وقبورنا فقال الا الاذخر پس عباس بن عبد المطلب نے کہا مگر اذخر کو استثنا کیجئے یا رسول اللہ ہمارے زرگرون اور قبرون کے لئے۔ پس حضرت نے مستثنی کیا اور فرمایا مگر اذخر۔ یہہ استثنا کرنا اجتہاد سے تھا یا وحی فی الحال اسکے آگے وحی آئی تھی۔ کہ اگر اذخر کے لئے التماس کرین استثنا کیجئے وقال ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقبورنا وبیوتنا ابو ہریرہ نے حضرت سے کہا کہ یہہ اذخر ہماری قبرون کے لئے اور ہمارے گھرون کے لئے یا رسول اللہ وقال ابان بن صالح عن الحسن بن مسلم عن صفیۃ بنت شیبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ صفیہ سے مروی ہی کہ مین نے حضرت سے سنا اسکے مانند جو ابو ہریرہ نے نقل کی۔ اور مجاہد نے طاؤس سے وہ ابن عباس سے قبورنا کے بدل لقینہم لایا ہی یعنے آہنگرون کے اور انکے گھرون کے لئے

باب ہل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ باب اس بیان مین کہ آیا باہر لائی جاوے میت قبر سے اور لحد سے بسبب کسی علت کے۔ ترجمہ مین اخراج کی تعمیم کی۔ اسلئے کہ حدیث مین اخراج نماز و دعا کے لئے ہی۔ اور دوسری حدیث مین جابر سے بے ضرورت شرعی وارد ہی۔ پس جب ایک ضرورت پیش آوے بطریق اولی جایز ہوگا **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال عمرو سمعت جابر بن عبد اللہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ ونفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ واللہ اعلم جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ ابن ابی منافق کو قبر مین داخل کئے پر حضرت تشریف لائے پھر اسکو نکالنے کے لئے حکم کیا تو وہ نکالا گیا پھر اسکو اپنے ہر دو زانوے مبارک پر رکھا اور اپنا لعاب شریف کچھ پھونکتے ہوے اس مین ڈالا۔ اور اپنا پیرہن اسکو پہنوایا۔ سبب اسکا خدا ہی جانے وکان کسا عباسا قمیصا اور اس منافق نے عباس رضی اللہ عنہ کو ایک پیراہن پہنایا تھا قال سفیان وقال ابو ہارون وکان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیصان فقال لہ ابن عبد اللہ یا رسول اللہ البس قمیصک الذی یلی جلدک اور ابو ہارون نے کہا کہ حضرت کے بدن مبارک پر دو پیرہن تھے۔ پس عبد اللہ بن ابی منافق کا بیٹا کہ جسکا نام حباب تھا اور آنحضرت نے اسکا نام عبد اللہ سے بدلایا تھا اور وہ بڑا صحابی مخلص تھا اسکا احوال بھی کچھ گذرا ہی سو اسنے حضرت کے جناب مین عرض کی یا رسول اللہ آپکا پیراہن مبارک جو بدن مبارک سے لگا ہی میرے باپ کو پہنائیے یعنے اسکا کفن دیجئے تا اسکے برکات اسکو گھیرین قال سفیان فیرون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم البس عبد اللہ قمیصہ مکافاۃ لما صنع سفیان بن عیینہ نے کہا کہ گمان کرتے ہین کہ حضرت نے اسکو جو اپنا پیرہن پہنایا یہہ بدلا ہی اسکا جو اسنے کیا تھا یعنے عباس رضی اللہ عنہ کو جو پیراہن دیا تھا

حدثنا مسدد قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا حسین المعلم عن عطاء عن جابر قال لما حضرت احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض جابر نے کہا کہ مین غزوہ احد مین حاضر ہوا اس شب میرا باپ مجھ کو بلایا۔ پس کہنے لگا کہ مین آپ کو نہین دیکھتا ہون مگر مارا گیا جو پہلے مارا جائیگا حضرت کے صحابہ سے۔ اور مین نہین چھوڑتا ہون اپنے پیچھے تیرے سے عزیز تر بجز ذات پاک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرر میرے پر ایک قرض ہی پس تو اسکو ادا کر واستوص باخواتک خیرا اور وصیت نیک طلب کر

اپنے بہنوں سے کہتے ہین کہ اسکو ون بن تے فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنت معه اخر فی قبر پس ہمنے صبح کیا اور تھا عبداللہ پہلا مقتول اور
مین نے دفن کیا اسکے ساتھ دوسرے کو ایک قبر مین ثم لم تطب نفسی ان اترکه مع الاخر فاستخرجته بعد ستة اشهر پس سرور و سکون نپایا
دل میرا کہ اسکو غیر کے ساتھ اسکی قبر مین چھوڑ دون پس اسکو چھے مہینون کے بعد نکالا فاذا هو کیوم وضعته هنیة غیر اذنه پس ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ
مین جس روز نکالا وہ مانند اس روز کے تھا جو مین اسکو قبر مین رکھا تھا مگر تھوڑا تغیر کان کا یعنے اسمین کچھ تغیر نہ آیا تھا مگر نرمہ گوش جو دوسرے اعضا کے بہ نسبت جلد گداز
ہوتا ہی - کہتے ہین کہ اس روایت مین ایک تغیر واقع ہوا ہی صواب یہہ ہی جو دوسری روایات مین آیا ہی غیر هنیة فی اذنه تقدیم لفظ غیر کی اور اذن کے آگے زیادتی
فی کی - بعضون نے بتقدیم مثناة تحتیہ نون پر لایا یہہ تصغیر ہنا کی ہی نزدیک کے معنے مین اور کہتے ہین اس ضبط سے کلام درست ہوتا ہی بغیر تقدیم و تاخیر و زیادتی کے

حدثنا علی بن عبد الله قال حدثنا سعید بن عامر بن شعبة عن ابن ابی نجیح عن عطاء عن جابر قال دفن مع ابی رجل
فلم تطب نفسی حتی اخرجته فجعلته فی قبر علحدة **باب** اللحد والشق فی القبر باب بیان مین لحد اور شق کے جو شگاف قبر مین
ہوتا ہی **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا اللیث بن سعد قال حدثنی ابن شهاب عن عبد الرحمن بن کعب
بن مالک عن جابر بن عبد الله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یجمع بین الرجلین من قتلی احد ثم یقول ایهم
اکثر اخذا للقران فاذا اشیر له الی احدهما قدمه فی اللحد فقال انا شهید علی هؤلاء یوم القیمة فامر بدفنهم بدمائهم
ولم یغسلهم اس کا ترجمہ مکرر مذکور ہوا - اب کلام تطبیق حدیث مین ہی ترجمہ کے ساتھ - کہ ذکر لحد اور شق ہردو کا کیا - اور حدیث مین شق کا ذکر نہ آیا **جواب**
اسکا یہہ دیتے ہین کہ فقدمه فی اللحد جو آیا ہی وہ شق پر دلالت کرتا ہی اس لیئے کہ لحد مین ایک میت کی تقدیم دوسرے کی تاخیر کو مستلزم ہی - تو وہ غالباً شق مین
ہی ہوگا - کیونکہ لحد مین مشقت ہی کہ گنجایش دو میت کی متصور نہین - اس جواب مین تکلف ہی اور کہہ سکتے ہین کہ مراد ترجمہ سے وہ ہی کہ ان ہردو قسم کی قبر مسنون
ہی - اور حدیث دلالت کرتی ہی کہ حضرت کے حسب الارشاد وہ لحد ہی ہوگی اور افضل بھی وہی ہی اور حضرت کے لئے بھی لحد بنی تھی اور دوسری حدیث مین آیا ہی
اللحد لنا والشق لغیرنا یعنے لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے غیر کے لئے - یعنے لحد ہم نے ہمارے لئے اختیار کیا اور شق اگلون کا مختار تھا - اور بعض کہتے ہین کہ
غیر سے اہل کتاب مراد ہین جیسا کہ امام احمد کی مسند مین صریح واقع ہوا - بہر تقدیر اس حدیث مین شق سے نہی نہین غایت یہہ کہ لحد بہتر ہی بشرطیکہ زمین سخت ہو
وگرنہ شق بہتر ہی - اجماع علما کا ہردو صورت کی جواز پر واقع ہوا **باب** اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه وهل یعرض علی الصبی
الاسلام باب اس بیان مین کہ جب لڑکا مسلمان ہوا اور آگے بلوغ کے مرگیا آیا اسکے جنازے پر نماز پڑہی جاوے - اور اسکا اسلام معتبر ہے کیا لڑکے پر اسلام
عرض کیا جاوے اور اسکو اسلام کے طرف بلایا جاوے وقال الحسن وشریح وابراهیم وقتادة اذا اسلم احدهما فالولد مع المسلم اور حسن
بصری اور شریح و ابراہیم نخعی و قتادہ نے کہا جسوقت کہ بچے کے ماں باپ سے ایک مسلمان ہو وے پس وہ بچا مسلمان ہی اور اسلام مین اسکا تابع ہی وکان ابن عباس
مع امه من المستضعفین اور تھے ابن عباس اپنے والد عباس اسلام لانے کے آگے مکہ معظمہ مین اپنے ماں کے ساتھ جسکا نام لبابہ بنت حارث تھا - تب ناتوانون
سے تھے یعنے وے لوگ جو مسلمان ہوئے تھے لاکن ناتوان تھے اور کفار نہین چھوڑتے تھے کہ ہجرت کرین - اور اسوقت عباس اسلام سے مشرف نہین ہوئے تھے انکا اسلام
غزوہ بدر کے بعد ہی اور صحیح یہہ ہی کہ سال فتح مین ہی اور فتح مکہ مین حضرت کے ولم یکن مع ابیه علی دین قومه اور نہین تھے ابن عباس اپنے باپ کے
ساتھ اپنی قوم کے دین پر جو مشرک تھے وقال الاسلام یعلو ولا یعلی اور کہا اسلام برتر ہوتا ہی اور اسپر برتری نہین کی جاتی ہی کوی چیز - یعنے
اسلام کا جہت غالب ہوتا ہی مغلوب نہین - پس فرزند کو اپنے جانب کھینچتا ہی - قائل اس قول کا متعین نہین بعض کہتے ہین کہ قول ابن عباس کا ہی - اور دارقطنی
سند صحیح سے لایا ہی کہ قول حضرت کا ہی **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد الله عن یونس عن الزهری قال اخبرنی سالم بن عبد
الله ان ابن عمر اخبره ان عمر انطلق مع النبی صلی الله علیه وسلم فی رهط قبل ابن صیاد ابن عمر نے سالم کو خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ
حضرت کے ہمراہ رکاب ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کے آگے گئے - حضرت اسکے پاس تشریف لیجانے کا سبب وہ ہی جو امام احمد جابر کی طریق سے روایت

کی ہی کہ حضرت نے یہہ خبر سنی کہ قوم یہود مین ایک لڑکا پیدا ہوا ہی بعض علامات دجال کے اسمین ظاہر ہین حضرت نے گمان کیا کہ دجال موعود وہی ہوگا - اسکے حال کی تحقیق کے لئے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما ہوئے - حَتّٰی وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ یہان تک کہ حضرت نے اسکو پایا جس حال مین کہ وہ لڑکون کے ساتھ بازی کرتا تھا ایک قصر سنگین یا قلعے کے پاس جو قبیلہ انصار کا تھا اطم بضم ہمزہ وطاء مہملہ ومیم - اور مغالہ بفتح میم وغین معجمہ ولام ہی وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اور مقرر ابن صیاد بلوغ کے نزدیک پہنچا تھا اور وہ آگاہ نہوا یہان تک کہ حضرت نے اسکو اپنے ہاتھ سے مارا - پھر فرمایا آیا تو گواہی دیتا ہی اسبات کی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون - یہی جزو حدیث مطابق ترجمہ کے ہی کہ حضرت نے ابن صیاد پر جو لڑکا تھا عرض اسلام کیا فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ پس ابن صیاد نے آپکے طرف دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول امیون کے ہین - عربون اور یکو نکوامی کہتے تھے ام القری کی نسبت سے جو کہ معظمہ کا نام ہی یا اس جہت سے کہ کیون مین پڑہنا لکھنا نہین تھا وے جیسے مادر زاد تھے ویسے ہی تھے - ابن صیاد نے جو کہا کہ آپ پیغمبر امیون کے ہین - اسکا یہہ قول بمال یہود کے اعتقاد کے مطابق تھا کہ وہ بعثت مصطفوی کے معتقد تھے اور کہتے تھے کہ یہہ پیغمبر مخصوص عرب کے ہین - یہہ قول یہود کا باطل ہی جب آپ کی رسالت کا اعتقاد رکہتے تھے کہ پیغمبر خدا ہین - اور محال ہے کہ پیغمبر خدا جہوٹھ کہے - اور حضرت نے تمام خلایق کو دعوت کی اور کتاب توریت بہی ناطق ہی کہ حضرت عام خلایق کے پیغمبر ہین **ف** توراۃ سے حضرت کی عموم بعثت کا اثبات مترجم عاصی نے جنان السیر کی جلد ثانی مین رسالہ بشارات محمدی مین لایا ہی دیکھ لین فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهُ پس ابن صیاد حضرت سے کہنے لگا آیا آپ گواہی دیتے ہو کہ مین رسول اللہ کا ہون - پس حضرت نے اسکو چہوڑ دیا اور اسکے ایمان سے نومید ہوئے - رفضہ فا اور ضاد معجمہ سے ہی اور بعض روایت مین صاد مہملہ سے ہر دو کے ایک ہی معنے ہین - اور بعض مین سین مہملہ سے ہی اسکے یہہ معنے ہین کہ اسکو اپنے پاؤن سے مارا وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ اور فرمایا مین ایمان لایا اللہ تعالی پر اور اسکے رسولون پر - شارحون نے کہا ہی کہ اس کلام کی مناسبت قول ابن صیاد کے مقابل مین یہہ ہی کہ جب حضرت نے چاہا کہ دعوی رسالت مین ابن صیاد کا جہوٹھ لوگون پر ظاہر کرین یہہ قول بطور انصاف کے فرمایا کہ مین سب پیغمبرون پر ایمان لایا ہون اگر تو سچا ہوتا تجہ پر ایمان لاتا لاکن تو جہوٹا ہی اور امر تجہ مشتبہ ہوا ہی پس دور رہو - اسکے بعد اسکا احوال استفسار کیا فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ پس حضرت نے اسکو فرمایا کہ تو کیا دیکھتا ہی - ابن صیاد نے کہا کہ آتا ہی میرے پاس سچ بولنے والا اور جہوٹھ بولنے والا یعنے مین خواب دیکھتا ہون کبھی سچ رہتا ہی اور کبھی جہوٹھ - ترمذی نے جابر سے روایت کی ہی کہ کہا مین دیکھتا ہون حق و باطل کو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ پس حضرت نے فرمایا کہ خلط اور آمیز کی گئی ہی تجپر وہ جو شیطان القا کرتا ہے ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا پھر آپ نے اسکو فرمایا کہ مین پوشیدہ کیا ہون اور مضمر رکھا ہون تیرے امتحان کے لئے ایک مضمر - حدیث صحیح مین آیا ہی کہ حضرت نے سورۂ دخان سے اپنے مبارک دل مین گذرانے تھے یعنے یہہ آیت يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ - فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ پس ابن صیاد نے کہا کہ وہ دخ ہی قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَادَ اَنْ يَّقُوْلَ الدُّخَانَ فَلَمْ يُمْكِنْهُ لِاَنَّهُ كَانَ فِيْ لِسَانِهِ شَيْءٌ امام بخاری نے کہا کہ اسنے دخان کہنا چاہا پس کہنے نہ سکا اس لئے کہ اسکی زبان مین لکنت تھی - یا اس لئے کہ جنون کے کاہن کامل ایک چیز پا نہین سکتے ہین پس آیہ کریمہ کے طرف رہ نپائی فَقَالَ لَهُ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ پس اسکو فرمایا کہ تو دور ہو - تو ہرگز تجاوز نکریگا اپنے قدر و اندازے سے یعنے اپنے کفر و ضلالت سے نہ نکلیگا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَهُ پس عمر فاروق کہنے لگے کہ مجہ کو چہوڑ دیجئے رخصت دیجئے یا رسول اللہ کہ اسکی گردن مارون فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ پھر حضرت نے فرمایا اگر ہی یہہ دجال موعود پس تو ہرگز اسپر مسلط نہو سکیگا بلکہ اسکے قاتل عیسی علیہ السلام ہین وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ اور اگر وہ دجال نہو پس اسکے قتل مین بہتری نہین - اگر کہین کہ کس لئے حضرت اسکے قتل کی اجازت ندی اسنے تو دعوی نبوت کیا **جواب** یہہ کہ اسنے دعوی نبوت کا نہین بلکہ تو ہم ہی کہ دعوا رسالت کا کیا اور رسالت کے دعوی سے نبوت کا دعوا لازم نہین آتا ہی حق تعالی نے فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيَاطِيْنَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ یعنے ہم نے بہیجا شیاطین کو کافرون پر پس رسول کا معنا بہیجا گیا ہی

ازراہ لعنت ۔

از راہ لغت اسکے سوا حضرت جانتے تھے کہ وہ رسوا ہوگا - اور لوگ اسکے حال سے واقف ہوجاینگے - اور یہہ بھی سبب ہے کہ وہ نابالغ تھا نابالغ لڑکے کو کسی گناہ کے بسبب مارا جاتا ہے
اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ ابن صیاد اس قوم سے تھا کہ وہ مسلمانون کے ساتھہ عہد و پیمان رکھتی تھی - اور ایک روایت ہی کہ آخر وہ اسلام لایا اور اسکو ایک فرزند پیدا ہوا
اور وہ مکہ معظمہ کو گیا تھا پھر مدینہ منورہ کو آکے موا - جب اسپر نماز پڑہنا چاہے اور اسکے چہرے سے کپڑا اٹھاکے دیکھتے ہیں تو وہی ابن صیاد تھا **ف** دجال
علیہ اللعنہ وہی ابن صیاد ہی یا نہ اسمین اختلاف ہی چنانچہ اسکا بحث اسکے محل مین آئیگا لیکن جو لوگ اسکو دجال نہین تہراتے ہین اسکی دلیل وہ روایت ہی
کہ وہ آخرکار مسلمان ہوکے موا انتہی قسط **وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ثُمَّ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ**
سَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ سالم کہتا ہی کہ مین عبداللہ بن عمر سے سنا کہ فرمایا اس حال کے بعد حضرت اور ابی بن کعب ایک شجستان
خرما کے طرف آئے تو اس مین ابن صیاد تھا **وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ** جس حال مین کہ حضرت چاہتے
تھے کہ اسکو غافل پاوین اور اس سے کوئی چیز سنین جو خلوت مین کیا کرتا ہی آگے اسکے کہ ابن صیاد حضرت کو دیکھے - تا اسکے حال خلوت سے معلوم ہو جاوے
کہ وہ ساحر ہی یا کاہن **فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْزَةٌ اَوْ زَمْرَةٌ** پس حضرت نے اسکو
دیکھا جس حال مین کہ وہ سویا ہی اپنی چادر مین اور اس مین ایک آواز ہی - رمزہ براے مہملہ و سکون میم و زاے معجمہ ہی - و زمرہ بتقدیم زاے معجمہ و
سکون میم و را - یہہ شک راوی کا ہی ہر دو کے ایک ہی معنے ہین - اور بعض نسخون مین ان ہر دو لفظ مین شک کیا ہی رمزمہ ہر دو زاے معجمہ ہین
یا رمرمہ ہر دو را ہین - آواز خفی کو کہتے ہین جو گلو مین ہوتا ہی یا بینی مین **فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ**
يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ ابن صیاد کی مان نے دیکھا کہ حضرت خرما کے شاخون مین آپ کو نگاہ رکھتے ہین یعنے شاخون کے آسرے مین ہین **فَقَالَتْ لِابْنِ**
صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ پھر ابن کو کہنے لگی ای صافی یہہ نام ابن صیاد کا ہی بروزن قاضی غرض اسنے اپنے بیٹے کو جگایا
اور بولی کہ یہہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم **فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ** پس ابن صیاد جلد اپنے خواب سے اٹھا **فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ**
پھر حضرت نے فرمایا اگر اسکو اسکی مان ویسا ہی چھوڑ دی ہوتی تو وہ اپنا حال مخفی کچھ ظاہر کر دیا ہوتا اور اس کتاب کے بعض روایات مین آیا ہی **وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ**
يَعْنِيْ بَيَّنَ مَا عِنْدَهُ اور امام بخاری نے کہا کہ وہ بیان کرتا وہ چیز جو اسکے پاس ہے - یعنے اگر اسکی مان اسکو اسی حالت پر چھوڑتی اور وہ حضرت کے تشریف
لانے سے آگاہ نہوتا اور دہشت نکھاتا اسکے کلام کا اختلاف و اختلال اور اسکی ناکسی تم پر ظاہر ہو جاتی **فَرَفَضَهُ** پس اسکو چھوڑ دیا **قَالَ شُعَيْبٌ زَمْزَمَةٌ**
فَرَفَصَهُ اور شعیب نے اپنی روایت مین لفظ زمزمہ لایا اور ایک روایت مین ہر دو راے معجمہ سے پھر چھوڑا حضرت نے اسکو اور ابوذر کی روایت مین رفضہ کی
جگہہ فرفصہ آیا ہی **وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْزَةٌ** اور عقیل نے لفظ رمزہ لایا ہی را و میم و زا سے **وَقَالَ اِسْحٰقُ رَمْرَمَةٌ** اور اسحق نے کہا رمرمہ ہر دو را مہملہ سے **وَقَالَ مَعْمَرٌ**
رَمْزَةٌ اور معمر نے کہا رمزہ را کے بعد میم اور زاے معجمہ **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ**
غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهِ فَقَالَ لَهُ اَسْلِمْ
فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ بِيْ
مِنَ النَّارِ انس نے کہا کہ ایک لڑکا یہودی تھا کہ حضرت کی خدمت کرتا تھا - وہ بیمار ہوا اور حضرت اسکی عیادت کے لئے تشریف لاے اور اسکے سرہانے بیٹھے اور اسکو فرمایا کہ تو اسلام
قبول کر اسنے اپنے باپ کے طرف دیکھا کہ وہ اسکے نزدیک تھا - پس اسکے باپ نے کہا کہ اطاعت کر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر وہ مسلمان ہوا - پس حضرت باہر تشریف لائے
جس حال مین کہ کہتے تھے شکر ہی اس پروردگار کو جسنے اسکو آتش دوزخ سے نجات دی میرے واسطے سے - مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ ظاہر ہی جو اسلام کا عرض کرنا نابالغ
پر ہی - اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ کافر جو کفر پر مرے دوزخی ہی - اور لڑکے کا اسلام موجب نجات ہی **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا**
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَاُمِّيْ
مِنَ النِّسَاءِ ابن عباس نے کہا کہ مین اور میری والدہ ناتوان مسلمانون سے تھے مکہ معظمہ مین اور مین لڑکون سے تھا اور میری والدہ عورات سے - یعنے مین اور میری والدہ ان

مسلمانون سے

مسلمانون سے تہی جو کفار انکو ایذا دیتے اور ہجرت کرنے سے منع کرتے تہے **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال ابن شہاب یصلی علی کل مولود متوفی وان کان لغیۃ ابن شہاب زہری نے کہا کہ نماز پڑہی جاوے ہر مولود پر اگرچہ اسکا پیدا ہونا گمرہی پر ہو یعنے اگرچہ وہ ولد زنا یا ولد کافر ہو ان باپ کے طرف سے من اجل انہ ولد علی فطرۃ الاسلام یدعی ابواہ الاسلام او ابوہ خاصۃ وان کانت امہ علی غیر الاسلام اس لئے کہ وہ پیدا ہوا ہی فطرت اسلام پر۔ جس حال مین کہ اسکے ماں باپ اسلام کا دعوی رکہتے ہین۔ یا فقط باپ اسکا اگرچہ اسکی ماں غیر اسلام پر ہو۔ پوشیدہ نرہے کہ اسکا عکس بہی ہو سکتا ہی کہ ماں مسلمان ہو اور باپ کافر۔ اور اسکا بچہ مسلمان ہی ماں کی تبعیت سے۔ گویا بالغرض اس صورت کے ساتہہ واقع نہوا۔ کسلئے کہ پیدا ہونا بچہ کا جس حال مین ماں مسلمہ رہے اور باپ کافر متصور نہین اسلئے کہ کافر کا نکاح عورت مومنہ کے ساتہہ روا نہین ہی۔ اگر ہو داخل زنا ہوگا واذا استھل صارخا صلی علیہ اور بچہ نے جب آواز کی پیدا ہونیکے وقت یا رویا اسپر نماز پڑہی جاوے ولا یصلی علی من لا یستھل من اجل انہ سقط اور نماز پڑہی نجاوے اس پر جو آواز نکی اس جہت سے کہ وہ بیجان پیدا ہوا اور خلقت کامل نپائی **ف** اگر جنین پر ایک سو بیس روز گذرے ہو ہیں اسپر نماز نہین بلکہ غسل و کفن و دفن واجب ہی۔ اگر چار مہینے سے کم مدت مین پیدا ہوا ایک کپڑے مین لپیٹ کے دفن کرد ین فان ابا ہریرۃ کان یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ اور مقرر ابو ہریرہ حدیث کرتا تہا کہ بتحقیق حضرت نے فرمایا کہ کوئی مولود نہین خواہ مسلمان سے ہو یا کافر سے مگر یہہ کہ وہ پیدا کیا جاتا ہی فطرت یعنے اسلامی طبیعت پر پہر اسکے ماں باپ اسکو یہودی کرتے ہین یا نصرانی یا مجوسی۔ احکام کفر کی تعلیم یا ترغیب سے۔ یا اگر وہ بچہ دین مین ماں باپ کا تابع ہو چکا ہی اس تیسری تقدیر مین اگر ماں باپ اسکو تعلیم و ترغیب دی ہون اگر بچہ کافر مرجاوے حکم کفر کا ہی رکہتا ہی **ف** قسطلانی نے لکہا ہی کہ اگر اس بچے پر سعادت سبقت کرے تو وہ اسلام لاتا ہی ورگرنہ کافر مرتا ہی اگر آگے بلوغ کے مرجاوے صحیح یہہ بات ہی کہ وہ اہل دوزخ سے ہوگا۔ اور بعضون نے کہا کہ دنیا مین ایمان فطری معتبر نہین بلکہ ایمان شرعی کا اعتبار ہی جو ارادہ و عقل سے اکتساب کی راہ سے حاصل کیا ہوا اس لئے یہودی کے بچہ پر کفر کا حکم کیا دنیا مین باعتبار تبعیت اسکے ماں باپ کے کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء جیسا کہ جانور جانور کو جنتا ہی جس حال مین کہ خلقت درست اور کامل رہتی ہی آیا دیکہتے ہو تم اس سے کان اور ناک اور ہاتہہ کٹا ہوا۔ یعنے پیدا ہونیکے وقت خلقت پوری رہتی ہی کوئی عیب نہین رکہتا ہی۔ اسکے بعد اسکے ناک اور کان کو کاٹتے ہین۔ یہہ قول بطریق تمثیل کے لایا ثم یقول ابو ہریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا الایہ باقی آیت یہہ ہی لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم پس ابو ہریرہ پڑہا کرتے یہہ آیت۔ پیدایش یعنے پیدا کرنا خدا کا وہ پیدایش ہے کہ لوگون کو اسپر پیدا کیا تبدیل نہین اسکی خلقت کو یعنے سزاوار نہین کہ اسمین تصرف کرین یہہ ہی دین محکم اور استوار **حدثنا** عبدان قال اخبرنا یونس عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء ثم یقول ابو ھریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم اس حدیث کا وہی ترجمہ ہی جو گذرا **ف** جب احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ ہر آدمی فطرت پر پیدا ہوتا ہی یعنے دین اسلام پر اب لفظ فطرت کی تحقیق کیا چاہئے کہ فطرت کے معنے لغت مین انشقاق و خلقت و پیدایش ہے اور اصطلاح شرع مین فطرت دین اسلام کو کہتے ہین چنانچہ خود شارع یعنے خدا و رسول خدا نے لفظ فطرت کو دین اسلام کے معنے مین استعمال فرمایا ہی۔ ہان کہین فطر کے صیغہا مشتقہ کو پیدا کرنے کے معنے مین بہی لائے ہین چنانچہ فاطر السموات۔ فاطر السموات فطر الناس جو قرآن مجید مین وارد ہوا۔ لیکن وہ جو حق تعالی نے مطلق فطرت کو دین اسلام کے معنے مین استعمال فرمایا ہی یہہ جو سورۂ روم مین فرماتا ہی واقم وجھک للدین حنیفا یعنے قائم کر اپنے منہہ کو دین پر ایک طرف کا ہو کر (یہہ دین کچہ نو ایجاد نہین ہی بلکہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا تبعیت کر اور لازم کر لے اللہ کی فطرت کو وہ ایسی فطرت ہی کہ پیدا کیا اسنے لوگون کو اسپر لا تبدیل لخلق اللہ تبدیل نہ کیا چاہئے اللہ کی تخلیق کو۔ اب اس فطرت کے کیا معنے ہین اور اس تخلیق سے کیا مراد ہی جسکو تغیر و تبدل کرتے ہین حق تعالی خود آپ ہی تفسیر کرتا ہی کہ ذلک الدین القیم وہ فطرت دین ہی استوار۔ یعنے اللہ کی فطرت و تخلیق جو دین استوار ہی اور لوگون کو اسی پر پیدا کیا یعنے انکی بنیاد دین رکہا ہی سو اس دین و اسلام فطری کو تغیر و تبدل نکرین شرک و کفر سے۔ جب اللہ ہی کے بیان سے

فطرت کی تحقیق اور آیت و حدیث مین تطبیق

معلوم

معلوم ہوچکا کہ فطرت کے معنے دین اسلام ہی۔ اب جناب رسالت کے بیان سے معلوم کیا چاہیئے کہ فطرت وتخلیق کونسا دین ہی اور اسکی تبدیل کسطرح ہوتی ہی۔ اسباب مین آنحضرت کے
احادیث جو وارد ہوی ہین گویا مراد اللہ کے موافق اس آیت کی تفسیر کرتے ہین چنانچہ قولہ تعالی فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا کا بیان کرتے ہین کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ
عَلَى الْفِطْرَةِ یعنے ہر بچہ پیدا ہوتا ہی فطرت پر یعنے دین اسلام پر جو ضد ہی شرک وکفر کا پھر قولہ تعالی لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ کی تفسیر تمثیل کے طور پر فرماتے ہین کہ اس فطرت وتخلیق
کی تبدیل لوگ اسطرح پیر کرتے ہین کہ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ یعنے پھر ماں باپ اسکے یہودی بناتے ہین اسکو نصرانی بناتے ہین اسکو مجوسی بناتے ہین اسکو
اور صحیح مسلم مین یہہ حدیث اس لفظ سے آئی ہی لَيْسَ مَوْلُوْدٌ يُوْلَدُ اِلَّا عَلَى الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهٗ یعنے نہین کوی بچہ جو پیدا ہوتا ہی مگر وہ فطرت پر ہی رہتا
ہی یہان تک کہ اسکی زبان اسکو متغیر کرے یعنے کلمۂ شرک وکفر کے سبب سے۔ جب قرآن وحدیث سے واضح ہوچکا کہ اصطلاح خدا ورسول وعرف شرع مین فطرت کی معنی دین اسلام
ہی لیس صحابہ وتابعین مفسرین ومحدثین قرآن وحدیث کی تفسیر وشرح مین فطرت وخلق کے معنے دین اسلام ہی تبلاتے ہین اور اسکی تبدیل تبدیل بالشرک ہی لکھتے ہین چنانچہ اس
آیت فطرت کی تفسیر مین ابن عباس اور جماعت مفسرین نے لکھا ہی فِطْرَةَ اللهِ دین اللہ وہی دینہ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ ای لدینہ ولا تبدلوا بالشرک۔ اور ابو ہریرہ بھی یہی معنے تبلاتے
ہین چنانچہ بخاری مین انہون نے جو حدیث کل مولود پر آیت فطرة اللہ التی الخ پڑہی ہر دو مین تطبیق تبلائی اوپر مذکور ہوچکا۔ اور امام بخاری رح بھی بخاری کی کتاب التفسیر مین یہی
معنے لکھتے ہین چنانچہ کہتے ہین لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ لدین اللہ خلق الاولین دین الاولین والفطرة الاسلام انتہی ابن عبد البر نے لکھا ہی کہ سلف مین فطرت کے معنے دین
اسلام ہی معروف تھے لیکن متاخرین ائمہ مین سے بعضون نے فطرت کا معنا روز میثاق کا عہد لکھا ہی جو ارواح نے ربوبیت الٰہی کا اقرار کیا کہ وہی ایمان فطری ہی جو جذر فطرت مین
رکھا گیا۔ اور بعضون نے کہا کہ فطرت کے معنے قبول حق اور حق معلوم ہوے پر اس پر ثابت رہنا یہہ سب معانے آپسمین مترادف ہین ؎ عباراتنا شتّٰی وحسنک واحدٌ
وکلٌّ الی ذاک الجمال یشیرُ۔ جب لفظ فطرت کے معنے دین اسلام جو خدا ورسول اور اجماع ائمہ سلف وخلف نے تبلادیا اسکو قبول نکرکے معنی لغوی یعنے پیدایش کے معنے مین
ہی اسکو خاص ومنحصر کردینا۔ عادة اللہ کے اسباب عادیہ کے ساتھ ہی اسکو وابستہ رکھنا صریحا باطل بلکہ اسلام سے خارج ہوجانا ہی العیاذ باللہ کیونکہ فطرت کی اس معنی اسلامی کے
انکار سے اُن امور قدرت کا انکار ناشی ہوتا ہی جو بلا دخل اسباب عادیہ کے محض عموم احاطۂ ارادہ وقدرت سے افعال الٰہی ظہور کرتے ہین جیسے معجزہ وکرامت اور ایجاد وتکوین
سب بلا مادہ ومدت اور ایسے ہی دوسرے مقتضیات قدرت جو عقل بشری پرے ہین جیسے عذاب قبر وبعث ونشر وغیر ذلک پس اصول ونصوص قطعیۂ دین وشریعت کے خلاف ان سب
امور کا انکار بتاویلات باردہ صریحا ضلالت اور الحاد وارتداد ہی پس اعاذنا اللہ وجمیع المسلمین منہا۔ ماخوذ از بخاری وقسطلانی وتفسیر ابن عباس ومعالم التنزیل وغیرہا انتہی

باب اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ باب بیان مین کہ جب کافر موت کے وقت حالت شعور مین کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے
اسکی تصدیق واقرار کرے۔ اسکو نفع دیتا ہی **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ سعید بن المسیب کو اسکے باپ نے خبر دی کہ جب ابو طالب کے آثار موت ظاہر ہوئے تو
حضرت انکے پاس تشریف لائے پس انکے پاس ابو جہل اور ابن امیہ کو پایا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَالِبٍ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ حضرت نے فرمایا کہو یہہ کلمۂ طیبہ کہ مین اس کلمہ سے گواہی دونگا تمہارے ایمان پر اللہ تعالی کے پاس فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ
بْنُ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ پس ابو جہل وابن امیہ نے کہا کہ ای ابو طالب اپنے باپ عبد المطلب کے دین سے پھر جاتے ہو فَلَمْ
يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا پس حضرت بار بار کلمہ توحید ظاہر کرتے تھے اور وے ہر دو شقی اپنی اسی بات کا اعادہ کرتے حَتّٰى قَالَ
اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ پس ابو طالب نے کہا جو آخر کلام انکے ساتھ کیا کہ وہ ملت پر عبد المطلب کے ہی۔ احتمال ہی کہ لفظ ہو ابو طالب
کے کلام مین انہون نے اس سے اپنے نفس کا ارادہ کیا یا ہوسکے کہ ابو طالب نے انا کہا۔ لاکن راوی نے راضی نہوا اپنی زبان سے انا کہنے کہ متکلم سے ہوتا ہی اس لئے ہو کہا
یہہ انہ اوقات [illegible] وَاَبٰى اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور ابو طالب نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے ابا کیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَا وَاللهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ پس حضرت نے فرمایا قسم ہے اللہ کی ہر آئینہ مین بخشش مانگونگا تیرے لئے یہان تک کہ منع نہ کیا جاؤن بسبب

ان حقوق کے جو ابو طالب حضرت پر رکھتے تھے اور ایک جرمن جہ حضرت کو امت پر تھی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الآیہ پس اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ نہین سزاوار ہی نبی کو کہ مشرکون کی مغفرت چاہے آخر آیت تک

باب الْجَرِيْدِ عَلَى الْقَبْرِ

باب بیان مین قبر پر شاخ لگانیکے۔ جرید شاخ دراز کو کہتے ہین جو پتے اس سے جدا نہ کئے ہون خشک ہو یا تر اور صحاح مین کہا جبتک کہ برگ دار ہو اسکو سعف کہتے ہین۔ اور جب برگ و پوست اس سے جدا کرین جرید کہتے ہین وَاَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ اَنْ يُّجْعَلَ عَلٰى قَبْرِهٖ جَرِيْدَتَانِ اور بریدۂ اسلمی نے وصیت کی کہ اسکی قبر پر دو شاخ خرما لگا وین۔ جب اُسنے حضرت سے دیکھا تھا کہ دو شاخ خرمیکے دو قبر پر لگائے سو حضرت کے فعل کا اقتدا کیا امید مغفرت پر۔ اور اسکو عموم پر حمل کیا اور نجانا کہ یہہ فعل ان ہر دو قبرون کے ساتھ خاص تھا واللہ اعلم وَرَاٰى ابْنُ عُمَرَ فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ انْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَاِنَّمَا يُظِلُّهٗ عَمَلُهٗ اور عبد اللہ ابن عمر نے دیکھا کہ عبد الرحمن بن صدیق اکبر بی بی عایشہ کے برادر کی قبر پر خیمہ پشمین لگایا گیا ہی سو کہا کہ نکال دے اسکو ای لڑکے۔ سایہ نہین کرتا ہی اسپر مگر اسکا عمل نیک یعنے یہہ زینت قبر پر کام نہین آتی ہی بلکہ موجب نجات کا حسن عمل ہی وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَاَيْتُنِيْ وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِيْ يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهٗ اور خارجہ انصاری جو سات فقیہون سے ایک ہی کہا کہ مین نے اپ کو دیکھا جس حال مین کہ ہم جوانون سے تے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین۔ اور مقرر ہم سخت تر جوانون سے تھے جست کرنے مین کوی ایسا تھا کہ عثمان بن مظعون کی قبر پر جست کرتا یہان تک کہ اس سے گذر جاتا۔ یعنے قبر اس قدر بلند تھی کہ ہر کوی اسپر سے جست نہین کر سکتا تھا۔ مناسبت ان ہر دو قولون کی ترجمہ کے ساتھ تکلف سے خالی نہین جو کہتے ہین کہ شاخ لگانیکی تجویز ایک راہ بتلاتی ہی قبر کو زمین سے بلند کرنے اور اسپر خیمہ لگانے کے جواز پر۔ اگرچہ میت کو نفع عمل صالح مین ہی وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ اَخَذَ بِيَدِيْ خَارِجَةُ فَاَجْلَسَنِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَيْهِ اور کہا عثمان بن حکیم نے جسوقت کہ مین نے خارجہ کو مقابر مین دیکھا کہ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ کہا میرا بیٹھنا چنگاری پر اور وہ مجھکو جلا دے مین دوست رکھتا ہون قبر پر بیٹھنے سے۔ تب خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبر پر بٹھلایا اور اپنے چچا یزید بن ثابت سے خبر دی کہ اسنے کہا قبر پر بیٹھنا مکروہ نہین مگر جسنے اسپر حدث کرے بول و براز سے یا فحش کرے قول و فعل سے موتی کو آزار دینے کے لئے۔ کرمانی نے ابن بطال سے نقل کی ہی کہ بول و براز کرنا قبیح تر ہی قبر پر فقط بیٹھنا مکروہ ہی۔ قسطلانی نے طحاوی سے جو اکابر علما حنفیہ سے ہی لایا ہی کہ اسکے پاس حدیث یزید کی ثابت ہی جو حضرت نے قبر پر بیٹھنے سے منع نفرمایا مگر بول و براز کرنیکو اور کہا کہ رجال اسناد کے سب ثقہ ہین وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُوْرِ اور نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر بیٹھتے قبرون پر اور اسکا کچھ پروا نکرتے۔ وجہ مناسبت ان ہر دو قول کی جو انمین جواز قبر پر بیٹھنے کا ہی یہہ بھی تکلف سے خالی نہین۔ مگر یہہ کہا جاوے کہ شاخ لگانے سے قبر زمین سے اونچی کرنیکی تجویز لی ہین۔ لاکن اس سے موتی کو کچھ نفع نہین اور اگر کوی قبر پر بیٹھے اسکو ضرر بھی نہین۔ اور کراہت بول و براز کی اسکے فاعل کے طرف عاید ہی کہ مسلمانون کی قبور کہ جن پر رحمت الٰہی نازل ہونیکی امید ہی اپر ایسا بُرا کام کرے اور کہہ سکتے ہین کہ یہہ قول ترجمہ کے بعد تقریبی ہی جو ادنی مناسبت پر لایا نہ اسلئے کہ موید ترجمہ کا ہو تا اسمین تکلفات کرین۔ ابن رشید سے منقول ہی کہ یہہ اخیرے دو قول بعض کاتبون سے بے موقع لکھے گئے۔ بلکہ انکا محل باب آئندہ مین ہی جو موعظۃ محدث کی قبر کے پاس اور اسکے یارون کا بیٹھنا اسپاس ہو

حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا اس حدیث کی شرح تھوڑے تبدیل الفاظ کے ساتھ کتاب الوضوء مین دو سو بتیسوین و چھتیسوین صفحہ مین بسط سے گذری وہان دیکھ لین۔ اور شارحون نے لکھا ہی کہ حضرت شاخ خرما اختیار کرنیکا سبب یہہ ہی کہ وہ دیر سے خشک ہوتی ہی۔ اور آپ نے اسکو مومن کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور کہتے ہین کہ اسکی خلقت آدم علیہ السلام بقیۂ گل سے ہی۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ شاخ خرما لگانے سے جو تخفیف عذاب ہوا وہ حضرت کے دست مبارک کے خصایص و برکات سے ہی۔ اور بعض خاصیت شاخ تر کی لی ہین کہ شاخ تر کی حیات وہی اسکی رطوبت ہی وہ ذکر نیما کرتی ہی واللہ اعلم

باب مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب بیان مین نصیحت حدیث کرنیوالے اور احوال آخرت ڈرانیوالے نزدیک قبر کے کہ دیکھنا اسکا موت سے یاد دلاتا ہی۔ اور اس سے میت کو بھی ایک نفع پہنچتا ہی بسبب نزول رحمت الٰہی کے جو ذکر اور تلاوت قرانی اور احادیث نبوی کے پاس متوقع ہی وَقُعُوْدِ اَصْحَابِهٖ حَوْلَهٗ

در بیچ نا اسکے یاروںگا اسکے اطراف مین امام بخاری با انکہ کتاب التفسیر علیحدہ لاتا ہی - اور بعض الفاظ کو جو ایک مناسبت ترجمہ کے ساتھہ رکھتے ہین تکثیر فواید کے لئے لایا ہی یخرجون
من الاجداث القبور اجداث قبور کے معنے مین ہی بعثرت اثیرت کے یعنے اثھا ئینگے معنے مین ہی اثارت سے بعثرت حوضی ای جعلت اسفلہ اعلاہ
اٹھایا مین اپنے حوض کو یعنے اسکے نیچے کو اوپر کیا وَالایفاض الاسراع تفسیر کرتا ہی قول خدا کی جو کا نّھم الی نصب یوفضون ہی یوفضون ایفاض سے
ہی جلدی کرینگے معنے مین وقرأ الاعمش الی نصب یوفضون الی شیء منصوب یستبقون الیہ جلدی کرتے ہین طرف اس چیز کے جو کھڑی کی گئی
ہی - عبادت کے لئے پیشی کرتے ہین اسکے ساتھہ جو اسکو پہلے بوسہ دیتے ہین والنُصب واحدٌ اور نصب بضم نون وسکون صاد واحد ہی والنَصب مصدرٌ
اور نصب فتح نون سے مصدر ہے یوم الخروج من القبور مراد خروج سے کلنا قبرون سے ہی ینسلون یخرجون یعنے ینسلون جو قول الٰہی مین آیا ہی یخرجون کے
معنے مین ہی **حدثنا** عثمان قال حدثنا جریر عن منصور عن سعید بن عبیدة عن ابی عبدالرحمن عن علی قال کنا فی جنازۃ
فی بقیع الغرقد فاتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم جنازے کے کام مین تھے مقبرے مین بقیع غرقد کے - غرقد بفتح معجمہ وسکون
را وفتح قاف نام ایک درخت کا ہی جہان قبرستان اہل مدینہ کی ہی وہ درخت وہان تھا - پس درخت کی نسبت سے اس مقبرے کو بقیع غرقد کہتے ہین پھر حضرت تشریف لائے
فقعد فقعدنا حولہ ومعہ مخصرۃ پس حضرت تشریف رکھے اور ہم بھی آپکے اطراف بیٹھے اور آپکے ہاتھہ ایک عصا تھا مخصرہ بکسر میم وسکون
خا معجمہ وصاد مہملہ و راء قاموس مین کہا ایک لکڑی ہی عصا کے مانند جو اسپر تکیہ کرین فنکس فجعل ینکت بمخصرتہ پس حضرت سر خمیدہ کئے ہوے
غمگین کے مانند اس اپنی لکڑی سے زمین پر مارنے لگے ثم قال ما منکم من احد ما من نفس منفوسۃ الا کتب مکانھا من الجنۃ والنار
پھر فرمایا نہین ہی تمہارے سے کوی - نہین ہی کوی نفس مخلوق مگر یہہ کہ لکھی گئی ہی جگہہ اسکی بہشت یا دوزخ سے - کرمانی کہتا ہی والنار معنے مین او النار کے ہی یعنے
جگہہ اسکی جنت یا دوزخ مین - جیسا کہ امام بخاری نے باب القدر مین لایا ہی اور حدیث ابن عمر کی صریح آئی ہی کہ ایک کے دو جگہہ ہین جیسا کہ سوال قبر کے باب مین گذرا والا
قد کتب شقیۃ او سعیدۃ اور مگر یہہ کہ لکھا گیا ہی کہ وہ نیک بخت ہی یا بدبخت فقال رجل یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل
پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا ہی آیا ہم اعتماد نکرین اسپر جو لکھا گیا ہی اور مقدر کیا گیا ہی ہمارے لئے اور ہم چھوڑ دین عمل کو فمن کان منا من اھل السعادۃ
فسیصیر الی عمل اھل السعادۃ واما من کان منا من اھل الشقاوۃ فسیصیر الی عمل اھل الشقاوۃ پس جو شخص کہ ہمارے سے اہل سعادت سے
ہو سو ناچار اہل سعادت کے عمل کے طرف آیگا - اور جو شخص ہمارے سے اہل شقاوت سے ہو پس وہ بھی ناچار اہل شقاوت کے عمل کے طرف آیگا قال اما اھل السعادۃ
فییسرون لعمل السعادۃ واما اھل الشقاوۃ فییسرون لعمل الشقاوۃ حضرت نے فرمایا لاکن جو اہل سعادت ہون پس آسان کئے جاتے ہین
نیک عمل کے واسطے - اور جو اہل شقاوت ہون پس آسان کئے جاتے ہین بد عمل کے واسطے - حاصل سوال کا یہہ ہی کہ اس تقدیر پر ہم کس لئے مشقت مین پڑین اور تعب
عمل کا کھینچین اس لئے کہ عمل قضا نہین کرتا ہی - اگر ہم اہل سعادت سے ہین بے اختیار عمل سعادت کا کرینگے - اور اگر ہم اہل شقاوت سے ہین خواہ نخواہ وہی کرینگے جو موافق
تقدیر کے ہو - حاصل **جواب** کا یہہ ہی کہ عمل کچھہ مشقت نہین رکھتا ہی جو کہ ہی آسان کیا گیا اس شخص کے لئے جو وہ اسکے لئے پیدا کیا گیا ہی - اور شرح مشکوۃ مین
کہا کہ یہہ جواب اسلوب حکیم پر ہی - یعنے تم عمل پر اعتماد نکرو اور اسکو ترک بھی نکرو - جو کہ بندے پر پروردگار کی بندگی سے واجب ہی اسکا التزام کرو قال اللہ تعالی
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون نہ کاوش قضا وقدر مین اور دخل دینا کار ربوبیت مین جو منافی عبودیت کا ہی ثم قرأ فاما من
اعطی واتقی وصدق بالحسنی پس حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی حاصل معنا یہہ کہ جو شخص نیک کار ہی سو اسکو ہم ظاہر و باطن مین عمل کی آسانی دیتے ہین -
مترجم کہتا ہی کہ صاحب تفسیر عزیزیہ نے اس آیت کی تفسیر مین لایا ہی کہ حضرت اس مقام مین اس آیت کے پڑہنے سے دو سر معنے بوجھے جاتے ہین - یعنے علم الٰہی مین
تمہارے اعمال مختلف ہین کیونکہ کسیکو بھلا اور کسی کو برا تقدیر مین لکھا ہی - اور اسیکے موافق ہر ایک سے بھلائی اور برائی دنیا مین ہوتی ہی تو مراد اعطی واتقی
وصدق بالحسنی سے یہہ ہی کہ اللہ تعالی کے علم مین نیک عمل اسکے مقدر ہین خواہ نخواہ کریگا - اور مراد فسنیسرہ للیسری سے یہہ ہی کہ ان کامون کی توفیق
دنیا مین ضرور پاویگا - حاصل کلام کا یہہ ہی کہ عملون کو جس مرتبے مین لحاظ کیجیے خواہ علم الٰہی مین خواہ دنیا کے پائے جانے مین ہر طرح سے ایک ثمرہ رکھتے ہین اسواسطے

کہ عمل خیر و شر کے علم الٰہی مین مقدر ہین اور ثمرہ اسکا حاصل ہونا توفیق یا خذلان کا ہی دنیا مین اسلئے کہ دنیا سایہ ہی عالم تقدیر کا - اور دنیا کی نسبت تقدیر کی عالم سے ایسی جیسے ڈھلی ہوئی چیز کی نسبت اسکے سانچے سے ہوتی ہی کہ اس سانچے سے وہ کم و زیادہ نہین ہو سکتی اور اگر انہین عملون کو کرنیکے بعد ملاحظہ کیجیے تو اسکا پھل جزا ہی آخرت کی اسلئے کہ آخرت کھیتی کاٹنے کا وقت ہی جو دنیا مین بو گئے تھے انتہیٰ **باب** مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ باب حکم مین قاتل نفس کے یعنے جسنے آپ اپنے کو مار لیا ہو -

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ حضرت نے فرمایا کہ جسنے قسم کھائی غیر دین اسلام پر چنانچہ کہا کہ سوگند ہی دین یہود یا دین نصاریٰ کی یہہ کام ایسا ہی حالانکہ وہ قصداً جھوٹھ کہا - پس وہ جیسا کہ کہا ویسا ہی ہی یعنے وہ غیر دین اسلام پر ہی - اسلئے کہ غیر دین اسلام کی تعظیم کی پس کافر ہوا - احتمال ہی کہ مراد تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین گویا کہ وہ کافر ہو کے عذاب کا مستحق ہی جیسا کہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر وارد ہی یعنے جسنے نماز کو عمداً ترک کیا وہ مستحق عذاب کفر کا ہی - نہ آنکہ بالفعل کافر ہوا - پوشیدہ نرہے کہ اس تقدیر مین قید کاذبا متعمدا ظاہر ہوتا نہین ہے ابن بطال نے اس قسم کی ایسی تقریر کی ہی کہ اگر کوئی کہے کہ اگر مین ایسا کام کرون تو یہودی ہون پھر وہ کام کیا تو وہ مانند یہودی کے ہی - نووی کہتا ہی کہ اس صورت مین یمین یعنے قسم منعقد ہوتی نہین بلکہ اسپر استغفار لازم آتا ہی چاہئے کہ کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور کفارہ بھی اسپر لازم نہین خواہ وہ کام کرے یا نکرے - قسطلانی کہتا ہی کہ تحقیق یہہ ہی کہ یہہ مسئلا ایک تفصیل رکھتا ہی اگر یہہ قسم کھانیوالا اس صورت مین قصد تعظیم کیا ہی کافر ہی - اسی پر محمول ہی حدیث مَنْ حَلَفَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ - اگر بغیر قصد تعظیم کے تعلیق کی ہی تو دیکھا چاہئے کہ اگر ارادہ اتصاف کا بغیر اسلام کے کیا ہی کافر ہی - اسلئے کہ ارادہ کفر کا کفر ہی - اور اگر ارادہ دوری کا کیا ہی یعنے اس کام کو ایک امر شنیع جانکے جھوٹھ سے تبری کرنیکے لئے تعلیق کی ہی کافر نہین ہوتا ہی لاکن ایسا قول حرام ہی - اور مشہور یہہ ہی کہ مکروہ ہی کراہت تنزیہی وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ اور جسنے آپ کو تیز چیز سے مار لیا جیسے چاقو یا تلوار سے تو عذاب کیا جایگا حدیدہ سے یعنے آتش دوزخ مین اسی سے مارا جایگا عذاب پایگا - کس لئے کہ جان اسکی ملک نہین تھی سو وہ ملک خدا مین تصرف کیا ہی - اور اپ پر خیانت کرنی ایسی ہی جیسے غیر پر خیانت کی - با این ہمہ وہ مسلمان ہی اسپر نماز پڑہا چاہئے اور تیز چیز کی تقیید بسبب اکثر کے ہی - اور ہو کہ مورد حدیث کا ایک شخص ہوگا جو تیز چیز سے آپ کو مار لیا تھا وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امام بخاری نے کہا کہ حجاج بن منہال حدیث کی ہم سے جریر نے حسن بصری سے اسنے کہا حدیث کی ہم سے جندب نے اس مسجد مین یعنے بصرے کی مسجد مین - پس ہمنے فراموش نہ کیا ہی اسکے کہے کو - اور ہم اندیشہ نہین رکھتے ہین اسبات کا اور خوف نہین رکھتے ہین اس عذاب کا کہ جندب حضرت پر جھوٹھ کہے - اسبات مین اشارہ کیا کہ حضرت کے سب صحابہ صادق اور عدل ہین اور محفوظ ہین کذب سے خصوصاً حضرت پر قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ جندب نے کہا کہ ایک مرد کو زخم لگا تھا وہ اسکے درد کا تحمل نکرکے آپ کو مار لیا فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جلدی کی میرے بندے نے آپ کو مار لینے پر - یعنے صبر نہ کیا تا کہ قبض کرون مین اسکے روح کو حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ حرام کیا مین اسپر جنت کو بسبب اس گناہ کے - یہہ وعید راہ تغلیظ پر ہی یا مراد یہہ ہی کہ مینے اسپر بہشت کو حرام کیا کہ سابقین کے ساتھ اسمین آوے - یہہ حدیث مختصر ہی اس حدیث سے جو ذکر بنی اسرائیل مین لائی پس ہو سکے کہ ملت بنی اسرائیل مین ایسا ہو کہ ارتکاب کبیرہ سے دوزخ مین ہمیشہ رہے جیسا کہ امت محمدی مین معتزلہ اسکے گئے ہین **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ حضرت نے فرمایا کہ جسنے قصد کیا اپنے نفس کو گلا گھونٹنا جایگا اسکا دوزخ مین گویا اسکے عذاب مین توقف نہین ہوتا ہی جب دنیا مین اسنے ایسا فعل ہوا دوزخ مین بھی ویسا ہی عذاب ہوگا - اور جو شخص نیزہ مارلے آپ پر نیزہ مارا جایگا وہ دوزخ مین **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالِاسْتِغْفَارِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ باب اس بیان مین جو مکروہ رکھی گئی ہی نماز پڑہنی جنازے پر منافقون کے - اور مغفرت مانگنی واسطے مشرکون کے - رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت کی اسکی ابن عمر نے حضرت سے - جانئے کہ نماز منافقون پر اور استغفار مشرکون پر اگرچہ حضرت سے واقع ہوا - جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا - لاکن وہ منع ہونیکے آگے ہی - جب منع مین آیتین شرف نزول پائین - ظاہر یہہ ہی کہ انپر نماز و استغفار حرام ہی جیسا کہ فقہا اسکے گئے ہین - امام بخاری نے اس

نہی کو

نہی کو کراہت پر مقابلہ میں حرام کے حمل کیا یا ارادہ کراہت تحریمی کا رکھا **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن
عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب انہ قال لما مات عبد اللہ بن ابی بن سلول دعی لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیصلی علیہ فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثبت الیہ فقلت یا رسول اللہ اتصلی علی ابن
ابی وقد قال یوم کذا وکذا کذا اعدد علیہ قولہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اخر عنی یا عمر فلما اکثرت
علیہ قال انی خیرت فاخترت لو اعلم انی ان زدت علی السبعین فغفر لہ لزدت علیہا قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم انصرف فلم یمکث الا یسیرا حتی نزلت الآیتان ولا تصل علی احد منہم مات ابدا الی قولہ وہم فاسقون
قال فعجبت بعد من جرأتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ واللہ ورسولہ اعلم اس مضمون کی حدیث کی شرح
بسط کے ساتھ باب الکفن فی القمیص میں گذری ہے **باب** ثناء الناس علی المیت باب بیان میں مشروع ہونے ثنا لوگوں کی میت پر اسکے اخلاق جمیلہ و اوصاف
حمیدہ سے۔ نہ زندگوں پر جو ممنوع ہے اگر تملق کے لئے ہو یا ممدوح کو سرکشی کے طرف کھینچے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عبد
العزیز بن صہیب قال سمعت انس بن مالک یقول مروا بجنازۃ فاثنوا علیہا خیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیہا شرا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب ما وجبت قال ہذا اثنیتم علیہ خیرا و
وجبت لہ الجنۃ وہذا اثنیتم علیہ شرا فوجبت لہ النار عبد العزیز نے کہا کہ میں نے انس سے سنا کہ کہتا تھا کہ صحابہ ایک جنازے پر گذرے
سو اسپر ثنا نیک کی پس حضرت نے فرمایا کہ اسپر واجب ہوئی۔ پھر دوسرے جنازے پر گذرے پس اسپر ثنا بد کی حضرت نے فرمایا کہ واجب ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا واجب ہوئی۔ آپ نے
فرمایا کہ یہہ میت کہ جسپر تم نے نیک تعریف کی سو اسپر جنت واجب ہوئی۔ اور یہہ میت کہ جسپر تم نے بدی کی تعریف کی سو اسپر دوزخ واجب ہوئی۔ یہاں وجوب معنے میں ثبوت کے
ہے بمقتضائے وعدہ ورنہ خداوند تعالی پر کوئی چیز واجب نہیں۔ ثواب اسکے فضل سے ہے اور عقاب اسکے عدل سے لا یسال عما یفعل وہم یسألون انتم شہداء اللہ
علی الارض تم گواہان ہو اللہ تعالی کے زمین پر۔ اگرچہ یہہ خطاب صحابہ کے طرف ہے۔ لاکن عام ہے اور تمام ارباب صداقت و تقوے کے ساتھ شامل ہے جو صحابہ کی
صفت پر ہوں نہ فساق بدکار جو اپنے سے بدکاروں کو سراہتے ہیں **حدثنا** عفان بن مسلم ہو الصفار قال حدثنا داؤد بن ابی الفرات
عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابی الاسود قال قدمت المدینۃ وقد وقع بہا مرض فجلست الی عمر بن الخطاب فمرت بہم
جنازۃ فاثنی علی صاحبہا خیرا ابو الاسود نے کہا کہ میں مدینے مطہرہ کو آیا۔ مقرر مدینہ منورہ میں بیماری واقع ہوئی تھی لوگ بہت ہلاک ہوتے تھے۔ پس میں عمر بن الخطاب
کے پاس بیٹھا۔ پس حضار مجلس پر ایک جنازہ گذرا سو ثنا کی گئی صاحب جنازہ پر نیکی کی فقال عمر وجبت پس عمر رضی اللہ نے کہا کہ واجب ہوئی ثم مر باخری
فاثنی علی صاحبہا خیرا فقال عمر وجبت ثم مر بالثالثۃ فاثنی علی صاحبہا شرا فقال وجبت پھر دوسرا جنازہ گذرا لوگوں نے اسکی مدح کی حضرت
عمر نے کہا کہ واجب ہوئی پھر تیسرا جنازہ گذرا لوگوں نے اسکی بدی کی عمر رض نے کہا واجب ہوئی وقال ابو الاسود فقلت وما وجبت یا امیر المؤمنین
قال قلت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسود کہتا ہے کہ میں پوچھا کہ کیا واجب ہوئی یا امیر المومنین کہا کہ حضرت جیسا فرمایا تھا میں بھی کہا ایما مسلم
شہد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ فقلنا وثلثۃ قال وثلثۃ فقلنا واثنان قال واثنان حضرت نے فرمایا جو مسلمان کہ اسپر چار شخص
نیکی کی گواہی دیں خدا تعالی اسکو بہشت میں داخل کریگا۔ پس ہم نے کہا اگر تین شخص گواہی دیں فرمایا تین شخص بھی۔ پھر ہم نے کہا اگر دو شخص گواہی دیں فرمایا دو شخص بھی
ثم لم نسألہ عن الواحد پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی سے سوال کیا۔ بسبب دور جاننے اسبات کے کہ ایسے مقام میں نصاب شہادت سے کمتر پر اکتفا ہو ظاہر ہے کہ یہہ گواہی
مردوں کے ساتھ خاص نہیں عورتیں بھی اس حکم میں داخل ہیں جیسا کہ سب احکام میں واللہ اعلم **باب** ما جاء فی عذاب القبر باب بیان میں ان چیزوں کے
جو عذاب میں آئی ہیں۔ بہت سے دلیلیں کتاب و سنت سے عذاب قبر میں واقع ہیں۔ اور اسپر اہل سنت کا اجماع ہے۔ اور اسکی تفصیل اہل بدعت و ضلالت کے دفع شبہات
کے ساتھ کتب کلامیہ میں مذکور ہیں وقولہ تعالی ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم

جنت ہوگا

اور یہہ باب بیان مین اس قول خداے عزوجل کے ہی جو ارشاد ہوا۔ جسوقت کہ تو دیکھے ظالمون کو سختیون مین موت کے اور فرشتے کشادہ کیے ہین ہاتھ اپنے روحین قبض کرینگے
یا عذاب دینے کے لئے جس حال مین کہتے ہین کہ نکالو تم اپنے جانون کو اپنے بدن سے۔ یہہ مقولہ تغلیظ و سرزنش کے لئے ہی۔ روایت ہی کہ کافرون کی ارواح اجزاے
بدن مین متفرق ہوتی ہین اور نکلنا نہین چاہتے ہین۔ اور فرشتے مارتے ہین اور عذاب دیتے ہین اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ آج کا روز جو موت کا روز
ہی تم جزا دئے جاتے ہین عذاب خواری کا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْهُوْنُ هُوَ الْهَوَانُ امام بخاری نے کہا ہُون بضم ہا ہوان ہی خواری کے معنے مین والہَون
اور ہَون بفتح ہا رفق ہی وَقَوْلِهِ تَعَالٰى سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ اور فرمایا اللہ تعالی نے قریب ہے کہ عذاب دینگے ہم
کافرون کو دو بار ایک موت کے وقت دوسرا قبر مین۔ پھر رد کئے جاتے ہین طرف بڑے عذاب کے جو عذاب دوزخ ہی وَقَوْلِهِ وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ
اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ پہنچا فرعون کے تابعون کو برا عذاب جو غرق ہی اور اسکے بعد عذاب دوزخ قسطلانی کہتا ہی کہ یہان ذکر آل فرعون پر استغنا کیا گیا اس علم
جہت سے کہ فرعون شقی اولی ہی اس عذاب کے ساتھہ اور اسکے توابع بسبب اسکی تبعیت کے خوار اور رسوا ہو اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا
آتش دوزخ قوم فرعون پر گذرانی جاتی ہی صبح اور شام۔ ابن مسعود سے مروی ہی کہ ارواح ان بدکارون کے سیاہ رنگ کے جانورون مین ہین صبح و شام آتش پر عرض
کئے جاتے ہین اور کہا جاتا ہی کہ یہہ تمہاری ہمیشہ کی جگہہ ہے۔ جمہور سے آثار ہین کہ یہہ عالم برزخ مین ہی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ
اَشَدَّ الْعَذَابِ اور جس روز کہ قایم ہوگی ساعت یعنے آپہنچیگی قیامت کہا جایگا داخل ہو واسطے آل فرعون سخت عذاب مین جو عذاب جہنم ہی۔ یہہ سب آیتین
دلالت کرتے ہین عذاب قبر پر۔ امام بخاری کا مقصود انکے لانے سے یہی ہی **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ابن عازب سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ بٹھلایا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین۔ اور آتے ہین اسکے
یعنے فرشتے جو منکر و نکیر اسپر موکل ہین عذاب کے لئے اور وے سوال کرتے ہین تو وہ بندۂ مومن گواہی دیتا ہی کلمۂ طیبہ کے ساتھہ چنانچہ اور احادیث سے تفصیل معلوم
ہوا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ پس یہہ قول ثابت ہی جو اشارہ کیا گیا ہی اسکے ساتھہ قول حق سبحانہ تعالے کا۔ کہ ثابت
رکھتا ہی خدا تعالی ان لوگون کو جو ایمان لاے ہین ساتھہ قول ثابت کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حدیث کی ہی شعبہ نے اس حدیث مذکور کے ساتھہ اور زیادہ کیا اس حدیث پر اس
آیت کو جو قول خدا ہی یثبت اللہ الذین امنوا تا نازل ہوی عذاب قبر مین۔ منکر و نکیر کا آنا اس دہشت ناک صورت سے اور سوال کرینگے۔ لئے کھڑا رہنا بھی
ایک عذاب ہی باانکہ آیت مین اشارہ ہی بطریق مفہوم کے کہ غیر مومن کو تثبیت واقع نہین ہوتی ہی۔ اور اسپر عذاب مترتب ہوتا ہی۔ اس تقریر سے وہ شبہہ جو کرتے ہین
دور ہوا کہ آیت مین ذکر عذاب قبر کا نہین ہی **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ
عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰٓى اَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ
مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ابن عمر نے کہا کہ توجہ لاے اور مطلع ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کافرون کے عذاب پر جو بدر کے کنوئین مین پڑے تھے۔ ابوجہل و امیہ بن خلف
و عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور دوسرے کفار تبہ کار خذلہم اللہ تعالی پر عذاب کیا جاتا ہی۔ پس انکو خطاب کرکے فرمایا کہ تم نے پایا اس چیز کو جو وعدہ کیا تھا تمہارے
پروردگار نے راست و درست فَقِيْلَ لَهٗ اَتَدْعُوْ اَمْوَاتًا پس حضرت سے کہا گیا آیا مردگون کو پکارتے ہو حالانکہ وے حکم جماد کا رکھتے ہین فَقَالَ مَآ اَنْتُمْ
بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ پس آپنے فرمایا کہ تم انسے زیادہ سننے والے نہین ولیکن وے جواب نہین دیتے ہین جواب پر قدرت نہین رکھتے ہین
یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی عذاب پر۔ اور شنوائی کا اثبات دلالت کرتا ہی حاسۂ سمع پر۔ پس روا ہی کہ دوسرے حواس بھی جنسے ادراک درد و الم کا کرین رکھتے
ہون۔ **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّمَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَعْلَمُوْنَ الْاٰنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ یہہ کافر کنوئین

پڑے ہوے کفار ہر اینہ اب جانتے ہین کہ وہ جو مین انہین کہتا تھا حق ہی وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور مقرر اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ مقرر تو موتی کو
نہین سنا تا ہی - جانا چاہئے کہ یہہ بات صدر اول مین مختلف فیہ تھی بی بی عایشہ کا مذہب یہہ ہی کہ اہل قبور جانتے ہین ان چیزون کو جو حالت حیات مین سنتے تھے - اور نہین
سنتے ہین بعد موت کے جیسا کہ منطوق آیۂ کریمہ کا ہی - بعض کہتے ہین کہ گویا حدیث ما انتم باسمع منہم بی بی کے پاس ثابت نہوئی - اگر کہین کہ حدیث کی تاویل کی ہی - پس صرف
کی ہی نص صریح سمجے لے موجب قطع کے اور حدیث یسمع قرع نعالہم جو اکثر صحابہ سے مروی ہی وہ بھی صریح ہی میت کے ثبوت سمع مین با انکہ مثبتین کو پہنچتا ہی کہ کہین - آیت کے
معنے یہہ ہین کہ اے میر رسول مقبول تو اپنی قدرت سے موتی کو نہین سنا تا ہی بلکہ ہم اپنی قدرت سے تیرا آواز کو سنا تے ہین جیسا کہ سب اقوال و افعال مین اعتقاد
اہل سنت کا یہہ ہی - ہان سنانا جو اُس حدیث مین آیا ہی وہ حضرت کے ساتھ تخصیص کا احتمال رکھتا ہی **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ
شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ
فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ نَعَمْ
عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ مسروق نے بی بی عایشہ سے روایت کی ہی کہ ایک عورت یہودیہ بی بی عایشہ کے پاس آئی پس عذاب قبر کا ذکر کیا - پھر اسنے کہا کہ خدا یتعالی
تجھے عذاب قبر سے نگاہ رکھے پس بی بی عایشہ نے حضرت سے سوال کیا کہ آیا قبر مین عذاب ہوگا - فرمایا ہان عذاب قبر حق ہی - وَزَادَ غُنْدَرٌ وَعَذَابُ الْقَبْرِ
حَقٌّ اور شیخ ابن حجر نے اس روایت کی تصویب کی وہو الصواب قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً
اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بی بی عایشہ نے کہا کہ اسکے بعد مین حضرت کو نہین دیکھا بعد کوی نماز پڑھنے کے مگر یہہ کہ پناہ مانگتے عذاب قبر سے احتمال ہی کہ بی بی
سوال کرینگے آگے آواز بلند سے پناہ نہین چاہتے تھے - اور جب بی بی نے سوال کیا حضرت آواز بلند سے کہنے لگے تا لوگون کے اعتقاد مین راسخ ہو اور لوگ اس سے پناہ مانگین
اور ایسا کام نکرین جو عذاب قبر کے موجب ہون وَزَادَ غُنْدَرٌ وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ اور زیادہ کیا غندر نے کہ عذاب قبر ثابت ہی اور تصریح کی ہی اس خبر
کے ساتھ بخلاف روایت عبدان کے کہ اسمین خبر مقدر ہی **حدثنا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا
فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً بی بی اسما نے کہا کہ حضرت کہڑے رہے جس حال مین کہ خطبہ پڑہتے
تھے پس فتنۂ قبر کا ذکر کیا جو اسمین آدمی مبتلا ہوگا - پس جب اسکو اس تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو قبر مین واقع ہوگا - حضار رونے لگے آواز سے بڑی آواز کرکے **حدثنا**
عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ وَاَنَّهُ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ مقرر بندۂ خدا جو وقت
کہ رکھا جاتا ہی اسکی قبر مین اور پیٹھ دی اسکے لوگون نے مقرر وہ سنتا ہی انکے پاپوش کی آواز اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي
هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے پھر اسکو بٹھلاتے ہین اور اسکو کہتے ہین کہ تو کیا کہتا تھا حق مین اس مرد کے
جو محمد ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - ظاہر یہہ ہی کہ حضرت کی صورت شریف کو مقابل کرینگے - میر والد ماجد یعنے شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے نہایت
مستبشر ہوکے کہتا ہی عجب نہی اس جان سے جو اُس جمال جہان آرا کو دیکھنے کے شوق میں بدن سے نکلتا ہی فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلُهٗ لاکن جو مسلمان ہی سو وہ کہتا ہی کہ مین شاہدی دیتا ہون کہ وہ مقرر بندۂ خاص خدا کا ہی اور رسول اسکا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ
مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تیری جگہہ کے طرف نظر کر دوزخ مین - مقرر اللہ تعالے
نے بدل دیا تیری جگہہ کو بہشت سے - پس وہ ہر دو جگہہ کو دیکھتا ہی قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ فِي قَبْرِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْحَدِيْثِ اَنَسٍ قتادہ نے کہا
ذکر کیا گیا ہمارے لئے دوسری روایت سے کہ کہولا جاتا ہی اسکے لئے اسکی قبر مین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے حضرت پر ایمان لایا اور آپکے رسالت کی تصدیق
کی ہو اور منکر و نکیر کا جواب درست دیا ہو اگرچہ عاصی ہو قبر مین معذب نہوگا - اور دوزخ مین نجایگا انشاء اللہ تعالی بفضلہ و کرمہ و رحمتہ پستر قتادہ نے حدیث

انس کے

انکے طرف رجوع کیا واما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا ادري كنت اقول ما يقول الناس
لاکن منافق اور کافر پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا تھا - پس کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون - مین کہتا تھا وہی بات جو لوگ کہتے تھے فيقال
ما دريت وما تليت پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تو از خود اسکی حقانیت کو نہین پایا اور اہل علم وادراک کی متابعت بھی نکی یا قرآن کی تلاوت نکی ويضرب
بمطارق من حديد ضربة اور مارا جاتا ہی اُن آلات سے جو آہن ہین مارنا سخت فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين پس فریاد اور شور
کرتا ہی بڑی فریاد - اور سنتا ہی اسکو جو اس سے پیوستہ یعنے جو نزدیک ہی حیوانات سے سوائے جن وانسان کے **باب** التعوذ من عذاب القبر
باب بیان مین پناہ مانگنے کے عذاب قبر سے **حدثنا** محمد بن المثنى قال اخبرنا يحيى قال اخبرنا شعبة قال حدثني عون بن ابي
جحيفة عن ابيه عن البراء بن عازب عن ابي ايوب الانصاري قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم وقد وجبت الشمس
فسمع صوتا فقال يهود تعذب في قبورها ابو ایوب انصاری نے کہا کہ حضرت باہر تشریف لائے اور تحقیق آفتاب غروب ہوا تھا - پس حضرت ایک آواز
سنی سو فرمایا کہ قبیلہ یہود اپنے قبرون مین عذاب کیا جاتا ہی - بانکہ یہود اہل کتاب ہین جب عذاب کئے جاوینگے بطریق اولی کفار مشرک معذب ہونگے - مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ
یہہ ہی - جب عذاب قبر واضح ہو عادت آدمی زاد کی یہہ ہی کہ اس سے پناہ مانگے - اگر کہین کہ حدیث سابق سے معلوم ہوا کہ عذاب قبر کی آواز جن وانس نہین سنتے مین
پھر حضرت کیونکر سماعت کی **جواب** اسکا یہہ ہی کہ حضرت پر انکا حال کشف ہوا بطریق اعجاز کے یا آنکہ عدم سمع آواز اول مین واقع ہوا - پس یہہ حدیث پہلی حدیث
کے منافات نہین رکھتی ہی قال النضر اخبرنا شعبة قال حدثنا عون قال سمعت ابي قال سمعت البراء عن ابي ايوب عن النبي صلى
الله عليه وسلم مقصود اس اسناد سے یہہ ہی کہ اسناد اول مین عون نے اپنے باپ سے اسنے براء بن ثابت سے بطریق عنعنہ کے لایا تھا - اور اس طریق مین بطور تحدیث کے
ہی اور یہہ طریق اوثق ہی **حدثنا** معلى قال حدثنا وهيب عن موسى بن عقبة قال حدثتني بنت خالد بن سعيد بن
العاص انها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتعوذ من عذاب القبر مقرر خالد کی دختر نے حضرت سے سنا کہ وہ عذاب
قبر سے پناہ مانگنے والے تھے - تعلیم امت کے لئے تا لوگ آپکا اقتدا کرین اور عذاب قبر سے نجات پاوین **حدثنا** مسلم بن ابراهيم قال حدثنا
هشام قال حدثنا يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو ويقول اللهم اني
اعوذ بك من عذاب القبر ومن عذاب النار ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت دعا کرتے اور کہتے تھے کہ الٰہی مین تیرے سے پناہ چاہتا ہون عذاب قبر
سے اور عذاب دوزخ سے ومن فتنة المحيا والممات اور فتنہ سے زندگی کے کہ آفات اور بے صبری وبے رضائی مین مبتلا ہوون - اور فتنہ سے ممات کے یعنے
موت کے بعد جو حالات رو دیوین منکر ونکیر کے سوال اور خوف ودہشت اور قول ثابت پر ثبات نکرنے سے - محیا وممات ہر دو مصدر میمی ہین معنے مین حیات وموت کے ومن
فتنة المسيح الدجال اور فتنہ سے مسیح کے جو دجال شقی ہی **باب** عذاب القبر من الغيبة والبول باب عذاب قبر مین غیبت اور
پاکی نرکھنے کے سبب **حدثنا** قتيبة قال حدثنا جرير عن الاعمش عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال مر النبي صلى
الله عليه وسلم على قبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير قال بلى اما احدهما فكان يسعى بالنميمة واما
الاخر لا يستتر من البول ثم اخذ عودا رطبا فكسره باثنين ثم غرز كل احد منهما على قبر ثم قال لعله يخفف عنهما
ما لم ييبسا اس حدیث کی شرح کتاب الوضوء مین گذری ہی - معلوم کیجئے کہ ذکر غیبت جو ترجمہ مین اخذ کیا حدیث مین نہین آیا - گویا ملاحظہ کیا کہ سخن چینی کو غیبت لازم
ہی - لاکن پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ مفسدہ غمازی کا لوگون مین فتنہ اور عداوت برپا ہونیکا موجب ہی زیادہ تر ہی بس جو بدلہ کہ اسپر مترتب ہو جو چیز کہ اس سے کم ہو
اسپر نہوگا لیکن نمیمت کو غیبت لازم ہی **باب** الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي باب بیان مین کہ میت پر اسکی
جگہہ عرض کیجاتی ہی صبح اور شام **حدثنا** اسمعيل قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم اذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشي ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر

جب

جب تمہارے سے کوئی مرجاتا ہے تو ظاہر کی جاتی ہی جگہہ اسکی صبح اور شام اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ
اگر وہ جنتیون سے ہی پس اہل جنت سے ہی اور اگر دوزخیون سے پس اہل دوزخ سے یعنے جنتی ہی تو جنت مین اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ مین اسکو جگہہ دکھائی جاتی ہی فَيُقَالُ لَهُ
هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پس کہا جاتا ہی اسکو یہہ تیری جگہہ ہی یہان تک کہ اٹھاوے تجہ کو اللہ تعالی قیامت کے دن پس
ثواب و عذاب پاناوہان ہوویگا **بَاب** كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ باب کلام کرنے مین میت کے جب جنازہ پر ہو **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ
صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جب رکھا جاوے جنازہ زمین پر اور اٹھایا اسکو مردون نے اپنی گردنون
پس اگر وہ صالح ہی تو کہتا ہی کہ مجھے آگے لیچلو آگے لے چلو یعنے چلنے مین جلدی کرو۔ اور اگر بد ہی کہتا ہی ای واے کہان لیجاتے ہو يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ
اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ سنتی ہی اسکی آواز کو ہر چیز مگر انسان اگر سنتا اسکو انسان ہر آئینہ بیہوش ہوتا **بَاب**
مَا يُقَالُ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ باب بیان مین جو کہا جاتا ہی مسلمانون کے بچون کے حق مین جو بلوغ کو نہ پہنچے ہون کہ وے بہشتی ہین یا نہ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ
ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکے تین بچے مرین جو بلوغ کو نہ پہنچے ہون اسکو پردہ ہوینگے آتش دوزخ یا اسکو لاوینگے بہشت مین **حَدَّثَنَا**
يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَحْمَةً اِيَّاهُمْ
انس کہتا ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی آدمیون سے کوئی مسلمان کہ مرجاوین اسکے تین بچے جو بلوغ کو نہ پہنچے۔ مگر یہہ کہ لاوینگے اسکو بہشت مین بسبب زیادتی رحمت کے ان پر
مطابقت ان حدیثون کی ترجمہ کے ساتھ اس وجہ سے ہی کہ بچون کے سبب سے اللہ تعالی انکے ماں باپ کو داخل بہشت کرے تو خود انکو بطریق اولی بہشتی کریگا **حَدَّثَنَا**
اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ براء بن عازب نے کہا کہ جب فرزند رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے رحلت کی آپنے فرمایا کہ مقرر ابراہیم کے لئے ایک دایہ دودھ
پلانے والی ہی جنت مین قسطلانی نے مصابیح سے نقل کی ہی کہ حضرت وفات قاسم کے بعد بی بی خدیجہ کے پاس تشریف لائے بی بی گریہ کرتی تھین کہا یا رسول اللہ دودھ
کے دہارین روان ہین اگر قاسم زندہ رہتا اور مدت دودھ پینے کے تمام کرتا مجہ پر آسانی تہی حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکو بہشت مین ایک دودھ پلانے والی ہی کہ مدت
رضاعت وہ تمام کریگی بی بی نے کہا اگر مین اسکو معلوم کرتی مجہ پر آسانی ہوتی۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر تو چاہے بہشت مین اسکی آواز تجہ کو سنا دونگا۔ بی بی نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین خدا و رسول کی تصدیق کرتی ہون وہ آواز سنانیکی حاجت نہین مین جو ایمان بالغیب لائی ہون اسکا ثواب ہاتھ سے نہ دونگی تمم

الجزء الخامس ویتلوه السادس انشاء اللہ العزیز بعونہ تعالے پانچوان جزو تمام ہوا ۵

جزء ششم ملحق ہوتا ہی انشاء اللہ العزیز

بَاب مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ باب اس حکم کے بیان مین جو مشرکون کے بچون کے حق مین کہا جاتا ہی جو نابالغ ہون **حَدَّثَنَا** حِبَّانُ
بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ابن عباس نے کہا کہ پوچھے گئے حضرت بچون سے کافرون کے
کہ بہشت مین جاوینگے یا دوزخ مین۔ فرمایا کہ اللہ تعالی جب انہین پیدا کیا وہی دانا تر ہی اس بات سے کہ وے عمل جنت کا کرینگے یا اہل دوزخ کا۔ یعنے حق تعالی
انکے ساتھ معاملہ اپنے علم کے اقتضا پر کریگا یا انکے حال کا مآل اسکی مشیت کے ساتھ وابستہ ہی يَتَصَرَّفُ فِيْ مُلْكِهٖ كَيْفَ يَشَاءُ پروردگار اپنی

ملک مین جو چاہیے تصرف کریگا۔ جاننے کہ اطفال مشرکین کے باب مین علما کا اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ انکا حال مشیت الٰہی من ہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وے اپنے اباکے ساتھ دوزخ مین رہینگے۔ اور بعض کہتے ہین درمیان بہشت و دوزخ کے ایک برزخ مین رہینگے اور ایک قول یہہ ہی کہ وے بہشتیون کے خادم رہینگے۔ اور ایک قول یہہ ہی کہ خاک ہوجاینگے۔ اور ایک قول یہہ کہ آخرت مین آن سے امتحان کیاجایگا۔ اور بعضون نے توقف کیا ہی۔ اور یہی ہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔ اسلئے کہ اختلاف اقوال موجب توقف کا ہی۔ **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عطاء بن یزید اللیثی انه سمع ابا ھریرۃ یقول سئل النبی صلی اللہ علیه وسلم عن ذراری المشرکین فقال اللہ اعلم بما کانوا یعملون ترجمہ گذرا **حدثنا** ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانه او ینصرانه او یمجسانه کمثل البھیمة تنتج البھیمة ھل تری فیھا جدعاء اسکی شرح گذری ہی

باب حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا جریر بن حازم قال حدثنا ابو رجاء عن سمرۃ بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی صلوۃ اقبل علینا بوجھه فقال من رای منکم اللیلة رؤیا قال فان رای احد قصھا فیقول ما شاء اللہ سمرہ بن جندب نے کہا کہ تھے حضرت جب نماز پڑہتے متوجہ ہوتے ہماری طرف اپنے روے مبارک سے پھر فرماتے کوی تمہارے سے آج کی شب خواب دیکھا ہی تو کہے پس اگر کوی خواب دیکھا ہو تو اسکو بیان کرتا پس اسکی تعبیر جو کہ چاہتا اللہ تعالیٰ فرماتے فسالنا یوما فقال ھل رای منکم رؤیا قلنا لا پس ہمارے سے ایک روز حضرت نے فرمایا آیا تمہارے سے کوی خواب دیکھا ہی ہم نے کہا نہین قال لکنی رایت اللیلة رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی الارض المقدسة فرمایا کہ مین نے آج کی شب دیکھا ہی کہ دو مرد آئے اور میرا ہاتھ پکڑے پس مجھے باہر لیگئے طرف زمین پاک کے مراد بیت المقدس ہی فاذا رجل جالس و رجل قائم بیدہ پس ناگاہ ایک مرد بیٹھا ہی اور دوسرا کھڑا ہی اور اسکے ہاتھ مین کوی چیز ہی۔ امام بخاری شئی سے تفسیر کی قال بعض اصحابنا عن موسی کلوب من حدید ہمارے بعض یارون نے کہا موسی بن اسمعیل سے جو مذکور ہوا یعنے اسی نقل کی ہی کہ وہ چیز چنگال آہنی تھی یدخل فی شدقه حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقه الاخر مثل ذلک اس چنگال کو اس بیٹھے ہوے مرد کے کلّہ مین دہساتا یہان تک اسکی گردن تک پہنچتی پھر اسکے دوسرے کلّہ مین ایسا ہی کرتا ویلتئم شدقه ھذا فیعود فیصنع مثله اور اسکے کلہ کا زخم مل جاتا پھر وہ شخص پھراتا اور ویسا ہی کرتا قلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ و رجل قائم علی راسه بفھر او صخرۃ مین ان ہر دو مرد کو پوچھا کہ یہہ کیا ہی کہنے لگے چلو پس ہم چلدئے یہان تک کہ ایک مرد پر آئے کہ اپنی پیٹھ پر سویا ہی اور ایک مرد اسکے سر پر کھڑا ہی ایک ہاتھ مین اسکے پتھر ہی فیشدخ به راسه فاذا ضربه تدھده الحجر پس اسکے سر کو اس سے توڑتا ہی جب اسکو مارتا ہی وہ پتھر غلطان ہوتا ہی فانطلق الیه لیاخذہ پس گیا وہ مرد جو کھڑا تھا اس پتھر کے طرف تا اسکو اٹھانے فلا یرجع الی ھذا حتی یلتئم راسه وعاد راسه کما ھو پس وہ نہین پھرتا ہی اس مرد کے طرف جو سویا ہی یہان تک کہ اسکا ٹوٹا ہوا سر التیام پاتا ہی اور اسکا سر جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہوجاتا ہی فعاد الیه فضربه پس وہ مرد پھر اسکے طرف آیا اور اسکو مارا قلت من ھذا حضرت فرماتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ یہہ مرد کون ہی قالا انطلق فانطلقنا الی نقب مثل التنور اعلاہ ضیق و اسفله واسع یتوقد تحته نارا وے ہر دو کہا کہ چلو پس ہم گئے ایک سوراخ کے طرف جو تنور کے مانند تھا اس تنور کا اوپر یعنے اسکا سر تنگ ہی اور اسکا پاین کشادہ ہی جس حال مین کہ اسکے نیچے آتش سلگاتے تھے فاذا اقتربت ارتفعوا جبوقت کہ فتور آتا آتش سست ہوتی وے مرد جو اسمین ہین اوپر آتے حتی کادوا یخرجون یہان تک کہ قریب تھا کہ اس سے نکلین اور بعض روایات مین ارتفعت را اور دو تا مثناۃ کے جو درمیان اسکے قاف ہی واقع ہوا۔ طیبی کہتا ہی کہ یہہ روایت صحیح ہی از روی روایت و معنے کے اسلئے کہ اسکے مقابلہ مین فاذا خمدت واقع ہوا فتور و خمود ایک معنے مین ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ فتور سستی کے معنے مین ہی اور خمود سرد ہونے کے معنے مین پس معنے یہہ ہین کہ جب آتش سست ہوتی وے حرکت کرتے ہین اور باہر آنا چاہتے ہین اور نکلنا تو متصور نہین۔ اور جب آتش تمام سرد ہوتی وے حرکت سے ٹھہر جاتے

اور توقف کرتے پس مقابلہ درست ہوا فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِیْهَا وَفِیْهَا نِسَاءٌ وَّرِجَالٌ عُرَاةٌ پس جسوقت کہ آتش بجھتی پھر اسمین جاتے - اور اس آتش مین
عورات اور مرد ہین فَقُلْتُ لَهُمَا مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ پھر مین ان ہر دو کو کہا کہ یہ کون ہین کہنے لگے
کہ آگے چلئے - پس ہم گئے یہان تک کہ ایک خون کی نہر پہ پہنچے فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ اس نہر مین ایک مرد کھڑا ہے - اور اس نہر کے بیچون
بیچ ایک دوسرا مرد ہے - پس واو عاطفہ محذوف ہے - جیسا کہ اسکی تصریح ابو الوقت کی روایت مین واقع ہوئی قال یزید بن ہارون و وہب بن جریر
عن جریر بن حازم علی شط النہر رجل امام بخاری نے کہا کہ یزید اور وہب یہہ ہر دو جریر سے جو روایت لائے ہین اسمین وسط النہر کے بدل شط
النہر شین معجمہ و تشدید طا کے آیا ہے بَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ اس مرد کے آگے کنارے پر ایک پتھر ہے فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهَرِ پس آگے آیا ایک مرد جو نہر
مین تھا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهٗ جسوقت کہ وہ مرد جو نہر مین ہے باہر آنا چاہتا تو وہ ایک پتھر سے اسکے منہہ مین مارتا ہے تو وہ
پھر جاتا ہے حیث کان جس جگہہ کہ تھا فَجَعَلَ کُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ پھر جب وہ مرد آتا کہ باہر آوے تو وہ اسکے منہہ مین
پتھر مارتا پھر وہ پھر جاتا جیسا کہ تھا فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ پس مین نے کہا کہ یہہ کیا ہے تو کہتے کہ چلئے فَانْطَلَقْنَا حَتَّی انْتَهَیْنَا اِلٰی رَوْضَةٍ
خَضْرَاءَ فِیْهَا شَجَرَةٌ عَظِیْمَةٌ وَّفِیْ اَصْلِهَا شَیْخٌ وَّصِبْیَانٌ پس ہم گئے یہان تک کہ ایک باغ سبز مین پہنچے اسمین ایک بڑا جھاڑ ہے - اور پیڑ مین ایک پیر مرد
اور اطفال ہین وَاِذَا رَجُلٌ قَرِیْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَیْنَ یَدَیْهِ نَارٌ یُّوْقِدُهَا ناگاہ اس جھاڑ کے پاس ایک مرد ہے کہ اسکے آگے آتش ہے وہ اسکو سلگھاتا ہے فَصَعِدَا
فِی الشَّجَرَةِ وَاَدْخَلَانِیْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا پس وہ ہر دو مرد مجھے اس درخت کے اوپر لے گئے اور مجھے ایسے ایک مکان مین داخل کیا کہ مین کبھی اس سے
بہتر ہرگز نہین دیکھا فِیْهَا رِجَالٌ شُیُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَّنِسَاءٌ وَّصِبْیَانٌ اس مکان مین پیر مرد ہین اور جوان اور عورتین اور بچے ثُمَّ اَخْرَجَانِیْ مِنْهَا
فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِیْهَا شُیُوْخٌ وَّشَبَابٌ پھر انہون نے مجھے اس سے نکالا پھر مجھے ایک درخت پر لیگئے
اور ایک مکان مین لے آئے جو بہت بہتر اور افضل پہلے مکان سے تھا اس مکان مین بھی پیر مرد اور جوان تھے قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِی اللَّیْلَةَ فَاَخْبِرَانِیْ عَمَّا رَاَیْتُ مین نے
کہا کہ تم نے آج کی شب مجھے پھرایا سیر کروایا خبر دو مجھکو ان چیزون سے جو مین نے دیکھا قَالَا نَعَمْ کہنے لگے ہان ہم خبر دیتے ہین اَمَّا الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ فَکَذَّابٌ
یُّحَدِّثُ بِالْکَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ مَا رَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لیکن وہ شخص جو آپ نے دیکھا کہ اسکا کلہ چیرا جاتا ہے سو وہ
کذاب ہے جھوٹ کہا کرتا تھا پھر اٹھاتا ہے اس سے یہان تک کہ پہنچتی ہے آفاق کو پھر کیا جاتا ہے اسکے ساتھ وہ جو آپ نے دیکھا روز قیامت تک وَاَمَّا الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ
یُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ فِیْهِ بِالنَّهَارِ جو شخص کہ آپ نے اسکو دیکھا کہ اسکا سر پھوڑا جاتا ہے سو وہ
ایک مرد ہے کہ خدا نے اسکو قرآن سکھلایا اور وہ احکام کو دین کے جانا پس سو گیا اور غفلت کی اس سے رات کو اور عمل نہ کیا اسپر دن کو یُفْعَلُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
وہ عذاب کیا جاتا ہے تا وہ عذاب جو آپ نے دیکھا روز قیامت تک - جب اسنے دین کے بڑے کامون سے غفلت لی اسلئے اسکے اعضا مین جو بڑا عضو سر ہے اس سے بدلہ کیا جاتا ہے
وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ اور ایک جماعت کو جو آپ نے ایک سوراخ آتشین مین دیکھا سو وے زانیان ہین وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهَرِ
اٰکِلُوا الرِّبٰوا اور جسکو آپ نے نہر خون مین دیکھا سو سود خوار ہین جو گمرہی کی دریا مین پڑے ہین وَالشَّیْخُ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرِ اِبْرَاهِیْمُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ
النَّاسِ اور وہ پیر مرد جو درخت کے نیچے تھے ابراہیم علیہ السلام ہین اور اطفال اولاد لوگون کی ہین - ظاہر یہہ ہے کہ وہ اولاد مسلمانون کی ہین جو ابراہیم علیہ السلام کے
نزدیک بہشت مین تھین - لاکن تفسیر مین روایت کی گئی ہے کہ مراد اولاد سے یہہ ہے کہ جو اطفال کہ فطرت پر موے ہین خواہ مسلمانون کے ہون یا کفار کے - یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ
اولاد مشرکون کی حکم مسلمانون کی اولاد کا حکم رکھتی ہے حکم آخرت مین - اور وہ جو واقع ہوا کہ اولاد باپون کے ساتھ ہین یعنے مسلمان ہو یا کافر سو وہ حکم دنیا مین ہے
کذا ذکرہ القسطلانی - وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ اور وہ شخص جو آتش سلگھاتا تھا مالک داروغہ دوزخ کا ہے وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلْتَ
فِیْهَا دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور پہلا مکان آپ جس مین داخل ہوئے وہ سرا سب مسلمانون کا ہے وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ لاکن یہہ سرا
مکان شہیدون کا ہے - اسلئے اسمین عورتین اور بچے نہین تھے - اگر کہین کہ وہ دوسرا مکان پہلے مکان سے احسن و افضل تھا حالانکہ پہلے مکان مین ابراہیم علیہ السلام

تھے

تھے۔ اس سے فضیلت شہیدون کی پیغمبرون پر لازم آتی ہی **جواب** اسکا یہہ ہی کہ یہہ بات اسوقت لازم آیگی کہ یہہ مکان خاص منزل ابراہیم علیہ السلام کی ہو۔ ہو سکے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سیر ایک غرض کے لئے بطریق عبور کے وہان واقع ہوا۔ اور منزل ابراہیم علیہ السلام کی شہیدون کی منزل سے افضل و اعلا ہی۔ جیساکہ واقع ہوا ہی کہ آدم علیہ السلام آسمان اول پر ہین اور اپنی اولاد نیک و بد کو جنت و دوزخ مین دیکھ کے خوش ہوتے ہین اور غمگین ہوتے ہین۔ حالانکہ آدم علیہ السلام کا مقام علیین مین ہی وَاَنَا جِبْرِیْلُ وَھٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل۔ پس اپنے سرکو اٹھاؤ۔ پس مین نے سرکو اٹھایا سو ناگاہ اپنے اوپر مانند ابر کے دیکھا قَالَا ذٰلِکَ مَنْزِلُکَ فَقُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ ان ہر دو پیر نے مجھ سے کہا کہ یہہ منزل آپکی ہی پس مین نے کہا کہ مجھکو چھوڑ دو تا اپنی منزل مین جاؤن اور اسمین ہون قَالَا اِنَّہٗ بَقِیَ لَکَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْہُ فَاِذَا اسْتَکْمَلْتَ اَتَیْتَ مَنْزِلَکَ ان دونون نے کہا ابھی آپ کی مدت عمر باقی ہی کہ آپنے اسکو تمام نکیا ہی۔ پس جب اسکو تمام کروگے اپنی منزل مین آؤگے اور اسمین رہوگے

باب مَوْتِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ باب بیان مین فضیلت موت روز دوشنبہ کے جو روز وفات حضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات کا ہی۔ اور ابوبکر صدیق نے بھی اسکی آرزو کی تھی۔ اور روز جمعہ و شب جمعہ کی موت کی فضیلت مین ایک حدیث جو صحیح ترمذی مین آئی ہی۔ کہتے ہین کہ اسکے اسناد مین ایک ضعف ہی اسواسطے امام بخاری نے روایت نکی ہی **حدثنا** مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ فِیْ کَمْ کَفَّنْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہا کہ مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر انکے مرض موت مین آئی پھر مجھ سے پوچھنے لگے کہ حضرت کو تم نے کتنے کپڑون مین کفن دیا قَالَتْ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ لَیْسَ فِیْھَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَۃٌ بی بی نے کہا کہ ہم نے سفید تین کپڑون سے کفن دیا جو سحولی یعنی قریہ یمن سے تھے انمین قمیص اور عمامہ نہین تھے وَقَالَ لَھَا فِیْ اَیِّ یَوْمٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ابوبکر صدیق نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ حضرت نے کونسے روز وفات فرمایا بی بی نے کہا کہ پیر کا روز تھا قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قَالَتْ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ صدیق اکبر نے کہا کہ آج کونسا روز ہی بی بی نے کہا کہ پیر کا روز ہی قَالَ اَرْجُوْا فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ اللَّیْلِ کہا مین امید رکھتا ہون اپنی موت کی اس ساعت مین جو پیر اور شب کے درمیان ہی فَنَظَرَ اِلٰی ثَوْبٍ عَلَیْہِ کَانَ یُمَرَّضُ فِیْہِ بِہٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ پس دیکھا اپنے کپڑون کیطرف جو اسپر تھے جسمین بیمار داری ہوئی تھی اور ان کپڑون پر زعفران کا اثر تھا جو دوامین استعمال کیا گیا تھا فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِیْ ھٰذَا وَزِیْدُوْا عَلَیْہِ ثَوْبَیْنِ فَکَفِّنُوْنِیْ فِیْھَا پس کہا کہ میرے اس کپڑے کو دہو دو اور اسپر دو کپڑے زیادہ کرو پس تین کپڑون سے کفن دو قُلْتُ اِنَّ ھٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَیَّ اَحَقُّ بِالْجَدِیْدِ مِنَ الْمَیِّتِ بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین نے کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہی فرمایا کہ نئے کپڑے کے لئے زندہ سزاوار تر ہی مردے سے اِنَّمَا ھُوَ لِلْمُھْلَۃِ نہین ہی کفن مگر ریم و خون کے لئے۔ اور بعضون نے مہلت کو بضم میم درنگی کے معنے مین لایا اور ضمیر ہو کی راجع کی نئے کیطرف یعنی نیا اس شخص کے واسطے ہی جو ایک مہلت اور بقار کہتا ہی فَلَمْ یُتَوَفَّ حَتّٰی اَمْسٰی مِنْ لَیْلَۃِ الثُّلٰثَاءِ پس نہین سدہارے پیر کے روز یہان تک کہ شام کیا شب سہ شنبہ کی وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ اور دفن کیے گئے صبح سے آگے وفات صدیق اکبر کا منگل کی شب تیسوین جمادی الآخری سن تیرہ ہجری مین ہوا رضی اللہ تعالی عنہ

باب مَوْتِ الْفُجَاءَۃِ الْبَغْتَۃِ باب ذکر مین موت ناگہانی کے ہی جو یکبیک واقع ہو۔ بغتہ تفسیر فجاءت کی ہی **حدثنا** سَعِیْدُ بْنُ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیَ افْتُلِتَتْ نَفْسُھَا وَاَظُنُّھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ مقرر ایک شخص نے حضرت سے کہا بتحقیق میری ماں یکبیک موئی مین گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بات کرتی صدقہ دیتی اور وصیت کرتی ہوتی فَھَلْ لَھَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ آیا اسکو ثواب ہوگا اگر مین اسکے طرف سے صدقہ دون فرمایا ہان تیرے صدقہ کا ثواب ہی موت ناگہانی مین۔ ایک حدیث صحیح ابو داود نے روایت کی ہی الفجاءۃ اخذۃ اسف موت ناگہانی غضب ہی۔ اور دوسرے احادیث مین اس سے پناہ مانگنی واقع ہوئی۔ اسکی وجہ یہہ ہے اگر مومن پر وقت مرگ ظاہر ہوتا ہے تو ہوگا اور وصیت کریگا اور موت کی تیاری کریگا اور حالت تکلم مین شہادتین کے ساتھ جان دیگا۔ اور ناگہان موت کے آنے مین یہہ امور خیر میسر نہین ہوتے ہین۔ اس حدیث کے رو سے استعاذہ کیا جاتا ہی کہ مبادا حالت غفلت مین دنیا سے جاوے ابن ابی شیبہ نے بی بی عایشہ و ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ موت ناگہانی مومن کے حق مین رحمت اور فاجر کے حق مین غضب ہی۔ نووی نے بعض قدما سے نقل کی ہی کہ انبیا و صلحا موت ناگہانی سے مرے ہین۔ حق یہی ہی کہ جو بزرگان دین دوام الٰہی سے بہرہ پائے ہین اور نواہی سے اجتناب رکھتے ہین انکے حق مین موت ناگہانی بہتر ہی

باب مَا جَاءَ فِیْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا باب بیان مین ان چیزون کے جو قبر مبارک نبوی اور قبر شریفین حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی صفت مین آئی ہین وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَقْبَرَہٗ اور قول خدا عز وجل کا ہی فَاَقْبَرَہٗ وارد ہی ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اُقْبِرُہٗ اِذَا جَعَلْتَ لَہٗ قَبْرًا وَّقَبَرْتُہٗ وَدَفَنْتُہٗ اور

موت روز دوشنبہ کی فضیلت

ناگہانی موت کی فضیلت

قبر ہٰہ معنے مین دفنتہ کے ہی یعنے مین سکو قبر مین داخل کیا کفاتا یکونون فیہا احیاء ویدفنون فیہا امواتا یعنے کفاتا جو آیت مین واقع ہوا الم نجعل الارض
کفاتا معنے مین منم اور جمع کے ہی اور کافیہ کے معنے مین بھی ہی کفایت سے اسم ہونیکے معنے مین امام بخاری کہتا ہی یعنے تم اس زمین مین رہتے ہین جس حال مین کہ جیتے ہین۔ اور دفن کئے جاتے ہین جس حال میں کہ
مرتے ہین۔ ذکر ان آیات کا اور انکی تفسیر تقریبی ہی ترجمہ کے ساتھ کچھ علاقہ نہین **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی سلیمان عن ہشام ح وحدثنی محمد بن حرب
قال حدثنا ابو مروان یحیی بن ابی زکریا عن ہشام عن عروۃ عن عائشۃ قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتعذر فی مرضہ
این انا الیوم این انا غدا بی بی عایشہ نے کہا مقرر شان یہہ ہی کہ تھے پیغمبر خدا اثنائے بیماری میں پوچھتے مقدار اس چیز کے جو روز باقی رہتی اپنی بیماری مین کہ کہان ہونگا مین آجکے دن اور
کہان ہونگا کل تا آسان ہو آپ پر شواری جو بیماری مین پاتے تھے۔ اور سبب اس سوال کا یہہ تھا کہ بیمار اپنے گھر والون سے بعض کے پاس موسر کے بہ نسبت راحت وانس نہین پاتا ہی۔
یتقدر بقاف اور دال مہملہ مشددہ سے ہی۔ اور بعض روایات مین عین مہملہ اور ذال مشددہ معجمہ آیا ہی معنے مین عذر طلبی کے جو بی بی عایشہ کے گھر نقل فرمانیکے باب مین عذر کرتے تھے۔ یہہ کمال
مروت وحیا کا موجب تھا۔ اگرچہ اس جناب پر بی بیون مین قسمت واجب نہین تھی استبطاء لیوم عائشۃ یہہ فرمانا بسبب دیر کرنے روز عایشہ صدیقہ کے اور اشتیاق انکی نوبت کے تھا
فلما کان یومی قبضہ اللہ بین سحری ونحری ودفن فی بیتی پس جب روز میری نوبت کا تھا اللہ تعالی نے اس عالم سے اٹھالیا میرے پہلو اور سینہ کے درمیان سے اور دفن کئے گئے
میرے گھر مین مقصود اس حدیث سے یہی جزو ہی۔ سحر ونحر بفتح اول وسکون ثانی پہلو وصدر کے معنے مین ہی **حدثنا** موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو عوانۃ عن ہلال
ہو الوزان عن عروۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاری
اتخذوا قبور انبیاءہم مساجد بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے اپنی اس بیماری مین فرمایا کہ جس بیماری سے پھر نہ اٹھے۔ اللہ تعالی لعنت کرے یہود ونصارا پر جو اپنے انبیا
کے قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرالیا۔ شرح اس حدیث کی گذری لولا ذلک ابرز قبرہ اگر یہہ بات نہوتی حضرت کی قبر شریف ظاہر کی جاتی نہ گھر مین کھے ہوتے غیر انہ خشی او
خشی ان یتخذ مسجدا مگر یہہ حضرت نے خوف کیا۔ یا صحابہ خوف کئے گئے کہ آپ کی قبر شریف مسجدگاہ ٹھہرائی جاوےگی وعن ہلال قال کنانی عروۃ بن الزبیر ولم یولد لی
اور یہہ حدیث ہلال سے بھی اسناد مذکورہ کے ساتھ مروی ہی۔ اسنے کہا کنیت ٹھہرائی میری عروہ بن زبیر نے۔ حالانکہ مجھے کوی لڑکا پیدا نہوا تھا۔ کنیت کی ابو جہم اور بعض کہتے ہین ابو امیہ
مقصود امام بخاری کا اس کلام کے لانے سے اس خدشہ کا دفع ہی جو بعضون نے ہلال کی ملاقات مین عروہ کے ساتھ توقف کیا ہی **حدثنا** محمد قال اخبرنا ابو بکر بن عیاش
عن سفیان التمار انہ اخبرہ انہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما سفیان تمار نے ابو بکر بن عیاش کو خبر دی کہ اسنے حضرت کی قبر شریف کو مسنم دیکھا
مسنم بلند کو کہتے ہین مانند سنام یعنے مانند کوہان شتر کے۔ یہہ حدیث متمسک حنفیہ ومالک واحمد مزنی کی اور شافعیہ سے ایک جماعت کی ہی جو قبر کو مسنم افضل جانتے ہین لموافقۃ قبر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یقین ہے کہ جب صحابہ نے باجماع حضرت کی قبر شریف کو مسنم بنایا اور کوی شخص خلاف نکیا یہہ امر حضرت سے ہی معلوم کئے ہون۔ اور امام شافعی مسطح
کو افضل جانتے ہین اور مسنم کی تاویل مرتفع کے ساتھ کرتے ہین **حدثنا** فروۃ قال حدثنا علی بن مسہر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال لما سقط
علیہم الحائط فی زمان الولید بن عبد الملک عروہ نے کہا جب گر پڑی دیوار حجرہ عائشہ صدیقہ کی زمانہ مین حکومت ولید بن عبد الملک کے۔ جو عمر بن عبد العزیز اسکی
جانب سے حاکم مدینہ تھا چاہا کہ ولید کے حکم سے حضرت کی مقبرہ شریف کی دیوار بلند کرے تا لوگ اس طرف نماز نہ پڑہین اخذوا فی بنائہ فبدت لہم قدم پس اسکی بنا شروع کا
سو ناپر ایک قدم ظاہر ہوا ساق اور زانو کے ساتھ ففزعوا وظنوا انہا قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس خوف کیا اور گمان کیا لوگون نے کہ وہ قدم حضرت کا ہی فما
وجدوا احدا یعلم ذلک پس کسی شخص کو نپایا کہ اسکو جانتا ہو حتی قال لہم عروۃ لا واللہ ماہی قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہی الا قدم
عمر یہان تک کہ عروہ نے کہا قسم ہی اللہ کی کہ یہہ قدم حضرت کا نہین ہی۔ یہہ قدم نہین ہی مگر عمر رضی اللہ عنہ کا وعن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ انہا اوصت
عبد اللہ بن الزبیر لا تدفنی معہم وادفنی مع صواحبی بالبقیع لا ازکی بہ ابدا بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ انہون نے اپنے خواہر زادہ عبد اللہ بن
زبیر کو وصیت کی کہ مجھے پیغمبر خدا اور شیخین کریمین کے ساتھ دفن نکرو بلکہ مجھے میرے مصاحبون یعنے میرے سوکنون کے ساتھ یعنے حضرت کی ازواج طاہرہ کے ساتھ بقیع مین دفن کرو
مین ہرگز اس دفن سے ستائی جاونگی۔ یعنے اس دفن کے بسبب صفات فاضلہ سے توصیف جو میرے مین نہون کیجاویگی **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا جریر بن عبد الحمید
قال حدثنا حصین بن عبد الرحمن عن عمرو بن میمون الاودی قال رایت عمر بن الخطاب قال یا عبد اللہ بن عمر اذہب الی

أم المؤمنين عائشة فقل يقرأ عمر بن الخطاب عليك السلام ثم سلها أن أدفن مع صاحبي عمر بن میمون نے کہا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اپنے فرزند عبد اللہ
بن عمر کو فرمایا کہ تو ام المومنین عائشہ صدیقہ کی خدمت میں جا اور بول کہ عمر بن الخطاب آپکو سلام کہا۔ پھر انسے سوال کر کہ میں دفن کیا جاؤں اپنے صاحب کے پاس یعنی پیغمبر خدا اور ابو بکر صدیق کے پاس
قالت كنت أريده لنفسي فلأوثرنه اليوم على نفسي بی بی عائشہ نے کہا کہ تھی میں چاہتی اسکو اپنی ذات کے لئے یعنے اس جگہہ میں اپنا دفن چاہتی تھی لیکن اسکو آج کے روز
اپنے پر ایثار کرتی ہوں یعنے وہ جگہہ عمر فاروق کے لئے دی۔ یہہ حدیث ایثار پر دلیل ہی کہ فضیلت حاصل کرنیکے لئے بہ نیت صحیح اپنے سے افضل پر ایثار کرنا روا ہی۔ اگر کہیں کہ بی بی
نے جو فرمایا کہ میں اس جگہہ مدفون ہونا چاہتی تھی اب عمر فاروق کو دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہی ایک قبر کی جگہہ باقی تھی پھر اگلی حدیث میں جو گذرا کہ بی بی نے عبد اللہ بن زبیر کو وصیت
کی تھیں کہ مجھے حضرت کے اور شیخین کے ساتھ دفن نکیجیو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اور ایک قبر کی جگہہ باقی تھی پوشیدہ نرہے کہ وہ مکان بی بی عائشہ کا تھا کہ بی بی کو اسکی وسعت معلوم تھی لیکن
عمر رضی اللہ عنہ جو محرم نہیں تھے مدفون ہوئے کے بعد بی بی نے نچاہا کہ آپ بھی دفن کی جاوے۔ جیسا کہ ادہر ایک روایت میں آیا ہی کہ عمر فاروق مدفون ہو کے بعد بی بی اپنے گھر میں بے تکلف نشست
و برخاست نکرتی تھیں اور درمیان ایک پردہ باندہتی تھیں پس اس صورت میں جو شبہہ آیا اس معنے کا منافی نہیں واللہ اعلم فلما أقبل قال له ما لديك پس جب ابن عمر آگئے
عمر رضی اللہ عنہ نے انسے پوچھا کہ تیرے پاس کیا خبر ہی قال أذنت لك يا أمير المؤمنين کہا کہ بی بی عائشہ نے آپکو اذن دیا ہی یا امیر المومنین قال ما كان شيء أهم إلي من ذلك المضجع
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی چیز زیادہ اہم میرے پاس اس خوابگاہ سے نہیں تھی فإذا قبضت فاحملوني ثم سلموا ثم قل يستأذن عمر بن الخطاب پس جب میں قبض کیا جاؤں
یعنے رحلت پاؤں تو مجھ کو اٹھاؤ پس سلام کہو پہر تو بول کہ عمر بن الخطاب اذن چاہتا ہی فإن أذنت لي فادفنوني وإلا فردوني إلى مقابر المسلمين پس اگر عائشہ صدیقہ اذن
دیں مجھ کو دفن کرو والا مجھے مسلمانوں کے مقابر کیطرف لیجاؤ إني لا أعلم أحدا أحق بهذا الأمر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
عنهم راض اور عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری یہہ وصیت کی کہ تحقیق میں کسیکو سزاوار تر نہیں جانتا ہوں اس کام کے لئے۔ یعنے منصب خلافت کے لئے سوا اس جماعت کے جو حضرت کے رحلت کی حالت
میں کہ انسے راضی تھے فمن استخلفوا بعدي فهو الخليفة فاسمعوا له وأطيعوا پس اس جماعت سے تم جسکو خلیفہ ٹہراؤ اور اجماع کرو وہ میرے بعد خلیفہ ہی سو تم اسکا حکم سنو اور
اسکی اطاعت کرو فسمى عثمان وعليا وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص پس نام لئے اس جماعت کا جو لایق خلافت کے تھی یہہ چھے
تن صحابہ کرام سے۔ وولج عليه شاب من الأنصار اور اسوقت عمر فاروق پر انصار سے ایک جوان آیا فقال أبشر يا أمير المؤمنين ببشرى الله عز وجل كان
لك من القدم في الإسلام ما قد علمت پس کہا بشارت ہو آپکو ای امیر المومنین اللہ کی بشارت سے کہ آپکے ابتدا سے نیکی اور رتبہ عالی ہی کلمۂ اسلام کے بلند کرنے میں وہ
جو آپ جانتے ہو ثم استخلفت فعدلت ثم الشهادة بعد هذا كله پھر آپ خلیفہ ہوئے پس اپنی خلافت میں انصاف عدل کئے۔ پھر ان سب کاموں کے بعد درجہ شہادت پایا
فقال ليتني يا ابن أخي وذلك كفافا لا علي ولا لي پس عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاشکے مجھ کو ای بھتیجے یہہ خلافت بقدر کفاف بغیر زیادتی کسی چیز کے ہو اور مروں میں
جس حال پر کہ نہ اسکا وبال مجھ پر ہو اور نہ اسکا ثواب میرے لئے۔ اور ایک روایت میں کفافا منصوب حال واقع ہوا ہی۔ اور مجمع البحار میں کفاف بفتح کاف آیا ہی یعنے وہ چیز جو بقدر
حاجت ہو اور بعضوں نے کہا کہ کفاف مصدر ہو سکتا ہی معنے میں مکفوف کے تب معنے یہہ ہوگے کہ باز رکھی گئی ہو اسکی بدی میرے سے أوصي الخليفة من بعدي بالمهاجرين
الأولين خيرا اور وصیت کرتا ہوں میں خلیفہ کو جو میرے بعد ہو کہ مہاجرین اولین کے ساتھ نیکی کرے یعنے وہ صحابہ جو بیعت الرضوان سے آگے ہجرت کی ہیں یا وہ اصحاب جو ہر دو
قبلہ کیطرف نماز پڑہے یا وہ جو غزوۂ بدر میں حاضر ہوے۔ رضی اللہ تعالی عنہم أن يعرف لهم حقهم وأن يحفظ لهم حرمتهم اور بیان انکے ساتھ نیکی کرنیکا یہی
کہ پہچانے انکے لئے حق انکا اور نگاہ رکھے عزت انکی وأوصيه بالأنصار خيرا اور وصیت کرتا ہوں اس خلیفہ کو کہ انصار کے ساتھ بھی نیکی کرے الذين تبوؤا الدار والإيمان
انہوں نے نگاہ رکھا ہی ایمان کو اور اپنا قرارگاہ ٹہرایا ہی اسکو جیسا کہ مدینہ طیبہ کو اپنا قرارگاہ ٹہرایا أن يقبل من محسنهم ويعفو عن مسيئهم یہہ کہ قبول کرے انکی نیکی کو
اور درگذر کرے انکی برائی سے بغیر اللہ تعالی کے حدود اور لوگوں کے حقوق کے وأوصيه بذمة الله وذمة رسوله اور وصیت کرتا ہوں ذمۂ خدا و ذمۂ رسول
کے نگاہ رکھنے کی اور اس عہد کی نگہداشت کی جو اہل ذمہ اور مطیعان اسلام کی اہل کتاب و غیرہم کے ساتھ باندہے ہوں کہ یہانی اہل ذمہ سے عامۂ مسلمین کا ارادہ کیا ہی۔ اسلئے کہ نسبت
خدا و رسول میں ہیں۔ لیکن تعمیم بعد تخصیص کے ہوگی أن يوفى لهم بعهدهم یہہ کہ انکے ساتھ انکے عہد کو وفا کرے وأن يقاتل من ورائهم اور یہہ کہ جنگ کرے اول
لوگوں کے ساتھ جو ذمہ والوں اور عہد والوں کے سوا ہیں وأن لا يكلفوا فوق طاقتهم اور یہہ تکلیف ندیں اہل ذمہ کو انکی طاقت سے زیادہ کہ جزیہ زیادہ نہ طلب کریں

مرباحسن

مباحث اس حدیث کے آب مناقب مین اسسے مفصل تر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ **باب** مَا يُنْهٰى مِنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ باب بیان مین منع دشنام کے اموات کو اموات سے مراد مسلمین ہین

حدثنا آدم قال حدثنا شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا

الى ما قدموا بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گالی ندو مردگان کو مقرر وہ پہنچے طرف اس چیز کے جو آگے بھیجے ہین نیکی اور بدی سے تابعه علي بن الجعد وابن عرعرة وابن ابي

عدي متابعت کی آدم کی علی بن جعد و ابن عرعرہ و ابن عدی یہہ تینون شعبہ سے روایت کی ہین ورواه عبد الله بن عبد القدوس محمد بن انس عن الاعمش **باب** ذكر شرار

الموتى باب بیان مین یاد کرنے موتی کے بدکارون کے **حدثنا** عمر بن حفص قال حدثنا ابي عن الاعمش قال حدثني عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن

ابن عباس قال قال ابو لهب لعنة الله عليه ابن عباس سے روایت ہے کہ ابو لہب علیہ اللعنہ یہی جزو حدیث مطابق ترجمہ کے ہے للنبي صلى الله عليه وسلم تبا لك سائر

اليوم حضرت کے جناب مین کہا کہ ہلاکت ہو تمکو سب روز فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب پس نازل ہوئی یہہ سورت ہلاک ہو ہر دو ہاتھ ابو لہب کے اور مورد حدیث کا یہہ ہے کہ جب کریمہ وانذر

عشيرتك الاقربين شرف نزول پائی حضرت کوہ صفا پر تشریف لائے اور مکہ معظمہ کے لوگون کو جمع کروایا۔ اور فرمایا کہ ای بنی عبد المطلب اگر مین تمہین خبر دون کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے

تمپر آپہنچا ہے تم اسکو باور کروگے یا نہ۔ انہون نے کہا کہ ہم باور کرینگے کس لئے کہ ہم نے تجربہ کیا ہے کبھی آپ سے سوا سچ کے سنا نہین۔ پس پھر فرمایا کہ مین تمہین ڈراتا ہون ایک بڑے عذاب سے اگر تم ایمان

نلاؤگے ہلاک ہوجاؤگے۔ اور وبال ابدی مین گرفتار ہوگے۔ ابو لہب ملعون نے کہا تبا لك ألهذا دعوتنا یعنے ہلاکت ہو تمکو کیا اسی لئے ہمکو بلوایا۔ یہہ حدیث صحابی کے مراسیل سے ہے اسلئے کہ

یہہ واقعہ مکہ معظمہ مین اوایل حال مین ہوا۔ اسوقت اگر ابن عباس پیدا ہوئے ہون کم عمر ہونگے مترجم کہتا ہے کہ اس شقی نے حضرت کے حق مین جس لفظ سے بد دعا کی اللہ تعالیٰ جل شانہ اسی لفظ کے

ساتھ اسکی مذمت اور اسکی ہلاکت ابدی سے خبر دی بسم الله الرحمن الرحيم ۔ تبت يدا ابي لهب ہلاک ہوگئے ہر دو ہاتھ ابی لہب کے۔ سمجھ لینا چاہئے کہ انسان کے نفس مین دو قوتین

ہین ایک قوۃ علمی دوسری قوت عملی۔ قوۃ علمی وہ ہے جس سے جانتا ہے اور بوجھتا ہے۔ قوۃ عملی وہ کہ جس کے سبب سے نیک و بد کام اس سے صادر ہوتے ہین سو دونون ہاتھ سے اشارہ ان دونون قوتون

کی طرف ہے۔ یعنے ہلاک ہوگیا اسکا عمل اور اعتقاد۔ اور ہوسکے کہ دونون ہاتھ سے نیک اور بد عمل مراد ہون۔ بد عملون کی ہلاکی تو ظاہر ہے کہ برا پھل لائے ہین۔ اور نیک عمل کی ہلاکی یہہ کہ کفر کے سبب سے

نیک پھل نلایا بلکہ بیفائدہ ہوگیا۔ اور بعضون نے ظاہر و باطن کے عملون پر قیاس کیا۔ اور بعضون نے قوی اور ضعیف جانب پر حمل کیا۔ یہہ سب احتمالات ہوسکتے ہین۔ وتب اور ہلاک ہوگیا وہ آپ یعنے

اس خبیث کے اعتقاد اور عملون کی ہلاکی اور خرابی اسکی ذات کی ہلاکی کا۔ اور اسکے جوہر نفس کی خرابی کا سبب ہے یہانتک کہ کوئی سبب اسکی درستی کا باقی نرہا ما اغنى عنه ماله وما كسب کچھ کام نآیا

اسکو مال اسکا اور جو کمایا تھا جیسے نام اور جاہ اور اولاد اور نوکر چاکر اور دوست و آشنا۔ اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ مال سے اسکا مال موروثی اور کسب سے اسکا مال کمایا ہوا مراد ہو۔ اب اسکے مال و مکسوبات کا

بیان فرماتے ہین کہ یہ چیزین دنیا مین اسکو کچھ نفع دے سکتے ہین لیکن آخرت مین جو بڑی احتیاج کی جگہہ اور سدا رہنے کا گھر ہے کچھ فائدہ ندینگے اسواسطے کہ سيصلى نارا آب پڑیگا آگ مین یعنے مرنیکے

ساتھ اسکو آگ مین ڈالینگے۔ اور انتظار قیامت کے اسکا نکرینگے بخلاف اور کافرونکے ذات لهب بڑے شعلے والی آگ مین اسواسطے کہ اسکا کفر اورون کے کفر سے بہت سخت تھا۔ اس سبب سے

کہ وہ حضرت سے قرابت قریب کہتا تھا آپکے لب ماد دیکھا تھا۔ اور آپکی صدق و عدالت اور اطوار و امانت و دیانت اور تمام خصایل حمیدہ جو بچپن سے آپ مین پائے جاتے تھے انسے بخوبی واقف تھا۔ پھر باوجود ان باتونکے

آپسے نہایت دشمنی اور عداوت رکھتا تھا۔ اسواسطے اسکی سزا بھی سخت مقرر ہوئی اور اسکو عذاب زیادہ ہونیکے اسباب سے ایک یہہ بھی ہے کہ اسکی محبوبہ کو اسکے روبرو جلاینگے اسیواسطے فرمایا ہے وامرأته

اور جورو اسکی یعنی جسطرح اسکی عداوت حضرت کے ساتھ جورو کے سبب سے زیادہ ہوئی۔ اسیطرح اسکا عذاب بھی عورت کے عذاب دیکھنے سے زیادہ ہوگا حمالة الحطب یعنے وہ عورت جو ایندہن

اٹھاتی ہے یعنے دوزخ مین بدلا اسکا جو دنیا مین کرتی تھی یعنے ببول کے اور دوسرے خاردار درختون کے کانٹے لاکے حضرت تشریف فرمانیکی راہ مین رات کو بکھیر دیتی تھی تا صبح کی نماز کے واسطے

جب مسجد الحرام کو تشریف لیجاوین آپکے پاؤن مین چبھین حبل رسی ہے من مسد کھجور کی چھال کی جو خوب بٹی ہوئی ہو۔ اور خاصیت اس رسی کی یہہ ہے کہ جب پانی یا پسینے سے بھیگتی ہے تو

اینٹھتی ہے۔ اور گلا گھونٹ ڈالتی ہے۔ اور موافق اس کلام کے جو اسکی شان مین آیا ہے اسی طور سے وہ مرگئی۔ کہتے ہین کہ ایک روز کانٹون کا گٹھہ جو سر پر رکھا تھا۔ اور اسکی رسی

خوب بٹنے گلے مین لپیٹ لی تھی اتفاقا وہ گٹھا سر سے ڈھلک پڑا۔ اور وہ رسی اسکے گلے مین پھنس گئی آخر اسی حالت مین گلا گھونٹ کر مرگئی اور کندۂ دوزخ ہوئی خذلها اللہ ابدا

وصلى الله على سيدنا محمد **تمت** وآله وصحبه وسلم

الحمد للہ و المنہ کہ تسوید اس جلد سابع کی بروز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول بین الظہر والعصر در مسجد جی بحالت اعتکاف صورت اختتام لی۔ یہہ حسن اتفاقات سے ہے کہ اس کتاب کا آغاز بھی اسی تاریخ

اور اسی روز فیروز مین تھا۔ کتاب الصلوۃ کا حسن انصرام بھی اسی روز و تاریخ مین ہوا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الزکوۃ آغاز ہوگی:

خاتمة الطبع اور یہہ بھی اتفاقات حسنہ سے ہے کہ اس جلد کا اختتام طبع بشب بست و ہفتم رجب شب معراج ہی ١٢٩٦ھ ہجری نبوی جلوہ ظہور مین آیا الحمد للہ علی ذلک

فہرست جلد خامس کتاب فیض نصاب فیض الباری شرح صحیح بخاری

کتاب الصوم

كتاب الزكوة

زکوۃ لغت مین ستایش و زیادتی اور تطہیر کے معنے مین آیا ہی اور شریعت مین یہہ معنے ہین کہ ایک سال گذر نیکے بعد اپنے مال سے اس قدر جو شارع نے مقرر کیا ہی مستحقون کو دے اور سب لغوی معنے بہی اسمین پائی جاتی ہین یعنے زکوۃ ادا کرنے والا عند اللہ و عند الناس محمود ہی اور زکوۃ دینے مین ثواب کی زیادتی اور بخل کی رزیلت سے نفس کی پاکی بلکہ مال کی ترقی اور برکت حاصل ہی اور زکوۃ اسلام کا ایک رکن ہی جو لوگ زکوۃ ندین انسے جنگ کیا چاہئے جیساکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسباب مین مانعین زکوۃ سے قتال کیا۔ اسکا قصہ مفصل یہہ فقیر حدیقۃ الاحباب مین لایا ہی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

باب وُجُوبِ الزَّكٰوةِ یہہ باب واجب ہونے مین زکوۃ کے اور بیان مین قول الہی کے ہی جو وجوب زکوۃ کا افادہ دیتا ہی وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یعنے قایم کرو تم نماز پنجگانہ کو اور ادا کرو زکوۃ۔ یہہ امر واسطے وجوب کے ہی وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيۡ اَبُوۡ سُفۡيَانَ ابن عباس نے کہا کہ حدیث کی مجہہ سے ابوسفیان نے۔ یہہ ٹکڑا اسی حدیث کا ہی جو شروع کتاب مین ہرقل کے قصے مین گذری یعنے ہرقل نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال شریف دریافت کیا اور ابوسفیان نے بتفصیل بیان کیا اسی مین یہہ بہی کہا قَالَ يَاۡمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالۡعَفَافِ ابوسفیان نے کہا کہ حضرت ہمکو حکم کرتے ہین نماز کا اور زکوۃ کا اور صلہ رحمی کا جو اللہ تعالی نے حکم کیا ہی کہ جنس بشر کے ساتھہ نیکی سے پیش آوے اور آپ کو حرام سے اور خلاف مروت سے پہیر رکہے حَدَّثَنَا اَبُوۡ عَاصِمِ الضَّحَّاكُ بۡنُ مَخۡلَدٍ عَنۡ زَكَرِيَّا بۡنِ اِسۡحَاقَ عَنۡ يَحۡيَى بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ صَيۡفِيٍّ عَنۡ اَبِيۡ مَعۡبَدٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الۡيَمَنِ ابن عباس سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے روانہ فرمایا معاذ کو یمن کے طرف اور اوسکو وہان کی قضاوت دی ہجرت سے دسوین سال حجۃ الوداع سے آگے فَقَالَ ادۡعُهُمۡ اِلٰى شَهَادَةِ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ پہر فرمایا کہ پہلے دعوت کر ان یمن والون کو طرف گواہی دینے اسبات کے کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ۔ اور مقرر مین رسول اللہ کا ہون فَاِنۡ هُمۡ اَطَاعُوۡا لِذٰلِكَ فَاَعۡلِمۡهُمۡ اَنَّ اللّٰهَ افۡتَرَضَ عَلَيۡهِمۡ خَمۡسَ صَلَوَاتٍ فِيۡ كُلِّ يَوۡمٍ وَّلَيۡلَةٍ پس آگاہ کر انکو کہ مقرر اللہ تعالی نے فرض کی ہین انپر پانچ نمازین ہر روز وشب مین فَاِنۡ هُمۡ اَطَاعُوۡا لِذٰلِكَ فَاَعۡلِمۡهُمۡ اَنَّ اللّٰهَ افۡتَرَضَ عَلَيۡهِمۡ صَدَقَةً فِيۡ اَمۡوَالِهِمۡ تُؤۡخَذُ مِنۡ اَغۡنِيَائِهِمۡ وَتُرَدُّ فِيۡ فُقَرَائِهِمۡ پس اگر وے لوگ قبول کرین ہر فرضیت کو نماز کی پہر آگاہ کر انکو کہ تحقیق فرض کیا ہی اللہ تعالی نے انپر صدقہ انکے مالون مین یعنے زکوۃ۔ لیا جاوے انکے مالدارون سے پہر دیا جاوے اور خرچ کیا جاوے انکے فقرا مین۔

حدثنا حَفۡصُ بۡنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عُثۡمَانَ بۡنِ مَوۡهَبٍ عَنۡ مُوۡسَى بۡنِ طَلۡحَةَ عَنۡ اَبِيۡ اَيُّوۡبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَخۡبِرۡنِيۡ بِعَمَلٍ يُّدۡخِلُنِي الۡجَنَّةَ ابوایوب انصاری سے مروی ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ مجھے ایسے عمل سے خبر دیجیے کہ وہ مجھے جنت مین لاوے قَالَ النَّاسُ مَا لَهٗ مَا لَهٗ لوگون نے کہا کیا حال ہی کیا حال ہی اس سائل کا۔ یہہ کلام استفہامی ہی اور تکرار تاکید کے لئے ہی وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَّا لَهٗ۔

۲ صیفی م

۲ عبد الله بن

حضرت نے انکے استفہام کے جواب مین فرمایا کہ اس مرد کو اس سوال مین ایک حاجت عظیم ہی اس عمل سے جو اسکو بہشت مین لیوے اور کونسا مطلب اس سے عظیم تر ہوگا - اور لفظ ارب
ہمزہ و را مفتوح اور باء موحدہ سے مبتدا ہی - اور اسکی خبر لہ ہی - اور بعض روایات مین ارب صیغۂ ماضی سے ہی مانند علم کے پھر حضرت اس سائل کو فرمایا تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا
عبادت کرے تو اللہ ہی کی اور شریک کرے تو ساتھ اسکے کسی چیز کو وجود مین ہو یا عبادت مین وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیْ الزَّکٰوۃَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ اور قایم کرے تو نماز کو اور دیوے تو زکوۃ
کو اور جوڑے تو رحم کو - یعنے نیکی کرے اپنے خویشون سے - شاید کہ سایل سے صلہ رحمی مین تقصیر ہوتی تھی - اسلئے اسکے حال پر نظر کرتے اس عمل کی تخصیص کی - یہہ حدیث وجوب
زکوۃ پر دلالت کرتی ہی وَقَالَ بَہْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْہُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہُمَا سَمِعَا مُوْسَی بْنَ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٰذَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ مُحَمَّدٌ غَیْرَ مَحْفُوْظٍ اِنَّمَا ہُوَ عَمْرٌو امام بخاری کہتا ہی کہ محمد کہ جو ابن عثمان کہا غیر محفوظ وہم و اشتباہ
سے ہوا ہی اور وہ واقعی نہوگا عمرو بن عثمان مخفی نرہے کہ امام بخاری نے یہان تردد کی صورت ڈالی - لاکن تاریخ مین جزم کیا کہ عمرو بن عثمان ہے - اور اسیطرح جزم کیا ہی مسلم اور دارقطنی وغیر
ہمانے - اور امام نووی نے کہا کہ اتفاق کیا گیا ہی اسبات پر کہ شعبہ سے وہم ہوا اور صواب عمرو بن عثمان ہی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُہَیْبٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ
عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر ایک جنگلی حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو راہ تبلا اس عمل کے طرف کہ جب میں وہ عمل کرون بہشت مین آون
قَالَ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ اسکا ترجمہ قریب گذرا قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی
ہٰذَا اس اعرابی نے کہا قسم ہی اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ مین ہی مین اس پر زیادہ نکرونگا اور مسلم کی روایت مین آیا ہی وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ اور نہ کم کرونگا اس سے - یہہ مَیں
پورے ضبط سے ادا کرونگا اور یہہ بھی کہ مین کسی جماعت کا ایلچی تھا پس ارادہ یہہ ہی کہ حضرت کا فرمان اپنی قوم کو پہنچانے مین کچھ کمی اور زیادتی نکرونگا فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ہٰذَا پس جب پیٹھ پھیری حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوش آوے یہہ بات کہ نظر کرے اس
مرد کے طرف جو اہل بہشت سے ہو تو نظر کرے　اس مرد کے طرف حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ حَیَّانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٰذَا مسدد جو شیخ امام بخاری کا ہی اسناد مذکورہ سے اس حدیث کی روایت کی حدیث سابق کے ساتھ - اور اس حدیث کے لانے مین
اس اختلاف کے طرف اشارہ ہی جو وہیب اور مسدد کی روایت مین واقع ہوا - وہیب نے یحیی بن سعید بن حیان سے روایت کی ہی اور مسدد نے یحیی بن ابی حیان سے پس یحیی کی
حدیث مین یحیی سے بلا واسطہ ابو زرعہ سے نقل کی ہی اور مسدد نے بواسطہ ابی حیان - اور بعض محدثون نے اس حدیث مین تردد اور توقف کیا ہی امام بخاری نے گویا اختلاف کی توجیہ
تعدد سے راویون کے کی ہی واللہ اعلم حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ
عَبْدِ الْقَیْسِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابو جمرہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے سنا ہی کہتا تھا کہ قدوم ہوا جماعت عبد القیس کی حضرت کے پاس فَقَالُوْا یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ہٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَّبِیْعَۃَ قَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ کُفَّارُ مُضَرَ اور کہے کہ یا رسول اللہ یہہ قبیلہ قوم ربیعہ سے حایل ہوئے ہی درمیان ہمارے اور آپ کے وے
کافر قوم مضر کے ہین اور ہمارے دشمن ہین وَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَیْکَ اِلَّا فِی الشَّہْرِ الْحَرَامِ اور نہین ہین ہم پہنچ سکتے آپ کے طرف مگر بزرگ مہینون مین کہ جن مین جنگ
نہین ہوتا ہی فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُہٗ عَنْکَ وَنَدْعُوْ اِلَیْہِ مَنْ وَّرَائَنَا پس حکم کیجئے ہمکو ان عبادات کا کہ لیوین ہم انکو آپ سے اور دعوت کرین ہم اسکے طرف ان لوگون کو جو ہمارے
سوا ہین ہماری قوم سے قَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْہَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ فرمایا مین حکم کرتا ہون چہار چیز کا اور منع کرتا ہون چہار چیز سے اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَشَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
پہلا ایمان لانا ہی اللہ تعالی پر یعنے گواہی دینی کلمہ طیبہ کی وَعَقَدَ بِیَدِہٖ ہٰکَذَا اور گرہ باندھی حضرت نے اپنے ہات سے اس طرح ان امر کے شمار کرنیکے لئے - راوی بھی
ویسا ہی گرہ باندھ کے بتلایا وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا - اور ادا کرنا تم پانچوان حصہ اس چیز کا جو
غنیمت پاؤ تم - اور تصریح اس خیر پیر کی ان لوگون کے ساتھ اس لئے ہی کہ انکو ہمیشہ کفار مضر کے ساتھ جنگ جدال رہ رہتا تھا - اس لئے انکو صیغۂ خطاب سے فرمایا اور شرح اس حدیث
کی شروع کتاب مین باب اداء الخمس من الایمان مین گذری ہی اور اس حدیث مین دوسرے فرایض کی جو تصریح نہوئی اسکی وجہ بھی وہین مذکور ہوئی - وَاَنْہَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ
وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ اور منع کرتا ہون مین تمکو استعمال سے ان چہار برتن کے جو لوگ جاہلیت مین ان برتنون مین شراب پیتے تھے - کدو کے ظرف سے اور پیر سے اور

اُس برتن سے جو درخت کے بیچ سے مغز نکال کے خالی کرتے ہین - اور وہ برتن کہ جس پر قیر سے طلا کرتے ہین - قیر ایک گھانس کا نام ہے - یہہ حکم مسلم کی روایت سے منسوخ ہے
د قَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سلیمان بن حرب اور ابو النعمان محمد بن الفضل نے جو حماد سے روایت کی ہے اسمین الایمان
کے بعد بغیر واو کے شہادت آیا ہے **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ابوہریرہ نے کہا کہ
جب حضرت نے وفات کی اور ابوبکر صدیق خلیفہ ہوے کافر ہوے وے لوگ جو کافر ہوے عرب سے - اور وہ قوم مسیلمہ کذاب کی تھی جو زکوۃ دینی موقوف کی - تب ابوبکر صدیق نے ان سے
قتال کا قصد کیا **ف** جاننا چاہیے کہ جن لوگون نے حضرت کے بعد زکوۃ دینا موقوف کیا تھا سو خبث مال کے سوا ایک آیت قرانی سے بھی استدلال کیا تھا جو اللہ تعالی نے فرمایا
خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ - یعنے لے اُنکے مال سے زکوۃ پاک کرے تو انکو اور زیادہ کرے انکو اس سے
اور دعا کرے تو انکے لیے مقرر تیری دعا انکو تسکین دیتی ہے - اس آیت سے انہون نے اپنی بدفہمی سے یہہ سمجھا کہ تطہیر و تزکیہ حضرت کی ذات شریف سے ہی خاص تھا جب حضرت کا
وفات ہوا یہہ باعث اٹھ گیا پھر زکوۃ کا لینا بھی ساقط ہو گیا - پر یہہ نہین سمجھا کہ نایب منیب کا حکم رکھتا ہے - خلافت کبری مین جو امور کہ حضرت سے علاقہ رکھتے تھے اب آپ کے نایب
و خلیفہ کے ساتھ وابستہ ہین اور یہہ بھی سمجھا کہ دوسری آیات و احادیث صحیح فرضیت زکوۃ کے دوام و استمرار کا حکم کرتے ہین - اور انکا فہم جمہور صحابہ کے فہم کے خلاف ہین پڑا جو مخالف
مراد خدا اور رسول خدا اور نصوص مستمرہ کے انکار کے طرف عود کرتا ہے معاذ اللہ من ذلک پس خلیفہ رسول انکے قتال پر آمادہ ہوے - اب اس سے یہہ مستفاد ہوا کہ آج بھی جو کوئی کسی آیت قرآنی
مین ایسے معانی و تاویلات باطلہ کرین جس سے دوسرے آیات نصوص قطعیہ اور احادیث صحیحہ اور متفق و مجمع علیہ صحابہ کا انکار پایا جاوے وے بھی لایق قتال ہین - جیسے اس زمانے مین انکا
ہندوستان مین ایک فرقہ زایغہ نیا نکلا ہے جو باوجود حدیث مقدار زکوۃ اور عدد رکعات کے تعین کا قایل نہین اور معجزات و معراج جسمانی و وجود سموات و وجود جن کا انکار کرتا ہے نعوذ باللہ منہا
فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پس ابوبکر صدیق کو عمر بن الخطاب نے
کہا کہ آپ کس طرح قتال کرتے ہو ان لوگون سے حالانکہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ مین اللہ تعالی کے طرف سے حکم کیا گیا ہون اس بات پر کہ قتال کرون لوگون سے یہانتک کہ کہین وے
کلمہ طیبہ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ یعنے جو شخص کہ یہہ کلمہ کہا مقرر بچایا میرے سے اپنے مال و جان کو مگر حق اسلام
کے لیے جو قصاص ہے اور حساب اسکا اللہ تعالی پر ہے ثواب و عقاب اخروی مین فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ پس صدیق اکبر نے کہا کہ قسم ہے
پروردگار پاک کی البتہ مین جنگ کرونگا اس سے جو فرق کرے درمیان نماز اور زکوۃ کے یعنے اسکو فرض جانے اور اسکا ادا کرنے سے بازرہے فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ مقرر زکوۃ مال
کا حق ہے اور اسکا متعلق ہے جیساکہ نماز حق بدن ہے یعنی وہ داخل ہوا استثنا مین قول نبوی کے جو إِلَّا بِحَقِّهِ ہے وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قسم ہے اللہ تعالی کی اگر وے روکین مجھ سے ایک بزغالہ جو ادا کرتے تھے پیغمبر خدا کے طرف البتہ مین قتال کرونگا اسکے روکنے پر قَالَ
عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ عمر فاروق نے کہا سو قسم ہے خدا تعالی کی نہین تھا یہہ عزم اور جد مگر یہہ کہ
اللہ تعالی نے ابوبکر کی سینہ کو کھولا تھا - پس مین نے پہچانا کہ ابوبکر جو کہتے ہین حق ہے - جاننا چاہئے کہ اس مذاکرہ مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عموم پر حدیث فمن قالها عصم کے تمسک
کیا اور اوکا اجتہاد اسپر گیا جو عام ہے - اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مجتہد تھے اجتہاد عمر کے تابع نہوے اور کہا کہ عصمت مذکور چند شرائط کے ساتھ متعلق ہے انکے سواے عصمت محقق
نہوگی - اور تارک نماز پر قیاس کیا کہ نماز ترک کرنیوالا باتفاق صحابہ لایق قتل ہے اور حدیث کے عموم کو قیاس سے تخصیص کی - آخر عمر کی رائے بھی اسی پر آئی نہ انکہ تقلید ابوبکر کی کی - کرمانی
کہتا ہے کہ شیخین کے ردو بدل کی بنا اسپر ہوگی کہ عمر نے پہلے سمجھا کہ قتال اس جماعت کے ساتھ اس جہت سے ہوگا کہ انپر حکم کفر کا کیا گیا ہو اور استدلال کیا اس حدیث سے جو
کلمہ توحید کے قائلون کے باب مین وارد ہے کہ وے کافر نہین اور انپر حکم کافرون کا نلگ سکین - اسکے بعد عمر فاروق کو معلوم کہ اس جماعت سے جنگ بسبب منع زکوۃ کے ہے اور زکوۃ
نہ دینا بھی عصمت کے اٹھ جانیکا سبب ہے تب اس ردو بدل سے ساکت ہوئے - یہان شارح کہتا ہے کہ پوشیدہ نرہے کہ خصوص اسباب مین حدیثین وارد ہین حاجت قیاس کی نہین
اور ظاہر یہہ ہے کہ شیخین مین وہ جو ردو بدل ہوا اسوقت وے حدیثین حاضر نہین تھین واللہ اعلم **ف** مترجم کہتا ہے کہ ازانجملہ قسطلانی مین لکھا کہ بغوی و طبرانی نے عبد الرحمن ظفری سے
یہہ حدیث لائی کہ حضرت نے قبیلہ اشجع سے ایک شخص کے طرف کسی کو روانہ فرمایا کہ اس سے صدقہ زکوۃ لین اسنے دینے سے انکار کیا پھر دوسری بار روانہ فرمایا نہ دیا پھر تیسرے

بار رد نہ فرمایا اور حکم کیا کہ اگر وہ زکوة نہ دے اسکی گردن مارنی **باب** الْبَيْعَةِ عَلٰى اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ یہ باب بیان مین بیعت اسلام کے ہی شرط پر اداے زکوة کے فَاِنْ تَابُوْا وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ اس آیت کو معنی ترجمہ کی تاکید و تقویت کے لئے لائی - اسکے معنے یہ ہین کہ اگر کفار کفر سے توبہ کرین اور نماز کو قایم کرین
اور زکوة دیا کرین - پھر وہ تمہارے بھائی ہین - پس لازم آیا کہ دین کی برادری جو موجب ہی مال و جان کی عصمت کا بشرط اداے زکوة ہی - اور زکوة نہ دینا وہ عصمت باطل ہونیکا سبب ہے

حدثنا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ جریر بن عبداللہ بجلی نے کہا کہ مین حضرت سے بیعت کی قایم کرنے پر نماز کے اور دینے پر زکوة کے اور خیر خواہی کرنے پر ہر مسلمان
کے **باب** اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ باب بیان مین گناہ و عذاب اس شخص کے جو زکوة نہین دیتا ہی وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اور بیان مین اس قول الہی کے جو اسپر دلالت کرتا ہی وَالَّذِيْنَ
يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ابوذر کی روایت اسیقدر ہی -
اور دوسرون نے تمام آیت لائی ہی **ف** اور جو لوگ خواہ اہل کتاب ہون یا دوسری خزانہ جمع کرتے ہین سونے اور چاندی کو - اور نہین خرچ کرتے ہین اسکو راہ خدا مین یعنے زکوة نہین دیتے
ہین کس لئے کہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین آیا ہی مَا اُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ یعنے جو مال کہ اسکا زکوة ادا کیا گیا ہو وہ خزانہ نہین یعنی جو خزانہ کہ اسپر وعید آئی ہی وہ مال اسمین
داخل نہین وعید یہ ہی پس بشارت دی جمع کرنیوالون کو عذاب دردناک کی يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ جس روز
کہ گرم کیا جاویگا یعنے سلگھاوینگے آتش ان خزانون پر آتش دوزخ مین - پس داغ کیا جاویگا ان دینار و درہم سی انکے پیشانیون کو جو فقرا کو دیکھ کے چین جبین ہوتے تھے - اور انکے پہلو جو راہ
خدا مین مستحقون کو دینے سے پہلو تہی کرتے تھے - اور انکے پیٹھون پر جو فقرا سے پشت پھیرے تھے - کہتے ہین کہ اشرف اعضای ظاہری تین عضو ہین جو اعضای رئیسہ پر مشتمل ہین
اعضای رئیسہ او دماغ و جگر ہین ان تینون کو بھی اس و داغ سے عذاب ہوینگے هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ یہہ ہی جو خزانہ رکھے تھے تم تمہاری ذاتون کی منفعت کے لئے آج کے
روز تمہاری حضرت کا سبب فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ پس چکھو وبال اس چیز کا جو تھے تم ذخیرہ کرتے - اور وہ ذخیرہ کہ جس پر نجات ملے نہین اعمال صالحہ ہی امام ظہیر الدین کی امالی مین
مذکور ہی کہ اگر اور لوگ خزانہ مال کا جمع کرین تو خزینہ اعمال کا جمع کر - اور لوگ اگر اصل فانیہ ڈھونڈتے ہین تو [illegible] کہ بدہم کان دہی بہرو لیشی بہتر از گنجہای مذخرست
آنچہ داری مستعنی بردار کان دگر روزی کسی دگرست تسیہ حسینی **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ
اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى
خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَاُهٗ بِاَخْفَافِهَا ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آئیگا اونٹ اپنے صاحب پر قیامت کے دن بہتر حالت
پر یعنے قوت اور فربہی کے حال پر جو رکھتا تھا جبکہ اسکے صاحب نے اس اونٹ مین اسکا حق زکوة ادا نہین کیا ہی - جس حال مین کہ اسکو پایمال کریگا اپنے پاؤن سے - اونٹ
کے پاؤن کو خف اور بکری کے پاؤن کو ظلف اور گھوڑے اور گدھے کے پاؤن کو حافر اور آدمی کے پاؤن کو قدم کہتے ہین وَتَاْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا
كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَاُهٗ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا اور آئیگا بکرا اپنے مالک پر اس بہتر حال پر جو قوت اور فربہی رکھتا تھا جب اسکا حق زکوة
نہین ادا کیا ہی - پایمال کریگا اپنے مالک کو اپنے پاؤن سے - اور ماریگا اسکو اپنے سینگھون سے قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ فرماتے کہ بکری کے حقوق
سے یہہ بھی ہی کہ دودہ دھویا جاوے بکری کا فقرا و مساکین کے حضور مین اور انسے مواسات کرے قَالَ وَلَا يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهٖ
لَهَا يُعَارٌ نہ آوے کوئی تمہارے سے قیامت کے دن بکری کے ساتھ اسکو اٹھایا ہوا اپنی گردن پر جس حال مین کہ اسکو آواز ہو یعنی اسکی گردن پر بکرا آواز کرتا ہو - جب زکوة
نہین دینے والیکا یہہ حال ہوگا تو چاہئے کہ تمہارے سے کوئی مانع زکوة نہو - یعار بضم مثناة تحتیہ و عین مہملہ و را آواز کے معنے مین ہی - اور کشمیہنی کی روایت مین ثغار بضم
مثلثہ و غین معجمہ ممدودہ آواز کے ہی معنی مین فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ پس کہیگا ای محمد پس مین کہونگا کہ مین مالک نہین تیرے لئے
کسی چیز کا تیری نالش کے واسطے مقدمہ مین پہونچایا تھا تجھکو حکم خداتعالی کا اور تو نے اطاعت نکی وَلَا يَاْتِيْ بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهٗ رُغَاءٌ اور نہ آوے کوئی تمہارے
سے ایک اونٹ کے ساتھ کہ اٹھایا ہو اسکو اپنی گردن پر جس حال مین کہ اس اونٹ کو آواز ہو - رغا بضم را و غین معجمہ آواز شتر کو کہتے ہین فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ
لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲ [illegible] کہونگا مین مالک نہین تیرے لئے کسی چیز کا اللہ سے اور مین تجھے پہنچا چکا تھا

حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ حضرت نے فرمایا جو شخص دیا ہو اسکو اللہ تعالی ایک مال پس نہ دے اسکا زکوۃ ادا نکیا تو اسکے مال کو ایک سانپ کے مانند کیا جائیگا شجاع اقرع اس
سانپ کو کہتے ہین جو ایسی دم پر کھڑا رہتا ہی اور جست کرتا ہی سیادہ اور سوار کو۔ اور عمر کی درازی اور زہر کی شدت سے اپنے سر پر بال نرکھتا ہو لَہٗ زَبِیْبَتَانِ اور اوسکے ہر دو چشم
پر دو نقطہ سیاہ وحشت ناک ہونگے۔ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ پس طوق کریگا وہ سانپ اس شخص کو قیامت کے دن پس پکڑیگا اوسکے
پنے ہر دو جبڑون سے جو دو جانب ہین اسکے منہہ کے۔ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ وَاَنَا کَنْزُکَ پھر کہیگا وہ سانپ کہ مین تیرا مال ہون اور مین تیرا خزانہ ہون جو تو جمع کیا تھا اور اسکا زکوۃ
ادا نکیا ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃَ پس حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی۔ **ف** وہ تمام آیت مع تفسیر یہہ ہی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ
اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ نہ سمجھین وہ لوگ جو اپنی دون ہمتی سے بخل کرتے ہین۔ ان چیزون سے جو دیا ہی انکو اللہ تعالی اپنے فضل سے کہ وہ بخل بہتر ہو
انکے لئے ایسا نہین بلکہ بدتر ہی انکے واسطے سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قریب ہی کہ انکے گردن مین طوق کیا جائیگا اس چیز سے جو اسکے ساتھ بخل کئے ہین اور
زکوۃ نہین دئے ہین اور یہہ فضیحت انکے لئے واقع ہوگی قیامت کے دن اللہ کی پناہ

باب مَا اُدِّیَ زَکٰوتُہٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ

باب اس بیان مین کہ جس کا زکوۃ
ادا کیا گیا ہو کنز یعنی وہ برا مال نہین کہ جسکے حق مین وعید واقع ہوئی ہی۔ اور اس حدیث کے لفظ مالک نے ابن عمر سے موقوفا روایت کی ہی اور ابوداود نے مرفوعا اسکے معنے مین قَوْلُ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ بسبب قول حضرت کے جو فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم مین زکوۃ سیوطی نے اس تعلیل کی توجیہ
مین کہا کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ پانچ اوقیہ سے کمتر مین صدقہ یعنی زکوۃ معاف ہی اور وہ کنز مین داخل نہین۔ پس جو چیز کہ زکوۃ اس سے نکالے ہون جب وہ سزا زکوۃ اس سے
عفو ہی وہ کنز نہوگا جہت سے فرمودہ رسول کے کہ جو مال پانچ اوقیہ سے کم ہو اسمین صدقہ نہین۔ پس اسقدر مال داخل کنز نہین ہی اگر پانچ اوقیہ یا اسے زیادہ ہو صدقہ اسپر
واجب ہی۔ اور اوقیہ کے معنے اس حدیث سے جو اسی باب مین آتی ظاہر ہوگی **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ
ابْنِ شِھَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ
وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خالد نے کہا کہ ہم ابن عمر کے ساتھ نکلے پس ایک اعرابی نے کہا کہ خبر دیجئے مجھے اس قول باری سے قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ کَنَزَھَا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَھَا
فَوَیْلٌ لَّہٗ ابن عمر نے کہا کہ جسنے سونا روپے سے مال جمع کیا پھر اسکا زکوۃ ادا نکیا تو افسوس و ہلاک ہی اسکے لئے اِنَّمَا کَانَ ھٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّکٰوۃُ فَلَمَّا نَزَلَتْ
جَعَلَھَا اللّٰہُ طُھْرًا لِّلْاَمْوَالِ نہین تھی یہہ وعید مگر نزول زکوۃ سے آگے۔ پس جب حکم زکوۃ شرف نزول پایا اللہ تعالی اسکو مال کا پاک کرنیوالا ٹھہرایا۔ یعنی وہ وعید جو مال کے
جمع کرنے پر آئی تھی نزول زکوۃ کے بعد منسوخ ہوئی کذا قال القسطلانی۔ بیضاوی مین لایا ہی کہ جب یہہ آیت شریف نازل ہوئی مسلمانون پر بہت دشوار ہوا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے
حضرت سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالی نے فرض کیا زکوۃ کو مگر اسلئے کہ پاک کرے اس سے اس چیز کو جو باقی رہے تمھارے اموال سے۔ اور یہہ فرمایا کہ جس مال کا
زکوۃ ادا کیا گیا ہو وہ کنز نہین کہ جسپر وعید واقع ہوئی **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ
اَبِیْ کَثِیْرٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ یَحْیَی بْنِ عُمَارَۃَ اَخْبَرَہٗ عَنْ اَبِیْہِ یَحْیَی بْنِ عُمَارَۃَ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ نہین ہی پانچ اواق سے کمتر مال مین زکوۃ۔ اواق بروزن جوار جمع اوقیہ کا ہی چالیس درہم ہین۔ اور وہ بحسب تحقیق تین تولہ اور پانچ
ماشہ ہوئے پس نصاب روپے کا ہی۔ اور نصاب سونے کا بیس مثقال ہین۔ اور مثقال بیس قیراط ساڑھے چہار ماشہ۔ پس سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہی وَلَا فِیْمَا دُوْنَ
خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ اور نہین ہی پانچ اونٹ سے کمتر مین زکوۃ ذود اس شتر کو کہتے ہین جو دو سال اور نو سال کے درمیان ہو اور بعض کہتے ہین کہ تین سال سے
دس سال تک اور لفظ ذود مذکر و مونث پر واقع ہوتا ہی اسکو واحد نہین وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ اور نہین ہی پانچ وسق سے کمتر مین صدقہ۔ اوسق
جمع وسق کا ہی واو کے فتح اور کسرہ سے خرمے کے معنے مین اور وہ ساٹھ صاع کا مقدار ہی۔ اور صاع چہار مد شرعی اور مد ایک رطل اور تہائی ہے رطل بغدادی سے پس
پانچ وسق کے ایک ہزار چھسو رطل بغدادی ہوئے اور رطل بغدادی ایک سو اٹھائیس درہم اور چہار حصے درم کے سات حصون سے کذا فی القسطلانی **حَدَّثَنَا**
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ ھَاشِمٍ سَمِعَ ھُشَیْمًا قَالَ اَخْبَرَنَا حُصَیْنٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَۃِ فَاِذَا اَنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ زید بن وہب

الجزء السادس

کہتا ہے کہ میں ربذہ پر گذرا جو ایک قریہ مشہور ہے مدینہ طیبہ سے تین میل پر واقع ہے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی قبر بھی وہیں ہے۔ پس میں ناگاہ ابوذر غفاری پر پہنچا فقلت ما انزلك
منزلك هذا پس میں نے کہا کیا چیز اتاری تجھکو تیری اس منزل میں قال كنت بالشام فاختلفت انا ومعاوية في والذين يكنزون الذهب والفضة
ولا ينفقونها في سبيل الله کہا کہ میں شام میں تھا جسوقت کہ معاویہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے طرف سے دمشق کا عامل تھا تب میں اور معاویہ اختلاف کئے
حق میں ان لوگوں کے جو مال جمع کرتے ہیں اور راہ خدا میں نہیں دیتے ہیں قال معاوية نزلت في اهل الكتاب معاویہ نے کہا کہ یہہ آیت نازل ہوئی حق میں اہل کتاب
کے نظر کرتے سوق آیت پر جو احبار اور رہبانوں کی جو زکوۃ نہیں دیتے تھے یعنے آیت مخصوص انہیں کے حق میں ہے فقلت نزلت فينا وفيهم پس میں نے کہا کہ نازل ہوئی
حق میں ہمارے اور انکے نظر کرتے عموم لفظ کے فكان بيني وبينه في ذلك پس میرے اور معاویہ کے درمیان یہہ گفتگو اور نزاع جاری تھا۔ جاننے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ
زہاد صحابہ سے تھے۔ اس آیت میں جیسا کہ اسکا ظاہر ہے انکا اجتہاد اس معنے پر گیا کہ مال قدر حاجت وکفاف یا ادای قرض سے زیادہ ہو تو اسکو نگاہ رکھنا حرام ہے اگرچہ اسکا زکوۃ ادا کیا
ہو۔ اور معاویہ جو اغنیا سے تھے دوسرے صحابہ جو مال و ثروت رکھتے تھے حضرت انکے مال جمع کرنیکو حرام نہ ٹھہرایا اسباب پر نظر کرتے معاویہ نے اپنے اجتہاد سے کہے کہ ظاہر آیت
اہل کتاب کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنے وعید مطلق کنز کی انہیں کے شان میں ہے مسلمان جب زکوۃ ادا کرتے ہیں وہ وعید میں داخل نہیں اور تمام صحابہ کرام کی رای بھی اسکے موافق
تھی۔ اور احادیث صحیحہ صریحہ اسی پر ناطق ہیں۔ پس ابوذر نے کہا فكتب معاوية الى عثمان يشكوني پس لکھا معاویہ نے عثمان کے طرف اس حال میں کہ میری شکایت کرتا تھا
فكتب الي عثمان ان اقدم المدينة پھر لکھا مجھکو عثمان نے یہہ کہ آؤ تم مدینہ کو فقدمتها فكثر علي الناس حتى كانهم لم يروني قبل ذلك پس میں مدینہ
کو قدوم لایا لوگوں نے مجھ پر ہجوم کیا۔ یہاں تک کہ گویا انھوں نے اس سے آگے مجھے نہ دیکھا تھا فذكرت ذلك لعثمان فقال لي ان شئت تنحيت فكنت قريبا
پھر میں نے اوسوقت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس گفتگو کا ذکر کیا تو انھوں نے مجھکو حکم کیا کہ اگر تو چاہے گوشہ لیوے اور لوگوں سے کنارہ لیوے تو مدینہ منورہ کے نزدیک ہے فذاك الذي
انزلني هذا المنزل پس یہی بات ہے جو مجھے اس منزل میں لائی ولو امروا علي حبشيا لسمعت واطعت اگر امیر اور حاکم ٹھہراویں مجھ پر غلام حبشی کو البتہ میں اسکا
کہا سنونگا اور اسکا حکم مانونگا۔ جاننے کہ جب ابوذر کا اجتہاد تمام صحابہ کی رای کا مخالف اور ادای زکوۃ کے بعد مال جمع کرنیکی اباحت کے دلیلوں کا بھی مخالف پڑا امیر المومنین عثمان نے
ابوذر کی اقامت کو مدینہ مطہرہ میں مناسب بجانا تا مسلمانوں میں خلاف نہ آوے۔ اور امام احمد و ابو یعلی نے ابی حرب بن الاسود کی طریق سے ابوذر سے لائے ہیں کہ پیغمبر خدا نے
ابوذر کو فرمایا کہ تو کیا کریگا جسوقت کہ مسجد نبوی سے نکلیگا۔ کہا شام کے طرف جاونگا پھر فرمایا کہ تو کیا کریگا جسوقت کہ شام سے نکالا جاویگا۔ کہا کہ مسجد میں پناہ لونگا۔ پھر فرمایا کہ تو کیا
کریگا جسوقت کہ مسجد سے بھی نکالا جاویگا۔ کہا میں تلوار سے جنگ کرونگا۔ تب فرمایا کیا میں تجھکو راہ دکھاؤں اس چیز کے طرف جو تیرے لئے جنگ سے بہتر ہے اور تیری ہدایت کے
نزدیک تر ہے کہ تو سن اور اطاعت کر اور اس جگہ پر جا جہاں تجھکو لیجاویں۔ سبحان اللہ یہہ معجزہ تھا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ اور جملہ فواید سے اس حدیث کے لائے ہیں
کہ آیت مذکورہ میں مخاطب کفار ہیں۔ اسلئے کہ ابوذر اور معاویہ ہر دو نے اتفاق کیا کہ اس حکم کے مخاطب اہل کتاب ہیں اور معلوم ہوا کہ امیروں کو چاہئے کہ علما کے ساتھ نرمی
اور ملایمت سے پیش آویں۔ اسلئے کہ معاویہ نے اس انکار میں ابوذر پر شدت اور سختی نکی اور عثمان ذوالنورین بھی ابوذر کے اس قول سے درگذر کئے حالانکہ وہ اسکے مخالف تھے۔ اور
اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اختلاف مجتہدین کا جایز ہے۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ حصول مصلحت پر دفع مفسدہ مقدم ہے۔ اس لئے کہ مدینہ منورہ میں ابوذر کی اقامت میں نشر
علم کا نفع تام تھا۔ باایں عثمان رضی اللہ عنہ نے دفع گمان مفسدہ کو ترجیح دیا کہ اس مسئلہ میں ابوذر کے مذہب میں سختی تھی اور انکو اس مذہب سے رجوع کرنیکا بھی حکم نفرمایا اسلئے
کہ ابوذر مجتہد تھے مجتہد کو دوسرے مجتہد کا تابع ہونا بیجا ہے انتہی **حدثنا** عياش قال حدثنا عبد الاعلى قال حدثنا الجريري عن ابي العلاء
عن الاحنف بن قيس قال جلست ح وحدثني اسحق بن منصور قال اخبرنا عبد الصمد قال حدثني ابي قال حدثنا الجريري
قال حدثنا ابو العلاء ابن الشخير ان الاحنف بن قيس حدثهم قال جلست الى ملاء من قريش احنف نے کہا کہ قریش کی ایک جماعت
کے ساتھ میں بیٹھا تھا فجاء رجل خشن الشعر والثياب والهيئة پس آیا ایک مرد سخت بال اور سخت لباس اور سخت صورت والا یعنی خشونت سے ہے۔ اور
بعض نسخوں میں حسن واقع ہے یعنے اچھے بال اور اچھے لباس اور اچھی صورت والا۔ لاکن پہلی بات صحیح تر ہے حتى قام عليهم فسلم یہاں تک کہ کھڑا رہا ان پر اور سلام کیا
ثم قال بشر الكانزين برضف يحمى عليه في نار جهنم پھر اس مرد نے کہا بشارت دے مال جمع کرنیوالوں کو گرم کئے گئے سنگریزوں کی جو آتش دوزخ میں [illegible]

ف حضرت عثمان کا فیصلہ ابوذر کی بابت

جواز اختلاف مجتہدین

ثُمَّ يُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ پس رکھے جاوینگے وے سنگریزے انمیسے کسی کے پستان پر۔ یہانتک کہ نکل آوینگے کندہے کے ہاڑ
سے اور نغض بضم نون وسکون غین معجمہ وضاد معجمہ نرم ہاڑ ہی جو کندہے کے کنارے پر ہوتا ہی وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ اور رکھے
جاوینگے اسکے کندہے کے ہاڑ پر یہانتک نکل آوینگے اسکے سر پستان سے۔ جس حال مین کہ اضطراب کرینگے وے سنگریزے اس شخص کے ساتھ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ
پھر اس مرد نے منہہ پھیرا اور ایک ستون کے پاس بیٹھا وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ اور مین اوسکے پیچھے گیا اور اسکے پاس بیٹھا جس حال مین
کہ مین نہ پہچانا کہ وہ مرد کون ہی یعنے وہ ابوذر تھا فَقُلْتُ لَهُ لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ پھر مین اس مرد سے کہا کہ مین گمان نہین کرتا ہون لوگون کے حق
مین مگر یہہ کہ ناخوش کہا انہون نے اس کو جو تو نے کہا تھا قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا ابوذر نے کہا مقرر وے نہین سمجھتے ہین اور نہین پا سکتے ہین مال جمع کرنیکی برائی کو
قَالَ لِي خَلِيلِي ابوذر نے کہا کہ فرمایا ہی مجھکو میرے دوست جانی نے قَالَ قُلْتُ مَنْ خَلِيلُكَ احنف نے کہا کہ کون ہی تیرا دوست جانی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابوذر نے کہا کہ وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا حضرت نے فرمایا ای ابوذر تو دیکھتا ہی اُحد کے پہاڑ کو قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ
مِنَ النَّهَارِ کہا ابوذر نے مین نے نظر کی آفتاب کے طرف کہ کس قدر باقی رہا ہی روز سے وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ
اور مین نے گمان کیا کہ حضرت مجھے احد کے طرف بھیجتے ہین اپنی کسی حاجت کے لئے قُلْتُ نَعَمْ مین نے کہا ہان کہ دیکھتا ہون قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا
أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فرمایا کہ مین دوست نہین رکھتا ہون اسبات کو کہ مجھے کو وہ احد کے مانند سونا ہو کہ مین وہ سب خرچ کر دون مگر تین دینار۔ کہتے ہین کہ تین
دینار باقی رکھنا جو فرمایا ہی۔ اسکا سبب یہہ ہی کہ اسوقت اسکی حاجت پیش آئی تھی۔ یا تین دینار کا قرض تھا۔ اور یہہ فرمانا اولویت کے واسطے ہی۔ یا یہہ بات حضرت کے لئے ہی
خاص ہو جو آپنے فرمایا۔ اور یہہ بھی ہی کہ مال حلال مزکیٰ کا جمع کرنا اگرچہ مباح ہی۔ لاکن جمع کرنیوالا اس سے سوال کیا جایگا کہ کہان صرف کیا اور محاسبہ ہی یعنے حساب لیا جایگا اور
محاسبہ مین تو خطر عظیم ہی مَنْ حُوسِبَ فَقَدْ عُذِّبَ پس جمع مال کا ترک کرنا مسلمان کے لئے اولی ہی وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا یہہ قول
ابوذر کا ہی اور انہم لا یعقلون پر عطف ہی مگر کلام لاحق کی تاکید کے کہا کہ انہم یجمعون الدنیا یعنے ے لوگ کچہ نہین کرتے ہین مگر دنیا کو وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا قسم ہی خدا تعالی
کی مین سوال نہین کرتا ہون انسے کسی چیز کا متاع دنیا سے اور قناعت کرتا ہون تھوڑے پر وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى أَلْقَى اللّٰهَ اور نہین پوچھتا ہون انسے امور دین سے کوئی
چیز۔ اس بے نیازی سے جو رکھتا ہون اوس علم سے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا ہون۔ یہانتک کہ ملاقات کرون اللہ تعالی سے یعنے دنیا سے نقل
کرون۔ یعنے ان لوگون سے کچہ حاجت نہین رکھتا ہون تا انکے ناخوش ہونے سے امر معروف نکرون اور حق نصیحت بجانہ لاؤن **باب** إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ
باب فضیلت مین مال خرچ کرنیکے بیچ راہ خدا مین۔ یعنے محبت خدا اور اسکی طلب رضا مین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ ابن مسعود نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا جو
فرماتے تھے کہ حسد محمود نہین مگر دو صفت مین۔ یہان حسد غبطہ کے معنے مین ہی رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ ایک ان دو سے وہ مرد ہی
کہ دیا ہی اوسکو اللہ نے ایک مال اور سونپا ہی اللہ نے اسکو اسکی ہلاکت پر یعنے اس مال کے خرچ کرنے پر راہ خدا مین وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا
اور دوسرا وہ مرد ہی کہ دیا ہی اسکو اللہ نے ایک علم دینی پس وہ اسپر عمل کرتا ہی اور دوسرون کو سکھلاتا ہی۔ اگر تو کہے کہ نیک صفتین بہت ہین تو بہت ہین مسلمان کو چاہئے کہ ان سب
مین غبطہ کرے۔ وجہ تخصیص ان دو صفت کی اور اسمین حصر کسلئے ہی۔ جواب یہہ ہی کہ وجہ تخصیص یہہ ہی کہ یہی دو صفت اکثر طبیعتون کی مقتضا کے برخلاف ہی اور اسکا
اہتمام بہت جاری ہی اور صورت حصر تاکید کے لئے نہ ماسوا کی نفی کے واسطے۔ اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ یہے ہر دو صفت متعدی ہین کہ انکا فائدہ اورونکو پہنچتا ہی۔ پس ان
صفتون سے جو ذات شخص کے کمال کے ساتھ مخصوص ہین فاضل تر ہین **باب** الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ باب مذمت مین اس صدقہ کے جو ریا یعنے لوگون کو تبلانے
اور انکے پاس عزت حاصل ہونیکے لئے دین اور وہ خدا تعالی کے پاس باطل ہی لقولہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى الی قولہ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ **ف** تمام آیت یہہ ہی كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ
صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ یعنے ای

بالغین زکوۃ کا عذاب

بعض نسخوں میں

یعنی نعمت دولت و حکمت
اور بھی ...
بخاری ...

بیان ہوا وہ صدقہ جسکے بعد ایذا دی گئی ہو یا احسان جتلایا گیا ہو جیسے وہ خرچ کرتا ہی اپنا مال لوگون کو دکھلانے کے لئے اور یقین نہین رکھتا اللہ پر اور پچھلے دن پر سو اسکی مثال ایسی ہی جیسے صاف پتھر اسپر تھوڑی سی مٹی پھر اسپر برسا زور کا برسات تو اسکو کر رکھا صخت کچھ ہات نہین لگتی انکو اپنی کمائی اور اللہ راہ نہین دیتا کافرون کو - ریا سے خرچ کرنے کی مثال اللہ نے ایسی فرمائی جیسے دانہ بویا پتھر مین جسپر تھوڑی سی مٹی نظر آئی ہی جب مینھ برسا وہ مٹی نکل گئی پتھر صاف رہگیا اسمین سے کیا اگیگا پھر اوسکا بونا ضایع ہوگیا ایسا ہی ضایع ہوتا ہی ریا کا خرچ کرنا اور خرچ کئے بعد احسان کہنا یا ایذا دینی ہی جو مال کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرتے ہین وہ ایسا ہی کہ جیسے ایک دانہ بویا اس سے سات خوشے نکلے ہر خوشے مین سو سو دانہ جیسے حق تعالیٰ دوسری آیت مین فرمایا کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ابن عباس نے کہا کہ کلمہ صلدا جو اس آیت مین آیا ہی اسکے یہ معنے ہین کہ نہین اسپر کوئی چیز وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُّ النَّدَى اور عکرمہ نے کہا کہ وابل بارش سخت کے معنے مین ہی اور طل بانی کی تراوت کے معنے مین - امام بخاری نے اس آیت کو ترجمہ کی تائید کے لئے لائی جو صدقہ ریا کی مذمت مین وارد ہی - اسکی تقریر یہ ہی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس آیت مین ثواب کو باطل کرنیوالی چیز کی مذمت کی - اور تشبیہ دی اسکی اس شخص کے ساتھ جو صدقہ مین ریا کرتا ہی - اور مشبہ بہ قوی تر اور کامل تر ہوا کرتا ہی مشبہ سے - پس بالضرور ریا کار کا حال اس سے بدتر ہوگا - اور صدقہ کے منت رکھنے والا اور ایذا دینے والا - پہلے خدا کے لئے دیتا ہی اسکے بعد اسکو باطل کرتا ہی - اور ریا کار پہلے سے ہی باطل پر ہی پس ریا کار کا حال اس سے بدتر ہوگا

باب لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ باب اس بیان مین کہ قبول نہین کرتا ہی اللہ اس صدقہ کو جو مال غنیمت سے خیانت کی ہو وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ اور قبول نہین کرتا ہی مگر کسب پاک و حلال سے لقولہ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ قول معروف یعنے قول اچھا اور شیرین کلام اور بخشش چاہنی بہتر ہی اس صدقہ سے جو اسکے پیچھے ایذا پہنچاوے - اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی ویسے صدقے سے جو اخلاص سے نہ دیا جاوے اور حلیم ہی یعنے گنہگارون کو عذاب دینے مین جلدی کرنیوالا نہین ہی - وجہ تطبیق اس تعلیل کی یہ ہی کہ صدقہ مال غلول کا یعنے مال غنیمت سے خیانت کیا گیا ایک آزار ہی دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی - پس قبولیت حق کے لائق نہین - شارح تراجم کہتا ہی کہ آزار دینا صدقہ کے بعد اسکے ابطال کا موجب ہی - اور جسوقت اسکے نزدیک ہو بطریق اولیٰ مبطل ہوگا اور شک نہین کہ غصب کرنیوالا صاحب مال کو ایذا دینے والا ہی اور گنہگار ہی اسکے تصرف مین پس اسکا ابطال بطریق اولیٰ ہوگا - اور درگاہ الٰہی مین مقبول نہوگا

باب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ باب بیان مین مقبول ہونے صدقہ کے جو مال پاک وحلال سے ہو لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ الآیہ بسبب قول الٰہی کے جو ارشاد ہوا کہ زیادہ کرتا ہی اور کامل کرتا ہی صدقات کو - اور صدقات مقید نہین قید سے مال حلال کے قرینہ سے سیاق آیت کے وہ قول ہی حق سبحانہ کا وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ اور قصد نکرو تم ناپاک مال کا کہ اس سے نفقہ کرین وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ اور اللہ تعالیٰ دوست نہین رکھتا ہی ناشکر گنہگار کو اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ مقرر وے لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے اور قایم رکھا نماز کو اور ادا کیا زکوٰۃ کو - سو انکے لئے ہی ثواب انکا انکے پروردگار کے پاس - اور نہین ہی انکو خوف اور نہین وے غمگین ہونیوالے کسی چیز کے فوت ہونے پر - سوق آیت کا قرینہ ہی کہ زکوٰۃ سے مراد مال حلال ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی صدقہ کرے مقدار ایک دانہ خرما کے یا بوزن ایک خرما کے کسب پاک سے حالانکہ قبول نہین کرتا ہی مگر مال پاک کو - عدل بفتح عین بمعنے اسکو کہتے ہین کہ قیمت مین برابر ہو - اور بکسر عین جو مقدار شکل مین برابر ہو نظر مین فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا پس تحقیق خدا تعالیٰ قبول کرتا ہی اسکو اور لیتا ہی داہنے ہاتھ مین بلا کیف - پھر زیادہ کرتا ہی اور تربیت کرتا ہی اسکو اسکے صاحب کے لئے كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ جیسا کہ پرورش کرتا ہی تمھارے سے کوئی اونٹ کے بچے کو جو دودھ چھوٹا ہو - یہان تک کہ صدقہ کی چیز جو تھوڑی تھی مانند ایک پہاڑ کے ہوتی ہی - فلو بفتح فا وضم لام وتشدید واو بروزن عدو ہی تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ متابعت کی عبد الرحمن کی سلیمان نے ابن دینار سے وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے ابن دینار نے جیسا کہ بواسطہ ابی صالح ابوہریرہ سے نقل کی ہی ورقا بھی بواسطہ سعید بن یسار ابوہریرہ سے ہی روایت کی ہی وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت کی ہی اس حدیث کی ان تین راویون نے جو مرتبہ مین ابن دینار کے ہین ابی صالح سے اور وہ ابوہریرہ سے

باب الصَّدَقَةِ

قبل الکسر یا بابین میں صدقہ کرنیکے ہی لوگ ڈھونڈے نہیں آگے کے بسبب استغنائی کے جو لوگوں کو حاصل ہوگی۔ اسوقت جو زمین سے دفینے باہر ڈالیگی حدثنا آدم قال حدثنا

شعبة قال حدثنا معبد بن خالد قال سمعت حارثة بن وهب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول تصدقوا فانه يأتي

عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها حارثہ نے کہا کہ حضرت سے میں نے سنا کہ فرماتے تھے کہ صدقہ کرو اور اسمیں سستی نکرو بس عنقریب تم پر ایک زمانہ آئیگا

کہ اپنا صدقہ لیا ہوا جائیگا کسیکو نپاویگا کہ اسکو قبول کرے يقول الرجل لو جئت بها بالامس لقبلتها کہیگا آدمی اگر تو لاتا اسکو کل کے روز البتہ میں قبول کیا ہوتا فاما اليوم

فلا حاجة لي فيها لاکن آج کے روز بس مجھے اسمیں کچھ حاجت نہیں حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب قال حدثنا ابو الزناد عن عبد الرحمن

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يكثر فيكم المال فيفيض ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا قایم نہوگی

قیامت یہان تک کہ بہت ہوگا تمہارے درمیان مال پس امتلا ہوگا یعنے نکلینگے خزانے حتى يهم رب المال من يقبل صدقته یہان تک غم ہوگا صاحب مال کو کہ کون قبول کریگا اپنا

صدقہ۔ یعنے قصد کریگا فقیر کی طلب میں صدقہ کرنیکے لئے اور جلد نپاویگا۔ کرمانی اور دوسرے شارحون نے کہا ہے کہ یہ حال صحابہ کے زمانہ میں پایا گیا۔ کہ اپنے صدقات عرض کرتے تھے اور دوسرے

نہیں قبول کرتے تھے۔ چنانچہ حکیم بن حزام کو جب صدیق اکبر نے بلایا تا اسکو کچھ عطا کرے وہ قبول نکیا اور عمر فاروق نے چاہا کہ مال غنیمت سے کوئی چیز دیوے۔ اسنے قبول نکیا۔ لاکن پوشیدہ نرہے

کہ یہ بات ابن حزام کے زہد وعفت کی راہ سے تھی نہ کثرت مال کے جہت سے۔ اور سوق حدیث اسباب میں ہے کہ آخر زمانے میں مال کی زیادتی سے لوگ صدقات قبول نکرینگے حتى يعرضه

فيقول الذي يعرضه عليه لا ارب لي فيه یہان تک کہ عرض کرتا ہے اسکو سو پھر کہیگا وہ شخص کہ جس پر عرض کیا جاتا ہے کہ مجھے حاجت نہیں ہے اسمیں۔ اور اکثر نسخون میں بخاری

کے کلمہ فیہ نہیں ہے حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا ابو عاصم النبيل قال اخبرنا سعدان بن بشر قال حدثنا ابو مجاهد قال حدثنا

محل بن خليفة الطائي قال سمعت عدي بن حاتم يقول كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه رجلان احدهما يشكو العيلة

والآخر يشكو قطع السبيل عدی بن حاتم کہتا ہے کہ میں حضرت کے پاس حاضر تھا۔ آپ کے پاس دو مرد آئے ایک شکایت کرتا تھا فقر احتیاج کی اور دوسرا شکایت راہ

زنون کی کرتا تھا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما قطع السبيل فانه لا يأتي عليك الا قليل حتى تخرج العير الى مكة بغير خفير

حضرت نے فرمایا لاکن جو راہ زنی کی تو نے شکایت کی وہ نہیں آتا ہے تجھپر مگر تھوڑا اور جسوقت کہ نکلتا ہے قافلہ طرف مکہ معظمہ کے بغیر سردار کے۔ عیر بمہملہ وسکون تحتانیہ اصل میں شتر کے معنے میں

ہے۔ خفیر بالفتح خا معجمہ سو رفا اور اس شخص کو کہتے ہیں کہ لوگ جسکی پناہ میں رہیں اما العيلة فان الساعة لا تقوم حتى يطوف احدكم بصدقته لا يجد من يقبلها

منه لاکن فقر احتیاج کا جو شکوہ کیا سو جاننے کہ قیامت قایم نہوگی یہان تک کہ تمہارے کوئی شخص پھریگا اپنے صدقہ کے ساتھ جسکا حال یہ ہو کہ نہیں پایگا اس شخص کو جو اس سے صدقہ قبول

کرے۔ تونگری اور بے نیازی کے سبب سے یعنے تو خاطر جمع رکھ کہ فقر و احتیاج تھوڑے عرصے میں باقی نرہیگا ثم ليقفن احدكم بين يدي الله ليس بينه وبينه

حجاب ولا ترجمان يترجم له پھر کھڑا رہیگا کوئی تمہارے سے آگے اللہ تعالی کے جس حال میں کہ نہوگا اسکے اور خدا تعالی کے درمیان پردہ کوئی مترجم کہ اسکے طرف سے کلام کرے

یعنے اس روز کا اندیشہ کرو کہ کام پیش آئیگا ثم ليقولن له الم اوتك مالا فليقولن بلى یہ کہیگا پروردگار کیا نہیں دیا تھا تجھے ایک مال بس البتہ وہ کہیگا ہاں ای خداوند تو دیا تھا ثم ليقولن

الم ارسل اليك رسولا فليقولن بلى پھر فرمائیگا آیا میں نہیں بھیجا تھا تیرے طرف ایک پیغمبر کو تب وہ کہیگا ہاں ای رب تو نے پیغمبر بھیجا تھا۔ یعنے میں نے تجھے نعمت دی اور پیغمبر

بھیجا کہ امر و نواہی پہنچاوے فينظر عن يمينه فلا يرى الا النار ثم ينظر عن شماله فلا يرى الا النار پس وہ بندہ نظر کریگا اپنے داہنے طرف اور نہیں دیکھیگا

مگر آتش دوزخ۔ پھر نظر کریگا اپنے بائیں طرف نہیں دیکھیگا مگر آتش دوزخ۔ فليتقين احدكم النار ولو بشق تمرة پس تمہارے سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے آتش دوزخ سے

بچاوے صدقات سے اگرچہ ایک خرما کا ٹکڑا ہو وان لم يجد فبكلمة طيبة اور اگر کوئی چیز نپاوے کہ تصدق کرے۔ پس فقیر کی دل جوئی میٹھی بات سے کرے کہ سائل کا دل

اوسمیں خوش ہو تا آتش دوزخ سے رہائی پاوے حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان يطوف الرجل فيه بالصدقة من الذهب ابو موسی سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

البتہ لوگون پر ایک زمانہ آئیگا کہ مرد اس زمانے میں پھریگا اپنے صدقے کے ساتھ سونا لیکر ثم لا يجد احدا يأخذها منه پھر نپاویگا کسیکو کہ لیوے وہ صدقہ اس سے

مقصود اس سے صدقات پر تحریص ہے کہ اس روز کے آگے دیا کریں ويرى الرجل الواحد يتبعه اربعون امرأة يلذن به من قلة الرجال وكثرة

النساء۔ اور دیکھا جائیگا ایک مرد کہ اسکے پیچھے لگے ہین چالیس عورتین۔ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پچاس عورتین اسکی پناہ لینگے۔ عورات کی کمی اور مردون کی زیادتی آخر زمانے مین ہرج و مرج اور جنگ و قتال زیادہ ہونیسے واقع ہوگی۔ اور یہہ بھی آیا ہی کہ زمان اخیر مین علم اٹھایا جائیگا علم کا اٹھ جانا بسبب اٹھ جانے مردون اور عالمون کے ہوگا

باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ بچو آتش دوزخ سے اگرچہ خرمے کے ایک ٹکڑے سے اور تھوڑے صدقے سے ہو ومثل الذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله الى قوله فيها من كل الثمرات اور یہہ باب اس آیت کے بیان مین ہی۔ اور باقی آیت یہہ ہی وتثبيتا من انفسهم كمثل جنة بربوة اصابها وابل فاتت اكلها ضعفين فان لم يصبها وابل فطل والله بما تعملون بصير ايود احدكم ان تكون له جنة من نخيل واعناب تجري من تحتها الانهار له فيها من كل الثمرات یعنے مثال ان لوگونکا جو خرچ کرتے ہین اپنے مالونکو واسطے طلب رضای الٰہی کے اور واسطے ثابت کرنے اپنے ذاتون کے ایمان پر مانند ایک باغ کے ہی جو بلندی پر ہو اور دور سے نمایان ہو پہنچے اسکو بارش کثیر پس دیا وہ باغ میوہ دوچند۔ اور اگر نہ پہنچے اس کو بارش کثیر پس پہنچی ہی اسکو شبنم کہ اسی سے تر و تازہ رہتا ہی۔ اور اللہ تعالی ان چیزوں پر جو تم عمل کرتے ہو بینا ہی کہ تم اخلاص سے کرتے ہو یا نہ۔ آیا دوست رکھتا ہی کوی تمہارے بیچ یہہ کہ ہو اسکو ایک باغ خرمے اور انگور سے اور جاری ہو اسکے نیچے سے نہرین جس حال مین کہ اسکو ان درختون مین ہر قسم سے میوی ہون

حدثنا عبيد الله بن سعيد قال حدثني ابو النعمان هو الحكم بن عبد الله البصري قال حدثنا شعبة عن سليمان عن ابي وائل عن ابي مسعود قال لما نزلت اية الصدقة كنا نحامل ابو مسعود نے کہا کہ جب آیت صدقہ کی نازل ہوئی۔ ہم کھندے پر بار اٹھاتے تھے تا اس سے مزدوری پاوین اور اس سے صدقہ کرین فجاء رجل فتصدق بشيء كثير فقالوا مرائي پس آیا ایک مرد۔ اور وہ مرد عبد الرحمن بن عوف ہی پس تصدق کیا چیز کثیر سے۔ مروی ہے کہ وہ چہار ہزار درہم لائے۔ اور کہا یا رسول اللہ میرے آٹھ ہزار درہم رکھتا تھا اپنے عیال کے لئے چہار ہزار رکھا۔ اور چہار ہزار یہان لے آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالی برکت دیوے تجھے اس مال مین جو لے آیا اور اس مال مین جو عیال کے لئے چھوڑا۔ تب منافقون نے طعن کیا کہ اسنے ریا سے کیا ہی وجاء رجل فتصدق بصاع فقالوا ان الله لغني عن صاع هذا پھر ایک مرد آیا اور صدقہ کیا ایک صاع سے تو منافقون نے کہا کہ خدا تعالی بے نیاز ہی اسکے ایک صاع سے فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون الا جهدهم الایہ وے لوگ جو عیب لگاتے ہین تبرع کرنیوالون کو مسلمانون سے صدقات مین۔ اور ان لوگون کو جو نہین پاتے ہین مگر اپنی طاقت کو۔ یعنے اپنی طاقت کے موافق۔ اگرچہ کمتر ہو صدقہ کرتے ہین تتمہ آیت کا یہہ ہی فيسخرون منهم سخر الله منهم ولهم عذاب اليم اسکے معنے یہہ ہین عیب لگاتے ہین اور استہزا کرتے ہین صدقہ کرنیوالون کو سو اللہ تعالی انسے استہزا کرتا ہے یعنے اس استہزا کی سزا دیتا ہی۔ اور انکو عذاب دردناک ہی

حدثنا سعيد بن يحيى قال حدثنا ابي قال حدثنا الاعمش عن شقيق عن ابي مسعود الانصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امرنا بالصدقة انطلق احدنا الى السوق فيحامل فيصيب المد ابو مسعود انصاری نے کہا کہ جب حضرت ہم کو صدقہ کا حکم فرماتے ہمارے سے کوی بازار کے طرف جاتا پس بار اٹھاتا اور مزدوری حاصل کرتا سو ایک مد کے مقدار کو پہنچتا خرما وغیرہ سے وان لبعضهم اليوم لمائة الف مگر بعضون کے لئے آج لاکھ درہم و دینار مین اور صدقہ نہین کرتا ہی

حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت عبد الله بن معقل قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة فرماتے تھے بچاؤ اپکو آتش سے اگرچہ ایک خرمے کے ٹکڑے سے ہو

حدثنا بشر بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني عبد الله بن ابي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندي شيئا غير تمرة فاعطيتها اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تاكل منها ثم قامت فخرجت بی بی عایشہ نے کہا کہ ایک عورت آئی اور اسکے ساتھ دو دختر تھین جس حال مین سوال کرتی تھی پس نپائی میرے پاس سوی ایک خرما کے۔ پس مین نے وہ خرما اسکو دیا۔ پھر تقسیم کیا اس عورت نے وہ دانہ خرما درمیان اپنے ان ہر دو دختر کے اور آپ اس سے کچھ نکھایا۔ پھر وہ عورت کھڑی ہی اور چلی گئی فدخل النبي صلى الله عليه وسلم علينا فاخبرته فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلي بهذه البنات بشيء كن له سترا من النار پس تشریف لائے حضرت ہمارے پاس مین آپکو خبر دی اس ماجرا سے تو آپ نے فرمایا کہ جو کوئی مبتلا ہو ایسے دخترون سے ایک چیز کے ساتھ تو وے ہونگے آتش دوزخ سے پردہ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب کے جز ثانی کے ساتھ ہی جو تھوڑے صدقہ سے آپ کو آتش سے بچانا ہی۔ اور ظاہر ہی کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ ہی کے لئے صدقہ کیا۔ اور جو کام کہ محض اللہ ہی کے لئے ہو آتش سے بچنے کا موجب ہے۔ اور بعضون نے کہا کہ مناسبت اس جہت سے ہی کہ اس عورت نے

اپنے وختروں پر صدقہ کیا - اور حضرت نے اسکے حق مین فرمایا کہ یہہ ابتلا اسکو آتش سے پردہ ہی - اور حق یہہ ہی کہ مولف علیہ الرحمہ جو حدیث کہ باب مین لاتا ہی تمام ترجمہ پر استدلال نہین کرتا ہی - اس حدیث مین استدلال اسی قدر ہی کہ تھوڑا صدقہ بھی آتش سے پردہ ہی **باب** اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ وَصَدَقَۃُ الشَّحِیْحِ الصَّحِیْحِ باب کونسا صدقہ افضل ہی اور اس صدقہ کے بیان مین جو حالت صحت وتندرستی اور بخیلی مین کرے شحیح مشتق ہی شح سے بخل یا حرص کے معنے مین لقولہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ اِلَی الظّٰلِمُوْنَ یہہ فضیلت جہت سے اس قول الہی کے ہی جو فرمایا کہ اے ایمان والو خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تم کو دیا اس روز کے آنے سے آگے جو اسمین نہین ہی بیع اور دوستی وہ قیامت کا روز ہی کہ جسمین تقصیرات کا تدارک ہوسکتا نہین کس لئے کہ اس روز مین بیع نہین ہی کہ اس سے کچھ مال حاصل کرین اور خرچ کرین - اور نہ کوئی دوست ہی کہ وہ وہان مال دیوے یا کچھ مدد کرے - پس ویسا روز آنیکے آگے جب تک مال تمہارے ہاتھ ہی اسکو غنیمت جانو اور براہ خدا صدقہ کرو - مناسبت اس آیت کی ترجمہ باب کے ساتھ اور اسکی تائید اس وجہ سے ہی کہ تحذیر ہی صدقہ مین تاخیر کرنے سے اور ترغیب ہی اسمین جلدی کرنے پر اپنی موت آنے یا موت کی علامتین ظاہر ہونیکے آگے - بلاشبہ یہہ بات ثواب وفضیلت کی موجب ہوگی وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ الی آخرہا - اور خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے دیا تمکو - آگے اسکے کہ آوے تمہارے سے کسیکو موت - اور اسوقت نیک عمل کرنے سے عاجز ہو جاؤگے - مناسبت اس آیت کی ترجمہ کے ساتھ پہلی تقریر سے واضح ہوئی **حدثنا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَۃُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا ابو ہریرہ کہا کہ آیا ایک مرد حضرت کے طرف پس کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل اور بڑا ہی از روی اجر وثواب کے قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْھِلْ فرمایا کہ صدقات سے افضل یہہ ہی کہ تو تصدق کرے جس حال مین کہ تو تندرست ہی اور تیز النفس بخل کرتا ہو اور فقر وافلاس سے ڈرتا ہو اور مال جمع کرنیکی اور غنا کی طمع رکھتا ہو - ویسی حالت مین صدقہ کرنے مین تو مہلت نکرے حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ یہان تک کہ پہنچے تیری جان حلقوم یعنے رگ گردن تک کہ جسکو حالت غرغرہ کہتے ہین قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ اس حالت مین تو کہتا ہی اور وصیت کرتا ہی کہ فلان کو ایسا اور فلان کو ویسا - اور مقرر وہ فلان تو وارث ہوتا ہی اور وصیت ثلث سے زیادہ نہین پہنچتی ہی **باب** یہہ باب بلا ترجمہ ہی - بلکہ بعض روایات مین باب ساقط ہی اور حدیث جو مذکور ہوتی ہی باب سابق کے ساتھ متعلق ہی **حدثنا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا کون ہمارے سی جلد تر آپ سے ملنے والے ہین مرکر - فرمایا تمہارے سے جسکا ہاتھ دراز تر ہو سب سے آگے میرے ملیگی فَاَخَذْنَ قَصَبَۃً یَذْرَعُوْنَھَا پس لیا بی بیون نے ایک تاگا جس حال مین گز کرتے یعنے ناپتے تھے اکثر روایات مین فَاَخَذُوْا قَصَبَۃً یَذْرَعُوْنَھَا بصیغہ جمع مذکر آیا ہی اس آیت قرآنی کی قبیل سے وَکَانَتْ مِنَ الْقَانِتِیْنَ اور مانند قول اِنْ شِئْتَ حَرَّمْتَ النِّسَاءَ سِوَاکُمْ کے کہ تعظیم کے لئے تذکیر واقع ہوئی فَکَانَتْ سَوْدَۃُ اَطْوَلَھُنَّ یَدًا پس تھی بی بی سودہ دراز تر ان بی بیون سے از روی ہاتھ کے فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا کَانَتْ طُوْلُ یَدِھَا الصَّدَقَۃَ پس ہم نے جانا بعد اس حال کے یا بعد موت بی بی سودہ کے جو پہلے رحلت کی اسبات کو کہ مراد حضرت کی ہاتھ کی درازی سے کثرت عطا ہی جو بطور مجاز ہاتھ سے تعبیر فرمائی وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَۃَ [illegible] اور تھی ہم سب سے جلد ملنے والی حضرت کے ساتھ موت پاکے مشہور علما کے پاس یہہ ہی کہ حضرت کے ازواج مطہرات سے پہلے جسنے کہ رحلت کی زینب بنت جحش ہی - اور یہہ بھی کہتے ہین کہ بعد کانت کے نام زینب کا تب کے قلم سے یا مولف کے قلم سے چھوٹ گیا - حافظ ابن حجر کہتا ہی کہ میرے پاس یہہ بات ہی کہ نام زینب ابو عوانہ کے قلم سے چھوٹ گیا - اور بعضون نے کہا کہ مولف نے اس حدیث مین اختصار کیا - اور یہہ قول اوکانت سے الخ دوسری حدیث کا جزو ہی سو اسکی تصریح نکی شہرت کی جہت سے اور حکایت پر اکتفا کی واللہ اعلم **باب** صَدَقَۃِ الْعَلَانِیَۃِ یہہ باب صدقہ آشکارا دینے مین وَقَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ اور اس آیت کے بیان مین اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یعنے جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین اپنے مالونکو رات اور دن مین پوشیدہ اور ظاہر - اکثر مفسرین اسپر ہین کہ یہہ آیت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حق مین نازل ہوئی کہ انجناب کے پاس چہار درہم تھین ایک درہم شب مین نفقہ کیا اور ایک دن مین اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر اور مولف نے اس باب مین کوئی حدیث اپنے شرط پر نپایا - اور اسمعیلی کی روایت مین یہہ باب عنوان کے ساتھ مذکور نہین **باب** صَدَقَۃِ السِّرِّ باب بیان فضیلت مین صدقہ پوشیدہ کے قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا صَنَعَتْ یَمِیْنُہٗ - یہہ جزو ایک حدیث کا ہی جو مولف نے موصولا بی باب مین فضیلت

فضیلت صدقہ کی حالت صحت میں

[illegible]

فضیلت صدقہ پوشیدہ

مَنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ مُنْتَظِرَ الصَّلٰوۃِ ‏ وَرَجُلٌ کا عطف ہے حدیث کے ماقبل پر - اسکے معنے یہ کہ ایک مرد تصدق کیا ایک صدقہ کے ساتھ پس پوشیدہ کیا اسکو - یہان تک کہ
(جو شخص بیٹھا مسجد مین انتظار کرتا ہوا نماز کی)
نہین جانتا اسکا بایان ہاتھ جو کام کیا اسکے داہنے ہاتھ نے - یہہ مبالغہ ہے صدقہ پوشیدہ دینے مین لوگون سے - اور یہہ بھی ہوسکے کہ یہہ کنایہ ہو فراموش کر دینے سے اُس چیز کے جو دیا
ہو - اور یہہ ہے دوسرے معنے شرعا و عرفا مگر مومنین نہین - اگر اس حدیث کو تمام مع اسناد لایا ہوتا گنجایش تھی گویا اسی پر اکتفا کیا جو مذکور ہوا - قولہ تعالی اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا ھِیَ وَاِنْ
تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَاءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ الآیۃ - اور یہہ باب بیان مین اس قول باری کے ہے - جو ارشاد ہوا کہ اگر تم آشکارا کرو صدقات کو پس بہتر ہے یہہ ظاہر کرنا اور اگر پوشیدہ کرو اور فقرا کو دو یہہ
پوشیدہ کرنا بہتر ہے تمہارے لئے اظہار سے کہ اسمین ریا سے دوری اور فقرا کی عزت و آبرو ہے - کہتے ہین کہ اس آیت کا نزول صدیق اکبر و عمر فاروق کے شان مین ہے کہ جیش عسرت کی تجہیز مین
صدقہ لائے - عمر بن الخطاب نے اپنا آدھا مال لے آیا اور ابوبکر صدیق نے جو کچھ گھر مین رکھتا تھا وہ سب ایثار کیا اسکا بیان تفصیل جنان السیر حدیقۃ الاحباب مین مذکور ہے **باب** اِذَا تَصَدَّقَ
عَلٰی غَنِیٍّ وَھُوَ لَا یَعْلَمُ یہہ باب اس بیان مین ہے کہ کسینے تصدق کیا غنی پر جو صاحب نصاب ہو حالانکہ دینے والا نہین جانتا ہے کہ وہ غنی ہے سو وہ صدقہ مقبول ہے

حدثنا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا
قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ کہا ایک مرد نے بنی اسرائیل سے قسم ہے خدا تعالی کی صدقہ کرتا ہون ایک صدقہ کے ساتھ آج کی شب جیسا کہ مسلم نے روایت کی ہے فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ
فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ پس نکلا اپنے صدقے کے ساتھ کہ کسی مستحق کو دے پھر رکھا اس صدقہ کو ہاتھ مین ایک چور کے اور وہ نہین جانتا تھا کہ وہ چور ہے فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ
تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ پس صبح کی قوم والے سخن کرتے تھے کہ صدقہ کیا گیا آج کی شب ایک چور کے ہاتھ پر - یہہ اخبار ہے تعجب کی یا انکار کی راہ پر فَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ پس صدقہ
کرنیوالے نے کہا اے پروردگار شکر ہے تیرے لئے کہ یہہ میرا صدقہ تیرے ارادہ پر واقع ہوا نہ میرے ارادے پر - اور تیرا ارادہ احسن او حمد کے سزاوار ہے لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ وَاللّٰہِ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ آج کی شب مین صدقہ کرونگا ایک صدقہ ایک مستحق پر - پھر نکلا ایک شب اپنے صدقہ کے ساتھ - پس رکھا اسکو ہاتھ مین ایک زانیہ عورت کے
فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ پس صبح کئے لوگ سخن کرتے تھے کہ صدقہ کیا گیا آج کی شب ایک عورت زانیہ پر فَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ پس کہا یا اللہ شکر ہے تیرا
عَلٰی زَانِیَۃٍ یعنے میرے صدقہ پر جو عورت زانیہ پر واقع ہوا - جب تیرے ارادہ سے ہوا مین اسکو مکروہ نہین جانتا ہون اور موجب شکر کا سمجھتا ہون لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَعَلٰی زَانِیَۃٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ اسکا ترجمہ تو معلوم ہوا فَاُتِیَ
فَقِیْلَ لَہٗ پس لایا گیا اس صدقہ کرنیوالے کے پاس ایک فرشتہ اور کہا گیا اسکو خواب مین یا اسنے ہاتف سے سنا یا اسکو کوئی پیغمبر یا کوئی عالم نے خبر دی ہے مقولہ کے ساتھ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی
سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ لاکن تیرا صدقہ چور پر شاید کہ وہ باز رہے بسبب لینے اس صدقہ کے اپنی چوری سے اَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا
لاکن زانیہ پر پس شاید کہ وہ عورت اپنے زنا سے بچے اَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّعْتَبِرَ فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ لاکن مالدار پس شاید کہ وہ آگاہ ہوا اور متنبہ ہو اور وہ بھی خرچ کرے اس مال سے
جو اللہ تعالی نے اسکو دیا ہے - پوشیدہ نرہے کہ حدیث عام ہے صدقہ واجبہ و نافلہ مین - بلکہ سوق کلام یہہ کہ تصدق کرنیوالے نے اعادہ کیا تو وجوب مین ناظر ہے - اور حضرت نے نقل
کی اس ماجرا کی بغیر رد و انکار کے - پس قبیل سے تقریر کے ہوگا - یہی مذہب ہے ابوحنیفہ و محمد رحمہما اللہ کا کہ اگر زکوۃ غنی پر واقع ہوا اسکا اعادہ واجب نہین **باب**
اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰی اِبْنِہٖ وَھُوَ لَا یَشْعُرُ یہہ باب اس بیان مین ہے کہ کسینے صدقہ کیا اپنے بیٹے پر حالانکہ وہ نہین جانتا ہے کہ اپنا بیٹا ہے - روا ہے اسلئے کہ اسوقت وہ حکم اجنبی کا رکھتا ہے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْجُوَیْرِیَۃِ اَنَّ مَعْنَ ابْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِیْ وَجَدِّیْ معن نے کہا کہ بیعت کی مین نے پیغمبر خدا سے مین اور میرے باپ اور دادا نے وَخَطَبَ عَلَیَّ فَاَنْکَحَنِیْ اور خطبہ کیا یعنے درخواست کی میرے نکاح کی حضرت
نے ولی سے عورت کے - پس مین نے قبول کیا - خطب کے فاعل حضرت ہین کس لئے کہ مقصود راوی کا بیان اس احوال کا ہے جو حضرت کے ساتھ گذرا بیعت کرنے اور نکاح کرنے سے
اور بعض کہتے ہین کہ فاعل یزید کا باپ ہے وَخَاصَمْتُ اِلَیْہِ نزاع کیا مین نے اپنے باپ سے حضرت کے طرف وَکَانَ اَبِیْ یَزِیْدُ اَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا فَوَضَعَھَا
عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُھَا اور تھا میرے باپ یزید نکالا تھا کئی دینار جس حال مین کہ صدقہ کرتا تھا اسکو پھر رکھا وے دینار ایک مرد کے پاس مسجد مین پس مین آیا اور اسکو
لیا نزدیک سے اس مرد کے جو اسکے پاس رکھا تھا اور اسکو اذن دیا تھا کہ کسی محتاج پر تصدق کرے فَاَتَیْتُہٗ بِھَا پس مین ان دینارون کے لیکے اپنے باپ کے پاس آیا فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا اِیَّاکَ
اَرَدْتُ پس یزید نے کہا قسم ہے خدا تعالی کی مین نہین چاہا تھا کہ تو لیوے - یعنے مین نے مطلق کہا تھا کہ ایسے شخص کو دین کہ میرا صدقہ اسکو روا ہو فَخَاصَمْتُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم پس مین خصومت کی یزید کے ساتھ حضرت کے طرف - یہ تفسیر اسی خصومت کی ہے جو اوپر مذکور ہوئی فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ پس حضرت نے فرمایا کہ تجھے ہی چیز ہے جو تونے نیت کی ای یزید صدقہ کے ثواب سے - اسلیے کہ تونے نیت لی تھی کہ محتاج پر تصدق کرے اور تیرا بیٹا محتاج تھا وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ - اور تجھ کو وہ چیز ہے جو تونے لی ای معن - یعنے اسکا لینا حلال ہے جو احتیاج کے روسے لیا - مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ خالی تکلف سے نہین - کس لئے کہ ترجمہ مین واقع ہوا کہ کسینے صدقہ کیا اپنے بیٹے پر اور نجانا کہ وہ اپنا بیٹا ہے - اور یہان معلوم ہوا کہ وہ اسکا بیٹا ہے - اور حضرت نے تجویز کی اسکے بیٹے کے - پس ترجمہ مین قید نجاننے کا فائدہ نہین دیتا ہے سگر یہہ کہ کہا جاوے کہ مولف نے استدلال کیا حکم مذکور ترجمہ مین - یعنے جب معلوم ہو گا کہ وہ اسکا بیٹا ہے حضرت کی تجویز درست ہوئی - جس صورت مین کہ معلوم نہو بطریق اولی درست ہوگا **بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ** باب ہے بیان مین صدقہ دینے کے داہنے ہاتھ سے - اور اس باب کو تنوین سے بھی پڑھے ہین اس تقدیر پر یہہ معنے ہین کہ صدقہ سیدھے ہاتھ سے بہتر ہے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فرمایا کہ سات شخص ہین کہ سایہ کریگا انپر اللہ تعالی اپنے سایہ پاک مین - مراد سایہ سے سایۂ عرش ہے اور سایۂ جنت اور سایۂ درخت طوبی بھی ارادہ کرتے ہین - اور یہہ اضافت اضافت تشریف ہے جس روز کہ سایہ نہین مگر سایہ اسکا اور وہ روز روز قیامت ہے جو آفتاب نہایت نزدیک ہو جائیگا اور لوگ بہت تپ و تاب مین ہونگے سوے سات شخص یہ ہین إِمَامٌ عَادِلٌ پہلا بادشاہ عادل جو تابع احکام شریعت کا ہو وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ اور وہ جوان جو نشو و نما پایا ہے خدا تعالی کے عبادت مین - یعنے ہنگام جوانی مین جو ایام غلبۂ شہوت اور ہوائے نفسانی کے ہین برخلاف مقتضای طبیعت کے عبادت الہی مین مشغول ہے وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ تیسرا وہ مرد جو اسکا دل مسجد مین لگا ہو - یعنے جب مسجد سے نکلے بیقرار رہتا ہے کہ پھر کب وقت نماز کا پہنچے تا مسجد کو جاوے وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ اور وے دو شخص جو ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہون محض اللہ ہی کے لئے نہ غرض دنیا کے واسطے وے ہر دو جمع ہوتے ہین اللہ ہی کی محبت پر اور جدا ہوتے ہین اسکی محبت پر یعنے ملنے اور جدا ہونے مین محبت الہی پر ثابت ہین وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ اور وہ مرد کہ بلوایا اس کو ایک عورت نے جو نسب شریف اور حسن و جمال رکھتی تھی زنا کے لئے - پس اس مرد نے کہا کہ مین اللہ تعالی سے ڈرتا ہون کہ اسکی معصیت مین پڑون - اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ اسکو اس قسم کی عورت نے اپنے ساتھ نکاح کرنیکے لئے بلایا - اور اسنے کہا کہ مین اللہ تعالی سے خوف رکھتا ہون کہ بسبب نکاح کے کسب معیشت مین پڑون اور عبادت الہی مین قصور کرون - یا مین ڈرتا ہون اسبات سے کہ تیرا حق ادا نکر سکون بسبب اشتغال عبادت الہی کے وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ اور وہ مرد جو تصدق کیا ایک صدقہ پھر اسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا ہے اسکا بایان ہاتھ اس چیز کو جو اپنا داہنا ہاتھ نفقہ کیا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ اور وہ مرد جو یاد کیا اللہ تعالی کا تنہائی مین خلوت مین یا ملایکہ مین پس اشک بہائے اسکے ہر دو آنکھین خوف الہی سے یاد سے صفات جلال کے یا شوق سے یاد صفات جمال کے یا یاد سے اس محبوب حقیقی کے ہجر دو ذاتی کے اللہم ارزقنا ان کے سوا اور بھی بہت سے نیک اعمال ہین جو سایۂ عرش الہی مین داخل کرینگے فقط **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ حارثہ کہتا تھا کہ مین نے پیغمبر خدا سے سنا جو فرماتے تھے کہ صدقہ جلد دو قریب ہے کہ تم پر ایک وقت آئیگا کہ مرد اپنا صدقہ لیا ہوا جائیگا فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا پس کہیگا وہ مرد کہ جس کو صدقہ دینا چاہا اگر تو کل لایا ہوتا مین اسکو قبول کیا ہوتا پر آج کے روز مجھے کچھ اسمین حاجت نہین - کثرت اموال کی جہت سے جو آخر زمانے مین لوگونکو دنیا ہاتھ دیگی - یا ہو سکے کہ دنیا کا ایام آخر ہو جانیکے سبب لوگون کے حاجتین باقی نرہینگے **بَابُ** مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ یہہ باب اس بیان مین ہے کہ کسینے اپنے خادم کو حکم کیا کہ صدقہ دے اپنے جانب سے اور اپنے ذات سے ندیا تو روا ہے اور اسکا اجر اسکو پہنچیگا جو حکم کیا وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ - اور ابو موسی اشعری حضرت سے لایا ہے کہ وہ خادم ایک ہے دو صدقہ کرنیوالون سے ثواب کے پانے مین یعنے مالک اور خادم ہر دو کو ثواب ہے اگر خادم صدقہ دور لیجا کے پہنچانے محنت زیادہ اٹھایا ہے تو مالک زیادہ ثواب اسکے خادم کو ہے سبحان اللہ کیا فضل ہے اللہ کا **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جب عورت نفقہ کرے طعام سے اپنے شوہر کے جو گھر مین اس عورت کے ہے اور اسپر تصرف رکھے لون صریح سے یا اذن عرفی سے جس حال مین کہ حد سے تجاوز نکرے عادت سے یہہ صدقہ تو طعام یعنے کہانیکی چیز کا ہے - مگر نقد پیسون اور درہم و دینار مین جب تک شوہر کا اذن صریح نہو تصرف جایز نہین خصوصا جبکہ اسکا مرد بخیل ہو کان لہا

اَجرُهَا اِذَا اَنفَقَتْ وَلِزَوجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلخَازِنِ مِثلُ ذٰلِكَ لَا يَنقُصُ بَعضُهُم اَجرَ بَعضٍ شَيئًا ہوگا ثواب اس نفقہ کا اس عورت کو اسلئے کہ اسنے خرچ کیا اور اسکے شوہر کو ثواب ہے

اس لئے کہ اسکو حاصل کیا۔ اور اسکے خزانچی کو بھی ویسا ہی ثواب ہے۔ جس حال میں کم نہیں کرتے ہیں انسے بعض ثواب بعض کا

باب لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَن ظَهرِ غِنًى

نہیں ہو صدقہ کامل مگر یہہ کہ غنی سے ہو۔ یعنے مال جو نگہ رکھتا تھا اس سے سال آیندہ تک اپنی معیشت کے لئے کفایت کئے موافق رکھ لیکے باقی صدقہ کیا وَمَن تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحتَاجٌ اَو اَهلُهُ مُحتَاجٌ اور جو شخص کہ صدقہ دے نفل یا فرض حالانکہ وہ محتاج ہو یا اہل اسکے نفقہ واجب کے تو وہ شخص سزاوار تر ہو کہ حق واجب میں صرف کرے اَو عَلَيهِ دَينٌ فَالدَّينُ اَحَقُّ اَن يُقضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالعِتقِ وَالهِبَةِ یا اسپر کسیکا قرض ہو تو سزاوار تر ہو یہہ کہ ادا کیا جاوے صدقہ سے اور بردہ آزاد کرنے سے اور بخشش سے وَهُوَ رَدٌّ عَلَيهِ لَيسَ لَهُ اَن يُتلِفَ اَموَالَ النَّاسِ اور وہ تصدق رد کیا جائگا اسپر اور مقبول نہیں اسلئے کہ ادائے دین واجب ہے اور تصدق واجب نہیں وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَن اَخَذَ اَموَالَ النَّاسِ يُرِيدُ اِتلَافَهَا اَتلَفَهُ اللّٰهُ اور حضرت نے فرمایا جسنے لوگوں کا مال لیا ــــــ جس حال میں کہ چاہتا ہو کہ اسکو تلف کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو تلف اور ضایع کردیگا۔ یعنے اسکو نہیں پہنچتا ہو کہ لوگوں کے اموال کو تلف کرے کہ گویا ہس مال میں حقوق اوروں کے متعلق ہوئے ہیں اگرچہ تعین نہوا اِلَّا اَن يَكُونَ مَعرُوفًا بِالصَّبرِ فَيُؤثِرَ عَلٰى نَفسِهِ وَلَو كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ مگر یہہ کہ وہ شخص ہو صبر و شکیبائی کے ساتھ فقر و فاقہ پر پس اختیار کرتا ہو اپنے نفس پر فقر کو اگرچہ اسکو حاجت ہو۔ اپنی حاجت پر اوروں کی حاجت کو مقدم کرتا ہو۔ مولف علیہ الرحمہ نے استثنا کیا ہو ترجمہ سے جو کہا لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَن ظَهرِ غِنًى یہہ استثنا یا اسکے قول سے ہے مَن اَخَذَ سے آخر تک۔ یا مستثنے منقطع ہو كَفِعلِ اَبِي بَكرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ جیسا کہ فعل ابوبکر کا ہو جو اپنا سب مال تصدق کیا وَكَذٰلِكَ اٰثَرَ الاَنصَارُ المُهَاجِرِينَ اور اسیطرح اختیار کیا انصار نے مہاجرین کو اور شریک کیا انکو اپنے اموال میں وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن اِضَاعَةِ المَالِ فَلَيسَ لَهُ اَن يُضَيِّعَ اَموَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ اور منع کیا پیغمبر خدا نے مال تلف کرنے سے پس صدقہ کرنیوالے کو نہیں پہنچتا ہو کہ ضایع کرے صدقہ کے سبب لوگوں کے اموال کو جو قرض انکا اسکے ذمہ پر ہو وَقَالَ كَعبُ بنُ مَالِكٍ قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ مِن تَوبَتِي اَن اَنخَلِعَ مِن مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُولِهِ اور کعب بن مالک جو غزوہ تبوک سے تخلف کئے ہوئے لوگوں سے تھا۔ اور حضرت نے اسکو زجر کرکے اپنے آگے سے چلا دیا اور اسکو ایک درد عظیم ابتلا میں ڈالا اور ایک حال عجیب رو دیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسکا توبہ قبول کیا اور یہہ آیت بھیجی وَعَلَى الَّذِينَ خُلِّفُوا الآیۃ پس حضرت نے اسکو بلوا کے یہہ آیت اسپر پڑھی اسنے کہا یا رسول اللہ میرے توبہ سے یہہ ہو کہ میں اپنے سب مال سے نکلوں جس حال میں وہ صدقہ ہو اور یہہ صدقہ خدا اور رسول کے طرف منتہی ہو یعنے خدا اور رسول کی رضا میں مصروف ہو قَالَ اَمسِك عَلَيكَ بَعضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيرٌ لَكَ حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال سے تھوڑا اپنے لئے نگہ رکھ اور یہہ تیرے واسطے بہتر ہو۔ پوشیدہ نرہے کہ جب صدیق اکبر کا مقام صبر و توکل اور تیقن میں خدا تعالیٰ کی رزاقیت پر بلند تھا انکو سب مال خرچ کردینے سے منع نفرمایا بلکہ اس خرچ کردینے پر تحسین کی قُلتُ فَاِنِّي اُمسِكُ سَهمِيَ الَّذِي بِخَيبَرَ میں نے کہا پس مقرر میں نگہ رکھتا ہوں اپنے حصہ کو جو خیبر کی غنیمت سے مجھکو پہنچا

حدثنا عَبدَانُ قَالَ اَخبَرَنَا عَبدُ اللّٰهِ عَن يُونُسَ عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ اَخبَرَنِي سَعِيدُ بنُ المُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَن ظَهرِ غِنًى فرمایا سب صدقات سے بہتر وہ صدقہ ہے جو ظہر غنا سے ہو اور قدر حاجت ضروری سے زیادہ ہو وَابدَأ بِمَن تَعُولُ اور ابتدا کر اس سے کہ جسکا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ اور عیال کا نفقہ ادا کرنے پر بھی ثواب ہونا اسے بیان۔

حدثنا مُوسَى بنُ اِسمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَن اَبِيهِ عَن حَكِيمِ بنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اليَدُ العُليَا خَيرٌ مِنَ اليَدِ السُّفلٰى فرمایا بلند ہاتھ بہتر ہے پست ہاتھ سے۔ بلند ہاتھ عبارت ہو بخشنے والے کے ہاتھ سے اور پست ہاتھ عبارت ہو لینے والے کے ہاتھ سے وَابدَأ بِمَن تَعُولُ وَخَيرُ الصَّدَقَةِ عَن ظَهرِ غِنًى وَمَن يَستَعفِف يُعِفَّهُ اللّٰهُ اور جو شخص کہ عفت طلب کرے یعنے آپ کو حرام چیز سے رکھے اور ترک سوال کرے باز رکھیگا اسکو اللہ تعالیٰ سوال اور حرام سے اور جزا دیگا اسکو اس قصد پر وَمَن يَستَغنِ يُغنِهِ اللّٰهُ تعالیٰ اور جسنے بے نیازی طلب کی بے نیاز کریگا اسکو اللہ تعالیٰ وَعَن وُهَيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَن اَبِيهِ عَن اَبِي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا یعنے وہیب جیسا کہ سند مذکور حکیم بن حزام سے لائی۔ ابوہریرہ سے یہی حدیث روایت کی ہے

حدثنا اَبُو النُّعمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيدٍ عَن اَيُّوبَ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ عَن مَالِكٍ عَن نَافِعٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى المِنبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالمَسئَلَةَ اور حضرت نے فرمایا جس حال میں کہ وہ منبر پر تھے اور خطبہ پڑھتے تھے اور ذکر کیا صدقہ کا اور عفت کا اور سوال کرنیکا۔ اور ہر ایک کے حسن و قبح کا بیان فرمایا اليَدُ العُليَا خَيرٌ مِنَ اليَدِ السُّفلٰى یہہ مقولہ قال کا ہو فَاليَدُ العُليَا هِيَ المُنفِقَةُ وَاليَدُ السُّفلٰى هِيَ السَّائِلَةُ اور یہہ دست بلند وہی انفاق یعنے خرچ کرنیوالا ہے اور دست پست وہی سوال کرنیوالا ہے اور مختار یہہ ہو کہ یہہ تفسیر بھی حضرت

سے ہی منقول ہے - اور اس باب مین متعدد روایتین آئی ہین - اور بعض کہتے ہین کہ ابن عمر کی حدیث مین مدرج ہے ابن عمر سے **باب** المنان بما اعطی باب مذمت مین اس
شخص کے جو منت رکھے - الاہی اس چیز پر جو بخشا ہو بقولہ تعالی الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی الایہ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین مالونکو
اپنے راہ خدا مین پھر پیچھے نہین لاتے ہین اس چیز کے جو خرچ کی منت کو - اور نہ آزار کو - یعنے جو راہ خدا مین دئے ہین وہ دے کے بعد اس فقیر پر منت نہین رکھتے ہین اور اسکو ایذا نہین دیتے
ہین یعنے اس سے خدمت نہین لیتے ہین اور اسکو حقیر نہین جانتے ہین اور اسکو ناسزا نہین کہتے ہین تتمہ آیت کا یہہ ہے لہم اجرہم عند ربہم لا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون ان لوگونکے لئے ہے ثواب انکا انکے پروردگار کے پاس اور نہین ہے انپر خوف یعنے ہول قیامت - اور نہ وے غمگین ہونگے فوت ہونے پر اس مال کے جو دئے ہین
اس آیت کا نزول عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے شان مین ہے جو جیش عسرہ کی تجہیز یعنے غزوہ تبوک کی تیاری مین ایک ہزار اونٹ مع جل و پالان حاضر کئے - اور عبدالرحمن
بن عوف کے شان مین ہے جو چار ہزار درہم فقراء مجاہدین کے لئے لے آئے حضرت ان ہر دو سے نہایت خوش ہوے اور دعا کی - اور مولف نے اس باب مین کوئی حدیث
ایسی شرط پر نپائی - اور مسلم مین ابوذر کی روایت سے مرفوع آئی ہے ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ المنان الذی لا یعطی شیئا الا منۃ مناسبت اس آیت
کی ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہے - اس لئے کہ نہونا خوف و حزن کا فی سبیل اللہ خرچنے مین شرط یہہ ہے کہ منت نرکھے اور ایذا نہ دے پس جو لوگ کہ منت رکھین اس ثواب سے محروم ہین
اور زمرہ خسر الدنیا والاخرۃ مین داخل - اور غالب منت رکھنے کا سبب بخل ہے - اور کونسی بری خصلت اس سے بدتر ہوگی اللہ کی پناہ **باب** من احب
تعجیل الصدقۃ من یومہا باب فضیلت مین اس شخص کے جو دوست رکھتا ہو اس بات کو کہ ڈھیل نکرے صدقہ فرض یا نفل مین جس روز کہ اسپر اسکا ادا کرنا لازم ہوا اور
اسپر قادر ہو - اس خوف سے کہ اگر ڈھیل ہو کوئی مانع پیش آوے اور مال ہاتھ سے جاتا رہے یا ارادہ بدلے **حدثنا** ابو عاصم عن عمر بن سعید عن ابن ابی
ملیکۃ ان عقبۃ بن الحارث حدثہ قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فاسرع ثم دخل البیت فلم یلبث ان خرج عقبہ نے حدیث کی ابو ملیکہ سے
کہ نماز پڑھی حضرت نے ہمارے ساتھ نماز عصر کی پس جلدی کی نماز سے فارغ ہونے مین پس گھر مین تشریف لائے اور دیر نکی باہر آنے مین فقلت او قیل لہ پس مین نے
کہا اور پوچھا گھر مین جلد تشریف لانیکا سبب - یا حضرت سے کہا گیا یہہ شک راوی کا ہے فقال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ فکرہت ان ابیتہ
فقسمتہ پس حضرت نے فرمایا کہ مین ایک سونیکا ٹکڑا چھوڑ آیا تھا جو صدقہ کے لئے آمادہ تھا - پس مین نے مکروہ رکھا اس بات کو کہ اسپر شب گذارون - پس جلد گیا اور اسکو فقراء پر
تقسیم کردیا - مولف علیہ الرحمہ نے ترجمہ اس حدیث کا صدقہ مین جلدی کرنیکے استحباب کے ساتھ کیا - اگر تاخیر کرنیکی کراہت کے ساتھ کیا ہوتا موافق تر پڑتا لاکن جب اسکا قصد استنباط
احکام کا ہو اس طرح پر لایا **باب** التحریض فی الصدقۃ والشفاعۃ فیہا باب بیان مین اورون کو صدقہ کی تحریض دینے مین اسکا ثواب بیان کرنے سے اور بیان
[illegible] **حدثنا** [illegible] شعبۃ قال حدثنا عدی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہا کہ حضرت باہر تشریف لائے [illegible] کہ وہ عید فطر
تھی جیسا کہ تصریح کی خطبہ مین بعد عید کے - پس پڑھے دو رکعتین ایسی صفت سے کہ نہ اسکے آگے پڑھے تھے نہ اسکے بعد ثم مال علی النساء ومعہ بلال فوعظہن
وامرہن ان یتصدقن پھر توجہ ہوئے عورات پر جو صف نماز مین تھین اور بلال آپکے ساتھ تھے پس وعظ و نصیحت کی انپر - اور حکم کیا انکو یہہ کہ صدقہ دین فجعلت
المراۃ تلقی القلب والخرص پس ڈالنے لگین عورتین اپنے کنگن اور چھلے صدقہ کے لئے - یہہ حدیث صلوۃ العیدین کے باب مین تفصیل گذری ہے قلب بضم قاف و سکون
لام اسکے آخر مین با موحدہ ہے کنگن کے معنے مین خرص بضم خا معجمہ و سکون را اور آخر مین صاد چھلے کے معنے مین **حدثنا** موسی ابن اسمعیل قال حدثنا
عبد الواحد قال حدثنا ابو بردۃ ابن عبد اللہ ابن ابی بردۃ حدثنا ابو بردۃ ابن ابی موسی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا جاءہ السائل او طلبت الیہ حاجۃ ابو موسی نے اپنے باپ قیس سے روایت کی ہے کہ تھے حضرت کہ جب آتا آپ کے پاس سائل یا آپ سے کوئی حاجت طلب
کی جاتی قال اشفعوا توجروا فرماتے سفارش کرو سائل کے لئے تا ثواب دئے جاؤ ویقضی اللہ علی لسان نبیہ ما شاء جاری کرتا اللہ تعالی اپنے پیغمبر کی
زبان پر جو کہ چاہتا سائل کی سفارش کرنے اور اسکو دینے کے باب مین از جملہ مکارم اخلاق نبوی یہہ صفت بھی تھی کہ اورون کو بھی اس ثواب مین شریک فرماتے **حدثنا**
صدقۃ بن الفضل قال اخبرنا عبدۃ عن ہشام عن فاطمۃ عن اسماء قالت قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا توکی فیوکی علیک مت باندھ مال کی تھیلی

کو بس باندھی جائیگی تجہیز و کاستا گے کو کہتے ہیں کہ جس سے مشک کا سر باندھتے ہیں **حدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ عن عبدۃ فقال لا تحصی فیحصی اللہ علیک شمار اور اندازہ مت کر صدقہ کا بس اندازہ کریگا اللہ تعالیٰ تجھ پر رزق کا اور قطع برکت کریگا **باب** الصدقۃ فیما استطاع باب فضیلت میں صدقہ کے موافق طاقت کے **حدثنا** ابو عاصم عن ابن جریج ح وحدثنی محمد بن عبد الرحیم عن حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر اخبرہ عن اسماء بنت ابی بکر انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا توعی فیوعی اللہ علیک حضرت نے اسماء کو فرمایا کہ روک مت رکھا اور امساک نکر کسی چیز کو بس روک رکھیگا خدا تجھ پر ارضخی ما استطعت عطا کر تھوڑا موافق طاقت کے رضخ بفتح راء و ضاد و خاء دو معجمہ تھوڑی بخشش کے معنے میں **باب** الصدقۃ تکفر الخطیئۃ باب بیان میں صدقہ کفارہ ہونے میں گناہوں کے **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفۃ قال قال عمر بن الخطاب ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الفتنۃ حذیفہ نے کہا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کون تمہارے سے یاد رکھتا ہے حضرت کی حدیث کو جو فتنہ اور ابتلا کے باب میں واقع ہوئی قال قلت انا احفظ کما قال حذیفہ نے عمر فاروق سے کہا کہ میں یاد رکھتا ہوں اس حدیث کو جیسا کہ فرماتے ہیں قال انک علیہ لجری عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مقرر تو حضرت سے حدیث کرنے پر بہت دلیر اور جاننے والا فکیف قال پس بول کہ کس طرح فرماتے ہیں قال قلت فتنۃ الرجل فی اھلہ وولدہ وجارہ حذیفہ نے کہا کہ میں نے بولا فتنہ مرد کا اور اسکا ابتلا اسکی عورت سے ہے جو پیش آتا ہے اسکو رہے عورت کی بد خلقی اور فکر و تردد اسکے نفقہ کی اور اسیطرح فرزند میں ابتلا ہے جب وہ کسب کمال سے باز رہے اسکا اصلاح حال کی فکر باوجود اسکی شدت محبت کے تکفرہ الصلوۃ والصدقۃ والمعروف کفارہ ہوتے ہیں ان سب فتنوں کے لئے نماز اور صدقہ اور امر معروف قال سلیمان قد کان یقول سلیمان یعنی اعمش جو ابی وائل سے راوی ہے کہتا ہے کہ ابو وائل معروف کے بدل یوں کہتا تھا کہ الصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر یعنی نماز اور صدقہ اور امر معروف و نہی منکر کفارہ ہوتے ہیں قال لیس ھذہ ارید ولکنی ارید التی تموج کموج البحر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں ہے یہ فتنہ کہ اسکا ذکر جس حدیث میں آیا ہے میں نے تیرے سے وہ حدیث نہ چاہی سو لیکن میں چاہتا ہوں اس فتنے کو جو موجیں مارے جیسے موجیں مارے دریا قال قلت لیس علیک منھا یا امیر المؤمنین باس بینک وبینھا باب مغلق حذیفہ کہتا ہے کہ میں نے کہا یا امیر المومنین اس فتنے سے آپ پر کچھ خوف نہیں ہے آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک دروازہ بند ہے قال فیکسر الباب او یفتح عمر فاروق نے کہا پس شکستہ ہوگا دروازہ یا کشادہ ہوگا کہ پھر باندھ سکیں قال قلت لا بل یکسر حذیفہ کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ نہیں یعنی کشادہ نہوگا بلکہ ٹوٹ جائیگا قال فانہ اذا کسر لم یغلق ابدا عمر بن الخطاب نے کہا پس تحقیق کہ جسوقت کہ ٹوٹ جائیگا باندھا نہ جائیگا قیامت تک قال قلت اجل حذیفہ کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ ہاں باندھا نجائیگا اس بات سے حضرت عمر نے اپنے مقتول ہونے کے طرف اشارہ کیا کہ جب وہ مقتول ہو جائینگے فتنے ظاہر ہونگے ایسے کہ تا قیامت بند ہونگے سو ایسا ہی ہوا کہ انکے قتل کے بعد فتنہ پڑا آپ کی ذات سد باب فتنہ تھی فھبنا ان نسالہ من الباب حذیفہ کے یاران کہتے ہیں۔ پس ہم نے خوف کیا کہ حذیفہ سے پوچھیں کہ کون ہے وہ دروازہ۔ حذیفہ ایک مرد مہیب تھا اسکے یار خوف کرتے تھے کہ بے محابا اس سے سوال کریں۔ اور یہ امر بھی مہیب تھا انہوں نے اسکے سوال کرنے سے اندیشہ کیا فقلنا لمسروق سلہ فقال فسالہ فقال عمر پس ہم نے مسروق سے کہا جو ہمارے درمیان بزرگتر تھا کہ حذیفہ سے پوچھ۔ ابو وائل کہتا ہے پس مسروق نے حذیفہ سے پوچھا تو کہا کہ وہ دروازہ عمر ہے کہ انکے بعد فتنے قائم ہوگئے قال فقلنا فعلم عمر من تعنی قال نعم کما ان دون غد لیلۃ ابو وائل کہتا ہے کہ ہم نے کہا آیا عمر فاروق نے جانا اس شخص کو جو تو چاہتا ہے۔ کہا ہاں جانا جیسا کہ اس میں شک نہیں کہ شب قریب تر ہے کل سے وذلک انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط اور یہ جاننا عمر کا ثابت ہے اس لئے کہ تحقیق حدیث کی ہے میں نے عمر سے وہ حدیث کہ جسمیں شبہ اور غلط نہیں۔ اغالیط جمع اغلوطہ کا ہے **باب** من تصدق فی الشرک ثم اسلم باب حال میں اس شخص کے جو صدقہ کیا حالت کفر میں پھر ایمان لایا ایسا صدقہ فائدہ دیتا ہے یا نہ **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ھشام قال اخبرنا معمر عن الزھری عن عروۃ عن حکیم بن حزام قال قلت یا رسول اللہ ارایت اشیاء کنت اتحنث بھا فی الجاھلیۃ من صدقۃ او عتاقۃ وصلۃ رحم فھل فیھا من اجر حکیم بن حزام نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آیا آپ ان چیزونکو جانتے ہو جو ایام جاہلیت میں ہم جن کی عبادت کرتے تھے للہ صدقہ دینے سے یا بردوں کو آزاد کرنے سے اور صلہ رحم کرنے سے۔ آیا اس میں کچھ ثواب ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمت علی ما سلف من خیر پس حضرت نے فرمایا کہ اسلام لایا تو قبول ہے جو چیز کہ آگے واقع ہوئی نیکی سے۔ کرمانی کہتا ہے کہ کافر کے حسنات جس وقت کہ اسکا ختم اسلام پر ہو مقبول ہیں اور حساب کئے جاینگے اعمال حسنہ میں۔ اس حدیث کے ظاہر کی ایک تصریح ابو سعید خدری کی حدیث میں واقع ہے اور دار قطنی نے غرائب مالک

کافر کا خیر نیت نہیں

عورت کا صدقہ دوسرے کا مال

مین آیا ہی کہ کافر جب اسلام لایا اور اسکا اسلام خوبی پایا تو اللہ تعالیٰ لکھتا ہی اسکے واسطے ہر نیکی جو اسنے کی ہو اور محو کرتا ہی اس سبب ہر بدی جو اس سے ہوئی ہو سلو اسلام کے بعد جو عبادت کرتا ہو اور جو نیک عمل کہ بجا لاتا ہو۔ ایک ایک کے لئے دس بلکہ سات سو تک مضاعف ہوتے ہین اور جو بدی کہ کریگا وہ ایک ہی ہو۔ پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث کا ظاہر موافق قواعد اصول کے نہین اسلئے کہ عبادت بغیر نیت تقرب کے عبادت نہین ہوتی ہی۔ اور کافر اہل نیت سے نہین۔ پس ہو سکے کہ قول نبوی اسلمت علی ما سلفت من خیر وارد ہوا۔ اسکے معنے یہہ ہونگے کہ تو اسلام لایا اور ہدایت پایا بطفیل ان نیکیون کے جو اسلام سے آگے کیا تھا۔ یا اسکہ تو مسلمان ہوا اس طبیعت جمیل پر یعنے اس خصلت نیک پر جو آگے رکھتا تھا۔ اب وہ خصلت نیک تیری تائید کرتی ہی۔ جیساکہ اشارہ کرتا ہی اس معنے کے طرف قول حضرت خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام یعنے تمہارے سے جو نیک تھے اسلام لانیسے آگے وے نیک ہین اسلام لانے کے بعد بھی

باب اجر الخادم اذا تصدق بامر صاحبہ غیر مفسد۔ باب بیان مین ثواب خادم کے جب تصدق کرے اپنے صاحب کے حکم پر جس حال مین کہ وہ صدقہ دینے مین مفسد نہو یعنے اسمین کچھ خلل نکرے

حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدقت المرأۃ من طعام زوجھا غیر مفسدۃ کان لھا اجرھا ولزوجھا بما کسب [illegible] فرمایا جب صدقہ کرے عورت طعام سے اپنے شوہر کے جس حال مین کہ فساد کرنیوالی نہو تو ہوگا اجر اس صدقہ کا اس عورت کو۔ اور اسکے مرد کو بھی اس لئے کہ وہ کسب کیا یعنے اسکو پیدا کیا و للخازن مثل ذلک اور ہوگا ثواب اس مال کے نگاہ رکھنے والیکو بھی اسکے مانند۔ ظاہر یہہ ہی کہ نگاہ رکھنے والیکو جو ثواب ملیگا وہ اس جہت سے ہی کہ اسنے مال کی حفاظت کی۔ اور شارحون نے حمل کیا ہی کہ مراد خازن سے خادم ہی جو وہ اپنے صاحب کے مال سے تصدق کرے۔ پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ مین صدقہ کو اذن مالک کے ساتھہ مقید کیا ہی اور حدیث مین مطلق آیا ہی۔ پس مقصود مولف کا استدلال ہوگا اس بات پر کہ جب خادم کے صدقہ بے اذن پر ثواب ہو۔ اذن کے بعد بطریق اولی ہوگا یا یہہ کہ کہین عورت کو مال شوہر کے تصرف مین اذن اجمالی حاصل ہے اگرچہ تمو ہو اور اس سے مال مین کمی نہ آوے اگرچہ عورت اپنا حق سے۔ لیکن یہہ بات خادم مین پائی جاتی نہین پس حدیث مقید ہی قید اذن کے ساتھہ ہر حال قید غیر مفسد کا لازم ہی ایجاب ثواب مین

حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخازن المسلم الامین الذی ینفذ وربما قال یعطی ما امر بہ حضرت نے فرمایا خازن مسلمان امانت دار جاری کرتا ہی اور اکثر کہتے تھے بدل ینفذ کے یعطی ما امر بہ یعنے دیتا ہی اس چیز کو جو اس خازن کو حکم کیا ہی کاملا موفرا طیب بہ نفسہ فیدفعہ الی الذی امر لہ بہ جس حال مین کہ وہ صدقہ کامل اور تمام اور کامل ہو اور زیادہ ہو اور اسکا دل اسکے ساتھہ خوش ہی یعنے اس صدقہ کے ساتھہ پس وہ دیتا ہی اس شخص کو جو اسکو دینے کا حکم کیا ہی احد المتصدقین وہ خادم ایک ان دو صدقہ کرنیوالون سے ہی۔ لیکن شرط یہہ ہی کہ وہ خازن مسلمان ہو اس لئے کہ کافر کو عبادت نہین۔ اور امین ہو اس لئے کہ خیانت کرنیوالیکو اجر نہین۔ اور اس صدقہ پر راضی ہو۔ اور کہتے ہین کہ بخیلون سے بدتر وہ شخص ہی جو دوسرے کے مال مین بخل کرتا ہی اور وہ جسکو پہنچانیکا حکم کیا پہنچاتا نہین

باب اجر المرأۃ اذا تصدقت من مال زوجھا او اطعمت من بیت زوجھا غیر مفسدۃ۔ باب بیان مین ثواب عورت کے جو تصدق کرے مال سے اپنے شوہر کے حکم سے اذن عرفی کے یا کسیکو طعام دے گھر سے اپنے شوہر کے جس حال مین کہ فساد کرنے والی نہین۔ اور اگر جانے شوہر بخیل ہی یا اسکے بخل مین تردد ہی بے اذن صریح روا نہین

حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا منصور والاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اذا تصدقت المرأۃ من بیت زوجھا ح وحدثنا عمر بن حفص قال حدثنا الاعمش عن شقیق عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطعمت المرأۃ من بیت زوجھا غیر مفسدۃ کان لھا اجرھا ولہ مثلہ اور اس عورت کو ہی ثواب سکا اور اسکے مرد کو بھی مانند اسکے وللخازن مثل ذلک اور اسکے خازن کو بھی مانند اسکے لہ بما اکتسب ولھا بما انفقت اور اسکے مرد کو ہی بسبب کرنے مال کے۔ اور اس عورت کو ہی اس لئے کہ اسنے اس مال کو خرچ کیا

حدثنا یحیی بن یحیی قال حدثنا جریر عن منصور عن شقیق عن مسروق عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفقت المرأۃ من طعام زوجھا غیر مفسدۃ فلھا اجرھا وللزوج بما اکتسب وللخازن مثل ذلک

باب قول اللہ عز وجل فاما من اعطی واتقی پس جو شخص کہ عطا کیا مال کو اور پرہیز کیا حرام سے وصدق بالحسنی اور تصدیق کی کلمہ توحید کی بالیقین کیا اس بات پر کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے پیدا کیا ہی نیک کامون کے لئے جو آخرت مین سعادت کا موجب ہے فسنیسرہ للیسری پس قریب ہے کہ آمادہ کرینگے ہم اسکو راحت و آسانی کے لئے اور بہشت مین آنیکے لئے واما من بخل واستغنی اور جو شخص کہ بخل کیا اس چیز

مین کہ جسکے خرچ کرنے پر مامور تھا خیرات وصدقات مین اور دنیا پر آخرت سے بے پروائی کی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور تکذیب کی نیکیون کی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی پس قریب ہے کہ مہیا کرینگے ہم اسکو آخرت مین دشواری کے لئے جو دخول دوزخ کا موجب ہے اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقَ الْمَالِ خَلَفًا الٰہی عطا کر مال خرچ کرنے والیکو عوض دنیا مین اور ثواب آخرت مین - یہہ جملہ معطوف ہے قول حق عز وجل پر بحذف حرف عطف اور اسکا ذکر بطریق تعداد یا بیان حسنی کے لئے ہو

حدثنا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ نہین کوی روز کہ صبح کرتے ہین بندگان اس روز مگر یہہ کہ دو فرشتہ نازل ہوتے ہین اس روز مین - کرمانی کہتا ہی کہ مستثنیٰ منہ محذوف ہی تقدیر کلام کی یہہ ہے مَا مِنْ يَوْمٍ يَنْزِلُ اَحَدٌ اِلَّا الْمَلَكَانِ يَنْزِلَانِ - اور ہوسکتا ہی کہ تقدیر کلام کی ایسی کرین مَا مِنْ يَوْمٍ عَلٰى حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالٌ يَنْزِلُ الْمَلَكَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا پس ان دونون سے ایک فرشتہ کہتا ہی الٰہی خرچ کرنیوالیکو ایک بدلا دہ - اور دوسرا فرشتہ کہتا ہی کہ الٰہی ممسک کو تلف دے - تلف مال او عمر اور اعمال صالحہ کا چنانچہ وارد ہی یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ اے بیٹے آدم کے خرچ کر تا تو خرچ کیا جاوے یعنے تا اللہ تعالیٰ تجھے دیوے جاننا چاہئے کہ خرچ کرنا محمود وہی ہی جو فقرا پر للہ خرچ کرے اور اپنے اہل وعیال اور مہمانون پر صرف کرے - قرطبی کہتا ہی کہ یہہ خرچ کرنا عام ہی واجب اور مندوب کو شامل ہی - ولیکن جو شخص کہ مندوب مین امساک کرے مستحق اس دعای بد کا نہین ہی - مگر یہہ کہ اسپر بخل غالب ہو جیسا کہ حق واجب ادا کرنے سے اسکے نفس پر تنگی آوے خوشی سے نہ دیوے

باب مَثَلِ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ باب تشبیہ حال مین بخیل اور صدقہ دینے والیکے **حدثنا** مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مثال بخیل اور صدقہ دینے والیکا مانند دو مرد کے ہے کہ انپر دو جبہ لوہے کے ہین - طاوس نے ابو ہریرہ سے اسی قدر حدیث کی ہے - اور تتمہ حدیث لاحق کا عبد الرحمن نے ابو ہریرہ سے لایا ہی - نسخہ صحیحہ مین جواب شرط نہین ہو بعد اتمام حدیث کے حای تحویل لکھا ہی اور خالی غرابت سے نہین ح

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا دو جبہ آہنی پستان سے گلے کے چنبر تک - ثدی بضم مثلثہ وکسر دال مہملہ وتشدید یا مثناۃ تحتیہ جمع ثدی کا ہی معنے مین سر پستان کے - اور تراقی جمع ترقوہ کا ہی معنے مین چنبر گلو کے تشبیہ کی بخیل اور صدقہ دینے والے کی دو مرد کے ساتھہ جو ایسے ایک جامہ کو کہ آہنی زرہ پہنکے دشمن کی ہتیار سے اسکو پردہ ہو - زرہ جو پہنتے ہین اول سر گذر کے سینہ و پستان کو پہنچتا ہی - اسکے بعد ہر دو ہاتھہ آستین مین ڈالتے ہین - اور خرچ کرنیوالیکی تشبیہ اس مرد کے ساتھہ دی کہ جسکا زرہ دراز ہو یہان تک کہ بے تکلف ہاتھہ آستین مین داخل کرتا ہی اور اسکا تمام بدن ڈھپ جاتا ہی اور زمین تک پہنچتا ہی یہی ہین معنے قول نبوی کے فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ لاکن خرچ کرنیوالا ایسا خرچ نہین کرتا ہی کسی حال اور کسی صفت سے مگر یہہ کہ تمام وکمال یا زیادہ ہوتا ہی بدن کے پوست پر یہہ شک راوی کا ہی یہان تک کہ ڈھانک لیتا ہی انگلیون کو اور دور کرتا ہی آثار قدم کو جو زمین پر ہو درازی کی جہت سے - اور بخیل کو تشبیہ دی اس مرد کے ساتھہ جو زرہ کے پہننے مین رنج کھینچتا ہی ہر دو ہاتھہ کو گردن مین لٹکا کے ہر چند چاہتا ہی کہ پہنے اسکی گردن مین بند ہوتا ہی اور اسکی گردن کے ہاڑ کو لیتا ہی یہی ہین معنے قول نبوی کے وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا لاکن بخیل پس نہین چاہتا ہی کہ کوی چیز خرچ کرے مگر یہہ کہ ملجاتا ہی ہر حلقہ اپنی جگہہ پر اسکو تنگ کرتا ہی فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ پس وہ چاہتا ہی کہ فراخ اور کشادہ کرے وہ فراخ نہین ہوتا ہی - شارحون نے اس حدیث کی معنی مین ایسی ہی تقریر وتحریر کی ہی - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ یہان مثل معنے مین حال اور صفت اور قصہ کے ہی جیسا کہ کریمہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا مین کہتے ہین - پس تشبیہ خرچ کرنیوالے اور بخیل کے حال کی ان دو مرد زرہ پوش کے حال پر ہی - اور حقیقت مین انکے حال کی تشبیہ ہی دو زرہ کی حال پر ایک ایسی جو وسعت رکھتا ہی تمام بدن کو بے تکلیف گھیر لیتا ہی یہان تک زمین کو پہنچتا ہی اور آثار قدم کو دور کرتا ہی - ایسا ہی ہی حال سخی خرچ کرنیوالیکا کہ ایک شرح صدر جو اپنی ذات مین رکھتا ہی بلا کراہت دیا کرتا ہی اس سے رفع خطیات کرتا ہی - اور دوسرا زرہ جو اسکے برخلاف ہی تشبیہ دی اسکو حال بخیل کے ساتھہ اور یہہ معنے نزدیکتر ہین اسکے جو بعض شارحون نے کہا ہی کہ مراد ان ہر دو تشبیہ سے وہ ہی جب سخی قصد انفاق کا کرتا ہی اسکا سینہ کشادہ ہوتا ہی اور اسکا نفس خوش ہوتا ہی اور صدقہ مین توسیع کرتا ہی - اور بخیل جسوقت کہ قصد تصدق کرتا ہی تو اسکا نفس بخل پر آتا ہی

اور ناخوش ہوتا ہی اور اسکے سینہ کو تنگ کرتا ہی اور اسکے ہاتھ بندھ جاتے ہین ہر چند سمین قصد پیدا ہو اسکو انفاق ہاتھ نہین دیتا تابعہ الحسن بن مسلم عن طاؤس فی الجبتین متابعت

کی ہی ابن طاوس کی حسن بن مسلم طاوس سے لفظ جبتین یعنی بضم جیم و باء موحدہ وقال حنظلۃ عن طاؤس جنتان اور حنظلہ نے کہا اور روایت کی طاوس سے جنتان بجیم و نون بدل باء موحدہ

کا جنہ اصل مین جصن کے معنے مین ہی اسکا اطلاق زرہ پر کرتے ہین جو آدمی کو صدمات سے بچاتا ہی وقال اللیث حدثنی جعفر عن ابن ہرمز سمعت اباہریرۃ عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم جنتان لیث نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے جعفر نے ہرمز سے کہ سنا اسنے ابو ہریرہ سے روایت کی اسنے پیغمبر خدا سے جنتان نون سے ہی **باب**

صدقۃ الکسب والتجارۃ باب بیان فضیلت اس صدقہ کے جو کسب و تجارت سے حاصل کرکے دین لقول اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما

کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض بسبب اس قول الٰہی کے جو فرمایا ای ایمان والو نفقہ کرو پاک اور حلال مال سے جو کسب کیا ہو تم نے یعنے کسب و تجارت سے جو حاصل کیا ہو تم نے

اور ان چیزون سے بھی جو نکالا ہم نے تمھارے واسطے زمین سے غلات اور میوجات اور جواہرات وغیرہ سے الی قولہ تعالیٰ غنی حمید **باب** علی کل مسلم صدقۃ فمن لم یجد فلیعمل

بالمعروف یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ہر مسلمان پر صدقہ لازم اور مستحب ہے اور جو شخص کہ صدقہ دینے کے لئے کچھ مال نپاوی تو چاہئے کہ معروف پر عمل کری۔ اور معروف سے مراد احکام شریعت

ہین یعنی آپ بھی عمل بجالاوی اور دوسرونکو بھی اسکی تعلیم کرے **حدثنا** مسلم بن ابراہیم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا سعید بن ابی بردۃ عن

ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل مسلم صدقۃ فقالوا یا نبی اللہ فمن لم یجد فقال یعمل بیدہ فینفع نفسہ

ویتصدق فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہی صحابہ نے کہا یا نبی اللہ جو شخص کہ نپاوی تو کیا کرے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے عمل کرے اور اپنی ذات کو نفع پہنچاوی اور صدقہ بھی کرے قالوا فان

لم یجد قال یعین ذا الحاجۃ الملہوف قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بالمعروف ولیمسک عن الشر فانہا لہ صدقۃ فرمایا کہ یاری اور مدد کرے حاجتمند مظلوم

کی صحابہ نے کہا اگر مدد کرنے سے عاجز ہو۔ فرمایا ہی کہ عمل کرے معروف پر نیکی پر اور آپکو بدی سے باز رکھے۔ پس یہہ صفت بھی اسکے لئے صدقہ ہی **باب** قدر کم یعطی من

الزکوۃ والصدقۃ باب بیان مین مقدار اس چیز کے کہ کس قدر دیوی زکوۃ سے اور صدقہ سے۔ کہتے ہین کہ باب سے عطف عام کے ہی خاص پر۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ قبیل سے عطف مسنون کے

ہی مفروض پر ومن اعطی شاۃ اور بیان حکم مین اس شخص کے کہ دی ایک بکری۔ یعنے ہر دو صورت صدقہ مین ہو ای **حدثنا** احمد بن یونس قال حدثنا ابو

شہاب عن خالد الحذاء عن حفصۃ بنت سیرین عن ام عطیۃ انہا قالت بعث الی نسیبۃ الانصاریۃ بشاۃ ام عطیہ نے کہا کہ بھیجی گئی طرف

نسیبہ انصاریہ کے ایک بکری صدقات سے فارسلت الی عائشۃ منہا پس بھیجی نسیبہ نے بی بی عائشہ کے طرف اس سے ایک ٹکڑا۔ پوشیدہ نرہی کہ ام عطیہ کنیت ہی

نسیبہ کی ہی۔ پس مقتضاء عبارت کا یہہ ہی کہ الیّ بلفظ متکلم کہے لاکن اپنی نفس کو مظہر سے تعبیر کی بجائی مضمر یا بر سبیل التفات وضع کیا ہی یا مجرد کی اپنی نفس سے ذات کو اس تقدیر پر بصیغہ

غائب و متکلم ہر دو پڑھ سکتے ہین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندکم شیئ فقالت لا الا ما ارسلت بہ نسیبۃ حضرت نے بی بی عائشہ کو فرمایا

ایا تمھارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہی۔ بی بی نے کہا نہین مگر وہ جو نسیبہ نے اس صدقہ کی بکری کے گوشت سے بھیجا ہی فقال ہات فقد بلغت محلہا پس فرمایا

کہ لے آؤ پس تحقیق وہ پہنچا ایک جگہہ پر جو حلال ہی کھانا اسکا۔ یعنے وہ گوشت بکری کا تیری ملک ہوئی۔ اب درست ہی کہ تو اسکو ہمارے لئے ہدیہ کری۔ یہہ بات اسلئے

فرمائی کہ صدقہ کی چیز کا کھانا حضرت پر حرام تھا۔ اور ایسا ہی ہی وہ جو حضرت نے بریرہ کو فرمایا لک صدقۃ ولنا ہدیۃ۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس سے

ہی کہ ترجمہ کے دو جزو ہین ایک قدر کم یعطی اور مطابق ہی اسکو نسیبہ ایک گوشت کا ٹکڑا بی بی عایشہ کی خدمت مین بھیجنا۔ دوسرا جزو ومن اعطی شاۃ ہی اور مطابق

ہی اسکو بھیجنا حضرت کا اس بکری کو نسیبہ کے پاس جو حضرت نے اسکو صدقات سے عنایت فرمای تھی **باب** زکوۃ الورق باب بیان میں زکوۃ چاندی کے

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ قال سمعت ابا سعید الخدری قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ من الابل نہین ہی پانچ ذود سے کم مین زکوۃ ذود اشتر کو کہتے ہین کہ تین سال سے دس تک ہے ولیس

فیما دون خمس اواق صدقۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین زکوۃ اواق جمع اوقیہ کا ہی وہ وزن چالیس درم کا ہی ولیس فیما دون خمس اوسق صدقۃ اور نہین

ہی پانچ اوسق سے کم مین زکوۃ۔ اوسق جمع وسق کا ہی اور وہ ساٹھ صاع ہین **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوہاب قال حدثنا یحیی بن

سعید قال اخبرنی عمرو سمع اباہ عن ابی سعید قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا اور بھی مروی یہہ حدیث محمد بن مثنی سے اور اسنے عبد الوہاب

سے تقسیم کرنے کے ساتھ **باب** العرض فی الزکوٰۃ باب ہی بیچ جواز میں عرض لینے کے یعنے سوای نقد درہم دینار کے صدقہ زکوٰۃ میں وقال طاؤس قال

مُعاذٌ لِاَهلِ الیَمَنِ ائتُونِی بِعَرضٍ ثِیابٍ طاؤس کہتا ہی کہ معاذ ابن جبل اہل یمن سے کہا کہ لاؤ میرے پاس عرض جو کپڑا ہی خمیص او لبیس یہہ بیان کپڑے کا ہی کرمانی کہتا ہی کہ

خمیص بفتح خا معجمہ و کسر میم آخر میں صاد مہملہ اس چادر سیاہ کو کہتے ہین کہ جو دو علم رکھتی ہو اور ابو عبیدہ سے منقول ہی کہ خمیص ایک چادر ہی اسکی درازی پانچ گز کی ہوتی ہی اور

لبیس بفتح لام و کسر موحدہ مخففہ ملبوس کے معنے میں ہی فی الصدقۃِ مکانَ الشعیرِ والذُرۃِ لے آؤ صدقہ میں غلہ کی جای جَو اور جوار ذرہ بضم ذال معجمہ و فتح را مخففہ ہی

اَھوَنُ عَلَیکُم اور یہہ کپڑا دینا تم پر آسان تر ہی غلہ پہنچانے سے وخیرٌ لِاَصحابِ النَّبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃِ اور بہتر ہی یعنی آسان ہی حضرت کے یاروں

کے لئے جو مدینہ طیبہ میں ہین وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمّا خالِدٌ فَقَد احتَبَسَ اَدراعَہُ واَعتُدَہُ فی سبیلِ اللہِ اور حضرت نے فرمایا کہ لاکن خالد بن ولید مقرر نگاہ

رکھا ہی پہننے کی زرہ کو اور اپنی اعتد کو راہ خدا میں اور وقف کیا ہی اسکو اعتد بفتح ہمزہ و سکون مہملہ و ضم تا مثناۃ فوقانیہ جمع عتد کا ہی بفتحتین۔ اور وہ وہ چیزین ہین جو آمادہ کئے ہوں کاموں

سے جنگ کے لئے۔ ہتیار اور جانوروں سے۔ امام نووی نے کہا کہ خالد سے زکوٰۃ سناؤن کا طلب کیا گیا اس گمان سے کہ وہ تجارت کے لئے رکھا ہی خالد ان چیزوں کا زکوٰۃ دینے پر راضی نہوا۔

جب یہہ حال حضرت کے جناب میں ظاہر ہوا آپ نے فرمایا کہ تم اسپر ظلم کرتے ہو اسلئے کہ اسنے یہہ اسباب کفار سے جنگ کے لئے نگاہ رکھا ہی اور اسکو راہ خدا میں وقف کیا ہی مولف نے اس حدیث

کو زکوٰۃ میں عرض کے لینے پر دلیل لائی یہہ بات خفا سے خالی نہیں۔ قسطلانی کہتا ہی کہ اسکی توجیہ یہہ ہی کہ یہہ اسباب از جملہ عرض ہی۔ اور معلوم ہوا کہ اگر وہ وقف نہوتا اسکو زکوٰۃ میں

لیتے۔ پس زکوٰۃ میں عرض کا لینا درست ہوا۔ اور یہہ بھی کہتا ہی کہ جب صحت کو پہنچا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مسلمانوں پر وقف تھا یہہ بھی زکوٰۃ کے مصارف سے ایک

مصرف ہی پس زکوٰۃ میں داخل ہوا۔ اور ان ہر دو وجہ میں تامل ہی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تَصَدَّقنَ وَلَو مِن حُلِیِّکُنَّ اور حضرت نے عورات کو فرمایا کہ صدقہ دو اگرچہ

تمھارے زیور سے ہو فَلَم یَستَثنِ صدقۃَ العَرضِ مِن غیرِھا یہہ کلام مولف کا ہی کیفیت استدلال کے لئے لکھتا ہی۔ یعنے حضرت نے عورتوں کو فرمایا کہ اپنے زیور سے صدقہ دین

اور حضرت نے جدا نکیا صدقہ فرض کو جو مستحب ہی اسکے غیر سے جو زیور طلائی و نقرئی ہی یعنے نفرمایا کہ زیور سے زکوٰۃ عرض روا نہیں ہی فجعلتِ المراۃُ تُلقی خُرصَھا وسِخابَھا

پس وہ لگین عورتیں اپنے چھلے اور حمائل ڈالنے ولم یَخُصَّ الذَّھَبَ والفِضَّۃَ مِنَ العُروضِ اور تخصیص نفرمائی صدقہ کے لئے سونے اور چاندی کو عروض سے بلکہ سب کو روا رکھا۔ پوشیدہ

نرہے کہ عورتوں کا یہہ صدقہ کرنا صدقہ نفل تھا۔ اور اسبات پر دلالت نہیں رکھتا ہی کہ زکوٰۃ بھی غیر نقدین ہو **حدثنا** محمدُ بنُ عبدِاللہِ قال حدَّثَنی ابی

ابی قال حدَّثنی ثُمامۃُ اَنَّ اَنَساً حدَّثَہُ اَنَّ اَبابکرٍ کَتَبَ لَہُ الَّتی اَمَرَ اللہُ رسولَہُ صلی اللہ علیہ وسلم ثمامہ کہتا ہی کہ مقرر انس بن مالک نے حدیث کی اس سے

کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انس کو لکھا فریضہ زکوٰۃ وہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو ومَن بَلَغَت صدقتُہُ بنتَ مَخاضٍ ولَیسَت عندَہُ یہہ بیان ہی

تحریر صدیق اکبر کا کہ جو شخص کہ پہنچا صدقہ اسکا بنت مخاض کو جو ایک سالہ اونٹ کا بچہ ہی حالانکہ نہیں ہی اسکے پاس یک سالہ وعندَہُ بنتُ لَبُونٍ حالانکہ اسکے

پاس دہ شتر دو سالہ موجود ہی جو قریب ہے کہ اسکی ماں شیر دار ہو فَاِنَّھا تُقبَلُ مِنہُ پس تحقیق قبول کیا جاوی وہ اس سے ویُعطیہِ المُصَدِّقُ عِشرینَ دِرھَماً او

شاتَینِ اور دلوے لینے والا صدقہ کا مالک کو بیس درہم یا دو بکری فَاِن لَم یَکُن عِندَہُ بِنتُ مَخاضٍ علیٰ وَجھِھا اور اگر نہو مالک کے پاس شتر یکسالہ جس طرح کہ زکوٰۃ

میں فرض کیا گیا وعندَہُ ابنُ لَبُونٍ فَاِنَّہُ یُقبَلُ مِنہُ اور اسکے پاس شتر دو سالہ ہی پس قبول کیا جاوی اس سے اگرچہ بنت مخاض سے قیمت میں کمتر ہو ولَیسَ مَعَہُ شَیءٌ

اور نہیں اسکے ساتھ کوئی چیز نقد سے۔ اس حدیث کو اس باب میں تمام نلایا ابواب آیندہ میں تمام مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ دلالت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس طرح سے ہی کہ

اسمین قبول وہ چیز ہی جو نفیس تر ہو مال واجب سے اور دینے میں تفاوت ہی ایک جنس سے سوای جنس واجب کے پس دینا عرض کا بھی روا ہی **حدثنا** مؤمَّلٌ قال

قال حدَّثنا اسمٰعیلُ عن ایوبَ عن عطاءِ بنِ ابی رَباحٍ قال قال ابنُ عباسٍ اَشھَدُ علیٰ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَصَلّیٰ قبلَ الخُطبۃِ فَرَایٰ اَنَّہُ

لَم یُسمِعِ النِّساءَ ابن عباس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں فعل پر پیغمبر خدا کے کہ نماز پڑہتے عید کی آگے خطبہ کے پس دیکھا کہ نہیں سنوایا عورات کو مواعظ اور احکام خطبہ کے

فَاَتاھُنَّ ومَعَہُ بلالٌ ناشِرٌ ثَوبَہُ پس حضرت تشریف لائے عورات کی طرف اور آپکے ساتھ بلال تھا اپنا کپڑا کھولے ہوئے فَوَعَظَھُنَّ واَمَرَھُنَّ اَن یَتَصَدَّقنَ

پس وعظ فرمایا انپر اور حکم کیا انپر کہ صدقہ دین فجعلتِ المراۃُ تُلقی پس ڈالنے لگین عورتیں واَشارَ ایوبُ اِلیٰ اُذُنِہِ والیٰ حَلقِہِ اور اشارہ کیا ایوب نے جو ایک راوی ہی

سے حدیث کے اپنے ہاتھ سے اپنے کان اور حلق کے طرف۔ یعنے جو کہ اپنے کان اور گلے میں رکھتے تھیں صدقہ دین **باب** لا یُجمَعُ بینَ مُتَفَرِّقٍ ولا

یفرق بین مجتمع یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جمع نہ کیا جاوی درمیان جدا جدا مالکی تا زکوۃ واجب ہو - اور جدا نکیا جاوی درمیان مال مجتمع کے - اور اسکا بیان شرح حدیث کے ضمن مین موضح ہوگا ویذکر عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ذکر کیا جاتا ہی سالم سے انہنے ابن عمر سی انسنے پیغمبر خدا سی مانند حکم مذکور کے اس ترجمہ مین

حدثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی ابی قال حدثنی ثمامۃ ان انسا حدثہ ان ابا بکر کتب لہ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمامہ نے حدیث کی کہ انس بن مالک نے اسکو کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسکو لکھا اس چیز کے باب مین جو فرض کی تھی پیغمبر خدا نے وہ یہہ ہی لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ جمع نکیا جاوی متفرق اور تفریق نکیا جاوی مجتمع - زکوۃ کے اندیشہ سی جانا چاہئی کہ نصاب بکریون کا چالیس عدد سی ایک سو بیس کو پہنچے تک - زکوۃ ایک ہی بکری ہی جب ایکسو اکیس ہو جاوین زکوۃ دو بکری ہین - ظاہر اس کلام کا یہہ ہی کہ صاحب مال پر یہہ جمع و تفریق زکوۃ واجب ہونے کے اندیشہ سی یا اسکو دفع کرنے کے حیلے کے لئے اختیار نکری جب خوف وجوب زکوۃ کا جمع و تفریق کی دونون صورتون مین ظاہر نہین اور خوف زکوۃ زیادہ لینی کا مصدق سی بھی ہی علما اس عبارت کو اپنے ظاہر سی پھیر کے کہتے ہین کہ یہہ منع مالک مال اور مصدق ہر دو کے لئے واقع ہوا یعنی جمع و تفریق کا مخاطب مالک بھی ہی اور مصدق بھی امام ابو حنیفہ و امام شافعی کے پاس چنانچہ مالک مال زکوۃ کم کرنے یا ساقط کرنے کے لئے جمع کرنے کی یہہ صورت بتلاتی ہین کہ دو شخص چالیس چالیس بکری کے مالک تھے ایک شخص نے دوسرے کے چالیس بھی لیکر جمع کر لیا جملہ اسی ہوی کہ اسی مین ایک ہی بکری زکوۃ ہی اگر جمع نکرتا ہر چالیس مین ایک ایک بکری جملہ دو بکریان زکوۃ نکلتین تھین جب جمع کیا ہر دو سے آدہی آدہی یعنی ایک ہی بکری سی زکوۃ ادا ہو چکا ایسا جمع نکیا چاہئی زکوۃ کم ہونے کے لئے - اور مالک مال تفریق کرنے کی صورت یہہ کہ ایک شخص کے بیس بکریان تھین مخلوط دوسرے بیس سی سو اس نے بیس بیس جدا کر دیا تا مجموع چالیس پر زکوۃ ایک بکری نہ دی جاوی بلکہ ساقط ہو جاوے - اور مصدق زکوۃ زیادہ ہاتھ آنے کے لئے تفریق کرنی کی صورت یہہ کہ ایک شخص کے ایک سو بیس بکریان تھین سو مصدق آکے اسکو چالیس چالیس تین حصہ کیا تا ہر چالیس مین ایک ایک بکری جملہ تین بکریان ملین اگر وہ یہہ تفریق نکرتا ایک سو بیس تک بھی ایک ہی بکری زکوۃ ملتی تھی اور مصدق جمع کرنے کی صورت یہہ کہ دو شخص کے چالیس بکریان تھین ہر ایک کے بیس بیس مصدق نے ہر دو کو جمع کیا کہ عدد چالیس جو حد نصاب ہی ایک بکری زکوۃ مین ملے اگر جمع نکرتا ایک بکری بھی نہ ملی ہوتی کیونکہ بیس حد نصاب نہین اور امام ابو یوسف کے پاس جمع و تفریق کا معنا یہہ کہ ایک شخص کو اسی بکری ہون - جب مصدق آیا صدقہ لیجانے کے لئے تو وہ کہنے لگا کہ اسمین میری بکریان بیس ہین اور میری تین بھایون کے بیس بیس تو اسمین کچھ زکوۃ نہین یا یون کہا کہ اسمین میری چالیس ہین اور میری بہایون کے چالیس پھر کہے کہ سب میری ہی لئے ہین تو اسمین زکوۃ ایک بکری ہی - اور امام مالک نے اپنی موطا مین یہہ معنی بیان کئے ہین - کہ تین شخص کے ایک سو بیس بکری تھین ہر ایک کے لئے چالیس تو ہر چالیس مین زکوۃ واجب تھا پھر انہون نے جمع کر دیا ان سب بکریون کو تا واجب نہون زکوۃ ان سب مین مگر ایک بکری - یا دو شریکون کے دو سو دو بکریان تھین پس ان ہر دو پر ان بکریون مین تین بکری زکوۃ واجب تھا سو انھون نے ان بکریون کو جدا جدا کر دیا تا ہر ایک ایک ہی بکری جملہ دو بکریون سی زکوۃ ادا کرے امام مالک نے جمع و تفریق ہر دو کا مخاطب مالک مال کو ٹھرایا ہی فقط قسطلانی

باب ما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ یہہ باب بیان مین اس زکوۃ کے جو درمیان دو شریک کے ہو پس مقرر رجوع کرتا ہی ایک دوسرے کے ساتھہ برابر یعنی بقدر شرکت وقال طاؤس وعطا اذا علم الخلیطان اموالھما فلا یجمع مالھما اور طاوس اور عطا نے کہا جس وقت کہ ہر دو شریک اپنی مال کو جانین گے سکتا ہی یعنی مثلا ہر ایک کے لئے بیس بکریان جدی تھین تو ہر ایک پر زکوۃ نہین پھر جمع نکیا جاوی مال ہر دو کا زکوۃ نکلنے کے لئے پس وہ بکریان جدا جدا ہی ملاحظہ کی جاینگی اگر مال ہر ایک کا بقدر نصاب ہو زکوۃ موافق دستور کے لیا جاہئے ورنہ نہ وقال سفیان لا تجب حتی یتم لھذا اربعون ولھذا اربعون شاۃ اور سفیان ثوری نے کہا واجب نہین ہوتا ہی جب تک تمام ہو اسکو چالیس بکری اور اسکو چالیس بکری **حدثنا** محمد بن عبد اللہ قال حدثنی ابی قال حدثنی ثمامۃ ان انسا حدثہ ان ابا بکر کتب لہ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ یہہ جملہ معطوفہ ہی جملہ التی فرض الخ پر

باب زکوۃ الابل باب ہی بیان مین واجب ہونے زکوۃ اونٹون کے ذکرہ ابو بکر وابو ذر وابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا ان تینون صحابی نے پیغمبر خدا سے چنانچہ انکی حدیث آگے آئیگی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنی ابن شھاب عن عطاء بن یزید عن ابی سعید الخدری ان اعرابیا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الھجرۃ فقال ویحک

اختلاف اماموں کا جمع و تفریق کے مطلب میں

اِنَّ شَاْنَهَا شَدِیْدٌ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت سے ہجرت کے باب میں سوال کیا یعنی مکہ معظمہ سے نکلنے اور مدینہ منورہ میں اقامت کرنیکی بات پوچھی اور وہ مکہ معظمہ
والوں سے نہیں تھا کہ اسپر ہجرت واجب ہو۔ پس حضرت نے فرمایا وائے تجپر مقرر ہجرت کا کام اور اسپر قیام بہت سخت ہے لوگوں سے کم ہے وہ شخص جو اسکا متحمل ہو تجکو یا سائل انھیں لوگوں سے
تھا کہ جن پر ہجرت دشوار ہو هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ آیا تو اونٹ رکھتا ہے کہ اسکا زکوۃ ادا کرتا ہو اسنے کہا ہاں رکھتا ہوں قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ
فرمایا جس وقت تو فرض ادا کرتا ہے پس عمل کیا کر جہاں کہ رہتا ہو ہجرت کی ضرورت نہیں اور عرب شہر اور قریہ کو بحار کہا کرتے تھے چنانچہ مدینہ مطہرہ کو بحیرہ کہتے ہیں فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ
يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا پس تحقیق اللہ تعالی کم نہیں کریگا ثواب عمل سے تیرے کچھ **باب** مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ باب

بیان میں اس شخص کے کہ پہنچا ہے اسکے پاس ایک نصاب جسمیں ایک بنت مخاض زکوۃ ہے حالانکہ اسکے پاس بنت مخاض نہیں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ
عِنْدَهُ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ اور جو شخص کہ پہنچا ہو اسکے پاس نصاب شتر کا پس اس پر زکوۃ ایک جذعہ ہے۔ حالانکہ
نہیں ہے اسکے پاس جذعہ اور اسکے پاس حقہ ہے۔ جذعہ بفتح جیم و ذال معجمہ شتر چہار سالہ جو پانچویں سال میں قدم رکھا ہو۔ اور اسکا حد نصاب اکسٹھ شتر ہیں۔ اور حقہ بکسر حاء مہملہ و تشدید
قاف مفتوحہ شتر سہ سالہ ہے جو چوتھا سال شروع ہوا ہو فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ پس قبول کیا جاویگا ان اونٹوں کے زکوۃ میں ایک حقہ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ
اسْتَيْسَرَتَا لَهُ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اور کیا جاوے حقہ کے ساتھ دو بکریاں صدقہ کے قابل اگر اسکے مندی میں موجود ہوں یا بیس درہم نقد وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ
وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ اور جو شخص کہ پہنچا نصاب اسکا اس مقدار کہ اسکا زکوۃ ایک حقہ لیا جاوے حالانکہ نہیں ہے اسکے پاس حقہ اور اسکے نزدیک جذعہ ہے
فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ پس تحقیق قبول کیا جاویگا اس سے جذعہ۔ اور دیوے اسکو زکوۃ وصول کرنے والا بیس درہم
یا دو بکریاں وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا
اور جو شخص کہ پہنچا اسکے پاس نصاب جسکا زکوۃ حقہ ہے حالانکہ نہیں ہے اسکے پاس مگر شتر دو سالہ جو تیسرے سال میں داخل ہوا ہو۔ پس تحقیق قبول کیا جاویگا اس سے بنت لبون ہے
اور دیوے اسکے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں زیادہ نصاب صدقہ حقہ کا چھیالیس شتر ہیں وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ
وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ اور جسکا نصاب زکوۃ بنت لبون کو پہنچا اور اسکے پاس موجود حقہ ہے پس حقہ ہی اس سے لیا جاویگا اور دیوے اسکو مصدق
بیس درہم یا دو بکریاں نصاب بنت لبون کا چھتیس شتر ہیں وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ اور جسکا نصاب زکوۃ بنت لبون کو پہنچا اور وہ اسکے پاس نہیں بلکہ اسکے پاس بنت مخاض حاضر ہے تو وہی اس سے
لیا جاوے اور دیوے مالک اسکے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں زیادہ بنت مخاض شتر یک سالہ ہے جو دوسرے سال میں قدم رکھا ہو۔ موافقت حدیث ترجمہ کے ساتھ اسی جزو اخیر کے
ساتھ ہے۔ اور وجہ اسکا جو ترجمہ اسی جزو کے ساتھ کیا حالانکہ دوسرے احکام بھی اس سے معلوم ہوتے ہیں ظاہر نہیں ہے فتدبر **باب** زَكٰوةِ الْغَنَمِ باب بیان زکوۃ میں
بکروں کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ
اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ معہ انس نے ثمامہ کو کہا کہ صدیق اکبر نے اسکو یہ خط لکھا جس وقت کہ اسکو بحرین کے طرف وہاں کا عامل
کرکے بھیجا۔ بحرین ایک اقلیم مشہور نام ہے جو بلاد کثیرہ پر مشتمل ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ یہ خط بیان میں زکوۃ کے ہے جو فرض کیا ہے پیغمبر خدا نے مسلمانوں پر وہ زکوۃ جو حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو تا اسکی تبلیغ کریں فَمَنْ
سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا پس جس مسلمان سے کہ طلب کیا جاوے زکوۃ اس وجہ پر جو حق تعالی نے فرمایا تو چاہیئے کہ دیوے وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ اور جو شخص
کہ طلب کیا جاوے اس سے مقدار فرض سے زیادہ ہے پس نہ دیوے اسکو یعنے اس زیادتی کو نہ دیوے۔ اور وہ ساعی یعنی وہ زکوۃ وصول کرنیوالا معزول ہوگا بسبب اپنے ظلم اور فسق کے
جو حق سے زیادہ طلب کیا فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ چوبیس اونٹوں میں۔ اور وہ جو اس سے کم ہوں ہر پانچ
اونٹ سے ایک بکری ہے زکوۃ من الغنم جو مقدم آیا بیان شاۃ کا ہے۔ اور یہ تقریر بھی ہو سکتی ہے کہ جو بیس اونٹ ہیں۔ اور وہ جو اس سے کمتر ہو اسکا صدقہ غنم سے ہر پانچ شتر کو

اونٹون کا زکوۃ

بکریون کا زکوۃ

ایک ہے اور ذکر بکری کا تاکید کے لئے ہے فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى پس جب پہنچے اونٹ پچیس عدد کو پینتیس تک تو اسمین واجب بنت مخاض ہے جو مادہ ہے فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اور جب پہنچے چھتیس کو پینتالیس تک تو اسمین واجب بنت لبون ہے جو مادہ ہے فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ اور جس وقت پہنچے چھیالیس کو ساٹھ تک تو اسمین حقہ ہے واجب جس حد کو پہونچا ہو کہ نر شتر اسپر جست کرسکے وہ ناقہ چہار سالہ ہو فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اور جب پہنچے یکسٹھ کو ستر پر پانچ تک تو اس مین واجب جذعہ ہے فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ پس جب پہنچے ستر پر چھ کو نوے تک تو اسمین دو بنت لبون ہین فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَّتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ پس جب پہنچے نوے پر ایک کو ایک سو بیس تک تو اسمین زکوۃ دو حقہ ہین ایسے کہ نر ان پر جست کرنے کے قابل ہون فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ پس جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے پس ہر چالیس مین جو ایک سو بیس پر زیادہ ہون ایک بنت لبون ہے وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ پس ہر پچاس مین جو زیادہ ہون زکوۃ یک حقہ ہے یہہ روایت اخذ کی گئی شافعی کی ہے جو ایک سو بیس سے زیادہ ہو تو حساب کا مدار اربعینات اور خمسینات پر رکھا گیا ہے اور حنفیہ کے پاس اسکی بعد ہر پانچ زیادہ مین ایک بکرا ہے پس مثلا ایک سو پچیس اونٹ مین دو حقہ ہین اور ایک بکری و علی ہذا القیاس وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اور جو شخص کہ جو ایکسو بیس پر پانچ زیادہ ہو سکے نہین ہے اسکے پاس مگر چہار شتر تو اسمین زکوۃ واجب نہین اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا مگر یہہ کہ چاہے اسکا مالک صدقہ نافلہ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ اور جبکہ پہنچے پانچ شتر کو تو اسمین ایک بکری ہے وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ اور زکوۃ بکریون کا جو چراگاہ مین چرتے ہون جبکہ ہون چالیس ایکسو بیس تک ایک بکری ہے فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ جب ایک سو بیس پر زیادہ ہو دو سو تک تو زکوۃ دو بکریان ہین فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ پس جب زیادہ ہون دو سو پر تین سو تک تو اسمین تین بکریان ہین فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ پس جب زیادہ ہون تین سو پر تو ہر سو مین ایک بکری ہے فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ پس جب ہون جنگل مین چرنیوالی بکریان کم چالیس سے تو اسمین زکوۃ نہین اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا مگر یہہ کہ چاہے اسکا مالک صدقہ نفل تو تبرع کے راہ سے دے سکتا ہے وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ اور دو سو درم وزن روپے مین سکہ ہو یا غیر سکہ ربع عشر کا یعنی پانچ درم زکوۃ ہے اور جو زیادہ ہو دو سو درم سے تو اسی حساب سے ربع عشر واجب ہے اور امام ابوحنیفہ کے پاس دو سو درم سے برابر چالیس درم زیادہ ہو تو یکدرم ہے اور ایسا ہی ہر چالیس مین مگر چالیس سے کم مین کچھ نہین فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ پس اگر نہون درہم چاندی کے مگر ایک سو نوے تو اسمین زکوۃ سے کچھ واجب نہین اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا مگر یہہ کہ چاہے صاحب مال کہ دیوے صدقہ نفل

باب لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ باب اس بیان مین کہ لیا نجاوے زکوۃ مین چارپایون کے جانور بڑی عمر کا اور نہ عیب دار اور نہ ناقص جو کم قیمت ہو اور نہ لیا جاوے نر بکرا مگر جو چاہے زکوۃ وصول کرنے والا از راہ مصلحت **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ انس نے حدیث کی ابوبکر نے لکھا وہ زکوۃ جو حق تعالی اپنے رسول پر فرض ٹھہرایا کہ نہ نکالی زکوۃ مین بکرا بڈھا یا عیب دار یا ناقص مگر یہہ کہ چاہے مصدق

باب اَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ باب حکم مین لینے بکری کے زکوۃ مین عناق بفتح عین مہملہ و نون آخر مین قاف عناق ایکسالہ کو کہتے ہین جو دوسرے مین قدم دہری ہو **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا تعالی کی اگر پھیر رکھین مجھسے اور نہ دیوین مجھے ایک عناق جو ادا کرتے تھے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طرف البتہ جنگ کرونگا مین انسے اسکے دینے پر۔ ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فرمانا بطریق تشدید و تغلیظ کے تھا۔ اور بعض روایات مین عقال شتر آیا ہے واللہ اعلم قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہین تھا یہہ جد و جہد قتال پر مگر یہہ کہ مین نے دیکھا کہ بتحقیق اللہ تعالی نے کھول دیا سینہ ابوبکر کا اس جنگ پر اور اسکی حقانیت پر انکو کچھ تردد نرہا۔ پس مین نے جانا کہ مقرر حق وہی ہے۔ یہہ حدیث دوسرے تمام اجزا کے ساتھ سابق مین گذری۔ مقصود یہان یہی جز ہے کہ ولو

منعونی عناقا - اور یہہ جزو اخیر کو اس باب میں کچھ دخل پایا جاتا نہیں **باب لا** تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ باب اس بیان میں کہ لیا نہ جاوی بہتر مال لوگونکا زکوۃ میں کسی قسم میں ہو **حدثنا** امیۃ ہو ابن بسطام قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا روح بن القاسم عن اسمعیل

بن امیۃ عن یحیی بن عبد اللہ بن صیفی عن ابی معبد عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعث معاذا علی الیمن جب پیغمبر خدا نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا - یعنی اور یمن کے لوگون پر قاضی ٹھہرایا اور حکم فرمایا کہ لینے صدقات وصول کرین قال انک تقدم علی اہل کتاب اور فرمایا کہ تو قدم لاتا ہی یعنی جاتا ہی اہل کتاب پر جو یہود ہین یعنی جاہل کفار کے سے نہین ہین فلیکن اول ما تدعوہم الیہ عبادۃ اللہ پس چاہی کہ ہو پہلی چیز جو تو بلاوی انکو طرف اسکے وہ معرفت خدا ہو یعنی توحید کی طرف چنانچہ ایک روایت مین فضل بن علا کے ان یوحدوا اللہ آیا ہی - یہان عبادت معنی مین معرفت کی ہی - جیسا کہ اس آیت مین وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون - اور مابعد کا قرینہ بھی اس حدیث مین معرفت پر دال ہی چنانچہ فاذا عرفوا اللہ فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم خمس صلوات فی یومہم ولیلتہم جب انھون نے پہچانا اللہ تعالی کو جن چیزون سے کہ پہچانا جاتا ہی - تو خبر دی انکو کہ مقرر اللہ تعالی نے فرض کیا ہی ان پر پانچ نمازین - اہل کتاب تو نماز پڑھتے تھے لاکن پانچ نماز خاصہ اسی امت مرحومہ کا ہی فاذا فعلوا الصلوۃ فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم زکوۃ تؤخذ من اموالہم وترد علی فقرائہم پس جب وے ادا کیا کرین پانچ نمازین تو خبر دی انکو کہ مقرر اللہ تعالی نے فرض کیا ہی ان پر زکوۃ کہ لیا جاوی اموال سے انکی اغنیا کے اور صرف کیا جاوی فقرا پر انکے فاذا اطاعوا بہا فخذ منہم وتوق کرائم اموال الناس جب انھون نے اس باب مین اطاعت کی تو لے انسے زکوۃ اور مت لی انسے وہ مال جو نفیس بہتر ہو کیونکہ بھاری بہتر اور نفیس چیزین بہت عزیز ہوتی ہین غرض راہ خدا مین انکی رضا و رغبت سے لیا چاہئی **باب** لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ باب اس بیان مین کہ زکوۃ نہین ان اونٹون مین جو پانچ سے کم ہون ذود کا اطلاق مذکر مونث ولید جمع پر آتا ہی اگر کہا جاوی کہ معاذ کو یمن کے طرف بھیجنا حج اور روزہ فرض ہونیکی بعد تھا پھر کس لئے یہان اسکا ذکر نہ آیا - تو اسکا جواب یہہ لکھتے ہین کہ اس حدیث کے بعض راویون سے اختصار آیا ہی یعنی فی الواقع حضرت نے معاذ کو حج و روزہ کا بھی حکم فرمایا لیکن اس حدیث مین راوی نے اختصار کے لئے ذکر نکیا **حدثنا**

عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی صعصعۃ المازنی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ فرمایا نہین ہی پانچ وسق سے کم مین کھجور سے زکوۃ ولیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ اور نہین ہی پانچ اوقیہ سے کم مین جو دو سو درہم ہین چاندی سے زکوۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ اور نہین ہی پانچ شتر سے کم مین زکوۃ **ف** یہہ سند شافعی کی ہی مگر امام اعظم کے پاس زراعت سے حاصل ہوتی ہی سو چیز مین قلیل و کثیر کا اعتبار نہین کہ انکی سند وہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا فیما سقت السماء العشر وفیما سقی بنضح او دالیۃ نصف العشر یعنی آسمان کے پانی سے جو زراعت ہو اسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو پاوڑی کے پانی سے زراعت کرنی اسمین آدھا دسوین حصہ کا زکوۃ ہی یہہ حدیث عام ہی قلیل و کثیر کو انتہی قسطلانی **باب** زکوۃ البقر باب بیان مین واجب ہونی زکوۃ کے جنس گاو سے وقال ابو حمید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعرفن ما جاء اللہ رجل ببقرۃ لہا خوار ہر آئینہ مین پہچانتا ہون اس مرد خدا کو جو اسکو ایک گائی ہی اور اسکو آواز ہی - یہہ بات اس شخص کے حق مین ہی جو گایون کا زکوۃ ندیا اور قیامت مین اسکا عذاب پائیگا خوار بجا معجمہ و خفت واو گائی کے آواز کے معنے مین ہی ویقال جوار موافق کہتا ہی بضم جیم و ہمزہ ہر دو ایک معنی مین ہین تجارون ای ترفعون اصواتہم کما تجار البقرۃ اس آیت کو جیسا کہ عادت مولف کی ہی تفسیر لفظ غریب کے لئے ایراد کیا ہی یعنی یجارون جو سورہ مومنون مین واقع ہوا ہی فعون کے معنے مین ہی یعنے بلند کرتے ہین اپنے آوازین جیسا کہ بلند کرتا ہی بیل اپنے آواز کو **حدثنا**

عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال انتہیت الیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ او والذی لا الہ غیرہ او کما حلف ابوذر نے کہا کہ مین پہنچا انکی طرف یعنی حضرت کے طرف - آپ نے فرمایا قسم ہی اس پروردگار کی کہ میری ذات جسکے ہاتھ مین ہی - یا فرمایا قسم ہی اسکی کہ جسکے سوای معبود بحق نہین - یا جیسا کہ قسم کھائی ابوذر نے - ابوذر نے شک کیا حضرت کے سوگند کھانے مین ما من رجل یکون لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیامۃ نہین ہی کوئی مرد جو ہون اسکو اونٹ یا گائو یا بکری جس حال مین کہ ادا نکیا زکوۃ انکا مگر یہہ کہ لایا جاویگا وہ مرد ان اونٹون و گائون اور بکرون کے ساتھ اعظم ما تکون واسمنہ جس حال مین کہ ہو وے بہت بڑے اور فربہ اور قوی ہو تطاہ باخفافہا

جس حال میں کہ پامال کرینگے اپنے سموں سے اور جو مانند سم کے ہوتے ہیں تنطحہ بقرونہا اور ماریگا اسکو اپنی سینگ سے کلما جازت اخراہا ردت علیہ اولاہا جسوقت کہ ایک جانور گذریگا تو اسپر دوسرا لوٹیگا حتی یقضی

بین الناس یہانتک کہ تمام کیا جاوے حساب لوگونمیں رواہ بکیر عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقصود مولف کا اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ جیسا زکوٰۃ گائے کا ابوذر سے مروی ہے ابوہریرہ سے

بھی روایت کیا گیا ہے

باب الزکوۃ علی الاقارب باب بیان میں صرف کرنے زکوٰۃ کے خویشوں پر اور صدقہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہ اجران اجر القرابۃ والصدقۃ فرمایا حضرت نے

کہ اس شخص کو دو اجر ہیں جو صرف کرے تا اپنی خویشوں پر ایک صلہ رحم قرابت کا دوسرا اجر صدقہ کا۔

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ انہ سمع

انس بن مالک یقول کان ابو طلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل انس کہتا تھا کہ تھا ابوطلحہ مدینہ منورہ کے انصار سے زیادہ مالدار باغ خرما سے وکان احب امولہ الیہ بیرحاء اور تھا دوست تر مال سے

اسکے پاس بیرحا ایک باغ کا نام ہے اس لفظ کی تحقیق اور معانی میں بڑا اختلاف ہے اور مراد یہاں باغ ہے وکانت مستقبلۃ المسجد اور تھا وہ باغ مقابل مسجد کے وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا

ویشرب من ماء فیہا طیب اور تھے حضرت کہ تشریف لاتے اس باغ میں اور نوش فرمایا کرتے پانی جو اس باغ میں تھا پاکیزہ قال انس فلما انزلت ہذہ الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون انس کہتے

ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہرگز بھلائی اور خوبی کو نہ پہونچو گے جو خدا تعالی کی رحمت ہے یا جنت جب تک کہ تم خرچ کرو راہ خدا میں اس چیز کو جو تم دوست رکھتے ہو۔ مال و جاہ سے مومنوں کی اعانت اور جہاد میں جان دینے سے قام ابو

طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب اموالی الی بیرحاء کھڑا ہوا ابوطلحہ حضرت

کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مقرر اللہ تعالی فرماتا ہے لن تنالوا البر الخ اور مقرر میرے اموال سے دوست تر میرے پاس یہ باغ ہے وانہا صدقۃ للہ ارجو برہا وذخرہا عند اللہ اور مقرر یہ باغ صدقہ ہے راہ خدا میں۔

اور میں امید رکھتا ہوں اسکی نیکی اور خوبی کی اور اسکے ثواب کی اور ذخیرہ نزدیک اللہ تعالی کے فضعہا یا رسول اللہ حیث اراک اللہ یا رسول اللہ جہاں کہ اللہ تعالی آپ کو بتلاوے وہاں اسکو خرچ کیجیے قال فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بخ ذلک مال رابح مال رابح انس کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا شاباش یہ مال تجھ کو فائدہ دینے والا ہے بخ ایک کلمہ ہے کہ خوش ہونے اور کسیکی ثنا کرنیکے وقت کہتے ہیں اور کبھی مکرر لاتے ہیں

تاکید و مبالغہ کے لئے تعریف میں وقد سمعت ما قلت اور مقرر میں نے سنا اس چیز کو جو تو کہا وانی اری ان تجعلہا فی الاقربین اور میں اسمیں صلاح جانتا ہوں کہ تو اسکو صدقہ کر اپنے قرابتوں میں فقال ابو طلحۃ

افعل یا رسول اللہ پس ابوطلحہ نے کہا کہ ایسا ہی کرتا ہوں یا رسول اللہ فقسمہا ابو طلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ پس تقسیم کیا ابوطلحہ نے اسکو اپنے خویشوں اور اپنے چچا زاد لوگوں پر۔ یہ عطف خاص ہے عام پر یہ حدیث

دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اموال واجب کا نفقہ کرنا نزدیک کے خویشوں پر بہتر ہے۔ اور جو اتفاق کہ آیت میں واقع ہوا عام ہے واجب اور مستحب کو تابعہ روح متابعت کی ہے عبد اللہ بن یوسف کی روح بن عبادہ بصری

نے مالک سے وقال یحیی بن یحیی واسمعیل عن مالک مال رایح اور یحیی بن یحیی نیشاپوری اور اسمعیل بن اویس ابن اخت امام مالک سے لایا ہے کہ رایح یائے تحتانیہ سے اور ہمزہ کے عوض میں رابح کے بائے موحدہ سے

اسم فاعل رواح سے ضد غدو کا یعنی قریب الفایدہ یعنی اس مال کا نفع اسکے مالک کو سو پہونچتا ہے یا سیر اور رحمت کے معنے میں اس مال سے اسکے مالک کو رحمت پہونچتی ہے پوشیدہ نہ ہے کہ ترجمہ میں صریح یہ بات ہے کہ مال زکوٰۃ خویشوں

پر صرف کرے۔ اور حدیث اسپر دلالت نہیں کرتی ہے کیونکہ ابوطلحہ نے جو صرف کیا مال زکوٰۃ سے نہیں بلکہ ظاہر صدقہ نافلہ ہے کرمانی نے اسکا جواب دیا ہے کہ مولف علیہ الرحمہ کی جیسا کہ اسکی عادت ہے صرف مال زکوٰۃ کو تصدق نافلہ پر قیاس کیا

وفیہ تامل **حدثنا** ابن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر بن ابی کثیر قال اخبرنی زید عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری قال خرج رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فی اضحی او فطر الی المصلی ثم انصرف فوعظ الناس وامرہم بالصدقۃ فقال ایہا الناس تصدقوا ابوسعید نے کہا کہ تشریف لائے پیغمبر خدا عید الضحی یا عید الفطر میں عیدگاہ

طرف پس نماز کے بعد پھرے اور وعظ و نصیحت کی لوگونکو اور انپر صدقہ کا حکم کیا اور فرمایا کہ لوگو صدقہ دو راہ خدا میں فمر علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی رایتکن اکثر اہل النار

پس گذرے صف عورات پر اور فرمایا کہ اے گروہ عورت صدقہ دو کہ مقرر میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ اہل دوزخ سے تم ہی زیادہ ہو فقلن وبم ذلک یا رسول اللہ قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر پس عورتوں

نے پوچھا کہ کسلئے ہم اکثر دوزخی ہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ تم لعنت زیادہ کرتے ہو اسپر جو لعنت کو سزاوار نہو اور کفران نعمت کرتے ہو اپنے شوہروں کی ما رایت من ناقصات عقل ودین اذہب

للب الرجل الحازم من احداکن یا معشر النساء نہیں دیکھا میں نے ناقص عقل اور ناقص دین والوں میں جو لیجاتی ہے عقل کو ضبط والے مرد کے تمہارے سے ایک نے یعنے تمہاری سواے عورت اسے کوئی نہیں ثم

انصرف فلما صار الی منزلہ جاءت زینب امراۃ ابن مسعود تستاذن علیہ پس حضرت مصلے سے پھرے اور اپنی منزل شریف میں آئے زینب ابن مسعود کی عورت آئی جس حال میں کہ طلب

اذن کرتی تھی گھر میں آنیکے لئے فقیل یا رسول اللہ ہذہ زینب پس کہا گیا یا رسول اللہ یہ زینب ہے فقال ای الزیانب فرمایا کہ زینبوں سے کونسی زینب ہے فقیل امراۃ ابن مسعود قال

نعم ائذنوا لہا فاذن لہا پس کہا گیا کہ یہ عورت ابن مسعود کی ہے۔ فرمایا کہ ہاں ہے اسکے جانا اذن دو اسکو کہ اندر آوے پس اسکو اذن دیا گیا قالت یا رسول اللہ انک امرت الیوم بالصدقۃ وکان

عندی حلی لی فاردت ان اتصدق بہ یا رسول اللہ مقرر آپ نے حکم کیا آج کے روز صدقہ دینے کا اور تھا میرے پاس میرا ایک زیور اور میں نے ارادہ کیا اسکو صدقہ کروں فزعم ابن مسعود انہ وولدہ

احق من تصدقت بہ علیہم پس کہا ابن مسعود نے کہ مقرر وہ اور اسکا فرزند یعنی اسکی پہلی عورت کا بیٹا سزاوار تر ہیں ان لوگوں کے میں اپنی زیور کو ان پر تصدق کروں قال فقال النبی صلی اللہ علیہ

وسلم صَدَقَ ابن مسعود زوجك وولدك احق من تصدقت به عليهم ابوسعید خدری جو ہو وقت حاضر تھے کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ سچ کہا ابن مسعود تیرا شوہر اور اسکا فرزند سزاوار تر ہیں ان لوگوں سے کہ تو صدقہ کرے اوپر انکے زیور کو - ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کی تطبیق میں اگلی حدیث کے مانند کلام ہے بات جاننے کہ امام شافعی کے مذہب میں عورت اپنا زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے سکتی ہے اور یہی حدیث انکی حجت ہے - اور امام ابوحنیفہ و مالک و احمد نے ایک روایت سے منع کیا ہے کہ عورت اپنا زکوٰۃ واجب شوہر فقیر کو دیوے اور کہا ہے کہ یہ حدیث شاذ دوسری حدیث جو باب آئندہ میں آویگی صدقہ نافلہ میں ظاہر ہے جیسا کہ جزم کیا ہے اسی معنے کے ساتھ عراک کے عراک بعین مہملہ و راء اور آخر میں کاف ہے - اور صدقہ نافلہ زوج پر اور دوسرے فقرا پر بھی ہے **باب** لَيْسَ عَلَى المُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ - باب اس بیان میں کہ نہیں ہے مسلمان پر اسکے گھوڑے میں زکوٰۃ **حدثنا**

آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عبد الله بن دينار قال سمعت سليمان بن يسار عن عراك بن مالك عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم في فرسه وغلامه صدقة - فرمایا نہیں ہے مسلمان پر اسکے گھوڑے میں اور اسکے غلام میں زکوٰۃ - جاننے کہ شیخ المحدثین شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت میں اس مقام میں بسط کلام کیا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مراد وہ گھوڑا ہے جو تجارت کے لئے نہو مگر تجارت کے لئے ہو تو اوس میں زکوٰۃ واجب ہے باندازہ قیمت - ابوداود کی حدیث میں آیا ہے کہ تھے پیغمبر خدا حکم کرتے ہم پر کہ صدقہ نکالیں ان چیزوں سے جو بیچنے کے لئے رکھیں ہیں - اور امام ابو حنیفہ اور زفر کے پاس اگر گھوڑے جنگل میں چرتے ہیں اور گھر میں چارہ نہیں کھاتے ہیں گو کہ تجارت کے لئے نہیں ہو تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے - کہ ہر گھوڑے سے ایک دینار دیں - یا انکی قیمت ٹھہرا کے - ہر دو سو درہم سے پانچ درہم دیں - اور دارقطنی کی حدیث میں جو بیہقی نے جابر سے لایا ہے في الخيل السائمة في كل فرس دينار کہ سائمہ گھوڑوں میں ہر ایک سے ایک دینار ہے اور ہدایہ میں اس حدیث کو یوں روایت کی ہے في كل فرس سائمة دينار او عشرة دراهم یعنی ہر اسپ سائمہ سے ایک دینار ہے یا دس درم اور ہدایہ میں تاویل ان احادیث کی جن میں گھوڑوں کا زکوٰۃ عفو ہوا ہے یہ کی ہے کہ - مراد ان سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد کے لئے ہوں اگرچہ جنگل میں چرتے ہوں انمیں زکوٰۃ واجب نہیں اور اسیطرح منقول زید بن ثابت سے ثابت ہے کہ مروان بن عبدالملک نے گھوڑوں کے زکوٰۃ کے باب میں صحابہ سے مشورت کی تو ابوہریرہ نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے مسلمان پر اسکے گھوڑے اور اسکے غلام میں صدقہ - پس مروان نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ اے ابا سعید تم کیا کہتے ہو - ابوہریرہ نے کہا کہ عجب ہے مروان سے کہ میں پیغمبر خدا سے روایت کرتا ہوں اور وہ ابوسعید سے پوچھتا ہے کہ تم کیا کہتے ہو پس زید بن ثابت نے کہا صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم مراد اس سے غازیوں کے گھوڑے ہیں - اور حضرت کے مبارک زمانہ میں کوئی گھوڑا نہیں تھا مگر غزا کا کذا في الهداية وشروحها اور بھی ہدایہ میں کہتا ہے کہ اختیار درمیان دینار اور قیمت ٹھہرانے کے عمر رضی الله عنه سے مروی ہے کہ جب ابو عبیدہ امیر شام تھے شامیوں نے انسے پوچھا کہ ہم کو گھوڑے بہت ہوئے انکا زکوٰۃ ہم پر کیا واجب ہے - ابو عبیدہ نے جواب نہ دیا پھر دوسری بار پوچھا تو انھوں نے امیر المومنین عمر رضی الله عنه کی خدمت میں لکھا تو آپ نے گھوڑوں کے مالکوں کو مخیر کیا کہ اگر چاہیں ہر گھوڑے سے ایک دینار دیں - اور اگر چاہیں قیمت کر کے ہر دو سو درہم سے پانچ درہم دیا کریں امام سیوطی نے جمع الجوامع میں عمر فاروق سے لایا ہے کہ کہا اہل مدینہ خوبی اور بہبودی اس مال میں نہیں جو زکوٰۃ دیا نجاوے - پس عربی گھوڑوں میں دو درہم ٹھہرائے اور ترکی میں آٹھ درہم روایت ابن جریر پس معلوم ہوا کہ تجارت کے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے بالاتفاق اور غازیوں کے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں - اور اگر سائمہ یعنی جنگل میں چرنے والے ہوں ابوحنیفہ رحمۃ الله علیہ کے پاس انکا زکوٰۃ ثابت ہے اور انکے سوی دوسروں پر نہیں **باب**

لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ - باب اس بیان میں کہ نہیں ہے مسلمان پر اسکے بردہ میں زکوٰۃ **حدثنا** مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن خثيم بن عراك قال حدثني ابي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا وهيب بن خالد قال حدثنا خثيم بن عراك بن مالك عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على المسلم صدقة في عبده ولا في فرسه - ابوہریرہ نے حضرت سے روایت کی کہ فرمایا نہیں ہے مسلمان پر صدقہ اسکے غلام میں مگر صدقہ فطر - اور نہ اسکے گھوڑے میں جو تجارت کے لئے نہو - **باب** الصدقة على اليتامى - باب بیان فضیلت میں صدقہ کرنیکے یتیموں پر **حدثنا** معاذ بن فضالة قال

حدثنا هشام عن يحيى عن هلال بن ابي ميمونة قال حدثنا عطاء بن يسار انه سمع ابا سعيد الخدري يحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله - مقرر عطا نے ابوسعید خدری سے سنا کہ مقرر وہ حدیث کرتا تھا کہ حضرت ایکروز منبر پر تشریف رکھے اور ہم آپ کے اطراف بیٹھے فقال ان مما اخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها - پھر فرمایا تحقیق میں جن چیزوں سے تمہارے خوف رکھتا ہوں میرے بعد سو وہ چیز ہے کہ کشادہ ہوگی تم پر زینت و آرایش دنیا کی - کہ وہ غنیمتیں اور اموال ہاتھ آئے سے ہوگی فقال رجل يا رسول الله او ياتي الخير بالشر - پس کہا ایک مرد نے یا رسول الله آیا آتی ہے نیکی ساتھ بدی کے یعنی دنیا کا مال جو ایک نعمت الہی ہے کیا وہ موجب عقوبت و وبال کا ہوگا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل له ما شانك تكلم النبي صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك - پس حضرت نے خموشی کی پس کہا گیا اس مرد کو کیا ہے تیرا حال کہ تو کلام کرتا ہے اور حضرت بات نہیں کرتے ہیں گویا حاضرین نے سمجھا کہ آپکا غصہ ہوا اور جواب نہ دینا اسکے سوال سے ناخوش ہونیکا سبب ہے - فرأينا انه ينزل عليه قال فمسح عنه الرحضاء فقال اين السائل پس ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اترتی - راوی کہتا ہے پھر حضرت نے پسینہ کو مسح کیا یعنی دور کیا جو بسبب وحی کے عرق آلود ہوتے تھے اور فرمایا کہ کہاں ہے سائل - وكانه حمده گویا خوش آیا آپ کو اسکا پوچھنا فقال انه لا ياتي الخير بالشر - پھر فرمایا نہیں آتی ہے نیکی بدی کو - جو کہ تقدیر الہی میں نیک ہے وہ بد نہیں ہوتی اور قسمت نہیں بدلتی ہے - یہ ایک مثال سے تمہاری تفہیم کرتا ہوں - اس شخص کے حال سے جو مال کو جمع کرے اور اسکو حلال کی

دے اوس شخص کے حال سے جو سمین فراخ لگی اور اس سے نفع لے - اور مثال ہر دو کا اس کلام کے ضمن میں ہے کہ اِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ ان چیزوں سے جو اگا دی بہار یا پانی کی نہر جو بڑی ہے لہذا دینہ میں سو دے
ہلاک کرتی یا قریب ہو تے ہیں جب کھانے والا اسمیں زیادتی کرے اور وے ہضم نہوں - یہہ مثال اس شخص کا ہے جو دنیا جمع کرنے میں افراط کرتا ہے اور حقداروں کو نہیں دیتا ہے اور بُری راہیں میں مال کو برباد کرتا ہے اور آخرت میں عذاب کھینچے گا اور
ہو ہی صاحب مال و حرام اور شبہہ سے جمع کیا ہوا اِلَّا آکِلَۃَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ مگر کھانے والی سبزی
کی کہ اسکو ہلاک نہیں کرتی ہے جب وہ اسکو کھاتی ہے میں میلہ نہ کی کرتی یہاں تک کہ پھول جاویں ہر دو پہلو اسکے زیادہ کھانے سے پس وہ مقابل کرتی ہے چشمہ آفتاب کے تا وہ گرمی سے ہضم ہو جاوے پھر پائخانہ کرتی ہے اور پیشاب کرتی ہے
اور چرتی ہے چراگاہ میں بخوشی و کشادگی تمام یہہ مثال اس شخص کی ہے جو دنیا کا مال زیادہ جمع نہیں کرتا مگر بقدر حاجت حاصل یہہ کہ مال اپنی ذات میں بہتر ہے لیکن ہی اسکے طالب کے طرف سے جیسے پانی جو اُگاتا ہے سبزی و دانہ وغیرہ
سو وہ سب بہتر ہے لیکن ہلاکی و ایذا اسکے کھانے والے کے طرف سے ہے کہ زیادہ کھلاوے تو ہلاک ہو اور بقدر حاجت کھاوے تو نفع ہو وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰی مِنْہُ الْمِسْکِیْنَ
وَالْیَتِیْمَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اور مقرر یہہ مال و متاع دنیا کا شیریں اور اچھا اور خوش آتا ہے نظر میں (اور شیریں ہے اور اچھا اور خوش آتا ہے نظر میں) اور شیریں ہے چکھنے میں پس نیک ہے وہ صاحب مال جو مسلمان ہے جو دیا اس مال سے
مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یا ایسی ہی کوئی عبارت ہے جو حضرت نے فرمائی چنانچہ طریق فلیح سے یہہ عبارت جملوں میں آئی ہے فجعل فی سبیل اللہ والیتامی والمساکین وابن السبیل
اور مثال دوسرے شخص کی یہہ ہے وَاِنَّہٗ مَنْ یَّاْخُذُہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ اور مقرر وہ شخص جو مال بلا حق شرعی جمع کرتا ہے یا وجہ حرام سے پیدا کرتا ہے اور اس مال کو جہاں صرف کرنا ہے نہیں کرتا ہے اور اسکو صرف کرنیکا جو حق ہے اسکو دیتا
نہیں ادا ہے کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ پس وہ شخص کے مانند ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا ہے یہہ خاصیت اہل دنیا کی ہے کہ جس قدر انکو مال ملتا ہے انکی حرص زیادہ ہوتی ہے سو جو کہ حاضر ہے انکو کم نظر آتا ہے وَیَکُوْنُ شَھِیْدًا
عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور ہوگا اسکا مال گواہ اوپر قیامت کے دن کہ اللہ تعالی اسکو گویا کریگا - یا ایک صورت پر متمثل ہو کر اسپر گواہی دیگا - یا جو فرشتے اسپر موکل تھے وہ کس طرح پیدا کیا اور کہاں خرچ کیا جو لکھ رکھتے تھے وہ گواہی دینگے

باب الزَّکٰوۃِ عَلَی الزَّوْجِ وَالْاَیْتَامِ فِی الْحِجْرِ باب بیان میں خرچ کرنے مال زکوۃ کے شوہر اور یتیمان پر جو گود میں ہوں قَالَہٗ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا ہے اس حدیث کی معنے ابو سعید
خدری نے حضرت سے **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَذَکَرْتُہٗ
لِاِبْرَاھِیْمَ فَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بِمِثْلِہٖ سَوَاءً اعمش نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو جو شقیق سے سنا تھا ابراہیم سے ذکر کیا جو شیخ
اسکا ہے پس حدیث کی ابراہیم نے ابی عبیدہ سے اور اسنے عمرو بن حارث سے اسنے زینب زوجہ عبد اللہ بن مسعود سے حدیث شقیق کے ہی مانند تمام برابر مقصود یہہ کہ اعمش نے اپنے دو شیخ سے روایت کی ہے قَالَتْ کُنْتُ فِی
الْمَسْجِدِ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فرمایا اے گروہ عورات صدقہ دو اگرچہ تمہاری زیور سے ہو وَکَانَتْ زَیْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَاَیْتَامٍ فِیْ
حِجْرِھَا اور تھی زینب خرچ کرتی تھی اپنے شوہر عبد اللہ پر اور یتیموں پر جو اسکے گود میں تھے فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰہِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ
حِجْرِیْ مِنَ الصَّدَقَۃِ پس زینب نے اپنے شوہر عبد اللہ بن مسعود کو کہا کہ حضرت سے پوچھو کہ آیا جائز ہے میرے سے یہہ کہ نفقہ کروں تم پر اور یتیموں پر جو میرے گود میں ہیں صدقہ سے فَقَالَ سَلِیْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلَی الْبَابِ حَاجَتُھَا مِثْلُ حَاجَتِیْ پس عبد اللہ نے زینب سے کہا کہ تو پوچھ پیغمبر خدا سے پس میں
گئی طرف حضرت کے اور پائی انصار سے ایک عورت کو حضرت کے دروازے پر اپنی ایک حاجت کو لئی آئی ہے مانند میری حاجت کی یعنی یہی بات پوچھنے کیلئے فَمَرَّ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَیَجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی زَوْجِیْ وَاَیْتَامٍ لِّیْ فِیْ حِجْرِیْ پس بلال ہمارے پر گذرا تو ہم نے کہا کہ حضرت سے پوچھو ہمارے سے ہر ایک کے طرف سے یہہ کہ آیا ہم نفقہ کریں اپنے شوہر پر اور یتیموں پر جو میرے گود میں ہیں اس
عبارت میں ضمیر واحد متکلم آئی ہے حالانکہ ضمیر تثنیہ کی چاہئے پس مراد واحد سے مراد ہے یا اسکے زینب نے روایت میں اکتفا اپنے حال پر کی اور نسائی کی روایت میں عَلٰی اَزْوَاجِنَا واقع ہے وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا اور ہم نے بلال سے کہا
کہ خبر نہ دے ہمارا سو کہ ہم دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں فَدَخَلَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ مَنْ ھُمَا قَالَ زَیْنَبُ قَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ پس بلال آیا اور حضرت سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ
ہر دو عورتیں کون ہیں کہا زینب ہے فرمایا کون زینبیں ہیں کہا عبد اللہ ابن مسعود کی عورت ہے قَالَ نَعَمْ لَھَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَۃِ وَاَجْرُ الصَّدَقَۃِ فرمایا ہاں روا ہے اس عورت کو دو اجر ہیں ایک اجر رعایت
قرابت کا اور دوسرا اجر صدقہ کا - شوہر کو صدقہ دینا بھی اجر اہل قرابت سے ٹھہرا نے تعمیم کی راہ سے یا التغلیب کے راہ سے قسطلانی قرابت کو صلہ رحم سے شرح کیا ہے اور زوج تو صلہ رحم نہیں - اور نسائی و طیالسی نے ذکر کی
ہے کہ وے اطفال یتیم اسکے بھتیجے اور بھانجے تھے - اور حدیث سابق خویشوں کو زکوۃ دینے کے باب میں گذری کہ زینب نے کو یہ عرض کی کہ زَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ وَوَلَدَہٗ اَحَقُّ تو حضرت نے فرمایا نَعَمْ زَوْجُکِ
وَوَلَدُکِ اَحَقُّ فَافْھَمْ وَتَدَبَّرْ فِی التَّطْبِیْقِ - جاننا چاہئے کہ اختلاف کرتے ہیں کہ مراد یہاں صدقہ واجبہ ہے یا نافلہ قائلین وجوب دلیل پکڑتے ہیں لفظ اَیَجْزِیْ سے کہ یہہ لفظ وجوب میں ہی استعمال کیا جاتا ہے لیکن ایک جماعت
کثیر کہتی ہے کہ لفظ اجزی واجب و مندوب ہر دو میں استعمال کرتے ہیں اور سیاق حدیث دلالت کرتی ہے صدقہ نفل پر ہی - اور کہتے ہیں کہ زینب کا پہلا سوال حضرت سے بالمشافہ تھا اور دوسرا سوال بواسطہ بلال پس ظاہر
ہے کہ یہہ دو قضیہ ہے پہلی قضیہ میں سوال صدقہ زیور سے تھا شوہر اور ولد پر دوسری قضیہ میں سوال نفقہ سے تھا **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ

عن زینب بنت ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی سلمۃ انما ھم بنی ام المومنین ام سلمہ نے روایت کی کہ مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھکو ثواب ہے کہ نفقہ کرون اولاد ابو سلمہ کے حالانکہ نہین ہین وہ مگر اولاد میری ابو سلمہ بیٹا شوہر ام سلمہ کا ہی اسلئے دو بیٹے ولایت خبر تھی فقال انفقی علیہم فلک اجر ما انفقت علیہم فرمایا کہ تو نفقہ کر پس تجھے ثواب اس چیز کا ہی جو نفقہ کرے

ف فتح الباری مین کہا کہ حدیث مین تصریح نہین کہ بی بی ام سلمہ اولاد پر زکوۃ سے نفقہ کرتی تھین فقط

باب قول اللہ عز و جل و فی الرقاب

اس آیہ کریمہ کو ترجمہ باب ٹھہرایا مراد یہہ کہ گردن چھوڑانی غلام مکاتب کی خواہ ویسا آزاد ہونا مال زکوۃ اسمین صرف کر سکتے ہین - یہہ بات مجمع علیہ ہی سب ائمہ کی امام مالک کے پاس مال زکوۃ سے غلام کو خرید کرکے آزاد کرنا بھی روا ہی - اور بخاری علیہ الرحمہ نے بھی اسیکے طرف میل کیا ہی - اور انھون نے حجت لی ہی کہ مکاتب کو مدد دینی سے غلام کو خرید کرکے آزاد کرنا بہتر ہی اسلئے کہ مکاتب ایسا غلام ہی کہ زر کتابت اسپر باقی ہی اور اسکی اعانت کرین تو کبھی وہ آزاد ہوتا ہی کبھی نہین اور غلام رقیق و چھوڑانے کے لیئے زکوۃ جایز نہین کہتے ہین اور یہہ قیاس مقابلہ مین نص کے ہی جیسا کہ سعید بن جبیر و زہری و ابراہیم نخعی و شعبی سے منقول ہی غلام کو آزاد کرنا ملک کا ساقط کرنا ہی اس مین تملیک تو نہین - اور تملیک رکن ہی صدقے کا اسیلئے مال زکوۃ میت کی تجہیز و تکفین مین اور اسکا قرض ادا کرنے مین خرچ کرنا روا نہین رکھتے ہین والغارمین اور روا ہی قرضدارون کو دینا و فی سبیل اللہ اور راہ خدا مین دینا حج کے تو صدقے کو [illegible] ویذکر عن ابن عباس یعتق من زکوۃ مالہ و یعطی فی الحج اور ذکر کیا گیا ہی ابن عباس سے کہ وہ اپنے مال زکوۃ سے بردہ آزاد کرتے اور حج کے قاصدونکو دیتے وقال الحسن ان اشتری اباہ من الزکوۃ جاز حسن بصری نے کہا ہی کہ اگر کوئی اپنے باپ کو جو غلام ہو اپنے مال زکوۃ سے خرید کرے روا ہی و یعطی فی المجاھدین والذی لم یحج اور دیا جاتے مجاہدون کو اور اس شخص کو جو حج نکیا ہو بسبب فقر کے ثم تلا الحسن انما الصدقات للفقراء پھر تلاوت کی حسن بصری نے یہہ آیت جو مصارف زکوۃ مین نازل ہوئی کہ جسمین آٹھ گروہ مذکور ہین

ف وہ آیت مع تفسیر یہہ ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین سوا اسکے نہین کہ صدقات یعنی زکوۃ فقراء اور مساکین کے لئے ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین فقیر وہ ہی جو سوال نہین کرتا ہی اسلئے کہ ف معیشت رکھتا ہی - اور مسکین وہ کہ سوال کرتا ہی اسواسطے کہ کفاف فی الوقت نرکھے - اور امام شافعی کے پاس اسکے بالعکس ہے والعاملین علیہا اور عمل کرنیوالون کو ہی اسپر یعنی وہ لوگ جو زکوۃ وصول کرنے پر مقرر ہین والمولفۃ قلوبھم یعنی وہ لوگ جو نیا اسلام لائے ہین انکی تالیف قلوب کے لئے مال زکوۃ سے تائید کرین - مولفۃ قلوب اشراف عرب کی ایک جماعت تھی جیسے ابو سفیان و عتبہ بن حصن و اقرع بن حابس وغیرہم دین اسلام کی ترغیب و تالیف کے لئے حضرت جناب رسالتماب نے غزوہ حنین کے غنایم سے انکو حصہ کامل و وافر عنایت فرمایا جب مولفۃ القلوب کو دینا اس غرض کے لئے تھا غلبہ اسلام کے بعد باجماع صحابہ وہ گروہ مصارف زکوۃ سے ساقط ہوئی وفی الرقاب یعنی جو باندی غلام کہ رقبہ بندگی مین ہین انکو چھوڑانے مین مال زکوۃ خرچ کرین والغارمین اور دین زکوۃ قرضدارون کو جنھون نے بسبب افلاس کے قرض کیا اور غیر معصیت مین خرچ کیا ہو وفی سبیل اللہ اور دین زکوۃ راہ خدا مین جیسے غازیون اور مجاہدون کو جو درویش ہون اور کہتے ہین کہ بھول اور مسافر خانہ بھی اسی سے ہی وابن السبیل اور مسافرون کو دین اگرچہ والے اپنے وطن مین مالدار ہین لیکن سفر مین بیخرچ ہو گئے ہین - فی ایھا اعطیت اجزأت ان آٹھ جگہون سے جس ایک جگہ مین صرف کیا جاوے روا ہی - یعنی اپنا سب مال زکوۃ آٹھ گروہون سے ایک کو دیوے تو بھی جایز ہی یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا - اور شافعیہ کہتے ہین کہ سب مصارف مین خرچ کیا چاہیے ظاہر ہی کہ اس سب وقت اور ایک جگہ مین ہونا دشوار ہی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خالدا احتبس ادراعہ فی سبیل اللہ اور حضرت نے فرمایا مقرر خالد نے اپنی زرہ رکھا ہی اور وقف کیا ہی اپنا سامان راہ خدا مین ویذکر عن ابی لاس حملنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابل الصدقۃ للحج ابی لاس سے منقول ہی کہ حضرت نے سوار کروایا ہمکو زکوۃ کے اونٹ پر حج کے لئے

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ حکم کیا پیغمبر خدا نے صدقہ کا - مراد صدقہ واجب ہے اس لئے کہ مسلم مین طریق سے ورقاء کے ابو الزناد سے واقع ہی کہ حضرت نے عمر بن الخطاب کو صدقہ وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ وہ صدقہ واجب ہوگا - اس لئے کہ صدقہ نفل وصول کرنیکے لئے کسیکو نہین بھیجتے تھے - اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد صدقہ نفل ہے کس لئے کہ اگر واجب ہوتا صحابہ کا استادگی کی گنجایش نہین تھا فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید وعباس بن عبد المطلب پس کہا گیا کہ نہین دیا ابن جمیل اور خالد اور عباس نے اور اسکے ادا کرنے سے باز رہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ پس حضرت نے فرمایا کہ ناخوش نہین رکھتا ہی اور انکار نہین کرتا ہی ابن جمیل مگر اس لئے کہ فقیر تھا پس غنی کیا اسکو اللہ تعالی اپنے فضل سے اور اسکا رسول جو غنایم کی اباحت آپکے ہی طفیل سے ہوئی معنے یہہ کہ زکوۃ نہین دینے کے لئے کوئی وجہ نہین ملا اسکے لو یہہ وجہ تو موجب شکر کا ہی نہ منع زکوۃ کا پس ابن جمیل کو سزا لایق نہین کہ زکوۃ نہ دلوے اور مروی ہی کہ ابن جمیل منافق تھا اور اسکے بعد توبہ کیا واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ اور فرمایا لاکن خالد مقرر تم اسپر ظلم کرتے ہو طلب زکوۃ مین مقرر وہ نگاہ رکھا بکتر اپنی اور جنگ کے ہتیار اور گھوڑے اور اسباب جنگ راہ خدا مین بعنوان خیرون کو راہ خدا مین وقف کیا ہی یعنے وہ کچھ مال نہین رکھتا ہی بلکہ اپنی ضروری چیزین راہ خدا مین وقف کیا پس منع زکوۃ کی نسبت اسکے طرف ظلم و تہمت ہی واما العباس بن عبد المطلب فعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھی علیہ صدقۃ ومثلھا معھا اور لاکن عباس پس وہ چچا پیغمبر کا ہی وہ زکوۃ فرض ادا کرنے سے کس طرح انکار کریگا - پس وہ اسکا صدقہ دیا ہی اور مانند اسکے ساتھ اسکے از اکرام یا یہہ معنی کہ وہ قرضدار ہی اسپر زکوۃ نہین فقط تابعہ ابن ابی الزناد عن ابیہ متابعت کی ہی شعیب کی ابن ابی

زناد نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَلَيْهِ وَمِثْلَهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ اور ابن جریج نے کہا کہ حدیث کیا گیا ہوں میں اعرج سے مانند حدیث مذکور کے

باب الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ باب عفت طلب کرنے میں سوال کرنے سے امور دنیویہ کے سوا **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ مقرر چند شخصوں نے

انصار میں سے حضرت سے کچھ مانگا پس آپ نے انکو عطا فرمایا پھر سوال کیا تو انکو اور عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ حضرت کے پاس جو کچھ تھا آخر ہو گیا فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ پھر فرمایا جو چیز کہ میرے پاس ہو

مال وغیرہ سے کے ذخیرہ نہیں کرتا ہوں دوسروں کے واسطے وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ اور جو شخص کہ طلب عفت کرے عفت دیگا انکو اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ اور جو شخص کہ بے نیازی طلب کرے گا بے نیاز کریگا اسکو اللہ تعالیٰ

وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ اور جو شخص کہ تکلیف صبر کی اختیار کرتا ہے روزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو صبر جمیل وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ اور نہیں عطا کیا گیا کوئی شخص عطا کی خیر و کشادہ تر صبر سے یعنی صبر سے

کوئی چیز بہتر نہیں اس لئے کہ صبر جامع مکارم اخلاق ہے اور اکثر احوال میں مطلوب اور طاعات و عبادات میں منظور ہے **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ابو ہریرہ نے

کہا کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی کہ میری ذات جسکے ہاتھ میں ہے البتہ لینا تمہارے کسی کا اپنی رسی کو پس اٹھانا لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر بہتر ہے اس سے کہ کسی مرد کے پاس آوے اور اس سے سوال کرے اور وہ اسکو دیوے اور منت رکھے یا نہ دیوے

حدثنا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ

فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ زبیر نے حضرت سے روایت کی کہ فرمایا البتہ لینا تمہارے کسی کا اپنی رسی کو اور لانا لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر اور بیچنا اسکا پھر بچاوے

اللہ اسکے منہ کو غیرت سوال سے بہتر ہے اسکے لئے اس بات سے کہ وہ سوال کرے لوگوں سے دیویں یا نہ دیویں **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي حکیم بن

حزام نے کہا کہ میں نے حضرت سے سوال کیا پس آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ تین بار سوال کیا تو مجھے عطا فرمایا ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ

پھر فرمایا اے حکیم مقرر یہ مال سبز و شیریں ہے خوش آتا ہے نفس و طبیعت کو پس جو شخص کہ لیا اسکو بغیر حرص کے تو وہ برکت دیا جائیگا وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ اور جسنے لیا اسکو حرص و طمع سے تو نہ برکت

دی جائیگی اسکے لئے اس مال میں وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ اور وہ مانند اس شخص کے ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا ہے بسبب اشتہای کاذب کے الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى یعنی ہاتھ دینے والا ہی بہتر ہے پست

ہاتھ یعنی لینے والے سے فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا پس حکیم کہتا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ قسم ہے اسکی جو بھیجا ہے آپ کو

آپ کے حق اور سچائی کے ساتھ بھیجا میں کم نہ کرونگا کسیکے مال کو سوال سے یعنی طلب نہ کرونگا کسی سے کوئی چیز آپ کے سوال کے بعد۔ یا کسی سے کوئی چیز نہ لونگا اسکے بعد۔ یہاں تک کہ چھوڑوں دنیا کو اور نقل کروں دنیا سے فَكَانَ

أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ پس تھے ابو بکر صدیق بلاتے حکیم کو اپنی خلافت میں اسکا حق بیت المال سے دینے کے لئے اسکے فقر و احتیاج کے سبب سے چاہتے کہ اپنی طرف سے کچھ عطا کریں

پر وہ انکار اور قبول نہیں کرتا تھا کہ وہ چیز انسے لیں ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا

الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ پس عمر فاروق نے کہا مقرر میں گواہ لیتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمین حکیم پر کہ مقرر عرض کرتا ہوں حکیم پر اسکا حق بیت المال سے پس وہ اسکے لینے سے انکار کرتا ہے فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ

بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ پس نہ لیا حکیم کسی شخص سے حضرت کے بعد یہاں تک کہ وفات کیا دسویں سال حکومت معاویہ سے ظاہر یہ ہے کہ حدیث کے اجزا نکالا ابو بکر سے قول عروہ و سعید بن

المسیب کا ہے۔ امام نووی نے کہا کہ علما نے اتفاق کیا ہے کہ سوال بلا ضرورت شرعی حرام ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص کسب کرتا ہو وہ سوال کرے اس میں ہمارے علما نے اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ اسکا سوال بھی حرام ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مکروہ

حلال ہے اگر سوال میں الحاح نہ کرے اور مسئول عنہ کو ایذا نہ دے اور آپکو ذلیل نہ کرے **ف** اور خدا کے واسطے صدقہ کر کے نہ مانگے کیونکہ معجم کبیر میں حدیث آئی ہے باسناد حسن کہ ملعون ہے جو اللہ کے واسطے مانگے چنانچہ فرمایا ملعون

من سأل بوجہ اللہ انتہی قسطلانی **باب** مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ باب اس بیان میں کہ جس شخص کو دیوے اسکو اللہ تعالیٰ کوئی چیز بغیر سوال کے اور بغیر وہ حرص کرے تو اسکو

قبول کرے اور من جانب اللہ سمجھے وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ اور قرآن کریم میں وارد ہوا کہ اموال میں اغنیا اور اتقیا کے ایک حق ثابت ہے سوال کرنے والے کے لئے اور پرہیزگار کے لئے جو سوال نہیں

کرتا ہے **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے والد عمر ابن الخطاب سے سنا کہتے تھے کہ تھے پیغمبر خدا مجھے کوئی چیز عطا فرماتے پس میں کہتا یا رسول اللہ

اسکو عنایت کیجئے جو مجھ سے زیادہ اسکا محتاج ہو فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ پس فرمایا کہ اسکو قبول کر آوے تیرے پاس اس مال سے کچھ

باب مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا باب مذمت میں اس شخص کے جو سوال کرے بطور زیادتی کے واسطے یعنی بہت سا مال زیادہ جمع ہونے کی غرض سے، اس شخص کی مذمت میں جو تھوڑے سے مال پر قناعت نہ کرے اور حرص کرے سوال کرنے میں - جس حال میں کہ تو طمع کرنیوالا اور سوال کرنیوالا نہو پس اسکو لیلے وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ - اور جو نہ آوے اس شرط کے ساتھ تو اپنے نفس کو اسکے طلب میں نہ ڈال

حدثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کیا کرتا ہے آدمی لوگوں سے زیادتی کے لئے حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ یہانتک کہ آئیگا قیامت کے دن جس حال میں کہ نہیں اسکے منہہ پر ٹکڑا گوشت کا یا گوشت نکلا ہوا فقط ہاڑ ہیں - مزعہ بضم میم و سکون زا و فتح عین مہملہ اور میم کے کسرہ سے بھی ہے معنی میں پارۂ گوشت کے یا گوشت کھیٹا ہوا - اور تخصیص منہہ کی بسبب مشاکلہ عقوبت بن سوالی کے ہی کہ سوال سے آبرو ریزی کر لیا - یا مراد یہہ ہی کہ بے عزت اور ذلیل ہو جیسا کہ دوسری روایت میں صریح یہ معنے آئے ہیں - ظاہر حدیث شامل ہی زیادتی چاہنیوالے اور نہیں چاہنیوالے کو - لیکن مولف علیہ الرحمہ نے بمقتضای قواعد شرعیہ تخصیص کی اور کہا کہ وعید اسکے باب میں ہی جو بلا حاجت زیادتی کے لئے سوال کرے وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور فرمایا مقرر آفتاب نزدیک ہو گا قیامت کے روز اور لوگ اسکی گرمی سے پسینہ پسینہ ہو گئے حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ یہانتک کہ پہنچیگا پسینہ آدھے کان تک فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوسَى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس درمیان اس حال کے کہ لوگ اس طرح پر ہونگے فریاد کرینگے آدم سے پھر موسی سے پھر محمد مصطفے سے علیہم الصلوۃ والسلام اس حدیث میں اختصار آیا ہے - اور حدیث شفاعت سے معلوم ہو گا اور جگہوں میں بھی جاینگے - مناسبت اس کلام کی بیان کے ساتھ یہہ ہے کہ جب آفتاب نزدیک پہنچیگا اس شخص کا آزار کہ جسکے منہہ پر گوشت نہو سخت تر اور زیادہ تر ہو گا - اور اسوقت جو امتیں شفاعت کے لئے جمع آئینگی انکو بہت ہول اور پشیمان ہو گا وَزَادَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ اور زیادہ کیا عبد اللہ بن صالح نے جو شیوخ سے مولف کے ہے کہ حدیث کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث کی مجھ سے ابو جعفر نے - پس شفاعت کرینگے حضرت تا حکم کیا جاوے درمیان لوگوں کے - پس آوینگے حضرت یہانتک کہ بہشت کے دروازے کے حلقہ کو پکڑینگے فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ پس اس روز اٹھاویگا آپکو اللہ تعالی مقام محمود میں کہ شکر کرینگے آپکا اور ثنا کرینگے آپ کی سب امتیں - یہہ اشارہ ہے طرف اس قول الہی کے عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا یعنی قریب ہے اسی سبب کے اٹھاویگا تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود میں

ف مترجم کہتا ہے کہ صاحب مواہب لدنیہ نے واحدی سے نقل کی ہے کہ حضرت نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ فِيهِ لِأُمَّتِي تفسیر معالم التنزیل میں لایا ہے والمقام المحمود هو مقام الشفاعة لامته يحمده فيه الاولون والآخرون یعنی مقام محمود وہ مقام ہے کہ حضرت اس مقام میں اپنی امت کی شفاعت کرینگے اور سب اگلے اور پچھلے لوگ آپکی ستایش کرینگے - اور اپنی اسناد سے انس بن مالک سے یہہ حدیث لائے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سب خلق سے پہلا ہونگا خروج میں اور انکو کھینچنیوالا ہوں جب وے مجتمع ہوں اور میں انکا خطیب ہوں جب وے خموش ہوں - اور میں انکی شفاعت کرنیوالا ہوں جب وے مقید ہوں اور میں انکو بشارت دینیوالا ہوں جب وے کرامت سے نا امید ہوں - اور اس روز کنجیاں جنت کی میرے ہاتھ ہونگے اور اس روز لواء الحمد میرے ہاتھ ہو گا - اور میں ہی سب اولاد آدم سے اللہ تعالی کے پاس بزرگتر ہونگا - اور ہزار خادم میرے اطراف طواف کرتے ہونگے مانند لولوئے درخشاں کے پرنور جیسے فندو - اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں سید ہوں اولاد آدم کا اور سب سے اول میری قبر شق ہو گی - اور اول میں شفاعت کرنیوالا ہوں - اور اول میری شفاعت قبول ہو گی اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ تعالی آپکو عرش پر بٹھلاویگا اور عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ کرسی پر بٹھلاویگا انتہی اور تفسیر حسینی میں لباب سے نقل کیا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے مقام محمود کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالی مجھے نزدیک کریگا اور اپنے ساتھ عرش پر بٹھلائیگا لفظ حدیث یہہ ہے یُدْنِينِي اللَّهُ فَيُقْعِدُنِي مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ معیت کے لئے وہی معنی کہتے ہیں جو عندیت کے لئے اس آیت میں ہے إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ یعنے مراد مکانت ہے نہ مکان اور منزلت ہے نہ منزل - اور امام ثعلبی نے لایا ہے کہ حق سبحانہ تعالی کا استوا عرش پر اس طرح پر نہیں کہ چھونے تا مکان لازم آوے بلکہ ابدی صفت پر ہے جو عرش کو پیدا کرنے سے آگے تھا کیا ازل میں اور ابد میں اپنی ذات سے قایم ہے پس حضرت کو بٹھلانا عرش پر ہو یا زمین پر نسبت اپنی ذات کے ساتھ یکسان ہے - اور عرش پر بٹھلانے سے مقصود تعظیم و تکریم اس جناب کی ہے - اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم لکھتے ہیں - تنزیہ - یعنی یہہ عقیدہ رکھا چاہئے کہ اللہ تعالی نہ جسم صورت دار ہے نہ جوہر محدود اور نہ ذی مقدار منقسم ہو سکنے میں جسام کا مشابہ نہیں - نہ خود جوہر ہے نہ اسمیں کوئی جوہر حلول کی اور نہ وہ عرض ہے نہ اسمیں کوئی عرض حلول کی ہے - بلکہ وہ نہ کسی موجود کے مشابہ ہے نہ کوئی موجود اسکے مانند - نہ کوئی اسکے جوڑ کا ہے نہ وہ کسیکے جوڑ کا نہ کسی مقدار میں محدود ہو - نہ اطراف و جہات اسکو محیط - اور نہ آسمان اسکو گھیر سکے نہ زمین اور نہ عرش پر اسطرح سے ہے کہ جسطرح وہ خود فرمایا - اور جس اعتبار سے کہ اسنے قصد کیا ہے یعنی عرش کو چھونے اور اسپر جمنے اور جگہ پکڑنے اور اسمیں حلول کرنے اور دوسری جگہ ٹلنے سے پاک ہے - عرش اسکو نہیں اٹھاتا بلکہ عرش اور حاملین عرش سب کو اسکی لطف و قدرت اٹھائی ہوئی ہے - اور سب اسکے قبضہ قدرت میں دبے ہوئے ہیں - اور وہ عرش اور آسمان اور حد دو زمین تک سب چیزوں کے فوق ہے اور اسکی فوقیت اس طرح کی ہے کہ اسکو عرش سے قرب ہو اور نہ زمین سے دوری بلکہ عرش اور آسمان کے نزدیک ہو اور زمین اور خاک سے دور ہونے سے برتر اور پاک ہے - اور باوجود اسکے وہ ہر موجود چیز سے قریب ہے اور بندی کی رگ گردن سے بھی قریب تر اور ہر چیز کے پاس موجود - کیونکہ اسکی نزدیکی اجسام کے نزدیک ہونیکے مشابہ نہیں جسطرح کہ اسکی ذات اجسام کی ذات سے مشابہ نہیں - اور یہہ کہ وہ کسی چیز میں حلول کرتا نہیں اور نہ اسمیں کوئی چیز حلول کرے - اس بات سے برتر ہے کہ کوئی مکان اسکا محیط ہو جیسے اس سے پاک ہے کہ کوئی زمان اسکو گھیر سکے - بلکہ وہ مکان و زمان کے بننے سے پیشتر موجود تھا - اور وہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا - اور یہہ کہ وہ اپنی مخلوق سے اپنی صفات میں جدا ہے نہ اسکی ذات میں اسکے سوا دوسرا اور کسی دوسری میں اسکی ذات - اور یہہ کہ وہ بدلنے سے اور انتقال سے مقدس ہے نہ حوادث اسمیں حلول کریں نہ عوارض اسپر نزول بلکہ وہ اپنی بزرگی صفات میں فنا و زوال سے ہمیشہ منزہ رہتا ہے - اور اپنی صفات کمال میں کسی زیادتی

کی اسکو حاجت نہیں جس سے اسکا کمال پورا ہو۔ اور یہ تہ تمام کمالات کے سبب سے اسکا جو بذات خود معلوم ہوا اور اسکا انعام و احسان اچھے لوگوں پر جنت میں ہمیشہ رہیگا یہی دولت دیدار اور لذت لقا ہے کہ پورا کرنے کیلئے اپنی ذات کو انکھون سے کھلا دیگا

انتہی۔ خلاصہ کلام امام حجۃ الاسلام یہہ کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ فَوْقَ عَرْشِهِ رواہ ابو داود یعنی اللہ تعالیٰ فوق العرش ہے لیکن دوسری احادیث اللہ تعالیٰ ہر جگہ بالذات حاضر و ناظر ہے اور عرش سے فرش تک ہر چیز کیساتھ قرب و معیت رکھتے

پر دلالت صریح رکھتی ہیں چنانچہ بخاری میں ہے حدیث آئی ہے کہ اِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ یعنی اللہ تعالیٰ مصلی اور قبلہ کے درمیان ہے اور اسی میں ہے فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ یعنی مصلی اپنے روبرو نہ تھوکے کہ روبرو ہے اور قرآن مجید

میں آیا ہے کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم رگ گردن سے زیادہ نزدیک ہیں وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو اور بھی بہت سے آیات و احادیث ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ کے لئے فوقیت اور

قرب و معیت ہر دو ثابت ہیں ایسا کہ ہر چیز سے جو قرب و معیت رکھتا ہے تو اس سے فوق بھی ہے اور ہر چیز سے فوق ہے تو اس سے قرب و معیت بھی رکھتا ہے حاصل یہہ کہ لفظ فوق تنزیہ کے معنی میں واقع ہوا ہے یعنی برتر و بالا نہ جہت بتلانے کے لئے

سو قرب و معیت ذاتی کو باطل کرنے کے لئے لیس فوقیت کیساتھ قرب و معیت کے یہہ معنی ہوئے کہ بغیر حلول و اتحاد اور تداخل کے قرب و معیت رکھتا ہے اور بغیر جہت و مکان و تمکن و اتصال کے فوقیت رکھتا ہے جیسی اسکی فوقیت تمکن و اتصال و جہت

و مکان کی مستلزم نہیں ایسا ہی اسکی قرب و معیت بھی حلول و اتحاد و تداخل کی مستلزم نہیں بلکہ وہ تعالیٰ فوقیت و قرب و معیت کے کیف ان ہر دو کی جمعیت میں لوازم جسم و مخلوق سے ایسا منزہ و برتر ہے کہ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ

الوراء ہے۔ امام غزالی نے لفظ فوق العرش کو فوق المخلوقات اور مباین کے معنے میں جو بتلایا یہی معنی قواعد شریعت کے مطابق اور عقاید اہل سنت کے موافق ہے اور سلف بھی اس معنے کے قایل ہیں لیکن اس مبحث میں طریقہ تفویض

نہایت اسلم ہے وہ یہہ کہ فوقیت و استوا اور قرب و معیت جو لفظ قرآن و حدیث ہیں ہم ہر دو پر اعتقاد رکھیں نہ ایک کا اقرار دوسرے کا انکار نہ ایک جگہ تاویل اور ایک جگہ عدم تاویل۔ اور نہ تاویلات کے مراد اللہ و مراد رسول قرار دیں کیونکہ وہ تاویلات

منصوص نص صریح اور غیر منصوص اعتقادیات میں حجت نہیں بس لفظ قرآن و حدیث پر اعتقاد رکھیں اور اسکی معنی مراد و کیفیت کو شارع پر تفویض کریں واللہ اعلم قَالَ مُعَلَّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْئَلَةِ۔ مراد یہہ کہ ابن عمر نے سوال کے باب میں حضرت سے سنا یعنی حدیث کے جزو اول میں سوائے

زیادتی کے جسکا آخر عرق لحم ہے باب قَوْلِ اللّٰهِ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا یہہ باب بیان میں اس آیہ کریمہ کے ہے مضمون اس آیت شریف کا ظاہر اس میں ہے کہ سوال میں الحاح نکیا جائے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں

ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے کہ وہ ضرورت کے سبب سائل ہوتے ہیں تو الحاح نہیں کرتے ہیں الحاف حا مہملہ اور فا سے الحاح کے معنی میں ہے وَكَمِ الْغِنَى اور یہہ باب اس بیان میں ہے کہ غنا کا کیا ہے یعنی کس قدر مال رکھے سے غنی

ہوتا ہے اور اسپر سوال کرنا حرام ہے مقرر یہہ ہے کہ اسپر زکوۃ واجب ہو۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک رات دن کا قوت اسکے پاس ہو تو اسکو سوال کرنا حرام ہے۔ روایت کی اسکی ابو داود نے۔ اور بعضوں نے تاویل کی ہے کہ ایک رات دن کا قوت

دایمی رکھنا مراد ہے۔ اور بعضوں نے حدیث ابو داود کے نسخ کا ادعا کیا ہے۔ اور مولف علیہ الرحمہ نے اس باب میں کوئی حدیث جو مقدار غنا پر دلالت کرے نہیں لائی۔ گویا کوئی حدیث اپنی شرط پر نہیں پائی ہے وَقَوْلِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ۔ اور یہہ باب بیان قول نبوی میں ہے کہ نہیں پاتا ہے مراد ایسی غنا کہ بے نیاز کرے اسکو لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ بسبب اس فرمان خدا کے جو فرمایا کہ تمہارے صدقات ان لوگوں کے واسطے ہیں جو درماندہ ہوئے ہیں راہ خدا میں جہاد کفار کے نہیں طاقت رکھتے ہیں راہ چلنے کی کہ تجارت

اور کسب معیشت کے لئے جاویں۔ کہتے ہیں کہ فقرای اہل صفہ مراد ہیں۔ اور وے چار سو نفر کے قریب تھے فقرای مہاجرین سے ایک صفہ جو مسجد کے باہر تھا اسمیں رہا کرتے اور انکے سب اوقات طاعت و عبادت اور اشتغال علم میں

مصروف تھے۔ اور انکی توصیف کہ راہ چلنے کی طاقت نہیں بسبب اس بات کے مشعر ہے کہ وے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے کہ اس سے اپنا قوت کرسکیں حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَيْسَ لَهٗ غِنًى وَيَسْتَحْيِيْ

وَلَا يَسْئَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہیں ہے مسکین وہ شخص جو پھرا دے اسکو ایک لقمہ اور دو لقمے لیکن مسکین وہ شخص ہے کہ نہیں ہے اسکو غنا اور وہ حیا رکھتا ہے کہ سوال کرے یا سوال نہیں

کرتا ہے لوگوں سے راہ الحاح سے حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا۔ شعبی نے کہا کہ حدیث کی مجھسے کاتب مغیرہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ کو لکھا کہ لکھ میری طرف وہ چیز جو تو نے سنا ہو پیغمبر خدا سے پس لکھا مغیرہ نے اسکے طرف کہ میں نے

حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے مقرر مکروہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزیں قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ایک قیل و قال ہے یعنی بیہودہ گفتگو کہ جسمیں کچھ ضرورت اور ثواب آخرت نہوے

دوسرا ضایع کرنا مال کا جو اسراف کرے اور گناہ میں خرچ اور غیر مستحق کو دے اور اسکو چھوڑ دے کہ تلف ہو جاوے۔ تیسری چیز اکثر سوال کرنا مال جمع کرنیکے لئے۔ یا یہہ بھی احتمال ہے کہ کثرت سوال حل مشکلات سے ان چیزوں

جو تعبدی ہیں کہ جسکے ظاہر پر عمل کرنیکے لئے ہم مامور ہیں اور انکے موجبات کی تصریح نہ آئی۔ یا سوال کرنا ایسی چیز سے کہ سایل کو جسکی حاجت نہو واللہ اعلم۔ اور مناسبت ترجمہ کے ساتھ حدیث کا یہی جزو اخیر ہے ——

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فساررتہ فقلت ما لک عن فلان واللہ انی لاراہ مؤمنا قال او مسلما ... سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے عطا فرمایا ایک گروہ کو جس حال میں کہ میں انمیں بیٹھا تھا کہا پس چھوڑ دیا
حضرت نے انمیں سے ایک مرد کو اور عطا نہ فرمایا اسکو حالانکہ وہ مرد ... پسند تھا ... کہا پس مینے عرض کی کہ کیا ہوا آپکو فلان سے کہ اسکو کچھ عنایت نہ فرمائی قسم ہے خدائے عزوجل
کی کہ مقرر میں اسکو مومن جانتا ہوں فرمایا یا مسلمان ... کوئی ... مطلع نہیں ہوسکتا ہے اس ارشاد میں اس مرد کے ایمان کی نفی نہیں بلکہ تعلیم ادب ہے ... عبارت ...
ظاہر ہی کچھ حضرت نے ... فرمایا کہ یوں مسلمان ہے فسکتّ قلیلا ثم غلبنی ما اعلم فیہ فقلت یا رسول اللہ ما لک عن فلان واللہ انی لاراہ مومنا قال او مسلما ...
قلیلا ثم غلبنی ما اعلم فیہ فقلت یا رسول اللہ ما لک عن فلان واللہ انی لاراہ مومنا قال او مسلما ... جوش نے ...
میں جانتا تھا بخشش کے استحقاق سے پس عرض جناب کی جیسا کہ پہلا عرض کی تھی تو حضرت نے ویسا ہی فرمایا پھر تیسری بار عرض کی تو وہی جواب دیا یعنی فقال انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان
یکبّ فی النار علی وجہہ پس حضرت نے فرمایا کہ تحقیق میں دیتا ہوں ایک مرد کو حالانکہ اسکا غیر دوست تر ہے میرے پاس اس سے اس اندیشہ سے دیتا ہوں اگر اسکو نہ دیوے وہ گریگا اپنے منہ کے دوزخ میں یعنی صاحب ضعیف الایمان ہے
طرف بخل کا گمان کریگا وہ اعتقاد اسکو داخل دوزخ کا موجب ہوگا نعوذ باللہ منہا جیسے مولفۃ القلوب یعنی جو لوگ نیا اسلام لائے ہوں حضرت انکی تالیف کے لئے بہت دیا کرتے تھے اور یہ حدیث سابق میں باب اذا لم یکن الاسلام
علی الحقیقۃ میں گذر چکی ہے وعن ابیہ عن صالح عن اسمعیل بن محمد انہ قال سمعت ابی یحدث ھذا ... اسمعیل نے کہا کہ میں نے سنا اپنے باپ کو ... یہ حدیث ... اس قول
سعد سے فقال فی حدیثہ فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فجمع بین عنقی وکتفی پس سعد نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت نے اپنا ہاتھ مارا پس میری گردن اور شانہ کے درمیان جمع کیا ثم قال
اقبل ای سعد انی لاعطی الرجل پھر فرمایا ای سعد تو قبول کر بات کو کہ میں بخشش ... قال ابو عبد اللہ فکبکبوا قلبوا مکبا مولف علیہ الرحمہ نے تفسیر میں قول اکب کے معنے کبکبوا کے بتلا دیا
گئے جس حال میں کہ اپنے منہ کے ... اکب الرجل اذا کان فعلہ غیر واقع علی احد اکب الرجل اسوقت کہتے ہیں کہ اسکا فعل غیر واقع ہو فاذا وقع الفعل قلت کبہ اللہ لوجہہ وکببتہ انا
اس عبارت سے یہ ارادہ کیا ہے کہ اکب ہمزہ کے ساتھ لازمی ہے اور کب متعدی ہے ... قال ابو عبد اللہ صالح بن کیسان ھو اکبر من الزھری مولف علیہ الرحمہ نے کہا کہ صالح بن کیسان زہری سے عمر میں زیادہ
ہے اسکی عمر ایک سو ساٹھ سال کی تھی وھو قد ادرک ابن عمر اور مقرر صالح نے پایا ہے عبد اللہ بن عمر کو **حدثنا** اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا قال لیس المسکین الذی یطوف علی الناس تردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان یعنی نہیں ہے
مسکین جو پھرتا ہے لوگوں پر جس حال میں کہ رد کرتا ہے اسکو ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک خرما اور دو خرمے یعنی تھوڑی چیز کے لئے گدائی کرتا ہے ولکن المسکین الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ
ولا یقوم فیسأل الناس لاکن مسکین وہ شخص ہے جو نہیں پاتا ہے اس قدر کہ اسکو بے نیاز کرے اور جانا نہیں جاتا ہے حال اسکا پس صدقہ کیا جاتا ہے اسپر اور نہیں کھڑا رہتا ہے اپنے پاؤں پر کہ سوال کرے لوگوں سے **حدثنا**
عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یاخذ احدکم حبلہ ثم یغدو احسبہ
قال الی الجبل فیحتطب فیبیع فیاکل ویتصدق خیر لہ من ان یسال الناس ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا البتہ کہ لیوے کوئی تمہارا اپنی رسی پھر صبح کرے راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت نے فرمایا کہ
روانہ ہوتا ہے پہاڑ کی طرف پھر لکڑیاں جمع کرے اور بیچے اور فقرا پر صدقہ کرے بہتر ہے اسکے حق میں یہ کہ سوال کرے لوگوں سے **باب** خرص التمر یہ باب اس بیان میں ہے کہ خرما جب درخت پر ہو اسکا اندازہ کرنا مشروع ہے تا
مقدار عشر کا معلوم ہو اور اسی پر چھوڑ دیں یہاں تک کہ اسکو اتاریں اور جس کا جی چاہے ... **ف** خرص ... خا معجمہ ... اندازہ کرنیکے معنی میں ہے شافعیہ کے پاس سنت ہے اور بعضے قول سے واجب ہے لیکن حنفیہ
اسکے قائل نہیں انکی سند ... فائدہ خرص کا یہ ہے کہ مالک کو اسمیں وسعت ہے کہ اس سے جانتا تو آپ بھی کھاوے یا قرابت والے ہمسایہ فقیر کو دیوے اور اسکو اس بات سے منع کرنے میں اسکو تنگی ہوتی ہے اور تمر کے قید سے دوسرے پھل
خرص میں جو کچھ مستعمل ... خارج ہو گئے کیونکہ ... اندازہ نہیں ہوسکتا قسطلانی **حدثنا** سھل بن بکار قال حدثنا وھیب عن عمرو بن یحیی عن عباس
الساعدی عن ابی حمید الساعدی قال غزونا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فلما جاء وادی القری اذا امراۃ فی حدیقۃ لھا ابو حمید نے کہا کہ ہم نے غزا کیا حضرت کے
ہمراہ ... غزوہ تبوک میں پس جب آئے حضرت وادی القری میں جو ایک شہر قدیم ہے درمیان مدینہ طیبہ اور شام کے ناگاہ ایک عورت اپنے باغ میں تھی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ اخرصوا فخرص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق پس حضرت نے اصحاب کو فرمایا کہ اندازہ کرو پس آپ نے اندازہ کیا دس وسق کا فقال لھا احصی ما یخرج منھا پھر اس عورت کو فرمایا کہ ضبط کر اور نگاہ رکھ جو اس سے
نکلے تا معلوم ہو کہ جو اندازہ کیا ہے برابر ہے فلما اتینا تبوک قال اما انھا ستھب اللیلۃ ریح شدیدۃ جب تبوک آئے تو آپ نے فرمایا آگاہ رہو آج ایک سخت باد چلیگا فلا یقومن احد
ومن کان معہ بعیر فلیعقلہ فعقلناھا پس کھڑا نہ رہے تمہارا کوئی اور جس شخص کے ساتھ اونٹ ہو تو چاہیے کہ باندھے اسکے زانو پس ہم نے اونٹوں کو باندھا وھبت ریح شدیدۃ فقام رجل فالقتہ
بجبل طیّ پس چلا وہ سخت باد اور کھڑا رہا ایک مرد سو ڈال دیا اسکو ہوا نے طے کے پہاڑ میں واھدی ملک ایلۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ بیضاء اور ہدیہ بھیجا حضرت کے لئے بادشاہ ایلہ کا ایک [illegible]

یعنی سفید ایلہ بفتح ہمزہ وسکون یا اور اسکے بعد لام مفتوحہ ایک شہر قدیم ہی ساحل دریا پر۔ امام نووی نے کہا کہ اسکا نام دلدل ہی۔ اور بعض کہتی ہیں کہ دلدل غزوہ تبوک سے آگے بھیجا تھا اور حضرت غزوہ حنین میں اسپر سوار تھے۔ اور غزوہ
تبوک شہر رجب ہجرت سے نوین سال میں ہوا۔ اور غزوہ حنین آٹھویں سن میں ہی بعد فتح کرکے وَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا اور حضرت نے اسکو ایک چادر پاکسوۃ وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ اور خط لکھا اسکو بحال
رکھا اسکو ایلیہ کے لوگون اور اس دریا انکو کیونکہ وے لوگ ساحل بحر کے باشندے تھے۔ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ پس جب لوٹے وادی القری کو اس عورت کو فرمایا کتنا لایا میوہ تیرا
باغ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس عورت نے کہا کہ دس اوسق ہوئی جو اندازہ کیا تھا حضرت نے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ
أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ پس حضرت نے فرمایا کہ میں جلد جانیوالا ہوں مدینہ منورہ کے طرف۔ یعنی اس راہ سے جاتا ہوں جو نزدیک تر ہو۔ پس جو شخص کہ تمہاری سے چاہی کہ میرے ساتھ جلدی کرے تو جاہو کہ شتابی
کرے فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ مولف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ ابن بکار نے بعد کلمہ فلما کے ایسا کلمہ کہا ہی کہ جسکا معنا اشرف علی المدینہ ہی۔ یعنی جب مدینہ مطہرہ نزدیک اور بلندی سے آپ کی
نظر شریف میں آیا قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فرمایا یہہ مدینہ طابہ ہی۔ طابہ اسمای مدینہ سے ایک اسم ہی فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ پھر اوٹا کیا کوہ احد کو فرمایا کہ یہہ ایک پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا
ہم کو اور ہم دوست رکھتے ہیں اسکو۔ بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس پہاڑ کے لوگ ہیں جو اہل مدینہ ہیں قبیل سے وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ کے غرض یہ سے اہل قریہ مراد ہی اور اکثر کہتے ہیں کہ نفس کوہ مراد ہی حق سبحانہ جل شانہ اسمیں حضرت
کی محبت رکھا ہی جیسا کہ موجودات میں۔ و نباتات حضرت کی محبت رکھنی اور آپ کی رسالت پر گواہی دینی روایات صحیحہ سے ثابت ہی جیسا کہ ستون حنانہ آپ کی تاب مفارقت سے گریہ کیا اسکے قصہ کی تفصیل اور
بیعادی کی تحقیق اس عاصی مترجم نے جنان السیر میں ہجرت سے آٹھویں سال کے وقائع میں لایا ہی اور مروی ہی کہ یہہ تھا کہ نزول وحی سے آگے حضرت پر سلام کرتا تھا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى قَالَ
دُورُ بَنِي النَّجَّارِ کیا میں تمہیں خبر دون بہتر مکانات سے انصار کے کہنے لگے ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے۔ فرمایا مکانات قبیلہ بنی نجار کے ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ
أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ پھر گھر اولاد عبد الاشہل کے پھر بنی ساعدہ کے لاکن بنی ساعدہ اور بنی حارث میں تردد کا سبب کیا ہی معلوم نہوا وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا اور ہر
مکان میں انصار کے خیر ہی یعنی لفظ خیر حضرت کی کلام پاک میں محذوف ہی قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ سلیمان بن بلال نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے
عمرو بن یحییٰ نے اس لفظ کے ساتھ جو بنی حارث کی تقدیم بنی ساعدہ پر ہو وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا اور وہی سلیمان مذکور نے اس اسناد سے اس عبارت سے نقل کی وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ مولف نے کہا ہو باغ کہ اسپر دیوار ہو اسکو حدیقہ کہتے
ہیں وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَمْ يُقَلْ حَدِيقَةٌ اور جو باغ کہ اسکے اطراف دیوار نہو اسکو حدیقہ نہیں کہا جاتا ہی۔ چونکہ حدیث میں لفظ حدیقہ آیا اسکی یہہ تفسیر کی

باب الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ

السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي باب بیان میں واجب ہونے دسوین حصے کے اس زراعت سے جو پانی سے آسمان کے اور آب روان سے ہو۔ حدیث میں یہی دو چیز مذکور ہیں وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا
اور نہیں حکم کیا عمر بن عبد العزیز نے زکوۃ شہد کے باب میں کوئی چیز حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ (الزہری)
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ عمر بن الخطاب سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جو زراعت
کہ پانی دی آسمان یا چشمے اسکا زکوۃ دسواں حصہ ہی واجب ہی عثری بفتح عین و ثا مثلثہ مفتوحہ وکسرہ راء و تشدید یا اس زراعت کو کہتے ہیں جو آب روان سے ہو اور بعض کہتے ہیں کہ عثر یا خود عاثور سے ہی۔ عاثور اس
سد کو یعنے اس ٹیک کو کہتے ہیں جو راہ میں باندھیں تا پانی زراعت کے طرف رجوع کرے نقلہ الکرمانی۔ اور قسطلانی کہتا ہی کہ جو پانی کہ سیل جاری سے گڑہی میں جمع ہو اس گڑہی کو عاثور کہتے ہیں وَمَا سُقِيَ
بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ اور وہ زراعت جو پانی دی گئی ہو ڈول سے اس سے آدھا عشر کا ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ امام بخاری نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف حدیث ابی سعید کے جو باب
مالا دی زکوۃ فلیس بکنز میں گذری۔ یا وہ حدیث جو باب کے آخر میں آتی ہی لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ کیونکہ وہ متعین نہیں کیا حدیث اول میں عشر یا نصف عشر۔ یعنی حدیث ابن عمر فیما سقت
السماء العشر ارادہ کیا امام بخاری نے جو لہذا سے یہہ حدیث ابن عمر کی دِيَعْنِي فِي هَذَا وَوَقَّتَ اور بیان کیا اس حدیث ابن عمر میں اور متعین کیا کس چیز میں عشر ہی اور کس چیز میں نصف عشر وَالزِّيَادَةُ
مَقْبُولَةٌ اور ثقہ لوگ کی زیادتی مقبول ہی وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ اور تفسیر حدیث کی حکم کرتی ہی مبہم پر یعنی تخصیص حکم کرتی ہی عموم پر کیونکہ قول ابی سعید لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ
تھا قول ابن عمر جو فیما سقت السماء ہی اسکا مفسر و مخصص ہی إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ جس وقت کہ روایت کرین ثقہ لوگ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ جیسا کہ روایت کی فضل بن عباس نے کہ مقرر حضرت نے نماز نہ پڑھی کعبہ میں فتح مکہ کے روز۔ اور بلال
نے کہا کہ تحقیق نماز پڑھی حضرت نے۔ پس لیا گیا قول بلال کا اور معتبر رکھا گیا۔ اور ترک کیا گیا قول فضل کا۔ اور اصول فقہ میں مقرر ہی کہ جب دو حدیث ایک دوسری کی معارض ہوں ایک مثبت ہو اور
دوسری منفی ہو تو حکم مثبت کو ہی۔ یہی دو حدیث فضل و بلال کو مثال لائے ہیں۔

باب لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب اس بیان میں کہ نہیں ہی صدقہ پانچ وسق سے

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا مالک قال حدثنی محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعۃ عن ابیہ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما اقل من خمسۃ اوسق صدقۃ ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے پانچ وسق سے کم میں صدقہ۔ ولا فی اقل من خمسۃ من الابل الذود صدقۃ اور نہیں ہے پانچ شتر سے کم میں صدقہ ولا فی اقل من خمس اواق من الورق صدقۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ قال ابو عبد اللہ ھذا تفسیر الاول اذا قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ لکونہ لم یبین ویؤخذ ابدا فی العلم بما زاد اھل الثبت او بینوا امام بخاری نے کہا کہ یہہ حدیث تفسیر ہے حدیث ابن عمر کی جو اول ہے یعنے مذکور باب سابق میں جبکہ کہا کہ نہیں پانچ وسق سے کم میں صدقہ۔ اس سبب سے کہ حدیث ابن عمر میں قدر نصاب کا بیان نہیں تھا اور لیا جاتا ہے علم دین میں وہ جو زیادہ کرین ثقہ لوگ یا بیان کرین

باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل یہہ باب اس بیان میں ہے کہ لینا صدقہ خرمے کا درخت سے خرما توڑنے کے وقت روا ہے وھل یترک الصبی فیمس تمر الصدقۃ اور یہہ باب اس بیان میں ہے کہ آیا جایز ہے کہ چھوڑا جاوے لڑکا کہ چکھے خرما صدقہ کا

حدثنا عمر بن محمد بن الحسن الاسدی قال حدثنا ابی قال حدثنا ابراھیم بن طھمان عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل فیجیئ ھذا بتمرہ وھذا من تمرہ حتی یصیر عندہ کوما من تمر ابو ہریرہ نے کہا کہ تھے حضرت کہ لایا جاتا تھا آپ کے پاس خرما جھاڑنے سے توڑنے کے وقت پس لاتا تھا یہہ شخص اپنا خرما اور وہ شخص اپنا خرما یعنے ہر شخص اپنا خرما لاتا تھا۔ یہان تک ہوتی تھی حضرت کے پاس ایک ڈھیگ کوم بفتح کاف و سکون واو و میم ہے فجعل الحسن والحسین یلعبان بذلک التمر فاخذ احدھما تمرۃ فجعلہ فی فیہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجھا من فیہ فقال اما علمت ان آل محمد لا یاکلون الصدقۃ پس حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بازی کرتے تھے اس خرمے کے ساتھ پس لیا ایک نے کہ خرما لیا اور ڈالا کہ اپنے منہہ مین اور جو حدیث کہ آتی ہے اسمین آیا ہے کہ امام حسن نے اپنے منہہ مین لیا تھا اور ضمیر جعلہ کی خرما کے طرف ہے۔ پس دیکھا حضرت نے انکے طرف تو انھون نے اپنے منہہ سے نکالا۔ پس آپ نے فرمایا تم نہین جانتے ہو کہ آل محمد نہین کھاتے ہین صدقہ اور حرام ہے انپر علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام۔ آل محمد میں شافعیہ کے پاس بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب بھی داخل ہین اور امام ابو حنیفہ و امام مالک کے پاس فقط بنی ہاشم اور عند البعض قریش بھی داخل ہین لفظ صدقہ جو مطلق ہے صدقہ واجب یعنی زکوۃ اور صدقہ نفل ہر دو کو شامل ہے لیکن سیاق حدیث صدقہ واجب کو ہی خاص کرتا ہے قسطلانی یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ اطفال کو تعلیم احکام شرعیہ کی چاہئے تا ناشی علم پر ہون اور وقت تکلیف کے اسکو کام مین لاوین۔ اور جو کہ بڑون پر حرام ہے وہ چھوٹون پر بھی حرام ہے

باب من باع ثمارہ او نخلہ او ارضہ او زرعہ وقد وجب فیہ العشر او الصدقۃ فادی الزکوۃ من غیرہ یہہ باب بیان مین حال اس شخص کے ہے کہ بیچا اپنے میوے کو یا درخت میوہ دار کو یا اپنی زمین زراعت کو یا اپنی زراعت کو حسب حال زراعت کہ واجب ہوا انسے ہر چیز مین عشر یا صدقہ پس ادا کیا زکوۃ اس چیز کے غیر سے کہ جس پر عشر واجب ہوا تھا او باع ثمارہ ولم تجب فیہ الصدقۃ یا بیچا میوے کو حالانکہ واجب نہوا تھا اسمین صدقہ مقصود مولف کا یہہ ہے کہ ان چیزون کا بیچنا حق اللہ واجب ہونیکے آگاہ بعد روا ہے وقول النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الثمرۃ حتی یبدو صلاحھا اور یہہ باب بیان مین قول نبوی کے ہے جو فرمایا کہ میوے کو مت بیچو یہان تک کہ اسکی صلاحیت ظاہر ہو یعنی جب تک کام مین لانیکے قابل نہو۔ امام بخاری علیہ الرحمہ کہتا ہے فلم یحظر البیع بعد الصلاح علی احد پس منع نفرمایا حضرت نے بیچنا میوے کا بعد صلاحیت کے کسی پر ولم یخص من وجب علیہ الزکوۃ ممن لم تجب علیہ اور مخصوص نفرمایا حضرت نے اس شخص کو کہ زکوۃ جس پر واجب ہو اس شخص سے کہ جس پر واجب نہو۔ کرمانی کہتا ہے کہ مولف کا غرض اس قول سے رد ہے شافعی پر کہ انھون نے میوے کی صلاحیت کے بعد جب تک اسکا زکوۃ ادا نکرے اسکے بیچنے کو منع کیا ہے

حدثنا حجاج قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عبد اللہ بن دینار قال سمعت ابن عمر نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمرۃ حتی یبدو صلاحھا ابن عمر نے کہا کہ منع فرمایا ہے حضرت نے بیچنا میوے کا یہان تک کہ ظاہر ہو صلاحیت اسکی وکان اذا سئل عن صلاحھا قال حتی تذھب عاھتہ اور تھے ابن عمر جب سوال کئے جاتے معنے سے صلاح کے تو کہتے کہ جاتی رہے اسکی آفت یعنی اسکی صفت مطلوب ظاہر ہو **ف** مثلا شروع حلاوت یا اسکا رنگ سرخ و زرد یا سیاہ وغیرہ جو پختگی کے آثار ہین کہ اس حالت مین پھل صدمے امن پکتا ہے مگر اسکے آگے تلف ہونے گر جانے کا اندیشہ ہے پس قیمت کے مقابلے مین کوئی چیز باقی نرہیگی پس لازم آیگا کہ غیر کا مال از راہ باطل کھالین اور یہہ حرام ہے لاکن حدیث کا عموم خاص کرتا ہے اس بات کو کہ اگر قطع کی شرط کرین بالاجماع جایز ہے قسطلانی

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال حدثنی اللیث قال حدثنی خالد بن یزید عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد اللہ قال نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحھا اسکا ترجمہ گذرا

حدثنا قتیبۃ عن مالک عن حمید عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمار حتی تزھی قال حتی تحمار انس بن مالک نے کہا کہ منع فرمایا حضرت نے بیچنے سے میوے کے یہان تک کہ وہ رنگین ہو۔ راوی نے کہا یہان تک کہ سرخ ہو یا زرد یا سیاہ

باب ھل یشتری صدقتہ یہہ باب تنوین کے ساتھ ہے کہ آیا جایز ہے کہ اپنا صدقہ جو دیا ہے فقیر سے خرید کرے یا نہ یہہ حکم مختلف فیہ ہے ولا باس ان یشتری صدقۃ غیرہ کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ خرید کرے صدقہ دوسرے کا لان النبی صلے اللہ علیہ وسلم انما نھی المتصدق خاصۃ عن الشراء ولم ینہ غیرہ اسلئے کہ حضرت نے منع فرمایا مگر صدقہ دینیوالے کو اپنا صدقہ آپ خرید کرے اور منع نہ فرمایا دوسرے کو۔ اور بریرہ کی حدیث مین جو آیا ہے ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ یہہ حدیث بھی اسکے جواز پر دال ہے۔ اسلئے کہ جب بلا عوض روا ہو بالعوض بطریق اولی روا ہوگا۔

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن سالم ان عبد اللہ بن عمر کان یحدث ان عمر بن الخطاب تصدق بفرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یشتریہ ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستامرہ فقال لا تعد فی صدقتک ابن عمر کہتے تھے کہ میرے والد عمر ابن الخطاب نے صدقہ دیا تھا ایک گھوڑا راہ خدا میں پھر پایا اس گھوڑے کو کہ بیچا جاتا ہے سو اسکو خریدنا چاہا۔ پھر حضرت کے پاس آئے اور اسکے خریدنے کا حکم طلب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صدقہ میں عود نکر فبذلک کان ابن عمر لا یترک ان یبتاع شیئا تصدق بہ الا جعلہ صدقۃ پس اسی سبب سے ابن عمر نہیں چھوڑتے تھے اپنی ملک میں وہ چیز جو صدقہ دے بعد پھر خریدے ہوں مگر اسکو صدقہ ہی دیتے۔ گویا ابن عمر نے یہہ سمجھا تھا کہ صدقہ کو خرید کرنیکا منع اس جہت سے ہے کہ اپنی ملک میں رکھے۔ اگر صدقہ دینے کے لئے خریدے مضایقہ نہیں **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن ابیہ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ فظننت انہ یبیعہ برخص فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشتر ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرہم اسلم نے کہا کہ میں نے سنا عمر ابن الخطاب سے کہ فرماتے تھے کہ میں نے سوار کروایا گھوڑے پر ایک شخص کو فی سبیل اللہ پس ضایع کیا اسکو وہ شخص کہ گھوڑا جسکے پاس تھا پس میں نے ارادہ کیا کہ اسکو خرید کروں اور گمان کیا کہ وہ ارزان بیچیگا۔ پس حضرت سے سوال کیا تو فرمایا کہ مت خرید کر اور اپنے صدقہ میں عود نکر۔ اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کو دے ان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ مقر عود کرنیوالا اپنے صدقہ میں مانند عود کرنیوالے کے ہے اپنے قے میں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ مانند کتے کے ہے جو قی کرکے پھر اسکو کھاوے۔ اس فعل سے نفرت دلوانیکے لئے یہہ تمثیل آئی ہے ظاہر یہہ نہی تحریمی ہے لاکن جمہور اسپر ہیں کہ یہہ تنزیہی ہے اسلئے کہ فعل کتے کا تحریم سے متصف نہیں ہے کیونکہ اسپر تکلیف شرعی نہیں ہے

باب ما یذکر فی الصدقۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باب بیان میں حرام ہونے صدقہ کے ہے حضرت کے لئے۔ اور یہہ بات آپکے خصایص سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سب انبیا کو شامل ہے اور قسطلانی کہتا ہے کہ صحیح تر ہمارے اصحاب کے پاس یہہ ہے کہ صدقہ فرض زکوۃ وغیرہ سے حضرت کی اولاد پر بھی حرام ہے۔ لاکن صدقہ نفل حرام نہیں۔ امام جعفر بن علیہما السلام وعلی آبائہ الکرام اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابرار خانوں کا پانی پیا کرتے تھے جو ما بین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان تھے پس آپ سے کہا گیا کہ یہہ پانی صدقہ کا ہے تو فرمایا کہ ہمارے پر صدقہ مفروضہ حرام ہے رواہ الشافعی والبیہقی اور اسی پر گئے ہیں امام اعظم و احمد حنبل رحمہما اللہ **حدثنا** آدم حدثنا شعبۃ حدثنا محمد بن زیاد قال سمعت ابا ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ابو ہریرہ نے کہا کہ امام حسن نے صدقہ کے خرمے سے ایک دانا اپنی منہہ میں ڈالا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو ڈالدیں کخ بفتح و بکسر کاف و سکون خا مخففہ ہے ابن مالک نے تسہیل میں کہا کہ وہ اسمای افعال سے ہے اور تحفہ میں کہا کہ وہ اسمای اصوات سے ہے۔ اور کوئی اسکو عربی کہتا ہے اور کوئی عجمی۔ اور مولف بخاری نے اسکو باب من تکلم بالفارسیۃ کے آخر جہاد میں لایا ہے وہ ایک کلمہ ہے کہ بچے کو کسی چیز کے کھانے سے زجر کرنے کے وقت اور پلیدی سے نفرت دلانیکے وقت کہتے ہیں ثم قال اما شعرت انا لا ناکل الصدقۃ پھر فرمایا کہ آیا نہیں جانتا ہے تو کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ کو یہہ قول اما شعرت اس چیز میں کہتے ہیں جو واضح ہو اگرچہ مخاطب اسکو نجانتا ہو اور یہہ کلام ابلغ ہے زجر سے کہ نہیں مت کھا اسکو

باب الصدقۃ علی موالی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب بیان میں جایز ہونے صدقہ دینے کے آزاد غلاموں کو ازواج مطہرات کے۔ لاکن جو بنی ہاشم کے آزاد ہوں انکا حکم ازواج طاہرہ کا حکم ہے صدقہ لینا انکو روا نہیں جیسا کہ ترمذی نے حدیث صحیح روایت کی ہے کہ مولی القوم من انفسہم یعنی غلام و باندی قوم کی اسی قوم میں داخل ہے **حدثنا** سعید بن عفیر قال حدثنا ابن وہب عن یونس عن ابن شہاب قال حدثنی عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال وجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ میتۃ اعطیتہا مولاۃ لمیمونۃ من الصدقۃ ابن عباس کہتے ہیں کہ پایا حضرت نے ایک مری ہوئی بکری کو جو دی گئی تھی ایک کنیز آزاد ام المومنین بی بی میمونہ کی صدقہ سے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہلا انتفعتم بجلدہا قالوا انہا میتۃ پس حضرت نے فرمایا کس لئے نفع نلیا تم نے اسکے پوست سے بولے کہ وہ مردار ہے قال انما حرم اکلہا فرمایا نہیں ہے حرام مگر اسکا کھانا۔ مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس وجہ سے ہے کہ حضرت نے وہ بکری صدقہ کی ہے سو معلوم ہوتے ہوئے اسکے پوست سے نفع لینا روا رکھا اور انکار نفرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرہ کے غلام باندی کو صدقہ حرام نہیں کیونکہ آل سے نہیں اور اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مردار کو تصدق کرنا اور اسکا لینا مسلمان کو روا ہے اور امام بخاری نے حکم حال ازواج کا ترجمہ میں بڑھایا اسلئے کہ اسکے پاس اس باب میں کچھ ثبوت کو نہ پہنچا

ف بخاری کی اس حدیث میں مردار بکری کے پوست سے نفع حاصل کرنا مطلق وارد ہے یعنی دباغت کے آگے یا بعد کچھ مذکور نہیں لیکن بخاری میں دوسری جگہ اور مسلم میں اسی قصہ میمونہ کی حدیث میں ابن عباس سے لفظ دباغت کی تخصیص و تعیین ہو چکی ہے چنانچہ لفظ اسکا یہہ ہے فقال الا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعتم بہ اور بھی مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے یہہ حدیث آئی ہے کہ کہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاہاب فقد طہر یعنی جب دباغت دیا جاوے پوست پس وہ پاک ہوا اور صحیح ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ و نسائی میں بھی قصہ میمونہ کی حدیث ابن عباس لفظ دباغت سے آئی ہے یعنی حضرت نے فرمایا کہ تم اس مردار بکری کے چمڑے کو دباغت دیکے نفع حاصل کرو۔ اور موطای امام مالک میں بی بی عایشہ سے مروی ہے ان رسول اللہ صلعم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت یعنی حکم فرمایا حضرت نے یہہ کہ فایدہ لیا جاوے مردار چمڑوں سے جب وہ دباغت دئے جاویں۔ اور نسائی میں یہہ حدیث آئی ہے کہ جنگ تبوک میں حضرت نے ایک عورت

کے پاس سے پانی منگوایا وہ بولی کہ نہیں ہے پانی میرے پاس مگر مردار چمڑے کے مشک میں حضرت نے فرمایا الیس قد دبغتہا یعنے کیا تو اسکو دباغت نہیں دی بولی ہان پس فرمایا کہ دباغت اسکی پاکی ہے ان احادیث
صحاح ستہ سے صاف ظاہر ہے کہ کافی ہے لینا مردار چمڑون سے آگے دباغت کے درست نہیں لیکن امر ہے خرید و فروخت اسکی جو انواع منافع سے ہے اور سبکا استعمال جیسا حرام ہے کھانا اسکا گوشت اور چربی وغیرہ چنانچہ
ابوداود میں یہ حدیث آئی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان اللہ عنہ اکرہ وثمنہا وحرم المیتۃ وثمنہا وحرم الخنزیر وثمنہا یعنے حرام کیا اللہ نے شراب اور مردار اور خنزیر کو باغت یہہ کہ اسکی تراوت کو زائل کر دین
مٹی لگا کر دہوپ مین یا بادے پر سوکھا کے انتہی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا الحکم عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ انھا ارادت ان تشتری بریرۃ
للعتق واراد موالیھا ان یشترطوا ولاءھا بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ مقرر سنے چاہا کہ بریرہ کو آزادی کے لئے خریدے۔ اسکے مالکون نے شرط کی اس کنیز کے ولا کی اپنے لئے ہو۔ ولاء غلام آزاد کی میراث کو کہتے ہین
اگر وہ کوئی وارث شرعی نرکھتا ہو بجہت نسبت یا نوبیت کے اسکی میراث آزاد کرنیوالیکو پہنچتی ہے فذکرت عائشۃ للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال لھا النبی صلے اللہ علیہ وسلم اشتریھا فانما الولاء لمن
اعتق پس بی بی عائشہ نے حضرت سے اس قصہ کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لے اسکو مقرر نہیں ہے ولا مگر اس شخص کو جو آزاد کیا ہے۔ اور یہہ شرط کچھ فائدہ نہین دیتی ہے اسکی ولا تیرے ہی لئے ہوگی۔ اگر تو کہیگا کہ یہہ بیع اس شرط کے ساتھ
کس طرح روا ہوگی۔ حالانکہ شریعت میں آزادی کے ساتھ شرط ولا سے بیع صحیح نہیں بسبب مخالفت نص شارع کے ہم کہتے ہین کہ یہہ شرط عقد بیع مین واقع نہوی اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس بیع کا روا ہونا حضرت کے حکم
سے اس واقعہ کے ساتھ مخصوص ہو گا اسمین مصلحت کفار کی قطع عادت کی تھی ایسی مصلحت شرعی امور مین واقع ہوی جیسا فسخ کرنا حج کا عمرے کے طرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہو مصلحت بیان جواز کے لئے اسکے
مہینوں مین قسط قالت واتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بلحم فقلت ھذا ما تصدق بہ علی بریرۃ بی بی کہتے ہین پس لایا گیا گوشت حضرت کے پاس تو مین نے کہا یا رسول اللہ یہہ وہ گوشت
ہے جو صدقہ دیا گیا ہے بریرہ پر فقال ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ پس فرمایا کہ یہہ گوشت اسکے لئے صدقہ ہے۔ اور وہ جب اسکی مالک ہوئی ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ بیان اس صدقہ اور ہدیہ کا یہہ ہے کہ صدقہ ایک بخشش ہے ثواب
آخرت کے لئے اور اسمین ذلت ہے لینیوالیکی۔ اور ہدیہ غیر کی تملیک کرنی ہے اکرام کی راہ سے یا تقرب کی راہ سے اور بدلہ ہدیہ کا دنیا مین بھی میسر ہے پس اسکی منت نہین رہتی ہے۔ اور منت صدقہ کی آخرت تک رہتی ہے اور سزاوار نہین
کہ اللہ تعالی کے سوای کسیکی منت اسکے رسول مقبول پر ہو اسلئے صدقہ حضرت پر حرام ہوا۔ موافقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہے کہ بریرہ مولاۃ تھی بی بی عائشہ کے **باب** اذا تحولت الصدقۃ
یہہ باب اس بیان مین ہے کہ جب صدقہ اپنی حال سے پھر جاوی جیسا کہ صدقہ لینیوالیکی ملک ہو جاوی تو اسکا کھانا بنی ہاشم کو روا ہے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا یزید بن زریع قال
حدثنا خالد عن حفصۃ بنت سیرین عن ام عطیۃ الانصاریۃ قالت دخل النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فقال ھل عندکم شیء فقالت لا الا شیء بعثت بہ
الینا نسیبۃ من الشاۃ التی بعثت بھا من الصدقۃ ام عطیہ نے کہا کہ تشریف لائی پیغمبر خدا نے بی بی عائشہ پر پس فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانیکی ہے تو بی بی نے کہا نہین مگر ایک چیز جو بھیجی ہے
نسیبہ نے بکری سے وہ بکری جو بھیجی گئی ہے اسکو صدقہ کے راہ سے فقال انھا قد بلغت محلھا فرمایا مقرر وہ صدقہ پہنچا اپنے محل حلال کو۔ جب تصدق کیا گیا نسیبہ پر ملک اسکی ہوئی۔ اسکو پہنچتا ہے کہ جہاں چاہے
صرف کرے کسیکو بیچے یا ہدیہ دے پس وہ صدقہ کی حالت سے پھر گیا پھر جسکو صدقے کا کھانا روا نہین اسکا کھانا روا ہے **حدثنا** یحیی بن موسی قال حدثنا وکیع قال حدثنا شعبۃ عن
قتادۃ عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اتی بلحم تصدق بہ علی بریرۃ فقال ھو علیھا صدقۃ وھو لنا ھدیۃ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کے حضور مین
گوشت لے آئے جو تصدق کیا گیا بریرہ پر پس فرمایا کہ وہ گوشت اسکے واسطے صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے قال ابو داود انبانا شعبۃ عن قتادۃ سمع انسا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
مقصود بخاری سے اس اسناد کے بیچھے اس حدیث کے وہ ہے کہ عین حدیث کو قتادہ جو سابق کے اسناد مین بطریق عنعنہ لایا تھا یہان بطریق سماع لایا ہے پس تو ہم تدلیس کا اسمین نرہیگا اگرچہ عنعنہ ثقہ کا حکم
اتصال کا رکھتا ہے **باب** اخذ الصدقۃ من الاغنیاء وترد فی الفقراء حیث کانوا باب اس بیان مین ہے کہ لیا جاوی صدقہ اغنیا سے اور رد کیا جاوی اس جگہ کے فقرا پر۔ مذہب مؤلف
کا موافق مذہب امام ابو حنیفہ کے ہے کہ نقل کرنا صدقات کا ایک شہر سے دوسرے شہر کو روا ہے۔ اور امام شافعی کے پاس روا نہین مگر جب اس شہر مین مستحقین نرہین **حدثنا** محمد ھو ابن
مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا زکریا بن اسحق عن یحیی بن عبد اللہ بن صیفی عن ابی معبد مولی ابن عباس عن ابن عباس انہ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل حین بعثہ الی الیمن انک ستاتی قوما اھل الکتاب فاذا جئتھم فادعھم الی ان یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول
اللہ فان ھم طاعوا لک بذلک فاخبرھم ان اللہ قد فرض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ حضرت نے معاذ ابن جبل کو فرمایا جب انکو بھیجا طرف یمن کے کہ تم تو
آتا ہے ایک قوم پر جو اہل کتاب ہین۔ پس جب تو انپر پہنچے انکو بلا اس بات کے طرف کہ دین گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول ہے اللہ کا۔ پس اگر وہ اطاعت کرین تیری کلمہ مین اور
مسلمان ہو جاوین تو انکو آگاہ کیجیو کہ مقرر اللہ تعالی فرض کیا ہے انپر نماز پنجگانہ روز و شب مین فان ھم اطاعوا لک بذلک فاخبرھم ان اللہ قد فرض علیھم صدقۃ یؤخذ من
اغنیائھم فترد علی فقرائھم پس اگر وے اطاعت کرین تیرے لئے فرضیت مین نماز پنجگانہ کے پس خبر دیجیو انکو مقرر اللہ تعالی فرض کیا ہے انپر صدقہ یعنی زکوۃ کہ لیا جاوے انکے مالداروں سے

اور سویکے

اور رد کیا جاوے یعنے خرچ کیا جاوے انکے فقرا پر ۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قول دلالت نہیں کرتا ہے اسبات پر کہ زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر کو نہ بھیجیں جیسا کہ شافعیہ تمسک کرتے ہین ۔ اگر انکے فقرا دوسرے شہر میں ہوں انھیں کے فقرا ہین ۔ اور
نسبت اغنیا و فقرا کی اتفاقی ہے فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ پس اگر وے قبول کرین اطاعت تیری لئے زکوٰۃ دینے مین تو دور رکھ آپ کو انکے نفایس اموال سے وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ اور ڈر اور پرہیز کر
دعاء بد سے مظلوم کے یعنے دور رکھ آپ کو سب انواع ظلم و تعدی سے خواہ صدقات کے لینے مین ہو یا دوسرے امور مین اور انھین انواع ظلم سے ہے لینا نفایس اموال کا فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ پس تحقیق نہیں ہے درمیان اُس
اور درمیان اللہ تعالیٰ کے پردہ یہہ کنایہ ہے اسبات سے کہ طرف دعا مظلوم کی اگرچہ فاسق ہو اور اسکا ظالم کے حق میں مستجاب ہے ۔ مقرر خدا کے اور اُسکے درمیان پردہ نہیں

باب صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَدُعَائِهٖ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

باب دعا کرنے میں امام کے صاحب صدقہ کے لئے تکرار دعا کی اس لئے ہے کہ مراد صلوٰۃ سے معنی لغوی ہے جو دعا ہے وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ
صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اور یہہ بیان ہے اس قول خدا کے جو حضرت کے طرف خطاب کر کے فرمایا ہے کہ لے انکے مالوں سے صدقہ کہ پاک کرے تو انکو پلیدی سے گناہوں کے ۔ اور زیادہ کرے تو اس سے انکے حسنات کو اور لا دے
تو انکو زمرہ مخلصین میں ۔ اور دعا کر انپر مقرر تیری دعا انکے نفوس کے آرام اور دلوں کے اطمنان کا موجب ہے

حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ تھے حضرت جب آتے آپ کے پاس لوگ اپنے صدقات کے ساتھ تو فرماتے الٰہی رحمت و مغفرت کر آل پر فلان
کے ۔ آل کبھی ذات شخص سے مراد ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے لَقَدْ اُوْتِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ آل داود سے ذات داود مراد ہے ۔ اس جگہ بھی ہو سکے کہ آل خود کے معنے میں ہے فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى پس آیا میرا باپ آپ کے پاس اپنے صدقہ کے ساتھ پس حضرت نے فرمایا الٰہی رحمت کر آل پر ابی اوفی کے ۔ جاننے کہ لفظ صل حضرت سے بطریق تمثیل لفظ آیت صل علیهم کو واقع ہوا صلوٰۃ از بعض خصائص
اس جناب کے ہے وگرنہ تنہا صلوٰۃ کسی پر سوا انبیا کے مکروہ ہے کراہت تنزیہی اسلئے کہ وہ عرف میں شعار انبیا کا ٹھہرا ہے ۔ جیسا کہ عزوجل اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے ۔ قال محمد عزوجل نہیں کہہ سکتے ہین ۔ ہرچند حضرت
عزیز و جلیل ہین

باب مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

باب بیان حکم میں اس چیز کے جو نکالی جاتی ہے دریا سے ساتھ آسانی کے جیسا کہ کنارے پر پاوین یا دشواری کے ساتھ جو غوطہ مار کے نکالین وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ ابن عباس نے کہا کہ عنبر داخل گنج نہیں جو زمین میں مدفون ہو ۔ نہیں ہے وہ مگر ایسی چیز کہ کنارے پر ڈالتی ہے اسکو دریا ۔ اس قول کا ظاہر یہہ ہے کہ اسکو کان نہیں اور عنبر کی ماہیت
مین بہت سے اقوال آئے ہین ۔ بعض کہتے ہین کہ وہ ایک نبات ہے دریا مین جیسے گھانس ۔ اور بعض کہتے ہین کہ اسکو دریا مین پاتے ہین تو دریا اسکے ٹکڑے اپنے امواج سے کنارے پر ڈالتی ہے ۔ اور ابو علی سینا سے منقول ہے
کہ وہ سرگین ایک جانور کا ہے یا کف ہے دریا کا امام شافعی کہتے ہین کہ مین جس معتبر کے قول پر وثوق رکھتا ہوں اس سے سنا ہوں کہ وہ ایک گھانس ہے دریا مین جو جوش مارتا اور پیدا کرتا ہے وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ
حسن بصری نے کہا کہ عنبر اور مروارید مین خمس ہے فَاِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِيْ يُصَابُ فِي الْمَاءِ مولف نے رد قول مین حسن بصری کے کہتا ہے تقدیم لفظ
فی الرکاز کی حدیث مین حصر کے واسطے ہے ۔ تقریر اسکی یہہ ہے کہ نہیں ٹھہرایا حضرت نے خمس کو مگر گنج مین جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوتا ہے رکاز وہ ہے کہ زمین مین دفینہ ہو ۔ پس نہوگا یہہ خمس اس چیز کو کہ جسکو پانی مین پاوین
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بِاَنْ يُّسْلِفَهٗ
اَلْفَ دِيْنَارٍ ابوہریرہ نے حضرت سے روایت کی کہ مقرر ایک مرد بنی اسرائیل کا بعض بنی اسرائیل سے طلب کیا کہ اسکو ہزار دینار قرض دین ۔ مولف نے باب کفالت فی القرض مین زیادہ کیا ہے کہ اسنے کہا گواہ لے آ تا انکو گواہ ٹھہراؤں ۔
کہا كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی اللہ تعالیٰ گواہ بس ہے پھر کہا کسی کو کفیل لے آ کہا كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا یعنی اللہ تعالیٰ کفیل بس ہے یہہ سنکے بولا کہ تو سچ کہتا ہے فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ پس وہ ہزار دینار اسکو دیا اور ایک عدہ مقرر کیا
اور جب عدہ قریب آیا فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا پس نکلا دریا مین یعنی اسکے پاس آیا ۔ اور نپایا کوئی سواری یعنی کشتی میسر آئی تا اسپر سوار ہوکے جاوے اور اسکا قرض ادا کرے یا کسیکے ہاتھ سے بھجوا دے فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا
فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ پس اس مدیون نے ایک لکڑی لی اور اسکو کھودا اور وہ ہزار دینار اس مین ڈالا ۔ اور زیادہ کیا ہے باب کفالت مین کہ ایک خط بھی اسکے نام کا اس لکڑی مین داخل کیا پھر ڈال
دیا اس لکڑی کو دریا مین اس قصد سے کہ اللہ تعالیٰ صاحب مال کو پہنچاوے فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا پس باہر نکلا وہ شخص جو اسکو قرض دیا تھا ۔ پس
ناگاہ ایک لکڑی پر پہنچا پس کر لیا اپنے اہل کے واسطے جلانیکے لئے فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ پس جب اس لکڑی کو توڑا تو اپنا مال جو اسکو قرض دیا تھا پایا ترجمہ کی مناسبت اسی لفظ
کے ساتھ ہے فاذا بالخشبۃ فاخذھا لاھلہ حطبا یہہ لفظ دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ جس لکڑی کو دریا باہر ڈالے اسکا لینا مباح ہے پس جو چیز کہ دریا سے باہر آوے جیسے عنبر وغیرہ سو اسکا لینا بھی مباح ہوگا

باب فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب دفینہ میں پانچواں حصہ ہے وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ اِدْرِيْسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهِ الْخُمُسُ امام مالک اور امام شافعی نے کہا کہ رکاز دفینہ ایام
جاہلیت کا ہے جسکی زمین سے کہ نکلے اسکے تھوڑے سے اور بہت مین دہی خمس ہے ۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ابن ادریس سے عبد اللہ بن ادریس کوفی ہے نہ محمد بن ادریس شافعی ۔ اور اسی کے گئے ہین امام ابو حنیفہ و مالک
و احمد اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور قول جدید مین نصاب کی شرط ہے اس سے کمتر مین واجب نہ ٹھہرایا وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ اور نہیں ہے کان جواہر وغیرہ کا رکاز یعنے اسکے حکم مین داخل نہیں ۔ احتمال ہے کہ یہہ
قول انھین ہردو امام کا ہو ۔ یا مولف کا ہوگا اور داخل ترجمہ ۔ اور اسکو موید کیا حضرت کے اس قول شریف سے وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

کے اور بعضون نے جواب دیا کہ علاج کے لئے درست ہے سو وقت اسکے بھی سمجھا گیا کلام کو جائز ہو کر مستحقین تمامین کہ رخصت ہے کہ مال زکوٰۃ سے خارجی فایدہ حاصل کرین بغیر مالک ہونے اس چیز کے جیسے اونٹون سے کہ فقط دودھ سے فائدہ کا لین سواونٹ کے مالک

ہو جاوین قسطلانی۔ فقتلوا الراعی واستاقوا الذود پس انہون نے خبیث دہا اور پیشاب کا استعمال کیا اور صحت پائی اونٹون کے چرواہا کو قتل کیا اور اونٹون کو لیگئے فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بہم پس حضرت نے انکو

پکڑ لانیکے لئے ایک جماعت کو روانہ فرمایا سو وہ پکڑے گئے فقطع ایدیہم وارجلہم وسمر اعینہم وترکہم بالحرۃ یعضون الحجارۃ پھر حکم کیا کاٹنے ہاتون کو انکے اور پاؤن کو انکے اور سیل آہنی کھینچے آنکھون میں انکے۔ اور ڈالدیا

زمین انکو زمین حرہ میں سنگستان سیاہ کہ وہی پتھرون سے چبانے تھے پتھرون کو نہایت پیاس سے تابعہ ابو قلابۃ وحمید وثابت عن انس متابعت کی ہی قتادہ کی ان تینون نے انس سے **باب** وسم الامام ابل

الصدقۃ بیدہ باب نشان کرنے میں امام کے صدقہ کے اونٹون کو داغ سے اپنے ہاتھ سے **حدثنا** ابراہیم بن المنذر حدثنا الولید حدثنا ابو عمرو الاوزاعی قال حدثنی اسحق بن عبد اللہ بن

ابی طلحۃ قال حدثنی انس بن مالک قال غدوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبد اللہ بن ابی طلحۃ لیحنکہ انس کہتے ہین گیا میں شروع روز میں حضرت کے پاس ساتھ عبد اللہ کے یعنی عبد اللہ کو

لیکر تا حضرت اسکی تحنیک کرین اور برکت حاصل ہو۔ تحنیک اسکو کہتے ہین کہ خرما کو چبا کے اسکا پانی طفل نوزاد کے حلق میں ڈالین یہ سنت ہی کسی مرد صالح سے کراوین اگر صالح حاضر نہو تو کوئی چیز میٹھی لیجاوین غرض راوی کہتا ہی فوافیتہ

فیتہ فی یدہ المیسم پس میں آیا حضرت کے پاس جس حال میں کہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میسم تھا میسم بکسر میم وسین مہملہ لوہے یا لکڑی کو کہتے ہین کہ جس سے داغ دیتے ہین یسم ابل الصدقۃ داغ دیتے تھے صدقہ کے اونٹون کو۔ تا دوسرے

اونٹون سے الگ رہین۔ اور اگر دوسرے اونٹون میں مل جاوین تو کوئی انکو پہچانے اسکے سوا اور بھی فواید ہین۔ اگرچہ اسمین حیوان کی تعذیب ہی مگر مصلحت کے لئے روا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب صدقۃ الفطر باب فرض صدقۃ الفطر

باب بیان میں فرض ہونے صدقہ فطر کے ورای ابو العالیۃ وعطاء وابن سیرین صدقۃ الفطر فریضۃ اور دیکھا اور اعتقاد کیا ہی ابو العالیہ اور عطاء اور ابن سیرین نے کہ صدقہ فطر فرض ہی یہی ہی مذہب امام شافعی وغیرہم کا اور امام ابو حنیفہ کے پاس

واجب ہی۔ بسبب نہونے دلیل قطعی کے اور امام مالک کے پاس سنت ہی **حدثنا** یحیی بن محمد بن السکن قال حدثنا محمد بن جہضم حدثنا اسمعیل بن جعفر عن عمر بن نافع عن ابیہ عن ابن

عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین ابن عمر نے کہا کہ فرض کیا ہی پیغمبر خدا نے زکوٰۃ فطر

صاع خرما سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور بچے پر اور بڑے پر مسلمانون سے صاع چار مد ہین اور وہ چار سیر شاہجہانی ہوتے ہین تفصیل اسکی سابق میں مذکور ہوئی وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ

اور حکم کیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز عید کے لئے لوگ نکلنے سے پہلے تا فقیر صدقہ فطر لیکے خاطر جمعی سے نماز عید کے لئے حاضر ہوویں **باب** صدقۃ الفطر علی العبد وغیرہ من المسلمین باب بیان میں واجب ہونے صدقہ فطر

کے غلام وغیرہ پر جو مسلمانون سے ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او

انثی من المسلمین اسکا ترجمہ گذرا اس حدیث کے موافق امام ابو حنیفہ نے کہا کہ عورت پر بھی صدقہ فطر واجب ہی خواہ وہ مرد والی ہو یا نہ لیکن امام مالک وشافعی واحمد کے پاس مرد والی عورت کا صدقہ فطر اسکے شوہر پر واجب ہی نفقہ پر قیاس کرتے قسطلانی

باب صدقۃ الفطر صاع من شعیر۔ **حدثنا** قبیصۃ قال حدثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید قال کنا نطعم الصدقۃ صاعا

من شعیر **باب** صدقۃ الفطر صاع من طعام۔ اہل عرب کے پاس طعام گیہون کا نام ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن زید بن اسلم عن عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن

ابی سرح العامری انہ سمع ابا سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب اس روایت میں گندم اور

جو اور خرما اور منقے اور انگور سب کو صدقہ فطر ایک صاع ہی کہا **باب** صدقۃ الفطر صاع من تمر **حدثنا** احمد بن یونس قال حدثنا اللیث عن نافع ان عبد اللہ بن عمر قال امر النبی صلی

اللہ علیہ وسلم بزکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال عبد اللہ فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے ہمکو حکم کیا کہ زکوٰۃ فطر دیوین ایک صاع خرمے سے یا ایک صاع جو سے ابن

عمر کہتے ہین پس ٹھہرایا لوگون نے اس ایک صاع کے برابر دو مد گیہون سے جو نصف صاع ہی **ف** ظاہر یہ ہی کہ انہون نے یہ کام اجتہاد سے کیا بنا کرتے اس پر کہ سوای گندم کے قیمت متساوی تہی اور ان دنون گیہون کی قیمت گران تہی لیکن

لازم ہی کہ ہر زمانے میں اعتبار قیمت کا کرین پس حال مختلف ہوگا اور ضبط نکیا جاوے گا اور کبھی لازم ہوگا کہ گیہون کے صاع نکالین قسطلانی **باب** صاع من زبیب باب بیان میں ایک صاع انگور کے صدقہ فطر میں **حدثنا**

عبد اللہ بن منیر سمع یزید بن ابی حکیم العدنی قال حدثنا سفیان عن زید بن اسلم قال حدثنی عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح عن ابی سعید الخدری قال کنا نعطیہا فی زمان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من زبیب فلما جاء معاویۃ وجاءت السمراء قال اری مدا من ہذا یعدل مدین ابو سعید خدری

نے کہا کہ ہم دیتے تھے فطرہ حضرت کے زمانے میں ایک صاع طعام سے اور ایک صاع جو سے یا ایک صاع منقے سے۔ اور جب معاویہ اپنی خلافت میں مدینہ آیا تو شامی گیہون آئی تو کہا میں سمجھتا ہون گیہون سے ایک مد اور چیزون سے دو مد کے برابر ہی

کرمانی کہتا ہی معاویہ کی اس رای سے امام ابو حنیفہ نے حجت لی ہی گیہون سے نصف صاع پر صدقہ فطر میں اور پہلی حدیث میں صاعا من طعام واقع ہوا وہ اسکا مبطل ہی۔ اس لئے کہ اہل حجاز کے عرف میں طعام گیہون کا نام ہی اور

بھی یہ رای معاویہ کی ہی اور اسکا اجتہاد معارض نص کا نہین ہو سکتا ہی انتہی **جواب** اسکا یہ ہی کہ یہ قول کرمانی کا بسبب اسکے نہ پہنچنے کے ہی حقیقت کو اور سو ظن ہی اساطین ملت کے ساتھ۔ رئیس المحدثین شیخ

مجد الدین فیروز آبادی کہ فحول علماء حدیث سے ہی سفر السعادت میں لایا ہی کہ صدقہ فطر واجب ہی ہر مسلمانون پر مرد ہو یا زن آزاد ہو یا بندہ بچہ ہو یا بڑا دو مد گیہون سے ہی اور گیہون کے سوای دوسری چیزین باتفاق نقل ہو چار مد ہین سکا

کتاب صدقۃ الفطر

ایک صاع ہوتا ہے۔ اور ایک حدیث ابوسعید خدری کی روایت سے صحیحین میں آئی ہے کہ ہم حضرت کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع طعام سے دیا کرتے۔ اور ابوسعید نے کہا کہ ہمارا طعام اس وقت جو اور منقی اور پنیر اور کھجور تھا۔ یہ حدیث موید ہے اس قول کی کہ گیہوں سے آدھا صاع دیں کیونکہ گیہوں کی قیمت دوسری چیزوں کی قیمت سے زیادہ ہے اور چیزوں کی قیمت کی مضاعف ہوتی ہے۔ اور سنن نسائی میں ثابت ہے کہ جب نوبت خلافت کی امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو پہنچی تو فرمایا کہ جب فراخی اور کشایش دی اللہ نے تم کو پس تم بھی فراخی کرو صدقہ میں تو ہر ایک صاع گندم سے ادا ہو۔ یہ چیزوں سے ہے۔ اور شارح سفر السعادت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ جامع الاصول میں ابوداؤد اور نسائی کی حدیث حسن بصری کی روایت سے اس لفظ کے ساتھ آئی ہے کہ ابن عباس نے ایک روز آخر رمضان میں بصرہ کے خطبہ میں کہا کہ نکالو تم صدقہ روزوں کا۔ پس فرمایا کہ فرض کیا پیغمبر خدا نے اس صدقہ کو ایک صاع کھجور سے یا جو سے۔ اور نصف صاع گیہوں سے ہر ایک پر۔ اور جب حضرت علی ایک سفر مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور جو کی ارزانی دیکھی تو فرمایا کہ مقرر کشایش دی اللہ نے تم پر پس اگر صدقہ ایک صاع ٹھہراویں ہر چیز سے خواہ جو ہو یا گندم تو افضل ہے انتہی۔ اور شک نہیں کہ جناب پیغمبر نے جو ایک صاع کا حکم فرمایا حالانکہ گندم سے نصف صاع ہے تو وہ زیادتی تطوع ہوگی نہ فرض۔ اصل واجب یہی نصف صاع ہے اور اسیطرح زمانہ نبوت میں بھی ایک صاع گندم کی کئی روایت ابوالی ہے وہ تطوع اور تطوع کی ہوگی اور دوسری روایت صحیحین کی جامع الاصول میں ابن عمر سے آئی ہے کہ فرض کیا حضرت نے زکوۃ فطر ایک صاع کھجور سے یا جو سے۔ اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے کہ برابر کیا لوگوں نے اس ایک صاع کو نصف گندم سے۔ اور طحاوی اور نسائی سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہے اور کتب ستہ میں ابوسعید خدری سے لائے ہیں کہ کہا ہم نکالتے تھے زکوۃ فطر ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع منقی سے۔ خطابی نے کہا کہ الطعام گندم کا نام ہے قرینہ معاملہ جو باعتبار اسکے شیاء کے ساتھ کیا جاتا ہے اگرچہ دوسری علمانے ابوسعید نے کہا کہ تھا طعام ہمارا جو اور منقی اور پنیر اور کھجور۔ اور فتح الباری میں دلیل سے ثابت کیا ہے کہ ابوسعید کی روایت میں طعام سے غیر گندم مراد ہے۔ بالجملہ بعض روایت میں پنیر سے گندم کا صاع مروی ہے۔ اور دو شخص کا صدقہ ایک صاع بھی آیا ہے۔ اور بعض میں مطلق صدقہ آیا ہے۔ اور حنیفہ کے پاس آدھی صاع سے جو زیادہ مروی ہے وہ تطوع پر محمول ہے۔ اور وہ جو حضرت علی سے مروی ہے وہ بھی تطوع مراد ہے۔ پس صدقہ جو واجب ہے گندم سے آدھا صاع ہے اور جو سے ایک صاع جیسا کہ مذہب حنیفہ کا ہے۔ اس بات میں امام کا مذہب مجرد رای نہیں بلکہ احادیث مذکورہ سے لیا ہے۔ اور مذہب سفیان ثوری اور ابن المبارک کا بھی یہی ہے۔ اور بیان میں کہا کہ مذہب ان کا مذہب ایک جماعت صحابہ کا ہے جو خلفائے راشدین ہیں تابعین سے ہیں اور اکثر روایتیں محمول ہیں تطوع اور نفل پر انتہی

باب الصدقۃ قبل العید یہ باب ہے بیچ صدقہ دینے کے عید سے آگے **حدثنا** آدم قال حدثنا حفص بن میسرۃ قال حدثنا موسیٰ بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر قبل خروج الناس الی الصلوۃ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا حضرت نے حکم کیا کہ زکوۃ فطر لوگ عیدگاہ کو جانے سے آگے دیں۔ ظاہر یہ ہے کہ عید سے ہی مراد ہے۔ اور دوسری روایات عید سے آگے ایک دو روز بھی بلکہ اس سے زیادہ بھی واقع ہوا **حدثنا** معاذ بن فضالۃ قال حدثنا ابو عمر عن زید عن عیاض بن عبداللہ بن سعد عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعا من طعام قال ابو سعید وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر یہ حدیث تصریح کرتی ہے اس بات پر کہ طعام جو ان اشیاء کے مقابل واقع ہو محمول ہے معنی لغوی عام پر جو سوائے گندم کے بعض کرنا تکلفات سے خالی نہیں پوشیدہ نہ رہے کہ ترجمہ باب عید سے آگے صدقہ دینے پر تھا اور حدیث اس معنے پر دلالت نہیں کرتی ہے جیسا کہ آخر حدیث میں باب لاتی ہے کہ اسکی تصریح ہے **باب** صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک یہ باب ہے بیچ واجب ہونے صدقہ کے آزاد اور غلام پر حنیفہ کے پاس غلام پر واجب ہونے سے مراد اسکے آقا پر واجب ہے کہ غلام کی جانب سے ادا کرے کس لیے کہ غلام کو ملک نہیں تا اس سے ادا کرے۔ اور یہاں خدمتی غلام مراد ہے۔ نہ وہ غلام جو تجارت کے لیے ہو بر عکس حکم زکوۃ وقال الزہری فی المملوکین للتجارۃ یزکی فی التجارۃ ویزکی فی الفطر اور زہری نے کہا کہ جو بردے تجارت کے لیے ہوں تو ان کی زکوۃ دیا جاوے قیمت تجارت میں انکی قیمت ٹھہرا کے اور صدقہ دیا جاوے فطر میں انکی طرف سے **ف** حنیفہ کے پاس صاحب تجارت کے غلام باندی کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں کیونکہ ایک مال میں دو زکوۃ نہیں قسط **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر او قال رمضان عبداللہ بن عمر نے کہا کہ فرض کیا حضرت نے صدقہ فطر کا یا فرمایا رمضان کا یہ شک راوی کا ہے حقیقت میں یہ صدقہ صوم رمضان کا ہے جب عید فطر کے روز واقع ہو تو نسبت اسکی فطر اور عید کے ساتھ کرتے ہیں علی الذکر والانثی والحر والمملوک صاعا من تمر او صاعا من شعیر فعدل الناس بہ نصف صاع من بر اسکا ترجمہ گذرا ہے فکان ابن عمر یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ من التمر فاعطی شعیرا پس تھے ابن عمر کہ صدقہ دیا کرتے تمر سے۔ پس ایک بار محتاج ہوئے اہل مدینہ اور نہ پائی تمر یعنی خرما بہت کم ہوئے پس دی ابن عمر صدقہ فطر جو سے فکان ابن عمر یعطی عن الصغیر والکبیر حتی ان کان یعطی عن بنی نافع کہتا ہے کہ تھے ابن عمر دیا کرتے چھوٹے اور بڑے سے یہاں تک دیا کرتے میرے بیٹوں سے جو کہ مولی تھے ابن عمر کے وکان ابن عمر یعطیہا الذین یقبلونہا اور تھے دیتے یہ صدقہ ان لوگوں کو جو قبول کرتے اسکو اور کہتے کہ ہم محتاج ہیں وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین اور تھے صحابہ کہ دیا کرتے آگے عید فطر سے ایک روز یا دو روز۔ اور حنیفہ کے پاس فرق نہیں ہے مدت قلیل و کثیر میں اگرچہ ایک سال اور دو سال آگے ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جائز نہیں عشرہ آخر میں رمضان کے۔ اور بعض کے پاس جائز ہے دخول رمضان کے ساتھ کس لیے کہ یہ صدقہ صوم رمضان کا ہے۔ اور امام احمد کے پاس عید کے دن بعد نماز کے مکروہ ہے اور بعض مشایخ کے پاس وہ قضا ہے نہ ادا۔ اور روز عید کے دینا البتہ قضا ہے اور تاخیر سے گنہگار ہوتا ہے اگر بے عذر تاخیر کرے اگر عذر تاخیر کرے روز عید تک جیسے مال حاضر نہیں یا مستحق حاضر نہیں ہے قسط **باب** صدقۃ الفطر علی الصغیر والکبیر یہ باب ہے بیچ وجوب صدقہ فطر کے صغیر و کبیر پر۔ اور بعض روایات میں اس کتاب مستطاب کے مرقوم ہے وقال ابو عمرو ورای عمر وعلی وابن عمر وجابر وعائشۃ وطاؤس وعطاء وابن سیرین ان یزکی مال الیتیم وقال الزہری یزکی مال المجنون اور کہا ابو عمرو نے کہ دیکھا ہے سب صحابہ اور تابعین نے جانا ہے کہ زکوۃ دیا جاوے مال یتیم سے۔ اور زہری نے کہا کہ زکوۃ دیا جاوے مال مجنون سے ظاہر لفظ زکوۃ عام ہے شامل ہے زکوۃ مفروضہ اور صدقہ فطر کو **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحییٰ عن عبیداللہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او صاعا من تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک اسکا ترجمہ مکرر معلوم ہوا صغیر میں روز عید قبل نماز پیدا ہو سو وہ بھی داخل ہے بلکہ ابن حزم ظاہری جنین کو بھی اس میں داخل کیا ہے جب ایک سو بیس روز گذرے ہوں اگرچہ جمہور کے پاس جنین کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں کیونکہ وہ موجود نہیں قسط واللہ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحَجِّ

باب وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ باب واجب ہونے مین حج کے اور اسکی فضیلت وثواب کے وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور بیان مین اس قول خدا کے جو فرمایا کہ اللہ ہی کے واسطے ہی لوگون پر یعنے واجب لازم ہی اپر قصد کرنا خانہ کعبہ کا واسطے زیارت کے جس وجہ پر اللہ تعالی نے فرمایا ہی۔ آئندہ معلوم ہوگا۔ یہہ فرضیت اس شخص پر ہی جو طاقت رکھتا ہو اسکے طرف یعنے طرف بیت اللہ کے یا حج کے راہ کی یعنے اسکے طرف پہنچ سکتا ہی فرضیت حج کی اس آیت سے اور احادیث صحیحہ اجماع امت سے ثابت ہوئی وہ ضروریات دین کے ہی اسکا منکر کافر ہی جیسا کہ ارشاد ہوا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ یعنے جو انکار کریگا کافر ہو جائیگا۔ پس تحقیق اللہ بے نیاز ہی جہانیون سے۔ نہ کسی کا ایمان اسکو فائدہ دیتا ہی نہ کسی کا کفر اسکو ضرر **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ ابن عباس نے کہا کہ فضل بن عباس برادر اعیانی ابن عباس کا تھا حضرت کا ردیف تھا یعنے مرکب پر آپکے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئی ایک عورت قبیلہ خثعم سے جو حسین تھی اسنے نظر کرنے لگا اسکے طرف اور دیکھنے لگی وہ عورت فضل کے طرف کہ وہ بھی ایک جوان حسین تھا وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ اور حضرت پھیر دیا منہہ فضل کا دوسرے طرف فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ پس کہا اس عورت نے یا رسول اللہ فرض خدا جو اسکے بندون پر حج مین ہی میرے باپ کو پایا ہی جس حال مین کہ وہ معمر ہی اور مرکب پر بیٹھہ نہین سکتا ہی اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ آیا مین حج کرون باپ کے طرف سے تو اسکے جانب سے ادا ہوتا ہی۔ فرمایا ہان وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور یہہ واقعہ حجۃ الوداع مین تھا جو ہجرت سے نوان سال تھا۔ اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھ کہتے ہین کہ یہہ حدیث تاکید امر حج پر دلالت کرتی ہی۔ یہان تک کہ مکلف ترک نہین کر سکتا ہی مگر حال عجز مین اسکے جانب سے دوسرا ادا کرے اور ساتھ اسکے پر بھی دلالت کرتی ہی کہ اگر بنفس خود ادا کرے ثواب زیادہ ہوگا امام شافعی کے پاس حالت تندرستی وطاقت مین نیابۃً حج نہ فرض مین روا ہی نہ نفل مین مگر امام ابو حنیفہ واحمد کے پاس نفل مین جایز ہی **باب** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ باب بیان مین اس قول خدا کے جو ارشاد ہوا کہ آتے ہین تیرے پاس جس حال مین کہ پیادہ ہین۔ اور سوار ہین ہر مرکب لاغر پر راہ دور سے۔ تا دیکھین دین ودنیا کے فواید کو جو اس سفر مبارک مین انکے لئے ہی فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ مولف کہتا ہی کہ فجاج جمع فج کا ہی راہ کشادہ کے معنے مین **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ بِهِ قَائِمَةً ابن عمر سے مروی ہی کہ کہا مین نے دیکھا پیغمبر خدا کو سوار ہوتے اپنے مرکب پر ذو الحلیفہ مین جو دور ہی سب میقات سے مکہ معظمہ سے۔ ذو الحلیفہ ذال معجمہ اور حاء مہملہ اور لام اور فا نام ایک جگہہ کا ہی زمین حرم سے باہر کہ وہان احرام باندھتے ہین پھر آواز کو بلند کرتے تھے لبیک سے جو وقت کہ پورا اٹھا مرکب آپکا **حدثنا** اِبْرَاهِيْمُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ بلند کرنا حضرت کا

الجزء السادس

ہوا ہے کو لبیک سے مقام ذوالحلیفہ سے جبوقت کہ اٹھاتا مرکب آپ کو رواہ انس وابن عباس روایت کی اسکی انس وابن عباس نے **باب** الحج علی الرحل

باب حج کرنے مین اونٹ کے پالان پر قال ابان حدثنا مالك بن دينار عن القاسم بن محمد عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث

معها اخاها عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم وحملها على قتب بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے بھیجا انکے پاس انکے بھائی عبدالرحمن کو پر

عمرے مین لایا اسنے بی بی کو مقام تنعیم سے اور بٹھایا بی بی کو عبدالرحمن نے اپنے پیٹھ کے پیچھے تنعیم حل کی جگہہ ہی حرم کے طرف مدینہ طیبہ کے جانب مکہ معظمہ سے تین میل پر قتب

فتح قاف وتا مثناة فوقیہ آخر مین با سے لکڑی پالان شتر کی لکڑی کو کہتے ہین چنانچہ زین اسپ وخر کو اکاف وقال عمر شدوا الرحال في الحج فانه احد الجهادين

عمر بن الخطاب نے کہا کہ باندھو کجاوے راہ حج مین یعنے کجاوے پر سوار ہو وپس مقرر حج دو جہاد سے ایک جہاد ہی کہ سفر حج مین نفس کے ساتھ مجادلہ اور سفر کی مشقت پر صبر اور مالوفات

کا ترک واقع ہوتا ہی اور آخرت کے ثواب کی امید ہی **حدثنا** محمد بن ابي بكر المقدمي قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا عزرة بن

ثابت عن ثمامة بن عبد الله بن انس قال حج انس على رحل ولم يكن شحيحا عبداللہ بن انس نے کہا کہ حج کیا انس نے پالان شتر پر اور نہین تھا

بخیل یعنے اختیار کرنا کجاوے کا محمول پر حضرت کی اتباع کے لئے اور تواضع کی راہ سے تھا نہ بخل کی راہ سے وحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم حج على

رحل وكانت زاملته اور حدیث کی کہ حضرت نے حج کیا پالان شتر پر اور تھا وہ راحلہ زاملہ آپکا۔ زاملہ بزا و میم سے اس شتر کو کہتے ہین کہ اسپر سامان چڑھا کے سوار

ہوتے ہین ایسی سواری نہایت بے تکلف ہی **حدثنا** عمرو بن علي قال حدثنا ابو عاصم قال حدثنا ايمن بن نابل قال حدثنا القاسم

بن محمد عن عائشة قالت يا رسول الله اعتمرتم ولم اعتمر فقال يا عبد الرحمن اذهب باختك فاعمرها من التنعيم فاحقبها

على ناقة فاعتمرت بی بی عایشہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سب عمرہ بجا لائے اور مین نے عمرہ نکیا پس حضرت نے فرمایا ای عبدالرحمن لیجا اپنی خواہر کو اور عمرہ کروا تنعیم

سے پس انہون نے بی بی کو اپنی پیٹھ کے پیچھے بٹھلایا ناقہ پر پس عمرہ کیا بی بی نے۔ حقبہ پالان شتر کی جگہہ کو کہتے ہین جو پیچھے ہی **باب** فضل الحج المبرور

باب ثواب مین حج مقبول کے۔ مبرور بر سے مشتق ہی نیکی کے معنے مین لعدوہ متعدی بنفسہ ہی **حدثنا** عبد العزيز بن عبد الله قال حدثنا ابراهيم

بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل فقال

ايمان بالله ورسوله قيل ثم ماذا قال جهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت پوچھے گئے کہ کونسا عمل

زیادہ ثواب رکھتا ہی۔ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالی پر اور اسکے رسول پر۔ کہا گیا کہ اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہی فرمایا جنگ کرنا کافرون کے ساتھ راہ خدا مین۔ کہا گیا اسکے

بعد کونسا عمل بہتر ہی فرمایا حج مقبول کہ جسمین ریا نہو اور بخشش گناہ ہونگی ہو۔ جاننے کہ اور احادیث مین سب اعمال سے افضل نماز اور دوسرے عبادات بھی آئے ہین۔ ہر دو مین وجہ

تطبیق یہی ہی کہ ایک کی فضیلت بیان کرنے سے دوسرے کی نفی لازم نہین آتی ہی۔ حضرت سایل کے اقتضاے حال پر بیان فرماتے۔ یعنے وہ جس عمل کی فضیلت سے غافل ہوتا

اسکے طرف کم رغبت رکھتا ہوا سکے ادا کرنے مین سستی رکھتا ہو اسکے حق مین اسکی فضیلت ظاہر کرنا ضروری سے ہی **حدثنا** عبد الرحمن بن المبارك

قال حدثنا خالد قال اخبرنا حبيب بن ابي عمرة عن عائشة ام المؤمنين انها قالت يا رسول الله نرى الجهاد افضل العمل بی بی

عایشہ نے کہا یا رسول اللہ ہم اعتقاد کرتے ہین کہ جہاد افضل اعمال ہی قال لكن افضل الجهاد حج مبرور فرمایا کہ تمہارے لئے بہترین جہاد حج مقبول ہی۔ لفظ لکن

مین لام جارہ ہی اور کن خطاب جمع مونث ہی۔ اور بعض روایات مین لکن حرف استدراک سے تصحیح کے مین اور کلام مین تقدیر لا کی ہی یعنے نہین تم جہاد نکرو ولیکن تمہارے

لئے افضل اعمال حج مقبول ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا سيار ابو الحكم قال سمعت ابا حازم قال سمعت

ابا هريرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه ابوہریرہ کہتے

ہین کہ مین نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جسنے حج کیا محض اللہ ہی کے لئے۔ پس جماع نکیا اس ایام مین اور مباشرت نکی عورت سے اور گناہ نہ کیا تو پھرتا ہی اور پاک ہوتا ہی مانند

اس روز کے کہ جنا اسکو اسکی ماں نے تشبیہ حال کی ساتھ حال کے ہی رفث کا اطلاق جماع اور اسکے لوازم پر آتا ہی۔ اور رفث ضرب ونصر وسمع وکرم

سے ہی۔ اور اصح یہہ ہی کہ باب نصر سے ہی۔ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ صغیرہ وکبیرہ ہر دو سے پاکی حاصل ہوتی ہی۔ اور عام ہی حقوق اللہ وحقوق العباد کو۔ حافظ

حج مبرور وافضل اعمال

ابن حجر کہتا ہی کہ یہ حدیث قوی ترین شواہد سے ہی حدیث عباس بن مرداس کے لئے کہ اسمین تصریح اس عموم کی واقع ہوئی۔ اور اسکو حدیث ابن عمر سے بھی ایک شاہد ہی انتہی
اور طبری کہتا ہی کہ یہ محمول ہی ان مظالم پر کہ جن کے ادا حقوق سے عاجز ہی۔ اور ترمذی کہتا ہی کہ یہ مخصوص ہی ان معاصی کے ساتھ جو حقوق اللہ سے متعلق ہین نہ
حقوق العباد کے اور حقوق اللہ بنفسہا ساقط نہین ہوتے ہین بلکہ انکے ادا کرنے مین جو تقصیر واقع ہوئی جیسے کسیکے ذمہ پر نماز یا کفارہ باقی رہے اس سے ساقط ہوگے کیونکہ یہ
حقوق ہین نہ ذنوب انکے ادا کرنے مین جو تاخیر کی وہ نفس تاخیر حج کے بدولت ساقط ہوگی **باب** فَرْضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب بیان مین
متعین کرنے جگہون کے احرام حج عمرہ کے لئے مواقیت جمع میقات کا ہی وقت محدود کے معنے مین پر یہان استعارہ کرتے ہین مکان کے لئے۔ جاننے کہ شرع شریف
مین اس شخص پر جو آفاقی ہو اور قصد زیارت بیت اللہ کا کیا ہو اسکے لئے اول احرام لازم کئے ہین بیت اللہ کی تعظیم اور اسکی اجلال شان کے لئے جیسا کہ کسی دربار شاہی
مین جاننیکا قصد کرے اور جب نزدیک پہنچے خضوع و خشوع اور راہ ادب لیتا ہی۔ اور جو شخص کہ قصد بیت اللہ کا کرے اسپر چند چیزین لازم ہین جو کتب مناسک مین
مذکور ہین۔ احرام کے لئے ہر طرف سے جو ایک مقام مناسب ٹہرائے ہین احادیث مین وارد ہی **حدثنا** مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ زہیر نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے زید بن جبیر نے کہ مقرر وہ آیا منزل مین ابن عمر کے جس حال مین کہ
اسکو خیمے تھے فسطاط اور سرادق ہر دو ایک معنے مین ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ فسطاط اسکو کہتے ہین جو ابریشم سے ہو۔ اور سرادق اسکو کہتے ہین جو تاگے سے ہو اور
بعض کہتے ہین کہ فسطاط وہ ہی کہ جس صحن خانہ کو آفتاب سے ڈہانکین اور سرادق وہ ہی جو کسی چیز کے اطراف ہو۔ پس مین نے ابن عمر سے پوچھا کہ کس جگہہ سے جایز ہی کہ مین
عمرہ کرون تو فرمایا کہ فرض کیا حضرت نے اسکو کہ نجد والے مقام قرن سے کرین۔ نجد فتح نون و سکون جیم سے آخر مین دال ہی زمین بلند کو کہتے ہین وہ زمین عراق سے
ہی۔ اور قرن ایک جگہہ ہی قریب مکہ منزل کے وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ اور مدینہ منورہ والون کے واسطے ذو الحلیفہ اور شام والون
کے واسطے جو اس راہ سے آوین جحفہ ہی۔ نووی نے کہا کہ مکہ معظمہ سے اسکی مسافت تین منزل ہی اور مدینہ منورہ سے آٹھ مراحل ہین **باب** قَوْلِ اللّٰهِ وَتَزَ
وَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى باب بیان مین اس قول خدا کے جو فرمایا کہ توشہ لو راہ حج مین تا کسی کے محتاج نہون۔ مقرر بہترین توشہ پرہیزگاری ہی کہ محرمات
سے بچین انہین محرمات سے ہی سوال کرنا لوگون سے **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ ابن عباس نے کہا کہ تھے یمن والے قصد حج کا کرتے اور
توشہ نہین لیتے اور کہتے کہ ہم متوکل ہین اللہ تعالی پر۔ اور دوسری سند سے ابن عباس سے مروی ہی کہ وے کہتے کہ ہم خانہ خدا کیطرف جاتے ہین۔ کیا وہ ہم کو کھانا نہ دیگا
فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى تَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى پس نازل فرمایا اللہ تعالی نے یہ آیہ کریمہ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا روایت کی اس حدیث کی سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے عکرمہ سے جس حال مین کہ مرسل ہی یعنے ابن عباس کا ذکر نہین
کیا **باب** مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب بیان مین مقام احرام باندہنے مکہ معظمہ والون کے حج و عمرے کے لئے اور عمرہ حنفیہ کے پاس سنت مؤکدہ
ہی اور بعض کہتے ہین کہ واجب ہی اور بعض کے پاس فرض کفایہ ہی اور صحیح تر شافعیہ کے پاس فرض ہی۔ اور عمرہ عبارت ہی طواف بیت اور صفا و مروہ کے درمیان
سعی کرنے سے اور حلق و احرام اسکی شرط ہی۔ اور مُهَلّ بضم میم و فتح ہا و تشدید لام اہلال کی جگہہ کو کہتے ہین۔ اور اہلال اصل مین بلند کرنی آواز کی ہی لبیک کے ساتھ
اور اسکا اطلاق نفس احرام پر شایع ہوا ہی **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ
الْمَنَازِلِ ابن عباس نے کہا کہ تعین میقات کی حضرت نے اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن المنازل وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ بفتح یا و
لام مفتوح و سکون میم اولی و لام مفتوح دوم و میم ایک پہاڑ ہی تہامہ کے پہاڑون سے جو کہ مکہ معظمہ سے دو منزل پر ہی هُنَّ لَهُنَّ یعنے میقات مذکورہ اس جماعت کے لئے ہی
یا اس نواحی کے بلاد کے لئے ہی اور بعض روایات مین لَهُنَّ ہی وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اور یہ میقات اس شخص

کے لئے ہیں جو آوے ان شہروں پر سوا ان شہروں والوں کے جو چاہیں حج و عمرہ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ اور جو شخص کہ نزدیک اسکے ہی یعنے
درمیان میقات اور مکہ معظمہ کے ہی۔ پس میقات اسکی وہی جگہہ ہی جو انشاء احرام یا انشاء سفر کیا حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ یہاں تک کہ مکہ معظمہ والے مکے سے
جیسا کہ آفاقی جو درمیان میقات و مکہ معظمہ کے ساکن ہو وہ احرام اپنی جگہہ سے باندھے اسکو احتیاج نہیں کہ رجوع میقات کے طرف کرے۔ **ف** قسطلانی نے کہا کہ یہ بات
فقط حج کے لئے ہی نہ عمرے کے لئے کیونکہ عمرے کے احرام کے لئے حضرت نے بی بی عایشہ کو انکے بھائی کے ساتھ موضع تنعیم کو روانہ فرمایا تھا سو یہ حدیث پہلی کی عموم کی مخصص ہے حنفیہ
کہتے ہیں کہ میقات مذکورہ سے احرام کی تاخیر حرام ہی اس شخص کے لئے جو مکہ معظمہ میں آنیکا قصد رکھتا ہو لاکن تقدیم احرام کی ان مواقیت پر روا ہی بلکہ افضل ہی اس شخص کے لئے
جو اپنا ضبط احوال کر سکے اور شرایط بجا لاوے **باب** مِيْقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُهِلُّوْنَ قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ باب بیان میں میقات اہل مدینہ کے اور احرام نہ
باندہیں اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے آگے۔ اسلئے کہ منقول نہیں کہ حضرت ذو الحلیفہ سے آگے احرام باندہیں ہوں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ
الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ عبد اللہ
بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ اور نجد والے قرن سے احرام باندہیں کہ پہنچا ہی مجھ کو کہ حضرت نے فرمایا اور احرام باندہیں اہل یمن موضع یلملم سے
یعنے وہ جو سابق میں نقل کیا گیا وہ حضرت کے زمانہ خاص میں سنا تھا۔ اور یہ بات دوسرے لوگوں سے اسکو پہنچی پر حضرت سے نہ سنا یہ تکرار مرسل ہے اور مرسل صحابی کی صحت پر علما کا اتفاق
ہی **باب** مُهَلِّ اَهْلِ الشَّامِ **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ
يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ پس جو شخص کہ قریب ہو
مکہ معظمہ سے طرف مقام کے تو اسکے احرام کی جگہہ وہیں سے ہی وَكَذَاكَ اور ایسا ہی ہی میقات کا حکم الاقرب فالاقرب حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا یہاں تک کہ
اہل مکہ مکے سے احرام باندہیں **باب** مُهَلِّ اَهْلِ نَجْدٍ **حدثنا** عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ
وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ مہیعہ بفتح میم و سکون ہا و فتح یا و عین مہملہ سے تصحیح کی ہیں۔ اور بعض بفتح میم و کسر ہا و سکون یا نام ایک قریہ کا ہی
جب اسکو سیلاب لیگئی جحفہ کہنے لگے وَاَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ ابن عمر نے کہا کہ کہتے
ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ میقات اہل نجد کی قرن ہی و میں حضرت سے نہیں سنا ہی وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ **باب** مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ
باب بیان میں جا اہلال ان لوگوں کے جو میقاتوں کے قریب ہیں طرف مکہ کے **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ
نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهِ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ
مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا **باب** مُهَلِّ اَهْلِ الْيَمَنِ **حدثنا** مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ
الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِاَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ اور ہر آنیوالے کے لئے انپر سوا انکے مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَ
الْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ترجمہ اسکا مکرر گذرا **باب** ذَاتُ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ
باب اس بیان میں کہ موضع ذات عرق میقات عراق والوں کی ہی جو کوفہ اور بصرہ اور بغداد وغیرہا ہیں عرق بکسر عین مہملہ و سکون را مہملہ اور آخر میں قاف چھوٹے پہاڑ

مواقیت احرام

کے

کے معنے ہیں نئی اور بعض کہتے ہیں کہ زمین شور کے معنے ہیں ہی جو اس جگہہ درخت طرفاء اُگتے ہیں وہ ایک جگہہ ہی مکہ معظمہ سے تین روز کی راہ پر حدثنی علی بن
مسلم قال حدثنا عبد اللہ بن نمیر قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال لما فتح ہذان المصران ابن عمر نے کہا جس وقت کہ
یہ ہر دو شہر یعنے کوفہ و بصرہ مفتوح ہوئے اور مسلمانوں کی تسخیر میں آئے اتوا عمر فقالوا تب عمر فاروق کے پاس آئے اور کہنے لگے یا امیر المؤمنین ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد لاہل نجد قرنا ای امیر المؤمنین مقرر حضرت نے تعین کی میقات نجد والوں کے لئے قرن کی وھو جور عن طریقنا
وانا ان اردنا قرنا شق علینا اور وہ قرن ایک طرف اور کنارے پر ہی ہماری راہ سے۔ اور مقرر اگر ہم قرن کی راہ سے جاویں ہم پر دشوار ہی۔ جور بفتح
میم اور واو ساکن اور آخر میں رامیل کے معنے میں ہی قال فانظروا حذوہا من طریقکم عمر بن الخطاب نے کہا کہ تم اس جگہہ پر نظر کرو جو اسکے مقابل اور برابر
تمہاری راہ سے ہو فحد لہم ذات عرق پس تعین کی انکے لئے ذات عرق کی۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ میقات تعین سے عمر بن الخطاب کے ہی لیکن حکم مرفوع کا رکہتی ہی۔ اور وہ
جو اس قسم کا حکم رائے و اجتہاد سے گنجایش نہیں رکہتا ہی اسباب میں احادیث مرفوع بھی منقول ہیں لاکن اس فن شریف کے ماہروں نے انکے ضعف پر حکم کیا ہی لاکن جب
موید ہیں درجہ احتجاج سے گرتے نہیں **باب** - **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناخ بالبطحاء بذی الحلیفۃ فصلی بہا وکان عبد اللہ بن عمر یفعل ذلک مقرر ابن عمر سے مروی
ہی کہ حضرت نے بٹھلایا اپنے اونٹ کو بطحا میں ذو الحلیفہ میں اور اترے اور نماز پڑہے۔ اور تھے عبد اللہ بن عمر ایسا ہی کیا کرتے حضرت کی متابعت کی جہت سے **باب**
خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی طریق الشجرۃ باب بیان میں نکلنے حضرت کے راہ درخت سے جو مسجد ذو الحلیفہ کے نزدیک ہی **حدثنا**
ابراہیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض عن عبید اللہ عن نافع عن عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یخرج من طریق الشجرۃ ویدخل من طریق المعرس تھے حضرت کہ باہر آتے مکہ معظمہ سے راہ شجر کے اور داخل ہوتے مدینہ منورہ میں راہ
معرس سے جو ذو الحلیفہ کے نیچے ہی اور مدینہ طیبہ سے نزدیکتر ہی اور اسکو معرس اسلئے کہتے ہیں کہ وہ مسافروں کی اترنیکی جگہہ ہی آخر شب میں وان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا خرج الی مکۃ یصلی فی مسجد الشجرۃ واذا رجع من مکۃ صلی بذی الحلیفۃ ببطن الوادی وبات
حتی یصبح اور مقرر تھے حضرت جب نکلتے مکہ معظمہ کے طرف نماز پڑہتے مسجد شجرہ میں اور جب رجوع کرتے مکہ مکرمہ سے نماز پڑہتے ذو الحلیفہ میں بطن وادی میں اور
شب گذارتے ذو الحلیفہ میں اور استراحت فرماتے یہاں تک کہ صبح کرتے **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقیق واد مبارک باب
بیان میں فرمانے میں حضرت کے کہ عقیق وادی مبارک ہی عقیق بعین مہملہ اور دو قاف درمیان ہو یای تحتیہ ایک وادی ہی نزدیک بقیع کے اسکے اور مدینہ طیبہ کے
درمیان چار میل کی مسافت ہی **حدثنا** الحمیدی قال حدثنا الولید وبشر بن بکر التنیسی قالا حدثنا الاوزاعی قال حدثنی
یحیی قال حدثنی عکرمۃ انہ سمع ابن عباس یقول انہ سمع عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوادی
العقیق یقول اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک عکرمہ نے ابن عباس سے سنا کہ سنے عمر بن الخطاب سے سنا
کہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت سے سنا جو وادی عقیق کے باب میں فرماتے تھے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے پروردگار کے طرف سے یعنے جبرئیل پس کہا کہ نماز پڑہئے اس
وادی میں جو برکت دی گئی ہی وقل عمرۃ فی حجۃ اور کہہ کہ یہہ عمرہ ہی حج میں یہہ حدیث دلالت رکہتی ہی اسبات پر کہ حضرت قارن تھے نہ مفرد۔ قارن وہ کہ
حج و عمرہ کو جمع کرے اور مفرد وہ کہ تنہا ایک ہی کرے۔ تطبیق میں اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ اشکال کرتے ہیں کہ یہہ قول حضرت کا نہیں بلکہ یہہ قول اس آنیوالے
کا ہی جو آیا تہا اور **جواب** دیتے ہیں کہ ابن عدی کی حدیث میں جو دوسری طریق سے بی بی عایشہ سے مروی ہی آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا تجمعوا بالعقیق فانہ مبارک
پس مولف علیہ الرحمہ نے اشارہ اس حدیث کے ساتھہ کیا۔ پوشیدہ نرہے کہ یہہ جواب سست ہی سوال سے۔ جبرئیل امین کا قول جو وحی منزل ہی حضرت نے اسکو نقل کیا
سو وہ قول حضرت کا ہی۔ اور اشارہ مولف کا اس حدیث کے طرف جو نقل نکی اسلی شرط پر نہوگی پھر اسکو کیونکر روا ہو کہ حجت کہہ سکے **حدثنا** محمد بن
ابی بکر قال حدثنا فضیل بن سلیمان قال حدثنا موسی بن عقبۃ قال حدثنی سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ

أعمرۃ السادس

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رُوِیَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِی الْحُلَیْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِی موسی بن عقبہ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سالم نے اپنے باپ سے یعنے ابن عمر سے اسنے حضرت سے
کہ مقرر آپ کو دکھلایا گیا خواب میں جس حال میں کہ حضرت سوتے ہوئے تھے ذوالحلیفہ میں بطن وادی میں ادی بضم ہمزہ وکسر راء صیغہ مجہول ہی اور بعض روایات میں تقدیم رائی ہمزہ
پر ہی یہہ بھی صیغہ مجہول ہی رویت سے یعنے دیکھا حضرت کو وہاں اترے ہوئے مُعَرِّسٌ بضم میم وتشدید راء لفظ اسم فاعل ہی تعریس سے۔ اور بعض روایات میں فی مُعَرَّسِهٖ
اسم مکان ہی فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ یَتَوَخّٰی بِالْمُنَاخِ کہا گیا آپ سے کہ آپ بطحاے مبارک میں ہو اور تحقیق اتارا ہم کو سالم نے
درحالیکہ ڈھونڈھتا تھا اونٹ بٹھلانے کی جگہہ الَّذِیْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یُنِیْخُ یَتَحَرّٰی مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اس جگہہ کو کہ عبد اللہ
بن عمر وہاں اترتے تھے درحالیکہ ڈھونڈھتا تھا جہاں اترے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وَهُوَ اَسْفَلُ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِبَطْنِ الْوَادِیْ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ
الطَّرِیْقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ اور وہ جگہہ نیچے ہی اس مسجد سے جو بطن وادی میں ہی۔ درمیان اترنیوالوں کے اور راہ کے اور وہ درمیان ہی بطن وادی کے اور کہ

بَاب غَسْلِ الْخَلُوْقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّیَابِ باب بیان میں دہونے صاحب احرام کے عمرہ میں خوشبوی سے تین بار کپڑون کو خلوق بخاے
معجمہ وتخفیف لام آخر میں قاف ایک قسم ہے خوشبوی سے کہ اسمین زعفران آمیز ہو قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّ صَفْوَانَ
بْنَ یَعْلٰی اَخْبَرَهٗ اَنَّ یَعْلٰی قَالَ لِعُمَرَ اَرِنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْهِ قَالَ فَبَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ یعلی نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ مجھے حضرت کو بتلا جسوقت کہ وحی کی جاتی ہی آپکے طرف۔ راوی کہتا ہی کہ جس ہنگام میں کہ حضرت جعرانہ
میں تھے اور آپکے ساتھ چند صحابہ بھی تھے۔ اکثر محدثون نے جعرانہ کو بکسر جیم وعین مہملہ وتشدید رائے ضبط کیا ہی۔ اور اہل لغت اور محققین اہل حدیث بکسر جیم وسکون عین
وتخفیف را تحقیق کی ہی۔ ہر دو صحیح میں اور معلوم نہوا کہ قایل اس کلام کون ہی جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ
مُتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ آیا ایک مرد حضرت کے پاس پس کہا یا رسول اللہ آپ کیسا دیکھتے ہو اور کیا حکم فرماتے ہو حق میں اس مرد کے کہ وہ احرام باندہا عمرہ کا حالانکہ وہ
خوشبوی سے معطر ہوا ہی فَسَكَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ الْوَحْیُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰی یَعْلٰی پس حضرت خاموش ہوئے تھوڑا وقت پس آپ پر
وحی آئی اشارہ کیا عمر نے یعلی کے طرف کہ دیکھے حضرت کو فَجَاءَ یَعْلٰی وَعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ پس آیا یعلی جس حال
میں کہ حضرت پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا ہی فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ یَغِطُّ پس داخل کیا یعلی نے
اپنے سر کو اس چادر میں۔ پس ناگاہ دیکھا حضرت کو کہ چہرہ مبارک سرخ ہوا ہی اور حضرت سے گرانی وحی کے سبب ہانپنے کی آواز آتی ہی ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ پس دور کی
گئی وہ گرانی وحی کی جو بدن مبارک پر اس حال میں پہنچی تھی سری ضم سین مہملہ وتشدید را اور تخفیف راسے بھی مروی ہی۔ پر اول اکثر ہی اور افادہ کرتا ہی تدریجی
انکشاف کو فَقَالَ اَیْنَ الَّذِیْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِیَ بِرَجُلٍ پھر فرمایا کہاں ہی وہ شخص جو سوال کیا تھا عمرہ سے پس لایا گیا ایک مرد فَقَالَ اغْسِلِ الطِّیْبَ
الَّذِیْ بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ پس فرمایا کہ دہو ڈال اس خوشبو کو جو تیرے بدن اور کپڑون پر ہی تین بار وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ اور دور کر اپنے سے جبہ اپنا جو
سیا گیا ہی یہہ قول دوسرا احکام احرام کی تعلیم کے لئے ہی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آپکا وَاصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجَّتِكَ اور کرو اعمال عمرہ
میں اپنے جیسا کہ تو کرتا ہی حج میں اپنے قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَرَادَ الْاِنْقَاءَ حِیْنَ اَمَرَهٗ اَنْ یَّغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ ابن جریج کہتا ہی کہ میں نے عطا سے
کہا کہ آیا حضرت نے ارادہ کیا پاک کرنیکا جسوقت کہ اسکو فرمایا کہ تین بار دہووے عطا نے کہا ہان مقصود یہی ہی۔ بعضون نے اشکال کی ہی تطبیق میں اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ
کہ ترجمہ میں خوشبوی جامہ کی مذکور ہی۔ اور حدیث میں دلالت نہین کہ جامہ پر تھی۔ اور اگر جامہ پر ہوتی جبہ کا دور کرنا کافی تھا۔ مخفی نرہے کہ ہم نے اثناے تقریر میں اسکی
توجیہ کے طرف اشارہ کیا ہی۔ اور مولف علیہ الرحمہ نے دوسری حدیث جو احرام کے محرمات میں لایا ہی اس لفظ کے ساتھ ہی وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ فِیْهِ اَثَرُ الصُّفْرَةِ
اور ابوداود بھی اسی حدیث کو اس عبارت سے ایراد کیا ہی اور مولف اس قسم پر اعتماد اکثر کیا ہی۔ اور اکثر قیاس بھی کرتا ہی ایک حکم کو دوسرے حکم پر

بَاب الطِّیْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَمَا یَلْبَسُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَتَرَجَّلُ وَیَدَّهِنُ باب بیان میں خوشبو ملنے کے احرام باندہنے کے وقت اور وہ
کپڑے جو محرم پہنتا ہی جسوقت کہ احرام باندہے۔ اور کنگھی کرتا ہی اور روغن ملتا ہی۔ ہر دو عطف مایلبس پر ہی یعنے یہہ کام احرام شروع کرنیکے آگے روا ہی قَالَ

ابن عباس یشم المحرم الریحان وینظر فی المرآۃ ویتداوی بما یاکل الزیت والسمن ابن عباس نے کہا کہ سونگھتا ہی محرم پھول کو اور دیکھتا ہی آئینہ مین اپنے
منہ کو۔ اور دوا کرتا ہی کھانیکی چیزون سے جو زیت اور روغن ہی قال عطاء یتختم ویلبس الہمیان اور عطا ابن رباح نے کہا کہ پہنتا ہی محرم انگوٹھی کو اور باندھتا ہی کمر مین
ہمیانی کو وطاف ابن عمر وھو محرم وقد حزم علی بطنہ بثوب وطواف کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور وہ محرم تھا اور مقرر باندھا تھا کپڑا اپنے شکم پر ولم تر
عائشۃ بالتبان باسا اور نہین دیکھا بی بی عائشہ نے تبان مین کچھ خوف یعنے اسکے باندھنے مین کچھ پروا نہین تبان بضم تا و تشدید چھوٹی ازار کو کہتے ہین۔ جو فقط
شرمگاہ ڈھانپتی ہی جسکو اس ملک مین چڈی لنگوٹ کہتے ہین للذین یرحلون ھودجھا ان لوگون کے لئے جو باندھتے ہین ہودج۔ ہودج عورات کی مرکب سے ایک
مرکب یعنے سواری کو کہتے ہین حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن منصور عن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر
یدھن بالزیت فذکرتہ لابراھیم سعید بن جبیر نے کہا کہ تھے ابن عمر روغن ملتے احرام کے وقت یعنے وہ روغن کہ جس مین خوشبوئی آمیز نہ تھی۔ جیسا کہ احادیث مین
تصریح اس قید کی آئی ہی۔ پس مین اسکا ذکر کیا ابراہیم نخعی سے فقال ما تصنع بقولہ کہا تو کیا عمل کرتا ہی اسکے قول پر۔ جب اسکا خلاف حضرت کے قول سے ثابت ہوگا
یہ انکار ابن عمر کی راے ہے۔ اور کہتے ہین کہ بی بی عائشہ بھی اسباب مین انکی راے کے منکر تھین وحدثنی الاسود عن عائشۃ قالت کانی انظر الی و
بیض الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ابراہیم کہتا ہی کہ حدیث کی مجھ سے اسود بن زید نے بی بی عائشہ سے کہ کہا گویا مین
دیکھتی ہون چمک خوشبوئی کی مفرق مین حضرت کے جس حال مین کہ وہ محرم تھے بی بی کے قول کانی انظر مین اشارہ ہی اس حال کے قوت تحقیق پر اپنی نظر مین حدثنا
عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ حین یحرم بی بی عائشہ نے کہا کہ تھی مین خوشبو ملتی حضرت کو آپکے احرام کے سبب سے
یعنے احرام سے آگے جب آپ اسکا ارادہ کرتے و مراد خوشبو سے یہ ذکو لگانیکی خوشبو ہی۔ جیسا کہ سابق کی حدیث دلالت کی کہ اسکی چمک کو حضرت کے مفارق مبارک مین ہم دیکھتے تھے
ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت اور احرام سے باہر آنیکے وقت رمی جمار اور حلق سر کے بعد طواف کعبۃ اللہ سے آگے جو طواف افاضہ ہی۔ اس حدیث سے استحباب خوشبو
ملنے کا احرام مین آنیکے وقت مفہوم ہوا اور یہہ اسکے آثار احرام کے بعد باقی رہنے سے کچھ ضرر نہین۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ احادیث مین لفظ کان جو آیا ہی وہ دوام و استمرار کے
واسطے نہین۔ اسلئے کہ یہہ خوشبو ملنا بی بی عائشہ کا اس جناب کو ایکبار حجۃ الوداع مین واقع ہوا ہی و بس **باب من اھل ملبدا** باب بیان مین جواز
حال اس شخص کے کہ داخل احرام ہووے اور لبیک کہے جس حال مین کہ باندھا تھا بالوں کو مانند مقنع کے تا پریشان نہون اور آگے نہ پڑین اور گرد و غبار نہ لگے حدثنا
اصبغ قال اخبرنا وھب عن یونس عن ابن شھاب عن سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل ملبدا
ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ لبیک کہتے جس حال مین کہ ملبد رہتے۔ ملبد بضم میم و فتح لام و کسر با موحدہ مشددہ اور اسکے فتح سے بھی ہی **باب الاھلال
عند مسجد ذی الحلیفۃ** باب اس بیان مین کہ احرام باندھنا مسجد ذو الحلیفہ کے پاس ہے۔ اس شخص کے لئے کہ ارادہ مناسک کا مدینہ طیبہ سے کرے حدثنا
علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا موسی بن عقبۃ قال سمعت سالم بن عبد اللہ قال سمعت ابن عمر ح وحدثنا
عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن موسی بن عقبۃ عن سالم بن عبد اللہ انہ سمع اباہ یقول ما اھل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا من عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفۃ سالم مروی ہی کہ مقرر مین نے سنا عبد اللہ بن عمر سے کہ کہتے تھے کہ احرام نہین باندھا پیغمبر خدا نے
مگر مسجد کے پاس سے۔ مولف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ مسجد ذو الحلیفہ مراد ہی **باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب** باب بیان مین اس چیز کے جو نہ پہنے صاحب
احرام کپڑون کی قسم سے خواہ محرم حج کا ہووے یا عمرے کا حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر
ان رجلا قال یا رسول اللہ ما یلبس المحرم من الثیاب مقرر ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز پہنے محرم کپڑون سے قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمیص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس فرمایا نہ پہنے پیرہن اور نہ دستارین اور نہ ازارین
سلے ہوئین اور بلند ٹوپیان اور بعض روایات مین قمص ہی جمع قمیص کا۔ سراویلات جمع سروال کا سروال فارسی ہی اسکا معرب سراوین ہی وزن بنے ازار

اور شروال شین معجمہ سے بھی یک لغت ہی ۔ برانس جمع برنس کا ہی بضم نون ۔ قاموس مین کہتا ہی کہ برنس کلاہ دراز کو کہتے ہین وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ
فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ اور نہ پہنے موزے مگر وہ جو نہ پاوے نعلین پس پہنے موزے ۔ اور کاٹ ڈالے انکو ٹخنون کے نیچے سے خفاف
بکسر خا معجمہ جمع خف کا ہی ۔ مراد یہہ کہ سیا ہوا کپڑا نہ پہنے اور سر نہ ڈھانکے خواہ سینے ہوئے کپڑے ہو یا نہ سیا ہوا ۔ اور اسیطرح پاؤن نہ ڈھانکے موزے سے ہو یا اور چیز سے وَلَا
تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ اَوْ وَرْسٌ اور مت پہنوان کپڑون سے اس چیز کو جو پہنچے ہو اسکو زعفران یا ورس ورس ایک قسم کا گھانس ہے زرد
خوشبودار اسکا رنگ سرخی اور زردی کے ساتھ مایل رہتا ہی کہتے ہین کہ وہ بلاد یمن مین بہت مشہور خوشبویون سے ہی **باب** الرُّكُوبُ وَالْاِرْتِدَافُ
فِي الْحَجِّ باب سوار ہونے اور ردیف ہونے مین مناسک حج ادا کرنے مین **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ
يُونُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ابن عباس سے مروی ہی کہ تھا اسامہ بن زید ردیف پیغمبر خدا کا عرفہ سے مزدلفہ تک ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى پھر حضرت نے
ردیف بنایا فضل بن عباس کو مزدلفہ سے منی تک یہہ ردیف ٹھرانا اسلئے تھا کہ تا وے جو اسوقت آپ سے سنین اور ون سے بیان کرین ۔ اور شفقت کی راہ سے بھی تھا قَالَ فَكِلَاهُمَا
قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ابن عباس کہتے ہین کہ ان ہر دو یعنے اسامہ اور فضل نے کہا ہی کہ حضرت کا تلبیہ کہنا دایم
تھا رمی جمرہ عقبہ تک **باب** مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ باب بیان مین اس چیز کے جو پہنے محرم کپڑون سے اور چادرون اور ازارون
سے وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ اور پہنین بی بی عایشہ نے کپڑے معصفر یعنے سرخ و زرد درحالیکہ وہ محرم تھین امام ابو حنیفہ نے
معصفر کو طیب مین داخل کیا ہی بسبب کی بو خوش کے اور منع کیا محرم کو عموم احادیث منع طیب اور انکی کثرت کے نظر کرتے وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ
ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ اور بی بی عایشہ نے کہا کہ محرم منہہ اور لب ڈھانکے ۔ اور برقع منہہ پر نہ ڈالے اور وہ کپڑے نہ پہنے جو ورس اور زعفران سے رنگین ہون وَ
قَالَ جَابِرٌ لَا اَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا اور جابر نے کہا کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ معصفر خوشبو رکھتا ہی وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَاْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْاَسْوَدِ
وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْاَةِ اور نہین دیکھا بی بی عایشہ نے کچھ مخدور زیور اور سیاہ کپڑے زرد رنگ کے برنگ گل سرخ پہننے اور موزے پہننے مین عورت کے لئے وَقَالَ
اِبْرَاهِيمُ لَا بَاْسَ اَنْ يُبَدِّلَ ثِيَابَهُ اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ کچھ پروا نہین محرم بدلانا اپنے کپڑون کو **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ترجمہ اسی جزو حدیث کے ساتھ کیا ہی فَلَمْ يَنْهَ عَنْ
شَيْءٍ مِنَ الْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ ابن عباس نے کہا کہ حضرت مدینہ طیبہ سے رونق افزا ہوے بعد شانہ کرنے اور روغن ملنے
کے اور پہنے ازار اور ردا مبارک کے اور آپکے صحابہ بھی پس منع نہ فرمایا کسی چیز کو ازار اور ردا سے کہ پہنے محرم مگر جامہ زعفرانی جو بدن کو خوشبو کرے فَاَصْبَحَ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ پس صبح کئے ذو الحلیفہ مین اور سوار ہوے اپنے مرکب پر یہان تک کہ جب برابر ہوے
بیدا پر لبیک کہی آپ اور آپکے صحابہ ۔ بیدا ایک بلندی ہی ذو الحلیفہ سے آگے مکہ معظمہ کے طرف ۔ جب وہان کوی عمارت نہین اسکو بیدا کہتے ہین معنی مین صحرا کے وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ
اور قلادہ لٹکایا شتر ہدی کے گردن مین ۔ بدنہ اس جانور کو کہتے ہین جو ذبح کرنیکے لئے لیجاوین خواہ اونٹ ہو یا بیل یا بکرا اور اسکو ہدی کہتے ہین اور مسنون ہی کہ
اسکی گردن مین قلادہ لٹکاوین تا معلوم ہو کہ یہہ ہدی ہی وَذَلِكَ فِي خَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ یہہ افعال حج مین ان ایام مین تھے کہ ذو القعدہ سے
پانچ روز باقی تھے فَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ پس قدوم لائے حضرت مکہ معظمہ کو جب ذی الحجہ سے چہار شب گذرے تھین فَطَافَ بِالْبَيْتِ
وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِهِ لِاَنَّهُ قَلَّدَهَا پس حضرت نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی درمیان صفا و مروہ کے جو دو پہاڑ ہین
ان ہر دو کے درمیان سعی جانا حج کے مناسک سے ہی ۔ اور حضرت احرام سے باہر نہ آئے بسبب سوق ہدی کے کہ قلادہ اسکی گردن مین لٹکائے تھے ۔ اور صاحب ہدی کو احرام سے باہر آنا
روا نہین جبتک کہ ہدی اپنی جاے پر پہنچے یعنے منا مین ذبح ہووے ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ پھر نزول کئے مکہ معظمہ کی بلندی کے جانب حجون کے پاس حجر

ایک

سوار ہونا مناسک حج مین

تلبس

لحنسپ

ایک پہاڑی مقابل مسجد عقبہ کے - جعون بفتح مہملہ و ضم جیم مخفف اور نون ہی وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ اور حالانکہ حضرت لبیک کہنے تھے حج کے لئے وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ
بِهَا اور نہ تشریف لیگئے حضرت کعبہ کو کعبہ کا طواف قدوم بجا لانے کے بعد حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ یہاں تک کہ رجوع کئے عرفہ سے وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور حکم فرمایا اپنے صحابہ کو کہ طواف کریں بیت اللہ کا درمیان صفا و مروہ کے ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا پھر قصر کریں یعنے کتراویں اپنے
سر کے بال کو اور احرام باہر آویں وَذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا یہ حکم اس شخص کے لئے ہی کہ اسکو ہدی نہو جسکی گردن میں قلادہ ڈالے ہوں وَمَنْ كَانَتْ
مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ اور جو شخص کہ اسکے ساتھ اسکی عورت ہو لیس اسکو جماع اپنی عورت کے ساتھ حلال ہی اور خوشبو اور کپڑے جو حرام
مین منع تھے روا ہو بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى يُصْبِحَ باب بیان میں اس شخص کے جو ذو الحلیفہ میں شب گذاری یہاں تک کہ صبح کرے قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ہی اسکو ابن عمر نے حضرت سے جیسا کہ گذرا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ انس نے
کہا کہ نماز پڑہی حضرت نے مدینہ طیبہ میں چہار رکعت ظہر کے اور ۲ دو رکعت نماز عصر ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ پھر شب گذارے یہاں تک کہ صبح کی ذو الحلیفہ میں فَلَمَّا
رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ پس جب سوار ہوے اپنے مرکب پر جس حال میں کہ برابر ہوا مرکب آپکو لیا ہوا لبیک کہے حج کے لیے یا عمرہ کے واسطے یا ہر دو کے لئے
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ ابو قلابہ نے کہا کہ میں گمان رکھتا ہوں کہ حضرت
خواب کئے ذو الحلیفہ میں یہاں تک کہ صبح کی بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ باب بلند کرنے میں آواز کو لبیک سے حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا انس نے کہا کہ حضرت مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑہی اور عصر ذو الحلیفہ میں دو رکعت پڑہی اور سنا میں نے حضرت
اور آپکے صحابہ بلند کرتے تھے آواز کو لبیک سے حج اور عمرہ میں لبیک کہنا مسنون ہی امام شافعی و احمد کے پاس اور بعض کہتے ہیں واجب ہی اور حنفیہ کے پاس اگر تنہا نیت احرام
پر اقتصار کرے احرام منعقد نہیں ہوتا ہی کیونکہ حج کئے اشیا مختلف کو متضمن ہی از راہ فعل و ترک کے پس مشابہ ہوا نماز کا اور وہ حاصل نہوگا مگر ذکر سے اول میں اسکے اور مالکیہ
پاس احرام منعقد نہیں ہوتا ہی مگر اس نیت سے جو مقرون ہو قول یا فعل سے جو اسکے متعلق ہوں جیسے تلبیہ و توجہ جانب راہ پس مجرد نیت سے منعقد نہوگا فقط بَابُ التَّلْبِيَةِ
باب تلبیہ کہنے میں جو مسنون ہی تحقیق لفظ لبیک کے جو تثنیہ ہی حقیقۃ ہی یا نہ اسمیں اختلاف کرتے ہیں - اکثر علما نے کہا ہی کہ اسکا لفظ تثنیہ ہی اور اسکے معنی تکثیر اور مبالغہ ہی
چنانچہ اس قول الٰہی میں ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ یعنے كَرَّةً كَثِيرَةً معنے یہ ہیں کہ میں نے اجابت کی بعد اجابت کے بلا نہایت - کاف حرف خطاب ہے - قاموس میں کہا کہ
اسکے معنے یہ ہیں کہ میں مقیم ہوں تیری طاعت پر - اقامت بعد اقامت کے اور اجابت بعد اجابت کے - عبد اللہ نے کہا کہ تلبیہ کے معنے قبول کرنا ہی فرض خدا کو جو حج کو فرض
کیا ہی اور بھی لبیک کے معنے میں بہت سے اختلافات ہیں چنانچہ قسطلانی میں لکھا ہی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عمر نے کہا کہ تلبیہ کہنا حضرت کا یہی تھا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ یا اللہ میں قبول کیا تجہ کو اور تیری اطاعت میں نہیں ہی تیرا شریک عبادت کے استحقاق میں مقرر
ستائش و حمد خاص تجہی کو ہی اور بادشاہت خاص تجہی کو ہی اور نہیں ہی کوئی شریک ملک میں تیرے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ متابعت کی ہی سفیان کو ابو معاویہ نے اعمش سے وَقَالَ شُعْبَةُ
أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ باب
بیان میں کہنے تحمید و تسبیح و تکبیر کے تلبیہ شروع کرنے سے آگے عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ مرکب پر سوار ہونے کے وقت - زرکشی نے کہا کہ یہ رد ہی حنفیہ کا جو کہتے ہیں

کہ تسبیح و تکبیر بس کرتی ہے آیا ہے عینی اسکے جواب میں کہتا ہوں کہ مذہب مقرر ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ حضرت کے الفاظ تلبیہ سے کم نہ کرے اور اگر تسبیح و تحمید و تکبیر اسپر زیادہ کرے مستحب ہوگا **حدثنا**
موسى بن اسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن معه
بالمدينة الظهر اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين ثم بات بها حتى اصبح ثم ركب حتى استوت به على البيداء حمد الله وسبح
وكبر ان کلمات کا ترجمہ مذکور گذرا ثم اهل بحج وعمرة واهل الناس بهما فلما قدمنا امر الناس فحلوا پھر لبیک کہی حضرت نے حج و عمرے کے لئے اور لوگ بھی
تلبیہ کہے حج و عمرہ کے لئے۔ پس جب ہم قدوم لائے مکہ معظمہ کو حضرت نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ جو لوگ ہدی نہ لائے ہیں احرام سے باہر آویں حتى كان يوم التروية اهلوا بالحج یہاں تک
جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ تھی لوگوں نے تلبیہ کیا حج کے واسطے۔ آٹھویں کو ترویہ اسلئے کہتے ہیں کہ اس روز لوگ اونٹوں کو سیراب کرتے اور عرفات کو جانے کے لئے اونپر سامان چڑھاتے
تھے ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بدنات بيده قياما اور نحر کیا حضرت نے اونٹوں کو اپنے مبارک ہاتھ سے جس حال میں کہ کھڑے تھے وذبح رسول الله صلى
الله عليه وسلم بالمدينة كبشين املحين اور ذبح کئے حضرت نے مدینہ طیبہ میں عید الضحی کے روز دو کبش ابلق یعنے سفید و سیاہ رنگ والے قال ابو عبد الله قال
بعضهم عن ايوب عن رجل عن يونس امام بخاری نے کہا کہ بعض راویوں نے اسکو ایوب سے اسنے ایک مرد سے اسنے یونس سے روایت کی ہی **باب** من اهل
حين استوت به راحلته باب اس بیان میں کہ تلبیہ کرے جسوقت کہ راست ہوا اسکے ساتھ مرکب اسکا **حدثنا** ابو عاصم قال اخبرنا ابن جريج
قال اخبرني صالح بن كيسان عن نافع عن ابن عمر قال اهل النبي صلى الله عليه وسلم حين استوت به راحلته قائمة ابن عمر نے کہا کہ حضرت
نے تلبیہ کہا جب آپ کا مرکب آپکو اٹھا با ہوا راست ہوا یہی مذہب مالکیہ و شافعیہ کا کہ تلبیہ کہے جب جانور متوجہ راستے کی طرف ہوا اور حسن کی روایت میں یوں آیا ہی کہ حضرت نے تلبیہ کیا جب دو رکعت
سے فارغ ہوئے یہی ہی مذہب حنفیہ کا انتہی فقط **باب** الاهلال مستقبل القبلة الغداة بذي الحليفة باب تلبیہ کہنے میں مقابل قبلہ کے دوسرے روز ذو الحلیفہ میں
وقال ابو معمر حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ايوب عن نافع قال كان ابن عمر اذا صلى الغداة بذي الحليفة امر براحلته فرحلت
ثم ركب فاذا استوت به استقبل القبلة قائما ثم يلبي حتى يبلغ المحرم نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر جسوقت پڑھتے نماز صبح کی ذو الحلیفہ میں حکم کرتے کہ مرکب
اپنا لاویں۔ پس لایا جاتا مرکب پس سوار ہوتے جب اسپر برابر ہوتے منہہ قبلہ کے طرف کرتے جس حال میں کہ کھڑے ہیں۔ پھر تلبیہ کہتے یہاں تک کہ پہنچتے زمین حرم کو مراد مسجد حرام ہی ثم يمسك
حتى اذا جاء ذا طوى پھر خاموش رہتے اشتغال طواف وغیرہ میں۔ یہاں تک کہ پہنچتے وادی ذی طوی کو جو مکہ معظمہ کے قریب ہی بات به حتى يصبح فاذا صلى
الغداة اغتسل شب گذارتے اس وادی میں یہاں تک کہ صبح کرتے پس جب نماز صبح کی پڑھتے غسل کرتے وزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك
اور کہتے کہ حضرت نے ایسا ہی کیا ہی تابعه اسمعيل عن ايوب في الغسل متابعت کی ہی عبد الوارث کی اسمعیل نے ایوب سے غسل میں **حدثنا** سليمان بن
داود ابو الربيع قال حدثنا فليح عن نافع قال كان ابن عمر اذا اراد الخروج الى مكة ادهن بدهن ليس له رائحة طيبة ثم ياتي
مسجد الحليفة فيصلي ثم يركب فاذا استوت به راحلته قائمة احرم ثم قال هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل
نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر جب ارادہ کرتے نکلنے کا مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ کے روغن ملتے کہ جس میں خوشبو نہو۔ پھر آتے مسجد ذو الحلیفہ کو پس نماز پڑھتے صبح کی پھر سوار ہوتے پس جب سیدھا کھڑا
رہتا مرکب انکا تلبیہ کہتے پھر فرماتے اسیطرح میں نے دیکھا ہی حضرت کو کرتے ہوئے **باب** التلبية اذا انحدر في الوادي باب بیان میں تلبیہ کہنے کے جب اترے
وادی میں **حدثنا** محمد بن المثنى قال حدثني ابن ابي عدي عن ابن عون عن مجاهد قال كنا عند ابن عباس فذكروا الدجال انه
قال مكتوب بين عينيه كافر مجاہد نے کہا کہ تھے ابن عباس کے پاس پس ذکر کیا حاضروں نے دجال کا مقرر ابن عباس نے کہا کہ لکھا گیا ہی اسکے ہر دو آنکھ کے درمیان لفظ
کافر فقال ابن عباس لم اسمعه ولكنه قال اما موسى كاني انظر اليه اذا انحدر في الوادي يلبي پس ابن عباس نے کہا کہ میں نہیں سنا ہوں
اسکو حضرت سے لاکن حضرت نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام گویا میں دیکھتا ہوں کہ جب اترے وادی میں تلبیہ کہتے ہیں۔ ہوسکے کہ یہہ نظر حقیقۃ بیداری میں ہو کہ انکی روح متمثل
ہوئی ہو یا یا متمثل اسلئے کہ انبیا علیہم السلام زندہ ہیں اور خدا تعالی کے پاس روزی دئے جاتے ہیں۔ اور احتمال ہی کہ وہ نظر عالم خواب میں ہو انکے ساتھ تصریح کی ہی موسی
بن عقبہ نے اپنی روایت میں نافع سے اور خواب ہا انبیا کا وحی ہی علی الخصوص خواب سید الانبیا کا صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں لا ینام قلبی یعنے سوتا نہیں ہی اگر

پس ایکا خواب داخل بیداری ہی - اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ حضرت پر انکی حالت حیات کا معاملہ مکشوف ہوا ہو جو حج کے لئے اتے اور تلبیہ کہتے تھے **باب** کَیْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ - باب اس بیان مین کہ کسطرح احرام باندہے عورت حیض والی اور نفاس والی - اور وہ جو حدیث مین مذکور ہوا بی بی عایشہ کا حال ہی کہ بعد احرام کے حائضہ ہوئین اور طواف کے اگے نقض عمرہ کرکے احرام حج کا باندہین - اور یہہ احرام حالت حیض مین تھا - مولف نے حالت نفاس کو اسپر قیاس کیا - یا اسکے لئے حدیث نہ پائی اَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ اِهْلَ معنے مین سخن کرنیکے ہی وَاسْتَهْلَلْنَا وَاَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهٗ مِنَ الظُّهُوْرِ یہ سب الفاظ دلالت رکھتے ہین ان معنون پر کہ ان مین معنے ظہور کے ہین اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ مِنَ السَّحَابِ یعنے نکلا مطر پردہٗ ابر سے وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا جو فرمایا جو چیز کہ بلند کی گئی اسکے ساتھ اواز اسم غیر خدا کی لئے وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ اور یہہ قول ماخوذ ہی بلند کرنے سے اواز بچے کے وقت پیدا ہونے کے کہ ظاہر کیا حیات کو **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع مین پس ہمنے تلبیہ کہا عمرے کے لئے ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ پھر حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی ہو وہ تلبیہ کہے حج و عمرہ ہر دو کے لئے ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا پھر احرام سے باہر نہ اوے یہان تک کہ باہر نہ اوے ہر دو سے فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ پس مین قدوم لائی مکہ معظمہ کو جس حال مین کہ مین حائضہ تھی پس مینے طواف نہ کیا بیت اللہ کا اور نہ درمیان صفا و مروہ کے دوری پس مین نے شکایت کی اسکی حضرت کے حضور مین تو فرمایا کہ کہول دے اپنے سر کے بال کو اور کنگھی کر اور اہلال کر حج کے لئے اور عمرہ کا عمل چھوڑ دے جو طواف اور سعی ہی فَفَعَلْتُ پس مینے کیا وہ جو حضرت نے فرمایا تھا فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ پس جب ہم نے تمام کیا حج کو اور پاک ہوی مین روز نحر کے بھیجا مجھ کو پیغمبر خدا نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے جو میرا بھائی تھا طرف موضع تنعیم کے فَاعْتَمَرْتُ پس مین نے احرام عمرے کا باندہا اور اسکو ادا کیا فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ پس فرمایا کہ یہہ عمرہ تیری عمرے کی جگہ ہی جو فوت ہوا تھا قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ بی بی عایشہ نے کہا پس جنہون نے عمرے کا احرام باندہا تھا طواف کیا کعبہ کا اور درمیان صفا و مروہ کے دورے ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى پھر احرام سے باہر اگئے اور طواف کعبے کا کیا دوسرا طواف منا سے رجوع کئے بعد وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا لاکن انہون نے جو جمع کیا تھا حج اور عمرہ کو سو طواف نہ کیا مگر ایک طواف **باب** مَنْ اَهَلَّ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب بیان مین اس شخص کے جو احرام باندہا بغیر تعیین حج یا عمرے کے حضرت کے زمانہ مبارک مین جیسا کہ احرام حضرت کا تھا آیا روا ہی یا نہ یعنے کہے اور نیت کرے کہ احرام حضرت کا حج کے لئے ہی پس میرا احرام بھی حج کے واسطے ہی اگر اپکا احرام عمرے کے لئے ہی میرا احرام بھی عمرے کے واسطے ہی - ایسا احرام شافعیہ و حنبلیہ کے پاس صحیح ہی - میل امام بخاری کا یہہ ہی کہ روا ہی اور تقیید زمان نبوی کے اشارہ کیا ہی کہ غیر زمان شریف مین روا نہین - مالکیہ بھی موافق حنفیہ کے روا رکھا بسبب جزم ہونیکے نیت مین عبادت شروع کرنیکے وقت - جیسا کہ کسی نے شک کے روز ایسی نیت کرے کہ اج کا روز اگر رمضان کا روز ہی مین نے روزہ فرض کی نیت کی والا روزہ نفل کی نیت - پس ایسی نیت سے اصلا روزہ واقع ہوتا نہین قَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حدثنا** الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ جابر نے کہا کہ حضرت نے جناب مرتضی علی کو فرمایا کہ اسی احرام پر قیام کرے جو باندہا ہی حضرت نے جو اسوقت احرام باندہا تھا صحابہ نے کسی کو اطلاع نہین تھی کہ اپ نے نیت حج اور عمرے کی کی ہین قارن ہین یا مفرد - حضرت علی اسکے بعد یمن سے ائے اور انکے ساتھ ہدی تھی اور احرام مین یہہ نیت کی کہ موافق نیت اس جناب کے نیت کی ہی جیسا کہ حدیث لاحق مین جابر نے ذکر کیا قول سراقہ کا کہ جب اسنے عقبہ مین حضرت سے ملاقات کی جس حال مین رمی کرتے تھے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہہ اپ ہی کے لئے خاص ہی جو تداخل حج و عمرے کا کئے فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی نہو احرام سے باہر اوے اور احرام کو عمرہ ٹھہرا دے اور فرمایا کہ یہہ اسی سال مین خاص نہین بلکہ روا ہی ابدالاباد تک - قارن کے لئے کہ افعال عمرے کے افعال حج مین داخل کرے **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ

الھذلی قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنا سلیم بن حیان قال سمعت مروان الاصفر عن انس بن مالک قال قدم علی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال بما اھللت انس نے کہا کہ آئے علی ابن ابی طالب حضرت پر یمن سے پس حضرت نے پوچھا کہ کس چیز کے ساتھ تم نے احرام باندھا ہے فقال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی نے کہا کہ میں نے اس چیز کے ساتھ احرام باندھا ہے جو پیغمبر خدا نے باندھا ہو۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث سے صریح معلوم ہوا کہ حضرت علی نے احرام بطریق ابہام کے باندھا تھا اگر ایسا ہی باندھا ہو جیسے کہ اس وقت معلوم نہ ہوں کہ حضرت قارن ہیں یا مفرد تو پھر یہ حدیث حجت نہ ہوگی کہ نیت بلا تعین جائز ہے فقال لولا ان معی الھدی لاحللت فرمایا اگر نہ ہوتی میرے ساتھ ہدی میں احرام سے باہر آیا ہوتا وزاد محمد بن بکر اور بعض نسخوں میں ہے بکر سے بکیر کے ساتھ تصحیف ہے عن ابن جریج قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما اھللت یا علی قال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ کیا ہے اپنی روایت میں محمد بن ابی بکر نے ابن جریج سے کہ پیغمبر خدا نے حضرت علی کو فرمایا کہ کس چیز کے ساتھ تم نے احرام باندھا عرض کی اس چیز کے ساتھ جو پیغمبر خدا احرام باندھے ہیں یعنے میں بھی قارن ہوں جیسا کہ آپ قارن ہو قال فاھد وامکث حراما کما انت فرمایا پس ہدی بھیجو اور محرم ہی رہو جیسا کہ تم ہو **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن ابی موسی قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی قومی بالیمن فجئت وھو بالبطحاء فقال بما اھللت قلت اھللت کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو موسی اشعری نے کہا کہ حضرت نے مجھ کو میری قوم کی طرف یمن کو روانہ فرمایا۔ پس میں آیا جس حال میں کہ حضرت بطحا میں تھے پس فرمایا کہ تو کس چیز سے احرام باندھا ہے میں نے کہا کہ احرام باندھا میں مانند احرام پیغمبر خدا کے قال ھل معک من ھدی قلت لا فرمایا آیا تیرے ساتھ ہدی ہے میں نے کہا نہیں فامرنی فطفت بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم امرنی فاحللت فاتیت امرأۃ من قومی فمشطتنی او غسلت راسی پس مجھ کو حکم فرمایا تو میں نے طواف کیا کعبے کا اور صفا و مروہ کا موافق حکم حضرت کے پھر مجھ کو حکم فرمایا تو میں احرام سے باہر آیا۔ اور میری قوم کی ایک عورت کے پاس میں آیا جو محرم تھی پس اسنے کنگھی کی یا دھوئی میرے سر کو یہ شک راوی کا ہے۔ اگر تو کہیگا کہ جناب مرتضی علی و ابو موسی اشعری کا احرام ایک ہی طور کا تھا حضرت نے جناب مرتضی کو اسی احرام پر ثابت رکھا اور ابو موسی کو فرمایا کہ احرام سے باہر آوے **جواب** یہ ہے کہ ابو موسی اپنے ساتھ ہدی نہ لائے۔ اور علی مرتضی کے ساتھ ہدی تھی۔ اور حکم تو معلوم ہوا کہ جسکے ساتھ ہدی نہو وہ احرام سے نکل کے حج کا احرام باندھے فقدم عمر فقال ان ناخذ بکتاب اللہ فانہ یامرنا بالتمام قال تعالی واتموا الحج والعمرۃ للہ پس قدوم لائے عمر بن الخطاب اپنی خلافت میں اور کہا کہ مقرر ہم لیویں حکم کتاب اللہ سے پس تحقیق کتاب اللہ حکم کرتی ہے ہم کو تمام کرنے پر احرام حج و عمرہ کے چنانچہ فرمایا کہ تم تمام کرو حج و عمرہ اللہ کے لئے وان ناخذ بسنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لم یحل حتی نحر الھدی اور ہم لیویں سنت نبوی سے کہ حضرت نے احرام سے نہ نکلے جبتک ہدی کو نحر نکیا۔ اس حدیث کو بیان بوجہ اختصار لائے اور پوری حدیث جو مسلم میں آئی ہے یہ ہے کہ ابو موسی کہتا ہے کہ میں اسکے بعد احرام حج کا باندھا۔ اور میں فتوی دیتا تھا بموجب اسکے کہ میں جانتا تھا۔ یہاں تک کہ عمر خلیفہ ہوئے۔ ایک مرد نے کہا ای ابو موسی میں بعض فتوے تیرے سے چاہتا ہوں آیا تو جانتا ہے کہ امیر المومنین عمر نے نسک میں کیا احداث کیا ہے۔ گویا منع کیا تھا تمتع اور فسخ احرام سے کہا لوگو جو شخص کہ ہو کہ فتوی دیتے تھے ہم اسکو پس کہا اگر اخذ کریں کتاب اللہ الخ مقصود عمر بن الخطاب کا منع متعہ سے منع تحریم اور بطلان نہیں ہے بلکہ مقصود وہ تھا کہ اقتضا کتاب و سنت یہ حکم حضرت کا کہ جسکے ساتھ ہدی نہو احرام سے باہر آوے اور متعہ کرے حج کے لئے حکم وجوب تحتم کا نہیں جیسا کہ باب آیندہ کی حدیث دلالت رکھتی ہے کہ فرمایا احب ان یجعلھا عمرۃ کہ جو صیغہ ماضی سے مروی ہے جو موجب تخییر کا ہے منع فرمایا تا کہ جو طبیعتیں اسکو لازم نکریں اور اعتقاد وجوب کا نرکھیں واللہ اعلم

باب قول اللہ عز وجل الحج اشھر معلومات فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج باب اس قول خدا میں جو فرمایا وقت حج کا چند ماہ معلوم و متعین میں لوگوں کے پاس پس جو شخص کہ واجب کیا اپنے پر اس ایام میں حج یا احرام باندھا اور ہدی لائی پس نہیں ہے اس ایام میں جماع اور کلام فحش اور نکلنا حکم شرع سے اور ارتکاب معاصی کا یعنے مرتکب معاصی کا نہ ہو ویسا تو ساتھ عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج اور یہ باب بیان میں اس قول ربانی کے ہے جو فرمایا کہ سوال کرتے ہیں تجھ سے چاندوں کی بابت تو کہہ کہ یہ تمیز وقتوں کا ہے لوگوں کے کاموں کے لئے اور اوقات حج کے ہیں وقال ابن عمر اشھر الحج شوال وذو القعدۃ وعشر من ذی الحجۃ ابن عمر نے کہا کہ

یعنے حج کے شوال اور ذی قعدہ اور دس روز ذیحجہ کے ہین وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا يُحْرَمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ اور ابن عباس نے کہا کہ سنت
اور طریقہ حضرت کا یہہ ہی کہ احرام نہ باندہے اور قصد حج کا نکرے مگر حج کے مہینون مین **ف** اگر حج کے مہینون کے سوا اور مہینے مین مثلاً رمضان مین احرام باندہے تو شافعیہ
کے پاس عمرہ منعقد ہوگا نہ حج مگر مالکیہ و حنفیہ کے پاس حج ہی منعقد ہوگا اور صحیح نہوگا اوسکے افعال سے مگر اس مین لاکن مکروہ ہی حنفیہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہہ کہ کسی فعل ممنوع سے
تقدیم مین امن حاصل نہین ہو سکتا ہی اور مالکیہ کہتے ہین کہ حضرت نے ان مہینون مین احرام باندہا ہی فقط وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كِرْمَانَ
اور مکروہ رکھا امیر المومنین عثمان نے یہہ کہ کوی احرام باندہے خراسان سے یا کرمان سے ۔ اسلیے کہ یہہ ہر دو شہر دور دراز ہین خراسان بضم خا معجمہ اور کرمان بفتح کاف
و کسر کاف ہی ۔ اور وجہ کراہت کی دور کے شہرون سے حرج و مرج کا سبب ہے ۔ یا اسلیے کہ شاید حج کے مہینون مین واقع نہو اسی معنے کا قصد کیا ہے مولف علیہ الرحمہ نے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق نے بی بی عایشہ سے روایت کی ہی کہ ہم نکلے
حضرت کے ساتھ وقتون مین حج کے اور مکانون مین حج کے اور حالات مین حج کے ۔ حرم بضم حا مہملہ و را مہملہ جمع زمان و مکان اور اسکے حالات کا ہی ۔ اور بعض
فتح را سے جمع حرمة کا کہتے ہین یعنے محرمات شرعیہ اور مراد حالات حج سے یہی ہی ۔ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ پس ہم اترے سرف مین ۔ سرف بفتح سین مہملہ و کسر را اور آخر مین
فا نام ایک جگہہ کا ہی جو مکہ معظمہ سے دو میل پر واقع ہی قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَجْعَلَهَا
عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ اور فرمایا تمہارے سے جس شخص کے ساتھ ہدی نہو اور اسبات کو دوست رکھے کہ اس حج یا تلبیہ کو عمرہ ٹھراوے پس اسکو عمرہ کرے ۔ ظاہر الکلام کا
تخییر ہی نہ ایجاب فافہم وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا اور جس شخص کے ساتھ ہدی ہو پس نکرے اسکو عمرہ قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا
مِنْ اَصْحَابِهٖ بی بی عایشہ نے کہا پس کسی نے اسکو عمرہ ٹھرایا اور کسی نے ترک کیا اسکو حضرت کے صحابہ سے قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ بی بی نے کہا کہ پیغمبر خدا اور چند مرد آپکے صحابہ سے جو صاحب
قوت تھے یعنے ممنوعات احرام کے حائل ہو سکتے تھے اور انکے ہمراہ ہدی بھی تھی قادر نہوے عمرے پر قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ بی بی نے کہا پس داخل ہوے مجھ پر رسول خدا اور مین رو رہی تھی فرمایا کیا چیز تجکو رلاتی ہی ای میری بی بی
قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ مین نے کہا کہ سنی مین نے فرمانا آپکا اپنے صحابہ کے ساتھ پس مین منع کی گئی عمرے سے قَالَ وَمَا
شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ فرمایا کہ کیا حال ہی تیرا مین نے کہا کہ مین باز رہی ہون نماز سے قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ فرمایا کہ یہہ
بات تجھے کچہ ضرر نہین دیتی ہی نہین ہی تو مگر ایک عورت آدم کی دخترون سے اور یہہ عذر تیرے ساتھ مخصوص نہین كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ تقدیر کی ہی
اللہ نے تجہ پر جو تقدیر کی ہی ان سب دخترون پر آدم کے فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَرْزُقَكِيْهَا پس تو رہ اپنے احرام حج پر ہی پس قریب ہے کہ اللہ
تعالی روزی کریگا تجھے عمرہ ہی ۔ یا اشباع سے کسرہ کاف متولد ہوا اور ضمیر راجع ہی عمرے کے طرف قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهَرْتُ
بی بی کہتی ہین پس نکلے ہم طرف عرفات کے سوا مناسک حج کے ۔ یہان تک کہ پہنچے ہم منا کو پس مین پاک ہوی ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ احرام حج کا اور وقوف عرفات
کا ایام حیض مین تھا اور حیض منع نکیا مگر طواف کو ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ پس مین نکلی منا سے اور طواف افاضہ کیا مین نے کعبہ کا قَالَتْ
ثُمَّ خَرَجَتْ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ بی بی نے کہا پھر نکلی مین تیرہوین کو روز ذوالحجہ کے نفر فتح نون اور سکون فا سے ہی معنے مین گروہ کے پھر تا حاجیون کے منا سے
اور نفر اول بارہوان روز ہی حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ یہان تک کہ نزول فرمایا حضرت نے محصب مین جو کہ مکہ معظمہ اور منا کے درمیان ایک جگہہ ہے
اور نزول کیے ہم بھی حضرت کے ساتھ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اُخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ پھر حضرت نے بلوایا عبد الرحمن
بن ابی بکر کو اور فرمایا کہ لیجا اپنی بہن کو زمین حرم سے تا احرام باندہے عمرے کے لیے ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ پھر فارغ ہو
پھر یہان آؤ اور مین انتظار کرتا ہون تمہارا یہان تک کہ آؤ تم میرے پاس قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ بی بی نے کہا پس نکلے

الجزء السادس

ہم یہان تک کہ فارغ ہوئے طواف وداع سے - اور بعض نسخون مین فرغت واقع ہوا کہ بی بی اپنے حال سے خبر دیتی ہین - اور بعض نسخون مین فرغت فرغت مکرر واقع ہوا یعنے مین فارغ ہوئی عمرے سے اور فارغ ہوئی طواف سے ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ فَقُلْتُ نَعَمْ پس آئی مین آنحضرت کے پاس صبح کے وقت تو فرمایا کیا تم فارغ ہوئے - مین نے کہا ہان فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ پس حکم فرمایا کوچ کا اپنے یارون کو فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

فاذن

پس کوچ کئے لوگ پس گذرے حضرت جس حال مین کہ متوجہ تھے مدینہ طیبہ کے طرف ضير من ضار يضير ضيرا و يقال ضار يضور ضورا و ضر يضر ضرا اس حدیث مین جو یضیرک یا یضرک آیا ہی اسکا استعمال بتلایا

بَابُ التَّمَتُّعِ

باب تمتع کا بروزن تفعل مشتق متاع سے معنے مین منفعت کے اسکا اسم تمتع شرع مین عبارت ہی اسبات سے کہ محرم احرام باندہے میقات سے یا آگے اسکے حج کے مہینون مین یا آگے اسکے - متمتع طواف کرتاہی اور سعی کرتاہی درمیان صفا و مروہ کے - اور حلق کرتاہی یا قصر اور قطع تلبیہ پہلے طواف مین یہان تک کہ اسکی نظر کعبہ پر پڑے - پہر احرام باندہتاہی اٹھوین ذیحجہ کو - اور ذبح کرتاہی بعد رمی جمار کے نحر کے روز - اور اگر عاجز ہو دس روز کرے تین روز ایام حج مین اور سات روز حج سے رجوع کئے بعد

بمنع او بمعنی

وَالْإِقْرَانِ وَالْإِفْرَادِ فِي الْحَجِّ اور یہہ باب بیان مین جمع کرنیکے ہی درمیان حج اور عمرے کے احرام مین اور سب مناسک ... اور بیان مین جدا کرنیکے حج کو عمرہ سے اور عمرے کو حج سے وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اور منع کرنے مین نیت حج کے اس شخص کو جو اسکے ساتھ ہدی

فسخ

ثنا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم نکلے مدینہ مطہرہ سے حضرت کے ساتھ اور ہم گمان نہین رکہتے تھے مگر یہہ کہ یہہ احرام حج کا ہی - پس جب ہم نے قدوم لائے مکہ معظمہ کو کعبہ کا طواف کیا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ پس حضرت نے فرمایا کہ جسنے نہین چلایا ہدی یعنے جسکے ساتھ نہو احرام سے باہر آوے فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ پس باہر آیا احرام سے وہ شخص جو ہدی نہ چلایا تہا وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ اور حضرت کی ازواج مطہرات ہدی نہ چلائی تہین پس وے احرام سے باہر آئین قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ بی بی نے کہا پس مین حایضہ ہوئی پس طواف بیت اللہ کا نکیا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ پس جب تہی وہ شب کہ لوگ محصب مین نزول کئے قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ بی بی نے کہا یا رسول اللہ لوگ پہرتے ہین عمرے اور حج کے ساتھ اور مین پہرتی ہون تنہا حج کے ساتھ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا حضرت نے فرمایا کیا تونے طواف نکیا ان راتون مین جو ہم مکہ معظمہ کو آئے - مین بولی نہین قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا فرمایا جا تیرے بہائی عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم کے طرف اور احرام باندھ عمرے کا پہر وعدگاہ تیری چنین و چنین ہی - حدیث سابق مین گذرا کہ وعدہ گاہ منزل محصب کی تہی پس ہو سکے کہ ہردو اشارے اسی کے طرف ہو اور اسکے نزدیک جیسا کہ آخر حدیث سے معلوم ہوا کہ محصب سے کے وقت ملاقات کیا ہی فَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ پس بی بی صفیہ نے کہا مین گمان نہین رکہتی ہون اپنے حق مین مگر یہہ کہ باز رکہنے والی ہون لوگون کو اسلئے کہ مین حایضہ ہوئی اور طواف وداع نکی ہون قَالَ عَقْرَى حَلْقَى حضرت نے بی بی صفیہ کا حال سننے کے بعد یہ دو کلمہ فرمائے کہ جن سے دعا بد کرتے ہین - لاکن انسے معنی حقیقی مراد نہین رہتی ہی جیسا کہ کہا کرتے ہین تربت یداہ اسکے معنے یہ ہین کہ خدا اسکے بدن مین بیماری پیدا کرے اور اسکے بال تراشیدہ ہووے یا درد پہنچاوے اسکے حلق مین اور مروی ہی کہ جب حضرت اداے مناسک سے فارغ ہوئے چاہا کہ بی بی صفیہ سے مقاربت کرین تب بی بی عایشہ نے انکے حال سے خبر دی حضرت نے انکو یہہ دعا کی عقرى و حلقى محدثین کی روایت سے فعلى کے وزن پر ہی معنے مین صفت کے صاحب قاموس کہتاہی کہ تنوین سے بھی روا ہی معنے مین مصدر کے مانند دعوی کے أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي حضرت نے بی بی صفیہ کو فرمایا آیا تو طواف نکی نحر کے روز بی بی نے کہا ہان فرمایا کچہ پروا نہین تجہ کو جا کہ طواف وداع حایضہ سے ساقط ہی قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا بی بی عایشہ نے کہا پس ملاقات کی مین نے حضرت سے جس حال مین کہ وہ مکہ معظمہ سے نکلنے والے تھے اور مین اترنے والی تہی وہان أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا شک راوی کا ہی

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ

اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ حجۃ الوداع میں پس بعض ہمارے سے وہ شخص تھا جو فقط عمرے کا احرام باندہا اور
بعض وہ شخص تھا کہ حج و عمرہ ہردو کا احرام باندہا تھا - اور بعض ہم میں سے تھا کہ تنہا حج کا احرام باندہا تھا وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ
اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ہو احرام باندہا تھا حضرت نے حج کا لاکن جنہوں نے حج کا احرام باندہا تھا یا جمع کیا تھا حج و عمرہ
کو سو وے احرام سے نہ نکلے یہان تک کہ ہو روز نحر کا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا مروان نے کہا کہ مین حاضر ہوا عثمان و علی
رضی اللہ عنہما کے پاس اور عثمان منع کرتے تھے متعہ سے اور اس بات سے کہ جمع کرے درمیان حج و عمرہ کے اور کہتے تھے کہ وہ جو واقع ہوا سو اسی سال سے مخصوص تھا یا وہ نہی تمتع
مشہور سے تھی اور نہی تنزیہی ہی تا افراد کے طرف ترغیب ہو - فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ پس جب دیکہا علی مرتضی نے احرام باندہا حج و عمرہ کا جس حال مین کہ کہتے تھے لبیک بحجۃ و عمرۃ - کہا علی رض نے مین نہین ہون
چہوڑنے والا سنت نبوی کو کسی ایک کے قول سے - اگر تو کہے کہ خلاف حضرت علی کا عثمان ذو النورین کے ساتھ متعہ مین ہی تھا اور اس فعل سے اور حجت پکڑنے سے جو جمع
کرنا ہی درمیان حج و عمرہ کے - جواز متعہ کا لازم آتا نہین **جواب** اسکا یہہ ہی کہ مراد متعہ سے عمرہ ہی حج کے مہینونمین یا اس سے آگے اور برابر ہی کہ حج کے ضمن مین
ہو یا تنہا جب متعہ مین ایک نوع کی تخفیف ہی جیسا کہ جمع مین حکم ہردو کا منع مین ایک ہی عثمان ذو النورین کے پاس پس یہہ فعل اور اسکی تجویز اور سنت کے ساتھ حجت
پکڑنی تمام ہی عثمان ذو النورین کی روایت مین واللہ اعلم - پوشیدہ نرہے کہ امر غیر ایجابی مین اگر ایک مجتہد دوسرے مجتہد کے اجتہاد کا خلاف کرے روا ہی بلا نکیر
اجتہاد ذو النورین کا اس بات پر آیا کہ افراد افضل ہی کثرت ثواب کے جہت سے کہ افراد مین اور احرام حج مین دور کی راہ سے آتے جو میقات ہی اور منع انکا منع تحریم نہین تھا
جیسا کہ سابقا عمر رضی اللہ عنہ سے بہی معلوم ہوا - اور اجتہاد علی رضی اللہ عنہ کا اسکے خلاف پڑگیا حکم نبوی کے امتثال کے لئے پس ہر دو حق مین حَدَّثَنَا
مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ
مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ ابن عباس نے کہا کہ اہل جاہلیت اعتقاد رکھتے تھے کہ احرام عمرے کا حج کے مہینونمین گناہون سے بڑا گناہ ہی زمین مین - یہہ اعتقاد باطل
اور مبتدعات سے ان بطالون کے تھا اور بے اصل محض تھا - اور حضرت ذو الحجہ مین بی بی عایشہ کو عمرے کا جو حکم فرمایا - بلکہ جمع کرنا درمیان حج و عمرہ کے نہین تھا مگر اہل جاہلیت
کے قطع شرک کے لئے وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا اور وے اہل جاہلیت نام رکہتے تھے محرم کا صفر یعنے صفر کو حرام مہینون سے ٹہراتے اور محرم کو حج کے مہینون سے نکالے تھے -
تا تین مہینے جو حرام ہین پیہم نرہین تا وے کفار جو بعض کو بعض غارت کرتے تھے تین مہینے پیہم اس سے باز نرہین - اسیواسطے اللہ تعالی نے اپنی کتاب پاک مین انکی تضلیل کی ہی
جو فرمایا اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الآیہ مراد تاخیر شہر حرام ہی دوسرے مہینے تک مفسرون نے کہا ہی کہ عادت ان کافرون کی تہی کہ اگر
حرام مہینے مین جنگ واقع ہوتا اسکو حلال ٹہرالیتے اور حرمت دوسرے مہینے پر ڈالتے وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ
اعْتَمَرَ اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم درست ہوا اور اسکا اثر باقی نرہا اور گذر گیا صفر جو فی الواقع محرم ہی - حلال ہوا عمرہ اس شخص کو جو عمرہ کرے جب
ان کفار کے اعتقاد مین پہلا مہینا عمرہ کا محرم تھا محرم کو صفر ٹہرایا تھا فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ
قدوم لائے حضرت اور آپکے صحابہ ذو الحجہ کی چوتھی صبح کو جس حال مین کہ تلبیہ حج کا کہتے تھے فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً پس انکو حکم کیا کہ احرام کو احرام عمرے کا کرین -
متمتع ہووین یہہ فسخ خاص اس زمانہ مین تھا خلافا لاحمد فقط فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ پس عظیم اور گران آیا یہہ عمرہ لینا صحابہ کے پاس اسلئے کہ جاہلیت مین
اسکو بڑا گناہ جانتے تے فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ پس کہنے لگے تعجب کی راہ سے یا رسول اللہ یہہ کونسا حل ہی یعنے کونسی چیز نقص احرام عمرہ پر ہمکو
حلال ہی قَالَ حِلٌّ كُلُّهٗ فرمایا سب حلال ہی جو چیزین کہ احرام مین منع کی گئین تھین حتی کہ جماع بہی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَمَرَنِيْ بِالْحِلِّ ابو موسی نے کہا کہ قدوم لایا مین یمن سے حضرت کے پاس آپنے حکم کیا مجہ کو احرام سے نکلنے کا - یہہ حدیث سابق مذکور ہوئی کہ حضرت نے اسکو پوچہا کہ کس

نیت سے احرام باندھا ہی۔ کہا اس نیت سے جو احرام باندھے پیغمبر خدا۔ اور وہ ہدی نہ لایا تھا پس اسکو فرمایا کہ احرام سے باہر آئے **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی مالک ح
وحدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن ابن عمر عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا
رسول اللہ ما شان الناس حلوا بعمرۃ ولم تحلل انت من عمرتک قال انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر
بی بی حفصہ نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی لوگوں کا کہ باہر آئے حج کے احرام سے عمرے کی طرف اور آپ باہر نہ آئے اپنے عمرے سے فرمایا میں باندھا ہوں اپنے سر کو صمغ سے اور
قلادہ کیا ہوں ہدی کو پس احرام سے باہر نہ آتا ہوں جب تک کہ ذبح کروں **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ اخبرنا ابو جمرۃ نصر بن عمران الضبعی
قال تمتعت فنہانی ناس فسالت ابن عباس فامرنی فرایت فی المنام کان رجلا یقول لی حج مبرور وعمرۃ متقبلۃ ابو جمرہ نے کہا کہ
متعہ کیا میں نے پس منع کیا مجھ کو بعض لوگوں نے پس میں پوچھا ابن عباس سے تو حکم کیا مجھ کو کہ کروں۔ پس میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک مرد مجھے کہتا ہی کہ حج مقبول اور عمرہ
قبول کیا گیا فاخبرت ابن عباس فقال سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس خبر دی میں نے ابن عباس کو اپنے خواب سے تو کہا موافق سنت رسول خدا کے ہی کس لئے
مقبول نہو فقال لی اقم عندی فاجعل لک سہما من مالی پھر ابن عباس نے کہا ٹھہر میرے پاس میں ٹھہراتا ہوں تیرے لئے ایک حصہ میرے مال سے قال شعبۃ
فقلت لم فقال للرؤیا التی رایت شعبہ نے کہا کہ میں ابو جمرہ سے کہا کہ ابن عباس نے کس لئے کہا کہ میرے مال سے ایک حصہ تجھے دیتا ہوں ابو جمرہ کہا میرے خواب کے سبب جو
میں نے دیکھا اور موافق سنت کے پڑا۔ اس حدیث سے لے سکتے ہیں کہ صلحا کے مبشرات ان امور کی راستی پر مؤید ہیں جو بیداری میں ہوتے ہیں **حدثنا**
ابو نعیم قال حدثنا ابو شہاب قال قدمت متمتعا مکۃ بعمرۃ فدخلنا قبل الترویۃ بثلاثۃ ایام فقال لی اناس من اہل
مکۃ تصیر الآن حجتک مکیۃ فدخلت علی عطاء استفتیہ ابو شہاب نے کہا قدوم لایا میں مکہ معظمہ کو جس حال میں کہ متمتع تھا ترویہ سے آگے تین
روز کے۔ پس میرے سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تیرا حج کم ہوتا ہی یعنے کم ثواب بسبب کمی مشقت کے۔ پس میں عطا ابن رباح کے پاس آیا جس حال میں کہ اس سے فتوی طلب کرتا
تھا فقال حدثنی جابر بن عبد اللہ انہ حج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم ساق البدن معہ پس عطا نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے جابر بن
عبد اللہ نے کہ تحقیق اسنے حج کیا حضرت کے ساتھ جس روز کہ چلایا ہدی آپ کے ساتھ وقد اہلوا بالحج مفردا اور مفرد احرام باندھے تھے صحابہ تنہا حج کے لئے فقال
لہم احلوا من احرامکم بطواف البیت وبین الصفا والمروۃ پس حضرت نے انکو فرمایا کہ باہر آؤ تم اپنے احرام سے طواف بیت اللہ کرنے اور صفا و مروہ
کے درمیان سعی کرنے سے وقصروا ثم اقیموا حلالا پس قصر کرو بالوں کو پھر بے احرام رہو حتی اذا کان یوم الترویۃ فاہلوا بالحج واجعلوا التی
قدمتم بہا متعۃ یہاں تک کہ جب ذی الحجہ سے آٹھواں روز آوے پس احرام باندھو حج کا اور ٹھہراؤ اسکو جو آئے ہو اسکے ساتھ متعہ فقالوا کیف نجعلہا
متعۃ وقد سمینا الحج فقال افعلوا ما امرتکم فلولا انی سقت الہدی لفعلت مثل الذی امرتکم انہوں نے کہا کس طرح ہم اسکو
متعہ ٹھہراویں اور مقرر نام رکھا ہی ہم نے اسکا حج اور حج کی نیت سے احرام باندھا ہی پس فرمایا کہ کرو تم اسکو جو میں تم کو حکم کیا۔ اور اگر میں ہدی نہ چلاتا ہر آئینہ اسکے مانند کرتا
جو تم کو حکم کیا ولکن لا یحل منی حرام حتی یبلغ الہدی محلہ ولیکن حلال نہیں میرے سے کوئی حرام جو احرام کے سبب سے ہی یہاں تک پہنچے ہدی اپنے جگہہ پر جو دسویں
ہی روز منا ففعلوا پس انہوں نے کیا جو حضرت نے حکم فرمایا وقال ابو عبد اللہ ابو شہاب لیس لہ مسند الا ہذا بخاری رح نے کہا کہ ابو شہاب مذکور کو کوئی
حدیث مسند نہیں مگر یہی **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا حجاج بن محمد الاعور عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن سعید
بن المسیب قال اختلف علی وعثمان وہما بعسفان فی المتعۃ سعید بن المسیب نے کہا کہ اختلاف کیا علی ابن ابیطالب نے اور عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہما نے جواز متعہ میں درحالیکہ وے ہردو بزرگ عسفان میں تھے جناب ذوالنورین متعہ کو منع کرتے تھے فقال علی ما ترید الی ان تنہی عن امر فعلہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای ذلک علی اہل بہما جمیعا پس جناب امیر نے کہا کیا ارادہ ہی تمہارا جو منع کرتے ہو وہ کام جو کیا ہی پیغمبر خدا نے۔ راوی نے
کہا پس جب علی نے دیکھا اور انکی رائے کے موافق پڑا ہر دو کا یعنے حج و عمرے کا ایک بار ہی احرام باندھا۔ پوشیدہ نہ رہے کہ وہ جو حضرت کے فعل سے ثابت ہوا جمع ہی درمیان
حج و عمرہ کے متعہ کا حکم دوسروں کو کیا تھا جو ہدی نہیں چلاتے تھے۔ بار ب مگر فعل کو عام تر رکھیں شامل امر کو بھی اور نہی و ہ جو بعد مخالفت کے علی رضہ نے کیا ہی جمع قران

درمیان حج وعمرے کے اور یہہ فعل علی رضہ کا جو حج ہی درمیان حج وعمرے کے خلاف پر رائے عثمان رضہ کے جو منع متعہ ہی پڑا اور سابقا اسباب کے حدیث سوم مین جو روایت ہے محمد بن بشار
کے مذکور ہی کہا گیا کہ انکا اختلاف جمع ومتعہ ہر دو مین تھا اور علی رضہ نے خلاف رائے عثمان جمع کیا اور ضمن مین تطبیق ہر دو بابکی مذکور ہوی اور وہ جو رفع اس تردد کا کرے

ف قسطلانی نے کہا ان ہر دو بزرگون مین اختلاف تمتع کے باب مین تھا اور یہہ جو حضرت علی نے کیا قران ہی پھر نفی کا اثبات کیونکر جواب یہہ کہ قران بھی ایک نوع تمتع ہے
عثمان رضہ کے پاس ہر دو کا حکم ایک ہی جوزاً ومنعاً اور مراد متعہ سے عمرہ ہی حج کے مہینون مین حج کے ضمن مین ہو یا اس سے آگے منفرد انتہی **باب** مَنْ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ
باب بیان مین اس شخص کے کہ تلبیہ کرے حج کے لئے اور نام رکھے کہ یہہ تلبیہ حج کا ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ
مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً جابر نے کہا کہ ہم قدوم لائے حضرت کے ساتھ مکہ معظمہ کو اور ہم تلبیہ مین کہتے تھے لبیک بالحج پس ہم کو حضرت نے
فرمایا تو ہم اسکو عمرہ ٹھرایا۔ یعنے پہلے ہم نے تعیین احرام حج کی کی تھی سو اسکو ہم نے عمرہ ٹھرایا **باب** التَّمَتُّعِ باب تمتع کے بیان مین جو حضرت کے زمانہ مبارک مین کرتے تھے
حدثنا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عمران نے کہا کہ ہم نے متعہ کیا حضرت کے زمانہ مین اور آیت قرانی انکے جواز مین شرف نزول پائی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
إِلَى الْحَجِّ اور سلم مین یہہ زیادہ کیا ہی کہ نازل نہوا قران اسکی تحریم مین۔ اور منع نہ فرمایا حضرت نے یہان تک کہ وفات کیا یعنے منسوخ نہوا قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ
کہا ایک مرد نے اپنی رائے سے جو چاہا۔ یہہ کنایہ ہی عمر بن الخطاب سے کس لئے کہ انہون نے پہلے منع کیا تھا اور عثمان بن عفان کی رائے بھی عمر فاروق کی رائے کے موافق تھی پر پوشیدہ
نرہے کہ قرآن وجوب متعہ پر ناطق نہین اور حضرت کا منع تحریم کے لئے نہین تھا بلکہ لوگون کی قصور ہمت پر نظر کرتے کہ رنج ومحنت مین نہ پڑین افراد کو بہتر جانکے لوگون کو فرمایا
اور جناب فاروق جانتے تھے کہ حضرت متعہ کا جو حکم فرماتے تھے اہل جاہلیت کے دفع اعتقاد فاسد کے لئے تھا جو حج کے مہینون مین عمرہ لانا بڑا گناہ جانتے تھے۔ اور یہہ دفع
اعتقاد مجرد اباحت وجواز سے حاصل ہوا۔ اور اسکی اباحت پر تصریح واقع ہوی اسی حدیث کے اخیر مین جو اباحۃ للناس آیا ہی **باب** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذٰلِكَ
لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ باب تفسیر مین اس قول خدا کے وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهَلَّ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا مقرر پوچھے گئے ابن عباس متعہ حج سے تو کہا کہ احرام باندھا مہاجر وانصار اور حضرت کے ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع مین اور
احرام باندھا ہم نے بھی فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً پس جب ہم مکہ معظمہ کے قریب پہنچے
حضرت نے فرمایا کہ تم جو احرام باندھے ہو حج کا اسکو عمرہ کا ٹھراؤ إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ مگر جسنے ہدی چلائی اور قلادہ باندھا اسکو طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ طواف کیا ہم نے کعبے کا اور سعی کی ہم نے درمیان صفا ومروہ کے اور نزدیکی کی ہم نے اپنی عورتون کی اور پہنے ہم نے کپڑے جو احرام
مین منع کئے گئے تھے وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ اور حضرت نے فرمایا جو شخص کہ قلادہ باندھا ہدی کو سو وہ احرام سے نہ نکلے
یہان تک کہ پہنچے ہدی اپنی جگہہ پر ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ پھر ہم کو حکم کیا ذیحجہ کی آٹھوین شب کہ احرام باندھین حج کے لئے فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ
الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا پس جب ہم فارغ ہوئے مناسک سے لئے پھر طواف کیا کعبے کا اور صفا ومروہ کا پس بتحقیق
تمام ہوا حج ہمارا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اور رہی ہم پر ہدی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا پس جو چیز کہ میسر ہو ہدی سے شتر یا گاؤ یا
گوسفند فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ پس جو شخص کہ نہین پایا ہدی سے کوی چیز سو وہ تین روزے رکھے ایام حج مین
بعد احرام کے اور اس سے بہتر اینکے آگے مستحب یہہ ہی کہ ساتوین آٹھوین نوین کو تین روزے رکھے۔ اور سات روزے جب رجوع کرین تم إِلَى الْأَمْصَارِ کہ طرف تمہارے شہرون کے
یہہ تفسیر کی ہی ابن عباس نے کہ الشَّاةُ تَجْزِي یعنے ہدی کے لئے بکری بس ہی اور جائز ہی فَجَمَعُوا النُّسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ پس انہون نے جمع کیا دو
عبادت کو ایک سال مین درمیان حج وعمرہ کے فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ

مَکَّۃَ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اسکو اپنی کتاب پاک میں یعنے جمع کرنا حج اور عمرے کا جو فرمایا فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ اور مشروع ٹھرایا اسکو اسکے رسول نے اور
مباح ٹھرایا واسطے لوگوں کے سوائے اہل مکہ کے قَالَ اللہُ ذٰلِکَ لِمَنْ لَمْ یَکُنْ اَھْلُہٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہہ تمتع اس شخص کیلئے ہی کہ نہوں
اسکے اہل حاضر مسجد حرام میں اہل مواقیت وغیرہم سے وَاَشْھُرُ الْحَجِّ الَّتِیْ ذَکَرَ اللہُ تَعَالیٰ اور مہینے حج کے جو اللہ تعالیٰ ذکر کیا اپنی کتاب پاک میں اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ
شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِیْ ھٰذِہِ الْاَشْھُرِ فَعَلَیْہِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ پس جو شخص کہ متعہ کرے ان مہینوں میں تو اسپر دم ہی یعنے
ذبح یا صوم وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِیْ وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ اور تفسیر کی ہی ابن عباس نے معاصی کو جو اس آیت میں واقع ہوا کہ مراد رفث سے جماع ہی
اور لغت میں کلام فحش کے معنے میں بھی آیا ہی اور فسوق جمع فسق کا ہی معصیت کے معنے میں اور جدال جھگڑا **بَابُ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَکَّۃَ** باب
بیان میں غسل کرنیکے مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے وقت اگرچہ عورت حیض والی یا نفاس والی ہو اور مستثنیٰ کرتے ہیں اس حکم سے اس شخص کو جو مکہ معظمہ سے نکلے اور احرام نزدیک
سے باندھے جیسے تنعیم سے اور غسل کرے احرام کے لئے۔ پھر مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے وقت غسل کی حاجت نہیں ہی۔ اور اگر احرام میقات بعید سے جیسے جعرانہ یا مدینہ سے باندھے
تو مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے وقت پھر غسل کرے **حَدَّثَنَا** یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَی الْحَرَمِ اَمْسَکَ عَنِ التَّلْبِیَۃِ ثُمَّ یَبِیْتُ بِذِیْ طُوًی ثُمَّ یُصَلِّیْ بِہِ الصُّبْحَ وَیَغْتَسِلُ وَیُحَدِّثُ اَنَّ نَبِیَّ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر جب نزدیک آتے زمین حرم کے خاموش ہوتے تلبیہ سے پھر شب گذارتے ذی طویٰ میں
پھر اس جگہہ نماز صبح کی پڑہتے اور غسل کرتے اور کہتے کہ حضرت یہہ سب کرتے تھے **بَابُ** دُخُوْلِ مَکَّۃَ لَیْلًا اَوْ نَھَارًا باب بیان میں داخل ہونیکے مکہ معظمہ میں
شب کے وقت یا دن کو۔ اس باب میں جو حدیث کہ آئی ہی اسمیں بھی صبح کو داخل ہونا مذکور ہی۔ ظاہرا موٴلف بخاری نے شب کو داخل ہونیکی حدیث شاید اپنی شرط پر نپائی پر اصحاب سنن
ثلثہ لائے ہیں کہ حضرت جعرانہ میں شب کو تشریف لائے تھے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
بَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَکَّۃَ ابن عمر نے کہا کہ شب گذارے حضرت نے ذی طویٰ میں یہاں تک کہ صبح کئے پھر مکہ معظمہ
میں داخل ہوئے وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ نافع کہتا ہی کہ تھے ابن عمر یہہ عمل کرتے۔ اس حدیث میں غسل مذکور نہیں جب مقصود داخل مکہ ہونا تھا اسی پر اختصار کیا **بَابٌ**
مِنْ اَیْنَ یَدْخُلُ مَکَّۃَ یہہ باب تنوین کے ساتھہ ہی اس بیان میں کہ کونسی راہ سے داخل مکہ معظمہ ہووین **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ مَکَّۃَ مِنَ الثَّنِیَّۃِ الْعُلْیَا وَیَخْرُجُ
مِنَ الثَّنِیَّۃِ السُّفْلٰی تھے حضرت کہ داخل ہوتے مکہ معظمہ میں جانب سے ثنیہ بلند کے جو بطحا میں ہی وہان حجون تک مقبرہ مکہ معظمہ کا ہی اسکو معلیٰ کہتے ہیں۔ اور نکلتے تھے مکہ معظمہ سے
ثنیہ پائیں کے جانب سے جو پائیں مکہ پاس شبیکہ کے نزدیک ہی **بَابٌ** مِنْ اَیْنَ یَخْرُجُ مِنْ مَکَّۃَ یہہ باب بھی تنوین کے ساتھہ ہی اس بیان میں کہ کہاں سے باہر آوین مکہ معظمہ
سے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ مِنْ
کَدَاءٍ مِنَ الثَّنِیَّۃِ الْعُلْیَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَاءِ وَیَخْرُجُ مِنَ الثَّنِیَّۃِ السُّفْلٰی مقرر حضرت داخل مکہ ہوئے کداء سے جو ثنیہ بلند کے طرف ہی بطحا میں وہ ایک پہاڑ ہی
نزدیک مکہ معظمہ کے۔ اور بفتح کاف مقصور دوسرا پہاڑ اسکے مقابل ہی اور بعض روایات میں مقصور بصیغہ تصغیر آیا ہی۔ پہلا طرف بلندی مکہ معظمہ کے ہی۔ اور دوسرا طرف پائیں مکہ کے
کذا صرح فی فتح الباری اور قسطلانی ان ہر دو اسم کے ضبط میں اقوال مختلف نقل کیا ہی وخرج من الثنیۃ السفلی اور باہر آئے جانب سے ثنیہ پائین کے۔ یعنے ایک راہ سے داخل ہوئے
اور دوسری راہ سے جو اسکے مقابل ہی باہر آئے **حَدَّثَنَا** الْحُمَیْدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ
عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ مَکَّۃَ دَخَلَھَا مِنْ اَعْلَاھَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِھَا اسکا ترجمہ گذرا
حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ کُدًی مقرر حضرت داخل ہوئے فتح مکہ کے سال میں کداء سے اور نکلے کدی سے مِنْ اَعْلٰی مَکَّۃَ مکہ معظمہ کی بلندی کے جانب سے
ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام متعلق بخرج کا ہو احادیث سابقہ سے معلوم ہوا کہ آنا جانب اعلاء سے تھا اور نکلنا جانب اسفل سے کدی بھی پائیں کے جانب ہی۔ کرمانی نے توجیہ میں ۱۲

ع قال ابو عبد اللہ کان یقال ھو مسدد کاسمہ قال ابو عبد اللہ سمعت یحیی بن معین یقول سمعت یحیی بن سعید یقول لو ان مسددا اتیتہ فی بیتہ فحدثتہ لاستحق ذلک وما ابالی کتبی کانت عندی او عند مسدد ۱۲

تخالف کے یعنے ایک راہ آنے اور دوسری راہ سے جانے کے کہاکہ سال فتح مکہ مین دخول اور خروج ہر دو جانب علا سے تھا۔ اور وہ جو احادیث سابقہ مین مذکور ہیں علاوہ حجۃ الوداع مین ہے
بعضون نے کہا ہی کہ مِنْ اَعْلَا مَكَّةَ متعلق یدخل فاہی دخرج من کدی جملہ حالیہ ہی۔ پہلی توجیہ مین جو تخصیص خروج پر سال فتح مکہ مبنی ہی مولف کے سیاق کلام سے خلاف
متبادر ہوتا ہی۔ اور دوسری توجیہ بھی تکلف سے خالی نہین **حدثنا** اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ تشریف لائے حضرت سال فتح مین کُداء سے کہ مکہ معظمہ کی بلندی
کے طرف سے قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْ كِلَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى ہشام نے کہاکہ عروہ ہر دو راہ سے داخل ہوتا تھا کدا پہلا بالفتح اور مد و تنوین ہی
اور کُدا دوسرا بالضم اور قصر و تنوین سے ہی وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ اور اکثر آنا اسکا کداء سے تھا اور یہ کدا ہر دو پہاڑ سے عروہ
کی منزل کے طرف نزدیکتر تھا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ اَقْرَبُهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ **حدثنا** مُوْسٰى قَالَ
حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا
وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ اَقْرَبُهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ اسکا ترجمہ گذرا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ بخاری نے کہاکہ کدا و کدی دو جگہ کا نام ہی

بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

باب بیان مین فضیلت مکہ معظمہ کے اور اسکی عمارات کے وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ
اَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى جسوقت کہ ٹھہرایا ہمنے کعبہ کو جاے ثواب لوگون کے لئے اور امن کی جگہہ اور لو تم مقام ابراہیم سے نماز کی جگہہ وَعَهِدْنَا
اِلٰى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اور عہد کیا ہم نے طرف ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام یہہ کہ پاک رکھو میرے
گھر کو بتون سے اور نجاست سے اور ان چیزون سے کہ اسکے لایق نہو اور خالص رکھو واسطے طواف کرنیوالون اور اعتکاف کرنیوالون اور رکوع کرنیوالون کے جو سجدہ کرنیوالے ہیں یعنے نماز پڑھنے
والے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اور جب کہا ابراہیم نے ای رب کر اس کو شہر امن کا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ
اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روزی دے اسکی لوگونکو میوے جو کوئی انمین ایمان لاوے اللہ پر اور آخرت پر قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ
اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور جو کوئی کافر ہوا اسکو بھی فائدہ دونگا تھوڑا پھر اسکو قید کر بلاؤنگا دوزخ کے عذاب مین اور بری جگہہ پہنچ ہی وَاِذْ يَرْفَعُ
اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور جب اٹھانے لگے ابراہیم بنیادین اس گھر کی اور اسمعیل اے
رب قبول کر ہم سے تو ہی ہی سننے والا جاننے والا رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ای رب کر ہم کو حکم بردار اپنے اور ہمارے اولاد مین بھی ایک امت حکم بردار اپنی اور جتا ہم کو دستور حج کرنے کے اور ہم کو معاف کر تو ہی ہی اصل
معاف کرنیوالا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ جابر نے کہاکہ جب بنا کیا گیا کعبہ تو گئے پیغمبر خدا اور عباس کہ اٹھاتے تھے پتھر اپنے کندھون پر پس عباس نے
حضرت سے کہاکہ اپنی ازار یعنے اپنی لنگ کو اپنی گردن پر کیجیے تا پتھر آسانی سے اٹھاوین۔ ایام جاہلیت مین کشف عورت کی عادت تھی اور اسکا کچھ پروا نہین جانتے تھے۔ پس حضرت نے
عباس کے کہے پر لنگ اٹھائی فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ پس حضرت بیہوش زمین پر گرے اور اپنی ہر دو آنکھین آسمان کے طرف لگائین اور نظر کرنے لگے
آسمان پر۔ اور بعض روایات مین آیا ہی کہ جب حضرت زمین پر گرے عباس نے آپ کو بغل مین لیا اور پوچھا کہ کیا حال ہی۔ آپنے فرمایا کہ آسمان سے ایک ندا آئی کہ ای محمد بند اپنی ازار کو۔
اس آواز کی ہیبت سے مین زمین پر گرا فَقَالَ اَرِنِيْ اِزَارِيْ پس فرمایا کہ دیجیو مجھ کو میری ازار فَشَدَّهٗ عَلَيْهِ پس باندھا اسکو حضرت نے آپ پر یا باندھا عباس نے حضرت پر
اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترا اور آپ پر ازار کو باندھا۔ پھر اسکے بعد کبھی آپ کو کسی نے برہنہ نہ دیکھا چنانچہ بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مَا رَاَيْتُ
مِنْهُ وَمَا رَاٰى مِنِّيْ یعنے نہ مین نے آپکا ستر دیکھا اور نہ آپنے میرا ستر۔ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا عبداللہ بن محمد بن ابوبکر صدیق نے ابن عمر کو خبر دی بی بی عایشہ سے کہ حضرت نے عایشہ صدیقہ کو فرمایا اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ کیا تو نہین دیکھتی ہی کہ تیری قوم یعنے قریش نے جب کعبے کی بنا کی تو کم کئے بنیاد ابراہیم علیہ السلام سے عرض و طول اور بلندی مین۔ وہ بنا بعثت سے آگے پانچ سال کے ہوئی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ مین بولی یا رسول اللہ آپ کس لئے نہین پھیرتے ہو قواعد ابراہیم پر قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فرمایا اگر تیری قوم قریب العہد نہوتی کفر سے البتہ مین کیا ہوتا ویسا ہی یعنے قریش نیا اسلام لائے ہین ابھی ایمان انکے دلون مین قوی نہین ہوا ہی مبادا میرے فعل پر انکار کر کے فتنہ مین نہ پڑین فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ پس عبداللہ نے کہا کہ اگر یہہ بات ہی کہ سنی ہو بی بی عایشہ نے اسکو حضرت سے تو مین گمان نہین رکھتا ہون کہ پیغمبر خدا ترک کئے ہون بوسہ دینا دو رکن کا جو متصل حجر کے ہین۔ مگر اس جہت سے کہ کعبہ نہین تمام کیا گیا ہی قواعد ابراہیم پر۔ یعنے حضرت استیلام ان دو رکن کا جو نہین کرتے تھے وہ اسلئے تھا جو اس طرف بنائے کعبہ مین کوتہی کئے تھے اور کچھہ عمارت سے باہر چھوڑ دئے تھے۔ اور وے دو رکن بنائے ابراہیم مین نہین تھے۔ اور عبداللہ کا یہہ قول بی بی عایشہ کی حدیث کو موکد کرنیکے لئے ہی۔ اور وہ جو قول عبداللہ کا گذرا کہ اگر بی بی عایشہ حضرت سے یہہ سنی ہون وہ بی بی کی شک و تردد کا سبب نہین۔ کیونکہ جناب عایشہ صدیقہ حفاظ متقنہ سے ہین لاکن عادت عرب کی ہی کہ کبھی تقریر یقینی کے لئے بھی کلمہ تردد کہتے ہین چنانچہ ان ادری لعلہ فتنۃ لکم

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَیْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین نے حضرت سے سوال کیا کہ جدار یعنے حجر سے۔ آیا خانہ کعبہ سے ہی یہہ قطعہ جو داخل حطیم ہی فرمایا ہان خانہ کعبہ سے ہی قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ یُدْخِلُوْهُ فِی الْبَیْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ مین نے عرض کی پھر کیا چیز باعث ہوئی انکو جو انہون نے اسکو داخل خانہ نکیا۔ فرمایا کہ مقرر تیری قوم کو کوتہی اور تنگی واقع ہوئی خرچ کی کہ عمارت قدیم تمام کرنیکے لئے مال کفایت نکیا قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا پھر مین بولی یہہ کیا ہی کہ دروازہ اسکا بلند کیا گیا ہی قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِیُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَیَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا فرمایا کیا ہی اسکو تیری قوم نے اس غرض سے کہ داخل کرین جسکو چاہین اور منع کرین جسکو چاہین۔ یعنے جب دروازہ بلند رہے ہر کسی کو آسانی سے داخل ہونا میسر نہو وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِیَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِی الْبَیْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهُ بِالْاَرْضِ اگر نہوتی تیری قوم عہد جاہلیت کے قریب سو مین خوف کرتا ہون کہ انکار کرینگے انکے دل اس بات سے کہ داخل کرون دیوار حطیم کو کعبے مین اور متصل کرون اسکے دروازے کو زمین سے۔ یعنے تیری قوم جو نیا اسلام لائی ہی اور زمانہ جاہلیت سے قریب ہی مجھے اندیشہ اسبات کا ہی کہ اس تبدیل سے کہین انکے دلون مین انکار پیدا نہو۔

حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ ثُمَّ لَبَنَیْتُهُ عَلٰی اَسَاسِ اِبْرَاهِیْمَ عم اگر نہوتی تیری قوم قریب العہد ساتھہ کفر کے تو البتہ مین توڑتا اس بنا کو کعبے کے پھر بنا کرتا اسکو بنیاد ابراہیم پر فَاِنَّ قُرَیْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ پس مقرر قریش نے کوتاہ کیا اسکی بنا کو وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا اور کرتا مین اسکو عمارت دوسری یہہ عطف لبنیتہ پر ہی قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا یَعْنِیْ بَابًا ابو معاویہ نے کہا کہ حدیث کی مجھہ سے ہشام نے کہ مراد خلف سے دروازہ ہی یعنے دروازہ دوسرے طور پر لگاتا

حَدَّثَنَا بَیَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا یَا عَائِشَةُ لَوْ اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَیْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِیْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ فرمائے ای عایشہ اگر نہوتی قوم تیری نو عہد جاہلیت کے ہر آئینہ مین حکم کرتا خانہ کعبہ کے باب مین پس گرایا جاتا پس داخل کرتا مین اسمین اس چیز کو جو باہر کی گئی ہی اس سے وَاَلْزَقْتُهُ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَیْنِ بَابًا شَرْقِیًّا وَبَابًا غَرْبِیًّا فَبَلَغْتُ بِهِ اَسَاسَ اِبْرَاهِیْمَ اور متصل کرتا مین اسکے دروازے کو زمین سے اور کرتا مین اسکے دو دروازے ایک شرق کے طرف دوسرا مغرب کے طرف پس پہنچتا مین اسکے ساتھہ بنیاد ابراہیم کو فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی هَدْمِهِ پس یہی بات تھی جو باعث ہوئی ابن زبیر کو گرانے

فضیلت حرم

کعبے کے موافق زمانے حضرت کے جو انہوں نے اپنی حکومت کے وقت سن ۶۴ ہجری میں کعبے کو توڑ کے حضرت کے ارادے کے موافق بنا کیا قال یزید وشہدت ابن الزبیر حین
ھدمہ وبناہ وادخل فیہ من الحجر یزید بن رومان نے کہا کہ میں حاضر ہوا ابن زبیر کے پاس جس وقت کہ اسنے کعبے کو گرایا اور پھر اسکی بنا کی اور حجر کو اسمین داخل کیا وقد رأیت
اساس ابراہیم حجارۃ کاسنمۃ الابل اور دیکھا میں نے بنیاد ابراہیم کو پتھر مانند کوہان شتر کے قال جریر فقلت لہ این موضعہ جریر نے کہا پس میں نے یزید بن
رومان سے پوچھا کہ کہاں ہی جگہہ بنیاد ابراہیم کی قال اریکہ الآن فدخلت معہ الحجر فاشار الی مکان فقال ھھنا کہا میں تبلاتا ہوں تجہ کو اب تو گیا پس میں یزید
کے ساتھ حجر کے پاس آیا پس یزید نے ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہی جگہہ ہی قال جریر فحزرت من الحجر ستۃ اذرع او نحوھا جریر نے کہا کہ
میں اندازہ کیا تو حجر سے چھے ہاتھ یا اسکے مانند تھا **باب** فضل الحرم یہ باب بیان میں فضیلت حرم کے وقولہ تعالیٰ انما امرت ان اعبد رب ھذہ
البلدۃ الذی حرمھا ولہ کل شیء اور بیان میں اس قول خدا کے کہ نہین حکم کیا گیا ہون میں مگر یہہ کہ عبادت کرون پروردگار کی اس شہر کے جو حرام کیا ہی اسکو اسی کے لئے ہی
ہر چیز وامرت ان اکون من المسلمین اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ رہون فرمانبرداروں سے وقولہ جل ذکرہ اولم نمکن لھم حرما امنا یجبی الیہ ثمرات
کل شیء رزقا من لدنا ولکن اکثرھم لا یعلمون اور بیان مین اس قول خدا کے جو فرمایا آیا ہم نے جگہہ ندی انکو ایک حرم جو امن دینے والا ہی انکو قتل اور
غارت سے اور لائے جاوینگے اور جمع کئے جاوینگے اسکے طرف میوے ہر چیز کے کہ وہ روزی ہی ہمارے جانب سے ولیکن اکثر ان کفار سے نہین جانتے ہین اور اپنے جہل سے ان نعمتون مین فکر
نہین کرتے ہین **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا جریر بن عبد الحمید عن منصور عن مجاھد عن طاؤس عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذا البلد حرمہ اللہ تعالیٰ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا
یلتقط لقطتہ الا من عرفھا حضرت نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ یہہ شہر حرام کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اسکو کہ کاٹا نجاوے کانٹا اسکا اور ہانکا نجاوے شکار اسکا اور اٹھایا
نجاوے پڑا ہوا مال اسکا۔ مگر جسنے کہ تعریف وتشہیر اسکی کی یعنے اسکو حفاظت کرکے اسکے ملک کو دے **باب** توریث دور مکۃ وبیعھا وشراءھا باب
اس بیان مین کہ مکہ معظمہ کے مکانات پر وراثت کرنا اور انکا بیچنا اور خرید کرنا جایز ہی وان الناس فی مسجد الحرام سواء خاصۃ اور اس بیان مین کہ لوگ مسجد حرام
مین سب برابر ہین نہ اور مکانات مین۔ مراد مسجد سے نسک حج کے مواضع ہین یعنے مسجد حرام کسیکی ملک نہین کوئی کسیکو منع کرنا پہنچتا نہین لقولہ تعالیٰ ان الذین
کفروا ویصدون عن سبیل اللہ والمسجد الحرام الذی جعلناہ للناس سواء ن العاکف فیہ والباد بسبب اس فرمان الٰہی کے جو ارشاد
ہوا کہ مقرر وہ لوگ جو کافر ہوے اور روکتے ہین لوگون کو راہ خدا سے اور مسجد حرام سے ایسی مسجد جو ٹہرایا ہم نے اسکو لوگون کے واسطے برابر ہی اسمین بیٹھنے والا اور مسافر۔ جواب اسکا
محذوف ہی دلالت سے جواب شرط کے اسپر جو یہہ ہی ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم اور جو شخص کہ چاہتا ہی اسمین روگردانی ظلم سے
ہم چکھاوینگے اسکو عذاب دردناک البادی الطاری معکوفا محبوسا بخاری علیہ الرحمہ نے تفسیر کی بعض الفاظ کی جو آیت مین آئے ہین۔ بادی معنے مین طاری
کے ہی اور طاری مسافر ہی اور معکوف قید کیا گیا ہی اور سورہ فتح مین جو واقع ہوا والھدی معکوفا ان یبلغ محلہ محبوس کے معنے مین ہی **حدثنا**
اصبغ قال اخبرنی ابن وھب عن یونس عن ابن شھاب عن علی ابن حسین عن عمرو بن عثمان عن اسامۃ بن زید انہ قال یا
رسول اللہ این تنزل فی دارک بمکۃ فقال وھل ترک عقیل من رباع او دور اسامہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کہاں نزول فرماتے ہین اپنے گھر
مین مکہ معظمہ مین۔ تو آپنے فرمایا کیا چھوڑا ہی عقیل منزلون اور سراے سے یہہ دو لفظ جو آئے تاکید کے لئے ہی یا شک راوی کا ہی۔ رباع بکسر را جمع ربع کا ہی اور دور جمع دار کا ہی۔ اور بعضون
نے کہا ہی کہ وے مکانات کہ جنکی طرف اشارہ فرمایا اصل مین ہاشم بن عبد مناف کی ملک سے تھین انسے عبد المطلب کو پہنچے اور انہون نے اپنی اولاد مین تقسیم کیے تھے اور ان سے
ایک حصہ حضرت کے والد ماجد عبد اللہ کو پہنچا حضرت کا تولد اسی مین ہوا وکان عقیل ورث ابا طالب ھو وطالب اور عقیل وارث ہوئے ابو طالب کے اور انکے برادر
جسکا نام طالب تھا ولم یرثہ جعفر ولا علی شیئا لانھما کانا مسلمین وکان عقیل وطالب کافرین اور وارث نہوا ابو طالب کے جعفر اور علی مرتضی
کسی چیز مین کسواسطے کہ ابو طالب کی موت کے وقت یہہ ہر دو مسلمان ہو چکے تھے عقیل اور طالب ایمان نہین لائے تھے طالب غزوہ بدر مین مارا گیا اور عقیل نے سال حدیبیہ مین دولت
ایمان حاصل کی۔ اور کرمانی نے نقل کی ہی کہ عبد المطلب کی سب اولاد سے بڑے ابو طالب تھے۔ اور جاہلیت مین یہہ عادت تھی کہ اولاد مین جو بڑا رہتا باپ کے سب متروکے کا وہی وارث

ہوتا پس اس عادت کے موافق ابوطالب سب پر متصرف تھے ۔ اور ویسا ہی انکے بعد عقیل متصرف ہوئے ۔ لاکن یہہ بات سیاق حدیث کی مخالف ہی ۔ بہتر وہی ہی جو کہتے ہین کہ عقیل ہجرت کے بعد
متصرف ہوئے جیسا کہ مہاجرین کے مکانات پر ابوسفیان متصرف ہوا تھا ۔ اور عقیل نے سب کچھ فروخت کیا تھا اور حضرت نے تصرفات جاہلیت کو باطل نفرمایا کرم و عفو کی راہ سے یا نومسلمین کی تالیف
قلوب کے لئے فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ پس عمر بن الخطاب کہتے تھے کہ وارث نہین ہوتا ہی مسلمان کافر کا ۔ یہہ قول جو یہان عمر
فاروق پر موقوف آیا بخاری علیہ الرحمہ نے مغازی مین مرفوع لایا ہی وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور ابن شہاب نے کہا کہ سلف تاویل کرتے تھے اس آیت کی کہ جسمین وراثت کی ولایت ہی مقرر
وے لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کئے اپنے مالون اور اپنے جانون سے راہ خدا مین وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ الآیہ اور وے
لوگ جو جگہہ دی ہین مسلمانون کو جیسے انصار اور یاری دی دشمنون کے قہر پر سو وہ جماعت وارث ہین بعض کے بعض ۔ مہاجرین وانصار اوایل مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے
تھے ۔ یہان تک کہ منسوخ ہوا اس آیت سے کہ حق تعالی نے فرمائی وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ پوشیدہ نرہے کہ مقصود ابن شہاب کا اس نقل سے قول
عمر رضی اللہ عنہ کی تائید ہی جو فرمایا کہ مسلمان وارث نہین ہوتا ہی کافر کا ۔ یہہ بات آیت مذکور کے تتمہ سے ظاہر ہی جو مولف نے الی آخرہ سے اشارہ کیا وہ یہہ ہی وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا یعنے جنہون نے ایمان لائے اور ہجرت نکی نہین ہی تم کو انکے ال سے کچہ یہان تک کہ ہجرت کرین اور
مسلمان ہووین **بَابُ** نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ باب بیان مین مکان نزول حضرت کے مکہ معظمہ مین **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ
مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ منا سے مکہ معظمہ کو انیکا ارادہ
کیا کہ کل ہمارے اترنے کی جگہہ مکہ معظمہ مین اللہ تعالی چاہا تو خیف بنی کنانہ ہی یعنے محصب ہے جہان کفار قسم کہائے تھے کفر پر اور حضرت کو رنج وآزار پہنچانے پر جب اللہ تعالی نے انکو
مخذول و مغلوب کیا اور آپ کو اس عزت وشوکت کے ساتھ لایا اسکی شکر وسپاس مین نزول فرمائے **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ
النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حضرت نے جس حال مین کہ منا مین تھے فرمایا کہ کل جو نحر کا روز یعنے ذیحجہ کی تیرہوین ہی ہم اتر نیوالے ہین خیف بنی
کنانہ مین حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذَلِكَ الْمُحَصَّبَ جہان سوگند کھائی کافرون نے کفر پر وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ
وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور یہہ تقاسم وہ ہے
کہ مقرر قریش اور کنانہ نے باہم عہد وپیمان کیا اور قسم کھائی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے ساتھ مناکحت اور خرید وفروخت نکرین یہان تک کہ وے حضرت کو اپنے تحویل کردین
وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَيَحْيَى عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اور سلامہ نے عقیل سے
اور یحیی بن ضحاک اوزاعی سے لایا ہی کہ اوزاعی نے کہا کہ خبر دی مجکو ابن شہاب نے اور کہا سلامہ اور یحیی نے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہی بغیر لفظ عبد کے قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ بخاری نے کہا کہ بنی مطلب شباہت تر ہی صواب سے ۔ اس لئے کہ عبد المطلب پسر ہاشم کے ہین پس اولاد عبد المطلب کے اولاد ہاشم کے ہین مقابلہ انکے ساتھ
نہین رکھتے ہین بلکہ مقابل بنی ہاشم کے بنی مطلب ہین **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي
وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ باب بیان مین اس قول الہی کے جو ارشاد ہوا کہ جسوقت کہ کہا ابراہیم ای پروردگار کر اس شہر کو جاے امن کی اور دور رکھہ اور میری اولاد کو
اس بات سے کہ عبادت کرین بتون کی ای پروردگار قولہ علیہم یشکرون تک باقی آیت یہہ ہی رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي
وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ای پروردگار یہہ بتان گمراہ کئے ہین بہتون کو لوگون سے ۔ پس جسنے متابعت کیا میری اختیار کرنے مین دین اسلام کے سو مقرر
وہ میرے سے ہی ۔ اور جو شخص کہ بیفرمانی کرے میری ارتکاب مین کفر ومعصیت کے پس تحقیق تو بخشنے والا اور رحمت کرنیوالا ہی بعد توبہ وانابت کے رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ
مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ ای رب ہمارے بسائی مین نے اپنی اولاد اس میدان مین جہان کہیتی نہین

بیان معنی اقامت نماز

اقامت صلوٰۃ کے معنے

نزدیک تیرے خانہ معظم کے ای رب ہمارے تا قایم کرین وے نماز کو **ف مترجم** کہتا ہی کہ نماز کا بیان جو تفسیر عزیزیہ مین آیا ہی افادۂ عام کے لئے یہان لکھا جاتا ہی وہ یہہ ہے
کہ نماز پڑہنی اور ہی اور نماز کو قایم کرنی اور۔ قرآن مجید مین جا بجا جو نماز کی بابت تاکید آئی ہی وہ فقط پڑہنے کی نہین بلکہ قایم کرنے کی ہی۔ اقامت لغت مین قیام سے ماخوذ
ہی یعنے سیدہا کھڑا کرنا۔ اور قاعدۂ مقرر ہی کہ جب کسی چیز کو سیدہی کھڑی کرین اسکے اجزا سے ہر ہر جزو موضع مناسب پر جو اسکی وضع طبعی ہی سیدہی کھڑی رہتی ہی۔
پس اقامت صلوۃ کے معنے یہہ ہین کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے نگاہ رکھے۔ خواہ وہ خلل اور کجی دل سے علاقہ رکھے یا زبان سے یا جوارح و اعضا سے۔ اور خواہ یہہ محافظت فرایض مین
ہو شرایط مین یا سنن یا مستحبات مین اسیلئے حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ اِقَامَةُ الصَّلٰوةِ اِتْمَامُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْخُشُوْعِ وَالْاِقْبَالُ
عَلَيْهَا فِيْهَا قایم کرنی نماز کی تمام کرنا ہی رکوع و سجود کا اور خشوع کا اور اقدام کرنا اسپر اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اِقَامَةُ الصَّلٰوةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَيْهَا وَعَلٰى
مَوَاقِيْتِهَا وَوُضُوْئِهَا وَرُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا یعنے نماز قایم کرنی محافظت کرنی ہی اسپر اور اسکے وقتون پر اور اسکے وضو پر اور اسکے رکوع پر اور اسکے
سجود پر۔ اور حضرات صوفیہ کے پاس اقامت صلوۃ مین یہہ بہی داخل ہی کہ نماز کے ارکان و آداب ادا کرنیکے وقت بھید ہر ایک کا پاوے۔ اور قصد کرے کہ آپکو اس بھید کے
ساتھ متحقق کرے۔ اور اسرار نماز کا پانا آپ کو ان اسرار کے متحقق کرنے مین نماز پڑہنے والون کے اختلاف مراتب و استعدادات کے ساتھ مختلف ہی۔ جو کہ حال مبتدی کے
مناسب ہی لکہا جاتا ہی۔ کہتے ہین کہ طہارت نجاست حکمی سے جو حدث اصغر و اکبر ہی۔ اور نجاست حقیقی سے جو بول و براز اور خون و ریم اور ایسے ہی چیزون سے ہی۔ اسلئے
مقرر ہوئی ہی کہ تا دلالت کرے حاصل کرنے پر طہارت کے علایق دینوی سے جو سبب حادث اور نو پیدا ہین۔ اور نوع خبث سے خالی نہین ہین تا حق کے طرف متوجہ ہونیکے وقت
ایک مناسبت اُس جناب منزہ کے ساتھ حاصل ہووے اور اسکی درگاہ پاک مین حاضر ہونیکے قابلیت اور خدمت مامورہ کے لئے قیام کرنیکا مرتبہ بہم پہنچے جیسا کہ بادشاہون کے
حضور مین پہلے حمام اور غسل اور عطریات کا استعمال اور لباس و بدن کی پاکی حاصل کرنیکے سوا حاضر ہو سکتے نہین۔ اور انکی خدمت مین قیام کر سکتے نہین۔ اور توجہ ظاہر طرف
قبلہ کے اس لئے ہی کہ زمین اس بقعہ پاک کی آدمی کی جسمیت کا منشا ہی۔ اسواسطے کہ تمام زمین اسی جگہ سے پہیلائی گئی ہی۔ یہہ توجہ ظاہری اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ باطن کو
بہی جناب حق کے طرف جو منشا روحانیت آدمی کا ہی متوجہ کیا چاہئے۔ اور تکبیر تحریمہ رفع یدین کے ساتھ اسبات پر اشارہ کرتی ہی کہ مین ہر دو عالم سے ہاتھ اٹھایا اور جناب حق
کو تمام اکوان سے بزرگتر سمجھا۔ اور موید اس اعتقاد کی دُعا ہی استفتاح زبان پر جاری کرنی ہی۔ اور کھڑا رہنا دلالت کرتا ہی اس راہ مین استقامت کرنے پر۔ اور قرأت سورۂ
فاتحہ کی جو متضمن ثنا زبانی پر ہی۔ اور زبان ترجمان دل ہی اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ میرا دل بالکلیہ اسکے طرف مایل ہوا ہی۔ اور اس سورے مین جو الفاظ خطاب کے آئے
ہین جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تخصیص عبادت و استعانت کی اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ بسبب کمال توجہ و میل باطن کے رتبہ مشاہدہ اور حضور کا
پایا ہون اور عبادت و استعانت جو یہہ ہر دو شغل مستوجب بنی آدم کے ہین اغیار سے اعراض کلی کیا ہون۔ اور ہدایت کا سوال اور غضب و ضلالت والون سے فرار اسبات
پر دلالت کرتا ہی کہ میرا حب و بغض اور میل و نفرت سب تابع اس جناب کے ہوے۔ پہر رکوع اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ بسبب اسکے مشاہدۂ عظمت کے میری پیٹہ خم ہوئی۔ پہر قومہ
اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ مین نے اس انکسار مین استقامت لی۔ پہر سجود جو انکسار کے بعد کمال تذلل ہی کمال التقرب پر دلالت کرتا ہی کس لئے کہ جو تقرب مقصود تھا
مین ہی اسی قدر ہی کہ اپنے اشرف اجزا کو اسقدر پست کردین کہ اپنے اصل خاکی کو پہنچے۔ اور دوسرا سجدہ دفع تکبر پر بحصول قرب دلالت کرتا ہی اور قعود ...
اعزاز و اکرام اس جناب سے جو مجرا قبول فرماکے پروانگی بیٹہنے کی دی اور سلام اس سفر باطنی سے رجوع کرنے پر دلالت کرتا ہی۔ اور یہہ بہی لکہتے ہین کہ نماز اصل تمام
عبادات بدنی کی ہی۔ اسلئے کہ وہ مشتمل ہی طہارت و استقبال قبلہ اور ذکر و تسبیح و تہلیل اور شہادتین اور درود و دعا پر جو اصول عبادات زبان کے ہین۔ اور معنی صوم
پر بہی مشتمل ہی کس لئے کہ صوم عبارت ہی نفس کو شہوتون سے روکنے پر بلکہ یہہ بات نماز مین بہ نسبت صوم کے زیادہ حاصل ہی۔ کس لئے کہ نماز مین آنکہہ کو بہی دوستون کے دیکہنے سے
سوا اور طرف التفات کرنے سے اور زبان کو اسکے ذکر نام یا اسکے تلاوت کلام کے سوا۔ اور پاؤن کو کسی مقصد کے طرف حرکت دینے سے اور ہاتہہ کو ...
اور بچاؤ حاصل ہی اور علی ہذا القیاس قوۃ خیالیہ و فکریہ کو اپنے محزونات مین سیر و دور کرنے سے بچاؤ ہی ایسی محافظت صوم مین متحقق نہین۔ اور معنے حج پر بہی
مشتمل ہی تکبیر تحریمہ بجانے احرام کے اور استقبال بجاے طواف کے اور قیام بجاے وقوف عرفات کے اور رکوع و سجود اور حرکا دور ... رکعتون کے ... درمیان
صفا و مروہ کے اور معنے زکوۃ پر بہی مشتمل ہی۔ کس لئے کہ مال کا خرچ کرنا ستر عورت اور سامان طہارت کے لئے ... اور وقتون سے ایک وقت کو ...

خالی کرنا اور علم خدا مین معروف رکھنا مصارف الٰہی کے لئے اپنے مال سے حصہ نکالنے کے مانند ہی - اور یہ بھی جاننے کہ عبادت جمادات کی بیٹھنا اور عبادت جانورون کی رکوع ہی اور عبادت پرندون کی خوش الحانی سے ذکر ہور ہے اسماء الٰہی کی تلاوت ہی - اور عبادت حشرات کی سجود اور عبادت اشجار و نباتات کی قیام اور عبادت فرشتون کی ہر فرقے سے اسی قسم پر ہی اور عبادت کروبین کی کہ جنکو مہیمین بھی کہتے ہین استغراق اور مشاہدہ ہی اور نماز ان سب عبادات کو مشتمل ہی اور مرتبہ اس عبادت کا اس جہت سے کہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی و نفسی کی ہی سب عبادات کے مرتبہ سے بالاتر ہی اسیلئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب حضرت سے پوچھے کہ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ یعنے اعمال سے کونسا عمل افضل ہی ارشاد ہوا الصلوة لوقتها نماز پڑہنی اسکے وقت پر انتہی - غرض ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ الٰہی بسائی مین نے بعض اپنی اولاد کو ایسے بیابان مین کہ جہان زراعت نہین تا نماز قایم کرین تیرے گھر کے پاس فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ الآیہ پس کر دلونکو لوگون کے راغب انکے طرف

بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ

باب بیان مین اس قول خدا کے ہی جو ارشاد ہوا - کہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے کعبے کو بیت الحرام لوگون کے قیام کے لئے اور انکی معیشت کے دنیا و آخرت مین - جو پناہ دہ ہوتا ہی اسمین ڈرنیوالا اور امین رہتا ہی اسمین ضعیف و ناتوان اور لوگ تجارت کے لئے جاتے ہین اور قصد حج آتے ہین وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ اور کیا ہی ان چیزون کو یعنے مہینا حرام اور ہدی اور قلادہ ڈالنا ق ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور مقرر انا ان چیزون کا - اس لئے ہی کہ جانو تم کہ مقرر اللہ تعالیٰ جانتا ہی ان چیزون کو جو آسمانون مین ہی اور ان چیزون کو جو زمین مین ہی - اور مقرر اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہی یعنے احکام وضع کرنے مین جو اسکے حکمتین ہین وے احکام بجالانیکا نفع اور ترک کرنیکا ضرر اسکو معلوم ہی حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا خراب کرینگے کعبے کو قیامت کے قریب ساق والے حبشیون سے سویق تصغیر ساق کی ہی کہتے ہین کہ حبشیون مین بحسب خلقت ساقین تنگ رہا کرتے ہین - یا مراد اس قوم کے کمینون اور ضعیفون سے ہی حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ هو ابن المبارك قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ الْكَعْبَةُ بی بی عایشہ نے کہا کہ اہل اسلام روزہ رکھتے عاشور کے روز رمضان فرض ہونیکے آگے - اور تھا وہ روز کہ ڈھانکا جاتا تھا کعبہ یعنے بیت اللہ کی تعظیم کی جہت سے اسپر غلاف ڈالتے تھے اس روز متبرک مین یہی جزو حدیث مناسب ترجمہ کے ہی فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ پھر جب فرض کیا گیا رمضان حضرت نے فرمایا جو شخص کہ روزہ عاشور رکھنا چاہے روزہ رکھے - اور جو شخص کہ اسکو ترک کرنا چاہے ترک کرے - ظاہر اس کلام کا یہ ہی فرضیت رمضان کے آگے روزہ عاشور واجب تھا اسکے بعد اسکا وجوب برطرف ہوا اور اسکی سنیت باقی رہی حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ہر آئنہ قصد کیا جایگا بیت اللہ واسطے حج و عمرہ کے بعد نکلنے یاجوج ماجوج کے نزدیک قیامت کے یعنے کعبہ اسوقت بھی معزز و مکرم رہیگا یاجوج اور ماجوج ایک قوم کے دو نام ہین عجمی نامون سے قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ امام بخاری رح نے کہا کہ سنا ہی قتادہ عبد اللہ سے اور سنا ہی عبد اللہ ابو سعید خدری سے تَابَعَهُ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ متابعت کی ہی عبد اللہ بن ابی عتبہ نے ابان بن یزید العطار کی - اور بھی متابعت کی ہی اسکی عمران قطان نے قتادہ کی یہی لفظ حدیث مذکور مین فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ اور عبد الرحمن نے شعبہ سے اور اسنے قتادہ سے اس لفظ کے ساتھ لایا ہی کہ قایم نہوگی قیامت یہان تک کہ کعبے حج نہ کیا جاوے وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ اور پہلی عبارت جو لا یحجن ہی اکثر ہی از روے روایت کے

بَاب كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

باب بیان مین لباس یعنے غلاف کعبے کے جاننے کہ کعبہ معظمہ کو تعظیم کی راہ سے ایک لباس پہناتے تھے - اول جو اسکو لباس پہنایا تبع حمیری تھا - ابن قتیبہ کہتا ہی کہ وہ لباس پہنانا اسلام سے آگے ایک سال کے

اور تاریخ ابن ابی شیبہ مین آیا ہی کہ پہلے جو شخص کہ لباس کیا عدنان بن اُدو تھا - اور پہلے جسنے دیبا پہنایا عبداللہ بن زبیر تھا اور ابن اسحق کے پاس لیث سے ثابت ہوا کہ حضرت کے زمانہ شریف مین کعبہ کا لباس چرم سے تھا اور واقدی کہتا ہی کہ چرم کا لباس زمان جاہلیت مین تھا - اور حضرت نے جامۂ یمانی سے اسکو ملبوس فرمایا - اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور ایک روایت سے حضرت جناب رسالت قباطی کپڑے دیئے اور علی ابن ابی طالب کو جو مخالفوں کے ساتھ جدال روز رہا تھا یہہ فرصت ہنوئی کہ ایک لباس پہناوین اور معاویہ بن ابی سفیان نے تین لباس پہناسے دیبا اور قباطی اور حبرات تھے - روز عاشور دیبا اور آخر رمضان مین قباطی - اور حجاج دیبا پہنایا - اور جب نوبت مامون کی پہنچی ذیحجہ کی آٹھوین کو سرخ دیبا اور غرۂ رجب مین قباطی اور رمضان مین دیبا سفید پہنایا متوکل عباسی کے زمانے تک یہی تین لباس تھے اور ناصر عباسی نے سیاہ دیبا کا لباس پہنایا حدثنا عبداللّٰہِ بنُ عبدِ الوهابِ قالَ حدثنا خالدُ بنُ الحارثِ قالَ حدثنا سفيانُ قالَ حدثنا واصلٌ الاحدبُ عن ابي وائلٍ قالَ جئتُ الى شيبةَ ح ابو وائل نے کہا کہ مین شیبہ کے طرف آیا وحدثنا قبيصةُ قالَ حدثنا سفيانُ عن واصلٍ عن ابي وائلٍ قالَ جلستُ معَ شيبةَ على الكرسيِّ في الكعبةِ ابو وائل نے کہا کہ مین شیبہ کے ساتھ تخت پر بیٹھا کعبے مین اس اسناد مین قبیصہ نے ایک واسطہ سے سفیان سے حدیث لائی پہلی اسناد مین دو واسطے تھے فقالَ لقد جلسَ هذا المجلسَ عمرُ پس شیبہ نے کہا مقرر اسی جگہہ عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے فقالَ لقد هممتُ ان لا ادعَ فيها صفراءَ ولا بيضاءَ الا قسمتُهُ پس عمر رضہ نے فرمایا کہ مین نے قصد کیا ہی کہ نہ چھوڑون زرد اور سفید کو یعنے سونے اور چاندی کو مگر یہہ کہ تقسیم کرون اس مال کو لوگون پر - قسمہ یعنی [illegible] اسکی صندوق مین [illegible] اور چاندیان آیا مین تقسیم کرنیکے متصرف ہوتے تھے عمر فاروق نے چاہا کہ اسکو سب مسلمانون پر تقسیم کرین شیبہ کہتا ہی قلتُ انَّ صاحبيكَ لم يفعلا قالَ هما المرءانِ اقتدي بهما مین نے کہا کہ تمہارے دو یار یعنے پیغمبر خدا اور صدیق اکبر نے یہہ کام نکیا - عمر فاروق نے کہا کہ وے دو مرد کامل تھے مین پیروی ان ہر دو کی کرتا ہون - اگر وے نکرتے مین بھی نکرتا - حضرت نے فتح مکہ کے روز یہہ مال وہی لوگون پر چھوڑا قریش کی رعایت سے - اور بی بی عائشہ کو فرمایا کہ اگر تیری قوم کفر کے ساتھ قریب نہوتی مین اس مال کو مسلمانون پر تقسیم کیا ہوتا - پس معلوم ہوا کہ اسکی تقسیم روا ہی - جیسا کہ کعبے کی بنا بنیاد ابراہیم پر روا ہی - چنانچہ ابن زبیر اسکو کیا - اس حدیث کی تطبیق بین ترجمہ کے ساتھ کہتے ہین کہ بخاری علیہ الرحمہ نے لباس کو مال کے حکم مین رکھا ہی جیسا کہ تصرف اس مال مین جایز تھا لباس مین بھی جایز ہوا - صاحب تراجم کے تقریر سے ظاہر ہوتا ہی کہ معنے ترجمہ کو الگ کیا ہی لباس پہنانیکے جواز پر اور اسکی تطبیق مین کہا کہ لوگ کعبے کی تعظیم مین ہمیشہ سعی کرتے آئے اور ہدیے لانا بھی اسی راہ سے تھا - پس لباس پہنانا بھی داخل تعظیم ہی پس اسطرح روا ہوگا انتہی گویا وے روایتین جو حضرت اور صحابہ لباس پہنانے کے باب مین منقول ہین - مولف کے پاس اسکی شرط پر ثابت نہوئین کہ استدلال انسے کرے - اور اختلاف ہی کہ کعبے کے لباس مین تصرف بیچنے وغیرہ سے جایز ہی یا نہ - شافعیہ کہتے ہین کہ روا نہین ہی کعبے کے پردے سے قطع کرنا اور اسکو دوسری جاپر لیجانا اور بیچنا اور اسکو مصحف کے اوراق مین رکھنا درست نہین اگر کوئی ایسے تصرفات کریگا پھر اسکو رد کرنا یعنے پھیر دینا واجب ہی - اور بعض مالکیہ نے کہا کہ یہہ بات وجہ استحسان پر ہی - اور مالکیہ سے بعض نے کہا کہ کعبے کا پردہ خرید کرنا مستحب ہے - اور کہتے ہین کہ اسکی قیمت کو داخل بیت المال کیا جاہئے - اور اقوال مختلف اسباب مین بہت ہین باب هدمِ الكعبةِ باب بیان مین کعبے کو گرانیکے آخر زمانے مین قالتْ عائشةُ قالَ النبيُّ صلى اللّٰهُ عليهِ وسلمَ يغزو جيشٌ الكعبةَ فيُخسفُ بهم بی بی عائشہ نے کہا کہ جنگ کریگا ایک لشکر اہل کعبہ سے پس وے سب خسف کئے جاینگے یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا - مولف نے جو کتاب البیوع کے اوایل مین لایا ہی وہ پوری حدیث یہہ ہی کہ کارزار کریگا لشکر کعبے مین یہان تک کہ ہوگا میدان بیدا مین جو درمیان مکہ معظمہ و مدینہ مکرمہ کے ہی خسف کئے جاینگے انکے اول و آخر - پس اٹھائے جاینگے قیامت مین موافق اپنی نیت کے اگر نیک مین اپنی نیکی پر اور اگر بد مین اپنی بدی پر حدثنا عمرُو بنُ عليٍّ قالَ حدثنا يحيى بنُ سعيدٍ قالَ حدثنا عبيدُ اللّٰهِ بنُ الاخنسِ قالَ حدثني ابنُ ابي مليكةَ عن ابنِ عباسٍ عنِ النبيِّ صلى اللّٰهُ عليهِ وسلمَ قالَ كاني بهِ اسودَ افحجَ يقلعُها حجرًا حجرًا فتح الباری مین ایسا ہی ہی - اور سب روایات اس حدیث کے ابن عباس سے ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہان کچھ حذف ہوا ہی اور احتمال ہی کہ وہ محذوف یہہ ہوگا جو طریق سے ابو العالیہ کے علی سے آیا ہی استكثروا من الطوافِ بهذا البيتِ قبلَ ان يُحالَ بينكم وبينهُ فكاني برجلٍ منَ الحبشةِ اصلعَ او قالَ اصمعَ حمشِ الساقينِ قاعدٍ عليها وهي تُهدمُ اور فاکہی کی روایت مین اصلع کی جاے پر اسعل ہی اور قال قائمًا عليها يهدمُها بمسحاتِهِ اور ایسی ہی روایت کی یحیی حمانی اپنی مسند مین تسطلانی یہہ ہی کہ یہان محذوف ماننے کی ضرورت و حاجت نہین ضمیر به راجع ہی طرف قالع کے جو يقلعها سے مفہوم ہوتا ہی معنے یہہ کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون اس سیاہ رنگ والے کو جو ہر دو ران مین اسکے کشادگی ہی اکھیڑیگا کعبہ کو پتھر پتھر

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان ابا ہریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ یعنے ویران کریگا کعبے کو تنگ ساق والا

باب ما ذکر فی الاسود باب بیان میں اس چیز کے جو ذکر کیا گیا ہی حجر اسود کے حق میں حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن الاعمش عن ابراہیم عن عابس بن ربیعۃ عن عمر انہ جاء الی الحجر فقبلہ فقال انی اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع عابس بن ربیعہ نے کہا کہ حضرت عمر فاروق آئے طرف حجر اسود کے پس بوسہ دیا اسکو پھر کہنے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی نہ کسی کو ضرر پہنچاتا ہی نہ نفع یعنے تجھے بالذات یہ قدرت نہیں کہ کسیکو نفع یا ضرر پہنچاوے اگرچہ بحکم شرعی اسمیں ایک ثواب ہے ولولا انی رایت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک پس اگر میں حضرت کو بوسہ دیتے ہوے نہ دیکھتا میں بھی تجھے بوسہ نہ دیا ہوتا۔

اس حدیث میں تنبیہ اسبات کی ہی کہ احکام الٰہی کو مان لیں اور اسکا سبب دریافت نکریں اور جس حکم کی وجہ ہم پر ظاہر نہو حسن اتباع بجالادیں۔ پوشیدہ نرہے کہ حاکم نے اس حدیث میں زیادہ کیا ہی کہ جب علی مرتضی نے عمر فاروق سے یہ بات سنی کہا یا امیر المومنین یضر وینفع یہ نفع و ضرر دیتا ہی اگر آپ تفسیر کتاب کی جانتے میں جو کہتا ہوں وہی کہتے۔ جب حق سبحانہ تعالی آدم کی ذریت سے عہد لیا اور میثاق کو ایک کاغذ پر لکھا اور اس پتھر میں رکھا۔ اور اس پتھر کو جب قیامت کے دن اٹھاویگا جس حال میں کہ اسکو دو آنکھیں اور لب زبان ہوگی تو وہ اس شخص کے حق میں گواہی دیگا جو اس عہد کو وفا کیا ہو۔ پس یہ پتھر امین ہی خدا تعالی کا۔ عمر فاروق نے مرتضی علی سے کہا کہ الله تعالی مجھے بقا نہ دیوے اس زمین میں کہ جہاں آپ نہو یا ابو الحسن۔ اور حاکم کہتا ہی کہ حدیث شرط شیخین پر نہیں اور آخر مسند میں ابو بکر رضی الله عنہ کے منقول ہی کہ حضرت حجر اسود کے پاس آئے اور کھڑے اور فرمایا انی اعلم انک حجر لا یضر ولا ینفع ثم قبلہ پھر حج کئے ابو بکر صدیق اور کھڑے رہے حجر اسود کے پاس اور کہے وہی بات جو پیغمبر خدا فرمائے تھے۔ اور بولے کہ اگر حضرت تجھے بوسہ دیتے میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اسکے بعد عمر فاروق حجر اسود کے پاس آئے اور وہی بولے جو صدیق اکبر نے کہا تھا اور بوسہ دیا۔ اگر یہ حدیث صحت کو پہنچے وہ حدیث جو حاکم نے نقل کی باطل ہوگی۔ اسیلئے ذہبی نے اپنے مختصر میں کہا کہ یہ حدیث حاکم کی احتجاج سے ساقط ہی کیونکہ وہ قول پیغمبر کی معارض ہوتی ہی والله اعلم کذا فی القسطلانی

باب اغلاق البیت ویصلی فی ای نواحی البیت شاء باب بیان میں کعبے کا دروازہ بند کرنیکے اور بیان میں کعبۃ الله میں نماز پڑھنے کے جس جانب میں کہ چاہیں حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ انہ قال دخل رسول الله صلی الله علیہ وسلم البیت ہو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ ابن عمر نے کہا کہ حضرت کعبے میں تشریف لائے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن ابی طلحہ صاحب کلید کعبہ بھی آئے فاغلقوا علیہم الباب فلما فتحوا کنت اول من ولج پس باندھے آپ پر دروازہ کعبے کا۔ پس جب دروازہ کھولا میں ہی پہلا تھا جو داخل ہوا فلقیت بلالا فسالتہ ہل صلی فیہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال نعم بین العمودین الیمانیین پس میں نے بلال سے ملاقات کی اور اسکو پوچھا کیا حضرت نماز پڑھی اسمیں کہا ہاں درمیان دو ستون یمانی کے۔ پوشیدہ نرہے کہ ان ہر دو ستون کے درمیان حضرت نماز پڑھنی جو واقع ہوئی یہ بات اس جگہہ کی تعیین پر دلالت کرتی ہی۔ اسکو دلیل لینی اسبات پر کہ کعبے میں جہاں چاہے وہاں نماز پڑھے معنے نہیں رکھتا ہی۔ اور وہ جو جواب دیتے ہیں کہ تعیین اس جگہہ کی حضرت کے قصد کے ساتھ نہوئی یہ بھی تکلف ہی۔ صحابہ یہ سعی کرتے تھے کہ حضرت جہاں نماز پڑھے میں وہاں پڑھیں جیسا کہ ابن عمر کا عمل حدیث لاحق میں مذکور ہی

باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ باب بیان میں جواز نماز کے کعبے میں فرض و نفل۔ اسبات میں اختلاف ابن عباس سے منقول ہی کہ اندرون کعبہ نماز مطلقا جایز نہیں کیونکہ اسکا ہر جہت قبلہ ہی پس اگر ایکطرف نماز پڑھیں دوسری طرف پیٹھ ہوتی ہی اور شافعیہ کے پاس نماز اسمیں مستحب ہی نفل ہو یا فرض اور حنفیہ بلکہ جمہور بھی اسیکے قایل ہیں۔ اور مشہور مذہب مالکیہ یہ کہ اسمیں نماز سنت جایز ہی نہ فرض و واجب جیسے وتر اور نافلہ موکدہ جیسے سنت فجر فقط حدثنا احمد بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر انہ کان اذا دخل الکعبۃ مشی قبل الوجہ حین یدخل البیت نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ مقرر تھا ابن عمر جسوقت آتے کعبے میں اپنے منہ کے آگے جاتے ویجعل الباب قبل الظہر اور کرتے دروازہ کو پشت کیجانب یمشی حتی یکون بینہ وبین الجدار الذی قبل وجہہ قریب من ثلث اذرع اور جاتے یہانتک کہ رہتا انکے اور درمیان اس دیوار کے جو انکے منہ کے سامنے رہتی مسافت قریب تین ہاتھ کے رہتی فیصلی پس نماز پڑھتے یتوخی المکان الذی اخبرہ بلال ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم صلی فیہ اس جگہہ ولیس علی احد باس ان یصلی فی ای نواحی البیت شاء اور کسیکو کچھ مضایقہ نہیں اسبات کا کہ نماز پڑھے جس جانب میں کہ چاہے

حجر اسود کی فضیلت

۲ قصد کرتے اس جگہ کا جو بلال نے خبر دی تھی

بیت اللہ سے جسوقت کہ دروازہ بند رہے۔ ظاہر یہی ہی کہ یہہ کلام نافع کا ہی **باب** مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ باب بیان مین اس شخص کا عمل کہ داخل ہوئیکا کعبے مین داخل
نہو اسلئے کہ وہ مناسک حج نہین وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ اور ابن عمر اکثر حج کیا کرتے پر کعبے مین داخل نہوتے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ ابن ابی اوفی نے کہا کہ عمرہ کیا پیغمبر خدا نے پس طواف کیا کعبے کا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ اور نماز پڑہی حضرت
نے پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت اور آپکے ساتھ وہ شخص تھا کہ نماز سے آپ کو ڈہانکتا تھا یعنے حضرت کے آگے سترہ تھا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا پس ابن ابی اوفی کو ایک شخص نے پوچھا کہ آیا حضرت داخل کعبہ ہوئے کہا نہین **باب** مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ باب بیان مین
اس شخص کے جو تکبیر کہے اطراف مین کعبے کے **حدثنا** أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ ابن عباس نے کہا کہ مقرر
پیغمبر خدا جسوقت قدوم لائے باز رہے اس بات سے کہ کعبے مین آوین جس حال مین کہ اسمین معبودان باطل یعنے بتان تھے پس حکم فرمایا انکو نکالنے کا تو وے باہر لائے گئے فَأَخْرَجُوا صُورَةَ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ پس نکالے تصویرین ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی جس حال مین انکے ہاتون مین فال کے پانسے تھین۔ ازلام جمع زلم کا ہی فتح
زا و سکون لام وے تیرین تھین لکڑی سے تراشے ہوئین۔ ایک پر لکہتے افعل دوسری پر لاتفعل اور تیسری پر کچھ نہ لکہتے۔ جب سفر جانا یا کوئی کام کرنا چاہتے تو ان تیرون سے اٹھاتے
اگر وہ تیر ہاتھ مین آتی کہ جسپر افعل لکہا ہو وہ کام کرتے۔ اور اگر لاتفعل ہو نکرتے۔ اور اگر خالی رہتی پھر اٹھاتے تا لکہی ہوئی تیر ہاتھ آوے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ پس حضرت نے فرمایا مار ڈالے ہلاک کرے اللہ تعالیٰ ان کافرون کو قسم ہے خدا عز و جل کی
تحقیق وے جانتے ہین کہ وے ہر دو پیغمبر جلیل القدر نے استقسام بازلام ہرگز نکیا فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ پس حضرت داخل کعبہ ہوئے اور تکبیر کہی
اطراف بیت اللہ مین۔ اما کی جگہہ بعض روایات مین اما آیا ہی مادا اثبات۔ الف بعد میم کے ایک حرف ہی کہ استفتاح کلام کو آتا ہین۔ بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث سے یہی تکبیر
کہنی لی ہی۔ اور حدیث بلال مین نماز کا پڑہنا ثبوت کو پہنچا۔ مثبت راجح ہی نافی پر پس تمسک نکیا نماز نہ پڑہنے پر اور جب تکبیر کہنا حدیث بلال مین نہین تھا حجت لیا اس حکم مین ابن عباس کی
باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ باب اس بیان مین کہ کسطرح پر تھا ابتدای مشروعیت حکم رمل کی طواف مین۔ رمل بفتح را و میم دوڑنے مین جلدی کرنیکے معنے مین ہی یا قدمون
کو نزدیک رکہہ کر اور قسطلانی نے کہا کہ کودنے اور دوڑنے کے معنے مین ہی۔ اور صراح مین کہا کہ رمل بفتحتین دوڑنا۔ ہدایہ مین کہا کہ رمل شرع مین کہند ہے ہلانا ہی چلنے مین جیسا کہ پہلوان
صف جنگ مین خرامان چلے **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ ابن عباس نے کہا کہ قدوم
ارزانی فرماے حضرت اور آپکے صحابہ پس مکہ معظمہ کے مشرک باہمدیگر کہنے لگے کہ قدوم لاتی ہی تمہارے پر ایک جماعت حالانکہ انکو سست کی ہی مدینہ منورہ کی تپ جاہلیت مین مدینہ مطہرہ
کا نام یثرب تھا۔ اور حضرت تشریف لانیکے آگے وہان تپ محرقہ کی بڑی شکایت تھی فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ پس حضرت نے
صحابہ کو حکم فرمایا کہ رمل کرین اور تجلد کرین رغم کفار کے لئے اگلے تین طواف مین سات طواف سے۔ جب کافرون نے یہہ حال دیکہا تو کہنے لگے کہ ہم سمجھتے تھے کہ وے سست ہوئے ہون
ایسا نہین بلکہ جلدتر ہوئے ہین۔ اشواط جمع شوط کا ہی معنے مین ایک دوڑ کے مراد طواف کعبہ ہی۔ اور یہہ حکم حنفیہ کے پاس الآن باقی ہی۔ اگرچہ اسکا سبب باقی نہین کہتے ہین کہ
بقا حکم کا بے پرواہ کرتا ہی بقا سبب سے جس جگہہ کہ مقرر رہو۔ قسطلانی کہتا ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہوا ہی اس حدیث سے جو آگے آیگی واللہ اعلم وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ اور یہہ
چلین درمیان دو رکن کے وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ اور حضرت کو کوئی چیز مانع نہوئی انکو سب طوافون مین رمل کرنیکا
حکم فرمانے کے لئے۔ مگر شفقت جو انپر تھی ابقا مصدر ابقی کا ہی نرمی اور شفقت کے معنے مین **باب** اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ
مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا باب بیان مین ہاتھ سے چہونے یا لب سے بوسہ دینے کے حجر اسود کو جسوقت کہ کوئی مکہ معظمہ مین قدوم لاوے۔ اول طواف اور رمل تین بار کرے
تین طواف مین **حدثنا** أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یَقْدُمُ مَکَّۃَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّکْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا یَطُوْفُ ابن عمر جو بیٹا سالم ہی کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا جبوقت
کہ مکہ معظمہ میں قدوم لاتے جبوقت کہ بوسہ دیتے رکن اسود کو پہلے طواف میں یَخُبُّ ثَلٰثَۃَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ یخب مضارع معلوم ہی خبب سے ایک نوع کے دوڑ ہنکے معنے
میں یعنے دوڑتے اگلے تین طواف میں سات طواف سے **بَابُ** الرَّمَلِ فِی الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ باب تجلد کرنے میں حج و عمرے میں **حدثنا** محمد قَالَ حَدَّثَنَا
سُرَیْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃَ اَشْوَاطٍ وَمَشٰی اَرْبَعَۃً فِی الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ
ابن عمر نے کہا کہ سعی کی یعنے رمل کیا حضرت نے تین شوط یعنے جلد چلے پہلے تین طواف میں اور راہ چلی چار شوط حج و عمرہ میں وَتَابَعَہُ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ کَثِیْرُ بْنُ فَرْقَدٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ متابعت کی ہی سریج کی لیث نے حدیث مذکور کی روایت میں کہا حدیث کی مجھ سے نافع ابن عمر سے اسنے حضرت سے
حدثنا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ
لِلرُّکْنِ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَکَ مَا اسْتَلَمْتُکَ
فَاسْتَلَمَہُ عمر فاروق نے حجر اسود کو کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی کہ مقرر میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی نہ اپنی ذات سے ضرر پہنچا سکتا ہی نہ نفع اگر میں پیغمبر خدا کو نہ دیکھا
ہوتا کہ بوسہ دیا تجھکو میں بھی بوسہ نہ دیا ہوتا۔ پس سطرح بولکے اسکو بوسہ دیا ثُمَّ قَالَ مَا لَنَا وَالرَّمَلِ اِنَّمَا کُنَّا رَاءَیْنَا بِہِ الْمُشْرِکِیْنَ وَقَدْ اَھْلَکَھُمْ
پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں تھے ہم مگر تبلاتے تھے اسکو مشرکونکو اور مقرر ہلاک کیا وہ انکو ثُمَّ قَالَ شَیْءٌ صَنَعَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُکَہُ اسکے بعد کہا کہ ایک چیز ہی کہ حضرت نے اسکو کیا ہی۔ پس ہم دوست نہیں رکھتے ہیں کہ اسکو ترک کریں **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَکْتُ اسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ فِیْ شِدَّۃٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُھُمَا ابن عمر نے کہا کہ ترک نہیں کیا ہوں میں نے بوسہ ان دو رکن یمانی کا سخت اوقات میں اور نہ آسانی میں جب سے کہ دیکھا ہوں حضرت کو جو
بوسہ دیتے تھے ان ہر دو رکن کو قُلْتُ لِنَافِعٍ اَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَمْشِیْ بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے نافع کو پوچھا کہ آیا ابن عمر مشی کرتا اور آہستہ چلتا تھا درمیان ان
ہر دو رکن کے اور رمل کرتے تھے سوا ان ہر دو کے قَالَ اِنَّمَا کَانَ یَمْشِیْ لِیَکُوْنَ اَیْسَرَ لِاِسْتِلَامِہٖ نافع نے کہا نہیں چلتا تھا آہستہ مگر اسلئے کہ آسان تر ہو بوسہ دینا
اسکا یعنے نرمی کرتا آپ پر تا لوگوں کے ہجوم میں فوت نہ ہو بوسہ دینے پر حجر اسود کے **بَابُ** اسْتِلَامِ الرُّکْنِ بِالْمِحْجَنِ باب بیان میں بوسہ دینے اور چھونے کے رکن
کو لکڑی سے۔ محجن بکسر میم و سکون حا و فتح جیم اور آخر میں نون۔ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو کچھ کہ کھنچی ہی اور اسکا سر چوگان کے مانند رہتا ہی **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ
صَالِحٍ وَیَحْیٰی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ ابن عباس نے کہا کہ طواف کیا حضرت نے حج وداع میں ایک اونٹ پر بوسہ
دیتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے جو مبارک ہاتھ میں تھی۔ اور مسلم نے زیادہ کیا ہی حدیث ابو الطفیل سے کہ بوسہ دیا لکڑی کو یہی ہی مذہب امام شافعی و احمد کا تَابَعَہُ الدَّرَاوَرْدِیُّ
عَنِ ابْنِ اَخِی الزُّھْرِیِّ عَنْ عَمِّہٖ متابعت کی ہی یونس کی دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے اور اسنے زہری سے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر بوسہ دینا میسر نہو ہر دو ہاتھ کو حجر اسود پر
رکھے اور ہاتھ کو بوسہ دے۔ اور اگر لوگوں کی کثرت سے یہ بھی ہاتھ نہ رہے عصا اور اسکے مانند کوئی چیز اسپر رکھے اور بوسہ دے۔ اور اگر یہ بھی میسر نہو ہر دو ہاتھ کانوں کے لوں تک
تک اٹھا دے۔ اور ہتیلیاں کو حجر کے طرف کرکے ایک اشارہ اسنے کرے گویا اسپر رکھکے بوسہ دیتا ہی **بَابُ** مَنْ لَمْ یَسْتَلِمْ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ باب
علم میں اس شخص کے کہ بوسہ نہ دیا مگر دو رکن یمانی کو جو حجر اسود ہی اور وہ جو اس سے پیوستہ ہی۔ نہ دوسرے دو رکن کو جو شامیین ہیں وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ اَنَّہُ قَالَ وَمَنْ یَتَّقِیْ شَیْئًا مِنَ الْبَیْتِ مقرر شعثا نے کہا بطور استفہام انکاری کے کہ کون ہی جو
پرہیز کرتا ہی اور دوری لیتا ہی کسی چیز سے جو کعبے سے ہو۔ یعنے چاہئے کہ پرہیز نہ کرے اور تمام ارکان کو داخل کعبہ جانے وَکَانَ مُعَاوِیَۃُ یَسْتَلِمُ الْاَرْکَانَ اور تھا
معاویہ بوسہ دیتا ہر چہار رکن کو فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّہٗ لَا یُسْتَلَمُ ھٰذَانِ الرُّکْنَانِ پس اسکو ابن عباس نے کہا کہ مقرر شان یہ ہی کہ بوسہ نہیں دیتا
ہوں میں ہر دو رکن شامی کو اسلئے کہ کعبے کو اس طرف قواعد ابراہیم علیہ السلام پر بنائے گئے ہیں۔ پس یہ رکن اصلی نہوں فَقَالَ لَہٗ لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْبَیْتِ

لا تستلم ہذان الرکنان

بمجور

يهجور معاويہ نے ابن عباس کو کہا کہ کوی چیز بیت اللہ سے متروک نہین عجب ہی کہ وے حدیثین جو بی بی عایشہ سے مروی ہین معاویہ کو نہ پہنچین ہین اسلئے وہ اسی اعتقاد سابق پر تھا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ اور تھا ابن زبیر کو بوسہ دیتا سب رکنونکو **ف** یعنے جب اسنے کعبہ کی بنا کی تنے سب قواعد ابراہیم علیہ السلام کے موافق **حدثنا** أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ابن عمر نے کہا کہ مین نے دیکھا حضرت کو کہ بوسہ نہین دیتے تھے بیت اللہ سے مگر دو رکن یمانی کو **باب** تَقْبِيلِ الْحَجَرِ باب بیان مین بوسہ دینے کے حجر اسود کو۔ امام شافعی کے پاس بوسہ فقط لب رکھین اور نہ چومین آواز سے **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ قَالَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ زبیر بن عربی نے کہا کہ ایک مرد نے ابن عمر کو بوسہ دینے سے حجر اسود کے سوال کیا تو ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ اسکو بوسہ دیتے تھے قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ اس مرد نے کہا آیا تو دیکھا کہ اگر مین ہجوم کیا جاؤن آیا تو دیکھتا اگر مین مغلوب ہوؤن اور حجر اسود تک نہ پہنچون ایسے حال مین کس طرح بوسہ دون قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ ابن عمر نے کہا کہ چھوڑ دے اپنی رائے کو یمن مین اور کچھ عذر نہ لا سنت کی پیروی کر بظاہر ایہہ مرد یمنی تھا اور کہتے ہین کہ ابن عمر اسباب کو روا نہ رکھتے تھے کہ ازدحام کے وقت عصا سے بوسہ دین جیسا کہ کہے رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ اسکو بوسہ دیتے تھے قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ فربری جو راوی بخاری ہے اس کتاب کے ہی کہتا ہی وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ کہ پایا مین نے کتاب مین ابو جعفر کے جو مولف علیہ الرحمہ کا کاتب ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ کہ مولف بخاری نے کہا کہ زبیر بن عدی کوفی تابعی ہی۔ اور زبیر بن عربی بصری تابعی ہی مقصود فربری کا رد ہی اصیلی پر جو اسکی روایت مین زبیر بن عدی بصری واقع ہو۔ اور کہتے ہین کہ ناقل اس کلام کا اسکے قول سے قال محمد بن یوسف الفربری ابو ذر ہی اپنے بعض شیوخ سے **باب** مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ باب بیان مین حال اس شخص کے کہ اشارہ کرے طرف رکن کے جس وقت اسپر پہنچے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ طواف کیا پیغمبر خدا نے کعبۃ اللہ کا اونٹ پر جس وقت کہ رکن پر آتے اسکے طرف کسی چیز سے اشارہ کرتے۔ شئی عام ہی عصا اور ہاتھ کو شامل جیسا کہ اشارہ مستلزم وصول کا نہین **باب** التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ باب بیان مین تکبیر کہنے کے رکن کے پاس پہنچنے کے وقت **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے کعبہ کا طواف کیا اونٹ پر جب رکن پر پہنچے اشارہ کیا اسکے طرف کسی چیز سے اور تکبیر کہی تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ متابعت کی خالد بن عبد اللہ کی ابراہیم بن طہمان ہروی نے خالد بن حذاء سے **ف** شافعیہ وحنابلہ کے پاس ابتدائے طواف واستلام کے وقت یہہ دعا کہنی مستحب ہی بسم اللہ واللہ اکبر اللہم ایمانًا بک وتصدیقًا بکتابک ووفاءً بعہدک واتباعًا لسنۃ نبیک محمد اور ابو داؤد ونسائی اور حاکم وابن حبان نے کہا کہ حضرت جب دو رکن یمانی کے درمیان پہنچے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ الخ کہی فقط **باب** مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ باب حال مین اس شخص کے کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا جس وقت کہ مکہ معظمہ کو قدوم لاوے قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ آگے اسکے کہ رجوع کرے اپنے گھر کے طرف ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا پھر دو رکعت پڑھے مسجد مین سنت طواف کے پھر نکلے طرف کوہ صفا کے سعی کرنیکے لئے درمیان صفا و مروہ کے **حدثنا** أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ مین نے عروہ سے ذکر کیا اس چیز کا جو مکہ معظمہ کو قدوم لانے والے کے حق مین کہی گئی قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ عروہ نے کہا کہ خبر دی مجھ کو بی بی عایشہ نے کہ مقرر پہلے جو چیز کہ اعمال حج سے حضرت نے اس سے ابتدا کی جس وقت کہ قدوم لائے یہی کہ وضو کرکے طواف بجالاتے
ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً پھر نہین تھا عمرہ گویا سائل نے پوچھا تھا کہ حضرت نے فسخ احرام کیا تھا یا نہ۔ جواب دیا کہ حضرت نے اپنے احرام حج پر عمرہ نکیا تھا جیسا کہ سابق مین تفصیل معلوم ہو
ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ پھر حج کیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت کے حج کے مانند ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ
عروہ کہتا ہی پھر حج کیا مین اپنے باپ عروہ بن زبیر بن عوام کے ساتھ پس پہلی چیز جو زبیر نے اس سے ابتدا کی طواف تھا ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
يَفْعَلُونَهُ پس مین نے سب مہاجر و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کیا کرتے تے وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ
بِعُمْرَةٍ اور تحقیق خبر دی مجھ کو میری ماں اسما بنت ابوبکر نے کہ احرام باندہی وہ اور اسکی خواہر معظمہ عایشہ صدیقہ اور انکے باپ زبیر اور فلان فلان نے۔ فلان کنایہ ہی اور لوگون سے
عمرے کے لئے فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا اور جس وقت کہ مس کیا حجر اسود کو احرام سے باہر آئے یعنے بعد طواف اور سعی اور حلق کے۔ ان چیزون کا ذکر نکیا اسلئے کہ معلوم
و مقرر ہی۔ اور کہتے ہین کہ یہہ واقعہ حجۃ الوداع کے سوا ہی حضرت کی رحلت شریف کے بعد اسلئے کہ بی بی عایشہ نے حجۃ الوداع مین طواف نکیا تھا۔ اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ یہہ
احکام مجموع پر بطریق تغلیب کے ہی پس بی بی عایشہ خارج ہون تنہا طواف سے جیسا کہ وہ بی بی اور اسما مستثنی ہین خلو سے حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْذِرِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ مقرر تھے حضرت کہ جس وقت طواف کرتے حج مین یا عمرے مین شروع حال مین جو قدوم لاتے سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ
وَمَشَى أَرْبَعَةً تین سعی اور طواف اور چارون مشی مین تیز و تند چلتے تین شوط مین۔ اور آہستہ اور ہموار چلتے چار شوط مین۔ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ
يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پھر دو رکعت سنت طواف گزارتے اسکے بعد سعی کرتے درمیان صفا و مروہ کے حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ
الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً يخب بضم خاء معجمہ و تشدید باء موحدہ معنے مین رمل کے ہی وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور مقرر تھے حضرت سعی کرتے یعنے دوڑتے درمیان وادی کے جو صفا و مروہ کے درمیان ہی جس وقت کہ طواف کرتے درمیان صفا و مروہ کے

باب طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ باب اس بیان مین کہ طواف کرنا عورات کا جایز ہی ساتھ مردون کے قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ ابن جریج نے کہا کہ عطا بن ابی رباح کی نے مجھ کو خبر دی کہ جس وقت ابراہیم ابن ہشام
نے عورات کو مردون کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا جس وقت کہ وہ امیر مکہ تھا اپنے خواہر زادے ہشام بن عبد الملک کے زمانے مین قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ عطا نے کہا کس طرح منع کرتا ہی تو عورات کو حالانکہ طواف کیا ہی حضرت کے بی بیون نے مردون کے ساتھ قُلْتُ أَبَعْدَ الْحِجَابِ
أَوْ قَبْلُ ابن جریج کہتا ہی کہ مین نے عطا سے کہا کہ آیا آیت حجاب نازل ہونیکے بعد ہے یا اسکے آگے۔ اور آیت حجاب کا نزول زینب بنت جحش زوجہ رسول کی تزویج مین
ہجرت سے پانچوین سال مین ہی قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ عطا نے کہا ہان قسم ہے میرے بقا کی مین نے اسکو پایا ہی بعد حکم حجاب کے۔ ای بکسر ہمزہ
و سکون یا تحتیہ حرف جواب ہی معنے مین نعم کے۔ اور شرط ہی کہ بعد استفہام کے واقع ہو یا اور بعد قسم کے قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ مین نے عطا سے کہا کہ کس طرح
ایک جا ہوتے تھے مردان بی بیون کے ساتھ اور کس نہج پر اختلاط کرتی تھین قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ کہا نہین اختلاط کرتے تھے ان کے ساتھ مردان كَانَتْ عَائِشَةُ
تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ تھین بی بی عایشہ کہ طواف کرتین کنارے پر مردون سے ایک جا نہوتین ساتھ مردون کے حجرہ بفتح حاء مہملہ و راء مہملہ ہی۔
اور زاء سے معجمہ بھی مروی ہی۔ پہلا معنے مین ناحیہ و گوشہ کے اور دوسرا معنے مین پردے کے فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ
وَأَبَتْ پس ایک عورت نے جو بی بی عایشہ کے ساتھ شریک طواف کرتی تھی کہا کہ آپ چلئے تا بوسہ دین ہم حجر اسود کو ای ام المومنین بی بی عایشہ نے کہا کہ جا اپنے واسطے
اور بوسہ دینے بی بی نے استلام کرنے سے منع کیا فَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ تھین عورتین کہ باہر آتین جس حال مین کہ پوشیدہ
رہتین رات سے پس طواف کرتی تھین مردون کے ساتھ وَلَكِنَّهُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ ولیکن جب بیت اللہ مین

داخل ہونا چاہتیں تب گھر سے رہتیں جسوقت کہ داخل ہوتیں اور باہر کئے جاتے مروان عطا کہتا ہی وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ
فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ تھا مین کہ آتا بی بی عایشہ کی خدمت مین اور عبید بن عمیر بھی حالانکہ بی بی عایشہ مقیم تھین کوہ ثبیر مین قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ وَ
لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ ابن جریج کہتا ہی کہ مین نے عطا سے پوچھا کہ اسوقت اس بی بی پر کیا چیز پردہ تھی کہا اسوقت بی بی نے ایک چھوٹے بردہ
ترکی مین تھین جو اسکو کھڑا کیا تھا۔ اور ہمارے اور اس بی بی کے درمیان اس پردے کے سوا کوئی چیز نہین تھی وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا اور مین نے دیکھا بی بی عایشہ
پر ایک قمیص نگین گل سرخ کے رنگ کا۔ اگر تو کہیگا کہ وہ کسطرح دیکھا حالانکہ دیکھنا ممنوع تھا۔ جواب یہہ ہی کہ وہ نہ دیکھا بلکہ اتفاقا بلا قصد پیرہن پر نظر پڑی۔ اور بعض روایات
مین آیا ہی کہ عطاء اسوقت کم عمر تھا **حدثنا** اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي ام سلمہ نے کہا کہ مین نے شکایت کی حضرت کے طرف کہ مین بیمار اور ناتوان ہون فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ تو آپ نے
فرمایا کہ تو طواف کر مردون کے پیچھے سے جس حال مین کہ تو سوار رہے فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ پس
طواف کیا مین نے جیسا کہ آپکا حکم ہوا اور اسوقت حضرت کعبے کے پہلو مین نماز پڑہتے تھے وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ جس حال مین کہ حضرت سورہ
طور پڑہتے تھے **باب** الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ باب اس بیان مین کہ طواف مین کلام کرنا جایز ہی **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلٰى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ گذرے پیغمبر خدا جس حال مین کہ طواف کرتے تھے آپکے
سامنے وہ شخص جو باندہا ہی اپنے ہاتھ کو ایک مرد کے ساتھ دوال چرمین سے یا تاگے سے یا کسی چیز سے مانند کپڑے وغیرہ کے۔ یہہ شک راوی کا ہی فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ پس کاٹ دیا اسکو پیغمبر خدا نے اور فرمایا کہ کھینچ اسکو اپنے ہاتھ سے۔ گویا یہہ مرد نابینا تھا اور مناسبت حدیث کی اسی
جزو کے ساتھ ہی جو فرمایا کہ قُدْهُ بِيَدِهِ۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ زبان سے فرمایا نہ ہاتھ کے اشارے سے۔ اور کہتے ہین کہ افضل وہ ہی کہ طواف مین کلام نکرے مگر ذکر خدا یا امر معروف
باب إِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ یہہ باب تنوین کے ساتھ ہی اس بیان مین کہ جب کسی چیز کو دیکھے جو ناخوش رکھتا ہی قول و فعل نکرے سے
طواف مین تو اپنے ہاتھ سے دور کرے اور امر معروف **حدثنا** أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کعبے
کا طواف کرتا ہی اور ایک مہار سے اسکے ہاتھ کو باندہے ہین اور اسکو دوسرا شخص کھینچتا ہی۔ حضرت نے اس مہار کو کاٹ دیا آدمی کو جانور کے ساتھ مشابہت ہونے سے مکروہ
رکھا۔ یہہ حدیث مختصر اسی حدیث سابق کی ہی لیکن دوسری طریق سے اخراج کیا ہی۔ اور وہی جزو اول ترجمہ کی موید ہی **باب** لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ
وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ باب اس بیان مین کہ طواف نکرے برہنہ جیسا کہ ایام جاہلیت مین کرتے تھے اور حج نکرے کوئی کافر **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقرر ابو ہریرہ نے خبر دی حمید بن عبد الرحمن کو کہ تحقیق ابو بکر صدیق نے بھیجا
ابو ہریرہ کو اس حج مین جو حضرت نے ابو بکر کو اس حج مین امیر کیا تھا تا لوگون کو ساتھ لیکے حج کرے قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ حجۃ الوداع سے اگلے
نحر کے دن ایک جماعت مین۔ رہط اس جماعت کو کہتے ہین جو تین سے نو تک ہون۔ اور اسکا اطلاق مردون پر ہی نہ عورتون پر۔ یعنے صدیق اکبر نے ابو ہریرہ
کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ کہ ندا کرے لوگون مین کہ اس سال کے
بعد کوئی مشرک حج نکرے اور برہنہ طواف کعبہ نکرے **ف** یہی ہی مذہب تینو امام کا اور امام اعظم کے پاس اگر برہنہ طواف کرلیا تو اسپر قربانی ہے قسط۔
اور یہہ ندا اس آیت شریف کے نزول کے بعد تھی إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الآیہ اور مراد مسجد سے حرم محترم کی ساری زمین ہی

باب إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ باب اس بیان مین کہ جو وقت وقفہ کرے اثناے طواف مین آیا وہ طواف منقطع ہوتا ہی یا نہ۔ مذہب شافعی وہ ہی کہ طواف مین پیہم سنت ہی۔ اور اگر بے عذر توقف کرے مکروہ ہی۔ اور مذہب حنبلی مین موالات واجب ہی اگر کہی نے عمدا یا سہوا اسکو ترک کرے اسکا طواف صحیح نہین مگر نماز وقت یا جنازے کے لئے قطع درست ہی وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَوةُ اور عطا نے کہا اس شخص کے حق مین جو طواف کرتا ہی پس نماز فرض کی اقامت کہی جاوے اسکے اثناے طواف مین تو وہ طواف کو قطع کرے۔ مختار یہہ ہی کہ طاق پر قطع کرے تین یا پانچ پر أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ یا دور کیا جاوے اپنی جگہہ سے جب نماز کا سلام دے يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ رجوع کرے اس مکان کی طرف جو اسپر قطع کیا گیا ہی۔ پھر از سر نو نہ لے بلکہ اگلے طوافون پر بنا کرے یعنے اگر اگلے پانچ کیا تھا تو چھٹے سے شروع کرے وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ اور ذکر کیا جاتا ہی مانند اسکے ابن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر سے رضی اللہ تعالی عنہم **باب** صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ باب اس بیان مین کہ پڑہے حضرت نے سات طواف پر دو رکعت۔ اور یہہ دوگانہ طواف کا واجب ہی حنفیہ کے پاس حضرت اسپر مواظبت کرنے کی جہت سے جیسا کہ روایات سے بخاری علیہ الرحمہ کے مفہوم ہوتا ہی اور وہ امر جو دوسرون کی روایت سے آیا ہی کہ وَلْيُصَلِّ الطَّائِفُ لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ یہہ دو رکعت شافعی کے پاس سنت ہی دلیل انکی وہی حدیث اعرابی کی ہی جو اسکے باب مین فرمایا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ اور معلوم ہوا کہ یہہ حدیث متروک الظاہر ہی بسبب ثابت ہونے اسکے واجب سے جیسا کہ نماز جنازہ وعید و وتر اور نماز نذر سبوع بمہملہ و موحدہ ہر دو مضموم مین بغیر ہمزہ کے یہہ ایک لغت ہی جمع سُبع کی جیسے بُرد و بُرُود۔ مراد اس سے سات بار ہین وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ اور نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر ہر سات طواف پر دو رکعت پڑہتے۔ اور بعض روایات مین اس جگہہ اسبوع بضم ہمزہ آیا ہی اور یہہ دوگانہ حنفیہ و مالکیہ کے پاس واجب ہی۔ اور شافعیہ و حنابلہ کے پاس سنت وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ اسمعیل بن امیہ مکی کہتا ہی کہ مین نے زہری سے کہا کہ عطا کہتا ہی کہ طواف کرنیوالے کے لئے نماز فرض جو طواف کے بعد پڑہے کافی ہی دوگانہ طواف سے فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ پس زہری نے کہا کہ حضرت کی سنت سنیہ بہتر ہی حضرت نے طواف کیا ہی ساتھ بار مگر یہہ کہ پڑہا ہی دوگانہ۔ ظاہر اس کلام کا بمقتضاے قول عطا کے رد مین واقع ہوا وہ ہی کہ حضرت نے ان دو ہی رکعت سے غیر فریضہ مراد ہی۔ پس نماز مفروضہ فقط مکتفی نہوگی۔ شافعیہ جو کہتے ہین کہ دوگانہ اعم ہی فرض و نفل سے بیہ کچھ چیز نہین **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي عُمْرَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عمرو سے مروی ہی کہ مین ابن عمر سے پوچھا کہ آیا مرد اپنی عورت سے جماع کر سکتا ہی عمرے مین آگے سعی کرنے کے درمیان صفا و مروہ کے قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ابن عمر نے کہا کہ حضرت قدوم لائے اور بیت اللہ کا طواف کئے سات بار پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑہے وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور درمیان صفا و مروہ کے طواف کئے بغیر اسباب کے کہ آپکے ساتھ کوئی متوجہ ہو قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ابن عمر نے کہا تحقیق تمہارے لئے پیغمبر خدا کی اقتدا مین سیرت نیک ہی مقتضا اسکا یہہ ہی کہ آپ کی متابعت کرو قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اور عمرو بن دینار نے کہا کہ مین جابر بن عبد اللہ سے پوچھا فَقَالَ لَا يَقْرَبِ امْرَأَتَهُ حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس کہا کہ نزدیک نہووے اپنی عورت کے یہان تک کہ طواف کرے درمیان صفا و مروہ کے **باب** مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ بِهَا باب حکم مین اس شخص کے کہ نزدیک نہوا کعبے کے اور طواف نہ کیا طواف نفل حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ یہان تک کہ نکلے طرف عرفے کے اور رجوع کیا پہلے طواف کے بعد جو طواف قدوم ہی اور یہہ طواف قدوم مستحب ہی اور جو شخص کہ قدوم لایا اسپر حج کے واجبات سے نہین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ابن عباس نے کہا کہ قدوم لائے حضرت مکہ معظمہ کو پس طواف قدوم کئے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کئے وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ اور نزدیک نہوئے کعبے کے بعد طواف قدوم کے یہان تک کہ پھرے عرفے سے **باب** مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ باب بیان مین اس شخص کے کہ پڑہے دو رکعت طواف کی باہر مسجد حرام کے اگرچہ پیچھے مقام ابراہیم کے افضل ہی وَصَلّٰى عُمَرُ

(حاشیہ:) درمیان طواف قطع ورست سعی کی پانچ بار

۳ درمیان سعی کے ٥ خارجا

خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ اور پڑھے عمر بن خطاب نے حرم کے باہر ایک روز کہ انہوں نے بعد صبح کے طواف کیا تھا کہ نفل نماز طلوع سے آگے روا نہیں جانتے تھے مسجد سے باہر آکے ذی طوی میں نماز
پڑھے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح ام سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنا ضعف اور بیماری حضرت سے ظاہر کی وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَاَرَادَ الْخُرُوْجَ فرمایا جس حال میں آپ مکہ معظمہ میں تھے اور ارادہ مکہ محترمہ سے نکلنے کا کیا وَلَمْ
تَكُنْ اُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَاَرَادَتِ الْخُرُوْجَ اور بی بی نے طواف نکیا تھا بیت اللہ کا بسبب ضعف کے جو رکھتی تھیں اور ارادہ کیا کہ نکلیں فَقَالَ
لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ پس حضرت نے انکو فرمایا کہ جو وقت قائم
کی جاوے نماز صبح کے لئے پس طواف کر اپنے اونٹ پر جس حال میں کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ بی بی کہتی ہیں کہ پس میں نے ویسا ہی کیا جو آپ نے فرمایا فَلَمْ
تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ اور نہ پڑھی دو رکعت طواف کے یہاں تک کہ باہر آئیں مسجد سے یا مکہ محترمہ سے **باب** مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ
باب بیان میں اس شخص کے کہ پڑھی دو رکعت طواف کے مقام ابراہیم کے پیچھے **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ابن عمر کہتے تھے
کہ قدوم لائے حضرت پھر طواف کئے بیت اللہ کا سات بار اور پڑھے پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا پھر نکلے صفا و مروہ کے طرف وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رسول مقبول کی اقتدا حاصل ہونیکے لئے پیچھے مقام کے دو رکعت پڑھیں اور یہ آیت تلاوت کی اسوہ
اقتدا کے معنے میں ہی۔ اسکا ترجمہ مکرر معلوم ہوا **باب** الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ باب بیان حکم میں دوگانہ طواف کے بعد نماز صبح اور عصر کے وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ اور تھے ابن عمر نماز پڑھتے دو رکعت طواف کے جب تک کہ آفتاب طلوع نکرے مذہب ابن عمر کا برخلاف
مذہب عمر فاروق وغیرہ کے ہے کہ نماز مکروہ نہیں ہی حال طلوع و غروب میں وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِيْ طُوًى
اور طواف کیا عمر بن الخطاب نے بعد نماز صبح کے پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ پڑھی دو رکعت ذی طوی میں جو مسجد حرام سے دور ہی **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ
قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ مقرر لوگوں کی ایک جماعت نے کعبہ کا طواف کیا بعد نماز صبح کے پس وے سب بیٹھے ایک واعظ کے پاس جو لوگوں کو پند و
تذکیر کرتا تھا حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ یہاں تک کہ طلوع کیا آفتاب کھڑے رہے جس حال میں کہ نماز پڑھتے تھے فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوْا
حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ پس بی بی عائشہ نے کہا کہ یہ اس جماعت کے جو ساعت مکروہ تک بیٹھے اور اس ساعت
میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے رہے۔ ظاہر اس کلام سے بی بی عائشہ کے یہ ہی کہ تجہیل و تخفیف ان لوگوں کی کہ وقت جواز کو چھوڑ کے وقت مکروہ میں نماز پڑھی۔ مذہب
اس بی بی کا موافق مذہب ابن عمر کے ہی۔ قسطلانی کہتا ہی کہ اس کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ نہی کا حمل عموم پر کیا۔ اور وقت طلوع و غروب کو مخصوص نرکھا فافہم **حدثنا**
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا منع فرماتے تھے نماز پڑھنے سے آفتاب طلوع
ہونے اور غروب ہونے کے وقت **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ هو الزعفرانی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ
رُفَيْعٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ عبد العزیز نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے بعد نماز
فجر کے اور دوگانہ طواف کا پڑھتے یعنے آگے طلوع کے قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عبد العزیز نے کہا
کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا کہ پڑھتے تھے دو رکعت طواف کے بعد عصر کے غروب سے آگے۔ وہی دوگانہ طواف کا یا مطلق دوگانہ نفل اور اسی طرف ناظر ہی قول اونکا وَيُخْبِرُ

أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا اور ابن زبیر خبر دیتے تھے کہ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نہین آتے تھے
گھر مین بعد نماز عصر کے مگر پڑھتے دو رکعت نفل ابن زبیر نے اس حدیث سے استنباط کیا جواز صلوٰۃ بعد صبح قیاساً بعد عصر قسط **بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا**
باب بیان مین طواف کرنے مریض کے جس حال مین کہ سوار ہو **حدثنا** إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي
يَدِهِ وَكَبَّرَ مقرر طواف کیا پیغمبر خدا نے کعبے کا جس حال مین کہ اونٹ پر سوار تھے جس وقت کہ حجر اسود پر آتے اسکے طرف اشارہ کرتے اس چیز سے جو آپکے دست مبارک
مین تھی یعنے عصا سے اور تکبیر کہتے بخاری علیہ الرحمہ نے حمل کیا کہ سوار ہو طواف کرنیکا سبب بیماری کا تھا۔ اور اس معنے کو تائید کرتی ہی روایت ابو داؤد کی ابن عباس کی حدیث سے
کہ کہا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ اور جمہور محدثین اسپر ہین کہ حضرت نے ایکبار حجۃ الوداع مین سوار ہو کے طواف کیا
اور سعی درمیان صفا و مروہ کے کی تا سب لوگ دور و نزدیک کے آداب مناسک حج کا طریقہ دیکھین۔ اور علما نے اختلاف کیا ہی جایز ہونے مین طواف اور سعی درمیان صفا و مروہ کے
بحالت سواری۔ شافعیہ کے پاس بلا عذر بے کراہت جایز ہی۔ او حنفیہ کے پاس بغیر عذر کے روا نہین۔ اگر کیا۔ جبتک وہ مکہ معظمہ مین رہے اعادہ کرے اور اگر اپنے شہر کو
پہنچ گیا تو دم دیا جاہے اور اسی پر ہی مذہب حنابلہ کا اور مالکیہ کے پاس عذر پر جایز ہی۔ اگر بعذر کیا تو اعادہ کرے جب اپنے وطن کو مراجعت کر چکا تو ہدی بھیجے اور سواری کا جانور
ایسا ہو کہ اس پاک جگہہ مین لید و پیشاب نکرے قسط **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي بی بی ام سلمہ نے کہا کہ مین نے
حضرت کے جناب مین ظاہر کی کہ مین بیمار ہون یا رسول اللہ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ پس فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے جس حال مین
تو سوار رہے وَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ پس مین
نے طواف کیا درحالیکہ پیغمبر خدا نماز پڑھتے تھے بیت اللہ کے پہلو مین اور حضرت سورۂ طور پڑھتے تھے **بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ** باب بیان مین حجاج کو پانی پلانے
کے سقایہ بکسر مہملہ مصدر ہے سقی یسقی سے معنے مین پانی دینے کے۔ اور نام ایک جگہہ کا ہی جو وہان پانی دیتے ہین۔ جاننے کہ عادت یہہ تھی کہ قریش جو انگور بھگاتے اسکا پانی
حاجیون کو پلایا کرتے۔ اور یہہ منصب حضرت عباس کو آبا و اجداد سے پہنچا تھا حضرت بھی اس منصب کے انہین پر مقرر رکھا۔ آج تک بھی یہہ خدمت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین
مقرر ہی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابن عمر نے کہا عباس بن عبد المطلب حضرت سے اذن طلب کیا أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى کہ شب گذارے مکہ معظمہ مین منا کی راتون سے جو گیارہوین
بارہوین اور تیرہوین شب ہے مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ واسطے پانی دینے حاجیون کے پس حضرت نے ان کو اذن دیا۔ اس جگہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تین شب غیر معذور
شب باشی منا مین کرسکتا ہی جیسے اہل سقایہ اور مراد اکثر شب ہی **حدثنا** إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت سقایہ پر آئے اور پانی طلب
فرمایا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا پس عباس نے اپنے
فرزند فضل سے کہا کہ اپنی ماں کے پاس جا اور حضرت کے لئے اسکے پاس سے نبیذ لے آ فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ حضرت
نے فرمایا کہ مجھے اسی پانی سے پلوا عباس نے کہا یا رسول اللہ بتحقیق یہے لوگ اپنے ہاتھ اس آب نبیذ مین رکھتے ہین قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ فرمایا کہ مجھے پلا اسی سے
پھر نوش فرمایا اس سے یہہ فرمانا کمال تواضع سے تھا اور اعلام اس بات کا کہ اصل اشیا پاک ہین یہان تک کہ اسکی غیر طہارت متیقن ہو اور مظنون نہو ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ
وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا پھر حضرت چاہ زمزم پر تشریف لائے اور اہل زمزم لوگون کو پانی دیتے تھے اور عمل کرتے تھے یعنے پانی کھینچتے اور لوگون کو پلاتے تھے
فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ پس انکو فرمایا کہ تم کام مین رہو بتحقیق تم نیک کام پر ہو ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ
عَلَى هٰذِهِ یعنے عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ پھر فرمایا اگر یہہ بات نہوتی کہ تم مغلوب ہوؤ ہر آئینہ مین اترتا [illegible] رسی رکھتا لوگو اس پر یعنے گردن

اشارہ کیا اپنے دوش مبارک کے طرف۔ یعنے اگر لوگ دیکھیں کہ حضرت رسی اپنے مبارک گردن پر لیکے پانی کھینچتے ہیں آپ بھی اقتدا کے لئے ہجوم کرتے اور نوبت ہماری
طرف کمتر پہنچتی **باب** مَاجَاءَ فِي زَمْزَمَ باب بیان میں اس چیز کے جو آب زمزم کی فضیلت میں وارد ہی زمزم نام اس کوئیں کا ہی جو کعبہ معظمہ کے روبرو مسجد
حرام میں ہی اول جسنے اسکو نکالا یعنے اسکو ظاہر کیا جبرئیل علیہ السلام ہی اسمعیل علیہ السلام کو پانی دینے کے لئے اسکے بعد ابراہیم علیہ السلام نے اسکو نکالا اور کنواں
بنوایا اور مدتہا ظالموں کے شومی افعال سے وہ کنواں مندرس ہوا اور اسکی نشان باقی نرہی حق سبحانہ وتعالی نے عبد المطلب پر منت رکھی عالم خواب میں اسکے
علامات اور مکان سے اعلام کیا پس انکے ہاتھ سے ظاہر ہوا سو آج تک منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہی۔ اور اسکی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں از انجملہ یہہ ہی مَاءُ
زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ زمزم جس نیت سے کہ پیویں کفایت کرتا ہی بخاری رح جب اپنی شرط پر کوی حدیث نپائی ذکر نکیا اس باب کی پہلی حدیث کے سوا جو فضیلت
پر آب زمزم کے دلالت کرتی ہی قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ انس بن مالک نے کہا کہ تھا ابوذر حدیث کرتا پیغمبر خدا سے کہ فرمایا کشادہ ہوا سقف
اس مکان کا کہ جس میں میں تھا جو وہ گھر ام ہانی کا تھا اور حالیکہ میں کہ معظمہ میں تھا فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ پس نازل ہوا جبرئیل
اور کہولا میرے سینہ کو پھر دہویا اسکو آب زمزم سے۔ اور یہی جزو حدیث مطابق ہی ترجمہ کے ساتھ۔ کس لئے کہ اگر دوسرا پانی کوثر وغیرہ زمزم سے بہتر اور شریف تر ہوتا سینہ شریف
کو اسی سے دہوتے ہوتے ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا پھر ایک طشت زرین لے آئے بھرا ہوا علم وایمان سے وہ طشت طلا بہشت تہا یا
طلا سے دنیا سے اور استعمال طلا حرام ہونے کے آگے تھا اگرچہ اسکے مباشر جبرئیل ہیں فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ پھر ڈالا جو کہ طشت میں تھا میرے
سینہ میں پھر برابر کردیا اسکو ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا پس پکڑا میرا ہاتھ اور لے چڑہا مجھکو آسمان دنیا کے طرف فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ
السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ پھر جبرئیل نے دربان آسمان دنیا کے کہا کہ کھول دروازے کو قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ دربان نے پوچھا کہ کون ہی کہا میں جبرئیل ہوں یہہ
حدیث ایک ٹکڑا ہی حدیث معراج کا **حدثنا** مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ
قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ابن عباس نے کہا کہ میں نے پلایا حضرت کو آب زمزم سے پس آپنے نوش
فرمایا جس حال میں کہ کھڑے تھے کہتے ہیں کہ اس حال سے کھڑے رہ کے پانی پینے کے لئے رخصت اور آب زمزم کھڑا رہ کے پینے کا استحباب بتلایا قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ
مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ عاصم نے کہا کہ عکرمہ نے قسم کھائی کہ نہیں تھے حضرت اس روز مگر اونٹ پر سوار۔ مقصود بخاری کا انکار ہی اس شخص پر کہ جسنے ابن عباس سے
نقل کی ہی کہ حضرت نے آب زمزم کھڑا رہ کے نوش فرمایا۔ جیسا کہ ابن ماجہ نے نقل کی ہی کہ عکرمہ نے کہا کہ سوگند ہی مجھ کو خدا تعالی کی کہ حضرت کھڑا رہ کے نہیں نوش فرمایا
اسلئے کہ اس روز جو حج ادا کیا اور کعبۃ اللہ کا طواف بجالایا اونٹ پر سوار تھے۔ اور ابو داؤد نے روایت کی عکرمہ سے اور اسنے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ حضرت صلعم اپنے اونٹ
کو بٹھلایا اور دو رکعت طواف ادا کیں۔ پس شاید کہ آب زمزم اسکے بعد نوش فرمایا ہو۔ اور انکار عکرمہ کا اسی کے جہت ہی جو کھڑے رہ کے پانی پینے میں واقع ہوئی
اور بخاری رح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت لائی ہی کہ حضرت نے کھڑا رہ کے نوش فرمایا **باب** طَوَافِ الْقَارِنِ باب بیان میں اس شخص کے طواف
کرنیکے کہ جمع کیا ہی حج اور عمرے کو آیا کافی ہی اسکو ایک طواف یا دو طواف کرے اسمیں جیسا کہ آئندہ آئیگا انشاء اللہ تعالی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ
بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ حجۃ الوداع میں پس ہم نے احرام باندہا عمرے کا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ
لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا پس فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی ہو تو لبیک کہے واسطے حج اور عمرے کے پھر نہ باہر آوے احرام سے یہاں تک باہر آوے ہر دو سے فَقَدِمْتُ
مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ پس قدوم لائی میں مکہ معظمہ کو درحالیکہ میں صاحب عذر تھی فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ پس
جب میں نے تمام کیا حج اپنا حضرت نے مجھے میرے برادر عبد الرحمن کے ساتھ تنعیم کے طرف روانہ فرمایا پھر میں نے عمرہ بجالایا فَقَالَ هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ پس
فرمایا کہ یہہ جگہہ تیرے عمرے کی ہی فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا پس طواف کئے وے لوگ جو احرام باندہے عمرے کا پھر نکلے احرام سے ثُمَّ

فضیلت زمزم

حدیث معراج

طَافُوا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى پھر طواف کئے دوسرا طواف واسطے حج کے منی سے رجوع کئے بعد وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

فَاِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا لاکن جو لوگ کہ جمع کئے حج و عمرہ سوائے طواف نہ کئے مگر ایک طواف بعد وقوف عرفات کے یہی جز حدیث موافق ترجمہ کے ہی اور مدعا اسکا وہ

ہی کہ قارن درمیان حج و عمرے کے یہی ایک طواف کرے۔ اسی پر گئے ہین امام مالک شافعی اور کہتے ہین جیسا کہ ایک طواف کافی ہی قارن سعی بھی کرتا ہی۔ امام ابوحنیفہ

اس بات کے قایل ہین کہ قارن دو طواف اور دو بار سعی کرے۔ فتح الباری مین اس قول پر استدلال کیا ہی اُس حدیث سے جو نسائی نے سنن الکبری مین حماد بن عبد الرحمن

انصاری سے اور اسنے ابراہیم بن محمد بن الحنفیہ سے روایت کی ہی کہ کہا مین نے اپنے باپ کے ساتھ طواف کیا مقرر اسنے جمع کئے تھے حج و عمرہ پس طواف کیا ہر دو کے لئے دو طواف

اور سعی کئے دو سعی اور حدیث کی خبر ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ایسا ہی کیا تھا۔ اگر تو کہیگا کہ حدیث بخاری کی اَولیٰ اور ارجح ہی عمل اور اخذ حکم کے لئے حدیث نسائی سے تو

ہم کہتے ہین کہ گو کہ یہ حجت ہی آج کے روز ہمارے لئے۔ لاکن امام ابوحنیفہ نے بخاری اور نسائی سے اگلے اس حدیث پر عمل کیا ہے اور بخاری کی حدیث نافی ہی دوسرے طواف کو۔ اور

نسائی کی حدیث مثبت ہی مثبت مقدم ہی نافی پر پس عمل حدیث نسائی پر اس جہت سے اولیٰ ہوگا واللہ اعلم **حدثنا** يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مقرر ابن عمر آئے اپنے پسر عبد اللہ بن عبد اللہ کے پاس وَظَهْرُهُ فِي

الدَّارِ اور حالانکہ اونٹ ابن عمر کا سرا مین تھا چاہتے تھے کہ بعزم حج سوار ہو فَقَالَ اِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ پس ابن عمر کے فرزند نے کہا

کہ مقرر مجھے اسبات کا خوف ہی کہ اس سال لوگون مین جنگ ہوگا فَيَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ پس باز رکھینگے آپ کو بیت اللہ سے پس اگر آپ اقامت

فرماوین اس سال بہتر ہی فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ابن عمر نے کہا مقرر نکلے تھے

پیغمبر خدا پھر کفار قریش حایل ہوئے آپکے اور بیت اللہ کے درمیان اور مانع ہوئے مکہ معظمہ مین آنے سے فَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس اگر حیلولت یعنے منع واقع ہووے درمیان میرے اور بیت اللہ کے۔ مین وہی کرونگا جو حضرت نے کیا جو احرام سے باہر آئے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ بتحقیق ہی تمہارے حق مین پیغمبر خدا کے خصلت نیک جو موجب اتباع و اقتدا کا ہی آپکے ساتھ ثُمَّ قَالَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ

اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا پھر ابن عمر نے کہا کہ مین گواہ لیتا ہون تم کو کہ مقرر مین واجب کیا ہون اپنے پر عمرے کے ساتھ ایک حج قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا

طَوَافًا وَاحِدًا ابن عمر کے فرزند کہتے ہین پھر قدوم لائے مکہ معظمہ کو اور طواف کیا حج و عمرہ کا یکسان ایک طواف یعنے طواف حج و طواف عمرہ **حدثنا**

قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا اس سال جو حجاج

ظالم علیہ ما یستحقہ ابن زبیر کے جنگ پر آیا تھا فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ پس اسکو کہا گیا کہ لوگون کے درمیان جنگ ہی وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَصُدُّوْكَ

فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسوقت مین وہ عمل کرونگا جو

کیا پیغمبر خدا اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً بتحقیق مین واجب کیا اپنے پر عمرے کو ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ پھر نکلے ابن عمر یہانتک

کہ جب پہنچے بیدا پر جو ایک جگہہ ہی درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے نزدیک ذو الحلیفہ کے قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ کہا ابن عمر نے کہ نہین ہی حالت اور

صفت حج اور عمرے کی مگر ایک یعنے جو نسک کہ حج کے لئے کیا جاتا ہے عمرے کے واسطے بھی وہی ہی اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ گواہ لیتا ہون مین

تم کو کہ مقرر مین واجب کیا ایک حج کو اپنے عمرے کے ساتھ وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ اور ہدی ٹہرایا ایک جانور کو موضع قدید مین جو نزدیک جحفہ کے ہی

وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ اور زیادہ نہ کیا اسپر کوئی کام فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ اور حلال نہ کیا اس چیز سے جو حرام کئے تھے اقوال سے یعنے احرام

سے باہر نہ آئے وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ اور نہ حلق کیا اور نہ قصر کیا یہانتک کہ آیا روز نحر کا پس ذبح کیا اور حلق کیا وَرَاٰى

اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ اور دیکھا اور سمجھا ابن عمر کہ مقرر ادا کیا طواف حج و عمرہ کو پہلے طواف سے جو طواف افاضہ ہی بعد وقوف

عرفات کے یعنے رکن حج کا یہی طواف افاضہ ہی سمجھا اور حج و عمرہ اسی پر تمام ہوتا ہی اور دوسرے مناسک ارکان حج سے نہین ہین مذہب حنفیہ کا موافق اس حدیث کے ہی

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنیکو رکن حج کا نہین جانتے ہین پس شافعیہ رکن جانتے ہین وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے **باب الطواف علی وضوء** باب بیان مین شرط ہونے وضو کے واسطے طواف کے حنفیہ کے پاس طہارت ہر دو حدث سے اور حیض و نفاس سے واجب ہی - اور فرض نہین تا شرط جواز ہو - اور بعض حنفیہ کے پاس سنت ہی - اور صحیح تر قول جو بہ ہی - پس اگر بے طہارت طواف کرین جایز ہی اور جواز واقع ہوتا ہی - لاکن ترک طہارت سے گنہگار ہوتا ہی - اور اسکا تدارک فدیہ سے کیا جاے - اور کہتے ہین کہ اگر طواف قدوم بے وضو کرے صدقہ واجب ہی - اور اگر جنب کرے دم دیوے - اور طواف زیارت مین بے وضو دم دیوے اور جنب شتر ذبح کرے - اور جبتک مکہ معظمہ مین ہو محدث کو مستحب ہی کہ اعادہ کرے - اور جنب پر واجب ہی کہ اگر مکہ معظمہ سے رجوع کرے پھر احرام جدید سے عود کرے - امام شافعی کے پاس طہارت شرط ادا ہی - بغیر طہارت کے طواف صحیح نہین اور اسکے اشتراط پر اس حدیث سے استدلال کرتے ہین جو ترمذی نے روایت کی ہی کہ طواف بیت اللہ کا مانند نماز کے ہی تقریر استدلال کی امام قسطلانی نے اسطرح پہ کی ہی کہ طواف کو جو نماز کی تشبیہ دی گئی ہی داب طواف و نماز مین مشابہت نہین اس لئے کہ طواف مین حرکت اور گردش ہی اور نماز مین نہین - پس تشبیہ نہین مگر حکم مین - اور احکام نماز سے اشتراط طہارت ہی - اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ بر تقدیر تسلیم تشبیہ حکم مین ہی نہ ثواب مین - یا انکہ جملہ احکام نماز استقبال ہی اسوہ تو صحت طواف مین لازم نہین اگر یہہ حدیث اشتراط طہارت کی موجب ہو خبر واحد سے نسخ کتاب لازم آتا ہی - تقریر اسکی یہہ ہی کہ آیت قرآنی والیطوفوا بالبیت العتیق مطلق واقع ہوی طہارت کے ساتھ تقیید نہین اور اسکا مقتضا وہ ہی کہ جسنے بیت اللہ کے اطراف پھرا اس حکم کے عہدے سے باہر آوے خواہ بطہارت ہو یا نہ - اگر یہہ موجب اس تقیید کے ہو یعنے شرط ادا ہو کتاب اللہ پر زیادتی لازم آتی ہی اور اسکے اطلاق کا نسخ اور یہہ معنے اصلا جایز نہین پس اسکا موجب یہہ ہوسکے کہ واجب ہو اور اسکا تارک آثم ہو یا انکہ یہہ حدیث معنے مین اشتراط کے معارض ہوتی ہی اس حدیث کی جو روایت کی ہی امام احمد نے کہا روایت کی مجہ سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے کہا مین نے حماد اور منصور سے پوچھا حال اس مرد کا جو بغیر طہارت کے طواف کرے تو اسنے اسمین کچھ خوف ندیکھا

حدثنا احمد بن عیسی قال حدثنا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل القرشی انه سأل عروة بن الزبیر فقال قد حج النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرتنی عائشة ان اول شیء بدأ به حین قدم انه توضأ ابن وہب نے کہا کہ خبر دی مجہ کو عمرو بن حارث نے محمد بن عبد الرحمن سے کہ مقرر پوچھا محمد بن عبد الرحمن نے عروہ سے کہ وضو طواف مین شرط ہی یا نہ - عروہ نے کہا مقرر حج کیا پیغمبر خدا نے سو بی بی عایشہ نے خبر دی کہ مقرر پہلے جو چیز کہ ابتدا کی اس سے حضرت نے جسوقت کہ قدوم لائے مکہ معظمہ مین یہہ تھا کہ وضو کیا ثم طاف بالبیت ثم لم تکن عمرة پھر طواف کیا بیت اللہ کا پھر نہین تھا عمرہ یعنے طواف عمرہ - اور بعضے شارحون نے کہا ہی کہ اسجا قول بی بی عایشہ کا ہی اور بعضون نے کہا کہ تا قول ثم حج قول بی بی کا ہی - اور اسکے بعد قول عروہ کا ہی - اور حافظ ابن حجر نے پہلے قول کو ترجیح دی اس لیے کہ عروہ نے ابو بکر اور عمر کو نہین پایا ہی ثم حج ابو بکر فکان اول شیء بدأ به الطواف بالبیت پھر حج کیا ابو بکر صدیق نے سو تھی پہلی چیز جو ابتدا کی اسکے ساتھ سو طواف بیت اللہ تھا ثم لم تکن عمرة پھر نہین تھا طواف عمرہ ثم حج عمر مثل ذلك پھر حج کیا عمر فاروق نے مانند صدیق اکبر کے ثم حج عثمان فرأیته اول شیء بدأ به الطواف ثم لم تکن عمرة پھر حج کیا عثمان ذی النورین نے پس انکو مین نے دیکھا پہلے جو چیز کہ ابتدا کی اس سے طواف تھا پھر نہین تھا طواف عمرہ ثم معاویة وعبد الله بن عمر ثم حججت مع ابی الزبیر بن العوام فکان اول شیء بدأ به الطواف بالبیت ثم لم تکن عمرة - ثم رأیت المهاجرین والانصار یفعلون ذلك ثم لم تکن عمرة ثم آخر من رأیت فعل ذلك ابن عمر ثم لم ینقضها عمرة پس آخر وہ شخص کہ مین نے اسکو دیکھا جو یہہ عمل کیا ہو ابن عمر ہی - پھر فسخ نکیا ابن عمر نے حج کو عمرے سے وهذا ابن عمر عندهم فلا یسألونه یہہ ابن عمر حاضر ہی پھر کسلیے نہین پوچھتے ہو اسکو ولا احد ممن مضی اور نہ کوی شخص اس جماعت سے جو گذرے ہین عطف ہی فاعل پر لم ینقضها کے ما کانوا یبدؤن بشیء حین یضعون اقدامهم من الطواف بالبیت نہین تھے گذرے ہوے لوگ جو ابتدا کرتے دوسری چیز سے جسوقت کہ اپنا پاؤن رکھتے واسطے طواف بیت اللہ کے ثم لا یحلون پھر باہر نہین آتے تھے احرام سے ساتھ طواف قدوم کے وقد رأیت امی وخالتی حین تقدمان لا تبتدئان بشیء اول من البیت تطوفان به اور مقرر دیکھا مین نے اپنی والدہ اسما بنت ابی بکر صدیق کو اور اپنی خالہ بی بی عایشہ صدیقہ کو جسوقت کہ قدوم لاتے اول اور کسی چیز سے شروع نکرتے بیت اللہ سے طواف کرتے بیت اللہ کا ثم انهما لا تحلان پھر نے ہر دو بی بیان احرام سے باہر نہ آتین وقد

اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّمَا اَهَلَّتْ هِیَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَیْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّکْنَ حَلُّوْا اور بتحقیق خبر دی مجھکو میری والدہ نے کہ احرام باندی وہ اور اسکی خواہر معظم اور زبیر اور دوسرونے - یہہ کنایہ ہی عبد الرحمن بن عوف اور عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہم سے ساتھ عمرے کے - پس جسوقت مسح کیا انہوں نے حجر اسود کو بعد طواف کے باہر آئے احرام سے - یعنے کبھی ایسا ہی کرتے تھے - یہہ اسوقت ہوگا کہ ہدی نہ چلا ہوں - پوشیدہ نرہے کہ مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس معنے سے ہی جو مذکور ہوے اور شارحون نے اسکی تصریح کی ہی خالی ایک خفا سے نہین انکے قول سے ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَکْرٍ الخ اسین اصلا ذکر وضو کا نہین - اور اسکے اوپر جو کہا کہ حضرت پہلے اس چیز سے جو ابتدا کرتے تھے وضو تھا یہہ بھی نہ اشتراط اصل اداپر دلالت کرتا ہی نہ وجوب پر - قسطلانی کہتا ہی کہ اگر اس حدیث کو اس قول نبوی سے ضم کرین جو فرمایا ہے خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ مِنِّیْ جو مسلم مین مروی ہی تمام ہوتا ہی فیہ ما فیہ - اگر مقصود مولف کا عدم اشتراط ہو اور مجموع حدیث کو افعال صحابہ کے ساتھ جیسا کہ ایراد پائے اسکے موید کرین دور نہین نظر آتے ہین دلایل علما کے جو ایجاب و اشتراط کے طرف گئے ہین اور ہونگے واللہ اعلم [بخاری ۱۲]

بَاب وُجُوْبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ باب بیان مین واجب ہونے سعی درمیان صفا و مروہ کے وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اور اس معنے مین کہ ٹھرائی گئی ہی وہ اعلام مناسک سے پس واجب ہی سعی درمیان انکے - شعار جمع شعیرہ کا ہی معنے علامت کے

حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ عُرْوَةُ ابو الیمان نے کہا کہ خبر دی ہم کو شعیب نے زہری سے کہ عروہ نے کہا کہ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَرَاَیْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا عروہ نے کہا کہ مین نے بی بی عایشہ سے کہا کہ خبر دیجئے مجھے اس قول الٰہی سے جو فرمایا کہ صفا و مروہ نشانیون سے اللہ تعالیٰ کے ہی جو اللہ سبحانہ اسکا حکم فرمایا پس جو شخص کہ قصد کرے کعبے کا حج یا عمرے کی نیت سے پس اسپر کچھ حرج اور گناہ نہین یہہ کہ طواف کرے ان ہردو کا یعنے سعی کرے درمیان ان ہردو کے فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰی اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا یَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین ہی کسی پر کچھ گناہ یہہ کہ طواف کرے ان ہردو کا - یعنے مفہوم آیت کا یہہ ہی کہ سعی واجب نہین اس سے کہ رفع گناہ اسکے فاعل سے کیا گیا ہی - پس ایک امر مباح ہوا نہ واجب کے باب مین اسطرح نہین کہتے ہین کہ اگر کوئی اسکو ادا نکرے اسپر کچھ گناہ نہین قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ یَا ابْنَ اُخْتِیْ بی بی عایشہ نے کہا کہ خوب نہین وہ جو تو کہا ای میرے خواہر زادے اِنَّ هٰذِهٖ لَوْ کَانَتْ کَمَا اَوَّلْتَهَا عَلَیْهِ کَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا مقرر اگر اس آیت کا مفہوم وہ ہوتا جیسا کہ تو اسکو اباحت پر سمجھا اور اسکی تاویل کی ہی ایسا ہوتا کہ گناہ نہین ہی اسپر یہہ کہ طواف نکرے ان ہردو کا - یعنے عبارت اباحت کی یہہ ہی پس نہین ہی آیت مین نص وجوب پر نہ اسکے عدم پر پھر بیان کیا ہی بی بی عایشہ نے کہ آیت مین ایک اقتصار جو نفی گناہ مین طواف کرنیوالے سے واقع ہوا سو وہ ایک سبب خاص رکہتا ہی جیسا کہ کہا وَلٰکِنَّهَا اُنْزِلَتْ فِی الْاَنْصَارِ ولیکن اس آیت کا نزول انصار کی شان مین ہی جو اوس اور خزرج ہین کَانُوْا قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمُوْا یُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِیَةِ تھے انصار اسلام سے مشرف ہونیکے آگے حج کرتے تھے بت کے نام سے جو منات گمراہ تھا منات بفتح میم و نون ایک بت تھا ایام جاہلیت مین طاغیہ اسکی صفت ہی جو اہل اسلام ایسا کہا کرتے تھے اَلَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وہ بت جو اسکو پوجتے تھے ایک پہاڑ کے پاس حج قدید پر ہی - اور دوسرون کو اور دو بت تھے ایک صفا پر کہ جسکا نام اساف تھا دوسرا مروہ پر کہ اسکا نام نائلہ ہی کہتے ہین کہ یہہ نام ایک مرد اور ایک عورت کا تھا جو کعبے مین زنا کئے تھے - حق سبحانہ و تعالیٰ نے انکو مسخ کردیا دو پتھر کی شکل پر - وے ہردو پتھر کو کوہ صفا و مروہ پر رکھے تھے تا لوگ عبرت لین - آخر رفتہ رفتہ مشرکین نے انکی پرستش کرنے لگے فَکَانَ مَنْ اَهَلَّ یَتَحَرَّجُ اَنْ یَّطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس کوئی شخص تھا کہ حج کرتا ان لوگون سے یعنے انصار سے حرج اور تنگی کھینچتا کہ طواف کرے صفا و مروہ کا فَلَمَّا اَسْلَمُوْا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ پس جب مسلمان ہوے انصار حضرت سے سوال کیا صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے کے باب مین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَّطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم حرج کھینچتے ہین یہہ کہ طواف کرین درمیان صفا و مروہ کے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الآیہ پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت کریمہ اس آیت شریف کو کلام سائلین کے مطابق نازل فرمایا اور جواب مطابق سوال کے آیا - اور سعی کا وجوب اور مقام سے یعنے دوسری دلیل سے مقرر ہوا - اور کبھی یککام واجب رہتا ہی پر کوئی گمان کرتا ہی کہ اسکا کرنا ایک مخصوص صفت اور مخصوص جگہہ پر روا نہوگا جیسا کہ کسی نے قضا ظہر کو گمان کرے کہ درمیان عصر و مغرب کے روا نہین - اسکو کہا چاہئے کہ کچھ گناہ نہین اسکی قضا اسوقت مین پس فاعل سے گناہ کی نفی کرنے سے تارک سے گناہ کی نفی لازم نہین آتی ہی اگر مراد مطلق اباحت ہوتی تارک سے نفی گناہ کی آئی ہوتی قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا مقرر مشروع ٹھہرایا پیغمبر خدا نے طواف کو درمیان صفا و مروہ کے۔ سعی کرنی رکن حج کا ہی یعنے فرض ہی امام شافعی و مالکی
وحنبلی کے پاس اور واجب ہی حنفیہ کے پاس اور دلایل سے جو اسپر دلالت کرتے ہین پس بغیر اسکے بھی حج صحیح ہی پر ناقص ہوگا پھر اسکی تکمیل قربانی سے کرین فَلَيْسَ لِأَحَدٍ
أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا پس روا نہین کسیکو کہ طواف ترک کرے درمیان ہر دو کے۔ اور یہہ قول ناظر اسمین ہی کہ مراد سنت سے سنت نہین بلکہ واجب ہی ثُمَّ أَخْبَرْتُ
أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زہری کہتا ہی کہ پھر مین نے مقولہ عایشہ صدیقہ سے جو شان نزول مین آیت کے فرمائی تہین ابا بکر بن عبد الرحمن کو خبر دی فَقَالَ إِنَّ هٰذَا
الْعِلْمَ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ پس انہون نے کہا کہ یہہ علم مین نہین سنا تھا اور اکثر روایات مین إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ بلام تاکید اسکی خبر پر ہی۔ اور پہلی روایت مین العلم صفت
ہذا کی ہی یا اسکا بدل وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ كَانُوا
يُطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہا مقرر مین نے سنا مردان اہل علم سے جو ذکر کرتے تھے کہ سب لوگ سوا ان کے کہ بی بی عایشہ نے
جنکا ذکر کیا یعنے انصار کرام کے سوا حج کرنے تھے واسطے منات کے جو بت تھا۔ سب طواف کرتے تھے صفا و مروہ کا فَلَمَّا ذَكَرَ اللهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ
يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ
الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس جب ذکر کیا اللہ تعالی نے طواف بیت اللہ کا اور ذکر نہ کیا طواف کا درمیان صفا و
مروہ کے قرآن مجید مین۔ ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ تھے ہم طواف کرتے صفا و مروہ کا اور مقرر نازل فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے حکم طواف کعبہ کا اور طواف صفا و مروہ کا
ذکر نکیا۔ آیا ہم پر کوئی حرج اور گناہ ہی کہ اگر طواف کرین صفا و مروہ کا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ الآيَة قَالَ أَبُو بَكْرٍ
فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ابو بکر
مذکور نے کہا پس مین سنتا ہون اس آیت کو جو نازل ہوئی حق مین دو گروہ کے ہر دو ایک ان دو فریق سے حرج کھینچتے تھے یہہ کہ طواف کرین ایام جاہلیت مین صفا و مروہ کا
وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
اور حق مین ان لوگون کے جو طواف کرتے تھے مسلمانون سے اور حرج کھینچتے تھے کہ طواف کرین ان ہر دو کا اسلام مین حرج اسلئے کہ خداوند تعالی طواف بیت اللہ کا حکم فرمایا اور
صفا و مروہ کا ذکر نہ کیا حَتَّى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ یہان تک کہ ذکر کیا اس آیت مین بعد طواف کعبہ کے اس حدیث سے جو باب لاحق مین انس
رضی اللہ عنہ سے لائی ہی نزول دوسرا معلوم نہین ہوتا ہی **باب** مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ باب بیان مین ان احادیث کے جو صفا و مروہ
کے درمیان سعی کرنے مین آئی ہین قَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ ابن عمر نے کہا کہ سعی کا ابتدا گھر سے بنی عباد کے ہی
جو صفا کے جانب ہی۔ برماوی و کرمانی نے کہا کہ مروہ کے طرف ہی بنی ابی حسین کے کوچہ تک۔ جسنے دار بنی عباد کو مروہ کے جانب کہا اسکو صفا کے جانب کہا ہوگا گویا الآن اس دو جانب
کو اس نام سے نہین جانتے ہین کہ اختلاف واقع ہوا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا
ابن عمر نے کہا کہ تھے حضرت جبوقت کہ طواف کرتے پہلا طواف خواہ طواف قدوم ہوتا یا طواف رکن جلد چلتے تین بار اور آہستہ چلتے چار بار وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ
الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور تھے حضرت کہ سعی کرتے درمیان مسیل کے جبوقت کہ طواف کرتے درمیان صفا و مروہ کے۔ بطن مسیل وہ ہی کہ اس
مین پانی جمع رہتا اب بھی اسی حال پر ہی فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ عبید اللہ ابن عمر کہتا ہی پس کہ مین نافع سے پوچھا کہ
آیا تھے عبد اللہ ابن عمر کہ آہستہ چلتے بغیر رمل کے جبوقت کہ پہنچتے حجر اسود کے پاس قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ نافع نے
کہا کہ نہین بلے رمل گذرتے مگر یہہ کہ ہجوم کیا جاتا رکن پر اسوقت آہستگی کرتے مقرر تھے ابن عمر کہ نہین چھوڑتے رکن کو یہان تک کہ بوسہ دیتے تھے **حَدَّثَنَا**
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے پوچھا حال سے اس مرد کے کہ طواف کیا بیت اللہ کا عمرے مین اور طواف نکیا درمیان صفا و مروہ کے آیا تی امرأتہ

یا وہ مباشرت کرے اپنی عورت سے فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا پس کہا کہ قدوم لائے پیغمبر کریم پس طواف کعبے کا کیا سات شوط اور نماز پڑھی پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت اور طواف کیا درمیان صفا
و مروہ کے سات بار۔ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور تحقیق ہی تمہارے لئے حق میں پیغمبر خدا کے اقتدا ہے نیک یعنے تم بھی ایسا ہی کیا کرو وَسَأَلْنَا
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عمرو بن دینار کہتا ہی کہ ہمنے جابر سے پوچھا تو کہا کہ البتہ نزدیک نکرے اپنی عورت
سے یہاں تک کہ طواف کرے درمیان صفا و مروہ کے حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قُلْتُ لِأَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عاصم کہتا ہی کہ ہمنے انس بن مالک سے پوچھا کہ آیا تم مکروہ رکھتے تھے سعی کو درمیان صفا و مروہ کے
فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ الآیہ انس نے کہا کہ ہاں ہم مکروہ رکھتے تھے اس
کے سات بار سعی کرنی اس جگہہ شعار سے ایام جاہلیت کے تھا وہاں کفار کے دو بت تھے کہ وے چھوتے تھے انکو یہاں تک کہ نازل فرمایا خدا تعالی نے اس آیہ کریمہ کو حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ ابن عباس نے کہا کہ سعی نہیں کرتے تھے حضرت بیت اللہ کا اور درمیان صفا و مروہ کے مگر اس جہت سے
کہ دکھلاویں مشرکون کو اپنا قوت۔ یہہ حصر جو اس کلام سے مفہوم ہوا خالی غرابت سے نہیں۔ اس لئے کہ اظہار قوت مشی میں سرعت کرنی ہی۔ اور اصل سعی از جملہ شعائر ہی۔ جیسا کہ
احمد نے حدیث ابن عباس سے لایا کہ حضرت نے فرمایا سعی ابینا ابراہیم اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ افادہ کلمہ انما کا حصر کے لئے مختلف فیہ ہی زَادَ الْحُمَيْدِيُّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ فائدہ اس زیادتی کے ذکر کا وہ ہی کہ سفیان عمرو کے تحدیث کی طرق بیان لایا اور
عمرو عطا سے سماع کی طریق پر اور اسناد سابق میں بطور معنعن کے تھا اور تدلیس کے توہم سے خالی نہیں بَابٌ يَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ
بِالْبَيْتِ باب بیان میں ادا کرنے حائضہ کے مناسک حج کے مگر طواف بیت اللہ کا وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور جس وقت کہ سعی کرے
بے وضو درمیان صفا و مروہ کے کچھ مضایقہ نہیں حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي اس حدیث کا ترجمہ گذرا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ جابر نے کہا کہ احرام باندھا پیغمبر خدا اور آپکے یاروں نے حج کے لئے اور ان میں سے کسیکے پاس بھی ہدی نہیں تھی سوا حضرت کے اور طلحہ کے وَقَدِمَ
عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور قدوم لائے علی مرتضی رضی اللہ عنہ پس کہا کہ میں نے احرام
باندھا اس چیز سے جو احرام باندھا ہی پیغمبر خدا نے۔ یہہ حدیث بعض دوسرا اجزا کے ساتھ جو یہاں مذکور نہیں اوایل کتاب الحج میں گذری فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً پس حضرت نے حکم فرمایا کہ اس حج کو کہ جسکا احرام باندھے ہیں ٹھہراویں عمرہ وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا
مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ اور طواف کریں پھر بال کو قصر کریں اور احرام سے باہر آویں۔ مگر جو لوگ کہ انکے ساتھ ہدی ہو سو وے اگلے احرام پر رہیں فَقَالُوا نَنْطَلِقُ
إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا یاروں نے کہا کہ آیا ہم منی کو جاویں جو شعائر حج سے ہی۔ اور حالانکہ ہمارے سے کسی نے خواہ ماں جماع کا ہی فَبَلَغَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس پہنچی یہہ بات حضرت کی خدمت میں فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ پس فرمایا اگر آب

ین در پیش رکھتا وہ چیز جسکو مین نے پیچھے کیا اپنے کام سے تو مین سوق ہدی نکیا ہوتا وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ اگر نہوتی میرے ساتھ ہدی البتہ احرام
سے باہر آتا۔ جب صحابہ پر یہہ بات گران آئی کہ حج مین جو عمدہ عبادات ہی حضرت کی اقتدا سے محروم رہین اور اس باب مین اپنے دل مین ایک حرج پایا حضرت انکی تسلی کے لئے
مبالغہ سے فرمایا اور حکم الہی کی تعلیم کی وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اور بی بی عایشہ صاحبہ عذر ہوئین کہ معظمہ کو قدوم لانے کے وقت۔ پس
حج کے مناسک بجالائین سوائے اس بات کے کہ طواف بیت اللہ کا نکیا فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ پس جب پاک ہوئین طواف بیت اللہ کا کیا قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللهِ تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَاَنْطَلِقُ بِحَجٍّ بی بی عایشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ سب جاتے ہو ساتھ حج اور عمرہ کے اور مین تنہا ساتھ
حج کے جاتی ہون فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ اَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ پس حضرت نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم فرمایا کہ
نکلے ساتھ بی بی عایشہ کے تنعیم کے طرف۔ پس بی بی نے عمرہ بجالایا بعد حج کے **حدثنا** مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ
عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَخْرُجْنَ بی بی حفصہ نے کہا کہ تھے ہم منع کرتین اپنے عورات بالغہ کو اس بات سے کہ وے باہر آوین نماز عید وغیرہا
کے لئے۔ عواتق جمع عاتقہ کا ہی وہ اس عورت کو کہتے ہین کہ جدائی نلی ہو اپنے گھر سے۔ اور نہین گئی شوہر کے یہان یعنے انہمائی۔ اس لئے اسکو عاتقہ کہتے ہین کہ وہ
آزاد ہی خدمت سے آبا کے اور باہر نکلنے سے اپنے حاجات کے لئے فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ پس آئی ایک عورت اور اتری بنی خلف کے
گھر جو بصرے مین تھا خلف جد طلحہ طلحات کا ہی فَحَدَّثَتْ اَنَّ اُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً پس اس عورت نے کہا کہ اسکی بہن زوجہ تھی ایک مرد کی حضرت کے صحابہ سے مقرر
اسنے جہاد کیا تھا حضرت کے ہمراہ رکاب بارہ غزوے وَكَانَتْ اُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ اور تھی میری بہن اس مرد کے ساتھ چھے غزوات مین
قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى بولی میری بہن کہ تھین ہم علاج کرتین زخمون کو اور قیام کرتین بیمارون پر فَسَاَلَتْ اُخْتِي رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَا تَخْرُجَ پس میری بہن نے حضرت سے سوال کیا اور کہا کہ
آیا ہی ہمارے سے کسی پر گناہ اگر نہو اسکو ایک چادر کہ نہ نکلین نماز عید کے لئے اور اسکے مانند فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا حضرت نے فرمایا کہ پہناوے
اسکو اور ڈہانک لے اسکو اسکے ساتھ والی اپنی چادر سے۔ یا وہ اگر دوسری چادر رکھتی ہو اسے اڑہاوے وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ اور وہ
حاضر ہووے نیک مجلسون مین کہ جن مین پند و موعظت اور مسلمانون کے حق مین دعا ہووے فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ سَاَلْتُهَا اَوْ قَالَتْ سَاَلْنَاهَا پس قدوم
لائی ام عطیہ بصرے کو۔ سو مین نے اس سے پوچھی یا بی بی حفصہ نے کہا کہ ہم اس سے پوچھے یہہ شک راوی کا ہی وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَبَدًا اِلَّا قَالَتْ بِاَبِي ام عطیہ ذکر نہین کرتی پیغمبر خدا کا مگر یہہ کہتی کہ فدا ہو میرا باپ حضرت پر قُلْنَا اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِي اور ہم نے کہا کہ آیا تو سنی ہی حضرت سے کہ کہتے تھے ایسا اور ویسا۔ بولی ہان فرمایا حضرت نے فدا ہو اس جناب پر میرا باپ فَقَالَ
لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ اَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ پس فرمایا کہ نکلین عواتق اور عورات پردہ نشین اور حایضہ
یہہ شک راوی کا ہی وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ اور چاہئے کہ حاضر ہووین عورتین نیک مجلسون مین اور دعاء مسلمین مین وَتَعْتَزِلُ
الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى اور گوشہ رہین حیض والیان مصلائے عید سے یعنے نماز عید کے لئے حاضر ہووین پر مصلا سے دور رہین فَقُلْتُ آلْحَائِضُ پس مین نے تعجب کی راہ سے
کہا کہ آیا حیض والیان بھی حاضر ہووین فَقَالَتْ اَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا پس ام عطیہ نے کہا کہ آیا حاضر نہین ہوتی ہی حایضہ عرفہ
کو اور حاضر نہین ہوتی ہی مزدلفہ کو اور سب مناسک حج کے لئے سوائے طواف بیت اللہ کے **باب** الْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا باب بیان مین جواز
احرام باندہنے کے بطحے سے اور اسکے سوائے دوسرے اجزاء مکہ معظمہ سے لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ اِذَا خَرَجَ اِلَى مِنًى اس شخص کے لئے جو مقیم ہو مکہ معظمہ کا اور آفاقی جو آیا ہو مکہ مکرمہ
حنفیہ کہتے ہین کہ احرام مسجد سے بہتر ہی اسکی فضیلت کی جہت سے **ف** شافعیہ کے پاس محل احرام نفس مکہ ہی اور حنفیہ کے پاس اپنے گھر سے پر مسجد سے افضل ہے مالکیہ کہتے ہین
کہ مکہ سے احرام باندہے وہ جو وقت احرام مکہ کا مقیم ہو پر مستحب ہی کہ مسجد سے باندہے اسلئے کہ سلف مسجد سے ہی باندہتے تھے وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي

بالحج اور پوچھا گیا عطا بن رباح اس شخص کے حال سے جو ...
علی راحلتہ پس کہا کہ تھا ...
مع الـ ...

... در مدینہ آیا وہ تلبیہ کہے حج کا فقال کان ابن عمر یلبی یوم الترویۃ اذا صلی الظہر واستوی
... عمر تلبیہ کرتا آٹھوین کو ذی حجہ کے جسوقت کہ نماز پڑہتا ظہر کی اور سوار ہوتا اپنے مرکب پر وقال عبد الملک عن عطاء عن جابر قدمنا
... النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحللنا حتی یوم الترویۃ وجعلنا مکۃ بظہر لبینا بالحج اور عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اور
جابر بن عبد اللہ انصاری سے لایا ہی کہ ہم آئے حضرت کے ساتھ جس حال مین کہ صاحب احرام تھے۔ پس نکلے ہم احرام سے۔ روز ترویہ اور کیا ہم نے مکہ معظمہ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے اور
لبیک کہا حج کے لئے۔ اور یہ روایتین دلالت رکھتے ہین اس بات پر کہ تلبیہ مکہ معظمہ سے نکلنے کے وقت ہی وقال ابو الزبیر عن جابر اہللنا من البطحاء وقال
عبید بن جریج لابن عمر رأیتک اذا کنت بمکۃ اہل الناس اذا راوا الہلال ولم تہل انت حتی یوم الترویۃ فقال ابن عمر
لم ار النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہل حتی تنبعث بہ راحلتہ ابو الزبیر نے جابر سے لایا ہی کہ کہا ہم نے احرام باندہا بطحا سے۔ اور عبید نے ابن عمر کو کہا کہ مین نے
تمہین دیکھا جسوقت کہ تم مکہ معظمہ مین تھے سب لوگ احرام باندہے جسوقت کہ ہلال ذیحجہ کا دیکھا اور تم نے احرام نہ باندہا یہان تک کہ روز ترویہ کا آیا۔ پس ابن عمر کہا کہ مین نے
حضرت کو دیکھا کہ احرام باندہتے جب اٹھتا تا آپ کو آپکا مرکب یعنے جب سوار ہوتے۔ اگر تو کہیگا کہ حضرت کا احرام ذو الحلیفہ سے تھا۔ اور یہہ بات ابن عمر کو مکہ معظمہ سے بروز ترویہ احرام
باندہنے کے لئے کس طرح حجت ہوسکیگی۔ ابن بطال نے اسکی توجیہ یہہ کی ہی کہ حضرت احرام باندہے اپنے میقات سے جسوقت کہ اپنے حج کا ابتدا کیا۔ اور ایسی تاخیر نکی کہ جس سے
ایکا عمل منقطع ہو۔ پس ایسا ہی احرام باندہتے اپنے ابتدائے عمل سے بغیر فصل اور تاخیر کے جو شخص کہ مکہ معظمہ مین ہو بخلاف اسکے کہ احرام شروع مہینے سے کرے واللہ اعلم و
حکمہ احکم **باب** این یصلی الظہر یوم الترویۃ باب اس بیان مین کہ حاجی نماز ظہر بروز ترویہ کہاں ادا کرے **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال
حدثنا اسحق الازرق قال حدثنا سفیان عن عبد العزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم این یصلی الظہر والعصر یوم الترویۃ قال بمنی عبد العزیز ابن رفیع نے کہا کہ مین نے انس بن مالک سے کہا کہ
خبر دیجئے مجھے اس چیز سے کہ تو جانتا ہو اسکو پیغمبر خدا سے کہان پڑہتے تھے نماز ظہر اور عصر کی ذیحجہ کی آٹھوین کو کہا منی مین قلت فاین صلی العصر یوم النفر
مین نے کہا پس کہان پڑہی نماز عصر کی منا سے پھر نیکے روز قال بالابطح کہا ابطح مین کہ اسکو محصب بھی کہتے ہین قال افعل کما یفعل امراؤک انس نے کہا کر
جیسا کہ کرتے ہین تیرے امرا۔ یعنے ایسے امور مین مخالفت امرا کی نکرنا بخوف فساد و فتنہ **حدثنا** علی بن عبد اللہ سمع ابا بکر بن عیاش قال حدثنا
عبد العزیز بن رفیع لقیت انسا ح وحدثنی اسمعیل بن ابان قال حدثنا ابو بکر عن عبد العزیز قال خرجت الی منی یوم
الترویۃ فلقیت انسا ذاہبا علی حمار عبد العزیز نے کہا کہ مین نکلا منی کے طرف بروز ترویہ پس مین نے ملاقات کی انس سے جس حال مین کہ وہ چلا تھا سوار ہو کے
حمار پر فقلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الیوم الظہر پھر مین کہا کہ کہان نماز پڑہی حضرت نے آج کے روز ظہر کی فقال انظر حیث
یصلی امراؤک فصل پس کہا کہ نظر کر اس جگہہ جو تیرے امرا نماز پڑہتے ہین پس تو بھی اس جگہہ پڑہ **باب** الصلوۃ بمنی باب بیان مین نماز پڑہنے منی
مین کہ کیا چار رکعت پڑہین یا اسکو قصر کرکے دو رکعت پڑہے **حدثنا** ابراہیم بن المنذر قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن
شہاب قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین
وابو بکر وعمر وعثمان صدرا من خلافتہ نماز پڑہی حضرت نے منی مین دو رکعتین۔ اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق نے بھی دو رکعتین اور عثمان ذو النورین بھی
اپنی اوایل خلافت مین دو ہی رکعت پڑہتے تھے اور اسکے بعد چھے سال اپنی خلافت مین چار رکعتین پڑہتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ یہہ جو شیعہ کا طعن ہی کہ حضرت عثمان
نے سنت نبوی کو تغیر دی کہ جو دوگانہ کو چہارگانہ کیا اسکا جواب تحفہ اثنا عشریہ سے جو حدیقۃ الاحباب مین لکھا گیا ہی یہان نقل کیا جاتا ہی **جواب** حضرت عثمان کے حقیقت
حال پر اطلاع نہونے سے لوگون نے انکے حضور مین ہی ان پر یہہ طعن کیا تھا۔ جب حضرت عثمان نے ظاہر کیا کہ مین نے مکہ معظمہ مین نکاح کیا ہون اور خانہ دار ہوا ہون اور مین نے اس
مقام مبارک مین اقامت کی نیت کی ہی پس مسافر نرہا تا قصر ادا کرون۔ اور بالاجماع مقیم کو قصر جایز نہین اسیلئے مین چہارگانہ ادا کرتا ہون۔ یہہ بات سنکے تمام صحابہ انکار
سے باز آئے۔ حضرت عثمان کے اس جواب کو امام احمد اور طحاوی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے اپنے کتب مین لایا ہی کہ ان عثمان صلی بالناس

بمنی اربعا فانکر الناس علیہ فقال یا ایہا الناس انی تاہلت بمکۃ منذ قدمت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول من تاہل ببلدۃ فلیصل صلوۃ المقیم فیہا اخرجہ احمد عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی ذباب
عن ابیہ وغیرہ عن غیرہ پس اصلا اشکال نرہا اس صورت مین باجماع علما چہار گانہ واجب ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ عن ابی
اسحق الہمدانی عن حارثۃ بن وہب الخزاعی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وآمنہ بمنی
رکعتین ابن وہب نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑہی ہمارے ساتھ دو رکعت فرض ظہر کے اور حالانکہ تھا زیادہ رہنا ہمارا سب اوقات مین عدد کے روسے اور زیادہ رہنا
ہمارا امن کے روسے۔ یا یون کہین کہ نہین تھے ہم کبھی ہرگز زیادہ اس سے کہ تھے ہم اسوقت اور نہ امین زیادہ اس سے جو اسوقت مین ہم تھے۔ پہلی تقریر پر کلمہ ما۔ ما کنا
مین مصدریہ ہی اور قط اکثر زمان کی تاکید کے لئے ہی اور دوسری تقریر پر ما نافیہ ہی ہر یک کی توجیہ استعمال مین قط اور ما کے مطولات مین مذکور ہی۔۔۔۔

حدثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابراہیم عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ قال
صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین اسکا ترجمہ گذرا ثم تفرقت بکم
الطرق فیا لیت حظی من اربع رکعات رکعتان متقبلتان پھر متفرق ہوئین طریقین دو رکعت اور چار رکعت پڑہنے مین پس کاش میرا حصہ چار رکعت
سے دو رکعت مقبول ہوتے۔ یعنے کاش عثمان رضی اللہ عنہ دو رکعت پڑہے ہوتے جیسا کہ حضرت اور شیخین پڑہے ہین۔ اس مین کراہت فعل عثمان پر ہی۔ یہہ تینون حدیثین ابواب
قصر مین گذرے **باب** صوم یوم عرفۃ باب بیان مین روزہ عرفہ کے جو نوین ذیحجہ کی ہی عرفات مین **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا
سفیان عن الزہری قال حدثنا سالم قال سمعت عمیرا مولی ام الفضل عن ام الفضل رضی اللہ عنہما قالت شک الناس
یوم عرفۃ فی صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبعثت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشراب فشربہ بی بی ام الفضل جو والدہ ابن
عباس کی ہین کہتی ہین کہ لوگون نے حضرت کے روزہ عرفہ مین تردد کیا سو مین نے حضرت کے پاس ایک شربت بھیجا۔ کتاب الصوم مین آیا ہی کہ ایک پیالہ شیر کا بھیجا۔ پس حضرت نے
اسکو نوش فرمایا۔ اس حدیث سے روزہ نرکھنے کا استحباب حاجیون کے لئے حضرت کی اتباع سے اگرچہ ضعف نلاوے معلوم ہوا **باب** التلبیۃ والتکبیر اذا
غدا من منی الی عرفۃ باب بیان مین مشروعیت تلبیہ اور تکبیر کہنے کے جسوقت کہ جاوے دوسرے روز منی سے عرفہ کے روز **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف
قال اخبرنا مالک عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سال انس بن مالک وہما غادیان من منی الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون
فی ہذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ
ابو بکر ثقفی سے مروی ہی کہ انس بن مالک سے پوچھا جس حال مین کہ یہہ ہر دو منا سے طرف عرفہ کے چلے تھے کہ کسطرح کیا کرتے تھے تم اس روز مین حضرت کے ساتھ پس کہا کہ
لبیک کہتا ہمارے سے لبیک کہنے والا پس اسپر انکار نکیا جاتا۔ اور تکبیر کہتا تکبیر کہنے والا پس اسپر انکار نکیا جاتا۔ یعنے اگرچہ سنت حاجیون کے نہین اور تکبیر کہنا کچہ مضایقہ نہین
اور رد ہی اس شخص کو جو کہا کہ تلبیہ کو عرفہ کی صبح کو قطع کیا چاہئے **باب** التہجیر بالرواح یوم عرفۃ **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف
قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سالم قال کتب عبد الملک بن مروان الی الحجاج ان لا تخالف ابن عمر فی الحج سالم نے کہا عبد
الملک جب خلیفہ ہوا تھا حجاج ظالم کو لکھا کہ مخالفت نکرے ابن عمر کی احکام حج مین فجاء ابن عمر وانا معہ یوم عرفۃ حین زالت الشمس پس آئے ابن عمر
در حالیکہ مین انکے ساتھ تھا عرفہ کے دن جسوقت کہ زوال آفتاب ہوا فصاح عند سرادق الحجاج پس پکارا سراپردہ حجاج کے پاس فخرج وعلیہ ملحفۃ
معصفرۃ فقال مالک یا ابا عبد الرحمن پس وہ باہر آیا جس حال مین کہ اسپر ایک چادر رنگ معصفر سے تھی۔ پس کہا کیا کہتے ہو تم ای ابا عبد الرحمن۔ یہہ کنیت
ابن عمر کی ہی فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ پس ابن عمر نے کہا کہ جلد نکل اگر تو پیروی سنت کی چاہتا ہی الرواح منصوب ہی ساتھ فعل مقدر کے یعنے جلد
قال ہذہ الساعۃ قال نعم حجاج نے کہا کیا مین اسی ساعت نکلون ابن عمر نے کہا ہان قال فانظرنی حتی افیض علی راسی ثم اخرج کہا کہ مجھے اتنی
مہلت دے کہ اپنے سر پر پانی ڈالون پھر باہر آؤن فنزل حتی خرج الحجاج پس مرکب سے اترے اور بیٹھے یہان تک کہ حجاج نکلا فسار بینی وبین ابی سالم کہتا ہی

پس چلا حجاج درمیان میرے اور میرے والد ابن عمر کے فقلت ان كنت تريد السنة فاقصر الخطبة وعجل الوقوف پس مین نے کہا اگر تو پیروی سنت کی چاہتا
ہی تو کوتاہ کر خطبۂ عرفات کو اور جلدی کر وقوف کے لئے عرفات مین یہہ بھی مقولہ سالم بن عبداللہ بن عمر کا ہی فجعل ينظر الى عبد الله فلما رأى ذلك عبد الله
قال صدق پس حجاج نگاہ کرنے لگا عبداللہ کے طرف۔ عبداللہ نے کہا کہ سچ کہا سالم نے **باب** الوقوف على الدابة بعرفة باب بیان مین وقوف
کرنے کے عرفات مین مرکب پر **حدثنا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي النضر عن عمير مولى عبد الله بن عباس عن
ام الفضل بنت الحارث ان ناسا اختلفوا عندها يوم عرفة في صوم النبي صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم
وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره فشربه اسکا ترجمہ گذرا اور اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سوار ہو کر کھڑے رہنا کسی مصلحت جیسے تعلیم امت کے لئے روا ہی۔ اور وہ جو دوسری حدیث مین منع واقع ہوا کہ پشت مرکب کو منبر نہ ٹھہراؤ مین معارض اسکی نہین ہوتی ہے

باب الجمع بين الصلاتين بعرفة باب بیان مین جمع کرنے درمیان دو نماز ظہر اور عصر کے عرفات پر خاص مسافرون کے لئے۔ مالکیہ کہتے ہین مقیم کے
لئے جیسا کہ مکہ معظمہ کے رہنے والے کو بھی روا ہی ادائے مناسک حج کے لئے۔ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین کہ یہہ جمع اس شخص کے لئے ہی کہ امام کے ساتھ نماز پڑہی ہو۔
اور اگر ظہر تنہا پڑہی یا جماعت کے ساتھ امام حج کے سوائے جمع کرنا تو جایز نہین۔ اور صاحبین اور دوسرے ائمہ کے پاس مطلقا جمع کرنا روا ہی وكان ابن عمر اذا فاتته الصلوة
مع الامام جمع بينهما اور ابن عمر کی عادت تھی کہ جسوقت انکی نماز جماعت کے ساتھ فوت ہوتی بغیر امام حج کے تو اپنی منزل مین دو نماز ظہر اور عصر کی جمع کرتے وقال الليث
حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني سالم ان الحجاج بن يوسف عام نزل بابن الزبير ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو سالم نے کہ مقرر
حجاج علیہ ما یستحقہ جس سال کہ نزول کیا عبداللہ بن زبیر سے جنگ کے لئے جو ہجرت سے ستر پر تیسرا سال تھا سأل عبد الله كيف تصنع في الموقف يوم
عرفة حجاج نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہو موقف عرفات مین عرفہ کے روز فقال سالم ان كنت تريد السنة فهجر بالصلوة
يوم عرفة پس سالم نے کہا کہ اگر تو اتباع سنت چاہتا ہی شدت گرمی کے وقت نماز ادا کر عرفے کے دن فقال عبد الله بن عمر صدق انهم كانوا يجمعون
بين الظهر والعصر في السنة پس ابن عمر نے کہا کہ سچ کہا سالم نے مقرر تھے لوگ جمع کرتے ظہر اور عصر کو اتباع سنت نبوی کے لئے فقلت لسالم افعل ذلك
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سالم وهل تتبعون في ذلك الا السنة ابن شہاب کہتا ہی کہ مین سالم سے پوچھا کہ آیا حضرت نے
ان دو نمازون کو عرفہ کے دن جمع کیا ہی سالم کہا کہ متابعت نہین کرتے تھے لوگ اس امر مین مگر سنت نبوی کی۔ یعنے محض حضرت کی اتباع سنت کے لئے جمع کرتے تھے
اور بعض متبعون کے معنے ابتغا سے طلب کے معنے مین لئے ہین یعنے طلب نہین کرتے تھے اس فعل سے مگر حضرت کی سنت

باب قصر الخطبة بعرفة باب بیان مین مشروعیت کوتہی خطبہ کے عرفے کے روز **حدثنا** عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد
الله ان عبد الملك بن مروان كتب الى الحجاج ان يأتم بعبد الله بن عمر في الحج عبدالملک بن مروان نے حجاج کو لکھا کہ متابعت کرے
ادائے مناسک حج مین ابن عمر کی فلما كان يوم عرفة جاء ابن عمر وانا معه حين زاغت او زالت الشمس پس جب روز عرفہ کا تھا ابن عمر آئے
اور مین بھی اسکے ساتھ تھا جسوقت کہ زوال آفتاب ہوا فصاح عند فسطاطه اين هذا فخرج اليه پس آواز کی حجاج کے سراپردے کے پاس کہ کہان یہہ شخص
اسمین حجاج کی تحقیر تھی پس وہ باہر آیا ابن عمر کے طرف فقال ابن عمر الرواح فقال الآن قال نعم پس ابن عمر نے فرمایا کہ جلد روان ہو۔ اسنے کہا کیا اسی ساعت
نکلون کہا ہان قال انظرني افيض على ماء فنزل ابن عمر حتى خرج فسار بيني وبين ابي فقلت ان كنت تريد ان تصيب السنة
اليوم فاقصر الخطبة وعجل الوقوف فقال ابن عمر صدق اسکا ترجمہ گذرا قال ابو عبد الله حديث مالك يذكر هنا ابوعبداللہ نے
کہا کہ حدیث امام مالک کی جو اوپر مذکور ہوئی اس ترجمہ کے لئے بھی بیان اسکا ذکر کیا جاتا جیسا کہ اس حدیث کا اخیر عجل الوقوف مین مذکور ہوا ولكني لا اريد ان ادخل
فيه معادا ولیکن مین نہین چاہتا ہون کہ اس کتاب مین حدیث مکرر لاؤن۔ اس مین یہہ اشارہ ہی کہ اس کتاب مستطاب مین جو موہم تکرار ہی۔ تامل کرنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ وہ تکرار نہین اور فائدہ سے خالی نہین۔ کسی اسناد مین جو بطریق معنعن آیا تھا۔ دوسری جگہہ بطریق تحدیث وسماع کے ہی۔ یا ایک راوی جو

اگلے راوی سے حفظ و اتقن ہو یا متن میں تقیید مطلق کی ہی یا تفسیر مجمل کی یا ایک ایسی زیاتی آئی ہو کہ اسکے سوا چارہ نہیں۔ اور ایسے ہی باتیں جو واقفوں اور تتبع کرنیوالوں
پر اسر جانچ ہیکے ظاہر ہوتی ہیں اور نادر ہی کہ بے فائدہ تکرار واقع ہوئی فتدبر **باب** الوقوف بعرفۃ باب بیان میں عرفات پر کھڑے رہنے کے **حدثنا**
علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا عمرو قال حدثنا محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال کنت اطلب بعیرا لی
مطعم نے کہا کہ میں اپنے اونٹ کو ڈھونڈتا تھا جو گم گیا تھا پھر تحویل اسناد کر کے کہتا ہی وحدثنا مسدد قال حدثنا سفیان عن عمرو سمع محمد
بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال اضللت بعیرا لی فذھبت اطلبہ یوم عرفۃ مطعم نے کہا کہ میں گم کیا شتر کو جو اپنا تھا پس میں گیا اسکو
طلب کرتا ہوا عرفے کے روز فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا بعرفۃ پس میں نے حضرت کو دیکھا جس حال میں کہ عرفات پر کھڑے ہیں فقلت
ھذا واللہ من الحمس فما شانہ ھھنا پس میں نے ازروئے تعجب و انکار کے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ یہہ مرد قریش سے ہی پس اسکو کیا کام ہی اس جگہہ حمس جمع
احمس کا ہی اور اس سے قریش مراد ہیں اور ایکا لقب ہی۔ اور سبب اس قول مطعم کا وہ ہی کہ شیطان نے قریش کو فریب دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر تم غیر حرم کی تعظیم کرینگے لوگ تمہارا
استخفاف کرینگے۔ چاہیے کہ حج وعمرہ میں حرم سے نہ نکلو اور وے کہتے تھے ما اھل الحرم یعنی ہم اہل حرم سے ہیں باہر نہیں کتے ہیں حرم سے اور سب لوگ عرفات پر جاتے تھے
حدثنا فروۃ بن ابی المغراء قال حدثنا علی بن مسھر عن ھشام بن عروۃ قال عروۃ کان الناس یطوفون فی
الجاھلیۃ عراۃ الا الحمس والحمس قریش عروہ بن زبیر نے کہا کہ تھے لوگ طواف کرتے ایام جاہلیت میں تن برہنہ مگر حمس اور حمس لقب قریش کا ہی
وما ولدت اور وے لوگ کہ جن کو قریش نے جنا ہی یعنے قریش کے دختر زادگان جو خزاعہ و بنو کنانہ و بنو عامر بن صعصعہ ہیں وکانت الحمس یحتسبون علی
الناس اور تھے قریش کہ عطا کرتے اور لوگوں کو یعطی الرجل الرجل الثیاب یطوف فیھا ایک مرد دوسرے مرد کو کپڑے دیتا تو ان کپڑوں سے طواف کرتا
وتعطی المرأۃ المرأۃ الثیاب تطوف فیھا اور ایک عورت اور عورت کو کپڑے دیتی وہ انسے طواف کرتی فمن لم یعطہ الحمس طاف بالبیت
عریانا پس جو شخص کہ اسکو کوئی کپڑے نہ دیتا وہ طواف بیت اللہ کا کرتا جس حال میں کہ برہنہ ہی وکان یفیض جماعۃ الناس من عرفات ویفیض
الحمس من جمع اور تھی یہہ بات کہ سب لوگ طواف افاضہ کو پہنچتے قریش کے سوا عرفات سے۔ اور آتے تھے قریش مزدلفہ سے۔ عرفات نام ایک وادی مشہور کا ہی اور
جمع بفتح جیم و سکون میم نام مزدلفہ کا ہی۔ پہلے کو عرفات کہتے ہیں۔ اس لئے جب آدم و حوا بہشت سے نزول کئے ہر دو میں ایک مدت مدید جدائی رہی اسکے بعد عرفات
پر ہر دو کی ملاقات ہوئی اور ایک نے دوسرے کو پہچانا۔ اور ثانی کو جمع کہتے ہیں جو مزدلفہ میں جمع ہوئے تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ جمع اسلئے کہتے ہیں کہ دو نماز کو اس جگہہ جمع
کرتے ہیں۔ اس تقدیر میں اسمائے اسلامی سے ہوگا قال واخبرنی ابی عن عائشۃ ان ھذہ الایۃ نزلت فی الحمس ثم افیضوا من حیث افاض
الناس ہشام نے کہا کہ میرے باپ عروہ نے مجھ کو خبر دی بی بی عائشہ سے کہ بتحقیق یہہ آیت قریش کے حق میں نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ کہ پھر افاضہ کرو اس جگہہ سے کہ جہاں سے لوگوں نے
افاضہ کیا ہی۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام مراد ہیں جیسا کہ ترمذی نے روایت کی ہی اور کہا کہ حدیث انکی صحیح ہی قال کانوا یفیضون من جمع فدفعوا الی
عرفات عروہ نے کہا کہ تھے قریش آتے مزدلفہ سے۔ پس حکم کئے گئے کہ آویں طرف عرفات کے **باب** السیر اذا دفع من عرفات باب بیان میں جانیکے
جسوقت کہ نکلا حاجی عرفات سے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال سئل اسامۃ
وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع اسامہ بن زید پوچھا گیا اور حال یہہ کہ میں اسکے
پاس بیٹھا تھا کہ حضرت کسطرح سے سیر کرتے تھے حج وداع میں جسوقت کہ نکلتے احرام عرفات سے طرف مزدلفہ کے قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص کہا سیر کرتے
میانہ نہ تیز نہ آہستہ جسوقت کہ جاسے کشادہ اور خلق کے ہجوم سے خالی پاتے جلد چلتے عنق بفتح عین و نون مفتوحہ و قاف سیر میانہ کو کہتے ہیں جو جلدی اور آہستگی
کے درمیان ہو قال ھشام والنص فوق العنق ہشام نے کہا کہ نص ارفع ہی عنق سے قال ابو عبد اللہ فجوۃ متسع مولف رحمہ اللہ نے
فجوہ کے معنے فراخ کہا والجمیع فجوات وفجاء یعنے صیغہ جمع بروزن فجوات ضربات و ضراب ہی وکذلک رکوۃ ورکاء مناص یعنے مناص حق
حق سبحانہ و تعالی کے قول میں واقع ہوا۔ مناص معنے میں فرار کے ہی منقصد ۔۔۔ تفسیر سے یہہ ہی کہ کوئی تو ہم نکرے کہ مناص قرآن کریم میں جو آیا ہی ایسی ۔۔۔ کے معنے میں

والجمع

ہی جو اس حدیث میں واقع ہوا **باب** النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ باب بیان میں اترنے درمیان راہ عرفات و مزدلفہ کے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ مقرر حضرت جہاں کہ عرفات سے پھر
پہاڑ کے درے کے طرف میل کئے۔ پس اپنی حاجت قضا کی اور بعض روایتیں بجائے حیث کے حین آیا ہی فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي قَالَ
الصَّلَاةُ أَمَامَكَ پس آپنے وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ آیا آپ نماز پڑھتے ہو۔ فرمایا نماز تیرے آگے ہی یعنے مشروعیت نماز کی مزدلفہ میں ہی **حدثنا**
مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
بِجَمْعٍ نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر جمع کرتے نماز مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ مگر یہ حال تھا کہ اس درہ کوہ میں گذرتے جہاں حضرت تشریف لیگئے تھے۔ پس غار میں آتے
اور قضائے حاجت کرتے اور وضو کرتے اور نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ پڑھی جاتی نماز مزدلفہ میں يَنْتَفِضُ انتفاض سے ہی یہ کنایہ ہی قضائے حاجت سے **حدثنا**
قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ
الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ اسامہ نے کہا کہ میں حضرت کا ردیف ہوا یعنے مرکب پر آپکے پیچھے بیٹھا عرفات سے پس جب حضرت اس غار پہنچے جو بائیں طرف مزدلفہ کے قریب ہے
اپنے شتر کو بٹھلایا پس پیشاب کی حاجت سے فارغ ہوئے ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا پس تشریف لائے پس میں نے آپکے دست
دیا پر پانی ڈالا پس آپنے وضو کیا وضو سبک تخفیف وضو کی یہ ہوگی کہ اعضائے مبارک تین بار سے کم دہوئے۔ یا پانی کم خرچ کئے پورا اسباغ نکیا۔ اس معنے کو تائید دیتی
ہی وہ حدیث جو باب الجمع بین الصلوتین میں آئی ہی فَجَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ صَلَّى غرض اسامہ کہتا ہی فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
الصَّلَاةُ أَمَامَكَ پس میں نے کہا یا رسول اللہ آیا نماز پڑھتے ہو فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ
فَصَلَّى پس حضرت سوار ہوئے یہاں تک کہ مزدلفہ کو آئے پھر نماز پڑھے ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ پھر
ردیف ہوئے حضرت کے فضل بن عباس صبح کو اس رات کے جو مزدلفہ میں تھے قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ کریب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عبد اللہ ابن عباس نے فضل بن عباس سے کہ حضرت ہمیشہ تلبیہ کہتے یہاں تک
کہ رمی جمرہ عقبہ کی **باب** أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ باب حکم فرمانے میں
حضرت کے صحابہ کو وقار و آرام کا عرفات سے نکلنے کے وقت اور اشارہ کرنے میں حضرت کے صحابہ کی طرف چابک سے **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا
وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ مقرر ابن عباس نکلے حضرت کے ساتھ عرفے کے روز پھر حضرت نے اپنے پیچھے سے سنا سخت مارنا اونٹوں کو کہ لوگ اضطراب سے چلاتے تھے فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ
إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ پس اپنی قمچی سے انکے طرف اشارہ فرمایا کہ لوگو اپنے پر وقار و نرمی و آہستگی لازم کرلو فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ
پس تحقیق نیکی اور خوبی اعمال کی نہیں ہی مرکبوں کو تیز و تند ہانکنے اور جلد چلانے میں أَوْضَعُوا أَسْرَعُوا مولف نے تفسیر کی کہ اوضعوا اسرعوا کے معنے میں ہے
خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ خلالکم مشتق ہی تخلل سے معنے میں درمیان لوگوں کے وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا لفظ خلال جو اس آیت میں واقع ہوا معنے میں بیچ کے ہی
باب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ باب بیان میں استحباب جمع کرنے نماز مغرب و عشا کے مزدلفہ میں عشا کے وقت **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ

ہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ
فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ اسکا ترجمہ قریب گذرا ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ پھر بٹھلایا
ہر آدمی اپنے اونٹ کو اپنی اترنے کی جگہہ یعنے لوگ اسباب کھولے اور نزول کئے ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا پھر اقامت کہی گئی نماز عشا
کی پس نماز پڑھی۔ اور ان ہر دو نماز کے درمیان کوئی نماز نفل نہ پڑہی **بَابٌ** مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ باب بیان میں حال اس شخص کے کہ جمع کیا دو نماز
کو اور کوئی نفل نہ پڑہی **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
ابن عمر نے کہا کہ جمع کی حضرت نے دو نماز مغرب اور عشا کے مزدلفہ میں ہر ایک ان دو نمازوں سے اقامت کے ساتھ اور نفل نہیں کی درمیان ان ہر دو کے اور نہ بعد ہر ایک کے ان ہر دو سے
یعنے ہر دو سے فارغ ہوکے بعد بھی نفل نہیں اثر بکسر ہمزہ و سکون ثا، ثالثہ یعنے میں عقب کے ہی **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ابو ایوب انصاری نے کہا کہ حضرت نے جمع کیا حجۃ
الوداع میں مغرب و عشا کو مزدلفہ میں **بَابٌ** مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا باب بیان میں اس شخص کے کہ اذان و اقامت کہی ان دونو
سے ہر ایک نماز کے لئے **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ
حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ ابو اسحق نے کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا کہ کہتا تھا کہ حج کیا
عبد اللہ بن مسعود نے پس آئے ہم مزدلفہ کو عشا کی اذان کے وقت یا اسکے قریب فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ
پس حکم کیا ایک مرد کو سو اسنے اذان کہی و اقامت کہی پھر نماز مغرب کی پڑہی اسکے بعد دو رکعت سنت مغرب بھی ادا کی ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهٖ فَتَعَشّٰى پھر طعام شب
طلب کیا پس تناول کیا ثُمَّ أَمَرَ أُرٰى رَجُلًا پھر حکم کیا ایک مرد کو۔ کہ میں گمان کرتا ہوں اور وہ مرد کون ہی یقیناً نہیں جانتا ہوں فَأَذَّنَ وَأَقَامَ پس اس
مرد نے اذان اور اقامت کہی قَالَ عَمْرٌو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ امام بخاری کہتا ہی کہ عمرو بن خالد نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں شک کو مگر زہیر
سے جو اسکا شیخ ہی۔ اطلاق کیا ہی شک کا ظن پر۔ اکثر ہی کہ شک کے معنے میں غیر یقین کے اطلاق کرتے ہیں ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ
پھر نماز عشا کی دو رکعت پڑہی۔ پھر جب صبح طلوع کی جواب اسکا محذوف ہی یعنے نماز صبح کی پڑہی قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ هٰذِهِ
السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ ابن مسعود نے کہا کہ مقرر تھے پیغمبر خدا کہ نہیں پڑہتے اس ساعت میں جو طلوع صبح ہی۔ مگر یہی نماز
صبح کی مزدلفہ میں اس روز جو دسویں ماہ ذیحجہ کی ہی قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ
الْمُزْدَلِفَةَ عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ دو نمازیں نقل کی گئیں ہیں اپنے وقت سے ایک نماز مغرب ہی لوگ مزدلفہ کو آنے کے بعد وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ
دوسری نماز فجر ہی جسوقت کہ طلوع کرے فجر یعنے متصل طلوع صبح کے جیسا کہ بعض کہتے تھے کہ طلوع کی ہی اور بعض کہتے تھے کہ طلوع نہیں کی ہی اور حضرت نے وحی یا فراست
کاملہ سے معلوم کیا تھا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ ابن مسعود نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا ہی کہ یہہ کرتے تھے **بَابٌ**
مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهٖ بِلَيْلٍ باب بیان میں اس شخص کے کہ اپنے لوگوں سے ناتوان عورتوں اور کم عمر لڑکوں یا بوڑہوں یا بیماروں کو آگے لایا رات سے
فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُوْنَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ پس وہ کھڑے رہتے ہیں مزدلفہ میں اور دعا کرتے ہیں اور قدوم لاتے ہیں جسوقت کہ غائب
ہو چاند اس شب **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُقَدِّمُ
ضَعَفَةَ أَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ سالم نے کہا کہ تھے ابن عمر آگے لاتے ناتوانوں
کو اپنے لوگوں سے پس وے کھڑے رہتے نزدیک مشعر حرام کے مزدلفہ میں رات کے وقت پس ذکر کرتے خدا تعالیٰ کا جو چیز کہ ظاہر ہوتی اور اسکے خاطر میں گذرتی اسمائے الٰہی سے

ثم یرجعون قبل ان یقف الامام وقبل ان یدفع پھر رجوع کرتے امام مزدلفہ میں کھڑے رہنے کے آگے اور منا کے طرف انکے آگے فمنھم من یقدم
منی لصلوۃ الفجر ومنھم من یقدم بعد ذلک پس کوئی انسے وہ شخص تھا کہ قدوم لاتا منا کو نماز فجر کے وقت۔ اور بعض انسے وہ شخص تھا کہ قدوم لاتا
اسکے بعد فاذا قدموا رموا الجمرۃ پس جب آتے رمی کرتے کنکر دیتے وکان ابن عمر یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اور تھے ابن عمر کہ کہتے کہ رخصت دی انکے حق میں پیغمبر خدا نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید
عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس رض قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من جمع بلیل ابن عباس نے کہا کہ بھیجا مجھے پیغمبر خدا نے
مزدلفہ سے رات کے وقت **حدثنا** علی قال حدثنا سفیان قال اخبرنی عبید اللہ بن ابی یزید سمع ابن عباس یقول انا
ممن قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اھلہ ابن عباس کہتے تھے کہ میں اس جماعت سے ہوں کہ آگے بھیجا حضرت نے مزدلفہ کی
شب اپنے لوگوں کے ناتوانوں میں منا کے طرف **حدثنا** مسدد عن یحیی عن ابن جریج قال حدثنا عبد اللہ مولی اسماء عن اسماء
انھا نزلت لیلۃ جمع عند المزدلفۃ حدیث کی عبداللہ غلام بی بی اسما کا اسما بنت ابوبکر صدیق سے یہ کہ اس بی بی نے نزول کیا مزدلفہ کی رات نزدیک مزدلفہ کے
فقامت تصلی فصلت ساعۃ پس کھڑی رہیں جس حال میں کہ نماز پڑھتی تھی اور نماز پڑھی ایک ساعت ثم قالت یا بنی ھل غابت القمر قلت لا
پھر میرے سے کہا اے میرے چھوٹے فرزند آیا چاند پوشیدہ ہوا میں نے کہا نہیں فصلت ساعۃ ثم قالت یا بنی ھل غاب القمر قلت نعم پھر نماز پڑھی ایک
ساعت پھر کہا اے میرے چھوٹے لڑکے آیا چاند غائب ہوا میں نے کہا ہاں غائب ہوا قالت فارتحلوا فارتحلنا پس بی بی اسما نے کہا کہ کوچ کرو پس ہم نے کوچ کیا فمضینا
حتی رمت الجمرۃ پس ہم نے گذرا اس جگہ تک جو رمی جمرۂ عقبہ کی کی ثم رجعت فصلت الصبح فی منزلھا پھر رجوع کیا رمی سے اور نماز پڑھی اپنی منزل
میں فقلت لھا یا ھنتاہ ما ارانا الا قد غلسنا پس میں نے انسے کہا کہ اے بی بی ہم گمان نہیں رکھتے ہیں اپنا مگر یہ کہ نماز پڑھی ہم نے اندھیری میں یعنے نماز کے غیر وقت
میں۔ ھنتاہ ایک لفظ ہی کہ اس سے عورت کو خطاب کرتے ہیں قالت یا بنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن للظعن بولی اے چھوٹے لڑکے تحقیق
پیغمبر خدا نے رخصت دی ہی عورتوں کے لئے۔ ظعن بضم ظا و عین جمع ہے۔ اور بسکون عین ضمہ سے بھی جمع ظعینۃ کا ہی۔ عورت کے معنے میں جبتک کہ وہ ہودج میں ہو۔ اور فقط ہودج
کے معنے میں بھی آیا ہی اسمیں عورت رہے یا نہ رہے کذا فی القاموس والصحاح۔ بی بی اسما نے جو کہا کہ حضرت نے اذن دیا امام مالک نے دلیل لی ہی کہ مزدلفہ میں شب رہنا واجب نہیں
وگرنہ بقدر ضعف ساقط نہوتا۔ جیسا کہ وقوف عرفات واجب ہے۔ اور حدیث مذکور اسکی منافی نہیں **حدثنا** محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان قال حدثنا
عبد الرحمن ھو ابن القاسم عن القاسم عن عائشۃ رض قالت استاذنت سودۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ جمع
وکانت ثقیلۃ ثبطۃ فاذن لھا بی بی عائشہ نے کہا کہ اذن چاہا بی بی سودہ نے حضرت سے مزدلفہ کی شب کے وہ جسیم تھیں اور جلد چل نہیں سکتی تھیں پس آپنے اسکو اذن دیا
قاموس میں کہا ہی کہ ثبطہ بوزن کتف اسکو کہتے ہیں جو اپنے کام میں تیز اور چالاک نہو **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا افلح بن حمید عن القاسم بن
محمد عن عائشۃ رض قالت نزلنا المزدلفۃ فاستاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سودۃ ان تدفع قبل حطمۃ الناس بی بی عائشہ
نے کہا کہ ہم نے مزدلفہ میں نزول کیا۔ پس بی بی سودہ نے حضرت سے اذن چاہا کہ لوگوں کے ہجوم سے آگے مزدلفہ سے نکلیں وکانت امراۃ بطیئۃ فاذن لھا فدفعت
قبل حطمۃ الناس اور وہ ایک عورت سست چلنے والی تھی پس حضرت نے اسکو اذن دیا لوگوں کے ہجوم سے آگے واقمنا حتی اصبحنا نحن ثم دفعنا بدفعہ
اور اقامت کی ہم نے یہاں تک کہ صبح کی ہم نے مزدلفہ میں پس نکلے ہم حضرت کی رخصت سے فلان اکون استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کما استاذنت سودۃ احب الی من مفروح بہ پس اگر ہم ہوتے کہ اذن طلب کرتے حضرت سے جیسا کہ اذن طلب کی سودہ نے خوشتر تھا میرے پاس ہر خوش کرنیوالی
چیز سے **باب** متی یصلی الفجر بجمع باب اس بیان میں کہ نماز فجر کی مزدلفہ میں کب پڑھی جاوے **حدثنا** عمر بن حفص بن غیاث
قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی عمارۃ عن عبد الرحمن عن عبد اللہ قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صلی صلوۃ بغیر میقاتھا الا صلوتین عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں نہیں دیکھا پیغمبر خدا کو کہ نماز پڑھی ہوں غیر وقت میں مگر دو نماز جمع بین المغرب

والعشا

وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا جمع کیا مغرب اور عشا کو جمع تاخیر پس نماز مغرب کی اسکے غیر وقت مین پڑہے اور نماز فجر کی وقت عادت سے آگے پڑہے۔ بعض کہتے ہین
کہ نماز فجر کی آگے اسوقت کے پڑہی کہ طلوع صبح سب پر ظاہر ہوا اور حضرت پر ظاہر ہوئی وحی سے۔ پر یہے ہر دو توجیہ سوق حدیث کے خلاف مین ہی کس لئے کہ صلی میقاتہا
یکسان ہی ہر دو نمازین مغرب بلاشبہ غیر وقت مین ہی۔ یا کہ فجر بھی اسیطرح ہو۔ اور یہہ حصر بھی خالی اشکال سے نہین۔ اس لئے نماز ظہر و عصر مین بھی عرفات مین جمع تقدیم واقع
ہوئی پس عصر بھی غیر وقت مین پڑہے ہون **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ عبد الرحمن بن یزید نے کہا کہ نکلا مین ساتھ عبد اللہ بن مسعود کے طرف مکہ معظمہ کے
پہر آئے ہم مزدلفہ کو پس پڑہی دو نمازین كُلَّ صَلٰوةٍ وَحْدَهَا بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ہر نماز تنہا ساتھ اذان واقامت کے اور طعام تناول کیا درمیان
دو نماز کے ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ پہر نماز فجر کی پڑہی اسوقت کہ طلوع کی صبح واقع مین
یعنے نماز کو اسوقت آغاز کی کہ کوئی کہنے والا کہتا کہ طلوع کی ہی فجر۔ اور کوئی کہنے والے کہتا کہ طلوع نہین کی ہی فجر ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ پستر کہا ابن مسعود نے کہ مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہے دو نمازین نقل کی گئین ہین اپنے وقت
سے اس جگہہ جو مزدلفہ ہی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ المغرب اور صلوٰة الفجر منصوب ہین
بدل ہین هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ کے یعنے وے دو نماز جو نقل کی گئین ہین مغرب ہی پس قدوم نلاوین لوگ مزدلفہ کو یہان تک کہ آوین شب کی اندہیری مین۔ اور نماز
فجر کی اس ساعت مین ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى اَسْفَرَ پہر کہڑے رہے ابن مسعود یہان تک روشن ہوئی صبح او منتشر ہوا نور اسکا ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَفَاضَ الْاٰنَ اَصَابَ السُّنَّةَ پہر کہا ابن مسعود نے کہ اگر امیر المومنین عثمان مزدلفہ سے آوے اب جو وقت اسفار کا ہی اور آفتاب طلوع نہین کیا ہی تو پہنچیگا سنت نبوی
کو اور حضرت کے عمل کے موافق آیا ہوگا۔ اور قریش کا خلاف کیا ہوگا جو ایام جاہلیت مین کیا کرتے تھے اور طلوع آفتاب کے وقت نکلتے تھے فَمَا اَدْرِيْ اَقَوْلُهُ كَانَ اَسْرَعَ
اَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پس نہین جانتا ہون مین کہ آیا قول ابن مسعود کا کہ کہا سنت یہہ ہی زود تر تھا یا نکلنا امیر المومنین کا اور امتثال ساتھ سنت نبوی
کے زود تر تھا۔ حاصل یہہ کہ اسی ساعت مین جو ابن مسعود نے کہا کہ طلوع آفتاب سے آگے نکلنا سنت ہی عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ نکلے۔ اس تقریر سے جو ہم نے کی یہہ مقولہ فما ادری الخ
ابن مسعود کے راوی عبد الرحمن کا مقولہ ہی۔ کرمانی نے کہا کہ قول ابن مسعود کا ہی۔ اور شیخ ابن حجر نے اسکا تخطیہ کیا اور کہا ہی کہ اس تقدیر مین ماقبل مابعد کے ساتھ مربوط نہین ہوتا
ہی جیسا کہ بادنی توجہ ظاہر ہوتا ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ اگر ضمیر غائب کی اسکے قول کے طرف بطریق التفات کے ہو اور تقدیر قال کی لا ادری پر کرین ایک ربط پیدا کرتی ہی
باین ہمہ مدار روایت پر ہی کہ یہہ قول ابن مسعود کا ہی یا انکے راوی کا فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ پس ہمیشہ تلبیہ کرتا یہان تک کہ رمی جمرۂ
عقبہ کی کیا نحر کے دن جو دسوین ماہ ذیحجہ کی ہی قسطلانی فاعل لبی کا ابن مسعود کو رکھا اگر عثمان ذو النورین کو فاعل رکھین عبارت سے دور نہین واللہ اعلم **باب**
مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ باب اس بیان مین کہ حاجی مزدلفہ سے کب نکلے **حدثنا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ
عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ ابو اسحق نے کہا کہ مین نے عمرو بن میمون سے سنا کہ کہتا تھا کہ مین نے
عمر فاروق کو دیکھا کہ نماز فجر مزدلفہ مین پڑہی پہر کہڑے رہے فَقَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ پس عمر فاروق نے کہا کہ مقرر مشرکون
کی عادت تھی کہ مزدلفہ سے نہین نکلتے تھے یہان تک کہ طلوع کرے آفتاب وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ اور کہتے تھے کہ طلوع کرے آفتاب تجہ پر ای ثبیر اشرق بصیغہ امر او
ثبیر بفتح ثاء مثلثہ و کسر با بوزن بعیر نام ایک کوہ کلان کا ہی مزدلفہ مین۔ ایام جاہلیت مین جبتک آفتاب طلوع نکرتا مشرکان مزدلفہ سے اس پہاڑ پر نہین آتے تھے وَاَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ اور بتحقیق حضرت نے انکی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے آگے نکلے ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ پہر حضرت جمرۂ عقبہ پر منا مین
طلوع آفتاب سے آگے ساحتمال ہی کہ فاعل افاض کا عمر بن خطاب ہو اگر ثم افاض عطف خالف پر ہو پہلے معنے پر ہی۔ اور اگر عطف صلی یا ثم۔ وقف پر رکھین دوسرے معنے
پر ہی **باب** التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ باب بیان مین لبیک اور اللہ اکبر کہنے کے روز نحر کے
صبح کو یہان تک کہ رمی جمار کی جاوے۔ اور بیان مین ردیف کرنے کے یعنی کہ راہ چلنے مین مزدلفہ سے منی کو **حدثنا** [illegible]

حدثنا ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما ان اسامة كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة الى المزدلفة
ابن عباس سے مروی ہی کہ اسامہ بن زید حضرت کے پیچھے سوار تھا عرفات سے مزدلفہ تک ثم اردف الفضل من المزدلفة الى منى پھر حضرت نے اپنا ردیف کیا فضل
ابن عباس کو مزدلفہ سے منی تک قال وكلاهما قالا لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة العقبة ابن عباس نے کہا کہ اسامہ
اور فضل ہر دو نے کہا کہ حضرت ہمیشہ راہ مین تلبیہ کہتے تھے یہان تک کہ رمی جمرۂ عقبہ کی کرتے - ان ہر دو حدیث مین جو اسباب مین لائے ذکر تکبیر کا نہین ابن خزیمہ نے روایت ابن
عباس کے فضل سے لایا ہی کہ ہر کنکر کے ساتھ جو ڈالے تلبیہ اور تکبیر کہے ظاہرا ایسے اسناد شرط مولف بخاری پر نہین **باب** فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما
استيسر من الهدى آخر آیت تک - پس جو شخص کہ تمتع چاہے اور نفع ڈھونڈھے الله تعالی کے تقرب مین ساتھ ادا کرنے عمرے کے احرام حج تک یعنے آگے انتفاع
لینے کے تقرب ڈھونڈھنے سے حج کے پس اسپر ہی وہ چیز جو میسر ہو اسکو ہدی سے گوسفند ہو یا شتر وغیرہ - اور یہہ ہدی حکم اضحیہ کا رکھتی ہے جایز ہی یہہ کہ یہہ شخص اُس سے
کھاوے امام اعظم کے پاس - اور شافعی کہتے ہین کہ یہہ دم جنایت ہی بسبب تاخیر کرنے کے احرام حج کے میقات سے **حدثنا** اسحق بن منصور قال اخبرنا
النضر قال اخبرنا شعبة قال اخبرنا ابو جمرة قال سألت ابن عباس عن المتعة فامرني بها ابو جمرہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس کو جواز
متعہ سے سوال کیا یعنے عمرے سے جو حج سے آگے ایام حج مین کرتے ہین پس خبر دی مجھ کو اس سے یا اسکا اذن دیا وسألته عن الهدى فقال فيها جزور او بقرة
او شاة او شرك في دم اور مین ان سے سوال کیا ہدی سے کہ اس سے واجب کیا ہی تو کہا کہ اسمین شتر ہی یا گاؤ یا بکرا یا حصہ شرکت کا جو اونٹ اور گاؤ مین ہو - اور
روا ہی سات شخص سے قال وكان ناسا كرهوها فنمت فرأيت في المنام كأن انسانا ينادي حج مبرور ومتعة متقبلة ابو جمرہ نے
کہا کہ گویا بعض لوگ ناخوش رکھتے ہین متعہ کو - جیسا کہ عمر بن الخطاب سے منقول ہی اور عثمان بن عفان سے اور اوروں سے منقول ہی - پھر مین خواب کیا اور خواب مین دیکھا
کہ گویا ایک مرد ندا کرتا ہی کہ حج مبرور ہی اور متعہ مقبول فاتيت ابن عباس فحدثته فقال الله اكبر سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم
پس ابو جمرہ نے کہا کہ اس خواب کے بعد مین ابن عباس کے پاس آیا پس انسے اپنا خواب بیان کیا تو انہون نے از روے تعجب کے کہا کہ یہہ ایسا خواب ہی کہ موافق سنت کے ہی اور یہہ طریقہ
ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور کہتے ہین کہ یہان سنت مقابل فرض کے نہین کس لئے کہ سنت افراد ہی راجح ہی قال وقال آدم ووهب بن
جرير وغندر عن شعبة عمرة متقبلة وحج مبرور یعنے یہہ تین شخص شعبہ سے برخلاف روایت نضر کے شعبہ سے بدل متعہ کے عمرہ اور تقدیم و تاخیر
سے اس کلام کے نقل کی ہین **باب** ركوب البدن باب بیان مین جواز سواری کے بدنہ پر بدن بضم با موحدہ و سکون دال مہملہ ہی - اور وہ شتر اور گاؤ
ہی مجاہد کہتا ہی کہ بدن نہین رہتا ہی مگر شتر - اور بعض کہتے ہین کہ جو چیز کہ ہدی کی جاوے شتر اور گاو چھیلے اور بکرے سے وہ بدن ہی وقوله تعالى والبدن جعلنا
ها لكم من شعائر الله اور بیان مین قول الہی کے جو فرماتا ہی کہ اور بدن کیا ہم نے اسکو تمہارے لئے جس حال مین کہ دین کے علاموں سے ہے کہ مشروع کیا ہی اسکو اللہ نے
الى المحسنين آخر آیت تک جو بشر المحسنين ہی - ابو ذر اور ابو الوقت جو موافق کے معتبر راویون سے ہین اسیقدر ذکر کئے ہین - اور کریمہ جو وہ بھی راویہ معتبرہ ہی تمام
آیت کا ذکر کی ہی اور وہ یہہ ہی لكم فيها خير تمہارے لئے بدنہ مین خوبیان ہین سواری ہو اور دودھ دوہنے سے جیسا کہ روایت کی ہی ابی حاتم نے اسناد جیدہ سے ابراہیم نخعی سے
لكم فيها يعني من شاء ركب ومن شاء حلب فاذكروا اسم الله پس ذکر کرین نام خدا تعالی کا اسپر وقت ذبح کے اس طور پر کہ کہین الله اكبر لا اله
الا الله والله اكبر منك واليك صواف جس حال مین کہ کھڑے ہین اور ایک پاؤن پاؤن یا ہاتھ پاؤن انکا باندھے ہوں فاذا وجبت جنوبها
فكلوا منها پس جسوقت کہ پہلو انکا زمین پر گرے یعنے انکی جان جاوے تو انسے کھاؤ واطعموا القانع والمعتر اور کھلاؤ اس سایل کو جو قناعت کرے اس چیز پر جو
تم نے دی ہو - یا اس قناعت کرنیوالے کو جو سوال نکرے اور اس شخص کو جو سوال کرے كذلك سخرناها لكم لعلكم تشكرون اسیطرح مسخر کرتے ہین ان کو
تمہارے لئے شاید کہ تم شکر کرو - یعنے ایک ہاتھ باندھے کے جو تم ذبح کرتے ہو ہم انکو تمہارے مسخر کئے ہین انکو تمہارے لئے - باوجود انکے قوت و جسامت کے - شاید کہ تم شکر کرو اس انعام
پر - اور اس سے تقرب ڈھونڈھو ساتھ اخلاص کے لن ينال الله لحومها ولا دماؤها نہین پہنچتا ہی اللہ تعالی کو انکا گوشت اور نہ انکا خون ولكن يناله
التقوى منكم ولیکن پہنچتی ہی خدا تعالی کو وہ چیز جو اسکے قرین ہی تمہارے دلکی پرہیزگاری سے جو موجب نیت صالح اور اخلاص کی ہی اس حکم کے امتثال مین كذلك

سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ اسیطرح مسخر کیا ہی انکو تمہارے واسطے تا تم جانو عظمت و کبریائی اللہ کی اس چیز پر جو ارادہ کیا تمہارے لئے واسطے بھلائی اپنی
بزرگی کے اور اسکے تقرب مین صدق و اخلاص حاصل ہونیکے لئے وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ اور خوش خبری پہنچا دو نیکو کارون کے لئے كذا في البيضاوي قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ
لِبُدْنِهَا اي كِبَرِهَا مجاہد نے کہا کہ بدنہ نام ہونیکی وجہ اسکی فربہی اور ضخامت کے سبب سے ہی يُقَالُ بَدُنَ اِذَا عَظُمَ آدمی کو بدن کہا جاتا ہی جسوقت کہ اسکا جثہ قوی اور
ضخیم ہوتا ہی۔ اور جسوقت کہ دراز عمر کا ہو بدّن بہ تشدید دال کہا جاتا ہی وَالْقَانِعُ السَّائِلُ اور قانع جو آیت مین واقع ہوا سائل کے معنے مین ہی وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ
بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَيَعْرِضُ بِالْمَسْئَلَةِ اور معتر وہ شخص ہے کہ گشت کرتا ہی دروازون پر بدن کے لئے غنی اور فقیر سے سوال سے پیش آتا ہی۔ مجاہد نے
روایت کی ہی کہ قانع نیز ہمسایہ ہی جو منتظر کسی چیز کا ہی۔ اور کرمانی نے زمخشری سے نقل کی ہی کہ قانع وہ ہی کہ راضی رہے اس چیز پر جو رکھتا ہو یا دیا جاوے بغیر سوال کے
اور معتر وہ ہی کہ سوال کرے وَشَعَائِرُ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا شعایر معنے مین عظیم اور اچھا کرنے بدن کے ہی یعنے اشارہ کرتا ہی اس معنے سے
باضافت طرف اللہ تعالی کے وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ اور عتیق جو آیت وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ مین واقع ہوا معنے مین اسکی آزادی کے ہی
ہاتھ سے ظالمون کے وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ کہا جاتا ہی وجبت معنے مین زمین پر گرنے کے وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ اور اسی باب سے
ہی یہہ قول معنے مین گرنے آفتاب کے ہی زمین پر غروب ہونیکے معنے مین حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ
الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا حضرت نے
ایک مرد کو دیکھا کہ چلاتا ہی بدنہ کو جو شتر ہدی کا تھا۔ پس فرمایا کہ سوار ہو اسپر فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ وہ کہنے لگا کہ یہہ شتر ہدی کا ہی کسطرح سوار ہوؤن فَقَالَ ارْكَبْهَا
وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فرمایا سوار ہو وائے تجہ پر یہہ دوسری بار فرمایا یا تیسری بار حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ
اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا **بَابٌ** مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ باب حکم مین اس شخص کے کہ اپنے ساتھ ہدی چلائی
خواہ حل سے ہو یا حرم سے حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ ابن عمر نے کہا کہ قران کیا حضرت نے درمیان حج
و عمرہ کے حجۃ الوداع مین وَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ اور ہدی لائی اور چلائی اپنے ساتھ ہدی کو ذو الحلیفہ سے جو میقات اہل مدینہ ہی
وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ پس ابتدا کیا حضرت نے پس تلبیہ کیا اثناے احرام مین ساتھ عمرے کے۔ اور تلبیہ کیا ساتھ
حج کے۔ اور احادیث سابقہ سے معلوم ہوا کہ حضرت نے جدا احرام حج کے لئے نہ باندھا فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ پس قران
کیا لوگون نے حضرت کے ہمراہ عمرے کے ساتھ طرف حج کے فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ پس تھا لوگون سے کوئی شخص کہ ہدی
اپنے ہمراہ لائی اور ہدی چلائی تھی۔ اور بعض ایسے کوئی تھا کہ ہدی نہ لائی فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى
فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ پس جب حضرت قدوم لائے مکہ معظمہ کو تو لوگون کو فرمایا کہ جو شخص کہ تمہارے سے ہدی لائی مقرر وہ احرام سے نہ نکلے اور مباح
نکرے آپ پر اس چیز سے جو حرام کیا اپنے پر احرام سے یہان تک کہ تمام کرے حج کو وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ
وَلْيَحْلِلْ اور جو شخص کہ تمہارے سے ہدی نہ لائی تو اسکو چاہئے کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کرے درمیان صفا و مروہ کے اور سر کے بال کو قصر کرے اور احرام سے نکلے یہان
بال کا قصر فرمایا نہ حلق۔ اگرچہ قصر سے حلق افضل ہی۔ اسلئے کہ تا بال باقی رہین۔ اور احرام حج سے نکلنے کے بعد حلق کرے ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ پھر احرام باندھے عرفات پر جانیکے
وقت واسطے حج کے فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ اور جو شخص کہ ہدی نہ پائے تو چاہئے کہ روزہ رکھے تین روزے
حج کے ایام مین۔ اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر کے طرف پھرے فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ پس طواف کیا حضرت نے بیت اللہ کا جسوقت
کہ مکہ معظمہ مین آئے پس بوسہ دیا حجر اسود کو جس حال مین کہ ابتدا کیا استلام سے ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً پھر رمل کیا اور تند راہ چلے تین طواف مین

اور بغیر رمل کے مشی کی چار طواف مین ثم ركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين پس نماز پڑھی جسوقت کہ طواف کیا بیت اللہ کا نزدیک مقام ابراہیم کے
دو رکعت ثم سلم فانصرف فاتى الصفا فطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف پھر سلام دیا نماز سے اور پھر اس سے پھر کو صفا پر آئے پھر صفا و مروہ کے
درمیان سات طواف کئے ثم لم يحلل من شيء حرم عليه حتى قضى حجه ونحر هديه يوم النحر پھر حلال نہ کیا اس چیز کو جو حرام ہوئی تھی اس پر
یہان تک کہ تمام کیا حج کو اور ذبح کیا ہدی کو نحر کے روز جو دسوین ماہ ذیحجہ کی ہی وافاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه پھر عرفات سے آنے
اور طواف افاضہ کیا پھر حلال کیا وہ جو حرام ہوا تھا احرام باندھنے سے وفعل مثل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اور کیا مانند اس چیز کے جو حضرت نے
کیا کہ ہدی چلائی تھی اور بعض حواشی مین ضمیر فعل کی ابن عمر کے طرف رکھتے ہین **باب** من اهدى وساق الهدى من الناس باب بیان مین اس شخص
کے کہ ہدی لائی اور لوگون سے ہدی چلائی وعن عروة ان عائشة اخبرته عن النبي صلى الله عليه وسلم في تمتعه بالعمرة الى الحج عروہ سے روایت ہے
کہ مقرر بی بی عایشہ نے اسکو خبر دی پیغمبر خدا سے باب مین تمتع آپکے ساتھ عمرے کے احرام حج تک فتمتع الناس معه بمثل الذي اخبرني سالم عن ابن عمر
پس تمتع کیا لوگون نے حضرت کے ساتھ مانند اسکے جو خبر دی مجھے سالم ابن عمر سے اور اسنے حضرت سے **باب** من اشترى الهدى من الطريق باب بیان مین
اس شخص کے کہ خریدے اس جانور کو کہ بیت الحرام کو لیجاتا ہی راہ کے درمیان سے خواہ حرم ہو یا حل روا ہی **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد عن ايوب
عن نافع قال قال عبد الله بن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما لابيه اقم فاني لا آمنها ان تصد عن البيت نافع نے کہا کہ عبداللہ نے
اپنے باپ ابن عمر کو کہا کہ اقامت کیجئے یعنے اس سال حج کو نجانے مقرر مین ایمن نہین ہون فتنہ سے کہ آپ روکے جاؤ بیت اللہ کو پہنچنے سے قال اذا افعل كما فعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم ابن عمر نے کہا کہ اسوقت مین کرتا ہون جیسا کیا تھا پیغمبر خدا نے جسوقت کہ حدیبیہ مین روکے گئے اور احرام سے باہر آئے وقال الله تعالى لقد كان
في رسول الله اسوة حسنة اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ مقرر تمہارے لئے ہی پیغمبر خدا مین اچھی متابعت فانا اشهدكم اني قد اوجبت على نفسي العمرة
فاهل بالعمرة من الدار اور مین گواہ لیتا ہون تم کو کہ مقرر مین نے واجب کیا ہی اپنی ذات پر عمرہ - پس لبیک کہا عمرے کے لئے اپنے گھر سے - اس جگہہ جواز احرام کا میقات کو
پہنچنے کے آگے معلوم ہوا قال ثم خرج حتى اذا كان بالبيداء اهل بالحج والعمرة کہا عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کہ نکلے ابن عمر یہان تک کہ جب صحرا مین تھے لبیک
کہی حج و عمرہ ہر دو کے لئے وقال ما شان الحج والعمرة الا واحد کہا نہین ہی حال حج و عمرہ کا مگر ایک ہی عمل مین ثم اشترى الهدى من قديد پس خرید کیا
ہدی کو موضع قدید سے جو حل مین ہی ثم قدم مكة فطاف لهما طوافا واحدا پس طواف کیا ایک طواف واسطے حج اور عمرے کے فلم يحل حتى احل منهما
جميعا اور باہر نہ آیا احرام سے یہان تک کہ باہر آیا حج اور عمرے سے جیسا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین کیا **باب** من اشعر وقلد بذي الحليفة ثم
احرم باب جواز حال مین اس شخص کے کہ اشعار کرے ہدی کو اور قلادہ باندھے ذو الحلیفہ سے جو میقات اہل مدینہ کی ہی پھر احرام باندھے اس جگہہ سے وقال نافع كان
ابن عمر رض اذا اهدى من المدينة قلده واشعره بذي الحليفة نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر جسوقت کہ ہدی لیجاتے مدینہ طیبہ سے تقلید و اشعار کرتے
اسکو ذو الحلیفہ سے يطعن في شق سنامه الايمن بالشفرة ووجهها قبل القبلة اشعار مارتے داہنے جانب کو کوہان شتر کے بڑی چھری سے اور منہ
بدنہ کا قبلے کے طرف کرتے جس حال مین کہ وہ بیٹھا ہو - یہہ بیان اشعار کا ہی - اور اشعار مین علما کو اختلاف ہی امام شافعی کے پاس سنت ہی - اور ابراہیم نخعی و امام ابوحنیفہ سے منقول
ہی کہ اشعار مکروہ ہی - طحاوی جو علمائے حنفیہ اور عظمائے فقہا و محدثین سے ہی کہتا ہی کہ امام نے اصل اشعار مکروہ نہ کہا ہی - بلکہ انکے پاس اشعار اہل زمان کا مکروہ تھا کہ زخم اس
طرح پر کرتے تھے کہ بدنہ ہلاکت کو پہنچتا - اور وہ اشعار جو حضرت کرتے تھے پوست کو سنام کے طرف ایک پارہ دور کرتے اور خون آلودہ کرتے - امام ابوحنیفہ نے تقلید پر اکتفا کیا
اور جو غرض کہ اشعار سے ہی اسکو حاصل سمجھا - اور اشعار کو جو مکروہ کہا تعذیب کا سد باب کرنیکے لئے ہی - ہدی کو ذبح سے آگے رنج دینے کا منع شارع سے معلوم ہوا ہی
حدثنا احمد بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة و
مروان قالا خرج النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة زمن الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه مسور بن مخرمہ
خواہر زادہ عبدالرحمن بن عوف کا ہی اور مروان بن حکم بن العاص جو بنی اعمام سے عثمان بن عفان کے ہی اور سرچشمہ اس فساد کا ہی جو صحابہ مین رو دیا - یہ ہر دو یعنے مسور اور مروان

نے کہا ۔ ظاہر ہے کہ وسے ہر دو بعضے صحابہ کے سنے ہوں کہ نکلے پیغمبر خدا وقت میں حدیبیہ کے اپنے ایک ہزار و چند یاروں میں حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَۃِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَہٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ جس وقت کہ تھے ذی الحلیفہ میں قلادہ باندھا حضرت نے ہدی کو اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرے میں حَدَّثَنَا

اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا وَاَشْعَرَھَا وَاَھْدَاھَا بی بی عایشہ نے کہا کہ بوتا میں نے قلادے کو حضرت کی ہدی کے پھر آپ نے قلادہ باندھا اپنے مبارک ہاتھ سے اور اشعار کیا ہدی کو فَمَا (اپنے ہاتھوں سے) حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ پس حرام نہوئی آپ پر کوئی چیز جو حلال کی گئی تھی آپ کے لئے اس سے آگے محظورات احرام سے ۔ یعنے بمجرد اسی تقلید و اشعار اور سوق ہدی کے محظورات احرام کے آپ پر حرام نہیں تھے (ممنوعات ۱۲)

بَاب فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ باب بیان میں بوٹنے قلادوں کے واسطے شتر اور گاو کے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ بی بی حفصہ نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ احرام سے نکلے اور آپ نہیں نکلے قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ فرمایا کہ میں نے باندھا اپنے سر کے بالوں کو مانند صمغ کے اور قلادہ کیا میں اپنی ہدی کو پس نہیں نکلتا ہوں میں احرام سے جبتک کہ باہر آؤں احرام حج سے (مثلاً اقیہ) اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ تکلف سے خالی نہیں ۔ اس لئے کہ حدیث میں بونا قلادے کا مذکور نہیں ۔ اور ہدی بھی مطلق ہی مگر یہ کہ ہم کہیں غالب ہی کہ قلادہ بونے سے ہی ہوتا ہی اور شامل ہی ہر دو کو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے حضرت ہدی بھیجتے مدینہ سے پس بوتی میں قلادے آپ کی ہدی کے ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ پھر ہدی چلانے سے دوری نہیں لیتے اس چیز سے جو دوری لیتا ہی محرم

بَاب اِشْعَارِ الْبُدْنِ باب بیان میں اشعار کرنے شتر کے

وَقَالَ عُرْوَۃُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْعَرَہٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ عروہ نے مسور سے لایا ہی کہ تقلید کی حضرت نے اشعار کیا اسکو اور احرام باندھا وقت میں حدیبیہ کے ساتھ عمرے کے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَھَا وَقَلَّدَھَا اَوْ قَلَّدْتُھَا بی بی عایشہ نے کہا کہ بوتی میں نے قلادے حضرت کے ہدی کے پھر اشعار کیا آپ نے اور تقلید کی انکو یا تقلید کی میں نے ۔ یہہ شک راوی کا ہی ثُمَّ بَعَثَ بِھَا اِلَی الْبَیْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ لَہٗ حِلٌّ پس حرام نہیں تھی آپ پر جو چیز کہ حلال تھی

بَاب مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِیَدِہٖ باب بیان میں شخص کے کہ باندھے قلادے اپنے ہاتھ سے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ زِیَادَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَھْدٰی ھَدْیًا حَرُمَ عَلَیْہِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ حَتّٰی یُنْحَرَ ھَدْیُہٗ عمرہ نے خبر دی عبد اللہ بن ابی بکر کو کہ زیاد نے بی بی عایشہ کو لکھا کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جسنے ہدی چلائی تو اسپر حرام ہی وہ چیز جو حرام ہی حاجی پر کہ احرام باندھا ہو حج کا یہاں تک کہ ذبح کرے اپنی ہدی کو قَالَتْ عَمْرَۃُ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لَیْسَ کَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ عمرہ کہتی ہی کہ بی بی عایشہ نے جواب دیا کہ ایسا نہیں کہ جیسا ابن عباس نے کہا میں بوتی ہوں قلادے حضرت کی ہدی کے اپنے ہاتھ سے ثُمَّ قَلَّدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ پھر باندھا انکو حضرت نے اپنے دست مبارک سے ثُمَّ بَعَثَ بِھَا مَعَ اَبِیْ پھر روانہ فرمایا اسکو میرے والد ابو بکر صدیق کے ساتھ ۔ یہہ اس حج میں تھا کہ حضرت انکو میر حاج بنا کے بھیجا اور آپ مدینہ طیبہ میں رہے فَلَمْ یَحْرُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّہُ اللّٰہُ لَہٗ حَتّٰی نُحِرَ الْھَدْیُ پس حرام نہ کی گئی حضرت پر جو چیز کہ حلال کیا خدا تعالی نے آپ کے لئے یہاں تک کہ ذبح کی گئی ہدی

بَاب تَقْلِیْدِ الْغَنَمِ باب بیان میں قلادہ باندھنے کے بیچ ہدی کے بکرے کو

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَھْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً غَنَمًا بی بی عایشہ نے کہا کہ ہدی بھیجی حضرت نے ایک بار غنم اور ظاہر ہی کہ اسکی تقلید طریقہ مسنون پر اس جناب کا ہی کی ہوں جیسا کہ دوسری حدیث میں

اسکا ترجمہ گذر چکا ہے **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابراهيم عن الاسود عن عائشة
قالت كنت افتل القلائد لرسول الله صلى الله عليه وسلم فيقلد الغنم ويقيم في اهله حلالا۔ اسکا ترجمہ گذرا **حدثنا**
ابو النعمان قال حدثنا منصور بن المعتمر ح وحدثنا محمد بن كثير قال اخبرنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود
عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت افتل قلائد الغنم للنبي صلى الله عليه وسلم فيبعث بها ثم يمكث حلالا۔ بی بی عائشہ
نے کہا کہ تھی میں بٹتی قلادے بکریوں کے حضرت کے لئے۔ پس بھیجا اسکو حضرت نے مکہ معظمہ کو اور آپ ٹھہرے مدینہ منورہ میں جس حال میں کہ حلال و غیر محرم ہیں **حدثنا**
ابو نعيم قال حدثنا زكريا عن عامر عن مسروق عن عائشة رض قالت فتلت لهدي النبي صلى الله عليه وسلم تعني القلائد
قبل ان يحرم **باب** القلائد من العهن۔ باب اس بیان میں کہ قلادے پشم سے ہیں۔ عہن معنے میں پشم رنگین یا سرخ کے بھی آیا ہی **حدثنا**
عمرو بن علي قال حدثنا معاذ بن معاذ قال حدثنا ابن عون عن القاسم عن ام المؤمنين قالت فتلت قلائدها من عهن
كان عندي بی بی عائشہ نے کہا کہ میں نے قلادے بنائے پشم رنگین سے جو میرے پاس تھا **باب** تقليد النعل۔ باب بیان میں تقلید کرنے نعل کے ہدی کو نعل
اسم جنس ہے اسکا اطلاق واحد اور فوق واحد درست ہی **حدثنا** محمد هو ابن سلام قال اخبرنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن معمر
عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة قال
اركبها قال انها بدنة قال اركبها قال فلقد رأيته راكبها يساير النبي صلى الله عليه وسلم والنعل
في عنقها۔ تابعه محمد بن بشار متابعت کی ہی محمد بن بشار نے معمر کی۔ محمد بن بشار شیخ ابن حجر کا کہنا ہی کہ تحقیق وہ ہی کہ متابعت کرنیوالا علی بن مبارک ہے
قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا علي بن المبارك عن يحيى عن عكرمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم محمد بن بشار نے
کہا کہ حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر نے **باب** الجلال للبدن۔ باب بیان میں جلوں کے جو ہدی کے اونٹوں کے لئے ہوں۔ جلال بکسر جیم جمع جل کا ہی معنے میں
اس چادر کے جو اونٹ پر ڈالتے ہیں وكان ابن عمر رضي الله عنهما لا يشق من الجلال الا موضع السنام اور تھے ابن عمر کہ پارہ نکرتے جلوں سے مگر کوہان شتر
کی جگہہ جو محل اشعار کا ہی تا نمایاں ہو واذا نحرها نزع جلالها جسوقت کہ ذبح کرتے اسکو کھینچ لیتے اسکے جل کو مخافة ان يفسدها الدم اس اندیشہ سے کہ خراب
اور ضایع کرے اسکو ذبح کا خون ثم يتصدق بها پھر تصدق کرتے جلوں کو **حدثنا** قبيصة قال حدثنا سفيان عن ابن ابي نجيح عن مجاهد
عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن علي رضي الله عنه قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتصدق بجلال البدن
التي نحرت وبجلودها علی مرتضی سے مروی ہی کہ حضرت نے مجھ کو حکم فرمایا یہ کہ صدقہ کروں ہدی کے اونٹوں کے جلوں کو جو ذبح کئے گئے ہیں اور پوست کو انکے **باب**
من اشترى هديه من الطريق وقلده باب جواز میں فعل اس شخص کے کہ خرید کیا ہدی کو اثنائے راہ میں اور قلادہ باندھا اسکو **حدثنا**
ابراهيم بن المنذر قال حدثنا ابو ضمرة قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع قال اراد ابن عمر رض الحج عام حجة الحرورية في
عهد ابن الزبير نافع نے کہا کہ ابن عمر نے ایک سال حج کرنا چاہا کہ جب حروریہ نے قصد کیا عہد میں ابن زبیر کے جو مکہ معظمہ میں دعوا خلافت کا کیا۔ حروریہ بفتح حاء مہملہ اور واؤ
سے پہلا مضموم اور دوسرا مکسور اور مد میان ہر دو کے واو ہی۔ حرورا ایک قریہ ہی نواحی کوفہ سے ہی سو جانئے کہ یہ قریہ اس جگہہ پر ہی کہ جب خوارج نے حضرت علی سے انحراف کیا تھا
جگہہ پر جمع آئے۔ اور حروریہ خوارج کو کہتے ہیں اور احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ابن عمر نے جو حج کا ارادہ کیا وہ ابن زبیر کے زمانے میں تھا جو حجاج ظالم نے جنگ پر امادہ
ہوا تھا اور یہہ واقعہ سن تہتر میں تھا۔ اور تطبیق میں ان احادیث کے کہہ سکتے ہیں کہ حروریہ حجاج اور اسکے اتباع کو کہتے ہیں۔ اس جہت سے کہ خوارج امام بحق کی اطاعت
سے نکل گئے۔ اور حجاج اور اسکا لشکر بھی دائرہ حق سے باہر ہوا تھا فقيل له ان الناس كائن بينهم قتال ونخاف ان يصدوك فقال لقد كان
لكم في رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع پس کہا مقرر تمہارے لئے رسول خدا میں اتباع نیک ہی۔ اسوقت میں کرتا ہوں جیسا کہ کیا تھا حضرت نے
حدیبیہ میں اشهدكم اني اوجبت عمرة گواہ لیتا ہوں میں تم کو کہ مقرر میں نے واجب کیا ہی عمرے کو حتى اذا كان بظاهر البيداء قال ما شان الحج والعمرة

الا واحد یہان تک کہ ظاہر ہو بیدا مین وہ صحرا ہی جو ذوالحلیفہ کے آگے ہی نہین ہی حال حج اور عمرہ کا مگر ایک اشہدکم انی قد جمعت حجۃ وعمرۃ گواہ لیتا ہون مین تم
کو کہ مقرر مین نے جمع کیا ہی حج کو ساتھ عمرے کے واھدی ھدیا مقلدا اور چلائی مین نے ہدی کو جس حال مین کہ قلادہ باندھا تھا اشتراہ حین قدم فطاف
بالبیت وبالصفا والمروۃ خریدا اسکو جسوقت کہ قدوم لایا مکہ معظمہ مین پس طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا و مروہ کے درمیان ولم یزد علی ذلک ولم
یحلل من شیء حرم منہ حتی یوم النحر اور زیادہ نہ کیا یعنے طواف اور سعی پر کسی چیز کو اور حلال نہ کیا کسی چیز سے جو حرام تھی روز نحر تک فحلق ونحر پس سر کے
بال منڈوایا اور ذبح کیا ورای ان قد قضی طواف الحج والعمرۃ بطوافہ الاول اور اعتقاد کیا کہ مقرر ادا کیا طواف حج اور عمرہ کا اپنے پہلے طواف
جو وقوف عرفات کے بعد کیا یعنے حج و عمرہ کے ایک طواف پر اکتفا کیا ثم قال ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا کہ ایسا ہی کیا ہی حضرت نے

باب ذبح الرجل البقرۃ عن نسائہ من غیر امرھن باب بیان مین ذبح کرنے مرد کے ایک گاؤ کو اپنے عورتون کی طرف سے بغیر اسکے کہ وے
کہین ہون **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمن قالت سمعت
عائشۃ یقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخمس بقین من ذی القعدۃ ولا نری الا الحج عمرہ کہتی ہی کہ مین بی بی عائشہ
سے سنی ہی کہ کہتی تھین کہ نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے پانچ روز مین جو باقی تھے ماہ ذی قعدہ سے جس حال مین کہ گمان نہین لیجاتے تھے ہم مگر حج کا فلما دنونا من مکۃ
امر رسول اللہ صلعم پس جسوقت کہ ہم نزدیک ہوے مکہ معظمہ کے حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یکن معہ ھدی اذا طاف وسعی
بین الصفا والمروۃ ان یحل جو شخص کہ نہو ساتھ اسکے ہدی جسوقت کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کی درمیان صفا و مروہ کے تو احرام سے نکلے قالت
فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھذا قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ بی بی عائشہ نے کہا
پس لایا ہم پر نحر کے گوشت گاؤ کا تو مین نے کہا کہ کیا ہی یہہ تو کہا اس شخص نے جو لایا تھا کہ ذبح کیا حضرت نے اپنے بی بیون کے طرف سے ۔ ترجمہ مین لفظ ذبح لکھا اور حدیث مین
نحر واقع ہوا ۔ سو اشارہ کیا ہی کہ نحر معنے مین ذبح کے ہی جیسا کہ اسی حدیث مین سلمان کی روایت سے جو باب مین ما یاکل البدن کے آئی ہی لفظ ذبح آیا ہی ۔ گاؤ
کو نحر کرنا علما کے پاس جایز ہی لاکن ذبح مستحب ہی ۔ مولف بخاری علیہ الرحمہ نے بی بی عایشہ کے استفہام سے جو استدلال کیا ہی کہ بی بیون کے بلا اذن حضرت نے انکے طرف سے قربانی دی یہہ
تکلف سے خالی نہین ۔ اس لیے کہ ما ھذا کے استفہام سے ہوسکتا ہی کہ وہ پوچھنا اسطرح پر ہو کہ یہہ گوشت اسی گاؤ کا ہی جو ہمارے طرف سے ذبح کئے ہین ۔ یا اسی گاؤ کا گوشت
ذبح سو معلوم ہوا کے بعد پوچھنا اس طرح پر تھا کہ آیا ہم اس گوشت سے لینا اور کھانا روا ہی اور ایسے ہی احتمالات ہین قال یحیی فذکرتہ للقاسم فقال اتتک
بالحدیث علی وجہہ یحیی جو عمرہ سے راوی ہی کہتا ہی کہ مین نے عمرہ کی اس روایت کا ذکر قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے کیا تو انہون نے کہا کہ اس حدیث کو
اس وجہ پر لائی ہی کہ جس مین کچھ تغیر و تبدل نہوا **باب** النحر فی منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی باب بیان مین نحر کرنے کے اس جگہہ پر جہان
حضرت نے نحر کیا منی مین **حدثنا** اسحق بن ابراھیم سمع خالد بن الحارث قال حدثنا عبید اللہ عن نافع ان عبد اللہ رضی
اللہ عنہ کان ینحر فی المنحر قال عبید اللہ منحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نحر کرتے تھے حضرت کے منحر مین **حدثنا**
ابراھیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض قال حدثنا موسی بن عقبۃ عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان یبعث
بھدیہ من جمع من اخر اللیل حتی یدخل بہ منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع حجاج فیہم الحر والمملوک نافع سے مروی
ہی کہ ابن عمر اپنی ہدی کو مزدلفہ سے آخر شب بھیجا کرتے ۔ یہان تک کہ اسکو حضرت کے منحر مین لاتے ان حاجیون کے ساتھ کہ ان مین آزاد اور بردے ہوا کرتے **باب**
من نحر بیدہ باب حکم مین اس شخص کے کہ اپنی ہدی کو اپنے ہاتھ سے نحر کرے **حدثنا** سہل بن بکار قال حدثنا وھیب عن ایوب عن
ابی قلابۃ عن انس وذکر الحدیث اشارہ ہی اس حدیث کے طرف جو یہی اسناد سے باب مین نحر البدن کے لائی ہی قال نحر النبی صلی اللہ علیہ و
سلم بیدہ سبع بدن قیاما اور انس نے کہا کہ نحر کئے رسول خدا اپنے مبارک ہاتھ سے سات شتر جس حال مین کہ وے شتر کھڑے تھے وضحی بالمدینۃ
بکبشین املحین اقرنین اور ذبح کئے اضحیہ مین مدینہ منورہ مین دو بکرے کبرے کہ جن کا رنگ سیاہ سفیدی آمیز ہو بڑے سنگ والے املح اس بکرے کو کہتے

ہیں کہ جسکی سیاہی زیادہ سفیدی سے ہو مختصر اًیہ تتمہ اسکے قول کا ہی ذکر الحدیث یہ باب اس حدیث کے ساتھ غیر روایت ابی ذر میں ساقط ہی **باب**

نَحْرِ الْاِبِلِ الْمُقَيَّدَةِ باب بیان میں نحر کرنے اس شتر کے جو باندھا گیا ہو **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ

زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا زیاد نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ ایک کجاوہ پر آئے۔ مفر بیٹھلایا ہدی

کے اونٹ کو کہ جسکو نحر کرنا چاہتے تھے قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عمر نے کہا اٹھا اسکو جس حال میں کہ کھڑا ہو اور

باندھا گیا ہو اور یہ سنت محمدی ہی علیہ الصلوۃ والسلام۔ اقران زمان اس دو حال کا جو قیاما ومقیدۃ ہی بحسب عرف ہے اور ہو سکے کہ قیاما منصوب مصدریہ پر ہو قَالَ شُعْبَةُ

عَنْ يُوْنُسَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ شعبہ نے یونس سے لایا ہی کہ خبر دی مجھ کو زیاد نے۔ فائدہ اس قول کا وہ ہی کہ یونس نے زیاد سے بطریق اخبار و سماع کے لایا ہی۔ پس توہم تدلیس سے

دور تر ہوگی **باب** نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً باب بیان میں نحر کرنے شتر ہدی کے جس حال میں کہ استادہ ہو وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ابن عمر نے کہا کہ لازم پکڑو سنت محمدی کو وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَوَافَّ قِيَامًا اور ابن عباس نے آیہ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

صَوَافَّ کی تفسیر میں کہا کہ صواف قیام کے معنے میں ہی یعنے ذکر کرو نام خدا کا ذبح میں جس حال میں کہ کھڑے ہیں **حدثنا** سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ

بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ انس نے کہا کہ حضرت نے چہار رکعت نماز ظہر مدینۂ طیبہ میں پڑہی اور نماز عصر ذی الحلیفہ میں جو میقات اہل مدینہ ہی دو رکعت حجۃ الوداع میں

فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ پس خواب کئے حضرت ذو الحلیفہ میں اور جب صبح کی سوار ہو اپنے مرکب پر پس آغاز کی تسبیح و تہلیل فَلَمَّا

عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبّٰى بِهِمَا جَمِيْعًا پس جسوقت بیدا پر آئے تلبیہ کئے ساتھ حج و عمرہ کے اکیبا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا پس جب داخل ہوئے مکۂ معظمہ میں لوگوں کو حکم

فرمایا کہ احرام سے نکلیں وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا اور نحر کئے اپنے دست مبارک سے سات شتر ہدی کے جس حال میں کہ

کھڑے تھے وَضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اور ذبح کئے اضحیہ کے لئے مدینۂ منورہ میں دو کبش ابلق سیاہ و سفید رنگ والے دراز شاخ **حدثنا**

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَنَسٍ کہتے ہیں کہ یہ مرد کہ بعضوں نے جانا ہے

کہ لا یا وہی ابو قلابہ ہی عَنْ اَنَسٍ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ

پھر خواب کئے یہاں تک کہ صبح کی پس نماز پڑہی صبح کی پھر سوار ہو مرکب پر اپنے جب برابر ہو بیدا کے لبیک کہے حج و عمرہ کے لئے **باب** لَا يُعْطِي الْجَزَّارَ مِنَ الْهَدْيِ

شَيْئًا باب اس بیان میں کہ دیا نجاوے ذبح کرنیوالے کو ہدی سے کوئی چیز۔ یعنے اسکی مزدوری میں کوئی چیز ندیں۔ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ امیر المومنین علی مرتضی کہتے ہیں کہ روانہ فرمایا مجھے پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ آپکے امر ہدی کا متولی ہوؤں اور وہ سو اونٹ تھے اور

مسلم نے حدیث طویل جابر سے روایت کی ہی کہ حضرت تریسٹھ اونٹ آپ نحر کئے اور باقی اونٹ علی مرتضی کے تحویل فرمائے اور انکو اپنی ہدی میں شریک فرمایا فَاَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ

لُحُوْمَهَا ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا پھر مجھ کو حکم فرمایا تو میں نے انکے گوشت کو تقسیم کیا پھر حکم کیا تو انکے جل اور پوست کو بھی قسمت کیا وَقَالَ

سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِيْ جِزَارَتِهَا فرمایا کہ کھڑا رہوں میں ہدی کے اونٹوں پر کہ جنکو ذبح کئے ہیں اور نہ دوں ان سے کوئی

چیز ذبح کی مزدوری میں جزارت بضم جیم و زا اور را درمیان ہر دو کے الف ہی مزد ذبح کو کہتے ہیں اور بکسر عمل جزار کو کہتے ہیں۔ یہی جزو حدیث مطابق ترجمہ کے ہی اور حدیث

اول ساکت ہی معنے سے ترجمہ کے ولیکن جب بحسب متن وہی حدیث ہی۔ اور ہر دو کو عبد الرحمن نے علی بن ابیطالب سے نقل کی گویا حمل کیا ہی اسکو اسی حدیث پر **باب**

يُتَصَدَّقُ بِجُلُوْدِ الْهَدْيِ باب بیان میں کہ تصدق کیا جاوے ہدی کے پوست اور بیچا نجاوے اپنے لئے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يحيى عن

(حاشیہ: ورنہ قصاب کو مزدوری میں ... [illegible])

یحیی عن ابن جریج قال اخبرنی الحسن بن مسلم و عبد الکریم الجزری ان مجاھدا اخبرھما ان عبد الرحمن بن ابی لیلی اخبرہ
ان علیا رضی اللہ عنہ اخبرہ مجاہد نے خبر دی ہی حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری کو کہ مقرر عبد الرحمن نے خبر دی مجاہد کو کہ علی مرتضی نے خبر دی اسکو ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ وان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا ولا یعطی فی
جزارتھا شیئا حضرت نے جناب علی مرتضی کو فرمایا کہ ہدی کے اونٹوں پر قیام کرے اور یہہ کہ قسمت کرے تمام گوشت انکا اور پوست اور جل انکے - اور مزدوری مین کوئی چیز
ندیوے **باب** من یتصدق بجلال البدن باب اس بیان مین کہ تصدق کرے ہدی کے اونٹوں کے جلوں کو **حدثنا** ابو نعیم
قال حدثنا سیف بن ابی سلیمان قال سمعت مجاھدا یقول حدثنی ابن ابی لیلی ان علیا رضی اللہ عنہ حدثہ قال
اھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ بدنۃ فامرنی بلحومھا فقسمتھا ثم امرنی بجلودھا فقسمتھا علی مرتضی نے کہا
کہ ہدی لائے پیغمبر خدا سو شتر پس فرمایا کہ تقسیم کرون گوشت انکا پس مین نے تقسیم کیا پس مجھکو حکم فرمایا کہ تقسیم کرون انکے جلوں کو پس مین نے قسمت کیا پھر مجھکو
فرمایا کہ قسمت کرون پوست کو انکے پس مین نے قسمت کیا اسکو **باب** واذ بوانا لابراھیم مکان البیت الی قولہ فھو خیر لہ اس
باب کو مترجم کیا اس آیت کے ساتھ جو متضمن ہے اسکو ویذکروا اسم اللہ فی ایام معدودات اور ذکر کرتے ہین نام خدا کو معین روزون مین جو
عشرہ ذیحجہ ہی یا ایام تشریق کے علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام یہہ متعلق ہی ساتھ یذکروا اسم اللہ کے یعنے ذکر کرتے ہین وقت ذبح کے اوپر
اس چیز کے جو روزی دی ہی انکو چارپایوں سے جو ہدی ٹھہرائے ہین انکو فکلوا منھا پس کھاؤ انکے گوشت سے - یہہ امر استحباب کے لئے ہی یا اباحت کے لئے کیونکہ
مشرک لوگ ایام جاہلیت مین اسکا کھانا حرام جانتے تھے واطعموا البائس الفقیر اور کھلاؤ محتاج درماندگون کو مولف علیہ الرحمہ نے اس باب مین کوئی
حدیث اپنی شرط پر نپائی اس لئے آیت قرآنی پر اکتفا کیا ہی **باب** ما یاکل البدن وما یتصدق بہ باب بیان مین اس چیز کے کہ کھایا جاوے اونٹ
سے ہدی کے اور وہ چیز کہ تصدق کیا جاوے ساتھ اسکے قال عبید اللہ اخبرنی نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما لا یوکل من جزاء الصید
والنذر ابن عمر سے مروی ہی کہ کھایا نجاوے اس دم سے کہ محرم شکار کرنے کے سبب سے جزا دیوے اور نہ نذر سے - یعنے مالک کو چاہئے کہ نکھاوے اور واجب ہے کہ اسکو
تصدق کرے ویوکل ما سوی ذلک اور کھایا جاوے جو چیز کہ اسکے سوائی ہدی اور اضحیہ سے وقال عطاء یاکل ویطعم من المتعۃ اور عطا نے
کہا کہ کھاوے شکار کے جزا سے اور نذر سے اور کھلاوے اور دون کو ہدی سے کہ جسکو دم تمتع بھی کہتے ہین - مذہب عطا کا مذہب ابن عمر کے بالعکس ہے **حدثنا**
مسدد قال حدثنا یحیی عن ابن جریج قال حدثنا عطاء سمع جابر بن عبد اللہ یقول کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق
ثلث بمنی جابر کہتا تھا کہ تھے ہم نکھاتے شتر ہدی کے گوشت سے تین روز سے زیادہ جو ہم منی مین رہتے فرخص لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال کلوا وتزودوا پس رخصت دی ہم کو حضرت نے اور فرمایا کہ کھاؤ اور توشہ کرو فاکلنا وتزودنا پس ہم نے اس سے کھایا اور توشہ لیا قال قلت
لعطاء اقال حتی جئنا المدینۃ قال لا ابن جریج نے کہا کہ مین نے عطا سے پوچھا کہ آیا جابر نے کہا ہی یہان تک کہ ہم مدینہ طیبہ پہنچے - عطا نے کہا کہ جابر
ایسا نکہا - قسطلانی کہتا ہی کہ صحیح مسلم مین لا کی جگہہ نعم آیا ہی - اور اسکی جمع وتطبیق مین کہتے ہین کہ عطا فراموش کیا تھا پس لا کہا اور جب یاد آیا نعم کہا انتہی پوشیدہ
نرہے کہ بخاری کے رواۃ باوجود اس تمام ضبط و وثوق کے کسطرح اسی کلمہ لا پر اختصار کیا فتدبر **حدثنا** خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان
ھو ابن بلال قال حدثنی یحیی قال حدثتنی عمرۃ قالت سمعت عائشۃ تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لخمس بقین من ذی القعدۃ ولا نری الا الحج عمرہ کہتی ہے کہ مین نے بی بی عایشہ سے سنا کہ کہتی تھین نکلے ہم پیغمبر خدا باقی پانچ روز مین جو رہے تھے
ماہ ذو القعدہ سے اور گمان نہین رکھتے تھے مگر حج کا حتی اذا دنونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ
ھدی اذا طاف بالبیت ان یحل یہان تک کہ جب نزدیک پہنچے ہم مکہ معظمہ سے حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ نہو ہدی جسوقت کہ وہ طواف
کرے بیت اللہ کا تو احرام سے نکلے قالت عائشۃ فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھذا فقیل ذبح النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ بِالْبَقَرِ عائشہ نے کہا کہ پس ہمارے پاس لایا گیا نحر کے دن گوشت گاؤ کا پس میں پوچھی کہ یہہ کیا چیز ہی تو کہا گیا کہ حضرت ذبح کئے گائے کو اپنے بی بیون کے

طرف سے سوا اسکا یہہ گوشت ہی جو روانہ فرمایا قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ یحیی نے کہا پس ذکر کی مین

نے یہہ حدیث قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے تو کہا کہ عمرہ نے یہہ حدیث صداقت و درستی کے ساتھ تجھے پہنچائی **بَابُ** الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ باب بیان

مین سر منڈوانے سے اگے ذبح مسنون ہونے کے ہی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ

زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهٖ ابن عباس

نے کہا کہ پوچھے گئے حضرت اس شخص سے کہ سر منڈایا ذبح کرنے سے اگے حالانکہ طریقہ مسنونہ ذبح کرنا اگے ہی۔ اور ایسے ہی امور سے پوچھے گئے جیساکہ کسی نے طواف رکن کیا رمی

سے اگے فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین کچھ مضایقہ نہین **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ

الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ

لَا حَرَجَ ابن عباس نے کہا کہ ایک مرد نے حضرت سے عرض کی کہ مین نے طواف زیارت کی رمی کرنے سے اگے فرمایا کہ اس مین کچھ حرج نہین قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ

اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ کہا مین نے سر تراشا رمی جمار کرنے سے اگے فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین قَالَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ اُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقصود مولف علیہ الرحمہ کا وہ ہی کہ حدیث لا حرج کی کتنے اسانید سے مروی ہی سب کے سب مقبول اور صحیح ہین **حَدَّثَنَا**

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ پس کہا مین نے رمی کی بعد زوال افتاب کے فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین۔ مسا زوال افتاب کے بعد سے غروب افتاب تک کہتے ہین قَالَ

حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ کہا مین نے سر تراشا ذبح کرنے سے اگے۔ فرمایا کہ کچھ حرج نہین۔ اس مرد سایل کو مبہم لایا احتمال ہی کہ یہہ سب سوالات ایک

شخص سے ہوئے ہون۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ سائلین متعدد ہون۔ جاننا چاہیئے کہ اعمال روز نحر کے چار ہین۔ رمی اور ذبح اور حلق اور طواف اور اس ترتیب سے ادا کرنا سنت

ہی واجب نہین جیساکہ ان حدیثون سے واضح ہوا **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ ابو موسی نے کہا کہ قدوم لایا مین پیغمبر خدا

کی خدمت مین جس حال مین کہ وہ مکہ معظمہ کے بطحا مین تھے فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ پس فرمایا کہ آیا تو حج کیا مین نے کہا ہان قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ

لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ تو کس چیز سے تلبیہ کیا مین نے کہا کہ لبیک سے اہلال کیا مانند اہلال پیغمبر خدا کے۔ اور

ہو سکے کہ یہہ لبیک ایک کلمہ ہو کہ ادب کے جہت سے جواب سے اگے عرف مین خطاب کے کہتے ہین اور جواب وہی ہی جو اسکے بعد مذکور ہی فَقَالَ اَحْسَنْتَ اِنْطَلِقْ

فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس فرمایا کہ تو اچھا کیا جا پس مین کعبہ کا طواف کیا اور سعی کی صفا و مروہ مین ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً

مِنْ نِسَاءِ بَنِيْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِيْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَكُنْتُ اُفْتِيْ بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ پھر مین آیا

ایک عورت پر جو قبیلۂ بنی قیس کے عورات سے تھی پس اسنے کھولی میرے سر کے بال اور مین احرام سے نکلا پھر احرام باندہا حج کا اور مین فتوے دیتا تھا لوگون کو

اس طریق پر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ اَنْ نَاْخُذَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَاْمُرُ بِالتَّمَامِ پس مین ذکر کیا اسکا

عمر فاروق سے جو جانا تھا پیغمبر خدا سے۔ انہون نے فرمایا ہم اخذ کرین کتاب اللہ سے جو حکم کرتی ہی حج و عمرہ تمام کرنے پر اور نہ نکلنے سے احرام سابق سے چنانچہ

حقتعالی نے فرمایا وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاَنْ نَاْخُذَ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ

حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ اور ہم نذکرین حضرت کی سنت اور فعل سے جو باہر نہ آئے احرام سے یہان تک کہ پہنچی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہہ حدیث سابق مین بہ بیان شافی مذکور ہوئی ہی **باب** مَنْ لَبَّدَ رَاْسَهٗ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَحَلَقَ باب حکم مین اس شخص کے کہ باندہا سر کے بالون کو گوندے یا اور کسی ایسی ہی چیز سے احرام کے وقت اور سر منڈہانا احرام سے نکلنے کے بعد جمہور علما اسپر ہین کہ منڈہانا ایسے بالون کا احرام سے نکلنے کے بعد واجب ہی امام شافعی کہتے ہین کہ مستحب ہے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ مفر حفصہ نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی کہ لوگ عمرے سے باہر آئے اور آپ اپنے عمرے سے باہر نہ آئے قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ فرمایا کہ مین باندہا ہون سر کو ساتھ احرام کے اور قلادہ کیا ہون ہدی کو پس احرام سے باہر نہ آتا ہون یہان تک کہ ذبح کرون ہدی کو۔ پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین حلق کا ذکر نہین باآنکہ ترجمہ مین لایا ہی۔ اور وہ جو تطبیق مین کہتے ہین کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حلق کیا ہی یہہ تطبیق کچھ نہین۔ اس لیے کہ داب امام بخاری علیہ الرحمہ کا سب جگہہ وہ ہی کہ جو احکام ترجمہ مین لاتا ہی انکو احادیث واردہ سے مدلل کرتا ہی جیسا کہ باب تالی مین حلق کو ترجمہ مین ذکر کیا اور حدیثین کہ اسپر دلالت کرتے ہین لایا ہی **باب** الْحَلْقِ وَالتَّقْصِیْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ باب بیان مین سر منڈہانے اور مو سر کترانے اور کوتاہ کرنے کے احرام سے نکلنے کے وقت

حدثنا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِهٖ ابن عمر کہتے تھے کہ حلق کیا پیغمبر خدا نے اپنے حج مین سب مناسک سے فارغ ہونیکے بعد

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا الٰہی رحمت کر حلق کرنیوالون یعنے سر منڈہانیوالون پر احرام سے نکلنے کے وقت قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ صحابہ نے کہا قصر کرنیوالون یعنے سر کے بال کترانیوالون کو بھی داخل رحمت کیجیے یا رسول اللہ تب بھی آپنے دعا کی کہ خدایا رحمت کر حلق کرنیوالون پر قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ صحابہ نے پھر کہا کہ قصر کرنیوالون کے حق مین دعا کیجیے تب حضرت نے دعا کی کہ الٰہی قصر کرنیوالون پر رحمت کیجیے وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِیْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ لیث نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے نافع نے کہا کہ حضرت نے دعا کی کہ بار خدایا رحمت کر حلق کرنیوالون پر ایکبار یا دوبار یہہ شک راوی کا ہی۔ اکثر راویون نے امام مالک کی روایت پر اتفاق کیا ہی کہ حضرت نے حلق کرنیوالون کے باب مین دو بار دعا کی۔ اور تیسری بار قصر کرنیوالون کو بھی داخل دعا فرمایا قَالَ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ فِی الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِیْنَ عبید اللہ عمری نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے نافع نے کہ حضرت نے چوتھے بار دعا کی والمقصرین

حدثنا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ حضرت نے دعا کی کہ خدایا بخش دے سر منڈانے والون کو قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ قصر کرنیوالون کو بھی قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا حضرت نے یہی دعا تین بار کی قَالَ اور چوتھے بار فرمائے وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یہان معلوم ہوا کہ حلق افضل ہی قصر سے متمتع کے لئے۔ کہتے ہین کہ عمرے سے فارغ ہونے کے بعد قصر کرے اسکے بعد حج کو تمام کرے تا ہر دو حکم پر قیام کیا ہو اور حلق اکمل عبادتین مین واقع ہوا اور عورات کے لئے مطلق قصر ہے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے حلق کیا اور صحابہ سے ایک طایفہ بھی۔ اور بعضے صحابہ نے قصر کی ابو سعید خدری نے روایت کی کہ حضرت نے صحابہ کو دیکھا کہ حلق کئے ہین سال حدیبیہ مین سوائے عثمان ذو النورین اور ابی قتادہ کے پس مغفرت طلب کی حلق کرنیوالون کی تین بار۔ اور قصر کرنیوالون کی چوتھے بار

حدثنا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ معاویہ سے مروی ہی کہ کہا مین نے

الجزء السابع

قصر کیا حضرت کے سر مبارک سے ساتھ مشقص کے۔ صواب یہہ ہی کہ یہ ہر دو عمرے مین جائز ہیں مشقص بکسر میم وسکون شین معجمہ وفتح قاف اور دال مہملہ سے اس تیر کو کہتے
ہین کہ جسکا پیکان نہین ہو۔ اور منقول ہی کہ مشقص پیکان عریض کے معنے مین ہی اور بعض کہتے ہین کہ پیکان دراز ہی نہ عریض **باب** تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ
بَعْدَ الْعُمْرَةِ باب بیان ہین قصر کرنے متمتع کے بعد تمام کرنے عمرے کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ
أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ابن عباس نے کہا کہ جب حضرت مکہ معظمہ کو قدوم لائے اپنے یارون کو فرمایا کہ طواف
کرین بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا و مروہ کے ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا پھر احرام سے باہر آوین اور حلق کرین یا قصر کرین **باب**
الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ باب بیان ہین طواف کرنے حجاج کے بیت اللہ کا نحر کے روز اور یہہ طواف افاضہ ہی اور اسکو طواف صدر بھی کہتے ہین قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ ابو زبیر نے بی بی عایشہ و ابن عباس
رضی اللہ عنہم سے لایا ہی کہ تاخیر کی حضرت نے طواف زیارت کے لئے رات تک کہتے ہین کہ اس سے مراد یہہ ہی کہ مابعد زوال تک تاخیر کی۔ اس لئے کہ ثابت ہوا ہی کہ
حضرت نحر کے دن طواف روزانہ کئے ہین۔ جیسا کہ ابن حبان نے روایت کی ہی کہ حضرت نے رمی جمرہ عقبہ کی پھر طواف زیارت کی اور منیٰ کے طرف رجوع کئے اور نماز ظہر
او عصر اور مغرب کی منی مین پڑہے پھر سوار ہو کعبہ کے طرف دوسرے بار اور دوسرا طواف شب مین کئے۔ اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ حضرت ایام حج کی راتون سے
ہر رات طواف کرتے وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى ابی
حسان ابن عباس سے ذکر کرتا ہی کہ حضرت طواف کرتے تھے کعبہ کا ایام منی مین قَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ **حدثنا** سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر
انہون نے ایک طواف کیا طواف افاضہ پھر خواب کیا مکہ معظم مین پھر آیا منی مین یعنے نحر کے دن وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ رفع کیا اس حدیث کو عبد الرزاق
نے بیچ حدیث کے أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بی بی عایشہ نے کہا
کہ حج کئے ہم نے حضرت کے ساتھ پس طواف افاضہ کئے ہم نے نحر کے دن فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ
مِنْ أَهْلِهِ پس عذر نسا سے معذور ہوئین ام المومنین بی بی صفیہ۔ اور حضرت نے انسے چاہی وہ چیز جو مرد اپنی عورت سے چاہتا ہی فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا
حَائِضٌ پس مین نے عرض کی یا رسول اللہ مقرر صفیہ معذور ہوئی ہی قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فرمایا اسنے ٹھہرا رکھا
ہم کو سفر سے عرض کی یا رسول اللہ صفیہ نے طواف افاضہ کیا ہی نحر کے دن قَالَ اخْرُجُوا فرمایا نکلو مکہ معظمہ سے **ف** مترجم کہتا ہی کہ اس قول سے حضرت نے طواف
وداع چھوڑنے کی رخصت دی اسیواسطے مالکیہ کے پاس طواف وداع واجب نہین بلکہ مندوب ہی کہ اسکے ترک کرنے مین دم نہین اگر عورت حایضہ ہو جاوے تو طواف وداع
چھوڑ دے سکتی ہی۔ اور شافعیہ کہتے ہین کہ وہ واجب ہی جس پر کہ سفر کا ارادہ کیا ہے اور اگر طواف وداع نکرے دم دیوے کہ وہ نسک واجب کو چھوڑا اگر وہ لوٹ آیا بعد نکلنے کے
آگے مسافت سفر کے اور طواف کر لیا تو دم اس سے ساقط ہو جایگا کیونکہ وہ حکم مین مقیم کے ہی ہان اگر بعد مسافت سفر کے لوٹ آوے دم ساقط نہوگا کیونکہ اسنے سفر طویل
مین استقرار کیا اور طواف لازم نہین حایضہ کو جو پاک ہوی مکے کے باہر اگرچہ حرم مین ہو بخلاف اسکے کہ پاک ہوئے نکلنے مکہ سے انتہی قسطلانی وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ
وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ اور ذکر کیا جاتا ہی قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اور عروہ بن زبیر اور اسود سے اور وے بی بی عایشہ
سے اس عبارت کے ساتھ کہ طواف افاضہ کیا ہی بی بی صفیہ نے نحر کے روز **باب** إِذَا رَمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ
جَاهِلًا باب اس بیان مین کہ جو کوئی کسی نے بعد زوال آفتاب کے یا سر منڈایا آگے ذبح کرنے کے جس حال مین کہ فراموش ہوا ہی یا نہین جانتا ہی کہ حلق بعد ذبح کے ہی
حدثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت سے سوال کیا گیا حکم مین ذبح کرنیکے اور حلق اور رمی کرنیکے اور تقدیم و تاخیر کرنے مین ان مناسک کے تو فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ ابن عباس نے کہا کہ حضرت پوچھے جاتے نحر کے دن منی مین ان امور سے تو فرماتے کچھ مضایقہ نہین فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ پس آپ سے ایک مرد نے پوچھا اور کہا کہ مین نے ذبح سے آگے حلق کیا فرمایا کہ ذبح کر کچھ حرج نہین وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ اسی مرد نے کہا کہ مین نے رمی کی بعد زوال کے فرمایا کچھ مضایقہ نہین **باب** الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ باب فتوے دینے مین پشت پر جانور کے جمرہ عقبہ کے پاس **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہی کہ حضرت کھڑے رہے حجۃ الوداع مین پس لوگ آپ سے سوال کرنے لگے سو ایک مرد نے کہا مین نہین جانا کہ نحر حلق سے آگے ہی پس مین نے حلق کیا ذبح سے آگے قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فرمایا ذبح کر اور اسکی تاخیر کا کچھ مضایقہ نہین فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ اور دوسرا مرد آیا اور کہا کہ مین نہین جانا سو ذبح کیا مین رمی کرنے سے آگے فرمایا کہ رمی کر کچھ مضایقہ نہین فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ پس پوچھے نہ گئے اس روز کسی چیز سے کہ تقدیم کی گئی اور تاخیر کی گئی مگر یہہ کہ فرمایا کچھ مضایقہ نہین وہ شخص جو ترتیب کو واجب جانتا ہی اور کہتا ہی کہ عدم ترتیب پر دم لازم ہی جیسا کہ امام ابو حنیفہ اور مالک جو اس حدیث کے نادی ہین کہتے ہین کہ نفی حرج سے مراد نسیان وجہل کے سبب سے ہی باوجود اسکے جزا اس تقصیر کی ایک دم طلب کرتی ہی ایک روایت کی جہت سے جو ابن عباس سے صحت کو پہنچی ہی کہ جو شخص اپنے حج مین کسی چیز کی تقدیم کرے تو ایک خون ریزان کرے اور نہین اسپر کچھ گناہ اسلئے کہ جہل اور نادانی کی راہ سے وہ چیز اس سے صادر ہوئی **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا تحقیق عبد اللہ بن عمرو نے حدیث کی طلحہ سے کہ حضرت کی خدمت شریف مین حاضر ہوا جس حال مین کہ خطبہ پڑہتے تھے نحر کے دن پس ایک مرد حضرت کے طرف کھڑا رہا اور کہا کہ مین جانتا تھا کہ اس سے آگے اس طرح ہی پھر دوسرا مرد کھڑا رہا اور کہا کہ مین جانتا تھا کہ ایسا ہی آگے اسکے حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ حلق کیا مین نے ذبح سے آگے اور ذبح کیا مین نے رمی سے آگے اور ایسے ہی کام کئے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ فرمایا کر تجہ پر کچھ گناہ نہین لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فرمایا ان تمام امور کے لئے فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ **حدثنا** إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ عیسی نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا کہ عبد اللہ نے کہا کہ کھڑے رہے حضرت اپنے ناقہ پر پس ذکر کیا حدیث مذکور تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ متابعت کی ہی صالح کی معمر نے زہری سے **باب** الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى باب خطبہ پڑہنے مین حضرت کے منی کے ایام مین۔ جاننے کہ یہہ خطبہ متعلقات حج سے نہین ہی اور جو کہ اس خطبہ مین مذکور ہی کوئی چیز حج کے احکام سے نہین بلکہ عام وصیتین ہین۔ اور کسی نے اس سے ایسی چیز نقل نکی جو حج کے ساتھ متعلق ہو۔ اور حضرت ایام حج مین خطبہ پڑہے ہین ذی الحجہ کی ساتوین کو اور عرفات و منی مین سو مواعظ و نصایح پر مشتمل تھا **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے خطبہ پڑھا نحر کے روز منی میں پس فرمایا کہ لوگو کونسا
روز ہی یہہ روز۔ حاضرین نے کہا کہ روز حرام ہی پھر پوچھا کہ یہہ کونسا شہر ہی بولے شہر حرام ہی قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ
حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فرمایا پس تحقیق خون تمہارا اور مال تمہارا اور عزت وآبرو تمہاری تم پر حرام ہی
اس روز کی حرمت کی مانند اس تمہارے شہر میں اس تمہارے مہینے میں۔ پوشیدہ نرہے کہ قواعد شرعیہ میں مقرر ہی کہ حرمت افعال مکلفون کے ساتھ متعلق رہتی تھا
پس مراد حرمت سے ان افعال کے اس روز میں ہی جب بلد اور شہر پر کلمہ فی واقع ہوا سو وہ اس معنے کی تصریح کرتا ہی اور مقصود تشبیہ حرمت ان فعلون کی اس روز میں اس
جگہہ میں ہی۔ اور جب کہ سب مسلمان بلکہ مشرک بھی روا نہین رکھتے تھے اسکی اباحت کسی حال مین بھی اور اسکی حرمت اشہر اور سخت تر ہی اسکے ساتھ تشبیہ دی فَأَعَادَهَا
مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ پس اعادہ کیا اس مقالہ کا چند بار پھر اپنے سر مبارک کو اٹھایا اور کہا یا خدایا کیا
پہنچا یا میں۔ جب حضرت پر احکام الہی کی تبلیغ واجب تھی مکرر کہے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ ابن عباس نے کہا کہ
سوگند ہی اسکی ذات پاک کی کہ میری جان جسکے ہاتھ ہی۔ یہہ مقالہ حضرت کا ہر آئینہ آپ کی وصیت ہی آپ کی امت کے لئے فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ پس چاہیے کہ پہنچاوے حاضر و غائب کو نہ پھرے بعد میرے کفار جو مارے بعض تمہارے گردن بعض کی اور
قتال جانے اسکو گویا یہہ تہدید ہی اور مقصود وہ ہی کہ بچاہیے تمہارے افعال کافرون کے افعال کے ساتھ مشابہ ہوں حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ ابن عباس نے کہا کہ مین نے
حضرت سے سنا کہ خطبہ پڑھتے تھے عرفات میں تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو متابعت کی ہی حفص کی ابن عیینہ نے عمرو سے۔ پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث کو ترجمہ
باب کے ساتھ مطابقت نہین ہی مگر یہہ کہ مقصود امام بخاری کا وہ ہی کہ ابن عباس سے بھی خطبہ عرفات مروی ہی وبس۔ اگر خطبہ منا مین ہوتا نقل کرتا تخصیص خطبہ عرفات سے
بکرنا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ابوبکرہ نے کہا کہ حضرت نے خطبہ پڑھا نحر
کے دن۔ اور فرمایا کیا جانتے ہو تم کونسا روز ہی یہہ روز۔ ہم نے کہا کہ خدا اور رسول دانا تر ہیں فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ
پس خاموش رہے حضرت یہان تک کہ ہمے گمان آیا کہ نام رکھتے ہیں اسکو دوسرا نام قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى فرمایا کیا یہہ روز نحر نہین ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ
قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فرمایا یہہ کونسا مہینا ہی ہم نے کہا خدا اور رسول بہت جاننے والے ہین فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ پھر خاموش رہے یہانتک ہم کو گمان ہوا کہ اسکا اور نام رکھینگے فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى فرمایا آیا نہین ہے یہہ ماہ ذی حجہ ہم نے کہا ہان
قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ
قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا اسکا ترجمہ گذرا
اس روایت میں جو زیادہ آیا ہی یہہ ہی إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ یعنے حرام ہی اس روز تک جو ملاقات کرو تم اپنے پروردگار سے یعنے موت کے روز تک
أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ آگاہ ہو آیا میں نے تم کو احکام الہی کی تبلیغ کی۔ حاضرون نے کہا ہان یا رسول اللہ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فرمایا خداوندا تو گواہ
رہ کہ میں نے تبلیغ جو مجھ پر واجب تھی ادا کر چکا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ پس چاہیے کہ حاضر غائب کو پہنچاوے۔ پس اکثر
پہنچایا گیا بہت حفظ رکھنے والا اور سمجھنے والا ہی میرے کلام کو۔ سامع سے جو سنا ہے فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
پس پھرو تم بعد میرے مانند کفار کے جو ماریں بعض تمہارے گردن بعض کی۔ پوشیدہ نرہے کہ یہہ حدیث اور وہ جو گذرا حدیث ابن عباس سے واقع مین وہی ہی کہ حضرت نے روز نحر
کے خطبہ میں فرمایا۔ اس حدیث میں یہہ باتیں ہین جو حضرت سکوت کئے اور حاضرون نے اس علم کی تفویض حضرت پر کی۔ پس تطبیق ہر دو حدیث کی وہ ہی کہ حضرت کے کلام

پاک مین یہہ سوال دوبار واقع ہوا - ایکبار صیغۂ اتدرون کے ساتھ اسوقت حاضرون نے تفویض علم کی خدا و رسول کے ساتھ کی - اور دوسری بار بغیر صیغہ مذکور کے اسوقت بغیر تفویض کے جواب دیا - اور ابن عباس کی روایت مین ایک اختصار آیا ہی اور یہہ تطبیق احسن ہی اس سے جو کہتے ہین بعض صحابہ نے تفویض کی اور بعض نے بلا تفویض جواب دیا - یا اگر دو واقعہ مین دو مرتبہ نحر کے دن خطبہ پڑہے ہین حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا یزید بن ہارون قال اخبرنا عاصم بن محمد بن زید عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ای یوم هذا قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال فان هذا یوم حرام افتدرون ای بلد هذا قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال بلد حرام افتدرون ای شہر هذا قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال شہر حرام اس روایت مین بھی ایک نوع کا اختلاف ہی گویا نظر بالمعنی واقع ہوا قال فان اللہ حرم علیکم دماءکم واموالکم واعراضکم کحرمۃ یومکم هذا فی شہرکم هذا فی بلدکم هذا وقال هشام بن الغاز اخبرنی نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بین الجمرات فی الحجۃ التی حج بهذا ابن عمر نے کہا کہ حضرت نحر کے روز درمیان جمرات کے کھڑے رہے اس حج مین جو حج کئے مطلب ان کلمات مذکورہ کے ساتھ قال یوم الحج الاکبر فرمایا یہہ روز حج اکبر ہی - حج اکبر سے مراد کیا ہی اسمین علی الاختلاف پانچ قول آئے ہین - ایک یہہ کہ روز نحر ہی - یہہ قول علی مرتضی و عبد اللہ بن ابی اوفی و شعبی کا ہی - اور روایت کی ہی ترمذی نے مرفوعا و موقوفا - اور ابو داود نے ابن عمر سے مرفوعا - دوسرا یہہ کہ روز عرفہ ہی ابن مردویہ نے روایت کی ہی تفسیر مین اپنے راوی ابن سے کہ حضرت نے خطبہ پڑہا اور حالانکہ عرفات مین تھے بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ اما بعد قال اما بعد قال هذا الیوم الحج الاکبر اور فرمایا کہ وقوف عرفات ایک رکن کامل ہی کہ فوت ہوتا ہی حج اسکے فوت ہونے سے - پوشیدہ نرہے کہ جو کہ اس حدیث مین ابن عمر نے ذکر کیا نحر کے روز جمرات مین کہا کہ روز حج اکبر کا ہی - پس ہر دو روز مسمی ہی حج اکبر مین تخصیص انکی جیسا کہ ابن مردویہ کے فحوائے کلام سے مفہوم ہوتا ہی درست نہوگا تیسرا سب روز حج کے مراد ہین اور اکثر ہی کہ یوم سے ایام مراد رہتے ہین - جیسا کہ کہتے ہین یوم الجمل و یوم حنین و یوم بعاث چوتھا یہہ کہ اکبر قران ہی اور اصغر افراد جیسا کہ مجاہد نے کہا - پانچوان حج اکبر حج ابی بکر صدیق اکبر کا نام ہی جو اسکے طرف اشارہ کرتی ہی یہہ آیت قولہ تعالی واذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر اور وہ روز نحر تھا - پس اس جگہہ بھی روز نحر مراد ہوا اور یہہ موافق اسکے قول کے ہی - اور ایک قول وہ ہی کہ حج اکبر حج مبرور مقبول کو کہتے ہین فطفق النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم اشہد پس حضرت شروع کئے جو کہتے تھے بار خدایا گواہ رہ وودع الناس فقالوا هذہ حجۃ الوداع اور وداع کئے لوگون کو پس لوگون نے کہا کہ یہہ حج وداع ہی - یعنے شہرت اس حج کی حج وداع کے ساتھ جو ہوئی اسی سبب سے ہی -

باب هل یبیت اصحاب السقایۃ او غیرهم بمکۃ لیالی منی

باب اس بیان مین کہ اصحاب سقایہ یعنے وے لوگ جو پانی پلاتے ہین مکہ معظمہ کی حرم مین - یا انکے سوا اور لوگ جو معذور اور بیمار ہین یا وہ لوگ جو اپنے ضروری امور مین مشغول ہین وے خواب کرین راتون مین ایام منی کے یا نہ حدثنا محمد بن عبید ابن میمون قال حدثنا عیسی بن یونس عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنا یحیی بن موسی قال حدثنا محمد بن بکر قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذن ح وحدثنی محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال حدثنا ابی قال حدثنا عبید اللہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر رض ان العباس استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبیت بمکۃ ابن عمر سے مروی ہی کہ عباس بن عبد المطلب نے اذن طلب کی پیغمبر خدا سے تا شب کرے مکہ معظمہ مین لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ راتون مین ایام منی کے جہت سے اپنے سقایہ کے پس حضرت نے انکو اذن دی کہ ان راتون مین مکہ معظمہ مین رہے تابعہ اسامۃ و عقبۃ بن خالد و ابو ضمرۃ اور متابعت کی ہی محمد بن عبد اللہ بن نمیر کی ابو اسامہ لیثی و عقبہ بن خالد ابو مسعود نے - ابو ضمرہ بفتح معجمہ و سکون میم ہی نام اسکا انس بن عیاض ہی اور فتح الباری مین کہا کہ لا اناس متابعت کا باوجود انکہ پہلے تین سند ذکر کیا - جہت سے اس سبکی کے ہی جو روایت مین یحیی بن قطان کے موصول ہونے

الجزء السابع

مین اس حدیث کے بری ہی - جاننا چاہیے کہ امام شافعی کے پاس منی مین راتین رہنا واجب ہی - اور اگر اسکا ترک ایک شب مین واقع ہوا ایک دم ہی اور دو شب کے لئے دو دم اور تین شب کے بدل تین دم - اور حنفیہ کے پاس سنت ہی - اور یہہ حدیث مذہب حنفی مین ناظر ہی اور اگر واجب ہوتا عباس کو رخصت نہ دیتے - اسلئے کہ سقایہ پر عباس کا رہنا ایک امر واجب و لازم نہین ہی **باب** رَمْيِ الْجِمَارِ باب بیان مین سنگریزے ڈالنے کے ہی - جمار جمع جمرہ کا ہی معنے مین آتش پارہ کے - اور معنے مین سنگریزے کے - اور معنے مین سنگریزے ڈالنے کی جگہہ کے وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى جابر نے کہا کہ رمی کی حضرت نے نحر کے دن بوقت چاشت وَرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ اور رمی کی روز نحر کے بعد ایام تشریق مین بعد زوال آفتاب کے اور اسکا وقت غروب تک ہی مستحب یہہ ہی کہ نماز ظہر کے آگے ڈالین **حدثنا** اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهِ وبرہ نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے سوال کیا کہ ہم رمی جمار کس وقت کرین کہا جس وقت کہ تیرا امام رمی کرے یعنے امیر حاج پس تو بھی رمی کر فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ وبرہ کہتا ہی کہ پس اعادہ کیا مین سوال کو قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا ابن عمر نے کہا کہ تھے ہم ترقب وقت کا کرتے - جس وقت کہ زوال آفتاب کا ہوتا ہم رمی کرتے - ابن عمر نے پہلے اسکو امیر حاج کی موافقت کا حکم کیا کس لئے کہ حکام کی مخالفت منجر بفساد ہوتی ہی - اور جب مکرر سوال کیا کتمان علم نکیا اس چیز سے جو زمان نبوت مین کرتے تھے خبر دی **باب** رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ باب بیان مین رمی جمار شروع کرنیکے بطن وادی سے جو پہاڑ کے پائین مین ہی کہ معظمہ کو جانیوالیکے داہنے طرف **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ عبد الرحمن نے کہا رمی کی عبد اللہ ابن مسعود نے بطن وادی سے فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا پس مین نے کہا ای ابو عبد الرحمن مقرر لوگ رمی کرتے مین جمرہ عقبہ کو بالا وادی سے قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ ابن مسعود نے کہا کہ قسم ہے اس خدا پاک کی جو اسکے سوا خدا نہین هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یہہ جگہہ اس شخص کے کھڑے رہنے کی جو شرف نزول پایا سورہ بقرہ - یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام مین قیام کرکے رمی کی ہی - اور وجہ تخصیص سورہ بقرہ کی یہہ ہی کہ اکثر احکام مناسک کے اسمین مذکور ہین وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا عبد اللہ بن ولید نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے - فائدہ اس کلام کا اثبات سماع سفیان کا ہی اعمش سے دوسری راہ سے - **باب** رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ باب اس بیان مین کہ رمی جمار سات کنکر سے کرین ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذکر کیا ہی اسکا ابن عمر نے حضرت سے کہ رمی سات سنگریزون سے ہی **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہی کہ مقرر انہون نے پہنچا جمرہ کبری پر کہ وہ جمرہ عقبہ ہی تینون جمرون کا آخر تب کعبے کو اپنے بائین طرف کیا اور منی کو داہنے طرف - اور سات سنگریزون سے رمی کی وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ اور کہا کہ اسیطرح رمی کی انہون نے کہ جن پر سورہ بقرہ شرف نزول پائی **باب** مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ باب بیان مین جواز حال اس شخص کے کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی پس کعبے کو اپنے بائین طرف لیا **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ عبد الرحمن مذکور نے ابن مسعود کے ساتھ حج کیا پس اسکو دیکھا کہ رمی کرتا ہی جمرہ کبری کے سات سنگریزون سے فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

کہتے ہین کہ یہہ مندوب رمی جمرہ عقبہ مین ہی نحر کے روز - لاکن رمی ایام تشریق کی پس بالاے وادی ہی - اور یہہ جمرہ عقبہ دوسرے دو جمرون سے ممتاز ہی چار چیزون کے ساتھ ایک تو تخصیص اسکی روز نحر سے دوسری رمی اسکی وقت ضحی مین ہی - تیسری وادی کے پائین ہی - چوتھی یہہ کہ اسمین وقفہ نہین کرتے ہین اور دعا نہین کرتے ہین بے توقف گذرتے ہین - یہان شارح علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ میرا پدر بزرگوار شیخ اجل شیخ عبد الحق اوصلہ اللہ الی اسلافہ وبارک فی احوال اخلافہ فرماتے تھے

(حاشیہ: باب رمی جمار)

(حاشیہ: والذی)

کو شیخ الفقہاء والمحدثین علی جار اللہ نزیل مکہ معظمہ کے ساتھ بین رمی جمرات کرتا تھا جب اس سے فراغت حاصل ہوئی میں نے شیخ استاد سے پوچھا کہ اسمین کیا نکتہ ہی کہ
جمرۂ عقبہ مین نہ دعا کرتے ہین نہ وقفہ۔ شیخ نے کہا واللہ آج تک اسکی وجہ مجھپر ظاہر نہوئی اور اسکا خلجان باقی ہی مین نے کہا کہ اسی ساعت اسکی ایک وجہ میرے خاطر مین گذری
ہی اگر پسندیدہ ہو۔ گویا اس صورت مین اسبات کے طرف اشارہ ہی کہ جب حجاج نے مناسک کے ادا کرنے مین بہت رنج اٹھائے خصوصًا اگلے دو جمرات مین دیر تک
کھڑے رہے اور دعا کی ہوے سب درجۂ قبولیت کو پہنچے۔ وہ رنج و تعب قبول ہوا۔ پھر تعب نہ کھینچین اور توقف نکرین اور دعا نکرین۔ شیخ نے یہہ سنکے بڑی تحسین
کی اور کہا واللہ ما احسن ہذا الوجہ اکتبوا بالنا بسطرین **باب من یکبر مع کل حصاۃ** باب بیان مین اس شخص کے کہ ہر سنگریزہ ڈالنے کے وقت اللہ
اکبر کہے قالہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہی اسکی ابن عمر نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **حدثنا**
مسدد عن عبد الواحد قال حدثنا الاعمش سمعت الحجاج یقول علی المنبر السورۃ التی یذکر فیہا البقرۃ والسورۃ
التی یذکر فیہا آل عمران والسورۃ التی یذکر فیہا النساء اعمش کہتا ہی کہ مین نے سنا حجاج بن یوسف سے جو نائب عبدالملک کا تھا مکہ معظمہ
مین علیہ ما یستحقہ جس حال مین کہ کہتا تھا بالائے منبر جو سورہ کہ اسمین بقرہ کا مذکور ہی اور جو سورہ کہ اسمین آل عمران کا ذکر ہی۔ اور جو سورہ کہ اسمین نسا کا ذکر ہی۔
یعنے ان سورتون کی نسبت بقرہ و آل عمران و نسا کے ساتھ نہین کرتا تھا۔ اور یہ نسبتین روا نہین جانتا تھا قال فذکرت ذلک لابراہیم اعمش نے کہا
پس مین نے اس قول کا ذکر ابراہیم نخعی کے ساتھ کیا طالب ہوا اسکے لئے کہ اسکی نسبت بیجا ہی یا برجا۔ نہ اس نااہل اور ظالم سے بطور روایت کے فقال حدثنی
عبد الرحمن بن یزید انہ کان مع ابن مسعود رض حین رمی جمرۃ العقبۃ پس ابراہیم نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے عبدالرحمن بن
یزید نے کہ مقرر وہ ابن مسعود کے ساتھ تھا جس وقت کہ رمی جمرۂ عقبہ کی کی فاستبطن الوادی حتی اذا حاذی بالشجرۃ اعترضہا پس آیا بطن
وادی مین یہان تک کہ جب مقابل ہوا اس شجر کا جو اس جگہہ تھا اس پہاڑ کے عرض کے جانب سے آگے اسکے برابر ہوا فرمی بسبع حصیات یکبر مع کل
حصاۃ پس رمی کی سات کنکرون سے ہر کنکر پر تکبیر کہتا تھا ثم قال من ہہنا والذی لا الہ غیرہ قام الذی انزل علیہ سورۃ
البقرۃ پس ابن مسعود نے کہا اس جگہہ قسم ہے اسکی جو اسکے سوا کوئی خدا نہین کھڑے رہے رسول مقبول کہ جن پر سورت بقرہ نازل ہوئی مقصود ابراہیم نخعی کا
اس حدیث سے یہہ ہی کہ ابن مسعود نے جو اکابر صحابہ سے ہین بطریق اضافت کے کہے سورہ بقرہ **باب من رمی جمرۃ العقبۃ ولم یقف** باب بیان
مین اس شخص کے کہ رمی کی جمرۂ عقبہ کی اور نہ کھڑا رہا اسکے پاس قالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب**
اذا رمی الجمرتین یقوم مستقبل القبلۃ ویسہل باب جس وقت کہ رمی کرے اگلے دو جمرون کی جو متصل مسجد خیف کے ہین اور دوسرے
جمرات کے درمیان رو بقبلہ بہت کھڑا رہے اور زمین نرم پر آوے یعنے بطن وادی مین **حدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا
طلحۃ بن یحیی قال اخبرنا یونس عن الزہری عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع
حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ مقرر تھے ابن عمر رمی کرتے جمرے کی جو نزدیک تر ہی یعنے منی سے اور دور تر ہی مکہ معظمہ سے اور پہلے ہی مسجد خیف
سے سات کنکرون سے ہر کنکر پر تکبیر کہتے ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلا ویدعوا ویرفع یدیہ
پھر آگے جاتے یہان تک کہ آتے بطن وادی مین اور کھڑے رہتے جس حال مین کہ رو بقبلہ رہتے پس کھڑے رہتے کھڑے رہنا دراز اور دعا کرتے اور اٹھاتے
ہر دو ہاتھ کو ثم یرمی الوسطی ثم یاخذ بذات الشمال پھر رمی کرتے بیچ کے جمرے کی اور لیتے اس سے جانب شمال کو یعنے اسکے شمال طرف جاتے
فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ ثم یدعوا ویرفع یدیہ ویقوم طویلا اسکا ترجمہ گذرا ثم یرمی جمرۃ العقبۃ
من بطن الوادی پھر رمی کرتے اس جمرے کی نزدیک عقبہ میان وادی سے ولا یقف عندہا اور نہین کھڑے رہتے نزدیک اس عقبہ کے ثم
ینصرف فیقول ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر پھرتے رمی کے بعد اور کہتے اسیطرح دیکھا ہی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کہ کرتے تھے جو مین نے کیا **باب رفع الیدین عند الجمرتین الدنیا والوسطی** باب بیان مین ہاتھ اٹھانے کا تون کے دعا کے لئے

الجمرۃ السابع

جمرہ دنیا اور وسطی کے پاس **حدثنا** اسمٰعیل بن عبد اللہ قال حدثنی اخی عن سلیمان عن یونس بن یزید عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم فیسہل فیقوم مستقبل القبلۃ قیاما طویلا فیدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الجمرۃ الوسطی کذلک فیاخذ ذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ قیاما طویلا فیدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندہا ویقول ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ

مخفی نرہے کہ یہہ حدیث بحسب متن وہی ہی جو باب سابق مین مع ترجمہ الفاظ مذکور ہوئی۔ لیکن دوسرے اسناد یونس تک بتقریب رفع یدین سماعت کی اصطلاح محدثین مین دوسری حدیث ٹھری اسلئے اسکا اعادہ کیا۔ اور اس قسم کی حدیثین جو مکرر نظر آتے ہین اس کتاب مستطاب مین اکثر آئی ہین

باب الدعاء عند الجمرتین

قال

باب دعا کرنے ہین ہر دو جمرون کے پاس **حدثنا** محمد قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا یونس عن الزہری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رمی الجمرۃ التی تلی مسجد منی یرمیہا بسبع حصیات تھے حضرت جس وقت کہ رمی کرتے جمرے کی جو پیوستہ مسجد منا سے ہی جو اسکو خیف کہتے ہین رمی کرتے سات کنکرون سے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے ثم تقدم امامہا فوقف مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو وکان یطیل الوقوف پھر اسکے آگے آتے اور کھڑے رہتے روبقبلہ جس حال مین اٹھائے ہین اپنے ہر دو مبارک ہاتھ اور دعا کرتے۔ اور دراز کرتے قیام کو اس جمرے مین ثم یاتی الجمرۃ الثانیۃ فیرمیہا بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ پھر آتے دوسرے جمرے پر پھر رمی کرتے اسکو سات کنکرون سے تکبیر کہتے ہر کنکر پر جس وقت کہ پھینکتے ایک کنکر ثم ینحدر ذات الیسار مما یلی الوادی پھر اترتے ایک طرف مین جو بائین جانب ہی جو پیوستہ ہی وادی سے فیقف مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو ثم یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ پھر آتے اس جمرے کے پاس جو عقبہ کے نزدیک ہی فیرمیہا بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ پس رمی کرتے سات کنکرون سے جس حال مین کہ تکبیر کہتے ہر کنکر ڈالنے کے وقت ثم ینصرف ولا یقف عندہا پھر بعد رمی کے پھر جاتے اور اس جمرے کے پاس کھڑے نرہتے قال الزہری سمعت سالم بن عبد اللہ یحدث بمثل ہذا عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم زہری نے کہا کہ مین نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ حدیث کرتا تھا مانند اس مذکور کے اپنے والد سے اور اسنے پیغمبر خدا سے قال وکان ابن عمر یفعلہ سالم نے کہا کہ تھے عمر کرتے اسکو۔ اور یہہ مقولہ تقدیم متن کے قبیل سے ہی بعض پر یعنی پہلی سند جو سوق کی زہری تک اسکے بعد متن کو لایا اور اسکے بعد اسناد کو تمام کیا۔ اور زہری نے کہا کہ مین نے سالم بن عبد اللہ سے سنا الخ اور اس روش کو اکثر محدثون نے پسند کیا ہی۔ از انہین سے ہی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور یہہ حدیث انکے پاس موصول ہی۔ اور کرمانی اس حدیث کے موصول ہونے مین توقف کیا ہی اور کہتا ہی کہ زہری کے مراسیل سے ہی اور اسلئے جو آخر لائی بروجہ سند موصول نہین ہوتی ہی۔ اور اسلئے بھی جو کہا بحدث مثلہ نہ بعینہ انتہی اور دور نہین کہ شئے سے مثل لفظا ومعنے مین رکھین فافہم

باب الطیب بعد رمی الجمار والحلق قبل الافاضۃ

باب بیان مین استعمال کرنے خوشبو کے بعد رمی جمار کے اور سر منڈانے کے آگے طواف افاضہ کے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا عبد الرحمن بن القاسم وکان افضل اہل زمانہ انہ سمع اباہ وکان افضل اہل زمانہ سفیان نے کہا کہ حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن قاسم بن محمد تھا قاسم بہترین مردم سے اپنے زمانے کے اور سات فقہا سے ایک ہی اور محمد بن ابو بکر بھی عباد اور نساک سے ہی اور بڑا صاحب مجاہدہ تھا یقول سمعت عائشۃ تقول طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ہاتین قاسم نے کہا کہ مین نے عائشہ رض سے سنا کہتی تھی کہ مین نے خوشبوئی لی پیغمبر خدا کو اپنے دو ہاتھ سے جو یہ ہین حین احرم ولحلہ حین احل جس وقت کہ ارادہ احرام کا کیا اور واسطے حل آپکے جس وقت کہ نکلے احرام سے یعنے بعد رمی اور حلق کے اور یہہ پہلی تحلیل ہی اور حج کو دو تحلیل ہین تحلیل ثانی بعد افاضہ کے اور پہلی تحلیل مین محرم پر جو کہ حرام تھا حلال ہو جاتا ہی مگر قربت عورت کی جیسا کہ حدیث بیہقی کی اسپر دال ہی وہ یہہ ہی۔ اذا رمیتم وحلقتم فقد حل لکم الطیب والثیاب الا النساء قبل ان یطوف یعنے جبکہ تم نے رمی کی اور حلق کیا پس تم کو

حلال ہوئی خوشبوئی اور کپڑے مگر عورات طواف افاضہ کے آگے انہی پھر راوی کہتا ہی وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا اور کشادہ کیا بی بی عایشہ نے اپنے ہر دو ہاتون کو گویا عرشت
کے بدن مبارک پر خوشبوئی ملنے کی صورت بتلائی اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس وجہ سے ہو سکتی ہی جو کہا لِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ اور معلوم ہوا ہی کہ
حلال ہونا طواف افاضہ سے آگے نہین ہوتا ہی مگر رمی اور حلق سے فافہم **بَاب** طَوَافِ الْوَدَاعِ باب بیان مین طواف وداع کے جو تمام مناسک سے فارغ
ہوے کے بعد کرتے ہین **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ
النَّاسُ اَنْ يَكُونَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ ابن عباس نے کہا کہ لوگ حکم کئے گئے یہہ کہ آخر عہد انکا طواف کعبہ ہو یعنے کعبے سے جدا ہونیکے وقت ایک طواف
کرین اِلَّا اَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مگر یہہ کہ یہہ طواف تخفیف کیا گیا ہی عورت حایضہ سے - جاننے کہ اس طواف کو طواف وداع اور طواف صدر بھی کہتے
ہین - صدر بفتح دال ہی - اسلئے کہ اسکو وقت صدر یعنے وقت رجوع کرتے ہین اور وہ از جملہ مناسک حج نہین ہی - بلکہ براسہ ایک عبادت ہی - اور واجب ہی اس شخص
پر جو مراجعت کرے مکہ معظمہ سے مسافت قصر کی ہو یا اس سے کمتر - خواہ وہ مکی ہو یا آفاقی یہی مذہب ہی حنفیہ و شافعیہ کا - اور امام مالک کہتے ہین کہ وہ مستحب ہی اور اسکے
ترک کا کچھ مضایقہ نہین **حدثنا** اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قتادہ سے مروی ہی کہ انس بن
مالک نے اس حدیث کی کہ حضرت نے نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی ادا کی ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً پھر خواب کیا ایک خواب بِالْمُحَصَّبِ نماز پڑہی موضع محصب مین
ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ پھر سوار ہوکے کعبہ کے طرف پھر طواف وداع کیا تَابَعَهُ اللَّيْثُ متابعت کی ہی لیث نے عمرو بن الحارث کی روایت مین اس
حدیث کے قتادہ سے قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَاب اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ باب بیان مین کہ جب حایضہ ہو عورت بعد طواف افاضہ کے آیا واجب ہی اسپر طواف او جسوقت کہ
طواف کرے آیا اسکا جبر دم کرے یا نہ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ صفیہ زوجہ پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام حائضہ ہوئین بعد طواف افاضہ کے نحر کے روز پس کہی گئی یہہ بات حضرت سے
فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا پس فرمایا آیا ہم کو ٹھہرا رکھنے والی روکنے والی ہی یہہ عورت - کہنے لگے مقرر وہ طواف
کر چکی ہی - تو فرمایا اسوقت روکنے والی نہین ہی - اس لئے کہ طواف افاضہ جو واجب تھا وہ کر چکی ہی - یہہ حدیث صفیہ کی ناظر اسباب مین ہی کہ طواف وداع واجب
نہین ہی مگر یہہ کہتے ہین کہ معذور پر واجب نہین **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ
سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ امْرَاَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ عکرمہ سے مروی ہی کہ اہل مدینہ نے ابن عباس سے اس عورت کا حال پوچھا جسنے طواف افاضہ
کیا اور اسکے بعد حایضہ ہوئی فَقَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ پس انسے کہا کہ جاوے وہ عورت قَالُوا لَا نَاْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے
قول کو نہین لینگے اور زید بن ثابت کا قول ترک نکرینگے جو اسنے کہا ہی کہ وہ عورت نجاوے قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُوا ابن عباس نے کہ جب
تم مدینہ منورہ کو جاوگے تو اہل مدینہ سے پوچھو فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَاَلُوا فَكَانَ فِيمَنْ سَاَلُوا اُمُّ سُلَيْمٍ پس قدوم لائے مدینہ مطہرہ کو اور پوچھے
اس جماعت مین جو پوچھی گئی ام سلیم انس کی والدہ بھی تھی بڑی عاقلہ اور اکثر اوقات حضرت کی خدمتگاروں سے تھی - اور بعض نسخوں مین ام سلیم کے بدل
ام المومنین ام سلمہ کا نام ہی فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ پس ذکر کی ام سلیم نے حدیث صفیہ کی جو سابق مین مذکور ہوئی رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ
روایت کی اس حدیث کی خالد بن حذاء نے جیسا کہ موصول لایا ہی اسکو بیہقی نے - اور قتادہ نے اس سند مین جو وصل کیا ہی اسکو ابو داود نے ہر دو عکرمہ سے
حدثنا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ
لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ ابن عباس نے کہا کہ رخصت دی گئی ہی حائضہ کو یہہ کہ جاوے گھر سے جب کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہی آگے حیض کے قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ طاؤس نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے سنا کہ کہتا تھا کہ وہ عورت نہ جاوے مکہ معظمہ سے بلکہ ٹھہر جاوے
تا پاک ہو کر بعد طواف وداع کرے ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ پھر میں نے ابن عمر سے سنا کہ کہتا تھا
بعد اسکے کہ مقرر حضرت نے رخصت دی ہی اُن عورات کو کہ بلا طواف وداع جاویں **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى
إِلَّا الْحَجَّ بی بی عایشہ نے کہا کہ نکلے ہم حضرت کے ساتھ نہیں گمان رکھتے تھے مگر حج کا اس لئے کہ ایام حج میں نہیں جانتے تھے کہ عمرہ ہوتا ہی فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس قدوم لائے حضرت مکہ معظمہ کو پھر طواف کئے بیت اللہ کا اور سعی کی درمیان صفا
و مروہ کے وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ اور احرام باہر نہ آئے حالانکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ
پس طواف کیا ہر ایک جو آپکے ساتھ اپنے عورتوں اور یاروں سے تھے وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ اور احرام سے نکلا وہ
شخص کہ اسکے ساتھ ہدی نہیں تھی پس بی بی عایشہ صاحب عذر ہوئیں فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا پس ہم اپنے مناسک ادا کئے جو ہمارے حج سے تھے -
فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ پس جبکہ تھی شب حصبہ یعنے محصب میں اترنیکی رات جو کوچ کی رات تھی قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ
أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي بی بی نے کہا یا رسول اللہ آپکے سب صحابہ حج اور عمرے کے ساتھ پھرتے ہیں میرے سوائے جو میں نے عمرہ نہیں کیا قَالَ
مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا فرمایا طواف نکی ہی تو بیت اللہ کا جن راتوں میں کہ ہم آئے ؟ روایت میں ابو ذر کے جو مستملی سے ائی
ہی کلمہ لا کی جاے بلی ہی نعم کے معنے میں یعنے ہاں میں نے طواف نکیا ہی قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانُ
كَذَا وَكَذَا فرمایا کہ جا تو اپنے برادر عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو پس احرام باندھ عمرے کا اور تیرے وعدے کی جگہہ جو اُن کے ہمارے سے ملے فلان ہے
ظاہرا ضبط راوی میں خصوصیت نرہی تھی پس مجملا روایت کی فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ پس میں نکلی عبد الرحمن کے ساتھ احرام
عمرے کا باندھی وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ اور حایضہ ہوئی بی بی صفیہ بنت حیی - یہہ مقولہ بی بی عایشہ کا ہی جیسا کہ ماسبق سے معلوم ہوا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى پس حضرت نے اسکو فرمایا عقری وحلقی - یہہ دو کلمے دعای بد کے ہیں عقر وحلق یعنے جراحت کرے اسکو خدا اس سے مراد
اس دعا کی حقیقت نہیں بلکہ سرزنش کے لئے ہی إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ مقرر تو ہم کو روکنے والی ہی کوچ سے آیا تو طواف نکی نحر
کے دن طواف افاضہ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي بی بی صفیہ کہتی ہی کہ میں نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا کچھ پروا نہیں کوچ کر فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا
عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ بی بی عایشہ کہتی ہیں پس ملاقات کی میں نے حضرت سے جس حال میں کہ آپ محصب میں چڑہنے والے تھے طرف اہل مکہ کے
أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ یا انکہ میں اوپر چڑہنیوالی تھی اور حضرت نیچے آنیوالے تھے - یہہ شک راوی کا ہی کہ مکہ معظمہ کے دو جانب ہیں - ایک
طرف بلندی اور دوسری طرف پست - جو شخص کہ بلندی کے طرف جاتا ہی صَعِدْنَا کہتا ہی اور جو شخص کہ پستی کے طرف آتا ہی کہتا ہی هبطنا - وَقَالَ
مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا وَتَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا اور کہا مسدد نے موافق اکثر رواۃ کے سوائے ابو ذر کے کلمہ قلت لا - اور متابعت کی ہی
مسدد کی جریر نے منصور سے اسکے قول میں جو لا ہی **باب** مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ باب بیان میں اس شخص کے جو نماز عصر پڑہی
منی سے نکلنے اور ابطح میں آنیکے دن جو محصب ہے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى عبد العزیز کو نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ خبر دے اس سے
کہ جانا ہو تو اسکو حضرت سے کہا کہ کہاں پڑہے حضرت نماز ظہر کی اٹھویں تاریخ کو ماہ ذیحجہ کے کہا منی میں قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ
میں نے کہا پس کہاں پڑہی نماز عصر کی منی سے نکلنے کے روز کہا ابطح میں افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ اسکے بعد انس نے کہا کہ کر جیسا کہ کرتے ہیں حج امیر

حدثنا عبد المتعال بن طالب قال حدثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ان قتادة حدثه ان انس بن
مالك رضي الله عنه حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدة
بالمحصب انس بن مالک نے کہا کہ مقرر یہ ہے حضرت نے نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی اور خواب کیا تھوڑا خواب محصب میں ثم ركب الى البيت
فطاف بہ پھر سوار ہو کے کعبے کے طرف اور طواف کئے کعبے کا طواف وداع **باب المحصب** باب بیان میں منزل کرنیکے صحراے محصب میں **حدثنا**
ابو نعيم قال حدثنا سفيان عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت انما كان منزلا ينزله النبي صلى الله
عليه وسلم ليكون اسمح لخروجه بی بی عائشہ نے کہا کہ تھی یہہ محصب ایسی منزل کہ حضرت اسمیں نزول فرماتے وہاں سے نکلنے کے لئے آسانی ہونیکی جہت
تعني بالابطح مراد بی بی عائشہ کی یہہ ہی کہ ضمیر کان کی ابطح کے طرف راجع ہی جو محصب کے ناموں سے ایک نام ہی۔ اور آسانی سے نکلنے کی وجہ یہہ تھی کہ صحراے
وسیع تھا اور سب لوگ اس میدان میں آپکے ہمراہ جمع آتے تھے اور ایکبارگی متوجہ مدینۂ مطہرہ کے طرف ہوتے تھے **حدثنا** علي بن عبد الله
قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ليس التحصيب بشيء ابن عباس
نے کہا کہ محصب میں اترنا داخل مناسک نہیں اور اس میں داخل ہونا حج کے عبادتوں سے کوی عبادت نہیں ہی وانما هو منزل نزله رسول الله صلى
الله عليه وسلم اور نہیں ہی یہہ محصب مگر نزول کی جگہہ کہ حضرت نے اسکو منزل ٹھہرایا تھا۔ لاکن آج تک حضرت کی اتباع کے لئے یہلی منزل محصب میں مسنون ہوئی
باب النزول بذي طوى قبل ان يدخل مكة باب بیان میں نزول کرنیکے ذی طوی میں کہ مکہ معظمہ کے پائین میں ایک جگہہ ہی طوی ضم
طاء مہملہ اور اسکے فتح وکسرے ہی والنزول بالبطحاء التي بذي الحليفة اذا رجع من مكة اور بیان میں نزول کرنیکے بطحا میں جو ذو الحليفہ میں ہی
نہ وہ بطحا جو کہ مکہ معظمہ اور منی کے درمیان ہی۔ جسوقت کہ مراجعت کرے حاجی مکہ معظمہ سے طرف مدینہ مطہرہ کے **حدثنا** ابراهيم بن المنذر قال حدثنا
ابو ضمرة قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر كان يبيت بذي طوى بين الثنيتين نافع نے کہا کہ ابن عمر رضہ شب
گذارتے ذی طوی میں درمیان دو ثنیہ کے جو ایک راہ ہی درمیان پہاڑ کے ثم يدخل من الثنية التي باعلى مكة پھر داخل ہوتے مکہ معظمہ میں
اس ثنیہ سے جو بالا تر مکہ محترمہ سے ہی وكان اذا قدم حاجا او معتمرا لم ينخ ناقته الا عند باب المسجد اور تھے ابن عمر جب قدوم لاتے مکہ معظمہ
کو جس حال میں ارادہ حج یا عمرے کا رکھتے اپنے اونٹ کو نہ بٹھلاتے مگر مسجد حرام کے دروازے کے پاس ثم يدخل فياتي الركن الاسود فيبدأ به
پھر جب مسجد میں آتے رکن کے پاس آتے جہاں حجر اسود ہے اور اس رکن سے ابتدا کرتے ثم يطوف سبعا ثلثا سعيا واربعا مشيا پھر طواف
کعبے کا کرتے سات بار تین دور میں دوڑ کے اور چار دور مشی کے ثم ينصرف فيصلي سجدتين پستر پھرتے طواف سے اور دو رکعت پڑھتے
ثم ينطلق قبل ان يرجع الى منزله فيطوف بين الصفا والمروة پھر چلتے آگے رجوع کرنیکے طرف اس منزل کے کہ جسمیں اترے ہیں اور سعی
کرتے درمیان صفا ومروہ کے سات بار وكان اذا صدر عن الحج او العمرة اناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة التي كان النبي صلى الله
عليه وسلم ينيخ بها اور تھے ابن عمر جسوقت کہ پھرتے حج یا عمرے سے اپنے اونٹ کو بطحا میں بٹھلاتے ذو الحلیفہ میں جہاں حضرت اپنے اونٹ کو بٹھلاتے تھے
یہہ جگہہ بھی مناسک حج سے نہیں **حدثنا** عبد الله بن عبد الوهاب قال حدثنا خالد بن الحارث قال سئل عبيد الله
عن المحصب خالد نے کہا کہ عبید اللہ جو پوتوں سے ابن عمر کے ہی سوال کیا گیا محصب میں اترنے سے فحدثنا عبيد الله عن نافع قال نزل بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمر وابن عمر رضي الله عنهم نافع نے کہا کہ نزول کیا اس جگہہ پیغمبر خدا نے اور عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن
عمر وعن نافع ان ابن عمر كان يصلي بها يعني المحصب الظهر والعصر واحسبه قال والمغرب اور نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر نماز
پڑھتے اس جگہہ یعنے محصب میں ظہر اور عصر اور عبید اللہ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ نافع نے نماز مغرب بھی کہا قال خالد لا اشك في العشاء خالد نے کہا
کہ میں شک نہیں رکھتا ہوں نماز عشا پڑھنے میں محصب میں ويهجع هجعة ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم اور خواب کرتے ابن عمر تھوڑا

باب مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ باب بیان مین فعل اس شخص کے جو نزول کرے ذی طوی مین جسوقت کہ رجوع کرے اپنے مقصد و ماوی پر قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ مقر تھے ابن عمر جسوقت کہ آتے مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کو تو شب گذارتے ذی طوی مین یہانتک کہ صبح کرتے داخل ہوتے مکے مین وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ اور جب جاتے منی سے گذرتے طوی پر سے اور شب کرتے وہان یہانتک کہ صبح کرتے وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ اور تھے ابن عمر کہ ذکر کرتے کہ حضرت یہہ عمل کرتے تھے **باب** التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ باب بیان مین جواز تجارت کے ایام حج مین جو لوگ جمع آتے ہین وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ اور روا ہونے مین خرید و فروخت کے ان بازارون مین جو ظہور اسلام سے آگے تے **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ابن عباس نے کہا کہ ذو المجاز اور عکاظ جاہلیت مین لوگون کی تجارت کی جگہہ تھی - ذو المجاز فتح میم و تخفیف جیم بعد الف کے زائی - نام اس بازار کا ہی جو ایک گوشہ عرفات مین ہی عرفات سے ایک فرسنگ پر کرمانی کہتا ہی کہ منی مین ایک جگہہ ہی - اور صواب شیخ ابن حجر کے پاس وہی پہلے معنے ہین - اور عکاظ ضم عین مہملہ اور خفت کاف سے اور بعد الف کے ظاء معجمہ ہی - اور وہ ایک صحراے ہموار تر ہی - اور ابن اسحق نے کہا کہ یہہ بازار درمیان ایک باغ اور طائف کے ہی اور بعضون نے کہا کہ مکہ معظمہ سے صفا کی راہ مین ایک منزل پر ہی فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذَلِكَ اور جب عہد اسلام آیا اہل اسلام نے ناپسند رکھا خرید و فروخت کو حج کے موسم مین حَتَّى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ یہان تک کہ یہہ آیت شرف نزول پائی کہ نہین ہی تم پر گناہ یہہ کہ طلب کرو ایک فضل اور ایک رزق اپنے پروردگار سے حج کے موسم مین - اور زیادہ کیا ہی ابو ذر نے اپنی قرات مین فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ **باب** الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ باب بیان مین روا ہونے رات کے وقت محصب سے نکلنے کے ادلاج بسکون دال باب افعال سے ہی اور اسکا ہمزہ قطعی ہی اول شب کے سیر کے معنے مین - اور بکسر دال مشدد باب افتعال سے ہی آخر شب کے سیر کے معنے مین - اور یہان یہی معنے مراد ہین - اور بعض ہر دو فعل کو مطلق شب کے سیر کے معنے مین استعمال کرتے ہین - **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ کہا صاحب عذر ہوئین بی بی صفیہ کوچ کی شب پس صفیہ نے کہا کہ مین نہین دیکھتی ہون آپ کو مگر یہہ کہ روکنے والی ہون تمکو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي حضرت نے فرمایا عقری حلقی آیا طواف کی ہی نحر کے روز کہا گیا ہان فرمایا کوچ کر قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ بخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ زیادہ کی ہی مجھ سے محمد نے حدیث مذکور مین قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَى عَقْرَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ ثُمَّ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي اسکے معنے گذرے ہین قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مقرر مین احرام عمرہ سے باہر نہ آئی ہون یعنے طواف نکی ہون بسبب عذر کے - فرمایا تا عمرے کو تمام کرون مانند دوسری عورات کے قَالَ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فرمایا بی بی کو کہ عمرہ کر تنعیم سے پس بی بی کے ساتھ انکے برادر نکلے - اس کلام مین التفات ہی غیبت سے تکلم کے طرف فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا پس ملاقات کی ہم نے حضرت سے جو آخر شب مین محصب سے نکلے تھے یعنے ہم نے دیکھا کہ آخر شب طواف وداع کے واسطے نکلے ہین فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا پس فرمایا کہ تیری ملاقات کی جگہہ چنان و چنین ہی گویا بی بی عایشہ کو جب طواف عمرہ کیا طواف وداع کے لئے نہ نکلے اور فرمایا کہ بعد طواف کے فلان جگہہ ملاقات کرونگا

الجزء السابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسملہ اس کتاب کے سب راویون کی روایت سے بغیر روایت ابوذر کے ثابت ہی اور ابی ذر کی روایت مین ابواب العمرۃ بھی واقع ہی **باب** وجوب العمرۃ وفضلھا باب بیان مین عمرہ واجب ہونیکے اور اسکے ثواب کے ۔ عمرہ اصل لغت مین زیارت کے معنے مین ہی ۔ اور مکان آباد کے طرف جانیکے معنے مین بھی ۔ اور فتح الباری مین کہا کہ بعضون کے پاس مشتق ہی عمارت سے مسجد حرام کے ۔ اور شرع مین قصد کرنا ہی عبادت کے لئے شرایط مخصوصہ کے ساتھ ۔ اور اصیلی و کریمہ کی روایت مین باب العمرۃ وفضلھا آیا ہی اور لفظ وجوب فقط ہی وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی شخص نہین مگر یہہ کہ اسپر حج و عمرہ واجب ہی مع الاستطاعت وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور ابن عباس نے کہا کہ مقرر عمرہ برابر حج کے واقع ہوا ہی کتاب اللہ مین جو فرمایا کہ تمام کرو حج کو اور عمرے کو اللہ تعالی کے واسطے یہہ ہر دو قول امام احمد کے مذہب پر وجوب حج مین ناظر ہین ۔ اور مذہب امام اعظم و مالک کا وہ ہی کہ عمرہ سنت ہی اور انکی دلیل ابوہریرہ کی حدیث ہی کہ کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحج فریضۃ والعمرۃ تطوع اور اسیطرح ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن مسعود سے لایا ہی الحج فریضۃ والعمرۃ تطوع ۔ اور کہا کفی بعبداللہ قدوۃ ۔ اور حنفیہ یہہ بھی کہتے ہین کہ جو حدیثین وجوب مین آئی ہین نقادون نے انکی صحت مین کلام کیا ہی جیسا کہ ائمہ حدیث کے کتب کے طرف رجوع کرین تو ظاہر ہوگا ۔ اور حدیث الحج والعمرۃ فریضتان جو آئی ہی حاکم نے کہا کہ صحیح وہ ہی کہ یہہ قول زید بن ثابت کا ہی ۔ اور اسکے اسناد مین اسمعیل بن مسلم مکی ہی اسکی تضعیف کی گئی ہی اور بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہی ۔ اور امام احمد نے کہا کہ ہم نے اسکی حدیث کو ترک کیا ہی ۔ اسیطرح اکثر احادیث جو اس باب مین روایت کی ہین ان مین ضعفا ہین کذا فی فتح القدیر ۔ اور احادیث تطوع کی صحت انکی معارض ہی ۔ اور اسیطرح دلایل فرضیت کی بلکہ وجوب کی ثابت نہین ہوتی ہین بلکہ وہ جو ثابت ہوتا ہی مجرد فعل حضرت کا اور صحابہ کا ہی ۔ یہہ تو موجب سنت کا ہی اور ہم اسکے قایل ہوے ہین ۔ اور عمرہ غیر موقت ہی اور بنیت غیر سے بھی ادا ہوتا ہی جیسا کہ معلوم ہوا کہ اکثر صحابہ حجۃ الوداع مین بنیت حج احرام باندہے تھے اور ساتھ عمرے کے تمام کئے ۔ اور یہہ سب علامات تطوع کے ہین ۔ اور پوشیدہ نرہے کہ جو آیت مذکور ہوئی اسکا ظاہر دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ ہر دو تمامی اوصاف مین یکسان ہین لیکن دلالت قطعی نہین لیس ہوسکے کہ قرین ہونا عمرہ حج کے ساتھ آیت مین اس معنے سے ہو کہ اسکے اعمال حج کے اعمال ہین جیسا کہ بخاری علیہ الرحمہ نے باب تفعل فی العمرۃ ماتفعل فی الحج کہہ ہی معنے لے آئے ۔ اور وہ جو کرمانی نے تقریر استدلال کی آیت کے ساتھ کیا کہ امر اتمام کا اسکے وجوب کا موجب ہی ۔ پس چاہے شروع بھی واجب ہو ۔ محل منع ہی شروع نماز نفل مین واجب نہین اور بعد شروع کرنیکے اسکا اتمام واجب ہی ۔ اور حدیث العمرۃ فریضۃ بھی قطعی نہین اسلئے کہ فرض تقدیر کے معنے مین بھی آیا ہی قال اللہ تعالی سورۃ انزلناھا وفرضناھا ای قدرنا ۔ اور بر تقدیر تسلیم کہ فرض شرعی کے معنے مین بھی ہو احادیث صحیحہ اسکے معارض ہین جو سابق مین مذکور ہوئین کہ حضرت سے ایک اعرابی نے ان اعمال سے سوال کیا جو دخول بہشت کے موجب ہون تو آپنے نماز و روزہ اور حج و زکوۃ پر اقتصار فرمایا ۔ اس اعرابی نے کہا ھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع ۔ اس سے صریح مفہوم ہوا کہ ان مذکور چیزون کے سوا سب تطوع ہین ۔ اور امام شافعی اسی حدیث کو ترک نفل ہونے پر دلیل لاے ہو ۔ اور ابن عمر کے قول مین علیہ جو آیا ہی اگر وجوب شرعی کے معنے مین ہو تب بھی وہ معارض سے خارج نہین ہی اور ہم کہہ چکے کہ ایسے الفاظ سے فرضیت اور وجوب ثابت نہین ہوتا ہی فافہم وباللہ التوفیق **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا مقرر حضرت نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہی ان گناہون کے لئے جو درمیان انکے واقع ہوے ہین انسے صغیرہ گناہ مراد ہی جیسا کہ قواعد شرعیہ سے معلوم ہوا ہی وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ تمہ اور حج مقبول جو کسی گنہ سے نہ ملے اور بلا ریا و سمعہ ہو اسکی جزا نہین مگر آنا بہشت مین ۔ یعنے صاحب حج کے لئے یہی کفارہ معاصی پر اقتصار نہین کیا جاتا ہی بلکہ البتہ وہ داخل جنت ہوتا ہی ۔ پوشیدہ نرہے کہ صغایر کا کفارہ کبایر سے اجتناب کے بعد بھی موعود ہی ۔ بلکہ درمیان دو نماز اور دو جمعے کے اور رمضان مین بھی واقع ہوا ہی ۔ اور مغفرت کا کثرت اسباب ایک دوسرے کا منافی نہین اور موکدات کے قبیل سے ہی پس بے فائدہ نہوگا ۔ اور یہہ حدیث اس ترجمہ کے ساتھ کہ جسمین

لغظ

باب عمرہ

فضیلت عمرہ

لفظ وجوب واقع ہوا اوفق ہوگی۔ اسلیے کہ اس مین کوی امر تو وجوب عمرہ پر دلالت کرے ظاہر نہین ہی کہ کفارہ دو کے درمیان سب جگہہ فرائض مین واقع ہوا ہو پس
یہہ بھی اسی قبیل سے ہوگا۔ بہر تقدیر قائل احتجاج وجوب پر نہین۔ اور قسطلانی جو اکثر شروح پر نظر رکھتا ہی ترجمہ کے ساتھ تطبیق حدیث کا مقید نہوا۔ اور فتح الباری
مین کہتا ہی کہ مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ان دو شق سے ایک کے ساتھ جو وجوب عمرہ ہی مشکل ہی **باب من اعتمر قبل الحج** باب اس بیان مین کہ اگر کوی
عمرہ بجالاوے اگے حج کے تو روا ہی یا نہ **حدثنا** احمد بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا ابن جريج ان عكرمة بن خالد سأل
ابن عمر رضي الله عنهما عن العمرة قبل الحج فقال لا بأس عکرمہ نے ابن عمر سے حج سے اگے عمرہ کرنیکا حکم پوچھا تو کہا روا ہی کچھ مضایقہ نہین
قال عكرمة قال ابن عمر اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان يحج اسناد مذکورہ سے عکرمہ نے ابن عمر سے لایا ہی کہ حضرت نے عمرہ کیا
اگے حج کے وقال ابراهيم بن سعد عن ابي اسحق قال حدثني عكرمة بن خالد قال سألت ابن عمر مثله ابراہیم بن سعد نے ابی اسحق سے
لایا ہی کہ حدیث کی مجہ سے عکرمہ نے کہا مین نے ابن عمر سے پوچھا اسکے مانند۔ جب حدیث سابق مین ایسا تھا کہ خبر دی ابن جریج نے کہ عکرمہ نے ابن عمر سے پوچھا۔ وہ یہ
ابن جریج نے وہ زمانہ نہین پایا ہی جو عکرمہ نے ابن عمر سے سوال کیا پس حدیث مقطوع ہوگی تعلیق کی بخاری علیہ الرحمہ نے ایسی تعلیق کہ اسمین اتصال اسناد کی تصریح ہی
حدثنا عمرو بن علي قال حدثنا ابو عاصم قال اخبرنا ابن جريج قال عكرمة بن خالد سألت ابن عمر رضي الله عنهما
مثله **باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم** باب اس بیان مین کہ حضرت کتنے عمرے کئے **حدثنا** قتيبة قال حدثنا
جرير عن منصور عن مجاهد قال دخلت انا وعروة بن الزبير المسجد فاذا عبد الله بن عمر جالس الى حجرة عائشة و
اذا اناس يصلون في المسجد صلوة الضحى مجاہد نے کہا کہ مین اور عروہ ہر دو مسجد کو آئے پس ناگاہ عبد اللہ ابن عمر بی بی عایشہ کے حجرے کے پاس
بیٹھے تھے۔ اور لوگ مسجد مین نماز ضحی پڑہتے تھے قال فسألناه عن صلوتهم فقال بدعة مجاہد کہتا ہی کہ ہم نے ابن عمر سے انکی نماز سے سوال
کیا تو انہون نے کہا کہ بدعت ہی۔ ظاہرا یہہ سوال لوگ آشکارا مسجد مین جمع ہوکے پڑہنے سے تھا۔ وگرنہ اصل نماز ضحی مین اگرچہ اختلاف ہی پر بدعت نہین ثم قال
له كم اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع پھر مجاہد پوچھا کہ حضرت کتنے عمرے کئے تو کہا کہ چار عمرے احدهن في رجب
فكرهنا ان نرد عليه ایک عمرہ انسے ماہ رجب مین تھا پس ہمنے ناخوش رکھا اس بات کو کہ رد کرین ابن عمر پر اور کہین کہ اسطرح نہین قال وسمعنا
استنان عائشة ام المؤمنين في الحجرة کہا سنا ہم نے مسواک کرنا ام المومنین عایشہ کا اپنے حجرے مین فقال عروة يا اماه يا ام المؤمنين
الا تسمعين ما يقول ابو عبد الرحمن پھر عروہ نے کہا ای مادر وای مادر مسلمین آیا تم نہین سنتے ہو جو کہتا ابو عبد الرحمن۔ یہہ کنیت ابن عمر کی ہی
قالت عائشة ما يقول قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمرات احدهن في رجب بی بی عایشہ نے
پوچھا کہ کہتا ہی عبد اللہ عروہ نے کہا وہ یہہ کہتا ہی کہ حضرت چار عمرے کئے ہین ایک انسے رجب مین تھا قالت يرحم الله ابا عبد الرحمن ما اعتمر
عمرة الا وهو شاهده وما اعتمر في رجب قط بی بی عایشہ نے کہا کہ رحمت کرے اللہ تعالی ابو عبد الرحمن پر کہ حضرت نے ہرگز کوی عمرہ نہین
کیا مگر یہہ کہ ابن عمر آپکے ہمراہ حاضر تھا اور حضرت کبھی رجب مین ہرگز عمرہ نہین کئے۔ بی بی کا انکار ابن عمر پر یہی تھا کہ حضرت رجب مین عمرہ نہین کئے بی بی نے
ابن عمر کی فراموشی پر حمل کیا۔ اور انہون نے سکوت کیا۔ گو یا اسکو اشتباہ ہوا تھا۔ جواب دیتے ہین اشکال سے اس شخص کے کہ کہا اس مقام مین ترجیح
نافی کی مثبت پر لازم آتی ہی حالانکہ اسکا خلاف مقرر ہی **حدثنا** ابو عاصم قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عطاء عن عروة بن
الزبير قال سألت عائشة رضي الله عنها قالت ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجب عروہ نے کہا کہ مین نے
بی بی عایشہ سے پوچھا حضرت کے عمرے سے تو کہا کہ حضرت عمرہ نہین کئے ہین رجب مین **حدثنا** حسان بن حسان قال حدثنا همام
عن قتادة سألت انسا كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم قال اربعا قتادہ سے مروی ہی کہ مین نے انس سے پوچھا کہ حضرت کتنے عمرے
کئے کہا چار عمرة الحديبية في ذي القعدة حيث صده المشركون ایک عمرہ حدیبیہ کا ہی ماہ ذی قعدہ مین جہان کہ باز رکھا تھا مشرکون نے

حضرت کو

حضرت کو مکہ معظمہ میں آنے سے۔ سو حضرت نے اسی جگہ ذبح ہدی کی اور حلق کیا بدستور آپ کے صحابہ بھی وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ
اور دوسرا عمرہ سال آئندہ ذوالقعدہ میں ہی تھا جسوقت کہ آپ نے صلح کی مشرکوں سے وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا ہی
جہاں کہ غنائم حنین کی تقسیم کی قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً میں کہا کہ حج کتنے کئے کہا ایک اور چوتھا عمرہ اسی حجۃ الوداع میں ماہ ذی الحجہ میں ادا کیا حدثنا
أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ
رَدُّوهُ قتادہ نے کہا کہ میں انس سے پوچھا کہ حضرت کتنے عمرے کئے تو کہا کہ عمرہ کیا حضرت نے جسوقت کہ باز رکھا آپ کو مشرکوں نے وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ
اور سال آئندہ عمرہ حدیبیہ کا جسکو عمرۃ القضا کہتے ہیں وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ اور تیسرا عمرہ ذی قعدہ میں کہ جسکو عمرہ جعرانہ کہتے ہیں
اور چوتھا عمرہ جو اپنے حج کے ساتھ کیا حدثنا هُدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حدیث کی ہم سے ہدبہ
نے اور کہا حدیث کی ہم سے ہمام مذکور نے اور باسناد مذکور قتادہ آور اسنے انس سے لایا کہ حضرت چار عمرے کئے سب ذی القعدہ میں إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ
مگر وہ عمرہ جو ادا کیا اپنے حج کے ساتھ ماہ ذیحجہ میں پھر ان چار عمرے کا بیان کیا عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ وَ
عُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ اسکا ترجمہ گذرا حدثنا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ
أَنْ يَحُجَّ ابو اسحق نے کہا کہ میں نے مسروق اور عطا اور مجاہد سے سوال کیا انہوں نے کہا کہ عمرہ کیا حضرت نے ماہ ذیقعدہ حج فرض ہونے سے اگلے وَقَالَ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ ابو اسحق نے کہا کہ میں نے براء بن
عازب سے سنا کہ کہتا تھا کہ عمرہ کیا حضرت نے حج کرنے کے اگے دو بار۔ گویا عمرہ حدیبیہ کو جو تمام نہوا تھا شمار نہ کیا ہی اور قید سے قبل الحج کے ظاہر ہی کہ ان عمرات سے خبر دی
جو اسکے اگے تھے اور وہ جو توجیہ ہیں اس سے کہتے ہیں کہ مفہوم عدد کا اسکے غیر کے نفی پر دلالت نہیں کرتا ہی موجب عدم وثوق کا ہی باآنکہ حضرت ہی چار عمرے کئے تھے
باب عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ بعض روایات میں فضل عمرۃ فی رمضان واقع ہی یعنے ثواب میں عمرے کے ماہ رمضان میں حدثنا مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا عطا نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا جو ہم کو خبر دیتے تھے جس حال میں کہ کہتے تھے
کہ حضرت نے انصار کے عورات سے ایک عورت کو فرمایا۔ ابن عباس نے اس عورت کا نام لیا پر میں فراموش کیا۔ اور شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ قائل اسکا ابن جریج ہی سو متبادر
ذہن کے برخلاف ہی مصنف نے باب حج نسا میں طریق سے حبیب معلم کے جو عطا سے لایا نام اسکا ام سنان کہا ہی۔ لیکن احتمال رکھتا ہی کہ عطا نے جسوقت ابن جریج
کے ساتھ حدیث کی اسکا نام فراموش کیا تھا۔ پر جب حبیب معلم کے ساتھ حدیث کی یاد رکھتا تھا۔ غرض حضرت نے اس عورت انصاریہ کو فرمایا مَا مَنَعَكِ أَنْ
تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا کیا چیز مانع ہوی تجھ کو کہ تو حج کرے ہمارے ساتھ اس عورت نے کہا کہ ہمارا
ایک اونٹ پانی کھینچنے والا تھا سو اسپر باپ فلان کا سوار ہوا اور بیٹا اسکا یہہ کنایہ کیا ہی اسنے اپنے شوہر و لڑکے کے ساتھ۔ ناضح اصل لغت میں پانی کھینچنے والے
جانور کو کہتے ہیں اونٹ یا بیل یا گدہا۔ یہاں شتر مراد ہی جیسا کہ دوسری روایت میں تصریح آئی وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ اور چھوڑا اس اونٹ کو جسپر ہم پانی
لاتے قَالَ فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ فرمایا پس جسوقت کہ آوے رمضان اسمیں عمرہ کر فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ مفر عمرہ رمضان میں
ثواب حج کا رکھتا ہی أَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ یا اسکے مانند ہی جو فرمایا۔ راوی نے حضرت کے لفظ میں تردد کیا ہی اور اس قسم سے بہت احادیث آئی ہیں جو باب سے مبالغہ
و الحاق ناقص بالکامل کے واقع ہوی ہیں۔ محض ترغیب کے لئے ورنہ ثواب عمرے کا ثواب حج کے کیونکر مقابل ہو چنانچہ عمرہ حج فرض و حج نفل کا عوض نہیں
ہوسکتا۔ اور اس جگہہ بسبب نزدیک ہونے فضیلت وقت کے اور شرف ماہ رمضان کے اور بسبب ایک رنج کے جو روزہ دار کو زیادہ ہوتا ہی رمضان میں عمرہ
کرنے کا حکم فرمایا باب الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا باب شروع ہونیمیں عمرے کے محصب میں رہنے کی شب اور اوسکے سوا دوسری

تحجین

الجزء السابع

راتون مین۔ تمام سال وقت عمرہ کا ہی مگر اہل حج اثنائے اعمال حج مین کرین **حدثنا** محمد قال حدثنا ابو معاویة قال حدثنا هشام عن
ابیه عن عائشة رضی الله عنها خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم موافین لهلال ذی الحجة بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ ہم نکلے
حضرت کے ساتھ جس حال مین کہ تمام کیا ہم نے ذی القعدہ کو اور متوجہ ہوے تھے ہم ہلال ذی الحجہ کے طرف فقال لنا من احب منکم ان یهل بالحج فلیهل
ومن احب ان یهل بعمرة فلیهل بعمرة پس ہم کو فرمایا جو شخص کہ دوست رکھتا ہی یہہ کہ احرام باندھے ساتھ نیت حج کے تو چاہیے کہ احرام باندھے اسکا
اور جو شخص کہ دوست رکھتا ہی کہ احرام باندھے واسطے عمرے کے تو احرام باندھے اسکا فلولا انی اهدیت لاهللت بعمرة اگر مین ہدی نہ چلاتا ہمراہ اپنے
احرام باندھا ہوتا عمرے کا قالت فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج بی بی نے کہا کہ ہمارے سے بعضے وہ لوگ ہین کہ احرام باندھے عمرے کا اور بعضے ہمارے
سے احرام باندھے حج کا وکنت ممن اهل بعمرة فاظلنی یوم عرفة وانا حائض اور تھی مین ان لوگون سے جو احرام باندھے تھے عمرے کا پس نزدیک
ہوا میرے سے روز عرفہ جس حال مین کہ مین صاحب عذر ہون فشکوت الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ارفضی عمرتك وانقضی راسك
وامتشطی واهلی بالحج پس مین نے شکوہ کیا اپنے حال کا حضرت سے کہ مین نہین سکتی تھی طواف کرنا بیت اللہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا و مروہ کے تو فرمایا کہ
ترک کر اپنے عمرے کو اور کھول اپنے گیسو کو اور کنگھی کر اور احرام باندھ واسطے حج کے فلما کان لیلة الحصبة ارسل معی عبد الرحمن الی
التنعیم فاهللت بعمرة مکان عمرتی پس جب شب محصب ائی بھیجا حضرت نے میرے ساتھ میرے برادر عبد الرحمن کو طرف تنعیم کے پس احرام باندھی
مین عمرے کا جگہہ مین اپنے عمرے کے۔

باب عمرة التنعیم باب بیان مین مشروع ہونے عمرے کے تنعیم سے جو کہ مکہ معظمہ سے تین چار میل پر واقع ہی
اور سب میقات سے نزدیک تر ہی **حدثنا** علی بن عبد الله قال حدثنا سفیان عن عمرو سمع عمرو بن اوس ان عبد الرحمن بن ابی
بکر اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم امره ان یردف عائشة ویعمرها من التنعیم عمرو بن دینار سے مروی ہی کہ سنا عمرو بن
اوس سے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے خبر دی اسکو کہ پیغمبر خدا نے حکم فرمایا اسکو کہ ردیف کرے اپ کو بی بی عایشہ کا اور عمرہ کروائے انکو تنعیم سے یعنے بی بی کو
لیجاوے تا تنعیم سے احرام عمرے کا باندھے قال سفیان مرة سمعت عمروا کم سمعته من عمرو کہا سفیان نے کیبار سنا مین نے عمرو سے۔ اور کتنے
بار سنا ہون اسکو عمرو سے یعنے ایکبار اس لفظ سے کہا کہ سمعت عمروا اور کئے بار کہا سمعت من عمرو حرف من کی زیادتی سے کہ برین تقدیر معنعن کی
قبیل سے ہوئی ہی اور پہلی تقدیر مین تصریح ہی سماع کی **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجید عن حبیب
المعلم عن عطاء قال حدثنی جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم اهل واصحابه بالحج ولیس مع احد منهم هدی
غیر النبی صلی الله علیه وسلم وطلحة مقرر احرام باندھا حضرت اور اپکے صحابہ نے حج کی نیت سے حالانکہ نہین تھی انمین سے کسی کے پاس ہدی سوائے حضرت کے اور
طلحہ کے وکان علی قدم من الیمن ومعه الهدی وقال اهللت بما اهل به رسول الله صلی الله علیه وسلم اور علی مرتضی قدوم لائے
یمن سے اور انکے ساتھ ہدی تھی۔ اور کہا احرام باندھا مین نے ساتھ اس چیز کے جو احرام باندھا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وان النبی صلی الله علیه
وسلم اذن لاصحابه ان یجعلوها عمرة ویطوفوا ثم یقصروا اور مقرر حضرت نے اپنے صحابہ کو اذن دیا یہہ کہ ٹھہراوین اس حج کو عمرہ اور یہہ کہ طواف
کرین پھر قصر کرین ویحلوا الا من معه الهدی اور احرام سے باہر آوین مگر جسکے ساتھ ہدی ہو فقالوا ننطلق الی منی وذکر احدنا یقطر
پس کہا صحابہ نے کہ ایا ہم جاوین طرف منی کے حالانکہ ہمارے ہر یک کے ذکر سے پانی ٹپکتا ہی۔ یعنے ہم جماع کے ساتھ قریب العہد ہین یہہ از باب مبالغہ ہی فبلغ
ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فقال لو استقبلت من امری ما استدبرت ما اهدیت اگر مین اگے جانا ہوتا جو بعد جانا ہے تو ہدی
نلایا ہوتا ولولا ان معی الهدی لاحللت اور اگر نہوتی میرے ساتھ ہدی ہر آئینہ مین احرام سے باہر آتا وان عائشة حاضت فنسکت المناسك
کلها غیر انها لم تطف اور مقرر بی بی عایشہ صاحب عذر ہوئین پس عبادت سب مناسک کی ادا کین مگر یہہ کہ طواف نکیا قال فلما طهرت وطافت قال یا
رسول الله انطلقون بعمرة وحجة وانطلق بالحج بولی یا رسول اللہ کیا آپ جاتے ہو ساتھ عمرے اور حج کے اور مین جاتی ہون تنہا ساتھ حج کے فامر

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یَّخْرُجَ مَعَہَا اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِیْ ذِی الْحِجَّۃِ پس عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم فرمایا کہ نکلے ساتھ بی بی عایشہ کے
تنعیم کی طرف پس عمرہ کیا بی بی عایشہ نے بعد ادا کرنے حج کے ذی الحجہ میں وَاَنَّ سُرَاقَۃَ بْنَ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَۃِ
وَھُوَ یَرْمِیْہَا اور مقرر سراقہ نے ملاقات کی حضرت سے عقبہ پر درحالیکہ حضرت رمی جمرۂ عقبہ کی کرتے تھے فَقَالَ اَلَکُمْ ھٰذِہٖ خَاصَّۃً یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
لَا بَلْ لِلْاَبَدِ پس سراقہ نے کہا یا رسول اللہ آیا آپ ہی کو خاص ہی یہہ فعل فسخ حج ساتھ عمرے کے یا قران ساتھ عمرے کے حج کے ایام میں تو فرمایا کہ بلکہ مشروعیت
اسکی سب کو ہی ابد تک۔ ابن منیر سے جو اس کتاب مستطاب کے شارحوں سے ہی منقول ہی کہا حدیث سراقہ کی جو تنعیم سے عمرے کے بیان میں ہی ترجمہ کے ساتھ ربط نہیں
رکھتی ہی۔ جواب اسکا یہہ ہی کہ عادت بخاری علیہ الرحمہ کی معلوم ہوتی ہی کہ بعد ترجمہ کے کوئی حدیث جو ایک جزو سے ترجمہ کے ساتھ دلالت رکھتی ہی لاتا ہی۔ اور یہہ بھی
ہو سکتا ہی کہ سراقہ کے سوال میں تنعیم سے عمرہ کرنا بھی داخل ہوگا اور وہ جو پوچھا کہ عمرہ تنعیم سے بی بی عایشہ کے ساتھ مخصوص ہی تو جواب میں فرمایا کہ عام ہی کسی کے ساتھ
مخصوص نہیں

بَاب الْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَیْرِ ھَدْیٍ باب عمرہ روا ہونے میں بعد حج کے بغیر ہدی کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ
حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُوَافِیْنَ
لِہِلَالِ ذِی الْحِجَّۃِ بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ قریب ہلال ذیحجہ کے سابق میں گذرا کہ حجۃ الوداع میں ذی قعدہ کی پچیسیوں کو مدینہ طیبہ سے نکلے۔ اور
یہہ تاریخ نزدیک ہلال ذیحجہ کے ہی اور چاند راہ میں دیکھے تھے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّہِلَّ بِعُمْرَۃٍ فَلْیُہِلَّ
وَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّہِلَّ بِحَجَّۃٍ فَلْیُہِلَّ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَھْدَیْتُ لَاَھْلَلْتُ بِعُمْرَۃٍ وَمِنْہُمْ مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَمِنْہُمْ مَنْ اَھَلَّ بِحَجَّۃٍ
وَکُنْتُ مِمَّنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ یہہ مقولہ بی بی عایشہ کا ہی اسکا ترجمہ گذرا فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَکَّۃَ پس میں صاحب عذر ہوئی سرف کی منزل میں مکہ
معظمہ میں داخل ہونیکے آگے فَاَدْرَکَنِیْ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَاَنَا حَائِضٌ پس پایا مجھے روز عرفہ کا جس حال میں کہ میں عذر والی ہوں فَشَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر میں شکایت کی اسکی حضرت کے حضور میں فَقَالَ دَعِیْ عُمْرَتَکِ وَانْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَھِلِّیْ بِالْحَجِّ پھر
فرمایا کہ چھوڑ دے اعمال عمرے کے اور کھولدے گیسو اپنے سر کے اور شانہ کر اور احرام باندھ حج کا فَفَعَلْتُ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْحَصْبَۃِ اَرْسَلَ مَعِیَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَرْدَفَہَا فَاَھَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ مَکَانَ عُمْرَتِہَا پس ردیف کیا عبد الرحمن نے بی بی عایشہ کو پس احرام باندھا عمرے کا اپنے
عمرے کی جاے پر جو نیت کی تھی فَقَضَی اللّٰہُ حَجَّہَا وَعُمْرَتَہَا پس ادا کیا اللہ تعالی نے اسکا حج اور اسکا عمرہ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ ھَدْیٌ وَلَا صَدَقَۃٌ
وَلَا صَوْمٌ اور نہیں تھی کسی چیز میں اس سے ہدی اور صدقہ اور نہ روزہ۔ اور یہہ کلام اسکے قول سے جو فاردفہا ہی مدرج ہی کلام راوی سے جو ہشام ہی

بَاب اَجْرِ الْعُمْرَۃِ عَلٰی قَدْرِ النَّصَبِ باب اس بیان میں کہ ثواب عمرے کا اندازہ رنج و تعب پر اسکے ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَا
قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُکَیْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُکٍ قاسم اور اسود نے کہا کہ بی بی عایشہ نے کہا یا رسول پھرتے ہیں
تمام لوگ دو عبادت کے ساتھ جو حج و عمرہ ہی اور پھرتی ہوں میں ایک عبادت کے ساتھ جو حج ہی فَقِیْلَ لَہَا انْتَظِرِیْ فَاِذَا طَہُرْتِ فَاخْرُجِیْ اِلَی التَّنْعِیْمِ
فَاَھِلِّیْ پس بی بی عایشہ کو کہا گیا کہ منتظر رہ جس وقت کہ تو پاک ہو عذر سے پس جا طرف تنعیم کے اور احرام باندھ وہاں سے عمرے کے لئے ثُمَّ ائْتِیْنَا بِمَکَانِ کَذَا
وَکَذَا پس ہمارے پاس آ ایسی اور ویسی جگہہ پر یہہ کنایہ ہی محصب سے وَلٰکِنَّہَا عَلٰی قَدْرِ نَفَقَتِکِ اَوْ نَصَبِکِ یہہ شک راوی کا ہی۔ لاکن دار قطنی کی روایت
میں واو واقع ہوا ہی ولیکن ثواب عبادت کا تیرے نفقہ اور صدقہ کے اندازہ پر ہی یا تیرے رنج و مشقت کے مقدار پر۔ اصل یہی ہی لاکن کبھی بحسب عوارض جیسا کہ بسبب
شرافت مکان و زمان کے تھوڑی عبادت پر ثواب زیادہ ملتا ہی جیسے دو رکعت مسجد الحرام میں ثواب ہزار رکعت کا دوسرے مساجد میں۔ اور قیام لیلۃ القدر کا بہ نسبت
دوسری راتوں کے قیام کے۔ اور حدیث میں اشارہ ہی اس بات کا کہ احرام میقات دور سے بیشتر ثواب کا رکھتا ہی اور اگر نزدیک ہو صدقہ دینے کے جہت سے ثواب زیادہ
زیادہ ہوتا ہی

بَاب الْمُعْتَمِرِ اِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَۃِ ثُمَّ خَرَجَ ھَلْ یُجْزِئُہٗ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ باب اس بیان میں کہ جب صاحب عمرہ طواف

عبادت کا ثواب بسبب شرافت مکان و زمان کے زیادہ ہوتا ہی

الجزء السابع

عمرے کا کرے پیشتر کہ مکہ معظمہ سے نکلے کیا ہے اسکو طواف وداع سے **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا افلح بن حمید عن القاسم عن عائشۃ قالت
خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُهلّين بالحج في اشهر الحج وحُرُم الحج بی بی عایشہ نے کہا کہ نکلے ہم حضرت کے ساتھ جس حال میں کہ اہلال
کرتے ہیں ہم ساتھ حج کے ان مہینوں اور حالتوں اور مکانوں اور وقتوں میں جو حج کے واسطے مقرر ہیں۔ حُرم بضم مُهلّين ہی معنے مذکور ہے فنزلنا بسرف فقال
النبي صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابه من لم يكن معه هدي فاحب ان يجعلها عمرة فليفعل پس حضرت نے اپنے صحابہ کو فرمایا جو
شخص کہ اسکے ساتھ ہدی نہو اور دوست رکھے یہہ کہ ٹھرا دے اسکو عمرہ تو کرے عمرہ ومن كان معه هدي فلا اور جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی ہو تو نکرے
وكان مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم ورجال من اصحابه ذوي قوة الهدي فلم تكن لهم عمرة اور تھی ساتھ حضرت کے اور چند صحابہ
صاحب طاقت کے ہدی سو نہیں تھا انکو عمرہ فدخل على النبي صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابكي پس تشریف لائے مجھ پر پیغمبر خدا جس حال میں کہ میں روتی تھی فقال
ما يبكيك فقلت سمعتك تقول لاصحابك ما قلت فرمایا کہ کیا چیز رولاتی ہی تجھ کو میں نے کہا کہ میں نے آپ سے وہ بات سنی جو اپنے اصحاب کے لئے کہتے تھے
جو کہتے تھے فمنعت العمرة پس منع کی گئی ہوں میں عمرے سے قال وما شانك لا اصلي فرمایا کیا ہی حال تیرا میں نے کہا کہ میں نماز نہیں پڑھتی ہوں یہہ کنایہ
حیض سے تھا قال فلا يضرك انت من بنات ادم كتب الله عليك ما كتب عليهن فرمائے کچھ ضرر نہیں دیتا ہی تجھ کو کہ تو دختران آدم سے
ہی تقدیر کی ہی اللہ تعالی نے تجھ پر وہ چیز جو تقدیر کیا ہی سب دختروں پر فكوني في حجتك عسى الله ان يرزقكها اور رہ تو اپنے احرام حج پر نزدیک
ہی کہ خدا تعالی روزی کرے تجھے عمرہ قالت فكنت حتى نفرنا من منى فنزلنا المحصب بی بی عایشہ نے کہا پس میں منتظر تھی یہاں تک کہ ہم نکلے
منی سے پھر نزول کئے محصب میں فدعا عبد الرحمن فقال اخرج باختك من الحرم فلتهل بعمرة ثم افرغا من طوافكما پس بلایا
عبد الرحمن کو اور فرمایا باہر جا اپنی بہن کے ساتھ زمین حرم سے پس احرام باندھے عمرے کا پھر تم ہر دو فارغ ہو اپنے طواف سے انتظر كما هٰهنا انتظار کھینچوں گا میں تمہارا
اس جگہہ محصب میں فاتينا في جوف الليل فقال فرغتما پس آئے ہم شب کے درمیان حضرت نے کہا کیا فارغ ہوئے تم قلت نعم فنادى بالرحيل في
اصحابه میں نے کہا ہاں فارغ ہوئے پس کوچ کی ندا کروائی اپنے اصحاب میں فارتحل الناس ومن طاف بالبيت قبل صلوة الصبح پس کوچ کیا
لوگوں نے اور جو شخص کہ طواف وداع کیا تھا کعبے کا آگے نماز صبح کے ثم خرج متوجها الى المدينة پھر حضرت نکلے جس حال میں کہ متوجہ تھے مدینہ مطہرہ کے طرف

باب يفعل في العمرة ما يفعل في الحج باب اس بیان میں کہ کئے جاتے ہیں عمرے میں جو اعمال کہ حج میں کئے جاتے ہیں **حدثنا** ابو نعيم
قال حدثنا همام قال حدثنا عطا قال حدثني صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه ان رجلا اتى النبي صلی اللہ علیہ وسلم وهو
بالجعرانة وعليه جبة وعليه اثر الخلوق او قال صفرة بتحقیق آیا ایک مرد حضرت کے پاس جس حال میں کہ حضرت جعرانہ میں تھے اور اُسکے پر ایک جبہ تھا
اور اسپر اثر خوشبوئی کا تھا۔ یا کہا کہ زردی تھی یہہ شک راوی کا ہی۔ جبہ جامہ دوختہ ہی او خلوق بفتح خا معجمہ وضم لام آخر میں قاف ایک نوع خوشبوئی کی ہے
فقال كيف تأمرني ان اصنع في عمرتي فانزل الله تعالى على النبي صلی اللہ علیہ وسلم فستر بثوب پس کہا اس مرد نے کیا فرماتے ہو
آپ مجھ کو کہ کروں اپنے عمرے میں افعال سے۔ پس نازل کیا اللہ تعالی نے وحی اپنے پیغمبر پر پھر پوشیدہ کئے گئے کپڑے سے فقلت لعمر وددت اني قد رايت
النبي صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل الله عليه الوحي پس میں نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ بتحقیق دیکھوں پیغمبر خدا کو اور حالانکہ
مقرر نازل کی ہی خدا نے آپ پر وحی فقال عمر رضي الله عنه تعالى ايسرك ان تنظر الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم وقد انزل الله عليه
الوحي پس کہا کیا مسرور کرتا ہی تجھ کو نظر کرنا حضرت کے طرف جس حال میں کہ نازل ہوئی آپ پر وحی قلت نعم يسرني میں نے کہا ہاں مسرور کرتا ہی مجھ کو دیکھنا حضرت
کا اس حال میں فرفع طرف الثوب فنظرت اليه پس اٹھائے کپڑے کے طرف کو پھر میں نے نظر کی حضرت کے طرف له غطيط واحسبه قال
كغطيط البكر آپ کو ایک آواز تھی حالت خواب میں کہا گمان لیتا ہوں میں اس مرد کو جو کہا کہ ایک آواز تھی مانند آواز شتر جوان کے فلما سري عنه
قال اين السائل عن العمرة پس جب کشف کیا گیا حضرت سے وہ حال پوچھے کہاں ہی سوال کرنیوالا عمرے کے اعمال سے اخلع عنك الجبة واغسل اثر

الخلوق

الْخَلُوقَ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ فرمایا نکال اپنے بدن سے جبہ کو اور دہوڈ نشان کو خوشبوئی کے اپنے سے اور بدن سے پاک کر رنگ زرد سے وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ اور اپنے عمرے مین کیجیا کہ کرتا ہی اپنے حج مین یعنے اجتناب ان چیزون سے جو حرام کئے گئے ہین احرام حج مین اور اعمال سے وقوف عرفہ و رمی جمار کے سوائے اور جو کہ عمرے مین مشروع ہوے چہار عمل ہین۔ احرام و طواف اور سعی اور حلق یا تقصیر **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ مقرر عروہ نے کہا کہ مین نے عایشہ صدیقہ زوجہ پیغمبر کریم علیہ الصلوة والتسلیم سے کہا کہ جس حال مین کہ اندنون مین کم عمر تھا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا خبر دیجئے اس قول الٰہی سے جو فرمایا کہ مقرر صفا و مروہ اعلام مناسک سے ہی۔ پس جو شخص کہ کعبے کا حج کرے یا عمرہ کرے اسپر کچھ گناہ نہین یہہ کہ طواف کرے ان دونون کا فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا پس نہین دیکھتا ہون مین اور گمان نہین کرتا ہون مین کسی پر کچھ یہہ کہ طواف نکرے یعنے مقتضا لاجناح علیہ کا یہہ ہے فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ پس بی بی عایشہ صدیقہ نے کہا ایسا نہین اگر مقصود آیت کا ایسا ہوتا جیسا کہ تو کہتا ہی کہ سعی واجب نہین كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا یعنے آیت اسطرح نازل ہوتی کہ نہین ہی اسپر گناہ یہہ کہ طواف نکرے إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ نہین اتری ہی یہہ آیت مگر شان مین انصار کے کہ وے ایک کہا کرتے تھے یعنے مشرکون نے مناۃ کیلئے اور منات مقابل قدید کے تھا جو وہ ایک جگہہ ہی درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور وے تھے تنگی کھینچتے یہہ کہ طواف کرین درمیان صفا و مروہ کے تشبہ کفار کی جہت سے فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ پس جب کہ اسلام آیا لوگون نے حضرت کے جناب مین اس حال سے سوال کیا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الآیہ پس اللہ عز وجل نے اس آیت شریف کو نازل کیا زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ اور زیادہ کیا ہی سفیان بن عقبہ یا سفیان ثوری نے اور ابو معاویہ ہشام سے مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ مَا لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تمام نکیا ہی خدا یتعالی نے حج کسی مرد کا اور نہ عمرہ اسکا جو طواف نکیا درمیان صفا و مروہ کے

باب مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ باب اس بیان مین کہ صاحب عمرہ احرام سے کب نکلتا ہی وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا عطا نے جابر سے روایت کی کہ حضرت نے صحابہ کو حکم کیا کہ پہرا دے حج کو عمرہ اور طواف صفا و مروہ کرے پہر قصر کرے اور احرام سے باہر آوے **حدثنا** إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ ابن ابی اوفی نے کہا کہ عمرہ کیا حضرت نے عمرۃ القضا اور عمرہ کئے ہم بہی آپ کے ساتھ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ جب مکہ معظمہ مین داخل ہو طواف کیا آپنے اور ہم بہی طواف کئے آپ کے ساتھ وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهُمَا مَعَهُ اور آئے حضرت صفا و مروہ پر اور سعی کی درمیان انکے ہم بہی آپکے ساتھ آئے اور سعی کی درمیان انکے وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ اور تھے ہم پوشیدہ کرتے حضرت کو مکہ معظمہ کے مشرکون سے اس اندیشہ سے کہ مبادا کوئی بدکہے اور آزار دے آپ کو فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا اسمعیل بن خالد جو ابن اوفی سے راوی ہی کہتا ہی کہ ابن ابی اوفی سے میرے ایک یار نے کہا آیا حضرت اس عمرے مین داخل کعبہ ہوے۔ ابن ابی اوفی نے جواب دیا کہ نہین قَالَ فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ اسی یار نے کہا پس حدیث کیجئے ہمارے سے وہ چیز جو فرمائی بی بی خدیجہ بنت خویلد کو جو زوجہ مطہرہ حضرت کے ہین قَالَ بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ فرمایا کہ بشارت دو بی بی خدیجہ کو ایک مکان مروارید سے بہشت مین کہ نہ اسمین آواز حیل ہی اور نہ کوئی رنج و آواز مانند مکانات دنیا کے جو گھر والون کے بلا غوغا اور بلا رنج تعمیر نہین ہوتا ہی۔ قصب بفتح قاف و صاد مہملہ آخر مین موحدہ ہی اس لفظ کی تفسیر مین طبرانی نے اوسط مین کہا کہ قصب لولو ہی اور یہہ بہی کہا کہ لولوے مجوف یعنے اسمین خلو رہتا ہی اور اسی اوسط مین حدیث حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی لائی کہ بی بی [illegible] فرمایا کہ مین حضرت سے پوچھی کہ کہان ہین میری والدہ خدیجہ نے۔ فرمایا کہ ایک مکان مین جو قصب سے ہی۔ پوچھی کیا معنی قصب دنیا کا۔ فرمایا

نہین

ہیں بلاوہ ایسا قصب ہے کہ در و یاقوت سے مرصع کئے ہیں اور صخب بنصب بنون و صاد مہملہ ہر دو مفتوح و باء موحدہ پہلا معنے میں آواز کے ہی اور دوسرا معنے میں رنج
و آزار کے **حدثنا** الحمیدی قال حدثنا سفیان عن عمرو بن دینار قال سألنا ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رجل
طاف بالبیت فی عمرتہ ولم یطف بین الصفا والمروۃ أیأتی امرأتہ عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم نے ابن عمر سے سوال کیا اس مرد سے جو طواف کعبے کا کیا ہے
ہے اور سعی نکی درمیان صفا و مروہ کے آیا وہ نزدیکی کرے اپنی عورت سے فقال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی
خلف المقام رکعتین پس ابن عمر نے کہا کہ قدوم لائے حضرت مکہ معظمہ کو پھر طواف کئے کعبے کا سات شوط اور نماز پڑھی مقام ابراہیم میں دو رکعت و
طاف بین الصفا والمروۃ سبعا وقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ اور طواف کئے درمیان صفا و مروہ کے سات بار اور مقرری
تمہارے لئے حضرت کے افعال میں ایک اتباع نیک قال وسألنا جابر بن عبد اللہ فقال لا یقربنہا حتی یطوف بین الصفا والمروۃ عمرو بن
دینار نے کہا کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو کہا ہرگز نہ کرے نزدیکی عورت کی یہاں تک کہ طواف کرے درمیان صفا و مروہ کے **حدثنا** محمد بن
بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن أبی موسی الأشعری رضی اللہ
عنہ قال قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء ابو موسی اشعری سے منقول ہی کہ میں بطحای مکہ معظمہ میں حضرت کے پاس آیا و
ہو منیخ فقال أحججت قلت نعم جس حال میں کہ حضرت نے اونٹ کو بٹھلایا تھا یعنے اترے تھے پس فرمایا کیا تو احرام باندہا ہی اور نیت حج کی کی ہی میں نے
کہا ہاں قال بما أہللت قلت لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تو کس نیت سے احرام باندہا ہی میں نے کہا وہ
احرام جو باندہا احرام پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے قال أحسنت طف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم أحل فرمایا کہ تو اچھا کیا طواف کر بیت اللہ
کا اور صفا اور مروہ کا پھر احرام سے باہر آ فطفت بالبیت وبالصفا والمروۃ پس طواف کیا میں بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا ثم أتیت امرأۃ
من قیس ففلت رأسی پس آیا میں ایک عورت کے پاس جو قبیلہ قیس سے تھی سو اس نے کہولا میرے سر کے بال اور قمل کو نکالا ثم أہللت بالحج فکنت
أفتی بہ حتی کان فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ پھر میں احرام حج کا باندہا اور تھا میں فتوی دیتا اسی مذکور کے ساتھ یہاں تک کہ تھی خلافت عمر رضی اللہ
عنہ کی فقال أن أخذنا بکتاب اللہ فإنہ یأمرنا بالتمام پس کہا عمر فاروق نے کہ ہم اخذ کرتے ہیں کتاب اللہ سے سو کتاب اللہ حکم کرتی ہی تمام کرنے حج کے
باہر ہونے پر اوسکے احرام سے جیسا کہ واقع ہوا وأتموا الحج وإن أخذنا بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فإنہ لم یحل حتی یبلغ الہدی
محلہ اور تمسک کرتے ہیں ہم حضرت کے قول و فعل سے پس مقرر حضرت احرام سے باہر نہ آتے یہاں تک کہ پہنچتی ہدی اپنی جگہہ جو منی ہی **حدثنا** أحمد بن صالح
قال حدثنا ابن وہب قال حدثنا عمرو عن أبی الأسود أن عبد اللہ مولی أسماء بنت أبی بکر حدثہ أنہ کان یسمع أسماء تقول
کلما مرت بالحجون ابی الاسود سے مروی ہی کہ مقرر مولا اسما بنت ابو بکر صدیق نے اس سے حدیث کی کہ وہ سنا کرتا تھا بی بی اسما سے کہ وہ کہتی تھی جب کہ گذرتی حجون پر
جو مقبرہ مکہ کا ہی صلی اللہ علی محمد لقد نزلنا معہ ہہنا ونحن یومئذ خفاف یعنے رحمت بھیجے اللہ تعالی محمد مصطفی پر مقرر ہم منزل کرتے
تھے آپ کے ساتھ یہاں ان دنوں ہم سبکبار تھے قلیل ظہرنا تھوڑے رہتے مرکب ہمارے قلیلۃ أزوادنا تھوڑے رہتے توشہ ہمارے فاعتمرت أنا
وأختی عائشۃ والزبیر وفلان وفلان پس عمرہ کیا میں اور میری ہمشیرہ معظمہ بی بی عائشہ نے اور زبیر بن العوام اور فلان فلان فلما مسحنا
البیت أحللنا ثم أہللنا من العشی بالحج اور جس وقت کہ مسح کیا ہم نے بیت اللہ کا یعنے طواف کیا ہم نے احرام سے نکلے ہم۔ یعنے بعد سعی کرنیکے صفا
و مروہ میں۔ اسکو حذف کیا اختصار کے جہت سے پھر احرام باندہے ہم آخر روز میں حج کے لئے۔ بی بی اسما نے اس واقعہ کو حجۃ الوداع میں ذکر کیا اور بی بی عائشہ نے اسمیں
طواف حج کیا ہی **باب** ما یقول إذا رجع من الحج أو العمرۃ أو الغزوۃ باب بیان میں اس چیز کے جو کہے جس وقت کہ رجوع کرے حج سے یا عمرے
سے یا غزوے سے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال أخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما أن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا قفل من غزو أو حج أو عمرۃ یکبر علی کل شرف من الأرض ثلاث تکبیرات ابن عمر نے کہا

کرتے حضرت جب رجوع کرتے کسی غزوے سے یا حج سے یا عمرے سے تکبیر کہتے ہر بلندی پر تین تکبیرین قفل بتقدیم قاف فا پرقافلہ رجوع کرنیکے معنے مین ہی جب قفول یا سلامتی سے رجوع کرتے ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر یہ کلمات بابرکات کہتے جسکے معنے یہ ہین نہین ہی کوئی معبود بحق مگر اللہ وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک نہین اسیکو ہی بادشاہت اور اسیکو ہی حمد وثنا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ ہم پھرنیوالے ہین اسی کے طرف عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ عبادت کرنیوالے سجدہ کرنیوالے حمد کرنیوالے اپنے پروردگار کے لئے - ان کلمات فیض آیات کے کہنے سے محض اخبار مقصود نہین بلکہ انکے معانی کے ساتھ تحقق و اتصاف مطلوب ہی صَدَقَ اللهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ سچ کیا اللہ تعالی نے وعدہ اپنا ظاہر کرنے مین قوت و شوکت اسلام کے اور یاری دی اپنے بندہ کو جو حضرت جناب رسالت ہین - اور ہزیمت دی گروہونکو کفار کے وہی تنہا بلا شرکت غیر کے - کہتے ہین کہ کہنا ان کلمات کا ماثور ہی ہر سفر مین خواہ سفر طاعت ہو یا سفر مباح **بَاب** اِسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِيْنَ باب بیان مین مشروعیت استقبال ان حاجیون کے جو قدوم لانیوالے ہین مکہ معظمہ کو وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ اور بیان مین تین شخص کو بٹھلانے کے مرکب پر - اور جو حجاج کہ مکہ معظمہ سے قدوم لاوین انکے استقبال مین بھی احادیث صحیحہ وارد ہین جیسا کہ مسلم نے روایت کی ہی اور اسباب کے ترجمے مین وہی معنے کہا چاہئے کہ جسکے طرف ہم نے اشارہ کیا تا حدیث مذکور اسکے موافق ہو **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابن عباس نے کہا جسوقت کہ قدوم لائے پیغمبر خدا مکہ معظمہ کو استقبال کیا آپکا خرد سالون نے اولاد عبد مطلب سے غلمہ جمع غلام کا ہی اور اغیلمہ تصغیر غلمہ کی ہی فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ پس بٹھلایا حضرت نے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے - اور یہہ ہر دو لڑکے قثم ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر تھے **بَاب** الْقُدُوْمِ بِالْغَدَاةِ باب بیان استحباب مین قدوم لانے مسافر کے اپنی منزل مین دن کو **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ مقرر پیغمبر خدا جسوقت سفر نکلتے طرف مکہ معظمہ کے نماز صبح کی مسجد شجرہ مین پڑہتے جو ذو الحلیفہ مین ہی وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ اور جب سفر سے پھرتے ذو الحلیفہ مین نماز پڑہتے درمیان وادی کے اور وہان خواب کرتے یہان تک کہ صبح کرتے **بَاب** الدُّخُوْلِ بِالْعَشِيِّ باب بیان مین آنیکے شب کے وقت - عشیہ مغرب سے شب کی تیرگی آنی تک اور بعض کے پاس وقت زوال سے تیرگی آنی تک ہی **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ انس نے کہا کہ پیغمبر خدا شب کے وقت اپنے گھر مین نہین آتے كَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً اور تھے نہین آتے مگر روز روشن مین یا اول شب مین **بَاب** لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ باب بیان مین کہ مسافر شب کے وقت اپنے گھر نہ آوے جب شہر کو پہنچے جسکا سفر دراز ہوا ہی اور اسکی خبر قدوم نہین پہنچی ہی - ایسا ہی کہا ہی علما نے **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ جابر نے کہا کہ حضرت نے منع فرمایا کہ کوئی شب کے وقت اپنے گھر والون مین آوے اور بعض روایات مین اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا واقع ہوا **ف** پس سزا وار ہی کہ حالت مسافرت سے شب کو آوے تو اس حالت گرد و غبار آلودگی و تاب سفر سے اپنے عورت سے اس شب مباشرت نکرے قسطلانی **بَاب** مَنْ اَسْرَعَ نَاقَتَهٗ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ باب بیان مین اس شخص کے کہ جلد چلاوے ناقہ کو جسوقت کہ پہنچے مدینہ منورہ کو اَسْرَعَ متعدی سات باکے اور اسکے بغیر بھی آیا ہی کذا فی المحکم **حَدَّثَنَا** سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ نَاقَتَهٗ انس نے کہا کہ جسوقت قدوم لاتے حضرت سفر سے اور دیکھتے بلندیون کو مدینہ مطہرہ کے تیز چلاتے اپنے ناقہ کو وَاِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا اور اگر ہوتا مرکب اونٹ کے سوا حرکت دیتے اسکو زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا اور زیادہ کیا ہی حارث نے

مِن حُبِّهَا یعنے حرکت دیتے مرکب کو بسبب محبت مدینہ طیبہ کے کہ ادا سے حقوق کا موجب اور مشتاقون کو شرف کرنیکا سبب تھا یقین ہی کہ حُبُّ الوطن ایمان آیا ہی اور ہو سکے کہ نسبت اس دوستی کی بیان سے محض تبعیت سیرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا اسمٰعیل عن حُمَید عن انس رضی اللہ عنہ قال جُدُراتِ المدینۃِ انس نے قتیبہ کی روایت سے لایا ہی کہ در جدارات ہین یعنے دیوارین مدینہ مطہرہ کے تابعہ الحارث بن عُمَیر متابعت کی ہی اسکی حارث بن عمیر نے **باب** قولِ اللہ تعالیٰ وَأْتُوا البُیُوتَ مِن اَبوابِھَا باب بیان مین قول اس خداے عز وجل کے جو فرمایا آؤ اپنے گھرون کو انکے دروازون سے **حدثنا** ابوالولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق قال سمعتُ البراء یقول نزلت ھٰذہ الآیۃ فینا براکہتا تھا کہ یہہ آیت ہمارے باب مین نازل ہوئی کانت الانصار اِذا حجّوا فجاؤا لم یدخلوا من قِبَل ابواب بُیُوتِھِم ولٰکن مِن ظُھُورِھا تھے انصار جب حج کرتے اور لوٹ آتے تو اپنے گھرون مین دروازون کے آگے سے داخل نہوتے ولیکن گھرون کے پیچھے سے آتے اور اسمین نیکی و خوبی سمجھتے فجاء رجلٌ من الانصار فدخل من قِبَلِ بابہ فکانّہ عُیّر بذٰلک پس انصار سے ایک مرد حج سے فارغ ہو کے آیا تو دروازے کی طرف سے داخل ہوا وہ اس لئے سے سرزنش کیا گیا فنزلت ولیس البرّ بان تاتوا البیوت من ظھورھا پس یہہ آیت نازل ہوئی کہ نہین ہی نیکی اور بھلائی کہ تم آؤ اپنے گھرون کو انکی پیٹھ سے ولٰکنّ البرّ من اتّقٰی لیکن نیکی اس شخص مین ہی کہ پرہیز کرے تم محرمات اور شہوات سے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے اور آؤ اپنے گھرون کو انکے دروازون سے **باب** السفر قطعۃٌ من العذاب باب اس بیان مین کہ سفر ایک ٹکڑا عذاب کا **حدثنا** عبداللہ بن مسلمۃ قال حدثنا مالک عن سُمَیّ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السفر قطعۃٌ من العذاب یمنع احدکم طعامہ وشرابہ ونومہ فرمایا کہ سفر ایک ٹکڑا عذاب کا ہی یعنے عین عذاب ہی منع کرتا ہی تمہارے کسیکو کھانا اور پانی اور خواب اسکا کہ اسکو وقت پر نہین پہنچتا ہی اور لذت سے نہین کھاتا ہی اور راحت سے نہین سوتا ہی اور دوستون کی جدائی سب دردون سے سخت تر ہی - اور یہہ حدیث تعارض نہین رکھتی ہی ان احادیث کے ساتھ جو حکم سفر کے باب مین آئی ہین چنانچہ ابن عباس کی روایت آئی ہی تُسافروا وتصحّوا اور ابن عمر سے مرفوعًا آئی ہی سافروا تغتنموا اور ایک روایت مین تُرزَقوا آیا ہی کس لئے کہ ان امور کا حاصل ہونا موجب رفع عذاب کا ہی اگرچہ دارو تلخ مین ایک الم ہی لاکن اسمین موجب صحت کا ہی فاذا قضٰی نھمتہ فلیُعجّل الی اھلہ پس جسوقت تمام کرے رغبت اور نہمت اور حاجت اپنی تو چاہئے کہ اپنے اہل و عیال کے طرف جلد پھر آوے کہ موجب خوشی کا اور مقصد پایکی کا ہی اور اپنے لوگ جو درد انتظار مین ہین انکو اس دردسے نکالنا اور رجوع کرنا سبب اجر عظیم کا ہی نہمت بفتح نون کسی کام مین اپنی ہمت پہنچانے کے معنے مین یہان مراد حاجی سے ہی جو اسکا قصد کیا **باب** المسافر اذا جدّ بہ السیر وتعجّل الی اھلہ باب اس بیان مین کہ جسوقت مسافر کوشش مین لاوے اسکو راہ چلنا اور اسکا اہتمام کرے اور اپنے لوگون کے طرف جانے جلدی کرے - تو وہ مسافر کیا چاہئے - اور بعض روایات مین تعجل بغیر واو کے آیا ہی جواب اسکا وہی ہی اور یہہ وفق ہی حدیث مذکور کے ساتھ **حدثنا** سعید بن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی زید بن اسلم عن ابیہ قال کنتُ مع عبداللہ بن عمر بطریق مکّۃ فبلغہ صفیّۃ بنت ابی عُبید شدّۃ وجعٍ فاسرع السیر اسلم نے کہا کہ مین عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا مکہ معظمہ کی راہ مین پس پہنچی ابن عمر کو صفیہ بنت ابی عبید سے جو انکی زوجہ تھی دردو بیماری کی پس جلدی کی ابن عمر نے جانے مین حتّٰی کان بعد غروب الشفق نزل فصلّی المغرب والعتمۃ وجمع بینھما جب تک کہ تھا شفق بعد غروب آفتاب کے پس نماز مغرب اور عشا کی پڑھی جس حال مین کہ ان ہر دو نماز کو جمع کیا ثم قال انّی رایتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جدّ بہ السیر اخّر المغرب وجمع بینھما پھر ابن عمر نے کہا کہ مقرر مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ جب کوشش مین لاتا آپ کو راہ چلنا تاخیر کرتے عشا کے وقت تک مغرب کو اور جمع کرتے درمیان دو نماز کے - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابواب المحصر

ابواب المحصر - ابواب محصر کے - احصار معنے مین حبس و منع کے کہتے ہین احصرہ المریض اذا منعہ من مقصدہ حصر کیا اسکو بیماری یا سلطان نے یعنے اسوقت کہتے ہین کہ اسکو مقصد و مطلب سے پھیر رکھے - اور معلوم ہوا کہ مخصوص منع عدو کے ساتھ نہین - امام مالک اور شافعی

کے پاس منع عدو کے ساتھ مخصوص ہی **باب** الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ باب بیان مین احکام اس شخص کے جو منع کیا گیا ہی حج سے یا وقوف عرفہ سے یا طواف
کرنے سے اور بدلہ مین اس شکار کے جو صاحب احرام کیا ہو وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ الآيه اور بیان مین مراد فرمودہ خدا کے
جو اس آیت مین ہی کہ اگر تم منع کئے گئے ہو جانے سے بیت اللہ کو تو تم پر لازم ہی وہ چیز جو میسر ہو ذبح کرنے سے ہدی کے شتر ہو یا اسکے سوا اسی جگہ جو تم گھیرے ہوے وَقَالَ
عَطَاءٌ الْإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ اور عطا نے کہا کہ احصار ہر چیز سے ہی جو اسکو باز رکھے مخصوص عدو کے ساتھ نہین **باب** إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ
حَصُورًا لَا يَأْتِي النِّسَاءَ باب اس بیان مین کہ جسوقت کہ منع کیا جاوے صاحب عمرہ منع کیا جانا تو نزدیکی نکرے عورتکی **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ روایت ہی نافع سے
کہ مقرر عبداللہ بن عمر جسوقت کہ نکلے مکہ معظمہ سے جس مین کہ قصد عمرے کا کیا تھا ایام مین فتنہ حجاج ظالم کے جو ابن زبیر پر آمادہ جنگ ہوا تھا قَالَ إِنْ صُدِدْتُ
عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا کہ اگر مین باز رکھا گیا طواف بیت اللہ سے تو کرتا ہون مین جیسا کہ کئے
ہین ہم حضرت کے ساتھ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ پس احرام باندھا عمرے
کا اسلئے کہ حضرت احرام باندھے تھے عمرے کا سال حدیبیہ مین **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
عُبَيْدَ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ نافع سے روایت ہی کہ عبیداللہ اور سالم ہر دو پسران ابن عمر نے اسکو خبر دی أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ کہ مقرر وے ہر دو برادر سخن کئے ابن عمر سے ان راتون مین جو نزول کیا تھا لشکر حجاج ظالم کا ابن زبیر سے جنگ
کرنے کے لئے فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ پس ہر دو نے کہا کہ ضرر نہین کرتا ہی تم کو یہہ کہ اس سال حج نکرین إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ
ہم ڈرتے ہین اسبات سے کہ وے حایل ہو وین تمہارے اور بیت اللہ کے درمیان یعنے بچہو رین تم کو کہ مکہ معظمہ مین داخل ہون فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ پس کہا ابن عمر نے کہ ہم نکلے ساتھ پیغمبر خدا کے پس حایل ہوے کفار قریش نزدیک بیت اللہ کے فَنَحَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ پس ذبح کیا حضرت نے اپنی ہدی کو اور تراشے اپنے سر کے موے مبارک وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ
أَوْجَبْتُ عُمْرَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْطَلِقُ اور گواہ لیتا ہون مین تم کو مقرر مین واجب کیا آپ پر عمرے کو اگر اللہ تعالی چاہے مین جاتا ہون فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَ
بَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ پس اگر خالی کرین میرا و کعبے کے درمیان راہ کو طواف کرتا ہون مین وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ اور اگر حایل ہو وین میرا اور بیت اللہ کے درمیان تو کرونگا جیسا کہ کیا تھا پیغمبر خدا نے درحالیکہ مین آپکے ساتھ تھا اور مین جانتا ہون
کہ کیا کئے تھے فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ پس احرام باندھا عمرے کا منزل ذی الحلیفہ سے پھر راہ
چلے ایک ساعت پھر کہا سوا اسکے نہین کہ حال وافعال حج اور عمرہ کے ایک ہین أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي گواہ لیتا ہون مین تم کو
کہ مقرر واجب کیا مین اپ پر حج کو ساتھ عمرے کے فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى پس نہ نکلا احرام سے حج اور عمرے کے یہان تک کہ پہنچا روز
نحر کا اور ہدی لائے وَكَانَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ اور تھے ابن عمر کہتے احرام سے نہ نکلے یہان تک کہ طواف
کرے ایک طواف جس روز کہ مکہ معظمہ مین آئے **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ بِهَذَا بعض فرزندون نے ابن عمر کے ابن عمر سے کہا اگر تم اس سال ہین اقامت کرین بہتر ہے **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا
ابن عباس نے کہا مقرر پھیر رکھے گئے حضرت عمرے سے سال حدیبیہ مین پس حلق کیا اپنے سر مبارک کو اور مقاربت کی اپنے بی بیون سے اور ذبح کی ہدی یہان تک کہ عمرہ کیا سال آئندہ
باب الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ باب حکم مین پھیر رکھنے کے حج سے **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ

الجزء السابع

عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے
ابن عمر کہتے تھے آیا بس نہین ہی تم کو طریقہ رسول خدا کا - پوشیدہ نرہے کہ حضرت کو عمرے سے حبس واقع ہوا تھی نہ حج سے لیکن جبکہ شان حج اور عمرے کی ایک ہی اسکو سنت رسول
کہے اور باین ہمہ سنت اسطرح پر نہین کہ طواف وسعی کئے ہون پس مقصود وہ ہی کہ جس چیز سے منع کیا گیا وہ نکرے اور یہہ معنے بسبب اسکے کہ حضرت حبس مین عمرہ کئے ذبح اور
حلق سے معلوم ہوا اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اگر روکے جاؤ کوئی تمہارے سے وقوف عرفہ سے طواف کرے بیت اللہ کا
اور صفا و مروہ کا یعنے اگر تم سکتے ہو بجا لاؤ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا پھر حلال ہووے یعنے ان چیزون سے نکلے جو آپ پر حرام کیا تھا یہان تک
حج کرے سال آیندہ فَیُھْدِیْ اَوْ یَصُوْمُ اِنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا پس ذبح کرے ایک بکری یا روزہ رکھے اگر نپاوے ہدی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نَحْوَہٗ عبد اللہ مذکور نے سند سابق مین جیسا کہ بواسطہ یونس زہری سے حدیث کی
واسطے سے معمر کے زہری سے بھی اسیکے مانند معنے مین حدیث کی ہی **بَابُ** النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِی الْحَصْرِ باب بیان مین جواز ذبح کے حلق سے آگے وقت
حصر مین ~ **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ مسور نے کہا کہ حضرت نے ذبح کیا حلق سے آگے اور اپنے صحابہ کو اسکا حکم فرمایا حدیبیہ کے عمرے مین
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِیِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ
اللّٰہِ وَسَالِمًا کَلَّمَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ حدیث کی نافع نے کہ عبد اللہ اور سالم نے سخن کیا اپنے والد سے جو ابن عمر ہین حج سے توقف مین فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِیْنَ پس کہا ابن عمر نے کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ جس حال مین کہ ہم نے ارادہ عمرے کا کیا فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ دُوْنَ الْبَیْتِ
پس حایل ہوئے اور راہ ندی کفار قریش نے بیت اللہ کے پاس فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُدْنَہٗ وَحَلَقَ رَاْسَہٗ پس ذبح کیا حضرت نے اپنے
شتر ہدی کو اور حلق کیا اپنے سر مبارک کو **بَابُ** مَنْ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُحْصَرِ بَدَلٌ باب حکم مین اس شخص کے کہا نہین ہی قضا محصر پر یعنے قضا اس چیز کی
جو پھیر رکھی ہی اسکو حج اور عمرے سے یا کفارہ قَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ
عَلٰی مَنْ نَقَضَ حَجَّہٗ بِالتَّلَذُّذِ سوا اسکے نہین کہ بدل اس شخص پر ہی جو اپنے حج کو توڑا ہی تلذذ سے یعنے ارتکاب سے ایسی چیز کے جو حج مین اس چیز سے منع آیا ہی
جیسے جماع وَاَمَّا مَنْ حَبَسَہٗ عُذْرٌ اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یَحِلُّ وَلَا یَرْجِعُ لاکن جو شخص کہ روکا ہی اسکو کوئی عذر جیسے دشمن یا بیماری یا تمام نہونا توشہ
کا مقرر وہ باہر آوے احرام سے اور قضا نکرے - اور کہتے ہین کہ یہہ بات حج نافلہ مین ہی نہ فرض مین اسلئے کہ وہ اسکے ذمے سے ساقط نہین ہوتا ہی اور حنفیہ کے پاس فرض
ونفل برابر ہی کس لئے کہ شروع کرنا نفل مین بھی ملزم ہی اتمام کو وَاِنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ وَّھُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَہٗ اِنْ کَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّبْعَثَ بِہٖ اور اگر
اسکے ساتھ ہدی ہی اور وہ محصر ہی ذبح کرے اسکو جہان کہ ہو خواہ زمین حل مین یا حرم مین اگر قدرت نرکھتا ہو کہ اسکو زمین حل تک بھیجے وَاِنِ اسْتَطَاعَ
اَنْ یَّبْعَثَ بِہٖ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ اور اگر قدرت رکھتا ہی کہ اسکو پہنچاوے تو احرام سے نکلنا اسکو روا نہین یہان تک کہ پہنچے ہدی اپنی
جگہہ پر - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ ذبح نکرے اسکو مگر حرم مین کس لئے دم احصار قربت کا ہی - اور مجرد خون ریزی قربت نہین مگر اسکے زمان ومکان
مین پس اسکی تحلیل واقع نہین ہوتی ہی - اور دلیل امام کی یہہ آیت قرآنی ہی وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ - ہدی نام شتر کا اور دوسرے جانور
قربانی کا ہی کہ جسکو بھیجتے ہین حرم کے طرف اور قول صحابی کا متروک ہی ساتھ قول حق عزوجل کے وَقَالَ مَالِکٌ وَّغَیْرُہٗ یَنْحَرُ ھَدْیَہٗ وَیَحْلِقُ فِیْ اَیِّ
مَوْضِعٍ کَانَ اور کہا امام مالک وغیرہ جیسے امام شافعی نے کہ ذبح کرے اپنی ہدی کو اور حلق کرے اپنے سر کو جس جگہہ پر کہ ہو حصر سے وَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ
لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ بِالْحُدَیْبِیَۃِ نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ یَّصِلَ
الْھَدْیُ الْبَیْتَ اور قضا نہین ہی اس شخص پر اسلئے کہ پیغمبر خدا اور آپکے صحابہ ذبح کئے حدیبیہ مین اور سر کے بال منڈہائے اور جن چیزون سے کہ منع کئے گئے تھے
ان سے باہر آئے طواف کرنیکے آگے اور ہدی بیت اللہ کو پہنچنے سے آگے ثُمَّ لَمْ یُذْکَرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ یَّقْضُوْا

شَيْئًا وَلَا يَعُودُ وَالْهُ وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ پھر ذکر نہیں کیا گیا ہی کہ حضرت کسیکو حکم فرماتے ہوں کہ قضا کرے اس چیز کی جو متروک ہوئی اور صحابہ اسکا اعادہ کرین اور حدیبیہ تو زمین حرم سے باہر ہی، ور فعل اس جا کا اور تقریر فعل پر صحابہ کے دلیل ہی اسبات پر کہ نحر کرنا غیر محل مین اور حلق کرنا موجب حل کا ہی - اور کلمہ لا لایعود مین زاید ہی جیسا کہ اس قول الٰہی مین وَمَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ کس لئے کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ کونسی چیز پھیر رکھی تجھ کو یہہ کہ سجدہ کرے تو ای ابلیس جواب حنفیہ کا اس دلیل سے یہہ ہو سکتا ہی کہ حدیبیہ کی تھوڑی زمین حرم ہی اور تھوڑی طرف مدینہ طیبہ کے ہی جیسا کہ حنفیہ نے اسکی تصریح کی ہی اور قسطلانی نے امام شافعی سے بھی نقل کیا ہی - اور مشرکون نے مکہ معظمہ مین آنے سے منع کیا تھا قوله تعالی صَدُّوكُم عن المسجد الحرام اور صلح کے بعد اس قطعہ زمین مین جو حرم تھی ذبح کیا گیا تا عمل آیت کریمہ پر واقع ہوا اور برتقدیر تسلیم حضرت اور صحابہ دو سفر وقت حج اور عمرہ کئے ہین - اور کہان سے معلوم ہوا کہ نیت قضا کی نہ کئے عدم ذکر عدم وقوع کا موجب نہین پس قول اسکا لَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا الخ عدم قضا پر دلیل ہو سکتی نہین والله اعلم **حدثنا** إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ابن عمر نے کہا جسوقت کہ نکلے طرف مکہ معظمہ کے جس حال مین کہ عمرہ کا قصد کیا تھا فتنہ کے ایام مین اگر مین روکا گیا بیت اللہ مین آنے سے تو مین کرتا ہون وہ عمل جیسا کہ کیا تھا ہم نے حضرت کے ساتھ پس احرام باندھا عمرے کا مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ جہت سے اتباع نبی کریم علیہ الصلوة والتسلیم کے جو احرام باندھے تھے عمرے کے لئے حدیبیہ کے سال مین ثُمَّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ پھر عبد اللہ بن عمر نے نظر کی عمرے کی حال مین پس کہا نہین ہی حال حج اور عمرے کا مگر یکسان - صیغہ امر کی ضمیر کو عمرہ کے طرف راجع کرتے ہین بلا رعایت لفظ مونث اور ہو سکے کہ راجع طرف ابن عمر کے ہو یعنے نظر کی اپنے کام مین کہ عمرہ کرے یا حج مع عمرہ کرے فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ پس التفات کی اپنے یارون کے طرف اور کہا نہین ہی حال ہر دو کا مگر ایک أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ گواہ لیتا ہون مین تم کو مقرر مین نے واجب کیا ہی اپ پر حج مع عمرہ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى پھر طواف کیا حج اور عمرے کے لئے ایک طواف اور اعتقاد کیا کہ یہی ایک طواف روا ہی اس ہر ایک سے اور ہدی بھیجا **باب** قَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا الآیہ باب بیان مین اس آیت شریف کے جو تتمہ آیت کا یہہ ہی أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ پس جو شخص کہ تمہارے سے بیمار ہو اور مناسک حج اور عمرہ ادا نہین کر سکتا ہی یا اسکو آزار ہی سر سے جیسا کہ زخمی ہو یا جوواں غلبہ کرین اور آزار پہنچاوین - پس اسپر بدلہ ہی بال تراشنے سے کہ روزہ رکھے یا صدقہ دے یا تقرب کرے نسک سے یہہ بیان فدیہ کا ہی وَهُوَ مُخَيَّرٌ فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ اور وہ شخص مختار ہی ان تین چیزون مین لاکن روزہ پس تین روزے رکھے **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ کعب بن عجرہ نے کہا جو سال حدیبیہ مین حضرت کے ساتھ محرم تھا اور جوواں اسکے سر مین بہت ہو گئے تھے سو اسکو حضرت نے فرمایا شاید کہ آزار پہنچایا ہے تجھ کو تیرے کرم یعنے جوواں قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ احْلِقْ رَأْسَكَ کہا ہان یا رسول اللہ آزار پہنچاتے ہین مجھ کو جوواں تو فرمایا کہ تراش اپنے سر کو وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ اور روزہ رکھ تین روز یا کھانا کھلا چھے مسکین کو **باب** قَوْلِ اللهِ تَعَالَى أَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ سیف نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے مجاہد نے کہ سنا مین نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کعب بن عجرہ نے حدیث کی اس سے قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا کعب نے کہا کہ کھڑے رہے مجھ پر پیغمبر خدا نے حدیبیہ مین اور میرا سر ریزان تھا جوواں سے بی ذرہ ہی فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ پس فرمایا آیا آزار پہنچاتے ہین تجھ کو کرم تیرے مین نے کہا ہان یا رسول اللہ قَالَ

فَاحْلِقْ رَاْسَكَ اَوْ قَالَ احْلِقْ پس فرمایا حلق کرا اپنے سر کو راوی نے شک کیا ہی کہ لفظ فاحلق ہی یا احلق یعنے صیغۂ امر ثلاثی مجرد سے ہی یا باب افعال مزید سے قَالَ فِیَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِیْضًا اَوْ بِهٖ اَذًی مِنْ رَاْسِهٖ الخ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَیْنَ سِتَّةٍ تین روزے رکھہ یا صدقہ کر فرق سے چھے مساکین میں - فرق بفتح فا و را و قاف و بفتح را بھی آیا ہی ایک پیمانہ ہی بوزن سولا رطل اَوِ انْسُكْ بِمَا تَیَسَّرَ یا ذبح کر اس چیز کو جو میسر ہو شتر ہو یا بکری **بَابُ** الْاِطْعَامِ فِی الْفِدْیَةِ نِصْفُ صَاعٍ باب بیان میں کھانا کھلانے فدیہ میں آدھا صاع **حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِدْیَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیَّ خَاصَّةً وَهِیَ لَكُمْ عَامَّةً عبد اللہ نے کہا کہ بیٹھا میں طرف کعب بن عجرہ کے اور پوچھا میں اسکو فدیہ سے پس کہا نازل ہوئی آیت فدیہ کی حق میں میرے جس حال میں کہ میرے ساتھ خاص تھی وہ آیت جس حال میں کہ عام ہی شامل ہی تم کو حُمِلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْهِیْ اٹھایا گیا میں طرف حضرت کے درحالیکہ جوویں ریزاں تھے میرے منہہ پر گویا ایک ضعف رکھتا تھا کہ اپنے پاؤں سے نہیں چلتا فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰی الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰی پس فرمایا کہ میں گمان نہیں رکھتا تھا درد کا کہ پہنچا ہی تجھے جو میں دیکھتا ہوں اَوْ مَا كُنْتُ اُرٰی الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰی شک راوی کا ہی یا میں گمان نہیں رکھتا تھا مشقت کا کہ تجھ کو پہنچی ہو تجھے جو میں دیکھتا ہوں جهد فتح جیم اور اسکے ضم سے رنج کے معنے میں ہی اور بعض بضم جیم طاقت کے معنے میں کہتے ہیں تَجِدُ شَاةً آیا تو پاتا ہی بکری کو کہ اسکو ذبح کرے فَقُلْتُ لَا کہا نہیں پاتا ہوں قَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِیْنَ نِصْفَ صَاعٍ فرمایا تین روزے رکھہ یا چھے مساکین کو کھانا کھلا ہر مسکین کو نصف صاع یعنے سر کے تراشنے کے فدیہ میں **بَابُ** النُّسُكِ شَاةٌ **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ اَنَّهٗ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ اَیُؤْذِیْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَیْبِیَةِ اسکا ترجمہ اوپر گذرا وَلَمْ یَتَبَیَّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ یَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰی طَمَعٍ اَنْ یَدْخُلُوْا مَكَّةَ اور ظاہر نہ کیا کسی مرد کو جو ہم تھے کہ وے احرام سے نکلیں حالانکہ وے اسکے ارادہ پر تھے کہ آویں مکہ معظمہ کو اور حج کریں - یہہ کلام راوی کا جو زیادہ کیا اسلیئے کہ استباحت حلق کا ایک عذر کے لئے تھا سو اسکو فدیہ کا حکم فرمایا احرام سے نکلنے کے لئے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْیَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُطْعِمَ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّةٍ اَوْ یُهْدِیَ شَاةً اَوْ یَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهٗ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ مِثْلَهٗ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ باب معنے میں اس قول الٰہی کے رفث جماع اور کلام فحش کے معنے میں ہی **حَدَّثَنَا** سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ قصد اس بیت اللہ کا کرے اور جماع نکرے عورت سے اور جو چیزیں کہ منع کئے گئے ہیں انسے باز رہے حالت احرام میں تو حج سے پھرا جیسا کہ جنی تھی اسکی ماں نے ظاہر اس حدیث کا وہ ہی کہ تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہوتا ہی - اسی پر گئے ہیں بعض علما

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ باب بیان میں اس آیت کے کہ نہیں ہی کوئی فسق اور نہ کوئی جدال ایام حج میں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ جو شخص کہ قصد کرے اس بیت اللہ کا حج کی نیت سے اور نزدیکی نکرے عورت کی اور منع کئے گئے چیزوں سے دور رہے اور حج سے پھرے ایسا پاک ہوتا ہی جیسا کہ جنی اسکو اسکی ماں نے اس حدیث میں جدال کا ذکر نہیں گویا اکتفا کیا گیا اسی پر جو آیت میں مذکور ہی اس حیثیت کہ قریش مسلمان ہو جدال

بسم الله الرحمن الرحيم

باب جزاء الصيد ونحوه. باب بیان میں بدلے شکار کے جسوقت کہ صاحب احرام قتل کرے اور مانند اسکے جیسا کہ کسی نے شکار کو ہانکا یا زمین حرم کے درخت کو کاٹا وقول الله تعالى لا تقتلوا الصيد وانتم حرم الى قوله تحشرون اور یہ باب بیان میں اس آیت قرآنی کے ہی جو باعث وہوا کہ مت قتل کرو شکار کو جس حال میں کہ تم صاحب احرام ہو واذا صاد الحلال فاهدى للمحرم الصيد اكله جسوقت کہ شکار کرے غیر محرم اور ہدیہ دے محرم کو شکار تو اسکو کھاوے ولم ير ابن عباس وانس رضى الله عنهما بالذبح بأسا وهو غير الصيد اور نہیں دیکھا ہی ابن عباس اور انس نے محرم ذبح کرنے میں کچھ خوف یعنے کچھ مضایقہ نہیں۔ حالانکہ مذبوح دوسرے شخص کا شکار ہی۔ ظاہر قول عام ہی۔ بخاری علیہ الرحمہ قید لگایا ہی کہ ذبیحہ غیر شکار ہو نحو الابل والغنم والبقر والدجاج والخيل تفسیر کی ہی غیر صید کو مانند شتر اور بکرے اور گاو اور مرغ اور گھوڑے کے يقال عدل مثل کہا جاتا ہی کہ عدل جو آیت میں مذکور ہی معنے میں مثل کے ہی واذا كسرت قلت عدل فهو زنة ذلك اور جسوقت کہ تو عین کو کسرہ دیوے اور کہے عدل پس وہ ہموزن کے معنے میں ہی قياما قواما یعنے جو کلمہ کہ آیت میں اسکے مابعد ہی اس قولہ تعالی میں جعل الله الكعبة البيت الحرام قياما معنے میں قوام کے ہی یعنے جو کہ برپا رکھے حال کو دین و دنیا میں يعدلون يجعلون له عدلا کلمہ یعدلون جو سورۂ انعام میں ہی قوله تعالى ثم الذين كفروا بربهم يعدلون بمعنی یجعلون لہ عدلا کفار مثال ٹھراتے ہیں بتوں کو پروردگار عالم کے ساتھ بتقریب کلمہ عدل کے جو اس آیت میں ترجمہ میں وارد ہی۔ اسکا مشتق اس معنے سے جو اسکا مفسر ہے ذکر کیا ہی تا اشتباہ نہو کہ وہان بھی یہی معنے ہیں جو اس آیت میں ہیں **حدثنا** معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن يحيى عن عبد الله بن ابى قتادة قال انطلق ابى عام الحديبية فاحرم اصحابه فلم يحرم عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ میرا باپ ابو قتادہ سال حدیبیہ میں گیا پھر اسکے یاروں نے احرام باندہا اور میرا باپ احرام نہ باندہا وحدث النبى صلى الله عليه وسلم ان عدوا يغزوه پس حضرت سے کہا گیا کہ ایک دشمن آپکا قصد رکھتا ہی۔ دوسری حدیث میں جو لاحق ہی کہا کہ توجہ کیا میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ طرف دشمن کے فانطلق النبى صلى الله عليه وسلم پس تشریف لیگئے پیغمبر خدا جہان کہ آپنے قصد کیا تھا۔ اور ابو قتادہ پیچھے لاحق ہوا فبينما انا مع اصحابه يضحك بعضهم الى بعض پس درمیان اس حال کے کہ میں حضرت کے یاروں کے ساتھ تھا ہنستے تھے بعض انکے بعض کے طرف شکار دیکھ کے۔ اس لئے کہ اسکے ساتھ تعرض کرنے سے ممنوع تھے ایک دوسرے کو دیکھ کے تعجب کرتے تھے فنظرت فاذا انا بحمار وحش فحملت عليه فطعنته فاثبته پس ناگاہ میں نے دیکھا کہ مقابل ایک حمار وحشی کے ہوں پس میں نے اسپر گھوڑا دوڑایا اور اسپر جا پہنچا اور اسکو نیزہ مارا اور اسکو نگاہ رکھا کہ اس جگہہ سے نہ ہلا واستعنت بهم فابوا ان يعينونى اور طلب مدد کی میں نے ان یاروں سے جو محرم تھے تو انہوں نے ابا کیا میری مدد کرنے سے۔ اور دوسری روایت میں جو باب لا يعين المحرم الحلال میں آئی ہی مذکور ہی کہ کوڑا اسکے ہاتھ سے گرا تھا۔ اور بعض روایات میں آیا ہی کہ اسکے اٹھانے میں تائید چاہی فاكلنا من لحمه وخشينا ان نقتطع پس ہمنے اس حمار وحشی کے گوشت سے کھایا اور خوف اسکا کیا کہ ہم حضرت سے اور آپکے یاروں سے دور پڑیں فطلبت النبى صلى الله عليه وسلم ارفع فرسى شأوا واسير شأوا پس ڈھونڈھا حضرت کو جس حال میں کہ اٹھاتا ہوں اور دوڑاتا ہوں اپنے گھوڑے کو ایکبار اور راہ چلتا ہوں ایکبار شأو بمعجمہ و تنوین معنے میں مرۃ کے ہی اسیطرح منقول ہی بخاری علیہ الرحمہ سے بعض نسخوں میں فلقيت رجلا من بنى غفار فى جوف الليل پس ملاقات کی میں نے ایک شخص سے جو قبیلۂ بنی غفار سے تھا درمیان شب کے قلت اين تركت النبى صلى الله عليه وسلم قال تركته بتعهن میں نے کہا کہ تو نے کہاں چھوڑا حضرت کو کہا میں نے چھوڑا آپکو منزل تعہن میں۔ تعہن بفتح تاء مثناۃ فوقیہ مفتوحہ و عین مہملہ ساکن و ہاء مکسور آخر میں نون۔ قاموس میں کہا کہ تعہن مثلثۃ الاول مکسورۃ الہاء نام ایک پانی کے چشمہ کا ہی وهو قائل السقيا اور حضرت قیلولہ کرنیوالے ہیں سقیا میں۔ یعنے میں تعہن میں چھوڑا اور آپکا ارادہ تھا کہ قیلولہ کرے موضع سقیا میں جو تعہن سے تین میل پر ہی۔ اور دو منزل مدینۂ منورہ سے۔ اس تقدیر پر یہ قول اسی مرد کا ہوگا۔ اسی طرح تقریر کی ہی معنے حدیث کی۔ اور ہوسکے کہ قول ابو قتادہ کا ہو اور معنے ایسے ہی ہو۔ اور سقیا بضم سین مہملہ و سکون قاف اور اسکے بعد مثناۃ تحتیہ ایک قریہ ہی جامعہ درمیان مکہ معظمہ و مدینۂ منورہ کے اور بعض

الغرّ السابع

نسخون مین رقع ہوا لحقت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس لاحق ہوا مین ساتھ پیغمبر خدا کے لاکن قسطلانی اس لفظ کا تعرض نکیا فقلت یا رسول
اللہ ان اھلک یقرؤن علیک السلام ورحمۃ اللہ پس مین نے کہا یا رسول اللہ آپکے اصحاب آپ پر سلام و رحمت کہتے ہین قد خشوا ان
یقتطعوا دونک مقرر وے درتے ہین اس بات سے کہ جدا رہین اور دور پڑین آپ سے فانتظرھم پس انکا انتظار کیجیے تا آپکی ملازمت مین پہنچین قلت
یا رسول اللہ اصبت حمار وحش وعندی منہ فاضلۃ مین کہا یا رسول اللہ پہنچا مین ایک حمار وحشی پر اور میرے پاس اسکی زیادتی سے یعنے
اسکے گوشت سے باقی ہی فقال للقوم کلوا وھم محرمون پس لوگون کو فرمایا کہ کہا ؤ حالانکہ وے محرم تھے۔ پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ باب مین جزا اس شکار
کا لایا ہی جو صاحب احرام کرے اور اسکے اثبات مین آیت مذکور پر اکتفا کیا کہ اسمین اسکا بیان تفصیل آیا ہی۔ اور دوسرا حکم جو کہا کہ اذا صاد الحلال الخ اسکو حدیث
مذکور سے باب مین اثبات کیا۔ اور قول ابن عباس و انس کا استطرادا لایا۔ گویا کوی حدیث مرفوع اپنے شرط پر نپائی عبد الرزاق نے ابن عباس کی حدیث کو موصول
لایا ہی۔ اور ابن ابی شیبہ کے پاس انس کی حدیث بھی موصول ہی **باب** اذا رای المحرمون صیدا فضحکوا ففطن الحلال باب اس بیان
مین کہ جسوقت دیکھا محرمون نے ایک شکار کو پس خندہ کیا۔ اور شکار رو برو آنے اور باوجود قدرت کے اسکو نہ پکڑنے سے تعجب کیا۔ پس جو شخص کہ صاحب احرام نہین تھا اسکو پایا
اور شکار کیا تو اہل احرام پر کوی جزا لازم نہین آتی ہی **حدثنا** سعید بن الربیع قال حدثنا علی بن المبارک عن یحیی عن عبد اللہ
بن ابی قتادۃ ان اباہ حدثہ قال انطلقنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاحرم اصحابہ ولم احرم ابو قتادہ نے
کہا کہ گیا مین حضرت کے ساتھ سال حدیبیہ مین پس احرام باندہا آپکے صحابہ نے اور مین احرام نہ باندہا فانبئنا بعدو بغیقۃ پس خبر دیئے گئے ایک دشمن سے موضع غیقہ
مین غیقہ بفتح معجمہ و سکون تحتیہ و قاف ہی۔ ایک جگہہ ہی بلاد بنی غفار سے درمیان حرمین شریفین کے فتوجھنا نحوھم پس متوجہ ہوے ہم طرف دشمنون کے فبصر
اصحابی بحمار وحش فجعل بعضھم یضحک الی بعض پس میرے یارون نے جو میرے ہمراہ تھے اور صاحب احرام تھے ایک حمار وحشی کو دیکھا پس بعض ان سے
بعض کے طرف دیکھکے ہنسنے لگے صید مجھے انکے سے فنظرت فرایتہ فحملت علیہ الفرس فطعنتہ فاثبتہ فاستعنتھم فابوا ان یعینونی
فاکلنا منہ ثم لحقت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخشینا ان نقتطع ارفع فرسی شأوا واسیر علیہ شأوا
فلقیت رجلا من بنی غفار فی جوف اللیل فقلت لہ این ترکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ترکتہ بتعھن وھو
قائل السقیا فلحقت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتیتہ فقلت یا رسول اللہ ان اصحابک ارسلوا یقرؤن
علیک السلام ورحمۃ اللہ وانھم قد خشوا ان یقتطعھم العدو دونک فانتظرھم ففعل فقلت یا رسول اللہ انا

فانظرھم

اصدنا حمار وحش وان عندنا فاضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ کلوا وھم محرمون اسکا ترجمہ گذر
گذرا ہی **باب** لا یعین المحرم الحلال فی قتل الصید باب بیان مین کہ مدد نکرے محرم غیر محرم کو شکار کو مارنے مین خواہ قول سے ہو یا فعل سے
حدثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنا سفیان عن صالح بن کیسان عن ابی محمد سمع ابا قتادۃ قال کنا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بالقاحۃ من المدینۃ علی ثلاث ابو قتادہ نے کہا کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ وادی قاحہ مین جو مدینہ مطہرہ سے تین
منزل پر ہی قاحہ بقاف و حاء مہملہ درمیان دو الف کے ہی ح وحدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا صالح بن کیسان
عن ابی محمد عن ابی قتادۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقاحۃ ومنا المحرم ومنا غیر المحرم تھے ہم حضرت کے
ساتھ قاحہ مین اور بعض ہمارے محرم تھے اور بعض غیر محرم فرایت اصحابی یتراءون شیئا فاذا حمار وحش پس مین نے اپنے یارون کو
دیکھا کہ بتلاتے ہین ایک دوسرے کو کوی چیز پس نظر کی مین نے ایک چیز پر تو ناگاہ وہ گورخر تھا یعنی وقع سوطہ یہہ کلام راوی کا ہی تعبیر کی ہی اس
چیز کی جو دلالت رکھتی ہی اسکے قول پر فقالوا لا نعینک علیہ بشیء انا محرمون ہم اعانت نہین کرتے ہین اسپر کسی چیز سے تحقیق ہم صاحب
احرام ہین یعنے اسکی چابک گری تھی کہا وہ مجھکو دو انہون نے کہا کہ ہم اعانت نہین کرتے ہین چابک دینے پر فتناولتہ فاخذتہ ثم اتیت

الحجز السابع

الحمار من ورائہ اکمۃ فعقرتہ پس اٹھایا مین نے چابک اور لیا قوت سے پھر مین حمار پر اپنے پیچھے پہاڑ کے اور پی کیا اسکو یعنے اسکو مارا اور ذبح کیا فاتیت
بہ اصحابی فقال بعضھم کلوا وقال بعضھم لا تاکلوا پس اسکو اپنے یارون کے پاس لے آیا انسے بعضون نے کہا کہ کھاؤ اسکو اور بعضون نے کہا کہ نہ کھاؤ اسکو
فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو امامنا پس مین حضرت کے پاس آیا اور حضرت ہمارے آگے تھے فسالتہ فقال کلوہ حلال پس مین نے آپ سے
سوال کیا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہی قال لنا عمرو اذھبوا الی صالح فسئلوہ عن ھذا او غیرہ کہا ہم کو عمرو نے جو ہم یارون سے عمرو بن دینار کے ہین جاؤ
تم طرف صالح کے اور اسکو اس حدیث سے پوچھو اور اسکے سوا اور کسی سے - یہہ قول سفیان کا ہی وقدم علینا ھھنا اور قدوم لایا صالح نے مکہ معظمہ کو مدینہ
مکرمہ سے ہم پر یہہ بیان مقصود بیان تحمل اس حدیث کا ہی صالح جسوقت مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کو آیا تھا اس سے پوچھے ہین **باب** لا یشیر المحرم الی الصید
لکی یصطادہ الحلال باب اس بیان مین کہ اشارہ نکرے محرم طرف صید کے کہ تا اسکو شکار کرے غیر محرم **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال
حدثنا ابو عوانۃ قال حدثنا عثمان ھو ابن موھب قال اخبرنی عبد اللہ بن ابی قتادۃ ان اباہ اخبرہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرج حاجا فخرجوا معہ عبد اللہ نے خبر دی کہ مقرر اسکے باپ ابو قتادہ نے اسکو خبر دی کہ نکلے حضرت جس حال مین کہ ارادہ حج
کا رکھتے ہین - پس نکلے آپ کے ساتھ صحابہ مراد محرم ہین ارادہ سے عمرے کے - اسلئے کہ یہہ واقعہ عمرہ حدیبیہ مین تھا - اور روایت مین بیہقی کے اذ معتمرا واقع ہوا اور یہہ
شک کے راوی سے کہا کہ صواب معتمر ہی وصرف طائفۃ منھم فیھم ابو قتادۃ فقال خذوا ساحل البحر حتی نلتقی پس پھیرا حضرت نے صحابہ
کی ایک جماعت کو جو اسمین ابو قتادہ تھا - یہہ التفات کے قبیل سے ہی - کس لئے کہ ظاہر وہ تھا کہ انا فیھم کہتا - پس فرمایا کہ لو دریا کے کنارے کو یہان تک کہ ملاقات
کرین فاخذوا ساحل البحر پس لیا اس جماعت نے کنار دریا کو فلما انصرفوا احرموا کلھم الا ابو قتادۃ لم یحرم پس جسوقت کہ مراجعت کی
صحابہ نے طرف دشمن کے وے سب احرام باندھے مگر ابو قتادہ احرام نہ باندھا فبینما ھم یسیرون اذ راوا حمر وحش فحمل ابو قتادۃ علی الحمر فعقر
منھا اتانا پس درمیان اس حال کے کہ وے راہ چلتے ہین ناگاہ گورخر کا ایک منڈ دیکھا پس ابو قتادہ نے انپر حملہ کیا اور انسے ایک مادہ خر کو مارا فنزلوا
فاکلوا من لحمھا پس اترے اور اسکا گوشت کھائے وقالوا انا کل لحم صید ونحن محرمون اور انسے بعضون نے کہا یا بعد کھانے کے تردد مین
پڑے پہلے معنے موافق روایت سابق کے ہی آیا ہم کھاوین گوشت شکار کا حالانکہ ہم احرام باندھے ہین فحملنا ما بقی من لحم الاتان پس ہمنے اٹھایا وہ جو
گوشت کہ اس مادہ خر کے باقی تھا فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا کنا احرمنا وقد کان ابو قتادۃ لم
یحرم پس جب حضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم نے احرام باندھا اور ابو قتادہ نہ باندھا تھا فراینا حمر وحش فحمل ابو قتادۃ فعقر منھا اتانا
پس ہم نے ایک گورخر کو دیکھا اور ابو قتادہ اسپر حملہ کیا اور ایک مادہ خر کو مارا فنزلنا فاکلنا من لحمھا پس ہم اترے اور اسکے گوشت سے کھائے ثم
قلنا انا کل لحم صید ونحن محرمون فحملنا ما بقی من لحمھا پس ہم نے کہا کہ آیا کھاوین ہم گوشت شکار کا اور ہم تو محرم ہین پس اٹھایا ہم نے وہ جو
باقی تھا گوشت سے اسکے قال امنکم احد امرہ ان یحمل علیھا او اشار الیھا قالوا لا فرمایا آیا تمہارے سے کوی ہی کہ کہا ہوا ابو قتادہ کو حملہ کرے
انپر یا اشارہ کرے اسکے طرف عرض کی کہ نہین قال فکلوا ما بقی من لحمھا فرمایا پس کھاؤ تم وہ جو باقی رہا ہی گوشت سے اسکے - یہہ امر اباحت کے لئے
ہی اس لئے کہ اصل مین گوشت کا کھانا مباح ہی - اور انکا سوال بھی جواز سے تھا - پس جواب مطابق سوال کے ہی - اور سب روایتین اسبات سے ساکت ہین کہ حضرت بھی نوش
فرمائے ہون - اور روایت مین امام احمد و ابو داود و طیالسی کے آیا ہی کہ تم کھاؤ اور مجھے کھلاؤ - اس حدیث کے فواید سے جواز گوشت شکار کھانیکا ہی محرم کے لئے
جسوقت کہ اسپر دلالت اور اشارت نکرے - یہہ ہی مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا جسوقت کہ ذبح کیا ہوا اسکو غیر محرم - اور مذہب امام مالک اور شافعی کا وہ
ہی کہ حرام ہی اگر محرم خود شکار کیا ہو یا غیر محرم اسکے لئے شکار کیا خواہ اسکے اذن سے ہو یا نہ - اس معنے مین حدیث مرفوع جابر سے لائے ہین لحم الصید
لکم فی الاحرام حلال ما لم تصیدوہ او یصاد لکم اور فتح القدیر مین شیخ ابن ہمام لایا ہی کہ اس صورت مین کہ غیر محرم حکم سے محرم کے شکار کیا
ہو اسمین اختلاف ہی - اور طحاوی نے کہا کہ حرام ہی اور جرجانی نے کہا کہ حرام نہین ہی **باب** اذا اھدی للمحرم حمارا وحشیا لم

انا کل

الجزء السابع

باب اذا اھدی للمحرم حمارا وحشیا حیا لم یقبل ۔ باب اس بیان مین کہ جب ہدیہ لاوے غیر محرم محرم کے لئے ایک حمار وحشی زندہ تو قبول نکرے

حدثنا عبداللّٰہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبۃ بن مسعود عن عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہما عن الصعب بن جثامۃ اللیثی انہ اھدی لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وھو بالابواء او بودان

صعب بن جثامہ سے مروی ہی کہ وہ ہدیہ لایا حضرتؐ کے لئے ایک حمار وحشی حالانکہ حضرت ابوا مین تھے یا ودان مین ابوا بفتح ہمزہ و سکون موحدہ ممدودہ نام ایک ایک پہاڑ کا ہی اور ودان بفتح واو و تشدید دال نام ایک جگہہ کا ہی جحفہ کے نزدیک ۔ اور کہتے ہین کہ اکثر روایتین اسپر ہین کہ ہدیہ بعض حمار کا یعنے تھوڑا گوشت لایا تھا نہ تمام ۔ اور مسلم کی روایت مین عجز حمار اور ایک روایت مین شق حمار اور ایک روایت مین حمار وحشی کا ایک عضو آیا ہی ۔ اور ان روایتون مین تطبیق دی ہین کہ وہ تمام لایا تھا اور حضرت کی خدمت شریف مین تھوڑا گذرانا فردہ علیہ پس رد کیا اسکو حضرت نے اسی پر اور قبول نفرمایا ۔ اور اکثر روایتین اسی پر ہین کہ حضرت رد کر دئے اور بعض روایات مین آیا ہی کہ قبول کئے اور اس سے تناول فرمائے ۔ ان ہر دو روایت کی جمع و تطبیق مین کہتے ہین کہ شاید یہ واقعہ دو حالت مین ہو گا ۔ لاکن رد اس جہت سے تھا کہ معلوم ہوا ہو کہ اس مرد نے حضرت کے لئے شکار کیا ۔ پس آپ نے اسکو روا نرکھا ۔ اور ابو قتادہ کا شکار قبول کرنا اور نوش فرمانا جو بعض روایات مین آیا بسبب اس یقین کے تھا کہ وہ حضرت کے لئے شکار نکیا تھا فلما رای ما فی وجہہ قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم جب دیکھا حضرت نے اس چیز کو جو اسکے چہرے پر نمود ہوئی خجالت اور شکستگی آپ قبول نفرمانے سے تب اسکی تسلی کے لئے فرمایا کہ مین رد نکیا تجہ پر مگر اسلئے کہ ہم احرام رکھتے ہین ۔

باب ما یقتل المحرم من الدواب باب اس بیان مین کہ محرم جو چیز کہ جانورون سے اور زمین پر چلنے والون سے کسی کو مارے تو انکا مارنا روا ہے

حدثنا عبداللّٰہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلہن جناح فرمایا پانچ جانور ہین کہ محرم پر انکا قتل کرنا گناہ نہین ح وعن عبداللّٰہ بن دینار عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ح وحدثنا مسدد قال حدثنا ابو عوانۃ عن زید بن جبیر قال سمعت ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما یقول حدثتنی احدی نسوۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابن عمر کہتے تھے کہ حدیث کی مجہ سے ایک بی بی حضرت کے بی بیون سے وہ بی بی حفصہ ہین رضی اللّٰہ عنہا پیغمبر خدا سے یقتل المحرم کہ قتل کرے محرم ح وحدثنی اصبغ بن الفرج قال اخبرنی عبداللّٰہ بن وھب عن یونس عن ابن شہاب عن سالم قال قال عبداللّٰہ بن عمر قالت حفصۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خمس من الدواب لا حرج علی من قتلہن حفصہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا زمین پر پانچ جانور ہین متحرک جانورون سے کہ انکا مارنا گناہ نہین الغراب ایک کوا ہی والحداۃ دوسرا چیلواز والفارۃ تیسرا چوہا والعقرب چوتھا بچہو والکلب العقور پانچوان کاٹنے والا کتا ۔ سیوطی کہتا ہی اگرچہ مفہوم عدد کا اختصاص انہین پانچ کے ساتھ چہتا ہی ۔ لیکن اکثر کے پاس حجت مفہوم نہین ۔ اور ہر دو تقدیر مین ذکر انہین پانچ کا محتمل ہی کہ حضرت نے پہلے انہین پانچ کا ذکر کیا ۔ اسکے بعد انکے سوا دوسرون کو بھی انکے ساتھ ملحق کئے ہون حکم مین اشتراک رکھنے کے سبب سے ۔ اور بی بی عایشہ کی حدیث کے بعض طرق مین جو مسلم مین ہی چار جانور مذکور ہین بچہو مذکور نہین ۔ اور بعض روایات مین چہٹے مذکور ہین سانپ کو زیادہ کیا ہی اور ابو ہریرہ کی حدیث مین جو ابن خزیمہ نے لائی ہی ان پانچ پر زیادہ لانڈگے اور چیتے کا بھی ذکر آیا ہی ۔ اور ابن خزیمہ نے یہہ بھی افادہ کیا ہی کہ ذکر لانڈگے اور چیتے کا راوی سے ہی جو تفسیر کی ہی سگ کی انکے ساتھ ۔ پوشیدہ نرہے کہ اطلاق کلب کا شیر پر بھی آیا ہی اس حدیث مین جو فرماتے ہین یا کلہ کلب من کلاب اللّٰہ ۔ اور اس آیت قرآنی مین جو وارد ہوا وکلبہم باسط ذراعیہ کلب کو شیر کے ساتھ تفسیر کیے ہین پس شیر بھی اس حکم مین داخل ہوگا بلکہ سب موذی جانور داخل ہونگے واللّٰہ اعلم

حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب کلہن فاسق پانچ جانور ہین کہ وے سبکے

قتل جانوران موذی فاسق بین الحل والحرم جائز ہی

موذی اور مفسد اور فاسق ہین - خبر کل کی ہی افراد اسکے لفظ کل کے جہت سے ہی اور ضمیر جمع کلہن کی بھی راجع ہی کل کے طرف باعتبار معنے اور ترکیب کے دوسرے وجہ کا احتمال
رکھتا ہی یقتلن فی الحرم سے مارین جاوین اسمین حرم مین بھی حالانکہ اس مین شکار کرنا منع ہی خصوصًا محرم الغراب والحدأة والعقرب والفارة
والکلب العقور - فسق اصل مین خروج کے معنے مین ہی - اور یہان مراد خروج خاص ہی - اور نکلنا انکا دوسرے حیوانات کے حکم سے ایذا دینے اور فساد کرنے اور کچھ
فائدہ نہ لینے کے سبب سے ہی - فاسق ہونا غراب کا اسلئے ہی کہ جانورون کی زخمی پیٹھ کو اپنی چونچ سے توڑتا ہی - اور اونٹ کی آنکھ کو مارتا ہی - اور غلیواز لوگون کے ہاتھ سے کھانا
چیز چھین لیتا ہی - اور بچھو کی آزار رسانی کہنے سے زیادہ ہی - کہ وہ سانپ کو جب نیش مارتا ہی تو وہ مرجاتا ہی - اور باوجود اس خوردگی کے اونٹ اور ہاتی کو مار ڈالتا ہی
اور کہتے ہین کہ بچھو مرد پر نیش نہین مارتا ہی اور سونے والے کو جو حرکت نکرے - ابن ماجہ نے بی بی عایشہ سے لایا ہی کہ حضرت کو ایک بچھو نے ایذا دیا نماز کی حالت مین - جب حضرت نماز
سے فارغ ہوئے فرمایا خدا عقرب پر لعنت کرے کہ وہ مصلی و غیر مصلی کو نہین چھوڑتا ہی مارو اسکو حال حل و حرم مین اور مراد موش سے موش خانگی ہی طحاوی نے
روایت کی ہی کہ ابو سعید خدری پوچھا گیا کہ چوہے کو فاسق کس لئے کہتے ہین کہا کہ ایک شب حضرت بیدار ہوئے اور دیکھا کہ ایک چوہا فتیلہ چراغ اپنے منہ مین لیا ہوا جاہتا ہی کہ
حضرت کو جلا دے - آپ اٹھے اور اسکو مار ڈالے - اور اسکو مارنا مباح ٹھہرا سے محرم ہو خواہ غیر محرم - اسیلئے ہی کہ سونے کے وقت چراغ باقی رکھنے کو منع فرمایا تا شیطان نہ جلا دے
اور کاٹنے والے کتے کا فسق تو ظاہر و باہر ہی - اور بعضون کے پاس سگ گزندہ کو مار ڈالنا مکروہ ہی اور بعض کہتے ہین کہ حرام ہی **حدثنا** عمرو بن حفص
بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابراھیم عن الاسود عن عبد اللہ قال بینا نحن مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی غار بمنی اذ نزلت علیہ والمرسلات وانہ لیتلوھا عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ درمیان اس حال کے کہ ہم حضرت
کے ساتھ تھے ایک غار مین منی مین ناگاہ سورہ مرسلات شرف نزول پائی اور مقرر حضرت اسکو پڑھتے تھے وانی لاتلقاھا من فیہ وان فاہ لرطب
بھا اور مین ہر آئینہ تلقی کرتا تھا یعنے لیتا تھا اسکو حضرت کی دہان مبارک سے اور حضرت کی زبان مبارک اسکے لذت سے ترتھی اذ وثبت علینا حیۃ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوھا ناگاہ ایک سانپ ہمارے پر جست کیا حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو فابتدرناھا فذھبت پس ہم نے جلدی کی اسکے
مارنے کے لئے اور وہ سلامت چلا گیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیت شرکم کما وقیتم شرھا پس فرمایا بچا وہ مار تمہارے شر سے جیساکہ
بچے تم شر سے اسکے یعنے خدا سلامت رکھا اسکو تمہارے سے جیساکہ سلامت رکھا تم کو اسکے ایذا سے قال ابو عبد اللہ وانما اردنا بھذا ان منی من الحرم
وانھم لم یروا بقتل الحیۃ باسا ابو عبد اللہ نے کہا کہ ہم نے نہین چاہا اس حدیث کے لانے سے مگر یہہ کہ منی زمین حرم سے ہی - اور کچھ مضایقہ نہین جانتے ہین اس جگہہ سانپ کو
مارنے مین - اور یہ ظاہر ہی کہ حضرت اور صحابہ محرم تھے - اور وہ جو پہلی حدیث مین گذرا کہ پانچ جانور کو حرم مین مار ڈالنا روا ہی محرم و غیر محرم کے لئے اس توجیہ سے حدیثین
مطابق ہین ترجمہ باب کے **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للوزغ فویسق مقرر حضرت نے فرمایا کہ وزغ فاسق ہی - وزغ واو اور زاء سے ہر دو مفتوح آخر مین غین معجمہ ایک جانور ہی جو چار
پاون رکھتا ہی اور گھرون کے سوراخون مین رہتا ہی اسکو سام ابرص کہتے ہین فویسق تصغیر فاسق کی ہی - اور کہتے ہین کہ فسق اس جانور کا اس جہت سے ہی کہ ابراہیم علیہ السلام
کی آتش کے پاس شکم کو باد سے پر کرتا تھا اور پھونکتا تا آتش سلگے ولم اسمعہ امر بقتلہ قول بی بی عایشہ کا ہی کہ کہا نہین سنی ہون مین حضرت سے کہ حکم فرمانے اسکے
مارنے کا - تسمیہ اس جانور کا فسق کے ساتھ مستلزم اسکے قتل کا ہی اور بی بی کا نہ سننا اسکے عدم جواز پر دلالت نہین رکھتا ہی کس لئے کہ اور صحابہ نے سنا ہی جیساکہ صحیحین مین آیا ہی
اور مروی ہی کہ جو کوی وزغ کو پہلے ضرب مین مارے اسکی جزا چنان و چنین ہی - جو کوی دوسرے ضرب مین مارے اسکو ایسی اور ویسی جزا ہی پہلے سے کمتر اور ابن عباس کی حدیث
مین ہی کہ مار و وزغات کو اگرچہ کعبۃ اللہ کے اندر ہون **باب** لا یعضد شجر الحرم باب اس بیان مین کہ کاٹا نجاوے درخت زمین حرم کا وقال ابن
عباس رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعضد شوکہ ابن عباس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ توڑا نجاوے خار اسکا **حدثنا**
قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو
یبعث البعوث الی مکۃ ابو شریح سے مروی ہی کہ اسنے عمرو بن سعید بن العاص سے کہا جب کہ یزید پلید علیہ ما یستحقہ سن جلوس امیر مدینہ بنایا تھا -

الجزء السابع

اور مشہور یہہ ہے کہ اسکا عرف اشدق تھا اور وہ مکہ معظمہ کیطرف فوجین بھیجتا تھا عبد اللہ بن زبیر پر جنگ و جدال کے لئے بوجہ جمع بیعت کا ہی منے مین مشغول کے

ائذن لی ایھا الامیر احدثك قولا قام به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح اذن دے مجھے ای امیر کہ حدیث کرون

تیرے سے ایسا قول کہ قیام کیا جس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز فسمعته اذنای ووعاہ قلبی وابصرته عیناى حین تکلم

پس سنے اس قول کو میرے دو کان اور یاد کیا ہی اسکو میرا دل اور دیکھے ہین اسکو میرے دو آنکھین جسوقت آپ اسکے ساتھ تکلم کیا انه حمد اللہ واثنی علیه ثم قال ان مکة

حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس مقرر حضرت نے حمد کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اسپر پھر کہا مقرر مکہ حرام کیا ہی اللہ نے اسکو اور حرام نہ کئے ہین اسکو لوگ یعنے جو چیزین

کہ مکہ معظمہ مین حرام ہین جیسے لوگون کا قتل اور جانورون کا کاٹنا خدا تعالی کے حکم اور قضا سے ہین نہ لوگون کے اتفاق سے۔ رد ہی اس شخص پر کہ اعتقاد کیا ہی کہ اہل جاہلیت اسکو

حرام ٹہرائے ہین اور وہ جو دوسری حدیث مین واقع ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم ٹہرایا اور مین مدینہ طیبہ کو۔ یہہ منافی نہین کس لئے کہ حرام ٹہرانا ابراہیم خلیل کا بحکم رب

الجلیل تھا۔ اور انھون نے لوگون پر تبلیغ کی جسوقت کہ طوفان اور رفع بیت اللہ کے بعد قواعد کی بنا کی اور حدود تعین فرمائی تحریم کا بیان بھی کیا فلا یحل لامرء یؤمن

باللہ والیوم الآخر ان یسفك بھا دما ولا یعضد بھا شجرۃ پس حلال نہین کسی مرد کو کہ ایمان لایا ہو خدا تعالی پر اور روز قیامت پر یہہ کہ مکہ معظمہ مین کسی کی

خونریزی کرے اور وہان کا درخت کاٹے۔ کلمہ لا لا یعضد مین زائد ہی تاکید نفی کے لئے۔ یعنے یہہ شعار منافی اسلام کا ہی اور دین کا جو امر قطعی ہی اسکے انکار کا مستلزم

فان احد ترخص لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اگر کوئی رخصت لیوے حضرت کے قتال سے جو فتح مکہ کے دن کیا تھا اور اس سے استدلال کرے

فقولوا له ان اللہ عز وجل اذن لرسوله ولم یاذن لکم پس اسکو کہو کہ مقرر اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول کے لئے اذن دیا اور اذن نہین دیا ہی تم کو جیسا

کہ فرمایا وانما اذن لی ساعة من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس اور نہین اذن دیا گیا ہی میرے لئے مگر ایک ساعت

دن سے اور مقرر عود کی ہی حرمت اسکی آج کے روز جیسا کہ حرمت اسکی کل کے روز تھی لیبلغ الشاھد الغائب پس چاہئے پہنچا دے اس حکم کو جو حاضر ہی غائب پر

فقیل لابی شریح ما قال لك عمرو قال انا اعلم بذلك منك یا ابا شریح ان الحرم لا یعیذ عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة

ابو شریح کو کہا گیا کہ تمہارے جواب مین عمرو نے کیا کہا بولے کہ عمرو نے کہا مین تیرے سے دانا تر ہون اس حکم سے ای ابا شریح تحقیق حرم پناہ نہین دیتا ہی گنہگار کو اور نہ بھاگنے

والے کو بسبب خون کے جو اسکی گردن پر ہو۔ اور نہ بسبب فساد کے قال ابو عبد اللہ الخربة البلیة بخاری علیہ الرحمہ نے کہا خربہ کا معنے مین بلی۔ خربہ بضم خاء

معجمہ اور فتح سے اسکے اور سکون اور فتح موحدہ سے ہی۔ اور ایک روایت امام احمد سے آئی ہی کہ ابو شریح نے کہا کہ مین نے عمرو کو کہا کہ مین حاضر تھا اور تو غائب اور حضرت کے حکم

بموجب تجھے پہنچایا۔ اور یہہ مشعر ہی اسبات پر کہ ابو شریح نے عمرو کی موافقت نکی بلکہ اسکو اسکے حال پر چہوڑا بسبب اسکے غلبہ حکومت کے

باب لا ینفر صید الحرم

باب اس بیان مین کہ ہانکا نجاوے شکار حرم کا یعنے اسکی جگہہ سے نکالا نجاوے حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوھاب قال

حدثنا خالد عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ان اللہ حرم مکة فلم تحل

لاحد قبلی ولا تحل لاحد بعدی مقرر حرام کیا ہی خدا تعالی نے مکہ معظمہ کو پس اسکو حلال کرنا کسیکو روا نہین تھا میرے سے آگے اور روا نہین میرے بعد وانما

احلت لی ساعة من نھار اور حلال نہین کیا گیا ہی مجھے مگر ایک ساعت دن سے فتح مکہ کے روز ولا یختلی خلاھا ولا یعضد شجرھا ولا ینفر

صیدھا کاٹا نجاوے سبزہ تر اسکا اور قطع نکیا جاوے درخت اسکا۔ اور احادیث صحیحہ سے وہان جانورون کو چرانا ثابت ہوا ہی اور ہدی کے شتر اور گاؤ اور بکرے

کو چہوڑتے تھے اور اسکا منہہ نہین باندھتے تھے اور کسی نے اس معنے کا انکار نکیا۔ اور تداوی کے لئے درخت سے لین اور ہانکا نجاوے شکار اسکا ولا تلتقط لقطته

الا لمعرف اور اٹھائی نجاوے پڑی ہوئی چیز مین حرم سے یعنے اسکا لینا روا نہین مگر اس شخص کے لئے کہ اسکی تعریف کرے یعنے اسکا بیان کرے وقال العباس

یا رسول اللہ الا الاذخر لصاغتنا وقبورنا اور عباس بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ استثنا کیجئے اذخر کو ہمارے زرگرون کے لئے اور ہمارے قبرون کے لئے

اذخر بکسر ہمزہ و سکون ذال معجمہ و کسر خاء معجمہ ایک گھانس خوشبودار ہی اور بہت جلد گلاتی ہی لوہے اور سونے وغیرہ کو اور اسکو قبرون مین میت کے نیچے بھی ڈالتے

ہین فقال الا الاذخر پس فرمایا کہ مگر اذخر۔ بمجرد سوال عباس رضی اللہ عنہ کے حضرت استثنا کرنے سے بعضون نے توہم کیا ہی کہ تحریم و عدم تحریم حضرت کے اختیار مین

تھی بغیر اسبات کے کہ جناب حق جلشانہ سے اعلام آئے۔ اور یہہ توہم باطل ہی اسلئے کہ اسوقت جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور وحی لائی اور وحی کو تو زمانہ دراز ضرور نہین جیسا کہ کریمہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اسکے ساتھ ایک اشارہ کرتی ہی۔ اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ اس کلام آگے وحی سے معلوم کئے ہون۔ اگر عباس پوچھے

ہوتے تب بھی استثنا کرتے اضافت تحریم خدا ورسول ہر دو کے طرف روایی بنسبت خدا تعالیٰ کے طرف باعتبار حکم کے ہی۔ اور نسبت برسول باعتبار تبلیغ کے ہی وَعَنْ

خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا اور خالد سے اور اسنے عکرمہ سے روایت کی ہی کہ کہا آیا تو جانتا ہی کہ کیا معنے ہین اسکے

کہ ہانکا نجاوے شکار اسکا هُوَ اَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهٗ تنفیر یہہ ہی کہ کیو کرے تو اسکو سایہ سے اور آوے تو اسکی جگہہ پر یعنے اس قدر بھی داخل تنفیر

ہی یہہ تنبیہ ہی ادنیٰ سے اعلیٰ پر بَابٌ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ باب اس بیان مین کہ حلال نہین جنگ کرنا مکہ معظمہ مین وَقَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا ابوشریح نے پیغمبر خدا سے لایا ہی کہ خون ریزی نکرے مسلمان مکہ معظمہ مین کیسکی۔ یعنے یہہ کام لائق اہل اسلام کے نہین کہ کیسکو

مکہ معظمہ مین مارڈالے اور یہہ کام ایمان کے منافی ہی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدُ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ

فَانْفِرُوْا فرمایا حضرت نے جس روز کہ فتح مکہ کیا نہین ہی ہجرت یعنے مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کے طرف جانا بعد اس فتح کے ولیکن جہاد اور نیت خیر کسب فضایل اور تحصیل ثواب باقی ہی

اور جسوقت کہ تم بلاے جاو طرف جہاد کے واسطے اعلاے کلمۃ اللہ کے تو اجابت کرو اور مختار یہہ ہی کہ وہ ہر ایک مسلمان پر فرض کفایہ ہی اگر امام ایک جماعت کو متعین کرے

تو پھر فرض عین ہوجاتا ہی فَاِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پس تحقیق یہہ ایک شہر ہی کہ حرام کیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ جسروز

کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنے جب تقدیر عالم کی اسیوقت اسکی بھی تقدیر کی گویا جو ابتک شہر مقدر کا ہی یعنے جو کہ مذکور ہوا جبکہ اسکو جان لئے پس یہہ بھی جان لین کہ اِنَّ

هٰذَا الْبَلَدَ الخ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مقرر یہہ شہر حرام ہی بتحریم الٰہی سے روز قیامت تک وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ

وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ مقرر حلال نہین ہی قتال اس شہر مین کسی شخص کو جو میرے آگے تھے اور حلال نہین ہی مجھ کو مگر ایک ساعت دن سے فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ

تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پس قتال حرام ہی بتحریم الٰہی سے روز قیامت تک واسطے تاکید و اہتمام کے اس حکم کو مکرر فرمایا لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ توڑا نجاوے خار اسکا وَلَا

يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا اور ہانکا نجاوے شکار اسکا اور اٹھائی نجاوے وہان پڑی ہوی چیز مگر وہ شخص

کہ بیان کرے اسکا وہ چیز چنان جینین ہی اور کاٹا نجاوے گھانس قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ عباس رضی

اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مگر گیاہ کہ مقرر وہ آہنگرون کے اور مکانات کے سقف کے لئے ضروری قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فرمایا مگر اذخر جو اپنے حوایج ضروری کے کام

مین لاوین بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ باب بیان مین خون کم کرنے محرم کے وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ اور داغ کیا

ابن عمر نے اپنے پسر کو راہ مین مکہ معظمہ کے حالانکہ وہ پسر محرم تھا وَيَتَدَاوٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ اور دوا کرتے تھے اپنے محرم کو اس چیز سے کہ اسمین

خوشبو نہو ظاہر یہہ ہی کہ یہہ داغ پر عطف ہوگا۔ اور یہہ ہر دو فعل ابن عمر کے تھے۔ اور یہہ بھی دور نہین کہ حجامت پر عطف کرین بتقدیر ان داخل ترجمہ ہوگا اس تقدیر پر داغ

کرنا مطابق ترجمہ کے ہرتا ہی عموم تداوی کی راہ سے واللہ اعلم حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اَوَّلُ شَيْءٍ

سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سفیان نے کہا کہ عمرو بن دینار نے ہم سے کہا کہ پہلی چیز جو مین نے عطا سے سنی ہی

کہ کہتا تھا مین نے ابن عباس سے سنا يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ کہتا تھا کہ خون کم کیا حضرت نے درحالیکہ آپ محرم تھے

ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُمَا سفیان کہتا ہی کہ مین نے عمرو سے سنا کہ کہتا تھا کہ حدیث کی

مجھ سے طاوس نے ابن عباس سے۔ پس مین نے تطبیق بین ان ہر دو حدیث کے کہا کہ شاید عمرو نے عطا و طاوس ہر دو سے سنا جو ابن عباس سے نقل کی ہین حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ ابن بحینہ نے کہا کہ رگ زنی کروائی پیغمبر خدا نے حالانکہ محرم تھے موضع

لحی جمل مین درمیان سر مبارک کے لحی جمل بفتح لام وسکون حاء اسکے بعد شاة تحتیہ ہی۔ اور جمل بفتح جیم و میم نام ایک جگہ کا ہی کہ مکۂ معظمہ کی راہ مین مدینہ طیبہ سے سات میل آٹھ میل ہی سینگ زنی کروائی سر کے بال دور کرنے پر مستلزم نہین۔ اور اگر ضرورت ہو تداوی مین داخل ہوگا **باب** تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ یہ باب حکم مین نکاح کرنے محرم کے

حدثنا ابو المغيرة عبد القدوس بن الحجاج قال حدثنا الاوزاعي قال حدثني عطاء بن رباح عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم پیغمبر خدا نے تزویج کی بی بی میمونہ سے حالانکہ وہ محرم تھے اور یہہ روایت ابن عباس کی شہرت رکھتی ہی اور صحت کو پہنچی بی بی عایشہ اور ابو ہریرہ سے اور مذہب حنفیہ کا موافق اسکے ہی کہ نکاح ایام احرام مین روا رکھے ہین اور بی بی میمونہ سے روایت آئی ہی کہ حضرت غیر محرم تھے۔ اور ابو رافع سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہی۔ اور اس روایت کو حدیث ابن عباس پر ترجیح دیتے ہین دو وجہ سے ایک یہہ کہ روایت اس شخص کی جو اس امر مین دخل رکھے روایت اجنبی پر راجح ہی۔ دوسری یہہ کہ روایت میمونہ کی مشتمل ہی نکاح پر زمان احرام سے آگے اور ابن عباس کی روایت اسکی نفی کرتی ہی اور خبر مثبت مقدم ہی نافی پر۔ پوشیدہ نرہے کہ احرام حضرت کا اور نکاح سب پر امر ظاہر تھا خصوص وے لوگ جو سب وقت ہمراہ تھے اور احوال شریف پر مطلع تھے۔ جیسا کہ بی بی عایشہ و ابن عباس کہ انکو بہ نسبت اس امر کے اجنبی کہنا معنا نہین رکھتا ہی۔ اور یہہ ہر دو خبر ایک وجہ سے مثبت ہین اور ایک وجہ سے نافی۔ ہر ایک کا ثبوت دوسرے کی نفی کا مستلزم نہین۔ اور وہ جو بعض اہل ترجیح نے تاویل کی ہی کہ وهو محرم جو حدیث مین آیا ہی وہ معنے مین داخل حرم کے ہی۔ اور عقد نکاح بعد گذرنے حرم کے ہی۔ اس تاویل سے معلوم ہوتا ہی کہ بی بی میمونہ کی روایت جو مشتمل اثبات نکاح پر ہی سو وہ نکاح زمان احرام سے آگے کے زمان مین نہین تھا۔ اور حنفیہ نے جو قیاسا حالت احرام مین نکاح روا رکھا ہی جیسا کہ بردہ خرید کرنا وطی کے لئے بالاتفاق حالت احرام مین روا ہی بعضون نے کہا کہ یہہ قیاس معارض سنت ہی سو یہہ اعتراض خطا ہی بلکہ یہہ قیاس ان ہر دو روایتون سے یک روایت کو ترجیح دیتا ہی نہ کہ معارض سنت فافہم **باب** ما ينهى من الطيب للمحرم والمحرمة باب بیان مین اس چیز کے جو منع کیا جاتی ہی خوشبوئی سے احرام والے مرد و زن کو وقالت عايشة رضي الله عنها لا تلبس المحرمة ثوبا بورس وزعفران بی بی عایشہ نے کہا کہ نہ پہنے احرام والی وہ کپڑا جو رنگین ہو ورس اور زعفران سے ورس ایک گھانس ہے کہ کپڑے کو اس سے زرد کرتے ہین **حدثنا** عبد الله بن يزيد قال حدثنا الليث قال حدثنا نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قام رجل فقال يا رسول الله ماذا تامرنا ابن عمر نے کہا کہ کھڑا رہا ایک مرد اور کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہو ہم کو ان تلبس من الثياب في الاحرام یہہ کہ ہم پہنین کپڑے احرام مین فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القمص ولا السراويلات پیغمبر نے فرمایا کہ مت پہنو قمیصین۔ قمص بضم قاف و میم اور اسکے سکون سے جمع قمیص کا ہی یعنے پیراہن۔ نہ ازارین سلے ہوین ولا العمائم ولا البرانس اور دستار اور ٹوپی برانس جمع برنس کا ہی بضم موحدہ و سکون راء و ضم نون ولا الخفاف الا ان يكون احد ليست له نعلان فليلبس الخفين وليقطع اسفل من الكعبين اور نہ موزے پہنو مگر یہہ کہ کوی ایسا شخص ہو کہ اسکو نعلین نہو تو پہنے موزے اور کاٹ ڈالے اس کو جو ٹخنون سے نیچے ہو ولا تلبسوا شيئا مسه زعفران ولا الورس اور نہ پہنو کپڑون سے وہ چیز جسکو زعفران اور ورس لگا ہو۔ اور کہتے ہین کہ کھانا اور دوا کرنا اس چیز سے جو خوشبو دار ہو منع نہین اگرچہ منع لباس کی علت مین جو تلذذ و تنعم ہی شریک ہی ولا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازين اور نقاب نہ کھینچے منہہ پر احرام والی عورت اور نہ پہنے دستانے ہر دو ہاتہ مین تابعه موسى بن عقبة واسمعيل ابن ابراهيم ابن عقبة وجويرية وابن اسحق في النقاب والقفازين متابعت کی ہی لیث کی اس جماعت مذکور نے منع نقاب و قفازین مین وقال عبيد الله ولا ورس اور کہا عبید اللہ نے ولا ورس وكان يقول لا تتنقب المحرمة ولا تلبس القفازين اور کہتا تھا عبید اللہ نے اس عبارت سے واو عطف کے وقال مالك عن نافع عن ابن عمر لا تتنقب المحرمة وتابعه ليث بن ابي سليم متابعت کی ہی مالک کی اس کلام مین لیث بن سلیم نے **حدثنا** قتيبة قال حدثنا جرير عن منصور عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال وقصت برجل محرم ناقته فقتلته توڑ دیا ایک مرد محرم کی گردن کو اسکے ناقہ نے پھر مار دیا اسکو فاتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه وكفنوه پس لایا گیا وہ

مر گیا تو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ غسل دو اور کفن پہناؤ اسکو وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا اور مت ڈھانکو اسکے سرکو اور اسکے نزدیک لاؤ خوشبوئی کو فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ پس مقرر اٹھایا جائیگا وہ روز قیامت میں جس حال میں کہ لبیک کہتا ہی **باب** الاغتسال للمحرم باب جواز غسل میں محرم کے واسطے تنظیف کے و تطہیر کے جنابت سے۔ ابن منذر کہتا ہی کہ اجماع کیے ہیں غسل جنابت پر اور اختلاف ہی غسل غیر جنابت میں۔ گویا بخاری علیہ الرحمہ نے اشارہ کیا ہی اس روایت پر جو امام مالک سے مروی ہی کہ محرم غسل کرنا مکروہ ہی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا نہیں دیکھا ہی ابن عمر اور بی بی عائیشہ نے محرم بدن اور سر کے کھجلانے میں کچھ مضایقہ۔ بیہقی نے اس اثر کو موصول لایا ہی کہ راوی نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ کھجلاتے تھے اپنے سرکو در حالیکہ محرم تھے۔ اور امام مالک نے بی بی عائیشہ سے موصول لایا کہ ام علقمہ نے کہا کہ میں نے بی بی عائیشہ سے سنا کہ انسے لوگوں نے پوچھا کہ آیا کھجلاوے محرم۔ بی بی نے کہا ہاں کہ کھجلاوے اور کہا کہ اگر میرے ہر دو ہاتھ باندھے ہوں اور پاؤں میں مگر پیر کو تو کھجلاتی ہوں پیر سے مناسبت ان ہر دو قول کی ترجمہ کے ساتھ باعتبار ایذا دور کرنیکے ہی جو کھجلانے اور غسل کرنے میں ہوتی ہی کذا قال الشیخ **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ روایت ہی عبد اللہ بن حنین سے جو مولی عباس کا ہی کہ عبد اللہ بن عباس و مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا موضع ابوا میں جو ایمیں نزول کیے تھے فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ پس ابن عباس نے کہا کہ محرم اپنے سرکو دہووے وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ اور مسور نے کہا کہ محرم اپنے سرکو نہ دہووے ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف سارے غسل میں ہی نہ تنہا سر کے دہونے میں جیسا کہ بخاری علیہ الرحمہ اس حدیث کا لانا ترجمہ باب میں اسپر دلالت کرتا ہی۔ اور تخصیص سر دہونے کی اس جہت سے ہی کہ جگہہ اشکال کی اس مسئلہ میں یہی ہی کہ حرکے بال جدا ہوتے ہیں بخلاف باقی بدن کے فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ پھر بھیجا مجھے ابن عباس نے ابو ایوب کے طرف سو پایا میں اسکو کہ غسل کرتا ہی درمیان دو چوب کے جو سر چاہ پر کھڑے کرتے ہیں اور دوسری آڑی لکڑی اسپر رکھتے ہیں ڈول کے واسطے در حالیکہ وہ ڈہانپا ہی آپ کو کپڑے سے فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا پس میں اسپر سلام کیا وہ کہا کون ہی یہہ سلام کرنیوالا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ میں کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں کہ بھیجا ہی مجھے عبد اللہ کہ پوچھوں تمہارے سے كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ کہ کسطرح دہوتے تھے حضرت اپنا سر مبارک جس حال میں کہ حضرت محرم تھے۔ پوشیدہ نرہے کہ اختلاف ان ہر دو میں نفس سر دہونے میں تھا نہ سر دہونے کی کیفیت میں۔ اور عبد اللہ بن حنین نے پوچھنے میں ایک تصرف کیا جو اسطور سے پوچھا کہ کسطرح دہوتے تھے حضرت تا جواب کے ساتھ دوسرا فائدہ بھی حاصل ہو فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ پس رکھا ابو ایوب نے ہاتھ اپنا اس کپڑے پر جو پردہ کیا تھا۔ پھر اتارا اور دور کیا اپنے سر سے یہان تک کہ ظاہر ہوا مجھ پر سر اسکا ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ پس کہا اس آدمی کو جو اسپر پانی ڈالتا تھا کہ ڈال پانی فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ پھر حرکت دیا اپنے سرکو ہر دو ہاتھ سے اور آگے سے پیچھے لیگیا اور پیچھے سے آگے لایا فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ پھر کہا کہ اسی طرح دیکھا میں نے حضرت کو کہ کرتے تھے **ف** مترجم کہتا ہی کہ یہان ابن عیینہ نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ عبد اللہ بن حنین نے ابو ایوب سے جو جواب پایا جاکے ظاہر کیا پھر مسور رہ نے ابن عباس رض سے کہا کہ میں کبھی تم سے مجادلہ نکرونگا فقط انتہی قسطلانی۔ اس حدیث سے کئے فایدے مستنبط ہوتے ہیں از آنجملہ یہہ کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ باہمدیگر مناظرہ کرتے تھے اجتہاد سے ایک دوسرے کے اور رجوع کرتے تھے نص کے طرف اور قبول کرتے تھے خبر واحد کو اگرچہ تابعی ہو از آنجملہ یہہ کہ قول ایک کا دوسرے پر حجت نہیں۔ ابن عبد البر نے کہا کہ حدیث أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ اگر اقتدا ایک صحابی کا دوسرے صحابی پر فقط حکم اور فتوے میں ہوتا ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد پر نص اور دلیل قایم کرنیکے محتاج ہوتے۔ اور مسور کو کہتے کہ تو بھی ایک نجم اور میں بھی ایک نجم ہوں۔ ہمارے کوئی کسی کا بھی اقتدا کرے کافی ہی لیکن اس حدیث کے معنے جیسا کہ مزنی اور دوسرے اہل نظر کہے ہیں یہہ ہی دوسرے لوگ اقتدا کرنا صحابہ کا حدیث نقل کرنے اور اسکے قبول کرنے میں اس لیے کہ سب صحابہ عدول ہیں کذا نقلہ الشیخ الحافظ۔ اور وہ جو آنحضرت نے فرمایا کہ تمام صحابہ شرایع دین کے احکام مجھ سے لیے ہیں پس احکام دینیہ لینے میں انسے جن کا اقتدا کروگے ہدایت پاوگے۔ اقتدا تو نقل و اجتہاد میں عام ہی ہر چند بعض صحابہ آنحضرت کی

صحبت

آخر السابع

صحبت دائمی نہ پائے اور دین کے تمامی احکام حضرت سے اخذ نکئے ہوں لیکن چونکہ شرف صحبت نبوی سے مشرف ہیں ہم کو انکی اقتدا لازم ہی **باب** لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين باب جواز میں محرم کو موزہ پہننے کے جب وقت کہ نعلین نہ پاوے **حدثنا** ابو الوليد قال حدثنا شعبة قال اخبرني عمرو بن دينار سمعت جابر بن زيد سمعت ابن عباس رضي الله عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب بعرفات ابن عباس نے کہا کہ میں نے سنا کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے عرفات میں من لم يجد النعلين فليلبس الخفين جو شخص کہ نہ پاوے نعلین کو تو چاہئے کہ موزہ پہنے اور معلوم ہوا ہی کہ اسکو ٹخنے سے کاٹ دیکے پہنے اور یہ حدیث مطلق محمول ہی مقید پر ومن لم يجد ازارا فليلبس سراويل للمحرم اور جو شخص کہ نہ پاوے ازار تو چاہئے پہنے سراویل دوختہ یہ محرم کے حق میں فرمایا **حدثنا** احمد بن يونس قال حدثنا ابراهيم بن سعد قال حدثنا ابن شهاب عن سالم عن ابيه عبد الله قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت پوچھے گئے کہ کیا پہنے محرم کپڑوں سے فقال لا يلبس القميص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرنس ولا ثوبا مسه زعفران ولا ورس فان لم يجد نعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين، اسکا ترجمہ کر گذرا **باب** اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم بعرفات فقال من لم يجد الازار فليلبس السراويل ومن لم يجد النعلين فليلبس الخفين یہ حدیث بحسب اصطلاح محدثین سوا اس حدیث کے ہی جو باب سابق کے شروع میں لایا اسلئے کہ بخاری رح نے وہ ابو الولید سے سنا۔ اور یہ آدم سے اور ابو الولید سے بتقریب لبس خفین کے سنا اور آدم سے بتقریب لبس سراویل کے اسی لئے ایک باب علیحدہ ہر ایک کیلئے وضع کیا۔ ایسا ہی اس کتاب میں اکثر جگہ واقع ہوا **باب** لبس السلاح للمحرم باب جائز ہونے میں ہتیار پہننے کے جیسے زرہ اور خود محرم کے لئے بوقت احتیاج وقال عكرمة اذا خشي العدو لبس السلاح وافتدى اور عکرمہ نے کہا کہ محرم جب دشمن سے خوف رکھے اور ہتیار باندہے درست ہی اور اسپر فدیہ ہی ولم يتابع عليه الفدية اور متابعت نکی ہی عکرمہ نے کہ ہتیار پہننے سے فدیہ واجب ہے

حدثنا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء قال اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فابى اهل مكة ان يدعوه يدخل مكة براء بن عازب نے کہا عمرہ کیا پیغمبر خدا نے ماہ ذی قعدہ میں پس مانع ہوئے مشرکین راہ دینے سے حضرت کو کہ مکہ معظمہ میں داخل ہوویں حتى قاضاهم لا يدخل مكة سلاحا الا في القراب یہانتک کہ صلح کی مشرکوں سے کہ نہ لاوے مکہ معظمہ میں کوئی ہتیار مگر نیام میں **باب** دخول الحرم ومكة بغير احرام باب اس بیان میں کہ جائز ہی داخل ہونا زمین حرم میں اور مکہ معظمہ میں بغیر احرام کے ودخل ابن عمر رضي الله عنهما حلالا اور داخل ہوئے ابن عمر مکہ معظمہ میں بغیر احرام کے وانما امر النبي صلى الله عليه وسلم بالاهلال لمن اراد الحج والعمرة اور نہیں حکم کیا حضرت نے تلبیہ کہتے ہوئے جانیکا مگر اس شخص کے لئے کہ ارادہ کرے حج اور عمرے کا ولم يذكر للحطابين وغيرهم اور ذکر نکیا ہیزم کشوں اور انکے سوا اوروں کے لئے اس حکم کا۔ جاننا کہ جو شخص حج اور عمرے کا ارادہ کرے کہ معظمہ میں آوے اسکے حق میں احرام واجب ہی یا نہ اسمیں علمانے اختلاف کیا ہی۔ شافعی کہتے ہیں کہ واجب نہیں مطلقا اور مذہب مشہور یہی ہی۔ اور مشہور مذہب ائمہ ثلثہ کے بھی یہی ہی۔ اور ائمہ دین سے ہر ایک عدم وجوب نقل کیا ہی اور حنفیہ نے استثنا کیا ہی اس شخص کو جو داخل میقات ہی۔ اور ابن عبد البر نے کہا کہ صحابہ و تابعین سے اکثر وجوب کے قائل ہیں **حدثنا** مسلم بن ابراهيم قال حدثنا وهيب قال حدثنا ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ابن عباس سے مروی ہی کہ مقرر پیغمبر خدا نے میقات حرم کی مقرر کی اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ ولاهل نجد قرن المنازل اور اہل نجد کے لئے قرن کو ولاهل اليمن يلملم هن لهن ولكل آت اتى عليهن من غيرهم اور یہ میقاتیں واسطے ان لوگوں کے اور واسطے ہر آنیوالے کے جو پیچھے انپر اس جماعت کے سوا ممن اراد الحج والعمرة جو شخص کہ ارادہ کرے حج اور عمرے کا فمن كان دون ذلك فمن حيث انشأ اور جو شخص کہ انکے سوا ہی یعنے ان میقاتوں پر نگذرے پس جہاں سے کہ شروع کیا ہی احرام اور عزم کیا اسپر حتى اهل

مكة من مكة یہاں تک کہ مکہ معظمہ والے مکہ شریف سے ہی احرام باندھیں حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن
انس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح وعلى راسه المغفر مقرر حضرت تشریف لائے فتح مکہ کے سال اور
آپکے سر مبارک پر خود آہنی تھی فلما نزعه جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتلوه جب کہ لائے آپنے اس خود کو اپنے سر سے
ایک مرد آیا کہ نام اسکا ابو برزہ تھا اور کہا مقرر ابن خطل کعبہ کا پردہ پکڑا ہوا اس واسطے کہ کوئی قتل نکرے - پس حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو - ابن خطل کا نام عبد العزیٰ تھی
جب وہ اسلام لایا حضرت نے اسکا نام عبد اللہ رکھا اور اسکو اور ایک انصاری کو صدقات وصول کرنے پر تعین فرمایا ابن خطل راہ میں اس انصاری کو قتل کرکے مرتد ہوگیا اور اسکے
شق کے دو کنیزیں گانے والی تھیں سو حضرت کی ہجو کرتے تھیں لعنت اللہ علیہم اس لئے فتح کرکے روز اسکا خون ہدر یعنے مباح کیا تھا

باب اذا احرم جاهلا وعليه قميص باب اس بیان میں کہ کسی نے احرام باندہا در حالیکہ وہ احکام احرام کے نہیں جانتا اور اسپر ایک پیرہن ہی تو وہ شخص فدیہ دینا ہی یا نہ - بخاری علیہ الرحمہ نے ان ہر دو
شق سے ایک کے طرف جزم نکیا - اس لئے کہ حدیث مذکور میں فدیہ دینے پر تصریح نہیں - لیکن عدم فدیہ پر عطا کا قول لایا - جب راوی حدیث مذکور کا اشارہ کیا اگر فدیہ واجب ہوتا تو
اس سے پوشیدہ نرہتا اور حضرت بھی اسکی تصریح کرتے اس لیے کہ تاخیر بیان کی وقت حاجت سے روا نہیں فقال عطاء اذا تطيب او لبس جاهلا او ناسيا فلا كفارة
عليه اور عطا نے کہا جسوقت کہ کوئی خوشبو ملے یا سیا ہوا کپڑا نادانستگی یا فراموشی سے پہنے پس اسپر کفارہ نہیں ہی **حدثنا** ابو الوليد قال حدثنا
همام قال حدثنا عطاء قال حدثني صفوان بن يعلى عن ابيه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتاه رجل عليه
جبة وعليها اثر صفرة او نحوه یعلی نے کہا کہ میں حضرت کے ساتھ تھا پس ایک مرد آپکے پاس آیا اسپر ایک جبہ تھا اور اسپر زردی کی نشان تھی یا ویسی ہی کوئی چیز یہی
جزو حدیث مناسب ترجمہ کے ہی وكان عمر رضي الله عنه يقول لي تحب اذا نزل عليه الوحي ان تراه اور عمر بن الخطاب میرے سے کہتے تھے آیا تو دوست
رکھتا ہی کہ حضرت کو دیکھے جسوقت کہ آپ پر وحی نزول کرے فنزل عليه ثم سري عنه پس آپ پر وحی نزول کی پھر آپ سے اٹھائی گئی فقال اصنع في عمرتك ما
تصنع في حجك پس فرمایا کہ کر اپنے عمرے میں وہ چیز جو اپنے حج میں کرتا ہی - یہہ حدیث یہاں مختصر لائی اور اوپر تمام مذکور ہوئی وعض رجل يد رجل فانتزع
ثنيته فابطله النبي صلى الله عليه وسلم اور کترا ایک مرد ہاتھ کو دوسرے مرد کے پس اکھیڑا اسنے اسکے اگلے دو دانت کو - پھر حضرت نے باطل کیا اور ہدر کیا اسکے
قصاص کو - اس لئے کہ اسنے دفع کیا حملہ کو اسکے ایسا ہی کہا ہی علما نے - اور ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ اسکے ہاتھ کو کترنے کے بعد اسکے دانت کو اکھیڑا ہی ظاہرا اسکا دفع حملہ دوسرے کا ہی

باب المحرم يموت بعرفة باب حکم میں اس محرم کے جو مرا عرفات میں ولم يامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يؤدى عنه بقية الحج
اور نہ فرمایا حضرت نے یہہ کہ ادا کیا جاوے اسکے طرف سے حج باقی جیسے رمی جمار اور حلق اور طواف افاضہ **حدثنا** سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن
زيد عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بينا رجل واقف مع النبي صلى الله عليه و
سلم بعرفة ابن عباس نے کہا درمیان اس حال کے کہ ایک مرد حضرت کے ساتھ وقوف عرفہ کیا تھا یعنے عرفات میں کھڑا تھا اذ وقع عن راحلته فوقصته او
قال فاقعصته ناگاہ اپنے مرکب سے گرا پس اسکی گردن کو توڑا یا کہا راوی نے فاقعصته شک راوی کا ہی فقال النبي صلى الله عليه وسلم اغسلوه
بماء وسدر وكفنوه في ثوبين او قال ثوبيه پس آپنے فرمایا کہ غسل دو اسکو پانی سے اور سدر سے اور کفن دو اسکو دو کپڑوں میں یا فرمایا کہ اسکے دو کپڑوں میں جو رکھتا
ہی سدر ایک پتا ہی کہ خوب پاک کرنیکے لئے پانی میں داخل کرتے ہیں ولا تخمروا راسه ولا تحنطوه فان الله يبعثه ملبيا اور نہ ڈھانکو اسکے سر کو اور حنوط
یعنے خوشبو اسکو نہ ملو مقرر اٹھاویگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہو - ظاہر یہی ہی کہ یہہ حکم مخصوص اسی مرد پر نہیں بلکہ جو شخص اثنائے احرام میں مرے یہی حکم رکھتا ہی **حدثنا**
سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بينا رجل واقف
مع النبي صلى الله عليه وسلم بعرفة اذ وقع عن راحلته فوقصته او قال فاوقصته فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تمسوه طيبا ولا تخمروا راسه ولا تحنطوه فان الله يبعثه يوم القيمة ملبيا
یہہ حدیث پہلی حدیث کی مغائر ہی جو سعید بن جبیر نے عمرو بن دینار سے نقل کی ہی اور یہاں ایوب سے متن میں جو زیادتی آئی ہی یہہ ہی ولا تمسوه طيبا اور نہ ملو اسکو خوشبو

باب سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ ۔ باب بیان میں طریق مسنون محرم کے جسوقت احرام میں مرا **حدثنا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

باب الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ ۔ باب بیان میں ادائے حج اور نذروں کے جانب سے میت کے ۔ اور اس بیان میں کہ حج کرے مرد جانب سے عورت کے **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا مقرر ایک عورت قبیلہ جہینہ سے حضرت کے پاس آئی کہنے لگی کہ مقرر میری ماں نے منت کی تھی کہ حج کرے اور اسکو میسر نہوا اور موئی آیا حج کرون میں اسکے جانب سے ۔ فرمایا ہان حج کر اسکے جانب سے أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً خبر دے مجھے کہ اگر کسی کا قرض تیری ماں پر ہوا آیا تو ادا کرنیوالی ہوتی اسکی اقْضُوا اللهَ وَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ادا کرو دین خدا کو اور خدا یتعالی بہت سزاوار ہی اسکا عہد وفا کرنیکے لئے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر کوی موا ۔ اور اسپر ایک حج باقی ہو تو اسکے وارث پر واجب ہی کہ کسیکو اسکے مال سے سامان کردے تا کہ حج کرے ۔ جیسا کہ قضاے دین ادا کرتا ہی اور وہ تو قضاے دین پر بندگون کے مقدم ہی ۔ اور یہ ایک قول ہی اقوال شافعی سے ۔ اور بعض اسکے عکس پر گئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ ہر دو برابر ہی ۔ پوشیدہ نہے کہ ترجمہ مین دو حکم مذکور ہین ادائے حج اور نذر میت کے طرف سے اور اس حدیث سے اسکا حکم ثبوت کو پہنچا ۔ دوسرا حج کرنا مرد کا عورت کے جانب سے اور اس معنے پر گویا کوی حدیث اپنے شرط پر نپائی اور اس کتاب مین اس قسم سے بہت ہین کہ ترجمہ مین چند حکم کا ذکر آتا ہی اور اسباب کے حدیثین موید بعض احکام کے ہوتے ہین نہ تمام کے شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ مجہ پر جو ظاہر ہوتا ہی یہہ ہی کہ مولف نے ترجمہ مین اشارہ کیا ہی شعبہ کی روایت کے طرف جو ابی بشیر سے مروی ہی اسنے کہا ۔ أتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اختي نذرت ان تحج وفيه فاقض الله فهو احق بالقضاء اخرجه احمد والنسائی من طريق شعبة انتهى وفيه من التعسف ما لا يخفى اور ابن بطال نے ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کی تطبیق مین کہتا ہی کہ حضرت نے خطاب فرمایا اس عورت کے ساتھ اس کلام سے جو مرد وزن اس مین داخل ہین اور اس کی توجیہ مین یہہ کہنا کہ یحج الرجل عن المرأة ایک تحقیق طلب کرتا ہی

باب الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ۔ باب بیان مین حج کرنے کے طرف سے اس شخص کے جو مرکب پر بیٹھنے کی طاقت نرکھے **حدثنا** أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت قبیلہ بنی خثعم سے حجۃ الوداع کے سال مین آئی اور بولی یا رسول اللہ مقرر خدا کا جو فرض حج مین بندگون پر ہی میرے باپ کو پایا ہی جس حال مین کہ بڈہا ہی توانائی نہین رکھتا ہی کہ مرکب پر بیٹھے آیا بس کرتا ہی کہ حج کرون مین اسکے جانب سے فرمایا ہان بس کرتا ہی

باب حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ ۔ باب بیان مین حج کرنے عورت کے طرف سے مرد کے **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ ابن عباس نے کہا کہ فضل ردیف تھا پیغمبر خدا کا پس ایک عورت قبیلہ خثعم سے آئی ۔ نظر کرنے لگا فضل طرف اس عورت کے اور وہ عورت طرف فضل کے فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ پس حضرت نے فضل کا منہہ دوسرے طرف پھیر دیا تا ایک دوسرے پر نظر کرنے سے محفوظ رہین فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسکا ترجمہ گذرا

باب حَجِّ الصِّبْيَانِ ۔ باب بیان مین مشروع ہونے حج نابالغون کے ۔ پہلی اور دوسری حدیث سے اتنا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ابن عباس نے نزدیک بلوغ

کو نہ پہنچے تھے اور حج کرنیوالون مین داخل تھے اور تیسری اور چوتھی حدیث مین تصریح ہی بہ نسبت حج - اور لڑکے کے حج کے باب مین علما کا اختلاف ہی بطریق عبادت تام کے ہوتا ہی یا نہ حنفیہ کہتے ہین
کہ احرام اسکا صحیح نہین ہی اگر احرام کے محرمات سے کوئی چیز لڑکے سے واقع ہو اسپر کوئی چیز لازم نہین آتی ہی اسلئے کہ غیر مکلف ہی بعض کہتے ہین کہ اگر حج کرے اس سے حج جو رکن اسلام ہی ساقط ہوتا ہی وغیرہ ملا بالکل

حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عبید اللہ بن ابی یزید قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول بعثنی او قدمنی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الثقل من جمع بلیل ابن عباس کہتے تھے کہ بھیجا مجھ کو یا آگے روانہ کیا مجھ کو یہ شک راوی کا ہی پیغمبر خدا نے اسباب سفر مین مزدلفہ سے رات کے وقت **حدثنا**
اسحق قال اخبرنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود
ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال اقبلت وقد ناہزت الحلم علی اتان لی ابن عباس نے کہا کہ پس آیا مین جس حال مین کہ نزدیک بلوغ کے پہنچا ہون سیر کرتا ہوا
ایک مادہ خر پر جو میری تھی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی بمنی حتی سرت بین یدی بعض الصف الاول اور حضرت کھڑے مین نماز پڑھتے
منی مین یہان تک کہ گذرا مین بعض صف اول کے سامنے ثم نزلت عنہا پس اترا مین اس مادہ خر سے فرتعت پس چرنے لگی گھاس فصففت مع الناس وراء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس صف مین داخل ہوا مین ساتھ لوگون کے حضرت کے پیچھے وقال یونس عن ابن شہاب بمنی فی حجۃ الوداع اور یونس نے ابن شہاب سے لایا
کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع مین تھا **حدثنا** عبد الرحمن بن یونس قال حدثنا حاتم بن اسمعیل عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید قال حج
بی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن سبع سنین سائب بن یزید نے کہا کہ حج کروایا گیا مین یعنے حج مین مین اپنے ماں یا باپ کے ہمراہ تھا حضرت کے ساتھ درحالیکہ
مین ہفت سالہ تھا **حدثنا** عمرو بن زرارۃ قال اخبرنا القاسم بن مالک عن الجعید بن عبد الرحمن قال سمعت عمر بن عبد العزیز
یقول للسائب بن یزید وکان قد حج بہ فی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعید بن عبد الرحمن نے کہا کہ سنا مین نے عمر بن عبد العزیز سے سنا کہ سائب سے کہتا تھا مقولہ عمر
مذکور کا یہان نہین ہی حدیث مین واقع ہوا کہ سائب نے مقدار صاع کے پوچھا تھا اور صاع حضرت کے زمانے مین ایک مد اور ثلث مد تھا - اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے مین زیادہ ہوا تھا - اور تھا
سائب بن یزید کہ حج کیا گیا تھا ہمراہ اسباب سفر پیغمبر خدا کے

باب حج النساء باب بیان مین حج کرنے عورات کے اور مشروع ہونے اسکے قال ابو عبد اللہ وقال لی احمد
بن محمد بخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ احمد بن محمد کہا **حدثنا** ابراہیم عن ابیہ عن جدہ کہ حدیث کی مجھ سے ابراہیم نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وقال اذن
عمر رضی اللہ عنہ لازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر حجۃ حجہا فبعث معہن عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف
جد ابراہیم نے کہا کہ رخصت دی عمر بن الخطاب نے حضرت کے ازواج مطہرات کو اپنے آخر حج مین جو قصد کیا اس حج کا پس بھیجا ان بی بیون کے ساتھ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف رضی
اللہ عنہما کو اس لئے کہ عورات ثقہ مردون کی جگہہ پر ہین اور سب بیبیان محرم ازواج مطہرہ کے تھے اور وے سب ماوان مسلمانون کے **حدثنا** مسدد قال حدثنا
عبد الواحد قال حدثنا حبیب بن ابی عمرۃ قال حدثتنا عائشۃ بنت ابی طلحۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین قالت قلت
یا رسول اللہ الا نغزو ونجاہد معکم بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بھی غزا اور جہاد نکرین آپ سب کے ساتھ فقال لکن احسن الجہاد
واجملہ الحج حج مبرور پس فرمایا کہ تمہارے لئے بہتر اور اچھا جہاد وہ حج ہی جو حج مقبول فقالت عائشۃ فلا ادع الحج بعد اذ سمعت ہذا من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پس بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مین حج نہین چھوڑتی ہون بعد اسکے کہ یہ ارشاد حضرت سے سنا **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد بن
زید عن عمرو عن ابی معبد مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع محرم حضرت نے فرمایا کہ
سفر نکرے عورت مگر ہمراہ محرم کے - اور بعض روایات مین راہ ایک رات دن کی - اور بعض مین دو شبانہ روز اور بعض مین تین شبانہ روز آیا ہی - اکثر علما نے بسبب اختلاف روایات کے مطلق
سفر لیا ہی اور بعض مسافت ایک شبانہ روز - اور امام شافعی نے محرم کی ہمراہی کی شرط نکی - بلکہ یہ شرط کی ہی کہ اگر فتنہ واقع ہونے سے ایمن ہو تنہا سفر کرے ولا یدخل علیہا رجل
الا ومعہا محرم اور نہ آوے اس عورت پر مرد بیگانہ مگر یہ کہ اس عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو فقال رجل یا رسول اللہ انی ارید ان اخرج فی جیش کذا وکذا
وامراتی ترید الحج فقال اخرج معہا پھر ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ ایسے لشکر کے ساتھ نکلون اور میری عورت ارادہ حج کا رکھتی ہی - فرمایا تو بھی اپنی عورت
کے ساتھ نکل **حدثنا** عبدان قال اخبرنا یزید بن زریع قال اخبرنا حبیب المعلم عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ ابن عباس نے کہا جب حضرت اپنے حج سے مراجعت کی قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا ام سنان انصاریہ کو حضرت نے فرمایا کیا چیز مانع ہوئی تجھکو حج سے۔ بولی باپ فلان کا یعنے شوہر اپنا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا تھے اسکو دو اونٹ پانی کھینچنے والے اسنے حج کیا ایک پر اور دوسرا پانی دیتا ہی اس زمین کو جو ہمارے لئے ہی یعنے مجھے مرکب نہین تھا کہ اسپر حج کرون قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي فرمایا کہ عمرہ ماہ رمضان مین ادا کرنا ہی حج کو یا فرمائے کہ ادا کرنا ہی اس حج کو جو ادا کئے ہوں میرے ساتھ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے یہہ حدیث اور ان دو طریق سے بھی آئی ہی **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قزعہ نے کہا کہ مین ابو سعید سے سنا مقرر وہ غزا اور جہاد کیا ہی حضرت کے ہمراہ بارہ غزوے قَالَ أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا چار چیزین کہ مینے اسکو حضرت سے سنا ہی أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یا اس عبارت سے کہا کہ حدیث کرتا ہون اسکو پیغمبر خدا سے فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي ہر دو ایک معنے مین ہین اور ایک وزن مین۔ آنَقْنَنِي نون اور قاف اور دونون سے۔ خوش اُنکے معنے مین بھی ہی وے چار چیزیں یہہ ہین أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ یہہ کہ مسافرت نکرے عورت دو روز کی راہ جس حال مین کہ نہین ہی اسکے ساتھ شوہر اسکا یا کوئی محرم اسکا **ف** محرم شامل ہی محرم نسبی کو جیسے باپ بیٹا بھائی اور محرم رضاعی کو اور محرم سسرال کو جیسے سسر اور شوہر کا دوسری عورت کا بیٹا لیکن امام مالک نے بے باد بیٹے کو اس سے استثنا کیا اور کہا کہ عورت نہ سکے ساتھ سفر نکرے کیونکہ عصر اول کے بعد لوگون مین فساد و بدنظری اکثر پیدا ہوئی ہی کہ چند بدکار لوگ ایسے رہتے ہین کہ باپکی عورت کو حقیقی ماں کیطرح نہین رکھتے ہین معاذ اللہ من ذلک اور عورت کی ذات محل فتنہ ہی انتہی قسطلانی وَلَا صَوْمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى اور نہین ہی روزہ عید الفطر اور عید الضحی کے روز وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اور نہین ہی نماز بعد دو نماز کے ایک نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اور دوسری نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اور باندہے نجاوے کجاوے یعنے سفر نکیا جاوے ثواب و برکات پانے کے قصد سے کسی مسجد کیطرف سوا تین مسجدون کے مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى ایک مسجد حرام کہ جسمین کعبہ ہی اور میری مسجد یعنے مسجد مدینہ اور تیسری مسجد اقصے

باب نَذْرِ الْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ باب بیان مین اس شخص کے کہ نذر کرے کعبۃ اللہ کے طرف جانیکی آیا اسکا وفا کرنا واجب ہی یا نہ۔ ترجمہ مین مجمل لایا ہی۔ اور اس باب مین دو حدیثین جو آئی ہین انسے ظاہر یہی ہی کہ وفا کرنا اسکا واجب نہین **حدثنا** ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ انس سے مروی ہی کہ حضرت نے ایک پیر مرد کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹون کے درمیان انپر تکیہ کرکے جاتا تھا۔ يُهَادَى بضم اول تہادات سے تکیہ کرکے جانیکے معنے مین ہی قَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ فرمایا کیا حال ہی اسکا لوگون نے کہا کہ نذر کی ہی اسنے کہ پیادہ جاوے طرف کعبے کے۔ فرمایا کہ خدا تعالی بے نیاز ہی یہہ مرد اپنے نفس کو عذاب مین ڈالنے سے وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ اور حکم کیا اسکو یہہ کہ سوار ہووے۔ اور حضرت اسکو وفا سے عہد کرنیکا جو حکم نفرمائے اس لئے کہ حج سوارہ افضل ہی پیادہ حج کرنے سے۔ اور دوسری روایتون مین آیا ہی کہ پیر مرد نذر کیا تھا کہ کسی سے بات نکرے اور سایہ مین نہ بیٹھے۔ حضرت نے دیکھا کہ ایک پیر مرد یہہ سب رنج و تعب آپ پر گوارا کیا ہی شاید کہ ہلاک ہو جاوے اور سعادت سے حج کے محروم رہے **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقبہ نے کہا کہ میری بہن نے نذر کی کعبے کے طرف پیادہ جانے کی اور حکم کی مجھکو کہ فتوے طلب کرون پیغمبر خدا سے اس باب مین اسکے لئے فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ پس فرمایا کہ پیادہ جاوے یا سوار ہووے یعنے اسپر لازم نہین ہی کہ پیادہ ہی جاوے یا بحالت سواری ہی قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ یزید بن حبیب نے کہا کہ ابو الخیر جدا نہین ہوتا تھا عقبہ سے وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ یعنے یہہ حدیث بخاری رح نے دوسرے اسناد سے بھی اسکو ایراد کیا ہے۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل المدينة اس باب مین احکام متعلقہ مدینہ طیبہ کے مذکور مین

باب حرم المدينة باب بیان مین حرمت زمین مدینہ منورہ کے اور وہ جو اسمین منع ہی

حدثنا ابو النعمان قال حدثنا ثابت بن يزيد قال حدثنا عاصم ابو عبد الرحمن الاحول عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
المدينة حرم من كذا الى كذا انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا مدینہ حرم ہی فلان جگہہ سے فلان جگہہ تک ۔ بخاری علیہ الرحمہ نے اسکی تصریح نکی کہ کس جگہہ سے کس جگہہ تک
گویا جن سندون سے کہ رکھتا ہی اسکے پاس ثابت نہوا ۔ جیسا کہ اورون نے روایت کی ہی کہ مدینہ مین جبل عیر و ثور ہی ۔ یا دو جگہہ ہین کہ انکے نام یہہ ہین ۔ ایسا ہی کہا ہی کرمانی نے ۔ اور حدیث مین
محمد بن لیا رسکے کہ بعد دو حدیث کے لائی تصریح کی ہی اور جزم کیا ہی کہ مابین عایر کے اور ثور کے ہی اور جو کلام کہ اسکے ساتھ متعلق ہی اسی حدیث کی شرح مین مذکور ہوگا لا يقطع شجرها
ولا يحدث فيها حدث کاٹا نجاوے درخت مدینہ مطہرہ کا اور احداث نکیا جاوے اس مین جو امر کہ مخالف سنت ہو من احدث فيها حدثا فعليه لعنة الله
والملائكة والناس اجمعين جو شخص کہ احداث کرے اس مین ایک امر نا فرمودہ پس اسپر لعنت ہی خدا تعالی کی اور لعنت فرشتون کی اور سب لوگون کی ۔ یعنے وہ شخص ان سب کی زبان
پر ملعون ہی ۔ یہہ مبالغہ ہی اسکی دوری مین رحمت الہی سے اور عذاب پانے پر اس گناہ کے اور مراد لعنت سے کفر نہین ہی **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث
عن ابي التياح عن انس رضي الله عنه قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وامر ببناء المسجد انس نے کہا کہ قدوم لائے پیغمبر خدا مدینہ منورہ کو
اور حکم فرمایا بنانے مسجد کا فقال يا بني النجار ثامنوني قالوا لا نطلب ثمنه الا الى الله جب وہ زمین ملک سے بنی نجار کے تھی ۔ فرمایا اے بنی نجار بیچو اسکو قیمت سے انہون نے کہا
کہ اسکی قیمت ہم نہین چاہتے ہین مگر طرف سے اللہ تعالی کے جو ثواب آخرت ہی فامر بقبور المشركين فنبشت پھر حکم فرمایا کہ قبور مشرکین کو کھودکے مار نکال کے پھینک دین ثم بالخرب
فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد پھر کھنڈر کے باب مین حکم کیا پس وہ ہموار کئے گئے ۔ اور حکم کیا کہ خرمے کے جھاڑون کو کاٹ دین سو وہ کاٹے گئے پس
برابر کھڑے کئے درخت خرمے کے قبلہ کے جانب **ف** مترجم کہتا ہی کہ پھر حضرت نے جو درخت کو کاٹنے کا حکم فرمایا سو یہہ فعل اول ہجرت مین واقع ہوا اور حدیث حرم ٹھہرانے کی خیبر سے مراجعت کے
فرمانے کے بعد ہی فقط **حدثنا** اسمعيل بن عبد الله قال حدثني اخي عن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن ابي
هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال حرم ما بين لابتي المدينة على لساني مقرر حضرت نے فرمایا کہ حرام کی گئی زمین مدینہ طیبہ کی جو درمیان
دو حرے کے ہی جانب سے مشرق و مغرب کے ۔ یعنے اتنی زمین حرم مدینہ ہی ۔ لابہ حرہ کے معنے مین ہی ۔ اور وہ ایک زمین ہی کہ اسمین سیاہ پتھر ہین اور وہ مدینہ مطہرہ کے دو طرف مین ہی وقال
اتى النبي صلى الله عليه وسلم بني حارثة فقال اراكم يا بني حارثة قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال بل انتم فيه راوی کہتا ہی کہ تشریف لائے
حضرت بنی حارثہ کے پاس جو ایک بطن ہی قبیلہ اوس سے پھر فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون کہ تم باہر رہتے ہو زمین حرم سے پھر التفات انکے منزلون کے طرف کرکے فرمایا بلکہ تم حرم مین داخل ہو **ف**
حضرت نے یہان پہلے جو فرمایا سو گمان غالب سے تھا دوسری بار از راہ یقین ۔ یہان مستنبط ہوتا ہی کہ عالم گمان غالب سے پہلے ایک بات کا حکم کر سکتا ہی پھر نظر ثانی سے اس ظن کی تصحیح کرکے اسکا خلاف بھی کہہ
سکتا ہی فقط **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن علي رضي
الله عنه قال ما عندنا شيء الا كتاب الله وهذه الصحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم المدينة حرم ما بين عائر الى ثور حضرت
علی سے مروی ہی کہ فرمایا نہین ہی ہمارے پاس کوئی چیز مگر کتاب اللہ جو قرآن مجید ہی اور یہہ صحیفہ جو مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہی از انجملہ اسمین یہہ لکھا تھا کہ زمین مدینہ حرم ہی جو کہ درمیان
جبل عیر کے جبل ثور تک ہی ۔ قاضی عیاض کہتا ہی کہ اکثر بخاری کے راویون نے عیر کا ذکر کیا ہی ۔ لاکن لفظ ثور کی جگہہ بعضون نے کنایہ لکھا ہی لفظ کذا کے ساتھ ۔ اور بعضون نے لفظ ثور کی جگہہ خالی چھوڑا
ہی ۔ اس اعتقاد سے کہ ذکر ثور خطا ہی ۔ اسلئے کہ مدینہ مین کوئی جگہہ یا کوئی پہاڑ جسکا نام ثور ہو معلوم نہین ۔ ہان ثور ایک پہاڑ مکہ معظمہ مین ہی ۔ نووی نے کہا احتمال ہی ثور نام اسی جگہہ کا ہی جہان
کو واحدی اصل حدیث مین ثور کی جا سے پڑھا ہو ۔ جیسا کہ امام احمد اور طبرانی نے عبد اللہ بن سلام سے لایا ہی ۔ اور قاضی عیاض کہتا ہی کہ ثور کا انکار مدینہ مکرمہ مین معنے نہین رکھتا ہی ۔ اور استشہاد کیا ہی
ان اشعار سے کہ جن مین ذکر ثور کا آیا ہی جو مدینہ مین واقع ہی ۔ اور بعض کہتے ہین کہ مراد عیر اور ثور سے یہان وہی دو پہاڑ مکہ معظمہ کے ہین ۔ اور مقصود وہ ہی کہ حرم مدینہ مقدار اس مسافت کا ہی جو درمیان
اس دو پہاڑ کے ہی من احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل
جو شخص کہ احداث کرے اسمین ایک حدث یعنے ایک ظلم و تعدی ۔ یا جگہہ دے کسی ظالم کو اسپر لعنت اللہ کی اور ملایک کی اور سب لوگون کی ۔ قبول نہین کیا جاتا ہی اس سے توبہ

اور نہ فدیہ۔ صرف کے معنے ہیں عبادت نافلہ کے اور عدل معنے ہیں فرض کے ہیں قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ
اور فرمایا کہ عہد اور امان مسلمانوں کا ایک ہی یعنے مسلمانون سے ایک شخص جو کسی کافر کو امان دیا تو وہ امان سب مسلمانون کا ہی۔ پس جو شخص کہ عہد مسلمانی کو توڑ دیا۔ اسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون
کی اور سب لوگون کی لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ نہین قبول کیا جاتا ہی اس سے نہ صرف نہ عدل اور جسنے ٹھہرایا ولا کو ایک
قوم کے لئے یعنے انکو ولی ٹھہرایا بغیر اذن آزاد کرنے والون کے۔ یعنے ولاء عتق نہین نقل کرتا ہی بلا اجازت موالی کے کہ اسمین ابطال حق موالی کا ہوتا ہی جو شخص یہہ حق تلف کریگا اس وعید کا
مستحق ہوگا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَدْلٌ فِدَاءٌ پس اسپر لعنت ہی اللہ
کی اور فرشتون کی اور سب لوگونکی۔ قبول نہین کیا جاتا ہی اس سے نہ صرف نہ عدل بخاری نے کہا عدل فدیہ ہی **بَاب** فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ باب بیان
مین فضیلت مدینہ منورہ کے اور اس بیان مین کہ مدینہ دور کرتا ہی لوگون کو یعنے شریر لوگون کو جیسا کہ لفظ حدیث مین واقع ہوا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى سعید بن یسار کہتا ہی کہ مین نے ابو ہریرہ سے سنا کہ کہتا تھا کہ حضرت نے فرمایا مامور ہوا مین اس قریہ کے طرف ہجرت کرنے پر۔ اگر
یہہ حدیث مکہ معظمہ مین فرمائے ہین ہر دو معنے درست آتے ہین۔ اور اگر مدینہ منورہ مین فرمائے ہین دوسرے معنے ہین۔ اور یہہ حدیث جو ابو ہریرہ سے مروی ہی دوسرے معنے کی ترجیح کرتی ہی۔ اگرچہ ممکن ہی کہ وہ
دوسرے صحابی سے جو مہاجر ہو سنا ہو۔ وہ قریہ ایسا ہے کہ کہا جاتا ہے قریون کو یعنے غالب ہی سب قریون پر۔ یعنے اس قریہ کے لوگ دوسرے قریہ والون پر غالب آتے ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ
مراد کھانے سے یہہ ہی کہ دوسرے قریون کا اسباب معیشت سب اس جگہہ آتا ہی ساتھ فتوحات اور غنایم کے۔ یا اسکے فضیلتین غالب آتے ہین زیادہ ہوتے ہین دوسرے بلاد کے فضایل پر۔ پس گویا
انکو محو اور متلاشی کرتے ہین يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ منافق لوگ اسکو یثرب کہتے ہین بلکہ نام اسکا مدینہ ہی۔ لبعض علما نے یہان فہم کیا ہی کہ مدینہ کو یثرب کہنا مکروہ ہی اور
وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا یا اهل يثرب لا مقام لكم الخ وہ زبان سے کفار کے ہی۔ اور دوسری احادیث مین واقع ہوا کہ جسنے مدینہ مطہرہ کو یثرب کہے چاہئے کہ وہ استغفار
کرے اور اسکو یثرب کہنے سے حضرت نے منع فرمایا ہی۔ اور وجہ کراہت کی یہہ ہی کہ یثرب مشتق ہی تثریب سے توبیخ و سرزنش کے معنے مین یا ثرب فساد کے معنے مین ہی لے ہر دو معنے قبیح ہین۔ اور
جو نام کہ مکروہ ہو حضرت اسکو ناخوش رکھتے تھے۔ اور اکثر مکروہ نام بدلائے ہین تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ دور کرتا ہی برے لوگون کو جیسا کہ دور کرتا ہی کورہ یا دمہ آہنگر
کا لوہے کے چرک کو حضرت کے زمانے مین۔ یا دجال علیہ اللعنہ کے وقت **بَاب** الْمَدِيْنَةُ طَابَةُ طابہ مدینہ طیبہ کا نام ہی طیب سے مشتق ہی طہارت کے معنے مین۔ یا طیب عیش یا طیب
آب و ہوا **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ أَقْبَلْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهِ طَابَةُ ابو حمید نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھ غزوہ تبوک سے آئے۔ یہان تک کہ مدینہ طیبہ
مشرف ہوے۔ پس حضرت نے فرمایا کہ یہہ جو نظر آتا ہی طابہ ہی۔ اور مدینہ منورہ کے اور بھی نام ہین کہ بعض علما نے اسکے سو نام کے قریب ذکر کئے ہین انسے بلدۂ مطہرہ کے شرف و کرامت پر جو دال ہین پچاس سے
زیادہ ہین شیخ اجل ابو المجد عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ مدینہ مین لائے ہین **بَاب** لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ باب بیان مین حد اور حکم حرم مدینہ کے جو درمیان اسکے دو پہاڑ
ہین عیر اور ثور۔ اور بعض کہتے ہین کہ شرق کے طرف سے مغرب تک ہی۔ اور بعض کے پاس جنوب کے جانب سے شمال تک **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا
مقرر ابو ہریرہ کہتا تھا کہ اگر مین دیکھون کہ ہرن مدینہ طیبہ مین چرتا ہی تو اسکو نہ ہانکونگا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ حضرت نے فرمایا
جو زمین کہ درمیان دو لابہ مدینہ کے ہی وہ حرم ہی ذعر ذال معجمہ و عین مہملہ اور را کے ساتھ زجر و تنفیر کے معنے مین **بَاب** مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ باب حکم مین اس
شخص کے جو اعراض کرے اور منہ پھیرے مدینہ منورہ سے اور اسکو چھوڑے **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ
ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت فرماتے تھے جس حال مین چھوڑینگے تم مدینہ طیبہ کو بہتر حالت پر جو ہو بحسب عمارات و میوہ جات اور رفاہیت کے۔ ایسے حالات قیامت سے قریب ظاہر ہوینگے۔ اور خطاب لوگون
کی جنس کے طرف ہی اور بعض روایات مین یترکون بصیغہ غایب ہی لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ قصد نکریگا اسکا اور نرہینگے اسمین مگر درندے يُرِيْدُ عَوَافِي السِّبَاعِ

والطَّيْرِ ارادہ کرتا ہی اس عوافی سے درندون اور پرندون کو۔ عوافی اصل مین طالب رزق کے معنے مین ہی انسان و حیوان سے اور یہان مراد درندون اور وحشی جانورون سے ہی یعنے لوگون سے ایسا خالی ہوجائیگا کہ مسکن وحشیون اور حیوانون کا ہوجائیگا وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ اور اخر جو حشر کیا جاوے اور جلا وطن ہووے اس سے۔ دو بکرے چرانیوالے ہونگے قوم مزینہ سے کہ ارادہ کرینگے مدینہ مین آنیکا يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا چلا دینگے اپنے بکرونکو فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا پس مدینہ طیبہ کو وحشی جانورون سے بھرا ہوا پاینگے۔ لوگون سے خالی ہوجانیکے سبب یا اسکو پاوینگے ایک زمین خالی۔ وحوش بفتح واو و ضم ہملہ ہی حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا جس وقت کہ موضع ثنیۃ الوداع کو پہنچین گے اپنے منہ پر گر پڑینگے اور مرجاینگے۔ ثنیۃ الوداع نام ایک ٹیلے کا ہی شہر مدینہ سے باہر جو مسافرون کو وہان وداع کرتے ہین **حدثنا**

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ حضرت فرماتے تھے کہ ملک یمن اور شام اور عراق فتح کیا جائیگا پھر لوگ آئینگے جس حال مین کہ چلاتے ہین اپنے جانورون کو فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ پس اٹھاتے ہین اپنے لوگون کو اور اپنے تابعون کو فراخی اور رفاہیت کی طرف وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور مدینہ بہتر ہی انکے لئے اگر ہین جاننے والے۔ یعنے مسجد نبوی کی فضیلت اور اسمین نماز پڑھنے کا اور مدینہ طیبہ مین مقیم ہونیکا ثواب کثیر اور اس جگہہ کا امن و امان وَ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ حضرت نے یہہ سب آیندہ سے خبر دی ہی اور یہ فتوحات بھی اسی ترتیب پر واقع ہوئین کہ یمن کی فتح زمان نبوت اور صدیق اکبر کی خلافت مین واقع ہوئی۔ اور اسکے بعد شام اور عراق عمر فاروق کی خلافت مین رضی اللہ عنہما۔ اور جب اس حدیث مین تجہیل و تقبیح اس شخص کے حال کی واقع ہوئی جو مدینۂ طیبہ سے مفارقت اختیار کرے اور دوسری جگہہ پر جاوے۔ ترجمہ کے مناسب ہی۔ اور بیضاوی سے منقول ہی کہ معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ سب بلاد فتح کئے جاینگے اور اہل مدینہ کو وے بلاد پسند آینگے تا اسمین رفاہیت کے ساتھ زندگانی کرین۔ پس انکو یہہ آمادہ حال ہوویگی مدینہ مطہرہ کو چھوڑ دینے پر۔ یہان تک کہ باہر جاینگے حالانکہ اقامت مدینہ بہتر ہی انکے لئے۔ اسلئے کہ حرم محترم پیغمبر خدا کا اور ہمسایہ اس جناب کا ہی۔ اور اسمین برکتین نازل ہوتی ہین اگر اسکی قدر اقامت جانین کہ کسقدر فواید دینیہ اور منافع اخرویہ رکھتی ہی **باب**

الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ باب اس بیان مین کہ لوٹ جائیگا ایمان طرف مدینہ مطہرہ کے **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا ابو ہریرہ نے کہا کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ ایمان سمٹ جائیگا طرف مدینہ کے۔ جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ مین آتا ہی۔ اور اہل ایمان مراد ہین یعنے ایمان شروع زمان و آخر زمان مین یہہ حال رکھتا ہی کہ آتا ہی اوایل مین واسطے شرف اسلام کے اور اس مین کسب کمال ہی اور ادراک سعادت اور حضرت کی رویت شریف سے اور خلفا کے زمانے مین انکی اخذ سیرت اور روضہ مشرفہ کی زیارت اور حضرت کے مشاہد و آثار سے تبرک کے لئے۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ تنبیہہ ہی صحت مذہب اور اسکے لوگ بدعت سے سلامت رہنے پر۔ یہان شارح شیخ نور الحق علیہ الرحمہ کہتا ہی۔ کہ یہہ حال اس گیارہوین صدی کے سوا ہی کس لئے کہ یہہ زمانہ شیعہ مملو ہی۔ اور ہوسکے کہ یہہ خبر آخر زمانہ سے ہو جیسا کہ اور احادیث مین آیا ہی کہ آخر زمانے مین کوئی عالم روے زمین پر نہوگا مگر عالم مدینہ دین اول وہان سے نکلا پھر آخر اسی جگہہ رجوع کریگا کہ نفخ صور کے قریب ساری جہان مین کفر و ظلم پھیل جائیگا پکے ایمان والے مدینۂ منورہ کے طرف چلے جاینگے آخر ایمان وہین باقی رہیگا۔ **باب** إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ باب بیان مین اس شخص کے جو اہل مدینہ کے ساتھ ارادہ بدی کا کرے **حدثنا** حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ سعد نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے مکر نہین کرتا ہی کوئی اہل مدینہ کے ساتھ مگر یہہ کہ وہ گداز ہوجائیگا۔ جیسا کہ نمک پانی مین گداز ہوتا ہی۔ یہہ وعید اسکے حق مین ہی جو اہل مدینہ کے ساتھ مکر کرے بدی سے اور جو کوئی انپر ظلم و تعدی کرے وہ جلد خراب ہوجائیگا **باب** آطَامِ الْمَدِينَةِ باب اطام مدینہ کے بیان مین جمع اُطُم کا ہی دو ضم سے قلعے اور بلند جگہہ کے معنے مین **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ اسامہ نے کہا کہ حضرت مدینہ طیبہ کے قلعون مین سے کسی قلعے کے اوپر آئے فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى

اِنِّی لَاَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ پھر فرمایا کیا تم دیکھتے ہو اس چیز کو جو مین دیکھتا ہون مقامات فتنے کے بیچ تمہارے گھرون کے دیکھتا ہون - بارش کے قطرات ٹپکنے کی جگہون کے مانند - یہہ وہ خبری کہ مدینہ مین اکثر فتنے واقع ہونے سے حضرت نے آگہی بخشی - جیسا کہ عثمان ذوالنورین کی شہادت کے بعد ظاہر ہوا - اور ان فتنون کا سلسلہ کھنچا یہان تک کھنچا اور احتمال ہی کہ یہہ رویت رویت بصری ہو کہ حضرت پر کشف ہوا یا رویت علمی ہو جو وحی سے معلوم ہوا تَابَعَہٗ مَعْمَرٌ وَسُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ متابعت کی ہی اس حدیث مین سفیان کی معمر اور سلیمان نے زہری سے جو ابن شہاب ہی

بَابٌ لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَۃَ باب بیان مین کہ دجال داخل مدینہ نہو سکیگا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ نہین آیگا مدینہ طیبہ مین دجال کا رعب وہ خود لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ اس مدینہ منورہ کو اس وقت سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے وے اس ملعون کو دفع کرینگے

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلَائِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے دروازون اور راہون پر فرشتے ہین کہ انکے روکنے سے مدینہ مطہرہ مین طاعون جو جنون سے ہی - اور دجال نہ آسکیگا -

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ وَکَانَ فِیْمَا حَدَّثَنَا بِہٖ اَنْ قَالَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ ابوسعید خدری نے کہا کہ حدیث کی ہم سے حضرت نے ایک حدیث دراز دجال کے حال سے اس حدیث مین کہ آیگا دجال درحالیکہ حرام کیا گیا ہی اسپر اور وہ نہین سکتا ہی مدینہ طیبہ کے راہون سے آنا یَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ اور اتریگا بعض زمین شور پر جو مدینہ کے حوالی مین ہی فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ ھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ پس آویگا اس روز دجال کے پاس ایک مرد نیکتر لوگون مین کا ہی یا بہترین مردم سے یہہ شک راوی کا ہی فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا عَنْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ پھر وہ مرد کہیگا کہ مین یقین جانتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ مقرر تو دجال ہی کہ حدیث کی ہی ہم سے رسول خدا نے - وہ حدیث معمر نے اپنے جامع مین لایا ہی کہ وہ مرد خضر ہی علیہ السلام - اس تقدیر پر نسبت حدیث آنحضرت کی اسکے ساتھ حقیقۃً ہوگی - اور اگر دوسرا مراد ہی مجازی ہی - پس وہ ماریگا اسکو اور زندہ کریگا فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتَ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ پس دجال اپنے یارون سے کسیکو کہیگا کہ مین نے اسکو مارا اور پھر زندہ کیا آیا تم شک کرتے ہین میرے کام مین فَیَقُوْلُوْنَ لَا وے سب کہینگے کہ نہین فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ پھر ماریگا اسکو پھر زندہ کریگا **ف** مترجم کہتا ہی کہ مسلم مین آیا ہی کہ دجال حکم کریگا کہ انکے پیٹھ اور شکم پر ضرب کرین تب دجال انکو پوچھیگا کہ کیا تو مجھہ پر ایمان نہین لاتا ہی وہ کہینگے تو دجال لعین ہی جھوٹا ہی پھر وہ انکو سر سے پانگ آرے سے دو ٹکرے کروا دیگا پھر دو ٹکرون کے درمیان کھرے رہکر کہیگا کہ اٹھ پھر وہ اٹھ کھڑے ہونگے فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِنِّی الْیَوْمَ پھر وہ مرد کہینگے جس وقت کہ زندہ کریگا دجال انکو سوگند ہی خدا تعالی کی نہین تھا مین آج کے روز سے زیادہ تیز بینائی والا یعنے آج مجکو عین الیقین حاصل ہوا کہ دجال تو ہی ہی - اسلئے کہ پیغمبر خدا نے خبر دی ہی کہ دجال ایک شخص کو ماریگا اور پھر زندہ کریگا اس حال کے دیکھنے سے اور جزم و یقین میرا زیادہ ہوا کہ تو ہی دجال ہی فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اُقْتُلُہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ پھر دجال کہیگا کہ اسکو قتل کرو پر وہ اسپر دستیاب ہو دیگا قدرت الہی سے **ف** مترجم کہتا ہی کہ پھر حق تعالی عاجز کردیگا سو وہ پھر قادر نہو گا انکے مارنے پر اور کسیکے اور اسکا کام باطل ہوجائیگا - اور مسلم مین یون آیا ہی کہ دجال پھر انکو ذبح کرنے کے لئے پکریگا تو بقدرت الہی انکے حلق پر تانبے کا طبق پیدا ہو جائیگا دجال عاجز ہو کے انکے ہات پاؤن باندھ کے پھینک دینے کا حکم کریگا لوگ سمجھینگے کہ آتش مین پھینکا - نہین بلکہ وہ جنت مین جا پڑینگے - پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرد بزرگترین مردم ہی شہادت کے باب مین اللہ تعالی کے پاس انتہی قسطلانی

حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ انس بن مالک نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی کوی شہر کہ جسمین دجال نجاویگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کہ ان ہر دو مین داخل نہو سکیگا لَیْسَ مِنْ نِقَابِھَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَھَا نہین ہی مدینہ کے راہون سے کوی راہ مگر اسپر فرشتے صف باندھے ہین کہ وے اسکی نگہبانی کرتے ہین ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ

بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ پھر لرزے مین آویگا مدینہ اپنے لوگون کے ساتھ تین بار فَيُخْرِجُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ پھر باہر آویگا ہر کافر و منافق اور نہین رہیگا اسمین مگر مومن مخلص یہ حدیث معارض نہین حدیث گذشتہ کو جو اس مین نہ واقع ہونا رعب دجال کا مدینہ مین آیا ہے اسلئے کہ مراد رعب سے وہ ہی کہ لوگ اسکے فتنہ وکفر سے نہ ڈرینگے اور باوجود ایسے زلزلے واقع ہونے کے مسلمین اس سے کچھ اندیشہ نکرینگے۔ اور نکلنا کفار کا بموجب اسکے ہی جو واقع ہوا کہ مدینہ نکالدیتا ہی پلیدی کو جیسے نکلتا ہی خبث الحدید

بَابُ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

باب اس بیان مین کہ مدینہ دور کرتا ہی بدی کو اخراج سے یا اسکے اظہار سے جیسا کہ حق مین منافقون کے واقع ہوا **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِي فَاَبٰى ثَلٰثَ مِرَارٍ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی حضرت کے پاس آیا پھر آپ سے بیعت اسلام کی کی پھر اسکے دوسرے روز آیا جس حال مین کہ وہ تپ زدہ تھا حضرت سے کہنے لگا کہ مجھ کو دور کیجئے یعنے مدینہ سے دور کیجئے یعنے یہان سے جانے کا حکم دیجئے کہ اسنے مدینہ سے جانا چاہا تو حضرت مانع ہوے تین مرتبہ۔ لیکن قاضی عیاض نے کہا کہ وہ اسلام سے اقالہ یعنے ارتداد چاہا بعضون نے اسکا جواب دیا کہ اگر وہ اسلام سے پھر جانا چاہتا اور مرتد ہوتا تو اسکو قتل کرنے کا حکم فرماے ہوتے غرض حدیث اس معنے سے ساکت ہی فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا پھر فرمایا کہ مدینہ کیر آہنگرون کے مانند ہی کثافت کو دور کرتا ہی اور خالص کو پاک کرتا ہی ینصع بحسب روایت بفتح اول و سکون نون و فتح صاد و عین ہر دو مہملہ ہی نصوع سے خلوص کے معنے مین **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ جسوقت کہ نکلے حضرت طرف غزوہ احد کے صحابہ کی ایک جماعت مراجعت کی کہ عبداللہ بن ابی اور اسکے توابع تھے فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ پس ایک گروہ کہی کہ حضرت انکو قتل کرینگے اور دوسری گروہ کہی نہین مارینگے فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دور کرتا ہی وہ برے لوگون کو جیسا کہ دور کرتی ہی آتش لوہے کے میل کو۔ رجال بکسر را جمع رجل کا ہی اور کشمیہنی کے روایت مین دجال بفتح دال و تشدید جیم سے ہی اور کہتے ہین کہ یہہ تصحیف ہی

بَابٌ

الدُّعَاءِ لِلْمَدِيْنَةِ اکثر نسخون اور روایتون مین یہہ باب بلا ترجمہ ہی اور باب آیندہ مین لفظ باب ہی نہین اس تقدیر پر تعلق ہر دو حدیث مذکور کا مدینہ خبث کو نکالنے کے باب مین خالی تکلف سے نہین یا رب مگر خبث کو عام تر رکھین اور کہین کہ دعا حضرت کی برکات کے لئے دعاے ابراہیم سے زیادہ اسیطرح مکہ معظمہ کے حق مین کی ہی اور حضرت کی محبت مدینہ طیبہ کے ساتھ سب برائیون کی دفع کو مستلزم ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِالْمَكَّةِ مِنَ الْبَرَكَةِ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے دعا کی کہ خداوندا دو چند کر مدینہ مطہرہ مین جو بخشا تو نے مکہ معظمہ مین برکات سے بموجب دعاے ابراہیم

حضرت کی دعا مدینہ کے حق مین

تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ متابعت کی ہی جریر کی عثمان بن عمر نے یونس سے **ف** مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے بعضون نے فضیلت مدینہ کی مکہ پر استدلال کیا ہی دوسرون نے کہا کہ سب امور مین مدینہ کی فضیلت مکہ پر ثابت نہین ہوتی ہی مگر چند باتون مین اور یہہ فضیلت مدینہ کی جو دعا سے مستنبط ہوتی ہی قوت اور روزی کے برکت کے باب مین ہی کہ ایک آدمی کا کھانا مکہ مین دو کو کفایت کرتا ہی اور مدینہ مین تین کو قسطلانی **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ تھے حضرت جسوقت کہ قدوم لاتے کسی سفر سے پس نظر کرتے مدینہ منورہ کے دیوارون کے طرف تو اپنے مرکب کو تیز کرتے وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا اور اگر اونٹ کے سوا دوسرے جانور پر سوار رہتے حرکت دیتے اسکو مدینہ طیبہ کی محبت سے

بَابٌ

كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرٰى الْمَدِيْنَةُ ناخوش رکھنا حضرت کا یہہ کہ خالی کیا جاوے مدینہ **حَدَّثَنَا** ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ انس نے کہا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ نقل منازل کرین اطراف مدینہ سے نزدیک مسجد شریف کے تو ناخوش کیا حضرت نے یہہ کہ خالی کیا جاوے شہر مدینہ اور میدان کر دین اسکو فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا پس فرمایا ای بنو سلمہ آیا حساب نہین کرتے ہو تم ثواب اپنے قدمون کا جو راہ دور سے مسجد کو آتے ہو۔ پس اقامت کی انہون نے اپنے انہین منازل مین۔ اور بعض روایات مین تحتسبوا بحذف نون جمع آیا ہی اور کہتے ہین کہ اسکا حذف بغیر جازم و

باب یہ باب سب روایتوں میں بے ترجمہ ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ

مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ جو زمین کہ میرے گھر اور میرے منبر مسجد کے درمیان ہی ایک روضہ ہی ریاض جنت سے۔ اس حدیث کے معنے مراد مین اقوال مختلف ہین۔ بعض کہتے ہین کہ روضہ بہشت کے مانند

ہی رحمت الٰہی کے نزول اور سعادت اخروی کے حصول مین اور بعض کہتے ہین کہ اس موضع شریف کی عبادت بہشت کو پہنچاتی ہی۔ یس ہی خبر انہین عبادت قبول ہونے سے۔ اور بعض کہتے ہین کہ حقیقۃ ایک روضہ ہی بہشت سے

آخرت مین اسکو بہشت مین نقل کرینگے یا اس قطعہ زمین کو بہشت سے لائے ہین۔ اور وہ زمین جو خواص و لوازم بہشت کے نہین رکھتی ہی وہ لازم سے اس جہان کے ہی اور ہوسکے کہ خالص نہین اسکو بہشت یا

ہین **وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي** اور میرا منبر میرے حوض پر ہی کہ جسکا نام کوثر ہی اس کلام کے معنے مین سابق کے مانند احتمالات ذکر کئے ہین مراد یہی منبر ہی جو مسجد شریف مین موجود ہی کہ فردای قیامت اسکو حوض

کوثر پر رکھینگے یا حضرت کے لئے ایک اور منبر وہان نصب کرینگے **حدثنا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ **شعر**

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ٭ وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ٭ بی بی عائشہ نے کہا کہ جسوقت قدوم لائے پیغمبر خدا مدینہ طیبہ کو تپ آئی ابوبکر صدیق اور بلال کو۔ اور جب صدیق اکبر کو تپ

عارض ہوئی تو کہتے تھے یہ شعر کہ ہر آدمی صباح کیا گیا ہی اپنے لوگون مین اور موت نزدیکتر ہی اسکے بند نعل سے یعنے بند نعل کے مقدار سے **وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ**

اور تھے بلال جسوقت کہ مفارقت کرتی انسے تپ بلند کرتے اپنی آواز کو رونے سے۔ عقیرہ بفتح مہملہ و کسر قاف و یا مثناۃ و راء غنا اور گریہ کا آواز ہی **يَقُولُ شعر** أَلَا لَيْتَ شِعْرِي

هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ٭ بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ ٭ مکہ معظمہ کے یاد سے کہتے تھے۔ آگاہ رہو کاش مین جانتا آیا مین خواب کرتا ہون وادی مین جس حال مین کہ میرے اطراف اذخر

اور جلیل ہی۔ یہ دو قسم کے گھانس کا نام ہی جو مخصوص مکہ معظمہ کی زمین مین ہوتا ہی۔ اذخر بضم ہمزہ و ذال معجمہ اور جلیل بفتح جیم اور دو لام اور انکے درمیان یا ہی **شعر** وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا

مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ٭ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ ٭ اور آیا وارد ہونگا مین کوئی روز پانیون پر مجنہ کے اور آیا ظاہر ہونگا مجھ پر شامہ اور طفیل۔ اردن اور یبدون

مین نون تاکیدی ہی۔ شامہ بجیم و الف و میم و طفیل بطاء و فا دو پہاڑ کا نام ہی۔ کہ مکہ معظمہ کے نواحی مین۔ مجنہ نام ایک جگہ کا مکہ معظمہ کے پائین چند میل پر **قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ**

رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلٰى أَرْضِ الْوَبَاءِ خداوندا لعنت کر اور دور کر ان مشرکون کو اپنی رحمت سے جیسا کہ نکالا انہون

نے ہم کو ہماری زمین سے طرف زمین وبا کے **ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ** پس حضرت نے دعا کی کہ الٰہی

محبت دے ہم کو مدینہ طیبہ کی مانند محبت ہمارے ساتھ مکہ معظمہ کے یا اس سے زیادہ **اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ** الٰہی برکت دے ہم کو

ہمارے صاع مین اور ہمارے مد مین یعنے ان وزنون مین اور جو کہ انمین ہی اور صحیح کر اسکو یعنے اسکی آب و ہوا مین صحت دے ہمارے لئے اور نقل کر اسکی تپ کو طرف جحفہ کے جو مسکن یہود کا ہی **قَالَتْ وَقَدِمْنَا**

الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللهِ بی بی عائشہ نے کہا کہ ہم آئے مدینہ منورہ کو حالانکہ مدینہ زمین خدا مین بہت وبا رکھنے والا تھا۔ اوبأ بوزن افعل بیماری عام کے معنے مین ہی۔ اور وہ جو منع فرمائے

کہ جس جگہ پر وبا ہے وہان نجاوین وہ یہی اسکے بعد ہی۔ یا وہ نہی طاعون کے ساتھ مخصوص ہی۔ وہ ایک قسم خاص وبا ہی۔ **قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا** بی بی عائشہ نے

کہا کہ بطحان صحرا ہے مدینہ مین ایک نہر تھی اسکا پانی تھوڑا جاری تھا اور وہ رنگ بدلا ہوا بدمزہ تھا وہ پانی اہل مدینہ کے بیماری کا سبب تھا کہ وہی پانی پیتے اور بیمار ہوتے تھے نجل بفتح نون و سکون جیم اور اسکے فتح سے ہی

اور بعض کہتے ہین کہ غدیر کے معنے مین ہی کہ پانی اسمین ہمیشہ رہتا اور روان نہین **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ اسلم عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ

یہ دعا کرتے تھے الٰہی روزی کر مجھے شہادت تیری راہ مین اور کر میری موت تیرے رسول کے شہر مین **قَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ**

بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ نَحْوَهُ بی بی حفصہ نے کہا کہ مین عمر فاروق سے سنی کہ دعا کرتے تھے مانند اسکے **قَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ**

عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ یعنے زید اس اسناد مین اپنے والد سے اور اسنے بی بی حفصہ سے نقل کی ہی جیسا کہ دوسرے طریق مین اپنی والدہ سے اور اسنے بی بی حفصہ

لائی۔ اور پہلی اسناد مین اپنے والد سے اور اسنے بلا واسطہ بی بی حفصہ کے عمر فاروق سے لایا رضی اللہ عنہ ٭

بعون اللہ تعالیٰ کتاب الحج تمام ہوئی بہ تاریخ ۲۷ شب قدر رمضان المبارک ۱۳۰۶ ہجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّوْمِ

بَابُ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

باب واجب ہونے مین روزہ ماہ رمضان کے۔ روزہ ہجرت سے دوسرے سال مین فرض ہوا وقول اللہ تعالیٰ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

ف اس آیہ کریمہ کی تفسیر باختصار کے ساتھ تفسیر عزیزیہ سے لکھی جاتی ہی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے ای وے لوگ جو ایمان لائے ہو تمہارے ایمان کا مقتضا یہہ ہی کہ اپنے نفس کشی کے دریے رہین کیونکہ نفس راہ دین کا موذی ہی۔ اور اپنے روح کے زندہ کرنے مین سعی کرین جو اصل مین عالم پاک سے ہی اور بے گناہ ہی اسی لئے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ فرض کیا گیا ہی تم پر روزہ جو عبارت ہی نفس کو بند کرنے سے کھانے اور پینے اور جماع سے۔ طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک بشرطیکہ صاحب روزہ حیض و نفاس سے پاک ہو کس لئے کہ نفس بیشتر انہین چیزون کا راغب رہتا ہی اسکی مرغوب چیزین اسکو نہ دینا اسکو مار ڈالنے کے معنے مین ہی۔ اور اکثر اسکی رغبت کا دہی وقت ہی کہ جب وہ خواب سے اٹھے اسلئے شہوت تروتازہ رہتی ہی اور اسکے حواس کشادہ رہتے ہین۔ ہر چیز کو دیکھتا ہی اور اسکا نام سنتا ہی اور خیال مین لاتا ہی۔ اور آرزو کرتا ہی۔ اور ہم جنس دوسرے انکو دیکھتا ہی کہ کھانے پینے اور عورات سے اختلاط رکھتے ہین نہ وقت شب کس لئے کہ ہر شخص اسوقت خواب غفلت مین مردے کے مانند پڑا رہتا ہی نہ کسی چیز کو دیکھتا ہی نہ اسکا نام سنتا ہی اور نہ اپنے ہمجنس کو اسمین مشغول دیکھ کے رغبت کرتا ہی۔ اسیواسطے طوایف انام کا معمول ہی کہ رات کو خواب کے سوا کوئی شغل نہین رکھتے ہین۔ لاکن جماع جو بوقت خواب واقع ہوتا ہی سو عند التامل وہ جماع مقتضا نفس کا نہین کہ عورتون کی شکل و شمائل اور لباس و زیور اور انکے حرکات دیکھ کے فریفتہ ہو کر انکے ساتھ مشغول ہووین۔ بلکہ وہ جماع دفع طبیعت کی قبیل سے ہی۔ غرض جب رات بالطبع وقت سکون کا اور ترک شہوات و لذات کا ہی اسکو محل روزہ کا نہ ٹھہرایا۔ اگر روزہ کا محل قرار دیتے عبادت عادت سے اور حکم شریعت مقتضائے طبیعت سے ممتاز نہوتا۔ اور اسی بھید کے لئے نماز تہجد ا ور وقت تلاوت اور مناجات کے لئے شب ہی قرار دی گئی نہ روز علی الخصوص روزہ کی راتون کو تراویح ادا کرنیکا وقت ٹھہرائے تا کمال مخالفت مقتضائے طبیعت کی متحقق ہو کس لئے کہ روزہ کی تاب و کلال دفع کرنے کے لئے طبیعت استراحت چاہتی ہی۔ لاکن چاہئے کہ روزہ ہنود اور صابیون کے مانند نہو جو میوجات اور فواکہات کھایا کرتے ہین۔ اور ایسے بعض رات کے وقت کھانے پینے سے امساک کرتے ہین نہ روز مین سو یہہ طریق خلاف طریق شرایع الہی کے ہی۔ بلکہ روزہ تم پر فرض ہوا ہی كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ یعنے جیسا کہ فرض کیا گیا تھا ان لوگون پر جو آگے تمہارے تھے اہل شرایع و ادیان سے جو مطلق کھانا پینا اور عورات کے ساتھ صحبت کرنا دن کو روزہ کے ایام مین انپر حرام تھا حضرت آدم کے زمانے سے حضرت عیسیٰ تک روزہ اسی وضع پر تھا۔ ہان تعین ایام امتون مین مختلف تھا۔ حضرت آدم پر ہر مہینے مین ایام بیض کے تین روزے تیرہوین چودہوین پندرہوین کے فرض تھے۔ اور یہود پر روز عاشورا اور ہر ہفتہ مین شنبہ کا روزہ اور چند روزے دوسرے فرض تھے۔ اور نصارا پر ماہ رمضان پر فرض تھا لاکن نصارا جب رمضان مین روزے رکھنا شدت گرما و سرما مین مشکل جانتے تو ایسا کرتے کہ بہار کے موسم مین رمضان کے عوض پچاس روزے رکھتے اور اس تغییر و تبدیل کے تدارک مین بیس روزے بڑہائے۔ حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہی کہ روزہ ایسی عبادات اصل قدیم ہی کہ کوئی امت اسکی فرضیت سے خالی نہین تھی حضرت آدم سے اس دم تک۔ یہہ گمان نکرو کہ یہہ تکلیف ہم محض تم پر ہی مقرر کئے ہین ابن جریر نے روایت کی ہی کہ مسلمانون نے اسی لفظ سے یہ لیا کہ روزہ کو اگلے اہل شرایع سے لیا چاہئے۔ پس ایسا قرار دیا گیا کہ موافق اہل کتاب کے کھانا پینا بعد از خواب کے موقوف کیا جاتا اور اسیطرح صحبت عورات کی۔ یہانتک کہ یہہ معمول آیت آیندہ سے منسوخ ہوا۔ اور عبد بن حمید و ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عساکر نے ابن عباس سے بھی اسی مضمون کی روایت کی ہی۔ اور یہہ تم پر فرض کی اسلئے کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یعنے شاید کہ تم تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو۔ دو جہت سے پہلی یہہ کہ نفس کو اپنے مالوفات و مرغوبات سے روکنے کا شوق حاصل۔ جیسا کہ روزہ مین حکم خدا سے اپنی عادت کی ضروریات سے باز رہتے ہو گو کہ تمہارا نفس چاہے اسیطرح سب ایام مین نامشروعات سے ہر چند مرغوب و محبوب ہون باز رہ سکوگے۔ دوسری یہہ کہ اکثر گناہ غلبہ شہوت و غضب سے پیدا ہوتے ہین۔ اور یہہ عبادت ان ہر دو چیز کو توڑتی

روزہ دو ہجری مین فرض ہوا

اگلی امتون پر بھی روزہ فرض تھا

الجزء الثامن

ہی ہی **حدثنا** قتیبة بن سعید قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن ابی سهیل عن ابیه عن طلحة بن عبید الله ان اعرابیا
جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثائر الرأس فقال یا رسول الله اخبرنی ماذا فرض الله علیّ من الصلوٰة
طلحہ سے مروی ہی کہ ایک اعرابی حضرت کے پاس آیا جس حال میں کہ اسکے سر کے بال بکھرے تھے - پس کہا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے کہ اللہ تعالی نے نماز سے مجھ پر کیا چیز فرض کی
ہی قال الصلوٰت الخمس الا ان تطوع شیئا فرمایا پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں - مگر یہہ کہ تو نوافل سے کسی چیز کو زیادہ کرے کہ وہ بھی شروع کئے بعد واجب ہوتی
ہی **ف** حنفیہ کے نزدیک کیونکہ انکے پاس یہہ استثنا متصل ہے لیکن شافعیہ کے استثنا منقطع ہی پس وے کہتے ہیں کہ روزہ نفل کا شروع کرنا اتمام کو مستلزم نہیں اسی قیاس
پر دوسری عبادات بھی لیکن حنفیہ کے قول میں بڑا ہی احتیاط ہی خصوصاً عبادات میں قال فاخبرنی ماذا فرض الله علیّ من الصیام فقال شهر رمضان الا
ان تطوع شیئا عرض کی پس خبر دیجیے کہ اللہ تعالی نے کیا چیز فرض کی ہی مجھ پر روزوں سے - فرمایا روزہ ماہ رمضان کے - مگر یہہ کہ نفل کرے تو کسی چیز کو قال فاخبرنی ما
ذا فرض الله علیّ من الزکوٰة کہا پس خبر دیجیے کہ کیا چیز فرض کی ہی خدا نے مجھ پر زکوٰة سے قال فاخبره رسول الله صلی الله علیه وسلم بشرائع
الاسلام راوی کہتا ہی کہ حضرت نے اسکو خبر دی احکام اسلام سے یعنے نصاب زکوٰة سے اور اسکے مقدار سے اور ہو سکے کہ سب شرائع حج وغیرہ سے بیان فرمائے ہوں راوی نے اختصار کے لئے
مجمل بیان کیا فقال والذی اکرمک بالحق لا اتطوع شیئا ولا انقص مما فرض الله علیّ شیئا پس کہا قسم ہی اس پروردگار کی کہ جسنے آپ کو
کرم کیا ہی صدق و راستی کے ساتھ میں زیادہ نکرونگا کچھ اور کم نکرونگا اس چیز سے جو خدا تعالی نے فرض کیا ہی مجھ پر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افلح
ان صدق او دخل الجنة ان صدق پس حضرت نے فرمایا کہ اس مرد نے نجات پائی اگر اس قول میں اور التزام شرائع میں سچا ہی فرمایا کہ بہشتی ہوا اگر سچ کہا **ف**
یعنی اللہ تعالی کی حد معین میں کمی زیادتی نکرے مثلاً چار رکعت کی نماز کو نہ تین رکعت کرے نہ پانچ ایسا ہی سب حدود مفروضہ میں پھر جب تطوع کرے بطریق اولی فلاح حاصل ہی فقط

حدثنا مسدد قال حدثنا اسمٰعیل عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال صام النبی صلی الله علیه وسلم عاشوراء
وامر بصیامه فلما فرض رمضان ترک روزہ رکھا پیغمبر خدا نے عاشورہ یعنے محرم الحرام کی دسویں کو پس جب فرض ہوا رمضان ترک کیا گیا روزہ عاشورہ یعنے
اسکی فرضیت وکان عبد الله لا یصومه الا ان یوافق صومه اور عبد اللہ بن عمر روزہ نہیں رکھتے تھے عاشورہ کا مگر یہہ کہ موافق پڑے انکے روزہ کو جو عادة
کے ایام میں رکھا کرتے **حدثنا** قتیبة بن سعید قال حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب ان عراک بن مالک حدثه ان
عروة اخبره عن عائشة ان قریشا کانت تصوم یوم عاشوراء فی الجاهلیة ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بصیامه
حتی فرض رمضان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شاء فلیصمه ومن شاء افطره بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھے قریش
روزہ رکھتے تھے عاشورہ کا ایام جاہلیت میں یہاں تک کہ فرض ہوا رمضان پس حضرت نے فرمایا جو شخص کہ چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے - اور جو چاہے افطار کرے - یعنے رمضان کی
فرضیت کے بعد عاشورہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور اسکی سنیت باقی رہی لاکن بعض لفظ حدیث میں روزہ رکھنا بلفظ امر واقع ہوا اسکے بیان ترجیح کے واسطے - ان ہر دو حدیث
سے واضح ہوا کہ روزہ عاشورہ فرضیت رمضان کے آگے واجب تھا یہہ مذہب حنفیہ کا ہی اور شافعیہ کا بھی لیکن انکے پاس مشہور یہہ ہی کہ رمضان سے آگے کوئی روزہ فرض نہیں تھا -

باب فضل الصوم

باب بیان میں روزہ کی فضیلت و ثواب کے **حدثنا** عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالک عن ابی الزناد
عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصیام جنة ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی آتش دوزخ
سے اور اکثر روایت میں اسکی تصریح واقع ہوئی یعنے اسکا ثواب یہہ ہی کہ آتش دوزخ سے محفوظ رہیگا - اور بعض کہتے ہیں ڈھال ہی روزہ دار کو روزہ بچا رکھتا ہی کسی کو آزار
دینی سے اور شہوت و معصیت سے - اور اسی معنے پر ناظر ہی قول آگیا فاذا کان احدکم صائما فلا یرفث ولا یجهل پس جسوقت کہ ہو تمہارے سے کوئی روزہ
تو فحش بات نکہے [illegible] اور جہل نکرے [illegible] نادانی کا کام نہ کرے سفاہت اور استہزا اور جو کہ دین میں حرام ہی نکرے فان امرؤ قاتله او شاتمه فلیقل
انی صائم مرتین پس اگر کوئی مرد قتال کرے اس سے یا گالی دے تو وہ کہے دل یا زبان سے یا ہر دو سے کہ میں روزہ دار ہوں دو بار تاکید کے لئے - مراد یہہ کہ حتی المقدور قتل اور گالی
[illegible] ادب ہو جائے والذی نفسی بیده لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک قسم ہی اس پروردگار کی کہ جسکے ہاتھ

جان ہی روزہ دار کے منہ کی بو خوشتر ہی اللہ تعالی کے پاس بو مشک سے قیامت کے دن - امام احمد کی روایت میں اسکی تصریح آئی ہی اور انس کی روایت میں آیا ہی کہ جب روزہ دار اپنی قبروں سے اٹھیں تو پہچانے جاینگے انکے بو دہن سے جو مشک سے زیادہ خوشبو رہے - گویا کہ بوے دہان مشک سے بدل جاوے جیسا کہ آیا ہی کہ شہیدوں کے خون سے بوے مشک آیگی - اور اکثر علما نے کہا ہی کہ یہہ کنایہ ہی رضا و قبول سے اور بعضوں نے کہا کہ عند اللہ سے عند الملائکہ مراد ہی - اور اس قول کے معنے وہ ہو سکے کہ ملائکہ محسوسات سے ادراک حقایق کرتے ہیں اور جب منشا صائم کے بو دہن کے تغیر کا تعبد اور تقرب الہی ہی تو مشک سے بھی زیادہ خوش آتی ہی جو لوگ اس سے تاکید کر تنعم او تقرب کرتے ہیں اور اگر ایسی بات کی نسبت خداوند تعالی کے ساتھ بھی کریں بعید نہیں واللہ اعلم بحقائق الاحوال **يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ اَجْلِي** ترک کرتا ہی کھانا اور پانی اور شہوت کو اپنے روزہ دار جو اسکے مزوریات اور طبعیات ہیں میرے لئے یعنے میری خوشنودی کے لئے **اَلصِّيَامُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا** روزے خاص میرے لئے ہی جزا دیتا ہوں میں صوم کا اور نیک عمل کی جزا اسکے دس مانند ہی خدا تعالی کے پاس اور یہ حدیث موطا میں اس طرح پر آئی ہی **كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ اٰدَمَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلَّا الصِّيَامُ فَاِنَّهُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ** اگر تو کہیگا کہ سب عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی جزا دیتا ہی - پھر وجہ تخصیص روزہ کی کیا ہی - تو ہم کہتے ہیں کہ اسکی وجہ تخصیص میں قاضی عیاض کہتا ہی کہ جب روزہ میں کوئی حرکت اور فعل ظاہر نہیں لوگوں سے پوشیدہ رہتا ہی اور ریا کو اسمیں دخل نہیں اللہ تعالی کے سوا کوئی اسپر آگاہ نہیں تا اس عبادت پر کسی سے تحسین واقع ہو اسلئے اسکے جزا کی نسبت اپنے طرف کی - اور بھی **اَنَا اَجْزِي بِهِ** کے معنے ہیں کہ ہر عمل کی جزا دس سے سات سو تک ہیں - اور صوم کی جزا کو ایک مقدار معین نہیں ہی جیسا کہ حدیث موطا میں واقع ہوا کہ ہر نیکی کی جزا اسکے دس برابر ہی مگر روزہ جو میرے لئے ہی میں اسکی جزا دیتا ہوں جزا بے حساب اور قرآن کریم میں جو ارشاد ہوا **اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ** اکثر اقوال میں صابروں کی تفسیر صائموں کی ہیں - اور عرف سے بھی مستفاد ہی ہی کہ جب کریم فضل والا ہی کہے کہ میں اجر و عطا کا متولی ہوتا ہوں عطا کی تعظیم اور بزرگی ظاہر ہوتی ہی - اور اس نسبت میں یہہ بھی اشارہ ہی کہ بندے کا ہر عمل مناسب اپنے صفات کے ہی - اور جب صوم میں طبعیات بشری کا ترک ہی مناسبت صفت حق کے ساتھ ہی جل شانہ اور معنے یہے ہیں کہ روزہ دار میری صفات سے ایک صفت کے ساتھ تقرب کرتا ہی وہ صفت آب و طعام اور شہوات سے تنزیہہ اور پاکی ہی - پس گویا فرماتے ہیں کہ اسکی جزا میں ہوں - جیسا کہ دوسری روایت میں بصیغہ **وَاَنَا اَجْزِي بِهِ** آیا ہی اسی معنی کے طرف اشارہ کرتا ہی **لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ** یعنے ایک فرحت روح حیوانی کو پہنچتی ہی دوسری روح انسانی - پس روزہ مورث لقاء الہی کا اور اسکا مشاہدہ ہی **رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ** - اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ صوم کی عبادت اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہی اور دوسری عبادتیں جیسے نماز اور صدقہ اور طواف غیر خدا کے واسطے بھی کرتے ہیں - اور یہہ بھی آیا ہی کہ دوسرے حسنات مظالم عباد میں دیے جاینگے - مگر روزہ نہ دیا جاویگا - اور امام احمد سے مرفوعا مروی ہی کہ ہر عمل کو کفارت ہی مگر صوم جو میرے ہی واسطے ہی اور اسکی جزا میں دیتا ہوں مخفی نرہے کہ اس سے مراد وہ صوم ہی کہ معاصی سے محفوظ رہے قولا و فعلا اور خالص اللہ ہی کے لئے **بَابٌ اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ** باب روزہ گناہوں کا کفارہ ہونے کے بیان میں **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ** حذیفہ سے روایت ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون ہی جو یاد رکھتا ہو حدیث پیغمبر خدا کی جو فتنہ کے باب میں فرمائے ہوں - راوی کہا کہ میں نے اسکو سنا ہی جو فرماتے تھے کہ ابتلاء مرد کی اسکے اہل و عیال میں اور اسکے مال و منال میں اور اسکے ہمسائے میں ہی کہ انکا حق ادا کرے سوان تقصیرات کا کفارہ نماز اور روزہ اور صدقہ ہوتا ہی **قَالَ لَيْسَتْ اَسْاَلُ عَنْ هٰذِهِ** عمر فاروق نے کہا کہ میں نہیں پوچھتا ہوں اس فتنہ سے - ذہ کسر ذال معجمہ و سکون ہا سے ہی **اِنَّمَا اَسْاَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ** بلکہ میں پوچھتا ہوں اس فتنہ سے جو موج مارے جیسا کہ موج مارتا ہی دریا **قَالَ حُذَيْفَةُ وَاِنَّ دُوْنَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا** حذیفہ نے کہا کہ اسکے سوا ایک دروازہ ہی باندھا ہوا **قَالَ فَيُفْتَحُ اَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ** عمر فاروق نے کہا کیا وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا **قَالَ ذَاكَ اَجْدَرُ اَنْ لَا يُغْلَقَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ** جناب فاروق نے کہا کہ اسکو توڑنا سزاوار ہی جو باندھا نہیں جاتا ہی روز قیامت تک **فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ** شقیق یعنے ابو وائل کہتا ہی کہ ہم نے مسروق سے کہا کہ حذیفہ سے پوچھے کہ آیا عمر فاروق جانتے تھے کہ دروازہ کون ہی **فَسَاَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ**

غداً اللیلۃ کہا مانی جانتے تھے جیسا کہ جانتے تھے کہ شب نزدیکتر ہی کل سے - اور کہا کہ عمر فاروق ہی وہ دروازہ تھے اور وہ فتنہ جو موج مارا عثمان ذوالنورین کا قتل تھا کہ ہرج و مرج آمرا سے
اہل اسلام کے درمیان رود یا اور وہ دروازہ باند ہا نجائیگا یہہ حدیث آگے کفارہ نماز کے باب مین مذکور ہوئی **باب الریان للصائمین** باب بیان مین ریان کے جو دروازہ بہشت
کا ہی وہ مخصوص ہی روزہ دارون کے لئے - ریان اسم علم ہی اصل مین مقابل عطشان کے ہی سیراب کے معنے مین بفتح را و تشدید یا تحتیہ **حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا**
سلیمان بن بلال قال حدثنی ابو حازم عن سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان
فرمایا حضرت نے مقرر بہشت کا ایک دروازہ کہ کہا جاتا ہی اسکو ریان - کلمہ فی معنے مین لام کے ہی جیسا کہ دوسری روایت مین آیا ہی - اور فتح الباری مین کہا کہ للجنۃ اس لئے نہ آیا کہ تا اس بات
پر شعر ہو کہ اس دروازے مین بہشت کی نعمتین اور راحتین ہین **یدخل منہم الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل منہ احد غیرہم** داخل ہوینگے اس دروازے
سے روزہ دار قیامت کے دن انکے ساتھ کوئی نہ آویگا انکے سوا **فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منہ احد** پس جسوقت کہ داخل ہوینگے دروازہ باندہا جائیگا پہر اس
سے کوئی نہ آئیگا - یہہ تکرار تاکید کے لئے ہی - پوشیدہ نرہے کہ سب اعمال روزہ دار ہین - پس لازم آتا ہی کہ اور دروازے معطل رہین - پس روزہ مین ایک نوع کی تخصیص چاہئے سب
تخصیصات سے بہتر یہی کہ کہین کہ وہ جماعت مراد ہی کہ روزہ کی حالت مین کوئی لغو اور ناسزا انکی زبان یا فعل سے واقع نہوا ہو - یا انکے غالب عبادات انکا روزہ ہو جیسا کہ یہہ قول -
العالم افضل من العابد عالم سے مراد وہ عالم ہی کہ اکثر احوال اسکا علم مین مصروف ہو و گرنہ عابد تو بے علم نہین ہوتا ہی اور عالم بے عبادت کچھہ فضیلت نہین رکھتا ہی **حدثنا**
ابراھیم بن المنذر قال حدثنی معن قال حدثنی مالک عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی من ابواب الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر حضرت نے فرمایا جو شخص
نفقہ کرے راہ خدا مین دو قسم مال نقد و جنس سے یا درہم و دینار - اور بعض کہتے ہین کہ مراد نفقے کی تکرار ہی یعنے پہلے بار اور دوسری بار - بہرحال کثرت انفاق اور اسکی عادت ہی سو ایسے شخص کو بہشت
کے دروازون سے ندا کی جائیگی کہ ای بندہ خدا یہہ دروازہ بہتر ہی اس دروازے سے **فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل**
الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب
الصدقۃ پس جو شخص کہ نماز پڑہنے والون سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے نماز کے اور جو شخص کہ جہاد کرنے والون سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے جہاد کے اور جو شخص کہ روزہ
دارون سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے ریان کے - اور جو شخص کہ صدقہ دینے والون سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے صدقے کے - گویا صدقے سے زکوۃ مراد ہی یا تطوع صدقہ والا ابھی مذکور ہوا کہ اہل
انفاق کو سب دروازون سے بلائینگے - اور کہتے ہین کہ مراد اہل نماز و اہل جہاد و غیرہم سے وہ ہی کہ انکے اکثر اوقات اس عبادت مین مصروف رہے - اور یہہ معنے اس شخص کے حق مین جو سب دروازون سے
بلایا جاوے اشکال سے خالی نہین - بہتر یہہ ہی کہ کہین مراد وہ شخص ہی کہ اس عبادت کو بوجہ کمال ادا کیا اور کوئی شائبہ قصور کا اسکی عبادت مین نہ آیا - یا وہ شخص جو سب عبادت مین بکثرت ادا کرتا
تہا - یے ہر دو معنے ابوبکر صدیق مین بوجہ اتم حاصل تھے اسی جہت سے انکے باب مین جو ارشاد ہوا آگے آتا ہی **فقال ابو بکر بابی انت وامی یا رسول اللہ ما علی من دعی**
من تلک الابواب من ضرورۃ پس صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ آپ بدل ہو میرے باپ اور ماں کے جو شخص کہ ان دروازون سے ایک دروازے سے اسکو کچھہ ضرر نہین کس لئے کہ بہشت مین
آنا مقصود ہی - ایک صفت والا جس دروازے سے کہ آوے داخل جنت ہوتا ہی - اور کہتے ہین کہ احد تلک الابواب مراد ہی اور ضرورت معنے مین مضرت اور خسارت کے ہی **فھل یدعی احد**
من تلک الابواب کلھا پس آیا کوئی ایسا ہی کہ سب دروازون سے بلایا جاوے **قال نعم وارجو ان تکون منھم** فرمایا ہان اور مین امید رکھتا ہون کہ تو انسے ہو - جواب
مین اشارہ فرمایا کہ اکثر لوگ ہین کہ سب دروازون سے بلائے جاینگے تو انسے ہوگا **باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان ومن رای ذلک کلہ واسعا**
باب اس بیان مین کہ آیا جائز ہی کہ کہا جاوے رمضان تنہا یا شہر رمضان - اور جو شخص کہ اسمین تنگی اور کراہت نہ دیکہا - مالکیہ کہتے ہین کہ تنہا رمضان کہنا مکروہ ہی - اس لئے کہ رمضان اسمائے
الہی سے ایک اسم ہی - پس کہنا چاہئے مگر شہر رمضان - اور اکثر شافعیہ کہتے ہین کہ اگر قرینہ ہو کہ شہر سمجہا جاوے روا ہی جیسا کہ کہین صمت رمضان پس کراہت نہین - اور
امام بخاری علیہ الرحمہ سے کہ تنہا رمضان کہنا مکروہ نہین اور اس معنے پر احادیث مذکورہ کی سند لائی - لاکن احادیث مین سب جگہہ قرینہ شہر رمضان کا ہی - پس شافعیہ پر حجت نہین
ہوتی ہی - اور تحقیق یہہ ہی کہ رمضان و شہر رمضان ہر دو اسم علم مین ساتھہ شہر رمضان کے - اور اسکے بعض علم کا حذف بسبب اسکی شہرت کے ہی **وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
من صام رمضان یعنے یہہ کلام حدیث مین بلا ترکیب شہر آیا ہی جیسا کہ ترجمہ باب حق مین ذکر کیا **وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا رمضان** اور

حدثنا قتیبۃ قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن ابی سهیل عن ابیه عن ابی هریرۃ ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة حضرت نے فرمایا اور یہی کی کہ تقدیم نکرے روزے کی رمضان سے آگے۔ مگر یہ کہ ہو وہ ایسا کام جس میں وہ ہمیشہ لگا رہتا ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت ماہ رمضان آتا ہی دروازے جنت کے کھولے جاتے ہیں۔ احتمال ہی کہ دروازوں کا کھولنا ظاہر اور حقیقت پر محمول ہو۔ اس شخص کے لئے جو اس مہینے میں گذرتا ہی۔ یا اس مہینے میں ایسا عمل کرتا ہی جو محل قبولیت کو پہنچتا ہی۔ یا واسطے ملائک جو رحمت الٰہی کے حامل ہیں روزہ داروں کے لئے دروازے کھولتے ہیں۔ تورپشتی کہتا ہی کہ جنت کے دروازوں کو کھولنا کنایہ ہی رحمت الٰہی کے اترنے اور بند ہونے کے محل قبول ہونے سے۔ یہاں مفہوم ہوتا ہی کہ بہشت کے دروازے ہمیشہ کھلے نہیں رہتے ہیں حدثنی یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب حدثنی ابن ابی انس مولی التیمیین ان اباه حدثه انه سمع ابا هریرۃ یقول قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین حضرت نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان آتا ہی آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین زنجیر کئے جاتے ہیں۔ اس حدیث میں جو ابواب السماء آیا بعض کہتے ہیں کہ وہ راویوں کا تصرف ہی۔ سب جگہ ابواب جنت واقع ہی ابن بطال کہتا ہی کہ مراد سماء سے جنت ہی بقرینہ ابواب جہنم انتہی اور اگر حقیقۃً یہی آسمان مراد ہو تو بھی دور نہیں کہ وہ کنایہ ہی تنزل رحمت و حسن قبول سے اور جہنم کے دروازے بند ہو جانا روزہ دار برائیوں سے پاک رہنے سے کنایہ ہی۔ اور شیاطین کو زنجیر کرنا اسلئے ہی تا استراق سمع نکریں۔ اور یہ از جملہ فضائل ماہ رمضان ہی۔ اور ہو سکے کہ اکثر روزہ دار جو گناہ کی تحریک نکریں جیسے اور ایام میں حدثنا یحیی ابن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی سالم ان ابن عمر قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول اذا رأیتموه فصوموا واذا رأیتموه فافطروا سالم بن عبد اللّٰه بن عمر نے کہا کہ ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جس وقت کہ تم دیکھو ہلال ماہ رمضان کو تو روزہ رکھو۔ اور جس وقت تم دیکھو ہلال شوال کو تو افطار کرو فان غم علیکم فاقدروا له اور جس وقت کہ پوشیدہ ہو تم پر ہلال تو اندازہ کرو۔ اور دوسری روایت میں واقع ہوا کہ فاکملوا العدۃ ثلثین یعنی تمام کرو مہینے تیس دن کے حساب سے۔ ظاہر یہ ہی کہ ابر اور غبار کے ایام میں ماہ شعبان کو روزۂ رمضان کے لئے کامل کرو۔ اور ماہ رمضان کو افطار کے لئے پورا کرو۔ اسی پر گئے ہیں علمائے۔ اور فتح الباری میں کہا کہ حدیث ابو عمر سے معلوم ہوا کہ کامل کرنیکا حکم ہی ماہ شعبان میں ہی اور ماہ رمضان انگلیوں کے اشارے سے انتیس فرمائے وقال غیره عن اللیث قال حدثنی عقیل و یونس لهلال رمضان مؤلف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ غیر یحیی بن بکیر نے لیث سے لایا ہی کہ کہا حدیث کی مجھ سے عقیل اور یونس نے۔ اور یہ ہر دو ابن شہاب سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہ ہلال رمضان کو دیکھو روزہ رکھو مقصود یہ ہی کہ یحیی کی روایت میں جو مضمر تھا انھوں نے اسکی تصریح کی

باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا ونیة باب جو شخص کہ روزہ رکھا جس حال میں کہ ایمان رکھتا ہو اسکی فرضیت پر۔ اور جس حال میں کہ اجر و ثواب طلب کرتا ہو آخرت میں اور جس حال میں اسکی نیت کرے جوہری کہتا ہی کہ الحسبۃ بالکسر الاجر واحتسب ای طلب الاجر۔ خطابی کہتا ہی کہ احتساب معنے میں عزیمت کے ہی۔ اور یہ معنے ہیں کہ روزہ رکھے بکمال رغبت اور حصول ثواب اور تقرب بخدا کے لئے اور روزہ کو کراہت سے بچاوے۔ اور نیت عطف ہی احتساب پر۔ اور روزہ امتثال حکم الٰہی کی نیت سے عبادت ہی کہ جس پر ثواب ملتا ہی اور گناہ بخشے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں اسکی تصریح آئی ہی وقالت عائشۃ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یبعثون علی نیاتهم اٹھائے جاینگے لوگ اپنی نیتوں پر اگر عمل خلاص کے ساتھ کئے ہوں اسپر ثواب پاینگے والا فلا۔ کہتے ہیں کہ کفار کو جو دوزخ میں خلود ہوگا اسکا یہی سبب ہی کہ انکو دنیا میں ہمیشہ کفر پر رہنے کی نیت تھی حدثنا مسلم بن ابرٰهیم قال حدثنا هشام قال حدثنا یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه حضرت نے فرمایا جو شخص کہ قیام کرے شب قدر میں از روئے ایمان کے بتصدیق قول نبوی اور از روئے احتساب اور طلب اجر و ثواب کے بخشے جاینگے اسکے لئے جو گذرے ہیں آگے گناہوں سے۔ اور امام احمد وغیرہ نے باسناد صحیح یہ زیادہ کی ہیں وما تأخر اور پیچھے کے گناہ اور یہ شب قدر اکثر اقوال سے رمضان المبارک کے عشرۂ اخیر میں ہی ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه اور جو شخص کہ روزہ رکھے رمضان المبارک میں ایمان و احتساب کی راہ سے بخشے جاینگے اسکے لئے وے چیزیں جو آگے کیا گناہوں سے اس جگہہ بھی امام احمد سے وما تاخر مروی ہی

باب اجود ما کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یکون فی رمضان باب اس بیان میں کہ تھے حضرت بہت بخشش کرنے والے ماہ رمضان میں حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا

ابراهیم بن سعد قال حدثنا ابن شهاب عن عبید الله بن عتبة ان ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان تھے حضرت سب لوگوں سے زیادہ جود و بخشش کرنیوالے نیکی میں۔ اور تھے بہت بخشنے والے جب کہ رہتے رمضان میں وكان جبريل يأتاه كل ليلة في رمضان حتى ينسلخ يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن اور تھے جبرئیل ملاقات کرتے حضرت سے ہر شب رمضان میں یہاں تک کہ تمام ہوتا وہ ماہ مبارک۔ پڑھتے حضرت اپر قرآن فاذا لقيه جبريل كان اجود بالخير من الريح المرسلة پس جب ملاقات کرتے حضرت جبرئیل سے حضرت زیادہ جود و بخشش کرنیوالے باد روان سے۔ اور یہہ حال حضرت کا فیض قرآن اور اسکی کثرت مدارست سے تھا۔ اور صحبت جبرئیل کی اگر باعتبار اس بات کے کہ بارگاہ ایزدی جل شانہ سے تازہ پیام لاتے تھے ظہور اس جود و بخشش کا عجب نہیں واللہ اعلم

باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم باب بیان حکم میں اس شخص کے کہ نچھوڑا جھوٹی بات اور ناسزا اور اسپر عمل کیا روزہ میں حدثنا آدم بن ابي اياس قال حدثنا ابن ابي ذئب قال حدثنا سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه فرمایا جو شخص کہ نچھوڑا گفتار دروغ اور ناحق اور عمل اسکے موافق۔ پس خدا تعالی کو اسکی کچھ خواہش اور التفات اور قبولیت نہیں اسکے ترک آب و طعام کیطرف۔ جمہور علما اسپر ہیں کہ قول زور جو غیبت اور بہتان اور فحش کو جامع ہی مفسد روزہ نہیں۔ بلکہ نقصان جزا کا موجب ہی بسبب دلائل قطعیہ کے جو شارع سے اسباب میں وارد ہیں۔ اور اس حدیث کو اور ایسے ہی جو احادیث وارد ہیں انکو تشدید اور نفی کمال پر حمل کرتے ہیں امام اعز ابی ثوری سے نقل کیا ہی کہ غیبت مفسد روزہ ہی

باب هل يقول اني صائم اذا شتم باب اس بیان میں کہ آیا روا ہی کہ کہے میں روزہ دار ہوں جب کوئی گالی دی جاوے حدثنا ابراهيم بن موسى قال اخبرنا هشام بن يوسف عن ابن جريج قال اخبرني عطاء عن ابي صالح الزيات انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل كل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لي حضرت نے خبر دی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہر عمل آدمی کا اسکے لئے ہی۔ یعنے ہر عمل پر لوگوں سے ثنا و سلام اور عزت و اکرام اور جاہ متصور ہی مگر روزہ کہ جب خلق اسپر مطلع نہیں ہوتے ہیں وہ خاص میرے لئے ہی وانا اجزي به اور میں جزا دیتا ہوں اس روزہ کا والصيام جنة اور روزہ ڈھال ہی آتش دوزخ سے واذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب اور جسوقت کہ ہو روز کسی روزے کا تمہارے سے تو فحش نکہے اور آواز بلند نکرے لڑائی میں فان سابه احد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم پس اگر کوئی اسکو گالی دیا اس سے قتال کرے تو چاہئے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك اور قسم ہی اس ذات کی کہ جسکے ہاتھہ میری جان ہی صائم کے منہہ کی بو متغیر ہوتی ہی اللہ تعالی کے پاس بوئے مشک سے خوشتر ہی للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر فرح واذا لقي ربه فرح بصومه روزہ دار کو دو خوشی ہیں جو اس سے خوش ہوتا ہی۔ جسوقت کہ افطار کیا ایک خوشی پائی اور جسوقت کہ ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے دنیا سے رحلت کی ایک فرحت پائی اپنے روزے کی جزا میں۔ اس حدیث کی شرح اوپر گذری

باب الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة باب بیان میں روزہ رکھنے کے اس شخص کیلئے جو خوف کرے اپنے نفس پر عزوبت کا۔ عزوبة بفتح مہملہ اور زا کے ساتھہ ہی حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال بينا انا امشي مع عبد الله فقال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال من استطاع منكم الباءة فليتزوج علقمہ نے کہا جس حال میں کہ میں ایک راہ سے عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ چلا تھا انہوں نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھہ تھے سو فرمایا جو شخص کہ تمہارے سے قدرت نکاح کی رکھے عورت کا نفقہ دے سکے تو چاہئے کہ تزویج کرے۔ باءة مشہور اور فصیح مد سے ہی اور بلا مد بھی۔ اور اصل لغت میں جماع کے معنے میں ہی فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء اور جو شخص کہ عورت کی عہدہ برآئی پر قادر نہو تو اسپر روزہ لازم ہی۔ پس مقرر دوام روزہ مرد کے لئے قاطع شہوت ہی۔ وجا بکسر واو جیم و مد ہی خصیتین کو سختی سے ملنے کے معنے میں

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروا۔ اسکا ترجمہ گذرا وقال صلة عن عمار من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم۔ صلہ نے عمار بن یاسر سے لایا ہی کہ جو شک کے روز روزہ رکھے سو مقرر اسنے نافرمانی کی حضرت کی یہہ حدیث حکم مرفوع کا رکھتی ہی۔ کیونکہ صحابی اپنے رائے سے حکم نکر سکتا ہی۔ ظاہر اسکا یہہ ہی کہ وہ روزہ حرام ہی الخ

کہتے ہیں کہ مکروہ ہی - اور شک کا روزہ شعبان کی انتیسوین کے بعد آتا ہی اور چاند اس شب مین نہ دیکھے ہوں کہتے ہیں کہ نیت اس روزہ کی اگر فرض و نفل مین تردد کرے مکروہ ہی اور اگر موافق عادت کے ہو یا نیت نفل پر جزم ہو روا ہی **حدثنا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له ابن عمر نے کہا مقرر حضرت نے ذکر کیا رمضان کا پس فرمایا کہ روزہ نہ رکھو یہان تک کہ دیکھو ہلال کو - اور افطار نہ کرو یہان تک کہ دیکھو اسکو پس اگر چاند تم پر پوشیدہ ہو تو اندازہ کرو اور تمام کرو مہینے **ف** مراد تمامی شہر کے لوگ دیکھنا شرط نہین بلکہ بعض مردم دیکھین تو بھی بس یعنے دو شخص بلکہ ایک گواہ معتبر جو گواہی دیوے قاضی کے پاس اور ایک جماعت جنہین بعضوں نے داخل ہی کہنی ہی کہ وہ قاضی کے پاس گواہی دیوی شرط نہین بلکہ ایک گواہ معتبر جسکو خبر دی رویت کی اسپر روزہ واجب ہی قسطلانی **حدثنا** عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشهر تسع وعشرون ليلة فرمایا کہ مہینا انتیس شب ہی - پوشیدہ نرہے کہ اگر مہینا ہی انتیس رات ہو - مقرر ہی کہ جس شب چاند دیکھا جاتا ہی وہ شب ماہ آیندہ مین داخل ہی اس تقدیر مین انتیسوین شب کے ساتھ مہینا انتیس رات ہوگا - پس انتیسوان روز مہینے سے خارج ہوتا ہی پس مراد یہہ ہی کہ انتیس شب اپنے دنون کے ساتھ ہو فلا تصوموا حتى تروه پس روزہ نہ رکھو یہان تک کہ ہلال کو دیکھو فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلثين پس اگر پوشیدہ ہو تم پر تمام کرو حساب تیس روز کا **حدثنا** ابو الوليد قال حدثنا شعبة عن جبلة ابن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا و هكذا وخنس الابهام في الثالثة ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا اس طرح پر ہی ہر دو ہاتھ کے انگلیون کو دو بار دکھلائے اور تیسرے بار انگوٹھے کو قبض کیا **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبة قال حدثنا محمد بن زياد قال سمعت ابا هريرة يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم او قال قال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غبي عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين پوشیدہ نرہے کہ ماہ شعبان کو پورا کرنا روزہ رکھنے کے لئے ہی اور ماہ رمضان کو کامل کرنا افطار کے واسطے ہوگا گویا قیاس کی جہت سے متروک ہوا **ف** یہی حدیث سند صریح ہی امام اعظم و امام مالک و امام احمد حنبل ان تینون امام کی اس باب مین کہ اسلام کے اقوام سے کسی قوم کو کسی ایک بلد مین قریب ہو یا بعید پہلے رویت ہو جاوے تو دوسرے بلاد کے حق مین بھی وہ رویت رویت کا حکم رکھتی ہی کیونکہ اس حدیث مین حضرت کا خطاب عام ہی جو فرمایا صوموا لرؤيته کہ یہہ متعلق ہی مطلق رویت کے ساتھ اور وہ حاصل ہوتی ہی کسی ایک بلد کی رویت سے پس ثابت ہوتا ہی عموم حکم اسیطرح حدیث رأیتموہ کا خطاب بھی عام ہے - مگر شرط یہہ ہی کہ دوسرے بلد کی رویت اس شہر مین طریق موجب سے ثبوت کو پہنچے اسکے تین طور ہین کہ وہان دیکھے ہوے دو مرد عدل یہان آکے گواہی دین کہ ہمنے بچشم خود چاند دیکھا ہی یا شہادت بر شہادت دین یا کہین کہ وہان کے قاضی کے پاس گواہی گذری اور وہ اعتبار کرکے ہمارے روبرو روزے کا یا افطار کا حکم کیا ہی یا وہان کی خبر یہان مستفیض ہو جاوے یعنے بکثرت شایع ہو کہ جماعات متعددہ یہان آکے ذکر کرین بخلاف اسکے اگر نہ اپنی رویت بیان کرین نہ غیر کی رویت کی شہادت مگر فقط غیر کی رویت کی حکایت کی تو یہہ حکایت حجت نہین پس ایسی حکایت پر نہ افطار کیا جاوے نہ چھوڑی جاوے تراویح کذا فی الطحطاوی والشامی وغیرہا لیکن امام شافعی کے پاس خطاب لفظ حدیث صوموا اور رأيتموه کا خاص ہی اس بلد کے ساتھ جہان رویت واقع ہوئی کہ ہر قوم کو اپنے مطلع پر اعتبار و عمل لازم ہی نہ دوسرے مطلع پر پس حکم اپنے بلد کا یا اسکے نواحی قریبہ کا جو دو مرحلے کے اندر ہو لازم ہی نہ بلد بعید کا کذا فی المسوی **حدثنا** ابو عاصم عن ابن جريج عن يحيى بن عبد الله صيفي عن عكرمة بن عبد الرحمن عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم الى من نسائه شهرا فلما مضى تسعة وعشرين يوما غدا او راح ام سلمہ سے مروی ہی کہ حضرت نے ایلا کیا یعنے قسم کھائی کہ اپنی بی بیون کے پاس ایک مہینا نہ آوین اسکی تصریح اور روایتون مین آئی ہی اور روایتین انہین ایک دوسرے کے مفسر ہوا کرتے ہین پس ایلا لغت مین مطلق قسم کو کہتے ہین لیکن عرف شرع مین مباشرت سے باز رہنے پر قسم کھانے مین مستعمل ہی پس جب انتیس روز گذرے اسکی صبح کو یا آخر روز مین اپنے گھر تشریف لائے فقيل له انك حلفت ان لا تدخل شهرا فقال ان الشهر يكون تسعة وعشرين يوما پس آپ سے کہا گیا مسلم روایت کی ہی کہ بی بی عایشہ نے کہا پہلے میرے گھر تشریف لائے اور مین نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھے کہ ایک مہینا گھر مین تشریف نہ لاوین فرمایا مقرر مہینا انتیس روز کا بھی ہوتا ہی - یہہ محمول ہی فقہا کے پاس اسپر کہ حضرت نے قسم کھائی اسی مہینے مین دا خواہ اول سرا انہونے پر جب وہ ایک مہینا معین فرمایا تھا

وہ ناقص نکل آیا اور اگر چاند نہ دیکھے ہوتے تیس روز تمام کرتے - یہیں سے ظاہر ہوتا ہی کہ اگر کسی نے مطلق ایک مہینے کی سوگند کھائی ہو خصوصاً ہلال انتیسوں روز دیکھے تیس روز کامل کیجا ہیئے

نہ کہ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا سلیمان بن بلال عن حمید عن انس بن مالک قال آلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ وکانت انفکت رجلہ فاقام فی مشربۃ تسعا وعشرین لیلۃ انس نے کہا کہ حضرت نے ایلا کیا اپنے ازواج سے اور حضرت کا پائے مبارک زخمی ہوا تھا پس انتیس شب غرفے میں رہے ثم نزل فقالوا یا رسول اللہ آلیت شہرا پھر غرفے سے نزول فرمایا پس کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائے تھے ایک مہینے کی فقال ان الشہر یکون تسعا وعشرین فرمایا کہ مہینا انتیس روز کا بھی ہوتا ہی **باب** شہرا عید لا ینقصان یہہ باب ترجمے کے ساتھ ہی - اس بیان میں کہ دو مہینے عید کے فطر وضحی ناقص نہیں ہوتے ہیں - یہہ لفظ حدیث ہی کہ اسکی تفسیر میں مختلف قول آئے ہیں قال ابو عبد اللہ قال اسحق وان کان ناقصا فہو تام اسحق نے کہا اگرچہ ناقص ہویں وہ کامل ہی یعنی عدم نقصان فضیلت کا ہی خواہ ایام کا عدد ناقص ہو یا تمام سب معنوں سے بہتر اور مختار امام نووی کا یہی معنا ہی وقال محمد لا یجتمعان کلاہما ناقص اور مؤلف علیہ الرحمہ نے کہا کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ جمع نہیں ہوتے ہیں جس سال میں کہ ہر دو عدد میں ناقص ہیں یعنے ہر دو انتیس روز کے نہیں ہوتے ہیں - امام احمد سے منقول ہی کہ اگر ماہ رمضان انتیس روز کا ہو تو ذیحجہ تیس روز کا ہوتا ہی یا اسکے بالعکس - بزار سے منقول ہی کہ ایک سال میں ایسا نہیں ہوتا ہی کہ ہر دو ناقص آویں اور اگر کلام عموم پر محمول ہو تو مشکل ہو - اسلئے کہ اکثر دیکھا گیا کہ بعض برسوں میں ہر دو ناقص ہوئے ہیں - قسطلانی نے طحاوی سے نقل کی ہی کہ اس عموم کے رد میں صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم فاکملوا العدۃ بس ہے - کس لئے کہ اگر رمضان ہمیشہ تیس روز کا ہوتا تب مخالف اس حدیث کا پڑتا انتہی تو پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث لا یجتمعان کلاہما ناقص سے لازم نہیں آتا ہی کہ رمضان تیس روز کا ہی ہوتا مخالف اس حدیث کی پڑی اور یہہ بھی دور نہیں کہ ہم کہیں کہ یہہ خبر اسی سال کے مہینے سے ہی واللہ اعلم **حدثنا** مسدد قال حدثنا معتمر قال سمعت اسحق بن سوید عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنی مسدد قال حدثنا معتمر عن خالد الحذاء قال حدثنی عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شہران لا ینقصان شہرا عید رمضان و ذو الحجۃ فرمایا کہ دو مہینے ہیں کہ کم نہیں ہوتے ہیں دو مہینے عید رمضان اور ذوالحجہ کے - رمضان کو جو عید کہے جواز کے جہت سے ہی جیسا کہ واقع ہوئی کہ المغرب وتر النہار حالانکہ مغرب نماز شب میں داخل ہے قرب کے جہت سے نسبت روز کے ساتھ دی ہیں **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکتب ولا نحسب باب اس قول نبوی کے معنے میں جو فرمایا کہ ہم حساب نہیں کرتے ہیں اور نہیں لکھتے ہیں مہینے کے ایام کو مانند منجموں کے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا الاسود بن قیس قال حدثنا سعید بن عمرو انہ سمع ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہم گروہ امی ہیں یعنے حضرت کی ذات مبارک سے ارادہ ہی نہیں لکھتے ہیں اور نہیں حساب کرتے ہیں یعنے ہمارا عمل منجموں کے حساب وکتاب پر نہیں اور ہماری عادت ظاہر احوال پر ہی اور وحی وکتاب اللہ پر ہی الشہر ہکذا وہکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرین ومرۃ ثلثین مہینا اس طرح پر ہی اور ایسا ہی اشارہ انگلیوں سے بتلایا جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہی - اور راوی کہتا ہی کہ حضرت نے اشارے سے یہہ جتایا کہ کبھی انتیس روز ہیں کبھی تیس روز **باب** لا یتقدم رمضان بصوم یوم او یومین باب اس بیان میں کہ کوئی تقدم نہ کرے رمضان کی ساتھ روزے کے ایک روز یا دو روز کے **حدثنا** مسلم بن ابرٰہیم قال حدثنا ہشام قال حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین چاہئے کہ البتہ تقدم نہ کرے کوئی تمہارے رمضان کو روزے سے ایک روز یا دو روز کے الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصم ذلک الیوم مگر یہہ کہ ہو کوئی شخص کہ روزہ رکھتا آخر ماہ میں یا پیغمبر کے معین روزوں میں - وہ روز رمضان کے لگے آتے ہوں - تو چاہیئے کہ وہ اس روز روزہ رکھے - اور روزہ نذر کا اس حکم سے مستثنی ہی - اسلئے کہ اسکا ثبوت دلیل قطعی سے ہی جو قطعی ہو وہ ظن سے باطل نہیں ہوتا ہی - اور وہ جو مکروہ ہی تقدیم روزہ نفل کی ہی اور اسکی کراہت میں چند وجوہ لائے ہیں - ایک یہہ کہ وہم اور خوف روزہ رمضان کی زیادتی کا ہی - طبرانی نے بی بی عائشہ کی حدیث سے لایا ہی کہ لوگ اس بہی سے آگے قبل رمضان روزہ رکھتے تھے پس یہہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور اسی جہت سے شک کے روز

رمضان کے تیس روز [illegible]

روزہ رکھنے کی نہی فرمائے - دوسری وجہ یہہ کہ جب سب دن ایک جنس کے ہین ایک فصل چاہئے تا فرض متمیز ہو نفل سے اسی لئے عید کے دن روزہ کی نہی واقع ہوئی وصل کرنے سے
نماز فرض و نفل کے - تیسری وجہ روزۂ رمضان فوت ہونے کے بہت سے ہین - اور ظاہر ہی کہ اگر ایک دو روز افطار واقع ہو قوت و نشاط روزہ ادا کرنے مین زیادہ ہوگا - چوتھی
وجہ یہہ کہ ظاہر مین خلاف امر رسول ہوتا ہی جو فرمایا صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ یہ سب وجوہات کا حاصل یہہ کہ شارع نے منع فرمایا ہی اور صحت عبادت قبول و انقیاد
حکم شارع کے ہی - اور صحیح یہہ ہی کہ تخصیص ایک روز اور دو روز کی بنابر عادت کے ہی اور اس سے زیادہ کا بھی یہی حکم ہی - اور کہے ہین کہ ابتدا منع کا شعبان کی سولھوین
سے ہی جیساکہ ابوداؤد وغیرہ نے روایت کی ہی اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا جبکہ آدھا مہینا شعبان کا گذرے تو روزہ نہ رکھو **بَابُ** قَوْلِ
اللّٰهِ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ باب بیان مین سبب نزول اس آیۂ کریمہ کہ حلال کیا گیا ہی تمہارے واسطے روزہ کی راتون مین
تمہاری عورات سے جماع کرنا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ براء بن عازب نے کہا کہ تھے
حضرت کے صحابہ جب انسے کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت آتا تو افطار کے آگے خواب کرتا - اور شب مین روزہ دار کے لئے جو چیزین کہ مباح ہین نہ کھاتا اس شب بعد از
خواب کے اور نہ دوسرے روز یہان تک کہ شب کرتا یہہ حال ابتدا اسلام مین موافق اہل کتاب کے تھا وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ
أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ طَعَامًا اور مقرر قیس بن صرمہ انصاری صائم تھا پس وقت افطار
کا پہنچا وہ اپنی عورت کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا تیرے پاس کوئی کھانا ہی - اسنے کہا نہین لاکن مین جاتی ہون اور تیرے لئے کھانا ڈہونڈہتی ہون وَكَانَ يَوْمَهُ
يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ اور قیس دن کو اپنی زمین مین عمل کرتا تھا پس اسپر خواب غلبہ کیا سو وہ سو رہا فَجَاءَتْ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ پس
آئی اسکی عورت پس جب اسکو دیکھا کہ خواب مین ہی کہنے لگی بے نصیبی ہو تجھے کہ جو چاہا اسکو نہ پایا - اور ایک روایت مین آیا ہی اسکو بیدار کیا قیس نے ناخوش رکھا اس
بات کو کہ کھاوے اور خدا تعالی کی بے فرمانی کرے فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ پس جب نیم روز ہوا اسپر بیہوشی آئی بھوک سے فَذُكِرَ ذٰلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ پس حضرت کے پاس اسکا ذکر کیا گیا پس یہہ آیت شریف نازل ہوئی أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ
الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا پس صحابہ بہت خوش حال ہوئے **ف** قسطلانی نے وہ یاہی کہ کرمانی نے کہا کہ پہلے جماع روزہ کی راتوں مین حرام تھا -
جب اس آیت سے وہ حلال ہوا - صحابہ نے سمجھا کہ کھانا پینا بھی بطریق اولی حلال ہوا اسلئے اسپر خوش ہوئے پس اسکے بعد انکے مطابق یہہ آیت نازل ہوئی وَكُلُوا وَاشْرَبُوا الخ
اور فتح الباری مین کہا کہ وہ تمام آیت ان ہر دو باب مین یعنے کھانے پینے اور جماع حلال ہونے مین ایک ہی وقت نازل ہوئی پس صحابہ نے بڑی خوشی کی اور سہیلی نے اسی پر جزم
کیا انتہی واللّٰہ اعلم **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ
إِلَى اللَّيْلِ یعنے کھاؤ اور پیو تمام شب یہان تک کہ ظاہر ہو تم کو سفید تاگا کالے تاگے سے - سفید تاگا عبارت ہی فجر سے اور کالا تاگا رات سے - پھر تمام کرو روزہ کو رات تک فِيهِ
عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس باب مین ایک حدیث براء بن عازب سے حضرت سے مروی ہی لاکن جب شرط مؤلف پر نہین تھی اسکے اسناد کے ساتھ
نلائی **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي عدی
بن حاتم نے کہا کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی مین نے قصد کیا کہ ایک کالی ڈوری اور ایک سفید ڈوری - پس ان دونون کو اپنے بالش کے نیچے رکھا فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا
يَسْتَبِينُ پس مین نظر کرتا تھا انکے طرف رات کو پس ظاہر نہین ہوتا تھا مجھ کو اختلاف ان ہر دو رنگ کا - اور احادیث سے ثابت ہوا کہ عدی اسوقت تک اکل و شرب
کرتا تھا فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ پس مین نے صبح کی حضرت پر اور اسکا ذکر کیا فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ
سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ پس فرمایا نہین ہین وہ دو تاگے مگر سیاہی شب کی اور سفیدی صبح صادق کی - اور بعض تفاسیر مین واقع ہوا کہ اسنے حضرت
سے کہا کہ آیا وے یہی دو تاگے ہین تو آپ نے فرمایا کہ تو عریض القفا ہی کہ وہ کنایہ ابلہی سے **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ

عن أبيه عن سهل بن سعد ح وحدثني سعيد بن أبي مريم قال حدثنا أبو غسان محمد بن مطرف قال حدثني أبو حازم عن
سهل بن سعد قال أنزلت كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود ولم ينزل من الفجر سہل نے کہا کہ نازل
ہوئی یہ آیت اور نہیں نازل ہوا کلمہ من الفجر فكان رجال إذا أرادوا الصوم ربط أحدهم في رجليه الخيط الأبيض والخيط الأسود یعنی
لوگ جب روزہ رکھنا چاہتے تو کوئی اُن سے اپنے ہر دو پاؤں میں سفید اور سیاہ تاگا باندھتا ولا يزال يأكل حتى يتبين له رؤيتهما اور ہمیشہ کھایا کرتے یہاں
تک کہ ظاہر ہو جاتا ان کو دیکھنا دونوں ہر دو تاگوں کا جدا جدا۔ اور مسلم کی روایت میں زیہما بکسر زا معجمہ و تشدید یا تحتیہ یعنی صورت اور رنگ کے معنے میں فأنزل الله تعالى
بعد من الفجر فعلموا أنما يعني الليل والنهار پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اسکے بعد خیط ابیض کے بیان کے لئے من الفجر۔ پس لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو تاگوں
سے نہیں چاہی مگر رات دن یعنے یہ استعارہ نہیں مگر تمثیل و اکتفا فرمایا خیط ابیض کے بیان پر خیط اسود سے بسبب دلالت کرنے اُسکے اس پر اور تخصیص کی خیط ابیض کے
بیان پر پہلے اسکے وقوع کے جہت سے **باب** قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال باب بیان میں قول نبوی
کے کہ منع نکرے تم کو سحری کے کھانے سے اذان بلال کی۔ اسکی وجہ حدیث میں مذکور ہوگی **حدثنا** عبيد بن إسمعيل عن أبي أسامة عن عبيد
الله عن نافع عن ابن عمر رض والقاسم بن محمد عن عائشة رض والقاسم مجرور ہی اور معطوف ہی نافع پر یعنے عبد اللہ نے نافع سے دو طرق پر روایت کی ہی نافع نے
اسنے ابن عمر سے۔ اور قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اسنے بی بی عائشہ سے أن بلالا كان يؤذن بليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم فإنه لا يؤذن حتى يطلع الفجر مقرر بلال اذان کہتا تھا شب سے صبح صادق کے آگے تا لوگ تہجد نماز
اور سحری کا کریں اور اول وقت نماز کا ثواب پاویں۔ پس حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ اذان کہے ابن ام مکتوم [illegible] اذان نہیں کہتا ہی یہاں تک کہ صبح
طلوع کرے۔ اور موطا میں کہا کہ وہ نابینا تھا [illegible] اور بعض کہتے ہیں کہ معنے یہ ہیں کہ نزدیک پہنچی
صبح یعمل یہ ہے کہ بلال فجر کے آگے اذان کہتا اور اسکے بعد تھوڑی [illegible] اسکے قریب ابن ام مکتوم اذان کہتا اسکی
اذان کا اتمام صبح میں ہوتا۔ قال القاسم [illegible] إلا أن يرقى ذا وينزل ذا [illegible] ہر دو کی اذان میں [illegible]
اسقدر کہ یہ چڑھتا اور وہ اترتا۔ یعنے اتنا ہی فاصلہ تھا کہ بلال [illegible] اور [illegible] بعض [illegible] ہی۔ و گر یہ معلوم ہوا ہی کہ بلال کی اذان
کھانے پینے کو مانع نہیں ہوتی تھی اور باب صوم کی [illegible] واقع ہو [illegible] درمیان [illegible] کا تھا۔ اور سحری میں صحابہ کا تاخیر کرنا کہ دو لقمے
دو میں دانہ خرما زیادہ نہیں ہوتا اور [illegible] وقت میسر آتا اگرچہ اتنا ہے اذان میں [illegible] بہتر توجیہ یہ ہی کہ بلال کی اذان سحری سے کھانے سے ہاتھ نہیں کھینچتے تھے۔ ابن ام
مکتوم کی اذان تک کھایا کرتے واللہ اعلم **باب** التعجيل بالسحور باب سحری کا جلد کھانے کے بیان میں [illegible] اور بابالخ کھا یا ہی تاخیر اور بعض روایتوں میں سحری کی
تاخیر آئی ہی۔ کرمانی کہتا ہی اگر ترجمہ تاخیر سحور کا کرتا بہتر تھا۔ پوشیدہ نرہے کہ منصوص حدیث کا یہ ہی کہ سہل بن سعد نے کہا کہ میں نے اپنے گھر سحری میں جلدی کرتا تا حضرت کی سحری
یا اذان۔ مقصود بیان کا یہ نہیں کہ صبح کے قریب سحری کھاتا ہوں۔ پس مؤلف علیہ الرحمہ اس ملاحظہ سے تعجیل سحور ترجمہ کیا۔ اور تاخیر کا بیان باب لاحق میں ہی۔

حدثنا محمد بن عبيد الله قال حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال كنت أتسحر
في أهلي ثم يكون سرعتي أن أدرك السجود مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سہل بن سعد نے کہا میں سحری کا کھانا اپنے گھر کھاتا پھر
میری جلدی ایسی تھی کہ پاؤں سحور کو یا سجود کو حضرت کے ساتھ **باب** قدر كم بين السحور وصلاة الفجر باب اس بیان کہ کتنا وقت رہتا
سحر اور نماز فجر کے درمیان **حدثنا** مسلم بن إبراهيم قال حدثنا هشام قال حدثنا قتادة عن أنس عن زيد بن ثابت قال
تسحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم إلى الصلوة زید بن ثابت نے کہا کہ میں نے سحری کا کھانا حضرت کے
ساتھ کھایا پس حضرت نماز کے لئے کھڑے رہے قلت كم كان بين الأذان والسحور قال قدر خمسين آية انس کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت کے سحور اور اذان
کے درمیان کتنی ساعتیں تھیں زید نے کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کا مقدار۔ ظاہر یہ ہی کہ اس اذان سے مراد ابن ام مکتوم کی اذان ہی **باب** بركة السحور من

الحرف الذی من

السجود

غیر ایجاب باب اس بیان میں کہ سحور میں ایک برکت ہی بسبب متابعت حضرت سید انام اور صحابہ کرام کے اور بسبب مخالفت یہود کے جو سحور انکے پاس نہ تھی کو نہی لان النبی صلی الله علیہ وسلم واصحابہ واصلوا ولم یذکر السحور کس لئے کہ پیغمبر خدا اور آپکے صحابہ روزہ کو وصل کرتے تھے اور سحری کا کھانا مذکور نہین - یہہ دلیل عدم وجوب کی ہی

حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا جویریۃ عن نافع عن عبد الله ان النبی صلی الله علیہ وسلم واصل فواصل الناس فشق علیہم فنہاہم مقر حضرت دو روزے رکھے اور افطار نکیا پھر لوگون نے بھی حضرت کی متابعت کی اور لوگون پر یہہ بات گران آئی تو حضرت نے انکو منع فرمایا قالوا انک تواصل صحابہ نے کہا مقر آپ وصل کرتے ہو قال لست کہیئتکم انی اظل اطعم واسقی فرمایا مین نہین ہون مانند تمہارے تحقیق مین شب کرتا ہون نزدیک الله تعالی کے طعام دیا جاتا ہون مین اور پانی پلایا جاتا ہون مین - یعنے شہود ربانی سے ایک قوت دیا جاتا ہون مین جیسا کہ قوت آب و نان کا ہی - نہ انکہ حقیقۃ آب و طعام دیا جاتا ہون کہ تب وصال نرہیگا - اور شرح اس حدیث کی انشاء الله تعالی آگی

حدثنا ادم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عبد العزیز بن صہیب قال سمعت انس بن مالک قال قال النبی صلی الله علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ فرمایا کہ سحری کرو پس مقرر سحر کے کھانے مین برکت ہی کہ قوت بخشتا ہی روزہ دار کو بھوک کے بلا کراہت اور اظہار عبودیت کا ہی اپنے حوائج قوت بریۃ کرکے

باب اذا نوی بالنہار صوما باب اس بیان مین کہ جب نیت کرے روزہ دار روزہ کی دن کو تو روا ہی یا نہ وقالت ام الدرداء کان ابو الدرداء یقول عندکم طعام فان قلنا لا قال فانی صائم یومی ہذا ام درداء نے کہا کہ تھا ابو درداء پوچھا کرتا ہم کو آیا تمہارے پاس کھانا ہی - اگر ہم کہتے کہ نہین تو کہتا کہ مین آج روزہ دار ہون وفعلہ ابو طلحۃ وابو ہریرۃ وابن عباس وحذیفۃ اور کیا ہی یہہ عمل ان چہار شخص نے جو عمدہ اصحاب سے ہین - اس سے معلوم ہوا کہ شب سے نیت کرنی شرط نہین - یہہ بات روزہ نفل مین بالاتفاق ہی اگرچہ زوال کے ہو - مگر ایک جماعت حنابلہ کی اسطرف گئے ہین کہ بعد زوال کے بھی روا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ امام مالک کے پاس نفل روزے کی نیت بھی رات سے کرے انکی سند وہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا لا صیام لمن لم یبیت الصیام تا صبح کا روزہ عمل بلا نیت نہو اور عمل کا مدار نیت ہی بحکم حدیث الاعمال بالنیات فقط ولکل وجہۃ ہو مولیہا فاستبقوا الخیرات واه الله لی

حدثنا ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی الله علیہ وسلم بعث رجلا ینادی فی الناس یوم عاشوراء ان من اکل فلیتم او فلیصم مقر پیغمبر خدا نے بھیجا ایک مرد کو کہ ندا کرے لوگون مین عاشورے کے دن یہہ کہ جو شخص کہ کھا لیا ہی چاہیے کہ روزے کو تمام کرے یا روزہ رکھے یعنے امساک کرے یہہ شک راوی کا ہی اور یہہ جہت حرمت روزے کے ہی جیسا کہ شک کے روز افطار کیا ہو اور اسکے بعد ظاہر ہوا کہ وہ رمضان کا روزہ ہی تو امساک کرے ومن لم یاکل فلا یاکل اور جو شخص نہین کھایا ہی سو نکھاوے اور روزہ رکھے - اور جسکے پاس روزہ عاشورہ کا فرض تھا دلیل لیتا تھا کہ نیت روزہ فرض کی بھی دن کو روا ہی اور قصد مولف کا اس باب کے عقد کرنے سے بھی یہی ہی - اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہی اور آیت کلوا واشربوا الی قولہ تم اتموا الصیام الی اللیل بھی نص ہی نیت کرنی شب سے شرط نہونے پر - اسکی تقریر یہہ ہی کہ حقتعالی نے کھانے پینے کو طلوع صبح تک مباح کیا ہی - اور کلمہ ثم تراخی کے واسطے ہی - پس بالضرور عزم روزہ کا اسکے بعد ہوگا - اور حدیث اعرابی جو سنن اربعہ مین ابن عباس سے مروی ہی اسکو بھی دلیل لاتے ہین وہ حدیث یہہ ہی کہ ایک اعرابی نے شک کے روز آیا اور ہلال رمضان کے دیکھنے پر گواہی دی - تب حضرت نے حکم فرمایا کہ منادی ندا کرے کہ جو شخص کھایا ہی باقی دن مین نکھاوے - اور جسنے کچھہ نکھایا ہو وہ روزہ رکھے - اور حضرت بھی روزہ رکھے اور یہہ بات بعد بلند ہونے آفتاب کے تھی - اور اصلا منقول نہین کہ حضرت اس روزہ شک کے قضا مین فرمائے ہوں - اور حضرت نے لوگون کو دو قسم پر تقسیم فرمایا اور مقتضا قسمت کا یہہ ہی کہ ہر دو قسم کو ایک حکم نہو - اور اگر ہر دو قسم لغوی معنے مین ہو ایک حکم ہوگا اور عبارت حدیث کی جو پہلی قسم مین لا یاکل اور دوسری قسم مین فلیصم جو آئی ہی وہ اختلاف حکم پر ناظر ہی - اور ظاہر کلام شارع مین فلیصم معنی شرعی پر ہے نہ لغوی - اور سب علما کے پاس مقرر ہی کہ جب اہل شرع کے کلام مین لفظ دو حمل پر دایر ہو معنی لغوی و شرعی تب معنی شرعی پر حمل کرنا اولی ہی - پس حمل کرنا اس روزہ کو معنی لغوی پر جو امساک ہی دور ہوگا اور بھی قیاس کرتے ہین نفل پر - وہ امام مالک کے سوا بالاتفاق روا ہی - اور کسی فرض و نفل مین نماز ہو یا روزہ نیت مین فرق نہین - اور شافعیہ کے پاس شب سے نیت کرنی شرط ہی - اور انکا تمسک اس حدیث کے ساتھہ ہی لا صیام لمن لم ینو الصیام من اللیل اور اس حدیث کی روایت اصحاب سنن اربعہ نے کی ہی - اور یہہ بھی کہتے ہین کہ جب نیت جزو اول مین نپائی گئی تو وہ جزو فاسد ہوگا - اسلئے کہ روزہ بغیر نیت کے صحیح نہین ہوتا ہی - پس لازم آیا کہ باقی

روزہ بھی فاسد ہو۔ وگرنہ لازم آتا ہی جزو اول بھی صحیح ہو اور فاسد صحیح کیساتھ منقلب ہو وے اور یہہ تو روا نہیں۔ حنفیہ اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ اس حدیث میں بہت اختلاف واقع ہوا ہی اختلاف متن کے بعد بعض کہتے ہیں کہ موقوف ہی اور بعض مرفوع۔ اور دارقطنی کہتا ہی کہ متفرد اس حدیث کے ساتھ عبداللہ بن عباد ہی نفل سے۔ اور اسناد میں اسکے سخن کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباد غیر مشہور ہے۔ اور یحیی بن ایوب جو اسکے رجال اسناد سے ہی قوی نہیں۔ ابن حبان کہتا ہی کہ عبداللہ بن عباد بصری قلب کرتا ہی اخبار میں۔ اور روایت کی ہی اس سے روح بن الفرج ایک نسخہ احادیث موضوعہ کا۔ اور بر تقدیر صحت محمول ہی نفی فضیلت و کمال پر جیسا کہ حدیث لا صلوة لجار المسجد الا فی المسجد اور لا وضوء لمن لم یسم نہیں نماز ہمسایہ مسجد کو مگر مسجد میں۔ اور نہیں ہی وضو اس شخص کے لئے جو تسمیہ نکہا۔ اور یہہ توجیہ اس تقدیر پر ہی کہ من اللیل متعلق ساتھ لم ینو کے ہو۔ اور اگر متعلق بصیام ہو معنے اور ہوتا ہی اور یہی توجیہ ضروری ہی کتاب و سنت کے ساتھ موافقت کے لئے جیسا کہ معلوم ہوا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ شب سے نیت نکریں تو جزو اول بے نیت واقع ہوا پس فاسد ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ فساد روزہ کا اکل و شرب اور جماع کے ساتھ ہی اور وہ جو لازم آتا ہی کہ آخر شب جزو صوم ہی یہہ جزئیت تو ثابت ہوی قرآن سے۔

بَاب الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

باب بیان حکم میں اس روزہ دار کے جو صبح کی حالت جنابت میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح

مسلمہ نے کہا کہ حدیث کی مجھسے مالک نے سمی سے کہ مقرر اسنے سنا ابوبکر بن عبدالرحمن سے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن نے کہا کہ میں اور میرا باپ عبدالرحمن بی بی عائشہ و بی بی ام سلمہ کی خدمت میں آئے

وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَتَاهُ

عبدالرحمن نے خبر دی مروان بن حکم کو کہ بی بی عائشہ و ام سلمہ نے خبر دی اسکو

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

مقرر تھے حضرت کہ آپ کو صبح پاتی جس حال میں کہ آپ جنب رہتے قربت سے اپنے اہل کی پس غسل کرتے اور روزہ رکھتے ان ہر دو بی بیون کے قول میں جو من اہلہ آیا نہ منا بسبب حیا کے ہی بطور التفات کے ہی تکلم سے غیبت کے طرف

وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ

مروان نے عبدالرحمن سے کہا کہ میں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہہ تو کہتا ہی مقابلہ میں ابوہریرہ کے اور مروان اسوقت معاویہ کیطرف سے حاکم مدینہ تھا۔ تقرعن بفتح تا و سکون قاف و را بنون ثقیلہ تقریع سے ہی تعنیف و سرزنش کے معنے میں۔ اور دوسری روایت میں فا و را سے آیا ہی تفریع تخویف کے معنے میں

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ

پس ابوبکر نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس بات کو مکروہ رکھا۔ پھر ہمکو اتفاق پڑا جمع ہو سکا ذو الحلیفہ میں اور اس جگہہ ابوہریرہ کے لئے ایک زمین زراعت کی تھی

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ

پس عبدالرحمن نے ابوہریرہ سے کہا مقرر میں ایک بات کا تیرے سے ذکر کرنیوالا ہوں اگر مروان اسمیں مجھکو قسم ندیا ہوتا میں تیرے سے اسکا ذکر نکرتا

فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

پس عبدالرحمن نے قول بی بی عائشہ اور ام سلمہ کا ذکر کیا

فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ

پس ابوہریرہ نے کہا کہ اسیطرح حدیث کی مجھسے فضل بن عباس نے اور وہ تو افضل اور دانا تر ہی تیرے سے۔ یعنے وہ جو میں کہتا ہوں کہ جو شخص کہ صبح کو پاوے اور وہ جنب ہو تو اسکا روزہ صحیح نہیں اسکی روایت فضل نے مجھسے کی ہی اور میرا اعتماد اسپر ہی

وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ

ہمام بن منبہ و سالم بن عبداللہ بن عمر نے ابوہریرہ سے لایا ہی کہ تھے پیغمبر خدا حکم فرماتے ہمکو افطار کا۔ مؤلف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ پہلی روایت جو بی بی عائشہ و ام سلمہ سے آئی ہی از روے اسناد کے قوی تر ہی اسلئے کہ طرق کثیرہ سے پہنچی ہی۔ اور روایت ازواج مطہرات کی اس باب میں روایت سے راجح ہی۔ اور ابن جریج کی روایت میں آیا ہی کہ ابوہریرہ نے کہا آیا عائشہ صدیقہ و ام سلمہ نے کہا ہی۔ کہا ہاں پس ابوہریرہ نے کہا کہ وے زیادہ جاننے والے ہیں۔ اور ابن جریج نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ ابوہریرہ نے اسکے جو فتوی دیتا تھا اس سے رجوع کیا۔ اور حدیث فضل بن عباس کے حکم کو منسوخ جانا

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

باب بیان حکم میں ہم آغوشی روزہ دار کے عورت کے ساتھ چھونے سے بدن کے سواے جماع کے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا

بی بی عائشہ نے کہا ہی کہ حرام ہی مرد صائم پر

فرج عورت کی یعنے جماع کرنا حدثنا سليمان بن حرب عن شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت بوسہ دیتے اور ہم آغوشی کرتے حالانکہ صائم رہتے وكان املككم لاربه اور تھے تم سب سے الک زیادہ اور غالب یادہ اپنی حاجت پر۔ اس کلام میں اشارہ ہی کہ بوسہ اور ہم آغوشی کا جواز اس شخص کیلئے ہی کہ وہ شخص اپنی خواہش پر غالب رہے اور جانے کہ انزال نکریگا اور جماع کیلئے بے اختیار نہوویگا اگر ہم آغوشی سے انزال ہو روزہ باطل ہوگا۔ ارب بکسر ہمزہ وسکون را ہے اور ہر دو کے فتح سے حاجت کے معنے میں ہی۔ اور فتح سے عضو مخصوص ہے وقال ابن عباس مآرب حاجة اور ابن عباس نے کہا کہ مارب حاجت کے معنے میں ہی۔ اور مآرب جو قرآن میں حاجات کے معنے میں ہی وقال طاؤس غير اولي الاربة الاحمق الذي لا حاجة له في النساء اور غیر اولی الاربۃ کی تفسیر میں کہا ہی کہ وہ احمق ہی کہ جسکو عورات کی حاجت نہو

باب القبلة للصائم باب حکم میں بوسہ دیے صائم کے قال جابر بن زيد ان نظر فامنى يتم صومه جابر بن زید نے کہا کہ روزہ دار نے نظر کی پس منی خارج ہوئی تو اپنے روزہ کو تمام کرے۔ یعنے جو منی کہ بے اختیار نکلے اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہی حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن هشام قال اخبرني ابي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح ہشام نے کہا کہ خبر دی باپ عروہ نے خبر دی بی بی عائشہ سے اور بی بی نے حضرت سے وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقبل بعض نسائه وهو صائم ثم ضحكت بی بی عائشہ نے کہا مقرر تھے حضرت ہر آئینہ بوسہ دیتے اپنے بعض بی بی کو جس حال میں کہ روزہ دار رہتے پس بی بی نے خندہ کیا۔ یہہ ہنسنا تنبیہ ہی اسبات پر کہ صاحب قصیہ آپ ہی تھیں پس ابلغ ہی وثوق واعتماد میں اپنی حدیث پر۔ یا وہ ہنسنا بسبب حیا کے تھا جو ایسے امور میں لاحق ہوتا ہی خصوص مرد کے ساتھ کہنے کے وقت ہر چند وہ محرم ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ہنسنا تعجب کی راہ سے تھا اس شخص سے جو اسکا خلاف کرے حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن هشام بن ابي عبد الله قال حدثنا يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن زينب بنت ام سلمة عن امها قالت بينما انا مع النبي صلى الله عليه وسلم في الخميلة اذ حضت بی بی ام سلمہ نے کہا درمیان اس حال کے کہ تھی میں حضرت کے ساتھ ایک چادر پشمدار میں ناگاہ حیض کی فانسللت فاخذت ثياب حيضتي فقال ما لك انفست قلت نعم پس میں نے آپ کو کھینچا چادر اندر سے اور سمیٹ لئے اپنے کپڑے حیض کے جو اس وقت پہنی تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا ہی تیرا حال آیا تو نے حیض کی میں نے کہی ہاں نفاس بھی حیض کے معنے میں آیا ہی۔ اور مؤلف علیہ الرحمہ نے ابواب حیض میں ترجمہ میں کہا باب من سمى النفاس حيضا جو شخص کہ نام رکھا نفاس کا حیض۔ اور یہی حدیث لائی فدخلت معه في الخميلة پس آئی میں حضرت کے ساتھ چادر میں وكانت هي ورسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسلان من اناء واحد اور تھیں ام سلمہ اور حضرت غسل کرتے ایک ظرف سے وكان يقبلها وهو صائم اور تھے حضرت اس بی بی کو بوسہ دیتے جس حال میں صائم تھے۔ یہہ کلام بھی ام سلمہ کا ہی حیا کی راہ سے اپکو بطور غائب کے ذکر کیا اور ہو سکے کہ کلام راوی کا ہو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ شرب سے روزہ فاسد ہوتا ہی نہ اوائل شرب سے جیسے مضمضہ ایسا ہی جماع سے روزہ فاسد ہوتا ہی نہ اوائل جماع سے جیسے بوسہ مگر بوسے سے انزال ہو کہ موجب فساد صوم کا ہی ہاں اگر مذی نکلے روزہ فاسد نہوگا شافعیہ وحنفیہ کے پاس مگر مالکیہ کے پاس قضا واجب اور انکے متاخرین کے پاس مستحب قسطلانی

باب اغتسال الصائم باب غسل کرنے میں صائم کے وبل ابن عمر ثوبا فالقي وهو صائم تر کیا ابن عمر نے کپڑے کو پس ڈالا آپ پر ڈالا گیا اس پر حالانکہ وہ صائم تھا۔ ان سب اقوال وافعال کو جو ترجمہ کے بعد نقل کیا اس جہت سے ہی کہ یہہ امور گو کہ منافات روزہ کے ساتھ رکھتے ہیں غسل کے قبیل سے ہیں ودخل الشعبي الحمام وهو صائم اور شعبی حمام میں آیا حالانکہ وہ صائم تھا وقال ابن عباس لا باس ان يتطعم القدر او الشيء اور ابن عباس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روزے میں یہہ کہ چکھے روزہ دار طعام دیگ سے اور پاوے اسکا ذائقہ اور طعام کے کسی چیز کو چکھے عطف عام ہی خاص پر وقال الحسن لا باس بالمضمضة والتبرد للصائم اور حسن بصری نے کہا کچھ پروا نہیں منہہ میں پانی لینا اور آپ کو پانی سے سرد کرنا غسل وغیرہ سے روزہ دار کیلئے وقال ابن مسعود اذا كان يوم صوم احدكم فليصبح دهينا مترجلا اور ابن مسعود نے کہا جس وقت کہ تمہارے کسی کے صوم کا روز ہو۔ پس صبح کرے جس حال میں کہ روغن ملا اور شانہ

کیا ہی گویا واسطے پوشیدہ کرنے صوم کے ہی - اور جو سلف صالح کے لئے روغن و شانہ اور سرمہ سے تحمل کرنی مستحب لکھے ہیں وہ بھی اسی جہت سے ہی کہ روزہ کا اثر جو خشونت اور چہرہ کے رنگ کا تغیر ہی کسی پر ظاہر نہو اور روزہ جو خاص خدا کے لئے ہی کوئی اس سے آگاہ نہو وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ لِي أَبْزَنًا أَتَقَحَّمُ فِيهِ اور انس نے کہا کہ میرا ایک ابزن ہی میں اُس میں ڈالتا ہوں یعنے اسمیں بیٹھتا ہوں ابزن پانی کا ایک بڑا ظرف ہی کہ اسمیں بیٹھتے ہیں جسم پانی میں ڈوبتا ہی - ابزن بفتح ہمزہ و سکون باء موحدہ و فتح زا و نون مد و قصر کے ساتھ دو روایت ہیں - اصل میں لفظ فارسی ہی مرکب آب و زن سے غالبًا عورتیں گھروں میں استعمال کرتے ہیں - اتقحم بفتح ہمزہ اور تاء فوقانیہ و قاف مفتوح وحاء مہملہ مشددہ او میم داخل ہونے اور غوطہ مارنے کے معنے میں ہی وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَلَا يَبْلَعُ رِيقَهُ اور ابن عمر نے کہا کہ مسواک کرے شروع روز میں اور آخر روز میں اور نہ نگلے آب دہن کو - گویا مراد اسیوقت ہی کہ پانی منہہ میں لیکے مسواک کرتا ہی تب آب دہن کو آب وضو کے ساتھ حلق میں نہ پہنچاوے واللہ اعلم -

وَقَالَ عَطَاءٌ إِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ لَا أَقُولُ يُفْطِرُ عطا بن ابی رباح نے کہا کہ اگر روزہ دار اپنا آب دہن نگل جاوے میں نہیں کہتا ہوں کہ روزہ افطار ہوا ہی کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں اور حنفیہ کے پاس دانتوں میں لگی ہوئی غذا کی چیز نگل جاوے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ وہ آب دہن کے جا پر ہی جس سے بچنا ممکن نہیں لیکن شافعیہ کے پاس اس سے بھی روزہ فاسد ہوگا قسطلانی وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ ابن سیرین نے کہا کہ کچھ پروا نہیں کچی مسواک کرنے سے قِيلَ لَهُ طَعْمٌ قَالَ وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهِ ابن سیرین سے کہا گیا کہ کچی مسواک میں ایک ذائقہ ہی ابن سیرین نے کہا پانی میں بھی ایک ذائقہ ہی تو اس سے مضمضہ کرتا ہی وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا اور نہیں دیکھا ہی کچھ پروا انس بن مالک اور حسن بصری و ابراہیم نخعی نے سرمہ لگانے میں روزہ دار کے ہی مذہب ہی حنفیہ و شافعیہ کا - اور مالکیہ و حنبلیہ کہتے ہیں کہ اگر سرمہ کے ساتھ کوئی چیز مخلوط ہو اور حلق میں جاوے روزہ ٹوٹ جائیگا **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ عروہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے مروی ہی کہ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت کو پاتے فجر رمضان میں جس حال میں کہ جنب رہتے بغیر احتلام کے غسل کرتے اور روزہ رہتے - غیر احتلام کا قید اتفاقی ہی ورنہ مشہور وہ ہی کہ انبیا کو احتلام نہیں ہوتا ہی کیونکہ وہ شیطان کی بازی ہی سو یہ انبیا کے حق میں جایز نہیں قسط - اور تنبیہ ہی اسبات کے ساتھ کہ جنابت ایسا امر نہیں کہ فراموشی سے ہوا ہو **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُهُ بی بی عایشہ نے کہا کہ گواہی دیتی ہوں میں حضرت پر کہ مقرر تھے حضرت کہ صبح کرتے جس حال میں کہ جنب رہتے جماع سے نہ احتلام سے پس روزہ رکھتے اس روز ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ پس ہم آئے ام سلمہ پر وہ بھی بولی عایشہ صدیقہ کے مانند

بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا باب حکم میں روزہ دار کے جسوقت کہ وہ کھاوے یا پیوے فراموشی سے وَقَالَ عَطَاءٌ إِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لَا بَأْسَ بِهِ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ اور عطا نے کہا کہ اگر کسی نے وضو میں پانی ناک میں لیا وہ اسکے حلق میں آیا کچھ پروا نہیں اگر اسکے پلٹانے پر قادر نہو مشہور اہل مذاہب سے یہ ہی کہ اسکو خطا کہتے ہیں نہ سہو اور حکم خطا کا قضا ہی فقط - وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ اور حسن نے کہا کہ اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی داخل ہوئی تو اسپر کچھ نہیں وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ اور مجاہد اور حسن نے کہا کہ اگر جماع کیا جس حال میں کہ فراموش کیا تھا روزہ کو پس اسپر کچھ چیز نہیں قضا اور کفارہ سے اور یہہ فراموشی سے کھانے کا حکم رکھتا ہی اور حنابلہ کہتے ہیں کہ اسپر قضا اور کفارہ ہر دو ہی فراموشی سے جماع کرنے یا عمدًا اور اسکے خلاف بھی امام احمد سے روایتیں آئی ہیں قسط **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ - ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ فراموش کیا روزہ پس کھایا یا پیا تھوڑا ہو یا بہت پس تمام کرے روزے کو سوا اسکے نہیں کہ خدا تعالی اسکو کھلایا اور پلایا اپنی روزی - اور یہہ حصر دلالت کرتا ہی کہ بندے کو سہو میں مدخل نہیں اور الطاف الہی سے بندے پر آسانی ہی اسی جہت سے اسپر مواخذہ نہیں **بَابُ** السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

باب جایز ہونے میں کچی اور سوکھی مسواک کے روزہ دار کیلئے وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَ
هُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ عامر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ مسواک کرتے تھے حالانکہ وہ صائم تھے اتنے بار کہ شمار نہیں کر سکتا ہوں - شارح بخاری کہتے ہیں کہ مدار اس حدیث کا عاصم بن عبد اللہ پر ہی - مولف رحمہ اللہ کہتا ہی کہ وہ منکر الحدیث ہی - لیکن ترمذی نے اسکو حسن کہا اسی جہت سے مولف نے بصیغہ مجہول
لایا کہ دلالت تمریض و تضعیف پر کرتا ہی وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ
عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اگر یہہ بات ہوتی کہ میں مشقت ڈالوں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا اور واجب ٹھہراتا میں ان پر مسواک کرنا ہر وضو
کے پاس - یہہ بات عام ہی اور شامل ہی حالت صوم و غیر صوم کو - زوال سے آگے اور اسکے بعد اور مسواک خشک کی ہے یا تر وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَ
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ اور روایت کی گئی ہی مانند اس روایت کے جابر سے وہ
پیغمبر خدا سے - اور تخصیص نکی ہی حضرت نے اس حکم میں صائم کی غیر صائم سے وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ
مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ فرمایا مسواک کرنا پاکی ہی منہہ کے لئے اور خوشنودی ہی پروردگار کی - مطہر بفتح میم مصدر ہی معنے پاک کرنیوالے کے - اور بکسر میم معنے
آلہ پاکی کے اور مرضاۃ مصدر ہی معنے میں موجب رضا کے وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيقَهُ اور عطاء و قتادہ نے کہا کہ اسکا لعاب نگلیں حَدَّثَنَا
عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ
بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ حمران نے کہا کہ میں نے عثمان بن عفان کو دیکھا کہ وضو کیا اور اپنے ہر دو ہاتھ پر تین بار پانی
ڈالا پس مضمضہ کیا اور ناک چھڑکی ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا پھر دھویا اپنے منہہ
کو تین بار پھر دھویا اپنے داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار - پھر دھویا بائین ہاتھ کو کہنی تک تین بار ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ پھر مسح کیا اپنے سر کو تین بار نکیا ہی یہی مذہب
ائمہ ثلثہ کا سوائے شافعی کے کہ انکے پاس مسح بھی تین بار ہی سند حدیث ابی داؤد سے کہ عن عثمان انہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ ثلثا لیکن تین امام کے پاس حضرت کا
ایک بار مسح کرنے کی حدیثین صحت کو پہنچین فقط ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا پھر دھویا اپنے بائین پاؤن کو تین بار ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي پس کہا کہ میں نے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا آپ نے اس میرے وضو کے مانند -
ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ پھر کہا
کہ جسنے وضو کیا اس میرے وضو کے مانند اور پڑہی دو رکعت جس حال میں کہ حدیث نفس نکی یعنے حضور دل سے ادا کی ان دو رکعت کو بخشے جاینگے اسکے لئے وہ جو کہ آگے کیا ہی گناہ - مراد
حدیث نفس سے برے خطرات ہین کہ جنکے دفع کرنے پر قادر ہی - ریا اور عجب بھی اسمین داخل ہی - لاکن تدبر اور تفکر قرآن مجید کے معانی مین اور وے دعائین جو پڑہتا ہی یا
امام سے سنتا ہی اور خوف و خشیت امور اخروی کی حدیث نفس مین داخل نہین - پوشیدہ نرہے کہ مولف علیہ الرحمہ نے اس باب مین اقوال موقوف و مرفوع اور حدیث
مسند سے جو صریح دلالت ترجمہ پر کرتے ہین استدلال لایا مطلقا مسواک کی سنیت پر خشک ہو یا تر - اور اسکے بعد اس معنے کا استنباط لفظ مضمضہ سے کیا جو ابلغ ہی کچی مسواک
سے - اصل مین یہہ استدلال ابن سیرین سے ہی کہ جب اسکو کہے کہ مسواک بھی طعم رکھتی ہی - اسنے کہا کہ پانی بھی ایک طعم ہی جیسا کہ گذرا - کرمانی اس حدیث کی تطبیق
ایسی کی ہی کہ توضا یعنے وہ وضو کامل ہی سنتون کو جامع اور ان سنتون سے مسواک بھی ہی - اور وہ عام تر ہی کہ تر ہو یا خشک - اور یہہ استدلال نہایت ضعیف
تر ہی اسلئے کہ مقصود صائم کے لئے مسواک کی سنیت کا اثبات ہی - اور اس حدیث مین اگر دوسرے سنن مذکور ہوتے تب بھی اسکا اثبات ایک تکلف رکھتا تھا حالانکہ
وے سب مذکور ہوئے اور تعرض مسواک کے ساتھہ نہو

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ حضرت نے فرمایا جسوقت
کہ کوئی تمہارے سے وضو کرے تو چاہیئے کہ اپنے سوراخ بینی میں پانی ڈالے وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ اور فرق نہ کیا درمیان صائم و غیر صائم کے - اگر صائم کو روا
نہوتا البتہ فرق کرتے - منخر بفتح میم و سکون نون و کسر خاء معجمہ ہی اور کبھی میم کو کسر بھی دیتے ہین خا کی متابعت سے معنے مین سوراخ بینی کے وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ
بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ اور حسن بصری نے کہا کہ صائم کے ناک مین دوا ٹپکانے مین کچھ اندیشہ نہین اگر اسکے حلق مین نہ پہنچے

اور سرمہ لگاوے وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ عطا نے کہا کہ پانی منہ میں کیو پس ڈالدے اس چیز کو
جو اسکے منہ میں ہی تو روزے کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہی اگر نہ نگلے آب دہن اپنا وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ اور حالانکہ باقی رہا ہی اسکے منہ میں کچھ پانی - ابن بطال نے کہا کہ میں
گمان کرتا ہوں کہ لفظ ذا قلم ناسخ سے گرا ہوا اور اصل وہ ہی وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ یعنے کیا چیز باقی رہی ہی اسکے منہ میں وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ
الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ اور نچاوے مصطکی پس اگر اسکے لعاب کو نگلے میں نہیں کہتا ہوں کہ ناقض روزہ ہی ولیکن اس سے منع کیا
گیا ہی اور بعض روایات میں یمضغ بغیر کلمہ لا کے ہی اور روایت اُولیٰ اَولیٰ ہی اور علک بکسر مہملہ و سکون لام مثل مصطکی ہی **باب** مَا إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ
باب اس بیان میں کہ کیا حکم ہی اسکا کہ جسنے رمضان میں جماع کیا - اکثر نسخوں میں باب تنوین کے ساتھ ہی اور کلمہ ما نہیں - بہر تقدیر جواب وہ ہی کہ کفارہ دے وَيُذْكَرُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ اور ذکر کیا جاتا ہی ابو ہریرہ سے رفع اس حدیث کا - اس تقدیر پر رفعہ مفعول ما لم یسم فاعلہ ہی اور من افطر بدل ہی ضمیر سے
بعض نسخہ بصیغہ فعل ماضی تصحیح کیا پس جملہ حالیہ ہی متاخر رتبہ مفعول لم یسم فاعلہ سے قول یذکر کا مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ
لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ جو شخص کہ افطار کیا ایک روز رمضان کا بغیر عذر کے اور نہ بیماری سے تو اسکی قضا نہیں اگر تمام سال روزہ رکھے اسکے عوض روزہ کے
وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ اور ابن مسعود نے بھی ایسا ہی کہا ہی یعنی یہ باب تشدید ہے ہی جیسا کہ شارح مشکوۃ نے کہا - اور بعضوں نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ ایک سال
کے نفل روزے ایک روزہ فرض کا ثواب نہیں رکھتے ہیں نہ انکہ یہ روزے ایک روزہ فرض سے قضا ہوں بلکہ ایک روزکی روزہ قضا ایک روز کے روز رکھا وَقَالَ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ اور ان سب لوگوں نے کہا ہی کہ قضا کرے
وہ شخص ایک روز اس روز کا جو روزہ توڑا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ
مقرر ایک مرد حضرت کی خدمت شریف میں آیا اور کہا کہ بتحقیق وہ جل گیا فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ پس فرمایا کہ کیا حال ہی تیرا جو کہتا ہی کہ
میں جل گیا - اسنے کہا کہ میں اپنی عورت سے رمضان میں جماع کیا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ پس لائی گئی حضرت کے پاس ایک مکتل کہ
جسکو عرق کہتے ہیں اور اسمیں کچھ رسا تھا مسکین کے سما جاتے ہیں فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا پس فرمایا کہ کہاں ہی جلا ہوا - اسنے کہا میں
ہوں یا رسول اللہ فرمایا کہ اسکو لے اور مساکین پر تصدق کر - اس حدیث کا ایک تتمہ ہی کہ اسکے بعد مذکور ہوگا **باب** إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ باب اس بیان میں کہ جس وقت جماع کرے رمضان میں اور نہو اسکے پاس کوئی چیز کہ صدقہ کیا جاوے اس پر تو چاہیئے کہ
اسکا کفارہ دے **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ ابو ہریرہ نے کہا کہ درمیان اس حال کے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک مرد آیا
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ لَهُ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ پس کہا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا - فرمایا کہ تیرا کیا حال ہی - کہا میں نے
اپنی عورت سے جماع کیا حالانکہ میں صائم تھا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا پس حضرت نے فرمایا آیا تو پاتا ہی
اور قدرت رکھتا ہی کہ غلام آزاد کرے کہا نہیں قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا پس حضرت نے فرمایا کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے
پیاپے دو مہینے روزہ رکھے کہا نہیں قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا فرمایا کہ آیا تو سکتا ہی کہ کھانا کھلاوے ساٹھ مسکین کو کہا نہیں قَالَ
فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ ابو ہریرہ نے
کہا پس ٹہیل کی حضرت نے تھوڑا وقت پس درمیان اس حال کے کہ تھے ہم اس مقالہ پر لائی گئی حضرت کے پاس ایک زنبیل کہ اسمیں خرما تھا پندرہ صاع قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ
فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فرمایا کہ کہاں ہی وہ سائل - اسنے کہا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا کہ اسکو لے اور صدقہ دے فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي

يَارَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ پھر اس مرد نے کہا کیا تصدق کرون اس شخص پر جو مجھ سے زیادہ
محتاج ہی یا رسول اللہ قسم ہی اللہ تعالی کی نہیں ہی درمیان دو لابہ مدینہ منورہ کے کوئی گھر والے میرے گھر والون سے زیادہ محتاج - راوی کہتا ہی کہ دو لابہ سے دو سنگستان
بسیاہ مراد ہی کہ مدینہ مطہرہ کے دو جانب مین ہین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے ظن پر سوگند کھائی اگرچہ واقع نہو حانث نہین ہوتا ہی فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ پس حضرت ہنسنے لگے یہان تک کہ ظاہر ہوئے آپکے دندان مبارک پھر فرمایا کہ تو اسکو کھلا دے اپنے
لوگون کو کھلا خطابی کہتا ہی کہ یہہ رخصت اسی مرد کے حق مین تھی یا اگہ یہہ حکم منسوخ ہوا - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ جب حضرت کو معلوم ہوا کہ اسکے لوگ بہت محتاج ہین حکم
فرمایا کہ انہین کو دیوے - اور کفارے کے لئے تاخیر کی - برماوی اور کرمانی کہتے ہین کہ بعض علمانے اس حدیث سے ہزار مسئلہ بلکہ اس سے زیادہ استنباط کئے ہین - از انجملہ یہہ ہی
کہ حضرت نے اسکی عورت پر کفارہ نفرمایا گویا وے مفلس ہوگی **ف** از انجملہ یہہ کہ اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص بھول چوک سے یا جبر سے یا نادانستگی سے جماع کر
یا وہ روزہ غیر رمضان کا ہو جیسے قضا یا نذر یا نفل تو کفارہ نہین اور استمنا کیا یعنے ہاتھہ سے منی نکالا تو بھی کفارہ نہین مگر قضا لازم ہوگا اور ساٹھہ مسکین کو جو کفارے
مین کھانا کھلانا ہی شافعیہ کے پاس ایک ہی وقت برابر ساٹھہ کو ہی کھلانا لیکن حنفیہ کے پاس اس سے کم عدد کو متفرق کھلوایا یا ایک شخص کو ساٹھہ روز کھلایا تو بھی روا ہی

بَابُ الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ باب حکم مین جماع کرنیوالے کے رمضان مین کہ آیا کھلاوے اپنے عیال کو
کفارے سے جسوقت کہ وے محتاج ہون - مقصود ترجمہ سے باب سابق کے وہ تھا کہ کفارہ ساقط نہین اگرچہ [illegible] محتاج ہو - اور اس باب سے قصد یہہ ہی کہ طعام کفارے
کا اپنے عیال کو دین یا نہ **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْاَخِرَ وَقَعَ عَلٰى امْرَأَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ ابوہریرہ نے کہا کہ ایک مرد حضرت
کے پاس آیا پس کہا کہ ایک شخص دور کوئی سے واقع ہوا اپنی عورت پر رمضان مین - اخر بروزن سمع ہی معنے مین آخر کے قوم سے اور دور خیر سے - اور بعض کہتے ہین کہ معنے
مین مدبر متخلف کے ہی اور ہمزہ ممدود سے بھی آیا ہی فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا پس فرمایا آیا تو پاتا ہی اس چیز کو کہ آزاد کرے غلام کو کہا نہین قَالَ اَفَتَسْتَطِيْعُ
اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا - قَالَ اَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ
الزَّبِيْلُ بوزن رغیف بفتح زا و کسر موحدہ خفیفہ بغیر نون ہی - اور زنبیل بوزن قندیل تشدید سے بھی آیا ہی - اور اگر نون زیادہ کرین کسرہ سے پڑہتے ہین فَقَالَ
اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ اَعَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا فَقَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ اسکا ترجمہ گذرا **بَابُ** الْحِجَامَةِ
وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ باب حکم مین رگ مارنے اور قی کرنے صائم کے وَقَالَ لِيْ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ حقیقت کہ قی کرے روزہ دار تو افطار نکرے - کہتے
ہین کہ مراد قی بے اختیار یکا یکی اسطرح پر کہ غالب آوے اور حلق سے کچھہ اسکے شکم مین عود نکرے وَاِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُوْلِجُ نہین ہی مگر یہہ کوئی چیز باہر آتی ہی اور
شکم مین نہین جاتی ہی - یعنے روزہ کوئی چیز شکم مین جانے سے ٹوٹتا ہی نہ باہر آنے سے وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ يُفْطِرُ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ اور ذکر کیا جاتا ہی
ابوہریرہ سے کہ روزہ ٹوٹتا ہی - لاکن پہلی روایت صحیح تر ہی بحسب اسناد - اور علما کے پاس بعض صورت مین قضا ہی اور بعض صورت مین نہین جیسا کتب فقہ مین
بتفصیل مسطور ہے حنفیہ کے پاس غلبہ قے سے تھوڑا ہو یا بہت قضا نہین - ہان اگر عمدا قے کرے روزہ فاسد قضا بھی واجب اور امام ابو یوسف کے پاس تعمد کے
ساتھہ فساد روزہ مین منہہ بھر کر ہونا شرط ہی - اور امام محمد کے پاس ابتدا قی مین صائم کا قصد معتبر ہی کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی من استقاء عمدا فعلیه القضاء یعنے
جو عمدا قی کیا اسپر قضا ہی تھوڑا ہو یا بہت فقط وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ ابن عباس اور عکرمہ کہتے ہین کہ افطار
اس چیز سے ہی کہ شکم مین آوے - اور افطار اس سے نہین جو باہر آوے - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور تھے ابن عمر
کہ خون نکالتے حالانکہ وہ صائم تھے - پھر اسکو ترک کرے اور رگ مارتے تھے شب کو وَاحْتَجَمَ اَبُوْ مُوْسٰى لَيْلًا اور خون کھینچا ابو موسی نے رات کو وَيُذْكَرُ عَنْ
سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوْا صِيَامًا ذکر کیا جاتا ہی ان بزرگون سے کہ رگ مارے اور حالانکہ روزہ دار تھے وَقَالَ بُكَيْرٌ [illegible]

الصوم

كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهٰى اور بکر نے ام علقمہ سے لایا ہی کہتے تھے ہم سنگھیان لگاتے نزدیک بی بی عایشہ کے - پس ہم منع نہو کئے جاتے تھے وَيُرْوٰى عَنِ
الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ اور روایت کی گئی ہی حسن بصری سے کہ روایت ایک سے زیادہ صحابہ سے ہی کہ کہا افطار
کرے رگ ، مارنیوالا اور رگ مارا گیا - امام احمد نے اخذ کیا اس حدیث کے ظاہر سے اور ائمہ ثلثہ اسکے خلاف پر گئے ہین - اور اس حدیث کے معنے یہ کرتے ہین کہ حاجم و محجوم تعرض
افطار کرین - لاکن محجوم بسبب ضعف کے اور حاجم اسلئے کہ یمین نہین کہ کوئی چیز داخل شکم ہو اور عرب مین متعارف ہی کہ خون شاخچہ سے لیتے ہین حاجم اپنے دم سے کھینچتا ہے
اور اس حدیث کی صحت مین سخن ہی - اور دارقطنی نے کہا کہ عطار روایت کرنے مین سائب سے اختلاف کیا ہی - اور اسیطرح یونس کے باب مین جو حدیث کے راوی ہین
وَقَالَ لِيْ عَيَّاشٌ اور مؤلف نے کہا کہ عیاش نے میرے سے کہا **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ عبد الاعلی نے کہا کہ
حدیث کی مجھ سے یونس نے حسن سے مانند اسکے قِيْلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ حسن سے کہا گیا آیا یہ حدیث پیغمبر خدا سے ہی
کہا ہان پس کہا خدا دانا تر ہی - حسن نے اس حدیث کے رفع مین تردد کیا اور جزم نکیا **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مقرر حضرت نے خون کھنچوایا جس حال مین کہ وہ صاحب احرام
تھے اور خون کھینچوایا جس حال مین کہ وہ صائم تھے یہ حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہی قسط **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا
الْبُنَانِيَّ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ انس بن مالک پوچھا گیا کہ کیا حضرت کے وقت تم لوگ حجامت
کو ناخوش رکھتے تھے صائم کے لیئے کہا نہین مگر صائم کی ضعف کے جہت سے تا ناتوان نہو اور روزہ سے باز نہ آوے - یعنے اگر ضعف نہ لاوے ممنوع نہین اور مکروہ بھی نہین وَزَادَ شَبَابَةُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور زیادہ کیا ہی شبابہ نے اپنی روایت مین بعد تکرہون کے اس جملہ کو **بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَ**
الْإِفْطَارِ باب حکم مین سفر مین روزہ رکھنے اور افطار کرنیکے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ
ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ ابن ابی اوفی نے کہا کہ تھے ہم حضرت کے
ساتھ ایک سفر مین ماہ رمضان ہین جیسا کہ مسلم نے روایت کی ہی غزوہ فتح مین - پس ایک مرد کو فرمایا کہ وہ بلال تھا کہ یہان اترا اور میرے لئے ستو کو پانی سے ترکر قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
الشَّمْسُ بلال نے کہا یا رسول اللہ آفتاب باقی ہی یعنے اسکی روشنی باقی ہی اور وقت افطار کا نہ پہنچا ہی قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ
قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ پس بلال اترا اور ستو کو پانی سے آمیز کیا - پھر حضرت نے اسکو نوش فرمایا -
بلال نے بار بار جو عرض کی اس لئے تھا کہ اسکا اعتقاد تھا کہ قرص آفتاب غائب ہونے کے بعد اگر روشنی باقی رہے داخل روز ہی اور جزم سے تاکہ حضرت ایک کام کے شغل کے طرف
مائل رہنے سے آفتاب کے طرف پوری توجہ نہین رکھتے ہین - اور حضرت کے قول کا معنا یہ کہ آفتاب غائب ہونے کے بعد اسکی روشنی کچھ ضرر نہین رکھتی ہی - معتبر غائب
ہونا قرص آفتاب کا ہی ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهِ هٰهُنَا پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے مشرق کے طرف ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ
الصَّائِمُ پھر فرمایا جس وقت تم دیکھو کہ شب لگے آنے اس طرف سے پس تحقیق داخل ہوا روزہ دار افطار کے وقت مین افطر معنے مین دخل الفطر کے ہی - جیسا کہ کہتے ہین اصبح
الرَّجُلُ دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ تَابَعَهُ جَرِيْرٌ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى متابعت کی ہی سفیان کی جریر و ابو بکر نے شیبانی
سے اور وہ ابن ابی اوفی سے قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ ابن ابی اوفی نے کہا کہ مین حضرت کے ساتھ ایک سفر مین تھا آخر حدیث
تک - مؤلف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث سے استنباط کیا ہی کہ مسافر کو سفر مین روزہ رکھنا روا ہی - مالکیہ کے پاس روزے کی نیت کرکے قبل فجر سفر کو نکلا تو افطار جایز ہی
اگر بعد نیت و بعد فجر نکلا تو افطار جایز نہین اگر ان ہر دو وجہ مین مخالفت کرکے افطار کیا تو قضا واجب ہوگا قسط - حنابلہ کہتے ہین کہ افطار مستحب ہے مذہب حنفیہ یہ ہے
کہ روزہ رکھنا افضل ہی بسبب اس آیت قرآنی کے وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حضرت کا فعل شریف جو اس حدیث سے ظاہر ہوا - اور
شرافت وقت مین ذمے کی برات حاصل ہوتی ہی اور جماعت بھی ہو سکتا ہی - اور حکم کرنا حنفیہ کا افضلیت پر اسوقت ہی کہ خوف ہلاکت کا یا بیماری کا فی الحال یا آئندہ
ہو - اور اسی حدیث پر محمول ہی لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ نہین ہی نیکی سے روزہ رکھنا سفر مین جیسا کہ مورد حدیث کا اس معنے پر شاہد ہی - کہ حضرت نے

سنن

[illegible]

ایک شخص کو دیکھا کہ بیہوش پڑا ہی اور ایک جماعت اسپر ہجوم کی ہی - تب یہہ حدیث اپنی زبان حق ترجمان پر لائی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ حمزہ نے کہا یا رسول اللہ

برابر پی در پی روزہ رکھتا ہون **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ حمزہ بن عمرو نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مین روزہ رکھون

سفر مین - اور تھا حمزہ بہت روزے رکھا کرتا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ فرمایا اگر تو چاہے روزہ رکھ اور اگر چاہے افطار کر کہ مباح ہی

باب إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ باب اس بیان مین کہ روزہ رکھے چند روز ماہ رمضان سے پھر سفر کرے **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نکلے

مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ طرف - غزوہ فتح مین بروز چہارشنبہ ماہ رمضان کی دسوین کو - پس روزہ رکھا - جب موضع کدید کو پہنچے افطار کئے اور لوگ بھی افطار کئے آپ کے ساتھ

کدید بفتح کاف و کسرِ دال اول ایک جگہ ہی مکہ معظمہ سے دو منزل پر قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَدِيدُ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ بخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ کدید

ایک پانی کا نام ہی جو درمیان عسفان اور قدید کے ہی **باب** یہہ باب اکثر روایات مین بلا ترجمہ ہی اور بعض روایت مین نسفی کے ساقط ہی **حدثنا** عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ

مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ ابو درداء نے کہا کہ ہم نکلے پیغمبر خدا کے ساتھ بعضے سفروں مین ایک روز گرمی کے ایام مین - یہان تک کہ رکھتا تھا آدمی اپنا ہاتھ اپنے سر پر گرمی کی شدت

سے وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ اور نظر نہین آتا تھا ہمارے درمیان کوئی روزہ دار مگر پیغمبر خدا

اور ابن رواحہ اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ سفر مین روزہ رکھنا اور افطار کرنا ہر دو روا ہی **باب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ

عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ باب بیان مین اس قول نبوی کے کہ کون سایہ کیا گیا اسپر اور سخت ہوئی گرمی اسپر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ نہین ہی نیکی سے روزہ سفر

مین **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ

بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ محمد بن عبد الرحمن انصاری نے کہا کہ مین نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے سنا کہ جابر

روایت کی قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ جابر نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا ایک سفر

مین پس لوگون کا ایک ہجوم دیکھا جس حال مین کہ مقرر سایہ کیا گیا ہی ایک مرد پر آفتاب سے فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ پس فرمایا کہ یہہ ہجوم کیا ہی کہنے لگے روزہ دار

بیطاقت پڑا ہی فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ فرمایا نہین نیکی سے روزہ سفر مین - یعنے جس وقت کہ روزہ [illegible] مین ڈالے تو چاہیے کہ وہ

روزہ نہ رکھے - اور اس معنے کے طرف اشارہ کیا ہی بخاری علیہ الرحمہ نے ترجمہ مین اور ابواب کے سیاق و سباق مین - اور احادیث [illegible] ناظر ہین **باب**

لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ باب عیب نہ کیا ہی حضرت کے یاران نے بعض نے اپنے بعض کو

روزہ رکھنے اور افطار کرنے مین سفر مین **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ انس نے کہا کہ تھے ہم سفر کرتے حضرت کے ساتھ - بعض روزہ رکھتے

اور بعض افطار کرتے - پس عیب نکرتا روزہ دار افطار کرنیوالے پر اور افطار کرنیوالا روزہ رکھنے والے پر - اور حدیث مسلم مین واقع ہوا کہ اعتقاد کرتے تھے کہ جو کوئی اپنے

مین قوت پاوے روزہ رکھے اور یہہ بہتر ہی اسکے لئے - اور جو کوئی ضعف رکھے تو افطار کرے یہہ بھی بہتر ہی اسکے لئے - اور فتح الباری مین کہا کہ یہہ تفصیل معتمد

ہی اور اسمین رفع نزاع ہی **باب** مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ باب بیان اس شخص کے کہ افطار کرے سفر مین تا لوگ اسکو دیکھین اور افطار

میں اسکا اقتدا کریں **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا ابو عوانة عن منصور عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس رضی
قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم من المدینة الی مکة فصام حتی بلغ عسفان ابن عباس نے کہا کہ نکلے حضرت مدینہ طیبہ سے طرف
مکہ معظمہ کے فتح مکہ کے قصد سے پس روزہ رکھا یہاں تک عسفان کو پہنچے ثم دعا بماء فرفعه الی یدیه لیراه الناس پس پانی طلب کیا پس اسکو ہاتھ اپنے
اپنے ہاتھ سے اسلئے کہ دیکھیں اسکو لوگ فافطر حتی قدم مکة وذلک فی رمضان پس افطار کیا یہاں تک کہ قدوم لائے مکہ معظمہ پر اور یہہ سفر رمضان میں
تھا فکان ابن عباس رضی یقول قد صام رسول الله صلی الله علیه وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر پس تھے ابن عباس کہ
کہتے تھے سفر میں حضرت نے روزہ رکھا اور افطار کیا پس جو شخص کہ چاہے روزہ رکھے اور جو کہ چاہے افطار کرے۔ یہہ حدیث مرویات سے ابن عباس کے ہی اور تحقیق کو پہنچا کہ ابن عباس
اسوقت مکہ معظمہ میں تھے اور یہہ بھی تحقیق کو پہنچا کہ ابن عباس نے اسکو دس صحابی سے روایت کی ہی **باب** وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین
باب بیان حکم میں اس آیت کے کہ حقتعالی نے فرمایا اور ان لوگوں پر کہ روزہ کی طاقت رکھیں ایک روزے کا بدل طعام ایک مسکین کا ہی ہر روز سے۔ یہہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا
اور جب روزے ماہ رمضان کے فرض ہوے اور لوگوں پر دشوار ہوا تخییر کا حکم ہوا کہ روزہ رکھیں اور اگر افطار کریں ایک مسکین کو طعام دیں مفسروں نے کہا ہی کہ کلمہ لا یہاں محذوف ہی
اور مثال اس حذف کا کلام عرب اور قرآن مجید میں بھی آیا ہی شیخ فانی کے حق میں اور اس بیمار کے حق میں جو امید درستی کی نہیں رکھتا ہی۔ اور جو قوال کہ بخاری علیہ الرحمہ نے امر باب میں
لائے ہیں صیغہ قیل سے تعبیر کی ہی وقال ابن عمر وسلمة بن الاکوع نسختها اور ابن عمر و سلمہ بن اکوع نے کہا کہ آیت وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین کو منسوخ
کی آیت شهر رمضان الذی لعلکم تشکرون تک۔ اور اس قول سے جو اسمیں ہی فمن شهد منکم الشهر فلیصمه اور جو شخص کہ تمہارے سے حاضر ہو یعنی پاوے رمضان کو
پس چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔ وارد واس امر کا وجوب کے لئے ہی اور یہہ ایجاب ناسخ ہوا تخییر کا وقال ابن نمیر حدثنا الاعمش قال حدثنا عمرو بن مرة
قال حدثنا ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ابن ابی لیلی نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے حضرت کے صحابہ نے اور ابن ابی لیلی نے
بہت سے صحابہ عظام کو دیکھا ہی از انجملہ خلفاے ثلاثہ عمر فاروق عثمان ذوالنورین و علی مرتضی رضی الله عنہم کو۔ اور ایسی روایت کو مجہول نہیں کہتے ہیں اسلئے کہ سب عدول ہیں
نزل رمضان فشق علیهم فکان من اطعم کل یوم مسکینا ترک الصوم ممن یطیقه روزہ رمضان نازل ہوا تو لوگوں پر دشوار آیا اور تھا
کوئی کہ طعام دیتا ہر روز ایک مسکین کو ایک روزے کے عوض اور روزہ ترک کرتا ان لوگوں سے جو طاقت روزے کی رکھتے تھے ورخص لهم فی ذلک اور انکے لئے رخصت
ہوئی تھی اس حکم میں فنسختها وان تصوموا خیر لکم فامروا بالصوم پس نسخ کی اس رخصت کو یہہ آیت کہ اگر تم روزہ رکھو بہتر ہی تمہارے
لئے۔ پس لوگ حکم کئے گئے روزے کے لئے اور واجب کیا گیا۔ اور اس آیت میں اشکال کرتے ہیں کہ خیر ہونا تقاضا وجوب کا نہیں کرتا ہی اور قسطلانی نے
ایک جواب کرمانی سے نقل کیا ہی کہ اس آیت سے مفہوم ہوا کہ روزہ بہتر ہی تطوع سے فدیہ کے ساتھ۔ اور تطوع بفدیہ سنت ہی اس دلیل سے کہ اسکو خیر کہا۔ اور سنت سے بہتر نہیں
ہی مگر واجب انتہی۔ پوشیدہ نرہے کہ آیت وعلی الذین یطیقونه جو آئی اوائل اسلام میں اس سے تخییر احد الواجبین کی ہی۔ پھر اسمیں جو ان تصوموا ارشاد ہوا ترجیح
احد الواجبین کی ہو گی۔ اور معنے نہیں رکھتی ہی یہہ بات کہ کریمہ وعلی الذین یطیقونه سے فدیہ طعام ایک مسکین کا جو مستفاد ہی وہ سنت ہو۔ اور سنت ہونیکی
تقدیر میں بھی وہ سنت دوسری سنت سے بہتر ہو گی۔ اس جہت سے کہ وہ مصالح دینی اور ثواب اخروی کو متضمن ہے۔ اور ظاہر ہی کہ امتثال ظاہر حکم کا جو
اس امت کے ساتھ مخصوص آیا اور جو اسکا فضائل صوم سے جو سابق میں مذکور ہوا ایک مسکین کو طعام دینے سے زیادہ ہی اہل قدرت کو **حدثنا** عیاش
قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا عبید الله عن نافع عن ابن عمر رضی قرأ فدیة طعام مسکین قال هی منسوخة عبد الله بن عمر سے
مروی ہی کہ انہوں نے تلاوت کی اس آیت کو اور کہا کہ یہہ آیت منسوخ ہی **ف** یہی ہی مذہب جمہور کا لیکن ابن عباس کے پاس منسوخ نہیں بلکہ اسکا حکم باقی ہی بوڑھے
اور بوڑھی کیلئے جو طاقت روزے کی نرکھے یہی حجت ہی شافعی اور انکے موافقین کی کہ جو شخص بڑھاپے کے سبب روزے سے عاجز ہو یا وہ شخص کہ روزے کی مشقت اسپر سخت
وگراں ہو تو صوم اس سے ساقط ہوگا بسبب قول الٰہی کے وما جعل علیکم فی الدین من حرج اور فدیہ واجب ہوگا خلافا لمالک ولمن وافقہ قسطلانی نے فدیہ رفع و تنوین کے ساتھ ہی
اور طعام مرفوع اور مضاف ہی مسکین کے ساتھ بلفظ جمع اور فتح نون سے **باب** متی یقضی قضاء رمضان باب اس بیان میں کہ کب اداکی

جاوے قضا رمضان کی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ابن عباس نے کہا کہ کچھ پروا نہین اس بات کی کہ تفرقہ
کی جاوے قضا روزون کی بالکہ قیاس یہہ ہی کہ موافق اصل کے ادا کیا جاوے کہ پی دری ہو بسبب قول الٰہی کے جو فرمایا کہ دوسرے ایام مین قضا کرین یہہ مطلق ارشاد ہوا
سو پیاپی اور متفرق ہر دو کو شامل ہی وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ اور سعید بن المسیب نے
کہا ذو الحجہ کے دس روزون کے باب مین کہ اچھا نہین یہان تک کہ ابتدا کیا جاوے قضا رمضان کی اور وہ تمام ادا ہو وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ
آخَرُ يَصُومُهُمَا اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تقصیر اور سستی کی کہ اسپر قضا روزے تھے یہان تک کہ دوسرا رمضان آ پہونچا ہر دو کے روزے رکھے۔ یعنے وہ پہلی قضا پر موقوف
نرکھے۔ اور ابو ذر کشمیہنی کی روایت مین جاء کی جگہہ پر جاز ہی مشتق جواز سے یعنے دوسرا رمضان بھی گذرے۔ ہر دو کے روزے رکھے وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا
اور مؤلف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ نہین دیکھا ہی ابراہیم نخعی نے اس تقصیر پر طعام فدیہ اور یہی ہی مذہب حنفیہ کا وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنْ يُطْعِمَ اور ابو ہریرہ و ابن عباس کے قول سے نقل کیا گیا ہی کہ قضا کی تاخیر و تقصیر پر طعام فدیہ دیوے ایک مد ہر روز ایک مسکین کو یہی ہی مذہب شافعی کا
قسط ولم يَذْكُرِ اللّٰهُ تَعَالٰى الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور ذکر نہین کیا ہی خدا تعالیٰ نے اطعام کا اور نہین فرمایا مگر عدت دوسرے
ایام مین۔ یہہ کلام مؤلف علیہ الرحمہ کا ہی **ف** اس آیت مین اللّٰہ تعالیٰ ذکر طعام نفرمایا حنفیہ کہتے ہین کہ روزے چھوٹے تو قضا ہی رکھین لیکن شافعیہ کے پاس اطعام
فدیہ بھی جائز ہی وے کہتے ہین کہ حقتعالیٰ ذکر طعام سے سکوت فرمایا بلکہ فدیہ طعام سنت سے ثابت ہی کہ چھ صحابی یعنی ابو ہریرہ و ابن عباس و عمر فاروق وغیرہ مین
اطعام کا فتوا دیا ہی اگر عذر کے سبب قضا ممکن نہو جیسے ہمیشہ کا مسافر یا دائم المرض اور جب ایسے عذر سے تاخیر ادا کی جائز ہی پس تاخیر قضا کی بطریق اولیٰ جائز ہو قسط

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ
مِنْ رَمَضَانَ ابو سلمہ نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ سے سنا کہ کہتی تھین کہ رہجاتا مجھپر روزہ رمضان سے تکرار کان یکون کی تاکید قصہ کے لئے ہی ضمیر کان مین واسطے
شان کے ہی۔ بعض کہتے ہین کہ یکون زائدہ ہی فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ پس مین استطاعت نہین رکھتی تھی یہہ کہ قضا کرون مگر شعبان مین
قَالَ يَحْيٰى الشُّغُلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور یحییٰ نے کہا یعنے یحییٰ نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ بی بی کو قضا روزے رکھنے سے اشتغال حضرت سے تھا أَوْ بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ شک راوی کا ہی من النبی ہی یا او بالنبی۔ اور جب حضرت اکثر شعبان مین روزہ رکھا کرتے۔ شغل واقع نہوتا۔ اور حضرت پر قسمت
بھی واجب نہین تھی **بَابُ** الْحَائِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ باب عورت حایضہ چھوڑنے مین روزے اور نماز کے قَالَ أَبُو الزِّنَادِ إِنَّ
السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّأْيِ ابو الزناد نے کہا کہ سنتین اور وجہین حق کی بہت سے خلاف رأے یعنے خلاف عقل و قیاس کے
آتی ہین فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا پس مسلمین چارہ نہین پاتے ہین اتباع سے ان چیزون کے جو سنت ہین اور حق ہین برخلاف عقل یعنے انکی
تبعیت کے سوا چارہ نہین گو کہ اسکی وجہ عقل ادراک نکرے مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ ازانجملہ یہہ ہی کہ حایضہ قضا
کرے روزہ اور قضا نکرے نماز۔ اور مقتضا عقل کا یہہ ہی کہ ہر دو فرض کی قضا کرے لاکن عقل یہانی جو اپنی دریافت کے خلاف پاوے اسکے لئے کوئی وجہ اور کوئی حکمت
نہین طلب کرتی ہی اور جانتی ہی کہ اسمین ایک حکمت بالغہ ہوگی۔ اگرچہ اسکو آپ نپاسکے **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ
لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جواب مین عورات کے کہ عورتون نے کہا کیا ہی نقصان
ہمارے دین کا۔ تب یہہ فرمایا کیا نہین ہی کہ جسوقت کہ وہ حایضہ ہوتی ہی نماز نہین پڑتی ہی اور روزہ نہین رکھتی ہی پس یہہ دین کی کمی سے ہی **بَابُ**
مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ باب حکم مین اس شخص کے وہ مرا اور اسپر قضا روزے رہے ہین وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلٰثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا
جَازَ اور حسن بصری نے کہا کہ کسیپر مرا اور تیس روزے رمضان کے اسکے ذمے پر ہین پس اگر تیس شخص ایک روز اسکے طرف سے روزہ رکھین جائز ہی اور مستغرق
ہی اس قول کے ساتھ حسن بصری رحمۃ اللّٰہ علیہ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا

[1] امام بخاری نے مرسل اسلئے کہا کہ یہہ تا مروی ہی مجاہد سے اور مجاہد ابو ہریرہ کو نہ پایا ۱۲

أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت نے فرمایا
جو شخص مرا اور اسکے ذمے پر روزے ہین تو روزہ رکھے اسکے جانب سے اسکا ولی اگرچہ اسکے بے اذن ہو۔ امام احمد و شافعی نے ظاہر حدیث پر حکم کیا ہی۔ اور اکثر علما
اسپر ہین کہ کسی کے جانب سے روزہ رکھنا فائدہ نہین رکھتا ہی جیسا کہ نماز کہ وہ عبادت بدنی ہی۔ اور علمانے اس حدیث کی تاویل کی ہی کہ روزے کا کفارہ مراد ہی ایک مسکین
کو کھانا دینے سے اور یہہ کفارہ بجا روزے کے ہی سند انکی فتوا بی بی عایشہ و ابن عباس کا ہی کہ انہون نے حکم کیا موتی کے طرف سے ساتھہ مسکین کو روزے کے بدلے کھانا کھلانے
اخرجہ البیہقی و عبد الرزاق قسط تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو متابعت کی موسی کی ابن وہب عمرو بن حارث سے وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ
روایت کی ہی اس حدیث مذکور کی یحیی نے ابن ابی جعفر سے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا
زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا ابن عباس نے کہا کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مقرر میری ماں موئی ہی
اور اسکے ذمے پر ایک مہینے کے روزے ہین آیا اسکے جانب سے مین قضا کرون قَالَ نَعَمْ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى فرمایا کہ قضا کر اور دین یعنے قرض خدا کا سزاوار تر
ہی کہ ادا کیا جاوے۔ اس حدیث کو مسلم نے صوم مین اور ابو داؤد نے ایمان و نذر مین اور اسیطرح نسائی و ابن ماجہ لائے ہین۔ اور مراد قضا سے کفارہ ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث مین
تصریح آئی ہی اور ترمذی اسپر گیا ہی قَالَ سُلَيْمَانُ وَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ سلیمان نے
کہا و حکم و سلمہ نے کہا کہ ہم تینون بیٹھے تھے جسوقت کہ مسلم بطین نے کسیکے ساتھہ یہہ حدیث روایت کی قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حکم و سلمہ نے
کہا کہ ہم نے مجاہد سے سنا کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کا ابن عباس سے وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کیا جاتا ہی ابی خالد سے کہ کہا حدیث کی ہمارے اعمش نے حکم و مسلم بطین و سلمہ بن کہیل سے
انہون نے سعید بن جبیر سے اور عطا و مجاہد نے ابن عباس سے قَالَ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت نے
حضرت سے عرض کی کہ میری بہن موئی ہی وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ اس اسناد سے ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ میری ماں موئی ہی وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ
وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اس اسناد سے ابن عباس سے مروی ہی کہ ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ میری ماں موئی ہی اور اسپر روزہ نذر ہی وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا
عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اس اسناد سے ابن عباس
سے مروی ہی کہ ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ میری ماں موئی ہی اور اسپر پندرہ روزے باقی ہین بنا اس حدیث کی ان احادیث کے اختلاف کا وجہ تعدد وقایع ہی جو ابن عباس
انسے خبر دی **بَابٌ** مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ باب اس بیان مین کہ کب روا ہی افطار کرنا روزہ دار کو وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ
قُرْصُ الشَّمْسِ اور افطار کیا ابو سعید خدری نے جسوقت کہ غائب ہوا قرص آفتاب **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا عمر بن الخطاب نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ منہہ لائی تیرگی شب کی اس جگہہ سے یعنے مشرق
کے جانب سے اور پیٹھہ دی اور گیا روز اس جگہہ سے یعنے مغرب کے طرف سے وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ اور غروب ہوا آفتاب۔ یہہ قید سب کے آنے اور دن کے جانے
کے لئے ہی۔ یعنے شب کا منہہ لانا اور دن کا جانا غروب آفتاب سے یا وین نہ جہت سے غبار اور ابر کے فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ پس تحقیق کہ روزہ دار وقت افطار مین آیا
پس چاہیئے کہ افطار کرے اس حدیث مین تعجیل افطار کی ترغیب ہی **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي

وقت افطار

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ یَا فُلَانُ
قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا کہ تھے ہم پیغمبر کے ساتھ جس حال مین کہ آپ روزہ دار تھے۔ پس جسوقت کہ آفتاب غائب ہوا۔ فرمایا بعض قوم کو
یعنے بلال کو کہ ای فلان اٹھ اور ستو کو پانی سے ملا ہمارے لئے فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَیْتَ بلال نے عرض کی کہ اگر آپ شب کرین روزے کو تمام کر کے
قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا بلال نے تین بار ایسا ہی
عرض کی حضرت نے ویسا ہی فرمایا پھر عرض کی کہ مقرر آپ پر روز کی روشنی ہی قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ حضرت نے فرمایا کہ اترا اور ستو
تیار کر پس بلال اترا اور ستو کو پانی سے ملایا لوگون کیلئے فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پھر حضرت نے نوش فرمایا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ
قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ پھر فرمایا جسوقت تم دیکھو شب کی اندھیری کہ تحقیق منہ لائی اس طرف سے۔ پس مقرر وقت افطار مین آیا روزہ دار۔ یہہ حدیث
جو سابق مین گذری اسمین بلال کی تکرار کا عذر بھی مذکور ہوا **بَابٌ** یُفْطِرُ بِمَا تَیَسَّرَ مِنَ الْمَاءِ وَغَیْرِهٖ باب اس بیان مین کہ افطار کرے جس چیز سے کہ میسر
ہو پانی سے اور سوائے اسکے۔ مستحب یہہ ہی کہ خرمے سے افطار کرین۔ اگر خرما نپاوین پانی۔ او صحت کو پہنچا کہ حضرت نماز سے آگے افطار کرتے رطب سے اگر وہ نپاتے تر سے۔ اگر
وہ بھی نپاتے پانی سے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی
قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ابن ابی اوفی نے کہا کہ ہم نے سیر کیا حضرت کے ساتھ اور آپ صائم تھے فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ
فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ پس حضرت نے شارہ کیا اپنی مبارک انگلی سے مشرق کی جانب۔ اس حدیث مین تین بار کے بعد بلال حضرت کے حکم کا تابع ہوا اور پہلی حدیث مین
کہ چہار بار واقع ہوا **بَابٌ** تَعْجِیْلِ الْاِفْطَارِ باب بیان مین جلدی کرنے مین افطار کے اول وقت مین **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ
فرمایا لوگ ہمیشہ نیکی پر رہینگے جبتک کہ جلدی کرین افطار مین۔ یعنے جسوقت کہ غروب متحقق ہو دیکھنے سے یا دو شخص عدل راست گو کے خبر دینے سے۔ اور ایک قول راجح سے
ایک بھی بس ہی۔ اور اگر فضیلت جانکے تاخیر کرے اور اگر بہتر نجانے کچھ مضایقہ نہین اس لئے کہ مستحب کا خلاف مکروہ نہین ہوتا ہی ہان اگر تحقیق غروب مین گمان ہو تعجیل
سنت نہین اگر شک ہو افطار حرام ہوگا۔ ابو ہریرہ نے اس روایت مین زیادہ کیا ہی کہ یہود و نصارا تاخیر کرتے تھے۔ ابو داود اور ابن خزیمہ وغیرہ ہمانے روایت کی ہی کہ انکی
تاخیر ستارے نمایان ہونے تک تھی اور ابن حبان و حاکم نے حدیث سہل سے روایت کی ہی لَا یَزَالُ اُمَّتِیْ عَلٰی سُنَّتِیْ مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ ہمیشہ رہیگی میری امت
میری سنت پر جبتک کہ انتظار نکرے افطار کے لئے ستارون کے ظاہر ہونیکا **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ
اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰی اَمْسٰی تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر مین پس روزہ رکھے یہان
تک کہ شب آئی قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰی تُمْسِیَ اسنے کہا اگر آپ انتظار کرین یہان تک کہ آوین شب مین وہ مرد یعنے بلال گویا
بحسب عرف عام قرص آفتاب کے غروب ہونے پر روشنی کے باقی رہنے کو شب نہین جانتا تھا۔ اور اسوقت حضرت کے فرمانے سے جانا کہ عرف شرع مین شب عبارت غروب آفتاب
سے ہی۔ اور یہہ سب تکرار عامہ مردم کے اطمینان کیلئے ہوگی **بَابٌ** اِذَا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ جسوقت کہ کوئی افطار کرے غروب آفتاب
کے شبہ سے رمضان مین اور طلوع کرے آفتاب تو آیا اس روزہ کو قضا کرے یا نہ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ
بی بی اسمانے کہا کہ ہمنے افطار کیا حضرت کے مبارک زمانے مین ابر کے دن پھر آفتاب نکلا قِیْلَ لِهِشَامٍ اَفَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ ہشام کو
کہا گیا آیا وے لوگ اس روزہ کے قضا رکھنے پر حکم کئے گئے کہا کہ قضا کے سوائے چارہ نہین۔ بعض روایات مین بدّ بحذف کلمہ لا آیا ہی۔ کہتے ہین کہ استفہام انکاری آیا
مقدر ہی یعنے قضا سے چارہ ہی۔ اور یہی ہی مذہب ائمہ اربعہ کا۔ اور کہتے ہین کہ باقی روز مین اسکو لازم ہی کہ امساک کرے رمضان کی حرمت کی جہت سے

تعجیل افطار

الحجر والناس

وقال معمر سمعت هشاما لا ادری اقضوا ام لا۔ اور معمر نے کہا کہ مین ہشام سے سنا کہ کہتا تھا مین نہین جانتا ہون کہ لوگون نے اس روزہ کو قضا کئے یا نہ۔ اور مجاہد و عطا و عروہ سے مروی ہی کہ اس روزہ کو قضا نہین اور انہون نے نسیان کی جگہہ پر رکھا ہی۔ اور بیہقی نے عمر فاروق سے دو روایت کی ہی۔ ایک مین قضا ہی اور دوسری مین عدم قضا اور عدم قضا کی روایت کی تضعیف کی ہی

باب صوم الصبیان باب بیان مین روزہ نابالغ لڑکون کے وقال عمر رضی اللہ عنہ لنشوان فی رمضان ویلک وصبیاننا صیام فضربہ اور عمر فاروق نے ایک مست کو رمضان مین دیکھ کے کہا وای تجہہ پر حالانکہ ہمارے کم عمر لڑکے روزہ رکھتے ہین پس اسکو حد سکر کی ماری۔ اور مروی ہی کہ اسکو شام کی طرف روانہ فرمایا۔ اور ظاہرا یہہ تعزیر روزہ نہ رکھنے کے سبب سے ہو

صوّام

حدثنا مسدد قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ عاشوراء الی قری الانصار من اصبح مفطرا فلیتم بقیۃ یومہ ومن اصبح صائما فلیصم ربیع نے کہا کہ حضرت نے روانہ فرمایا روز عاشورہ کے صبح کو انصار کے قریون کی طرف جو مدینہ طیبہ کے اطراف تھے کہ جسنے صبح کی ہو جس حال مین کہ کچھ کہا چکا ہی تو چاہئے کہ اپنے باقی روز کو تمام کرے۔ اور جو شخص کہ صبح کی ہو در حالیکہ روزہ دار ہی تو چاہیے روزہ رکھے قالت فکنا نصومہ ونصوم صبیاننا ربیع نے کہا کہ تھے ہم روز عاشورہ روزہ رکھتے اور اپنے خردگون اور کم عمرون کو بھی روزہ رکھواتے ونجعل لھم اللعبۃ من العھن فاذا بکی احدھم علی الطعام اعطیناہ ذاک اور ہم دیتے ایک انکو کھلونا جو اس سے بازی کرتے تھے۔ پس جب انسے کوی روتا کھانے کے لئے تو اسکو وہ کھلونا دیا کرتے حتی یکون عند الافطار یہان تک کہ رہتا وہ کھلونا انکے پاس افطار تک قال ابو عبد اللہ العھن الصوف مولف علیہ الرحمہ نے کہا کہ عہن صوف کے معنے مین ہی۔ جب لڑکون کا روزہ حضرت کے مبارک زمانے مین تھا ظاہر ہی کہ آپ نے اسپر اطلاع پائی ہون اور جب یہہ بات درجہ تقریر کو پہنچی حکم مرفوع کا رکھتی ہی۔

باب الوصال ومن قال لیس فی اللیل صیام لقولہ تعالی ثم اتموا الصیام الی اللیل باب بیان مین روزہ وصال کے وہ یہہ ہی کہ فرض یا نفل دو یا زیادہ بغیر افطار کے پیاپی رکھے اور شب کو کوئی چیز نہ کھاوے اور پانی بھی نہ پیوے۔ اور یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ کہا نہین ہی شب مین روزہ جہت سے فرمودہ خداے بلند کے جو فرمایا کہ تمام کرو روزہ شب تلک۔ یہان معلوم ہوا کہ روزہ روز مین ہی اور شب کا ابتدا روزہ کا انتہا ہی ونھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ رحمۃ لھم وابقاء علیھم اور منع فرمایا حضرت نے روزہ وصال سے یعنے امت پر مہربانی کے جہت سے اور انکے بدن و قوت کے حفاظت کے لئے وما یکرہ من التعمق اور یہہ باب اس بیان مین جو مکروہ رکھا گیا ہی مبالغہ تکلف کرنے مین اس چیز کے کہ جسکے لئے مکلف نہین ہین

صوم وصال منع

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ قال حدثنی قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تواصلوا انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ روزے مین وصل نکرو اسطرح پر کہ اصلا افطار نکرین قالوا انک تواصل قال انی لست کاحد منکم انی اطعم واسقی صحابہ نے کہا کہ آپ وصل کرتے ہو۔ فرمایا کہ مین تمہارے کسی کے سا نہین ہون تحقیق مین طعام دیا جاتا ہون اور پانی پلایا جاتا ہون او انی ابیت اطعم واسقی یا فرمایا کہ تحقیق مین شب کرتا ہون جس حال مین کہ طعام و آب دیا جاتا ہون معنے اس حدیث کے سابقا مذکور ہوے

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال قالوا انک تواصل قال انی لست مثلکم انی اطعم واسقی حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنی یزید بن الھاد عن عبد اللہ بن خباب عن ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل الی السحر ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ مقرر اسنے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے وصل نکرو تم پس تمہارے سے جو وصل کرے تو وصال کرے سحر تک قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال لست کھیئتکم کہنے لگے مقرر آپ وصل کرتے ہو یا رسول اللہ۔ فرمایا مین نہین ہون مانند حال تمہارے انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساق یسقین مقرر مین شب کرتا ہون جس حال مین کہ مجھے طعام دینے والا کہ وہ طعام دیتا ہی اور پانی پلانیوالا ہی وہ پانی پلاتا ہی یعنے وہ خدا تعالی ہی کہ غذا روحانی سے تقویت دیتا ہی

حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ومحمد ھو ابن سلام قالا حدثنا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رض قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال رحمۃ لھم فقالوا انک تواصل قال انی لست کھیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساق یسقین قال ابو عبد اللہ لم یذکر عثمان

رَحْمَةً لَهُمْ بخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ عثمان ہیہ دو کلمہ رحمۃ لہم ذکر نکیا **بَابُ** التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ باب بیان میں عقوبت اس شخص کے جو زیادتی کرے ایام میں
روزہ وصال کی رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت کی یہی تنکیل کی انس نے حضرت سے **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي
الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فرمایا کون
ہی تمہارے بیچ میرے مانند مقرر میں شب کرتا ہوں جس حال میں کہ طعام دیتا ہی میرا پروردگار مجھ کو اور پانی دیتا ہی مجھ کو فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ
پس جسوقت کہ انہوں نے ابا کیا اسکو کہ باز آویں وصال سے وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ صوم وصال کیے حضرت نے ان لوگوں کے ساتھ ایک روز پھر
اور ایک روز پھر دیکھا ہلال کو فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ پھر فرمایا اگر تاخیر کرتا مہینا ہر آینہ میں زیادہ کرتا تمہارے لئے وصال میں یہاں تک کہ تم عاجز آتے اور مضطر ہوتے
ترک وصال میں كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا اور یہہ مواصلت بیچ مانند عقوبت کے تھی جسوقت کہ انہوں نے صوم وصال سے باز آنا نچاہا **حَدَّثَنَا** يَحْيٰى قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ ابوہریرہ
نے حضرت سے سنا کہ فرمایا دور رکھو اپنے کو وصال سے اور وصال کو آپ سے دو بار قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي اسکا ترجمہ گذرا۔
فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ پس تحمل کرو عمل سے اس چیز کو کہ اسکی طاقت رکھو اکلفوا بضم ہمزہ وسکون کاف وفتح لام ہی باب علم سے الزم ہوا کے معنے میں کہتے
ہیں **بَابُ** الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ باب جواز میں وصال کے سحر تک۔ یعنے امساک کرنا وقت سحر تک یہہ شابہ وصال کے ہی نہ حقیقت اسکی **حَدَّثَنَا**
إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ **بَابُ** مَنْ أَقْسَمَ عَلٰى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ
حکم میں اس شخص کے کہ سوگند دلاوے اپنے بھائی پر اس بات پر کہ اپنا روزہ افطار کرے روزہ نفل سے یعنے کہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ تمہارا کھانا میں نہ کھاؤں جب تک تو کھائے وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ
قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ اور اعتقاد نکیا افطار کرنیوالے پر قضا کا۔ جسوقت کہ افطار اسکے حال کے موافق تر ہو مثلاً معذور ہو یا اسکو روزہ بیمار کر دیگا۔ اور شیخ
ابن حجر ارفق نقل کیا ہی واو کے بدل را لایا ہی مراد ہر دو کے ایک ہی ہی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ
عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ابوجحیفہ نے کہا کہ برادری
باندھی حضرت نے درمیان سلمان فارسی اور ابودرداء کے فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً پس ملاقات کی سلمان نے ابودرداء کی اور اسکی عورت ام الدرداء
کو دیکھا پراگندہ اور میلے کپڑوں میں فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا پس سلمان نے ام درداء کو کہا حال
ہی تیرا جو ترک زینت کرتی ہی بولی تیرے برادر ابوالدرداء کو دنیا میں کوئی حاجت نہیں اور بعض روایات میں فی الدنیا کی جگہہ فی النساء یعنے عورات کے ساتھ حاجت
نہیں رکھتا ہی۔ اور ابن خزیمہ نے بیچ زیادہ کیا ہی کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہی اور شب کو قیام کرتا ہی فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا پس ابودرداء
آیا اور سلمان کے لئے ایک طعام مہیا کیا فَقَالَ كُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ پس کہا سلمان نے ابودرداء کو کہ تم بھی کھاؤ ابودرداء کہا کہ میں روزہ دار ہوں قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ
سلمان کہا میں کھانیوالا نہیں جب تک تو بھی نکھاوے قَالَ فَأَكَلَ کہا پس کھایا ابودرداء سلمان کے ساتھ۔ اس حدیث میں کوئی سوگند کا ذکر نکیا تا ترجمہ کے موافق ہو۔ اور کہتے ہیں
کہ بخاری علیہ الرحمہ نے دوسری طریق میں سوگند لائی ہی۔ اور یہاں اسی پر اکتفا کیا۔ اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ سلمان کا قول جو ما انا باکل آیا ہی اسمیں قسم مقدر ہی یعنے
وَاللهِ مَا أَنَا بِآكِلٍ جیسا کہ خدا عزوجل کے قول وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قسم مقدر ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ کسی مطلب کے ثابت کرنے میں دوسری طریق پر اکتفا
کرنا جو مذکور نہیں بہت بعید ہی اور تقدیر قسم کا قائل ہونا بھی بے دلیل اور بے قرینہ ہی فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ پس جب
شب آئی ابودرداء نے چاہا کہ قیام کرے تو سلمان نے کہا کہ سو جاؤ یعنے زاکہ نوافل میں قیام کرے فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ پس ابودرداء سو یا پھر گیا کہ

الجزء الثامن

نماز میں قیام کرے سلمان کہا کہ سو جا فلما کان من آخر اللیل قال سلمان قم الآن فصلیا جب آخر شب آئی سلمان نے کہا اب اٹھو۔ پس ہر دو نماز پڑھنے نماز
تہجد، سلمان نے چاہا کہ اسکو مجاہدے سے باز رکھے اور جو تعب کہ عبادت میں کھینچتا او حق عورت ادا نہیں کرتا ہی اس سے روکے فقال له سلمان ان لربک علیک حقا
ولنفسک علیک حقا ولاهلک علیک حقا سلمان کہا مقرر تیرے پروردگار کے لئے تجھ پر ایک حق ہی اور تیرے نفس کے لئے تجھ پر ایک حق
ہی اور تیری عورت کے لیے تجھ پر ایک حق ہی فاعط کل ذی حق حقه پس دیجیے ہر صاحب حق کو حق اسکا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فذکر ذلک فقال صدق سلمان پھر ابو درداء حضرت کے پاس آیا اور اسکا ذکر کیا تو حضرت نے فرمایا کہ راست کہا سلمان **باب** صوم شعبان
باب بیان میں روزہ شعبان کے اور استحباب میں اسکے **حدثنا** عبد الله بن یوسف حدثنا مالک عن ابی النضر عن ابی سلمة عن عائشة
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم ابی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت
روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ پھر افطار نہ کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے روزہ نہ رکھینگے وما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم
استکمل صیام شهر الا رمضان اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ تمام کئے ہوں روزے کسی مہینے کے مگر رمضان وما رأیته اکثر صیاما منه فی شعبان
اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ اکثر روزہ رکھتے مگر شعبان میں **حدثنا** معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن یحیی عن ابی سلمة
ان عائشة رض حدثته قالت لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم یصوم شهرا اکثر من شعبان ابی سلمہ سے مروی ہی کہ بی بی عائشہ نے
اس حدیث کی کہ نہیں تھے حضرت روزہ رکھتے کسی مہینے میں زیادہ شعبان سے فانه کان یصوم شعبان کله تحقیق تھے حضرت روزہ رکھتے شعبان تمام۔ اور کہتے ہیں کہ
مراد کل سے اکثر ہی اور کہہ سکتے ہیں کہ کبھی ایسا بھی تھا۔ ہر تقدیر یہہ بات اسکی منافی نہیں جو حدیث سابق میں واقع ہوئی کہ سوائے رمضان کے سارا مہینا روزہ نہ رکھتے۔ اور یہہ
استثنا بھی بطور غالب عادت کے تھا۔ اور موئد اس معنے کے ہی وہ جو آپ کے تکثیر صیام میں کہتے ہیں کہ اسکا یہہ سبب تھا کہ کبھی سفر میں ایام بیض کے روزے فوت ہوتے سو اسکو
ماہ شعبان میں جمع کرتے۔ اور کبھی مکرر رکھتے۔ اور ظاہر یہہ ہی کبھی ایام بیض میں افطار کرنیکا بھی اتفاق پڑتا وکان یقول خذوا من العمل ما تطیقون اور
فرماتے کہ لو عمل سے اس چیز کو جو اسکی طاقت رکھو فان الله لا یمل حتی تملوا پس تحقیق کہ خدا تعالی ملال نہیں لیتا ہی یعنے تمہارے معاملہ میں ملال کا نہیں کرتا
ہی کہ تمہارے سے قطع ثواب قطع فضل و رحمت کرے جبتک کہ تم ہی عمل کرنے سے ملول ہوں واحب الصلوة الی النبی صلی الله علیه وسلم ما دووم
علیه وان قلت اور نمازوں میں سے دوست حضرت کے پاس وہ نماز تھی کہ اسپر ہمیشگی کی جاوے اگرچہ تھوڑی ہو وکان اذا صلی صلوة داوم علیها اور عادت شریف
یہہ بھی کہ جب کوئی ایک نماز پڑھتے اسپر مداومت کیا کرتے **باب** ما یذکر من صوم النبی صلی الله علیه وسلم وافطاره باب بیان میں
اس چیز کے جو ذکر کیا جاتا ہی حضرت کے روزہ رکھنے اور افطار کرنیکی طرح سے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا ابو عوانة عن ابی
بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ما صام النبی صلی الله علیه وسلم شهرا کاملا قط غیر رمضان ابن
عباس سے کہا کہ روزہ نہ رکھا پیغمبر خدا نے ایک مہینا سارا ہرگز رمضان کے سوائے ویصوم حتی یقول القائل لا والله لا یفطر اور روزہ رکھتے یہاں تک کہ کہتا کہنے والا
قسم ہے خدا تعالی کی کہ افطار نہ کرینگے ویفطر حتی یقول القائل لا والله لا یصوم اور افطار کرتے یہاں تک کہ کہتا کہنے والا قسم ہے الله تعالی کی کہ روزہ
نہ رکھینگے۔ اور کلمہ لا قسم پر زائدہ آیا ہی جیسا کہ لا اقسم میں زائدہ ہی **حدثنا** عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنی محمد بن جعفر عن
حمید انه سمع انسا یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یفطر من الشهر حتی نظن ان لا یصوم منه تھے پیغمبر
خدا کہ افطار کرتے کسی مہینے میں یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ افطار کرینگے ویصوم حتی نظن ان لا یفطر منه شیئا اور روزہ رکھتے کسی مہینے میں
یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ افطار نہ کرینگے وکان لا تشاء تراه من اللیل مصلیا الا رأیته اور تھے حضرت کہ نہیں چاہتا تو کہ دیکھے شب میں انکو نماز پڑھتے مگر یہہ
دیکھتا انکو نماز پڑھتے ولا نائما الا رأیته اور نہیں چاہتا تو کہ دیکھے آپ کو سوتے مگر دیکھتا انکو۔ مقصود یہہ کہ حضرت کے دو حالتیں تھیں کبھی رات کو قیام بہت کرتے۔
کبھی شب کے درمیان اور کبھی آخر شب میں۔ اور کبھی دیکھنے والے کو اتفاق پڑتا کہ وہ اول شب میں دیکھتا۔ اور کبھی بحسب اتفاق درمیان شب کے دیکھتا۔ اور کبھی آخر شب میں

روزہ شعبان

حضرت کا صوم تطوع و افطار

نفل کا بیان سنت نماز و روزہ

اور گمان کرتا کہ تمام شب قیام کئے ہین - اور کبھی دیکھنے والیکو ان وقات کے سوا دیکھنے کا اتفاق پڑتا گمان کرتا کہ قیام نہین فرمایا - اور ایسی ہی تقریر حضرت کے صیام مین بھی آئی
ہی - اور جانا چاہیے کہ یہ صیام و قیام جو مذکور ہو سوا نماز و روزہ رواتب اس جناب کے ہی نماز تہجد ہو یا ایام مقرری کے روزے جو دائم تھے اور ہمین تخلف نہین آتا تھا قال
سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا
إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ انس نے کہا کہ مین نہین تھا دوست رکھتا کہ انکو دیکھون مہینے مین روزہ دار - مگر یہہ کہ دیکھتا تھا مین انکو - اور نہ افطار کرنیوالے مگر یہہ کہ
دیکھتا تھا مین انکو - قول انس کا جو احب آیا ہی اس رو سے ہی بسبب اسکے طرف کہ از روئے محبت کے حضرت کے احوال شریف کے نظارہ جویا تھے - وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا
نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ اسکے معنے اور تقریر تو مذکور ہوئی اور دوسرے معنے کی تقریر یون ہی کہ انس سے جو ہمیشہ خدمت شریف مین تھے خالی چھپا سے نہین وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَ
لَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نہ مس کیا مین ہاتھ سے کسی خز کو اور نہ کسی ریشم کو نرم زیادہ حضرت کی ہتھیلی سے خز
بفتح خاء معجمہ و تشدید زاء ہی اصل لغت مین جانور کے معنے مین ہی اسکے بال کے جامہ خز بنتے ہین وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً
مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نہ سونگھا مین کسی مشک کو اور نہ عنبر کو کہ بہتر ہو بو اسکی بو سے رسول خدا کے - مسست کسر سین اول کے ہے
اور اسیطرح شممت مین بکسر میم اول ہے بر لغت فصیح **بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ** باب اس بیان مین کہ بدن کو ایک حق ہی روزہ نفل مین یعنے بدن کی رعایت
کیا چاہیے تا ناتوان اور بیماری کو نہ پہنچے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت نے مجھے فرمایا ای عبداللہ
ایا خبر دیا جاؤن مین کہ مقرر تو روزہ رکھتا ہی دن کو اور قیام کرتا ہی شب کو مین نے کہا ہان یا رسول اللہ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ پس فرمایا کہ ایسا
مت کیا کر یعنے ہمیشہ روزہ اور قیام لازم نہ کر لے بلکہ کبھی دن کو روزہ رکھ اور کبھی افطار کر - اور کبھی شب مین قیام کر اور کبھی سو جا فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ
لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا مقرر تیرے تن کو تیرے پر ایک حق ہی کہ تو اسکو سختی اور مجاہدہ مین نڈالے - اور تیرے ہر دو آنکھ کو تیرے پر ایک حق ہی کہ خواب کرے اور آرام دو
وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا و تیری عورت کے لئے تیرے پر ایک حق ہی کہ اسکو ادا کیا چاہیے اور تیرے زائر کے لئے تیرے پر ایک
حق ہی کہ اسکی ضیافت کرے - اور اسکے ساتھ ہم طعام ہووے - زور بفتح زا و سکون واو مصدر ہی معنے مین زائر کے یا جمع زائر ہی وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ اور مقرر بس ہی تجھے یہہ کہ روزہ رکھے تو ہر مہینے مین تین روز اور با بحسبک مین زائدہ ہی سکون سین و فتح ہر دو بھی آئے ہین فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ
عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ پس تحقیق تجھے ہر نیک عمل کے لئے اسکے دس مانند ہی - پس اس حال مین ہر مہینے مین تین روزے تمام سال کے صیام کا اجر
و ثواب رکھتے ہین فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ عبداللہ بن عمرو کہتے ہین کہ مین نے سختی لی اپنے پر پس منع اور زجر مین بھی مجھہ پر سختی دی گئی قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنِّي قَدْ أَجِدُ قُوَّةً مین نے عرض کی یا رسول اللہ مقرر مین پاتا ہون اپنے مین ایک قوت کہ روزہ ضعف نہین لائیگا مجھہ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ
وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ فرمایا کہ روزہ رکھہ روزہ نبی خدا داؤد علیہ السلام کا اور اسپر زیادہ مت کر قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ
مین نے کہا کہ کیا روزے تھے نبی حق داؤد علیہ السلام کے - فرمایا آدھا سال اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک روز روزہ رکھتے دوسرے روز افطار کرتے فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ
بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس عبداللہ بن عمرو کہتے بعد پیری کو پہنچنے کے کہ کاش مین قبول کرتا رخصت
رسول خدا کی وہی تین روزے جو ہر مہینے مین فرمائے **بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ** باب بیان مین حق مہمان کے روزہ مین - یعنے حق مہمان کا
وہ ہی کہ اسکی موافقت کر کے میزبان بھی افطار کرے - شرح قسطلانی مین اس باب کو بالا تر باب حق الجسم في الصوم کے لایا ہی یہہ تقدیم ناظر ہی اس بات پر کہ یہہ پہلا باب
باب حق الجسم ہو **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابو سلمہ نے کہا کہ حدیث کی

عبیرة
یحسبک

مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے اور کہا آپ نے مجھ سے پیغمبر خدا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا پس ذکر کیا اس حدیث کو جو باب سابق میں گذری - اور یہاں مختصر لائی اس سے ایک ٹکڑا جو مثبت ترجمہ باب کا ہی **بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ** باب بیان میں
ہمیشہ روزہ رکھنے کے کہ مستحب ہے یا نہ - امام شافعی اسکے استحباب کے قائل ہیں - اور مؤلف علیہ الرحمہ کا کلام اس حدیث سے جو اس باب میں لائی عدم استحباب
میں ناظر ہی - اسلئے کہ حضرت نے عبداللہ بن عمرو کو جو ہمیشہ روزہ رکھتے تھے زجر سے منع کیا - اور حدیث سلمان و ابو درداء کی جو اسکے آگے مذکور ہوئی وہ بھی اسی میں ناظر
ہی - اور ہمیشہ روزہ رکھنے سے عادت طبعی ہو جاتی ہی روزہ کی مشقت جو موجب اجر کا ہو باقی نہیں رہتی - اس جہت سے مشقت صوم داودی میں بیشتر کہتے ہیں - اور وہ
جو صوفیہ کرام ابتداء احوال میں ریاضت اور نفس کی کسر شہوت کے لئے دوام صیام اختیار کئے ہیں وہ معالجات کے قسم سے ہی جو امر مکروہ سے بھی علاج روا رکھے ہیں - اور اسباب میں مقالہ
حق وہ ہی جو امام سبکی نے کہا کہ صوم دہر سے اگر کوئی حق واجب فوت ہو جیسا کہ حق عورت کا - اور حقوق اللہ جو فرائض و واجبات ہی اگر ان سے کوئی حق فوت ہو حرام ہی - اور اگر
کوئی حق مندوب کہ جسکی رعایت روزہ نفل سے بہتر ہی فوت ہو مکروہ ہی - اور ظاہر یہہ ہی کہ رعایت مہمان عزیز کی اسی قبیل سے ہی - اور اگر کوئی حق فوت نہو دوام صوم
ہی بلکہ مستحب - ابن دقیق العید نے کہا کہ مصالح و مفاسد افعال عباد کے متعارض ہیں اور بخصوص ہمکو معلوم نہیں - پس بموجب اسکے حکم کرنا ہو سکتا نہیں جس وقت کہ مدار اسپر متوجہ ہو

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ
عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت خبر دئے گئے کہ مقرر میں کہتا ہوں کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ ہر آئینہ میں دن کو روزہ رکھونگا اور تمام شب قیام کرونگا جب تک زندہ رہونگا فَقُلْتُ
لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ پس میں نے حضرت سے کہا کہ تحقیق میں نے یہہ کہا ہی آپ پر میرا ماں باپ کے بدل ہو عبارت میں ایک کلام مطوی ہی - تقدیر یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
تو ہی ہی جو یہہ کہا قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فرمایا مقرر تو اسکی طاقت نہیں رکھتا ہی کہ مدت عمر ایسا کرے روزہ رکھ اور کبھی افطار کر اور
قیام شب کر اور خواب بھی کر وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ روزہ رکھ مہینے سے تین دن یعنی تین روز لازم کر لے فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ
مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ پس مقرر ایک نیکی اسکے دس مانند ہی - اور یہ تین روزے صیام دہر ہی قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ میں نے کہا کہ میں طاقت
رکھتا ہوں اس سے زیادہ کی قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ فرمایا پس ایک روزہ رکھ اور دو روز افطار کر قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا میں نے کہا کہ مقرر میں اس سے زیادہ پر طاقت رکھتا ہوں تو فرمایا ایک روز روزہ رکھ اور ایک روز افطار کر فَذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ
وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ اور یہہ روزہ داود علیہ السلام کا ہی اور یہہ روزہ روزوں سے بہتر ہی اجر و ثواب میں قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ میں نے
کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں قَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فرمایا ہی کہ اس سے کچھ افضل نہیں - یہہ حدیث صریح ہی اسباب میں کہ اگر کوئی کمال طاقت رکھتا
ہو اسکو بھی صوم دہر ممنوع ہی - اور اس امر کی تخصیص ساتھ عبداللہ بن عمرو کے ساتھ تکلف ہی **بَابُ** حَقِّ الْاَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ اَبُوْ جُحَيْفَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب بیان میں حق زن و فرزند اور قرابت کے جو روزے میں وایک حق رکھتے ہیں انکا کوئی حق فوت نہو روایت کی ہیں اسکی ابو جحیفہ
نے حضرت سے جیسا کہ حدیث سلمان و ابو درداء سے معلوم ہوا **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً
اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاُصَلِّي
اللَّيْلَ ابو العباس شاعر نے خبر دی ہی عطا کو کہ عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ مقرر حضرت کو یہہ بات پہنچی کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں اور ہر شب نماز پڑھتا ہوں فَاِمَّا
اَرْسَلَ اِلَيَّ وَاِمَّا لَقِيْتُهٗ یا حضرت نے کسیکو میرے پاس بھیجا یا میں نے حضرت سے بے طلب ملاقات کی فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّيْ
وَلَا تَنَامُ پس فرمایا کیا میں خبر دیا گیا ہوں کہ مقرر تو روزہ رکھتا ہی اور اصلا افطار نہیں کرتا ہی اور راتوں جگتا ہی اور خواب نہیں کرتا ہی فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ
وَنَمْ پس روزہ رکھ اور افطار کر اور قیام شب کر اور خواب کر فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِنَفْسِكَ وَاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا پس مقرر تیرے ہر دو
آنکھ کو تجھ پر ایک حق ہی اور مقرر تیرے نفس کو اور تیری عورت کو تیرے پر ایک حق ہی کہ انکو آسودہ رکھے اور ملایمت کرے اور عیال کی حق ادائی کے لئے کسب کرے

قلت اني لاقوى لذلك میں نے کہا کہ تحقیق میں ہمیشہ روزہ رکھنے کا قوت رکھتا ہوں باوجود فرمانے اس جناب کے کہ دوام صیام میں حقوق فوت ہوتے ہیں ابن عمر نے جو ایسا کہا گویا اسکی مراد یہہ تھی کہ باوجود دوام صوم کے سب حقوق مذکورہ ادا کر سکتا ہوں۔ پوشیدہ نرہے کہ بعض حقوق خصوصا شب کا خواب کسطرح ادا ہو سکے اسلیے حضرت نے قبول نفرمایا قال فصم صيام داود قال وكيف عبداللہ بن عمرو نے کہا وے کیسے ہیں صیام داود قال كان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقى فرمایا کہ داود علیہ السلام روزہ رکھتے ایک روز اور افطار کرتے ایک روز۔ اور نہیں بھاگتے جسوقت کہ دشمن سے ملاقات کرتے۔ یعنے افطار سے اپنے قوت کو نگاہ رکھتے اور حملہ دشمن سے نہ بھاگتے قال من لي بهذه يا نبي الله عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ کون ہے کہ عہدہ برامد کرے اس خصلت اخیر میں یعنے دشمن سے جو بھاگتا ہی یارسول اللہ۔ یعنے اسکی دشواری اس سے زیادہ ہی کہ اسکے عہدہ سے باہر آؤں اور اپنے قوت کو اسمین ظاہر کروں قال عطاء لا ادري كيف ذكر صيام الابد قال النبي صلى الله عليه وسلم لا صام من صام الابد مرتين عطا ابن رباح کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کسطرح ذکر کیا صیام ابد کا یعنے میں نہیں جانتا ہوں کہ صیام ابد کا ذکر کس طرح آیا ہی اس قصہ میں۔ مگر یہہ کہ یاد رکھتا ہوں کہ فرمایا کہ روزہ نرکھا وہ شخص جو صوم ابد رکھا دوبار فرمایا یعنے ثواب صوم کا نپایا اسلیے کہ اسباب میں حکم الہی کا خلاف کیا اور کراہت صوم ابد میں یہہ حدیث ظاہر ہی یا یہہ کلام دعا ہی پس واسطے اس شخص کہ حضرت اسکے حق میں یہہ دعا کریں یا اس شخص کے حال سے خبر دین اور ادنی مرتبہ اسکا کراہت ہی باب صوم يوم وافطار يوم باب ایک روزہ رکھنے اور ایک روز افطار کرنے میں حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن مغيرة قال سمعت مجاهدا عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صم من الشهر ثلثة ايام عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت نے فرمایا روزہ رکھہ ہر مہینے سے تین روز قال اني اطيق اكثر من ذلك عبداللہ نے کہا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فما زال حتى قال صم يوما وافطر يوما پس ہمیشہ اسکا یہی حال تھا یعنے یہی کہتا تھا۔ یہان تک کہ حضرت نے اسکو فرمایا کہ روزہ رکھہ ایک دن اور افطار کر ایک دن فقال اقرأ القران في كل شهر پھر فرمایا کہ قرآن پڑھ ہر مہینے میں قال اني اطيق اكثر من ذلك فما زال حتى قال في ثلث کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں پس ہمیشہ یہی کہتا تھا۔ یہان تک کہ فرمایا کہ تین شب میں ختم کر۔ مسلم میں ابو سلمہ کی طریق سے روایت کی ہی کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا اور ہر شب میں ایک ختم قرآن کرتا تھا حضرت نے فرمایا کہ ایک مہینے میں ختم کر میں نے عرض کی مجھے اس سے زیادہ طاقت ہی فرمایا بیس روز میں ختم کر پھر میں نے ویسا ہی عرض کی تو فرمایا کہ دس روز میں ختم کر پھر میں نے عرض کی تو فرمایا کہ ہفتہ میں ختم کر اس سے زیادہ کم مت کر۔ اور مصابیح میں کہتا ہی کہ اسیلیے ہی کہ اکثر علما نے سات شب سے کم میں ختم منع کیا ہی فقط باب صوم داود عليه السلام حدثنا ادم قال حدثنا شعبة قال حدثنا حبيب بن ابي ثابت قال سمعت ابا العباس المكي وكان شاعرا وكان لا يتهم في حديثه اور تھا ابو العباس شاعر اور وہ اپنی حدیث میں متہم نہیں تھا دروغ سے۔ جیسا کہ شعرا متہم رہتے ہیں اور بعض شروح میں کہا کہ کذب سے متہم نہیں اگرچہ اعتقاد تشیع کے ساتھہ متہم تھا قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم انك لتصوم الدهر وتقوم الليل فقلت نعم عبداللہ نے کہا کہ حضرت نے بر سبیل استفسار فرمایا کیا مقرر تو روزہ رکھتا ہی ہمیشہ اور قیام کرتا ہی ہر شب میں میں نے کہا ہاں قال انك اذا فعلت ذلك هجمت له العين ونفهت له النفس فرمایا کہ جب تو نے اسکی عادت کی ضعیف ہو گے اسکے لئے اسکی آنکھیں اور عاجز اور درماندہ ہوگا اسکے لئے اسکا نفس لک فرمانے کی جگہہ لہ بطریق التفات کے لائے ہیں۔ اور بعض روایات میں هجمت بدل فا اور نا مثلثہ جیسا کہ فومہا تومہا میں بھی آیا ہی اور نهكت کاف سے بھی روایت کی ہیں نہک عقوبت میں مبالغہ کے معنے میں ہی لا صام من صام الدهر روزہ نرکھا وہ شخص جو ہمیشہ روزہ رکھا صوم ثلثة ايام صوم الدهر كله تین روز رکھنا ہر مہینے میں گویا تمام سال کے روزے ہیں قلت فاني اطيق اكثر من ذلك قال فصم صوم داود كان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقى حدثنا اسحق الواسطي قال حدثنا خالد بن عبد الله عن خالد الحذاء عن ابي قلابة قال اخبرني ابو المليح قال دخلت مع ابيك على عبد الله بن عمرو ابو الملیح نے کہا کہ میں تیرے باپ کے ساتھہ عبداللہ بن عمرو پر آیا۔ ابی قلابہ کنیت ہی اور اسکے باپ کا نام زید بن عمرو البصری ہی فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر له صوم

پس عبد اللہ نے ہمارے سے حدیث کی کہ مقرر حضرت کے پاس میرے داؤد صوم کا ذکر کیا گیا فدخل علیّ فالقیت لہ وسادۃ من ادم حشوھا لیف پس حضرت ہمارے پاس تشریف لائے دیں آپکے لیے ایک بالش چرمی جو الاحسین خرمے کا نار تھا فجلس علی الارض و صارت الوسادۃ بینی وبینہ۔ پس حضرت زمین پر تشریف رکھے۔ اور وہ بالش میرے اور حضرت کے درمیان تھی۔ فقال اما یکفیک من کل شھر ثلثۃ ایام پھر فرمایا کیا تجھے بس نہیں ہر مہینے سے تین روز قال قلت لا یا رسول اللہ عبد اللہ کہتا ہی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ بس نہیں قال خمسا قلت لا یا رسول اللہ فرمایا پانچ روز کہ میں نے کہا یا رسول اللہ بس نہیں قال سبعا قلت لا یا رسول اللہ فرمایا سات روز میں نے کہا بس نہیں یا رسول اللہ قال احدی عشرۃ فرمایا گیارہ روز ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فوق صوم داؤد شطر الدھر صم یوما وافطر یوما نصف دھر پس آپ نے فرمایا کہ نہیں ہی روزہ اوپر داؤد علیہ السلام کے روزہ پر جو نصف دہر ہی ایک روز روزہ ایک روز افطار یعنی آدہے سال روز ہوتے ہیں

باب صیام البیض ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ باب بیان میں صیام ایام بیض کے جو تیرہوین چودہوین پندرہوین ہر مہینے کی ہی۔ بیض بکسر با موحدہ وسکون تحتیہ جمع ابیض کا ہی معنے میں سفید کی اکثر روایات میں صیام ایام البیض ہے اور بر تقدیر ثانی صفت انکی ہی یعنے ایام اللیالی البیض اور ابو ذر کی روایت میں جو کشمیہنی سے آئی ہی ثلثۃ عشر واربعۃ عشر وخمسۃ عشر ہی اور یہہ باعتبار دنوں کے ہی اور اول باعتبار راتوں کے ہی قسطلانی نے کہا کہ یہہ صفت ایام کی نہیں ہوسکتی ہی اس لیے کہ ایام مہینے کے سفید ہیں ان تین روزونکی تخصیص نہیں واہل لغت انکار کرتے ہیں ایام البیض سے اور نہیں کہتے ہیں مگر اللیالی البیض شیخ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا کہ سارا دن عبارت ہی اس بات سے کہ روز شب کے ساتھ ہو پس لا ایام البیض بطریق توصیف کے ہی اور سبقت کی ہی اس معنے کے ساتھ ابن منیر نے کہا کہ یہہ وہم ہی مردود ہے اور مکذب ہی اسکو حدیث صحیح جو ابن بطال نے روایت کی ہی شعبہ سے اسنے انس بن سیرین سے اسنے عبد الملک بن منہال سے اسنے اپنے باپ منہال سے کہ کہا امرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الایام البیض وقال ہو صوم الدہر۔ اور کہا کہ یوم نام لیل و نہار کا ہی اور یوم تمام ابیض نہیں مگر یہہ تین روز کہ انکی راتین چاند سے اور دن آفتاب سے روشن ہی پس تمام روز روشن ہوگا انتہی۔

حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ابو التیاح قال حدثنی ابو عثمان عن ابی ہریرۃ قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلث صیام ثلثۃ ایام من کل شہر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام ابو ہریرہ نے کہا کہ وصیت کی میرے دوست جانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیز کی تین روزہ ہر مہینے سے اور دو رکعتین نماز ضحی کی اور یہہ کہ وتر پڑہوں سونے سے آگے۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ جو ہمیں صیام ایام بیض ہی اور حدیث میں مطلق تین روزے واقع ہوے۔ خالی تکلف سے نہیں اور کہتے ہیں کہ بعض روایات میں ابو ہریرہ سے تعیین ایام بیض کی واقع ہوئی جیسا کہ نسائی نے لائی اور تصحیح کی اسکی ابن حبان نے طرق سے موسی بن طلحہ کے ابو ہریرہ سے اور یہہ عادت مولف کی ہی کہ اکتفا کرتا ہی ایک طریق پر جو دوسرے لاتے ہیں جانئے کہ بہت احادیث صحیحہ میں تین روز واقع ہوے اور انہیں تعیین ایام کی آئی ہی ساتھ اقوال مختلفہ کے ایک یہہ کہ بے تعیین تین روزہ دوسرا تین روز شروع ماہ سے تیسرا یہہ کہ بی بی عائشہ نے کہا کہ شنبہ یکشنبہ دوشنبہ ایک مہینے میں اور سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ دوسرے مہینے میں۔ اور ایک قول سے ہر مہینے سے اخیر کے تین روز۔ اور مذہب امام اعظم اور صاحبین کا اور امام شافعی و امام احمد کا یہی تین روز ایام بیض ہیں۔ الی غیر ذلک من الاقوال

باب من زار قوما فلم یفطر عندہم باب بیان میں اس شخص کے کہ زیارت کرے ایک قوم کی اور صائم روزہ دار ہی روزہ نفل اور افطار نکرے انکے پاس

حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا خالد ھو ابن الحارث قال حدثنا حمید عن انس بن مالک قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن انس نے کہا کہ حضرت تشریف لائے میری والدہ ام سلیم کے گھر پس میری ماں خرما اور روغن آپکے پاس لائی قال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم حضرت نے فرمایا پھیر لیجاؤ تم اور رکھو تم اپنے روغن کو اسکے مشک میں اور اپنے کھجور کو اسکے ظرف میں پس تحقیق کہ میں روزہ دار ہوں ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر المکتوبۃ پھر کھڑے رہے گھر کے ایک گوشہ میں اور نماز نفل پڑہی فدعا لام سلیم واھل بیتہا پس دعا کی ام سلیم اور اسکے گھر والوں کے حق میں فقالت ام سلیم یا رسول اللہ ان لی خویصۃ ام سلیم نے عرض کی یا رسول اللہ میرے سے ایک خاص دعا کیجیے قال ما ھی قالت خادمک انس

فرمایا کیا ہی خاص ہی خادم تیرا یعنی تیرے لئے کیا خاص مطلوب ہی غرض کی یہ تھی کہ وہ انکے حق مین دعا کیجئے فما ترک خیر آخرۃ ولا دنیا الا دعا لی بہ پس آپ نے چھوڑا کوئی نیکی آخرت کی اور دنیا کی مگر دعا کی میرے لئے اس نیکی کے ساتھ اللھم ارزقہ مالا وولدا وبارک لہ یہہ دعا کی کہ الٰہی روزی کر اسکو زیادہ مال اور اولاد اور اسمین اسکو برکت دے - ابن سعد نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ اطل عمرہ واغفر ذنبہ دراز کر عمر اسکی اور بخشدے گناہ اسکے فانی لمن اکثر الانصار مالا پس مین زیادہ صاحب مال ہون سب قوم انصار سے مروی ہی کہ انس رضی اللہ عنہ کا باغ سال مین دوبار بار لاتا وحدثتنی ابنتی امینۃ انہ دفن لصلبی مقدم الحجاج البصرۃ بضع وعشرون ومائۃ اور کہی میری دختر امینہ بضم ہمزہ وفتح میم وسکون مثناۃ تحتیہ وفتح نون اور آخر مین ہاء تانیث اور تصغیر آمنہ کی ہی - کہ میرے اولاد صلبی پوتون اور نواسون کے سوا حجاج بصرے کو آیا سو زمانے تک ایک سو بیس پر چند نفر مدفون ہوئے یعنی جو وفات کرنے لگے زمانہ حجاج تک بصرے مین اس عدد کو پہنچے - اور حجاج کا آنا سن ستر پر پانچ ہجری مین تھا اور اسوقت انس رضی اللہ کی عمر استی پر چند سال کی تھی اسکے بعد سن نود پر تین ہجری تک زندگانی کی انکی عمر سو سے متجاوز ہی قال ابن ابی مریم قال اخبرنا یحیی بن ایوب قال حدثنی حمید انہ سمع انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحیی نے کہا کہ حدیث کی مجھہ سے حمید نے کہ بتحقیق اسنے سنا ہی انس سے - اس طریق کا فائدہ یہہ کہ حمید نے اس حدیث کو انس سے سنا ہی اگرچہ وہ تدلیس کرتا ہی انس سے سننے مین - اور مؤلف اعتبار کرتا ہی حمید کی احادیث کو جو انس سے سنا ہو - اور ذکر کرتا ہی اسکو بطریق متابعت وتعلیق کے - جاننے کہ اہل حدیث مین اختلاف ہی اعتبار کرنے مین احادیث تدلیس کے اکثر اسپر ہین کہ بشرط ثبوت معاصرت مقبول ہی - اور مؤلف بشرط صحت قبول نہین کرتا ہی - اور مسلم اپنی صحیح مین اس باب مین مؤلف پر سخت انکار کیا - اور بہر تقدیر حدیث حمید کی مقبول ہی جائز رد نہین حدثنا الصلت بن محمد قال حدثنا مہدی عن غیلان ح وحدثنا ابو النعمان قال حدثنا مہدی بن میمون قال حدثنا غیلان بن جریر عن مطرف عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا وعمران یسمع عمران نے کہا کہ مقرر حضرت نے پوچھا عمران کو یا اور کسی مرد کو اور عمران اسکو سنتا تھا فقال یا ابا فلان اما صمت سرر ہذا الشہر پس فرمایا ای ابو فلان آیا روزہ نرکھا تو آخر مین اس مہینے کے - سرر بفتح مہملہ دو را اور کسر سین اور اسکے ضم سے بھی آیا ہی معنے مین استتار کے اور وہ تین روز آخر مہینے کے ہین - ستائیسوین اٹھائیسوین انتیسوین ان تین روزونکو سرر کہتے ہین اس وجہ سے کہ چاندان راتون مین پوشیدہ رہتا ہی - اور بعض کہتے ہین کہ سرر معنے بیز وسط ماہ کے ہی - اور سرر ہر چیز کا سرہ اسکا وسط ہی - اس تقدیر پر ایام بیض ہی - اور مؤلف نے معنے مین اخیر ماہ کے لیا اسیلئے ترجمہ اخیر شہر سے کیا قال اظنہ قال یعنی رمضان ابو النعمان نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون مہدی بن میمون نے کہا کہ اس سے رمضان ارادہ کیا ہی قال الرجل لا یا رسول اللہ قال فاذا افطرت فصم یومین اس مرد نے کہا کہ مین روزہ نہین رکھا ہون یا رسول اللہ - فرمایا کہ جب تو افطار کیا یعنی دو روز رکھہ لم یقل الصلت اظنہ یعنی رمضان اور صلت نہ کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ مہدی رمضان کہا ہو - شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ صواب یہی ہی کہ مراد رمضان نہین بلکہ شعبان ہی - لاکن مشکل یہہ لکھتے ہین کہ حضرت منع فرماتے ہین رمضان سے آگے ایک روز یا دو روز روزہ رکھنے سے اور اس صورت مین تو اسکی تجویز اور تاکید معلوم ہوتی ہی - جواب اسکا یہہ دیتے ہین کہ گویا اس مرد کو ان دنوں روزہ رکھنے کی عادت تھی بلکہ اسنے نذر کی تھی اس جہت سے اسکی قضا کا حکم فرمایا وقال ثابت عن مطرف عن عمران عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرر شعبان کہا ثابت نے مطرف سے وہ عمران سے اسنے حضرت سے ذکر کیا کہ سرر شعبان ہی قال ابو عبد اللہ وشعبان اصح اور مؤلف بخاری نے کہا کہ بحسب روایت شعبان صحیح تر ہی - اور خطابی نے کہا کہ حکم کرنا سرر رمضان پر نہین رکھتا ہی اس لئے کہ وہ فرض ہی انتہی اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ اس مرد سے آخر رمضان کے روزے فوت ہوئے ہون حضرت نے اسپر اطلاع پاکے اس سے پوچھا اور جو امر کہ واقع ہوا ان روزون کے قضا کا ہی واللہ اعلم

باب صوم یوم الجمعۃ

باب بیان مین روزہ جمعہ اور اسکے جواز وکراہت کے فاذا اصبح صائما یوم الجمعۃ فعلیہ ان یفطر جب صبح کرے کوئی جمعہ کے دن جس حال مین کہ صائم ہی تو اسپر لازم ہی کہ افطار کرے یعنی اذا لم یصم قبلہ ولا یرید ان یصوم بعدہ بخاری علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ مراد اس حکم سے یہہ ہی کہ افطار اس صورت مین لازم ہی کہ وہ روزہ نرکھا

الجزء الثامن

حدثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن عبد الحمید بن جبیر بن شیبة عن محمد بن عباد قال سألت جابرا نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن صوم یوم الجمعة قال نعم ہو جمعہ سے آگے بروز پنجشنبہ اور نہیں ارادہ کرتا ہی کہ روزہ رکھے بعد جمعہ کے بروز شنبہ

زاد غیر ابی عاصم ان ینفرد بصومه محمد بن عباد سے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچھا آیا منع فرمایا ہی پیغمبر خدا روزہ روز جمعہ سے کہا ہاں زیادہ کیا ہی ابو عاصم کے سوا دوسرے شیوخ نے کہ اس منع سے مراد تنہا اور ممتاز کرنا جمعہ کا اپنے روزے سے۔ قسطلانی کہتا ہی کہ روزہ جمعہ کو منع کرنے میں حکمت یہ ہی کہ جمعہ کے روز ناتوان اور سست ہو جانیکا اندیشہ ہی۔ تب روز جمعہ کے وظایف میں ایک فتور آئیگا اور اس توجیہ کی نسبت امام شافعی کے طرف کرتے ہیں۔ اور مستدرک میں ابو ہریرہ سے مرفوعا لائے ہیں کہ روز جمعہ روز عید ہی اس روز کھانے پینے سے امساک نکرو۔ مگر یہ کہ روزہ رکھو اسکے آگے یا بعد۔ پوشیدہ نرہے کہ یہ ہر دو وجہ روزہ جمعہ کے منفرد کرنے یا اسکے آگے اور بعد کے روزہ سے جمع کرنے کے درمیان فارق نہیں ہما اور جمعہ جو روز عید ہی اس جمع کرنے سے وہ روز عید سے نہیں نکلتا ہی۔ اور وہ جو کہے جمعہ سے آگے یا بعد روزہ رکھنا وظائف جمعہ کا جبر نقصان کرتا ہی اور جمعہ کے اعمال جو سنت سے ثابت ہوئے غسل ہی غسل تو صائم کو قوت بخشتا ہی اور نماز جمعہ و نماز میں تفاوت نکرتی ہی۔ اور دوسرے اعمال مستحبہ کہ جن میں روزہ جمعہ سے ثواب زیادہ ہوا اور مخصوص جمعہ میں ہو اور صائم اسکو ادا نکر سکے معلوم نہیں۔ اور سب وجوہات سے بہتر یہ ہی کہ جمعہ کا ایک ہی روزہ رکھنا بسبب تشبیہ یہود کے منع ہوا۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے معبد میں ایک روز جمع ہونے کا ٹھہرایا اس روز روزہ رکھتے ہیں۔ اس لیے روز جمعہ جو اجتماع مسلمین کا روز ہی روزہ رکھنا تشبہ یہود کے ساتھ ہی

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابو صالح عن ابی هریرة رض قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا یصومن احدکم یوم الجمعة الا یوما قبله او بعده ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے البتہ روزہ نرکھے کوئی تمہارا سے جمعہ کے دن۔ مگر یہ کہ روزہ رکھے ایک روز آگے اسکے یا بعد اسکے

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن شعبة ح وحدثنی محمد قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن قتادة عن ابی ایوب عن جویریة بنت الحارث ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها یوم الجمعة وهی صائمة فقال اصمت امس قالت لا جویریہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت اس بی بی کے پاس جمعہ کے روز آئے درحالیکہ وہ روزہ دار تھی پس پوچھا کہ آیا تو کل روزہ رکھی تھی بولی نہیں قال اتریدین ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری فرمایا آیا تو ارادہ رکھتی ہی کہ فردا روزہ رکھے بولی نہیں فرمایا پس افطار کر و قال حماد بن الجعد سمع قتادة قال حدثنی ابو ایوب ان جویریة حدثته فامرها فافطرت حماد بن جعد نے کہا کہ قتادہ سے سنا کہ کہا حدیث کی مجھ سے ابو ایوب نے تحقیق جویریہ نے حدیث کی اس سے کہ حضرت نے حکم فرمایا اسکو افطار کا اور اسنے افطار کر لی

باب هل یخص شیئا من الایام

باب اس بیان میں کہ آیا روا ہی کہ خاص کیا جاوے کوئی روز روزوں کے واسطے صوم کے

حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن سفیان عن منصور عن ابراهیم عن علقمة قلت لعائشة هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یختص من الایام شیئا قالت لا کان عمله دیمة علقمہ نے کہا کہ میں نے عایشہ رض سے پوچھا کہ کیا حضرت روزے کے لیے کوئی روز خاص کرتے تھے کہا نہیں بلکہ عمل حضرت کا دائمی تھا کہ انقطاع نہ رکھتا تھا۔ اگر تو کہے کہ حضرت روزہ رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے پس دوام صوم کے بلا انقطاع کیا معنے تو ہم کہتے ہیں کہ عمل حضرت کا روزوں میں اسطرح پر نہیں تھا کہ بعض مخصوص ایام میں روزہ رکھتے و بس بلکہ اکثر روزہ رکھتے جب چاہتے۔ اور یہ بھی اشکال لاتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہی کہ بروز پنجشنبہ و دوشنبہ روزہ رکھتے جیسا کہ ابو داؤد و نسائی نے روایت کی ہی اور جواب دیتے ہیں کہ یہ امام مستثنیٰ ہیں بی بی عایشہ کے قول کے عموم سے جو بولی لا۔ اور فتح الباری میں کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ مراد ایام سے کہ سایل نے پوچھا ہر مہینہ سے تین روز ہوں۔ جو جواب کہ پہلے اشکال کا لکھا گیا اس اشکال کا بھی وہی ہو سکتا ہی۔ حاصل یہ کہ روزہ رکھنا دوشنبہ و پنجشنبہ کو تخصیص کی راہ سے نہیں تھا۔ اور ان ہر دو روز کے سوائے بھی اکثر روزہ رکھتے تھے وایکم یطیق ما کان رسول الله صلی الله علیه یطیق پس کون طاقت رکھتا ہی وہ جو حضرت طاقت رکھتے تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب صوم یوم عرفة

باب حکم میں نویں ذی الحجہ کی کو روزہ رکھنے کے

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن مالك قال حدثنی سالم قال حدثنی عمیر مولی ام الفضل ان ام الفضل حدثته ح وحدثنا عبد الله بن یوسف قال حدثنا مالك عن ابی النضر مو

الجزء الثامن

عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ام الفضل سے مروی ہی کہ متعدد لوگون نے اختلاف کیا ان کے پاس عرفے کے روز حضرت کے روزہ رکھنے مین فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ بعضون نے کہا کہ حضرت صائم ہین اور بعضون نے کہا کہ صائم نہین ہین۔ اسناد اول مین عمیر مولی ام الفضل کہا اور ثانی مین مولی عبداللہ بن عباس۔ کرمانی کہتا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ مولی ام الفضل کا ہی اسکی نسبت ابن عباس کے ساتھ اسلئے کہ ام الفضل ابن عباس کی والدہ ہین عمیر کو ابن عباس کے ساتھ کثرت ملازمت ہونے سے وہ نسبت مشہور ہوئی انتہی اور ہوسکے کہ عمیر ام الفضل سے بوراثت ابن عباس کو پہنچا ہو اسکے بعد مولا ابن عباس سے مشہور ہوا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ پس ام الفضل نے ایک پیالہ دودھ کا بھیجا جس حال مین کہ حضرت اپنے اونٹ پر سوار تھے سو اسکو نوش فرمایا **حدثنا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ یحیی نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ابن وہب نے یا پڑہی گئی ابن وہب پر اور مین نے سنا یہہ شک راوی کا ہی قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ لوگون نے تردد کیا حضرت کے روزے مین عرفے کے دن فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ پس بھیجا بی بی میمونہ نے حضرت کے پاس ایک پیالہ دودھ کا اور حضرت موقف مین کھڑے تھے پس اس سے نوش فرمایا اور سب لوگ دیکھتے تھے۔ حلاب بکسر مہملہ اس ظرف کو کہتے ہین کہ جس مین دودھ دوہین۔ اور دودھ کے معنے مین بھی آیا ہی۔ اور اس حدیث مین دودھ بھیجنے کی نسبت بی بی میمونہ کے طرف کی ہی۔ اور حدیث سابق مین ام الفضل کے طرف یہہ محمول ہی کہ ہردو باتفاق بھیجی ہون اور ہر ایک کا راوی نے اس سے نقل کی۔ یا جدا جدا روانہ کیا اور حضرت کا نوش فرمانا دوبار واقع ہوا۔ اور احادیث صحیحہ مین واقع ہوا کہ عرفے کا روزہ مستحب ہی اور سال گذشتہ و آیندہ کے صغائر کا مکفر ہی۔ اور اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضرت نے افطار کیا۔ پس جمع و تطبیق ہردو حدیث کی یہہ ہی کہ حاجیون کے سوا اورون کے حق مین مستحب ہی

باب صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ باب بیان مین روزہ روز عید فطر کے **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا ابو عبید مولی عبدالرحمن بن ازہر کا کہتا ہی کہ مین حاضر ہوا عمر بن الخطاب کے پاس عید کے دن پس انہون نے کہا کہ یہے دو روز ہین کہ حضرت نے ان مین روزہ رکھنے سے منع فرمایا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ ایک تمہارے افطار کا روز صیام رمضان سے دوسرا وہ روز جو تم کہاتے ہو اپنی قربانی سے۔ فتح الباری مین لایا ہی کہ فائدہ وصف یوم کا اشارہ ہی افطار کے طرف کہ فصل کرتا ہی درمیان روزہ رمضان کے اور اسکے تمام ہونیکا ظاہر کرتا۔ اور وہ جو تقرب اضحیہ کے ذبح کرنے سے کھانے کے لئے ہی اگر روزہ اس روز مشروع ہوتا۔ تقرب ذبح کے ساتھ واقع نہوتا پس تحریم صوم کی علت اسکے کھانیکے ساتھ تعبیر کی گئی اور ہذان مین اشارہ ہی محسوس کے ساتھ تغلیب حاضر کی غائب پر قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبُخَارِيُّ مؤلف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَنْ قَالَ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ فَقَدْ أَصَابَ ابن عیینہ نے کہا کہ جسنے کہا کہ ابو عبید مولی ابن ازہر کا ہی مقرر وہ سچ کہا وَمَنْ قَالَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ أَصَابَ اور جو شخص کہ کہا کہ ابو عبید مولی عبدالرحمن بن عوف کا ہی وہ بھی سچ کہا۔ اس لئے کہ یہہ ہردو نسبتین صحیح ہوتی ہین۔ کرمانی کہتا ہی کہ ابو عبید مصغر عبد کا ہی اور اسکا نام سعد ہی وہ مولا عبدالرحمن بن الازہر بن عبد عوف کا ہی۔ اور اسکو عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف کے ساتھ بھی نسبت کرتے ہین یہہ ہردو عبدالرحمن چچیرے برادر ہین۔ قسطلانی کہتا ہی کہ ہوسکتا ہی کہ یہہ ابو عبید ان ہردو مین مشترک ہو یا ایک حقیقی ہو دوسری مجازی۔ بسبب کثرت ملازمت اور اخذ علم کے۔ یا اس جہت سے کہ سب برادران ہین ہوسکتا ہی کہ ایک کے مولا کی نسبت دوسرے کے طرف کی **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ ابو سعید نے کہا کہ حضرت نے منع کیا روزہ یوم الفطر کے اور روز عید الضحی کے اس روز جو ذبح کرتے ہین وَعَنِ الصَّمَّاءِ اور اپنے پر چادر لپیٹنے سے۔ صما بفتح مہملہ و تشدید میم اور مد کے ساتھ ہی۔ اسکی تفسیر مین اختلاف کرتے ہین اصمعی سے یہہ منقول ہی کہ چادر تمام بدن پر لپیٹے جیسا کہ یہودی کرتے

نہ ہے اس سے ہاتھ باہر لاوے - اور اس چیز کو دفع کرے جو اسکو آزار پہنچاوے - اور فقہا کے پاس یہ ہی کہ ایک چادر لپیٹے تو اسکے ساتھ دو سرا کپڑا نہو اُسکے بعد ایک جانب کو کھُلا رکھے یا ڈالے جیسا کہ کشف عورت ہو وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ اور منع فرمایا احتبا کرنے سے مرد کو ایک کپڑے میں کہ اس سے شرمگاہ نمایان ہو - احتبا جو آیا ہے اسکو کہتے ہین کہ ہر دو پاؤن شکم سے پیوستہ کرے اور کپڑا یا دونو کے اطراف پیٹھ پر سے باندھے - اور کبھی احتبا ہر دو ہاتھ سے بھی ہوتا ہی - اور منع اس صورت سے بہ اندیشہ کشف عورت کے سبب سے ہی وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ اور نماز پڑھنے سے بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک - اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب سے آگے مگر بعد بلند ہونے آفتاب کے اور بعد غایب ہونے اسکے قسط

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ باب حکم میں روزہ یوم النحر کے

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے عطا سے سنا کہ حدیث کرتا تھا ابو ہریرہ سے کہ انہون نے کہا کہ منع کیا گیا ہی دو صوم سے اور دو بیع سے - وہ روز عید الفطر اور روزہ یوم النحر یعنے روز عید الضحی کے - اور بیع ملامسہ سے - ملامسہ اسکو کہتے ہین کہ خرید ار کپڑے کو لپیٹے ہوے اندھیری مین ہاتھ لگادے اور بیچنے والا اسکو اس شرط پر خرید کرے کہ اختیار دیکھنے کا نہو - یا بیچنے والا کہے جسوقت کہ مساس کرے مین نے تجھے بیچا ہے بیع اسکو لازم ہو - اور منابذہ اسکو کہتے ہین کہ بغیر صیغہ خرید و فروخت کے مبادلہ کرین انشاء اللہ تعالی اس مسئلہ کی تفصیل بیع کے مباحث مین آئیگی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ يَوْمًا قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ زیاد نے کہا کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کیا کہتے ہو اس صورت مین کہ ایک مرد نے نذر کی کہ ایک روز روزہ رکھے - مین گمان رکھتا ہون کہ اسنے پیر کا روز کہا ہو فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ عِيْدٍ پس موافق ہوا وہ روز عید کے دن فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ پس ابن عمر نے کہا کہ اللہ تعالی نے وفاے نذر کا حکم فرمایا ہی - اور پیغمبر خدا نے آج کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہی - ظاہر کلام ابن عمر کا توقف ہی اس فتوے مین بسبب متعرض ہونے دو دلیل کے انکے پاس ایسا ہی کہا ہی امام سیوطی نے اور قسطلانی کہتا ہی - زرکشی نے کہا کہ ایسا نہین جو گمان کیا ہی بلکہ ابن عمر نے تنبیہ کی ہی کہ وفاے نذر عام ہی اور روزہ عید خاص - اور افہام کیا ہی کہ حکم ساتھ خاص کے کیا چاہئے اور احتیاط قضا مین ہی - اور جسوقت کہ امر او رنہی ہر دو جمع ہون نہی مقدم ہی امر پر - اور بعض کہتے ہین کہ منع روز عید کا ہی ایک عموم رکھتا ہی بہ نسبت مخاطبون کے اور نسبت کرتے ساتھ ہر عید کے پس خاص پر حمل عام کے قبیل سے نہوا انتہی - بہتر یہہ ہی کہ ہم کہین کہ ان ہر دو مفہوم خصوص و عموم کے درمیان نسبت ایک وجہ سے ہی نذر روز دو شنبہ عام ہی خواہ روز عید ہو یا نہ - اور منع روز عید کا بھی عام ہی خواہ روز نذر ہو یا نہ پس قبیل سے عام من وجہ کے دوسرے عام پر جو من وجہ ہوگا

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً تھا ابو سعید کہ غزا کیا تھا ہمراہ پیغمبر خدا کے بارہ غزوے کئے ساتھ قَالَ سَمِعْتُ اَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِي ابو سعید نے کہا کہ مین نے حضرت سے چہار چیزین سنین جو مجھے عجب معلوم ہوئین قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ فرمایا مسافرت نکرے عورت دو روز کی راہ مگر یہہ کہ اسکے ساتھ اسکا شوہر ہو یا کوئی محرم وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اور نہین ہی روزہ دو روز مین عید الفطر و عید الضحی وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اور نہین جایز ہی نماز بعد نماز صبح کے یہان تک کہ آفتاب طلوع کرے اور نہ بعد نماز عصر کے یہان تک کہ آفتاب غروب ہو وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا اور باندھے نجاوے کجاوے یعنے سفر کیا نجاوے ثواب اور برکات مکانی پانیکے قصد سے کسی مسجد طرف مگر تین مسجد کی طرف مسجد حرام اور مسجد اقصی اور یہہ میری مسجد یعنے مسجد مدینہ طیبہ

بَابُ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ باب حکم مین صیام ایام تشریق کے جو وہ چہار روز ہین روز عید الضحی اور اسکے بعد تین روز یہی مذہب ہی اکثر علما کا - اور مروی ہی ابن عباس و عطا سے - اور قول ابن عمر کا یہہ ہی کہ وے چار روز ہین ایک روز عید اور اسکے بعد تین روز قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یہہ روایت ابو ذر کی ہی وَقَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

ایام تشریق کے روزیکا حکم

الجزء الثامن

بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی عادت ترک کی جو حدثنا نہ کہا اسلئے کہ اسکو محمد بن مثنی سے بطریق مذاکرہ اخذ کیا ہے۔ اور شیخ ابن حجر کہتا ہے کہ تحدیث کو ترک کیا اسلئے کہ حدیث بی بی عائشہ پر موقوف ہے۔ اور عادت بخاری کی ہے کہ ایسی جگہ حدثنا نہیں کہتا ہے قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مِنًى وَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا ہشام نے کہا کہ خبر دی مجھ کو میرے باپ عروہ نے کہا تھیں بی بی عائشہ کہ روزہ رکھتیں ایام منی میں۔ اور تھا ہشام کا والد روزہ رکھتا ان دونوں میں یہہ روایت ابوذر اور ابوالوقت و ابن عساکر کی ہے اور دوسری روایتوں میں آبا ہے وَكَانَ أَبُوهَا يَصُومُهَا یعنے تھے باپ اس بی بی کے یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روزہ رکھتے ان دنوں میں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِيسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض یعنے زہری نے روایت کی ہے عروہ سے اور سالم سے قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ بی بی عائشہ اور ابن عمر نے کہا کہ رخصت نہیں دی گئی ہے کہ روزہ رکھیں ایام تشریق میں اور سنن میں مروی ہے کہ حضرت نے ایک منادی کو حکم کیا کہ ندا کرے کہ یہہ ایام اکل و شرب کے ہیں کوئی ان دنوں روزہ نہ رکھے إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ مگر وہ شخص کہ نہ پاوے ہدی شتر اور گوسفند وغیرہ سے **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ ابن عمر نے کہا کہ روزہ اس شخص کے لیے ہے کہ متمتع ہی ساتھ عمرے اور حج کے یعنے ہر دو کو جمع کیا ہے عرفے کے روز تک فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ پس اگر نہ پاوے ہدی اور روزہ نہ رکھا صَامَ أَيَّامَ مِنًى روزہ رکھے ایام منی میں وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ اور ابن شہاب سے اور اسنے عروہ سے اور اسنے عائشہ صدیقہ سے حدیث ابن عمر کے مانند روایت کی ہے تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ متابعت کی ہے مالک کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔ اور بعض روایات میں ابراہیم بن سعد ہے

باب صِيَامِ عَاشُورَاءَ باب حکم میں روزہ عاشورا کے۔ قاموس میں کہا کہ عاشورا و عشورا دسویں محرم کی ہے یا نویں انتہی۔ پہلا قول خلیل ہے اور لفظ کا اشتقاق بھی اسپر دلالت کرتا ہے اور مذہب جمہور علما کا صحابہ و تابعین سے اور انکے بعد والوں سے۔ اور قول ثانی ابن عباس کا ہے اشتقاق کیا اسکو عشر سے بکسر عین کہ نویں بار آب خوردن شتر کو عشر کہتے ہیں وَإِذَا أَصْبَحَ وَلَمْ يَنْوِ الصِّيَامَ صَامَ اور یہہ باب بیان حکم میں اس شخص کے ہے کہ جسنے صبح کرے اور روزہ کی نیت نہ کرے اور روزہ رکھے **حدثنا** أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ سالم کے والد ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے روز اگر کوئی چاہے روزہ رکھے یعنے اگر چاہے افطار کرے **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ بی بی عائشہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے حکم فرمایا اور واجب ٹھرایا تھا روزہ عاشورے کا اوائل اسلام میں فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ پھر جب کہ فرض ہوا رمضان تو جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا افطار کرتا یعنے بعد فرضیت رمضان کے اس روزہ کا وجوب نہ رہا نوافل میں داخل ہو **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھا روز عاشورا قریش روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت میں اس روز وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اور تھے حضرت روزہ رکھتے اس روز آگے نبوت کے فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ اور جب قدم لائے حضرت مدینہ طیبہ کو سو روزہ رکھے آپنے اس روز اور حکم کیا صحابہ کو بھی اس روزہ کا فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ عَاشُورَاءُ پس جب فرض ہوا رمضان ترک کیا گیا روزہ عاشورا اور اسکی تاکید برطرف ہوئی فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ پس جو کوئی چاہتا روزہ رکھتا اور جو کوئی چاہتا اسکو ترک کرتا **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ حمید بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ مقرر اسنے معاویہ سے سنا عاشورے کے روز جس سال میں کہ معاویہ نے حج کیا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ بر سر منبر کہتا تھا جسوقت کہ لوگوں بعض روزہ عاشورا کو واجب جانتے ہیں اور بعض حرام اور بعض مکروہ۔ سو چاہا کہ اعلام کرے کہ نہ واجب ہے نہ حرام نہ مکروہ یہہ کہا يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ ای مدینہ والو کہان ہین تمہارے علما کہ مین نے سنا ہی حضرت سے کہ فرماتے تھے کہ یہہ روز عاشورہ ہی فرض نکیا ہی خدا تعالی نے تم پر روزہ اسکا اور مین روزہ دار ہون جو شخص کہ چاہے روزہ رکھے اور جو شخص کہ چاہے افطار کرے اور یہہ قول حضرت کا معاویہ نے رمضان کی فرضیت اور روزہ عاشورہ کی منسوخیت کے بعد سنا پس معنا نہین کہتی ہی یہہ بات کہ کہین ہرگز واجب نہین تھا کہ منافی ہی یہہ بات دوسری احادیث صحیحہ کی

حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ایوب قال حدثنا عبد اللّٰه بن سعید بن جبیر عن ابیه عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال قدم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم المدینة فرأی الیهود تصوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا هذا یوم صالح هذا یوم نجی اللّٰه بنی اسرائیل من عدوهم فصامه موسی ابن عباس نے کہا کہ جب قدوم کیا پیغمبر خدا مدینہ طیبہ کو تو یہود کو دیکھا کہ روز عاشورہ روزہ رکھتے ہین فرمایا کہ یہہ روز کیا ہی۔ یہود نے کہا کہ یہہ ایک معظم روز ہی یہہ وہ روز ہی کہ نجات دی اللّٰہ تعالی نے بنی اسرائیل کو انکے دشمن فرعون شقی سے کہ اسکو اس روز غرق کیا پس موسی علیہ السلام نے اس انعام الہی کے ادائے شکر کے لئے روزہ رکھا قال فانا احق بموسی منکم فصامه وامر بصیامه فرمایا کہ مین زیادہ سزاوار ہون تمہارے سے موسی علیہ السلام سے موافقت کے لئے پس اس روز آپنے روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ یہہ بات مجرد قول پر یہود کے نہین تھی بلکہ حضرت اس سے آگے بھی روزہ رکھتے تھے جیسا کہ حدیث عایشہ صدیقہ سے معلوم ہوا۔ اور ہوسکے کہ وحی انکے قول کے موافق آئی ہو یا بطریق تواتر معلوم ہوا ہو یا یہود سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے عبد اللّٰہ بن سلام وغیرہ سو انسے بھی یہہ بات پہنچی ہو۔ اور احق ہونا حضرت کا موسی علیہ السلام کی موافقت کے لئے بسبب نبوت اور قربت مین شرکت رہنے کے ظاہر ہی جو یہود مین یہہ بات نہین ہی

حدثنا علی بن عبد اللّٰه قال حدثنا ابو اسامة عن ابی عمیس عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابی موسی قال کان یوم عاشوراء تعده الیهود عیدا قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فصوموه انتم ابو موسی نے کہا کہ تھا روز عاشورہ کہ یہود اسکو ایک عید شمار کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ تم روزہ رکھو یہود کی مخالفت سے۔ ایسا ہی کہتے ہین معنے مین اس عبارت کے اور ارادے کلام اسی مین ناظر ہی۔ اگر تو کہیگا کہ حدیث سابق سے معلوم ہوا کہ یہود اس روز روزہ رکھتے تھے۔ اور اس حدیث مین تصریح ہی کہ انہون نے اس روز کو عید ٹھہرایا تھا۔ اور عید تو کھانے پینے کا روز ہی نہ امساک و ریاضت کا۔ اور حضرت نے انکی مخالفت کے لئے صحابہ کو حکم فرمایا کہ روزہ رکھو۔ ان ہر دو حدیث مین وجہ تطبیق کیا ہی علمانے کہا ہی کہ روز کو عید ٹھہرانے سے افطار لازم نہین آتا ہی۔ ہوسکے کہ دین یہود مین عید کے دن روزہ مشروع ہو۔ سیوطی کہتا ہی کہ عید ٹھہرانا اس روز کی تعظیم کرنے کے معنے مین ہی۔ اور از جملہ تعظیم اس روز کا روزہ ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ اس تقدیر پر قول نبوی کے معنے کہ فصوموا انتم ہی یہہ ہوتے ہین کہ مخالفت کرو بلکہ روزہ رکھو انکی موافقت کے لئے۔ اور کرمانی کہتا ہی کہ یہود نے جو روز عاشورہ کو عید ٹھہرایا تھا وے خیبر کے یہود تھے۔ اور وے جو روزہ رکھتے تھے وہ مدینہ منورہ کے یہود تھے۔ جب حضرت کو سچی خبر یا وحی سے معلوم ہوا کہ انکا روزہ رکھنا اتباع سے موسی علیہ السلام کے تھا اور روزہ ایک عبادت ہی اور حضرت اس سے آگے بھی روزہ رکھتے تھے۔ اسوقت انکی موافقت کی اور خیبر کے یہود عید ٹھہرانا اور اکل و شرب کرنا مخالف نقل سے جو حضرت نے صحابہ کو حکم فرمایا انکی مخالفت کرنے اور روزہ رکھنے پر پس اہل اسلام روزہ رکھنے مین دو چیزین منظور ہوتین کہ ہر ایک علحدہ ہوسکے۔ پوشیدہ نرہے کہ یہہ جواب مخالف اسکا ہی جو کہا گیا کہ یہود خیبر کی شرع مین عید کے دن روزہ تھا جیسا کہ مسلم نے دوسری وجہ سے تصریح کی ہی کہ قیس بن مسلم لایا ہی کہ تھے خیبر کے یہود عاشورہ کے روز عید کرتے اور روزہ رکھتے

حدثنا عبید اللّٰه بن موسی عن ابن عیینة عن عبید اللّٰه بن ابی یزید عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال ما رأیت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یتحری صیام یوم فضله علی غیره الا هذا الیوم یوم عاشوراء وهذا الشهر ابن عباس نے کہا کہ نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا کو کہ قصد کرتے کسی روز روزہ رکھنے کا جو تفضیل دیتے اس روز کو اسکے غیر پر یعنے دوسرے روز پر مگر اس روز کو جو روز عاشورہ ہی اور اس مہینے کو یعنے ماہ رمضان کو

حدثنا المکی بن ابراهیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع قال امر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم رجلا من اسلم ان اذن فی الناس ان من کان اکل فلیصم بقیة یومه سلمہ بن اکوع نے کہا کہ حضرت نے حکم فرمایا ایک شخص کو قبیلہ اسلم سے یہہ کہ ندا کر دے اور آگاہ کر دے لوگون مین کہ مقرر جو شخص کہ کچھ کھایا ہی سو روزہ رکھے یعنے امساک

کرے اپنے باقی روزہ میں وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ اور جو شخص کہ نہیں کھایا ہی سو روزہ رکھے مقرر آج کا روز روز عاشورا ہی یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ اور وہ جو معاویہ بن ابی سفیان نے کہا وہ روزہ عاشورہ کا وجوب منسوخ ہونے کے بعد ہی۔ اور یہہ حدیث ثلاثیات سے ہی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ

یہہ کتاب بیان میں نماز تراویح کے ہی یعنے رمضان میں۔ تراویح جمع ترویحہ کا ہی ایکبار راحت لینے کے معنے میں اور یہہ اصل میں نام جلسہ کا ہی اور اس نماز کو تراویح اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں بعد ہر دو سلام کے جلسہ استراحت کرتے ہیں **بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ** باب بیان میں ثواب اس شخص کے جو قیام کرے نماز میں راتوں میں رمضان کے اس سے نماز تراویح مراد ہی کہ عرف شرع میں تراویح کا نام قیام رمضان ہی **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے واسطے رمضان کے حق میں جو شخص کہ قیام کرے راتوں میں اسکی از روئے ایمان و تصدیق اسکی فضیلت کے اور طلب ثواب کے تو بخشی جائیگی اسکے لئے وہ چیز جو اسکے آگے کیا ہو گناہ سے اور ابن منذر نے قطع کیا ہی کہ سب گناہ صغیرہ و کبیرہ بخشے جائینگے۔ پر مذہب اہل سنت میں غیر کبائر مراد ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ابن شہاب نے کہا کہ حضرت نے وفات کی اور حال اسی منوال پر تھا کہ لوگ تنہا تنہا قیام کرتے اور جماعت سے نہیں پڑھتے تھے ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ پس تھا وہی حال واحد واحد پڑھنے کا خلافت میں صدیق اکبر کے اور شروع خلافت میں عمر فاروق کے بھی وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ عبد منسوب ہی اور قاری نسبت ہی قارہ کے ساتھ جو اسکے اجداد سے ہی ایک مدت مسلمانوں کے بیت المال پر عمر فاروق کا عامل تھا اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ عبد الرحمن نے کہا کہ میں باہر آیا عمر بن الخطاب کے ساتھ ایک شب رمضان میں مسجد کی طرف پس ناگاہ انہوں نے دیکھا کہ لوگ جدا جدا اور فرقہ فرقہ ہیں۔ اوزاع فتح ہمزہ اور سکون واو اور زا اور الف کے بعد عین مہملہ ہی معنے میں متفرقات کے۔ اور یہہ لفظ ایسا جمع ہی کہ اسکا واحد نہیں اور متفرقون صفت کاشفہ ہی غرض حضرت عمر نے کیا دیکھا کہ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ کہ نماز پڑھتا ہی کوئی مرد تنہا اپنے لئے وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ اور نماز پڑھتا ہی کوئی اور نماز پڑھتی ہی اسکے نماز کے ساتھ ایک جماعت فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ پس جناب فاروق نے کہا کہ اگر ان سب کو ایک امام قرآن والے پر جمع کروں ہر آئینہ بہتر ہوگا ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ پس عزم کیا پھر انکو جمع کیا ابی بن کعب پر ۱۴ھ سنہ ہجری میں کہ وہ ان سب کی امامت کرے کہ ابی رضی اللہ عنہ بڑا قاری تھا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى پس نکلا میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور ایک شب وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ اور لوگ نماز پڑھتے تھے اپنے امام کے ساتھ عمر فاروق نے فرمایا کہ نیک بدعت ہی یہہ اجتماع۔ اسکو جو بدعت کہا تو منع کی راہ سے ہی۔ اس لئے کہ حضرت اس اجتماع پر ہمیشگی نفرما ئی اندیشہ سے فرض ہو جانے کے سو وہ اندیشہ اسوقت باقی نرہا۔ او جب اصل قیام رمضان کا مسنون ہی کہ حضرت تین شب نماز بجماعت ادا کی۔ اور اسکے بعد صحابہ سے بعض جدا جدا اور بعض باجتماع ادا کرتے تھے۔ حضرت عمر نے ایک ایسا کام کیا کہ ان تمام کو ایک امام پر جمع فرمایا یہہ بھی ارشاد نبوی کے مطابق

نعم

ہی جو فرمایا اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اور اسپر صحابہ نے اجماع کیا - اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہی کہ استحسان علی مرتضی و ابن مسعود و ابی بن کعب و سوید بن عتبہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے ثبوت کو پہنچا پس بدعت سے نکل گیا اور اس سے نام بدعت کا زائل ہوا اور داخل شعائر اسلام ٹھرا جیسا کہ نماز عید کی - اور حدیث کو بدعت ... کا الزام خصوص من البعض ٹھری یعنے جو نیا کام کہ برا ہی سو ضلالت ہی - عمر فاروق نے فرمایا وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ

اور وہ نماز کہ خواب کرتے ہو تم اس سے فارغ ہوکے بہتر ہی اس نماز سے جو اول شب مین تم قیام کرتے ہو - یعنے اول شب مین اسکا پڑھنا بہتر ہی آخر شب مین پڑھنے سے - اور بعضون نے اسی کلام کو اس معنے کے بالعکس بھی کہا ہی یعنے جو نماز کہ تم بعد خواب کے پڑھتے ہو وہ بہتر ہی اس سے جو اول شب مین پڑھتے ہو - اور مکہ معظمہ والون کا عمل بھی یہی ہی کہ آخر شب مین پڑھتے ہین يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ امام بخاری نے کہا کہ حضرت عمر اس قول سے آخر شب کا ارادہ کیا ہی اور اسیکو فضیلت دی اسپر جو لوگ اول شب قیام کرتے تھے - یہان عدد رکعتون کا ذکر نکیا مشہور بیس رکعتین ہین سوا تین رکعت وتر کے دس سلام سے پانچ ترویحہ ہر ترویحہ چہار رکعت دو سلام سے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہین - اور بعض روایات مین جس سے کمتر واقع ہوا اسکی تضعیف کی ہین **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ بی بی عایشہ رض نے کہا کہ حضرت نے ادا کی یہہ نماز اور یہہ رمضان مین تھا یہہ حدیث مختصر ہی اس حدیث کی جو باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آئی ہی کہ یہان اسکا ایک جز اول اور آخر کا ایک جز ہی مذکور ہی **ف** از مترجم کان اللہ لہ اس حدیث سے استدلال کرتے امام شافعی اور انکے جمہور اصحاب اور امام اعظم اور امام احمد اور بعض مالکیہ یہہ سب قائل ہین کہ تراویح اول شب باجماعت افضل ہی تنہا اپنے گھر مین پڑھنے سے کیونکہ حضرت نے تین شب جماعت کے ساتھ ہی اسکی بنا کی لیکن بعض مالکیہ و بعض شافعیہ و ابو یوسف کہتے ہین کہ تنہا گھر مین آخر شب بہتر ہی اور طحاوی نے نقل کی ہی کہ بعض صحابہ جیسے ابن عمر و عروہ و ... تابعین مین ایک گروہ تنہا گھر مین ہی پڑھا کرتے تھے بلا انکار علی الجماعۃ فی المسجد کیونکہ حضرت نے مدت عمر گھر مین ہی پڑھتے تھے پھر اسکا جواب یہہ دیا گیا کہ حضرت کا گھر مین پڑھنا باجماعت امت پر فرض ہونے کے اندیشہ سے تھا پھر حضرت کے وفات کے بعد وہ اندیشہ زایل ہوچکا پھر جماعت کی فضیلت باقی رہی اسیواسطے خلفاء راشدین مین عمر فاروق و عثمان ذو النورین و علی مرتضی و اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بلا نکار اسپر واقع ہوا اور حضرت عمر نے بھی اپنے اوس قول مین جو وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا الخ ہی تنہا گھر مین پڑھنے کو ترجیح و فضیلت نہ دی انتہی قسط - اسکے سوا ابو داود مین ابو ہریرہ سے یہہ حدیث آئی ہی کہ جماعت تراویح کو حضرت پسند فرمایا چنانچہ وہ حدیث یہہ ہی کہ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اُنَاسٌ فِیْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّیْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا - یعنے حضرت ایکبار باہر نکلے کیا دیکھتے ہین کہ لوگ مسجد کے ایک کونے مین ابی ابن کعب کے ساتھ بجماعت نماز تراویح پڑھتے ہین یہہ دیکھ کے حضرت نے فرمایا کہ انہون نے اچھا کیا اور بہتر ہی جو کیا - پس جس چیز کو حضرت نے پسند فرمایا وہ تو سنت ہوی اطلاق بدعت سے بہت دور - اور محدث شہید صاحب ایضاح الحق نے قول عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعۃ ہذہ کے تحت مین لکھا ہی کہ یہان بدعت کے مجازی معنے مراد ہین کیونکہ یہہ فقرہ خلیفہ راشد کی زبان سے صادر ہوے بنظر کرتے اس مقام مین مجازی قرینہ حقیقت کا مانع ہی اور خلیفہ راشد کسی چیز کی بہتری بیان کرنی اس چیز کو سنت مین داخل کرنیکی مستلزم ہی اور خلیفہ راشد کی سنت حضرت کی سنت کے ساتھ ملحق ہی پس وہ بدعت کی ضد ہوگی پھر اسی مین لکھے ہین مسئلہ قرآن مجید کا جمع کرنا اور سورون کی ترتیب اور خاص اس ہیئت کے ساتھ نماز تراویح اور جمعہ کی پہلی اذان اور قرآن مجید کے اعراب اور دلائل نقلیہ سے اہل بدعت سے مناظرہ کرنا اور کتب حدیث کی تصنیف اور قواعد نحو کا بیان اور حدیث کے راویون کی تنقید اور حاجت کے موافق قرآن و حدیث سے فقہ کے احکام نکالنے کا شغل یہہ سب ملحق بالسنۃ کی قبیل سے ہین کسلئے کہ یہہ چیزین صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے تین مبارک زمانون مین کہ حضرت نے جنکی خیریت پر گواہی دی ہین رواج پاے ہین اور بغیر انکار کے انپر عمل جاری ہوا پھر لکھا ہی کہ حدیث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ کے ارشاد سے ہم حضرت سید المرسلین کی سنت اور خلفاے راشدین کی سنت کی پیروی کرنے پر مامور ہین انتہی **وَحَدَّثَنَا**

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رض اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا ابن شہاب نے کہا

کہ خبر دی مجکو عروہ نے مقرر خبر دی اسکو بی بی عایشہ نے کہ ایک شب حضرت باہر تشریف لے آئے میانہ شب میں ہمیں حال میں کہ نماز پڑہی فرض کے سوا۔ اور لوگوں نے نماز پڑہی آپکی نماز
کے ساتھ یعنے اتفاقا اقتدا کیا۔ پس صبح کی ان لوگوں نے جو رات کو نماز پڑہی تہی اور باہم ذکر کیا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهٗ پس جمع آئے دوسری شب
زیادہ انسے جو پہلی شب میں تھے پس حضرت نے نماز پڑہی اور نماز پڑہی لوگوں نے حضرت کے ساتھ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ
الثَّالِثَةِ پس صبح کی ان لوگوں نے اور باہم ذکر کرنے لگے اور بہت ہو گئے لوگ تیسری شب میں فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا
بِصَلٰوتِهٖ پس باہر تشریف لائے حضرت اور نماز پڑہی اور نماز پڑہی لوگوں نے آپکے مقتدی ہو کے فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ
لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ پس جب آئی چوتھی شب تنگ آئی مسجد اپنے لوگوں سے یہاں تک کہ نکلے حضرت نماز فجر کے
لئے اور جب نماز صبح ادا کی لوگوں کی طرف متوجہ ہوے اور شہادت پڑہی شروع خطبہ میں پس فرمایا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ
عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا یعنے پوشیدہ نہیں مجھپر جمع ہونا تمہارا مسجد میں یا حال تمہارا اہتمام طاعت میں ولیکن میں نے خوف کیا اسبات کا کہ نماز تراویح باجماعت تم پر
فرض کی جاوے پس تم اسکے ادا کرنے سے عاجز آؤ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ زہری کہتا ہی کہ پس حضرت وفات پا گئے اور امر
تراویح اسی نہج پر رہا یعنے مسجد میں سب جمع ہو کے نماز نہیں پڑہتے تھے بلکہ بعض گھر میں بعض مسجد میں جاننے کہ ظاہر حدیث وہ ہی کہ اگر حضرت مواظبت کرتے قیام رمضان مستحب پر
فرض ہو جاتا۔ اور توجیہ ارتباط فرضیت میں مواظبت پر علمانے تردد کیا ہی۔ ابو العباس قرطبی کہتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ لوگ فرضیت کا گمان کرتے مداومت کے جہت
سے پس واجب ہوتی اس شخص پر جو ایسا گمان کیا۔ جیسا کہ مجتہد کسی چیز کا گمان کرے حلال کا یا حرام کا تو اسکو اسپر عمل کرنا واجب ہی۔ یہہ وجہ کچھ چیز نہیں کہ جسنے نادانی
سے کچھ گمان کرے اسپر حقیقۃً واجب ہو معنے نہیں رکھتا ہی۔ اور مجتہد کا حال اور ہی اسپر قیاس نہیں ہو سکتا۔ اور بعضوں نے کہا کہ حضرت جو عمل کہ تقربا الی اللہ کرتے اور
لوگ اسمین آپ کی متابعت بجالاتے اسمین احتمال رہتا کہ وہ فرض ہو جاوے اس جہت سے فرمایا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ فرض ہو سکے سوا اور توجیہات بھی کرتے ہیں پر کوئی ایسی چیز
نہ لائے کہ کشف غطا کرے اور تسلی بخشے **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ
وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ابو سلمہ نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کس طرح تھی نماز پیغمبر خدا کی رمضان کے راتوں میں تو بی بی نے کہا کہ زیادہ نکرتے
تھے حضرت رمضان کی راتوں میں نہ غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر۔ احتمال ہی کہ سائل نے ہمیشہ کی نماز تہجد سے پوچھا ہو جیسا کہ بیان بی بی عایشہ کا ناظر اسی میں ہے
اس لئے کہ بی بی نے یہی عبارت نماز تہجد میں دوسری جگہہ کہی ہیں یعنے ابواب صلوۃ اللیل یعنے تہجد میں باب قیام النبی باللیل فی رمضان وغیرہ میں چنانچہ آگے گذرا۔ یا اگر حضرت
نماز تراویح گھر میں تنہا پڑہی ہو اسی ملاحظہ سے کہ لوگو پر فرض نہو جاوے کیونکہ حضرت کی مواظبت گھر میں بھی خالی اس خوف سے نہیں تھی يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ
عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ پہر پڑہتے چہار رکعت مت پوچھ انکی خوبی اور درازی ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ
پہر پڑہتے تین رکعت وتر پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ آیا خواب کرتے ہو آپ وتر پڑہنے کے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ تین رکعت بعد خواب کرنے کے پڑہتے قَالَ
يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ فرمایا ای عایشہ مقرر میرے ہر دو آنکھیں خواب کرتی ہیں یعنے بند ہے جاتی ہیں اور میرا دل خواب نہیں کرتا ہی
یعنے خواب مجھے غفلت نہیں لاتا ہی۔ یہہ حدیث صلوۃ اللیل ابواب تہجد میں بھی گذری **ف** از مترجم عفی عنہ اندنوں عدد رکعات تراویح میں ابنا زمان کے چند اشکال و شبہات
دیکھنے اور سننے میں آئے سو اسکے جوابات بطرز سوال و جواب لکھے جاتے ہیں وہی ہذا **سوال** بخاری میں اوپر جو حدیث گذری کہ حضرت نے تین شب باجماعت تراویح ادا کی
سو وہاں عدد رکعات کا ذکر نہیں اور بی بی عایشہؓ کی حدیث سے رمضان و غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ مذکور نہیں پہر جماعت تراویح حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی سنت ہے کتنی رکعت ثبوت کو پہنچی ہیں اور خلفاء راشدین کی سنت و مواظبت ہے کتنی **الجواب** جاننا چاہیے کہ جماعت تراویح کی بیس رکعات پر تینوں خلفاء راشدین
اور صحابہ کا عمل بالاستمرار و بلا انکار جاری ہونے پہر انکے بعد تابعین تبع تابعین میں بھی وہی عمل باقی رہنے پر سلف سے خلف تک جمہور اہل سنت کا اتفاق ہی شرقا و غربا
مسلمانوں کا اسی پر عمل متوارث چلا آیا رافضیوں کے سوا کسی کو اسمین کچھ کلام نہیں یہہ تو اہل سنت کا متفق علیہ مسئلہ ہی کیونکہ اس باب میں احادیث و آثار صحیحہ صریحا ناطق ہیں۔

ہاں اس میں سنت میں اختلاف ہی تو بس انتہا یہی ہے کہ ایک گروہ کہتی ہے کہ تمام بیس رکعت حضرت کی ہی سنت ہیں تقریر اس گروہ کی یہہ ہے کہ حضرت نے تین روز تک مسجد میں تراویح جماعت
سے پڑہی جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی شب ثلث اول لیل میں ۲۳ رکعت دوسری شب نصف میں ۲۵ رکعت تیسری شب وقت سحر تک ۲۷ رکعت مع وتر پھر تین روز کے بعد فرضیت
کے اندیشہ سے موقوف کرکے آپ گھر میں ہی پڑہتے رہے اور صحابہ بھی بعض اپنے گھر میں بعض مسجد میں کوئی متفرق کوئی جماعت سے پڑہتے تھے اور ابو داؤد کی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے
اس جماعت کو دیکھکے پسند بھی فرمایا ہے چنانچہ فرمایا اصابوا و نعم ما صنعوا لیکن یہہ صحابہ کتنی رکعت پڑہتے تھے سو اسمیں کوئی روایت آئی نہیں غرض امر تراویح حضرت کے وفات تک
اور حضرت کے بعد خلافت صدیق اکبر اور شروع خلافت عمر فاروق تک ایسا ہی چلا گیا اور حضرت ان تین روز کے بعد جو اپنے مکان میں ہی پڑہتے تھے سو وہ ابن عباس کی روایت سے
بیس رکعت ہیں چنانچہ طبرانی و بیہقی انسے نقل کرتے ہیں ان ابن عباس کان رسول اللہ یصلی فی رمضان فی غیر جماعۃ بعشرین رکعۃ والوتر رواہ ابن ابی شیبہ یعنی حضرت رمضان میں بلا جماعت
بیس رکعات اور وتر پڑہا کرتے تھے۔ یہہ ابن عباس وہ ہیں کہ حضرت کے زوجہ مطہرہ ام المومنین بی بی میمونہ انکے خالہ ہوتی ہیں سو انہوں اکثر شب اپنے خالہ کے گھر جاکے سویا کرتے
تھے اور شب کو حضرت کی نماز میں شریک رہتے چنانچہ انسے بہت سی روایتیں حضرت کی نماز شب کی بیان میں بخاری و مسلم میں موجود ہیں **سوال** اس حدیث ابن عباس کے راویوں میں
ابو شیبہ تنہے سے محدثین اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور عایشہ رض کی حدیث کو کہ حضرت رمضان و غیر رمضان میں وتر سمیت گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑہتے تھے انتہی حدیث ابن عباس کی
معارض کہتے ہیں **جواب** مولانا شاہ عبد العزیز محدث نے اپنے فتوے میں اور نور الحق محدث رح نے اس تیسیر القاری شرح بخاری میں اور مولانا بحر العلوم ارکان اربعہ میں اس تعارض
کو اٹھا دیا ہے کہ حضرت کی جو نماز کہ رمضان و غیر رمضان میں برابر تھی سو وہ تہجد ہی جسکو صلوۃ اللیل کہتے ہیں اور تراویح کا نام شرع میں قیام رمضان ہی ابن عباس قیام رمضان سے خبر دیتے ہیں
اور عایشہ رض صلوۃ اللیل سے پس یہہ دو سنت کیونکر معارض ہوگی یہہ اور ہے وہ اور ہے اور چنانچہ بی بی عایشہ رض کی یہی حدیث بعینہ بخاری کے ابواب تہجد میں باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی
رمضان و غیرہ میں آئی ہے۔ اور ابو شیبہ کا ضعف ایسا نہیں کہ اوسکی روایت مطروح کی جاوے ہر چند بعضوں نے اسکو ضعیف کہا موضوع تو نکہا اگر وہ حدیث موضوع ہوتی البتہ اسکا ترک
کرنا ضرور تھا۔ حدیث ضعیف تو اعمال میں خصوصا فضائل اعمال میں [illegible] باتفاق مستند و جائز العمل ہی اور تراویح تو بمقابلہ فرایض کے تو بجنس تطوع و فضائل سے ہی سو ہر
اور حدیث ضعیف وہ ہی کہ اپنی ذات میں بہت ربتی ہی لیکن محدثوں نے چند شروط جو راوی کے صداقت و تقوے کے باب میں قرار دئے ہیں انمیں کسی محدث کی کوئی شرط نہ پائی جاوے
تو وہ اسکو ضعیف کہتا ہی پھر وہی حدیث دوسرے محدث کو دوسرے طریق سے یعنے اسکے معتبر راویوں سے پہنچی تو وہ صحیح و قوی ہو جاتی ہی اسیواسطے امام بخاری سے چھوٹے ہوئے کئی حدیثیں
امام مسلم پاس صحت کو پہنچیں و علی ہذا القیاس غرض صحت و ضعف کا قاعدہ کچھ حضرت کا یا صحابہ کا مقرر کیا ہوا نہیں مگر محدث کا اسی لئے کہتے ہیں کہ ضعف کا قرینہ قطعی و یقینی نہیں بلکہ ظنی
کما فی شرح الدیباج۔ اسکے سوا خلفاے راشدین و صدہا صحابہ کا عمل جو مواظبت کے ساتھ ابو شیبہ کی روایت کے موافق برابر بیس رکعت پر ہی واقع ہوا اور صحت سے ثبوت کو پہنچا اس ایک ابو شیبہ
کے ضعف کو اٹھا بھی دیتا ہی اور اسکی صحت روایت کا قرینہ ہوتا ہی و بس یعنے صحابہ و خلفاے راشدین کو حضرت نے بیس رکعت بھی پڑہنے کی خبر پہنچی تھی کہ برابر بیس ہی انہوں نے ٹھہرایا و گرنہ
بلا کم و زیادت برابر بیس ہی رکعت کی جماعت ٹھہرانی کی کیا وجہ ہی یہی تقریر ہی ان علما و فقہا و محدثین کی جو تمام بیس رکعت حضرت کی ہی سنت کہتے ہیں چنانچہ رئیس المحدثین مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی رح اپنے فتوے میں اور مولانا بحر العلوم ارکان اربعہ میں اور نور الحق محدث تیسیر القاری شرح بخاری میں اس معنے کی تصریح کر چکے ہیں۔ اور بعض علما لکھتے ہیں کہ حضرت نے
بی بی عایشہ کے گھر گیارہ رکعت ہی پڑہی ہیں سو بی بی اپنی دانست سے خبر دی۔ لیکن بی بی میمونہ کے گھر بیس رکعت بھی پڑہی ہیں سو ابن عباس دیکھکے خبر دی ہو غرض حضرت کا عمل مختلف تھا
کما فی الارکان الاربعہ لمولانا بحر العلوم۔ جب حضرت کا عمل مختلف ہو پس ہم اسکو اختیار کریں جسپر آخر میں خلفاے راشدین و صحابہ نے مواظبت کی ہی یعنے بیس رکعت **سوال** دوسری گروہ
اکثر فقہا و محدثین کی جو کہتی ہی کہ روایت بیس رکعت کی صحت میں تو کلام ہی لیکن حضرت کا آٹھ ہی رکعت پڑہنا باقی بارہ رکعت حضرت عمر رض زیادہ کرکے جملہ بیس رکعت ٹھہرانا اور دوسرے دو خلفاے راشدین
و صحابہ بھی اسکو بلا نکیر قبول کرنا اور اسی پر عامل رہنا جو صحت کو پہنچا ہی انکی قوی دلیل کیا ہی **جواب** انکی بڑی سند وہی بی بی عایشہ کی گیارہ رکعت کی حدیث صحیح ہی جسکو وے اس حدیث
ابن عباس کی معارض سمجھتے ہیں دوسری سند یہہ لاتے ہیں کہ حضرت نے مسجد میں وتر سمیت تراویح باجماعت تین روز پڑھکے جو موقوف کر دیا سو اگرچہ بخاری کی اس روایت میں
عدد رکعات کو نہیں لیکن ایک روایت میں جابر سے آیا ہی کہ حضرت صحابہ کے ساتھ آٹھ ہی رکعت پڑہی رواہ ابن خزیمہ و ابن حبان انتہی غرض حضرت کی سنت تراویح آٹھ ہی رکعت
صحت کو پہنچی باقی بارہ رکعت کو اس آٹھ پر زیادہ کرنا خلفاے راشدین کے ہی طرف منسوب ہی اس بات پر سب ائمہ محدثین و فقہا کا اتفاق ہی کسیکو اسمیں کچھ کلام ہی نہیں چنانچہ شیخ
ابن ہمام محدث نے فتح القدیر میں لکھا ہی کہ قیام رمضان گیارہ رکعت باوتر سنت نبی ہی باقی رکعات مستحب ہیں چنانچہ در مختار میں فتح القدیر سے نقل کیا ہی۔ اور شیخ عبد الحق محدث

دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ موقت نفرمایا حضرتؐ نے رکعات تراویح کے عدد معین کو بلکہ رمضان و غیر رمضان میں گیارہ سے زیادہ نہیں کرتے تھے لیکن جب شروع کئے تھے رکعات کو رمضان میں جب جمع کیا عمر رضؓ نے اُبی ابن کعب پر سو وہ بیست رکعات پڑہا کرتا تھا اور سبک کرتا تھا قرأت کو بقدر زیادت رکعات کے پس ایک جماعت سلف میں چھتیس رکعات اور دوسری چالیس رکعات تک بھی پڑہا کرتے تھے یہہ سب بھی بہتر ہیں انتہیٰ اور قسطلانی شرح بخاری میں لکھا ہے کہ نوادر میں ابن حبیب سے ذکر کیا ہے کہ صحابہ پہلے گیارہ رکعت ہی پڑہتے تھے مگر طول قیام کے ساتھ جب طول قیام انپر گراں آیا رکعتوں کے عدد میں زیادہ کیا اور قرأت کو کم کیا پھر بیس رکعت پڑہنے لگے سوا دوگانہ وتر کے قرأت متوسط کے ساتھ پھر اور بھی کم کیا قرأت کو اور عدد رکعات کو تیس پر پہنچے تک بڑہایا سوا دوگانہ وتر کے پھر اسی پر عمل جاری رہا اور وہ جو بیس رکعت کا عمر رضی اللہ عنہ کے وقت جاری ہوا اور صحابہ نے اسپر عمل کیا سو وہ بالکل مانند ہی ہے پھر لکھا ہے کہ حلیمی نے کہا کہ بیس عدد کرنے میں یہہ راز ہے کہ دوسرے دنوں میں رواتب دس رکعت ہیں سو اسکو دوچند کیا کیونکہ رمضان زیادتی عبادت کا مہینا ہے انتہیٰ اور شاہ ولی اللہ محدثؒ نے حجۃ اللہ البالغہ اور مصفّی شرح موطا میں لکھا ہے کہ حضرت کے فعل سے گیارہ رکعت ہی ثابت ہیں پھر عمر رضؓ نے اپنی فراست منورہ سے اور صحابہ نے اس عدد کو مضاعف کیا اور وتر ایک رکعت باقی رکھا انتہیٰ ان سندوں سے معلوم ہوا کہ اکثر فقہا و محدثین بلکہ جمہور کے پاس حضرت کی سنت آٹھ رکعت ہی باقی بارہ رکعت کی زیادتی کے ساتھ حکم بیس معہ صحابہ و خلفاء راشدین ہی ہے **سوال** آٹھ رکعت سنت ہی پر بارہ رکعت زیادہ کرکے جو بیس رکعت کی جماعت پر جو خلفاء راشدین قیام کرتے تھے اسکی سند احادیث صحیحہ سے کیا ہے **جواب پہلی حدیث** بیہقی کی ہی جو اسناد صحیح سے روایت کی کہ عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عہد عمر بعشرین رکعۃ و علی عہد عثمان و علی مثلہ رواہ البیہقی باسناد صحیح یعنے سایب بن یزید نے کہا کہ صحابہ وغیرہم عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعت پر قیام کرتے تھے اسیطرح عثمانؓ و علیؓ کے زمانہ میں بھی یہہ حدیث ایسی صحیح ہے کہ جمہور کے پاس اسکی صحت ثابت اور انہوں نے اسکو اپنی سند ٹھہرایا چنانچہ صاحب کبیری محدث شاگرد ابن ہمام محدث نے لکھا ہے کہ وللجمہور ما رواہ البیہقی باسناد صحیح اور صاحب مواہب محدث نے لکھا ہے کہ باسناد صحیح اور محلی محدث نے کہا کہ باسناد صحیح جب محدثین نے اسکو صحیح لکھا پھر اسکی صحت میں کیا شبہہ باقی رہا۔

سوال اسی سایب بن یزید سے موطا میں حدیث آئی ہے کہ کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اُبی بن کعب و تمیم داری کو حکم کیا کہ لوگوں کو لیکے گیارہ رکعت پڑہے اور امام سو سو آیت ہر رکعت میں پڑہتا تھا حتی کہ ہم عصا کا تکیہ دیکر کھڑے رہتے تھے اور نہیں پھرتے مگر اوایل فجر میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بھی گیارہ رکعت کا ہی حکم کیا ہے **جواب** سایب بن یزید سے یہہ ایک ہی روایت نہیں بلکہ انسے دو متعارض روایتیں آئی ہیں گیارہ رکعت کی روایت امام مالک کو پہنچی سو انہوں نے اپنی موطا میں لایا۔ لیکن بیس رکعت کی روایت اسناد صحیح سے امام بیہقی کو پہنچی سو انہوں نے ذکر کیا۔ اب جاننا چاہئے کہ سائب بن یزید کی ایک روایت جو عمر رضی اللہ عنہ کے وقت گیارہ رکعت کی جماعت ہونے سے خبر دیتی ہے اور اسکی دوسری روایت جو بیس رکعت کی جماعت ہونے پر گواہی دیتی ہے ان ہر دو روایت میں کچھ خلاف و تعارض نہیں ہے کیونکہ سچ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے گیارہ رکعت کی جماعت کا ہی حکم کیا تھا۔ پھر بعد ازاں بیس رکعت کی جماعت پر حکم کیا۔ یہی امر استقرار پا چکا چنانچہ صاحب محلی شرح خود امام بیہقی سے نقل کرتے ہیں کہ ولانیا فیہ الروایۃ السابقۃ فانہ وقع اولا ثم استقر الامر علی العشرین انتہیٰ اور امام شعرانی رحؒ کشف الغمہ میں اسی بات پر گواہی دیتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے وقت پہلے تیرہ رکعت پڑہتے تھے طول قیام کے ساتھ کہ قاری ہر رکعت میں سو آیت پڑہتا تھا بعد ازاں عمرؓ نے تیئیس رکعت کا حکم کیا اور یہی امر سب امصار میں استقرار پایا انتہیٰ اور مولانا بحر العلوم بھی ارکان اربعہ میں یہی لکھتے ہیں کہ جمع کیا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک قاری پر پس وہ گیارہ رکعت پڑہتا تھا بعد ازاں بیست رکعت مقرر ہوئے **دوسری حدیث** یزید بن رومان کی ہے جو موطا مالک میں آئی ہے کہ کہا کہ کان الناس یقومون فی زمان عمر فی رمضان بثلاث و عشرین رکعۃ یعنے لوگ عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعت پر قیام کرتے تھے **سوال** بقاعدہ محدثین یہہ حدیث مرسل یا منقطع ٹھہرتی ہے کیونکہ کہتے ہیں کہ یزید بن رومان کو عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں پھر ایسی حدیث سند میں چنداں حجت نہیں **جواب** یزید بن رومان کو حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں تو کچھ مضایقہ نہیں دوسرے سے سنا ہوگا عدم ملاقات کی صورت میں یہ حدیث مرسل ہوگی یا منقطع حدیث مرسل و منقطع تو امام مالک و امام ابو حنیفہ و امام احمد بن حنبل اور امام محمد و امام ابو یوسف وغیرہم بلکہ دو سو سال تک سب تابعین و تبع تابعین کے پاس بھی حجت ہے لیکن ایک امام شافعی کے پاس جب وہ دوسری روایت سے معتضد ہو تو حجت ہے اور یزید بن رومان کی روایت بروایت بیہقی سایب بن یزید کی حدیث صحیح سے معتضد بھی ہو چکی پس چاروں مذہب کے اماموں اور محدثوں بلکہ تابعین و تبع تابعین کے پاس بھی یزید بن رومان کی حدیث حجت ٹھہری اُس تقدیر میں کہ وہ مرسل یا منقطع ہی ہے علاوہ یہہ کہ یہہ حدیث یزید بن رومان کی جو موطا مالک میں آئی ہے اسکے حال پر مرسل یا منقطع ہی باقی نہیں بلکہ وہ بعد ازاں متصل ہو چکی ہے پھر بلاشک و اختلاف یہہ حدیث صحیح اور حجت قوی ٹھہری چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں کہ باتفاق

اہل حدیث موطا مالک کی سب حدیثین صحیح ہین کوئی حدیث اسمین مرسل و منقطع نہین مگر یہہ کہ دوسری طریق سے اسکی سند متصل ہوچکی۔ خود امام مالک کے زمانے مین کئی علما موطاء مالک کے احادیث کی تخریج اور مرسل و منقطع کے متصل کرنے مین تصنیف ہوئی ہین جیسے کتاب ابن ذویب و ابن عیینہ ثوری و معمر وغیرہم استاد امام مالک کے ہین۔ اور امام ابن حجر عسقلانی محدث تعریب مین یزید بن رومان کو ثقہ کہا اور لکھا کہ وہ موطا آن بیر سے ہین **تیسری** یہہ سند ہی کہ صحیح ترمذی مین لکھا ہی کہ عام اکثر صحابہ اور عمرؓ و علیؓ وغیرہم کا بیس رکعت ہی یعنے بجماعت اکثر کا قید اسلئے کہ بعض منفرداً اپنے گھر مین پڑھ لیتے تھے انتہی بس بالفعل ان کتب حدیث کی سند صحیح سے اور اسکی صحت پر محدثین کی گواہی اور دوسرے اسناد سے یہہ بات صحت و ثبوت کو پہنچ چکی کہ وہ جو گیارہ رکعت کی جماعت ہوتی تھی سو بیس رکعت مقرر کرنے کے آگے تھی یعنے عمرؓ کے حکم سے پہلے طول قیام کے ساتھہ اخیر شب آٹھہ رکعت کی ہی جماعت ہوتی تھی پھر وتر تین رکعت اور صحابہ سحر کے وقت تک اتنے طول قیام سے نماز پڑہتے تھے کہ عصا کا ٹیکہ کرنے کی نوبت پہنچی تھی کہ امام ہر رکعت مین سو سو آیت پڑہتا تھا جب طول قیام لوگون پر گران آیا تب قرأت کو کم کرکے طول قیام کے عوض دس آٹھہ پر بارہ رکعت کو زیادہ کرکے جملہ بیس رکعت کی جماعت عمر رضی اللہ عنہ نے اول شب مقرر فرمائی کہ تا بارہ رکعت کے زیادہ رکوع و سجود کا ثواب طول قیام کے ثواب کا عوض ہو اور لوگون سے دفع حرج۔ یا یہہ کہ رمضان مین کثرت عبادت سے تشبہ بہ ملایک ہونے کے لئے اُس گیارہ کو مضاعف کر دیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے وقت اور انکے بعد بھی خلفا اور صحابہ مین بلا انکار اسی بیس رکعت پر امر استقرار پایا کما صرح بہ القسطلانی والمحلی والبیہقی والامام مالک والامام الشعرانی و شاہ ولی اللہ و صاحب کبیری وغیرہم۔ پھر عثمان ذو النورین کے عہد خلافت مین اور علی مرتضیٰؓ کے عہد خلافت مین بھی وہی بیس رکعت کا معمول تھا چنانچہ تعلیق موطا امام محمدؒ مین لکھتے ہین کہ بیہقی نے اخراج کیا ابی عبد الرحمن السلمی سے کہ حضرت علیؓ نے قاریون کو بلوایا رمضان مین اور انسے ایک کو حکم کیا کہ بیس رکعات پڑہاوین اور آپ وتر پڑہتے تھے کذا فی المغنی اور ایک روایت مین آیا کہ علی مرتضیٰؓ تراویح کی بیس رکعات خود امامت کرتے تھے اور بھی ایسے بہت سے آثار آئے ہین انتہی انکے بعد تابعین تبع تابعین مین بھی وہی معمول جاری رہا بیس سے کسینے کم نہین کیا بلکہ بیس سے کوئی زیادہ ہی کی ہین غرض عمرؓ بیس رکعت کی جماعت قایم کی بعد بزرگان سلف صحابہ و تابعین تبع تابعین مین پھر کسی نے آٹھہ رکعت کی جماعت قائم نہین کی۔ ہان تنہا اپنے گھر مین کوئی آٹھہ ہی رکعت پڑہی ہون تو پڑہی ہین اسمین کچھہ کلام نہین ہمارا کلام ہی تو آٹھہ رکعت کی جماعت قایم کرنے مین ہی و بس بیس رکعت کے پڑہنے مین حضرتؐ کی سنت بھی ادا ہوتی ہی اور خلفاے راشدین و صحابہ کی سنت بھی یعنے نظر باختلاف روایات اگر حضرتؐ فی الواقع بیس رکعت ہی پڑہی ہین اور یہہ بات صحت کو پہنچنے سے عمرؓ نے اسکو بیس کیا ہی تو ہمارے بھی برابر بیس ادا ہو چکین یا اگر حضرتؐ آٹھہ ہی پڑہی ہین اور عمرؓ نے اس اصل سنت کو بحال رکھہ کے اسپر بارہ رکعت زیادہ کین ہین تو بیس ہمارے بھی پہلے آٹھہ رکعت حضرتؐ کی سنت مین بعد بارہ رکعت خلفا و صحابہ کی سنت ہر دو سنتین ادا ہو جاتی ہین۔ جیسا بلا واسطہ نبی کے خدا کی راہ نہین ملتی ہی ایسا ہی بلا نقش قدم صحابہ کے نبی کی راہ نہین ملتی زہے نصیب ان مومنان اہل سنت کے جو بیس رکعت کی جماعت قایم کرکے بحکم حدیث علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین ہر دو سنت کا جمع حاصل کرتے ہین اور بحکم حدیث اتبعوا السواد الاعظم اپنے عمل کی صورت سلف و خلف جمہور اہلسنت کے عمل کے موافق بناتے ہین ع این کار دولت است تا کرا رسد۔ واللہ الموفق۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** باب فضیلت مین شب قدر کے۔ قدر بفتح قاف و سکون دال ہی اس شب کو تعظیم قدر کے رو سے معنے مین صاحب عظمت کے کہا اس جہت سے کہ قرآن مجید اس مین شرف نزول پایا۔ یعنے ابتدا نزول اس شب مین ہی یا انکہ لوح محفوظ سے تمام جو آسمان دنیا پر نازل ہوا اسی شب مین تہا اور وہان سے تھوڑا تھوڑا جبرئیل امین نے تیئیس سال مین لے آئے۔ یا انکہ قرآن مجید اس شب کی فضیلت مین نازل ہوا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر خیر ہی ہزار مہینون سے قدر فتح دال سے پڑہی ہین تقادیر کے معنے مین اسلئے کہ اس شب مین اشیا کی تقدیر کی جاتی ہی **وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى** اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ اور یہہ باب اور تفسیر مین اس قول الہی کے جو تفسیر بخاری علیہ الرحمہ سے واقع ہوئی ہی تفسیر ایک کلمہ وما ادراک کی ہی قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا اَدْرٰكَ فَقَدْ اَعْلَمَهُ ابن عیینہ نے کہا جو چیز کہ واقع ہوئی ہی قرآن مین بلفظ وما ادراک صیغہ ماضی سے مقرر معلوم کروایا اللہ تعالی نے حضرتؐ کو۔ اس لئے کہ نفی زمان گذشتہ کے علم کی مستلزم نفی کی زمان حال مین نہین۔ مقصود یہہ ہی کہ لیلۃ القدر اللہ سبحانہ و تعالی نے حضرتؐ کو معلوم کروایا ہی وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَاِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ اور وہ جو صیغہ مضارع سے کہا اس باب مین اللہ تعالی نے آپکو اسکی تعلیم نکی **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَاِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ سفیان نے کہا کہ یاد کیا ہم نے اس حدیث کو۔ اور یاد کیا مگر زہری سے اور بعض روایات مین وایما بدل انما کے ہی۔ اور کہتے ہین کہ ای مبتدا ہی مضاف ساتھہ حفظ کے اور کلمہ ما زائدہ ہی اور خبر حفظنا کی مقدر ہی اور من الزہری

متعلق بحفظنا ہی۔ معنے یہ ہین کہ کونسا حفظ ہی جو ہمنے زہری سے یاد کیا عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ اسکا ترجمہ گذر چکا ہی تابعہ سلیمان بن کثیر عن الزھری متابعت کی ہی سفیان کی سلیمان بن کثیر نے زہری سے

باب التمسوا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر

باب اس بیان مین کہ طلب کرو تم شب قدر کو آخری سات راتون مین ماہ رمضان کے یعنے ان راتون سے ایک رات مین ہی۔ اور جب دوسری حدیث مین واقع ہوا کہ عشرۂ اخیر کے طاق راتون مین ہی ابتدا ان سات راتون کا اکیسوین شب سے ستائیسوین تک ہوگا سیوطی نے نقل کی ہی کہ بعض اسیر ہین کہ اسکا ابتدا بائیسوین شب سے اٹھائیسوین شب تک ہی اس تقدیر پر اکیسوین شب اور ہر دو تقدیر پر انتیسوین شب خارج ہوتی ہی حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت کے صحابہ سے چند شخص دکھلائے گئے لیلۃ القدر کو خواب مین اور انکو کہا گیا کہ شب قدر آخری سات راتون مین ہی۔ ایسا ہی کہا ہی سیوطی نے۔ اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا اس تقریر سے لازم آتا ہی کہ شب قدر انکو نہ بتلائی ہین بلکہ خبر دی گئی کہ ان راتون سے ایک رات مین ہی۔ گویا انکا کہنا ہی کہ فی السبع الاواخر متعلق ہی قول فی المنام کے ساتھ اور اسکی صفت ہی یعنے بتلائے گئے شب قدر کو اس خواب مین جو آخری سات راتون مین واقع ہوا تھا۔ پوشیدہ نرہے کہ مفہوم سوق حدیث سے کہ فلیتحرھا فی السبع الاواخر ہی یہہ خواب انہون نے ان سات راتون سے آگے دیکھا اور خبر پائی کہ وہ شب ان راتون مین ہوگی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر پس حضرت نے فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون یا جانتا ہون کہ تمہارا خواب واقع کے موافق پڑا ہی جو ان سات راتون مین دکھلائے ہین فمن کان متحریہا فلیتحرھا فی السبع الاواخر پس جو شخص کہ اسکا جویا ہی تو آخری سات شب مین ڈھونڈھے حدثنا معاذ بن فضالۃ قال حدثنا ھشام عن یحیی عن ابی سلمۃ قال سالت ابا سعید وکان لی صدیقا ابو سلمہ نے کہا کہ مین نے ابو سعید سے پوچھا اور وہ دوست میرا تھا فقال اعتکفنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العشر الاوسط من رمضان پس کہا کہ اعتکاف کئے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے عشرۂ میانہ مین ماہ رمضان کے فخرج صبیحۃ عشرین فخطبنا وقال انی اریت لیلۃ القدر پس باہر آئے اعتکاف سے بیسوین کی صبح کو اور خطبہ پڑہا ہمپر اور فرمایا کہ مقرر مین بتلایا گیا شب قدر کو۔ ظاہر مشکل یہی ہی کہ شب کونسی ہی جو اس سے مجھکو عالم خواب مین اعلام کئے گئے ہین ثم انسیتہا او نسیتہا یہہ شک راوی کا ہی لیکن ہر دو کے معنے ایک ہین پس مین فراموش کیا گیا فالتمسوھا فی العشر الاواخر فی الوتر پس طلب کرو تم عشرۂ آخر کے طاق راتون مین وانی رایت انی اسجد فی ماء وطین اور مقرر مین نے دیکھا عالم خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون پانی اور کیچڑ مین فمن کان اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیرجع اور جو شخص کہ اعتکاف کیا تھا حضرت کے ساتھ تو چاہیئے کہ اعتکاف کی جگہہ رجوع کرے۔ اس کلام مین التفات متکلم سے غیبت کے طرف ہی۔ اصل یہہ تھا کہ فرماتے کہ جو شخص کہ اعتکاف کیا تھا ہمارے ساتھ فرجعنا وما نری فی السماء قزعۃ پس ہم نے اعتکاف کی جگہہ پر رجوع کیا حالانکہ ہم نے نہین دیکھا آسمان پر ابر کا ٹکڑا فجاءت سحابۃ فمطرت حتی سال سقف المسجد پس آیا ایک ابر اور برسا یہان تک کہ سقف مسجد سے پانی ٹپکا وکان من جرید النخل اور تھا سقف مسجد کا کھجور کے شاخون سے و اقیمت الصلوۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی الماء والطین اور اقامت کہی گئی نماز صبح کی پس مین نے حضرت کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین حتی رایت اثر الطین فی جبہتہ یہان تک کہ مین اثر مٹی کا حضرت کی پیشانی شریف مین دیکھا۔ ظاہر ہوئی آپکے خواب کی سچائی مفہوم اس حدیث کا یہہ ہی کہ شب قدر اکیسوین تھی اور صحابہ اسی شب کی صبح کو نماز فجر پانی اور کیچڑ مین پڑہے۔ اور حضرت نے خطبہ پڑہا وہ بیسوین کی صبح تھی۔

باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر

باب ڈھونڈنے اور طلب کرنے مین شب قدر کے طاق راتون مین عشرۂ آخر سے فیہ عن عبادۃ اس باب مین ایک حدیث عبادہ بن صامت سے مروی ہی جیسا کہ باب لاحق مین آتی ہی حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اسمعیل بن جعفر قال حدثنا ابو سہیل عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھونڈ ہو شب قدر

کو طاق راتوں میں عشرہ اخیرے رمضان کے **حدثنا** ابراھیم بن حمزۃ قال حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن یزید بن الھاد عن

محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ عن ابی سعید الخدری رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی رمضان

العشر التی فی وسط الشھر ابو سعید نے کہا کہ حضرت معتکف ہوتے مسجد میں ماہ رمضان کے عشرہ اوسط میں فاذا کان حین یمسی من عشرین لیلۃ

تمضی پس جس وقت کہ ہوتے شب کرتے بیسوین رات جب گذرتی ویستقبل احدی وعشرین رجع الی مسکنہ اور آگے آتی اکیسوین شب رجوع

کرتے مسجد سے اپنے مسکن یعنے اپنے گھر کے طرف ورجع من کان یجاور معہ اور رجوع کرتا وہ شخص جو حضرت کے ساتھ معتکف رہتا وانہ اقام فی شھر

جاور فیہ اللیلۃ التی کان یرجع فیہ اور مقرر حضرت نے قیام فرمایا اس مہینے میں جو معتکف تھے جس شب میں کہ رجوع کرتے تھے حاصل اس حدیث کا یہ

کہ رجوع کرنا اکیسوین شب میں تھا۔ یہ بات مخالف ہی اسکی جو متعدد حدیثوں میں صریح واقع ہوا کہ رجوع بیسوین کی صبح کو تھا۔ اور اعتکاف عشرے کا اکیسوین سے ہی

اس شب بارش ہوئی اس رات کی صبح کو جو بائیسوین روز تھا حضرت نے نماز پانی اور کیچڑ میں پڑہی۔ اور وہ علامات سے شب قدر کے تھا۔ پس مراد یہہ ہی کہ رجوع صبح

گذشتہ سے کرتے۔ اسکو نسبت دے سکتے ہیں کہ رجوع شب میں ہوا۔ اسلئے کہ نسبت کرتے ان راتوں کی اس شب گھر کے طرف رجوع ہو فخطب الناس فامرھم

ما شاء اللہ پس آپ نے خطبہ پڑہا لوگوں پر اور حکم کیا اس چیز کا جو خدا تعالی نے چاہا۔ ثم قال کنت اجاور ھذہ العشر پھر فرمایا کہ تھا میں کہ اعتکاف

کرون اس عشرے کا ثم قد بدا لی ان اجاور ھذہ العشر الاواخر پس ظاہر ہوا مجھکو اجتہاد سے یا وحی سے کہ معتکف ہوؤں میں اس عشرہ اخیر میں فمن

کان اعتکف معی فلیثبت فی معتکفہ پس جو شخص کہ اعتکاف کیا میرے ساتھ اسکو چاہیئے کہ درنگ کرے اور اپنی اعتکاف کی جگہہ میں رہے وقد رایت

ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا مقرر دکھلایا گیا میں آج کی رات شب قدر کو پس فراموش کروایا گیا میں فابتغوھا فی العشر الاواخر وابتغوھا فی کل وتر

پس طلب کرو تم عشرہ اواخر میں اور طلب کرو تم ہر شب طاق میں یعنے اگرچہ تعیین فراموش کی گئی لاکن اسقدر یاد رہا کہ اسی عشرے کے طاق راتوں میں ہی و

قد رایتنی اسجد فی ماء وطین اور مقرر میں نے اپکو خواب میں دیکھا کہ سجدہ کرتا ہوں پانی اور کیچڑ میں گویا اس حال کو علامت شب قدر ٹھہرایا اور فرمایا فاستھلت

السماء فی تلک اللیلۃ فامطرت پس برسنے لگا ابر اس شب فوکف المسجد فی مصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ احدی

وعشرین پس ٹپکی مسجد حضرت کی نماز کے مقام پر اکیسوین شب میں فبصرت عینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونظرت الیہ

انصرف من الصبح ووجھہ ممتلئ طینا وماء پس میری آنکھ نے حضرت کو دیکھا اور میں نے آپکے طرف نظر کی جب نماز صبح سے پھرے درحالیکہ آپکا چہرہ مبارک

آب و گل سے آلودہ ہی اس کلام کو اظہار تعجب و حضرت واقعے کی سچائی کے لایا **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا یحیی عن ھشام قال

اخبرنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوا ح وحدثنا محمد بن المثنی قال اخبرنا

عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر

من رمضان بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا اعتکاف کرتے عشرہ اواخر میں رمضان سے[2] اس حدیث میں قید طاق کا واقع نہو۔ کہتے ہیں کہ ہشام کے کسی طریق

میں یہہ تقیید نہیں گویا بخاری علیہ الرحمہ نے حمل کیا ہی مطلق کا مقید پر نظر کرتے اور احادیث کے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا

وھیب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر

من رمضان لیلۃ القدر ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو تم اسکو عشرہ اواخر میں رمضان سے لیلۃ القدر بدل ہی ضمیر التمسوھا سے فی

تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی نوین شب میں جو باقی رہتی ہی مہینے سے اور ساتوین شب میں جو باقی رہتی ہی اور پانچوین شب

جو باقی رہتی ہی۔ جاننے کہ یہہ شمار عادت عرب پر ہی کہ جب مہینہ آدھے سے گذرتا ہی حساب آخر کے جانب سے کرتے ہیں نہ ایام گذشتہ سے۔ اور مدار امر یقینی پر رکھا جو مہینے کے

انتیس روز ہیں پس نوین شب کی تقدیر پر اکیسوین ہوگی۔ اور ساتوین شب تیئسوین۔ اور پانچوین پچیسوین شب۔ سیوطی نے ایسی تفسیر کی ہی کہ لیلۃ القدر ایک رات ہی کہ اسکا

بعد نو ن شب باقی رہتے ہین وہ اکیسوین شب ہی باعتبار ماہ کامل پر رکھا جو تیس روز ہین - اور یہی قیاس پر ساتوین اور پانچوین ہی - پوشیدہ نرہے کہ اسمین ظاہر لفظ کا خلاف ہی - اور پہلے معنے اولی اور سزاوار قبول کے ہی - پہر تقدیر ستائیسوین اس بیان سے خارج رہی **تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ** متابعت کی ہی وہیب کی عبد الوہاب نے ایوب سے یعنے اسنے بہی ایوب سے روایت کی ہی **وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلْتَمِسُوْهُ فِيْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ** اور روایت کی ہی عبد الوہاب نے خالد سے اسنے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے کہ ڈہونڈہو تم اسکو چوبیسوین شب مین **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اور بعض روایات مین قالا و قال ابن عباس **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ تِسْعٍ يَمْضِيْنَ** نو ن شب مین ہی جو گذرتی ہین - یمضین مشتق ہی مضی سے **اَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ** یا سات شب مین ہی جو باقی رہتے ہین مہینے سے - یعنی لیلۃ القدر تفسیر کی ہی مولف نے ضمیر ہی کی - کرمانی نے شرح مین نقل کی ہی اَوْ لَا سَبْعٍ يَمْضِيْنَ لایا اور کہا ستائیسوین شب مین ہی - اور اسیطرح تِسْعٍ يَمْضِيْنَ انتیسوین شب مین ہی - اور معنے مین سبع یمضین کے کہا کہ محتمل ہی کہ اس سے مراد تیئسوین شب ہو یا یہہ رات یا تمام راتین جو اسکے بعد مین مہینے کے اخیر تک فافہم **بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِي النَّاسِ** یعنی مُلَاحَاۃ باب بیان مین اٹھائے پہچانت تعیین شب قدر کے لوگون کی نزاع کی جہت سے - پہر کہتا ہی کہ ملاحاۃ سے ہی - مؤلف نے ملاحی کی تعبیر ملاحاۃ سے کی گویا یہہ لفظ اسکے پاس شہیر ہی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ** عبادہ نے کہا کہ حضرت باہر تشریف لائے اسلئے کہ خبر دین ہمکو شب قدر سے اور تعیین کرین اسکی اس ماہ حاضرین پس نزاع کیا دو مرد مسلمانے **فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ** پس فرمایا کہ مین باہر آیا تا خبر دون تم کو تعیین سے شب قدر کے - پس نزاع کیا فلان فلان نے مسجد کے درمیان ماہ رمضان مین کہ محل ذکر الٰہی کا اور وقت عبادت کا ہی - اسکا علم انکی شومیت سے میرے دل سے دور کیا گیا یعنی اسکو فراموش کیا **وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ** اور قریب ہی کہ یہہ فراموشی تمہارے لئے بہتر ہو - اس بہتری اور خیریت کی وجہ یہہ ہی کہ ڈہونڈہین اور طلب کرین شب قدر کو متعدد راتون مین - اور اگر ایک شب معین ہو جاتی اس بات کا احتمال تھا کہ اس کرامت خاص کے پانے مین ایک ریا راہ پائی ہوتی **فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ** پس طلب کرو اسکو نووین اور ساتوین اور پانچوین شب مین ماہ رمضان سے - قسطلانی نے نقل کی ہی کہ روافض کو گمان یہہ ہوا ہی کہ شب قدر کا وجود ہی اٹھ گیا ہی اور وہ رہی ہی نہین - اس گمان باطل کو قول فالتمسوہا رد کرتا ہی اور شب قدر کے باب مین اور اسکے تعیین و علامات مین بہت سے اقوال آئے ہین انکے نقل کرنیکے لئے وقت مساعد نہین کرتا ہی **بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ** باب بیان مین عمل یعنے جہد کرنیکے عشرہ اواخر مین رمضان کے **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاَحْيٰى لَيْلَهُ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ** بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت جسوقت کہ آتا عشرۂ آخر رمضان کا سخت باندہتے اپنی ازار کو یعنے باندہتے اپنی کمر کو عبادت مین زیادہ جدو کوشش کرنے کے لئے - اور ازار محکم باندہنا کنایہ ہی ترک جماع سے وہ بہی کثرت عبادت کے لئے تھا اور زندہ رکھتے اور قیام کرتے شب قدر مین اور بیدار کرتے اپنے اہل کو طاعت و عبادت کے لئے - زندہ رکھنا شب کو عبادت کرنیوالے کی عبادت سے ہو سکتا ہی - اسلئے کہ خواب جو بہن موت کی ہی جب اسکو ترک کیا گویا زندہ کیا اپنے نفس کو - اور یہہ بہی ہو سکے کہ راجع ساتھ شب کے گویا طاعت سے اسکو زندہ کیا جیسا کہ اس آیہ کریمہ مین واقع ہی **كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا** کس طرح زندہ کیا زمین کو سبزہ اگلنے سے بعد مرنے اس زمین کے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا باب بیان مین اعتکاف کرنے کے عشرۂ اخیر رمضان مین - اور بیان مین صحت اعتکاف کے سب مساجد مین - مساجد سے مقید اسلئے کیا کہ غیر مساجد مین اعتکاف

صحیح نہین اور مساجد جمع اسلیئے لایا کہ عام ہو سب مساجد کو بخلاف اسکے جسنے تین مسجد سے مخصوص کیا اور بخلاف اسکے جو مسجد نبوی سے اور بخلاف اسکے جو اس مسجد سے خاص کیا جسمین جمعہ قائم ہوتی ہی یہہ قول اخیر قول امام مالک کا ہی اور یہی مذہب ہی حنابلہ کا اور امام اعظم کے پاس نہین جایز ہی اعتکاف مگر اس مسجد مین جسمین پنجگانہ نماز پڑہی جاوے کیونکہ اعتکاف انتظار نماز سے عبادت ہی اور امام شافعی کے پاس وہ مسجد ہی جسمین جماعت ہو اگرے امام مالک اور امام محمد و امام ابو یوسف بھی اسیکے قائل ہین کذا فی القسطلانی

لقول اللہ تعالی وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ الآیۃ بسبب اس قول الٰہی کے جو فرمایا کہ صحبت کرین عورات کے ساتھ جبکہ ال میں کہ معتکف ہون مسجدون مین - اس آیت سے معلوم ہوا کہ اعتکاف مخصوص مسجد کے ہی ساتھ ہی یہی مقصود ہی بخاری علیہ الرحمۃ کا - جاننے کہ اعتکاف مساجد کے سوا نہین ہوتا ہی اکثر مفسرین کہتے ہین اس آیت سے اختصاص اعتکاف کا مسجد کے ساتھ مفہوم نہین ہوتا ہی - اور شارحون نے کہا ہی کہ مؤلف کی مراد بھی یہی ہی اس پر مواخذہ کرتے ہین کہ تقیید عدم مباشرت کا نہونا اعتکاف کا مسجد مین متبادر ذہن کا نہین ہوتا ہی کہ نہی مخصوص اسی حال کے ساتھ ہو اور مقید اسی قید کے ساتھ ہو - اور اعتکاف کو ایک حال اور نہی جو مقید اس قید کے ساتھ نہو - جواب اسکا دیتے ہین کہ عدم مباشرت کو اعتکاف کے ساتھ مخصوص مسجد مین رکھنا موجب ابطال ایک امر متفق علیہ کا ہی کہ وہ بطلان اعتکاف کا ہی مطلق مباشرت کے ساتھ - پس چاہیئے کہ قید فی المسجد محض سواسطے ہی کہ غیر مساجد مین اعتکاف نہین ہوتا ہی ولا یخفی فافہم حدثنا

اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ تھے حضرت اعتکاف کرتے عشرۂ آخر مین رمضان سے -

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت اکثر اوقات اعتکاف کرتے عشرۂ اواخر مین رمضان سے یہان تک وفات دی انکو اللہ عز و جل نے ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ پس اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے آپکے بعد اسی عشرہ مین - اس حدیث مین اسبات کی دلیل ہی کہ مرد و عورت اعتکاف مین برابر ہین - اور حضرت نے بعض بی بیون کو اذن فرمایا تھا کہ مسجد مین اعتکاف کرین - جب سب بی بیون نے انکو تنگ کیا مسجد مین اعتکاف سے منع فرمایا - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عورت گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے حدثنا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ حضرت اعتکاف کرتے عشرۂ اوسط مین رمضان کے وَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ اور اعتکاف کیا حضرت نے ایک سال عشرۂ اوسط مین یہان تک اکیسوین شب آئی وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صُبْحِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ اور وہ شب تھی کہ باہر آتے جسکی صبح کو اپنے اعتکاف سے - یہہ حدیث صریح ہی اس بات مین کہ انکا نکلنا اعتکاف سے اکیسوین کی صبح کو تھا - اس لئے کہ جب نسبت صبح کی شب کے ساتھ کرتے ہین مراد اس صبح سے ہی جو اسکے بعد آتی ہی جیسا کہ صبح شب جمعہ کی صبح روز جمعہ کی ہی - یہان مراد اس صبح سے رکھا چاہیئے جو اکیسوین شب سے آگے ہو کہ یہہ صبح آٹھوین ہوگی تا موافق ہو دوسری احادیث سے کہ جن مین تصریح آئی ہی کہ نکلنا اس اعتکاف سے صبح بیسوین کی تھی جیسا کہ ابو سعید کی حدیثین جو تحری لیلۃ القدر کے باب مین آئی ہین اسکو ہم نے ظاہر سے الگ کیا اور احادیث کے ساتھ تطبیق دینے کے لئے - اور منطوق احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ اکیسوین شب کو اعتکاف گاہ مین تشریف لائے - اور اسی شب بارش ہوئی اور اسکی صبح کو حضرت نے سجدہ آب و گل کیا قَالَ مَنِ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ اور فرمایا جو شخص کہ اعتکاف کیا میرے ساتھ اس بیچ کے عشرے مین تو اسکو چاہیئے کہ اعتکاف کرے آخر کے عشرے مین فَقَدْ اُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيتُهَا مقرر دکھلایا گیا مین خواب مین اس شب قدر کو پس فراموش کروایا گیا مین اسکو وَقَدْ رَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صُبْحِهَا اور تحقیق مین نے انکو دیکھا کہ سجدہ کرتا ہون آب و گل مین اس شب قدر کی صبح کو فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ پس طلب کرو تم اس شب قدر کو عشرۂ آخر مین اور طلب کرو تم اسکو ہر طاق رات مین فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ پس برسا

ابر اس اکیسویں شب میں وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ اور تھی مسجد نبوی اسوقت سایہ دار شاخ خرما سے پس ٹپکی مسجد فَبَصُرَتْ عَيْنَا
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ پس دیکھیں میری ہر دو آنکھیں حضرت کو
جس حال میں کہ تھی پیشانی مبارک پر آب و گل کا اثر تھا اکیسویں صبح کو **بَابٌ** الْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ باب اس بیان میں کہ عورت حائضہ
کنگھی کرتی جایز ہی معتکف کو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا کہ نزدیک
لاتے اور مایل کرتے میرے طرف اپنے سر کو حالانکہ وہ معتکف رہتے مسجد میں فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ پس میں کنگھی کرتی آپکے سر مبارک کو شانہ کرتی حالانکہ میں
صاحب عذر رہتی **بَابٌ** لَا يَدْخُلُ الْمُعْتَكِفُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ باب اس بیان میں کہ گھر میں نہ آوے مگر حاجت ضروری کیلئے جو اس سے گزیر نہو جیساکہ
حاجت پیشاب و پایخانہ کی **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَ
هُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت داخل کرتے تھے مجھ پر اپنا سر مبارک میرے حجرے میں
درحالیکہ آپ مسجد میں رہتے پس میں شانہ کرتی آپ کو اور نہ تشریف لاتے گھر میں مگر حاجت بشری کیلئے جسوقت کہ معتکف رہتے **بَابٌ** غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ باب بیان میں سر دھونے
معتکف کے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے حضرت معانقہ کرتے میرے سے اور حالانکہ میں صاحب عذر رہتی وَكَانَ يُخْرِجُ
إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ اور مسجد سے سر مبارک میرے طرف لاتے حالت اعتکاف میں پس دھوتی میں سر آپ کا درحالیکہ میں صاحب عذر
رہتی **بَابُ** الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا باب بیان میں جایز ہونے اعتکاف کے فقط رات میں **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ
اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عمر نے کہا کہ مقرر عمر فاروق نے حضرت سے پوچھا جعرانہ میں
جسوقت کہ حنین سے رجوع کیا جیساکہ باب نذر میں تصریح کی ہی قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ
بِنَذْرِكَ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے نذر کی تھی ایام جاہلیت میں یہہ کہ معتکف ہوں ایک شب مسجد حرام میں سو مجھے میسر نہوا تب آپنے فرمایا کہ وفا کر اپنی نذر کو اور معتکف ہو
گویا مقصود فاروق اعظم کا وہ تھا کہ نذر ایام جاہلیت کی معتبر ہی اور اسکو وفا کرنا لازم ہی یا نہ تو حضرت نے فرمایا کہ وفا کر بسبیل ندب نہ بر سبیل ایجاب - اس لئے کہ نذر حالت
شرک کی صحیح نہیں - اس حدیث سے معلوم کئے ہیں کہ روزہ حالت اعتکاف میں شرط نہیں ہی - اسلئے کہ محل روزہ کا نہیں ہی - لاکن دوسری طریق سے معلوم ہوا کہ شب
سے شب روز کے ساتھ ہی - اور اسکی تصریح آئی ہی یہی ہی مذہب شافعیہ اور حنابلہ کا اور ایک روایت سے امام احمد کے پاس اعتکاف صحیح نہیں بغیر صوم کے اور مالکیہ و حنفیہ نے کہا کہ اعتکاف نہیں
صحیح مگر روزے سے انکی سند یہہ کہ حضرت نے بلا روزہ اعتکاف نکیا **بَابُ** اِعْتِكَافِ النِّسَاءِ باب حکم میں جواز اعتکاف عورات کے مسجد میں **حَدَّثَنَا**
أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ - فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے حضرت اعتکاف
کرتے پچھلے عشرے میں رمضان کے - پس خیمہ لگاتی تھی میں حضرت کے لئے پس آپ نماز صبح کی مسجد میں پڑھتے پھر خیمہ میں تشریف لاتے - خباء بکسر خاء معجمہ اور باء موحدہ ممدود
ہی - جو اونٹ کے صوف سے بناتے ہیں اسکو دو یا تین ستون ہوتے ہیں اور اسکا جمع اخبیہ ہی جیساکہ حمار کا جمع احمرہ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ
أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً آخَرَ فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً پس بی بی حفصہ نے جناب عایشہ سے اذن چاہا کہ اور ایک خیمہ لگاوے سو بی بی عایشہ نے
انکو اذن دیا فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ پھر جب بی بی زینب بنت جحش نے اسکو دیکھا آپ بھی ایک خیمہ لگایا فَلَمَّا
أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ پس جب حضرت نے صبح کی اور ان خیموں کو دیکھا تو فرمایا کہ یہہ کیا

ہی تو خبردے گئے کہ یہ خیمے ہیں ازواج مطہرات کے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ پس فرمایا آیا نیکی دیکھینگے یہ عورتیں اس سے آلبر
ہمزۂ استفہام انکاری سے منصوب ہی۔ ترون بصیغہ معلوم ہی۔ صیغۂ مجہول بھی پڑہے ہیں معنے میں تظنون کے۔ خطاب ساتھ حاضرین کے ہی فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ
الشَّهْرَ پس حضرت نے ترک کیا اعتکاف اس ماہ رمضان میں ان بی بیوں پر انکار میں مبالغہ کے جہت سے۔ اور یہہ سب انکار مسجد کو تنگ کرنیکی جہت سے تھا۔ اور اعراب اور
منافق لوگ بھی مسجد میں آتے تھے۔ اور حضرت نے یہہ بھی معلوم فرمایا تھا کہ ان بی بیوں کو جو اعتکاف کی خواہش ہوئی شاید وہ خالص عبادت کے لئے نہیں تھی بلکہ بی بی
عایشہ کے ساتھ قرب نبوی میں جو رشک تھا اس لئے اس کام پر آمادہ ہوئیں ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ پھر حضرت نے اعتکاف کیا عشرۂ شوال میں۔
پوشیدہ نرہے کہ قضا اعتکاف کی دوسری عبارات کے ساتھ جو احادیث میں واقع ہوئیں مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتِكَافَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ فِي عَمَلٍ ناظر اس میں ہی کہ واجب ہو۔ اور اکثر علمانے کہا ہی کہ وہ قضا بطریق استحباب کے تھی نہ بوجہ وجوب۔ اور اگر واجب ہوتا ازواج مطہرہ
کو اسکی قضا کا حکم فرماتے۔ پر اس جواب میں اس قدر خلجان باقی ہی کہ کہاں سے معلوم ہوا کہ یہہ قضا بروجہ استحباب تھی۔ حالانکہ سنت بھی بعد شروع کرنے کے قضا لازم
کرتی ہی۔ اور بی بیوں کو قضا کا حکم فرمانیکا عدم علم بھی صلاحیت دلیل کی نہیں رکھتا ہی۔ ہو سکے کہ گھروں کے مساجد میں قضا کی ہوں۔ بہرحال جزم کرنا سنت ہونے پر اعتکاف
کے باوجود علامات وجوب کا ایک دلیل اس سے واضح تر چاہتا ہی واللّٰہ اعلم

بَابُ الْاَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب بیان میں خیمے لگانے کے مسجد میں حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ اِذَا اَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَ
خِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ مقرر حضرت نے چاہا کہ عشرۂ اخیر میں رمضان کے اعتکاف کرے مسجد میں پس جسوقت کہ پھرے نماز میں طرف اس مکان کے کہ جہاں اعتکاف کریں
ناگاہ ملاحظہ فرمایا کہ خیمہ بی بی عایشہ کا اور خیمہ بی بی حفصہ کا اور خیمہ بی بی زینب کا ہی فَقَالَ آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ پس فرمایا آیا نیکی جانتے ہیں یہ عورتیں اس کام میں ثُمَّ
انْصَرَفَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ پھر اس مقام سے پھرے اور اعتکاف نہیں کیا یہاں تک کہ اعتکاف بیٹھے عشرہ شوال میں اور دوسری روایت میں واقع ہوا کہ پہلے
عشرے میں اعتکاف بیٹھے ظاہر ہی کہ بعد روز فطر کے ہوگا اور یہہ اعتکاف میں روزہ شرط ہونے پر دلیل نہیں ہی

بَابٌ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ اِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

باب اس بیان میں کہ آیا نکلے معتکف اپنی حاجتوں کے لئے مسجد کے دروازے تک اور یہہ نکلنا روا ہی یا نہ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو علی بن
الحسین یعنی امام زین العابدین علیہ السلام وعلی آبائہ الکرام نے کہ بی بی صفیہ حیی کی بیٹی زوجۂ رسول نے انکو خبر دی اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مقرر بی بی صفیہ حضرت کے پاس آئی کہ زیارت کریں انکی اعتکاف میں آپکے مسجد میں
عشرۂ اخیر میں رمضان کے فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ پس باتیں کیں حضرت کے پاس ایک ساعت پھر اٹھی کہ اپنی منزل کی طرف جاوے فَقَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا پھر کھڑے رہے حضرت بھی جس حال میں کہ پھیرتے تھے اس بی بی کو انکی منزل کے طرف حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ
بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ جسوقت کہ پہنچی بی بی صفیہ دروازۂ مسجد پر جو بی بی ام سلمہ کے دروازے کے نزدیک تھا مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ گذرے دو مرد قوم
انصار سے حضرت پر سلام کئے تو حضرت نے ان ہر دو کو فرمایا کہ تم اپنی جا پر ٹھہرو۔ نہیں ہی یہہ عورت مگر صفیہ۔ اور زہری کی روایت میں جو ابن حبان نے لایا اس طرح پر ہی کہ جب
ان ہر دو نے صفیہ کو دیکھا شرم کیا اور پھر گئے تو حضرت نے فرمایا کہ اپنے جا پر ٹھہرو نہیں ہی یہہ عورت مگر صفیہ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ پس ان ہر دو نے
کہا تنزیہ کرتے ہیں ہم خدا تعالی کی اس بات سے کہ پیغمبر خدا نا سزا کے ساتھ متہم ہو۔ یا حضرت کے فرمانے سے انہوں نے تعجب کیا کہ یہہ کیا جاسے کہنے کی ہی فَكَبُرَ عَلَيْهِمَا پس
بھاری اور عظیم آئی یہہ بات ان ہر دو پر کہ حضرت کس لئے ایسے وہم کو ہمارے ساتھ نسبت کی فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ
الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ پس حضرت نے فرمایا مقرر شیطان پہنچتا ہی انسان سے خون پہنچنے کی جگہہ علما نے کہا ہی کہ یہہ تشبیہ شیطان کی نہایت نزدیکی کے ساتھ ہی آدمی

عورات کا اعتکاف

دفع کرنا ان تہمت کا

زادے - اور کنایہ ہی اسکے وسوسہ سے جو دلون مین ڈالتا ہی - اور اگر حقیقت پر حمل کرین دور نہین کسلیئے کہ جنات دیوار سے گذر جاتے ہین - اور شیطان جو جنون کا
سردار ہی اگر آدمی کے بدن مین آوے عجب نہین وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا تحقیق مین خوف کیا اس بات کا کہ تمہارے
دلون مین کوئی چیز ڈالے - اور یہہ گمان بد تمکو ہلاکت کو پہنچاوے - اگرچہ اس گمان بد کی نسبت ان کے ساتھ نہ تھی اس لئے کہ وے مومن صادق تھے بلکہ وجہ یہ تھی کہ
آپ نے وسوسہ شیطان سے اندیشہ کیا اگرچہ مسلمان اس سے ماخوذ نہین اور حضرت نے مبادرت کی اس قول سے انکی خیر اندیشی کے لئے - اور دوسرون
کو آگہی دینے کے لئے کہ مبادا ایسے وسوسے مین پڑین اعاذنا اللہ من ذلک **باب** الاعتکاف وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صبیحۃ عشرین باب اعتکاف مین اور نکلنے حضرت کے بیسوین کی صبح کو **حدثنا** عبد اللہ بن منیر سمع ہارون بن اسمعیل
قال حدثنا علی بن المبارک قال حدثنا یحیی بن کثیر قال سمعت ابا سلمۃ بن عبد الرحمن قال سألت ابا سعید
الخدری قلت هل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر لیلۃ القدر قال نعم اعتکفنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشر الاوسط من رمضان ابو سلمہ نے کہا کہ مین نے ابو سعید خدری کو پوچھا کہ آیا تو حضرت سے سنا ہی
جو حضرت ذکر کرتے تھے شب قدر کا - کہا ہان مین نے سنا ہی معتکف ہوے ہم حضرت کے ساتھ عشرہ اوسط مین رمضان کے قال فخرجنا صبیحۃ عشرین قال
فخطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبیحۃ عشرین کہا پس نکلے ہم بیسوین کی صبح کو رمضان کے اعتکاف سے - ابو سعید خدری نے
کہا پھر خطبہ پڑھا حضرت نے ہمارے اعلام کے لئے بیسوین کی صبح کو قال انی رأیت لیلۃ القدر وانی نسیتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر
فی وتر فرمایا مقرر مین بتلایا گیا خواب مین شب قدر کو اور مین فراموش کروایا گیا اسکو پس تم طلب کرو اسکو پچھلے عشرے مین رمضان کے طاق راتون
مین فانی رأیت انی اسجد فی ماء وطین پس تحقیق مین نے خواب مین دیکھا کہ سجدہ کرتا ہون آب وگل مین ومن کان اعتکف مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیرجع فرجع الناس الی المسجد اور جو شخص رسول اللہ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا سو
رجوع کرے - پس لوگون نے رجوع کیا اعتکاف کے لئے مسجد کے طرف وما نری فی السماء قزعۃ قال فجاءت سحابۃ فمطرت
واقیمت الصلوۃ فسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطین والماء اور نہین دیکھتے تھے ہم آسمان پر ٹکڑا
ابر کا کہا پس ابر آیا اور برسا اور اقامت کہی گئی نماز صبح کی پس سجدہ کیا حضرت نے آب وگل مین حتی رأیت الطین فی ارنبتہ وجبہتہ
یہان تک کہ مین نے دیکھا آب وگل کو حضرت کے مبارک سر بینی و پیشانی پر **باب** اعتکاف المستحاضۃ باب بیان مین اعتکاف کرنے عورت حائضہ کے
حدثنا قتیبۃ قال حدثنا یزید بن زریع عن خالد عن عکرمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اعتکفت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ مستحاضۃ من ازواجہ بی بی عائشہ نے کہا کہ اعتکاف کیا حضرت کے ساتھ ایک عورت
عذر والی نے آپ کے ازواج طاہرہ سے اور وہ بی بی ام سلمہ تھین جیسا کہ سنن سعید بن منصور مین آیا ہی فکانت تری الحمرۃ والصفرۃ فربما وضعنا
الطست تحتہا وہی تصلی اور تھین وہ بی بی کہ دیکھتین خون سرخ زرد اور اکثر ہم انکے نیچے طشت رکھتے تھے تا جا ملوث نہو اور وہ نماز پڑھتی
یہہ حدیث باب الحیض مین گذری **باب** زیارۃ المرأۃ زوجہا فی اعتکافہ باب جائز ہونے مین ملاقات عورت کی اپنے شوہر سے اسکے
حالت اعتکاف مین **حدثنا** سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب
عن علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ح وحدثنی عبد اللہ بن محمد
قال حدثنا ہشام بن یوسف قال اخبرنا معمر عن الزہری عن علی بن الحسین قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی المسجد وعندہ ازواجہ فرحن فقال لصفیۃ بنت حیی لا تعجلی حتی انصرف معک وکان بیتہا
فی دار اسامۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہا فلقیہ رجلان من الانصار فنظرا الی النبی صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَالَیَا اِنَّمَا صَفِیَّۃُ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّلْقِیَ فِیْ اَنْفُسِکُمَا شَیْئًا اس حدیث کے معنے قریب گذرے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ امام زین العابدین نے بی بی صفیہ سے سنی یہاں مرسل لایا اور اوپر موصول

بَاب هَلْ یَدْرَءُ الْمُعْتَکِفُ عَنْ نَفْسِہٖ باب اس بیان میں کہ آیا دفع کرے معتکف اپنے سے کوئی تہمت قول یا فعل سے **حدثنا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَخِیْ اسمعیل نے کہا کہ خبر دی مجھکو میرے برادر عبدالحمید بن اویس نے عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَنَّ صَفِیَّۃَ اَخْبَرَتْہُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّہْرِیَّ یُخْبِرُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَنَّ صَفِیَّۃَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُعْتَکِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰی مَعَہَا فَاَبْصَرَہُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ علی بن الحسین نے کہا کہ بی بی صفیہ حضرت کے پاس آئی جب نکلے حضرت انکو پہنچانے کے لئے انکے ساتھ گئے پس دیکھا حضرت کو ایک مرد انصار نے۔ اگلی روایت میں دو مرد واقع ہیں۔ اور یہاں ایک مرد۔ سبب یہہ کہ زہری کو شک ہی کبھی ایک مرد روایت کرتا کبھی اور کبھی دو مرد۔ سعید بن منصور نے ہشیم سے اور اسنے زہری سے لایا ہی کہ کہا لقیہ رجل او رجلان بطریق شک کے۔ اور مسلم کی روایت میں طریق انس سے رجل بہ افراد آیا ہی فَلَمَّا اَبْصَرَہٗ دَعَاہُ جسوقت حضرت نے اسکو دیکھا اسکو طلب فرمایا فَقَالَ تَعَالَ ہِیَ صَفِیَّۃُ پس فرمایا کہ آ یہہ صفیہ ہی وَرُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ ہٰذِہٖ صَفِیَّۃُ اور اکثر سفیان اس لفظ سے کہتا تھا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْیَانَ اَتَتْہُ لَیْلًا علی بن مدینی نے کہا کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ آیا آئی تھیں صفیہ حضرت کے پاس شب کے وقت قَالَ وَہَلْ ہُوَ اِلَّا لَیْلًا یعنے کہا ہاں شب میں ہی

بَاب مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِکَافِہٖ عِنْدَ الصُّبْحِ باب حکم میں اس شخص کے کہ نکلا اعتکاف سے نزدیک صبح کے **حدثنا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ خَالِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ح قَالَ سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِیْ لَبِیْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ سفیان نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابن ابی لبید نے حدیث کی ہم سے ابی سلمہ سے اسنے ابی سعید سے لبید بفتح لام و کسر موحدہ عابد اہل مدینہ سے تھے اور وہ دیکھا کرتا تھا شب قدر کو قَالَ اعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا کَانَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا ابو سعید نے کہا کہ ہم نے اعتکاف کیا حضرت کے ساتھ عشرہ اوسط میں پس صبح آئی بیسوں کی نقل کیا ہم نے یعنے لیگئے اپنا اسباب اپنے منازل کو یہی جزو حدیث موافق ترجمہ کے ہی فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ فَلْیَرْجِعْ اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ پس حضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا جو شخص کہ اعتکاف کیا تھا پس اسکو چاہئے کہ اپنی اعتکاف کی جگہہ پر رجوع کرے فَاِنِّیْ رَاَیْتُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ پس تحقیق دیکھا میں نے آج کی شب جو کہ بیسوں ہی۔ یعنے میں نے خواب میں شب قدر کو دیکھا یا اسکے دیکھنے میں آج کی شب کہ شب قدر ہی وَرَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ اور دیکھا میں نے آپ کو کہ سجدہ کرتا ہوں آب و گل میں فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ وَہَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا پس ناگاہ رجوع کئے حضرت اپنے اعتکاف گاہ پر اور ہیجان کیا اور ظاہر ہوا ابر پس بارش دیئے گئے ہم فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ ہَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ قسم ہی خدا تعالی کی جو بھیجا حضرت کو صدق و راستی کے ساتھ مقرر اٹھایا گیا ابر اس روز کے آخر سے وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَرِیْشًا اور تھی مسجد سایہ دار کھجور کے پتوں سے۔ یعنے مسجد ایسی نہیں تھی کہ بارش کے ٹپکنے سے نگاہ رکھے فَلَقَدْ رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِہٖ وَاَرْنَبَتِہٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ پس مقرر میں نے دیکھا حضرت کی مبارک بینی و پیشانی پر نشان آب و گل کا۔ جمع کرنا درمیان بینی و پیشانی کے تاکید کیلئے ہی۔ یا انکہ مراد انف سے وسط بینی ہی۔ وسط بینی اور ارنبہ سے طرف مراد ہی یعنے تمام بینی مبارک پر اثر آب و گل کا تھا

بَاب الْاِعْتِکَافِ فِیْ شَوَّالٍ باب بیان میں اعتکاف کے ماہ شوال میں **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ دَخَلَ مَکَانَہُ الَّذِی اعْتَکَفَ فِیْہِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْہُ عَائِشَۃُ

اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً
اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فَاَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ
فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا الْبِرُّ حضرت نے ان بیبیوں کے قبے دیکھکے فرمایا کہ باعث ہوئی ہی انکو اس کام پر نیکی۔ اس معنے پر کلمہ ما حملھن مین نافیہ
ہی۔ اور البر فاعل حملھن کا ہی۔ اور کلمہ ما کو استفہامیہ بھی کہتے ہین۔ اور ہمزہ البر مین استفہامیہ انکار کے معنے مین ہی۔ اور معنے یہ ہین کہ کیا چیز باعث
ہی ان عورات کو اس پر آیا نیکی باعث ہی اَنْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا پس دور کردو ان خیمون کو اسکو خوبی نہین فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ
حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ پس دور کئے گئے خیمے اور اعتکاف نفرمایا حضرت نے یہان تک کہ اعتکاف کیا عشرۂ آخر مین شوال کے اور
روایت سے ابی معاویہ کے جو مسلم اور ابو داؤد نے لائی فی العشر الاول من شوال آیا ہی اور جمع ان ہر دو حدیث مین ایسا کرتے ہین کہ مراد عشرۂ آخر سے آخر رمضان
ہی۔ یعنے بعد اس عشرے کے شوال مین اعتکاف کئے اور من شوال متعلق ہی ساتھ اعتکف کے **بَابُ** مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا اِذَا اعْتَكَفَ باب
اس بیان مین کہ جب کوئی اعتکاف کرے اور نہین جانتا ہی اپنے پر روزہ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
بِلَالٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ
فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً اس سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط اعتکاف نہین اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ روزہ جاہلیت مین شرط نہین تھا۔ پس نذر کی وفا اسی نہج پر
کی ہو جو نذر کی گئی تھی **بَابٌ** اِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ اَسْلَمَ باب حکم مین اس شخص کے کہ اپنی جاہلیت مین نذر کی کہ
اعتکاف کرے پس مسلمان ہوا **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اُرَاهُ لَيْلَةً عبید نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون اسامہ سے کہ کہا ایک شب کی
نذر کی تھی فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ اس سے معلوم ہوا کہ کافر مکلف بشرائع ہی اور اسکی نیت عبادت مین معتبر
ہی **بَابُ** الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ باب بیان مین اعتکاف کرنے کے عشرۂ اوسط مین رمضان سے **حَدَّثَنَا**
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ عِشْرِيْنَ يَوْمًا دلالت اس حدیث
کی ترجمہ کے ساتھ اس وجہ پر ہی کہ وہ روز متوالی اور متصل ہوگا پس لازم آتا ہی اعتکاف عشرۂ اوسط مین۔ اور دوسری روایت مین عشرۂ اوسط کی تصریح آئی ہی
اور مطلق محمول ہوتا ہی مقید پر **بَابُ** مَنْ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَخْرُجَ باب بیان مین جواز حکم اس شخص کے کہ چاہا کہ اعتکاف کرے پس ظاہر
ہوئی اسکو ایک نیت کہ نکلے اعتکاف سے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَذِنَ لَهَا۔ وَسَاَلَتْ
حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ يَسْتَاْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا۔ قَالَتْ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى انْصَرَفَ اِلٰى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْاَبْنِيَةِ۔ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا بِنَاءُ عَائِشَةَ
وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ حضرت نے ذکر کیا یہہ کہ اعتکاف کرے عشرۂ اخیر مین رمضان سے۔ پس بی بی عایشہ نے اذن چاہا کہ آپ بھی معتکف ہووے تو حضرت نے
اس بی بی کو اذن دیا۔ اور بی بی حفصہ نے جناب عایشہ سے سوال کیا کہ اسکے لئے طلب اذن کرے اسکے لئے۔ پس اذن چاہا تو انکو بھی اذن ہوا پس جب دیکھا
بی بی زینب نے ان خیمون کو تو حکم کیا کہ اپنے لئے بھی ایک خیمہ لگا دین۔ پس انکے لئے بھی ایک خیمہ لگا یا گیا۔ بی بی عایشہ کہتی ہین کہ تھے حضرت جب نماز صبح کی

ترہتے مراجعت فرماتے اپنے خیمے کے طرف پس جب ان خیمون کو دیکھا تو دریافت کی کہ یہہ کیا ہی تو حاضرون نے کہا کہ یہہ خیمے بی بی عایشہ و بی بی حفصہ و بی بی زینب کے ہین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البر اردن پس حضرت نے فرمایا کیا نیکی چاہتے ہین یہہ عورتین ساتھہ اس اعتکاف کے ما انا بمعتکف اور مین نہین ہون معتکف فرجع فلما افطر اعتکف عشرا من شوال پس رجوع کئے اور فسخ اعتکاف کیا اور جب افطار کیا یعنے عید کے روز پھر اعتکاف بیٹھے ایک عشرہ ماہ شوال سے اس کلام سے ظاہر ہی کہ اعتکاف عشرہ اول شوال سے ہی

باب المعتکف یدخل راسہ البیت للغسل حدثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ہشام بن یوسف قال حدثنا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عایشۃ رضی اللہ عنہا انہا کانت ترجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی حائض وہو معتکف فی المسجد بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ بتحقیق وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کنگھی کرتین تھین درحالیکہ بی بی صاحب عذر رہتین اور حضرت معتکف رہتے مسجد مین وہی فی حجرتہا یناولہا راسہ اور بی بی اپنے حجرے مین رہتین جو مسجد کے قریب تھا اور مائل کرتے تھے حضرت اپنے سر مبارک کو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے طرف ۵

الحمد للہ یہانتک ارکان اربعہ یعنے نماز و زکوٰۃ و حج و روزہ تمام ہوے اسکے بعد کتاب البیوع ہے فقط

تمت

خاتمہ ارکان اربعہ فیض الباری شرح صحیح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر للہ یہہ نسخہ مقبول
بحر مصطفیٰ سے جانو تم
بہ تمناے بعض فضل قرین
ذی النسب والوقر نکو بخام
جامع این کتاب قدسی انجام
سولوین تھی جب مہ شوال
تھے جو یار امام مالک کے
اور بخاری کے پدر اور مادر
اسکی مادر نے تب توجہ لا
وہ تری کثرت دعا کے سبب
عمر سولہ برس ہوی ہی جب
اور طلب مین حدیث کے ای فہیم
اور بصرا و غیرہا ای یار
اسکے دیے راویون کا سب تعداد
پس وہ باین جواہر اشرف

شکر للہ یہہ کتاب رسول
سن تھا بارا سے نود و ہشتم
خیر خواہان شرع و ملت و دین
کہ ہی سید محمد اسکا نام
مقتدا ہی محدثون کا تمام
صد و نود اپر تھا چوتھا سال
تھا وہ راوی حدیث کا انسے
مستجاب الدعا تھے بس اشہر
بارگاہ خدا مین کی ہی دعا
کثرت درد اور بکا کے سبب
حق تعالی کے فضل سے وہ تب
وہ عزیز مین ہی تب ہوا ہی مقیم
اور ہر ہر جگھہ گیا کئی بار
جانو ہی ایکہزار پر ہشتاد
آیا ہی مکہ شریف طرف

یعنے جو جامع بخاری ہی
وحی و ایمان و علم کے ابواب
جان نثاران سنت نبوی
خلف الصدق میر محی الدین
اشہر خلق اسکا نام جلیل
سال ہجرت سے - روز جمعہ بجا
تھا جو ابن مبارک والا
اور بخاری بحال لڑکائی
خواب مین دیکھی اپنے ابراہیم
پس بخاری نے صبح کو جو اٹھا
اپنی ماں اور بھائی کے ہمراہ
کی اقامت حجاز مین چھے سال
اور بہت وہ راویون سے ملا
انسے لفظ حدیث جو کہ سنا
دیکھا ہی ایکشب بعالم خواب

شرح اسکی یہہ فیض باری ہی
اور ارکان اربعہ بصواب
عاشقان حدیث مصطفوی
عالم و عابد و نکو آئین
کہ محمد ہی ابن اسمٰعیل
عصر کے بعد وہ ہوا پیدا
فیض صحبت یہہ اسکی پایا تھا
جبکہ کھویا ہی اپنی بینائی
آئے ہین وہ خلیل رب کریم
حق کے لطف و کرم سے بینا تھا
وہ کیا قصد حج بیت اللہ
کی سماع حدیث در ہر حال
فیض صحبت مین اکثر انکے رہا
بیکم و بیش اسکو ہی لکھا
حضرت شاہ انبیا کا جناب

بارہوین شب یہہ مفضل کی
یعنے صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ
خاص یک مخلص نکو عنوان
تھا امام طریق و ہم مشرب
اور وہ پیدا ہوا بخارا مین
والد و جد اسکا عالی شان
والدہ اسکی صالحہ تھی بڑی
جو اطبا تھے اس زمانے کے
کہے تیرے پسر کی بینائی
عمر دس سال مین وہ یا انداز
بعد حج کے برادر و مادر
اور بہت سے پھر ادیار و بلاد
اور حدیثین صحیح انسے لیا
پاس اسکے بغایت تنقیح
رو برو بارب کھڑا ہی وہ

جب کی ہی شرح اول کی
پاہین اختتام شرح کے سات
نیک اخلاق حافظ قرآن
اپنی رحمت سے اسکو بخشے رب
اس لئے ہی اسی بخاری کہین
راویان کبار سے تھا جان
پارسا اور عابدہ تھی بڑی
سر بسر اس سے لا علاج ہوے
حق تعالی نے پھر عنایت کی
کیا حفظ حدیث ہی آغاز
اسکے آئے وطن کو اپنے مگر
شام اور کوفہ مصر اور بغداد
بڑی تحقیق سے سند وہ کیا
جمع چھے لک حدیث آئے صحیح
اور پنکھا ہلا رہا ہے وہ

اور پایا وہ یک اشارہ لطیف
انتخاب اُنسے کرکے در ہر باب
اور لکھا یک حدیث با اکرام
اور حدیثین بکشف یا رویا
لکھنے اسطرح پر وہ فرخ فال
تھا یہہ لکھنا مسودہ اُسکا
اللہ اللہ وہ کتاب ہمام
بین رکن و مقام ابراہیم
کئے ارشاد وہ خدا کے نبی
کہین حضرت جب اسکو اپنی کتاب
کہ بخاری رہِ ادب سے عیان
اور بر آئے بر آمد حاجات
کہ مہمات سخت مین اپنے
حد شہرت کو پہنچی ہی یہہ بات
بڑی شدت وبا کی تھی یکبار
ہوا ایک شخص کو جنون کہ شیر
میسر ہو زود وہ خدائی کریم
شرط ہی صاحب طہارت ہو
اور اگر یہہ کتاب پاک سنو
جو کہ ہو اس کتاب کا قاری
بس مساکین اور فقرا پر
اور قلیل الغذا تھا وہ بدوام
چھوڑ دینے سے دائما سالن
باوجود اسکے وہ انکو انداز
کی ہی لازم ملازمت انکی
ایک فرسنگ تک بھی اسکے لئی
پس بخارا مین لایا جب تشریف
جو کہ تھا حاکم بخارا تب
وہین حاکم نے اسکو بلوایا

کہ کرے پاک کتاب کی تالیف
مستقل یک لکھے صحیح کتاب
یہی معمول پس رکھا بدوام
اُسنے حضرت پہ عرض کرتا تھا
منقضی ہوگئے ہین سولہ سال
اور بعد اسکے وہ مدینہ گیا
ہی بلا شبہ الیسی با اکرام
پائی مین رویت رسول کریم
کہ ہی میری کتاب خاص وہی
رتبہ کیا اسکا ہوویگا دربار
پیچھے پیچھے ہی مصطفی کے روان
پھر وہ جو خواب [illegible]
اور دو سورتین واسطے انکے
بس مجرب لکھے ہین اسکو ثقات
مین نے پڑھوائی یہہ کتاب ای یار
رکھے تھے دست و پا مین گرہ زنجیر
کیا بارش عطا بفضل عمیم
اور حاصل خلوص نیت ہو
کسی کشتی مین یا مکانین ہو
حق مین اُسکے بدرگہہ باری
صدقہ کرتا تھا اپنا مال اکثر
کھاتا تھا ایک یا کہ دو بادام
آئی بیماری خشک ہو بدن
نہین ہرگز کیا ہی قطع نماز
اور بہت سے حدیث اُنسے سنی
جا بجا ہین نصب کیے خیمے
معتقد اُسکے تھے وضیع و شریف
ور علما نے یہہ ملکر سب
تب بخاری نے یہہ جواب دیا

پس ہوا جبکہ خواب سے بیدار
پس وہ زمزم سے غسل کر ای فہیم
یعنے تحریر ہر حدیث لئے
اذن وہ جس حدیث پہ پاتا
اسکی تالیف [illegible] انکو عنوان
منبر و روضہ شریف کے بین
کہ ہی کی [illegible] کی نسبت اشرف
کہے تو اس لئے نہین دیتا
جسکی تالیف کی بوجہ جمیل
ور بخاری سر آمد علما
بس جگہہ سے قدم اٹھا دو نبی
اسکا پڑھنا مفید ہی بسیار
پڑھی ہے وہ کتاب فیض نصاب
اور یونہی بہت اکابر دین
سیزدہ روز تک تہی ہین جب
جب پڑھے ستارہ روز تک یہہ کتاب
اور دیتے ہین خبر کئے احباب
اور کرے جب شروع اور تمام
صدمہ حرق و غرق سے وہ بچے
کی ہی اُسنے دعای خیر جہان
ہین جو علم حدیث کے طالب
اور چالیس سال تک نہار
لوگ جب جد و کد کئے ہین آ
قصہ کوتاہ اسنے یکمدت
پس بخارا طرف ہی کی رجعت
جائے آراستہ بھی کروائے
فیض پاتے تھے اس سے خلق کثیر
کیجیے حکم یہہ بخاری پر
علم کو یون نہین ذلیل کرون

عزم بالجزم یہہ کیا ای یار
آنکہ در مقام ابراہیم
غسل کرتا تھا آب زمزم سے
کہتے ہین وہ حدیث کرتا تھا
کی یقین مسجد الحرام مین جان
کیا اسکا مبیضہ بے مین
سرور انبیا نے اپنے طرف
درس میری کتاب اقدس کا
جو محمد ہی ابن اسمعیل
متبع تھا بڑا ہی سنت کا
وہین رکھتا قدم بخاری بھی
کرچکے اسکا تجربہ اخیار
ایک سو بیس بار تک بصواب
تجربہ اسکا کرچکے ہین یقین
کردیا رفع اس بلا کو رب
کیا دفع جنون حق نے شتاب
کہ یقین یہہ کتاب فیض نصاب
بھیجین ہر روز تب بصد دو سلام
نہ وہ کشتی ڈوبے نہ وہ گھر جلے
کیون نپائے قبولیت کی شان
رہتا انکی طرف بہت راغب
نہین سالن کیا وہ نوش ای یار
کھانے لاگا ہی شوربا تھوڑا
طلب علم مین ہی کی محنت
اسکے آمد کی جب ہوی شہرت
شامیانے دس فرسنگ کھچوائے
کیا خواص و عوام میر و فقیر
کہ ہمیشہ وہ آوے میرے گھر
لوگ کے گھر نہ اسکو لیجاؤن

کہ حدیثین صحیح جو بیشمار
اور ادا کرکے یک دوگانہ نماز
بعد ازان در مقام ابراہیم
اس طہارت و احتیاط کے ساتھ
اور کوئی حدیث کو نہ لکھا
تب بھی لکھنے کو ہر حدیث شریف
یون کہا بایزید پاک شعار
کیا حیرت سے مین نے عرض جناب
یعنے وہ نسخہ بخاری ہی
نقل ہی یک بزرگ پاک نصاب
یعنے در تبع سنت اکرم
کہ محدث جو تھا اصیل الدین
حق تعالی کے فضل سے ای یار
اور یہہ احقر بھی تجربہ اسکا
جب پڑھے بہر دفع بیماری
اور بارش کے واسطے دو روز
ہم مہمات مین پڑھے اپنے
اور کرین عجز سے دعا مزید
اور بخاری امام پاک شعار
اور بخاری تھا مالدار بڑا
انسے اکثر سلوک کرتا تھا
سخت بیمار جبکہ اُسنے ہوا
ایک دن تھا نماز مین ای یار
اور پھرا ہے بہت سے شہر و دیار
تب بخارا کے لوگ با اجلال
سیم و زر اور درہم و دینار
تب کئے حاسد ان زشت سیر
اور صحیح بخاری لے آوے
اسکی حاجت امیر کو ہی اگر

جمع تھے اسکے پاس چھ لاکھ
کیا لکھنا کتاب کا آغاز
پڑھتا تھا یک دوگانہ با تکریم
کون تالیف کی ہی پاک صفات
جب تلک وہ نہ استخارہ کیا
پڑھا کرتا دو رکعتین وہ عفیف
کہ مین کعبے مین سویا تھا یکبار
کونسی آپکی ہی خاص کتاب
بسکہ مقبول رب باری ہے
دیکھا اسطرح سے بعالم خواب
رکھے حضرت وہ قدم بقدم
خبر اسطرح سے وہ دی ہی یقین
ہوی حاجت روائی ہر ہر بار
پایا ہی بارہا بفضل خدا
دی شفا جلد حضرت باری
جب پڑھے ہے یہہ کتاب فیض اندوز
کی ہی حاجت روائی مولانے
اور اجابت کی بس کہین امید
مستجاب الدعا تھا جلی ای یار
کہ وہ میراث پدر پایا تھا
لطف و اشفاق انپہ کرتا تھا
تب اطبا نے دیکھ اسکو کہا
مارا زنبور نیش سترہ بار
اور ملا اہل علم سے بسیار
ایکفرسنگ آئے استقبال
کئے طبقون سے لاکے اسپہ نثار
آہ باندھے حسد مین اسکے گھر
پڑھے مجلس مین تیرے سنواوے
آوے مسجد کو یا کرے مرے گھر

جو کہ تھی علم پاک شاہ امام
مستحق اسکے مومنان ہین تمام
اسکو مخصوص بغض کے خاطر
جانے مین نکر سکون آخر
سنکے حاکم نے یہہ ہوا برہم
اور یہہ حکم کردیا ہی بجسم

کہ بخاری وطن سے باز آوے
شہر سے جلد تر نکالا جاوے
تب بخاری نے یہہ کیا ہی دعا
کرای پروردگار ارض و سما
جو کئے تیرے حق مین اہل جفا
جلد اسکی سزا اونہین پہنچا

یہہ دعا اسکی مستجاب ہوی
دشمنون کو سزا انشا ہوی
یک مہینا ابھی نگذرا تھا
ہو امعزول پس وہ اہل جفا
کرین ذلت سے شہر گشت اُسے
پس سزا جلد یہہ دئے ہین اُسے

بعد اسکو رکھے ہین قید مین لا
اور آخر وہ قید مین ہی موا
اور دوسرے ہوئے ہین جو بدخواہ
کیا انکو بھی سب خدا نے تباہ
اُنسے ہر ایک پایا سخت بلا
اس جہان مین اٹھا جہان سے اٹھا

آہ اُن باصفا سے وہ حساد
جسطرح پیش آئے ہین ز عناد
اور ائمہ و صالحین سے بھی
بدسلوکی کئے ہین ایسی ہی
خاص اخیار اہل بیت رسولؐ
اخراج و دودمان بتول

جیسے سجاد و باقر و جعفر
اور موسیٰ رضا رضا مظہر
اشقیا اونکو رنج پہنچائے
اور قید شدید کروائے
اور منصور کے تو قید مین ہی
(منصور دوانقی ۱۲)
بوحنیفہ نے آہ رحلت کی

ظلم کیسا ہوا ہی مالکؒ پر
مالکؒ و سالک مسالک پر
قید کر شافعی کو اہل عناد
آہ لائے ہین سے تا بغداد
اور کر قید ابن حنبل کو
جان سے مارے [illegible]

سہل اور بایزید بسطامی
ابو عثمان مغربی نامی
اور نسائی و ترمذی ذیشان
(حکیم نسائی ۱۲ حکیم ترمذی ۱۲)
اور قاضی عیاض فخر زمان
بوالحسن شاذلی و غزالی
اور ذوالنون مصری و شبلی

شیخ احمد مجدد امجد
(ابن عبد اللہ ۱۲)
صاحب حال صوفی سرمد
ان بزرگون کو اور انکے سوا
کئے اخراج کرکے جور و جفا
کئے تہمت کسی پے بے تحقیق
بولے ملحد کسی کو اور زندیق

اور ناحق کسی کو قتل کیئے
اور کسی کے کتب جلا ڈالے
اور جنازے پر کسی نے نماز
نہ پڑہے آہ وہ جفا پرداز
اب نہین کے مصنفات کرام
مند اول ہین در خواہی عوام

دوستون پر خدا کے آہی بسیار
پہنچے ایسا جو رنج اور آزار
ہی بلا شک وہ امتحان خدا
اس سے بڑہتا ہی مرتبہ انکا
انکے دشمن و فاجر و فاسق
سخت ہوتے ہین عذاب کے لایق

الغرض جب بخاری والا
ہی بخارا کے شہر سے نکلا
جب سمرقند پہنچی ہی یہہ خبر
لوگ اس شہر کے سبھی ملکر
اسکی خدمت مین یہہ رقیمہ لکھا
بر ہی خواہش سے اسکے لکھا

تب سمرقند کے طرف وہ چلا
ایک قریے مین جاکے جب پہنچا
نام فرتنگ تھا وہ قریے کا
وہ سمرقند کے قریب ہی تھا
اسی قریے مین یہہ سنا تحقیق
کہ سمرقند مین بھی ہین دو فریق

اپنے رکھنے مین اور نرکھنے مین
ہین وہ اُس مین اختلاف کھڑے
پس توقف کیا اسی خاطر
دیکھئے تا امر ہو کیا ظاہر
ایک شب وہ بہت ہی فکر مین تھا
کہ ہی لوگون مین اختلاف بڑا

خوف فتنے کا ہو گیا ہی یقین
تا وہ منجر نہ دین طرف کہین
اس خطر سے بہت ستوہ ہوا
پس تہجد مین اُسنے کی یہہ دعا
دیکھتا ہون مین ای خدائی متین
با وجود اس کشادگی کے زمین

مجھہ بے شبہ تنگ آئی ہے
دل کو میرے یقین اٹھائی ہی
پس ز روی زمین اٹھا مجکو
اور اپنے طرف بلا مجھکو
کی جو مقبول حق نے اسکی دعا
وہین دنیا سے وہ وفات کیا

شب شنبہ تھی غرہ شوال
گذرے دو سو پہ تب تھی چھپن سال
شیخ والا خطیب بغدادی
عبد واحد سے نقل کی ایسی
کہ نظر مین کیا بعالم خواب
حضرت شاہ انبیا کا جناب

اور صحابہ کی یک جماعت بھی
آئی تھی ہمرہ رکاب نبیؐ
مین نے دیکھا کہ سید ابرار
منتظر تھے کسی کے تب آئی
مین نے جاکر کیا سلام شتاب
دیا اپنے کرم سے اسکا جواب

مین نے کی عرض تب آشنا جہان
کہ توقف کا کیا سبب ہے یہان
کہا اسکا ہون منتظر بے قیل
جو محمد ہی ابن اسمعیل
راوی کہتا ہی مین ہوا بیدار
تھوڑے عرصے مین ہی سنا ای یار

کہ امام بخاری والا
دار فانی سے انتقال کیا
وقت و تاریخ و روز رحلت کا
تھا وہی مین جو خواب مین دیکھا
دفن لوگون نے جب کیا اسکو
آتی تھی اُسکے تربت سے خوشبو

ایک مدت لگ وہ خوشبوئی
خاک تربت سے بس مہکتی تھی
جو زیارت کو لوگ آتے تھے
کر تبرک اسے لیجاتے تھے
اس سبب سے ہی اُسکے نزد مزار
پڑ گیا ایک تھا بڑا اسا نام

شہر محترم ہی وہ جگہہ
اور ہی خلق کی زیارت گہ
برکتین اس سے پاتے ہین عالم
روح اللہ روحہ الاکرم
اور وہ شیخ اجل رفیع جناب
شارح این کتاب فیض مآب

نام نامی ہی جسکا نور الحق
مسند علم کو جو دی رونق
عصر مین اپنے وہ گرامی شان
تھا بعلم حدیث فرد زمان
سال ہجرت سے نہصد و ہشتاد
اور اسی پہ تین جب تھے زیاد

شہر دہلی مین وہ ہوا پیدا
اور نود برس وہ زندہ رہا
جب تھا سن یکہزار اور ہفتاد
اور سہ سال اینکو بنیاد
دار فانی سے کی ہی تب رحلت
حق تعالی کی اسپہ ہو رحمت

اسکا والد ہی شیخ عبد الحق
جسکو اعلام عصر پر تھا سبق
تھے یہہ ہر دو محدث اشہر
وقت مین اپنے پدر او پسر
خاص علم حدیث مین مقبل
ہند مین کوئی نہین تھا انکا عدیل

مولوی باقر گرامی شان
یوہنی ایقاظ مین لکھا ہی جا
فضل سے حق کے شیخ نور الحق
عمر ہفتاد سال تک الحق
پدر کے ظل عاطفت مین رہا
سارے فضل و کمال مین یکتا

سب کمالات پدر کا آخر
ہوا وارث بباطن و ظاہر
اپنے والد کے بعد وہ ذیشان
رہا اکتیس سال فیض رسان
پس کیا انتقال با اجلال
عمر پاک اسکی تب تھی نود سال

حکم سے اپنے پدر ماجد کے
بعد ترحیل اپنے والد کے
شرح یہہ جامع بخاری کی
مستند اور معتبر لکھی
حق جزا اسکو دیوے تا بابد
بہ محمد و آلہ الامجد

ترجمہ اسکی شرح کا ہی تمام
مین نے ہندی مین یہہ کیا اتمام
اور کئے فائدے نفیس و مفید
کئی جگہہ مین ہین کیا ہون مزید
حق تعالی اسے کرے مقبول
بطفیل رسول و آل رسولؐ

الحمد للہ علی الاتمام [illegible] رجب ۱۲۹۶

ضمیمہ فیض الباری شرح ثلاثیات بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ وصفیہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد جاننا چاہئے کہ کتاب فیض نصاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری نسخہ صحیح بخاری مین بائیس حدیثین ایسی آئی ہین کہ امام بخاری علیہ الرحمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک تین ہی راوی ہین انکو ثلاثیات بخاری کہتے ہین - جب ایسی احادیث مین راویون کے واسطے کم آئے ہین نہایت مکرم ومعظم اور قوی تر اور قریب تر ہین - اکثر محدثون نے تیمنا وتبرکا علیحدہ جمع کرکے مستقل رسائل تالیف کئے اور انکی شرحین لکہین - از انجملہ محمد شاہ بن حاج حسن نے کہ جنکی رحلت سن نو سو سے انچالیس ہجری مین ہوئی ایک شرح لطیف لکھی ہے - اور شیخ ملا علی قاری نے ایک تعلیق تحریر کی ہے - اور مولوی عبد الباسط قنوجی نے ایک شرح فارسی لکھی سو اسمین لکھا ہے کہ جب ثلاثیات بخاری از راہ اسناد صحیح تر اور از روی الفاظ فصیح تر اور بیان کی راہ سے احسن ہین مین نے اسکی شرح مختصر لکھی اور اسکے مضامین فتح الباری اور شرح قسطلانی وکرمانی سے لئے تاکہ وہ ہمارا وسیلہ ہو رفع درجات کے لئے حالت حیات اور بعد ممات انہ مجیب الدعوات انتہی جب اس احقر العباد نے فیض الباری شرح صحیح بخاری آخر کتاب الصوم تک لکھی اور بعونہ تعالی ارکان اربعہ کی تسوید تمام ہوئی - بلفظ خواہش بعض احباب سعادت انتساب بحولہ وقوتہ اس ثلاثیات کی شرح مختصر آغاز کی اور نام **ضمیمہ فیض الباری** شرح ثلاثیات بخاری رکھا الہی اس تالیف مین مجھے نیت خالص وبخیر اسکی مین وبرکت سے میرا خاتمہ بخیر کیجیو اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک آمین یا رب العالمین ویا ارحم الراحمین بحرمۃ حبیبک سید المرسلین وآلہ الطیبین واصحابہ الماجدین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

پہلی حدیث

قال البخاری حدثنا المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یقل علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار امام بخاری ذکر کیا کہ حدیث کی ہمسے مکی بن ابراہیم نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن الاکوع سے اسنے کہا سنا مین نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی جھوٹ باندھے مجھپر جو نہین کہا مین نے تو چاہئے کہ بنا رکھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین **ف** اور ایک صحیح روایت مین آیا ہے کہ اس مفتری کے لئے دوزخ مین ایک گھر بنتا ہے - اپنی طرف سے حدیث بنانی اور پیغمبر خدا کے طرف اسکی نسبت کرنی اشد کبائر سے ہے بلکہ امام محمد جوینی والد امام الحرمین نے کہا کہ عمدا حضرت پر جھوٹھ باندھنا کفر ہے - لاکن اور ائمہ نے اس قول مین اسکے موافق نہوئے - حق یہہ ہے کہ وہ گناہ نہایت بڑا ہے لاکن جب تک اسکو حلال نجانے وہ کافر نہوتا مبین جب ایکبار اس جناب پر جھوٹھ باندہتا ہے پھر کبھی اسکی روایت مقبول نہین اگرچہ وہ توبہ کرے اسی پر گئی ایک جماعت محدثین کذا فی المدارج مخفی نرہے کہ اللہ تعالی اپنے پیغمبر کی شان مین فرماتا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اس آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ حضرت کا کلام وحی ربانی ہے حضرت جو احکام دینی فرماتے اور جس چیز کی خبر دیتے وہ وحی الہی سے تھا نہ اپنی طرف سے - پس جس بدکار نے اپنی بنائی ہوئی بات کی نسبت پیغمبر خدا کے طرف کی تو وحی کی برابر کردیا اس لئے عذاب دوزخ کے سزاوار ہوا اسکے برابر کونسا گناہ ہوگا نعوذ باللہ منہا

راویون کا احوال

مکی راوی کا نام ہے نہ نسبت - اور اسکی کنیت ابو السکن ہے - اور امام بخاری کے شیوخ حدیث سے ہے - انھون نے ساٹھ حج کئے اور ساٹھ نکاح اور دس سال کعبۃ اللہ کے مجاور رہے اور سترہ تابعین کرام سے روایت کی ہے احمد حنبل اور عبد بن حمید انکے شاگردون سے ہین - اور باقی اصحاب صحاح ستہ بھی انسے راوی ہین - اپنی نوے سال کی عمر مین شہر بغداد مین سن دو سو پندرہ مین رحلت کی - یزید تابعین مین جلیل القدر ہین انکی کنیت ابو الخالد ہے انکی رحلت سن ایک سو ستالیس مین ہوئی - سلمہ مشاہیر صحابہ سے ہین انکی کنیت ابو مسلم یا ابو عامر ہے - بیعت الرضوان مین حاضر تھے اور اس روز تین گروہ کے ساتھ تین بار بیعت سے مشرف ہوئے - اور حضرت سے ستر حدیثین روایت کین انسے اکیس حدیث صحیح بخاری مین آئی ہین - اور وہ بڑے شجیع اور دلاور تھے - مدینہ طیبہ کے قریب غابہ ایک جگہ ہے اس مقام مین سلمہ نے پیادہ تن تنہا چالیس کفار کے ساتھ جو سوار تھے مقابلہ کیا وے تاب نلاکے فرار ہوئے سلمہ نے شام تک انکا پیچھا کیا اور انسے تیس برچھی اور دو گھوڑے چھین لیکے مظفر ومنصور لوٹ آئے حضرت بہت خوش ہوکے انکے حق مین دعا کی تفصیل اس اجمال کی اس عاصی نے جنان السیر مین ہجرت سے چھٹوین سال کے احوال مین لایا ہے سلمہ اپنے ایمان لانیکا یہ سبب بیان کرتے ہین کہ مین نے ایک بھیڑئے کو دیکھا کہ ایک ہرن کو پکڑا ہے مین اسکو مار کے چھڑا لیا - اس بھیڑئے نے میرے طرف متوجہ ہوکے کہا کہ تعجب افسوس ہے کہ خدا تعالی نے جو رزق مجھکو دیا وہ تیرا مال نہین تھا جو تونے چھین لیا - یہہ سنکر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ بھیڑیا باتین کرتا ہے - اسنے کہا کہ یہہ کیا عجب ہے - بلکہ بڑا تعجب یہہ ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو عبادت الٰہی کے طرف بلاتے ہیں اور تم تونکی عبادت کے طرف جلتے ہو۔ پس مین حضور نبوی مین آیا اور اسلام سے مشرف ہوا اسلمؓ کی حالت ستر ہجری مین ہوی انکی عمر اسی سال کی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **دوسری حدیث** جو کتاب الصلوٰت مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ رضی اللہ عنہ قال کان جدار المسجد عند المنبر ما کادت الشاۃ ان تجوزہا سلمہ نے کہا کہ تھی دیوار مسجد کی قبلہ کے طرف جو منبر کے نزدیک ہے اسقدر نزدیک کہ اتنی مسافت مین ایک بکری گذرے **ف** امام شافعی و احمد نے کہا کہ کمتر فرق درمیان مصلی اور سترہ کے تین گز چاہئے۔ اور مالک کے پاس کوئی حد مقرر نہین اور ابن بطال نے کہا کہ اتنا فرق چاہئے کہ بکری گذر جاوے۔ حاصل یہہ کہ مصلی سترہ کے نزدیک ہو تا شیطان نماز کو قطع نکرے۔ اور مذہب امام اعظم و شافعی و مالک کا یہہ ہے کہ گدہا اور عورت اور کتا وغیرہ روبرو گذرنے سے نماز باطل نہین ہوتی **تیسری حدیث** جو کتاب الصلوٰۃ مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید قال کنت اٰتی مع سلمۃ بن الاکوع فیصلی عند الاسطوانۃ التی عند المصحف فقلت یا ابا مسلم اراک تتحری الصلوٰۃ عند ہذہ الاسطوانۃ قال فانی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری الصلوٰۃ عندہا یزید نے کہا کہ مین سلمہ کے ساتھ حضرت کی مسجد کے طرف آتا تھا سلمہ نماز پڑھتے اس ستون کے پاس جو نزدیک اس مکان کے ہے جسمین حضرت عثمان کے وقت سے اب تک قرآن مجید رکھا ہوا ہے سو مین نے سلمہ سے کہا کہ اے ابو مسلم مین تجھ کو دیکھتا ہون کہ اس ستون کے پاس نماز پڑھنا چاہتا ہے سلمہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا ہے کہ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے **ف** اس لئے کہ یہہ ستون برابر سامنے تھا ادہر ادہر نہین تہا کہ صفون مین خلل ہو۔ **چوتھی حدیث** جو کتاب مواقیت الصلوٰۃ مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب اذا توارت بالحجاب سلمہ نے کہا کہ ہم نماز مغرب کی پڑھتے تھے حضرت کے ساتھ جب چھپ جاتا آفتاب پردہ افق سے یعنی غروب ہوتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مغرب اول وقت پڑھنا سنت ہے علیہ الاجماع اور مغرب کے آخر وقت مین اختلاف ہے اوقات پنجگانہ کا بیان فیض الباری و ترجمہ شرح سفر السعادت مین مفصل آیا ہے **پانچوین حدیث** جو کتاب الصوم مین آئی ہے **حدثنا** ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلاً ینادی فی الناس یوم عاشوراء ان من اکل فلیتم او فلیصم ومن لم یاکل فلا یاکل سلمہ نے کہا کہ بھیجا حضرت نے ایک مرد کو عاشورہ کے دن تا لوگون مین ندا کردے کہ جسنے کچھ کھایا ہو وہ باقی دن مین کچھ نکھاوے بسبب وقت کی بزرگی کے۔ و جسنے کچھ نہین کھایا اور نیت روزہ کی کی ہے تو وہ روزہ رکھے **ف** لفظ او فلیصم راوی کا شک ہے۔ خطابی نے کہا کہ روزہ بعض یوم یعنی پہر دو پہر کا صحیح نہین اور یہہ حکم استحبابی ہے کہ اس مین اہل طاعت کی مشابہت ہے۔ اور امام قسطلانی نے کہا کہ محرم کی نووین کا روزہ بھی مستحب ہے بدلیل اس حدیث نبوی کے جو مسلم مین آئی ہے لئن عشت الی قابل لاصومن التاسع یعنی اگر مین سال آیندہ تک زندہ رہون البتہ مین نووین کا بھی روزہ رکھونگا۔ اور اگر کسی نے دسوین کے ساتھ نووین کا روزہ نرکھا اسکو گیارہوین کا روزہ مستحب ہے انتہی **چھٹی حدیث** جو اسی کتاب الصوم مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراہیم ثنا یزید وھو ابن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من اسلم ان اذن فی الناس ان من کان اکل فلیصم بقیۃ یومہ ومن لم یکن اکل فلیصم فان الیوم یوم عاشوراء ترجمہ اس حدیث کا اور پانچوین حدیث کا ایک ہی ہے۔ اور اس حدیث کی تکرار باعتبار استنباط دو حکم کے ہے۔ یا اس جہت سے کہ پہلی سند مین ابو عاصم ہے اور اس سند مین مکی بن ابراہیم **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ روزہ نفل کی نیت دن کو کرنا درست ہے اور حنفیہ فرض کی نیت مین اختلاف ہے۔ امام اعظم نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ روزہ روزہ عاشورہ کا پہلے واجب تھا پھر منسوخ ہوا۔ پر اسکا وجوب منسوخ ہے اور استحباب باقی رہا۔ اور امام شافعی نے کہا کہ مستحب مؤکد تھا جب ایام رمضان فرض ہوئی تب وہ تاکید منسوخ ہوئی **ساتوین حدیث** جو کتاب الحوالہ مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراہیم ثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع قال کنا جلوساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتی بجنازۃ فقالوا صل علیہا فقال ہل علیہ دین فقالوا لا قال فہل ترک شیئاً قالوا لا فصلی علیہ سلمہ نے کہا کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ ناگاہ ایک جنازہ لایا گیا سو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اسپر نماز پڑھئے حضرت نے دریافت فرمایا کیا اسپر کسیکا قرض ہے۔ لوگون نے کہا نہین پہر پوچھے کہ یہہ کچھ چھوڑ مرا ہے لوگون نے کہا نہین پس اسپر نماز پڑھی ثم اتی بجنازۃ اخریٰ فقالوا یا رسول اللہ صل علیہا قال ہل علیہ دین قیل نعم قال فہل ترک شیئاً قالوا ثلثۃ دنانیر فصلی علیہا پہر دوسرا جنازہ لایا گیا سو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اسپر نماز پڑھو۔ فرمایا اس پر کسیکا قرض ہے لوگون نے کہا ہان فرمایا کچھ چھوڑ مرا ہے کہا تین دینارین پس اسپر نماز پڑھی ثم اتی بالثالثۃ فقالوا صل علیہا قال ہل ترک شیئاً قالوا لا قال فہل علیہ دین قالوا ثلثۃ دنانیر قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ صل علیہ یا رسول اللہ وعلی دینہ فصلی علیہ پہر تیسرا جنازہ لایا گیا سو لوگون نے کہا

یا رسول اللہ اسپر نماز پڑہو فرمایا یہہ کچہہ چہوڑ مرا ہی لوگون نے کہا نہین ۔ پوچہے اس کی کسیکا قرض ہی لوگون نے کہا تین دینار ہین ۔ فرمایا تم نماز پڑہو اپنی یار پر تب ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نماز

پڑہیے اسکا قرض میری ذمہ پر ہی ۔ یعنی مین ادا کرتا ہون لپس اسپر نماز پڑہے **ف** قرض دار کے جنازہ پر نماز پڑہنی اوایل اسلام مین حضرت پر حرام تہی یہہ بات آپ کے خصایص مین

مذکور ہی ۔ پہر جب اللہ تعالی نے آپکو وسعت بخشی یہہ حکم منسوخ ہوا تب حضرت آپ اس کا قرض ادا کر کے جنازی پر نماز پڑہتے تہے **اٹھوین حدیث** جو کتاب الکفالت

مین آئی ہی **حدثنا** ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بجنازۃ لیصلی علیہا فقال ہل علیہ من دین قالوا

لا فصلی علیہ ثم اتی بجنازۃ اخری فقال ہل علیہ من دین قالوا نعم قال فصلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ علی دینہ یا رسول اللہ فصلی علیہ **ف** مضمون اس

حدیث کا اور ساتوین کا ایک ہی ہی اور اسکا ترجمہ اوپر گذرا ۔ اور سند اور لفظ مین اختلاف ہی اور وہی جنازہ دونکا ذکر ہی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدیث مین اقتصار کرنا اہل حدیث کو جایز ہی

لاکن یہہ ہر عالم کا کام نہین بلکہ اسکو علم حدیث مین بڑی مہارت چاہیے کذا فی المشارق ۔ اور اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہی ۔ اگر فرض عین ہوتی حضرت

اسپر ترک نفرماتی ۔ اور ابو عاصم کا نام ضحاک ہی ابن مخلد یہہ ابی عاصم النبیل سی مشہور ہین منزل البصرے کے ۔ اور انکی رحلت سن دو سو بارہ مین ہوئی انکی عمر نود سال کی تہی **نوین**

حدیث جو کتاب المظالم والقصاص مین آئی ہی **حدثنا** ابو عاصم الضحاک بن مخلد عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم رای نیرانا توقد یوم خیبر فقال علی ما توقد ہذہ النیران قالوا علی الحمر الانسیۃ قال اکسروہا واہرقوہا قالوا الا نہریقہا ونغسلہا قال اغسلوا سلمہ نے

کہا کہ حضرت نے دیکہا جلتی ہوئی آگ کو خیبر کے روز ۔ دریافت فرمائی کہ یہہ کس چیز پر جلائی جاتی ہی لوگون نے کہا کہ شہری گدہون پر یعنی شہری گدہونکا گوشت پکتا ہی ۔ فرمایا کہ ان

برتنون کو توڑ دو اور پہینک دو اس گوشت کو ۔ لوگون نے کہا کیا نہ پہینک دین ہم اس گوشت کو اور دہو ڈالین انکو یعنے کیا اتنا کافی نہین انکو پاک کرنے مین ۔ فرمایا اچہا دہو ڈالو

نہ توڑو **ف** اگرچہ شہری گدہی کا ذکر قرآن مجید مین نہین آیا لاکن اسکا حرام ہونا حدیث سی ثابت ہی ایسا ہی اور کئی چیزون کی حرمت احادیث سی ثبوت کو پہنچی ہی مشکوۃ کے باب

الاعتصام بالکتاب والسنہ مین یہہ حدیث صحیح آئی ہی وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاہلی ولا کل ذی ناب من السباع یعنی حضرت نے فرمایا مقرر

جو کچہہ حرام کیا پیغمبر خدا نے سو وہ مانند اس چیز کے ہی جو حرام کیا خدا تعالی نے ان دونون مین کچہہ فرق نہین اسکے بعد کئی چیزون کی حرمت جو قرآن مین مذکور نہین بطور تمثیل کے بیان فرمایا

کہ خبردار ہو کہ نہین حلال کیا تمہارے واسطے شہری گدہا اور نہ کچلی والا جانور درندون مین ۔ یعنی جو جانور کہ کچلی سی شکار کرتی ہین اور پہاڑتی ہین جیسی شیر اور بہیڑیہ اور کتا ۔ یہ سب حرام ہین

اور جنگلی گدہا جسکو گورخر کہتی ہین حلال ہی ۔ اور ابن بطال نے کہا کہ توڑنا برتنون کا جائز نہین اسلئے کہ یہہ حکم غسل سے منسوخ ہوگیا اور دہونے سی برتن پاک ہو جاتے ہین ۔ اور آلات

لہو جیسے ستار و سارندہ وغیرہ انکو توڑنا ہی ضرور ہی **دسوین حدیث** جو کتاب الصلح مین آئی ہی **حدثنا** محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی

حمید ان انسا حدثہم ان الربیع وہی بنت النضر کسرت ثنیۃ جاریۃ فطلبوا الارش وطلبوا العفو فابوا فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہم بالقصاص

فقال انس بن النضر اتکسر ثنیۃ الربیع یا رسول اللہ لا والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتہا فقال صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ القصاص فرضی القوم

وعفوا حدیث کی ہم سی محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی مجہہ سی حمید نے کہ انس بن مالک نے حدیث کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہہ کہ ربیع نضر کی بیٹی نے ایک عورت کا دانت

توڑا اسو ربیع کی قوم نے چاہا کہ انسے اس دانت کا عوض لین یا بخشدین تو اس عورت کی قوم نے نمانا پس حضرت کے پاس آئی پس آپ نے انکو قصاص کا حکم فرمایا ۔ انس بن نضر نے کہا

یا رسول اللہ کیا توڑا جائیگا دانت ربیع کا قسم ہی اوسکی جسنے آپکو رسول برحق کر کے بہیجا ہی کہ توڑا نجاوی دانت اسکا ۔ حضرت نے فرمایا ای انس قصاص حکم خدا تعالی کا ہی ۔ ایسے

مین اس عورت کی قوم عوض پر راضی ہو گئی اور قصاص معاف کیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ پس حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی

کے بندون مین ایسے لوگ ہین کہ اگر قسم کہا دین اللہ تعالی پر بہروسا کر کر کہ ایسا ہوگا تو اللہ تعالی اپنی کمال رحمت سی انکو اس قسم مین سچا کرتا ہی زاد الفزاری عن حمید عن

انس فرضی القوم وقبلوا الارش بخاری نے کہا کہ زیادہ کیا ہی فزاری نے اس حدیث مین اسقدر کہ روایت ہی حمید سی اور انسے روایت کی ہی انس سی کہ پہر راضی ہوئی قوم اس

عورت کی اور قبول کیا قصاص کے عوض کو **ف** محمد بن عبد اللہ پوتی انس بن مالک کے ہین اول بصرہ کے قاضی تہے پہر رشید خلیفہ کے زمانہ مین بغداد کے قاضی ہوے

انکی ولادت سن ایک سی اٹہارہ مین اور رحلت دو سی پندرہ مین ہوئی ۔ اور حمید کا تولد سن ایک سی اٹہہ سٹہہ مین اور وفات ایک سی تنتالیس مین حالت نماز مین ہوا ۔ اور انس

بن مالک بن النضر انصاری کی عمر نون برس کی تہی حضرت جب مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو تشریف لائی تب انس کے ماں نے انکو حضور اشرف مین لا چہوڑا انس حضرت کے خادم تہے

دس برس آپ کی خدمت سے شرف اندوز رہے - حضرت انکے حق مین درازی عمر اور کثرت مال و اولاد کی دعا کی تھی اس دعا کا ظہور ایسا ہوا کہ ایک کم سو برس تک جئے اور مال و اولاد مین ایسی کثرت ہوئی کہ جب وہ طواف بیت اللہ کرتے ستر شخص انکی نسل سے انکی ہمراہ رہتے اور انکا باغ تھا سال مین دو بار لاتا اس سے نفع کثیر حاصل ہوتا - وہ حضرت عمر کی خلافت مین بصرے کو تشریف لیگئے - اور جو صحابہ بصرے مین وفات پائی ہین انکے اخیر مین سن نوے پر ایک مین انکی رحلت ہوی - اور ربیع پھپی ہین انس بن مالک کی انھون نے کسی جوان عورت آزاد کا ایک دانت توڑا لا تھا - جب یہہ قصہ حضور نبوی مین آیا تو حضرت نے قصاص کا حکم فرمایا - انس بن النضر جو ربیع کا بھائی اور انس بن مالک کا چچا ہے اسنے اللہ پاک کے اعتماد پر کہا میری بہن کا دانت نہ توڑا جاوے گا - آخر ایسا ہی ہوا کہ اس عورت کی قوم کے لوگ دیت پر راضی ہوے اور قصاص معاف کیا **ف** امام اعظم کے پاس قصاص دانت مین ثابت ہے خواہ توڑا ہو یا اکھیڑا ہو سو اگر دانت توڑا ہے تو دوسرے کا دانت بقدر شکستگی کے سوہان سے ریتنا چاہیے - اسلئے کہ توڑنے مین زیادتی نقصان کا اندیشہ ہے پس دونون مین برابری حاصل نہوگی اور جو اکھیڑا ہے تو قدوری نے کہا کہ قالع کا دانت اکھیڑ نہ جاویگا بلکہ سوہان سے ریتا جاویگا یہان تک کہ گوشت تک پہنچے اور گر جاوے - اور شمس الائمہ سرخسی بھی اسی طرف مائل ہین - اور شیخ الاسلام نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ قالع کا دانت اکھیڑا جاویگا یعنی اکھیڑ نیوالے کا کذا فی المحیط - اور امام شافعی کے پاس قصاص اکھیڑے دانت مین ثابت ہے نہ توڑنے مین اور اس حدیث مین مراد عمد سے آزاد عورت ہے تو قصاص بالاتفاق متصور ہوا - شمنی نے شرح نقایہ مین کہا کہ ہڈی مین قصاص نہین اس لئے کہ اسمین مماثلت متعذر ہے مگر دانت مین - اور شرح کنز مین لکھا کہ قصاص دانت کے اکھیڑنے مین نہین ہان اسکو ریتنا چاہیے - **گیارہوین حدیث** جو کتاب الجہاد مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراھیم ثنا یزید بن ابی عُبَید

عن سلمۃ قال بایعتُ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ثم عدلتُ الی ظل الشجرۃ فلما خفَّ الناس قال یا ابن الاکوع الا تبایع قال قلت قد بایعتُ یا رسول اللہ قال وایضا فبایعتہ الثانیۃ فقلت لہ یا ابا مسلم علی ای شیء کنتم تبایعون یومئذ قال علی الموت سلمہ نے کہا بیعت کی مین نے حضرت سے پھر جا بیٹھا ایک درخت کے سایہ مین پھر جب لوگ کم ہوے حضرت نے فرمایا اے ابن اکوع کیا بیعت نہین کرتا - مین نے کہا یا رسول اللہ مین تو بیعت کر چکا ہون - فرمایا پھر بھی کیجیے - پس مین نے آپ سے دوسری بار بیعت کی - یزید نے کہا کہ مین نے سلمہ سے پوچھا کہ اے ابو مسلم تم کس چیز پر بیعت کرتے تھے اس روز - کہا موت پر یعنی جہاد مین ثابت قدم رہنے اور صبر کرنے اور راہ خدا مین جان دینے پر **ف** بیعت سنت ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ اس پر دال ہے اور اسباب مین بہت حدیثین وارد ہین اور حضرت کے زمانے مین بیعت اہتمام پر تھی چنانچہ قدوۃ المحدثین المفسرین عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ قول الجمیل مین لائے ہین کہ احادیث مشہورہ سے منقول ہے کہ لوگ حضرت سے بیعت کرتے تھے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام یعنی صوم و صلوۃ اور حج و زکوۃ کے قائم کرنے پر اور کبھی معرکہ کفار مین ثابت رہنے اور قرار پکڑنے پر جیسے بیعت الرضوان اور کبھی سنت کو تمسک کرنے اور بدعت سے بچنے پر اور حرص طاعات پر چنانچہ صحیح روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے انصار کی بی بیون سے میت پر نوحہ نکرنے پر بیعت لی ہے - اور ابن ماجہ روایت کی ہے کہ حضرت نے چند مہاجرین سے اس بات پر بیعت لی کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین - سو ان صحابہ نے اس عہد کو ایسا نباہا تھا کہ اگر انمین سے کسی کا کوڑا زمین پر گر جاتا تو اپنے گھوڑے سے اتر کے اٹھا لیتا اور کسی سے وہ کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا سبحان اللہ رضی اللہ تعالی عنہم - اور بعضون کو یہہ گمان ہے کہ بیعت قبول خلافت و سلطنت پر ہی منحصر ہے اور حضرات صوفیہ مین جو بیعت کی عادت ہے اسکو کچھ اصل نہین - یہہ گمان فاسد اس دلیل سے جو مذکور ہوا کہ حضرت بیعت لیتے تھے کبھی ارکان اسلام کے قائم کرنے پر اور کبھی سنت کو دستآویز کرنے پر اور اس بات پر صحیح بخاری گواہی دے رہی ہے کہ جب حضرت نے جریر رضی اللہ عنہ سے بیعت لی تو شرط کی کہ ہر مسلمان کے واسطے خیر خواہی لازم ہے - اور جب قوم انصار سے بیعت لی تو یہہ شرط کی کہ امر خدا مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرین اور حق بات بولین - سو اس قوم سے بعض ایسے تھے کہ امرا و سلاطین کا کچھ خوف نکرکے علانیہ بیدھڑک انکار کرتے تھے - اور جب حضرت نے انصار کی بی بیون سے بیعت لی تو یہہ شرط کی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کرین اہل اہتمام کے سوئے اور بہت سے امور مین بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین **ف** پس صوفیہ کی بیعت سے بھی مقصود یہی تزکیہ و تصفیہ ہے یعنی رذائل سے نفس کو پاک کرنا اور دل کو فضائل سے آراستگی دینا اور شہوت و غضب کو توڑنا اور قدم میدان مین مجاہدہ کے رکھنا اور تواضع و پستی اور کسر نفسی اختیار کرنا اور اذکار و اشغال مین پابند ہونا اور عبادت مین احسان کا مرتبہ حاصل کرنے مین کوشش بجالانا اسمین دو مرتبہ ہین جو حدیث جبرئیل مین آئے ہین کہ عبادت اسطرح کرے کہ گویا وہ دیکھتا ہے اللہ تعالی کو یہہ مرتبہ نہایت شوق و ذوق و محبت و جذب کا ہے اور کمال خضوع و خشوع کا اسکو صوفیہ مشاہدہ کہتے ہین دوسرا یہہ کہ عبادت اسطرح کرے کہ گویا دیکھتا ہے اسکو حق تعالی - یہہ مرتبہ نہایت خوف و خشیت و ادب کا ہے اسکو مراقبہ کہتے ہین اور سیر الی اللہ و سیر فی اللہ و رتبۂ فنا و بقا کا حاصل کرنا اور ایسے ہی امور جو مغز و خلاصہ و لب لباب شریعت کے ہین صوفیہ کرام کے کتب سلوک اسی بیان سے مملو ہین

بیعت کا بیان

کما لا یخفی غرض جب صوفیہ کی بیعت سے اصل مقصود تزکیہ ہے قول الجمیل مین لکہتے ہین کہ اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت امور شتی کے واسطے تھی لو اب ایک مقصد مین منحصر ہے اور یہیہ اصل غرض کو مقتضی نہین۔ اور اسی مین ہے کہ صحابہ جب حضرت کی فیض صحبت سے فیضیاب تھے اونکے دلون کو نورانیت اور تقوی مین اعلی مرتبہ حاصل ہو چکی تھی پہر انکو لزوم تقوی کی بیعت کی حاجت نہین تھی اور اسیطرح خلفائے راشدین کے زمانہ مین تصفیہ باطن کی بیعت متروک تھی۔ اور اسکے بعد خلفائے بنی امیہ و عباسیہ کے زمانہ مین جب قبول سلطنت کی بیعت کا زیادہ رواج ہوا صوفیہ کرام و اولیائے عظام بیعت موقوف ہی کر دی اس اندیشہ سے کہ کہین حکام کو گمان بد نہ آوے لہذا انہون نے خرقہ دینے کو بیعت کے قائم مقام رکہا۔ پہر ایک مدت کے بعد جب ملوک و سلاطین مین اخذ بیعت معدوم ہو گئی تب حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت کا اجرا کیا۔ خاتم المفسرین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے حاشیہ قول الجمیل مین فرمایا کہ بیعت کا معمول مندرس ہو جانیکے بعد حضرات صوفیہ نے پہر اسکو جاری کی مصداق اس حدیث مرفوع کے ہو کہ جسنے موئی ہوئی سنت کو جلا دی تو اسکو اسکا اجر اور جتنی لوگ کہ اسکی پیروی کرین ان سب کا اجر ملیگا۔ نکتہ مخفی نرہے کہ سنت اللہ اسطرح جاری ہے کہ جو امور کہ نفوس مین پوشیدہ ہین انکا ضبط افعال و اقوال ظاہری سے ہو۔ اور اقوال و افعال امور قلبیہ کے قائم مقام ہون چنانچہ تصدیق توحید و رسالت کی اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار لسانی کو تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا پس اسیطرح تائب ہونا اور گناہون کو چہوڑنیکا عزم کرنا اور تقوی کو لازم کر لینا ایک امر مخفی تہا اسلئے بیعت کو اسکے قائم مقام کیا انتہی محصلہ اور بیعت لینے والا کیسا چاہئے اور اسکے آداب و شرائط کیا ہین قول الجمیل و ادام غزالی کے مصنفات مین آئی ہین اس مختصر مین انکی تفصیل کی گنجایش نہین حدیث مین جو لفظ بیعت آیا بیعت کی ثبوت سنیت اور اقسام بیعت کی تشریح پر اکتفا کیا گیا۔ اور شیخ کامل کی شرطین اور علامتین اور شیخ کامل و شیخ ناقص کا فرق فقیر رسالہ تنبیہ العوام ترجمہ زاد الآخرت مین بتفصیل لکہا گیا ہے جسکو مطلوب ہو دیکھ لین۔

حضرت کی اونٹنیون کا قصہ

بارھوین حدیث جو کتاب الجہاد مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراھیم ثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ انہ اخبرہ قال خرجت من المدینۃ ذاھبا نحو الغابۃ حتی اذا کنت بثنیۃ الغابۃ لقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ قلت ویحک ما بک قال اخذت لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت من اخذھا قال غطفان و فزارۃ فصرخت ثلث صرخات اسمعت ما بین لابتیھا یا صباحاہ یا صباحاہ ثم اندفعت حتی القاھم وقد اخذوھا فجعلت ارمیھم و اقول انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فاستنقذتھا منھم قبل ان یشربوا فاقبلت بھا اسوقھا فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان القوم عطاش وانی اعجلتھم ان یشربوا سقیھم فابعث فی اثرھم فقال یا ابن الاکوع اذا ملکت فاسجح ان القوم یقرون فی قومھم یزید نے کہا کہ سلمہ نے مجہکو خبر دی کہ مین مدینہ منورہ کی باہر نکلا غابہ کے طرف جاتا ہوا یہان تک کہ جب غابہ کی تنگ گلی مین پونہچا عبد الرحمن بن عوف کا غلام میرے سے ملا مین نے کہا تجہہ پر خدا کی رحمت ہو تیرا کیا حال ہے اسنے کہا کہ حضرت کے دودہ والی اونٹنیان پکڑ لیگئین۔ مین نے کہا کسنے انکو پکڑا سوہ کہا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگ۔ پس مین نے تین بار چلایا ایسی بلند آواز سے کہ جو لوگ دو لابہ مدینہ مطہرہ کے درمیان تھے انکو وہ آواز سنائی۔ وہ آواز یہہ تہی کہ یا صباحاہ یا صباحاہ۔ یہہ ایک کلمہ ہے کہ اسکو فریادی شخص لوگون سے فریادرسی کے لئے صبح کے وقت پکارتا ہے گویا کہتا ہے کہ ہمکو دشمن آگہیرے ہے تم ہماری مدد کرو۔ غرض مین نے ایسی آواز کر کے ان لٹیرون کا پیچہا کیا اور بہت جلدی سے انپر جا پہونچا اس حال مین کہ وے اونٹنیان پکڑے ہین۔ پس مین انپر تیراندازی شروع کی۔ اور مین کہتا تہا کہ مین ابن اکوع ہون اور یہہ دن کافرون کی ہلاکت کا ہے۔ پس وے اونٹنیون سے دودہ پینے سے آگے مین انسے چھڑا لیا اور انکو ہانکتا ہوا مدینہ طیبہ کے طرف پہیرا تب راہ مین حضرت میرے سے ملے۔ مین نے کہا یا رسول اللہ وہ لٹیرون کی قوم پیاسی تہی مین نے انکے چہوڑانے مین جلدی کی تاکہ وے دودہ نہ پی لیوین آپ کسیکو روانہ کیجیئے تا انکو پکڑ لاوین۔ تب آپ نے فرمایا ای ابن الاکوع جب تو انپر غالب آیا تو نرمی کر اس لئے کہ وے لوگ اپنی قوم کو پہنچ گئے اب پیچہا کرنے مین کیا فائدہ **ف** امام نووی نے کہا کہ یہہ حضرت کا معجزہ ہے جو فرمایا کہ وے اپنی قوم مین پہنچ گئے۔ اور اس حدیث سے یہہ نکلا کہ جو شخص جوانمرد بہادر ہے دشمن کے مقابلہ مین مین فلان کا بیٹا ہون کہنا جائز ہے

سفید بال

تیرھوین حدیث جو کتاب المناقب مین آئی ہے **حدثنا** عصام بن خالد حدثنا حریز بن عثمان انہ سال عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شیخا قال فی عنفقتہ شعرات بیض حدیث کی ہم سے عصام بن خالد نے کہا حدیث کی ہم سے حریز بن عثمان نے کہ سنے پوچہا عبد اللہ بن بسر صحابی پیغمبر سے کہ کیا تو نے حضرت کو بوڑہے دیکہا ہے۔ عبد اللہ نے کہا آپ کی ریش مبارک مین کئی بال سفید تھے **ف** عنفقت وہ بال ہین جو لب کے نیچے ہون۔ اور کہتے ہین کہ وہ بال ہین جو لب زیرین اور ذقن کے درمیان ہون۔ اور فارسی مین اسکو ریش بچہ کہتے ہین۔ مراد ریش سے حدیث مین یہی بال ہین حضرت کی ریش مبارک مین اٹہارہ بیس بال سفید تہے۔ پوشیدہ ہو کہ زیادہ رونے

سے بالون میں سفیدی آتی ہے - بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انبیا کے قوی میں ضعف نہیں آتا ہے وہ بوڑھے نہیں ہوتے ہیں مجھے بوڑھا کیا قرآن کے ان سورتوں نے سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور سورہ مرسلات وسورہ عم اور سورہ اذا الشمس کورت یعنی ان سورتوں میں قیامت کے ہول اور شدائد کا بیان ہے جب انکو تلاوت کرتے اللہ تعالی کی خوف وخشیت سے روتے تھے۔ **ف** عصام کی کنیت ابو اسحق ہے انکی موت دوسو دس میں ہوئی - اور حریز کی موت ایک سو تریسٹھ میں ہوئی اور عبد اللہ بن بسر کی کنیت ابو صفیان ہے انکی وفات سن اسی یا اٹھاسی میں ہوئی اور یہہ آخر ہیں ان اصحاب کے جو شام کو نقل کی واللہ اعلم **چودہوین حدیث** جو کتاب المغازی میں آئی ہے

حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید قال رأیت اثر ضربة فی ساق سلمة فقلت یا ابا مسلم ما ھذہ الضربة قال ھذہ ضربة اصابتھا یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمة فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفث فیہ ثلث نفثات فما اشتکیتھا حتی الساعة یزید نے کہا کہ میں زخم کا نشان سلمہ کے ران میں دیکھا سو میں نے کہا اے ابو مسلم یہہ کیسا زخم ہے کہا یہہ زخم خیبر کے دن ران میں لگا تھا پس لوگوں نے کہا کہ سلمہ ہلاک ہوئے الیس میں حضرت کے پاس آیا اور حضرت نے تین بار اسپر دم کیا پھر میں نے تب سے درد زخم کا شکوہ نکیا **ف** یہہ حضرت کا معجزہ تھا اور اس حدیث سے یہہ نکلا کہ زخمی اور بیمار پر کسی دعا کا دم کرنا مستحب ہے

پندرہوین حدیث جو کتاب المغازی میں آئی ہے **حدثنا** ابو عاصم الضحاک بن مخلد حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات وغزوت مع ابن حارثة استعملہ علینا سلمہ نے کہا جنگ کیا ہم نے کافروں سے حضرت کے ہمراہ رکاب کے سات جنگ - اور جنگ کیا ہم نے کافروں سے زید بن حارثہ کے ہمراہ ہو کے کہ حضرت نے اسکو ہم پر امیر کیا تھا **سولوین حدیث** جو کتاب التفسیر میں آئی ہے **حدثنا** محمد بن عبد اللہ الانصاری ثنا حمید ان انسا حدثھم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کتاب اللہ القصاص انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا حکم خدا تعالی کا قصاص ہے کہ عوض مقتول کے قاتل کو قتل کریں اور عوض زخم کے زخمی کریں - تفصیل اسکی کتب فقہ میں مذکور ہے اور مسلم نے اس قصہ کو دوسری طرح پر روایت کیا ہے **سترہوین حدیث** جو کتاب الصید والذبائح میں آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراہیم ثنا یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال لما امسوا یوم فتح خیبر اوقدوا النیران قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علام اوقدتم ھذہ النیران قالوا علی لحوم الحمر الانسیة قال اھریقوا ما فیھا واکسروا قدورھا فقال رجل من القوم نھریق ما فیھا ونغسلھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوذاک اس حدیث کا ترجمہ نوین حدیث میں گذر چکا اس حدیث سے یہہ نکلا کہ جب منکر ظاہر ہو اسکے کرنیوالے پر تغلیظ اور سختی جائز ہے - اور حدیث کی تکرار بسبب تغیر بعض رواۃ کے ہے —

اٹھارہوین حدیث جو کتاب الاضاحی میں آئی ہے **حدثنا** ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثة وفی بیتہ منہ شیء فلما کان العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا فی العام الماضی قال کلوا واطعموا وادخروا فان ذلک العام کان بالناس جھد فاردت ان تعینوا فیھا سلمہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسنے قربانی کیا تم سے تو چاہئے کہ تیسرے دن کی صبح نکرے اس حال میں کہ اسکے گھر میں کچھہ قربانی کا گوشت ہو یعنی تین رات میں سب خرچ کر ڈالے - پھر اگلا سال آیا تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ویسا ہی کریں جو سال گذشتہ میں کیا تھا - فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو - مقرر پچھلے سال میں لوگوں پر محتاجی اور تکلیف تھی سو میں نے چاہا کہ تم محتاجوں کی مدد کرو - اب تم کو اختیار ہے کھانے اور دینے اور رکھنے میں - اس سے یہہ نکلا کہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنیکی حرمت لوگوں کے افلاس کی علت سے تھی جب وہ علت جاتی رہی حرمت بھی نرہی - اور امر کھانیکا اباحت کیلئے ہے نہ وجوب کے لئے **انیسوین حدیث** جو کتاب الدیات میں آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمة قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فقال رجل من القوم اسمعنا یا عامر من ھنیاتک فحدا بھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من السائق قالوا عامر فقال رحمہ اللہ فقالوا یا رسول اللہ ھلا امتعتنا بہ فاصیب صبیحة لیلتہ فقال القوم حبط عملہ فقال کذب من قالھا ان لہ لاجرین اثنین انہ لجاھد مجاھد وای قتل یزیدہ علیہ سلمہ نے کہا ہم نکلے حضرت کے ساتھہ خیبر کے طرف سو قوم سے ایک مرد نے کہا کہ اے عامر ہم کو کچھہ اشعار اپنے سنا - پس عامر نے اشعار پڑھتے ہوے انکو ہانکا - حضرت نے فرمایا کہ وہ ہانکنے والا کون ہے لوگوں نے کہا عامر ہے فرمایا اللہ تعالی اسپر رحمت کرے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کس لئے ترک کیا آپ نے دعا کو اسکے حق میں نافع لیتے ہم اس سے - اسلئے کہ صحابہ جانتے تھے کہ جنگ کے وقت حضرت جسکے حق میں دعا کرتے وہ شہید ہوتا ہے پس ایسا ہی ...

صبح کے وقت شہید ہوئے جس مین حضرت نے دعا کی تھی - انکی شہادت کا ماجرا یہہ ہے کہ مرحب نام ایک یہودی تھا اسپر تلوار چلائی تو وہ اور خود انکی ران پر گری اور ضربت انکو
کی رگ کو کاٹا - لوگون نے کہا کہ تباہ ہوگیا کہ اپنی کو آپ مارا - سلمہ کہتی ہین کہ جب ہم خیبر سے پھری لوگون سے سنا کہتے تھے کہ عامر کا عمل برباد ہوگیا پس مین حضرت کے پاس آیا اور کہا یا
رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون لوگون کو یہہ گمان ہے کہ عامر کا عمل برباد ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ جسنے کہا وہ جھوٹھ کہا بلکہ اسکو دو اجر ہین - ایک یہہ کہ راہ خدا مین کافرون
سے جنگ کیا - دوسری یہہ کہ شہید ہوا پس وہ غازی ہے اور شہید - اس حدیث سے اور کونسا قتل ہے یعنی کوئی قتل اس قتل کے درجہ کو نہین پہنچتا کہ اجر پر اجر ہے - اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ شعر پڑھنا اور دوسرے سے پڑھوانا جائز ہے بشرطیکہ اسکا مضمون خلاف شرع نہو - اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ خطا کا عمل مفسد نہین اور جسنے خطا کو حکم مین عمد کے رکہا اسنے خطا
اور اسطرح کے قتل پر کوئی چیز واجب نہین ہوتی کیونکہ اس قتل مین حضرت نے حکم قصاص و دیت وغیرہ کا نفرمایا اور یہی مذہب جمہور کا **بیسوین حدیث** جو کتاب

الدیات مین آئی ہے **حدثنا** محمد بن عبد اللہ الانصاری قال ثنا حمید عن انس ان ابنۃ النضر لطمت جاریۃ فکسرت ثنیتھا فاتوا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فامر بالقصاص اس مضمون کی حدیث اسکے حکم کے ساتھہ اوپر گذری - **اکیسوین حدیث** جو کتاب الاحکام مین آئی ہے **حدثنا**

ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال بایعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فقال لی یا سلمۃ الا تبایع فقلت یا رسول اللہ قد بایعت فی الاول قال
وفی الثانیۃ یہہ حدیث باختلاف الفاظ و رجال گیارہوین حدیث کی ہی ہے - اور مراد درخت سے وہ درخت ہے جو حدیبیہ مین تہا اور اسکے حق مین حق تعالی نے فرمایا ہے کہ لقد رضی اللہ
اللہ عن المؤمنین سے جنھون نے بیعت کی تھی اسکے نیچے درخت کے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہے - اور مراد بار اول بیعت کرنے سے زمانہ اول ہے یا ساعت اول یا گروہ اول - اور اس
حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز پر بیعت کرین اسکو موکد کرنے کے لئے ایک شخص سے مکرر بیعت جایز ہے - بلکہ شخص اول کی رحلت کے بعد دوسرے سے اور اسکی موت کے بعد
تیسرے سے بھی درست ہے جیسے حضرت کے بعد وفات صحابہ نے خلفای اربعہ سے بیعت کی ہین اور تکرار بیعت حضرات صوفیہ کے پاس بھی جایز ہے چنانچہ قول الجمیل مین
مذکور ہے کہ تکرار بیعت حضرت جناب رسالت علیہ الصلوۃ والسلام سے ماثور ہے اور اسیطرح صوفیہ کرام سے - لاکن دو پیرون سے بیعت کرے اگر پہلے پیر مین کچہہ خلل ظاہر ہو یعنے اگر
اسکے عقیدے مین خلل آوے عقاید اہل سنت کی مخالف پڑے تو دوسرے سے بیعت کرے - یا وہ رحلت کرے یا غیبت منقطع درمیان آوے کہ پھر ملاقات کی توقع نرہے ایسی
صورتون مین دوسرے سے بیعت کرنی درست ہے - لاکن بلا عذر اور بلا ضرورت تکرار بیعت مین کھیل بازی سے مشابہت ہوتی ہے اور ہر جگہہ بیعت کرنے سے برکت جاتی اور
مرشدونکی دلون کو اسکی تعلیم و تہذیب سے پھیرتی ہے واللہ اعلم **بائیسوین حدیث** جو کتاب الرد علی الجہمیۃ مین آئی ہے **حدثنا** خلاد بن یحیی

ثنا عیسی بن طہمان قال سمعت انس بن مالک یقول نزلت ایۃ الحجاب فی زینب بنت جحش اطعم علیہا یومئذ خبزا ولحما وکانت تفخر علی نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول ان اللہ انکحنی فی السماء حدیث کی ہم سے خلاد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن طہمان نے کہا سنا مینے انس بن مالک سے کہتے تھے
نازل ہوئی آیت حجاب کی بی بی زینب بنت جحش کے نکاح مین حضرت کے ساتھہ اور حضرت نے اس بی بی کے ولیمہ مین اسدن لوگونکو گوشت روٹی کھلایا اور بی بی زینب
اور بی بیون پر فخر کرتی تہین کہ اللہ تعالی نے حضرت کے ساتھہ میرا نکاح بالای سما کیا **ف** بی بی زینب بنت جحش حضرت کی پھپی امیمہ کی بیٹی ہین اونکے نکاح
کا قصہ مختصر یہہ ہے - کہ حکیم بن حزام جو بی بی خدیجہ کا چچیرا بہائی تہا قبل نبوت بتقریب تجارت شام کے طرف گیا تہا وہان سے زید بن حارثہ کو جو آٹھہ برس کی عمر تھی چہار
درہم سے خریدکے لئے آیا اور بی بی خدیجہ کو بطور ہدیہ دیا - بی بی نے حضرت کے جناب مین گذرانا حضرت اسکو آزاد کرکے اپنی فرزندی مین لی اور اسپر شفقت رکھتے
تھے زید مومن ثالث ہے یعنی جب حضرت مبعوث ہوئے اسی روز بی بی خدیجہ ایمان لائین دوسرے روز حضرت علی تیسرے روز زید رضی اللہ عنہم - حضرت نے زید کے لئے جب زینب
بنت جحش کی خواستگاری کی تو بی بی زینب اور انکی بہائی عبد اللہ بن جحش نمانا - اسلئے کہ عرب مین بی بی کو غلام آزاد سے نکاح کر دینا عار جانتی تھے جب اسلام نے اس رسوم
کو اٹھا دیا حضرت نے خواستگاری کی تہی اور جب انھون نے ننگ لایا یہہ آیت شریف نازل ہوئی وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ
من امرھم یعنے نہین پہنچتا ہے کسی مومن و مومنہ کو کہ جب حکم کیا خدا اور اسکا رسول کسی کام کا تو انکو کچہہ اختیار رہے اپنے کام مین بلکہ اپنر واجب ہے تا کہ تابع ہوجاوین - پس وہی سر در تابع
ہوگئی اور نکاح منعقد ہوا ایک سال گذرا اسکے بعد عورت و مرد مین مخالفت آئی ہرگز موافقت نہین ہوتی تہی - اور اہل جاہلیت کی عادت تہی کہ پسر متبنی کی عورت کو
پسر صلبی کی عورت کی مانند حرام جانتی تہی - سو حکمت الہی تقاضا کی کہ اس رسم بد کو اٹھا وی اور حضرت کے فعل سے امت پر آسان کر دی - پس وحی سے آپکو اعلام کیا

زینب بنت جحش داخل ازواج مطہرات ہوگی تب حضرت کو فکر ہوئی کہ کفار اس فعل کو بہت گران جانینگے اور زبان انکار دراز کرینگے اور جو عوام نیا اسلام لائی ہین مبادا کہین کہ یہی اس فعل کو مکروہ کہین تو انکی ضعف ایمان کا سبب ہوگا اس اثنا مین زید اپنی عورت کی ناموافقت سے نہایت تنگ آیا اور حضور نبوی مین آکے عرض کی یا رسول اللہ مین اسکو طلاق دینا چاہتا ہون پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اپنی عورت کو نگاہ رکھ خدا تعالی سے ڈر یعنی بلا موجب ظاہر طلاق ندے - تب اللہ تعالی نے یہ آیہ کریمہ نازل کی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ یعنی یاد کر اسکو جب تو نے کہا اس شخص کو کہ انعام کیا اللہ نے اسپر یعنی نعمت اسلام سے - اور انعام کیا تو نے اسپر ازاد کرکے اور اپنی فرزندی اور تربیت مین لیکے کہ نگاہ رکھ اپنی لئے اپنی زوجہ کو اور اللہ سے ڈر اور اسکو ضرر سے طلاق نہ دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ اور تو پوشیدہ رکھتا تھا اس چیز کو کہ اللہ اسکو ظاہر کرنیوالا ہے یعنی زینب جو تیری ازواج طاہرہ مین داخل ہوگی اور تو ڈرتا ہے لوگون سے اور اللہ تعالی سزاوار تر ہے کہ اس سے ڈرے - اسکے بعد زید نے طلاق دی جب ایام عدت کے تمام ہوئے - حضرت نے زید کو حکم فرمایا کہ زینب کے پاس جا اور میری لئے خواستگاری کر - اس پیام کے لئے زید کو خاص کرنے مین یہہ حکمت تھی کہ لوگ گمان نکرین کہ وہ قصہ جبراً کرہاً زید کے بلا رضا واقع ہوا اور وہ اس بات سے خوشی ہے یا نہین - القصہ زید کمال صدق و خلاص کے ساتھ گیا اور کہتا ہے کہ جب مین اس بی بی کے گھر پہنچا اسکی مہابت مجھ پر ایسی غالب آئی کہ اسکے طرف نظر کرنیکی طاقت نرہی گھر کے دروازے کی طرف پیٹھ کرکے پیچھے ہٹتا ہوا اسکے طرف گیا اور کہا کہ بشارت ہو تجھکو حضرت تیری خواستگاری کے لئے مجھے بھیجے ہین بی بی نے کہا کہ مین اسکا کچھ جواب نہین دے سکتی ہون جب تک اذن الہی نپاتی ہون اور استخارہ نکرون - پس فی الحال اٹھی اور نماز کی جگہہ پر آئی اور دو رکعت نماز ادا کرکے سر سجدہ مین رکھا اور دعا کی کہ الہی تیری پیغمبر نے میری خواستگاری کی ہے اگر مین اسکے لائق ہون تو مجھکو اس جناب کی زوجیت دے یہہ دعا فوراً مقبول ہوئی اور یہہ آیت شرف نزول ہوئی فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ پس جب پوری کیا زید زینب سے اپنی حاجت کو یعنی اسکو طلاق دی اور عدت تمام ہوئی ہم اسکو تیری ساتھہ جوڑا کر دیا تا نرہے مومنون پر حرج اور تنگی - روایت ہے کہ حضرت پر آثار وحی کے نمودار ہوئین اور جب اس حال سے فارغ ہوکر تبسم کرتے فرمائے کہ کون ہے کہ زینب کو یہہ بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اسکا نکاح کر دیا سلمی جو حضرت کی خادمہ تھی یہہ سنتے ہی دوڑی اور بشارت دی بی بی زینب نے نہایت خوش ہوکے جو زیور پہنی تھی اسکو انعام دیا اور سجدۂ شکر بجا لایا اور نذر کی کہ دو مہینے کے روزہ رکھین مروی ہے کہ حضرت اس بی بی کے گھر تشریف لائے جس حال مین کہ وہ سر برہنہ تھی عرض کی یا رسول اللہ بے خطبہ و بلا گواہ فرمایا اَللّٰہُ الْمُزَوِّجُ وَجِبْرِیْلُ الشَّاهِدُ (یعنی اللہ نکاح کیا اور جبریل گواہ ہے) - پس حضرت نے گوشت و روٹی سے ولیمہ کیا اس طرح پر کسی بی بی کا ولیمہ ویسا نہوا تھا اور اسمین کئی معجزہ ظاہر ہوئے اسی ولیمے کی سبب آیت حجاب شرف نزول پائی - بی بی زینب فخر کرتی تھین کہ میرا نکاح بالاے سما واقع ہوا - اور مدارج النبوۃ مین لایا ہے کہ باتفاق محققین اہل سیر و تفسیر صحیح قصہ یہی ہے جو مذکور ہوا اور بعض اہل تفسیر نے جو اسکو اس طرح ذکر کیا ہے جو واقع کے مطابق نہین محققون نے اسکو زلات مفسرین سے شمار کیا ہے اور امام شہاب الدین تورپشتی نے المعتمد فی المعتقد مین لایا ہے کہ وضاعون اور بد دینون نے جو لوگونکی زبان پر ڈالا ہے کہ حضرت کی نظر بی بی زینب پر پڑی آپکا دل متعلق ہوا - یہہ افترا منافقون کا ہے - اور عجب تر یہہ کہ بنا کرتے اس قصے پر بعض متاخرین نے لکھا ہے کہ جس عورت پر حضرت کی نظر پڑتی وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہوتی - اسبات کو بھی کتاب و سنت مین کچھ اصل نہین بلکہ مفتریات سے زندیقون کے ہے نعوذ باللہ من ذلک - بعض بے علم قصہ خوان اور واعظین جنکو روایات صحیحہ و موضوعہ مین تمیز نہین ہے جس کتاب مین دیکھتے ہین بلا تحقیق بیان کر دیتے ہین اور اصول دین کی مخالفت کرتے ہین ضرورت داعی ہوئی کہ یہہ قصہ بوجہ صحت یہان بیان کر دیا اور وہ جو بی بی زینب نے کہا کہ انکحنی فی السماء یعنی حق تعالی نے میرا نکاح بالاے سموات کیا یہان شارح بخاری امام قسطلانی لکھتے ہین وذات اللّٰہ تعالی منزهة عن المکان والجهة فالمراد بقولها فی السماء اشارة الی علو الذات والصفات ولیس ذلک باعتبار ان محله تعالی فی السماء - یعنی اللہ تعالی کی ذات منزہ ہے مکان اور جہت سے پس مراد قول فی السماء سے اشارہ ہے اسکی ذات وصفات کی بلندی و برتری کی طرف نہ باعتبار اسکے کہ اللہ تعالی کا محل آسمانون پر ہے تعالی اللّٰہ عن ذلک علوا کبیرا یعنی وہ تعالی شانہ اس سے بہت برتر ہے - اور ابو داود کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ علمائے سلف و ائمہ فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اس قبیل کے احادیث کو اسکے ظاہر پر رکھہ چھوڑین انکی ظاہر معانی کے طرف نلیجاوین اور امام اوزاعی نے مکحول و زہری سے جو تابعین مین نقل کی ہے کہ انہون نے کہا کہ احادیث کا باطن ہمارے پر کشف نہوا اور ایسی احادیث من جملہ متشابہات ہین یعنی اسکے ظاہر پر ایمان لانا اور اسکی حقیقت علم الہی کے تفویض کر دینا انتہی ملخص واللّٰہ الموفق الی الحق والصواب والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ الی یوم الحساب ۵ تمت

مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور ۱۰ رمضان مبارک ۱۲۹۹ ہجری

انیس القاری شرح چہل حدیث صحیح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَصَفِیِّہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد جاننا چاہیے کہ امیر المومنین علی مرتضی اور دوسرے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے طرق متعددہ سے یہہ حدیث آئی ہی کہ حضرت نے فرمایا مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِّنْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقِیْہًا عَالِمًا جسنے حفظ کیا یعنے پہنچایا میری امت کو چالیس حدیثیں امور دین مین اٹھاویگا اسکو اللہ تعالی قیامت کے دن فقیہ اور عالم - اور ایک روایت مین ہی کہ مین اسکا شفیع اور شاہد ہونگا - اور ایک روایت مین ہی کہ اسکو کہا جاویگا کہ جنت کے جس دروازے سے تو چاہے داخل ہو - اور ایک روایت مین ہی کہ وہ لکھا جاویگا گروہ مین عالمون کے اور حشر کیا جاویگا گروہ مین شہیدون کے - اسیواسطے علماء دین نے اسباب مین اکثر کتابین تالیف کین - اول جسنے اربعین جمع کیا شیخ اجل عبد اللہ بن مبارک ہی - پھر محمد بن اسلم طوسی کہ یہہ ہر دو اکابر اولیا و علما سے ہین ان ہر دو کا احوال با اجلال اس فقیر نے ترجمہ تذکرۃ الاولیا اور رسالہ فضیلت علم و علما مین لایا ہی اور انکے بعد بہت سے علماے کبار اربعینات بے شمار تالیف کین - امام نووی نے اپنی اربعین کے دیباچہ مین لکھا ہی کہ مین بھی اقتدا کرتے ان ائمہ اعلام کے یہہ اربعین جمع کیا انتہی - اور اس **فقیر حقیر** مترجم صحیح بخاری نے ہر چند ان بزرگون کی نعل برداری کے قابل نہین لاکن توقعاً لبشارۃ الرسول واقتداءً للعلماء الفحول نماز کے باب مین اور دین کے دوسرے ابواب مین کئی اربعینات جمع کین - اب یہہ اربعین جو اخلاق و آداب مین لکھنا چاہا تو کتاب مستطاب صحیح بخاری سے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہی چالیس احادیث انتخاب کیا اور انکی شرح مختصر لکھا - اور نام اسکا **انیس القاری شرح چہل حدیث صحیح بخاری** رکھا - الہی اس تالیف مین اس عاصی کو خلوص نیت دیجیے اور اسکو اپنے لطف و رحمت سے قبول کیجیے - اور جلد حسن اختتام دیکے اس سے سب مسلمانون کو نفع عام و فیض تام پہنچائیے - آمین بحرمت حبیبک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین -

ق عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ روایت ہی عبد اللہ ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا بنیاد رکھی گئی ہی اسلام کی پانچ چیز پر گواہی دینی اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے اور رسول اسکے ہین - اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور ادا کرنا حج کا اور روزے رکھنا رمضان کے

ق ۲ عَنْ مُغِیْرَۃَ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّہَاتِ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے نقل کی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر اللہ تعالی نے حرام کیا تم پر رنج دینا ماؤن کا - اگرچہ باپ کا رنج دینا بھی حرام ہی جیسا کہ اور حدیثون مین آیا ہی لاکن اس حدیث مین جو تخصیص مان کی آئی ہی اسکا سبب یہہ ہی کہ تاحق مادری کی بزرگی بلا اسکے حقوق کا غلبہ اور زیادتی ظاہر ہو - یا یہہ سبب ہے کہ مان ضعف عورت کے سبب سے تھوڑی چیز سے بھی رنجیدہ ہوتی ہی - **مترجم** ناچیز کہتا ہی کہ حضرت کی عادت شریف یہہ تھی کہ مخاطب مین جس عمل کی سستی پائی جاتی اسی کی تاکید فرماتے - جیسا کہ اور احادیث مین آیا ہی کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ایمان کیا ہی فرمایا نماز - اور کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا ہی فرماے روزہ - اور کسیکو فرمایا جہاد - اور کسیکو فرماے ماں باپ کی اطاعت علی ہذہ القیاس یعنے مخاطب سب اعمال مین چالاک مگر ایک عمل مین سست تھا - پس جب اسی عمل پر قیام کرنے مین اسکے ایمان کی تکمیل تھی اسی عمل کا ذکر فرمایا - پس اسی قاعدے کی رعایت کرتے اس حدیث کا مخاطب شاید حقوق مادری مین تقصیر کرتا تھا نہ حقوق پدری مین یا اسکا پدر زندہ نہین تھا اسلیے فقط مادر کے ذکر پر اکتفا فرمایا وَوَاْدَ الْبَنَاتِ اور حرام کیا اللہ تعالی نے زندہ دفن کرنا دخترون کا جو زمان جاہلیت مین کفار کی عادت تھی وَ[illegible]تَ اور حرام کیا بخیلی اور گدائی کرنے کو وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ اور مکروہ رکھا اللہ تعالی نے قیل وقال یعنے بیفائدہ باتون کو وَکَثْرَۃَ السُّوَالِ اور مکروہ رکھا زیادہ سوال کرنے کو - اسکے دو معنے لکھے ہین ایک تو لوگون سے مانگنا گدائی کرنی لاکن اس صورت مین لفظ کثرت کا بے فائدہ ہوتا ہی کیونکہ بے ضرورت سوال کرنا حرام ہی تھوڑا ہو یا بہت - دوسرے زمانے کے حادثون سے مثلاً فلان حادثہ کیسا ہی فلان قصہ

کیا

کیا ہی جسمین کچھ فائدہ نہین یہہ پوچھنا مکروہ ہی - تیسرے مشکلات مسائل علمی کے امتحان کے لئے اور اپنی فضیلت ظاہر کرنے اور اہل حق کے ساتھ جدال وخصومت کرنے کے لئے پوچھنا
اور کتاب سُبل مین لایا ہی کہ ہر دو امر سے مراد لینا اولی ہی یعنے مال کا سوال اور امتحان کے مسائل کا سوال - پس حیرت الفقہ کے مسئلونکا سوال جو بیستان سے ہی اسی باب سے
ہی وَاِضَاعَةَ الْمَالِ اور مکروہ رکھا ضایع کرنا مال کا یعنے اسراف کرنا زیادہ خرچ کرنیکے تین وجہ ہین - پہلا شرعًا جو کام برا ہو اسمین خرچ کرنا - دوسرا شرعًا جو کام نیک ہو
اسمین زیادہ خرچ کرنا نیک نیت سے بلاشک درست اور مطلوب ہی - تیسرا مباحات مین خرچ کرنا اسکی دو صورتین ہین ایک خرچ کرنیوالے کے لایق حال ہو - اور اسقدر مال
کفایت کرے یہہ نہ اضاعت ہی نہ اسراف - دوسری یہہ کہ ایسی جگہہ خرچ کرے جو عرفًا لایق نہین - پس اگر بالفعل یا آیندہ کی کسی دفع مضرت کے لئے ہو اسراف نہین - اگر دفع
مضرت کے لئے نہین تو جمہور اس بات پر ہین کہ وہ اسراف ہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ
اَنْ یُّبْسَطَ فِیْ رِزْقِهٖ وَاَنْ یُّنْسَأَ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جسنے دوست رکھا اس بات کو کہ کشادگی دی جاوے
اپنی روزی مین - اور تاخیر کی جاوے اپنی موت مین اور دراز کی جاوے اپنی عمر تو چاہئے جوڑے اپنے رحم کو **ش** صلہ رحمی مین بڑے برکات ہین ازانجملہ عمر کی درازی - یہہ بات
تقدیر معلق کی ہی - تقدیر دو ہین ایک مبرم دوسری معلق - مبرم اسکو کہتے ہین کہ جسمین تغیر وتبدل نہین - معلق اسکو کہتے ہین کہ جسمین علاقہ لگا ہو مثلاً فلان بندہ فلان
نیک کام کرنے سے اسکی عمر اسقدر زیادہ ہووے یا فلان بدعمل کرنے سے کم ہو جاوے **ق** عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یعنی قَاطِعُ رَحِمٍ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا جبیر بن مطعم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہ داخل ہوگا جنت مین یعنے ہمراہ
سابقون اور مقربون کے قطع کرنیوالا یعنے کاٹنے والا رحم کا - اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ نازل نہین ہوتی ہی رحمت اس قوم پر جسمین قاطع رحم ہو **ش** قطع رحمی
گناہ کبیرہ ہی اسکا مواخذہ سخت ہوگا لاکن جنت مین داخل نہونیکی وعید جو اس حدیث مین آئی - امام نووی نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ بغیر سبب اور بغیر شبہ کے اسکو حلال جانکر کاٹے
یا یہہ مراد ہی کہ سابقین ومقربین کے ساتھ داخل بہشت نہوگا - اور جس رحم کا صلہ یعنے جوڑنا واجب ہی اسمین علما نے اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا کہ مراد اس سے وہ رحم ہی
کہ انکے درمیان نکاح حرام ہی - قرطبی نے کہا جو صلہ کہ جوڑا جاوے دو طور پر ہی ایک عامہ دوسرا خاصہ عامہ رحم دین کا ہی یعنے مومن کے ساتھ صلہ واجب ہی دوستی اور خیرخواہی
اور عدل وانصاف کے ساتھ پیش آوے - اور جو حقوق کہ واجب اور مستحب ہوں انکے ادا کرنے مین قیام کرے - اور خاصہ یہہ ہی کہ اقربا کو نفقہ دیوے اور سلوک واحسان سے
پیش آوے - اور ابن ابی جمرہ نے کہا کہ صلہ کی معنی جامع یہہ ہی کہ جسقدر امکان ہونیکی کے ساتھ پیش آوے اور دفع شر کرے - یہہ بات سب مومنون کے بہ نسبت ضروری ہی - لاکن کافرون
اور فاسقون کو اول پند ونصیحت کرے اگر وہ فائدہ نہ دے انسے قطع واجب ہی - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا قسم ہی اس پروردگار کی کہ جان میری
جسکے ہاتھ مین ہی مومن نہین ہوویگا یعنے مومن کامل نہوویگا کوئی بندہ جبتک دوست رکھے اپنے ہمسائے کے لئے یا اپنے بھائی مومن کے لئے اس چیز کو جو دوست رکھتا ہی اپنی ذات کے لئے
ش مومن جو دنیا وآخرت کی خوبی اپنے لئے دوست رکھتا ہی چاہئے کہ اپنے ہمسائے کے اور ہر مسلمان کے لئے دوست رکھے - جب وہ کسی گناہ مین مبتلا ہو اول بارگاہ الہی مین اسکے لئے
دعا کرے - اور اگر امید قبولیت کی ہو نرمی سے اسکو نصیحت کرے - جب ہر شخص اسبات کو دوست نہین رکھتا ہی کہ اپنی کوئی غیبت کرے بدبولے یا اپنا نقصان کرے رنج دیوے
آپ بھی کسیکی غیبت نکرے اور اسکو بدنہ بولے اسکا نقصان نکرے رنج ندیوے اسکی آبرو نہ لیوے اور ایسا ہی سب باتین نظر مین رکھے - ہمسائگی اور برادری کے حقوق کی بزرگی
پر یہہ حدیث بڑی دلیل ہی - اور ان حقوق کی تفصیل درازی چاہتی ہی - اس فقیر نے حقوق المومنین اور ترجمہ حقوق الاسلام مین لایا ہی خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کی کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ دو نعمتین ہین کہ فریب کھاتے ہین اور نقصان اٹھاتے ہین ان مین اکثر لوگ - وہ دو نعمتین تندرستی ہی اور فراغت **ش** یعنے اکثر لوگ ان ہر دو نعمت کی قدر نہین
جانتے ہین صحت اور فراغت کے عالم مین علم کی تحصیل اور اللہ تعالی کی عبادت مین اپنے اوقات صرف نہین کرتے اور اپنا مال راہ خدا مین نہین خرچ کرتے ہین جب بیماری اور ضعیفی آوے
اور مال ہاتھ سے جاتا رہے - تب صحت وفراغت کی قدر معلوم ہوتی ہی ع قدر نعمت بعد زوال است ؎ اسوقت سوائے حسرت وندامت کے کچھ حاصل نہین پس ان نعمتون
کو غنیمت جانے ذخیرہ آخرت جمع کرلین **ق** عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ
وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ

بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمرو بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہیں فقر سے ڈرتا ہوں مین تم پر ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر اس سے کہ فراخ کی جاوے تم پر دنیا جیسے فراخ کی گئی ان لوگون پر جو تمہارے
سے آگے تھے پس رغبت کروگے تم اسکی جیسا کہ کی اگلے لوگون نے اسکی رغبت اور ہلاک کرے گی تمکو جیسے ہلاک کیا انکو **ش** یعنے مال کی محبت سے اُسمین نوبت جنگ و
قتال کی پہنچیگی تو یہ سبب ہلاکت کا ہوگا یا نہایت حرص پیدا ہوگی اور مال جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے مین پڑوگے اور نیک کام مین خرچ نکروگے تب آخرت کی ہلاکت کا سبب ہوگا نعوذ
باللہ منہا **ق** وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ
شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ام المومنین زینب بنت جحش نے نقل کی کہ پیغمبر خدا نے انکے پاس
تشریف لائے گھبرائے ہوئے اس حال مین فرماتے تھے نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ۔ وائے واسطے عرب کے اس شر سے کہ مقرر نزدیک پہنچا ہی کھولا گیا یعنے سوراخ آج کے دن سد یاجوج و ماجوج
مانند اسکے۔ اور حلقہ کر کے بتلائے اپنے دو انگلیون سے انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی۔ بی بی زینب کہتی ہین کہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کئے جاوینگے ہم درحالیکہ ہمارے درمیان
صالحون کا وجود باقی ہوگا آیا انکے وجود کی برکت مانع نہوگی بلا و فتنہ واقع ہونے سے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہان ہلاک کئے جاؤگے تم باوجود رہنے صالحون کے جسوقت کہ زیادہ ہوگا فسق و
فجور **ش** شر سے مراد فتنہ و قتال ہی جو عرب مین حضرت عثمان کے قتل سے شروع ہوا اور اسکے بعد حضرت امام حسین کی شہادت پھر اسکے بعد مستمر ہوا یہان تک کہ ترک اور چنگیز یہ نکلے
اور ایک عالم کو ہلاک کیا۔ اور سد یاجوج و ماجوج مین سوراخ پڑنا اور عرب مین فتنون کا واقع ہونا علامات سے قرب قیامت کے ہی **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مقرر
قیامت سے آگے ایسے دن آوینگے کہ ان مین جہالت اتریگی یعنے پھیل جاویگی اور علم اٹھ جاویگا اور قتل بہت ہوگا **ش** یعنے دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی
پروا نرہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور انکا کچھ مطلب نہوگا بلکہ قیامت یہہ ہی کہ اگر علم بھی پڑہینگے تو بھی دنیا کے ہی واسطے تو حقیقت مین وہ علم نہین بلکہ جہل ہی اسلئے علم دین ہی
جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد آوے **خ** عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ
فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری نے ذکر کیا کہ عدی بن حاتم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تم لوگون سے کوئی ایسا نہین مگر اس سے خدا تعالی کلام کریگا۔ اس طرح پر کہ اسکے اور
خدا کے درمیان کوئی مترجم نرہیگا یعنے خدا تعالی اس سے بلا واسطہ کلام کریگا۔ پھر وہ بندہ اپنے داہنے طرف نظر کریگا تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال کو جو آگے کر چکا ہی۔ اور اپنے
بائین طرف نظر کریگا تو دیکھیگا مگر اپنے اعمال کو جو آگے کر چکا۔ پھر اپنے آگے نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ ندیکھیگا کہ اسکے منہ کے سامنے ہی پس بچو تم دوزخ سے اگرچہ آدہے کھجور سے
ہو یعنے ایک کھجور کا ٹکڑا بھی راہ خدا مین دیکے۔ اور اگر کسی کو آدہی کھجور بھی نملے تو نیک بات کہے۔ یعنے سایل سے سختی نکرے میٹھی بات کرے **ش** یعنے ہر مسلمان پر ایسا سخت وقت
آنیوالا ہی کہ اسکو بارگاہ الہی مین لا کر کھڑا کرینگے۔ اور کوئی ساتھی نہوگا داہنے بائین دیکھتا ہی تو اپنے نیک و بد اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آیگا اور سامنے دوزخ دہک رہی۔ پس ویسے وقت
کے بچاؤ کے لئے حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین کچھ دو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو اور اگر وہ بھی نملے اچھی بات کرکے مومن کے دل کو خوش کرو **خ** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا
بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا
اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیونکی اولاد اسکو پاجاتی۔ اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پاجاتے
ف مصابیح مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہہ آیت نازل ہوئی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنے پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کے
طرف اور اور انکے طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے تب ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وہ لوگ کون ہین جو عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہہ حدیث فرمائی یعنے
وہ ایمان مرد فارسیون سے ہوگا۔ اور پروین چند ستارونکا نام ہی جو نہایت متصل ہین جیسے گلدستہ سو فرمایا اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی تو بھی فارسیونکی
باریک بینی اور استعداد اسکو پاتی۔ بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر و باطن کے عالم پیدا ہوے جیسے امام اعظم اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے
امام بخاری اور مسلم پیدا ہوے علماے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبد اللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابوحنیفہ کے برابر کوئی
عالم ہوتا تو وہ لوگ گمراہ نہوتے۔ مشارق الانوار **ق** عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوایوب انصاری نے نقل کیا کہ

پیغمبر خدا نے فرمایا نہین ہی حلال کسی شخص کے لئے کہ جدائی لے اپنے بھائی مومن سے تین دن سے زیادہ کہ جب ملین ہر دو یہہ ایک طرف منہہ پھیرلے اور وہ دوسری طرف منہہ پھیر لے۔ اور بہتر ان دونون
سے وہ ہی جو ابتدا کرے ساتھ سلام کے **ش** تین دن کا قید اس لئے کہ آدمی کی طبیعت مین غصہ اور بدخلقی تین روز تک غالب رہتی ہی اسکے بعد کم ہوتی ہی اس لئے تین دن تک معاف
ہی۔ اسکے بعد چاہیے کہ اپنے نفس کا خلاف کرے اور مل جاوے اور اپنا بھائی مومن اگر اپنی کچھ تقصیر کی مثلاً غیبت کی یا گالی یا کچھ نقصان کر دیا ہی تو معاف کر دے۔ یہہ نہین کہ عرصہ دراز تک
دل مین وہی کینہ باقی رکھے اور زبان سے سلام وکلام ترک کر دے یہہ تو حرام اور سخت کبیرہ ہی۔ اور اگر ہر دو اپنے دل مین خفگی رکھین ہر دو کے نیکیان آسمان پر نہین چڑہتے ہین۔ اگر
ان ہر دو سے ایک اگلے سلام کرے وہ گنہ سے پاک ہوا اور دوسرے نے جواب دیا اور مل گیا تو وہ بھی پاک ہوا والا اسپر بار گناہ باقی رہا نعوذ باللہ منہا ق عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ہر نیک کام صدقہ ہی **ش**
یعنے صدقہ مال دینے پر ہی موقوف نہین۔ جو صاحب مال ہو وہ مال سے صدقہ کرے اور جو مالدار نہین جو نیک کام نیک نیت سے کریگا وہ صدقہ کا ثواب پاویگا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ
ہر تسبیح صدقہ ہی اور آپ کو بدی سے روک رکھنا صدقہ ہی۔ اور تیرے بھائی مومن کو دیکہہ خوشی سے تیرا مسکرانا صدقہ ہی اور راہ سے کانٹا پتھر دور کرنا صدقہ ہی اور تو اپنے دلو سے اپنے
بھائی مومن کے دلو مین پانی ڈال کے اپنے دلو کو خالی کرنا صدقہ ہی خ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ
عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہلاک ہوا اور اوندہا منہہ گرا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا **ش** یہہ مذمت اُس
مالدار کی ہی جو مال کی محبت مین شیفتہ ہی اور مال کا غلام بن گیا ہی۔ اور حقوق ادا کرنے سے اور نیک کام مین خرچنے سے بخل کرتا ہی وَالْقَطِيْفَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ
يُعْطَ لَمْ يَرْضَ اور ہلاک ہوا بندہ کپڑے کا کہ اگر دیا جاوے خوش ہوتا ہی اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش۔ یعنے لباس فاخرہ کو بہت دوست رکھتا ہی۔ اور بقصد تکبر زیب و زینت اور شان
و شوکت مین گرفتار رہتا ہی اسی کے شغل مین رہکے طاعات و عبادات مین قصور لاتا ہی یہہ نہایت بد ہی۔ اور متاع دنیا خدا تعالیٰ دیوے تو خوش ہونا نہین تو ناخوش ہونا عاقبت کی بربادی
کا سبب ہے نعوذ باللہ منہا بلکہ ایسا سمجھے کہ حق تعالیٰ مومنون کا دوست ہی مومن کے حق مین جو بہتر ہی وہی کریگا۔ اور لباس فاخرہ جو مشروع ہو اگر اظہار نعمت اور ادائے شکر الٰہی کی نیت سے
پہنے اور تکبر سے بچے مذموم و بد نہین ق عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ظلم قیامت مین ظلمات کا سبب ہے **ش** یعنے اس روز ظالم کو ہر طرف سے اندہیری رہیگی۔ نیک مومنون کو جو وہان نور ملیگا
ظالم اس سے بے نصیب رہیگا۔ یا ظلمات سے مراد سخت عقوبات ہین جو عرصات اور دوزخ کے درکات مین ظالمون کو ہونگے ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْ
لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا دور رکھو آپ کو بدگمانی
سے کیونکہ بدگمانی دروغ ترین کلام ہی **ش** یعنے جب کسی پر گمان بد کرتا ہی تو حکم کرتا ہی کہ وہ ایسا ہی اور ویسا ہی۔ جب حقیقت مین وہ ایسا نہو اسکا حکم کرنا جھوٹھہ ہی اور حدیث سے
مراد حدیث نفس ہی اور وہ القا شیطانی ہی اسلئے اسکو اکذب حدیث یعنے دروغ تر فرمایا خ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ گالی مت دو اور بد نکہو مُردگون کو۔ کیونکہ
انہون نے پہنچا اس چیز کو جو آگے بھیجا یعنے اپنے اعمال کی جزا پائے۔ اگر نیک ہین بدی سے یاد کرنا سزا نہوار نہین اگر بد ہین شاید کہ اللہ تعالیٰ بخش دے پھر انکو بدی سے یاد کرنا لایعنی کلام اور لغو
مین پڑنا ہی اور اس سے حق تعالیٰ منع فرمایا ہی ق عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا داخل نہوونگے جنت مین سخن چینی کرنیوالے **ش** قاموس مین لایا ہی کہ قتات اسکو کہتے ہین کہ پوشیدہ لوگون کے باتون پر
کان لگا دے اور انکو خبر نہو خواہ وہ دوسری جگہہ پہنچاوے یا نہ پہنچاوے۔ بلکہ سنتے ہی اس وعید مین داخل ہوا اور جسنے یہان کی بات وہان پہنچایے گو کہ سچ ہی کہے لاکن شر و فساد بر پا کرنیکے
نیت سے پہنچاوے اسکو نمام کہتے ہین۔ امام غزالی نے کہا کہ جس چیز کا ظاہر کرنا مکروہ ہو اسکے ظاہر کرنیکو نمیمہ کہتے ہین۔ خواہ منقول الیہ مکروہ رکھے یا منقول عنہ یا تیسرا شخص۔ خواہ اسکا
اظہار رمز و اشارت سے ہو یا کتابت سے۔ اصل مین سخن چینی حرام ہی اسکو دوسری جگہہ پہنچانا دوسرا حرام ہی۔ اور نمامی کی برائی مین بہت سے حدیثین وارد ہین۔ ازانجملہ طبرانی نے حدیث
مرفوع لائی ہی لَيْسَ مِنِّيْ ذُوْ حَسَدٍ وَلَا نَمِيْمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَا مِنْهُ یعنے حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی میرے سے حسد رکھنے والا اور ادہر کی بات اودہر لگانے والا اور
کہانت کرنیوالا یعنے فال بولنے والا۔ اور نہ مین اس سے ہون۔ پھر حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا اور احمد نے روایت کی ہی خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَيْبَ يَحْشُرُهُمُ اللّٰهُ فِيْ
وُجُوْهِ الْكِلَابِ خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَسَمَّعَ حَدِيْثَ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ

صَبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يعنی الرصاص بخاری نے ذکر کیا ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کسی جماعت کی باتوں کیطرف کان لگاوے اور وہ جماعت اسکو

کروہ اور ناخوش رکہتی ہو تو ویسے شخص کے کان مین شیشہ پگہلا کے ڈالینگے قیامت کے روز ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ وَلَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا

نے فرمایا نظر کرو تم طرف اس شخص کے کہ نیچے ہی تمہارے سے یعنے مال و متاع مین جو تمہارے سے کم ہی تم اسکے طرف نظر کرکے شکر الہی بجا لاؤ کہ اللہ ہم کو اس سے اچھا رکھا ہی، ورنہ دیکھو طرف

اس شخص کے جو اوپر تمہارے ہی یعنے مال و متاع زیادہ رکھتا ہی تا تم حقیر نہ سمجھین نعمت الہی کو جو تم کو پہنچی ہی ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری و

مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہین جواب دینا سلام کا اور عیادت کرنی بیمار کی اور پیچھے جانا جنازے کے اور جواب دینا چھینک کا اور قبول

کرنا دعوت کا۔ بشرطیکہ دعوت کی مجلس مین کوئی کام خلاف شرع نہو۔ اور داعی فاسق معلن نہو۔ ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جب

مرد اپنی عورت کو اپنے فرش پر بلاوے اور وہ اُنے سے انکار کی پس سو رہا مرد غصے سے تو صبح تک لعنت کرتے ہین اس عورت پر فرشتے خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ

رَسُولُ اللّٰهِ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ بخاری نے ذکر کیا ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے لعنت کی ان مردون

کو جو شباہت لین عورتون کی اور ان عورات کو جو شباہت لین مردون کی۔ کسی بات مین بھی ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ عیب لگایا رسول خدا نے کبھی کسی کھانیکو اگر اسکی خواہش ہوتی

تناول فرماتے اور اگر اس سے کراہت ہوتی چہوڑ دیتے خ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا

مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی مین میرے بندے کے ساتھ ہون جب تک یاد کرتا

ہی مجہ کو اور ہلاتا ہی اپنے ہر دو لب کو ش ذکر مین دل اور زبان ہر دو جمع ہونا افضل ہی۔ اگرچہ دل حاضر نرہے فقط ذکر لسانی کو بھی غنیمت جانے ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخاری

و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جسنے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہے گرجاینگے اسکے گناہ اگرچہ وہ کثرت مین کف دریا کے مانند ہون۔ سبحان اللہ کیا کلمات ہین

ق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ عبد اللہ بن عمرو نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا سے سوال کیا کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی۔ فرمایا کہلانا طعام کا اور کہنا سلام کا

آشنا و بیگانہ پر ش اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حق اسلام ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادت اور دوسرے حقوق اسلامی۔ اس زمانے کے اکثر لوگ ان حقوق

سے انجان ہین سلام کو آشنائی پر موقوف رکھے ہین بلکہ آشنائی مین بھی اقدام کرنیکو عیب جانتے ہین چاہتے ہین کہ دوسرا اقدام کرے۔ سلام مین سبقت کرنیکی جو فضیلت اور

ثواب بے نہایت ہی اس سے بے نصیب ہوتے ہین۔ اس عاصی نے سلام کے فضایل مین ایک رسالہ ہی لکہا ہی کتاب و سنت سے اسکے جو فضایل ثابت ہین۔ اس سے دیکھ لین

ق عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ مقرر

پیغمبر خدا گذرے لڑکون پر پس سلام کیا انپر۔ سبحان اللہ یہہ اس جناب کی غایت تواضع ہی اللہ تعالی ہم کو اسکی پیروی نصیب کرے آمین ق خ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری نے

ذکر کیا کہ ابو ذر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ تہمت کرے اسکو ساتھ کفر کے مگر یہہ کہ پھرتا ہی وہ کلمہ فسق و کفر کا کہنے والے پر

اگر ویسا نہو صاحب اسکا ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا خبرگیری کرنیوالا بیوہ عورت کا اور مسکین کا

مانند سعی کرنیوالے کے ہی راہ خدا مین۔ اور گمان کرتا ہون مین انکو کہ یہہ بھی کہا کہ وہ خبرگیر مانند قیام کرنے والے کے ہی راتون مین کہ سستی اور فتور واقع نہین ہوتا اسکی

شب خیزی مین۔ اور مانند روزہ دار کے ہی جو نہین افطار کرتا بلکہ صایم الدہر ہی ح عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَہُمَا شَیْئًا بخاری نے ذکر کیا
نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی
رکھی درمیان انکے تہوری ق عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ
شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابو موسی نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے مانند مکان کے ہی مضبوط رکھتے ہین بعض اجزا اسکے
بعض کو۔ پھر داخل کین حضرت نے انگلیان اپنے ایک ہاتھ کے دوسرے ہاتھ کے انگلیوں مین **ش** یعنے سب مسلمان بایکدیگر ملے ہوئے ایک دوسرے کی تائید و تقویت مین رہین سب
ایک مکان کا حکم رکھتے ہین ق عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ
قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِہِمْ فَقَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس شخص کے
حق مین کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو یعنے علما یا صلحا کو اور نہین پہنچا انکی صحبت مین یا نہین پہنچا انکے علم و عمل کو پس فرمایا وہ شخص ساتھ اسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی اسکو
خ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ
بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ مقرر ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مجہ کو وصیت کیجئے فرمایا کہ غصہ مت کر پھر اسنے کئے بار یہی عرض کی تو آپنے وہی فرمایا کہ غصہ
مت کر ق عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَہْلِہَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ
فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَہْلِہَا النِّسَاءَ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جہانکا مین بہشت مین پس دیکھا مین نے اکثر اہل بہشت فقرا ہین اور
جہانکا مین نے دوزخ مین پس دیکھا مین نے اکثر رہنے والے اسکے عورتین ہین۔ ق عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَہْرَمُ
ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ بخاری او مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی
ہین اسمین دو چیزین حرص مال پر یعنے اسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازی عمر پر خ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلٰی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَّغَہٗ سِتِّیْنَ سَنَۃً بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہین چھوڑی خدا تعالی نے جگہہ
عذر کی اور دور کیا عذر اس شخص سے کہ ڈہیل دی اللہ نے اسکی اجل کو یہان تک کہ پہنچایا اسے ساٹھ برس کو **ش** یعنے اتنی عمر بخشی اور فرصت دی کہ توبہ کرلے۔ پھر اگر توبہ
نکرے جگہہ عذر کی کیا رہے۔ ق عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ
مِنْہُ فَہُوَ رَدٌّ بخاری و مسلم نے ذکر کیا بی بی عایشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جسنے نیا ایک کام ایجاد کیا ہمارے اس دین مین وہ چیز جو نہین ہی اس سے یعنے وہ نیا کام دین سے
علاقہ نرکھے تو وہ مردود ہی پس منہ مین یہہ اشارہ ہی کہ جو چیز مخالف دین نہو اسکا نکالنا برا نہین کذا فی المظاہر ق عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ بخاری و مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر شیطان
جاری ہوتا ہی آدمی سے خون جاری ہونے کی جگہہ۔ یعنے اسکے بہکانے پر کمال قدرت رکھتا ہی ق عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِہٖ صُدُوْرُہَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِہٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا مقرر اللہ نے معاف کی میری امت سے وہ چیز جو بطور وسوسے کے دل مین آتی ہی۔ جب تک کہ اسکے ساتھ عمل نکرین یا زبان پر نلاوین ق عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری
و مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہین مومن ہوتا ہی کوی تم سے یہان تک کہ ہوؤن مین زیادہ دوست اسکے طرف اسکے باپ سے اور اسکی اولاد سے اور سب لوگون سے

۲۳ شوال ۱۲۹۹

تمت

خاتمہ کتاب فیض نصاب فیض الباری شرح صحیح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

الحمد للہ والمنہ یہہ نسخہ ساطعہ تقدس لامعہ ابتدای نزول وحی سے تا اخر ارکان اربعہ یعنے بیان بعثت محمدی وکتاب الایمان وکتاب الطہارت وکتاب الصلوۃ وکتاب الزکوۃ و کتاب الحج وکتاب الصوم تک شب بست وہفتم ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ ہجری مین حسن انصرام لیا اختتام طبع کو پہنچا **للہ الحمد ہر آن نقش کہ خاطر می بست آمد** اکنون ز پس پردۂ تقدیر پدید بوقت آغاز ترجمہ اس نسخہ معظمہ کے شہباز بلند پرواز شعر وانشا معدن صدق وصفا چمن آرای اخلاص و فا حق گوے وحق پرست فصاحت مطہر بلاغت گستر جناب **قلندر حسین صاحب اطہر** جو زندہ تھے۔ جیسا جناب مترجم **حضرت مولوی عبد الحی صاحب واعظ** کے اور مصنفات پر دیباچے لکہا کرتے اس کتاب کا بھی عنوان مختصر بھی فقیہ قلم کیا۔ اگراب تک حیات مستعار باقی رہتی اسکا خاتمہ بسط کے ساتھہ رقم کئے ہوتے۔ افسوس ہی کہ یہہ شاہد مدعا جلوہ ظہور نپایا اور یہہ غنچہ تمنا شگفتہ ہوا کہ ناگاہ اُس بدایع نگار نے بشہر کہ یہ پیک اجل کو جواب لبیک دیا بخواہش خدای عزوجل ہشتم ربیع الاول ۱۲۹۶ھ ہجری مین اس دار فانی سے طرف عالم باقی کے سدہارا اور جریدۂ روزگار پر اپنا ہر دیباچہ یادگار چہوڑ گیا **آہ امروز از ورق گردانی رنگ ظہور شاہد اسرار الفت معنی نایاب شد** جب حضرت موصوف کی مصنفات فیض آیات مطبوع ہوکے دور دراز ملکون مین مشہور ومتداول ہوئین۔ اکثر علوم دین کے شایقین انسے بہرۂ وافی حاصل کرنے لگے۔ اور جناب **اطہر** کے دیباچے جو فصاحت وبلاغت مین بے نظیر اور مرغوب طبایع صغیر وکبیر ہین جو مردم کہ لطایف شعری سے لذت گیر وحلاوت پذیر ہین ان دیباچون سے بھی ایک حظ وافر اٹھانے لگے۔ اور ظاہر وباہر ہی کہ ہر دیباچہ یک اور ہی رنگ رکھتا ہی۔ اور ہر شعر ہر جگہہ یک اور ہی ذایقہ دیتا ہی۔ لاکن وے سب کتابین کہ جن کے ساتھہ دیباچے لگے ہین ہر شخص کے پاس موجود نہین۔ اسلئے حضرت ممدوح کے اکثر معتقدون نے نہایت خواہش کی کہ ان دیباچون مین جناب مصنف کا احوال بہ نثر فارسی جو مرقوم قلم صداقت رقم ہوا ہی اسکا ترجمہ صاف ہندی مین کرے۔ اور جواہر اشعار مدحیہ ودرر ابیات وصفیہ جو اس طلا منثور کے ساتھہ مرصع ہین انکو بحال رکھہ کے سب ایک جگہہ جمع کرین۔ تا شایقین کو ایک لذت لسانی وحلاوت روحانی حاصل ہو۔ لہذا اس عاصی نے ہر دیباچے سے چند اشعار انتخاب کیا۔ اور جناب مصنف کے بیان احوال کے ساتھہ جا بجا اُس جواہر بے بہا کو چسپان کر دیا۔ تا اس کتاب مستطاب کے اخیر مین منضم رہے۔ **صوفی**

کرے گر کسی شی کی کوئی ثنا — حقیقت مین ہی وہ خدا کی ثنا
کہ سامان ثنا کا دیا ہی وہی — بھی لایق ثنا کے کیا ہی وہی
زتوصیف مصنوع اہل کمال — کرین وصف صانع کے جانب خیال

نیاوردم از خانہ چیزی نخست — تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

اب دیباچۂ فیض الباری شرح صحیح بخاری سے ابتدا کیا جاتا ہی۔ **اطہر**

لکھا اندر حرم بخاری — کعبے مین ہوی رقم بخاری
پوچھے مجھ سے کتاب حضرت — مین کھا کے کہوں قسم بخاری
زندہ تا حشر یون نہ رہتا — کرتا گر حبس دم بخاری
لیلائے کجاوۂ نبوت — ہی وہ فرخ قدم بخاری
جسکا میراب میر کونین — ہی وہ باغ ارم بخاری
جسکو کہتے ہین روح کا قوت — ہی وہ دلکش نغم بخاری
ہی یہہ بھی بخاری وہ بخاری — ہی خوب سمی ہم بخاری
باحسن وجمال بے مثالی — اعلام مین تھی علم بخاری
واعظ نے جو شرح اسکی لکھی — عالم مین ہوی علم بخاری

اور حضرت واعظ مدظلہ العالی نے جو بخاری اور اسکی شرح تیسیر القاری کا ترجمہ بزبان اردو کمال شرح وبسط اور زیادتی فواید کے ساتھہ لکھا اور اسکا نام **فیض الباری** شرح صحیح بخاری رکھا اسباب مین لکھتے ہین۔

غزل **اطہر**

فیض باری ہی فیض باری ہی — گاد تصنیف فیض باری ہی
جو صحیح البخاری ہی مشہور — اسکی یہہ شرح فیض باری ہی
کلک واعظ رواں ہوا کہ لگی — صدر شاد مین کناری ہی
کون واعظ کہ رد بدعت مین — جسکا الماس تیغ کاری ہی
وہ مذکر کہ جسکی محفل مین — درد وسوز وبکا ہی زاری ہی
شرح یہہ اس کتاب پاک کی ہی — جسکو حضرت کہے بہاری ہی
لکھتے پڑھتے ہین وہ کلام رسول — جسکو عشق رسول باری ہی
بعد قرآن جو ہی اصح کتب — نسخہ کامل بخاری ہی
کیون نہ بلبل ہون اسکے رنگین طبع — گلشن موسم بہاری ہی
صید دل جان سے ہو جسکا صید — کیا ہی یہہ چند بہ شکاری ہی

پھر حضرت مترجم مدظلہ العالی کے مناقب مین یہہ زیب رقم کرتے ہین کہ۔ بخاری نے اجتماع احادیث مین جو اندازہ کہ ملحوظ رکھا دم تشریح واعظ کو بھی وہی لحاظ ملحوظ رہا۔ بخاری نے جب تک زمزم سے غسل نکیا تحریر نکی۔ واعظ نے بھی اسکی شرح مین ہر روز شروع حدیث مین جب تک وضو نکیا تسطیر نکی۔ بخاری نے حرم شریف مین ہر حدیث پر ایک دوگانہ ادا کیا۔ واعظ نے بھی اسکی تفسیر مین بہ نیت اعتکاف خانہ خدا مین رہنے کا اہتمام بہم پہنچایا۔ غرض صبح ہی یا شام ہی قال اللہ وقال الرسول سے کام ہی نہ کسی کا ذکر ہی نہ نام ہی کس کام مین کس شغل مین۔ ترویج دین وملل مین۔ جو خطاب کیا مدلل بکتاب کیا۔ سیر مین جو قلم اٹھایا وہ داد تاریخ دی کہ فرشتہ کو رشک آیا۔ معرکہ کربلا کا جو خیال آیا تیغ دوسر کلک دوزبان سے حملات حیدری دکھایا۔ صریر خامہ سے دم اسدی سنایا۔ شمایل جو لکھا۔ نقشۂ جمال نبی کھینچا۔

اطہر نظم

کرے کیا کوئی وصف طبع واعظ — دل توصیف مین ہی ربع واعظ
کرے اخبار سے جو اخذ مضمون — کرہی وہ خاص فیض رب بیچون

عطاؤ فہم ہی اسکو خدا سے — رسیدن کو نہین طاقت کہ پہنچے
نصایح مین زبان جب کھولتا ہی — فرشتہ ہی کہ موتی رولتا ہی

وہ اعجاز مسیحائی دکھایا — بغیر از قسم بخاری جلایا
دل اسکا مشرق خورشید عرفان — زبان گویا زبان شمع ایقان

بخاری جامع وکشاف ہی یہہ — وہ اب عنقا نشان اور قاف ہی یہہ
یہہ عالی وعظ مین ہی رتبہ انکا — فلک ہی منبر درجہ ان کا

صدف سا واد من انکا اگر ہو — تو گوش سامعان کان گہر ہو
وہ بہر وعظ جان کرسی نشین ہو — زمین وان کی سپہر ہفتمین ہو

یہہ اسکو وعظ مین شان علا ہی — کہ گویا فیض روح القدس کا ہی
اگر روح القدس دنیا مین پیدا — جو ہوتا آپ کی صورت مین ہوتا

مرے کہنے پہ جسکو شبہ آوے — وہ جائے جسطرح سے آزماوے
جو ذکر شادی وغم لب پہ لایا — تماشا برق وباران کا دکھایا

گہے دوگاہ سہ گاہ چار یکسان — ہوے ہین وعظ مین انکے مسلمان
غرض اسطرح کے اہل ہدایت — غنیمت ہی غنیمت ہی غنیمت

بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہی — یہہ ہمراہ رکاب انکے رہا ہی
بہ استدعاے سکان بلدہا — کہین تشریف فرما وہ جو ہوتا

تو صدہا آپ کے لینے کو آتے — بسا اعزاز وحرمت سے لیجاتے
خداوندا یہی شوکت عطا کر — جو ہی دیندار علام مفخر

مولانا ومقتدانا آشنای لج شریعت وطریقت۔ غواص عمان جواہر زواہر حقیقت ومعرفت۔ رب النوع واعظان زمان۔ سر آمد بالغ کلامان اوان۔ پیرایۂ خریدۂ شرع وملت۔ چہرہ کشاے شاہد دین ومذہب۔ مفسر عینی تفسیر۔ مجتہد فی الوعظ والتذکیر۔ جیسے عندلیب قدس ہی بشکل انسان مجسم۔ آخر الامر دولاکہہ واعظ مین یہہ وہ یک فرد منتخب ہی کر مقدم۔

اطہر نظم

حجت مشرب مسلمانان — قدوۂ جمع مسلک عرفان
آئینہ نما طرائینہ طلعت — جوہر کان فطنت وخبرت
ناقلے راوئے سیر قصے — نا دستہ رہبر ملک اشیمے

ناظمے ناثرے زبان دانے — فاضلے قارئے خوش الحانے
نیک فالے ہدایت آماے — خوش خصالے درایت آرائے
وعظ گوئے لطیفہ انگیزے — شعلۂ درد در جگر بیزے

لب جو تذکیر مین وہ کھولے ہی — تازے تازے شگوفے چھوڑے ہی
کیا کہون کیا وہ منہہ سے بولے ہی — در مکنون صدف سے رولے ہی
گرچہ سر حدیث پیش کیا — حرف کم تنگ کبھو نہین نکلا

انجمن مین وہ جبکہ در آیا — ایک دو لاکہہ مین نظر آیا
بن گیا اسنے جبکہ دی آواز — پردۂ گوش تھا کہ پردۂ راز
صدر ہی یا خزینۂ اسرار — جس سے نکلے ہی لولوی شہوار

قاب قوسین کی کہی تفسیر — قلب سے پار ہو گیا اک تیر
دام طوطی دم شکر شکنش — نمک زخم دل بود سخنش

واعظ سواعظ رموز حقانی۔ ناصح نصایح حدیث وقرآنی۔ ضرب المثل مثالان حقایق۔ فقیہ البدل نکتہ شناسان دقایق۔ مؤید سنت بدعت شکن۔ مشید وحدت کثرت فگن۔ حسان بلاغت۔ سحبان فطانت۔ سراپا فضل ہمہ تن بذل۔

اطہر مثنوی

پیر روشن ضمیر عبدالحی — ہادی دستگیر عبدالحی
سب نے اسیر کا وہ مجمع ہے — اور احادیث کا وہ مرجع ہی
اور رموز محدثین کرام — انکی ہی ذات پاک مین ہی تمام

وعظ قرآن سنے تو انسے سنیں — اور حدیثان سنے تو انسے سنین
وعظ قرآن شروع اگر وہ کرے — ملاء اعلی درود پڑھنے لگے
حالت مین انسے جب لیا قرآن — ہو التفسیر غیبی کا سامان

کیسے کیسے ہین خوبان ان مین — گر نہ باور ہو آئین اور دیکھین
لیک دل ہی حسد سے ہو دو پاک — ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک
وصف کرتا ہون ایک ذیشان کا — فاضل و مولوی دوران کا

اسکو اپنے نظر سے دیکھینگے — کیون نہ در در گہر سے دیکھینگے
ہان خبردار کیا کہا اطہر — تو کہان اور شیخ بحر وبر
ایک دفتر لکھے تو کیا ہووے — زندگی بھر لکھے تو کیا ہووے

حضرت واعظ کا نسب - اطہر صاحب نے کتاب آئینۂ حیدری و انشاء صفدری سے اور آپکے بعض حالات ولادت سے عمر پنجاہ سالگی تک دیباچۂ حدیقۃ الاحباب اور جواہر العقاید مین بنثر فارسی لکھا ہی یہان اسکا ترجمہ لکھا جاتا ہی اور دوسرے دیباچون سے بھی انہی کے ابیات برمحل لئے جاتے ہین -

حضرت مولوی میرزا عبد الحی صاحب واعظ مدظلہ العالی

ابن میرزا ابراہیم بیگ - بن کریم بیگ - بن حیدر بیگ - بن قاسم بیگ - بن رسول بیگ -

جب رسول بیگ بلخ سے وارد دہلی ہوے انکو شاہجہان آباد کی منصبداری ہوی انکے فرزند قاسم بیگ کو اس ملک مین تلونگل کی جاگیر ملی - انکے فرزند حیدر بیگ بھی اسی جاگیر پر رہے - انکے سات فرزند تھے - کریم بیگ - نواز بیگ - حسینی بیگ - حسن بیگ - قاسم بیگ - احمد بیگ - قادر علی بیگ -

تفصیل جب کریم بیگ اور انکے بی بی نے رحلت کی - ابراہیم بیگ یتیم و یسیر ہوے - قادر علی بیگ جو انکے حقیقی چچا ہوتے ہین انکو اپنے ذمۂ کفالت مین لیا - اور اپنے فرزند کلان حیدر علی بیگ لاولد رہنے سے انکی فرزندی مین دیا - قادر علی بیگ ٹیپو سلطان شہید کے عہد ریاست مین اعظم پور کے عامل تھے - انکے بعد حیدر علی بیگ کو بنگلور کی عاملی پھر دار السلطنت سیرنگ پٹن کی صدوری پھر نگر اور گلدن درگ کی آصفی ہوی - اور ابراہیم بیگ انکے تحت حکومت ترویکرے کی عاملی اور فوج آصفی کے عہدۂ رسالہ داری پر مامور تھے - یہان تک کہ ٹیپو سلطان جنت مکان کی شہادت واقع ہوئی -

اجداد مادری حضرت واعظ مدظلہ العالی

جب حیدر علی بیگ بنگلور کے عامل تھے اپنے ایام حکومت مین ابراہیم بیگ کی تزویج شاہ یوسف کے دختر سے کی - شاہ یوسف اولاد سے شاہ آدم کے تھے - شاہ آدم مشایخ عالیشان سے تھے - الحال انکا مکان اور گنبد کہ جسمین آسودہ ہین - ساتگرہ مین موجود ہی - اور شاہ غلام حیدر جو مشایخ زمان سے تھے اور سلطان شہید کے فرمان لازم الاذعان سے بنگلور کی عاملی قبول کی تھی شاہ یوسف کے خسر ہوتے ہین - پس شاہ یوسف حضرت واعظ کے حقیقی نانا ہین **اطہر**

جو از اصلاب اشراف و نطیفت ہست ؛ شریف ابن الشریف ابن الشریف است ؛ غرض جب ٹیپو سلطان کی شہادت ہوی اور انکے عمایدِ سلطنت مین پراگندگی آگئی - اور وے اکثر دیہات مین جاکے سکونت پذیر - اور عزاے سلطانی مین جاگیر ہوے - حیدر علی بیگ آصف نے بھی نواحی کولار مین ٹاکل کو اپنا وطن ٹھرایا - آخر وہین انتقال کیا - پس انکے خاندان مین بڑی تباہی رودی سب کے سب متفرق ہوگئے - ابراہیم بیگ بھی بنگلور کو آگئے اپنے سسرال مین اقامت کی اور خانہ نشین رہے - زر و جواہر جو انکے پاس تھا اسی سے ایک مدت بفراغت گذری عہدۂ سرکاری قبول نکیا آخر غربت و کربت مین گذرانتے تھے **اطہر**

صاحب تاج و نگیں کافر شکن	شاہ ٹیپو وارث ملک دکن	بیوفاؤن سے وہ جب پاکر دغا	دشمنون کے ہات سے مارا گیا
یہہ جہان جب مرگیا وہ بادشاہ	ہوگیا آنکھون مین عالم کے سیاہ	ہوگئے یکبار اشراف و نجیب	چھوڑ کر حب الوطن اپنا غریب
اور کئے اہل حمیت جو کہ تھے	پھر نہین دستار کوئی سر پر رکھے	اس زمان تھے جو کوئی مرد غیور	ہوگئے غیرون کی طاعت سے نفور
صدمۂ فاقہ اٹھا کر مر گئے	مرگئے لاکن نہ کچھ کے در گئے	ہوگئے غم سے کئے خانہ نشین	بزم شادی مین کبھو آئے نہین
اور کئے اسوقت ارباب ہمم	مارے غیرت کے لئے راہ عدم	جب ہشاد نیا سے وہ شاہ زمن	زیر و بالا ہوگیا ملک دکن
شہر بیجاپور جون میدان ہوا	جسطرح شہر سرا ویران ہوا	اور نگ آباد اور ارکات و بدر	جون ہوئے عالم وہان کے دربدر
	جیسا اب ویلور اور مدراس ہی	برہمی سلطنت ہی پاس ہی	

حضرت واعظ کا تولد شہر بنگلور مین بروز دوشنبہ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۴ ہجری جو تیس مین ہوا - آپ کے والد ماجد ابراہیم بیگ نے آپکا ابجد خوانی رشیدہ محمد قادری ملی کے پاس آغاز کروائی - اور دو پارہ قرآنی سید باقر کے پاس پڑہے - اور نون سال کی عمر مین سید غوث کے پاس آپ نے ختم قرآن سے فراغت حاصل کی - اسکے بعد اساس المصلے اور چند رسایل فارسی قاضی محمد جعفر شریف اور کئے اوستادون سے پڑہے - اور بتوفیق الہی صوم و صلوۃ پر قایم ہوے - اور اس عمر مین مساجد کے طرف جانے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہنے اور صالحون کی صحبت مین بیٹھنے کا نہایت شوق تھا - اکثر بزرگان وقت کہا کرتے تھے کہ اس لڑکے کے چہرے سے آثار سعادت نمایان اور انوار صلاحیت تابان ہین انشاء اللہ تعالی یہہ ترقی کریگا **ع** این مراتب کہ دیدۂ جز و بیست ؛ کار کلی ہنوز در قدر ہست ؛ اور حق سبحانہ تعالی تخم تو عیظ و تذکیر و تصنیف و تالیف کا جو

کمال فن تقریر و تحریر کا ہی - آپ کی جذ طبیعت مین پویا تھا - اسکا درخت تربیت حالت کو دکی سے نشو و نما پانے لگا ع چونکہ پرورشم می و ہندم ی ردیم یعنے بارہ
کی عمر سے امر معروف و نہی منکر کا فتح باب کیا - کبھی زواجر و تنبیہ النسا اور کبھی بہشت بہشت پڑھ کے سناتے اور کبھی انکے مضامین زبانی بیان کرکے شرک و بدعت کی مذمت
ظاہر کرتے اور نماز کی طرف ترغیب دیتے - ایک روز ایک شخص نے توکل مستان کی قبر کو سجدہ کیا - اتفاقاً آپ جو وہان حاضر تھے - سو کمال نرمی و ملایمت سے
انکو منع کیا اور کہا کہ مین آپکا خرد ہون یہہ تیرے سے جرأت ہوی خاطر پر بار نلائیے - انہون نے تبسم کیا اور کہا کہ بزرگی بعقل است نہ بسال - اور عمر چہاردہ سالگی مین اپنے و
کے حکم سے سواری کی تعلیم چابک سوار امام الدین اور غوث خان میسوری سے حاصل کی کئی سال اسکا شوق و مشق رہا - ہم درین اثنا عمر پانزدہ سالگی مین آپ کے
والد ماجد نے فاضل جید فرد وحید حضرت رشید سجاد شطاری قدس سرہ کی خدمت مین لا کے آپ کی شاگردی مین دیا - حضرت معلی آپ کی وہ صلاحیت حق داد ملاحظہ فرما
بکمال شفقت سبق دیتے اور بہت عزیز رکھتے تھے کبھی آپ سے جدا نکرتے یہان تک کہ بیرون شہر یا مکان یا جاگیر کو تشریف لیجاوین تو اپنے خاص تاکن پر سوار کروائے
اپنی سواری کے ساتھ رکھتے تین سال شرف صحبت رہی کتب درسیہ کی تحقیق انہین سے کی اور اس جناب کے فیض صحبت سے ایک تاثیر عظیم حاصل ہوی - اور عمر ہجدہ سالگی
مین شوق حفظ حدیث اور توعیظ و تذکیر کا پیدا ہوا صبح سے عصر تک درس و مطالعہ مین معروف رہتے اور عصر سے مغرب تک پانچ حدیث حفظا کرتے اور تراویح کی
جماعت کثیر مین بعد ہر ترویحہ کے ایک حدیث پڑھ کے بیان کرتے - جو لوگ ریش تراش اور بے نماز تھے خود انکے یہان جا کے کمال لینت سے مواعظ سناتے - پس بہت
سے لوگ داڑہی رکھے اور نماز پر قایم ہوئے - اور اسی عمر مین درس دہی اور طرح تصنیف بھی آغاز کی - ایک فقہ فارسی المسمی بوا ثق الفقہ تالیف کرکے شاگردون کو پڑہانے
لگے - اور عمر نوزدہ سالگی مین نظم فارسی و ہندی لکہنا شروع کیا - اس اثنا مین حضرت شاہ شجاد کی رحلت ہوئی - پس ایسے استاد شفیق و فیاض بالتحقیق کے درد
و عزا مین ایک مدت دراز درد و حسرت مین رہے - ناگاہ ایک لطیفہ غیبی و جاذبہ لاریبی ہم پہنچا یعنے عالم رویا مین عالم ربانی عارف حقانی قطب ویلور حضرت مولانا
مولوی حافظ و حاجی سید شاہ عبد اللطیف محی الدین القادری قدس سرہ کی لقا سے مشرف ہوئے - پھر تایید توفیق نے دستگیری
کی سو اپنی عمر تیس سالگی [۲۴] مین ویلور جا پہنچے - اور اس جناب کی شرف ملازمت حاصل کی - اور چند روز کے بعد جب ارادہ بیعت کا ظاہر کیا تو حضرت معلی نے حاضرون کے طرف
متوجہ ہوکے فرمایا کہ یہہ جوان صالح ہین انکی دیانت و صلاحیت پر نظر کرتے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لینے سے مین حجاب کرتا ہون - لاکن جب فقیر کے ساتھ حسن ظن رکھتے
ہین اور مسافت دراز طی کرکے آئے ہین اور حق جل مجدہ داود علیہ السلام کو فرماتا ہی یَا دَاوُدُ کُنْ خَادِمًا لِطَالِبِیْ ناچار بیعت لی جاتی ہی - پس شب دوشنبہ نہم
جمادی الاول سن بارہ سے اٹھاون [۱۲۵۸] ہجری مین حضرت معلی نے شرف بیعت سے بہرہ ور فرمایا - اور علم ظاہری و باطنی کا اکتساب اور سلوک طریقت کا شغل شروع
کروایا - پھر سن بارہ سے ساٹھ مین جب حضرت معلی نے سفر حج اختیار کیا آپ کو خرقہ خلافت اور وعظ کی اجازت سے سرفراز فرمایا - تب حضرت معلی کی سن شریف چونتیس
سال اور جناب واعظ کی پچیس سال کی تھی -

قطعہ

محی دین انکا آفتاب علا	قطب دوران امام راہ ہدا	شمع کاشانہ مقام قدس	مہر قرب مہ تمام قدس	محی دین سے ہی استفادہ کیا	ہات پر انکے جو وعظ قرآن
عمر کا اپنے شیخ اکبری	سیرت مصطفےٰ کا مظہر ہی	خاص اسرار حق جو ہی ملفوف	انکی ہی ذات پاک پہ مکشوف	آشنای محیط رمز الٰہ	خاص درگاہ و سر حق آگاہ
				انکی صحبت مین ہی خدا ملتا	پوچھ مت مجھ سے پھر کیا ملتا

اور جناب واعظ سالہا شیخ کی صحبت سے سرفراز اور مقربون مین ممتاز تھے یہان تک حج ثانی کے بعد مدینہ منورہ مین سن [۱۲۸۹] بارہ سے اسی پر نون ہجری عمر باسٹھی [۶۲] مین حضرت
شیخ واصل بحق ہوئے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے پائین مدفون قدس اللہ سرہ و اعادا الینا فتوحہ - غرض اس اجازت و خلافت کے بعد حضرت واعظ کی توعیظ و تذکیر ایک رونق
تازہ لی - اور بہار بے اندازہ - ہر جمعہ بالای منبر وعظ فرمانا شروع کیا - صدہا شخص منہیات سے باز آئے - نماز پنجگانہ پر قایم ہوئے اور بہت سے تعزیے اور تابوت اور چلے توٹ گئے
چنانچہ رسالدار حاجی عبد العزیز خان عرف بلندنان صاحب وانی خبر دیتے ہین کہ میرے وطن چنراپٹن کے بیرون شہر پیر جلیل کے نام کا ایک چلہ تھا - بروز پنجشنبہ وہان عورات
جمع ہوکے ڈہولکی بجاتین اور گاتین مرادین مانتین چلہ پرستی کرتی تھین - بروز جمعہ جب وعظ مین اسکی برائی بیان فرمائی تو ایسا اثر ہوا کہ اہل جماعت اسیوقت بیلچے اور کدالیان
لیکے دوڑے اور اس چلے کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ پھینکا - اور لوگ کفریات و محرمات سے بچ گئے - اور اللہ تعالی نے آپ کے وعظ مین کئے کفار کو دولت اسلام نصیب کی
از انجملہ سن [۱۲۶۴] چونسٹھ مین بہمنون کے گروہ کے دو بیٹے ایک حسن کی مسجد مین دوسرا لنگور کی مسجد مین آپ کے ہات پر اسلام سے مشرف ہوئے - اسیطرح اور بھی کئے - اور اسی سن
مین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کے سلسلہ طریقت مین داخل ہوئے بلکہ ایک مدت سے آگے حالت لڑکائی مین صاحب جذب و تاثیر حضرت مولوی

علی دہلوی سے جو شاگرد حضرت شاہ عبدالعزیز اور شاگرد حضرت مولانا رفیع الدین اور خلیفہ حضرت سید احمد قدس سرہ کے ہین فیض پہنچا تھا۔ سو سن چوستھ مین حضرت شیخ محمد فاروق خلیفہ حضرت مولوی سید محمد علی واعظ قدس سرہ سے طرق اربعہ کی خلافت اور وعظ و ارشاد کی اجازت بھی پہنچی۔ سبحان اللہ حضرت واعظ وعظ ایک اور ہی رنگ لیا۔ کرشمہ نور علی نور کا جلوہ ظہور پکڑا۔ اور امر معروف و نہی منکر مین ایک فتح عظیم ظاہر ہونے لگا ہزاروں آدمی ملک دکن و کرناٹک مین شرک و بدعت کی رسوم سے تایب ہو کے طریقہ توحید و اتباع سنت پر ثابت قدم ہوئے۔ اور مجلس وعظ مین ایسی تاثیر ہونے لگی کہ ایک شور و فغان برپا ہوتا۔ اطہر

واعظ و ناصح زمانہ ہے
اک نظر اس جناب کو دیکھو

رتبۂ وعظ مین یگانہ ہے
اور ذرا آفتاب کو دیکھو
آج کل اسکے وعظ مین اطہر

پھر ایکبار انکا دست دعا
لعل رمان کرے وہ خارا سنگ
موم ہوتا ہی گل کے قلب حجر

آشیانہ ہے مرغ آمین کا
یہہ دل آدمی کو بخشے رنگ

وہ وعظ کی مجلس مین صدہا آدمی بیعت کرتے۔ چنانچہ سن بارہ سے انہتر مین مدراس دہوبی پیٹہ کی مسجد مین بروز جمعہ حضار کو بڑی رقت ہوی ایک سو چند اشخاص نے یکبارگی واحد مین بیعت کی۔ اور اسی سن مین وانمباڑی کی مسجد گوبندپور مین جب وعظ ہوا ایک واویلا ایسا مچا کہ آہ و زاری کا شور و غل برپا ہوا۔ کوی زمین پر تڑپتا رہتا تھا۔ اور کوی مرغ نیم بسمل کے مانند تڑپتا تھا دو سو آدمی سے زیادہ شرک و بدعت سے توبہ کئے اور بیعت سے کامیاب ہوئے۔ اطہر

غزل

وقت […] کہ او بمنبر آید
تا از بیان او بشنود
[…] تو ببین کہ اطہر ما

سنگے باشد فغان برآید
در محفل وعظ او کر آید
نغم مدح کسے سر آید

دامان ارادتے بیارند
تمہید کنند کرسی زر
در راہ وفا نشست اطہر

گز بحر بیانش گوہر آید
مداح کسیکہ اطہر آید
سینہ سپر د چو خنجر آید

روشن تبیان او چہ گویم
شیرین سخنے لطیفہ گوئے
اینک نہ شہادتست کلکم

گز تیغ زبانش جوہر آید
پیدا ز بیانش شکر آید
در راہ ثنا ش گز سر آید

دسمبر سن بارہ سے [اٹھتر] مین جب تیام گندل کے لوگ بلا لیگئے آپنے وعظ فرمایا تو ایک نمونہ حشر کا نمایاں ہوا۔ وہان کے قاضی رضا علی مرحوم اور کئے عمایدنے بیعت کی۔ پیر جا شور خانے سے اٹھا اٹھا شدے مسجد مین لاکے حاضر کئے اور اپنے ہاتون سے توڑ دئیے۔ اور اسیطرح تابوت کرے اور رامن بلی کے تابوت کو توڑ وا کے اور دو عاشور خانون کو مسجد بنوائے اور وہان نماز جمعہ قایم ہوی۔ اور اسیطرح کئی جگہہ اللہ نے آپ سے مسجدون کی بنا کروائی ہی مشہور ہی۔ اور وے بفضلہ تعالی سب آباد ہین اور جب بیرے کو تشریف لیگئے وہ تو کوی ایام مین دہلی کا ایک صوبہ اور بڑا شہر تھا اور الحال ویران ہی آج بھی وہان چوبین مسجد ہین اکثر شکست ہوگئے ہین۔ دو مسجد مین ہمیشہ چار پانچ آدمی سے زیادہ نماز پڑہنے والے نہیں تھے۔ جب بازار کی مسجد مین دو جمعہ وعظ فرمائے کئی لوگون نے بیعت کی اور نماز پر قایم ہوے۔ بتوفیق ایزدی تیسری جمعہ کو مسجد بہر گئی تین سو آدمی سے زیادہ تھے۔ اور جب عرب شاہ کے مکان کو زیارت کے لئے تشریف لیگئے۔ انکی گنبد مین تصویر پرستی ہوتی تھی۔ جب اسکی برائی بیان کی، تو وہان کے مجاورنے اسیوقت اسکو نکال کے پارہ پارہ کر دیا۔ اطہر

[…] بدعت و الحاد
کئے جا سے ہی انہدام کیا
یک جہان مستفید ہی انسے
یون جو وہ نشر فیض عام کیا

سن بارہ سے ستہتر ہجری مین اللہ تعالی نے آپکے وعظ کو وہ شہرت دی۔ اور خلق کی کثرت اس درجے کو پہنچی۔ کہ کوی مسجد و مکان کفایت نکرتا اسلئے ایام ربیع الاول مین شارع عام پر منڈوے ڈالتے اور ہزارون آدمی جمع آتے۔ آپ کی حسن بیانی اور شیرین زبانی وہان گوش مین سامعین صداقت آئین کے وہ شکر ریزی کرتی کہ ایک عالم کو مسخر و گرویدہ اور شیفتہ و فریفتہ بناتی۔ غرض کہ لوگون کی خواہش دلی و دلبستگی کے سبب یہہ سلسلۂ وعظ ربیع الاول مین شروع ہوا تو رجب تک جاری رہتا پس بہدایت ہادی حقیقی جلشانہ آپکے وعظ سے ہزارون مسلمین مرد و عورات منکرات و منہیات سے باز آئے اور جادۂ شریعت پر مستقیم ہوے یہہ سلسل سالہا جاری رہا۔ اطہر

حلاوت جی چکداز ہر زبان بر خامہ می نازم
کہ لکہتا وصف ہون شیرین زبان شکر افشانکا
زہے واعظ کرے جب گرم وہ ہنگامۂ محفل
مسخر کر لیا سب کو مگر شیرین زبانی سے
جگر گلہائے رنگ شمع سنتے ہے سخندان کا
زبان شیرین جہانگیری زبان تیری جہانبانکا

اگرچہ بہت سے واعظین ہین۔ لیکن اس حضرت واعظ کا وعظ۔ وہ تو ایک داد خدائی نہ تکلف و تصنع سے بنا ہوا۔ اللہ تعالی اپنی قدرت کا ایک کرشمہ انکی زبان سے ظاہر کرتا ہی محض دعوت الی اللہ کے لئے ع خاص کند بندۂ مصلحت عام را۔ حکمت اور موعظت حسنہ ایسے ہی وعظ کا نام ہی جو دعوت کے باب مین خود حق تعالی اسکے التزام کا حکم فرماتا ہی چنانچہ کہا کہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔ اور اسی لئے آپکے تاثیر وعظ اور لطف بیانی سے اس تعالی شانہ نے ایسے ایسے معاملے

بتلاتے اور آپ بھی جانتے ہین - جو چیز من جانب اللہ دی جاتی ہی وہ ایسی ہی تاثیر بتلاتی ہی اور دلون کو خدا کی طرف کھینچتی ہی سیکھی سکھلائی اور بنی بنائی ہوی بات مین یہہ لطف - خدا جسکو لطف بیان دیتا ہی وہ کام تسخیر کا کرتا ہی بلکہ سحر کی تاثیر بتلاتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا یعنے بعض بیان ایسا ہوتا ہی گویا کرشمہ سحر کا دکہلاتا ہی جیسے حضرت واعظ کے وعظ کا بیان - اطہر

ہین اہل صلاح جنکے مصحوب ۔ وہ حزب اللہ مآل ہی یہہ
وہ واعظ بے مثال ہی یہہ ۔ سر قرآن مآل ہی یہہ
تطبیق و توافق سخن مین ۔ استاد فن و کمال ہی یہہ
پر درے ہین وعظ کے ہی جادو ۔ کاہی کو تین قال ہی یہہ
تکر شعر اور وعظ ہی اور ۔ دوراز وہم و خیال ہی یہہ

غرض ایزد تعالی شانہ جسکو علم بیان کا کمال ارزانی فرماتا ہی پہلے فن تقریر کا سامان اسکو عطا کرتا ہی - جیسے حضرت واعظ کو شیرین زبانی فصاحت لسانی - تہذیب سخن عطا وہ عطا فرمایا کہ زبان وقت بیان گوہر فشان ہی یا شکر ریزان - بالفاظ شستہ و معانی دلبستہ ہر بات نبات کا ذائقہ تبلاتی ہی چنانچہ اطہر کہتے ہین -

شہد از قرمین نہ شکر نہ سر شیرین ہی ۔ جو مزہ آپ کی شیرینی تقریر مین ہی
گنج عزلت مین نہ سیاحی آفاق کے بیچ ۔ جو نزول برکت محفل تذکیر مین ہی
شست و شوی دل کلفت زدگان غفلت ۔ گریہای دل داعیان کی تفجیر مین ہی
نظم شاعر مین نہ نثار کی تحریر مین ہی ۔ وہ جو کچھہ آپ کی تقریر مین تذکیر مین ہی
وعظ ہی مصقلہ شیشہ دل ہی کیا ہی ۔ صورت مہر جو ہر دل بیان تنویر مین ہی
اسنے مس خاک در انکی کیا روشن سیا ۔ کہئے قارون کہ یہہ تاثیر کچھہ اکسیر مین ہی
وعظ کہتے ہین و یا کرتے ہین قتل حضار ۔ ہی وہ اعجاز مین جو ہنگامہ شمشیر مین ہی

حق تعالی آپ کی تیغ زبان مین وہ جوہر رکھا ہی کہ جب جوہر خداداد وعظ مین بتلانے پر آئے وہ کام کرتی ہی جو جناب اطہر نے کہا -

وعظ قرآن جو وہ ہمام کیا ۔ دل نے آگوش مین مقام کیا
جب زبان تیغ بے نیام کیا ۔ تو سمجھہ لو کہ قتل عام کیا
اک نہین وعظ مین وہ نام کیا ۔ کہ سیر مین عجیب کام کیا

یہہ تو سامان ظاہری ہی - لیکن سامان باطنی حسن بیانی کا جو من جانب اللہ عطا ہی - یہہ ہی کہ حضرت واعظ کے وعظ مین کسی وقت ایک عالم واردات غیبی کا نظر آتا - یعنے مطالب کے ہجوم اور مضمون کی بندش کو دیکھہ کے سمجھنے والے سمجھتے کہ آپ کے دل پر غیب سے ریزش ہو رہی ہی سروش غیب جو القا کرتا ہی وہی آپ کے لب و زبان سے سرزد ہوتا ہی - اور حضرت واعظ کا حال بھی اسوقت ایک اور ہی نظر آتا - اور وعظ مین تاثیر - وہ تو کیا پوچھئے کہ جو بیان ہی کہین نظر نہین آتی - الا ماشاء اللہ - کیسا ہی سنگدل ہو آنکھہ سے پانی بہہ اور سامعین کا شیشہ دل چور چور ہو جاتا - یہہ تو زبان زد خاص و عام ہی - اور اگر ہر روز بلا ناغہ وعظ فرماوین بس لو کہ ہر روز تازہ ہی مضمون ہی - نہ مکرر - اور ایسا بھی دیکھنے مین آیا ہی کہ آپ کو حالت بیماری و ضعف و ناتوانی مین لوگون نے وعظ کے لئے جد و کد کیا اور آپنے توجہ الی اللہ لا کے جب شروع فرمایا ایک قوت غیبی بہم پہنچا طبیعت مین توانائی اور آواز مین بلندی پیدا ہوی اخیر وعظ تک زور طبیعت پر ہتا ہی جاتا تھا مزاج کی علتین موقوف دہین - جب تک واعظ کو باطن مین اللہ تعالی کے ساتھہ ایک نسبت اور صداقت و خلوص نہو - اسکے وعظ مین ایسی باتین نظر نہ آئینگے - ایسے حالات اور ایسے باریکیون پر عوام الناس پے نہین لیجا سکتے - ہان صاحب علم و دانش اور تمیز و تہذیب مارک مین ہوئے سمجھتے ہین چنانچہ جناب اطہر جو صاحب علم و دانش دقیقہ رس اور سخن شناس تھے حضرت واعظ کی حسن بیانی اور ریزش غیب پر پے لیجا کے خبر دیتے ہیں

دم تقریر القا ہوتے ہین اسرار غیب ایسے ۔ علی الاعلان پایا جاتا ہی اسکو درک انسان کا
وہی جانے وہی بوجھے وہی سمجھے سخن میرا ۔ سنا ہی جو کوئی انکی زبان سے

اور دیباچہ تذکرۃ الاولیا مین گوہر فشانی کرتے ہین اطہر

مولا مرے قبلہ گاہ میرے ۔ ملجا مرے دین پناہ میرے
صاحب دل مولوی نامی ۔ عبد الحی صاحب گرامی
مست سرجوش لاابالی ۔ از دوست پروز غیر خالی
تائید غیب ہو رہی ہے ۔ ریزش لاریب ہو رہی ہی
ہادی مرے اوستاد میرے ۔ ہم واجب اتقیا د میرے
ملہم تبیان سروش تذکیر ۔ جادو تقریر سحر تحریر
صاحب مرے مطاع میرے ۔ محسن میرے متاع میرے
در دست چنانکہ دست بالا ۔ انگشت نمائے دست موسی
یہہ سب یکسوا دہر تو اُو ۔ قرآن پڑہتے ہین سنکے عاد
جو محفل وعظ مین ہی داخل ۔ دعوے یہہ میرے گواہ عادل

الصبا
غزل

در اثر و خبر کہ انیست ۔ واعظ نے سر گر کہ انیست
در علم کلام لا جوابے ۔ علامہ مشتہر کہ انیست
از چہرہ او کہ مصحف ہست ۔ فال ظفر انگر کہ انیست
از غیب تجلوہ حسن معنی است ۔ پیش صاحب نظر کہ انیست
از دست مدہ حضور یش اطہر ۔ خیر قرخ سیر کہ انیست
طیار بدر وہ معانی ۔ شہباز تیز پر کہ انیست
ہمچشم اوستاد اول ۔ در علم نظر نگر کہ انیست

پہر اس سامان ظاہری و باطنی کے ساتھہ جو خداداد ہی - حضرت واعظ بحول اللہ و قوتہ جب وعظ شروع فرماتے آپ کی زبان سے تمہید ایسی بنتی کہ گویا ایک تعمیر ہو رہی ہی خشت پر خشت رہی ہی پہر چند آیات قرآنی پڑہی جاتی - بتقاسیر مفسرین تفسیر بیان کی جاتی - اور کبھی ایسی عجایب تفسیر آپ کے زبان سے سرزد ہوتی کہ جناب اطہر خبر دیتے ہیں